آنا کارینینا

آنا کارینینا

لیو تالستائی
مترجم: تقی حیدر

فکشن ہاؤس
لاہور • حیدرآباد • کراچی •

فہرست

حصہ اول	5
حصہ دوم	114
حصہ سوم	228
حصہ چہارم	335
حصہ پنجم	413
حصہ ششم	519
حصہ ہفتم	629
حصہ ہشتم	720

حصہ اول

قصاص میرے لئے ہے اور میں جزا دوں گا

۱

سارے سکھی گھرانے ایک دوسرے جیسے ہوتے ہیں' ہر دکھی گھرانا اپنی طرح سے دکھی ہوتا ہے۔

اہلونسکی کے گھر میں سبھی کچھ گڑبڑ ہو گیا تھا۔ بیوی کو ان کی سابقہ فرانسیسی گورنس کے ساتھ اپنے شوہر کے تعلق کا پتہ چل گیا تھا اور انہوں نے شوہر سے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ ان کے ساتھ ایک ہی گھر میں نہیں رہ سکتیں۔ یہ صورت حال تین دن سے چل رہی تھی اور خود میاں بیوی' گھرانے کے سارے پرانیوں اور گھر کے نوکروں کے لئے کوفت کا باعث بنی ہوئی تھی۔ گھرانے کے سارے پرانی اور گھر کے نوکر چاکر محسوس کرتے تھے کہ اب ان سب کا ساتھ رہنا بے معنی ہے اور یہ کہ کسی بھی سرائے میں اتفاقاً "ایک جگہ جمع ہو جانے والے لوگوں میں بھی آپس میں اس سے زیادہ تعلقات ہوتے ہیں جتنے ان میں' اہلونسکی گھرانے کے پرانیوں اور نوکروں میں تھے۔ بیوی اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلتی تھیں اور شوہر تین دن سے گھر پر رہے ہی نہ تھے۔ بچے سارے گھر میں دوڑتے رہتے تھے' کھوئے کھوئے سے۔ انگریز گورنس اور ہاؤس کیپر میں جھگڑا ہو گیا تھا اور گورنس نے اپنی ایک سہیلی کو اڈا لکھا تھا کہ وہ اس کے لئے کوئی دوسری جگہ تلاش کرے۔ باورچی کل ٹھیک کھانے کے وقت گھر چھوڑ کر چلا گیا تھا' باورچی خانے میں متعین کام کرنے والی عورت اور کوچوان نے کہہ دیا تھا کہ ان کا حساب کر دیا جائے۔

جھگڑے کے بعد تیسرے دن پرنس اسٹیپان ارکاد یچ اہلونسکی — جنہیں سب لوگ اسٹیوا کہتے تھے — اپنے معمول کے وقت پر یعنی آٹھ بجے صبح کو جاگے' اپنی بیوی کے سونے کے کمرے میں نہیں بلکہ اپنے کمرے میں تھیں چمڑے کے صوفے پر۔ انہوں نے اپنے بھرے بھرے' ابھی طرح پالے ہوئے جسم سے صوفے کی کمانیوں پر کروٹ لی' جیسے بھرے پورے تنک کے لئے سونا چاہتے ہوں' دوسری طرف سے تکیے کو کس کر لپٹایا اور اس پر اپنا گال رکھ دیا' لیکن پھر اچانک ہی اچھل پڑے اور صوفے پر بیٹھ کر آنکھیں کھولیں۔

"ہاں ہاں' کیا تھا وہ؟" انہوں نے جو خواب دیکھا تھا اسے یاد کرتے ہوئے سوچا۔ "ہاں' تو کیا تھا؟ ہاں' الابین نے ڈرامشلاٹ میں دعوت دی تھی' نہیں ڈارمشلاٹ میں نہیں بلکہ کسی امریکی جگہ میں۔ ہاں' لیکن خواب میں ڈارمشلاٹ۔ امریکہ میں تھا۔ ہاں' الابین نے شیشے کی میزوں پر دعوت دی تھی اور میزیں گا رہی تھیں: ایل میہ تیسورو(1)' لیکن نہیں ایل میہ تیسورو نہیں بلکہ کوئی بہتر چیز اور کوئی چھوٹی چھوٹی صراحیاں تھیں اور وہ

عورتیں تھیں" انہیں یاد آرہا تھا۔

استی پان ارکار سنگھ کی آنکھیں خوشی سے چمک اٹھیں اور وہ مسکراتے ہوئے سوچنے لگے۔ "ہاں اچھا تھا' بہت اچھا۔ اس میں کچھ چیزیں تو بہت ہی عمدہ تھیں جو اب جاگتے میں تو لفظوں میں بیان بھی نہیں کی جا سکتیں بلکہ خیالوں میں بھی ان کا اظہار نہیں ہو سکتا۔" اور پھر بھاری پردوں میں سے ایک کے پہلو سے آتی ہوئی روشنی کی پتلی کور دیکھ کر انہوں نے خوش خوش صوفے سے پاؤں نیچے لٹکائے اور سنہرے نفیس چمڑے کے سلیپروں کو تلاش کرنے لگے جو ان کی بیوی نے (پچھلے سال ان کی سالگرہ کے تحفے کے طور پر) دی تھیں۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی نو سال پرانی عادت کے مطابق اس جگہ کی طرف ہاتھ بڑھایا جہاں سونے کے کمرے میں ان کا ریشمی گاؤن ٹنگا رہتا تھا۔ تب انہیں اچانک یاد آیا کہ کیسے اور کیوں وہ بیوی کے سونے کے کمرے میں نہیں بلکہ اپنے کمرے میں سوئے تھے۔ مسکراہٹ ان کے چہرے سے غائب ہو گئی اور ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"آہ' آہ' آہا آہا۔" جو کچھ ہو چکا تھا اسے یاد کر کے انہوں نے کراہتے ہوئے کہا اور ان کے تخیل میں بیوی سے جھگڑے کی ساری تفصیلات پھر سے تازہ ہو گئیں' ان کی حالت کی ساری بے بسی اور سب سے زیادہ تکلیف دہ احساس کہ قصور خود ان کا اپنا ہے۔

"ہاں اوہ معاف نہیں کریں گی اور معاف کر بھی نہیں سکتیں۔ اور سب سے بھیانک بات یہ ہے کہ سارا قصور میرا ہے' قصور میرا ہی ہے لیکن میں قصوروار نہیں ہوں۔ یہی تو سارا المیہ ہے۔" انہوں نے سوچا اور اپنے اوپر اس جھگڑے کے سب سے گہرے تاثر کو یاد کر کے انتہائی ناامیدی سے کہا "آہ' آہ' آہا"

سب سے زیادہ ناخوشگوار وہ پہلا لمحہ تھا جب وہ تھیلرت بیوی کے لئے ہاتھ میں ایک بہت بڑی سی ٹرافی لئے ہوئے 'خوش خوش اور مطمئن واپس آئے' اور بیوی ڈریسنگ روم میں انہیں ملیں' اس سے بھی زیادہ حیرت کی بات یہ کہ وہ ان کے کمرے میں بھی نہ ملیں اور آخر کار وہ سونے کے کمرے میں ہاتھ میں اس بدبخت رقعے کو لئے ہوئے ملیں جس نے سارا جھگڑا کھڑا کر دیا تھا۔

وہ 'ڈالی' انہیں وہ بیحد اچھی فکر مند اور خیال رکھنے والی اور بھولی بھالی سی لگتے تھے' ہاتھ میں رقعہ لئے ہوئے بے حس و حرکت بیٹھی تھیں اور شوہر کو خوف' انتہائی ناامیدی اور غصے کی نظروں سے دیکھ رہی تھیں۔

"یہ کیا ہے؟ یہ؟" انہوں نے رقعہ دکھاتے ہوئے پوچھا تھا۔

اور اس سب کو یاد کرنے میں' جیسا کہ اکثر ہوتا ہے' استی پان ارکار سنگھ کو اتنی کوفت خود اتنے سے نہیں ہوتی تھی جتنی اس بات سے کہ بیوی کے ان الفاظ کا جواب انہوں نے کس طرح دیا تھا۔

اس وقت ان کے ساتھ روزی اور ہو لوگوں کے ساتھ تب ہوتا ہے جب وہ کسی انتہائی شرمناک حالت میں غیر متوقع طور پر پکڑے جاتے ہیں۔ اپنے قصور کا انکشاف ہونے کے بعد وہ بیوی کے سامنے جس حالت میں گھڑے تھے اس کے مطابق وہ اپنی صورت تبدیل کر لیتے۔ بجائے اس کے کہ وہ بیان جائیں 'انکار کر دیں' جواز پیش کریں' معافی مانگیں' ٹیسوں تک کر بے زار ہو جائیں — یہ سب اس سے بہتر ہو جاتا انہوں نے کیا — ان کا چہرہ بالکل غیر ارادی طور پر ("دیکھنے کے انتظار" استی پان ارکار سنگھ نے سوچا جنہیں تفصیلات سے بحث نہ تھی) بالکل ہی غیر ارادی طور پر مسکرانے لگا — اپنی مادی' لیکن اور ہی شے انتہائی مسکراہٹ۔

اس انتہائی مسکراہٹ کے لئے وہ خود کو کبھی معاف نہ کر سکتے تھے۔ اس مسکراہٹ کو دیکھ کر ڈالی گویا شدید صدمے اور دکھ سے کانپ اٹھیں اور اپنی محسوس گرم مزاجی کے ساتھ بے حد انتباہ کی بو چھاڑ کرتی ہوئی کمرے سے بھاگ گئیں۔ تب سے وہ اپنے شوہر کی صورت تک نہ دیکھنا چاہتی تھیں۔

"سارا قصور اس احمقانہ مسکراہٹ کا ہے" استی پان ارکار سنگھ نے سوچا۔

وہ انتہائی ناامیدی کے ساتھ خود سے سوال کرتے رہے "تو اب کیا کیا جائے؟ کیا کیا جائے؟" اور کوئی جواب اس کا ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔

۳

استی پان ارکار سنگھ خود اپنے معاملے میں سیدھے سچے آدمی تھے۔ وہ اپنے آپ کو دھوکا دے کر یقین نہیں کر سکتے تھے کہ وہ اپنی حرکت پر پچھتا رہے ہیں۔ اب وہ اس بات پر پچھتا رہے تھے جس پر وہ ایک زمانے میں' چھ سال پہلے پچھتائے تھے جب انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ پہلی بیوفائی کی تھی۔ وہ اس بات پر نہیں پچھتا سکتے تھے کہ وہ چونتیس سال کے خوبصورت' عاشق مزاج شخص اپنی بیوی سے محبت نہیں کرتے تھے۔ جو پانچ زندہ اور دو مردہ بچوں کی ماں تھیں اور ان سے صرف سال بھر چھوٹی تھیں۔ وہ پچھتا صرف اس بات پر رہے تھے کہ وہ اپنا راز زیادہ بہتر طریقے سے بیوی سے چھپا نہیں سکے تھے۔ لیکن وہ اپنی حالت کے تضحیک کو پوری طرح محسوس کرتے تھے اور انہیں بیوی پر' بچوں پر اور خود اپنے پر ترس آتا تھا۔ اگر انہیں یہ توقع ہوتی کہ یہ انکشاف بیوی پر اس طرح اثر کرے گا تو شاید وہ ان سے اپنے گناہوں کو زیادہ بہتر طریقے سے چھپاتے۔ صاف طور سے تو انہوں نے کبھی اس سوال پر غور نہیں کیا تھا لیکن مبہم سا تصور ان کو یہ تھا کہ بیوی کو بہت مدت سے اس کا اندازہ ہے کہ وہ ان کے وفادار نہیں ہیں اور وہ اس کی طرف سے بیتکم پوچھ گچھ کرتی ہیں۔ استی پان ارکار سنگھ کو تو یہ بھی لگتا تھا کہ ان کی بیوی تو اب ڈھلی ہوئی' عمر رسیدہ ہیں' خوبصورت عورت اب وہ رہیں نہیں' کوئی خاص بات ان میں نہیں' سادہ سی ہیں' بالکل 'ہس ماں ہیں اور گھر والی ہیں' انہیں تو از روئے انصاف تسلیم کی خو ڈالنی چاہئے۔ لیکن لگتا اس کے بالکل برعکس۔

"اف' بھیانک' بہت ہی بھیانک!" استی پان ارکار سنگھ خود کو یقین دلاتے رہے لیکن کوئی بھی حل نہ سوچ سکے۔ "اور اس سے پہلے سب کچھ کس قدر اچھا تھا' ہم کتنی اچھی طرح زندگی بسر کرتے تھے' وہ بچوں کے ساتھ خوش اور مطمئن تھیں' میں کسی چیز میں مداخلت نہیں کرتا تھا اور بچوں کے اور خانہ داری کے معاملے میں جو چاہتیں انہیں وہ کرنے دیتا تھا۔ سچ ہے کہ یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ ہمارے گھر میں گورنس تھی۔ یہ اچھا نہیں تھا اپنے ہی بچوں کی گورنس سے معاشقہ کرنے میں کچھ گھٹیا پن اور گری ہوئی بات تو ہے۔ لیکن کیسی گورنس!" مادموزیل روداں کی سیاہ' شرارت آمیز آنکھیں اور اس کی مسکراہٹ بالکل ان کی نظروں کے سامنے آ گئیں۔ "لیکن آخر جب تک وہ ہمارے گھر میں تھی تب تک تو میں نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اور سب سے بری بات تو یہ ہے کہ وہ کیا معصیت ہے' یہ سب بیہودہ اور مضحکہ خیز ہے۔ اوہ' تو اب آپ کیا کرنا چاہتے ہیں؟"

کوئی جواب نہیں تھا' سوائے ایک اس جواب کے جو زندگی سب سے بڑی اور ناقابل حل سوالوں کو دیتی ہے۔ یہ جواب کہ ہر ایک کے تقاضے کے مطابق زندہ رہنا چاہئے یعنی باقی سب کچھ حاصل ہو جانا چاہئے۔ اب نیند میں کھو جانا تو ناممکن تھا' کم سے کم رات تک اور اس موسیقی کی طرف لوٹ جانا بھی ناممکن تھا جو صوفی والی عورتیں گا رہی تھیں۔ تو مطلب یہ کہ زندگی کے تو اب میں سب کچھ حاصل ہو جانا چاہئے۔

صبح میں دیکھا جائے گا" استی پان ارکار سنگھ نے اپنے آپ سے کہا اور کمرے سے باہر نکلنے کے لئے دروازہ

سرمئی ڈریسنگ گاؤن پہنا' اس کے کمربند میں گرہ لگائی' گہری سانس لے کر اپنے چوڑے سینے کو پھلایا اور اپنی ٹانگوں کو اکڑاتے ہوئے' جوان کے بھرے ہوئے جسم کو اتنی آسانی سے سہارے رہتی تھیں' ہلکے' بجے ہوئے قدموں سے وہ کھڑکی کے پاس آئے' اس کا پردہ اٹھایا اور زور سے گھنٹی بجائی۔ گھنٹی بجتے ہی ان کا بوڑھا دوست اور خاص خدمتگار ماتویئی کپڑے' جوتے اور ایک ٹیلی گرام لئے ہوئے اندر آیا۔ ماتویئی کے پیچھے پیچھے داڑھی بنانے کا سامان لئے ہوئے جام آیا۔

"دفتر سے کاغذات آگئے؟" استی پان ارکادیچ نے ٹیلی گرام لے کر آئینے کے سامنے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میز پر ہیں" ماتویئی نے مالک کو سوالیہ بھدردانہ نظروں سے دیکھتے ہوئے جواب دیا اور ذرا دیر انتظار کرنے کے بعد عیارانہ مسکراہٹ کے ساتھ کہا "بگھی کے مالک کے ہاں سے آدمی آیا تھا۔"

استی پان ارکادیچ نے کوئی جواب نہیں دیا بس آئینے میں ماتویئی کو دیکھا۔ آئینے میں جو آنکھیں چار ہوئی تھیں ان سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ایک دوسرے کو کتنی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ استی پان ارکادیچ کی نظروں نے گویا سوال کیا "تم یہ کس لئے کہہ رہے ہو؟ کیا تمہیں پتہ نہیں ہے؟"

ماتویئی دونوں ہاتھ اپنے جیکٹ کی جیبوں میں ڈال کر پاؤں کو ذرا الگ الگ کر کے کھڑا ہو گیا اور چپ چاپ' ٹیڑھی سے ذرا ذرا مسکراتے ہوئے اپنے مالک کو دیکھنے لگا۔

"میں نے کہہ دیا کہ اب کے اتوار کو آنے اور تب تک آپ کو پریشان نہ کرے اور نہ خود پریشان ہو بیکار میں" اس نے غالباً پہلے سے تیار کیا ہوا جملہ کہا۔

استی پان ارکادیچ سمجھ گئے کہ ماتویئی مذاق کرنا اور اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا تھا۔ ٹیلی گرام کھول کر انہوں نے اسے پڑھا' اندازے سے ان حروف کو سمجھا جو بیشہ کی طرح غلط لکھے ہوئے تھے اور ان کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ماتویئی' میری بہن آنا ارکادیونا کل آرہی ہیں" انہوں نے جام کے چمکتے ہوئے موٹے ہاتھ کو ذرا دیر کے لئے روک کر کہا اور ان کے لمبے گھنگریالے گل مچھوں میں کنگھی کر کے گلابی مائل نکال رہا تھا۔

"شکر ہے خدا کا" ماتویئی نے جواب دیا اور اس جواب سے ظاہر کر دیا کہ مالک کی طرح وہ بھی اس آمد کے معنی سمجھتا ہے یعنی یہ کہ استی پان ارکادیچ کی چہیتی بہن آنا ارکادیونا شوہر اور بیوی کے درمیان صلح صفائی کرا سکتی ہیں۔

"اکیلی یا شوہر کے ساتھ؟" ماتویئی نے پوچھا۔

استی پان ارکادیچ بول نہ سکتے تھے اس لئے کہ جام موچھ درست کر رہا تھا۔ انہوں نے ایک انگلی اٹھائی۔ ماتویئی نے آئینے میں سر ہلایا۔

"اکیلی۔ اوپر ٹھیک ٹھاک کرتا ہے؟"

"وارپا الکساندرونا کو بتا دو' جہاں بھی وہ کہیں۔"

"وارپا الکساندرونا کو؟" کچھ شبہے کے ساتھ ماتویئی نے دہرایا۔

"ہاں' بتا دو۔ اور یہ ٹیلی گرام بھی لے جا کر دے دو۔ ہو سکتا وہ کہیں مجھے بتانا پڑے۔"

"آزمانا چاہتے ہیں" ماتویئی سمجھ گیا لیکن کہا اس نے صرف اتنا ہی "جی سرکار۔"

استی پان ارکادیچ ہاتھ منہ دھو کر کنگھی کر چکے تھے اور کپڑے پہننے کی تیاری کر رہے تھے کہ ماتویئی اپنے چرمراتے ہوئے بوٹوں کو آہستہ آہستہ نرم قالین پر رکھتا ہوا' ہاتھ میں ٹیلی گرام لئے واپس آگیا۔ جام جا چکا تھا۔

اس نے صرف آنکھوں آنکھوں میں مسکراتے ہوئے ہاتھوں کو جیبوں میں ڈال کر سر کو ایک طرف جھکا لیا اور مالک کو گھورتے ہوئے کہا "وارپا الکساندرونا نے یہ کہنے کا حکم دیا ہے کہ وہ جا رہی ہیں۔ وہ خود یعنی آپ جو چاہیں کریں۔"

استی پان ارکادیچ چپ رہے' پھر ان کے خوبصورت چہرے پر ٹیک دی کی اور قدرے قابل رحم مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

"یہی؟" ماتویئی؟" انہوں نے سر ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں سرکار' ٹھیک ہو جائے گا" ماتویئی نے کہا۔

"ٹھیک ہو جائے گا؟"

"بالکل سرکار۔"

"تمہارا خیال یہی ہے؟ کون ہے؟" استی پان ارکادیچ نے دروازے کی آڑ میں عورت کے سائے کی سرسراہٹ سن کر پوچھا۔

"میں ہوں" کسی عورت کی پیاری اور خوشگوار آواز نے جواب دیا اور دروازے کی آڑ سے بچوں کی آیا ماتریونا فلیمونوونا کا سیاہ دار چہرہ نمودار ہوا۔

استی پان ارکادیچ نے اس کی طرف دروازے کے پاس آتے ہوئے پوچھا "کیا بات ہے ماتریونا؟"

باوجود اس کے کہ استی پان ارکادیچ پوری طرح سے قصوروار تھے اور خود اس کو محسوس کرتے تھے گھر کے سارے لوگ' یہاں تک کہ آیا بھی جو وارپا الکساندرونا کی خاص دوست تھی' ان کی طرفدار تھے۔

"کیا ہے؟" انہوں نے بےدلی سے پوچھا۔

"سرکار آپ چلے جائیے ان کے پاس' آپ قصور ہاں کیجئے۔ خدا مدد کرے گا۔ بہت دکھ جھیل رہی ہیں اور دیکھ کر ترس آتا ہے۔ اور پھر گھر میں سب کچھ خس نہس ہو گیا۔ سرکار' بچوں پر رحم کیجئے۔ مان کیجئے قصور' سرکار' اب کیا کیجئے گا اس میں جو تو بگڑتا ہی پڑتا ہے۔"

"لیکن وہ سنیں گی نہیں۔"

"آپ اپنی تو کر دیکھئے۔ غفار رحیم ہے' خدا سے دعا کیجئے' سرکار' خدا سے دعا کیجئے۔"

"اچھا ٹھیک ہے' تم جاؤ" استی پان ارکادیچ نے کہا اور ان کا چہرہ اچانک سرخ ہو گیا۔ پھر وہ ماتویئی سے مخاطب ہوئے اور فیصلہ کن طور پر ڈریسنگ گاؤن اتارتے ہوئے بولے "اچھا' پلو کپڑے پہناؤ۔"

ماتویئی فیس کو گھوڑے کے ساج کی طرح لئے ہوئے تیار تھا اور اس پر سے کوئی نظر نہ آنے والی چیز جھاڑ کر اس نے جیسے اطمینان سے اسے مالک کے اچھی طرح ڈالے پوسے ہوئے جسم پر بڑھا دیا۔

3

کپڑے پہن کر استی پان ارکادیچ نے برش چھڑکا' اپنی آستینیں کھینچ کر ٹھیک کیں اور حسب معمول حرکت سے پاؤں [illegible] ہوا' سامنے کھڑکی جس میں دو عمدہ ڈبیاں اور مرس لگی تھیں' جیبوں میں رکھیں'

اپنا رومال نکال کر جھاڑا اور اپنے آپ کو صاف ستھرا، خوشبودار، تندرست اور اپنے دکھ کے باوجود جسمانی اعتبار سے خوش محسوس کرتے ہوئے' ہر قدم پر ذرا ذرا اتراتے ہوئے وہ کھانے کے کمرے میں آ گئے جہاں پہلے سے ان کے لئے کافی رکھی تھی اور اس کے پاس ہی خط اور دفتر سے آئے ہوئے کاغذات رکھے تھے۔

استی پان ارکاد سنگھ نے بیٹھ کر خط پڑھے۔ ایک تو بہت ہی باکوار گزرا۔ یہ اس سوداگر کی طرف سے تھا جو ان کی بیوی کے جنگل خرید رہا تھا۔ اس جنگل کو بیچنا ضروری تھا لیکن اب جب تک بیوی سے صلح صفائی نہ ہو جائے تب تک اس کی بات ہی نہ ہو سکتی تھی۔ اس میں سب سے ناخوشگوار بات یہ تھی کہ بیوی کے ساتھ ان کی صلح صفائی کے آئندہ معاملے میں اس رقم کی بات خلل اندازی کرے گی۔ اور اس خیال سے انہیں آہن کا احساس ہوا کہ یہ رقم شاید ان کو مجبور کر دے گا کہ وہ اپنی بیوی سے اس لئے صلح صفائی کی کوشش کریں کہ اس جنگل کو فروخت کر سکیں۔

سارے خط پڑھنے کے بعد استی پان ارکاد سنگھ نے دفتر سے آئے ہوئے کاغذات کو اپنی طرف کھینچا' جلدی جلدی انہوں نے دو فائلوں کے ورق الٹنے پلٹنے' یہاں وہاں چشمل سے کچھ نشان لگائے اور فائلوں کو بند کر کافی پینے لگے۔ کافی پیتے وقت انہوں نے صبح کا اخبار کھولا جو ابھی تک تہ تھا اور اسے پڑھنے لگے۔

استی پان ارکاد سنگھ لبرل اخبار منگواتے اور پڑھتے تھے' بالکل ہی لبرل نہیں بلکہ اس رجحان کی جس کی حمایت اکثریت کرتی تھی۔ اور اس کے باوجود کہ انہیں ذاتی طور پر نہ سائنس سے دلچسپی تھی نہ فن سے' نہ سیاست سے' وہ ان ساری چیزوں میں ان زاویہ ہائے نظر کی پرزور حمایت کرتے تھے جن کی حمایت اکثریت اور ان کا اخبار کرتا تھا۔ اور اپنے زاویہ نظر کو وہ بدلتے اسی وقت تھے جب اکثریت بدل رہی تھی یا یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ وہ خود نہیں بدلتے تھے بلکہ زاویہ نظر غیر محسوس طور پر خود ہی بدل جاتا تھا۔

استی پان ارکاد سنگھ رجحان یا زاویہ نظر کے معاملے میں کوئی انتخاب نہ کرتے تھے بلکہ رجحانات اور زاویہ نظر خود ہی ان تک پہنچ جاتے تھے جیسے وہ بیت یا فراک کوٹ کی وضع کا انتخاب نہیں کرتے تھے بلکہ وہی پہنتے تھے جو سب لوگ پہنتے تھے۔ اور ان کے لئے 'جو معروف معاشرے میں زندگی بسر کرتے تھے' اس کا تناقد تھا کہ کچھ نہ کچھ ذہنی سرگرمی ہو اور عام طور سے بات چیت کی خصوصیت ہوتی ہے 'زاویہ نظر' رکھنا بھی اتنا ہی ضروری تھا جتنا کہ بیت پہننا۔ اور اگر اس بات کا کوئی سبب تھا کہ کیوں وہ کنزرویٹو۔ فیبین (قدامت پرست) رجحانات کے مقابلے میں جو ان کے حلقے کے کافی لوگ رکھتے تھے لبرل رجحانات کو ترجیح دیتے تھے تو اس کی بنیاد یہ نہ تھی کہ وہ لبرل رجحان کو زیادہ معقول سمجھتے تھے بلکہ یہ کہ یہی رجحان ان کی طرز زندگی کے لئے زیادہ موزوں تھا۔ لبرل پارٹی کہتی تھی کہ روس میں سب کچھ برا ہے اور واقعی استی پان ارکاد سنگھ پر فرض تھا اور رقم قطعی طور پر ناکافی ہوتی تھی۔ لبرل پارٹی کہتی تھی کہ یاد ایک فرسودہ روایت ہے اور یہ کہ اس کی از سر نو تشکیل کرنا ضروری ہے' اور واقعی استی پان ارکاد سنگھ کو خاندانی زندگی سے کبھی شکایت حاصل ہوتی تھی' وہ انہیں اصوت پر لے کر دیا میں بسانے پر مجبور کرتی تھی جو ان کی فطرت کے بیحد خلاف تھا۔ لبرل پارٹی کہتی تھی بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ سمجھتی تھی کہ مذہب آبادی کے غیر مذہب طبقے کے لئے محض ایک بدھن ہے' اور واقعی استی پان ارکاد سنگھ کی ناگمیں کر جائیں مختصر سے مختصر عبادت کے دوران میں بھی درد کرنے لگتی تھیں اور ان کی بالکل سمجھ میں نہ آتا تھا کہ دوسری دنیا کے بارے میں آخر کیوں اتنی بھیانک اور بلند باتگ باتیں کی جاتی ہیں بلکہ اس دنیا میں بڑی نہی خوشی کی زندگی بسر کرنا ممکن ہے۔ ان چیزوں کے ساتھ ہی استی پان ارکاد سنگھ کو زندہ دل مذاق پسند تھے اور کبھی کبھی

انہیں کسی خاموش طبیعت آدمی کو یہ کہہ کر چھیڑنا اچھا لگتا تھا کہ اگر انسان کو اپنے نسب ہی پر فخر کرنا ہے تو وراثتی سردار اور سلاف قبیلوں کے حکمراں ریورک (3) ہی پر رک جانا اور اپنے مورث اعلیٰ بندروں سے انکار کرنا بالکل مناسب نہیں ہے۔ تو یوں لبرل رجحان استی پان ارکاد سنگھ کی عادت بن گیا تھا اور وہ اپنے اخبار کو ویسے ہی پسند کرتے تھے جیسے کھانے کے بعد سگار پینا انہیں پسند تھا اس لئے کہ اس سے ان کے سر میں ایک ہلکی کہری چھا جاتی تھی۔ انہوں نے اداریہ پڑھا جس میں بتایا گیا تھا کہ ہمارے زمانے میں بیکاری پر شور مچایا جاتا ہے کہ ریڈیکل سارے قدامت پسند عناصر کو بزدلی کرنے کی دھمکی دے رہا ہے اور حکومت کا فرض ہے کہ وہ انقلابی سوسو بنے سانپ کو کچل دینے کے اقدامات کرے کہ "ہماری رائے میں خطرہ مفروضہ انقلابی سوسو بنے سانپ سے نہیں بلکہ روایت پرستی سے پھیکے پڑنے سے ہے جو ترقی کے راستے میں رکاوٹ بنتی ہے" وغیرہ وغیرہ۔ استی پان ارکاد سنگھ نے دوسرا مضمون بھی پڑھا جو مالیات سے متعلق تھا اور جس میں تشخیم اور فل (4) کا حوالہ دیا گیا تھا اور وزارت پر چھینٹا کشی کی گئی تھی۔ اپنی ذہانت کی فطری تیزی کی بنا پر وہ یہ چھینٹے کے معنی سمجھ سکے۔۔ کہ کس کی طرف سے کس پر اور کن واقعات کے سلسلے میں وہ کسے گئے تھے' اور اس سے انہیں بیٹ کی طرح کچھ کچھ طمانیت ہوئی۔ لیکن آج اس طمانیت میں باد خالص دیا تھا تریونا علیہ نورونا کے مشوروں کے اور اس بات کے خیال نے کہ گھر میں ایسی گڑبڑ ہے۔ انہوں نے اخبار میں یہ بھی پڑھا کہ سنا گیا ہے کہ کاؤنٹ بانسٹ (5) بوسہاؤن چلے گئے ہیں' اور یہ کہ اب سفید بالوں کا کوئی وجود نہیں' اور ایک ہلکی تتلی بکاؤ ہے' اور ایک نوجوان عورت اپنی خدمات پیش کر رہی ہے۔ لیکن ان سب خبروں سے آج انہیں پہلے کی طرح کی ظنیہ طمانیت نہیں حاصل ہوئی۔

اخبار ختم کر کے' دوسری پیالی کافی پی کر اور رومال اور عینک کھا کر وہ کھڑے ہو گئے' واسکٹ پر سے انہوں نے رومال کے چورے جھاڑے اور اپنے چوڑے سینے کو تن کر وہ خوشی سے مسکرانے لگے اس لئے نہیں کہ ان کے دل میں خوشی کا کوئی خاص احساس تھا بلکہ خوشی کی مسکراہٹ ان کے اچھے ہاضمے کا نتیجہ تھی۔

لیکن اس خوشی کی مسکراہٹ نے انہیں فوراً ہی ساری باتیں یاد دلا دیں اور وہ سوچ میں پڑ گئے۔

دروازے کی آڑ سے دو بچوں کی آوازیں سنائی دیں (استی پان ارکاد سنگھ نے اپنے سب سے چھوٹے بیٹے گریشا اور سب سے بڑی بیٹی تانیا کی آوازیں پہچان لیں)۔ انہوں نے کوئی چیز گھسیٹے گھسیٹے فرش پر گرا دی تھی۔

"میں نے کہا تھا کہ بہت پر مسافروں کو مت بٹھاؤ" لڑکی کی آواز بڑی میں جھلائی "اب اٹھاؤ انہیں۔"

"سب گر گیا ہے" استی پان ارکاد سنگھ نے سوچا "اب یہ بچے اکیلے دوڑتے پھرتے ہیں۔" اور دروازے کے پاس آ کر انہوں نے بچوں کو پکارا۔ بچوں نے اس ڈبے کو پھینک دیا جسے ریل گاڑی بنا کر وہ کھیل رہے تھے' اور باپ کے پاس آ گئے۔

بیٹی باپ کی لاڈلی تھی' وہ بیباکی سے دوڑتی ہوئی آئی اور ان سے لپٹ کر ہنستی ہوئی ان کی گود میں جھولنے لگی۔ اسے کل پھولوں سے آتی ہوئی پرفیوم کی جانی پہچانی مہک بیٹ کی طرح بڑی اچھی لگ رہی تھی۔ آخر کو باپ کا منہ چوم کر' جھٹکے ہونے کی وجہ سے سرخ اور شفقت سے روشن تھا' لڑکی نے اپنے ہاتھ ہٹا لئے اور وہ پیچھے ہٹنا ہی چاہتی تھی کہ باپ نے اسے روک لیا۔

"آپ کیسی ہیں؟" باپ نے بیٹی کی نرم اور چکنی گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا اور سلام کرتے ہوئے بیٹے سے مسکرا کر کہا "سلامت رہو۔"

انہیں اس بات کا احساس تھا کہ وہ بیٹے سے کم پیار کرتے ہیں اور کوشش کرتے تھے کہ برابر سب پیار

سے ایک ہی طرح پیش آئیں۔ لیکن لڑکا اس بات کو محسوس کرتا تھا اور اس نے باپ کی سرد مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے نہیں دیا۔

"ماما اٹھ گئی ہیں" بیٹی نے جواب دیا۔

اسٹی پان ارکاد سنگ نے لمبی سانس لی۔ انہوں نے سوچا "اس کا مطلب یہ ہے کہ پھر ساری رات نہیں سوئیں۔"

"کیسی ہیں' خوش ہیں؟"

لڑکی جانتی تھی کہ باپ اور ماں میں جھگڑا ہوا ہے اور یہ کہ ماں خوش نہیں ہو سکتی تھیں اور باپ کو یہ معلوم ہونا چاہئے' اور یہ کہ وہ اس کے بارے میں ایسے معمولی بات کی طرح پوچھ کر صرف بن رہے ہیں۔ اور باپ کی بات پر اس کا چہرہ گلابی ہو گیا۔ اسٹی پان ارکاد سنگ بھی اس بات کو سمجھ گئے اور ان کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا۔

"پتہ نہیں" بیٹی نے کہا "انہوں نے آج سبق پڑھنے کو نہیں کہا بلکہ کہا کہ ہم لوگ مس ہول کے ساتھ ہائی کے ہاں ملنے جائیں۔"

"اچھا تو جاؤ میری پیاری بیٹی۔ ارے ہاں' لمحہ" انہوں نے اسی طرح اس کے نرم ہاتھ کو پکڑے پکڑے اور سہلاتے ہوئے کہا۔

انہوں نے میز کل پر سے مٹھائیوں کا ڈبہ اٹھایا جہاں انہوں نے اسے کل رات رکھا تھا اور اس میں سے اس کی دو پسندیدہ مٹھائیاں نکال کر دیں "ایک چاکلیٹ والی اور دوسری فوندان۔"

"یہ گریشا کے لئے ہے؟" لڑکی نے چاکلیٹ والی کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں ہاں" اور ایک بار اور اس کے چھوٹے سے کندھے کو تھپتھپاتے ہوئے اس کے بالوں کی جڑوں اور گردن پر پیار کیا اور اسے چھوڑ دیا۔

"ابھی لیا دیہ" ماتویئی نے کہا۔ "اور ہاں' ایک کوئی درخواست لے کر آئی ہیں" اس نے اضافہ کیا۔

"وہ ہے یہاں ہیں؟" اسٹی پان ارکاد سنگ نے پوچھا۔

"کوئی تو وہ گھنٹے سے۔"

"کتنی بار تم سے کہا ہے کہ کوئی آئے تو فوراً اطلاع کیا کرو۔"

"لیکن آپ تو آرام کر رہے تھے" ماتویئی نے اسی بھونڈے دوستانہ انداز میں کہا۔ جس پر خفا ہونا ممکن نہیں تھا۔

"اچھا تو اب انہیں جلدی سے بلاؤ" الیکسی نے جھنجلاہٹ سے بھویں سکیڑتے ہوئے کہا۔

جو خاتون کوئی درخواست لے کر آئی تھیں "اناٹاف کیپٹن کاپتن کی بیوی" انہوں نے ایک غیر ممکن اور غیر معقول کام کے لئے کہا۔ پھر بھی اسٹی پان ارکاد سنگ نے اپنی عادت کے مطابق انہیں بغیر توجہ سے بات کاٹے بغیر انہیں سنا اور تفصیل کے ساتھ مشورہ دیا کہ کس سے دور رجوع کریں' بلکہ بڑی پھرتی اور کاغذ سے اپنے بڑے بڑے پھیلے ہوئے خوبصورت اور صاف و صحیح خط میں ایک رقعہ بھی اس شخص کے نام لکھ کر انہیں دے دیا جو ان کی مدد کر سکتا تھا۔ اناٹاف کیپٹن کی بیوی کو رخصت کر کے اسٹی پان ارکاد سنگ نے اپنی ہیئت اٹھائی اور رک کر سوچنے لگے کہ کچھ بھولے تو نہیں۔ لگا کہ وہ کچھ نہیں بھولے تھے سوائے اس کے جسے وہ بھول ہی جانا چاہتے تھے — بیوی کو۔

"اف' ہاں" انہوں نے سر جھکا لیا اور ان کے وجیہہ چہرے پر اداسی چھا گئی۔ "جاؤں کہ نہ جاؤں؟" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ اور ان کے ضمیر کی آواز نے ان سے کہا کہ جانا ٹھیک نہیں ہوگا کہ سوائے سنگاری کے کچھ اور تو ہو نہیں سکتا کہ ان کے تعلقات کو درست اور ٹھیک ٹھاک کرنا ناممکن ہے اس لئے کہ اب ان کو پھر سے دلکش اور تر و تازہ دینے والی محبوب بنانا یا خود کو ایسا پڑھا یا لینا ممکن نہیں جس میں محبت کرنے کی صلاحیت ہی نہ ہو۔ اب سوائے سنگاری اور جھوٹ کے کچھ نہیں ہو سکتا تھا اور سنگاری اور جھوٹ ان کی فطرت کے خلاف تھے۔

"لیکن کبھی نہ کبھی تو کرنا ہی پڑے گا۔ آخر یہ سب ایسے ہی تو نہیں رہ سکتا" انہوں نے اپنے آپ میں ہمت پیدا کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے اپنا سینہ تانا' پائپر اس نکالا' اسے سلگایا' دو کش لے کر اسے بچی کی ایش ٹرے میں پھینکا اور تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے سٹنان ڈائننگ روم میں سے گزر کر دوسرا دروازہ کھولا جو ان کی بیوی کے سونے کے کمرے کا تھا۔

4

وارویا الکساندروونا ڈیکٹ اپنے کمرے میں بکھری ہوئی چیزوں کے درمیان کھلی ہوئی درازوں والی ایک الماری کے سامنے کھڑی کچھ دھر نکال رہی تھیں۔ انہوں نے اپنی پکی پکی چوٹیوں کو' جو کبھی گھنی اور خوبصورت بالوں کی تھیں' لپیٹ کر گدی پر پن کر لیا تھا۔ ان کا وہ ہلکا پھلکا چہرہ اترا ہوا تھا اور چہرے کے دبلے پتلے ہونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں اور بھی بڑی اور سمی سمی لگ رہی تھیں۔ شوہر کے قدموں کی چاپ سن کر وہ ٹھہر گئیں۔ انہوں نے دروازے کی طرف نظر اٹھائی اور اپنے چہرے پر تندی اور حقارت کا تاثر پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ شوہر سے ڈرتی ہیں اور ان کا سامنا ہونے سے ڈرتی ہیں۔ اس وقت وہ یہی کرنے کی کوشش کر رہی تھیں جو کرنے کی کوشش وہ تین دن سے کر رہی تھیں — اپنی اور بچوں کی وہ چیزیں الگ کرنے کی' جو وہ اپنی ماں کے ہاں لے جائیں گی۔ اور پھر وہ اس معاملے کو طے نہیں کر پا رہی تھیں۔ لیکن پہلے کی طرح اس وقت بھی انہوں نے خود سے کہا کہ یہ سب اسی طرح نہیں رہ سکتا کہ انہیں کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا' شوہر کو سزا دینی چاہئے اور ذلیل کرنا چاہئے' انہوں نے جو دکھ انہیں پہنچایا ہے اس کا کچھ حصہ تو اسی ساعت' کسی طور ان کو بھی بھگتنا چاہئے۔ وہ ابھی تک یہی کہے جا رہی تھیں کہ وہ انہیں چھوڑ کر چلی جائیں گی لیکن محسوس کر رہی تھیں کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ ممکن ہو اس لئے نہیں تھا کہ ان کو اپنا شوہر سمجھنے اور محبت کرنے کی جو عادت پڑ گئی تھی اس کو ترک کرنا ان کے بس میں نہیں تھا۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی محسوس کر رہی تھیں کہ اگر یہاں اب گھر میں وہ اپنے بال بچوں کی دیکھ بھال مشکل سے کر سکی تھیں تو وہاں تو ان کا اور بھی برا حال ہو گا جہاں وہ ان سے کوسوں کر رہی تھیں۔ انہیں تین دنوں میں سب سے چھوٹا تو بیمار پڑ گیا اس لئے کہ لوگوں نے اسے خراب شوربا دیا اور بچیوں کو کل کھانا تقریباً ملا ہی نہیں۔ وہ محسوس کر رہی تھیں کہ جانا ممکن نہیں ہے لیکن اپنے آپ کو دھوکا دے کر وہ پھر بھی چیزیں چھانٹ چھانٹ کر نکالے جا رہی تھیں اور ایسی بن رہی تھیں جیسے چل ہی جائیں گی۔

شوہر کو دیکھ کر انہوں نے اپنے ہاتھ الماری کی دراز میں ڈال دیئے جیسے کچھ ڈھونڈ رہی ہوں اور شوہر کی طرف اسی وقت دیکھا جب وہ بالکل ان کے پاس آ گئے۔ لیکن جس چہرے سے وہ تندی اور عزم کا اظہار کرنا چاہتی تھیں اس سے کھویا کھویا پن اور دکھ کا اظہار ہو رہا تھا۔

"ڈالی!" شوہر نے آہستہ سے کھنچتی ہوئی آواز میں کہا' سر جھکا کر لیا اور چاہا کہ صورت سے رحم آمیزی

اور اطاعت گزاری سیکھنے لگے پھر بھی وہ تابعدار اور صحت مند ہی دکھائی دیتے رہے۔

بیوی نے جلدی سے ایک نظر ڈال کر سر سے پاؤں تک ان کی دبلی ہوئی تر و تازہ اور صحت مند شخصیت کو دیکھا اور انہیں خیال ہوا "ہاں' وہ خوش ہیں — اور میں؟ اور مجھے اس نیکی سے گھن آتی ہے جس کے لئے انہیں سب اتنا پسند کرتے اور سراہتے ہیں۔ میں ان کی اس نیکی سے نفرت کرتی ہوں" انہوں نے سوچا اور ان کے ہونٹ بھنچ گئے اور ستے ہوئے بوکھلائے ہوئے چہرے کا دایاں گال پھڑکنے لگا۔

"کیا چاہتے آپ کو؟" انہوں نے تیز اور بھاری آواز میں پوچھا جو ان کی آواز ہی نہیں لگ رہی تھی۔

"ڈالی!" استی پان ارکاد سنگ نے بھرائی ہوئی آواز میں دوہرایا اور بولے "کتنی اجنبی آواز ہے۔"

"تو مجھے کیا؟ میں ان سے کیسے مل سکتی!" انہوں نے چیخ کر کہا۔

"لیکن ڈالی' اب یہ تو ضروری ہے..."

"چلے جائیے' چلے جائیے آپ یہاں سے' جائیے!" انہوں نے شوہر کی طرف دیکھے بغیر چلا کر کہا جیسے یہ چیخ ان کے جسمانی درد سے نکل رہی ہو۔

استی پان ارکاد سنگ جب اپنی بیوی کے بارے میں سوچتے تھے تو مطمئن رہ سکتے تھے' یہ امید کر سکتے تھے کہ سب ٹھیک ٹھاک ہو جائے گا جیسے کہ ماضی میں کہہ رہا تھا' اور سکون کے ساتھ اخبار پڑھ سکتے تھے اور کافی پی سکتے تھے لیکن اب جو انہوں نے بیوی کا کرب میں مبتلا' دکھی چہرہ دیکھا' آواز کی یہ گونج سنی جس میں خاکساری اور انتہائی ناامیدی تھی تو ان کا دم گھٹنے لگا' کچھ گلے میں پھنس سا گیا اور آنکھیں آنسوؤں سے چمکنے لگیں۔

"یا خدا' یہ میں نے کیا کیا! الٰہی خدا کے واسطے! آخر..." وہ آگے کچھ نہ کہہ سکے' سسکیوں سے ان کا گلا رندھ گیا۔

انہوں نے الماری کی دراز کو زور سے بند کیا اور شوہر کی طرف دیکھا۔

"ڈالی' میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ بس یہی کہ مجھے معاف کر دو' معاف کر دو... ذرا اس کا تو خیال کرو' کیا واقعی زندگی کے نو سال ایک منٹ کی 'ایک منٹ کی..."

وہ سر جھکائے کھڑی تھیں' سن رہی تھیں اور انتظار کر رہی تھیں کہ وہ آگے کیا کہتے ہیں' جیسے ان سے منت کر رہی ہوں کہ کسی طرح سے مجھے پھر سے یقین دلا دو۔

"ایک منٹ کی... ایک منٹ کی تلافی نہیں کر سکتے..." وہ کسی طرح سے بولے اور اپنی بات جاری رکھنا چاہتے تھے لیکن جب وہ یہ کہہ رہے تھے تو جیسے جسمانی درد کی وجہ سے ڈالی کے ہونٹ پھر بھنچ گئے اور ان کا دایاں گال پھر پھڑکنے لگا۔

"چلے جائیے' چلے جائیے یہاں سے!" وہ اور بھی زیادہ تیزی سے چلائیں "اور مجھ سے اپنی کشش اور اپنے کھینچنے پن کی بات نہ کیجئے!"

وہ خود وہاں سے چلی جانا چاہتی تھیں لیکن لڑکھڑا گئیں اور سہارے کے لئے ایک کرسی کی پشت پکڑ کر رک گئیں۔ ان کا منہ پھول گیا' ہونٹ ابھر آئے اور آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"ڈالی" استی پان ارکاد سنگ نے سسکیاں لیتے ہوئے کہا "خدا کے واسطے' بچوں کا خیال کرو' ان کا تو کوئی قصور نہیں۔ میں قصوروار ہوں' مجھ کو سزا دے لو' تاڈ کر میں کیسے اپنے قصور کی تلافی کروں۔ کیسے کروں' میں کچھ بھی کرنے کے لئے تیار ہوں' میں قصوروار ہوں اور الفاظ نہیں ہیں جو میرے قصور کو بیان کر سکیں' لیکن'

ڈالی' معاف کر دو!"

وہ بیٹھ گئیں — استی پان ارکاد سنگ کو ان کی بھاری اور تیز سانسیں سنائی دے رہی تھیں اور انہیں اپنی بیوی پر بے اختیار رحم آ رہا تھا جو بار بار کچھ کہنا چاہ رہی تھیں لیکن کہا نہیں جا رہا تھا۔ وہ انتظار کر رہے تھے۔

"تم کو بچوں کا خیال بس اس لئے آتا ہے کہ ان کے ساتھ کھیل لو لیکن مجھے ان کا خیال ہے اور میں جانتی ہوں کہ اب تو وہ بیمار ہو گئے" انہوں نے بھاری ان جملوں میں سے ایک ادا کی کر دیا جو اپنے آپ سے ان تین دنوں میں جانے کتنی بار کہہ چکی تھیں۔

انہوں نے جو استی پان ارکاد سنگ کو "تم" سے مخاطب کیا تو وہ شکر گزار ہو کر انہیں دیکھنے لگے اور بڑھے کہ ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں لیکن ڈالی بدلی سے دوسری طرف ہٹ گئیں۔

"مجھے بچوں کا خیال ہے اور اسی لئے میں ان کو بچانے کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہوں۔ لیکن میں خود نہیں جانتی کہ ان کو کس طرح بچاؤں — اس طرح کہ انہیں باپ سے الگ لے جاؤں یا اس طرح کہ انہیں بدکار باپ کے پاس رہنے دوں' ہاں بدکار باپ کے پاس... تو اب آپ بتائیے کہ اس سب کے بعد' جو ہو چکا ہے' کیا ہمارے لئے ساتھ رہنا ممکن ہے؟ کیا سچ مچ یہ ممکن ہے؟ خود ہی بتائیے آپ کیا واقعی یہ ممکن ہے؟" انہوں نے آواز بلند کرتے ہوئے کئی بار کہا۔ "اس کے بعد کہ میرے شوہر' میرے بچوں کے باپ نے اپنے بچوں کی گورنس کے ساتھ عاشقانہ تعلق قائم کر لیا ہے..."

"تو پھر... تو پھر اب کیا کیا جائے؟" استی پان ارکاد سنگ نے رحم آمیز آواز میں کہا۔ انہیں خود پتہ نہیں تھا کہ کیا کہہ رہے ہیں — ان کا سر ایر بھاری ہو تا جا رہا تھا۔

"مجھے آپ کو دیکھ کر نفرت ہوتی ہے اور گھن آتی ہے!" وہ چیخیں۔ ان کا غصہ بڑھتا جا رہا تھا۔ "آپ کے آنسو — پانی ہیں! آپ نے کبھی مجھ سے محبت کی ہی نہیں' اور آپ کے دل ہے بھی نہیں' نہ احسان مندی ہے! آپ میرے لئے کہتے 'رذیل' 'غیر مخلص ہیں' ہاں غیر!" انہوں نے یہ لفظ "غیر" ادا ان کے لئے اتنا بھیانک تھا' جیسے درد اور غصے کے ساتھ کہا۔

استی پان ارکاد سنگ نے انہیں دیکھا اور اس تغیر کو دیکھ کر ڈر گئے اور حیران رہ گئے۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھ رہے تھے کہ ان کے رحم سے ڈالی کو اور بھی جھنجلاہٹ ہو رہی تھی۔ ڈالی کو اپنے شوہر میں اپنے لئے ترس تو نظر آ رہا تھا لیکن محبت کا کہیں نام و نشان نہ تھا۔ استی پان ارکاد سنگ نے سوچا "نہیں' مجھ سے نفرت کرتی ہیں' مجھے معاف نہیں کریں گی۔"

"اف کتنی بھیانک بات ہے' بھیانک!" استی پان ارکاد سنگ نے کہا۔

اسی وقت کمرے میں کوئی بچہ 'ٹاٹا' کر چیخا۔

دار جلنگ اندر دودھ نے سنا اور ان کے چہرے پر اچانک نرمی آ گئی۔

وہ بظاہر بہت دیر تک سمجھنے کی کوشش کرتی رہیں' جیسے انہیں پتہ نہ ہو کہ وہ کہاں ہیں اور انہیں کیا کرنا چاہئے۔ پھر جلدی سے کمزوری سے کمرے کے دروازے کی طرف لپکیں۔

"آخر میرے بچے کو تو پیار کرتی ہیں" استی پان ارکاد سنگ نے بچے کے چیخنے پر ان کے چہرے کا رنگ بدلتے دیکھ کر سوچا "میرے بچے کو — تو پھر مجھ سے کیسے نفرت کر سکتی ہیں؟"

"ڈالی' بس ایک لفظ اور" انہوں نے بیوی کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ میرے پیچھے آئے تو میں لوگوں کو بچوں کو بلا لوں گی! اچھا ہے سب کو معلوم ہو جائے کہ آپ کہتے ہیں! میں آج ہی چلی جاؤں گی اور آپ رہئے گا یہاں اپنی معشوقہ کے ساتھ!"

اور وہ غصّے سے دروازہ بند کر کے چلی گئی۔

اسٹی پان ارکاڈ سنگھ نے لمبی لمبی سانس بھری، پسینہ پونچھا اور وہیں پاؤں کمرے سے چلے گئے۔ وہ والی کی چیخیں اور ان کی باتیں یاد کر کے اپنے آپ ہی کہنے لگے "ماتریش کہتا ہے سب ٹھیک ہو جائے گا! لیکن کیسے؟ مجھے تو کوئی امکان بھی نہیں نظر آتا۔ اف! اف! کس قدر بھیانک بات ہے! اور کیسے گھٹیا طریقے سے وہ بچ رہی تھیں — کینہ اور معشوقہ — اور ہو سکتا ہے لڑکیوں نے سن لیا ہو! اسی گھٹیا طریقے سے 'صد سے زیادہ' — وہ چند سیکنڈ اکیلے کھڑے رہے۔ انہوں نے اپنی آنکھیں پونچھیں، لمبی لمبی سانسیں بھریں اور سیدھے ہو کر کمرے سے باہر چلے گئے۔

جمعدار دین تھا اور کھانے کے کمرے میں گھڑیوں کی مرمت کرنے والا جرمن گھڑی میں چابی دے رہا تھا۔ اسٹی پان ارکاڈ سنگھ کو اچانک یاد آیا۔ انہوں نے وقت کے پابند اس سکھ شخص کے بارے میں کہا تھا کہ "خدا اس میں ساری زندگی کے لئے چابی بھری گئی تھی کہ گھڑیوں میں چابی بھرتا رہے" اور وہ مسکرا دیئے۔ اسٹی پان ارکاڈ سنگھ کو اچھے مذاق پسند تھے۔ انہوں نے سوچا "اور ہو سکتا ہے ٹھیک ہی ہو جائے۔ اچھا فقرہ ہے ٹھیک ہو جائے گا۔ اس کے بارے میں بتانا چاہئے۔"

انہوں نے پکارا "ماتریش" اور وہ جب آگیا تو اس سے کہا "تم بابو کے ساتھ چلو اور ان کا قالین کرنا ارکاڈ نا کے لئے ٹھیک کروا دو۔"

"جی حضور۔"

اسٹی پان ارکاڈ سنگھ نے اپنا فرکا اور کوٹ پہنا اور ٹہل کر برساتی میں آگئے۔

ان کے ساتھ ساتھ آتے ہوئے ماتریش نے پوچھا "کھانا گھر ہی نہیں کھائیں گے؟"

"دیکھا جائے گا۔ ارے ہاں، یہ خرچ کے لئے لو" انہوں نے بٹوے میں سے دس روبل اس کو دیتے ہوئے کہا۔ "کافی ہو گا؟"

"اب کافی ہو یا نہ ہو، اسی میں چلانا ہے" ماتریش نے دروازہ بند کر کے برساتی میں آتے ہوئے کہا۔

اس عرصے میں وارویا الکساندروونا بچے کو چپ کرا چکی تھیں اور گاڑی کی آواز سے یہ سمجھ کر کہ وہ گئے، اپنے سونے کے کمرے میں آگئیں۔ ان کے لئے کھڑکی سے یہی ایک اکیلی جائے پناہ تھی جہاں سے لگتی ہی ساری لکڑیاں انہیں کھڑکتی تھیں۔ ابھی اتنی ذرا سی دیر میں وہ بچوں کے کمرے میں گئی ہی تھیں کہ انگریز گورنس اور ماتریوشا فلیمونوونا نے ان سے کئی سوال کرڈالے جن کا ٹالا نہیں جا سکتا تھا اور جن کے جواب صرف وہی دے سکتی تھیں — بچوں کو سیر کے لئے لے جاتے وقت کون سے کپڑے پہنائے جائیں؟ انہیں دودھ دیا جائے کہ نہیں؟ کسی دوسرے بار چی کو بلایا جائے کہ نہیں؟

"اوہ، جان چھوڑو میری، مت میرے پیچھے پڑو!" انہوں نے کہا اور اپنے سونے کے کمرے میں واپس آکر پھر اسی جگہ بیٹھ گئیں جہاں انہوں نے شوہر سے بات کی تھی۔ انہوں نے اپنے پتلے پتلے ہاتھوں کو پکڑ لیا جن کی بڑی بڑی انگلیوں سے انگوٹھیاں ڈھیلی پڑ گئی تھیں اور ابھی جو بات چیت ہوئی تھی اسے یاد کر کے اس کے معنی مفہوم پر غور کرنے لگیں۔ وہ سوچ رہی تھیں "چلے گئے! لیکن اس عورت کے معاملے کا کیا انجام ہوا؟ کیا اب بھی وہ

اس سے ملتے ہیں؟ میں نے ان سے پوچھا کیوں نہیں؟ نہیں نہیں اب ساتھ رہنا ناممکن ہے۔ اب ہم ایک ہی گھر میں رہیں بھی تو ہم ایک دوسرے کے لئے غیر ہیں۔ ہمیشہ کے لئے غیر!" انہوں نے اس لفظ کو بھرے خاص معنی کے ساتھ دوہرایا جو ان کو بھیانک لگ رہا تھا۔ "اور میں کیسی ان سے محبت کرتی تھی! اف میرے خدا! کیسی ان سے محبت کرتی تھی!۔ کیسی محبت کرتی تھی اور اب کیا میں سچ مچ ان سے محبت نہیں کرتی؟ کیا میں پہلے سے بھی زیادہ ان سے محبت نہیں کرتی؟ سب سے بھیانک بات تو یہ ہے کہ..." انہوں نے اپنے خیال کو پورا نہیں کیا اس لئے کہ ماتریوشا فلیمونوونا نے دروازے سے جھانک کر دیکھا اور کہنے لگیں:

"حکم دیجئے تو میں اپنے بھائی کو بلا لوں۔ آخر وہ کھانا تو تیار کر دے گا۔ نہیں تو کل کی طرح بچوں کو چھ بجے تک کھانا ملے گا۔"

"اچھا ٹھیک ہے، میں ابھی آتی ہوں تو سب انتظام کرتی ہوں۔ اور تازہ دودھ کے لئے کسی کو بھیجا؟"

اور وارویا الکساندروونا اس دن کی فکروں کے بوجھ تلے دب گئی اور وقتی طور پر انہوں نے اپنے غم کو اسی میں ڈبو دیا۔

5

اسٹی پان ارکاڈ سنگھ نے اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے اسکول میں تعلیم تو اچھی طرح حاصل کی تھی لیکن وہ کاہل اور شرارتی تھے، اس لئے سب سے پسماندہ رہے۔ پھر بھی اپنی عیش کی شراب و کباب والی زندگی کے، کوئی خاص بڑا رتبہ نہ ہونے اور عمر بھی زیادہ نہ ہونے کے باوجود وہ اسکول کی ایک عدالت میں صدر کے باعزت اور اچھی تنخواہ پانے والے عہدے پر فائز تھے۔ یہ عہدہ انہیں اپنی بہن آنا کے شوہر الکسی الکساندروویچ کارینن کے توسط سے ملا تھا جو اسی وزارت میں ایک بڑے عہدے پر تھے جس کے تحت یہ عدالت تھی۔ لیکن اگر کارینن نے اپنے سالے کا تقرر اس عہدے پر نہ کروایا ہوتا تو بیکڑوں دوسری شخصیتوں 'بھائیوں' بہنوں' رشتے کے بھائیوں' رشتہ داروں' بچاؤں اور پھپھیوں کے توسط سے اسٹی پان ارکاڈ سنگھ ایلیکسی یہ یا اسی طرح کا دوسرا کوئی چھ ہزار روبل سالانہ کی تنخواہ والا عہدہ حاصل کر ہی لیتے۔ انہیں اس رقم کی سخت ضرورت تھی اس لئے کہ بیوی کی خاصی اچھی ملی حالت کے باوجود ان کے معاملات گڑبڑ تھے۔

تو حاما سکوا اور پیٹرس برگ اسٹی پان ارکاڈ سنگھ کا دوست اور رشتہ دار تھا۔ وہ ان لوگوں میں پیدا ہوئے تھے جو دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور تھے۔ ایک تہائی بزرگ ریاستی کارکن ان کے باپ کے دوست تھے اور انہیں تب سے جانتے تھے جب وہ خالی قمیص پہنے گھوما کرتے تھے۔ ان لوگوں کا دو سرا تہائی حصہ ان کے بے تکلف دوستوں کا تھا جو "تم" سے بات کرتے تھے اور باقی تہائی اچھے واقف کار تھے اس لئے زمین کی ہر کوئی چیز کہ عہدے 'نگاہ' رعایتوں و رعیتوں کے تقسیم کرنے والے سب ان کے دوست تھے اور ان کو چھوڑ کر آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔ چنانچہ ایلیکسی کو فائدہ بخش عہدہ حاصل کرنے کے لئے کوئی خاص کوشش کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ ضرورت صرف اس کی تھی کہ وہ انکار نہ کریں 'حسد نہ کریں' بحث نہ کریں' کسی کی بات کا برا نہ مانیں اور یہ سب انہوں نے اپنی فطری نیکی کی بنا پر کبھی نہیں کیا۔ اگر کوئی ان سے یہ کہتا کہ وہ جتنی تنخواہ کا عہدہ چاہتے ہیں وہ انہیں نہیں ملے گا تو انہیں ہنسی آتی اس لئے اور بھی کہ وہ کسی غیر معمولی تنخواہ کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے۔ وہ صرف اتنا ہی چاہتے تھے جتنا ان کے ہم عمروں کو ملتا تھا اور اسی طرح کی ذمہ داری دوسروں سے بری طرح نہیں

پوچھ گچھ کر سکتے تھے۔

استی پان ارکاد سنگھ سے ان کے سب جاننے والے نہ صرف یہ کہ ان کی نیک اور خوش مزاج طبیعت اور بے داغ ایمانداری کی بنا پر محبت کرتے تھے بلکہ ان میں ان کے خوبصورت اور روشن ظاہر 'چمکتی ہوئی' گھنوں' سیاہ بھوؤں اور بالوں' سیدھ مناسب رنگت میں کوئی ایسی چیز تھی جو ان سے ملنے والے لوگوں پر جسمانی طور سے دوستی و محبت کا عمل کرتی تھی اور ان کا ہی خول کر دیتی تھی۔ "اھا! ستیہ! ابھوشکی آ گئے!" جو لوگ ان سے ملتے وہ تقریباً ہر ایک اسی طرح خوشی سے مسکراتے ہوئے کہتے۔ اور اگر ان سے بات چیت کے بعد بھی پتا کہ خوش کی کوئی خاص بات تو ہوئی نہیں تو بھی دوسرے دن اور تیسرے دن ان سے ملاقات ہونے پر سب اسی طرح خوش ہوتے۔

تین سال سے سنگھ کی ایک عدالت کے صدر کے عہدے پر فائز رہ کر استی پان ارکاد سنگھ کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں 'ماتحتوں' اپنے سے بڑے افسروں اور ان سب لوگوں کی محبت ہی نہیں بلکہ ان کا احترام بھی حاصل ہو گیا تھا جن کو ان سے کام پڑتا تھا۔ استی پان ارکاد سنگھ کی خاص خوبیاں جن کی بدولت انھیں ملازمت میں عام احترام حاصل تھا' یہ تھیں کہ اول 'وہ لوگوں کے ساتھ بڑی نرمی اور شفقت سے پیش آتے تھے جس کی بنیاد یہ تھی کہ انھیں اپنی کوتاہیوں کا بھی بڑی طرح علم تھا' دوم 'ان کا حقیقی نیول ازم — وہ نیس جس کے بارے میں وہ اخباروں میں پڑھتے تھے بلکہ وہ جو ان کے خون میں تھا اور جس کی وجہ سے وہ سارے لوگوں کے ساتھ برابری سے اور یکساں پیش آتے تھے چاہے وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں' اور سوم 'اور یہ سب سے اہم بات تھی' وہ جو کام کرتے تھے اسے بالکل سیدھے لاگ طریقے سے کرتے تھے چنانچہ وہ کبھی ضرورت سے زیادہ متاثر ہوتے نہ انہوں نے کوئی غلطی کی۔

اپنی ملازمت کی جگہ پر پہنچ کر استی پان ارکاد سنگھ ایک باادب خدمتگار کی معیت میں' رپورٹ فولڈر لئے ہوئے اپنے چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوئے اور خصوصی لباس پہن کر عدالت میں آ گئے۔ نئی اور دوسرے ملازم سب کھڑے ہو گئے اور سب نے خوش ہو کر احترام کے ساتھ تعظیم کی۔ استی پان ارکاد سنگھ بجلی کی طرح تیز چل کر اپنی جگہ پر آئے اور ارکیس عدالت سے ہاتھ ملا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے بہت مناسب تعداد میں اچھی ہنسی مذاق کیا' باتیں کیں اور پھر کام شروع کر دیا۔ آزادی' سالمگی اور حاکمیت کے درمیان اس حد فاصل کو کوئی بھی استی پان ارکاد سنگھ سے بہتر طور پر نہیں سمجھ سکتا تھا جو اچھے اور خوشگوار طریقے سے کام کرنے کے لئے ضروری تھی۔ ان کی موجودگی میں جیسے سب لوگ رہتے تھے اسی طرح خوش اور موجبانہ سیکرٹری کاغذات لے کر آیا اور اس نے اسی بے تکلف لہجہ انداز میں باتیں کیں جو استی پان ارکاد سنگھ نے رائج کیا تھا:

"جیس ہوسٹرا کے موبائی بورڈ (5) سے رپورٹ مل گئی۔ کیا آپ زحمت فرمائیں گے۔"

"مل گئی آخر کار؟" استی پان ارکاد سنگھ نے کاغذ کو انگلی سے دباتے ہوئے کہا۔ "تو حضرات۔" اور عدالت کی کارروائی شروع ہو گئی۔

رپورٹ سننے کے دوران میں انہوں نے سر کو "سنی خیز انداز سے جھکا کر سوچا کہ "اگر ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آج گھنٹے پہلے ان کا صدر کیسا قصوروار لڑکا سا تھا!" اور ان کی آنکھیں رپورٹ کے پڑھے جانے کے دوران میں مسکراری تھیں۔ دوپہر تک عدالت کا اجلاس ہوتا تھا اور دوپہر کے وقفہ اور لنچ

ابھی دو نہیں بجے تھے کہ عدالت کے بڑے بڑے شیشہ دار دروازے اچانک کھلے اور کوئی اندر داخل

ہوا۔ اس توجہ ہٹانے والی چیز سے خوش ہو کر عدالت کے سارے اراکین 'جو زار کی تصویر کے نیچے اور علامت انصاف (7) کی آڑ میں بیٹھے تھے' دروازے کی طرف دیکھنے لگے لیکن دروازے کے پاس جو پہرہ دار کھڑا تھا اس نے فوراً ہی آنے والے کو پیچھے گھسیٹ لیا اور شیشہ دار دروازوں کو بند کر دیا۔

جب رپورٹ ختم ہو گئی تو استی پان ارکاد سنگھ کھڑے ہو گئے اور انگڑائی لے کر اس وقت کے لیول ازم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے انہوں نے پائپ پر دس ٹالا اور اپنے کمرے میں چلے گئے۔ ان کے دونوں ساتھی' پرانے ملازم مکینن اور شاہی محکمہ گریفیو نج بھی ان کے پیچھے پیچھے چلے آئے۔

"لنچ کے بعد ختم کریں گے اس معاملے کو" استی پان ارکاد سنگھ نے کہا۔

"کیوں نہ ختم کریں گے" مکینن نے کہا۔

"گریفیو نین بھی کیا ہی زبردست دفادار رہا ہو گا" گریفیو نج نے اس معاملے کے ایک فریق کے بارے میں کہا جس کا یہ لوگ تصفیہ کر رہے تھے۔

استی پان ارکاد سنگھ نے گریفیو نج کی بات پر تیوری چڑھائی اور اس طرح انہیں یہ محسوس کرایا کہ وقت سے پہلے فیصلہ کرنا مناسب بات نہیں ہے' اور ان کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"یہ ابھی کون آیا تھا؟" انہوں نے پہرہ دار سے پوچھا۔

"کوئی تھے' جناب عالی' جس ذرا سی میری بیٹھ مڑی تھی کہ بلی پر جتنے گھس آئے۔ آپ کو پوچھ رہے تھے۔ میں نے کہا کہ جب اراکین عدالت اٹھیں گے تب۔"

"کہاں ہیں وہ؟"

"کہیں راہداری میں چلے گئے ہوں گے' اس سے پہلے تو یہیں ٹہل رہے تھے۔ یہی ہیں..." پہرہ دار نے ایک گٹھے بدن کے بڑے کنڈھوں والے شخص کی طرف اشارہ کرکے کہا جس کی داڑھی گھنگریالی تھی اور جو اپنی پوشین کی فوجی اتارے' ملیٹری چمڑی گھسی میزھیوں پر بڑی آسانی اور تیزی سے دوڑتا چلا آ رہا تھا۔ ایک دبلا پتلا عہدیدار رپورٹ فولڈر لئے ہوئے پیچھے پیچھے جا رہا تھا' وہ ایک طرف کو ہو گیا اور اس نے دوڑتے ہوئے آنے والے کے پاؤں کو پسندیدگی سے دیکھا اور پھر سوالیہ نظروں سے ابھوشکی کو دیکھا۔

استی پان ارکاد سنگھ زینے کے اوپری کھڑے تھے۔ جب انہوں نے دوڑتے ہوئے آنے والے کو پہچان لیا تو زردی کے کھنچے ہوئے کناروں سے ان کا ذرا سا نیلا دکھتا ہوا چہرہ اور بھی دمک اٹھا۔

"تو یوں ہے ایلیون" آخر کار!" قریب آتے ہوئے لیون کو دیکھتے ہوئے انہوں نے دوستانہ طور پر کچھ مذاق اڑانے کے انداز میں کہا۔ "یہ کیا کہ مجھے اس چوروں کے اڈے میں تلاش کرنے میں تمہیں کوئی دقت پیش نہیں ہوئی؟" استی پان ارکاد سنگھ نے اپنے دوست سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے بھی بڑی طیس بھر اتو اس کا حشر چوم لیا۔ "دیر سے آئے ہو نے ہو؟"

"نہیں میں ابھی پہنچا ہوں اور تم سے ملنے کا بہت ہی چاہتا تھا" لیون نے ہیجپ کر اور سانس ہی لیے اور بڑا طمینانی سے چاروں طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"تو آؤ کمرے میں بیٹھتے ہیں" استی پان ارکاد سنگھ نے اپنے دوست کی خودداری اور فضیل شریلے پن کو جانتے ہوئے کہا اور اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے پیچھے گھسیٹ لائے جیسے خطروں میں سے نکال کر لئے جا رہے ہوں۔

سی پاس ارکاڈ سنج اپنے تقریباً سارے ہی واقف کاروں سے "تم" کہہ کر بات کرتے تھے۔ ساتھ سال کے بڈھوں سے بھی' تیس سال کے نوجوانوں سے بھی' ارکاڈیوں اور دوشیزاؤں سے بھی' تاجروں سے بھی اور اجنبی سیاحوں سے بھی۔ چنانچہ ان کے ساتھ "تم" کہہ کر بات کرنے والوں میں سے بہت سے لوگ ماضی بعید میں کبھی کے دو مختلف موقعوں پر تھے اور اگر کسی پہ معلوم ہوتا کہ ابلوشکی نے توسط سے ان کے درمیان کوئی چیز مشترک ہے تو انہیں بڑا تعجب ہوتا۔ وہ ان سب لوگوں سے "تم" کہہ کر بات کرتے تھے جن کے ساتھ شاہین پڑھے تھے اور شاہین وہ بھی کے ساتھ پڑھے تھے اس نے اگر کبھی اس کی ملاقات، مختوں کی موجودگی میں اپنے اس شریف مختوں سے دوستانہ کہ وہ اتی میں اپنے بہت سے دوستوں کے بارے میں کہتے تھے اور وہ اپنے محسوس ہونے سے مختوں کے لئے اس بڑھتی ناشکری کو بہت کم کرنے میں کامیاب ہو جاتے تھے یہ ریں شرمناک "تمہیں نہیں معلوم ابلوشکی اپنے بیٹوں بارے میں احساس ہوا کہ شاید یوں کہہ میاں او ابلوشکی، اپنے مختوں کی موجودگی میں اس سے اپنی قربت کا اظہار نہیں کرنا چاہتے۔ اس لئے اس کو اپنے بڑے میں لے جانے میں انہوں نے جلدی کی۔

یوں تھا بیا ابلوشکی کی نام ہر اور اس سے "تم" کہہ کر بات کرنے کی وجہ صرف شاہین تھی۔ یوں ان کا شروع کی دوستی اور ساتھی تھا دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے باوجود اس کے کہ اس کے کردار اور ذہنی مختلف تھے۔ ان کی محبت جیسی صرف وہ لوگ کر سکتے ہیں جو شروع جوانی ہی میں ساتھ ہو گئے ہوں۔ لیکن اس سب کے باوجود یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان کا ہوتے ہوئے ان میں سے ایک دوسرے سے مختلف سمت میں کا خاب پا ہوا ان میں سے ہر ایک محنت کرنے میں دوسرے کی سرگرمی کا جو پیش کر چکا ہے پھر بھی ان میں اس کو تفہیم کھتا ہے ہر ایک کو لگتا تھا کہ زندگی وہ ہو بسر کر رہا ہے وہی اصل زندگی ہے اور زندگی اس کا دوست بسر کر رہا ہے وہ محض ایک مظہر ہے۔ یوں لگتا تھا کہ ابلوشکی سے ملاقی ڈاکے وان ملکی کی مسکراہٹ بڑھ جاتی تھی جیسے کسی بڑے بچے کی بڑوں کی بے وقوفیوں سے واقف ہوتا ہے۔ گاؤں میں وہ کچھ رہتا تھا اس پار رہا تھا۔ اس کی ارکاڈ سنج کی بھی طرح تھی۔ کچھ بننے سے اور کچھ سے، انہیں کوئی دلچسپی بھی۔ تھی لیوین کو ابلوشکی کی یہ عادت جلدی میں کچھ بھیپا ہوا سا اور اس بیچینی سے جھنجلایا ہوا سا اور زیادہ پختہ ہونے کے بارے میں، اکثر ہی سے اور عموماً توقع رویہ نظر کے ساتھ۔ اپنی بار رکاڈ سنج پر بہت تھے اور اسے پسند کرتے تھے بالکل اسی طرح اور بھی میں اپنے دوست کی وحدت کی شہری وسیع کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اس کی بار بار بہت کو بھی سمجھتا تھا اور اس پر ہنستا تھا لیکن فرق یہ تھا کہ ابلوشکی وہ کرتے سے کبھی کبھی کرتے سے اور بیٹے تھے تو اختلافوں اور بیٹوں سے جبکہ لیوین میں تو ناراضی تھی اور کبھی کبھی اسے غصہ آیا تھا۔

"ہم لوگوں نے تمہارا بہت دیر انتظار کیا" اس نے ارکاڈ سنج سے اپنے ہاتھ میں لا کر کہا اور اس کا ہاتھ چھوڑ دیا جیسے اس طرح یہ ظاہر کر دیا ہو کہ یہاں خطرہ ختم ہو گیا۔ "بڑی خوشی ہوئی' بہت ہی زیادہ' تمہیں کیسے کہ" انہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "تو کر کیا رہے ہو تم آجکیا حال ہیں؟ کب پہنچے؟"

لیوین چپ چاپ ابلوشکی کے دونوں ساتھیوں کو دیکھتا رہا جس سے وہ واقف نہیں تھا۔ خاص طور سے وہ خوش پوش گریلیوچ کے ہاتھوں کو جن کی انگلیاں اتنی لمبی اور باریک تھیں اور ناخن اتنے لمبے لمبے پڑے ہوئے تھے اور لوگوں پر ذرا جھکے ہوئے تھے اور آستین میں بڑے بڑے بٹن لگے ہوئے تھے کہ بظاہر ان ہاتھوں نے

لیوین کی ساری توجہ اپنی طرف مبذول کر لی تھی اور اب وہ اور کچھ سوچ ہی نہ سکتا تھا۔ ابلوشکی نے اور اسے تاڑ لیا اور مسکرانے لگے۔

"ارے ہاں' مجھے تعارف کرانے کی اجازت دیجئے" انہوں نے کہا۔ "میرے ساتھی قلب ایوانچ سکیتن' بالکل استانوویچ گریلیوچ" اور گریلیوچ کی طرف مڑ کر انہوں نے کہا' ہمسٹوف(8) کے سرگرم کارکن' نئے لوگوں میں ہیں' جمناسٹ ہیں' ایک ہاتھ سے پانچ پاؤ(9) وزن اٹھا سکتے ہیں' مچھلی پالنے کے ماہر ہیں' شکاری ہیں اور میرے دوست کنسٹن تن دمیتریچ لیوین' سرگئی ایوانچ کوزنیشیف کے بھائی ہیں۔"

"بڑی خوشی ہوئی ملکر" گریلیوچ نے کہا۔

"آپ کے بھائی سرگئی ایوانچ کو جانے کا شرف حاصل ہے" گریلیوچ نے لمبے ناخنوں والا اپنا پتلا ہاتھ لیوین کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

لیوین کی تیوریاں چڑھ گئیں۔ اس نے سرد مہری سے ہاتھ ملایا اور فوراً ہی ابلوشکی سے مخاطب ہو گیا۔ اگرچہ وہ اپنے سوتیلے بھائی کی بڑی عزت کرتا تھا اور روس بھر میں مشہور ادیب سے لیکن اگر کوئی اس سے کنسٹن لیوین کی حیثیت سے نہیں بلکہ مشہور مصنف کوزنیشیف کے بھائی کی حیثیت سے ملتا تو اس سے برداشت نہیں کیا جاتا

"میں اب میں زمستوا کا رکن نہیں ہوں۔ میں نے سب سے جھگڑا کر لیا اور اب اجلاس (10) میں نہیں جاتا ہوں" اس نے ابلوشکی سے مخاطب ہو کر کہا

"اتنی جلدی؟" ابلوشکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "کیوں؟ کس وجہ سے؟"

"لمبا قصہ ہے۔ کبھی بتاؤں گا" لیوین نے کہا لیکن فوراً ہی بتانا شروع کر دیا۔ "اس لئے کہ مجھے یقین ہو گیا ہے۔ زمستوا کی کوئی سرگرمی نہیں ہے اور ہو سکتی ہی نہیں" اس نے اس طرح کہا جیسے کسی نے ابھی ابھی اس کی توہین کی ہو۔ "ایک طرف تو یہ کھیں ہے پارلیمنٹ کا کھیل کھیلتے ہیں اور میں اب اتنا بوڑھا ہوں اور نہ اتنا جوان کہ کھلونوں سے دل بہلاؤں اور دوسری طرف" اس کی آواز لڑکھڑائی "یہ تفصیل کے لئے بلدیوں کے لئے تھوڑی رقم نہ ملے اور یہ رشوت کی شکل میں نہیں بلکہ بطور ٹیکس کے تحفوں کے طور پر پہلے درجے کی درخواست دینے والے اور اب زمستوا" اس نے اتنے غصے سے کہا جیسے وہاں موجود لوگوں میں سے کسی نے اس کی توہین کی ہو

"او خدایا میں کیسے کہہ رہا ہوں کہ تم پھر ایک سے دوسرے میں ہو" قلب ایوانچ نے ارکاڈ سنج سے کہا۔ "اچھا خیر تمہارے بارے میں بعد کو باتیں ہوں گی۔"

"ہاں بعد کو۔ میں مجھے تم سے ملنا ہے" لیوین نے حقارت سے گریلیوچ کے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

اتنی دیر میں ارکاڈ سنج کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ آگئی۔

[illegible]

دیکھتے ہوئے کہا اور صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ فراخدلی اور رواداری کے بہاؤ میں تھا۔ "تمہیں دیکھ کر واقعی [illegible]

لیوین چپ چاپ [illegible]

[illegible] اور اس [illegible] چہرے کو ایسی پیار [illegible] حالت میں دیکھ کر [illegible] عجیب لگتا تھا کہ ابلوشکی نے ادھر سے نظریں ہٹا لیں۔

"ہاں تو کہاں ملیں گے؟ اس لئے کہ تم سے باتیں کرنا میرے لئے بہت ہی ضروری ہے" لیوین نے کہا۔

ابلوشکی جیسے کچھ سوچنے لگے۔

"[illegible] چاہو کہ [illegible] سے پہلے [illegible] وہاں [illegible] کریں گے [illegible] تمہیں بے تکلف مجھے فرصت ہے۔"

"نہیں" لیوین نے سوچتے ہوئے جواب دیا "مجھے ابھی کہیں اور جانا ہے۔"

"چلو تو ٹھیک ہے، پھر شام کو کھانا ساتھ کھائیں گے۔"

"[illegible] [illegible] [illegible] [

جب خوشکی سے ملیں سے پوچھا تھا، وہ خاص طور سے اس لئے آیا ہے تو لیں کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور اپنے اوپر سے قصہ گیا تھا۔ اس کا چہرہ اس سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ ابوشکی کو جواب نہیں دے سکا تھا۔ "میں تمہاری مدد سے خواستگاری کرنے آیا ہوں" جملہ نکل کر وہ آیا تھا صرف اسی لئے۔

یہ دونوں خاندان والے اور شیریا بھی خاندان والے ماسکو کے ایک علاقہ امرا کے خاندانوں میں سے تھے اور آپس میں ان میں ہمیشہ بڑے قریبی اور دوستانہ تعلقات رہے تھے۔ تعلقات اور بھی گہرے ہو گئے جب یہ دونوں کی طالب علمی سے زمانے میں اس سے بھائی اور [illegible] کے بھائی لوحوان پرنس شیریا تسکی کے ساتھ ہی پڑھا کرتے تھے اور ساتھ ہی راتوں کو ہوسٹل میں، حل ہوتے اس زمانے میں یہ دونوں لوگوں نے گہرا پیار کیا تھا اور شیریا تسکی خاندان ہی سے محبت ہو گئی تھی۔ جب یہ بات تھی ہی عجیب کے لیکن کنستنتین یہ دونوں کو اس گھر سے اس خاندان سے اور خاص طور سے شیریا تسکی خاندان کی عورتوں سے محبت تھی۔ خواہ لیون تو اپنی ماں کو نہیں یاد تھیں اور اس کی طوطی کس کس سے ہی تھیں چنانچہ اس نے شیریا تسکی خاندان کے گھر میں پہلی اور پرانے طبقہ امرا کا [illegible] اور یہ خاندان کا ماحول دیکھا جس سے وہ اپنے ماں باپ کی موت کی وجہ سے محروم ہو گیا تھا۔ اس خاندان سے اور خاص طور سے اس کی عورتیں اسے ایسی لگتی تھیں جیسے کسی پراسرار اور شاعرانہ دنیا میں پلی ہوں۔ اس لئے نہیں صرف یہ کہ ان میں کسی طرح کی کوئی خامی نظر نہیں آتی تھی بلکہ وہ اس شاعرانہ [illegible] کی وجہ سے تھی جو ان کے ارد گرد ہر عمل حال [illegible] کیا کرتا تھا۔ ان میں سے خواہ [illegible] ایک دن کی [illegible] میں ورا ایک بن انگور کی بیل میں بات کرتا کیوں ضروری تھا اور کیوں وہ لوگ مقررہ وقت پر باری باری پیانو بجاتی تھیں جس کی آواز [illegible] کے کمرے میں سنائی دیتی تھی جہاں دونوں طالب علم پڑھا کرتے تھے اس لئے یہ فرانسیسی ادب، موسیقی، [illegible] اور [illegible] پڑھتے تھے کیوں تھیں لوحوان خواتین ماسکو کی بالوں کے ساتھ کھیل میں [illegible] کھلونا ہو اور [illegible] تھیں اپنے اعلیٰ کے [illegible] پس کر جوانی کے لئے تیار کرنے کے لئے، [illegible] تھا اور [illegible] تھا۔ [illegible] تھیں [illegible] تھیں اس لئے ان لوگوں [illegible] اس طرح [illegible] ہوا [illegible] اور اسے قوای پراسرار زندگی سے محبت تھی

[illegible] ساتھ اس کا بیاہ کر دیا گیا۔ تب اس نے دوسری سے محبت کرنی شروع کر دی۔ وہ گویا محسوس کرتا تھا کہ اسے ایک [illegible] کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا کہ [illegible] میں ڈوب گیا تھا اس کے کہ ابوشکی سے اس کی دوستی تھی [illegible]

میں سے کس سے محبت کرنا اس کی قسمت میں لکھا تھا

لگتا تو یہ تھا کہ بھلا اس سے زیادہ آسان کیا چیز ہو سکتی ہے کہ اس جیسا اچھے خاندان کا آدمی جتنے عجیب نہیں مالدار سمجھا جاتا، لیکن لیون کو محبت تھی اس لئے اسے یہ لگتا تھا کہ کیٹی ہر اعتبار سے ایسی کامل ہستی تھی، ہزار بھی چیز سے اتنی بلند اور وہ اس قدر اعلیٰ اور برتر ہو، ضرور لکھتا تھا کہ اس کا جیون بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ دوسرے لوگ اور وہ خود اس کو اپنے لائق سمجھتے۔

ماسکو میں دو مہینے خواب کی سی دنیا میں رہنے اور کیٹی کو ہر روز دیکھنے۔ کہیں جا سکنے میں، کھیتوں رہنے کے بعد جہاں اس نے بھی جانا شروع کر دیا تھا تاکہ کیٹی سے ملاقات ہو جایا کرے لیون نے۔ چونکہ یہ فیصلہ کیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور وہ گاؤں چلا گیا لیون کا یہ یقین کہ ایسا نہیں ہو سکتا اس بات پر مبنی تھا کہ رشتہ داروں کی نظر میں تو وہ کیٹی کے لئے موزوں اور بہتر رشتہ تھا ہی، خود کیٹی بھی اس سے محبت کرتی تھی۔ رشتہ داروں کے نقطہ نظر سے اس کی کوئی خامی اور کمین سرگرمی تو تھی نہیں اور معاشرے میں حیثیت اس وقت بلکہ اس کے ساتھی اب جب وہ تیس سال کا ہو چکا تھا تو کی کل خاتونوں ایڈی لائک [illegible] تو کوئی عورت دار صدیدار مشتاق [illegible] اور ریلے سے لاس [illegible] ہو شکی کی طرح [illegible] تو وہ [illegible] بھی طرح جانتا تھا کہ وہ دونوں [illegible] کا یوں کی [illegible] تھا۔ [illegible] تھا [illegible] تھا [illegible] خواہ [illegible] یعنی یہ کہ وہ بے استعداد آدمی تھا جو کچھ نہیں کر پایا اور معاشرے کی نظر میں وہ [illegible] تھا وہ [illegible] کرتے ہیں جن کی کہیں کھپت نہیں ہوتی۔

اور خود پر اسرار و [illegible] کیٹی اپنے آدمی سے محبت نہیں کر سکتی تھی جو ایسا نہیں تھا۔ [illegible] کو سمجھتا تھا اور خاص طور سے اپنے آدمی سے جو اتنا معمولی اور کسی بھی اعتبار سے ممتاز نہیں تھا۔ اس کے علاوہ کیٹی کے ساتھ اس کے پہلے والے تعلقات۔ یہ اس کے بڑے بھائی سے دوستی کی وجہ سے ایک بڑی عمر والے آدمی اور ایک بچی کے تعلقات تھے۔ اسے محبت میں ایک اور رکاوٹ لگتے تھے معمولی صورت شکل کے نیک آدمی سے، جیسا کہ وہ خود کو سمجھتا تھا، اس کے خیال میں دوست کی طرح محبت کی جا سکتی ہے لیکن ویسی محبت کے لئے جیسی اسے کیٹی سے تھی ضروری ہوتا اور اس سے بھی بڑھ کر خاص آدمی ہونا ضروری تھا۔ ناول نگاروں نے لڑکیوں کے لئے [illegible] معمولی صورت شکل کے سیدھے سادے لوگوں سے محبت کرتے ہوئے بھی اس لئے کہ وہ اپنے روپے کو جان پر کھیل کر [illegible] تھا [illegible] صورت شکل پراسرار اور خاص قسم کی عورتوں سے محبت کر سکتا تھا۔

لیکن دو مہینے اکیلے رہنے کے بعد اس کو یقین ہو گیا [illegible] تھی جن کا تجربہ اسے شروع جوانی میں ہوا تھا کہ یہ جذبہ [illegible] فیصلہ کئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا کہ [illegible] اس پر [illegible] میں [illegible] اس کے [illegible] میں [illegible] تھا [illegible]

7

صبح کی ریل گاڑی سے ماسکو پہنچ کر نیوین اپنے ایک دور کے رشتے کے ماموں کے بیٹے سوتیلے بھائی کورنیشیف کے ہاں ٹھہرا۔ کورنیشیف بڑی کراں کے کمرے میں اس ارادے سے گیا کہ نہیں ابھی بتا دے گا کہ وہ کس لئے آیا ہے اور اس سے صلاح لے گا لیکن بھائی کیلئے نہیں تھے۔ ان کے پاس فلسفے کے ایک مشہور پروفیسر بیٹھے تھے جو عارف سے حاصل طور سے اس لئے آئے تھے کہ اس غلط فہمی کو دور کر دیں جو ایک بہت ہی اہم فلسفیانہ سوال کے سلسلے میں ان کے درمیان پیدا ہو گئی تھی۔ پروفیسر صاحب مادیت پسندوں کے خلاف بڑے دلائل کا مظاہرہ کر رہے تھے اور سر گیسی کورنیشیف بڑی دلچسپی سے اس مناظرے سے باخبر رہے تھے۔ پروفیسر صاحب کا پچھلا مضمون پڑھ کر انہوں نے اپنا اعتراض ایک خط میں ان کو لکھ بھیجا تھا۔ انہوں نے پروفیسر صاحب کی فلسفیانہ کی تھی کہ وہ مادیت پسندوں سے بہت زیادہ دب رہے ہیں۔ اور پروفیسر صاحب اپنی بات سمجھانے کے لئے ہوائی خود آپ پہنچے تھے۔ بات اس پیش پا افتادہ سوال پر ہو رہی تھی کہ انسان کے عمل میں مادیاتی اور معنویاتی مظاہر کے درمیان کوئی حد فاصل ہے یا نہیں اور اگر ہے تو کہاں؟

سر گیسی ایوانووچ نے اپنے بھائی کا خیر مقدم بھی اسی بیلنس اور سرد مسکراہٹ سے کیا جو سب کے لئے عام تھی۔ پروفیسر صاحب سے اس ملاقات کے بعد اپنی بات چیت جاری رکھی۔

پہلے تو نیوین کو یہ بات بہت بری لگی کہ اس کی پریشان تک بھی ابھی تک صلاح کے لئے بات کو نہیں سنا گیا ہے۔ پروفیسر صاحب سلامت ہیں۔ پھر وہ اپنی طرف توجہ دلانے کے لئے اپنی بات جاری رکھنے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ اس نے سنا کہ پروفیسر صاحب جا رہے ہیں۔ نیوین جلدی سے بات چیت سے دلچسپی پیدا ہو گئی۔

نیوین کو مضامین کو رسالوں میں دیکھ بھال کر دینے میں بھی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس کے ان میں کئی مضمون سائنس کے بجائے سماجی نشوونما سے دلچسپی پیدا ہونے کی وجہ سے شائع ہوئے تھے۔ ان مضامین میں یہ مضمون اسے پڑھائے گئے تھے جس میں اس نے بھی جانوروں کی حیثیت سے کام کیا تھا۔ اصل میں اسطرح کی کیفیتوں، حیاتیات اور عمرانیات کے بارے میں ان سائنسی منابع کو خود اپنے لئے دریافت کرنے کے سوالوں سے رابطہ نہیں کیا تھا جو پچھلے کچھ دنوں سے اس کے دماغ میں اکٹھا ہوتے رہتے تھے۔

پروفیسر صاحب کے ساتھ اپنے بھائی کی بات چیت سن کر اس نے دیکھا کہ ان لوگوں نے سائنسی سوالوں کو دوسرے سوالوں سے وابستہ کر دیا ہے اور کئی بار جب ان سوالوں تک پہنچے جن پر وہ نیوین کو لڑنا کہ اہم سمجھتا تھا تو بحث کے عجیب پیچیدہ پیچ دے جلدی سے اس سے دور ہو جاتے اور پھر کہیں کہیں مشروط حالات، اشاروں اور مستند لوگوں کے حوالوں کی گہرائی میں ڈوب جاتے اور وہ مشکل سے سمجھ پاتا کہ بات کس چیز کے بارے میں ہو رہی ہے۔

"میں کبھی اس کو تسلیم نہیں کر سکتا" سر گیسی ایوانووچ نے حسب معمول اپنے واضح اور صاف لہجے اور طریقہ و اصطلاحات کے ساتھ کہا "میں ہی کسی صورت میں [illegible] کے بارے میں میرا سارا تصور تاثرات سے پیدا ہوا ہے۔ مجھے ہستی کا سب سے بنیادی تصور احساسات کے ذریعے نہیں حاصل ہوا اس لئے کہ اس تصور کی تحلیل کے لئے کوئی حاصل مفہوم نہیں ہے۔"

"ہاں لیکن وہ لوگ، ڈورسٹ اور کنانوسٹ اور پیاسوف آپ کو یہ جواب دیتے ہیں کہ آپ کا ہستی کا

شعور سارے احساسات کے گھلا ہو جانے سے پیدا ہوا ہے اگر ہستی کا یہ شعور احساسات ہی کا نتیجہ ہے۔ ڈورسٹ تو بلکہ سیدھے سیدھے کہتا ہے کہ جیسے ہی احساسات ختم ہو جاتے ہیں ویسے ہی ہستی کا شعور بھی باقی نہیں رہ جاتا۔"

"میں اس کے برعکس کہتا ہوں۔" سر گیسی ایوانووچ نے کہنا شروع کیا لیکن نیوین کو اس مقام پر بھروسہ لگا کہ یہ لوگ اہم ترین چیز تک پہنچ کر پھر دور چلے جا رہے ہیں اور اس نے پروفیسر صاحب سے ایک سوال کرنے کی ہمت کی۔

"مطلب یہ ہوا کہ اگر میرے احساس تباہ ہو جائیں، اگر جسم میرا مر جائے تو پھر کسی طرح کا وجود نہیں ہو سکتا؟" اس نے پوچھا۔

پروفیسر صاحب نے اس عجیب و غریب سوال کرنے والے نوجوان فلسفی سے کہیں زیادہ سماں بردار کشیدگی محسوس کی۔ لاشعوری طور پر وہ تھوڑا گھبرا گئے اور اس طرح ایک جیسے اس کے لئے تیار نہیں تھے، ہاں ہو گئی ہو اور انہوں نے سر گیسی ایوانووچ کی طرف اس طرح نظریں اٹھائیں جیسے پوچھ رہے ہوں "اب اس بات کی کیا جواب دے؟" لیکن سر گیسی ایوانووچ برگزیدہ خوش و خروش سے اور بیحد طور پر نہیں بول رہے تھے کہ پروفیسر صاحب اور ان کے درمیان اتنی وسعت تھی کہ وہ پروفیسر صاحب کو جواب بھی دے سکیں اور اس کے ساتھ ہی اس سادہ اور قدرتی نقطہ نظر کو بھی سمجھ لیں جس سے سوال لیا گیا تھا۔ وہ مسکرائے اور بولے:

"ابھی ہمیں یہ سوال طے کرنے کا حق نہیں ہے۔"

"ہمارے پاس کافی معلومات نہیں ہیں" پروفیسر صاحب نے تائید کی اور اپنی دلیلیں جاری رکھیں انہوں نے کہا "میں میرا دھوں ہے کہ اگر جسم پر چوٹ لگتے ہیں احساس کی ہیں تاثرات پر ہے ہو نہیں ان دونوں شعورات میں بہت فرق کے ساتھ فرق کرنا چاہئے۔"

نیوین اب کچھ نہیں سن رہا تھا۔ وہ بس انتظار کر رہا تھا کہ پروفیسر صاحب جائیں۔

8

پروفیسر صاحب جب چلے گئے تو سر گیسی ایوانووچ اپنے بھائی کی طرف مخاطب ہوئے:

"بڑی خوشی ہوئی مجھے کہ تم آ گئے۔ دو دنوں کے لئے آئے ہو؟ کچھ نئی بات کیا حال ہے؟"

[illegible] بھائی کی دلچسپی سے اور انہوں نے پوچھا کہ اس سے اس کو جواب میں صرف کیا کی [illegible] رقم کے بارے میں بتا دو۔

نیوین اپنے بھائی کو شادی کرنے کے ارادے کے بارے میں بتانا اور ان سے صلاح لینا چاہتا تھا اور اس کے بارے میں وہ قطعی طور پر طے بھی کر چکا تھا لیکن جب وہ بھائی سے ملا، پروفیسر صاحب کے ساتھ اس نے ان کی بات چیت کو [illegible] بھائی کا بیحد ارادی طور پر سرد ستانہ لہجہ سنا جس سے اس نے فیصلہ کیا کہ [illegible] بارے میں سوالات کرنے کا ارادہ ترک کر دے جو اس نے پہلے کیا تھا۔ [illegible] تھا اور دونوں کے حصے کی دیکھ بھال اور انتظامات نیوین ہی کرتا تھا تو نیوین کو محسوس ہوا کہ [illegible] شادی کے فیصلہ کرنے کے بارے میں بھائی سے بات چیت شروع ہی نہ کر سکتا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا [illegible]

بھائی اس مسئلے کو یوں نہ دیکھیں گے جیسے وہ چاہتا تھا کہ دیکھیں۔

"اور تمہارے رمستوہ میں کیا ہو رہا ہے؟" سر کسی ایو انووچ نے پوچھا جسے رمستوہ کے سوالات سے بڑی دلچسپی تھی اور جو انھیں بہت اہمیت دیتے تھے۔

"سچ تو یہ ہے کہ میں نہیں جانتا۔"

"کیوں؟ تم رکن بورڈ (14) کے ممبر ہو؟"

"نہیں، اب ممبر نہیں ہوں۔ میں نے چھوڑ دیا۔" کنسن تن لیوین نے جواب دیا "اب میں اجلاسوں میں نہیں جاتا ہوں۔"

"افسوس کی بات ہے۔" سر کسی ایو انووچ نے تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا۔

لیوین نے اپنی صفائی میں کہنا شروع کیا کہ اس کی تفصیل میں اجلاسوں میں کیا کیا ہوتا تھا۔

"یہ سب ہمیشہ ایسا ہی ہوتا ہے۔" سر کسی ایو انووچ نے اس کی بات کاٹی۔ "ہم روسی ہمیشہ سے ایسے ہی ہیں۔ ہو سکتا ہے تمہاری یہ حساسیت اچھی ہو۔ اپنی ذاتی باتیوں کو دیکھ سکنے کی صلاحیت، لیکن ہم روسی صرف بہت زیادہ ہی گریز کرتے ہیں۔ ہم طاقت سے نہیں حاصل کرتے ہیں جو ہر وقت تمہاری زبان کی نوک پر رہتا ہے۔ میں تم سے صرف یہ کہتا ہوں کہ یہی حق آزادی رمستوہ کی تنظیم کو ہے۔ کسی اور سری یوزلی تو۔ کو جو منوں یا انگلستان کو دیا جائے تو وہ اس سے اپنی آزادی حاصل کرنے کا سامان لے لیتے اور ہم ہیں کہ اس میں رہتے ہیں۔"

"لیکن آپ کیا کیا جانتے ہیں؟" لیوین نے قصور وارانہ انداز میں کہا "یہ میرا ذاتی تجربہ تھا اور میں نے دل و جان سے کوشش کی۔ نہیں کر سکتا۔ مجھ میں اس کی صلاحیت نہیں ہے۔"

"صلاحیت کی بات نہیں ہے۔" سر کسی ایو انووچ نے کہا "تم معاملے کو صحیح طور پر نہیں دیکھ سکتے۔"

"ہو سکتا ہے۔" لیوین نے بیزاری سے جواب دیا

"اور تمہیں معلوم ہے بھائی نکولائی پھر یہاں آ گئے ہیں۔"

بھائی نکولائی ماں باپ کی طرف سے کنسن تن لیوین کے سگے بڑے بھائی اور سر کسی ایو انووچ کے ایک ہی کوکھ سے سوتیلے بھائی تھے۔ انھوں نے اپنے آپ کو تباہ کر لیا تھا اپنے بچے کی پرورش کا حق چھوڑ دیا تھا بہت سے ایسے جرائم کا ارتکاب کیا تھا جو مہذب اور بڑے معاشرے میں زندگی بسر کرتے تھے اور بھائیوں سے جھگڑا کر لیا تھا۔

"یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ؟" لیوین خوفزدہ ہو کر چلایا۔ "آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"

"پرانا کوئی ان سے سڑک پر ملا تھا۔"

"یہاں کہاں ہیں؟ کہاں ہیں وہ؟ معلوم ہے آپ کو؟" [illegible] اسی وقت جا پہنچنا چاہتا ہو۔

[illegible] بھائی کی [illegible] لیوین نے [illegible] بھائی کی [illegible] ہوئے [illegible] ہیں [illegible] ہوئے [illegible] ہیں [illegible] ہوئے [illegible] ہیں

لگائے تھے باغ کے پرانے نیز ہے میز ہے بھوج کے پیڑ' جن کی ساری شاخوں پر برف جمی ہوئی تھی' ایسے لگ رہے تھے جیسے انھیں نئے مقدس شلواری لباس میں ملبوس کیا گیا ہو

وہ اکیشنگ ٹریک کے راستے پر چلا جا رہا تھا اور اپنے آپ سے کہہ رہا تھا "یہ کھلانے کی کوئی ضرورت نہیں' لوگوں سے رہنے کی ضرورت ہے۔ تم کو ہوا کیا ہے؟ تم کہہ کیا رہے ہو؟ چپ بیوقوف" اس نے اپنے سے مخاطب ہو کر کہا اور جتنی زیادہ اس نے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کی اتنا ہی زیادہ اس کے لئے سانس لینا دشوار ہو گیا۔ جہاں پائپوں کا کوئی محکمہ ملا اور اس نے بیویوں کو آواز دی تھیں بیویاں نے پہچانا بھی نہیں کہ وہ کون تھا۔ اس پہاڑی پر تھیا جہاں اور گھسیں جانے والی اور کھیلنے والی سینکڑوں گاڑیوں کی بیویوں کھڑا رہی تھیں اور خوشی کی چیخیں بلند ہو رہی تھیں' وہ چپ چاپ اور کیا ٹریک کے ساتھ بچ گیا اور اور ایک اکیشنگ کرنے والوں کے بیچ میں اس نے کیٹی کو پہچان لیا۔

کرنے کی پر جو خوشی اور خوف کی ملی جلی کیفیت طاری ہو گئی تھی اس سے اس نے جہاں تک کیٹی دیکھ سکتا تھا دوسرے سے دوسرے کنارے تک بھری ہوئی جگہوں سے باہر دیکھ رہی تھی تاکہ اس کے لباس میں کوئی خاص بات تھی' اس کے بال بکھرے ہوئے تھے پھر بھی اس میں اتنا بچپنا' لیناپن کے لئے اتنا امکان تھا جیسے بچوں سے بچ میں کھلا ہے بچوں کو اس کی وجہ سے برہنہ نہ دیکھ سکتی تھی وہ ایک مسکراہٹ تھی جس سے پورے ماحول کو جان بخشی جا رہی تھی۔ اس نے سوچا "کیا واقعی میں وہاں جا سکتا ہوں' برف پر ہو کر اس کے پاس پہنچ سکتا ہوں' وہاں تک پہنچ سکتا ہوں' وہ تقدیر ہیں ناقابل رسائی مقدس جگہ معلوم ہو رہی تھی اور اس پر ایک ہیبت طاری ہو گئی تھی۔ اس کے لئے اس طرح جانا کہ وہاں سے چلا جائے۔ اسے اپنے اوپر حیرت اور خود پر کھلا ہوا کہ اس کے پاس تو ہر قسم کے لوگ آ جا رہے ہیں' کہ وہ خود بھی اکیشنگ کر سکتا ہے' وہ پیچھے کی طرف چلا اور اس نے طرح طرح سے جیسے آدمی سورج سے نظریں چرا لیتا ہے ویسے وہ اسے دیکھتا رہا تھا جیسے آدمی سورج کو کنکھیوں سے دیکھتا رہتا ہے۔

اس دن اور اس کے اس وقت برف ایک ہی حلقے کے لوگ جمع ہوتے تھے سب آپس میں ایک دوسرے کو جانتے تھے وہاں اکیشنگ کے ماہر بھی تھے جو اپنے ہنر کی نمائش کر رہے تھے اور نو سیکھیا بھی جو پہلی بار گاڑیوں کا سہارا لے کر رہے تھے 'ہوٹنگ اداریں' اکیشنگ کر رہے تھے بچے بھی تھے بوڑھے لوگ بھی جو محض ہوا خوری کے خاطر ہوٹنگ کرتے تھے اور سب کے سب بیویں کو پہنے ہوئے تھے۔ تماشہ دیکھنے والے لوگ لگ رہے تھے اس لئے کہ وہ وہاں تھے' کیٹی کے پاس' اکیشنگ کرنے والے سارے لوگ لگ تھا کہ وہ بالکل ہی بے کار ہیں تھے جاتے اس سے کے نکل جاتے بلکہ اس سے باہر بھی کر لیتے اور سب مائل اس سے [illegible] بہت عمدہ اور جچے تلے جملے اور فقرے اچھالتے تھے۔

اچانک اعلیٰ خوش شریفانہ لباس اور تنگ پتلوں پہنے' اکیلا ہیٹ سمیت ایک بیچ پر نمودار ہوا اس نے بیویں کو دیکھ کر پکارا:

"ارے' اکیشنگ کے بہترین دوسری ہوا کیا آپ دیر سے آئے ہوئے ہیں؟ بڑی عمدہ برف ہے' اکیشنگ کر آئیے۔"

"میرے پاس اکیشنگ نہیں ہیں" بیویں نے جواب دیا اسے خود حیرت ہوئی کہ وہ کیٹی کی موجودگی میں اتنی جرأت اور بے تکلفی سے کیسے بول رہا ہے۔ اس نے ایک سیکنڈ کے لئے بھی کیٹی کو آنکھ سے اوجھل نہیں

ہونے دیا یہاں تک اس کی طرف دیکھا تک نہیں۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ سورج اس کے قریب آ رہا ہے وہ ایک [illegible] تھی' وہ بڑے ناز کی پن سے اونچے بوٹوں سمیت اپنی پتلی پتلی ٹانگوں پر لہراتے ہوئے ٹریک [illegible] اس کی طرف آ رہی تھی۔ اس کے پیچھے پیچھے روسی باس پہنے ہوئے یلسٹ لڑکا آ رہا تھا جو دور سے ہاتھ پھیلائے ہوئے جھکاؤ میں سے تقریباً گرا ہوا تھا۔ کیٹی رفتار کے ساتھ اکیشنگ نہیں کر رہی تھی اس نے اپنا ہاتھ بھی اسے سے سے سے نکال لئے تھے جو اس کے گلے میں ایک ڈوری سے لٹکا ہوا تھا اور خود کو سنبھالنے کے لئے بالکل تیار کئے تھی۔ اس نے بیویں کو پہچان لیا تھا اور اسے دیکھ کر وہ اپنے اوپر مسکرائی۔ جب چلتے ہوئے کیا تو اس نے پاؤں کے ایک پھرتیلے جھٹکے سے خود کو آگے بڑھایا اور اکیشنگ کرتی ہوئی سیدھے شیرنا تھی کے پاس آ گئی اور اس کے ہاتھ کا سہارا لے کر مسکرائی اور سر کے اشارے سے بیویں کو تعظیم دی وہ اس سے بھی زیادہ خوبصورت تھی بتانے بیویں نے اسے قصور کیا تھا۔

بیویں جب اس کے بارے میں سوچتا تھا تو اس کو جس سانولی پوری کی تصور نظر آتا تھا اور خاص طور سے وہ جب ہنستی تھی اس کے سنہرے بالوں والے چہرے سے سرمئی آنکھیں جس میں بچپن کی صاف دلی اور بیل بھی اور خواص کے لئے مخصوص پر وقار تمکنت بھی' ہنسی کی آواز کی سے [illegible] ساتھ ہی قد و قامت کی ایسی تھیں جو بعد میں اسے خاص طور سے [illegible] اور اس طرح [illegible] ساتھ ہی اس کی شخصیت میں جو چیزیں [illegible] تھی [illegible] سلسلہ [illegible] اور خاص طور سے اس [illegible] اور [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] وہ [illegible] اور [illegible] وہ

لیوین نے اسے دیکھتے ہوئے سوچا "ساتھ اسکیٹنگ آیا واقعی یہ ممکن ہے؟"

اس نے کہا "ابھی واپس کر آتا ہوں۔"

اور وہ اسکیٹ پہنے چل دیا۔

اسٹیشن سے نکلتے ہی لیوین نے پاؤں کو پکا کرتے ہوئے کہا "آپ تو مستقل یہیں کے رہنے والے ہیں صاحب لوگوں میں بھی کبھی دیکھا نہیں ہوا ہے ٹھیک رہے گا؟" اس نے قلیوں کو سمجھتے ہوئے پوچھا۔

"بالکل ٹھیک ہے جناب" جلدی کرو" کہتے ہوئے لیوین نے جواب دینے والے کی مسکراہٹ کو بڑی مشکل سے روکتے ہوئے تھا، جو اس کے پاؤں کو بڑی غور سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوچا "ہاں اب زندگی میں کچھ خوشی ہوگی" پلیٹ فارم پر اسکیٹنگ کرتے ہوئے "شاید میں نے اس لئے زیادہ ہی سوچ لیا ہے میں خوش ہوں کہ کچھ امید تو ہے۔ کیوں نہ اب کوشش کروں ضروری ہے! ضروری ہے! ہم ہو یہ کر دوں گا!"

لیوین نے اپنے پاؤں سے بار بار چھوٹے سے مکان کے گرد گھڑی کی طرف پیٹھ لگا کر تیزی سے پہلی ضرب لگائی اور پھر اسکیٹنگ کرتے ہوئے کھل کر اپنی توانائی سے وہ اپنا راستہ بھی بنا رہا تھا وہ محسوس ہوا اسی کے قریب پہنچا لیکن پھر اس کی مسکراہٹ نے لیوین کو مطمئن کر دیا۔

اس کی رفتار بڑھتی جاتی اسی مضبوطی سے کیٹی اس کے ہاتھ کو دبائی جاتی۔

"آپ نے ہاتھ کیوں چھوڑ دیا؟ آپ کے ساتھ چلنا کیوں مجھے اچھا لگ رہا ہے" اس نے لیوین سے کہا۔

"اور اب آپ کو ایسا لگے گا کہ آپ کے پاؤں ہیں" لیوین نے کہا لیکن یہ وہ کہہ نہ پایا اس سے پہلے ہی وہ اس کی بات سمجھ گئی اور واقعی جیسے ہی یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلے وہ کیٹی کے چہرے سے اس کی ساری شخصیت غائب ہو گئی اور لیوین اس کے چہرے سے پڑھ سکتا تھا کہ اس کے ذہن میں کچھ ہو رہا ہے کیا اس کے بھی ہو رہے تھے کہ وہ کچھ سوچنے کی کوشش کر رہی ہے

"آپ ناراض ہیں کہ میں نے آپ کا ہاتھ چھوڑ دیا؟" اس نے جلدی سے کہہ دیا

کیٹی نے جواب نہیں دیا لیکن اس کے چہرے سے جواب دینا اور خوشی کا احساس

"کیا ہم ایک بار اور کریں گے؟"

کیٹی نے سر ہلا دیا

"کیا آپ نے کبھی خواب دیکھا ہے کہ آپ مجھ سے محبت کرتی ہیں؟" اور وہ ڈکروچی فرانسیسی کو اس سے پاس چلا گیا جن کی نہیں سفید بالوں سے چھپے سے وہ ایک بچہ جیسی ہوں تھیں سلی انتونی کی تعریف کرتے ہوئے مسکرا کر وہ لیوین سے پرانے دوست کی طرح ملیں۔

"ہاں ہم لوگ جوڑے ہو رہے ہیں" انہوں نے آنکھوں سے کیٹی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لیوین سے کہا "اور بڑے ہو رہے ہیں۔ ڈاکٹر (15) کتنی بڑی ہو گئی ہے!" فرانسیسی کورنس نے ہنستے ہوئے کہا اور لیوین کو اس قلاش یاد دلایا جب وہ تینوں لڑکیوں کو انگریزی قصے کے تین بھالو بچے کہا کرتا تھا۔ "یاد ہے آپ بچے کیا کہتے تھے؟"

اسے بالکل یاد نہیں تھا لیکن فرانسیسی کورنس دس سال سے اس مذاق پر ہنس رہی تھیں شدید لطف اندوز ہوتی تھیں

"اچھا تو آپ جائیے، جائیے، اسکیٹنگ کیجئے۔ ہماری کیٹی بھی اچھی اسکیٹنگ کرنے لگی ہے آپ سے؟"

جب لیوین پھر تیزی سے اسکیٹنگ کرتا ہوا کیٹی کے پاس پہنچا تو اس سے پوچھے بغیر تھی ہی انہیں وہ سمجھ گئی کہ اس کی چالاکی صاف ہی اور شفاف سے دیکھ رہی تھیں بلکہ یہ اس کی شخصیت میں یہ خاص سوچا سمجھا اور پر سکون اعتماد تھا اور اس کافی داد ہو گیا اپنی بوڑھی کورنس اور اس کی عجیب و غریب حرکتوں کی باتیں کرنے کے بعد کیٹی لیوین سے اس کی زندگی کے بارے میں پوچھنے لگی۔

"کیا آپ کی ساحت میں جاڑوں میں آپ کافی نہیں اداس؟"

"نہیں بالکل نہیں اتنا میں بہت مصروف رہتا ہوں" اس نے کہا اور یہ محسوس کیا کہ اس وقت وہ سچ بول رہا ہے اپنا خیال ہماری بے حس سے پہنچا اس کے بس میں نہیں ہے لیکن جاڑوں سے شروع میں نہیں تھا۔

"آپ زیادہ دنوں کے لئے آئے ہیں؟" کیٹی نے پوچھا۔

"معلوم نہیں" اس نے جواب دیا بھی ہو سکتا ہے کہ کس چیز کے بارے میں بات کر رہا ہے یہ یاد ہو کہ اگر اس نے کہا ہوتا کہ وہ ہمیشہ کے لئے جا رہا ہے اور پھر بھی چلا جاتا ہے گا اور اس نے وہ کچھ بھی ہوا ہے جتنے کا فیصلہ کر لیا۔

"کیوں نہیں معلوم؟"

"معلوم نہیں۔ اس کا دارومدار آپ پر ہے" اس نے کہا اور فوراً ہی اپنے الفاظ سے ڈر گیا

پتہ نہیں کیٹی نے اس کے الفاظ سے کیا سمجھا چاہتی۔ لیکن وہ سیدھی ہو گئی اور دوبارہ اس سے ہاتھ کو تھاما اور تیزی سے اس سے دور چل گئی وہ اسکیٹنگ کرتے ہوئے واپس ہوں سے پاس گئی اس سے کچھ کہا اور اس پھاٹک سے مکان میں چلی گئی جہاں خواتین اپنا اسکیٹ اتارتی تھیں

"اف میرے خدا میں نے کیا کیا" اسے ہوئے مالک میرے خدا" کہہ کر میری مجھے خلا میں دیکھتے ہوئے کہا اس نے ہاتھ اس سے تیز حرکت کی بدولت محسوس ہوا اسکیٹنگ کرنے اور اندرونی دنیا میں ملنے لگا۔

اسی وقت سے اسکیٹنگ کرنے والوں میں سب سے اچھا لڑکا جو ان منہ میں پائپ لگائے اسکیٹ پہنے ہوئے بیٹھا میں سے نکلا اس نے ایک دو ٹکائی اور اسکیٹ سمیت سیڑھیوں پر سے ہوا اور اچھلتا ہوا وہ اپنے پاؤں کی آزادانہ حالت کو بدلے بغیر اسکیٹ کرتا ہوا پر چلا گیا

"ہاں یہ ہے کوئی چیز" لیوین نے کہا اور فوراً ہی وہ ڈکراوچی کا کمال کرنا چاہتا ہے

اپنی بات کو سمجھ میں [illegible] کے لئے مشکل محسوس کی ہے" خوشی کی لہر اس کے اس سے چھلک

[illegible] اس نے کہا اور پھر پیچھے ہٹ کے [illegible] کی طرف دیکھنے لگا۔ [illegible] اس نے سورج کو سہارا اور ہنستا ہوا آگے بڑھ گیا

[illegible] کے ساتھ سماں [illegible] کے ساتھ [illegible] کی [illegible] کے ساتھ [illegible] کی [illegible] کے ساتھ [illegible] کی

"تی حضور۔ اور نیچے ہی جو آپ پسند کرتے ہیں؟"

"ہاں پارمیزان سیا تھیس کوئی اور پسند ہے؟"

"سیس میرے لئے سب برابر ہے" لیون نے مسکراتے ہوئے کہا اس سے ضبط نہیں کیا جا رہا تھا اور فراک کوٹ کے پچھلے دامن کے چوڑے شگاف اور بڑے بڑے کولہوں والا تاتار پہلوان اگیا اور پانچ منٹ میں کشتوراوی کاب لے کر آگیا جس کی سیپیاں کھلی ہوئی تھیں تاتار کی انگلیوں میں ایک بوتل بھی تھی

اتی پان ارکادیچ نے کلف دی ہوئی نیپکن کھولی اور اسے اپنی واسکٹ کے گریبان میں گھسایا اور بڑے اطمینان سے ہاتھ رگڑ کر کشتوراپی ٹوٹنے لگے

"لیکن بری نہیں ہیں" لیون سے چاندی کے کانٹے سے سیپیوں میں سے تھوڑی تھوڑی نکالتے اور چبانے لگتے ہوئے کہا "بری نہیں ہیں" لیون نے اپنی نم اور چمکتی ہوئی آنکھوں سے کبھی سیپیوں اور کبھی تاتار کو دیکھتے ہوئے پھر سے کہا۔

لیون نے کشتوراپی کھائیاں بھی کھائیں حالانکہ اسے پہلے اور سفید مل روٹی بڑا اچھی لگی تھیں اور اب شکل کو وہ جن پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا یہاں تک تاتار بھی کارے خوش ہو رہا تھا جس سے نہیں جاموں میں بھاگ رہی ہوں شراب انڈ چکے اور اپنی سعید ہاں نہیں، کے ہوئے طمانیت کی مسکراہٹ کے ساتھ اتی پان ارکادیچ کو دیکھ رہا تھا۔

"تم کو شاید کشتوراپی زیادہ پسند نہیں ہے؟" اتی پان ارکادیچ نے اپنا جام پی کر پوچھا "یا تم کچھ فکرمند ہو آ کیوں؟"

وہ چاہتے تھے کہ لیون خوش ہو لیکن یہ بات نہیں کہ خوش نہیں تھا اسے بھی محسوس ہو رہی تھی۔ ہر اس کے دل میں تھا اس کے ساتھ اسے ریستوراں میں پھر جو ہوا تھا اس کے بعد وہ اپنا آپ اکیلا رہا تھا جہاں کیس تھے جس میں لوگ حواس کے ساتھ کھاتے پیتے تھے اور جہاں اس قدر بھاگ دوڑ نہیں تھا' کاسے "یوں کیس کیپوں اور تاتار پہلوانوں کا ماحول یہ سب اسے بے ہودگی محسوس ہو رہی تھی اسے اور لگ رہا تھا کہ حواس کے دل میں بے اس کی بے حسی ہو گی

"میں آپ کا فکرمند ہونا اس سے ملا دیکھے یہ سب بیکار ہے ہم سے ہم حضور بھی نہیں سکتے

[illegible]

"مجھ سے ہاں نہیں بات" لیون نے جواب

نظر سے دیکھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کیا

[illegible]

اتی پان ارکادیچ نے سوچنا شروع کیا۔ "تم نے کیا کہا تھا کہ تم کو کیا پسند ہے؟"

"میں نے کچھ نہیں کہا تھا۔ میں نہیں جانتا۔ مجھے کچھ نہیں چاہیے۔"

"لیکن تم کچھ نہ کچھ تو ضرور چاہتے ہو گے؟"

"میں چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ نہ چاہیے۔"

"یہ تو فلسفہ ہے۔ تم کو معلوم ہے کہ ہر شخص کو کچھ نہ کچھ چاہیے ہوتا ہے۔ تم کو کیا چاہیے؟"

"میں چاہتا ہوں کہ مجھے کچھ نہ چاہیے۔"

"تم مذاق کر رہے ہو۔ ہم یہاں آئے ہیں۔ ہم کو کچھ نہ کچھ کرنا چاہیے۔"

"کیا کرنا چاہیے؟"

"تم کو معلوم ہے۔ تم کو کیا پسند ہے؟"

"میں کچھ نہیں جانتا۔ میں نہیں جانتا۔

ا ی یاں ارکا ی ہنس کر مسکرا رہے تھے

"ہاں یہ اس کی علامت ہے کہ اسے کسی محنت کی ضرورت نہیں ہے اس لئے اناج کام کرتا ہے۔"

"ہو سکتا ہے" پھر بھی مجھے ہے ہو رہا ہے کہ اس وقت یہ بات سے ہو رہا ہے کہ ہم ... ہیں اور ہم پر حملہ کرنے جا رہا ہے ہم لوگ ہی کوشش کر رہے ہیں تاکہ اپنے کام کرنے کے لیے وقت مل جائے اور ہم اپنے کوشش کر رہے ہیں کہ ... ہو سکے اور اس کے لیے ہم کسی کو مچھلیاں کھاتے ہیں۔"

"تو بالکل معقول بات ہے" ا ی یاں ارکا ی نے بات پکڑ کر کہا۔ "لیکن یہی تو تعلیم و تہذیب کا مقصد ہے ..."

"اگر یہی مقصد ہے تو میں جنگلی ہی رہنا پسند کروں گا۔"

"تو پھر جیسے ہی جنگلی ہو۔ تم ہمارے لیے یہیں جنگلی ہو۔"

... علامت اور کوشش کا ... اس پر اداس ہو گئی۔ اس نے اور اس کی توجہ دوسری طرف ہو گئی۔

"تو پھر آج شام کو تم ہمارے غریب کے ہاں یعنی شیرنی کے ہاں جاؤ گے؟" اس نے اپنے سامنے سے سنہرے مچھلیوں کی خوں والی عادت ہٹاتے اور پیر کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے سخت تیز طرار آنکھیں چمکا کر پوچھا۔

"ضرور جاؤں گا" لیون نے جواب دیا" حالانکہ مجھے لگا کہ ہنس نے کچھ بادل ناخواستہ لہجے سے

... ہاں ... ہاں ... ہاں

مجھے یہ لگتا ہے کہ امکانات تمہارے ہی حق میں ہیں۔"

لیوین نے اپنی کرسی سے ٹیک لگائی۔ اس کا چہرہ بیلا پڑ گیا تھا۔

اوبلونسکی نے بس کا جام بھرتے ہوئے کہا۔ "لیون میں تم کو یہ مشورہ دوں گا کہ جتنی جلدی ہو سکے معاملے کا فیصلہ کر لو۔"

"میں شیمپین اب میں اور زیادہ نہیں پی سکتا۔" لیوین نے اپنا جام ہٹاتے ہوئے کہا۔ "مجھے نشہ ہو جائے گا۔ اور تم بتاؤ کیا حال چال ہیں؟" اس نے بظاہر بات چیت کا موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

"ایک بات اور۔ سب سے بہتر مشورہ یہی ہے کہ اس سوال کو جلدی طے کرو۔ آج تو بات کرنے کا مشورہ نہیں دوں گا۔" اوبلونسکی نے کہا۔ "کل صبح سادہ کلاسیکی طریقے سے طرانتکاری کرنے اور خدا کی رحمت تمہارے شامل حال ہو۔"

"تم بہت دنوں سے میرے پاس آنا چاہ رہے تھے۔ [illegible] کے لئے۔ [illegible] آپ کے بجائے کیوں نہیں آ جاتے۔" لیوین نے کہا۔

[illegible] سے بچنا چاہتا تھا۔ [illegible] سے یہ بات شروع کی [illegible] پر لوگ کے کسی [illegible] سے [illegible] اور اپنی [illegible] کی خیال آرائیوں اور مشوروں سے اس کے خالص جذبے کی توہین ہوتی تھی۔

[illegible] میں تم کچھ ہو رہا تھا سے وہ سمجھ رہے تھے

[illegible] عورتیں اور [illegible] سب کچھ [illegible] میرے [illegible] تم مجھے صاف صاف بتاؤ" [illegible] سے [illegible] اپنی بات جاری رکھی "تم مجھے مشورہ۔۔۔"

"[illegible] تم اپنی بیوی سے محبت کرتے ہو پھر بھی کسی دوسری عورت کی طرف [illegible] ہو گئے

[illegible] میں [illegible] سمجھا [illegible] جس طرح میں نہیں سمجھ پاتا کہ [illegible] ہو سکتا ہے کہ [illegible] میں سے [illegible] اور پھر میں کسی کے پاس سے گزروں اور ایک روبل چوری کر لوں۔"

اوبلونسکی کی آنکھیں معمول سے زیادہ چمکنے لگیں۔

"لیکن کبھی کبھی روبل کی خوشبو بھی اتنی سوندھی ہوتی ہے کہ ضبط نہیں کیا جاتا۔"

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] (29)

یہ کہہ کر اوبلونسکی نے ذرا سا مسکرانے اور لیوین سے بھی مسکرانے [illegible] آیا

اوبلونسکی نے اپنی بات جاری رکھی "خیر اتنی تو چھوڑو۔ تم اس بات کو سمجھو کہ ایک پیاری سی نازک اور محبت کرنے والی، غریب اور اکیلی عورت نے اپنا سب کچھ نچھاور کر دیا اور اب جب سب کام ہو گیا تو در اصل تم کچھ کہ اسے کیا چھوڑ دیا جائے؟ طرس کر لیتے ہیں کہ الگ ہو گئے تاکہ خاندانی زندگی برباد نہ ہو لیکن کیا اس پر رحم بھی نہ کیا جائے، اس کے رہنے سہنے کا بندوبست بھی نہ کیا جائے، اس کے دکھ کو کم کرنے کی کوشش بھی نہ کی جائے؟"

"مگر تم مجھے معاف کرنا، تم جانتے ہو کہ میرے لئے ساری عورتیں دو قسموں میں بٹی ہوئی ہیں۔ یعنی، نہیں۔ یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ ایک قسم کی عورتیں ہوتی ہیں اور میں نے تو کبھی ہوتی ہیں۔ لغزش ہستیاں دیکھی نہیں اور نہ دیکھوں گا اور ایسی ہستی وہ [illegible] کے پاس کی سیاہی، بالوں کے چھلے بنانے والی فرانسیسی عورت بھی ہے، جو میرے لئے گھناؤنی ہے اور ساری گری ہوئی عورتیں — ایسی ہی ہیں۔"

"اور وہ — جس کا ذکر انجیل میں ہے؟" (25)

"اف، مسیح کی باتیں کوئی سمجھ سکتا ہے؟ کم از کم اس کے لفظوں کو اس قدر غلط معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے کہ اس نے بھی یہ کہا ہی نہ ہوتا تو بہتر ہوتا۔ انجیل میں سے لوگوں کو بس یہی الفاظ یاد آتے ہیں۔ اس کے علاوہ میں وہ نہیں سمجھ رہا ہوں، ہو سکتا ہوں بلکہ وہ محسوس کرتا ہوں۔ مجھے گری ہوئی عورتوں سے گھن آتی ہے۔ تم طریوں سے ڈرتے ہو اور میں بس گھناؤنی مخلوق سے۔ غالباً تم نے بھی مکھیوں کا مطالعہ نہیں کیا اور نہ ان کے اخلاق کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ اسی طرح میں بھی ہوں۔"

"تم بڑے عجیب سے باتیں کرتے ہو۔ بالکل اسی طرح جیسے، کس کے ناول کے وہ صاحب ہیں جو سارے مشکل سوالوں کو میز کے نیچے سے کراس کندھے کے اوپر سے اچھال دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت سے انکار کرنا کوئی اچھا نہیں ہوتا۔ مگر کیا کیا جائے، تم مجھے بتا کر کیا کیا جائے، آپ ہی بوڑھی ہو رہی ہیں اور تم زندگی سے بھرپور ہو۔ تم مزہ دیکھ بھی نہیں پاتے، محسوس کرنے لگتے ہو کہ تم بیوی سے صحیح معنوں میں محبت نہیں کر پتے چاہے اس کا احترام تم سارا دن کرتے ہو۔ اور اچانک تمہارے سامنے یہ حقیقت آ جاتی ہے اور تم تباہ ہو گئے، تباہ ہو گئے۔" اسٹیپان ارکاڈیچ نے بیدلی اور انتہائی ہمدردی کے ساتھ کہا۔

لیوین مسکرا دیا۔

"ہاں تباہ ہو گئے۔" اوبلونسکی نے اپنی بات جاری رکھی "لیکن کیا کیا جائے؟"

"روبل کی چوری نہ کی جائے۔"

اسٹیپان ارکاڈیچ نے قہقہہ لگایا۔

"تمہارے اخلاق برسٹ ہیں لیکن تم اس بات کو سمجھو کہ دو عورتیں ہیں۔ ایک تو ہیں اپنے حقوق پر اصرار کرتی ہے اور یہ حقوق ہیں تمہاری محبت جو تم اسے نہیں دے سکتے اور دوسری تم پر ہر چیز نچھاور کر دیتی ہے اور تم سے کچھ مطالبہ نہیں کرتی۔ تو تم کیا کرو گے؟ تمہارا ایک ناول کیا ہو گا؟ یہ ہے بھیانک المیہ

[illegible] میں [illegible] چاہتے ہو تو میں تمہیں یہ بتا سکتا ہوں کہ [illegible] میں [illegible] کی [illegible] میرے [illegible] ہے میں [illegible] کی تعریف نہیں [illegible] کا [illegible] [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] ایک طرح سے لوگ صرف ایک محبت کو سمجھتے ہیں اور دوسری طرح کے لوگ صرف دوسری کو۔ اور وہ لوگ جو صرف غیر اخلاقی

محبت کو سمجھتے ہیں' وہ اسے کی بات بیکار ہی کرتے ہیں۔ اس طرح کی محبت میں کوئی المیہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اس سارا المیہ یہ ہے کہ "طمانیت حاطر عطا کرنے کے لئے آپ کا بہت بہت شکریہ اور اکرامیوں اور تسلیمہ تکریم عرض کرتا ہوں۔ اور اخلاطوں محبت کے لئے بھی کوئی المیہ نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ایسی محبت میں سب کچھ واضح اور پاکیزہ ہوتا ہے اس لئے کہ۔"

اس مقام پر لیون کو اپنے گناہوں کا خیال آیا اور اس نے روحانی جدوجہد کا جس میں وہ مبتلا تھا اور اس نے غیر متوقع طور پر اضافہ کیا:

"مگر اس سب سے قطع نظر ممکن ہے تمہیں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ بہت ممکن ہے۔ لیکن میں نہیں جانتا" قطعی طور پر نہیں جانتا۔"

"دیکھو بات یہ ہے کہ" اسٹیپان ارکاڈیوچ بولے "تم بہت مکمل انسان ہو۔ تمہاری خامی بھی ہے اور خامی بھی۔ تم خود ایک کامل کردار ہو اور چاہتے ہو کہ ساری زندگی مکمل مکملوں سے مل کر بنے لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ ہم عامی ملازمتی سرگرمیوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو اس لئے کہ تمہارا جی چاہتا ہے کہ کام استواری کے ساتھ منصب اعیں کے مطابق ہو۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ تم یہ بھی چاہتے ہو کہ ایک شخص کی سرگرمی کا بھی پیشہ ایک منصب نہیں ہو اور محبت اور عائلی زندگی ایک ہی ہوں۔ لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ زندگی کا سارا تنوع' ساری دلکشی' ساری بوقلمونی روشنی اور سایہ سے ہی ہے۔"

لیون نے گہری سانس بھری اور کچھ نہیں بولا۔ وہ اپنے ہی خیالات میں کھو گیا تھا اور سن ہی نہیں رہا تھا کہ اسٹیپان ارکاڈیوچ کیا کہہ رہے ہیں۔

اور چونکہ دونوں کو یہ محسوس ہوا کہ اگرچہ وہ دوست ہیں' اگرچہ انہوں نے ساتھ کھانا کھایا اور شراب پی ہے' پھر بھی وہ دونوں قریب آنا چاہتے تھے' لیکن ان میں سے ہر ایک اپنے ہی بارے میں سوچ رہا ہے اور دوسرے سے کوئی کام نہیں ہے۔ اسٹیپان ارکاڈیوچ کھانے کے بعد قہوہ کی بجائے اور دیا ہوا وہسکی کی اس کیفیت کو پہلے بھی کئی بار بھگت چکے تھے اور وہ جانتے تھے کہ ایسا ہو تو کیا کرنا چاہئے۔

"مل لانا" انہوں نے پکار کر کہا اور اپنے ہال میں پہنچ گئے جہاں ان کی ملاقات ایک واقف کار نوجوان سے ہو گئی اور وہ یک طرفہ دلچسپی کے بارے میں باتیں کرنے لگے اور ایک خوشحال سے باتیں کرنے لگے جس میں اسٹیپان ارکاڈیوچ کو محسوس ہوا کہ ان کا جی لگا ہوا ہے۔ لیون کی باتوں کے بعد انہیں دلچسپی سے لیون سے باتیں کرنے میں بڑا مزہ آ رہا تھا اور اعتماد کا ماحول پیدا ہو گیا تھا۔

جب نوجوان چلا گیا تو اسٹیپان ارکاڈیوچ نے لیون کو اپنی خدمات کے اضافے کے ساتھ بتایا کہ لیون سے ملاقات میں رہنے کی طرح کی روداد سے اپنے کو دور رکھے اور دل کی بات کچھ بھی نہ کہے۔ اس طرح وہ محسوس بھی کریں گے اور اس نے بل ادا کیا اور گھر کی طرف چل دیا تاکہ کپڑے بدل کر شیرباخوں خاندان والوں کے ہاں جائے جہاں اس کے مقدر کا فیصلہ ہونے والا تھا۔

پرنسس شیرباخوں کی بیٹی تھیں۔ صرف یہی نہیں کہ ماسکو کے بال ناچوں میں ناچنے والے نوجوان تقریباً سب کے سب کیٹی کے عشق میں مبتلا تھے بلکہ پہلے ہی جاڑوں میں دو سنجیدہ خواستگار نمودار ہو گئے۔ لیون اور اس کے چلے جانے کے فوراً ہی بعد ورونسکی۔

جاڑوں کے شروع میں لیون کے نمودار ہونے' اس کے کثرت آنے اور کیٹی سے ظاہراً محبت کی وجہ سے کیٹی کے والدین کے درمیان اس کے مستقبل کے بارے میں بھی سنجیدہ بات چیت اور پرنس اور پرنسس کے درمیان بحث ہوئی۔ پرنس نوجوان کے طرفدار تھے اور انہوں نے کہا کہ وہ کیٹی کے لئے اس سے بہتر کسی چیز کی خواہش ہی نہیں رکھتے۔ پرنسس نے سوائے اس کے کہ اب کی عورتوں کی مخصوص عادت کے مطابق کہا کہ کیٹی تو ابھی بہت کم عمر ہے' کیٹی نے اپنی طرف سے تو یہ ظاہر نہیں ہونے دیا کہ اس کے دو سنجیدہ چاہنے والوں میں سے کسی کو بھی اس سے کوئی دلچسپی ہے' لیکن انہوں نے سب سے خاص بات جس کی کہ وہ اپنی ماں کے لئے کسی بہت خوشگوار لمحے کا انتظار کر رہی ہیں اور یہ کہ لیون ان کو پسند نہیں اور وہ اسے سمجھتی نہیں۔ جب لیون اچانک چلا گیا تو پرنسس خوش ہوئیں اور انہوں نے شوہر سے بڑی شان سے کہا کہ "دیکھا تم نے میں نصیب کہتی تھی۔" اور سب دوستی نمودار ہو گئی اور زیادہ خوش ہوئیں اور ان کی بیٹی اور بہت ہو گئی کہ کیٹی کا خواستگار صرف اچھا ہی نہیں بلکہ دولتمند اور تابندہ ہونا چاہئے۔

ماں کے نزدیک ورونسکی اور لیون کے درمیان کوئی مقابلہ ہو ہی نہ سکتا تھا۔ ماں کو لیون کی نہ تو عجیب و غریب اور جھجکی بخشش پسند تھیں' نہ وہ سوسائٹی میں اس کی شرمناک پوزیشن اور اس کے بھائی کی شرمناک حالت میں' ان کی سمجھ کے مطابق کسی طرح کی نامعقول روکھی اور سوشیوں اور انسانوں کے ساتھ منسوب رہنا اور یہ بات بہت ہی ناپسند تھی کہ ان کی بیٹی سے محبت کی جائے۔ وہ اس بات کی منتظر تھیں کہ ان کا بیٹا آئے اور دیکھتا بھالتا رہے جیسے اسے یہ اندیشہ ہو کہ اگر وہ خواستگاری کرے گا تو کہیں اس کو کسی بہت زیادہ عزت افزائی تو نہ ہو جائے گی اور اس نے یہ سمجھا کہ کسی ایسے گھر میں جہاں اس کی بیٹی کے لائق سیال نہ ہو' اسے اپنی بہت واضح اپنی چاہئے تھی۔ اور کچھ بھی واضح طور سے کہنے سے پہلے چاہتی تھیں کہ ماں سے سوچا "اچھا ہی ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے۔" اور کیٹی اس کی محبت میں مبتلا نہیں ہوئی۔" ورونسکی ان کی ساری خواہشوں کے مطابق تھا۔ محبت مالدار' میں' جاہ و منصب خاندان کا شاندار' فوجی' درباری زندگی کے راستے کامیاب اور مسحور کن شخصیت اس سے بہتر کسی چیز کی خواہش نہ کی جا سکتی تھی۔

ماں کو یہ بھی ورونسکی کی عام طور پر [illegible] صاف نظر آتا تھا اور گھر کا تھا۔ مطلب یہ کہ اس کے ارادوں کے سنجیدہ ہونے پر شک کرنا ممکن نہیں تھا۔ لیکن اس سے وہ ماں اس بات کو بھر بھی اتنا منتظر متردد اور پریشان رہیں۔

خود پرنسس کی شادی تیس سال پہلے ایک بوڑھی کے بیٹے کے ہوئے رشتے کے مطابق ہوئی تھی۔ منگیتر اس کے بارے میں سب کچھ پہلے ہی سے معلوم تھا۔ اس نے [illegible] اسے دیکھا حالات کا جائزہ لے کر شادی طے کرنے والی پارٹی سے معلومات اور دونوں فریقوں کو ایک دوسرے کے تاثرات سے مطلع کیا تھا۔ تاثرات اچھے تھے پھر مقررہ وقت پر والدین متوقع محبت نے آ کر شادی طے کرا دی۔ سب کچھ بڑی آسانی اور سادگی سے ہو گیا تھا۔ کم سے کم پرنسس کو تو یہی لگتا تھا۔ لیکن اپنی بیٹی کے سلسلے میں انہیں اگرچہ ہو کہ یہ معاملہ ہی کا ہو کرنا اتنا آسان قدر معمولی لگتا ہے اتنا سادہ [illegible] کس کس طرح کے خوف سمیں ہوا تھا کے عملی تجویزیں سوچنی پڑیں'

کتنی رقم خرچ کرنی پڑی اور کتنی بھتیں ہو میں شوہر کے ساتھ دو لاکھ بڑی بیٹیوں دو بیاہ اور منال کی شادی کے دوران میں! اور اب سب سے چھوٹی کے سوسائٹی میں نکلنے کے بعد پھر سے وہی سارے خوف' وہی شکوک اور شوہر کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ جھگڑے جھگڑے پڑ رہے تھے۔ بوڑھے پرنس کو اپنے سارے بیاہوں کی طرح اپنی بیٹیوں کی عزت اور بیرگی کا صورت سے زیادہ خیال تھا۔ وہ بیٹیوں سے ملنے میں ذرا بھی کی حد سے زیادہ رشک کرنے اور ملنے جلنے کے خاص طور سے سخت خلاف تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی بیٹیوں کو ہمیشہ ان سے چھپ کر ملنا پڑتا تھا۔ وہ ہر قدم پر پرنس کے لئے ہنگامہ کھڑا کر دیتے تھے کہ وہ بھی ان کی جنگ لڑ رہی ہیں۔ پرنس تو بڑی بیٹی کے وقت سے ہی ان کی مخالفت ہو چکی تھیں لیکن اب وہ محسوس کرتی تھیں کہ پرنس کا ان باتوں کا صورت سے زیادہ میاں رکھنا زیادتی ہے۔ وہ دیکھ رہی تھیں کہ پچھلے دنوں سوسائٹی سے طور طریقوں میں بہت بڑھ تبدیلیاں آگئی ہیں اور ان کی رسم داریاں بہت بڑھ گئی ہیں اور مشکل ہو گئی ہیں۔ وہ طے کر رہی تھیں کہ ان کی ہم عمر لڑکیوں سے کسی طرح کی انجمنیں پالی تھیں' کسی طرح کے تعلقات میں جا رہی تھیں' کن لوگوں سے ملنے لگی تھیں' کن لوگوں پر ریجھ نکلے لگی تھیں' بہت سی تو تعلیم بھی کر لی تھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ سب کو پتہ تھیں تھا کہ اپنے لئے شوہر کا انتخاب کرنا ان کا کام ہے۔ کہ ماں باپ کا "اب پتنگ کی طرح کسی کے ہاتھ میں ڈور دیا جانا"۔ ساری نوجوان لڑکیاں یہی سوچ اور کہتی تھیں۔ ہندی گھرانے سارے لوگ بھی' لیکن پرنس کسی سے بھی یہ معلوم کر پائیں کہ اب لڑکیوں کی شادی کس طرح کی جاتی ہے اور کس طریقہ اب تعلیم کیا جاتا تھا بلکہ اس کی مخالفت بھی کی جاتی تھی کہ ماں باپ ہی کے مقرر کئے ہوئے لڑکوں کو پوری آزادی دینے کا انگریزی طریقہ بھی کہیں نہ کہیں یا جاتا تھا اور ہندی معاشرے میں کہیں بھی کہیں تھا۔ شادہ سے پہلے رشتہ طے کرانے کے روایتی طریقے تو بہت مضحکہ خیز تھے اور ہو رہے تھے اور ہو رہے تھے لیکن بھی ان میں سے کوئی بھی طریقہ پرنس کو پسند نہیں آتا تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ان میں سے کسی میں بھی لڑکی کی رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی۔ اب ہی ایک طریقہ ہے جو کہ ان کی بیٹیوں نے اپنایا ہے

13

کھانے کے بعد اور شام کو مہمانوں کے آنے سے پہلے کیٹی کو اسی احساس کا تجربہ ہو رہا تھا جو کسی نوجوان کو لڑائی سے پہلے ہوتا ہے۔ اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اور خیال کسی پنجرے میں بند پرندے کی طرح بے چین تھے۔

وہ محسوس کر رہی تھی کہ آج کی شام جب وہ دونوں پہلی بار ایک دوسرے سے ملیں گے اس کے مقدر کے لئے فیصلہ کن ہو گی۔ اور وہ مسلسل ان دونوں کا تصور کرتی رہی۔ کبھی الگ الگ اور کبھی دونوں کو ایک ساتھ۔ جب وہ اس کے بارے میں سوچتی جو پہلے پہلا تھا تو لیوین کے ساتھ اپنے تعلقات کی یادوں پر خجالت اور شفقت کے ساتھ کھو جاتی۔ بچپن کی یادیں اور اپنے مرحوم بھائی کے ساتھ لیوین کی دوستی کی یادیں لیوین کے ساتھ اس کے تعلقات میں ایک خاص شاعرانہ جاذبیت پیدا کر دیتی تھیں۔ اس سے لیوین کی محبت اتنی قابل یقین تھی اس کے لئے اتنی ہی مسرت انگیز امید تھی اور وہ لیوین کو بڑی آسانی سے پا لیتی تھی۔ اس کے برعکس وہ شخص جو وہ شکی کے بارے میں اس کی طرح کائنات پر حاوی تھا، جو اس کے لئے ایک اجنبی تھا، جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتی تھی، اب اور پر سکون آدمی تھا جیسے اس نے کچھ کھو دیا ہو۔ وہ شکی میں کسی "وہ چیز" کی تلاش کر رہی تھی جو اس کی سمجھ سے بالکل باہر تھی اور اس کے ساتھ وہ بہت ہی سیدھا سادہ اور گھریلو قسم کا برتاؤ کرتی تھی۔ لیوین کے ساتھ وہ خود کو بالکل صاف اور سادہ محسوس کرتی تھی۔ البتہ جب وہ شکی کے بارے میں سوچتی تو اس کے ساتھ ساتھ وہ خوشی کے احساسات پیدا ہو جاتے لیوین کے ساتھ مستقبل دھندلا اور کمزور سا لگتا۔

شام سے پہلے پہلے وہ اپنے اوپر قابو پا لیتی اور اس سے اور کو آئینے میں دیکھتا تو اس سے خوشی کے ساتھ محسوس ہوتا کہ اس کی آنکھوں میں سے بہت سے اندھیرے دور ہو گئے اور وہ اپنی ساری قوتوں کی مالک ہے اور جو کچھ وہ کہنا چاہتی تھی اس سے کہہ سکتی ہے۔ اس کے اپنے آپ میں ظاہری سکون اور اپنے حرکات و سکنات کے آزادانہ وقار کو محسوس کیا۔

ساڑھے سات بجے وہ ڈرائنگ روم میں داخل ہی ہوئی تھی کہ خدمتگار نے اطلاع دی: "کنستن تن دمیتریچ تشریف لا رہے ہیں۔" کیٹی بھی تک اپنے کمرے میں تھیں اور پرنس بھی ابھی نہیں آئے تھے۔ "یہی ہونا تھا" کیٹی نے سوچا اور گھبراہٹ سے بھرے ہوئے خیالوں کو پیچھے کر دوں میں بھیج کر آئینے میں اپنا روپ دیکھ کر وہ اور ڈر گئی۔

جب وہ پورے تحفظ کے ساتھ جان گئی کہ وہ اسی لئے جانا چاہتا ہے کہ اسے آئینے میں پا کر اس سے ملاقات کرے اور اس وقت پہلی بار اس نے سارے معاملے کو ایک دوسرے بالکل نئے پہلو سے دیکھا۔ اس وقت اس کی سمجھ میں آیا کہ اس کا محض صرف اس کی اپنی ذات سے نہیں ہے کہ وہ کس کے ساتھ خوش رہے گی اور کس سے محبت کرتی ہے بلکہ اسی لمحے سے ایک ایسے شخص کو تمام پہچان پڑے گی جس سے وہ محبت کرتی ہے اور دوسروں سے بھی پہچانی پڑے گی۔ کس لئے؟ اس لئے کہ وہ بھلا اور پاکباز ہے اور اس کے محبت کرنے والے اس کے عشق میں پاگل ہیں۔ لیکن کچھ کیا تو نہیں جا سکتا۔ ایسا کرنا ضروری ہے، ایسا ہی کرنا ہو گا۔

"وہ اس سے بھی کہنا ہے گا؟" کیٹی نے سوچا۔ "لیکن میں کیوں کر کیا؟ کیا مجھے ان سے یہ کہنا پڑے گا کہ میں ان سے محبت نہیں کرتی؟ یہ تو سچ نہیں ہو گا۔ تو میں ان سے کیا کہوں گی؟ کہوں گی کہ میں کسی

اور سے محبت کرتی ہوں؟ نہیں یہ ناممکن ہے۔ میں چلی جاؤں گی۔ چلی جاؤں گی۔"

وہ دروازے تک پہنچ گئی تھی کہ اس نے لیوین کے قدموں کی چاپ سنی۔ "نہیں، یہ ٹھیک نہیں ہو گا مجھے اس بات کا پتہ کیسے چلے گا کہ میں نے کوئی برائی تو نہیں کی۔ جو ہو گا سو ہو گا سچ کہہ دوں گی۔ نہیں ان کے ساتھ کوئی جھجک نہیں محسوس ہو سکتی۔ آ ہی گئے وہ!" اس نے لیوین کے طاقتور اور شرمائے شرمائے سے ڈیل ڈول اور اپنے اوپر بھی ہوئی چمکدار نگاہوں کو دیکھ کر دل ہی دل میں کہا۔ اس نے لیوین کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا جیسے اس سے منت کر رہی ہو کہ اس پر رحم کرے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

"میں نادقت آ گیا لگتا ہے بہت جلدی" لیوین نے خالی ڈرائنگ روم کو دیکھ کر کہا۔ اب اس نے دیکھا کہ اس کی توقعات پوری ہو گئیں کہ اس نے بات کرنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو گی تو اس کے چہرے پر اداسی چھا گئی۔

"ڈرے نہیں" کیٹی نے کہا اور ایک میز کے پاس بیٹھ گئی۔

"لیکن میں یہی چاہتا تھا کہ آپ اکیلے میں مل جائیں" لیوین نے دھیمے لہجے اور کیٹی کی طرف دیکھے بغیر کہا تاکہ اس کی صداقت اور اپنے پر قابو دے جائے۔

"ماماں ابھی آ جائیں گی۔ کل وہ بہت تھک گئیں۔ کل۔۔۔"

وہ باتیں کرتی رہی حالانکہ خود نہیں جانتی تھی کہ اس نے کیا کہا۔ وہ اس نے اپنی محبت اور شفقت بھری نظریں لیوین کے چہرے پر سے نہیں ہٹائیں۔

لیوین نے نظریں بھر کر اسے دیکھا۔ کیٹی کا چہرہ گلابی ہو گیا اور وہ چپ ہو گئی۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ میں زیادہ دن سے آیا ہوں یا نہیں۔ کہ میں کس حالت میں ہوں اور کیا۔۔۔ کہ آپ پر ہے۔۔۔"

وہ اپنا سر جھکائے جا رہی تھی۔ اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ اس کا دل اس کے لئے دعا کر رہا تھا۔

"ڈرے اس کا ذرہ دار آپ ہے" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "میں یہ سمجھا چاہتا تھا۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ۔۔۔ کہ۔۔۔ میری بیوی بن جائیے!" اس نے کہہ دیا حالانکہ خود نہیں جانتا تھا کہ اس نے کیا کہہ دیا۔ لیکن یہ محسوس کر کے کہ جس بات کا سب سے زیادہ ڈر تھا وہ کہہ دی گئی ہے اس نے رک کر کیٹی کی طرف دیکھا۔

جس بیچینی کے ساتھ اس نے دیکھا تھا اور نظریں جھکا لی تھیں وہ بہت ہی دلکش تھی۔ اس نے اس وقت سے پہلے کبھی اس کے چہرے کو اتنا دلکش نہیں دیکھا تھا جتنا اس وقت دیکھا۔ وہ اس کے لئے اتنی اہم ہو گئی تھی کہ اس کے لئے بالکل غیر بن گئی اور اس سے اتنی دور چلی گئی!

لیوین نے کیٹی کو دیکھتے ہوئے کہا "اس کے علاوہ اور کچھ ہو ہی نہ سکتا تھا۔"

اس نے جھک کر تعظیم کی اور چابک چلا جانے۔

12

میں ملک ای وقت پر س ل ہو میں ہے اسوں نے لیوین اور کیٹی کو اکیلے اور اس کے بر کھلائے ہوئے چہروں کو دیکھا تو اس کی صورت سے خوف ٹپک رہا تھا لیوین سے اس کو تعظیم کی اور کچھ کہا نہیں ی چپ رہی اور نظریں نیچے کئے رہی۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ اس نے انکار کر دیا ہو اور اس کا چہرہ اس جذبہ سے مغلوب ہو گیا جس سے وہ خود لبریز تھی۔ وہ اس کے سامنے کھڑی تھی اور لیوین سے بات کر رہی تھی اس کی آواز سے وہ بے خود ہو گیا تھا۔ وہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں سے وہ اس کے دل کی کیفیت پڑھ رہا تھا۔ اس کے دل میں اس کے لئے ہمدردی پیدا ہو گئی۔ اس کی آنکھوں میں جھانکنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں ایک نرمی اور التجا تھی۔ وہ اس کی طرف دیکھ کر اس سے مخاطب ہو گئی:

"آپ زیادہ دنوں کے لئے ماسکو آئے ہیں؟ لیکن کیٹی نے کہا کہ آپ تو اپنے دوست کے متعلق ہیں۔ آپ کے لئے زیادہ دن ٹھہرنا ناممکن ہے۔"

"نہیں، میں اب دوستوں میں نہیں ہوں۔" اس نے کہا۔ "میں صرف چند دنوں کے لئے آیا ہوں۔"

[illegible] اس نے اس کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں میں [illegible] کہ وہ اپنی غلطی پر ہے۔ اس کی آنکھوں میں [illegible] کہ وہ اپنی غلطی پر ہے۔ اس کی آنکھوں میں [illegible] کہ وہ اپنی غلطی پر ہے۔

"مگر کنستن دمیتریچ" انہوں نے کہا۔ "مہربانی کر کے ذرا دیکھئے یہ سمجھا جائے۔ آپ تو یہ سب طوب جانتے ہیں کہ [illegible] کے کاموں میں [illegible] کہ [illegible] اور اب ہم اپنے [illegible] اس [illegible] آپ [illegible] ہیں۔"

اسی وقت [illegible] اور [illegible] میں [illegible] ہیں۔

"کاؤنٹس میں [illegible] چاہتا ہوں [illegible] میں [illegible] آپ [illegible] سکتا۔" اس نے [illegible] اور [illegible] سکتا۔ اس نے [illegible] اور [illegible] سکتا۔

"یہ [illegible] مشکل ہو گا۔" لیوین نے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اور

یہ دیکھ کر کہ گاؤتس نورد سٹن کچھ کہنا چاہتی ہیں وہ رک گیا اور توجہ سے ان کی بات سننے لگا۔

بات چیت ایک منٹ کے لئے بھی رکی نہیں چنانچہ بوڑھی مسز کو جو کوئی موضوع سے روجانے پر نکالنے کے لئے بیقراری دیکھی محفوظ رکھتی تھیں۔ کلاسیکی اور سائنسی تعلیم (26) اور عام تونی عدمت (27) اس سے آگے بڑھانے کی کوئی ضرورت نہیں پڑی اور گاؤتس نورد سٹن کو بھی موقع نہیں ملا کہ وہ لیوین کو چھیڑ سکیں۔

لیوین چاہتا تو تھا لیکن عام بات چیت میں حصہ نہ لے سکا۔ وہ ہر منٹ اپنے دل میں کہتا "اب چلا جائے" لیکن وہ کچھ نہیں، کسی چیز کا انتظار کرتا رہا۔

باب گھوم جانے والی میزوں اور روحوں تک پہنچ گئی اور گاؤتس نورد سٹن 'جو روحوں پر یقین رکھتی تھیں' بتانے لگیں کہ انہوں نے کون کون سے عجوبے دیکھے ہیں۔

ورونسکی نے مسکراتے ہوئے کہا "اور گاؤتس 'مجھے صرور لے چلئے' خدا سے ڈائنے صرور لے چلے مجھے اس کے پاس۔ میں نے کبھی کوئی بہت معمولی چیز نہیں دیکھی حالانکہ ہر جگہ، موقع ضرور بتاتا ہوں۔"

"اچھی بات ہے اگلے سنیچر کو" گاؤتس نورد سٹن نے جواب دیا۔ "کیا آپ یقین کرتے ہیں؟" انہوں نے لیوین سے پوچھا۔

"آپ مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہیں؟ آپ جانتی ہی ہیں کہ میں کیا کہوں گا۔"

"لیکن میں آپ کی رائے سننا چاہتی ہوں۔"

"میری رائے سے ... جواب دیا ... کہ ... آتی ہیں ... عام ... معاشرہ ... ملنا ... ہیں ... کہاں ... جانے ... ڈیرہ ... ہیں ... رکھے ... ہیں ... اور ... ہیں ... ہیں ... ہیں

یہ بالکل نامعلوم تھا کہ وہ کہاں سے پیدا ہوتی ہے اور کس چیز کو پیدا کرتی ہے اور عدم بیان کر رہی تھیں اس سے پہلے کہ
اس کے اطلاق کا بیان کیا جائے ہر شخص اس کے روحوں کو ماننے والوں نے شروع ہی یہاں سے کیا کہ میریں
اس کے لئے لکھتی ہیں اور روحیں ان کے پاس آتی ہیں اور بعد کو وہ کہنے لگے کہ یہ ایک نامعلوم قوت ہے "
وروشکی نے لیوین کی بات بڑی توجہ سے سنی تھی کہ وہ ہمیشہ سنتا اور بظاہر وہ اس الجھاؤ سے دلچسپی لے رہا
تھا

"ہاں "لیکن روحوں کو ماننے والے کہتے ہیں کہ ابھی ہم نہیں جانتے کہ یہ قوت کیا ہے، مگر قوت ہے اور
وہ ان حالات میں عمل کرتی ہے۔ اب جہاں تک ان کے نظریے کا تعلق ہے کہ یہ قوت کس چیز پر مشتمل ہے، میری
بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ قوت کیوں نہیں ہو سکتی کہ وہ

"اس سے کہ "یہ میں سے چراغ کا بجھنا یا "بجلی کے معاملے میں موجود ہے، بجلی کی مثالوں کو ان سے
ٹکرانے میں ہو ایک معمولی مظہر ہو اب جہاں تک مطلب کہ یہ قدرتی مظہر نہیں ہے۔"
کاتیا یہ محسوس کر رہی تھی کہ [illegible] وہ بہت سنجیدہ توجہ اختیار کر رہی ہے'
وروشکی کی آواز میں لرزش تھی اور وہ [illegible] کوشش میں وہ خوش ہو کر مسکرایا اور خواتین سے
مخاطب ہو گیا

[illegible] وہ اپنی بات کہنا شروع کر دیں لیکن وہ سوچ رہا تھا وہ کیا بات کہہ رہا
ہے؟ وہ

ان سے اپنی بات کہنا شروع کی تھی لیکن وہ ان کی روحوں کو ماننے والوں کی بے توجہی کو دیکھ کر اپنے خیالات کو
کسی طرح سے بیان کرنا چاہتا تھا [illegible] وہ اس سے اور اس کے خیالات کو
اور اسے ذہنی تجربے کا نتائج بنانا چاہتے ہیں۔"

سب لوگ منتظر تھے کہ وہ اپنی بات ختم کرے اور اس نے اس بات کو محسوس کیا۔

[illegible] اور اس سے [illegible] آپ میں کوئی بہت ہی
نجی بات ہے۔"

[illegible] وہ پتہ نہیں کیا [illegible] اور اس سے کچھ نہیں کہا۔

[illegible] آپ کی [illegible]

[illegible]

[illegible] اور خود اپنے آپ سے بھی اور خود اپنے آپ سے بھی لیوین کی آنکھوں نے جواب دیا
اور اس سے [illegible] لیکن جانا اس کی قسمت میں نہیں تھا جس وقت سب لوگ میز کے پاس سب
ایک عام گفتگو کر رہے تھے اور لیوین بات کرنا چاہتا تھا اسی وقت بوڑھے پرنس آ گئے اور خواتین سے دعا سلام کرنے کے
بعد لیوین سے مخاطب ہوئے

انہوں نے بہت خوش ہو کر کہا "اوہ، دیر سے آئے ہو؟ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم یہاں ہو۔ بڑی
خوشی ہوئی آپ کو دیکھ کر۔"

بوڑھے پرنس لیوین سے کبھی "تم" کہہ کر بات کرتے اور کبھی "آپ۔" انہوں نے لیوین کو گلے لگایا اور
اس سے بات کرنے لگے۔ انہوں نے وروشکی کو دیکھا بھی نہیں جو اٹھ گیا تھا اور ان کے ساتھ انتظار کر رہا
تھا کہ پرنس اس کی طرف متوجہ ہوں۔

کیٹی محسوس کر رہی تھی کہ جو کچھ ہو چکا ہے اس نے بعد اس کے باپ کی توجہ [illegible] یہاں کتنی
گراں گزر رہی ہو گی۔ اسی طرح اس نے بھی، بالآخر اس کے باپ نے اس کی [illegible] وروشکی کی
تعظیم کا جواب دیا اور کیسے وروشکی نے [illegible] اس کے باپ کو وہ تاثر [illegible] کیٹی پہلے ہی
سمجھ چکی تھی اور سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ کیٹی اور کس وجہ سے بھلا کوئی اس سے ساتھ [illegible]
اختیار کر سکتا ہے۔ اور کیٹی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"پرنس، کنستن تن دمیتریچ کو ہمارے پاس آنے [illegible] "فادر شس وروشکی نے کہا [illegible]
چاہتے ہیں۔"

"کون سا تجربہ؟" میز گھوم جانے والا تو خواتین دھیرے "مجھے معاف کیجئے گا، میں میز کے
چلوں سے کھیلنے میں زیادہ مزہ آتا ہے" بوڑھے پرنس سے وروشکی کو بیٹھتے ہوئے اور یہ اندازہ لگا لیا کہ یہ ای
کو بھی ہو گی۔ "اس میں کچھ تکنیک ہے۔"

وروشکی نے اپنی گہری آنکھوں سے پرنس کو حیرت سے دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ سے ساتھ [illegible]
کلاڈیس فوروشکن سے اگلے بیٹھنے والے مالی شان ہال کی باتیں کرنے لگا
اس نے کیٹی سے مخاطب ہو کر پوچھا "مجھے امید ہے کہ آپ ہوں گی؟"

بوڑھے پرنس نے [illegible] دوسری طرف [illegible] لیوین پہنچ گئے [illegible]
[illegible] وہ کیا [illegible] اس سے [illegible] سوال کا جواب دے رہی تھی۔

15

[illegible] یاد آتے [illegible] اس شخص کا خیال
[illegible] وہ [illegible] اور [illegible] سے [illegible] چہرا اور اس کی
[illegible] اس کی [illegible] اور اس [illegible]

کیا کیا جائے؟ میرا کوئی قصور نہیں ہے" اس نے اپنے دل میں کہا لیکن ایک اندرونی "دار اس سے کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔ اسے پتہ نہیں تھا کہ وہ کس بات پر پچھتا رہی تھی اس بات پر کہ اس نے بیوی کو اپنی طرف سے کیا تھا یا اس بات پر کہ اس نے بیوی کو ٹھکرایا تھا۔ لیکن اس کی خوشی میں شکوک و شبہات کا زہر گھل گیا تھا۔ وہ سونے سے پہلے دل ہی دل میں کہتی رہی "یا خدا رحم کر، یا خدا رحم کر، یا خدا رحم کر۔"

اسی وقت بیٹی کے چھونے سے کرنے میں ہلکی سی کے سلسلے میں اسی طرح کا ایک منظر ہو رہا تھا جو والدین کے درمیان اکثر ہوا کرتا تھا۔

"کیا؟ یہی اور کیا؟" پرنس نے ہاتھ ہلاتے ہوئے اور خود ہی اپنا گھریلو کی کمال والا ڈریسنگ گاؤن پہنتے ہوئے چیخ کر کہا "کیا آپ میں کوئی خود ... کی کمی ہے؟ کہ آپ اپنی بیٹی کو ذلیل اور برباد کر رہی ہیں اس شرمناک بیوقوف مشاطہ گیری سے؟"

"خدا کے واسطے رحم کرو پرنس" آخر میں نے کیا کیا؟" پرنس نے روہانسی ہو کر کہا۔

وہ ہی بات" ... کے بعد خوش ... پرنس کے پاس مشورہ کے مطابق رخصت ہونے کے لئے تھی ... کی منگنی کے بارے میں بات کرنے کا ان کا ارادہ تھا لیکن ... پرنس نے ... وہ منگنی کا سلسلہ ... ہو گیا اور اس کی ماں کے ... ہو گا اور ... آپ ... ہیں ... ایسے نہیں جیسے آج کیا تھا ... سیانے منگیتر بننے لائق لوگوں کو جمع کر لیا اور اس ... ہیں ... دیکھ کر حل ہو گی ہے حل۔ اور آپ نے یہ سب اس حد تک کیا کہ لڑکی کا سر بھی پھرا دیا ... اور سب ناچیں ... ہیں ... کے ... ہیں ... سب ایک ہی ... سے ... ہیں ... ہیں ... ہیں

رہی ہے اور وہ بھاری پن اس بات کو محسوس کر رہا تھا جو اسے اچھا لگا تھا اور کیٹی کے بارے میں اس کے جذبات لطیف رہتے جاتے تھے۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ کیٹی کے بارے میں اس کے برتاؤ کے اس انداز کا ایک نہیں نام ہے کہ یہ شادی سے پہلے کی بیتابی ہے جسے [illegible] کہا جاتا ہے اور یہ ان بہترین وقتوں میں سے ہے جو اس جیسے تجربہ کار لوگوں میں کم ہی عام ہیں۔ اسے تو یہ لگا تھا کہ یہ طبیعت اور خوشی اسی نے سب سے پہلے دریافت کی ہے اور وہ اپنی دریافت سے لطف اندوز ہو رہا تھا۔

اگر وہ کسی طرح سے کہہ پاتا کہ کیٹی سے [illegible] اس شام کو بیان نہیں کر رہے تھے اگر وہ کیٹی کے گھر والوں کے نقطہ نظر سے دیکھ سکتا اور وہ جان سکتا کہ اس نے کیٹی سے شادی کی تو اسے بہت دکھ ہوگا تو اسے بڑی حیرت ہوتی اور وہ بھی اس کا یقین نہ کرتا۔ وہ سوچتا تھا کہ ایک ایسی چیز جس سے اس کو اور حاصل کرنے کی [illegible] حاصل ہوتی ہے وہ کبھی بری بھی ہو سکتی ہے اور اس سے بھی کم یقین اسے اس بات کا ہو سکتا تھا کہ کیٹی سے شادی کرنا اس کا فرض ہے۔

شادی کا [illegible] طرح [illegible] صرف یہ کہ خاندانی زندگی پسند نہیں کرتا تھا بلکہ کنواروں کی [illegible] میں وہ عام نقطہ نظر کے مطابق خاندان کو اور خاص طور سے شوہر کی حیثیت کو وہ [illegible] سمجھتا تھا اگر [illegible] روشنی کو اس طرح [illegible] تھا کہ [illegible] میں یا [illegible] میں [illegible] پھر بھی اس شام وہ شیرا نیکی خاندان کے مکان سے نکل کر وہ محسوس کر رہا تھا [illegible] دور [illegible] روحانی [illegible] میں [illegible] تھا [illegible] اس شام نا مضبوط ہو گیا [illegible] اس [illegible] [illegible] [illegible]

...یہ اس نے ...ورسکی سے کہا۔ "ورونسکی نے مسکراتے ہوئے سر ...اور پھر اپنی ماں کے پرانے سے خدمتگار سے مخاطب ہو گیا جو دروازے ہی پر کھڑا تھا۔ "اچھا انفیم یہاں پہنچ گئے۔ اوہ آؤ۔"

ورونسکی کی ماں کا پرانا خادم ...کے ساتھ بھی ایک عام خوشگواری کے ساتھ پیش آتے ہوئے ایک خاص طرح کی ...محسوس کرتا تھا کہ اس کے تصور میں اس کا مالک ...واحد تھا۔

اس نے مسکرا کر ورونسکی کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔ "تو پھر شہزادہ کو ہماری بوی کے لئے ...بندوبست کرنے ہیں؟"

"صبا نین سے پہلے تم ...ورونسکی نے پوچھا۔ "تم کبھی میرے دوست کیرین سے ملے تھے؟" اس نے انفیم سے پوچھا

"کیوں نہیں۔ لیکن وہ پطرس کیوں جلدی چلے گئے۔"

"وہ دوست ہی اچھا نوجوان ہے" ورونسکی نے اپنی بات جاری رکھی "ہے نہ؟"

"میں ...نہیں ...ورونسکی سے ...کیسی ...ہے ...والوں میں ظاہر ہے کہ اس وقت ...سے مستثنیٰ ...ہے ...ہے ...کیونکہ ...وہ ...سے رہتے ہیں 'فضہ کرتے ہیں جیسے وہ سب کو ...کیا چیز محسوس کرانا چاہتے ہوں۔"

"ہاں ہے ایسا ہی" ہے ایسا ہی" انفیم نے خوشی سے ہنستے ہوئے کہا۔

"کیا جلدی آنے والی ہے؟" ورونسکی نے ...کے ایک ملازم سے پوچھا۔

"گاڑی بس آ رہی ہے" ملازم نے جواب دیا

گاڑی کے بالکل قریب آ جانے کا ...ورونسکی نے ...کی ...بھاگ کر ...

...کنڈکٹر نے ...کے لئے ...کھولا ...

...ورونسکی کو ...کے بارے میں ...ورونسکی کو ...

...ہے ...

...ہیں ...

...ورونسکی ...

...ورونسکی ...

...ورونسکی

ایک انداز میں سنبھالے ہوئے نکل گئی کہ حیرت ہوتی تھی۔

"بہت ہی پیاری ہیں" کاؤنٹس نے کہا۔

کبھی اس طرح بھی سوچ رہا تھا جب تک ... وقار قائم اور مکمل نہیں ہو گئی تب تک اس کی نگاہیں اس کے ساتھ ساتھ کہیں بہت دور مسکراہٹ اس کے چہرے پر رہ گئی۔ ... طرح سے اس نے دیکھا کہ کیسے دو ... سے بات کی ... ہاتھ ... اور ... میں ... سے کچھ کہے لیکن ... اس ایسی بات ... اس سے اور ... سے کوئی تعلق نہ تھا اور یہ چیز اسے اچھی نہیں لگی۔

"... آپ ... صحت ... ہے؟" اس نے ماں سے مخاطب ہو کر پوچھا

"... صحت ... ہے ... اللہ ... رہا ... اور ... یوں ... پیاری ہو گئی ہے ... تو بڑی ہی ... ہے"

... چیز ... لگیں جس سے ... اور ... پوتے کی ... کھائی دی ... اس سے ... رک گئی تھیں ... شناسائی خاص عنایت کی

... سے ... ہے ... اگر ... سمجھیں تو ... پتہ ...

... اور ... کاؤنٹس سے ... اطلاع دینے کے ... میں ... کہ سب انتظام ہو گیا ... کاؤنٹس چلنے کے لئے اٹھیں۔

"آیئے آپ لوگ بھی تھک ہو گئے ہیں" ورونسکی نے کہا۔

... ورونسکی نے ماں ... ہاتھ ... ہوئے ... کی ... کہ ... ہو ... لوگ ... سے ... ہو ... ہو ... ہو

نہیں کر سکتیں کہ مجھے تم سے کتنی امید ہے۔"

"اور تمہیں دشمنی کو دوستوں سے جانتے ہو؟" انہوں نے پوچھا۔

"ہاں۔ اور یہ ہے تمہیں ہمیں امید ہے کہ وہ کیٹی سے شادی کرے گا۔"

"اچھا؟" آہستہ سے آنا نے کہا۔ "اچھا تو اب تمہارے بارے میں باتیں کریں۔" انہوں نے اپنا سر جھکتے ہوئے کہا جیسے ان سارے حالات کو دور ہٹانا چاہتی ہوں جو فاصل ہوں اور کل ہو سکتے ہوں۔ "ہاں تو اب تمہارے معاملوں کی بات کریں۔ مجھے تمہارا خط ملا اور بس میں آگئی۔"

"ہاں تمہاری امید بس تمہیں سے ہے" ستی پان ارکلہ نے کہا۔

"تو بتاؤ مجھے ساری بات۔"

اور ستی پان ارکلہ نے بتانا شروع کیا۔

گھر پہنچ کر ارکلہ نے بہن کو آنا "لمحاتی سانس بھر کر ان سے ہاتھ ملایا اور اپنی عدالت کے لئے روانہ ہو گئے

19

جب آنا کمرے میں داخل ہوئیں تو ڈالی چھوٹے ڈرائنگ روم میں ہلکے بھورے بالوں والے ایک گدبدے سے بچے کے ساتھ بیٹھی تھیں جس کی شکل ابھی سے بالکل باپ سے ملتی جلتی تھی اور فرانسیسی کی درسی کتاب سے اس کا سبق سن رہی تھیں۔ بچہ پڑھتے میں اپنے جیکٹ کے ایک بٹن کو جو اس وقت اسے دھاگے سے لٹکا ہوا تھا ہاتھ سے موڑ رہا تھا اور اسے توڑ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔ ماں نے کئی مرتبہ اس کا ہاتھ ٹوک کیا لیکن چھوٹا سا گدبدا ہاتھ پھر بٹن پر جا پڑتا۔ آخر ماں نے بٹن کو نوچ کر جیب میں رکھ لیا۔

"گریشا! اپنا ہاتھ یہیں سے رکھو" ماں نے کہا اور پھر سے اپنی شال اٹھانے لگیں جسے وہ بہت دنوں سے بن رہی تھیں اور ہمیشہ مشغل کے وقت میں اس کو لے کر بیٹھ جاتی تھیں۔ اس وقت وہ بڑی الجھن اور بوکھلاہٹ میں بار بار انگلیوں کو اپکا کر اور پھندے گن گن کر بن رہی تھیں اگرچہ کل تو انہوں نے شوہر سے صاف کہہ دیا تھا کہ انہیں اس سے کوئی سروکار نہیں ہے کہ وہ کیا کر رہی ہیں یا نہیں، پھر بھی انہوں نے آنا کی آمد کے لئے سارے انتظامات کر دیئے تھے اور خود کے چلنے کا انتظار بے چینی سے کر رہی تھیں۔

ڈالی کو اپنا غم کھائے جا رہا تھا اور وہ بالکل اور ہی سوچ رہی تھیں لیں۔ وہ سمجھتی تھیں کہ ان کی بہن آنا پیٹرس برگ کی انتہائی اہم شخصیت کی بیوی اور خود پیٹرس برگ کی "اگر امدام" تھیں اور اس صورت حال کی بنا پر انہوں نے جو کچھ اپنے شوہر سے کہا تھا اس پر عمل نہیں کیا یعنی وہ بھولی نہیں کہ ان کی بہن آدمی ہیں۔ انہوں نے سوچا "آخر آنا کا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ میں ان کے بارے میں تو صرف اچھا ہی اچھا جانتی ہوں اور میرے ساتھ ان کے برتاؤ میں تو میں نے صرف شفقت اور دوستی ہی دیکھی ہے" یہ تو سچ ہے کہ جہاں تک انہیں اپنے پیٹرس برگ کے کارنامے سیاسی بیوی کے ہاں کے تاثرات یاد تھے تو انہیں ان لوگوں کا گھر ہی نہیں پسند آیا۔ ان کی خانگی زندگی کے پورے ڈھانچے میں کچھ حکومت تھا۔ لیکن میں ان سے کیوں ملوں؟ میں۔ کہ وہ مجھے سمجھانے کی کوشش کریں۔" ڈالی نے سوچا "تسکین دینا" سمجھانا اور میسائی مذہب کی تعلیم کے مطابق سب کچھ معاف کر دینا یہ سب میں ہزار بار سوچ چکی ہوں اور اس سب سے کچھ بھی حاصل نہیں۔"

ان سارے دنوں میں ڈالی بچوں کے ساتھ اکیلی رہی تھیں اپنے غم کے بارے میں بات کرنا وہ چاہتی نہیں تھیں اور دل میں جب یہ غم تھا تو ادھر ادھر کی باتیں وہ کر سکتی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ کسی نہ کسی طرح وہ آنا کو سب کچھ بتا دیں گی اور کبھی تو اس خیال سے خوش ہوتیں کہ کیسے بتائیں گی اور کبھی اس بات پر جھنجلا تیں کہ ان سے انہیں کی بہن سے خود اپنی ذلت کی بات کرنی پڑے گی اور ان سے تسکین اور سمجھانے بجھانے کے پند و نصائح سننے پڑیں گے۔

جیسا کہ اکثر ہوتا ہے وہ آنا کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں بار بار گھڑی دیکھ کر دروازے پر نظر کرتی تھیں لیکن بس اسی وقت چوک گئیں جب مہمان پہنچیں انہوں نے تو محض کی آواز بھی نہ سنی بالکل دروازے پر بہاس کی سرسراہٹ اور بچے تو موں کی چاپ سن کر انہوں نے نظر اٹھائی تو رنج اور پریشانی کے ستائے ہوئے بہن کے چہرے پر خوشی نہیں بلکہ حیرت سے آثار نمودار ہوئے انہوں نے لڑکھڑا ہو کر نند کو گلے لگایا۔

"ارے تم آگئیں؟" انہوں نے زبردستی پیار کرتے ہوئے کہا۔

"ڈالی" تمہیں دیکھ کر کتنی خوشی ہوئی ہے!"

"میں بھی خوش ہوں" ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اور آنا کے چہرے کے تاثرات سے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہوئے ڈالی نے کہا کہ وہ جانتی ہیں کہ آنا کے چہرے پر ہمدردی دیکھ کر انہوں نے سوچا "آنا جانتی ہیں۔" "جہاں تک ہو سکے صفائی اور رازداری سے کام لے کر ان کی کوشش میں انہوں نے کہا "آؤ چلیں میں تمہیں تمہارے کمرے میں لے چلتی ہوں۔"

"یہ گریشا ہے؟ میرے خدا کتنا بڑا ہو گیا ہے!" آنا نے کہا اور ڈالی کے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے اسے پیار کیا۔ پھر دو راتیں اور ان کا چہرہ بدل گیا ہو گیا "نہیں، نہیں جانے کی کوئی ضرورت نہیں"

آنا نے اپنا قصاب کھلا "توپی اتاری اور سیاہ گھنگھریالے بالوں کی ایک لٹ کو جو توپی میں الجھ گئی تھی نکالنے کے لئے سر ہلایا اور بالوں کو چھڑا لیا۔

"اور تم تو خوش اور صحت سے دمک رہی ہو" ڈالی نے تلخی و تلخ کے ساتھ کہا۔

"میں؟ ہاں" آنا نے کہا "یا میرے خدا" یا میرے سر پر ڈالی ہم عمر" انہوں نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا جو دوڑتی ہوئی اندر آئی تھی۔ آنا نے لڑکی کو گود میں اٹھایا اور اس کو پیار کیا "تمہی پیاری بچی ہے بہت ہی پیاری ڈالی چلو مجھے بچوں کو دکھاؤ۔"

آنا نے سارے بچوں کو ان کے نام سے پکارا اور انہیں ان کے نام ہی نہیں بلکہ عمر اور پیدائش کے مہینے ان کے کردار اور ان کی بیماریاں تک یاد تھیں اور ڈالی اس کی قدر کئے بغیر نہ رہ سکیں

"تو پہلے بچوں کے کمرے میں" ڈالی نے کہا۔ "افسوس ہے کہ وہ ابھی اس وقت سو رہا ہے۔"

بچوں کو دیکھ بھال کر وہ دونوں ڈرائنگ روم میں کافی پینے بیٹھیں آنا نے پہلے تو ڈالی کی طرف کھینچی پھر اسے دور ہٹا دیا۔

"ڈالی" انہوں نے کہا "انہوں نے مجھے بتایا ہے۔"

ڈالی نے سوچا سی آنا کو کچھ کہنا ہے اور وہ اسی کے لئے تیار ہو رہی تھیں لیکن

"ڈالی میری جان' میں سمجھتی ہوں لیکن اس طرح اپنے آپ کو ہلکان مت کرو۔ تمہارے ساتھ ایسی زیادتی کی گئی ہے' تم اتنی بوکھلا گئی ہو کہ بہت سی چیزیں تم ٹھیک سے دیکھ اور سمجھ نہیں پا رہی ہو۔"

ڈالی دو لمحے خفا سی پڑ گئیں اور پھر دونوں چپ رہیں۔

"کیا کروں' آنٹا' کچھ سوجھ اور سمجھ نہیں رہا۔ میں نے تو بہت سوچا اور مجھے کچھ نظر نہیں آتا۔"

آنٹا سوچ تو کچھ بھی نہ سکیں لیکن اپنی دھاوج کے ہر لفظ پر' چہرے کے ہر تاثر پر ان کا دل تھلا کر رہ جاتا۔

"میں بس ایک بات کہوں گی" آنٹا نے کہنا شروع کیا "میں ان کی بہن ہوں' ان کے کردار کو' سب کچھ جان جانے کی ان کی صلاحیت کو جانتی ہوں" (انہوں نے ہاتھ سے اپنے ماتھے کے آگے اشارہ کیا) "ہر ری طرح سے کسی چیز کی طرف مائل ہو جانے کی صلاحیت کو جانتی ہوں۔ لیکن وہ کسی کی صلاحیت جان میں پہچاننے کی اور پوری طرح توبہ کر لینے کی بھی ہے۔ اب انہیں یقین ہی نہیں آتا' وہ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ جو کچھ انہوں نے دیکھا وہ کیسے کیا۔"

"نہیں' وہ سمجھتے ہیں' ظہیر سمجھتے ہیں۔" ڈالی نے ان کی بات کاٹ دی۔ "لیکن میں۔ تم مجھے بالکل ہی بھول جاتی ہو۔ کیا میرے لئے یہ آسان ہے؟"

"نہیں۔ جب انہوں نے مجھے بتایا تھا تو میں احتراز کرتی رہی کہ تب میں تمہاری حالت کے سارے بھیانک پن کو نہیں سمجھی تھی۔ میں صرف انہیں دیکھ رہی تھی اور اس بات کو کہ خاندان برباد ہو رہا ہے۔ مجھے ان پر ترس آ رہا تھا' لیکن تم سے بات کرنے کے بعد میں عورت کی طرح سمجھ اور دیکھ سکتی ہوں۔ میں تمہارے دکھ کو دیکھ رہی ہوں اور میں تم کو بتا نہیں سکتی کہ مجھے تمہارے لئے کتنا دکھ ہے' لیکن ڈالی' میری جان میں تمہارے دکھ کو پوری طرح سمجھتی ہوں مگر ایک بات پھر بھی میں نہیں جانتی۔ میں نہیں جانتی۔ میں نہیں جانتی کہ تمہارے دل میں اب بھی ان کے لئے کتنی محبت ہے۔ یہ تو تمہیں جانتی ہو۔ کیا اتنی ہے کہ معاف کر سکو یا نہیں ہے۔ اگر ہے تو معاف کر دو۔"

"نہیں" ڈالی نے کہنا شروع کیا لیکن آنٹا نے ان کا ہاتھ چوم کر انہیں کچھ کہنے سے روک دیا۔

انہوں نے کہا "میں اونچی سوسائٹی کو تم سے زیادہ جانتی ہوں۔ میں اسٹیو ایسے لوگوں کو جانتی ہوں کہ یہ لوگ اس کو کیسے دیکھتے ہیں۔ تم کہتی ہو کہ انہوں نے تمہارے بارے میں اس عورت سے بات کی ہو گی۔ ایسا نہیں ہوا ہو گا۔ یہ لوگ یہ بات کرتے ہیں' لیکن اپنی گرہستی اور بیوی سے۔ یہ ان کے لئے مقدس ہوتی ہیں۔ بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ یہ دوسری عورتیں ان کے لئے حقیر ہی رہتی ہیں اور خاندان میں حل نہیں ہوتیں۔ وہ خاندان اور ان عورتوں کے درمیان کوئی ناقابل عبور خط کھینچ دیتے ہیں۔ میں اسے سمجھتی نہیں لیکن یہ ایسا ہی ہے۔"

"ہاں لیکن انہوں نے اسے پیار تو کیا ہو گا۔"

"ڈالی' میری جان' نہیں۔ میں نے اسٹیو کو تب دیکھا تھا جب انہیں تم سے محبت ہو گئی تھی۔ وہ وقت مجھے یاد ہے جب وہ میرے پاس آتے تھے اور تمہارے بارے میں باتیں کر کے روتے تھے اور تم ان کے لئے کیسی شاعرانہ اور کیسی بلند تھیں' اور میں جانتی ہوں کہ جتنے زیادہ دنوں وہ تمہارے ساتھ رہے تم ان کی نظروں میں اتنی ہی بلند ہوتی گئیں۔ ہم لوگ تو ان پر ہنستے تھے کہ وہ ہر لفظ کے بعد جو دیتے تھے "ڈالی بڑی حیرت انگیز عورت ہے' تم ان کے لئے پیدا ہوئی تھیں اور اب بھی ہو۔ اور کسی اور کے لئے یہ کشش ان کے دل میں نہیں۔"

"لیکن اگر یہ کشش پھر سے ہو گئی تو؟"

"نہیں ہو سکتی' جہاں تک میں سمجھتی ہوں۔"

"اچھا تم میری مدد کر سکتی ہو تو میں تو معاف کر دیتی؟"

"میں نہیں جانتی۔ میں طے نہیں کر سکتی۔ نہیں' طے کر سکتی ہوں" آنٹا نے سوچ کر اور دل ہی دل میں صورت حال کو سمجھ کر اور اندرونی تزاویں میں اسے تول کر اصاف کیا "نہیں میں طے کر سکتی ہوں' اگر سکتی ہوں۔ ہاں' میں نے معاف کر دیا ہوتا۔ میں پھر سے ویسی ہی تو نہ ہو سکتی تھی۔ لیکن میں نے معاف کر دیا ہوتا' اور اس طرح معاف کر دیا ہوتا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو' جیسے بالکل کچھ بھی نہ ہوا ہو۔"

"لیکن ظاہر ہے" ڈالی نے جلدی سے ان کا قطع کلام کیا جیسے کوئی ایسی بات کہہ رہی ہوں جو بار بار سوچتی رہی ہوں' "میں تو یہ معافی کیا ہوتی۔ اگر معاف کرنا ہے تو پھر بالکل سے' پوری طرح سے۔ اچھا تو چلو میں تمہیں تمہارے کمرے میں لے چلتی ہوں" انہوں نے کھڑے ہو کر کہا اور راستے میں ڈالی نے آنٹا کو بتایا۔ "میری پیاری میں کتنی خوش ہوں کہ تم آ گئیں' میں کتنی خوش ہوں۔ جی ہلکا ہو گیا' پہلے سے کہیں زیادہ ہلکا۔"

20

وہ سارا دن آنٹا نے کمرے پر ٹالا یعنی الابشکی کے ہاں' اور کسی سے ملیں بھی نہیں حالانکہ ان کے ملاقاتیوں میں سے کئی ایک کو ان کی آمد کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور وہ ان سے ملنے کے لئے آئے۔ وہ سیر سے پہلے کا سارا وقت انہوں نے ڈالی اور بچوں کے ساتھ بتایا۔ بس ڈالی کو ایک رقعہ بھجوایا کہ شام کا کھانا وہ ضرور الابشکی کمرے پر کھائیں۔ انہوں نے لکھا "تو' خدا رحیم ہے۔"

الابشکی نے شام کو کمرے پر کھانا کھایا۔ اور حراد حرکی کے ہاں گئیں اور بیوی نے بھی ان سے باتیں کیں' انہیں "تم" کہہ کر مخاطب کیا اور پہلے وہ نہیں کرتی تھیں۔ یہاں بیوی کے تعلقات میں ظہیر عقد کی ہی رہی لیکن اب ظہیر کی ناکامی ذکر میں آیا اور اسٹیو اور کلارا سے کوئی شناسائی اور صلح صفائی کا امکان نظر آنے لگا تھا۔

کھانے کے دوران ہی کیٹی آئی۔ وہ آنٹا کو نہ جانتی تھی لیکن بہت ہی کم اور اس وقت وہ بن کے پاس اس خوف کے ساتھ آئی تھی کہ پیٹرزبرگ سوسائٹی کی یہ خاتون بن کی سب لوگ تعریفیں کرتے تھے" اس سے پتہ نہیں کس طرح بچ آئیں۔ لیکن آنٹا اور کلارا کو پسند آئی۔ اس نے فوراً ہی دیکھ لیا۔ صاف ظاہر تھا کہ آنٹا اور کیٹی کی طرح صورتی اور ڈالی پر فریفتہ ہو گئیں اور کیٹی کو یہ بھی نہ چلا اور وہ صرف یہ کہ آنٹا سے بہت متاثر ہوئی بلکہ ان سے اسے اس طرح کی محبت ہو گئی جیسی صرف نوجوان لڑکیاں ہی شادی شدہ اور اپنے سے بڑی عمر کی عورتوں سے کر سکتی ہیں۔ آنٹا کسی طرح سے بھی نہ اپنی سوسائٹی کی عورت تھیں نہ اٹھ سال کے بیٹے کی ماں۔ اگر ان کی آنکھوں میں ایک سنجیدگی اور کبھی کبھی تھکن نہ نظر آتی' جس سے کیٹی کو بڑی حیرت ہوئی اور وہ ان کی طرف اور کھنچ گئی' تو ان کی حرکات و سکنات کے پھرتیلے پن' تازگی اور ان کے چہرے کے مستقل جیالے پن کی وجہ سے وہ کبھی مسکراہٹ کی صورت اختیار کر لیتا تو کبھی آنکھوں سے چمکنے لگتا' کیٹی نے تو نہیں بس میں سال کی لڑکی سمجھا ہوتا۔ کیٹی نے محسوس کیا کہ آنٹا بالکل سیدھی سادی تھیں اور وہ کچھ بھی چھپاتی نہیں تھیں لیکن ان کے اندر کوئی دوسری ہی بلند تر دنیا تھی جس کی دلچسپیاں بڑی پیچیدہ اور شاعرانہ تھیں جن تک اس کی پہنچ نہ ہو سکتی تھی۔

کھانے کے بعد جب ڈالی اپنے کمرے میں چلی گئیں تو آنٹا جلدی سے کھڑی ہو گئیں اور بھائی کے پاس

پہنچیں جو سکاربی رہے تھے

"استیوا" اس نے بھائی کو خوش خوش آنکھ مارتے ہوئے اس پر صلیب کا نشان بناتے ہوئے اور آنکھوں سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "جاؤ اور خدا تمہاری مدد کرے۔"

انہوں نے آنا کا مطلب سمجھ کر سکار پیٹھ پر اور دروازے سے باہر چلے گئے۔

جب ان کی ہاں اکیلا رہ گئی تو وہ صوفے پر واپس آگئیں جہاں وہ پہلے پیروں سے گھری بیٹھی تھیں یہ نہیں کہ ان کے پاس سے کچھ بھاگا تھا بلکہ ان کی چھوٹی سے پیار کرتی ہیں اس وجہ سے کہ وہ خود ہی میں ہر وقت خاص، نیا محسوس کرتے تھے اور پھر جیسا کہ بچوں کے ساتھ ہوتا ہے باقی چھوٹے بھی آتا سے پہلے ہی سے ان کی چھوٹی سے پہلے تو بچوں سے کہیں بڑے اور ان میں آپس میں ایک قسم کا کھیل شروع ہو گیا تھا جو ان کی چھوٹی کے سب سے قریب جسے اب ان کو چھو سکتا ہے ان سے چھوٹے بچوں کو چھو سکتا ہے اس کے ساتھ کھیل سکتا ہے یا ہم سے کم ان کے سایے کی بھالری کو چھو سکتا ہے۔

"اچھا چھا جیسے ہم پہلے بیٹھے تھے" آنا نے کہا اور بچوں کو اپنی جگہ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

اور پھر آنا نے پہلے اپنے ہاتھ سے بچوں کے ہاتھ پر ہاتھ مارے اور ان سے سر پر ہاتھ رکھ کر خوشی سے اس کا چہرہ اوجھل اٹھا۔

"تو اب ہاں کب ہو گی؟" انہوں نے کیٹی سے پوچھا۔

"اگلے ہفتے یہ ان کی بہت سی ہاں میں سے ایک ہے جس میں ہمیشہ خوشی کی ہاں ہوتی رہتی ہے"

"یہ ہاں میں ہمیشہ خوشی کی ہاں ہوتی ہے؟" آنا نے خوش ہی سے مذاق اڑانے کے انداز میں کہا۔

"جب سے میں نے ہاں ہونے میں ہمیشہ سے ہاں ہمیشہ خوشی کی ہاں ہوتی ہے اور میں نے ہاں ہی ہے اور میرے خیال سے ہاں ہمیشہ سے کیلی رہتی ہے۔ کیا واقعی آپ نے نہیں دیکھا؟"

"میں نے ہاں ہونے والے بچوں کو ہمیشہ خوشی کی خوشی ہی ہوتی ہے" آنا نے کہا اور اس نے اس بات میں اس کی تصدیق کی ہاں کہ "یہ دولت نہیں ہوں گی" میرے کے بس ایسے ہاں ہوتے ہیں جہاں سے کیلی اور گفت و شنید سے کم ہوتی ہے۔"

"آپ کے لئے ہاں میں سے کیلی کیسے ہو سکتی ہے؟"

"بھلا میرے لئے ہاں میں سے کیلی کیوں نہیں ہو سکتی؟" آنا نے پوچھا

کیٹی نے دیکھ لیا کہ آنا جانتی ہیں کہ کس طرح کا ہاں ہونے والا ہے۔

"[illegible] سب سے اچھی ہوتی ہیں"

آنا کو شرما آ گیا تھا۔ وہ گلابی ہو گئیں اور بولیں:

"اول تو کبھی نہیں اور دوسرے اگر ایسا ہو بھی تو میرے لئے اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟"

"آپ اس ہاں میں جائیں گی؟" کیٹی نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ جانا ہی نہیں ہو گا" انہوں نے کہا "لیکن اگر مجھے بھی دعوت

دی گئی ہو تو ان کی سفید بیٹی انگلی کے سرے پر آسمانی سے گھوم رہی تھی۔

"اگر آپ آئیں تو مجھے بڑی خوشی ہو گی۔ میرا اتنا جی چاہتا ہے کہ آپ کو کسی ہال میں دیکھوں۔"

"اگر جانا ہوا تو کم سے کم مجھے اس خیال سے تو تسکین ہو گی کہ اس سے آپ کو خوشی ہو رہی ہے۔ مگر بیٹا، ہال مت کھینچو، وہ سب ویسے ہی الجھے ہوئے ہیں" انہوں نے بالوں کی ایک اگلی ہوئی لٹ کو ٹھیک کرتے ہوئے کہا جو اس سے کھیل رہا تھا۔

"میں آپ کو کاسنی لباس میں تصور کرتی ہوں۔"

"خاص طور سے کاسنی کس وجہ سے؟" آنا نے مسکرا کر پوچھا۔ "اچھا بچو، جاؤ اب، جاؤ، سنا تم لوگوں نے، مس ہول چائے پینے کے لئے بلا رہی ہیں" انہوں نے بچوں کو اپنے سے الگ ہٹاتے ہوئے اور انہیں کھانے کے کمرے کی طرف روانہ کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں جانتی ہوں کہ آپ مجھے ہال میں کیوں بلا رہی ہیں۔ آپ اس ہال سے بہت زیادہ کی توقع کر رہی ہیں اور آپ کافی چاہتا ہے کہ سب لوگ وہاں ہوں، سب لوگ شرکت کریں۔"

"آپ کیسے جانتی ہیں؟ ہاں۔"

"ارے! آپ کی جیسی عمر بھی کتنی اچھی ہوتی ہے" آنا نے اپنی بات جاری رکھی "میں جانتی ہوں اور مجھے بھی یاد ہے یہ کہنا کہ اس طرح کی ہو ہو شروع کے پہاڑوں پر چھائی رہتی ہے یہ کمرہ ہر چیز اس بار بہت وقت دھاوا بول لیتی ہے۔ اب بچپن ختم ہونے والا ہو اب اور اس ریت، مسرت اور خوشی سے بھرے ایک راستہ نظر آتا ہے جو تنگ سے تنگ ہوتا جاتا ہے جس پر چلتے ہوئے خوشی بھی ہوتی ہے اور درد بھی کتنا ہے حالانکہ یہ راہداری روشن بھی ہوتی ہے اور خوبصورت بھی۔ کیا اس سے ہو کر نہیں گزرا؟"

کیٹی چپ چاپ مسکراتی رہی۔ "میں روانی میں سے کیسے گزروں؟ انتظار چاہتا ہے ہاں سے ہاں کے درمیان کے بارے میں بتاؤ۔" کیٹی نے شہزادی کیسی کے شہزادہ رومیو کی غیر شاعرانہ شکل و صورت کو یاد کرتے ہوئے سوچا۔

آنا نے اپنی بات جاری رکھی "مجھے کچھ کچھ معلوم ہے۔ استیوا نے مجھے بتایا اور میں آپ کو بتا رہی ہوں کہ مجھے سب اچھے لگے۔ میں اسٹیشن پر روشنی سے ملی تھی۔"

"اچھا، وہ مجھے وہاں؟" کیٹی نے شرم سے گلابی ہوتے ہوئے پوچھا "اور استیوا نے آپ کو کیا بتایا؟"

"استیوا نے مجھے سب کچھ بتایا۔ اور مجھے بڑی خوشی ہو گی اگر یہ ہو جائے۔ کل میں نے روشنی کی ماں کے ساتھ سفر کیا تھا" وہ کہتی ہیں "اور ماں کے بارے میں بات کرتے تعلق ہی نہیں ہوتا۔ سب سے اچھا بیٹا ہوتا ہے۔ میں جانتی ہوں ماؤں کتنی جانبدار ہوتی ہیں لیکن۔"

"ان کی ماں نے آپ کو کیا بتایا؟"

"ارے بہت کچھ اور میں جانتی ہوں کہ وہ اس بیٹے کو سب سے زیادہ چاہتی ہیں پھر بھی صاف نظر آتا ہے کہ وہ ہیں کسی [illegible] مثلاً انہوں نے [illegible] روشنی چاہتے تھے [illegible] ہاں ہو [illegible] آپ ہاں ہو [illegible] دوسری ہیں میں انہوں نے ایک عورت کو اپنی میں دیکھا ہے جو [illegible] ہیں۔" آنا نے مسکراتے ہوئے اور ان دو سو دلوں کو یاد کرتے ہوئے کہا جو روشنی نے اسٹیشن پر دیکھے تھے

لیکن اس دن سرووں کا ذکر نہیں کیا۔ پتہ نہیں کیوں انہیں اس کو یاد کر کے خوشی نہیں ہوئی۔ وہ محسوس کرتی تھیں کہ اس میں کوئی بات ایسی تھی جس کا تعلق خود اس سے تھا اور جو نہ ہونا چاہئے تھا۔

"اس کی ماں نے مجھ سے بہت کہا کہ میں آؤں" آنا نے کہا۔ "اور مجھے بھی بڑی بچی سے مل کر خوشی ہوگی۔ کل ان کے پاس جاؤں گی۔ مگر شکر ہے یہ اکیلا کمرہ ہے۔ ٹوائی کے کمرے میں تھرمے ۳ سوں نے بات کرنے ہوئے کھڑے ہو کر کہا اور کیٹی کو لگا کہ وہ کسی بات سے ناخوش ہیں

"نہیں میں پسند نہیں کیا؟" چائے ختم کر کے دو ڈکر پھر بھی آنا کے پاس آتے ہوئے چلائے

"سب ایک ساتھ!" آنا نے کہا اور جو دیکھا کہ اس نے بچوں کو ایک ساتھ دونوں ہاتھوں میں بھر کر بچپن کی خوشبوؤں سے بھیگی چاندی اس پوری بھیڑ کو فرش پر لوٹا گیا۔

۱۲

بڑے لوگوں کی چائے کے وقت ٹوائی اپنے کمرے سے نکلیں۔ استی پان ارکاد تنگ ان کے ساتھ نہیں نکلے۔ وہ بیوی کے کمرے سے پیچھے کے دروازے سے چلے گئے ہوں گے۔

"مجھے امید ہے کہ تم کو اوپر نہیں لگے گی" ٹوائی نے آنا سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میرا جی چاہتا ہے کہ تم کچھ عرصہ رکو۔ پھر ہمیں اور بھی ہوں گے۔"

"ہمارے سوال کر کے میرے بارے میں تم فکر نہ کرو" آنا نے ٹوائی کے چہرے کو غور سے دیکھتے اور یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ صلح ہوئی یا نہیں ہوئی۔

"یہاں تمہارے لئے ابھی بھی زیادہ ہوگا" ٹوائی نے مخاطب ہوا۔

"میں تم سے کہتی ہوں کہ میں ہر جگہ اور ہمیشہ سو جاتی ہوں جیسے بچہ کی طرح۔"

"کیا بات ہے؟" استی پان ارکاد تنگ نے اپنے کمرے سے نکل کر ہی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

ان کے لہجے سے کیٹی اور آنا دونوں فوراً سمجھ گئیں کہ صلح ہو گئی۔

"میں آنا کو بچے لانا چاہتی ہوں لیکن بڑے ناگے پڑیں گے ہو کوئی اور نہیں کر سکتا' مجھے خوشی کرنا ہو گا" ٹوائی نے شوہر کی طرف مخاطب ہوا۔

"خدا جانے پوری طرح صاف ہو گیا کہ نہیں؟" آنا نے ٹوائی کا سر اور پر سکون لہجہ سن کر سوچا۔

"اوہ' بس ہوا ٹوائی' خواہ مخواہ کے لئے مشکل پیدا کرتی ہو" شوہر نے کہا۔ "تم چاہو تو میں سب کر دوں۔"

"ہاں ضرور صاف ہو گیا ہو گا" آنا نے سوچا۔

"جانتی ہوں تم کیسے سب کرو گے" ٹوائی نے جواب دیا "ماتویئی سے کرنے کو کہو گے جو اس سے کیا ہی نہیں جا سکتا' خود چل دو گے اور وہ سب گڑبڑ کر دے گا" اور یہ کہتے ہوئے ٹوائی کے ہونٹوں کے کونوں پر مذاق اڑانے والی ان کی مخصوص مسکراہٹ سے شکنیں پڑ گئیں۔

"پوری طرح سے بالکل صاف ہو گیا' پوری طرح سے" آنا نے سوچا" شکر ہے خدا کا" اور اس بات سے خوش ہو کر کہ وہ اس کا سبب تھیں ٹوائی کے پاس گئیں اور انہیں پیار کر لیا۔

"بالکل نہیں' آخر تم مجھے اور ماتویئی کو اتنا حقیر کیوں سمجھتی ہو؟" استی پان ارکاد تنگ نے خلیف ہی

مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا ہے کہا۔

پھر شام کھرالی پیشہ کی طرح شوہر کے سلسلے میں تھوڑا مذاق اڑانے کا انداز اختیار کئے رہیں اور استی پان ارکاد تنگ مطمئن اور خوش رہے لیکن بس اتنا ہی کہ یہ ظاہر ہو کہ وہ معاف کر دیئے جانے کے بعد اپنا قصور بھول گئے ہیں۔

سادے مگر لوبیے اور مچھلی کھرانے میں چائے کی میز کے گرد شام کی خاص طور سے پر مسرت اور خوشگوار گھریلو بات چیت ایک واقعے سے ٹوٹ گئی جو بظاہر تو سادہ سا تھا لیکن یہ سادہ سا واقعہ پتہ نہیں کیوں سب کو عجیب لگا۔ سیڑھیوں پر گھر کے مشترکہ ملازمتوں کی باتیں کرتے کرتے آنا جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

انہوں نے کہا "ان کی تصویر میرے پاس اہم ہے۔ اور مجھے ہاتھ میں اپنے سرخ ڈاکی تصویر بھی رکھنا ہوگی" انہوں نے اپنی ہی فہم مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

دس بجے کے قریب' جب وہ عام طور سے بچے سے رات بھر کے لئے رخصت ہوتی تھیں اور اکثر ال میں جانے سے پہلے اسے بہت سی ضروری ہدایتیں دیتی تھیں' ان کا جی اداس ہو گیا کہ وہ اس سے اتنی دور ہیں۔ اور لوگ جو بچہ کی بھی چیز کے بارے میں باتیں کرتے ہیں' ان کے خیالات بار بار اپنے گھنگھریالے بالوں والے سرخ ڈاکی کے پاس پہنچ جاتے۔ ان کا جی چاہ رہا تھا کہ اس کے فوٹو کو دیکھ کر اس کے بارے میں باتیں کریں۔ اور جیسے ہی انہیں پسلا جمائی آئی وہ کھڑی ہو گئیں اور اپنی سبک اور تھکم چال سے الم لیٹے روانہ ہو گئیں۔ اوپر ان کے کمرے میں جانے والی سیڑھیاں گھر کے اندر آنے والی بڑی اور گرم سیڑھیوں کے بیچ کے پر سے جاتی تھیں۔

جیسے ہی دروازہ انگلدوم سے نکلیں اس وقت صدر دروازے کی گھنٹی سنائی دی۔

"یہ کون ہو سکتا ہے؟" ٹوائی نے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ کوئی اتنی جلدی نہیں سکتا اور دوسرے کسی کے آنے کے لئے دیر ہو چکی ہے" کیٹی نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کوئی تار لے کر آیا ہو گا" استی پان ارکاد تنگ نے کہا۔ اور جب آنا سیڑھیوں کے پاس پہنچی تھیں تو نوکر آنے والے کے بارے میں خبر دینے دوڑا ہوا اوپر آ رہا تھا اور آنے والا ہال لیمپ کے پاس کھڑا تھا۔ آنا نے جیسے ہی اور اوردشکی کو پہچان لیا اور ان کے دل میں خوشی اور اس کے ساتھ ہی ایک عجیب سے احساس نے کروٹ لی۔ وہ اور کوٹ اتارے بغیر ہی کھڑا تھا اور جیب سے کچھ نکال رہا تھا۔ اور جس وقت آنا سیڑھیوں کے بیچ کے جھکے کے برابر پہنچیں تو اس نے نظریں اٹھائیں' انہیں دیکھا اور اس کے چہرے پر کچھ عجیب اور خوف کے سے آثار پیدا ہو گئے۔ آنا سرکور اسا جھکا کر اوپر چلی گئیں اور ان کے پیچھے سے استی پان ارکاد تنگ کی بلند آواز سنائی دی جو اس سے اندر چلنے کو کہہ رہے تھے اور وردشکی کی نپی' نرم اور پر سکون آواز' جو انکار کر رہا تھا۔

جب آنا اوپر پہنچ گئیں تو وردشکی جا چکا تھا اور استی پان ارکاد تنگ بتا رہے تھے کہ وہ اس لڑکے کے بارے میں کچھ معلوم کرنے آیا تھا جو وہ لوگ کل باہر سے آنے والی ایک مختار نصیحت کو دے رہے تھے۔ انہوں نے اضافہ کیا کہ "وہ کسی طرح اندر آنا ہی نہ چاہتا تھا۔ کچھ عجیب سا آدمی ہے۔"

کیٹی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ سرخ ہو گئی تھی کہ اس وہ اکیلی ہی جانتی ہے کہ وہ کیوں آیا تھا اور کس وجہ سے اندر نہیں آیا۔ اس نے سوچا "وہ ہمارے ہاں گئے ہوں گے اور وہیں وہاں نہیں ملی تو سوچا کہ میں یہاں ہوں گی'

سے سر پر اپنے بالوں کی طرح کی ہوئی تھیں۔ اس کے سفید ہاتھوں پر ان کی شکل کو خراب کئے بغیر جو لمبے دستانے تھے ان کے تینوں بٹن اچھی طرح لگے ہوئے تھے اور نیچے نہیں تھے۔ ہلکا کالا سیاہ مخمل تسمہ بڑی ہی دلفریبی و طلاقت سے اس کی گردن میں پڑا ہوا تھا۔ یہ مخمل تسمہ بہت ہی دلکش تھا اور گہرے آئینے میں اپنی گردن کو دیکھتے ہوئے کیٹی نے محسوس کیا تھا کہ یہ تسمہ کسی چیز کی طرف اشارہ کر رہا تھا۔ کسی دوسری چیز میں تو شاید شک بھی کیا جا سکتا ہو لیکن مخمل کی تسمہ واقعی بہت ہی دلکش تھا۔ یہاں ہال میں بھی کیٹی نے جب اس کے تو آئینے میں دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آگئی۔ عریاں کندھوں اور بانہوں میں کیٹی نے سنگ مرمر کا سا لمس اپنی محسوس کیا اور یہ احساس اسے خاص طور سے پسند تھا۔ آنکھیں چمک رہی تھیں اور سرخ ہونٹ اپنے جاذب نظر ہونے کے احساس پر مسکرائے بغیر رہ سکے تھے۔ ابھی وہ ہال میں داخل ہو کر شوں اور جیتوں اور لیس میں پھنسی ہوئی رنگ برنگی حوریں کی بھیڑ تک۔ پہنچی بھی نہ پائی تھی جو ناچنے کے لئے مدعو کئے جانے کا انتظار کر رہی تھیں (کبھی ہوا اس بھیڑ میں کمی۔ کمزوری ہوتی تھی) کہ اسے والٹز کے لئے مدعو کیا گیا اور اسے بہترین ہم رقص ہال ناچ کے نظام مراتب میں سب سے ہم اور ہال ناچوں کے ممتاز معلم 'میجر مکمل' شادی شدہ وجیہ اور ورزشی قد و گیسو رکھنے والا کورسوشکی سے مخاطب ہوا۔ ابھی بھی اس نے کاؤنٹس بابا کو چھوڑا تھا اس کے ساتھ اس نے والٹز ناچا تھا اور پھر اپنی حکمت عملی ان چند جوڑوں پر آئینہ نظر ڈال کر جو ناچنے لگے تھے، اس نے ہال میں کئی ہوئی کیٹی کو دیکھا اور ہال رقصوں کے مخصوص سلسلہ رفتاری کے ساتھ وہ کیٹی کی طرف بڑھا اور اس کو تعظیم کر کے اس سے پوچھے بغیر ہی کہ وہ ناچنا چاہتی بھی ہے یا نہیں اس سے کیٹی کی پتلی کمر کو محیط کرنے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔ کیٹی نے ادھر ادھر دیکھا کہ کسی کو پتا تھا دے رہی ہے یا نہیں۔ پھر مسکرائیں اور بڑھ کر انہوں نے ہاتھ ملا لیا۔

"کتنا اچھا ہوا کہ آپ بروقت آگئیں" کورسوشکی نے اس کی کمر میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔ "پتہ نہیں ہم کمبخت نا لوگوں کا طریقہ ہے۔"

کیٹی نے اپنا بایاں ہاتھ کو ٹھ دے کر اس کے کندھے پر رکھا اور ہلکی گرگابیوں میں چھوٹے چھوٹے پاؤں خوب چکنے پولی فرش، تھری سٹیک پیں اور ہموار سے موسیقی کی تھاپ پر رقص ہو گئے

کورسوشکی سے والٹز کے ابھی ست قدموں میں گنتے ہوئے اس نے کہا "آپ کے ساتھ ناچنا تو آرام لوٹنے کی طرح ہے۔ کتنا سٹیک ہیں اور ہر ہفتہ ہوں (33) پ [illegible] سے کیٹی سے بھی دن ہا جو ہلکا بھی اچھے واقف کاروں سے کیا کرتا تھا۔

بیٹی اس کی تعریف پر مسکرائی اور اس کے کندھے کے اوپر سے ہال کا جائزہ لینے لگی۔ وہاں روم کے ہال نوواردوں میں سے تھی جس کے لئے ہار سے چہرے ایک ہی معمور سی نظر میں محسوس ہوتے ہیں۔ وہاں ناچوں میں اس نظر سے بچا جا سکتا ہے والی لڑکی بھی جس کے لئے ہار سے چہرے اتنے جانے پہچانے ہوتے ہیں کہ وہ اوب چکی ہو۔ بلکہ وہاں دونوں قسموں کے بیچ میں تھی اور بے اعتنائی میں ہونے کے ساتھ ساتھ بے چینی سے آپ پر ظاہر تھا کہ وہ دیکھ بھی رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ ہال کے باہر کی گھومتی ہوئی سیڑھیوں سے چند نوجوان سوسائٹی کے چند نوجوان جن کی ڈیوٹی آنے کی تھی ہیں پر رہی تھی ادھر

لیکن یہاں اور نہیں آئے اس لئے کہ سوچا ہو گا ہو چکی ہے اور آنا بھی یہاں ہیں۔"

سب نے کچھ کہے بغیر ایک دوسرے کو دیکھا اور آنا کا البم دیکھنے لگے۔

[illegible] میں بڑی عمر معمولی [illegible] تھی۔ [illegible] ایک محض اپنے دوست کے پاس سادھے تو ایک ذہنی کی معلومات محدود [illegible] وہ ہوگا۔ [illegible] اور کمرے کے اندر نہیں آیا۔ لیکن سب کو یہ بات بڑی عجیب لگی اور سب سے زیادہ عجیب اور ناگوار آنا کو لگی

22

[illegible] اس کے ہاتھ [illegible] اور [illegible] میں سماں ہوئی بیڈ میوں [illegible] اس کے دونوں طرف پھولوں کی [illegible] سرخ لفافوں [illegible] چودہ [illegible] تھے [illegible] وہاں اس [illegible] شریف میں ہو [illegible] ہال سے [illegible] ہوا محسوس [illegible] رہی تھی جیسی تسمہ کی گھنٹیوں سے بچتے ہے [illegible] [illegible] پھولوں [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] تھیں تب [illegible] [illegible] [illegible]

دیکھ رہے تھے اور وہاں اس کی نظر استیفن پر پڑی اور پھر اس نے آنا کے نفیس قد و قامت اور سر کو دیکھا۔ وہ سیاہ مکمل لباس پہنے تھیں اور وہ بھی وہیں تھے۔ کیٹی نے انہیں اس شام کے بعد سے نہیں دیکھا تھا جب اس نے لیوں سے انکار کیا تھا۔ اس نے پی روم میں نظروں سے انہیں اور اپنا لیا تھا۔ یہ بھی دیکھ لیا کہ وہ اسی کی طرف دیکھ رہے تھے۔

"تو پھر ایک دور اور؟ آپ تھکیں تو نہیں؟" کورسوشکی نے ذرا ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ شکریہ قبول فرمایئے۔"

"میں آپ کو کچھ ہرے چلوں؟"

"لگتا ہے کہ کاؤنٹیس بیاٹریس پیرے مجھے ان کے پاس لے چلے۔"

"جہاں آپ حکم دیں۔"

اور کورسوشکی نے دائیں طرف گھومتے ہوئے آخری قدموں کو ذرا سست کر کے "ہال کے بائیں ہاتھ والے حصے" سے "ہال کے بائیں ہاتھ والے حصے" یا "بائیس (34) سے ام" یا "بائیس (34) سے ام" کہتے ہوئے اور کبھی کبھی اور کبھی کبھی

دونوں میں کوئی خاص بات چیت نہیں ہوئی۔ دھندلکے کے ساتھ بھی کورو شکی میاں بیوی کے بارے میں باتیں ہوتیں جس طرح ورو شکی نے بڑے دلچسپ اور جذبات سے بھرے انداز میں کہا کہ دونوں چالیس سال کے بڑے پیار بھرے ساتھ میں تو کبھی اس پبلک لائبریری میں نہیں گئے جو ہمارے محلے کے بالکل قریب ہے۔ اس ایک بار کیٹی کو بات چیت میں شدید دلچسپی پیدا ہوئی جب ورو شکی سے لیوین کے بارے میں پوچھا کہ وہ یہاں ہیں یا نہیں اور یہ بھی کہا کہ لیوین سے بہت ملنا چاہتے ہیں لیکن بار بار ٹیلی فون کرنے سے ڈرتے ہیں۔ کیٹی کو اس سے بہتر شناسائی کے لئے اس سے بہتر موقع نہیں مل سکتا تھا۔ وہ اٹھ کر ٹیلی فون کی طرف گئی اور لیوین کے ہوٹل کا نمبر ملانے لگی۔ ورو شکی کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ بہت پریشان نظر آنے لگا۔ کیٹی کو اس سے بہت ہمدردی ہوئی۔ اسے لگ رہا تھا کہ ورو شکی کو اس ملاقات کی بہت ضرورت ہے اور یہ کہ اس ملاقات کے لئے اس سے بہتر شخص کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس نے ورو شکی کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں ایک چمک دیکھی۔ ورو شکی کو اس ملاقات کا بے چینی سے انتظار تھا۔ کیٹی نے لیوین کے ہوٹل کا نمبر ملایا اور ورو شکی کی طرف دیکھا۔ ورو شکی کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اس کی آنکھوں میں ایک روشنی سی آ گئی۔ اس نے اپنے ہونٹ بھینچ لئے اور سر ہلا کر کیٹی کو اشارہ کیا کہ وہ لیوین کے بارے میں کہہ دے کہ وہ یہاں نہیں ہیں۔ کیٹی کے چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیل گئی جس نے پورے ہال کو روشن کر دیا اور ہر چیز کو اس کے لئے کہ آلود بنا دیا جس اس کی شخصیت کے سخت کھنچاؤ نے اسے سنبھالے رکھا اور اس سے وہ کردار ادا کروایا جس کا اس نے تقاضا کیا تھا۔ وہ ہنستی رہی، سوالوں کے جواب دیتی رہی، باتیں کرتی رہی، یہاں تک کہ مسکرائی بھی رہی۔ لیکن مزدور کا شروع ہونے سے پہلے جب کرسیوں اس کے لئے رکھی جا رہی تھیں اور کئی ہم رقص جوڑے ہال سے باہر ہال میں آنے لگے تھے تو کیٹی پر ناامیدی اور ہراس کا ایک حملہ طاری ہوا۔ وہ پانچ لوگوں سے انکار کر چکی تھی اور اب وہ مزدور کا نہیں ناچ رہی تھی۔ بلکہ یہ امید بھی۔ تھی کہ کوئی اسے مدعو بھی کرے گا اس لئے کہ اس معاشرے میں بہت زیادہ کامیابی حاصل ہوئی تھی اور کسی کو یہ نہیں پتہ تھا کہ وہ تھکن سے نڈھال ہو کر ناچ سے دستبردار ہو گئی ہے۔ ماں سے یہ کہنے کی ضرورت تھی کہ اس کی طبیعت ٹھیک نہیں اور وہ گھر چلی جائے۔ لیکن اس میں اتنی طاقت نہ تھی۔ وہ خود کو بالکل ہی بیکار ہوا محسوس کر رہی تھی۔

وہ چپکے سے بال روم کے دوسرے سرے پر چلی گئی اور اس کا سایہ اس کے پاؤں کی طرح اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ ایک دبلا سا لڑکا یونیفارم پہنے ہوئے اس کے پاس آیا اور اس سے گانے کی دھن کی تانوں میں ڈوب گیا اور دوسرے میں اس سے پتلا سنبھالا اور پھولا پھولا سا جوڑا اس کے سامنے آ کر رکا۔ اس کے چہرے پر خوشی سے چمک آ گئی۔ وہ ایک ایسی تتلی کی طرح لگ رہی تھی جو اس بھی گھاس پر بیٹھ چکی ہو اور اپنے دھنک کے سے رنگوں والے پر کو تول کر اس پھیلے ہوئے پتے پر بیٹھنے ہی والی ہو۔ کیٹی اس کے باوجود بھی کہ لیوین کا سیدھی نے اس کے دل کو توڑ دیا تھا۔

"شاید ہو سکتا ہے میں غلطی کر رہی ہوں، ہو سکتا ہے ایسا کچھ نہ ہوا ہو؟"

اور اس نے جو کچھ دیکھا تھا اسے سب بھول گئی۔

"کیٹی یہ کیا ہو رہا ہے؟" کاؤنٹس ورونسکی نے کیبن پر دبے پاؤں اس کے پاس آ کر کہا۔ "یہ تو میری بالکل سمجھ میں نہیں آتا۔"

کیٹی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ وہ جلدی سے کھڑی ہو گئی۔

"کیٹی تم مزدور کا نہیں ناچ رہی ہو؟"

"نہیں، نہیں" کیٹی نے آنسوؤں سے بھرائی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

"اس نے میرے سامنے ان کو مزدور کا لئے بلایا" کاؤنٹس ورونسکی نے یہ جانتے ہوئے کہا کہ کیٹی سمجھ جائے گی کہ "اس" اور "ان" کون ہیں۔ "میں نے کہا آپ کس شیرینی کے ساتھ کہیں ناچ رہے ہیں؟"

"کوئی فرق میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا" کیٹی نے جواب دیا۔

خود اس کے علاوہ اس کی حالت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کوئی نہیں جانتا تھا کہ کل اس نے ایک ایسے شخص کو ٹھکرایا ہے جس سے شاید وہ محبت کرتی تھی اور ٹھکرایا بھی اس لئے کہ اس سے بہتر کسی کو پا سکے۔

کاؤنٹس اور مسز ہنٹر نے اور سوشکی کو تسلی دی جس کے ساتھ وہ بہت وقت گزارنے والی تھیں اور اس سے کہا کہ وہ کیٹی کو بھلانے کے لئے جدوجہد کرے۔

کیٹی پہلے تو بے حد ناراض تھی اور کچھ بات کرنے کی ضرورت نہیں پڑی اس لئے کہ اور سوشکی بار بار اپنی نصیحت میں سب کچھ لکھ بھیجتی تھی۔ اور ورنسکی کے لئے دھڑکتا ہوا دل اور اپنا تڑپتا ہوا وجود لئے کیٹی کے قابل ہو گئی تھی۔ اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرائے تو پہلی ہی نظر میں ورنسکی اور کیٹی دونوں کی حیثیت سے ایک دوسرے کو پہچان گئے۔ ورنسکی اور کیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا اور جب وہ ناچ کے جوڑوں کی حیثیت سے ایک دوسرے سے ٹکرائے تو پہلی ہی نظر میں ورنسکی اور کیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا اور کیٹی کے لئے یہ بھی اس پر پھٹ پڑی ہے۔ اس نے دیکھا کہ ورنسکی اس کے ہال میں خود کو خلوت میں محسوس کر رہے ہیں اور ورنسکی کے چہرے پر جو کیفیت تھی وہ اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ وہ اپنی اور کھوئے کھوئے پن کی کیفیت میں تھا۔ وہ اس کے چہرے پر ہاتھ رکھے ہوئے تھا اور خود کو محفوظ محسوس کرتا ہے۔

کیٹی نے ورنسکی کے چہرے پر کسی مسکراہٹ کا انتظار کیا وہ کسی نہ کسی طرح تو ورنسکی کی توجہ حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اس کی ہر ادا ورنسکی کو اپنے پہلو میں بٹھانے کے لئے تھی۔ اس نے اپنے ہاتھ کو ورنسکی کے ہاتھ پر رکھ دیا وہ اپنے سادہ سے لباس میں بہت ہی نفیس لگ رہی تھی۔ اس نے اپنے گھر سے چلتے وقت نفیس سے نفیس زیور پہنا تھا اور اس کی موتیوں کی مالا اس کی گردن میں بہت نفیس لگ رہی تھی۔ اس نے اپنے بالوں میں نفیس سے نفیس پھول سجائے تھے اور اس کے ہاتھوں کی رنگا رنگ سبز رنگ کی چوڑیاں اس کی کلائی میں بہت خوبصورت لگ رہی تھیں اس کی کلائی میں کوئی چیز بھی ایک اور سجاوٹ کی تھی۔

کیٹی پتے کے معاملے میں اس کی ذہانت کام کر گئی اور اس کا ذہن بھی رہا، کہ اس کا ہونا کیا معنی رکھتا ہے کیٹی خود کو بالکل بچا ہوا محسوس کر رہی تھی اور اس نے چہرے سے یہ جان لیا کہ کسی اور کا ہونا جسے وہ ورنسکی نے اسے منع کر دیا ہے اس سے ٹکرا ہے ہو سے دیکھا اور اس نے کچھ نہ پوچھا ہاں نہیں وہ بالکل ہی بھولی ہوئی تھی۔

"بہت ہی اچھا ہاں ہے" ورنسکی نے کچھ نہ کچھ کہنے کی خاطر اس سے کہا۔

"ہاں" کیٹی نے جواب دیا۔

ورنسکی نے دیکھا کہ ہاں میں سب اور سوشکی نے ہاں میں ہاں ملائی ہے ہیں ہیں گروس چوری کی جا رہی تھی تو ناچ ختم ہو گیا تھا۔ سب لوگ اس میں سے، ہم مصور کا انتخاب کیا اور ایک خاتون اور ایک مرد کو تو ہاں کے کمرے میں جانا تھا۔ اس طرح سے ہاں کے کمرے میں جانا تھا۔ ورنسکی نے اس کا ہاتھ دبایا تھا۔ کیٹی نے بھی اس کا ہاتھ دبایا تھا۔ ورنسکی نے کیٹی کی طرف دیکھا کہ اس کے چہرے پر کیا تاثرات ہیں۔ کیٹی نے ورنسکی کی طرف دیکھا اور مسکرا کر کہا۔ "ہاں"

ورنسکی نے اپنے دل میں سوچا "ہاں ان میں کچھ ایسا ہے جو عجیب ہے" ہے اور مسحور کن ہے۔"

کیٹی نے اپنے ہاتھ سے ورنسکی کا ہاتھ چھوڑ دیا اور اس کی آنکھیں ورنسکی سے اصرار کرنے لگے۔

"ہاں بھی جائیے نا" اور سوشکی نے ورنسکی سے کہا۔ "آپ نے مصور کی تصویر کے لئے کیا سوچا ہے۔"

کرنا" میں نے ایک بہت ہی اچھا کوئی تیئیسواں (37) سوچا ہے۔ ایسا ہے۔"(38)"

اور اس نے اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش میں ذرا سی حرکت کی۔ صاحب خانہ تعریف کے

ابرو اٹھا کر مسکرا رہے تھے۔

"نہیں، میں نہیں سمجھوں گی" کیٹی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا لیکن مسکراہٹ کے باوجود ورنسکی اور صاحب خانہ دونوں ان کے اس تعلق کیے سے سمجھ گئے تھے جس سے اس نے جواب دیا تھا کہ وہ نہیں سمجھے گی۔

"نہیں، ویسے ہی میں یہاں بیٹھ کر میں آپ کے ہال میں اس سے زیادہ ناچ پکی ہوں جتنا میں ہر گز میں ہو رہے جانوروں میں ناچی تھی" اس نے اپنے پاس بیٹھ کر ورنسکی کو بیٹھتے ہوئے کہا۔ "مرے پہلے آرام کرنا چاہئے۔"

"اور آپ تعلقی طور پر کل جا رہی ہیں؟" ورنسکی نے پوچھا۔

"میں سوچتی ہوں کہ ہاں" کہتے اس طرح جواب دیا جیسے اس سوال کی بہت پر تعجب ہو رہا ہو لیکن جب اس نے یہ کہا تو اس کی آنکھوں کی بے قراری سے قاری پہلے ہی مسکراہٹ نے اسے جان کر دیا۔ انتظار کا وقت تاثرات کے کہنے کے لئے نہیں رکھیں سوچ لی گئیں۔

24

"ہاں مجھے میں کوئی چیز ہوتا خوش کرا" لوگوں کو کچھ سے اور سوشکی نے صورت ہے "کیوں سے شیریا تھی خاندان کے گھر سے نکل ا پیدل" اپنے ساتھ جانے والے ہوئے ہوئے اور میں دوسرے لوگوں کو نہیں بتاتا لوگ کہتے ہیں تھے۔ نہیں مجھ میں کچھ نہیں ہے اگر مجھ میں کچھ ہے تو ہاں میں نے دو لوگوں کی زندگی میں پیدا ہی ہے" اور اس سے وہ سوشکی کا تصور کر رہی تھی اور اس کا شمار ہو رہی تھی اس حالت کو پسند ہی ہو گا جس میں وہ تھی "ہاں" کہتے اس کا تصور ہی تھا۔ اس کا حقدار نہیں ہی ہونا بھی چاہیے اور مجھے کسی بات پر نہیں سے بھی شکایت رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ قصوروار میں ہوں اور مجھے یہ سوچنے کا حق نہیں تھا کہ وہ اپنی زندگی کو کسی اور کی زندگی کے ساتھ جوڑنا چاہیں گی؟ میں ہوں کون؟ میں ہوں کیا؟ بیکار شخص، اور کسی کو بھی کسی چیز کے لئے میری ضرورت نہیں" اور اسے اپنے بچپن کی باتیں یاد آ گئیں اور وہ بڑی خوشی سے ان کی یاد میں کھو گئی۔ "ہاں، ہاں۔ سچ میں ہے کہ میں سب کچھ ہے اور شاید ہے اور ہم سے یہاں محبت کی بات کرتے ہیں۔ مشکل ہی صاف کیا ہے اور کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ وہ کسی کے نقطہ نظر سے، جس سے اس نے دیکھا ہے اور کیٹی سے اور ویکھا ہے خاندان کے قابل احساس ہیں۔ لیکن میں تو انہیں دوسری طرح جانتا ہوں اور جانتا ہوں کہ میں اور وہ ایک دوسرے سے بہت ملتے جلتے ہیں۔ اس کے کہ انہیں، جو ہمیشہ جانا چاہتے ہیں اور سوشکی کے ساتھ کھانا کھانے اور پھر یہاں آ گیا" ہے ایک روشنی کے پاس گیا اس نے یہاں محسوس کیا اس کے بڑے میں رہا تھا اور ایک گلاس والے کو آواز دی۔ یہاں وہ بیئر کا گلاس کے سارے طویل راستے بھر وہ ان کی زندگی کے اس سب تفاصیل کو واضح طور سے یاد کرتا رہا جس سے یہ کیا کہ وہ کیسے بے پروا روشنی میں اور بے پروا کی کے بعد گھر آتے ہیں ہر ایک کے ہونے کے باوجود ایسے کی طرح رہتے تھے وہ سب کے ساتھ ہونے کے باوجود ہر ایک کی مباہتی تھی وہ سب کے ساتھ پورے کرتے تھے اور ہر طرح کی تفاصیل طرح سے ان کے بارے میں سوچتے تھے اور ہر کو جانتے تھے

لوٹ گئے اور وہ سب سے شرمناک لوگوں سے قریب ہو گئے اور انتہائی گہری کی عیاشیوں میں مبتلا ہو گئے۔ پھر اسے اس لڑکے والا واقعہ یاد آیا جسے بھائی اس کی تربیت کرنے کے لیے گاؤں سے لائے تھے اور پھر جیب میں ایک ہزار ستانوے فرانک کا نوٹ کا خیال آیا جو اس نے [illegible] سے چرایا تھا اور جس سے وہ بڑی رقم ہار گئے تھے اور اس لڑکے سے [illegible] کی تھی اور جس کی اس نے واپسی کا وعدہ کیا تھا کہ اس نے اس کو ضائع کر دیا ہے [illegible] کی رقم تھی جسے [illegible] کی [illegible] یاد آیا کہ کیسے انہوں نے بچگانہ پیار کے جرم میں ایک رات خوفناک [illegible] اسے بھائی سرگئی ایوانووچ کے خلاف ان کا وہ قابل شرم مقدمہ بھی یاد آیا کہ جسے انہوں نے [illegible] کی جائیداد میں سے [illegible] کا حصہ دلوایا ہو اور پھر آخری معاملہ جب وہ معقول طلاق [illegible] لگے تھے اور وہاں ان [illegible] کے ایک افسر اپنے کے جرم میں مقدمہ چلا تھا [illegible] شرمناک [illegible] نہیں لیکن یہ ان طرح بالکل ہی شرمناک نہ لگتی تھیں اس طرح اس شخص کو لگ رہی تھیں جو کوئی یہ جانتا ہو کہ ان کی زندگی کی پوری کہانی کو نہ جانتا ہو [illegible]

[illegible] اس [illegible] اپنے خاندان کی [illegible] ہدایت اور فیاضی عبادتوں کے [illegible] کاہلی [illegible] کی وجہ سے [illegible] وہ [illegible] سب کے [illegible] میں اپنے لئے [illegible] اور سہارا [illegible] صرف [illegible] کسی [illegible] سہارا نہیں کی تھی بلکہ [illegible] اور خود اس سے بھی اس کا [illegible] رہا تھا [illegible] اپنے [illegible] اور [illegible] اور [illegible] اس سے سارے بندھن توڑ ڈالے تب بھی کسی نے ان کی مدد نہیں کی اور انہوں نے خوف اور تحقیر کے ساتھ منہ موڑ لیا۔

لیزیں محسوس کرتا تھا کہ بھائی خوفناک [illegible] اپنی روح کی اصل بنیاد میں اپنی زندگی کی ساری [illegible] کے باوجود [illegible] سے [illegible] نہیں تھے [illegible] کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے [illegible] کا تصور نہیں کر سکتے تھے کہ وہ اپنے [illegible] قائم کر لیں گے [illegible] میں [illegible] کھو لے [illegible] تھے۔ لیکن وہ بہت چاہتے رہے کہ [illegible] [illegible] [illegible]

لئے کھانا لایا۔ نہیں' نھمو۔ تم جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟" انہوں نے بھائی سے مخاطب ہو کر سوتی کوٹ والے صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔ "یہ مسٹر کرشنکی ہیں میرے دوست۔ کیسٹ کے رہنے والے ہیں' بہت ہی قابل قدر انسان ہیں۔ ظاہر ہے کہ پولیس ان کا پیچھا کرتی ہے اس لئے کہ یہ کیچھے نہیں ہیں۔"

دراسوں نے اپنی عادت کے مطابق کمرے کے سارے لوگوں پر نظر ڈالی۔ اور یہ دیکھ کر کہ عورت جو دروازے میں کھڑی تھی' جانے ہی والی تھی' انہوں نے چلا کر اس سے کہا "میں نے کہا۔ کہ نھمو۔" اور کچھ میں سے آنے والے ہی امداد اور بات چیت کے ای بھونڈے پن کے ساتھ جسے کنستن تن اتنی اچھی طرح جانتا تھا' انہوں نے پھر سب پر نظر کی اور بھائی کو کرشنکی کے بارے میں بتانے لگے۔ کیسے اس کو یورپ سے نکال دیا گیا' اس لئے کہ اس نے عرب طالب علموں کو مدد دینے کے لئے ایک سوسائٹی اور اتواری اسکول قائم کیا تھا' کیسے وہ بعد کو عملی اسکول میں معلم بن گیا اور کیسے اسے وہاں سے بھی نکال دیا گیا اور کیسے اس پر کسی طرح کا مقدمہ چلایا گیا۔

"یہ سب یورپ میں تھے؟" کنستن تن لیوین نے کرشنکی سے پوچھا کہ وہ بے تکی حاضر جوابی سے جانے والے سب پر طاری ہو گئی تھی۔

"ہاں' ظاہر ہے۔ سب یورپ میں تھا۔" کرشنکی نے تیوری چڑھاتے ہوئے غصے سے جواب دیا۔

"اور یہ عورت" نھمو نے لیوین نے لوگوں کی بات کاٹ کر اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "میری بیوی ساتھی اور دیوتا یوناتھ۔ میں اسے ایک قحبہ خانے سے لایا ہوں" یہ کہتے ہوئے انہوں نے مردن کو بھگا دیا۔ "لیکن میں اس سے محبت اور اس کا احترام کرتا ہوں' اور یہ لوگ بھی مجھے جاننا چاہتے ہوں" انہوں نے آواز اونچی کر کے تیزی پڑھاتے ہوئے کہا "ان سب سے استدعا ہے کہ وہ اس سے محبت اور اس کا احترام کریں۔ وہ میرے لئے بیوی کی طرح ہے' بیوی کی طرح۔ تو اب تم جانتے ہو کہ کس سے معاملہ کر رہے ہو۔ اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تمہاری دولت ہو جائے گی تو اور عرضہ ہے۔ دراصل ہر چیز کھٹ۔"

اور پھر ان کی آنکھوں نے سوالیہ انداز میں سبھوں کا جائزہ لیا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میری بدلست کس وجہ سے ہو گی۔"

"تو تم یہاں ماشا کھانا لائو۔ میں آدمیوں کے لئے وادکا اور شراب... نہیں نھمو۔ نہیں کوئی ضرورت نہیں کہنے کی ہے۔"

25

"تو کیچھ رہے ہو تم" کنستن تن لیوین سے بڑی کوشش کر کے اور ماتھے پر بل ڈال کر کنجوسی کے ساتھ اپنی بات جاری رکھی۔ ظاہر نہیں۔ سوچنے میں مشغول ہو رہی تھی کہ کیا کریں اور کیا کہیں۔ "ہم کچھ رہے ہو سے" انہوں نے کمرے کے کونے میں پڑی لوہے کی کچھ چیزوں کی طرف اشارہ کیا جو ایک گٹھے میں بندھی ہوئی تھیں "اسے دیکھ رہے ہو تم۔ ایک نئے کام کی تقلید ہے جسے ہم شروع کر رہے ہیں۔ یہ کام ہے ایک پیداواری آرٹیل کا۔"

کنستن تن لیوین جس نقطہ میں سے گزر رہا تھا' وہ ان کے بیان کردہ چوتھے کا عاشرہ رہا تھا اور اسے ان پر بڑا

سے زیادہ ترس آ رہا تھا اور وہ کسی طرح بھی سن ہی نہیں رہا تھا کہ اس کے بھائی آرٹیل کے بارے میں کیا بتا رہے ہیں۔ سوچ رہا تھا کہ یہ آرٹیل صرف اپنے آپ کو اپنی ہی حقارت کی نظر سے بچانے کے لئے ایک سہارا تھا۔ کنجوسی کی لیپا پوتی کرتے رہے۔

"تم جانتے ہو کہ سرمایہ دار مزدور کو کچل رہا ہے۔ ہمارے ہاں مزدور انسان محنت کا سارا پھل جو ڈھوتے ہیں اور ان کو اس طرح رکھا گیا ہے کہ چاہے وہ کتنی بھی محنت کریں۔ کریں' وہ سہولتوں کی سی اپنی حالت میں سے نکل نہیں سکتے۔ ان کی محنت سے حاصل ہونے والا سارا منافع' جس سے وہ اپنی حالت بہتر کر سکتے تھے' اپنے لئے فرصت کا وقت حاصل کر سکتے تھے اور اس کے نتیجے میں تعلیم حاصل کر سکتے تھے' اس کو ان کی محنت کی ساری قدر نہ دان کو ان سے سرمایہ دار اینٹھ لیتے ہیں۔ اور سماج کی تشکیل ایسی ہی گئی ہے کہ وہ جتنی زیادہ محنت کریں گے' اتنا ہی زیادہ سوداگر اور زمینوں کے مالک عیش کریں گے اور مزدور ہمیشہ مویشی کے مویشی رہیں گے۔ اور اس نظام کو بدلنے کی ضرورت ہے۔" انہوں نے اپنی بات ختم کر کے بھائی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

"ہاں' ظاہر ہے۔" کنستن تن نے کہا اور اس سرخی کو دیکھا جو بھائی کے گالوں کی ابھری ہوئی ہڈیوں کے نیچے پھیلتی جا رہی تھی۔

"اور ہم مستریوں کا ایک آرٹیل بنا رہے ہیں جس میں ساری پیداوار اور منافع اور سب سے بڑھ کر یہ کہ پیداوار کے اوزار سب مشترک ہوں گے۔"

"کہاں ہو گیا آرٹیل؟" کنستن تن نے پوچھا۔

"گاؤں گورنیا کے گاؤں بودرے میں۔"

"لیکن گاؤں میں کیوں؟ مجھے تو لگتا ہے کہ گاؤں میں ویسے ہی کام بہت ہے۔ مستریوں کا آرٹیل گاؤں میں کیوں؟"

"اس لئے کہ کسان اب بھی ویسے ہی غلام ہیں جیسے پہلے تھے اور اسی لئے تو تمہیں اور سرگئی ایوانووچ کو اچھا نہیں لگتا کہ انہیں اس غلامی سے نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔" کنجوسی لیوین نے اعتراض پر جھنجلا کر کہا۔

کنستن تن لیوین نے ٹھنڈی سانس لی اور ساتھ ہی اس ارادے سے کمرے پر نظر ڈالی۔ لگتا تھا اس ٹھنڈی سانس سے کنجوسی اور زیادہ جھنجلا گئے۔

"میں تمہارے اور سرگئی ایوانووچ کے طبقہ امراء والے نقطہ نظر کو جانتا ہوں۔ جانتا ہوں کہ وہ اپنے ذہن کی ساری قوتوں کو اس لئے استعمال کرتے ہیں کہ جو غلامی موجود ہے اس کو عین مناسب ثابت کریں۔"

"لیکن یہ آپ سرگئی ایوانووچ کی باتیں کس لئے کر رہے ہیں؟" لیوین نے مسکراتے ہوئے کہا

"سرگئی ایوانووچ؟ اس سے یہ" چلا کر سرگئی ایوانووچ کا نام لیتے ہی کنجوسی لیوین چیخنے لگے "اس لئے کہ... اس لئے کہ مجھے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو؟ صرف ایک بات... تم میرے بھائی ہو' کس لئے ہو؟ تم اس سب کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہو' جس کی میں قدر کرتا ہوں' جس کو اب جاری رکھنا تمہارا بھائی کرے جاری" انہوں نے چلا کر کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑے ہوئے

"میں بھی حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتا" کنستن تن لیوین نے جھینپتے ہوئے جواب دیا "میں تو بحث بھی نہیں کرتا۔"

اس وقت ماریا نکولائیونا واپس آگئی۔ نکولائی یوین نے مزاحیہ غصے سے اسے دیکھا۔ وہ جلدی سے ان کے پاس آگئی اور ان سے سرگوشی میں کچھ کہنے لگی۔

"میں یہاں ہوں اور جو چاہو کہو ہوں" نکولائی یوین نے راستہ دیتے ہوئے اور بھاری بھاری سانسیں لیتے ہوئے کہا "اور پھر تم مجھ سے سرگوشی کر رہی ہو اور ان کے سامنے کی بات کرتے ہو۔ یہ ایسی خراب، ایسا جھوٹ، ایسی بدتمیزی ہے۔ ایسا محض بھلا انصاف کے بارے میں کیا لکھ سکتا ہے جو جانتا ہی نہیں کہ انصاف کہتے کسے ہیں؟ آپ سے ہم نے کہا تھا؟" انہوں نے تلخی سے پوچھا۔ وہ پھر میز کے پاس بیٹھ گئے اور اس پر جلد جلد لکھنے لگے۔ لکھتے ہوئے وہ بڑبڑاتے رہے اور رنگ کھسکانے لگے۔

"میں نے کہیں پڑھا تھا" تلخی سے بیوی سے کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ بات چیت میں شامل نہیں ہونا چاہتا تھا۔

"کس وجہ سے؟" نکولائی یوین اب جھنجھلاہٹ کے ساتھ کرسی سے کھڑے ہو گئے۔

"اس لئے کہ اس پر وقت ضائع کرنا میں ضروری نہیں سمجھتا۔"

"یہی مطلب ہے کہ آپ [illegible] وقت ضائع ہو تا ہے یہ معمولی باتوں کی سمجھ میں [illegible] کا یہ [illegible] میں [illegible] سے [illegible] کے آرپار دیکھتا ہوں اور جانتا ہوں کہ کہاں اس میں کمزوری ہے۔"

سب چپ ہو گئے۔ کرتلنکو بھرے ہوئے اخبار اور اپنی پنسل لینے بڑھا۔

"کھانا نہیں کھانا چاہتے؟ چلو اوپر کل آپ کے گاؤ سنتری کو ساتھ لے کر۔"

کرتلنکو کہنے ہی والا تھا کہ نکولائی یوین مسکرائے اور انہوں نے ہلکے سے آنکھ ماری۔

"یہ بھی بڑے مزے میں ہیں" انہوں نے کہا "آخر میں تو دیکھتا ہوں۔"

لیکن اسی وقت کرتلنکو نے دروازے میں سے انہیں بلا لیا۔

[illegible] تن ماریا نکولائیونا کے ساتھ کیبارے گیا تو اس سے باتیں کرنے لگا:

"اور آپ بھائی کے ساتھ رہتی ہیں؟" اس نے اس سے پوچھا۔

"ہاں اب تو حال بھرا ہو گیا۔ ان کی صحت بہت خراب ہو گئی ہے۔ پیتے بہت ہیں۔" اس نے کہا۔

[illegible]

[illegible] اچھی بہت پیتے ہیں؟" یوین نے سرگوشی میں پوچھا۔

[illegible] کی نظر [illegible] نکولائی یوین کو دیکھ رہے تھے

[illegible] آپ [illegible] کہ [illegible] پہلے [illegible]

بلکہ دوسرے کو دیکھا۔ "کس چیز کے بارے میں؟"

"اس کو [illegible] بھیجنے

سنانا چاہو تو تمہاری مرضی ہے۔ یہ کہ تم اس سے باتیں کر بھی کیا سکتے ہو۔ وہ طوائف، تم شریف خاندان کے فرد۔" انہوں نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔

پھر انہوں نے آواز بلند کرتے ہوئے کہا "میں آخر دیکھ رہا ہوں کہ تم نے سب سمجھ لیا اور رائے قائم کر لی اور میری غلط کاریوں کو بہت روی کے ساتھ دیکھتے ہو۔"

"نکولائی دمیتریچ" نکولائی دمیتریچ" ماریا نکولائیونا نے ان کے پاس آتے ہوئے پھر سرگوشی میں کہا

"اچھا، اچھا۔ اور وہ کھانے کا کیا ہوا؟ اور وہ بھی آئیں" انہوں نے عدم تکلف کو کشتی لیتے ہوئے آتے دیکھ کر کہا۔ "ادھر، ادھر رکھ دو" وہ غصے میں بولے اور فوراً ہی انہوں نے واڈکا کے گلاس کو ایک جام انڈیلا اور بڑی حرص کے ساتھ پی لیا۔ "بچو" میں دوں؟" وہ بھائی سے مخاطب ہوئے اور یک دم خوش ہو گئے "خیر، چھوڑو سرگئی ایوانووچ کو۔ بہرحال تم سے مل کر مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ اب کہنے کو جو چاہے کہو لیکن پھر بھی ہم غیر نہیں ہیں تو یہ تو بتاؤ تم کیا کر رہے ہو؟" انہوں نے بڑی ملک کے ساتھ روٹی کا ٹکڑا چباتے ہوئے اور دوسرا جام انڈیلتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ "کیسے رہتے سہتے ہو؟"

"اکیلے رہتا ہوں، رہائش میں، پہلے پہل رہتا تھا لیکن اب زیادہ تر ہاوی میں مصروف رہتا ہوں" کشتن تن نے جواب دیا۔ وہ بڑے خوف کے ساتھ اس حرص کو دیکھ رہا تھا جس سے اس کے بھائی پی اور کھا رہے تھے اور کوشش کر رہا تھا کہ یہ ظاہر نہ ہو کہ وہ دیکھ رہا ہے۔

"تم نے شادی کیوں نہیں کی؟"

"کچھ بات ہی نہیں" کشتن تن نے سرخ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"کس وجہ سے؟ میرا تو خیال ہے کہ [illegible] تم نے اپنی زندگی خراب [illegible] میں سے بیٹھ گئے اور اب بھی لگتا ہوں کہ اگر یہ [illegible] لکھے [illegible] اور [illegible] کی [illegible] تو میری [illegible] زندگی پھر [illegible] ہوتی۔"

کشتن تن دمیتریچ نے جلدی سے بات کو ٹالنے کی کوشش کی۔

"اس نے کہا "اور آپ کر رہے ہیں کہ آپ کا [illegible] میرے ہاں پیکرو فلکائے میں رفتریں کام کرتا ہے؟"

نکولائی نے گردن جھکائی اور سوچنے لگے۔

[illegible] تو مجھے یاد کرنے کی کوشش کی [illegible] [illegible] [illegible]

"اچھا تم کہہ گئے تھے اسے تم کہہ گئے تھے اسے؟" گولڈی خوش ہو کر چلائے۔

"لیکن اگر آپ جاننا چاہتے ہیں تو مجھے ذاتی طور پر آپ کی دوستی زیادہ عزیز ہے اس لئے کہ"

"کیوں؟"

"میں یہ نہیں کہہ سکتا" گولڈی نے کہا کہ وہ خوفزدہ ہیں اور انہیں دوستی کی ضرورت ہے۔ بلکہ گولڈی کہہ گئے کہ وہ یہی سمجھانا چاہتا تھا اور پھر سکیٹر کر گھوں سے دادا کی طرف پھر ہاتھ بڑھایا

"اب بس بھی کیجئے" گولڈی نے ہاتھ کو ہاتھ سے دبا کر دادا کی صراحی کی طرف اپنا گلاس بڑھاتے ہوئے کہا

"رہنے دو آج تم مجھے اپنی بیتیاں سنا دو گی تمہیں؟" وہ بولے۔

دادا نے گولڈی کا ہاتھ زور سے دبا کر مسکراتے ہوئے جس پر گولڈی بھی مسکرا دیئے 'صراحی اٹھالی۔

"اے تم کہتے ہو یہ کچھ سمجھتی نہیں؟" گولڈی نے کہا "یہ سب سمجھتی ہے ہم بچوں سے زیادہ اچھی طرح اس میں بھروسا بھی زیادہ کرتی ہے' ہے نہ؟"

"آپ بیتی بھی سنو گی نہیں آپ؟" کرسٹن ٹن نے دادا کو گولڈی کے بارے کچھ کہنے کی تاکید کی۔

"اے ہاں اے تم" آپ" کہہ کر بات نہ کرو آج سے اس سے اس سے آج تک کسی نے "آپ" کہہ کر بات نہیں کی ہے ائے جسٹس آف پیس (40) کے جس کی عدالت میں اس پر اس جرم میں مقدمہ چلایا گیا تھا کہ وہ قحط زدہ علاقے سے نکل جانا چاہتی تھی" اتنے بڑے عہدہ کے کیا دبدبہ میں ہے نکلی ہوئی ہوا" اچانک وہ چلانے لگے۔ "یہ نئے ادارے یہ جسٹس آف پیس 'دستور' گیا بد تمیزی ہے یہ سب!"

اور انہوں نے نئے اداروں سے اپنی ناپسندیدگی کے قصے بیان کرنے شروع کر دیئے۔

[illegible] کی باتیں سنتا رہا اور سارے نئے اداروں کی دھجیاں اڑتی رہیں جس میں وہ خاص مہارت رکھتے تھے اور انکی اس کا اظہار بھی کرتا رہتا تھا اس وقت اسے بھائی کے حصے اچھی نہیں لگی۔

اس نے ذرا اتنی میں کہا "یہ سب دوسری دنیا میں کچھ ہیں آئے گا۔"

"[illegible] ہیں؟ آپ کہئے وہ بالکل نہیں پسند" انہوں نے ڈری ہوئی وحشیانہ نظریں بھائی پر جمادیں۔ "ایسے تو لگتا ہے کہ اس سارے کمبخت گزشتہ سالوں کی اور ابھی سب کو جمع جمع کر کے بھائی ہو بالکل میں موت سے ڈرتا ہوں' بے حد ڈرتا ہوں' اس لئے میں چلا گیا" اے ہم کچھ بولتا نہیں منگوا دیں؟ چلیں نہیں ہم لوگ؟ چلو بچوں کے ہاں چلیں' پتہ ہے تمہیں مجھے چھینکوں سے اور روسی گانوں سے بڑا پیار ہو گیا ہے۔"

ان کی زبان میں لکنت ہونے لگی تھی اور وہ ایک بات کرتے کرتے بار بار ہی چھوڑ کر دوسری بات چھیڑ دیتے تھے۔ گولڈی نے دادا کی مدد کرنا چاہی کہ انہیں ذرا سی کر لیا کہ لیٹ جائیں اور انہیں سونے میں بالکل مدد ہونے کے لئے تیار ہو۔

بالآخر وہ طے کیا کہ اگر ضرورت ہوئی تو وہ [illegible] کو لکھے گی اور گولڈی یہ [illegible] کرنے کی کوشش کرے گی کہ وہ بھائی کے پاس رہنے چلیں۔

26

اگلی صبح کو کرسٹن ٹن یونین اسکوئر سے چلا گیا اور شام کو گھر پہنچ گیا۔ راستے میں ریل گاڑی کے ڈبے میں وہ ساتھ کے مسافروں سے سیاست کے بارے میں 'نئی ریلوے لائنوں کے بارے میں باتیں کرتا رہا اور اسکوئر کی طرح وہاں بھی سمجھ کی گزشتہ آپ سے بے اطمینانی اور کسی بات پر شرمندگی کا احساس اس پر طاری رہا۔ لیکن جب وہ اپنے اسٹیشن پر اترا اور اس نے اپنے کانے کوچوان اگناشہ کو پہچانا جس نے اپنے کوٹ کا کالر اٹھا رکھا تھا' جب اس نے اسٹیشن کی کھڑکیوں سے آنے والی دھندلی روشنی میں اپنی برف گاڑی دیکھی جس میں گھنٹیاں لگا ہوا تھا' اپنے گھوڑے دیکھے جن کی دمیں کٹی ہوئی تھیں اور ان کے چھلوں اور پھندنوں والے ساج دیکھے' جب اگناشہ نے سامان رکھنے اور روانگی کی تیاری کرنے کے ساتھ ہی اسے گاؤں کی خبریں سنائیں' جیسے دار کے آنے اور گائے بیاہ کے جانے کے بارے میں بتایا تو اس نے محسوس کیا کہ سمجھ کی گزشتہ بالکل صاف ہو رہی ہے اور اپنے آپ سے بے اطمینانی اور شرم ختم ہوتی جا رہی ہے۔ یہ تو اس نے اگناشہ اور گھوڑوں پر نظر ڈالتے ہی محسوس کیا تھا لیکن جب اس نے چرچ تین کا بھاری کوٹ پہنا اور اس کے لئے لایا گیا تھا اور وہ خود کو بھی طرح لپیٹ کر گاڑی میں بیٹھا اور روانہ ہوا اور اس نے سوچنا شروع کیا کہ گاؤں میں کیا تبدیلیاں کرے ہیں اور اس نے نئی گھوڑے کو دیکھا جو پہلے دین سواری میں تھا اور اب اس کی جوانی ڈھل چکی تھی لیکن پھر بھی وہ اس کے علاقے کا بہترین طرحدار گھوڑا تھا' تو اس نے ہو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا اسے بالکل ہی دوسری طرح سے سوچنا شروع کر دیا۔ اس نے خود محسوس کیا اور یہ سمجھا کہ وہ دوسری طرح کا انسان نہیں بننا چاہتا۔ بس وہ یہ چاہتا تھا کہ پہلے جیسا تھا اس سے بہتر ہو جائے۔ سب سے پہلے تو آج کے دن سے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس غیر معمولی دولت کی امید ہی نہ کرے گا جو اسے شادی سے مل سکتی تھی اور اس کے نتیجے میں اس وقت ہو کچھ ہے اسے کم اہم نہ سمجھے گا۔ دوسرے یہ کہ اب وہ کبھی خود کو شرمناک جذبات کی طرف مائل ہونے کی اجازت نہ دے گا۔ اس کی یاد سے اسے اس وقت اتنی ان بن ہوئی تھی جب وہ عورتوں کا شکار کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ پھر بھائی گولڈی کو یاد کر کے اس نے دل میں فیصلہ کیا کہ اب وہ انہیں کبھی نہیں بھلائے گا' ان پر نظر رکھے گا اور ان کو آنکھ سے اوجھل نہ ہونے دے گا کہ جب بھی ان کی حالت بدتر ہو تو وہ ان کی مدد کرنے کے لئے تیار ہو۔ اور وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کی قوت جلد ہی آئے گی۔ اس کے بعد اس نے کیمیو رم کے بارے میں بھائی کی باتوں پر 'جنہیں اس وقت اس نے اتنے سرسری طور پر سنا تھا' اب سوچنا شروع کیا۔ وہ سمجھتا تھا کہ معاشی حالات کی یکسر تبدیلی تو خیر قطعاً ہے لیکن عوام کی حالت کے مقابلے میں خود اپنی زندگی کی فراوانی کی بالعموم کوفت محسوس کرتا تھا اور اب اپنے بارے میں اس نے طے کیا کہ اپنے آپ کو پوری طرح صحیح اور برحق محسوس کرنے کے لئے اگر چہ وہ پہلے بھی بہت کام کرتا تھا اور بیش و عشرت کی زندگی سے نفرت کرتا تھا اب اور بھی زیادہ کام کرے گا اور پہلے سے بھی کم عیش کو روا رکھے گا۔ اور اپنے ساتھ یہ سب کچھ کرنے سے اتنا سکون معلوم ہوا کہ جاتے جاتے وہ انتہائی خوشگوار خوابوں میں مبتلا رہا۔ نئی اور بہتر زندگی کی امید کے جو آنکھ مچولی کھیل کے ساتھ وہ اپنے کو بچپن کے قریب اپنے کمرے میں پہنچا۔

اس کی بوڑھی آیا جو اگناشہ اور بلوڑنا کے کمرے کی کھڑکیوں سے روشنی گھر کے سامنے کے پوچ پر پڑ رہی تھی' وہ ابھی تک سو رہی تھیں۔ اب وہ اس کی گرہستی کی نگران کی حیثیت سے رہتی تھیں۔ اسوں کے

تھا۔ اس نے اٹھنا چاہا لیکن پھر رائے بدل دی اور جب لوگ پاس سے گزر رہے تھے تو اس نے ایک بار پھر پیار کرنے کیلئے سرخ حسینہ پر دانے کسی بہت بڑے گیند کی طرح اچھل کر بچھیا کو آنے والوں سے اپنی آڑ میں کر لیا اور اسے تھپتھپانے لگی۔

لیون کو شائد میں چلا گیا تھا اس نے پادا کا جائزہ لیا اور لال چتکبری بچھیا کو اس کی ٹانگوں پر اٹھا کر کھڑا کر دیا۔ پریشان ہو کر یاد دلانے ہی والی تھی لیکن جب لیون نے بچھیا کو دھکیل کر اس کے پاس کر دیا تو وہ مطمئن ہو گئی اور بھاری بھاری سانسیں لیتے ہوئے اس کو اپنی کھردری زبان سے چاٹنے لگی۔ بچھیا سے تھن تلاش کرنے کی کوشش میں اپنی تھوتھنی ماں کی رانوں میں تھوکس دی اور پھر اس کو بند کر لیا۔

"ذرا ادھر لانا، لیون" ادھر کھانا لائیں" بچھیا کو دیکھتے ہوئے لیون نے کہا "ماں پر گئی ہے اعلیٰ نسل رنگ تو باپ کا ہے۔ بہت ہی اچھی ہے۔ بھی اور دھڑی پونڈی۔ دلیل لے دو روبل اچھی ہے۔؟" اس نے عطار سے پوچھا۔ جھلیتے ہوئے بڑھیوں کے سلسلے میں اس کی ہار اعصابی اب تک بچھیا کی خوشی میں بالکل ختم ہو چکی تھی

"اب بھلا کس پر چڑھتی ہے؟ اور آپ کے جانے کے دوسرے ہی دن تمہارا ٹھیکیدار آ گیا اس کے ساتھ معاملہ طے کرنا ضروری ہے" کنستن تن دمیتریچ" عطار نے کہا "اور مشین کے بارے میں آپ کو پہلے ہی بتا چکا ہوں۔"

اس ہی ایک سوال نے لیون کو گرہستی اور کھیتی باڑی کی ساری خصوصیات میں پہنچا یا جو کافی بڑی اور پیچیدہ تھی۔ وہ موٹی باڑے سے سیدھا فارم میں گیا اور عطار سے اور ٹھیکیدار سے بات چیت کرنے کے بعد گھر واپس آیا اور اوپر اپنے مطالعہ کے کمرے میں چلا گیا۔

27

گھر بڑا اور پرانا تھا اور اگرچہ لیون اس میں اکیلا ہی رہتا تھا لیکن وہ پورے گھر کو گرم رکھتا اور مستعمل کرتا تھا وہ چاہتا تھا کہ یہ قوی ہیکل گھر اس کے بچوں کے لئے بھی اچھا رہے بلکہ اس نے اب کے سے خوابوں سے علاوہ بھی خیالوں میں گھر لیون سے سے ساری دنیا تھا یہ وہ جگہ تھی جس میں اس کے باپ اور ماں پیدا ہوئے اور مرے تھے جس میں اس نے اپنی زندگی بسر کی تھی جو لیون کو بلند ترین کمال کا آدرش لگتی تھی اور وہ اپنی بیوی اور اپنے بال بچوں سمیت اس کی تجدید کرنے کے خواب دیکھا کرتا تھا۔

لیون کو اپنی ماں کی بہت ہی دھندلی دھندلی یاد تھی۔ اس کے ذہن میں ان کا تصور ایک مقدس یا الہامی اور اس کی آنکھ بچپن کے لئے ضروری تھا کہ وہ اس کے مکمل میں عورت کے اسی دلکش اور مقدس "رشتی" کی تکرار ہو جو اس کی ماں اس کے لئے تھیں۔

اپنے لئے وہ صرف یہ کہ شادی کے بغیر عورت سے محبت ناممکن ہی کر سکتا تھا بلکہ وہ اپنے لئے بال بچوں کا تصور کرتا تھا اور پھر اس عورت کا جو اسے یہ بال بچے دے سکتی تھی اس لئے شادی کے بارے میں اس کی سمجھ اس سے بہت سے واقف کاروں کی سمجھ سے بالکل مختلف تھی ان لوگوں کے لئے شادی بھی بہت سے معاشرتی معاملات میں سے ایک تھی۔ لیون کے لئے یہ زندگی کا اہم ترین معاملہ تھا جس پر اس کی ساری خوشی کا دارومدار تھا اور اب اسی کو ترک کرنے کی ضرورت تھی!

جب وہ چھوٹے تھے تو ان کی امی یہیں بیٹھ کر پڑھا کرتی تھیں اور کتاب لے کر اپنی آرام کرسی پر بیٹھ جاتیں۔ بچے ان کے گرد جمع ہو جاتے۔ وہ ہر بچے کی عمر کے مطابق اسے پڑھ کر سناتیں۔ "بابا کی بیٹھک" ہر بچے کی پسندیدہ کتاب تھی۔ وہ کرسی کی پشت پر بیٹھ جاتے اور امی کی آواز میں کھو جاتے۔ وہ کتاب کی دنیا میں ایسے گم ہو جاتے کہ انہیں اپنے ارد گرد کی کوئی خبر نہ رہتی۔ وہ کتاب کے کرداروں کے ساتھ ہنستے، روتے، ڈرتے اور خوش ہوتے۔ وہ کتاب ختم ہونے پر ہمیشہ اداس ہو جاتے۔ وہ کتاب کے کرداروں کو اپنا دوست سمجھتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ رہنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ کھیلنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ سونا چاہتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ جاگنا چاہتے تھے۔ وہ ان کے ساتھ ہر لمحہ گزارنا چاہتے تھے۔

وہ کتاب بند کر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کی آنکھیں نم تھیں۔ اس کا دل بھر آیا تھا۔ اس کا گلا رندھ گیا تھا۔ اس کا سر بھاری ہو گیا تھا۔ اس کا جسم کانپ رہا تھا۔ اس کا ذہن ماؤف ہو گیا تھا۔ اس کا وجود ٹوٹ گیا تھا۔ اس کا دل بکھر گیا تھا۔ اس کی روح زخمی ہو گئی تھی۔ اس کی زندگی ختم ہو گئی تھی۔ اس کی دنیا اجڑ گئی تھی۔ اس کی امی اس سے بچھڑ گئی تھیں۔ وہ اب کبھی واپس نہیں آئیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے پاس نہیں بیٹھیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے لیے کتاب نہیں پڑھیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے ساتھ نہیں ہنسیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے ساتھ نہیں روئیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے ساتھ نہیں جاگیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے ساتھ نہیں سوئیں گی۔ وہ اب کبھی اس کے ساتھ نہیں ہوں گی۔ وہ اب کبھی نہیں ہوں گی۔ وہ اب کبھی نہیں ہوں گی۔ وہ اب کبھی نہیں ہوں گی

رکھ رہی تھیں۔ ان کی آنکھیں حاص طور سے چمک رہی تھیں اور ان میں برابر آنسو ڈبڈبائے آ رہے تھے۔

"ایسے ہی بیٹھیں رہو گے آپ۔ میں تو نہیں چاہتا تھا اور اب یہاں سے جانے کی بالکل نہیں چاہتا۔"

ڈالی نے انھیں غور سے دیکھتے ہوئے کہا "تم نے تو یہاں آکر اتنا اچھا کام کیا ہے۔"

آنا نے آنسوؤں سے تر آنکھوں سے انھیں دیکھا۔

"ڈالی میں اور تم میں سے کچھ نہیں لیا اور کر بھی کیا نہیں تھی مجھے الٹا اس بات پر تعجب ہو رہا ہے کہ لوگوں سے مجھے بگاڑنے کی سازش کیوں کر رکھی ہے۔ کیا تمہیں نے اور کرسلی ہی کیا تھی؟ تمہارے اپنے دل میں اتنی محبت تھی کہ تم صاف کر سکیں۔"

"ہم۔ آپ تو خدا جانے کیا ہو گئی ہیں آنا تم کتنی خوش قسمت ہو" ڈالی نے کہا۔ "تمہارے دل میں ہر چیز بالکل صاف ہے۔"

"ہر ایک کے دل میں اپنے ایکسپلینیشنس (Explanations) ہوتے ہیں 'جیسا کہ انگریز کہتے ہیں۔"

"ارے تمہارے کیا ایکسپلینیشنس ہو سکتے ہیں آنا تمہارا تو ہر چیز اتنی سیدھی پکی ہے۔"

"ہیں" آنا نے کہا اور آنسوؤں کے بعد غیر متوقع طور پر ان کے ہونٹوں پر چالاکی اور مذاق اڑانے والے انداز کی مسکراہٹ سے جھلکیاں پڑ گئیں۔

"میرے تمہارے ایکسپلینیشنس بھی بہت ہی مختلف نوعیت کے ہوں گے۔ لگیں گرنے والے نہیں" ڈالی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں لگیں گرنے والے ہیں۔ پتہ نہیں تم کس کی بجائے آج ہی کیوں چلی جا رہی ہو۔ یہ ایک خاص بات ہو گئی ہے یا بس کیا ہے اور تو میں تم سے کہنا چاہتی ہوں" آنا ایک لمحہ کو ٹھہر کر آرام کرسی پر اٹھ پڑیں اور انہوں نے ڈالی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"میں یہ محسوس کر رہی ہوں کہ میں آنا پاگل ہوں کی نوں اگر میں پرانوں کے سیاہ بالوں تک سرخ ہو گئی۔

"ہاں آنا آپ اپنی بات کہہ رہی تھیں" ڈالی نے کہا۔ "نہیں پتہ نہیں کہ آج کیوں کہنے پر کیوں نہیں آ رہیں؟ وہ مجھ سے ملنے میں ہے سب کا ذرہ۔ میں اس مناسب نہیں کی کہ یہاں رہ کے لئے مسرت بخش نہیں بلکہ ایک وقت ہے یہاں میں بچ گئی ہوں' بچ گئی ہوں میں قصوروار نہیں ہوں' یا بہت زیادہ قصوروار ہوں" انہوں نے کہیں آدھی میں اور الفاظ ادھورا ہی کہہ کر کھینچ کر کہا۔

"ہاں۔ تم نے کس قدر اسٹیوا ہی کے سے انداز میں یہ بات کہی" ڈالی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آنا یہ رہا کیا

"نہیں نہیں میں اسٹیوا نہیں ہوں" انہوں نے تیزی سے چلا کر کہا۔ "میں اس وجہ سے تم سے کہہ رہی ہوں کہ میں ایک مقصد کے لئے اپنے اوپر شک نہیں کر سکتی" انہوں نے کہا۔

نہیں۔ احاطہ کے وقت وہ یہ محسوس کر رہی تھیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ انہیں۔ صرف یہ کہ اپنے اوپر شک تھا بلکہ دوستی کے بارے میں سوچتی تھیں تو دل میں ایک ہلچل سی ہوتی تھی اور وہ جب جانا چاہتی تھیں اس سے پہلے اسی لئے جا رہی تھیں کہ اب وہ دوستی سے پھر نہ بندھ جائیں۔

"ہاں اسٹیوا نے مجھے بتایا تھا کہ تم نے دوستی کے ساتھ جو رکاوٹ ڈالی وہ ہے"

"تم تصور نہیں کر سکتیں کہ یہ سب کتنے مضحکہ خیز طریقے سے ہوا۔ میں تو سوچ رہی تھی صرف مشاہدہ کے طور پر نسبت طے کرانے کی اور ہو گیا بالکل کچھ اور۔ ہو سکتا ہے میں نے اپنی مرضی کے خلاف۔"

ان کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ رک گئیں۔

"تو یہ لوگ اسے فوراً ہی محسوس کر لیتے ہیں" ڈالی نے کہا۔

"لیکن اگر ان کی طرف سے کوئی سنجیدہ بات ہوتی تو میں انتہائی ناامیدی میں مبتلا ہو گئی ہوتی" آنا بول پڑیں۔ "مگر مجھے یقین ہے کہ سب ختم ہو جائے گا اور پھر کبھی مجھ سے نفرت نہ کریں گی۔"

"بہرحال آنا میں تم سے سچ کہوں کہ میں کیٹی کے لئے اس شادی کی بہت زیادہ خواہش مند نہیں ہوں۔ اور اگر وہ میرا مطلب ہے دوستی تم سے ایک دن میں محبت کر سکتا ہے تو اچھا ہی ہے کہ طے ہی ہو جائے۔"

"اف میرے خدا' یہ تو ایسی اتفاقیہ بات ہو گی" آنا نے کہا اور اپنے ذہن کے خیالات کو انہوں نے الفاظ میں ادا کیے جانے سنا تو پھر طمانیت کی گہری سرخی ان کے چہرے پر نمودار ہو گئی۔ "تو میں اب میں جا رہی ہوں' کیٹی کو اپنا دشمن بنا کر جن سے مجھے اتنی محبت ہو گئی تھی۔ ہائے وہ کتنی پیاری ہیں لیکن ڈالی تم اس معاملے کو سلجھا رہی ہیں؟"

ڈالی نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ ضبط کی۔ وہ آنا سے محبت کرتی تھیں لیکن انہیں یہ دیکھ کر اچھا لگا کہ آنا میں بھی کمزوری ہے۔

"دشمن نہیں ہو سکتا۔"

"میری اتنی خواہش ہے کہ تم لوگ مجھ سے محبت کرو جیسے میں تم سے کرتی ہوں۔ اور اب میں تم لوگوں سے اور زیادہ محبت کرتی ہوں" آنا نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا۔ "اف آج میں کس قدر بیوقوفی کی باتیں کر رہی ہوں!"

انہوں نے رومال سے اپنا منہ پونچھا اور کپڑے بدلنے لگیں۔

ان کی روانگی سے بس ذرا ہی پہلے اسٹیوا بان ارکاڈیچ ان کا چہرہ سرخ اور پر مسرت تھا اور ان کے منہ سے شراب اور سگار کی مہک آ رہی تھی۔

آنا کے شدید جذبات نے ڈالی کو بھی متاثر کر دیا تھا اور انہوں نے آخری بار نند کو گلے لگایا تو سرگوشی میں کہا:

"آنا یاد رکھنا کہ تم نے میرے لئے جو کیا ہے اسے میں کبھی نہ بھولوں گی۔ اور یہ بھی یاد رکھنا کہ میں تم سے بہترین دوست کی طرح محبت کرتی ہوں اور ہمیشہ تم سے محبت کروں گی۔"

آنا نے انہیں پیار کرتے اور اپنے آنسوؤں کو چھپاتے ہوئے کہا "لیکن میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کیوں؟"

"تم مجھے سمجھتی تھیں اور اب بھی سمجھتی ہو۔ الوداع میری جان!"

29

آنا اور کاؤنٹ ویرونسکی جب بھائی سے آخری بار رخصت ہو چکیں' جو تیسری گھنٹی تک دروازے پر کھڑے تھے تو پہلا خیال جو ان کے ذہن میں آیا وہ تھا۔ "تو سب ختم ہو گیا' شکر ہے خدا کا!" وہ اپنی خادمہ آنوشکا کے پاس

صوفے پر بیٹھ گئیں اور وہ خاموشی سے سیدھے کار کے اس کپار فلیٹ پر نظر ڈالی۔ "شکر ہے خدا کا کل صرف ۱۰ اور ۱ کلیسی الکساندر روڈ کو دیکھوں گی اور پھر میری اچھی اور مانوس زندگی اپنے پرانے ڈھرے پر چل پڑے گی۔"

جس طرح وہ پرانے دن فکر مند رہی تھیں اسی حالت میں آنا نے بڑی طمانیت کے ساتھ اور سوچ سوچ کر رہنے کے لئے سب ٹھیک ٹھاک کرنا شروع کر دیا۔ اپنے بھورے بھورے ہاتھوں سے انہوں نے بھورا لاں بیگ کھولا اور بند کیا بھورا سا تکیہ نکال کر اپنے گھٹنوں پر رکھا ٹھیک سے اپنی ٹانگوں کو ڈھانپا اور اطمینان سے بیٹھ گئیں۔ ایک بیمار عاتوں سونے کے لئے لیٹ چکی تھیں۔ وہ اور خواتین ان سے باتیں کرنے لگیں اور ایک سوئی خاتون نے پاؤں کو ڈھانپتے ہوئے گاڑی کو گرم رکھنے کے نظام پر تبصرہ کیا۔ آنا نے چند لفظوں میں خواتین کو جواب دیا لیکن انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ بات چیت سے انہیں کوئی دلچسپی نہ ہو گی۔ انہوں نے آنکھ کا سے بیسپ حاصل کرنے کے لئے کہا اور جب وہ آیا تو اسے انہوں نے آرام کرسی کے دستے سے ٹانگ کر اپنے بیگ سے ایک کاغذ ترکش اور انگریزی کا ایک ناول نکالا۔ شوہر میں تو ان سے پڑھا نہیں گیا۔ پہلے تو لوگوں کی آواجاہی لگی ہوئی رہی اور پھر جب گاڑی چل پڑی تو کان اس کے شور کی طرف لگ جاتے تھے۔ اس کے بعد ہائیں کھڑکی پر برف کرنے کی آواز آنے لگی۔ پہلے کنڈکٹر کے گزرنے کی آہٹ جس کا ایک پلو برف سے ڈھکا ہوا تھا اور پھر یہ بات پہنچ ان کا رہنمائی رہی کہ اب کتنا بھیانک برفانی طوفاں آرہا ہے۔ آگے بھی سب کچھ ایسا ہی رہا۔ وقفے وقفے اور ہلکے کھڑکی پر برف گرنے کی آواز اور ویسے ہی کسی بھاپ کی گرمی کے بعد اچانک ٹھنڈک اور کبھی پھر گرمی۔ یہم وہ ہلکے میں انہیں چہروں کی اچانک جھلک اور وہی آوازیں۔ اس سب کی عادی ہو کر آنا پڑھنے لگیں اور جو کچھ پڑھ رہی تھیں وہ ان کی سمجھ میں آنے لگا۔ آنکھ شکار تھک رہی تھی۔ وہ ستانے پہنے اپنے بڑے بڑے ہاتھوں سے بیگ کو گھٹنوں پر دبائے ہوئے تھی۔ ان دستانوں میں سے ایک پھٹا ہوا تھا۔ آنا اکثر پڑھ رہی تھیں اور سمجھ رہی تھیں بلکہ انہیں پڑھنا بھی دوسرے لوگوں کی زندگی کی حکایا پر اپنی نظر اور توجہ مرکوز رکھنا اچھا لگ رہا تھا۔ وہ مرد اپنی زندگی جینے کی بہت خواہش مند تھیں۔ اگر وہ چاہتیں کہ کیسے ناول کی ہیروئن نے ایک بار محض کی تیاری کی اور کافی دیر تک وہ بالکل وہ پاؤں بیمار کے کمرے میں داخل ہو جائیں اگر وہ چاہتیں کہ پارلیمنٹ کے ممبر کس طرح تقریر کی توان کا بھی جی چاہتا کہ وہ یہ تقریر کریں۔ اگر وہ چاہتیں کہ لمبی سیری کیسے سواری کرتی تھیں اور اپنی بھاج کو پھیرتی تھیں اور سب کو اپنی برتری سے حیرت میں ڈال دیتی تھیں تو ان کا جی چاہتا کہ وہ مرد بھی یہ سب کریں۔ لیکن کیا تو کچھ بھی نہ جا سکتا تھا اور وہ اپنے بھولے سے ہاتھ میں قلم تراش کو الٹی پلٹی در گھماتی رہیں اور پڑھنے کی کوشش کرتی رہیں۔

ناول کے ہیرو نے انگریزوں کے تصور کے مطابق اپنی خوشی 'جون کا خطاب اور تعلقہ' حاصل کرنا شروع کر دیا تھا اور آنا کافی چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس صفحے پر جائیں۔ لیکن اچانک انہیں لگا کہ ہیرو کو شرم آتی ہو گی اور خود انہیں بھی شرم آنے لگی۔ لیکن اسے کس بات پر شرم آنی چاہئے؟ "مجھے کس بات کی شرم؟" انہوں نے براہاں کر حیرت کے ساتھ خود سے سوال کیا۔ انہوں نے کتاب رکھ کر آرام کرسی کی پشت پر ٹیک لگالی اور کاغذ تراش کو دونوں ہاتھوں سے روچ لیا۔ شرمانے کی کوئی بات نہیں تھی۔ انہوں نے اپنی ساری یادوں کا جائزہ لیا۔ ساری یادیں اچھی اور خوشگوار تھیں۔ انہوں نے بال کو یاد کیا "ورد شکی کو یاد کیا اور اس کے محبت میں جگمگاتا ہوا چہرے کو اور اس کے ساتھ اپنے سارے برتاؤ کو یاد کیا — شرم کی تو کوئی بات نہ تھی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی یادوں کے اسی مقام پر شرم کا احساس قوی تر ہو گیا اور جب وہ ورد شکی کے بارے میں سوچ رہی تھیں تبھی کسی اندرونی آواز نے ان سے کہا: "گرم 'بہت گرم' دھکتا ہوا" (43) انہوں نے اپنے دل میں پر عزم انداز میں کہا "تو پھر؟" اور آرام کرسی پر سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔ "تو اس کا مطلب کیا ہے؟ کیا میں اس واقعہ کو براہ راست دیکھنے سے ڈر رہی ہوں؟ تو پھر کیا؟ کیا میرے اور اس المیرتو کے درمیان کوئی اور تعلق ہے یا ہو سکتا ہے سوائے اس کے جو کسی بھی واقف کار سے ہو سکتا ہے؟" وہ حقارت کے ساتھ مسکرائیں اور انہوں نے پھر کتاب اٹھالی لیکن اب وہ جو کچھ پڑھ رہی تھیں اسے بالکل نہیں سمجھ پا رہی تھیں۔ کاغذ تراش کو انہوں نے کھڑکی کے شیشے پر پھیرا اور اس کی چکنی اور ٹھنڈی سطح سے اپنا گال لگا دیا اور خوشی سے اس طرح ہنسیں کہ آواز بس سنائی دیتے دیتے رہ گئی۔ بغیر کسی وجہ کے ان کا جی اچانک خوش ہو گیا تھا۔ وہ محسوس کر رہی تھیں کہ ان کے اعصاب ساز کے تاروں کی طرح کسی کھونٹی کے گرد لپٹ کر تنتے ہی چلے جا رہے ہیں۔ وہ محسوس کر رہی تھیں کہ ان کی آنکھیں کھلتی اور بڑی ہوتی جا رہی ہیں۔ کہ ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیاں ہوائی انداز میں حرکت کر رہی ہیں۔ کہ سینے میں کوئی چیز ان کی سانسوں کو گھونٹ رہی ہے اور اس متواتر بیم وہند لکے میں ساری شکلیں اور آوازیں انہیں غیر معمولی وضاحت کے ساتھ حیران کر رہی ہیں۔ ان پر بار بار یہ شک طاری ہوتا رہا کہ ریل گاڑی کا انجن آگے جا رہا ہے یا پیچھے یا بالکل ہی ٹھہرا ہوا ہے۔ ان کے پاس آنکھ شکاب یا کوئی ایسی؟ "وہ کری کے پیچھے پر کیا ہے" "سور ہے یا کوئی ننگی جانور؟ اور میں عورت ہوں یا نہیں؟ میں خوبصورت ہوں یا کوئی اور؟" انہیں اس طرح فراموشی کی حالت میں پہنچ جانے سے ڈر لگا۔ لیکن کوئی چیز انہیں اس کی طرف کھینچ رہی تھی اور وہ اپنی مرضی کے مطابق خود کو اس کے حوالے بھی کر سکتی تھیں اور اس کی مزاحمت بھی کر سکتی تھیں۔ وہ خود کو ہوش میں لانے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ انہوں نے کمبل ہٹایا اور اپنے گرم لباس کا بوجھ اتار دیا۔ ایک منٹ کے لئے وہ اپنے حواس میں آگئیں اور سمجھ گئیں کہ خود ان کا چلتا کسان موٹے سوتی کپڑے فاکوٹ پہنے ہوئے وہاں سے گزرا تھا اور جس کے کوٹ کا ایک بٹن غائب تھا۔ اسے کر تھا میٹر کو ایک نظر دیکھا کہ اس کے پیچھے پیچھے دروازے میں سے برف اور ہوا کا ایک جھکڑ آیا۔ لیکن بعد کو سب کچھ گڈمڈ ہو گیا۔ اس کسان نے جس کی کھڑکی لمبی تھی 'وہ اور پر کچھ کھڑکنا شروع کر دیا ہے' یہ صدا سنے اپنی ناگیں کپار فلیٹ کی پوری لمبائی میں پھیلالی ہیں اور کپار فلیٹ کو سیاہ بادل سے بھر دیا ہے۔ پھر ایک بھیانک سی چیخ سنائی دی اور کھٹ کھٹ ہوئی جیسے کسی نوجوان کا گلا جا رہا ہو۔ اس کے بعد سرخ آگ نے آنکھوں کو چکا چوند کر دیا اور پھر ہر چیز جیسے کسی دیوار کی آڑ میں چل گئی۔ کتنا کو ایسا محسوس ہوا جیسے وہ کسی گہرائی میں گرتی جا رہی ہوں۔ لیکن یہ سب ڈراؤنا نہیں بلکہ مسرت بخش تھا۔ ان کے کان کے پاس ہی کسی نے چیخ کر کہا اور برف سے لدے ہوئے شخص کی آواز نے کچھ چلا کر کہا۔ وہ کھڑکی ہو گئیں اور انہوں نے اپنے حواس درست کئے۔ وہ سمجھ گئیں کہ ریل گاڑی کسی اسٹیشن پر پہنچ گئی ہے اور یہ چلانے والا شخص کنڈکٹر تھا۔ انہوں نے آنکھ شکا سے کہا کہ وہ ان کا گرم لبادہ اور شال دے دے۔ انہیں پہنا کر وہ دروازے کی طرف چلیں۔

"کیا باہر جانا چاہتی ہیں؟" آنکھ شکا نے پوچھا۔

"ہاں" تازہ ہوا میں سانس لینے کو جی چاہتا ہے۔ یہاں بڑی گرمی ہے۔"

اور انہوں نے دروازہ کھولا ہوا اور برف کے جھکڑوں سے لپک کر ان کا سامنا کیا اور ان سے ٹکرا کرنے لگے کہ وہ اندر آئیں گے یا یہ باہر جائیں گی۔ اور یہ بات انہیں بڑی خوش کر رہی تھی۔ وہ دروازہ کھول کر باہر نکل

آئیں۔ ہوا جیسے انہیں کے انتظار میں تھی۔ اس نے خوشی سے سیٹیاں بجائیں اور چاہا کہ انہیں پکڑ کر اٹھا لے جائے لیکن وہ دروازے کے لٹھے وینڈل کو مضبوطی سے پکڑ کر اپنے لباس کو سنبھالے ہوئے پلیٹ فارم پر اتر آئیں اور ڈبے کے آگے کھڑی ہو گئیں۔ ریل گاڑی کے رکنے پر ہوا تیز تھی لیکن ڈبے کی اوٹ ہونے کی وجہ سے پلیٹ فارم پر سکون تھا۔ بڑی خوشی کے ساتھ انہوں نے اپنا سینہ برف میں گلی پیالے کی باری ہوا سے بھر لیا اور ڈبے کے پاس کھڑے کھڑے پلیٹ فارم کو اور روشنی میں صاف نظر آتے ہوئے اسٹیشن کو دیکھنے لگیں۔

30

ریل گاڑی کے پہیوں کے درمیان اور اسٹیشن کے کونے پر کے کھمبوں سے بھیانک طوفان چنگھاڑ رہا تھا اور سیٹیاں بجا رہا تھا۔ بے کیپ لوگ اور ہر کچھ بھی نظر آ رہا تھا۔ سب ایک طرف سے برف سے ڈھکا تھا جو ہر سے ریزہ ریزہ ہو رہی تھی۔ لمحے بھر کے لئے طوفان کا دم رکا ہوا تھا لیکن پھر اتنے زوروں کے جھکڑ چلنے کہ لگتا تھا ان کے سامنے ٹکنا ناممکن ہے۔ لیکن کچھ لوگ دوڑتے ہوئے خوش خوش باتیں کرتے پلیٹ فارم کے بنچوں کو چرچراتے ہوئے اور بڑے بڑے دروازوں کو مسلسل کھلتے اور بند کرتے ہوئے ادھر ادھر آ جا رہے تھے۔ آنا کے قدموں کے پاس سے کسی جھکے ہوئے شخص کی پرچھائیں گزری اور برف پر ہتھوڑی مارنے کی آوازیں سنائی دیں۔ طوفانی دھند کی دوسری طرف سے دھیمے سے بھری ہوئی کوئی آواز آئی "ڈاؤ نہ ماروا" پھر مختلف آوازیں چیخیں "ادھر آئیے صوبائی کمرے کے 'سبزہ' میں" اور برف سے ڈھکے ہوئے کار کن دوڑ پڑے۔

آنا کے پاس سے کوئی دو صاحبان گزرے جس کے منہ میں سگرٹ ہوئے پائپ دبے ہوئے تھے۔ انہوں نے ایک بار اور گہری سانس لی تاکہ اچھی طرح ہوا کو پھیپھڑوں اور سر کے منہ سے باہر نکال لیا کہ دروازے کے دستے کو پکڑ کر چیخیں اور ڈبے میں داخل ہو جائیں۔ لیکن اتنے ہی میں ایک شخص فوجی اوور کوٹ پہنے ہوئے بالکل ان کے پاس آ گیا اور اس نے لیمپ کی مدھم سی روشنی کو اپنی اوٹ میں لے لیا۔ انہوں نے اس پر نظر ڈالی اور غور کی اور روشنی کی صورت پہچان لی۔ اس نے اپنی نوبی کے بٹنے کو ہاتھ لگاتے ہوئے جھک کر تعظیم کی اور پوچھا کہ انہیں کسی چیز کی ضرورت تو نہیں ہے کیا وہ کوئی مدد کر سکتا ہے؟ انہوں نے کان دبا کر کہا، "کچھ ہوا اب دیکھ بھال سے غور سے دیکھا اور باوجود اس کے کہ اس پر روشنی نہیں پڑ رہی تھی اس کے بھرے اور آنکھوں کے تاثر کو دیکھ لیا اور انہیں لگا کہ دیکھ لیا۔ یہ پھر احترام آمیز تحسین کا وہی اظہار تھا جس سے کل وہ اس قدر متاثر ہوئی تھیں۔ پچھلے دنوں میں انہوں نے جانے کتنی بار 'اور ابھی ابھی ذرا دیر پہلے' اپنے آپ سے کہا تھا کہ وردی کی اس کے لیے سیکڑوں یکساں اور ہر جگہ ملنے والے نوجوانوں میں سے ایک ہے کہ وہ اس کے بارے میں کبھی سوچنے کی بھی روادار نہ ہو گی۔ لیکن اب اس سے ملاقات ہونے کے پہلے ہی لمحے میں ان پر مسرت فخر کا احساس طاری ہو گیا۔ انہیں یہ پوچھنے کی ضرورت۔ تھی کہ وہ یہاں کیوں تھا۔ وہ اتنے ہی یقین کے ساتھ جانتی تھیں جیسے اس نے خود ان سے کہا ہو کہ یہاں وہ اس لئے ہے کہ وہیں رہے جہاں وہ ہیں۔

"میں نہیں جانتی تھی کہ آپ بھی چل رہے ہیں۔ آپ کس سے جا رہے ہیں؟" انہوں نے اپنے ہاتھ کو جس سے وہ دروازے کے دستے کو پکڑے تھیں اگراتے ہوئے کہا۔ اور ان کے چہرے پر ضبط نہ کی جا سکنے والی خوشی اور جیالا پن چمک اٹھا۔

"میں کیوں چل رہا ہوں؟" اس نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے دہرایا۔ "آپ جانتی ہیں

میں اس لئے چل رہا ہوں کہ وہیں رہوں جہاں آپ ہوں۔" اس نے کہا۔ "اس کے علاوہ کچھ اور میں کر ہی نہیں سکتا۔"

اسی وقت ہوا نے جیسے کسی رکاوٹ کو پار کر کے آپے کی چھت پر سے برف، اولوں اور لوہے کی ایک اوجڑی ہوئی چادر کو کھڑکھڑایا۔ اور سامنے ریل گاڑی کے انجن نے روہانسی اور اداس سی کھنی ہوئی سیٹی بھائی۔ برفانی طوفان کا سارا بھیانک پن اب آنا کو اور بھی خوبصورت لگ رہا تھا۔ وہ تھکی ہوئی تھی کہ تھا جو ان کی دلی آرزو تھی لیکن جس سے ان کی عقل سلیم انہیں باز رکھ رہی تھی۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا اور ان کے چہرے پر اسے بدھ دھ کے آثار نظر آئے۔

"میں نے کچھ کہا کہ دیا۔ آپ کو ناگوار گزرا ہو تو مجھے معاف کر دیجئے۔" اس نے شائستگی سے کہا۔

اس نے بڑے اخلاق اور احترام کے ساتھ لیکن اسے قطعی اور ناقابل انداز میں کہا کہ وہ مسکرا دیئے بغیر نہ رہ سکیں۔

"آپ جو کہہ رہے ہیں یہ بڑی بات ہے اور میں آپ سے اتنا حاصل ہوں کہ اگر آپ اچھے انسان ہیں تو آپ نے جو کچھ کہا ہے اسے بھول جائیے جیسے کہ میں بھول جاؤں گی۔" انہوں نے کہا۔

"آپ کا کہا ہوا ایک لفظ بھی 'آپ کی کوئی نقل و حرکت تک میں کبھی نہیں بھولوں گا اور بھول سکتا ہی نہیں۔"

"بس کچھ نہیں۔" انہوں نے چیخ کر کہا اور اپنے چہرے پر ہنسی کے آثار پیدا کرنے کی بیکار کوشش کی جس پر وہ اپنی تربیتی ہوئی نگاہیں گڑوئے تھا۔ اور دروازے کے لٹھے وینڈل کو پکڑ کر وہ اچھل پڑیں اور جلدی سے ریل گاڑی کی راہداری میں چلی گئیں۔ لیکن اس لمحے راہداری میں وہ ٹھہر گئیں اور ہو کچھ ہوا تھا اس کا تصور کرنے لگیں۔ انہیں اپنے الفاظ یاد آئے نہ اس کے تحسین احساسات سے وہ سمجھ گئیں کہ اس ایک منٹ کی بات چیت نے انہیں ایک بہت دور سے خوفناک حد تک قریب کر دیا ہے اور اس سے انہیں ارادی نگاہ اور خوشی بھی ہوئی۔ چند سیکنڈ رک کر وہ کمپارٹمنٹ میں داخل ہو گئیں اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں۔ وہ سمور کن ٹوپی بھری ہوئی بھی شروع میں انہیں اچھی نہیں لگی تھی نہ صرف یہ کہ بھدے پن کی وجہ سے بلکہ زیادہ شدید ہو کر اس حد تک پہنچ گئی کہ انہیں ڈر لگنے لگا کہ کسی بھی وقت ان کے اندر کوئی بہت زیادہ قیمتی چیز ٹوٹ جائے گی۔ وہ ساری رات نہیں سو سکیں۔ لیکن اس تکان میں بالکل تصور نہیں تھی جو ان کے تخیل پر چھائے ہوئے تھے کوئی اداس یا ناخوشگوار بات نہ تھی۔ اس کے برعکس کوئی چیز پر مسرت، دلکش ہوئی اور اکسانے والی تھی۔ صبح کے قریب آنا آرام کرسی پر بیٹھے ہی بیٹھے اونگھ گئیں اور جب ان کی آنکھ کھلی تو جاگا ہوا تھا اور ریل گاڑی بیٹرس برگ کے قریب پہنچ رہی تھی۔ فوراً ہی گھر، شوہر اور بیٹے کے بارے میں خیالات اور آنے والے دن کی گھڑیوں نے انہیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

بیٹرس برگ میں ریل گاڑی رکی ہی تھی اور وہ باہر نکل ہی تھیں کہ سب سے پہلے جس چہرے نے ان کو اپنی طرف متوجہ کیا وہ ان کے شوہر کا تھا۔ "اف میرے خدا! ان کے بال کیوں اتنے سفید ہو گئے ہیں؟" آنا نے شوہر کے سر اور مونچھ کے بالوں کو اور آپ انہیں خاص طور سے حیرت زدہ کر دینے والے گالوں کو دیکھتے ہوئے سوچا جو ان کی گول ہیٹ کی نگرانی سے باہر رہ رہے تھے۔ آنا کو دیکھ کر وہ ان کی طرف بڑھے اور ان کے ہونٹوں پر عادت کے مطابق مذاق اڑانے والی مسکراہٹ نمودار ہو گئی اور انہوں نے بڑی بڑی تھکی آنکھوں سے آنا کو دیکھا۔

جب ان کی نیک تھکے اور تھکی ہوئی آنکھوں سے آنا کی آنکھیں چار ہوئیں تو ان کے دل کو ایک ناخوشگوار سے احساس نے دبوچ لیا جیسے وہ انہیں کسی اور طرح دیکھنے کی توقع کر رہی ہوں۔ اپنے شوہر سے ملاقات ہونے پر آنا نے خاص طور پر جو بے اطمینانی محسوس کی تھی اس پر وہ خود حیرت زدہ رہ گئیں۔ یہ احساس بہت عجیب انا اور جانا پہچانا تھا۔ دیکھنے اور سماعت کی اس حالت سے ملتا جلتا جو وہ شوہر کے ساتھ اپنے لمحات میں محسوس کرتی تھیں۔ لیکن پہلے انہوں نے اس احساس کی طرف کوئی دھیان نہ دیا تھا اور اب وہ اسے صاف صاف اور ایک دم کے ساتھ تسلیم کر رہی تھیں۔

"جیسے کہ تم دیکھ رہی ہو، تمہارا بھتیجا شوہر اتنا بھتیجا جیسے ابھی شادی کا پہلا سال ہو۔ تمہیں دیکھنے کے لئے تڑپ رہا تھا۔" انہوں نے اپنی گھریلو گھریلو سی آواز اور اس لہجے میں کہا جو وہ آنا سے باتیں کرنے میں تقریباً ہمیشہ استعمال کرتے تھے، جو ان لوگوں کا مذاق اڑانے کا لہجہ تھا جو بچوں کی طرح کی باتیں کرتے تھے۔

"سب ٹھیک ہے؟" آنا نے کہا۔

"اور کیسی ہے سارا انتظام" وہ بولے۔ "میرے عزیز خود فریب کا ٹھیک ہے، ٹھیک ہے۔"

31

درد شکی نے ساری رات سونے کی کوشش بھی نہ کی تھی۔ وہ اپنی آرام کرسی پر بیٹھا بھی اپنے سامنے دیکھتا بھی آنے جانے والوں کو۔ اور اگر پہلے اس کے غیر حقوق سکون سے ناشناس لوگوں کو حیرت اور پریشانی ہوئی تھی تو اب وہ اور بھی زیادہ مطمئن اور مطمئن لگ رہا تھا۔ وہ لوگوں کو اس طرح دیکھتا تھا جیسے وہ چیزیں ہوں۔ اس طرح دیکھنے کی وجہ سے سامنے بیٹھا ہوا ایک اعصاب زدہ نوجوان، جو ملازمت کی تلاش میں ملازم تھا، اس سے نفرت کرنے لگا۔ اس نوجوان نے اس سے سگریٹ مانگنے کے لئے دیا سلائی مانگی، اس سے دو چار باتیں کیں بلکہ اس کو ٹھوکے بھی لگائے تاکہ اسے محسوس کرا دے کہ وہ چیز نہیں انسان ہے۔ لیکن درد شکی اسے ویسے ہی دیکھتا رہا جیسے لیمپ کو۔ اور نوجوان یہ محسوس کر کے کہ اس طرح اپنے انسان ہونے تسلیم کئے جانے کے دعوا کے حق میں وہ اپنی خودداری سے کچھ ہٹنے لگا۔ اور اس لئے وہ بھی ہٹ نہ سکا۔

درد شکی نہ دیکھ رہا تھا، کسی کو دیکھ رہا تھا۔ وہ خود کو بادشاہ محسوس کر رہا تھا اس لئے نہیں کہ اسے یقین تھا کہ اس نے آنا کو متاثر کر دیا ہے، اسے ابھی اس کا یقین بھی نہیں تھا، بلکہ اس لئے کہ آنا کا برتاؤ اس پر ہوا تھا اس سے وہ خوشی اور فخر محسوس کر رہا تھا۔

وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس سب سے نتیجہ کیا نکلے گا اور اس کے بارے میں اس نے سوچا بھی نہ تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کی اب تک کی ساری سلب شدہ اور بکھری ہوئی توانیاں یکجا ہو گئی تھیں اور شدید توانائی کے ساتھ ایک ہی انتہائی مبارک نصب العین پر مرکوز ہو رہی تھیں۔ اور اس سے وہ خوش تھا۔ وہ صرف یہ جانتا تھا کہ اس نے آنا سے سچ بات کہی تھی، کہ وہ بھی وہیں جا رہا تھا جہاں وہ ہوں گی۔ اب زندگی کی ساری خوشی زندگی کے واحد معنی اس کے لئے صرف اس میں تھے کہ وہ آنا کو دیکھے اور ان کی باتیں سنے۔ اور جب وہ بولتی تھیں اس لئے، تو، تھا کہ بیشتر کا مصدقہ بیان لے اور اس نے آنا کو دیکھا تو قرار واقعی طور پر اس کے منہ سے جو پہلی بات نکلی وہ وہی تھی جسے وہ سوچتا رہا تھا۔ اور وہ خوش تھا کہ اس نے ان سے یہ کہہ دیا تھا۔ اب وہ اس بات کو جانتی ہیں اور اس کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔ وہ رات بھر نہیں سویا۔ اپنے ڈبے میں واپس آ کر وہ برابر اس پوری

صورت حال کا تصور کرتا رہا جس میں اس نے انہیں دیکھا تھا۔ ان کی ساری باتوں کو یاد کرتا رہا۔ اور اس کے تصور میں انکا مستقبل کی تصویریں بنتی رہیں جن سے دل کی حرکت جیسے رک رک سی جاتی تھی۔

پیٹرس برگ میں جب وہ اپنے ڈبے سے نکلا تو بے خواب رات کے بعد بھی وہ خود کو چاق چوبند اور تازہ دم محسوس کر رہا تھا جیسے غسل سے پانی سے سا کر آیا ہو۔ وہ اپنے ڈبے کے پاس کھڑا آنا کے نکلنے کا انتظار کرتا رہا۔ اس نے غیر ارادی طور پر مسکراتے ہوئے دل میں کہا "ایک بار اور دیکھ لوں گا ان کا چہرہ دیکھ لوں گا، شاید کچھ کہیں، سر کو جنبش دیں، دیکھیں، مسکرائیں۔" لیکن انہیں دیکھنے سے پہلے اس نے ان کے شوہر کو دیکھا جسے اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ بڑے احترام کے ساتھ بھیڑ میں سے لا رہا تھا۔ "ارے ہاں، شوہر!" اس وقت پہلی بار صاف صاف درد شکی کی سمجھ میں آیا کہ ان کی شخصیت سے شوہر بھی وابستہ تھا۔ یہ تو وہ جانتا تھا کہ وہ شادی شدہ ہیں لیکن اسے شوہر کے وجود کا یقین نہیں تھا اور پوری طرح تبھی اسی وقت آیا جب اس نے انہیں ان کے سر کے بالوں اور سیاہ پتلون سے ڈھکی ہوئی ٹانگوں کو دیکھا۔ اور خاص طور سے جب اس نے دیکھا کہ کیسے اس شوہر نے اپنی ملکیت سمجھ کر سکون کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑ لیا۔

الکسی الکساندرووچ کو ان کے پیٹرس برگ والے تازہ دم چہرے اور پوری طرح سے خود اعتماد چال ڈھال، گول بیٹ اور ذرا سی ابھری ہوئی پیٹ سمیت دیکھ کر اسے ان کے وجود کا یقین ہو گیا اور اسی طرح کا ناگوار احساس ہوا جو اس شخص کو ہو سکتا ہے جو پیاس کی الجھن میں مبتلا ایک گلاس تک پہنچے اور اس میں کسی کیڑے، جیسا سور کو دیکھ لے۔ اس میں پانی بھی پی رہا ہو اور اسے گندہ بھی کر رہا ہو۔ درد شکی کو سب سے بری لگی، الکسی الکساندرووچ کی چال، جو پورے کولہوں کو اور مضبوط پاؤں کو تھما کر چلتے تھے۔ وہ آنا سے پیار کرنے کا حق صرف اپنے لئے مخصوص سمجھتا تھا۔ لیکن آنا بالکل ہنسی ہی تھیں اور ان کی صورت اس پر اسی طرح اثر انداز ہو رہی تھی، جسمانی طور پر اس میں جان داخل رہی تھی، انکساری تھی اور اس کی روح کو خوشی سے معمور کر رہی تھی۔ اس نے اپنے جرمن ملازم کو، جو دوسرے درجے میں سے دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا تھا، سامان لے کر پیچھے آنے کا حکم دیا اور خود آنا کی طرف چلا۔ اس نے شوہر اور بیوی کی پہلی ملاقات کو دیکھا اور اس سے محبت کرنے والوں کی کتنی درس نگاہ سے اس ہلکی سی جھجک کو دیکھا جس سے آنا نے شوہر سے باتیں کیں۔ اس نے اپنے دل میں فیصلہ کر لیا "میں، وہ شوہر سے محبت نہیں کرتیں اور کبھی نہیں کر سکتیں۔"

جب وہ پیچھے پیچھے آنا کے کمپارٹمنٹ کے قریب پہنچ رہا تھا تبھی اس نے خوشی کے ساتھ دیکھ لیا تھا کہ وہ اس کے قریب تر آتے جانے کو محسوس کر رہی ہیں اور انہوں نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا تھا اور اسے پہچان کر پھر شوہر سے مخاطب ہو گئی تھیں۔

"آپ نے رات اچھی طرح تو بسر کی نہ؟" اس نے آنا اور ان کے شوہر کے سامنے تسلیم کرتے ہوئے پوچھا اور یہ الکسی الکساندرووچ پر چھوڑ دیا کہ ان کا بھی چاہے تو اس تسلیم کو اپنے لئے بھی قبول کریں اور اسے پہچان لیں یا نہ پہچانیں۔

"شکریہ آپ کا بہت اچھی طرح" آنا نے جواب دیا۔

ان کا چہرہ تھکا ہوا لگ رہا تھا اور اس پر روندی کاوہ کر شمہ نہ تھا جو کبھی مسکراہٹ میں جھلکتا تھا تو کبھی آنکھوں میں۔ لیکن جب انہوں نے اس کی طرف نظر اٹھائی تو ایک لمحے کے لئے ان کی آنکھوں میں ایک چمک سی آگئی اور وہ اسی ایک لمحے سے خوش ہو گیا باوجود اس کے کہ یہ چمک فوراً ہی غائب ہو گئی۔ انہوں نے یہ معلوم

کرنے کے لئے شوہر کی طرف دیکھا کہ وہ درد شکی کو جانتے ہیں یا نہیں۔ ا گسینی الکسانڈر دوچ نے بڑا احتیاط سے درد شکی کو دیکھا اور کھوئے کھوئے انداز میں یاد کرنے لگے کہ یہ کون ہے۔ اس وقت درد شکی کا سکون اور خود اعتمادی ا گسینی الکسانڈر دوچ کی سوجھ خود اعتمادی سے یوں ٹکرائی جیسے دو انی پتھر سے ٹکرا جائے۔

"کاؤنٹس درد شکی" آنا نے کہا۔

"اوہ، اگتا ہے ہم مل چکے ہیں" ا گسینی الکسانڈر دوچ نے بے نیازی سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ٹھہر ٹھہر کر بولے "جیسے ایک ایک روبل کا ہر نقطہ بھی ملتوے رہے ہوں" ٹکیں ہاں کے ساتھ اور تولیں بیٹے کے ساتھ آپ شاید چھٹی پر آئے ہیں؟" اور پھر درد شکی کے جواب کا انتظار کئے بغیر وہ انیے لہجے میں بیوی سے مخاطب ہو گئے "تو پھر ماسکو میں بے ائی کے وقت بہت آنسو بہائے گئے؟"

بیوی سے مخاطب ہو کر انہوں نے درد شکی کو یہ محسوس کرانا کہ وہ چاہتے ہیں کہ انہیں اکیلے چھوڑ دیا جائے اور اس کی طرف متوجہ ہو کر انہوں نے بہت کہا تھا لیا۔ لیکن درد شکی آنا اور کاؤنٹ سے مخاطب ہوا۔

اس نے کہا "امید ہے کہ میں آپ کے ہاں آنے کا شرف حاصل کروں گا۔"

ا گسینی الکسانڈر دوچ نے ٹھنڈی ٹھنڈی آنکھوں سے درد شکی کو دیکھا۔

"بہت خوشی ہوگی" انہوں نے سرد مہری سے کہا "پیر کو ہم مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔" اس کے بعد درد شکی کو بالکل ہی نظر انداز کر کے انہوں نے بیوی سے کہا "کتنا اچھا ہوا کہ میرے پاس بس یہ کہنے کا وقت تھا کہ تم سے مل سکوں اور تم سے اپنی چاہت کا اظہار کر سکوں" انہوں نے ویسے ہی ذرا نیچے لہجے میں اپنی بات جاری رکھی۔

"تم اپنی چاہت پر اتنا زور دیتے ہو کہ اس کی قدر کرنا میرے لئے یا مشکل ہو جاتا ہے" آنا نے اسی ذرا نیچے لہجے میں کہا اور غیر ارادی طور پر درد شکی کے قدموں کی چاپ سنی جو ان لوگوں کے پیچھے ہی آ رہا تھا۔ "خیر مجھے اس سے کیا سروکار؟" انہوں نے دل میں سوچا اور شوہر سے پوچھنے لگیں کہ سرجی نے ان کے بغیر کیسے وقت کاٹا۔

"ارے، بہت اچھی طرح، تمہاری بہت کمی محسوس کرتے ہیں کہ وہ بہت ہی نیک اور پیارا انسان ہے۔ مجھے تم کو یقین کرنا پڑے گا۔ تمہیں اس نے یاد نہیں کیا اس طرح نہیں جیسے کہ تمہارے شوہر نے۔ خیر تمہارا ایک پیار اور شکریہ میری دوست کہ تم نے پہلے آ کر آج کا دن مجھے تحفے کے طور پر دے دیا۔ ہماری پیاری سلوار بہت ہی خوش ہو جائیں گی۔" (سلوار وہ مشہور و معروف کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا کو کہتے تھے اس لئے کہ وہ ہیشہ اور ہر شخص کے بارے میں پریشان رہتی تھیں اور گرم ہوتی رہتی تھیں۔) "وہ تمہارے بارے میں پوچھ رہی تھیں۔ اور سنو، اگر میں مشورہ دینے کی جرأت کروں تو تم آج ان کے پاس ہو آتیں تو اچھا رہتا۔ آخر ان کا دل تو ہر ایک کے لئے دکھتا ہی رہتا ہے۔ اب وہ اپنی ساری فکروں کے علاوہ الجھن میاں بیوی کے درمیان غلط ہو جانے کے سلسلے میں بھی مصروف ہیں۔"

کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا ان کے شوہر کی دوست اور بیٹرس برگ کے معاشرے کے اس حلقے کی مرکز تھیں جس سے آنا اپنے شوہر کی وجہ سے علیحدہ رہا کرتی تھیں۔

"مگر میں تو انہیں لکھ چکی ہوں۔"

"پھر بھی انہیں تو تعزیت کی ضرورت ہے۔ ہو آنا اگر تمہیں تکلیف نہ ہو تو" میری دوست۔ تو تمہیں کوئی زحمت

مجھی میں لے جائے گا اور میں کیلئی میں جا رہا ہوں۔ اب پھر اکیلے کھانا نہیں کھانا پڑے گا" ا گسینی الکسانڈر دوچ نے مزید کہا اور اب ان کا لہجہ ذرا تیز نہیں تھا۔ "تمہیں یقین نہیں آئے گا کہ میں تمہارا کتنا عادی ہو گیا ہوں۔"

اور دیر تک ان کا ہاتھ لے کر ہلاتے رہنے کے بعد انہوں نے خاص مسکراہٹ کے ساتھ انہیں مجھی میں بٹھایا۔

32

گھر میں سب سے پہلے جس نے آنا کا استقبال کیا وہ ان کا بیٹا تھا۔ وہ گورنس کے پیچھے کے ہال روم سیڑھیوں پر سے دوڑتا ہوا ان کی طرف گیا اور انتہائی خوشی کے ساتھ چلایا "ماما، ماما!" وہ ڈکساں کے پاس آ کر وہ ان کی گردن سے لٹک گیا۔

اس نے گورنس سے پیار کر کے کہا "میں نے آپ سے کہا تھا کہ ماما یہیں جلد آ جائیں گی۔"

اور شوہر کی طرح بیٹے نے بھی آنا میں ایک ایسا احساس پیدا کیا جو خوشی کے دور ہو جانے سے ملتا جلتا تھا۔ وہ اس کا تصور اس سے بہتر کرتی تھیں جتنا وہ حقیقت میں تھا۔ انہیں حقیقت کی دنیا میں اترنا پڑا تاکہ وہ جیسا تھا ویسے ہی اس سے ظرفی حاصل کریں۔ اور جیسا وہ تھا ویسا ہی بہت دلکش تھا۔ ہلکے سنہرے رنگ کے گھنگھریالے بال، نیلی آنکھیں اور بھری بھری سڈول ٹانگیں، کسی ہوئی اور ابھی طرح چڑھی ہوئی جرابیں۔ آنا نے اس کی قربت اور شفقت سے قریباً جسمانی طور محسوس کیا اور سب اس کی سادہ دل پر اعتماد اور محبت بھری نظریں دیکھیں اور اس کے بھولے بھالے سوالات سنے تو انہیں اخلاقی سکون حاصل ہوا۔ آنا نے وہ تحفے نکالے، بڑھائی کے بچوں نے اس کے لئے بھیجے تھے اور بیٹے کو بتایا کہ ماسکو میں ایک لڑکی ہے ٹانیا اور وہ ٹانیا بڑھ سکتی ہے بلکہ دوسرے بچوں کو بھی پڑھا سکتی ہے۔

"تو کیا میں اس سے بڑا ہوں؟" سرجی وژا نے پوچھا۔

"میرے لئے تو تم دنیا میں سب سے اچھے ہو۔"

"میں جانتا ہوں" سرجی وژا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آنا ابھی کافی بھی نہ پی پائی تھیں کہ کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا کے آنے کی اطلاع ملی۔ وہ تقلتے ہوئے قد اور بھرے جسم کی خاتون تھیں ان کے چہرے پر مریضانہ زردی پھیلی رہتی تھی اور ان کی خوبصورت کالی آنکھیں ہر وقت فکر مند سی رہتی تھیں۔ آنا ان کو پسند کرتی تھیں لیکن آج انہوں نے جیسے پہلی بار انہیں ان کی ساری کمزوریوں سمیت دیکھا۔

"کہو میری دوست، آخر تم نے اپنی (آنا کی شادی کو) نے کر لیا تم؟" کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا نے کمرے میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"ہاں وہ سب ختم ہو گیا اور وہ سب اتنا اہم بھی نہ تھا جتنا ہم سمجھتے تھے" آنا نے جواب دیا۔ "ویسے بھی میری طرح تم بھی تو ذرا ابہامی ہو تو کب فیصلے کرتی ہیں۔"

لیکن کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا کو ہر اس چیز سے دلچسپی تھی جس سے ان کا کوئی تعلق نہ ہو اور ان میں یہ عادت تھی کہ جس چیز سے انہیں دلچسپی ہوتا سے نہ سنیں۔ انہوں نے آنا کی بات کاٹ دی:

"ہاں دنیا میں دکھ اور بدی بہت ہے اور میں آج بہت ہی خوش ہوں۔"

"کیا ہوا؟" آنا نے مسکراہٹ ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

"میں سچائی کی خاطر یکا رتیزے توڑنے کو اب حاضر آگئی ہوں اور کبھی کبھی میں بالکل تھک جاتی ہوں۔" "پھولی بہنیں" (یہ خیر خیرات کے لئے مذہبی اور وطن دوستانہ تنظیم تھی) کا معاملہ ابھی طرح چل رہا تھا لیکن ان صاحبان کے ساتھ کچھ بھی کرنا ممکن نہیں ہے" کاؤنٹس لیونوا ایوانووا نے مقدر کو تسلیم کرنے کے انداز میں کہا۔ "ان لوگوں نے خیال کو ہتھیا لیا" اسے صحیح کر دیا اور اب اسے گھٹیا پن اور پست طریقے سے بحث کرتے ہیں۔ وہ نہیں لوگ 'جن میں تمہارے شوہر بھی ہیں' اس کام کی ساری اہمیت کو سمجھتے ہیں' باقی لوگ بس حسد کرتے ہیں۔ کل مجھے پراودین نے ایک خط بھیجا تھا۔"

پراودین ملک سے باہر رہنے والے اتحاد سلاوی کے ایک مشہور عالی (45) تھے۔ کاؤنٹس لیونوا ایوانووا نے ان کے خط کا مضمون بتایا۔

اس کے بعد کاؤنٹس نے کیسیاؤں کے اتحاد والے معاملے کے خلاف پائے جانے والے ہنگاموں اور سازشوں کے بارے میں بتایا' اور پھر جلدی سے چل دیں اس لئے کہ آج ہی انہیں ایک انجمن کے جلسے میں اور سلاف کمیٹی (46) میں بھی جانا تھا۔

"آخر یہ سب تو پہلے بھی تھا لیکن میں نے پہلے کس وجہ سے اس طرف دھیان نہیں دیا؟" آنا نے اپنے دل میں کہا "وہ آج ہی بہت جھنجھلائی ہوئی ہیں' اگر واقعی ایسی آئی ہے کہ ان کا نصب العین تو یہ ہے کہ نیکی کرو' عیسائی مذہب کی پیروی ہیں لیکن ہر وقت حسد کرتی رہتی ہیں اور سب ان کے دشمن ہیں اور سارے دشمن نیکی کرنے کے اور عیسائی ہونے کے طرفدار ہیں۔"

کاؤنٹس لیونوا ایوانووا کے بعد ایک اور دوست آگئیں جن کے شوہر ڈائریکٹر تھے۔ انہوں نے شہر کی ساری خبریں سنائیں وہ بھی تین بجے چل گئیں اور وعدہ کر گئیں کہ شام کے کھانے پر آئیں گی۔ الکسیئی الکساندرووچ دارالامرا میں تھے۔ کھانے کے وقت تک کے لئے آنا اکیلی رہ گئیں تو انہوں نے اس کا یہ استعمال نکالا کہ بیٹے کے کھانے کے وقت موجود رہیں (وہ الگ کھانا کھاتا تھا) اور اپنی چیزیں ٹھیک سے دیکھیں اور ان کی عدم موجودگی میں بور رہتے اور غلط سلط بج ہو گئے تھے ان کو پڑھیں اور جواب دیں۔

بے وجہ شرم کا وہ احساس' جس کا تجربہ انہیں راستے میں ہوا تھا' اور پریشانی بالکل غائب ہو چکی تھی۔ زندگی کے نارمل حالات میں انہوں نے خود کو پھر سے مضبوط اور قابل لمس محسوس کیا۔

انہوں نے حیرت کے ساتھ اپنی کل کی حالت کو یاد کیا۔ "وہ کیا تھا؟ کچھ نہیں۔ وردشکی نے بیوقوفی کی ایک بات کہی تھی جس کو ختم کرنا بہت آسان تھا اور میں نے اس کا وہی جواب دیا جیسے دینا چاہئے تھا۔ شوہر سے اس کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ ممکن ہے۔ اس کا ذکر کرنے کا مطلب ہے اسے اتنی اہمیت دینا جتنی ہے نہیں۔" انہیں یاد آیا کہ کیسے انہوں نے شوہر کو اس تھریا اعتراف محبت کے بارے میں بتایا تھا جو پیٹرس برگ میں ایک نوجوان نے ان کے شوہر کے ایک رقیب نے کیا تھا اور کیسے الکسیئی الکساندرووچ نے جواب دیا تھا کہ معاشرے میں رہ کر ہر عورت کو اس کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے لیکن انہیں اس کے سینے پر پورا اعتماد ہے اور وہ خود کو یا ان کو ناپسند کبھی نہیں کر سکتے کہ رشک و حسد میں مبتلا ہوں۔ آنا نے اپنے دل میں کہا "مطلب یہ کہ ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں؟ اور پھر خدا کا شکر ہے کہ ذکر کرنے کی کوئی بات بھی نہیں۔"

33

الکسیئی الکساندرووچ وزارت سے چار بجے واپس آئے لیکن جیسا کہ اکثر ہوتا تھا انہیں آنا کے پاس آنے کا موقع نہیں ملا۔ وہ اپنے دفتر میں گئے۔ ان لوگوں سے ملنے کے لئے جو عرضیاں لے کر آئے تھے اور ان کا انتظار کر رہے تھے اور کچھ کاغذات پر دستخط کرنے جو ان کا پرائیویٹ سیکرٹری لایا تھا۔ کھانے پر (کارسٹن سیاں بیوی کے ہاں ہفتے میں دو تین لوگ کھانے پر آتے تھے) آج الکسیئی الکساندرووچ کی ایک رشتے کی بوڑھی بہن تھیں' ڈیپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر اور ان کی بیوی تھیں اور ایک نوجوان تھا جس کی سفارش الکسیئی الکساندرووچ سے ملازمت کے لئے کی گئی تھی۔ آنا مہمانوں کی خاطرداری کرنے اور ڈائنگ روم میں آگئیں۔ ٹھیک پانچ بجے' جب بیٹرانل کے زمانے کی کانسے کی گھڑی پانچوں گھنٹے بجا بھی نہ پائی تھی' الکسیئی الکساندرووچ سفید جالی اور فراک کوٹ پہنے اور اپنے دو ستارے لگائے ہوئے داخل ہوئے اس لئے کہ ابھی کھانے کے دوران انہیں جانا تھا۔ الکسیئی الکساندرووچ کی زندگی کا ہر لمحہ مصروف اور طے شدہ تھا۔ انہیں ہر دن بہت کچھ کرنا ہوتا تھا جس سب کرنے کے لئے وہ وقت کی سخت ترین پابندی کرتے تھے۔ ان کا قاعدہ تھا — "بغیر جلد بازی کے اور بغیر آرام کئے۔" وہ ہاتھ پیچھے ہوئے ہال میں داخل ہوئے' سب کو تعظیم کی اور بیوی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے جلدی سے بیٹھ گئے۔

"ہاں' میری خیالی ختم ہوئی۔ تمہیں یقین نہ آئے گا کہ اکیلے کھانا کھانے میں کتنا برا محسوس ہوتا ہے" (انہوں نے لفظ "اکیلے" پر خاص طور سے زور دیا۔)

کھانے کے دوران میں انہوں نے بیوی سے کچھ ماسکو کے معاملات کے بارے میں بات کی اور ڈال اڑانے والی مسکراہٹ کے ساتھ استی پان ارکاڈیچ کے بارے میں پوچھا۔ لیکن زیادہ تر عام بات چیت ہوتی رہی — پیٹرس برگ کے سرکاری اور سماجی امور کے بارے میں۔ کھانے کے بعد آدھ گھنٹہ انہوں نے مہمانوں کے ساتھ صرف کیا اور پھر مسکرا کر بیوی کا ہاتھ دباتے ہوئے وہ نکلے اور کونسل کے لئے روانہ ہو گئے۔ آنا اس دن نہ پرنس سیبنسکی تو رسکایا کے ہاں گئیں جنہوں نے ان کی واپسی کی خبر سن کر انہیں شام کے لئے مدعو کیا تھا اور نہ تھیٹر گئیں جہاں آج ان کے لئے باکس ریزرو تھا۔ وہ زیادہ تر اس وجہ سے نہیں گئیں کہ انہوں نے جو لباس پہننے کو سوچا تھا وہ تیار نہیں تھا۔ پہلے بھی جب انہوں نے مہمانوں کے جانے کے بعد اپنی ڈریسنگ ٹیبل کا جائزہ لیا تو وہ بہت جھنجھلا گئی تھیں۔ ماسکو جانے سے پہلے انہوں نے سفلائی کو تین لباس درست کرنے کے لئے دیئے تھے۔ وہ عام طور سے بغیر زیادہ رقم خرچ کئے ہوئے خوش پوش رہنے میں بڑی مہارت رکھتی تھیں۔ لباسوں میں تبدیلی اس طرح کرتی تھی کہ وہ پرانے نہ جائیں اور انہیں اب سے تین دن پہلے ہی تیار ہو جانا چاہئے تھا۔ پتہ یہ چلا کہ دو لباس تو بالکل تیار ہی تھے اور ایک میں تبدیلی اس طرح نہیں کی گئی تھی جس طرح آنا چاہتی تھیں۔ سفلائی سمجھانے اور یقین دلانے کے لئے آئی کہ اسی طرح بہتر ہو گا اور آنا اتنی خفا ہو گئیں کہ اب انہیں یاد کر کے افسوس ہو رہا تھا۔ سکون کو پوری طرح بحال کرنے کے لئے وہ بچے کے کمرے میں چلی گئیں اور ساری شام بیٹے کے ساتھ رہیں' خوشی اسے سونے کے لئے لٹایا' اس کے اوپر صلیب کا نشان لگایا اور کھیل اور دعا دی۔ وہ خوش تھیں کہ کہیں نہیں گئیں اور اتنی اچھی طرح شام گزاری۔ اب ان کا دل اتنا ہلکا اور پرسکون تھا اور وہ اتنا سب صاف دیکھ رہی تھیں کہ وہ سب کچھ جو انہیں ریل گاڑی کے سفر میں اتنا سنگین خیز لگ رہا تھا' سوسائٹی کی زندگی کا

ایک عام اور غیر اہم واقعہ تھا اور یہ کہ انہیں کسی کے سامنے یا اپنے سامنے شرمندہ ہونے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ آنا اگر بڑی نادل لے کر آتش دان کے پاس بیٹھ گئیں اور شوہر کا انتظار کرنے لگیں۔ ٹھیک ساڑھے نو بجے ان کی گھنٹی بجائی دی اور وہ کمرے میں داخل ہوئے۔

"آخر تم آ ہی گئے!" انہوں نے شوہر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

الیکسی الکسانڈرووچ نے ان کے ہاتھ کو سر دبایا اور ان کے پاس بیٹھ گئے۔

"ویسے میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارا سفر کامیاب رہا!" انہوں نے آنا سے کہا۔

"ہاں، بہت!" آنا نے جواب دیا اور ان کو سب شروع سے بتانے لگیں — کہ آتش بردو نکایا کے ساتھ اپنا سفر وہاں پہنچا؟ اسٹیشن پر والا واقعہ۔ پھر انہوں نے بتایا کہ کیسے شروع میں انہیں اپنے حالی پر ترس آیا اور پھر والی پر۔

"میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا کہ اپنے شخص کو معاف کرنا ممکن ہے حالانکہ وہ تمہارے حالی ہیں۔" الیکسی الکسانڈرووچ نے تلخی کے ساتھ کہا۔

آنا مسکرائیں۔ وہ سمجھ گئیں کہ انہوں نے یہ بات صرف اس لئے کہی تھی کہ دکھا دیں کہ رشتے کی حساسیتیں انہیں اپنی پکی رائے کا اظہار کرنے سے نہیں روک سکتیں۔ وہ اپنے شوہر کی اس حساسیت کو جانتی تھیں اور اس کو پسند کرتی تھیں۔

الیکسی الکسانڈرووچ نے اپنی بات جاری رکھی۔ میں خوش ہوں کہ سب کچھ ٹھیک ہو گیا اور تم واپس آ گئیں۔ تو وہاں اس نئی تجویز کے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں؟ وہ میں نے کونسل میں پیش کی ہے؟"

آنا نے اس تجویز کے بارے میں کچھ بھی نہیں سنا تھا اور انہیں افسوس ہوا کہ وہ اس چیز کے بارے میں اتنی آسانی سے سوال کر لیں، جو ان کے شوہر کے لئے اتنی اہم تھی۔

"اس کے بارے میں ہاں تو اس پر بڑا شور مچا!" الیکسی الکسانڈرووچ نے اپنے آپ سے خوش اور مطمئن ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

آنا نے دیکھا کہ الیکسی الکسانڈرووچ چاہتے ہیں کہ وہ اس معاملے کے بارے میں کوئی ایسی بات کہیں جو ان کے لئے طمانیت بخش ہو۔ چنانچہ انہوں نے سوالات کر کے الیکسی الکسانڈرووچ کو اس کے بارے میں بتانے پر آمادہ کیا۔ انہوں نے اسی خوشی اور طمانیت کے ساتھ مسکراتے ہوئے بتایا کہ جب انہوں نے تجویز منظور کرانے کے لئے کتنی تیاریاں بھائی گئیں۔

"میں بہت خوش تھا، بہت زیادہ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آخر کار ہمارے ہاں اس معاملے میں معقول اور محکم زاویہ نظر رائج ہو گیا ہے۔"

کریم اور دل بدلی کے ساتھ اپنی دوسری پیالی چائے پی چکنے کے بعد الیکسی الکسانڈرووچ اٹھے اور اپنے کمرے کی طرف چلے۔

"اور تم کہیں نہیں گئیں۔ تمہارا تو اب بھی ہو گی؟" انہوں نے کہا۔

"ارے نہیں!" آنا نے جواب دیا۔ وہ بھی انہیں کے ساتھ ہی کھڑی ہو گئیں اور ہال کو پار کر کے شوہر کے کمرے تک ان کے ساتھ گئیں۔ انہوں نے پوچھا "تم آج کل کیا پڑھ رہے ہو؟"

"اب میں پڑھ رہا ہوں دوکسوی لیل کی" اور فرنچ ڈیپارٹمنٹ فرنس "(47) بہت ہی عمدہ کتاب ہے۔"

آنا مسکرائیں جیسے اپنے محبوب لوگوں کی کمزوریوں پر مسکرایا جاتا ہے اور ان کے ہاتھ کے نیچے اپنا ہاتھ رکھ کر انہیں ان کے کمرے کے دروازے تک پہنچانے لگیں۔ وہ ان کی عادت جانتی تھیں کہ شام کو چند منٹ ان کے لئے ایک ضرورت بن گیا ہے۔ وہ جانتی تھیں کہ باوجود اس کے کہ ان کی سرکاری ذمہ داریاں ان کا سارا وقت جذب کر لیتی تھیں، وہ اس بات کو اپنا فرض سمجھتے تھے کہ دانشورانہ حلقے میں نمودار ہونے والی اہم چیزوں سے باخبر رہیں۔ وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ درحقیقت انہیں سیاسی، فلسفیانہ اور مذہبی کتابوں سے دلچسپی تھی اور فن سے ان کی طبیعت کو بالکل کوئی تعلق نہ تھا لیکن اس کے باوجود، بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کہ اس کے نتیجے کے طور پر الیکسی الکسانڈرووچ کسی ایسی چیز کو نظر انداز نہ کرتے تھے جس کے چرچے اس میدان میں ہوتے ہوں اور سب کچھ پڑھنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ وہ جانتی تھیں کہ سیاست، فلسفے اور مذہب کے میدان میں (جو الیکسی الکسانڈرووچ کے نزدیک ایک ہی چیز تھی) وہ شک بھی کرتے تھے اور تلاش بھی کرتے تھے لیکن فن اور شاعری، خاص طور سے موسیقی کے بارے میں، جس کی سمجھ سے وہ بالکل محروم تھے، ان کی رائیں بہت ہی قطعی اور پختہ تھیں۔ انہیں شیکسپیر، رافائیل، بیتھوون کے بارے میں باتیں کرنا بہت پسند تھا اور بہت ہی واضح الفاظ کے ساتھ ان کے ذہن میں درجہ بندی قائم تھی۔

"اچھا تو خدا حافظ!" انہوں نے کمرے کے دروازے پر پہنچ کر کہا جس میں ان کی آرام کرسی کے پاس قالین پر، شمع اور صراحی میں پانی رکھا تھا۔ "اور میں اسکو کے لئے ایک خط لکھوں گی۔"

الیکسی الکسانڈرووچ نے ان کا ہاتھ دبایا اور پھر بوسہ دیا۔

آنا نے اپنے کمرے میں واپس آتے ہوئے دل میں سوچا "بہرحال وہ ایسے انسان ہیں، نیک اور انصاف پسند اور اپنے دائرے میں ممتاز" جیسے کسی کے سامنے ان کی مدافعت کر رہی ہوں جس نے ان پر الزام لگایا ہو اور کہا ہو کہ ان سے محبت ہی نہیں کی جا سکتی۔ "لیکن یہ ان کے کان کیوں اتنے عجیب طریقے سے نکلے ہوئے ہیں! یا شاید انہوں نے بال بہت چھوٹے کٹوا لئے ہیں؟"

ٹھیک بارہ بجے، جب آنا ڈیسک کے پاس بجلی کی روشنی میں کچھ لکھ ہی رہی تھیں کسی سلیپر پہنے قدموں کی چاپ سنائی دی اور الیکسی الکسانڈرووچ ہاتھ منہ دھو کر، بال بنا کر، بغل میں کتاب دبائے ان کے پاس آئے

"سونے کا وقت ہو گیا" انہوں نے ایک خاص مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور سونے کے کمرے میں چلے گئے۔

"اور اسے اس طرح ان کی طرف دیکھنے کا کیا حق تھا؟" آنا نے الیکسی الکسانڈرووچ کی طرف سرد مہری کی نظر گھما کر کے سوچا۔

کپڑے بدل کر وہ بھی سونے کے کمرے میں چلی گئیں لیکن ان کے چہرے پر نہ صرف یہ کہ وہ جمالیاتی۔ تھا ہوا سکون جو ان کے قیام کے دوران میں ان کی آنکھوں اور ان کی مسکراہٹ میں اس قدر جھلکتا تھا، بلکہ اس کے برعکس اب لگتا تھا کہ ان کے اندر کی آگ بجھ گئی ہے یا کہیں دور چھپ گئی ہے۔

34

پیٹرس برگ سے جاتے ہوئے ووسکی نے اپنے سوسائٹی والے پہلے سے طے کیا تھا کہ اپنے دوست اور سب سے پسندیدہ ساتھی پیٹر تسکی کے حوالے کر دیا تھا۔

پیٹر تنکی نوجوان لفٹننٹ تھا' کسی خاص مشہور و معروف خاندان کا نہ تھا اور نہ صرف یہ کہ دولت مند تھا بلکہ بڑی طرح منحوس بھی رہتا تھا۔ شام کو وہ ہمیشہ نشے میں دھت ہوتا تھا اور اکثر طرح طرح کے واقعات کے سلسلے میں' جو مضحکہ خیز بھی ہوتے تھے اور کبھی کبھی' وہ فوجی حوالات میں پہنچ جاتا تھا۔ لیکن اپنے ساتھیوں اور افسران کا منظور نظر بھی تھا۔ ورد شکی جب گیارہ بجے کے بعد ریلوے اسٹیشن سے اپنے فلیٹ میں پہنچا تو اس نے صدر دروازے کے پاس ایک جالی بچھائی کرائے کی بگھی دیکھی۔ اپنے فلیٹ کے دروازے پر وہ گھنٹی بجا رہا تھا کبھی اس نے ایک عورت کے قہقہے کی آواز' فراسیسی میں ایک عورت کی بڑبڑاہٹ اور پیٹر تنکی کی چیخ سنی: "اگر تمہاری میں سے کوئی ہو تو مت آنے دینا!" ورد شکی نے خدمتگار سے کہا کہ اس کے بارے میں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے اور خود چپکے سے پہلے کمرے میں چلا گیا۔ پیٹر تنکی کی دوست ویرونس شیلین کاسی اطلس کے لباس اور ہلکے سنہرے بالوں اور گلابی چہرے سے نظروں کو خیرہ کر رہی تھیں۔ وہ ایک گول میز کے سامنے بیٹھی ہوئی کافی تیار کر رہی تھیں اور پورے کمرے میں ان کی پرس کی باتیں عجائی بچھاڑ کی طرح گونج رہی تھیں۔ ان کے ادھر اور ادھر پیٹر تنکی اور کونٹ پہنے ہوئے اور رسالے کا کپتان کامیسو شکی اپنی پوری وردی پہنے بیٹھے تھے۔ وہ دونوں خالباً بیوی سے ابھی ابھی آئے تھے۔

"مرحبا ورد شکی!" پیٹر تنکی چلایا اور کرسی کو لڑکھڑاتے ہوئے اچھل کھڑا ہوا۔ "حضور صاحب خاندا صاحب' آپ نے کافی بات میں سے کافی پیش کیجئے۔ ہمیں تو تمہارے آنے کی خبر تک نہ تھی۔ مجھے امید ہے کہ تم اپنے کمرے کی اس رہنمت سے خوش ہو گے۔" اس نے ویرونس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "آپ لوگ ایک دوسرے سے متعارف تو ہیں نہ؟"

"کیوں نہیں!" ورد شکی نے خوش ہو کر مسکراتے ہوئے اور ویرونس کے چھوٹے سے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر ہلاتے ہوئے کہا۔ "آخر ہم پرانے دوست ہیں۔"

"آپ سفر سے سیدھے آ رہے ہیں" ویرونس نے کہا "تو میں چلتی ہوں۔ میں اگر خل ہو رہی ہوں تو ابھی ابھی چلی جاتی ہوں۔"

"ویرونس جہاں بھی آپ ہوں وہ آپ ہی کا گھر ہے" ورد شکی نے کہا۔ "سلام کامیسو شکی" اس نے کامیسو شکی سے سرد مہری سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا

"اب دیکھئے' آپ اتنی اچھی باتیں بھی نہیں کہتے" ویرونس نے پیٹر تنکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں نہیں؟ کھانے کے بعد میں بھی اتنی ہی اچھی باتیں کہوں گا۔"

"کھانے کے بعد کی بات پھر دیکھا جائے گا۔ تو میں آپ کو کالی دوں گی جب تک آپ ہاتھ منہ دھو کر ٹھیک ٹھاک ہو جائیے" ویرونس نے پر بیٹھتے ہوئے ورد شکی کو کالی بات کا چپکے ہی نظر سندی کے ساتھ سمجھاتے ہوئے کہا "بیرے کالی دے دیجئے" وہ پیٹر تنکی سے مخاطب ہوئی جسے وہ اس کے خاندانی نام پیٹر تنکی کی بجائے "بیرے" کہتی تھیں اور اس سے اپنے تعلق پر چھیڑتی تھیں تھیں۔ "میں تھوڑی اور پی لوں گی۔"

"خراب کر دیجئے گا۔"

"نہیں' خراب نہیں کروں گی! اچھا اور آپ کی بیوی؟" ویرونس نے اچانک ورد شکی اور اس کے ساتھیوں کی بات چیت کو کاٹتے ہوئے کہا۔ "آپ اپنی بیوی کو نہیں لائے؟ یہاں تو ہم نے آپ کو شادی شدہ مان لیا تھا۔"

"نہیں ویرونس میں خاندانی وجوہ سے اکیلا ہوں اور خاندانی وجوہ سے ہی مروں گا۔"

"یہ زیادہ اچھا ہے' اور بھی اچھا ہے۔" لائیے ہاتھ۔"

ویرونس نے ورد شکی کو جانے نہیں دیا اور وہ اسے 'بچ بچ' میں مذاق اور لطیفوں کے ساتھ اپنی زندگی کے تازہ ترین منصوبے بتانے اور اس کی رائے پوچھنے لگیں:

"وہ مجھے پھر بھی طلاق نہیں دینا چاہتے تو پھر اب کیا کروں؟" ("وہ" ان کے شوہر تھے۔) "اب میں عدالتی کارروائی شروع کرنا چاہتی ہوں۔ میرے لئے آپ کا مشورہ کیا ہے؟ کامیسو شکی' ذرا آپ کالی کا خیال رکھئے۔ ابل گئی' آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں مصروف ہوں۔ میں عدالتی کارروائی کرنا چاہتی ہوں اس لئے کہ مجھے اپنی جائیداد چاہئے۔ آپ سمجھتے ہیں نہ۔ اس وجہ کو کہ میں نے کرایا ان کے ساتھ بیوفائی کی ہے" انہوں نے حقارت کے ساتھ کہا "اس لئے وہ میری جائیداد سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔"

ورد شکی اس خوبصورت عورت کی پرمسرت باتیں بڑی خوشی سے سنتا رہا' اس کی تائید کرتا رہا' ہم راقیہ سنورے رہتا رہا اور عام طور سے اس نے فوراً ہی وہ لہجہ اپنا لیا جو اس قسم کی عورتوں کے ساتھ وہ عموماً اختیار کرتا تھا۔ اس کی پیدائش برگ کی دنیا میں سارے لوگ وہ بالکل متضاد قسموں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک تو پہلی قسم کے لوگ تھے۔ عام' بیوقوف اور سب سے بڑھ کر یہ کہ مضحکہ خیز' جو اس بات پر یقین رکھتے تھے کہ ایک شوہر کو ایک ہی بیوی کے ساتھ زندگی بسر کرنی چاہئے' بس کے ساتھ اس کی شادی ہوئی ہو' کہ ہر بیوی کو ہر صورت عورت کو وفادار' صوبہ دار' صاحب خیط اور محکم ہونا چاہئے' کہ ہر بچوں ہونا چاہئے' اپنی روزی خود کمانی چاہئیں اور اسی طرح کی دوسری حماقتیں۔ دوسری وسیع لوگ تھے جن پر ابھی آئی تھی۔ تیسری دوسری قسم کے لوگ تھے' اصلی لوگ' جن سے ان سب کا تعلق تھا' اس میں سب سے اہم چیز یہ تھی کہ کامی خوش وضع' خوبصورت' کشادہ دل' بامروت' خوش مزاج ہو' بغیر ترسمار ہوئے بڑھ سب کا نباہ ہو جاتا ہو اور باقی ساری چیزوں پر ہستا ہو۔

بس شروع کے چند لمحوں میں تو ورد شکی بالکل دوسری دنیا کے باشندوں کی طرح' جو دوسرے سیارے سے آیا تھا حیرت زدہ سا رہا لیکن جلد ہی اس نے تجربے پر اپنے ہوشوں کو اس میں پاؤں ڈال لئے اور وہ بھی پہلے دن سے ہی طرفدار دنیا میں داخل ہو گیا۔

کالی سرد سے تیار ہی نہیں ہوئی۔ اس نے ہر شخص پر چھینٹے ڈالے اور خود بھی اور دوسروں کی اس سے توقع کی جاتی تھی بھی شور اور قہقہوں کے لئے ایک سماں قائم کر دیا اور ویرونس نے اس کی تائید کی اور پھر کالین پر لوٹ پوٹ ہو گئی۔

"اچھا تو اب الوداع' نہیں تو آپ کبھی ہاتھ منہ نہ دھو سکیں گے اور ایک بات اور سن لیجئے۔ یہ سب سے بڑے جرم میں صاف مکرنے سے رہنے کی ذمہ دار میں قرار دی جاؤں گی۔ آپ کا مشورہ سے دیں گے پھر ہی رکھ دوں؟"

"ضرور بالضرور لیکن ایسے کہ آپ کا نخا سا ہاتھ ان کے ہونٹوں سے قریب رہے۔ وہ آپ کے ہاتھ کو بوسہ دے لیں تو ہمیں سب ٹھیک ہو جائے گا" ورد شکی نے جواب دیا۔

"اچھا تو آج فراسیسی تھیٹر (48) میں" ورد نے اپنے لباس کو سرسراتی ہوئی تاب دے کر کہا

کامیسو شکی بھی اٹھا اور ورد شکی نے اس کے رخصت ہونے کا انتظار کئے بغیر ہی اس سے ہاتھ ملایا اور

ڈریسنگ روم میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر میں اس نے ہاتھ منہ دھویا، تازہ دم ہو کر پیٹر تھکی نے شہزادی عظمیٰ کا حال چال پوچھا۔ اس میں وردشکی کے جانے کے بعد کیا تبدیلی ہوئی تھی۔ رقم اس کے پاس کچھ بھی نہ تھی۔ باپ نے کہا کہ وہ کچھ نہیں دیں گے اور قرض بھی ادا نہیں کریں گے۔ وردشکی اس کو قید خانے بھجوانا چاہتا ہے اور ایک اور شخص بھی اسے قید خانے بھجوانے کی دھمکیاں برابر دیتا رہتا ہے۔ رجسٹ کے کمانڈر نے آگاہ کر دیا ہے کہ اگر یہ رسوائیاں بند نہ ہوئیں تو اس کو رجسٹ سے نکلنا پڑے گا۔ وہ تنگ دستی کے خاتمے میں دم آگیا ہے جیسے عہدار سول سے ہو جاتا ہے خاص طور سے اس لئے کہ وہ نبھانا چاہتی ہیں اور ایک لڑکی ہے۔ "غصہ وردشکی کو دکھائے گا" بالکل بچہ، غضب کی خوبصورت، بالکل مشرقی ادا کی "تیز دیکا کی ڈارلنگ (ڈارلنگ) کی" کچھ؟ "کل پیر کو فیصلہ سے بھی جھگڑا ہو گیا اور وہ وکیل کے لئے انکار نے کو اس کے پاس اپنی تائید کرنے والے کو بھیجنے والا تھا لیکن ظاہر ہے کہ اس سے نتیجہ کچھ نہ نکلے گا۔ ویسے سب کچھ بہت ہی شاندار اور غیر معمولی طور پر پر مسرت تھا۔ اور اپنے ساتھی کو اپنے حالات کی تفصیلات میں جانے کا موقع دینے کیلئے پیٹر تھکی نے ساری دلچسپ خبریں سنانی شروع کر دیں۔ پیٹر تھکی کی اچھی طرح جانی پہچانی کمپنیوں کو اپنے اس غلیظ کے اڈے جانے پہچانے ماحول میں سنتے ہوئے جس میں وہ تین سال سے رہ رہا تھا، وردشکی کو بیڑس برگ کی مانوس اور بے فکری کی زندگی میں واپس آجانے کا خوشگوار احساس ہوا۔

"تاحال" وہ سیلی کے اوپر لگے ہوئے ہاں کے برتن کے پیندے کو چھوڑتے ہوئے چلایا۔ اس کے پیچھے وہ اپنی سرخ صحت مند گردن کو نہ جھکا سکتا تھا۔ "یہ نہیں ہو سکتا" وہ چیخ کر چلایا تھا کہ اور اسے غیر جینگ کو چھوڑ دیا ہے اور سیلی کے ساتھ چل گئی ہے۔" اور وہ اب بھی ویسا ہی بیوقوف اور مطمئن ہے؟ اچھا، اور بزدلوکوف کے کیا حال چال ہیں؟"

"اسے بزدلوکوف کے ساتھ بڑا شاندار واقعہ ہوا۔ بہت ہی دلچسپ" پیٹر تھکی نے چیخ کر کہا۔ "آخر ہال روم ڈانس کی تو اسے ست ہے اور وہ ایک بھی درباری بال کو نہیں چھوڑتا۔ تو وہ پاخلو ویسن کرنے بال میں گیا۔ ہم نے خود دیکھے ہیں، بہت اچھے اور ہلکے ہیں۔ تو اس وہ کھڑا ہوا تھا۔ ارے تمہیں ہم سنو تو۔"

"ہاں ہاں، میں سن رہا ہوں" وردشکی نے روئیں دار خوبصورت سے گردن پونچھتے ہوئے جواب دیا۔

"اتنے میں شہزادی عظمیٰ آگئیں کسی سفیر کے ساتھ اور بزدلوکوف کی بدقسمتی سے بات چھڑ گئی ہے خود ان کی۔ شہزادی عظمیٰ یا خود دکھانا چاہتی تھیں۔ انہوں نے دیکھا کہ یہ ہمارے پاس کھڑے ہوئے ہیں" (پیٹر تھکی نے نقل کر کے دکھایا کہ بزدلوکوف خود اپنے کس طرح کھڑا تھا) "شہزادی عظمیٰ نے کہا کہ وہ خود انہیں دے دے۔ اس نے نہیں دیا۔ یہ کیا؟ لوگوں نے اسے آنکھیں ماریں، اشارے کئے، تیوری چڑھائی، دے دے۔ نہیں یاد بات ہی گیا۔ اب تم خود تصور کر سکتے ہو اب اس نے۔ ارے اسی سفیر نے اس سے خود لینے کی کوشش کی۔ پھر بھی اس نے نہیں دیا۔ سفیر نے جھینپ کے خود اتار لیا اور شہزادی عظمیٰ کو دے دیا۔ وہ بولیں "یہ ہے یا خود، اور خود کو دکھانے کے لئے اتنا پاپڑ تو را سوچو تم کہ وہاں سے وہ ہزار مزاحمت کرنے لگیں۔ ناشپاتی مطمئنیاں، ڈیوٹی مطمئنیاں ہے۔ اس میرے یار نے یہ اڑا لی تھیں؟"

وردشکی ہنستے ہنستے دوہرا ہو گیا اور بہت کو دیر تک وہ سری چیزوں کی بات کرتے کرتے اسے جب خود کا خیال آجاتا تو اس نے صحت مند قہقہے سے سارا بدن ہل جاتا اور اس کے مضبوط اور ہموار دانت نظر آنے لگتے۔

ساری جیرس سن کر وردشکی نے اپنے حد سنگار کی مدد سے وردی پہنی اور اپنی آمد کی رپورٹ دینے چلا گیا

اس کا ارادہ تھا کہ رپورٹ کے بعد وہ اپنے بھائی کے پاس "سیلی" کے پاس جائے گا اور چند اور لوگوں سے ملتے جائے گا تاکہ اس معاشرے میں اس کا آنا جانا شروع ہو جائے جہاں وہ کار سنجنا سے مل سکے۔ جیسا کہ بیڑس برگ میں بیٹھ ہوا تھا وہ گھر سے اس ارادے سے نکلا تھا کہ اب بڑی رات گئے تک واپس نہ آئے گا

صاف ظاہر ہے کہ 'مقصد یہ تھا کہ اس سے کوئی نقصان تو ہو نہیں سکتا۔'

خاندانی ڈاکٹر نے احترام اور توجہ کے ساتھ اس کی بات سنی۔

"لیکن پرنس کے سفر میں اس لئے رکاوٹ ہوں گی کہ اس سے معمولات بدل جائیں گے اور مریضہ اس حالات سے دور ہو جائے گی جو بار بار ناپسندیدہ باتوں کو یاد دلاتے ہوں گے۔ اور پھر ماں بھی بننا چاہتی ہیں۔" اس نے کہا۔

"اچھا' اس صورت میں کیا یہ بہتر نہیں ہے کہ جائے دیجئے' اس پر کہ جو سن سفائی نقصان پہنچائیں گے۔ انہیں تو میری بات سننی چاہئے۔ ٹھیک ہے' جائیں۔"

اس نے پھر گھڑی دیکھی۔

"اوقت ہو گیا" اور وہ دروازے کے پاس تک گیا۔

مشہور ڈاکٹر نے پرنس کو اطلاع دی (یہ سیٹنے اور شائستگی کا تقاضہ تھا) کہ مریضہ کو ایک بار اور دیکھنا ضروری ہے۔

"کیا مطلب' ایک بار اور معائنہ کیجئے گا؟"

"نہیں نہیں' پرنس مجھے کچھ تکلیفات جاننی ہیں۔"

"تشریف لائیے"

اور ہاں، ڈاکٹر پھر ہال اور ڈرائنگ روم میں سے کیٹی کے پاس گئے۔ کیٹی بیچ کمرے میں کھڑی تھی۔ وہ بہت بدل گئی تھی اور اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا اور اسے جو شرم برداشت کرنی پڑی تھی اس کی وجہ سے اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک تھی۔ ڈاکٹر نے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اسے پتی ساری باتوں اور علاج کی تو قائل بلکہ مضحکہ خیز لگتی تھی۔ اسے یہ علاج اتنا ہی مضحکہ خیز لگتا تھا جیسے توتے ہوئے گھاس کے تنکوں کو توڑنے کی کوشش کی جائے۔ اس کا دل ٹوٹ چکا تھا۔ اور اب یہ لوگ اس کا علاج کرنا چاہتے تھے تاکہ وہ ان سے ناطہ توڑ لے۔ انہیں ماں کے روپ میں کبھی کبھار تو اس لئے اور بھی کہ خود کو قصوروار سمجھتی تھیں۔

مشہور ڈاکٹر نے کہا "پرنس" آپ زحمت کر کے بیٹھ جائیے۔"

وہ خود مسکراتا ہوا کیٹی کے سامنے بیٹھ گیا اور بیٹھ پر ہاتھ رکھ کر اس نے پھر اکتا دینے والے سوالات کرنے شروع کر دیئے۔ کیٹی نے پہلے تو اب جیسے لیکن پھر اسے غصہ آ گیا اور وہ کھڑی ہو گئی۔

"مجھے معاف کیجئے گا ڈاکٹر' لیکن میں سچ کہتی ہوں کہ اس سے کوئی حاصل نہ ہو گا۔ اور آپ مجھ سے تیسری بار وہی سوال کر رہے ہیں۔"

مشہور ڈاکٹر نے برا نہیں مانا۔

"مریضہ جھنجلاہٹ ہے" اس نے بوڑھی پرنس سے کیٹی کے جانے کے بعد کہا۔ "ویسے بھی میں ختم کر چکا تھا۔"

اور ڈاکٹر نے بوڑھی پرنس کے سامنے اس طرح جیسے وہ غیر معمولی طور پر ذہین عورت ہوں' کیٹی کی حالت یا سمجھ معاملوں میں یوں کی اور اپنی بات اس اصرار پر ختم کی کہ وہاں کس طرح پہنچا جائے جس کی کوآ ضرورت تھی۔ اس سوال پر کہ پردیس جانا ہے یا نہیں' ڈاکٹر بڑی گہری سوچ میں ڈوب گیا جیسے بڑے مشکل

سوال کا فیصلہ کر رہا ہو۔ فیصلہ آخر کو پیش کیا گیا جائیں لیکن طبیعتوں پر جبر نہ کریں اور ہر معاملے میں اسی سے مشورہ کریں۔

ڈاکٹر کے جانے کے بعد ایسا لگا جیسے کوئی خوشی کی بات ہو گئی ہو۔ ماں جب کیٹی کے پاس واپس آئیں تو بہت خوش تھیں اور کیٹی بھی ایسی بن گئی جیسے وہ خوش ہے۔ اب ڈاکٹر تقریباً ہیشہ ہی اسے بلاتا رہتا تھا۔

"میں سچ کہتی ہوں ماں میں بالکل تندرست ہوں۔ لیکن اگر آپ چاہتی ہیں تو چلئے" اس نے کہا اور یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی جیسے آئندہ سفر سے اسے دلچسپی ہو۔ وہ سفر کی باتیں اور تیاریاں کرنے لگی۔

۷

ڈاکٹر کیا ہی تھا کہ ڈالی آ گئیں۔ انہیں معلوم تھا کہ آج ڈاکٹری مشورہ ہونے والا ہے اور باوجود اس کے کہ ابھی تھوڑے ہی دنوں پہلے وہ بیماری سے فارغ ہوئی تھیں (جانوں کے ۲ بچے ان کے ہاں بچی پیدا ہوئی تھی) باوجود اس کے کہ ان کے اپنے دکھ اور فکریں بہت تھیں' گھر کی بڑی اور ایک نابالغ بچی کو چھوڑ کر کیٹی کی قسمت کے بارے میں جاننے کے لئے اداس ہو آ گئیں جس کا آج فیصلہ ہونے والا تھا۔

"تو پھر؟" انہوں نے ڈرائنگ روم میں آتے ہی بیٹ اتارے بغیر کہا۔ "آپ لوگ سب خوش ہیں فیصلہ سب ٹھیک ہی ہو گا؟"

جو کچھ ڈاکٹر نے کہا تھا وہ ان سے بیان کرنے کی کوشش کی گئی لیکن پتہ یہ چلا کہ اگرچہ ڈاکٹر نے سب کچھ بڑے گاڑھے سے اور دیر تک بتایا تھا لیکن کسی طرح یہ بیان کرنا ممکن ہی نہ تھا کہ اس نے کیا کہا تھا۔ دلچسپی کی بات صرف یہ تھی کہ پردیس جانے کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

ڈالی نے غیر ارادی طور پر ٹھنڈی سانس بھری۔ ان کی بہترین دوست' ان کی بہن' چلی جا رہی تھی اور ان کی زندگی کوئی ایسی مسرت بھری نہ تھی۔ ملاپ کے بعد اتنی پان اور کارنامے کے ساتھ تعلقات تو ہیں آسودہ ہو گئے تھے۔ آنا نے جو جزائی کی تھی وہ ثابت نہیں ثابت ہوئی اور خانگی ہم آہنگی پھر اسی تک سے ٹوٹ گئی۔ کوئی تلخی اور سنگین چیز تو نہ تھی لیکن اسی پان اور کارنامے تقریباً ہر وقت گھر سے باہر رہتے تھے گھر میں رقم بھی تقریباً کبھی۔ ہوتی تھی اور ڈالی کو بڑی خالی کا شک مسلسل اذیت دیتا رہتا تھا اور وہ اسے اپنے دل سے دور بھگانے لگی تھیں۔ دوسری تھیں کہ پھر جلن کی تکلیف بھگتنی پڑے گی۔ جلن کی پہلی یورش جو ایک بار بھگتی جا چکی تھی' اب پھر سے تو برداشت نہیں آسانی تھی' بلکہ اب ملاپ ہو جانے کی بھی اس کا اتنا اثر کر سکتی تھی جتنا وہ پہلی بار ہوئی تھیں۔ اب اس طرح کی رقابت صرف انہیں خانگی زندگی کے معمولات سے محروم رکھتی تھی لیکن اسے تو حارت کی نظر سے دیکھتے رہنا گوارا کر لیا تھا۔ مزید برآں ایک بڑے حادثہ کی نظریں ان کے لئے مسلسل اذیت کی وجہ تھیں۔ کبھی کوئی بچی کو دودھ پلانے میں کمزوری ہو جاتی' کبھی ذرا پیلی سی' تو کبھی جیسے اب تھوڑی پتہ بار بار جاتا۔

"مشورہ تو ہم لوگوں کا کیا حال ہے؟"

"اوہ ماں آپ کے پاس تو بہت سی [illegible] تو مجھے [illegible] میں معلوم کرنے کے لئے نکل تو [illegible] سے [illegible] کو معلوم کر لیں۔"

ڈاکٹر کے جانے کے بعد وہ [illegible] پرنس بھی [illegible] سے [illegible] نکال ڈالی کی

طرف بڑھاتے ہوئے انہوں نے ان سے کچھ باتیں کیں اور پھر وہ بے تکلف ہو گئے

"تو پھر کیا فیصلہ کیا" جارج ہیں؟ اور میرے ساتھ کیا کرنا چاہتی ہیں؟"

"میں سوچتی ہوں الگزینڈر آخر بہتر یہ گا کہ تم کو یہیں رہنا ہوگا۔"

"[illegible]

"[illegible] ہم لوگوں کے ساتھ چلیں؟" کیٹی نے کہا۔ "انہیں بھی خوشی ہوگی اور ہمیں بھی۔"

[illegible] ہو گئے [illegible] سے باتوں [illegible] سے الجھا اور امیر [illegible] ہوئے [illegible] کی [illegible] اور [illegible] سے [illegible] کی [illegible] ہوئے [illegible] میں [illegible] سے [illegible] بھی [illegible] رکھتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible]

"ہاں میں اس کے پاس جا رہی ہوں۔"
"تو جاؤ میں کیا تمہیں روک رہی ہوں؟" ماں نے کہا۔

3

بیٹی نے بچھونے سے کہا ہے کہ وہ حسب ہی خوبصورت نگاہی اور دیئے ساکس (1) کی گود سے
بھرا ہوا [illegible] اور دیباچی کی سال نگاہی اور خوش [illegible] رہا تھا جیسی کہ کیٹی دیئے پہلے تھی لوٹی کو یاد آیا کہ
پچھلے سال [illegible] تھی خوشی اور محبت سے اس کے [illegible] ہوں نے دل کو [illegible] محسوس کیا تھا [illegible] نے جب کیٹی
کو [illegible] سے [illegible] ہوئے [illegible] جیسے اور قاتلوں کے لوٹ کو ایک ٹک تکتے ہوئے دیکھا تو اس
نے [illegible] کیا [illegible] اس کو بھلا پاس سے چلے جانے اور قدرے تنہا رہنے میں [illegible] نہیں تھی
"اب میں جا رہی ہوں اور گھر میں سکون ہو جاوں گی اور میرے پاس تمہارا آنا بھی منع ہو گا" وارنیا
الکساندروونا نے کیٹی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ "میں تم سے کچھ بات کرنا چاہتی ہوں۔"
کیٹی نے ڈر کر سر اٹھایا اور جلدی سے پوچھا "کس چیز کے بارے میں؟"
"تمہارے قسم کے بارے میں اور کس چیز کے بارے میں؟"
"مجھے کوئی قسم نہیں ہے"
"[illegible] یہ واقعی یہ سمجھتی ہو کہ میں نہیں جانتی؟ میں سب جانتی ہوں۔ اور تم میری بات کا
یقین [illegible] ہم سب اس سے گزر چکے ہیں۔"
بیٹی چپ رہی اس کی [illegible] پر تکیے کا [illegible] ہو گیا
"[illegible] یہ سمجھتی ہو کہ [illegible] نہیں جانتی؟" یا الکساندروونا نے [illegible] اور اصل معاملے
پر پہنچتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی
"[illegible] ہے [illegible] بھرائی ہوئی آواز میں کیٹی نے کہا "سب بات کیجیے،
میرا دل [illegible] ہے۔"
"[illegible] کسی سے بھی پوچھ لیں [illegible] مجھے یقین ہے کہ وہ ہم سے محبت کرتا تھا اور کرتا
رہتا ہے۔"
[illegible] مجھے [illegible] چاہیے [illegible] اور ہاتھ میں [illegible] لیتے ہوئے تھی اس کے بھتیجے کو اپنی انگلیوں سے جلدی جلدی کھجلی
[illegible] کہنی [illegible] اس علامت [illegible] جب وہ [illegible] میں [illegible] وہ
[illegible] میں [illegible] یہ [illegible] میں [illegible] سب کچھ بھول کر
[illegible] صورتوں اور ناخوشگوار باتیں کر سکتی تھی اور وہ اس کو تسکین دینا چاہتی تھیں لیکن لب [illegible] ہو گئی

[illegible] نے جلدی جلدی کہا۔ "یہ کہ میں ایک ایسے شخص سے محبت
[illegible] مجھ سے میری [illegible] کرتا
[illegible] چاہیے مجھے یہ [illegible] اور وہ [illegible]

"کیٹی تم انصاف سے کام نہیں لے رہی ہو۔"
"تم آخر کس لئے مجھے [illegible] دے رہی ہو؟"
"مگر اس کے برعکس میں تو [illegible] دیکھ رہی ہوں کہ تم [illegible] ہو۔"
لیکن کیٹی نے [illegible] کے [illegible] کی پوری بات سنی بھی نہیں۔
"میرے لئے کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کا میں تم سے اور مجھے دلاسا دیا جائے۔ مجھے میں تمہاری
ہے کہ میں کبھی ایسے شخص سے محبت کرنے کی روادار نہ ہوں جو مجھ سے محبت نہیں کرتا۔"
"ارے میں یہ نہیں کہہ رہی ہوں۔ [illegible] ایک بات [illegible] مجھے سچ بتاؤ" ڈالی نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں
لے کر کہا "مجھے یہ بتاؤ کہ کیا یہ [illegible] نے تم سے بات کی تھی؟"
لیوین کی یاد دلانے سے ایسا لگا جیسے کیٹی کے صبیح کا آخری بند بھی ٹوٹ گیا۔ وہ اپنی سے اٹھ کھڑی
ہوئی اور بکسوے کو زمین پر پٹک کر تیز تیز ہاتھ چلاتے ہوئے کہنے لگی:
"یہاں آخر یوں کیا کہا جائے؟ میری بالکل سمجھ میں نہیں آتا کہ تم کو مجھے اور کیا کہنا ضروری ہے؟
میں نے کہہ دیا اور پھر کہہ رہی ہوں کہ میں مردار ہوں اور کتی، بھی وہ نہیں ہو تم [illegible] ہی
شخص کے پاس واپس چلی جاؤ جس کو تم [illegible] زیادہ عورت سے محبت کرتے تھا۔ یہ میری سمجھ میں نہیں
میں بالکل نہیں سمجھتی! تم کر سکتی ہو مگر میں نہیں کر سکتی!"
یہ کہہ کر اس نے اپنی بہن کی طرف نظر اٹھائی اور جب اس نے یہ دیکھا کہ وہ چپ ہیں اور ڈالی سے
سر جھکائے ہوئے ہیں تو جائے اس کے کہ وہ کمرے سے چلی جاتی جیسا کہ اس نے ارادہ کیا تھا وہ ڈالی کے
پاس بیٹھ گئی اور چہرے کو رومال سے ڈھک کر اس نے بھی سر جھکا لیا۔
کوئی دو منٹ تک بالکل خاموشی رہی۔ ڈالی اپنے بارے میں سوچ رہی تھیں [illegible] دوست نے ان
سے بیشتر محسوس کیا تھا اس نے خاص طور سے دردناک سمجھ لیا کہ اس کی بہن سے [illegible] نہیں اس سے
ایسی ہمدردی کی توقع نہ تھی اور انہیں اس پر بڑا صدمہ آیا۔ لیکن جب انہوں نے بہن کی سرخ آنکھوں اور اس
کے ساتھ ہی دبلی دبلی سکیوں کی آواز سنی اور کسی کے ہاتھ [illegible] کی گرفت میں پڑ گئے [illegible] کی نگاہوں سے [illegible] ان کے
سامنے کھڑی تھی
"ڈولی میں اتنی [illegible] زیادہ قصوروار ہوں!" اس نے قصوروار لہجے میں سرگوشی کی۔
اور اس [illegible] سے تیار دلاسا چاہ رہا الکساندروونا کے لباس کے دامن میں گم ہو گیا۔
اب لگا جیسے [illegible] وہ ضروری باتیں تھے جس کے لئے دونوں بہنوں کے باہمی رشتے کی نوعیت کی وجہ سے
چل ہی نہ سکتی تھی۔ رونے دھونے کے بعد بہنوں نے اس کے بارے میں باتیں کیں جس نے دونوں کے دماغ
پر چھایا ہوا تھا بلکہ ادھر ادھر کی باتیں کیں اور دونوں ایک دوسرے کو سمجھ [illegible]
[illegible] شوہر کے بارے میں اور دولت کے بارے میں [illegible] کی [illegible] کہنا چاہتی تھیں
[illegible] حالت [illegible] کی [illegible] کہنا
[illegible] ہو گیا [illegible] کی [illegible] کہنا
[illegible] کے بارے میں [illegible]

باتیں کیں۔

مجھے نہیں معلوم [illegible] کے بعد کہ [illegible] تم یہ سمجھ سکتی ہو کہ مجھے ہر [illegible] ثرمناک [illegible] تھی [illegible] اور [illegible] میں تو [illegible] تصور بھی نہیں کر سکتیں کہ میرے [illegible] میں سب کے بارے میں کتنے شرمناک خیالات ہیں۔"

[illegible] میں [illegible] شرمناک [illegible] بیٹھے ہیں؟" [illegible] نے مسکراتے ہوئے پوچھا

"سب سے تو وہ" انتہائی شرمناک اور باشائستہ۔ میں تم سے بتا نہیں سکتی۔ یہ صدمہ نہیں ہے" [illegible] میں [illegible] کی [illegible] اچھا خاصا [illegible] گھر ہو گیا اور اس [illegible] شرمناک [illegible] ہیں [illegible] کی [illegible] میں [illegible] ہے [illegible] وہ [illegible] میں [illegible] کہتی ہیں [illegible] مجھے [illegible] وہ [illegible] مجھے [illegible] صرف [illegible] ہیں [illegible] [illegible] میں [illegible] [illegible] [illegible]

ہوتی تھی خاص طور سے بیٹسی کے ہاں اکثر ان کی ملاقات ورونسکی سے ہوتی تھی اس لئے کہ بیٹسی بھی ورونسکی خاندان ہی کی تھی اور ورونسکی اس کا رشتے کا بھائی تھا ورونسکی ہر اس جگہ جایا کرتا جہاں آنا سے اس کی ملاقات ہو سکے وہ جب بھی سے موقع ملتا وہ اس سے اپنی محبت کی بات کرتا تھا آنا سے کبھی کسی طرح سے اس کی ہمت افزائی نہیں کی لیکن ہر بار جب وہ اس سے ملتیں تو ان کے دل میں اسی دیوانے پن کا احساس بھڑک اٹھتا جو انہیں اس دن ریل گاڑی کے ڈبے میں ہوا تھا جب انہوں نے اسے پہلی بار دیکھا تھا وہ خود محسوس کرتی تھیں کہ اسے دیکھ کر ان کی آنکھوں میں خوشی کی چمک پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے ہونٹ مسکراہٹ میں گم ہو جاتے ہیں اور وہ خوشی کے اس اظہار پر دیوانہ سی تھیں

شروع میں آنا بچوں سے تمیز کرتی تھیں کہ وہ ورونسکی سے اس بات پر ناخوش ہیں کہ وہ ان کے پیچھے پیچھے رہتا ہے لیکن ماسکو سے واپس آنے کے تھوڑے ہی دنوں بعد وہ ایک پارٹی میں گئیں جہاں وہ سمجھتی تھیں کہ اس سے ملاقات ہو گی مگر وہ وہاں نہیں تھا ان پر جنسی ادا ہی طاری ہو گئی اس سے وہ واضح طور پر سمجھ گئیں کہ وہ خود کو دھوکہ دے رہی تھیں کہ یہ ان کے پیچھے پڑے رہنا نہیں۔ صرف یہ کہ برا نہیں لگتا بلکہ اسی سے تو ان کی زندگی میں ساری دلچسپی ہے۔

مختار مطلب (2) دوسری بار گاڑی تھیں اور پورا اعلیٰ معاشرہ تھیٹر میں موجود تھا۔ ورونسکی نے پہلی صف میں اپنی آرام کرسی سے اپنی رشتے کی بہن بیٹسی کو دیکھا تو وہ درمیانی وقفے کا انتظار کئے بغیر ہی ان کے باکس میں چلا گیا۔

بیٹسی نے اس سے کہا "یہ آپ ڈربی میں آئے کیوں نہیں؟" پھر انہوں نے مسکراتے ہوئے اس طرح اضافہ کیا کہ صرف وہی سن سکے "مجھے تو محبت میں مبتلا لوگوں کی اس صاف نظر آنے والی حالت پر حیرت ہوتی ہے وہ بھی نہیں تھیں۔ لیکن اوپیرا کے بعد آپ سے گا۔"

ورونسکی نے انہیں سوالیہ نظروں سے دیکھا انہوں نے مسکرا کر اسی جنبش ہی اس نے مسکرا کر ان کا شکریہ ادا کیا اور ان کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

پرنسس بیٹسی نے اپنی بات جاری رکھی "اور مجھے دوسروں پر آپ کا ہنسنا کس قدر برا لگتا ہے! آپ نہیں جس کی قسمتوں پر نظر رکھنے پر خاص خوشی حاصل ہوتی تھی "کہاں چلا گیا وہ سب؟ آپ بڑھے گئے میرے گھر پر

"میں تو چاہتا تھی یہی ہوں کہ پکڑ لیا جاؤں" ورونسکی نے اپنی بڑی بڑی مونچھوں تک دل مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا "اگر مجھے شکایت ہے تو صرف اس بات کی کہ میں بہت کم پڑھا لکھا ہوں اگر پڑھا لکھا ہوتا تو میں کھو جانے کے بارے میں

"شاید آپ کو نہیں ہی ہونی ہے" بیٹسی نے اپنی بات کا رکھا "(3) لیکن ان کی آنکھوں میں ہنسی تھی اپنے لئے نہیں جو وہ کہہ رہی تھیں وہ بہت اچھی طرح جانتی تھیں کہ وہ بھی طرح عاشق ہیں کہ ان کی یہ ہو سکتی ہے

کوئی ان کی مسکراتے ہوئے جواب دانت رکھتے ہوئے ورونسکی نے کہا۔ "میں سمجھتا چاہتا ہوں" ان کے ہاتھ سے دوربین لے کر ان کے بوجھ کتھوں کے اوپر سے سامنے کے باکسوں کو

دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے امید ہے کہ میں خود کو مضحکہ خیز نہ بناؤں گا۔"

وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ بیٹسی کی اور اعلیٰ معاشرے کے سارے لوگوں کی نظر میں مضحکہ خیز بننے کا کوئی خطرہ نہیں تھا۔ وہ بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ ان لوگوں کی نظر میں کسی لڑکی یا معصوم اکیلی عورت کے ناکام عاشق کا روپ تو مضحکہ خیز ہو سکتا ہے لیکن ایسے مخلص کارول 'بد شادی شدہ عورت کا پیچھا کرنا ہو اور چاہے کچھ بھی ہو جائے اس نے اپنی زندگی کی بازی اس پر لگا دی ہو کہ اسے ناجائز جنسی تعلقات پر مائل کرے' اس روپ میں تو کوئی خوبصورت اور عظیم بات ہوتی ہے اور یہ تو کبھی مضحکہ خیز ہو ہی نہیں سکتا اسی لئے اس نے اپنی مونچھوں کے نیچے کھلتی ہوئی باچھوں اور پر مسرت مسکراہٹ کے ساتھ دوربین کو نیچے کر لیا اور اپنی رشتے کی بہن کی طرف دیکھا۔

بیٹسی نے اس کو تحسین کی نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا "لیکن آپ ڈربی میں کیوں نہیں آئے؟"

"اس کے لئے آپ کو پورا قصہ سنانا پڑے گا میں معذرت خواہ ہوں گا اور کس چیز میں؟ میں آپ کو یہ سو ایک ہزار مرتبہ بھی دوں... تو آپ نہیں بوجھ پائیں گی۔ میں ایک شوہر ہوں اس کی بیوی کی توہین کرنے والے شخص کے درمیان صلح کرا رہا تھا ہاں سچ کہتا ہوں!"

"تو پھر کرا دی صلح؟"

"نہیں۔"

"یہ تو آپ مجھے ضرور بتائیے گا" بیٹسی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا "دوسرے وقفے میں آئیے گا۔"

"نہیں نہیں میں ذرا سینما تھیٹر میں جا رہا ہوں"

"مخلص نوجوان کردار؟" بیٹسی نے بہت حیرت زدہ ہو کر پوچھا ہو کر اس کی معصوم معصیت اور نیکیوں میں اضافہ نہ کر سکی تھیں۔

"اب کیا کروں' مجھے وہاں ملتا ہے کسی سے 'سب اسی اپنے صلح کرانے کے کام کے سلسلے میں"

"بارکنٹ ہیں صلح کرنے والے' ان کی نجات ہو گی" بیٹسی نے کہا اور نہیں یا کہ کسی سے کچھ اسی طرح کی بات سنی تھی۔ "تو پھر بیٹھئے اور بتائیے کہ قصہ کیا تھا۔"

اور وہ پھر سے بیٹھ گئیں۔

5

"ذرا خلاف تہذیب بات ہے لیکن ہے اتنے مزے کی کہ بتانے کو بہت جی چاہتا ہے" ورونسکی نے اپنی ہنستی ہوئی آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا "میں کسی کا نام نہیں بتاؤں گا۔"

"یہ تو اور اچھا ہے میں خود ہی جوڑ لوں گی"

"تو سنئے دو نوجوان خوش و خرم لوگ جا رہے تھے۔"

"ظاہر ہے کہ آپ کی مراد نشے کے اثر میں ہوں گے؟"

"میں نے اثر نہیں کہا میں دو نوجوان بچے کے ہوئے جا رہے تھے۔"

"مطلب یہ کہ نشے میں تھے"

"ہو سکتا ہے وہ شام کے کھانے کے لئے خالی خوشی کی مزاجی کیفیت میں اپنے ساتھی کے ہاں جا

رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا، ایک خوبصورت عورت کرائے کی گاڑی میں ان کے برابر سے نکل گئی۔ انہیں دیکھتی ہوئی اور قہقہہ لگاتی ہوئی۔ انہوں نے بھی کچھ کہا تھا۔ اس کے مسکرانے کی وجہ شاید یہ تھی کہ وہ اس سے پیچھے ہوتے ہوئے دونوں میں اپنی گاڑی دوڑاتے ہوئے انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ حسینہ بھی اپنی دنیا سے صدر اور ہے پر ہی اس میں وہ جا رہی ہے۔ حسینہ دوڑتی ہوئی دوسری حویلی پر چلی گئی۔ انہوں نے عقبی جانب سے پیچھے کس مرحلے ہوئے اور پھر سے چھوٹے چھوٹے جھروکوں سے دیکھنے لگے۔

"آپ کو اس عورت کے ساتھ یہاں کیا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ وہ میں سے ایک آپ ہی تھے۔"

"ارے بھئی، آپ سے کچھ نہیں چھپا تھا تو دونوں کو اس آپ کا تھی سے ہاں چلے گئے تھے۔ خواہ مخواہ ہی ہم لوگوں نے پی ہو ملتا ہے صورت سے زیادہ حسین اور خوبصورت عورتوں میں ہوتا ہے۔ اس کو اس سے ہم لوگوں نے اس میں اپنا کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ وہ تو یہاں بہت ہیں۔ اس سے ملنے والے تو اس کے علاقے میں ہی چلے گئے ہے اور اس جیسی حسینہ سے کام نکلنے والی لگے تو اس کی اضافت کریں۔"

یہ کچھ ہے ہیں شرمندہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں "تو پھر"

محمل علی نے ان لوگوں سے بات کرنے کا ارادہ ترک کر دیا اور انہیں یقین دلایا کہ وہ دونوں اتنی بڑی حویلی میں کسی کو نظر نہیں آئیں گے۔ لوگ حیران پریشان ان کا پیغام لے کر آئے تھے۔ چاچا نے ان کی سرگوشیاں سنی تھیں۔ ان کی سرگوشیاں بالکل سلامی جیسی تھیں "صرخ جیسے کنکڑ" اور انہوں نے اطلاع دی کہ اس گھر میں سوائے ان کی بیوی کے اور کوئی نہیں رہتا اور ان دونوں کو ہی مار دیا۔"

"آپ کو کہاں سے معلوم ہوا کہ ان کی سرگوشیاں 'جیسا کہ آپ نے کہا' سلامی جیسی ہیں؟"

ارے آپ سنئے تو۔ آج میں صبح کرانے گیا تھا۔"

"تو پھر کیا ہوا؟"

[illegible] آپ سے [illegible] پوچھا کہ [illegible] خوش نصیب نوجوان کے سوا [illegible] بیوی سلامی کو [illegible] ان کی [illegible] سلامی کو [illegible] کہ [illegible] میں صبح [illegible] اور [illegible] "آپ کو [illegible] کے میرے مقابلے میں [illegible] (5) بھی کچھ نہیں ہے۔"

[illegible] تم؟"

[illegible] تم سے [illegible] کے مطابق [illegible] کی [illegible] تب [illegible] ان کو [illegible] سلامی سے [illegible] چکے ہیں [illegible] سلامی بھی [illegible] سلامی کو [illegible] شروع [illegible] کہ [illegible] آپ [illegible] کا [illegible] شروع [illegible] جیسے ہی وہ گرم ہوئے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] میں [illegible] اسعد کو [illegible] کے [illegible] میں [illegible] کہ [illegible] سلامی [illegible] توجہ [illegible] کہ [illegible] طرف [illegible] سلامی [illegible] اور [illegible] کو [illegible] سے [illegible] کہ [illegible] سلامی [illegible] وہ [illegible] سے [illegible] ہیں [illegible] اور [illegible] کو [illegible] کرتے ہیں [illegible] ان [illegible] قصور [illegible] کر دیا جائے۔ "سلامی کو [illegible] پھر [illegible] کا [illegible] ہوں

اور معاف کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن آپ سمجھئے کہ میری بیوی 'میری بیوی' ایک عزت دار عورت کو ان میرے غیرے نوجوانوں کے 'کیسوں کے بیچا کرنے کی کوشش' بدتمیزی اور گستاخی برداشت کرنی پڑی۔ اور آپ یہ کہہ رہی ہیں۔ کہ یہ نوجوان کھڑا تھا اور مجھے ان میں صلح کروانی تھی۔ پھر میں نے سلامی چال چلی اور جیسے ہی سلامی [illegible] سلامی کو [illegible] میرا خطاب دیئے ہی میرا خطاب کو مسترد کر دیا گیا 'صرخ ہو گیا' اس کی سلامی جیسی ان کو پچھلی کھڑی ہو گئیں اور میں نے پھر سلامی کا سوں سے کام لیا۔"

"ارے۔ تو آپ سے بیان کرنا بہت ضروری ہے!" ہنسی مسکراتی ہوئی ایک خاتون سے بولیں جو انہیں کے باکس میں تھی۔ "مجھے تو انہوں نے بہت بتایا۔"

"اچھا تو میں شمائل (5)" انہوں نے اضافہ کیا اور ورد شکی کی طرف ایک انگلی بڑھائی اور پنکھا پکڑنے سے دوا تھی اور کندھوں کو حرکت دے کر اپنی کی چولی کو ہوا دے رہی تھی 'پیچھا کیا کہ حسینہ واپس باکس میں آگے بڑھیں اور ورد شکی میں سب کی نظروں میں آ گئیں تو کندھے پوری طرح سے برہنہ ہو رہے ہیں۔

ورد شکی فرنسیسی کھیلنا چاہتا تھا اس سے واقعی اپنی رجسٹ کے کنڈیشن سے ملتا تھا اور فرنسیسی کھیلنے کی کوئی بھی پیش نہیں بھوڑتے نہیں تھے۔ ورد شکی اس نے دیکھا کہ اپنے صلح کرنے کے کام کے بارے میں انہیں سلطنت [illegible] کس میں وہ ان دنوں سے لگا ہوا تھا۔ اس معاملے میں پہلے سلامی ہوا تھا اس سے وہ محبت کرتا تھا اور [illegible] اور لوگوں کو تو [illegible] ہوں پہلے رجسٹ میں آیا تھا بہت ہی بڑے شخص کا اچھا ساتھی ہو اور اس پر نفس کیدہ وقف تھا۔ اور اس میں سب سے اہم بات یہ تھی کہ رجسٹ کے معاملے بھی الجھے ہوئے تھے۔

دونوں نوجوان ورد شکی کے اسٹوڈنٹس میں تھے۔ خطابی کو سلامی بنانے رجسٹ کے کنڈیشن کے پاس ان کے خلاف شکایت [illegible] کیا تھا انہوں نے اس کی بیوی کی توہین کی تھی۔ اس کی نوجوان بیوی 'جس کی [illegible] اس کی شادی صرف چھ مہینے پہلے ہوئی تھی۔ [illegible] پارٹی میں اس کے ساتھ گئی تھی اور اچانک ان کی طبیعت خراب ہو گئی [illegible] حالت کی بنا پر [illegible] تو ان سے کہا گیا تھا کہ اس سے بھی انہیں پھلواری شریف کی [illegible] ان علاقے میں [illegible] کر دیا گیا تھا۔ [illegible] ان افسروں سے ان کا جھگڑا ہو گیا تھا۔ [illegible] اور ان کی طبیعت [illegible] کی بیوی [illegible] کو [illegible] کی بیوی [illegible] آپ [illegible] کے [illegible] اور [illegible] کے [illegible] اور [illegible] میں [illegible] باہر [illegible] تو انہوں نے نشے میں [illegible] افسروں کو [illegible] کے [illegible] تھے۔ انہوں نے [illegible] افسروں کو [illegible] اور [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کی [illegible] سے [illegible]

رجسٹ نے خطابی سے ورد شکی کو آپ کرنے میں بات کی [illegible] "آپ جو چاہے کہیں لیکن [illegible] کی [illegible] سے [illegible] کوئی [illegible] کہ [illegible] کہ [illegible] کے [illegible] کے [illegible] کے

مطالعہ کیا ہے" سفیر کی بیوی کے گرد والے گروہ میں ایک سفارتی کارکن نے کہا۔ "آپ نے دیکھا کہ وہ کس طرح گری۔"

"او' میرا بی کر کے ہم نیلسن کے بارے میں باتیں نہ کریں گے اس کے بارے میں اب کوئی نئی بات تو کہی نہیں جا سکتی" ایک سوٹی سی' سرخ چہرے بھدے ہونٹ اور بغیر تھلی جوڑے والی خاتون نے کہا جن کے بال بلکے سنہرے رنگ کے تھے اور وہ ایک پرانا ریشمی لباس پہنے ہوئے تھیں۔ یہ مسز سیلا تھیں جو اپنے بھوپال کے کمرے پر تاؤ کے لئے مشہور تھیں اور انہیں آنٹی تھریسیل (8) کہا جاتا تھا۔ یہ مسز سیلا دونوں گروہوں کے بیچ میں بیٹھی تھیں' دونوں کی باتیں سن رہی تھیں اور کبھی ایک کی باتوں میں شریک ہو جاتی تھیں تو کبھی دوسرے کی۔ "مجھ سے ابھی تیس منٹوں نے کاؤ لیاغ کے بارے میں بالکل یہی جملہ کہا تھا جو انہوں نے سارش کر رکھی ہو اور مجھے بالکل پتہ نہیں کیوں انہیں یہ جملہ اچانک پسند آیا۔"

ان کے یہ کہنے پر بات چیت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اور پھر کوئی نیا موضوع سوچنا ضروری ہو گیا۔

"جیسی کوئی دلچسپ اور بسنے والی بات بتائیے مگر اس میں کینہ اور بدی نہ ہو" سفیر کی بیوی نے جو اس طرح کی خوش اخلاق بات چیت میں بڑی مہارت رکھتی تھیں نئے' مگر یہ بڑی میں "ا سال ٹاک" (9) کہا جاتا ہے" سفارتی کارکن سے مخاطب ہو کر کہا جسے خود بھی پتہ نہ تھا کہ اب لوگ کیا موضوع چھیڑ جائے

اس نے مسکراتے ہوئے شروع کیا "لوگ کہتے ہیں کہ یہ بڑا مشکل ہے" کہہ کر ہنسی اور بڑی ہی پیاری بھی لگتی ہے۔ لیکن میں کوشش کرتا ہوں۔ کوئی موضوع بتائیے۔ ساری بات موضوع کی ہوتی ہے۔ اگر موضوع مل جائے تو اس پر آرام سے کرتا بڑا آسان ہے۔ میں اکثر سوچتا ہوں کہ پچھلی صدی کے سمار صاحبان گفتار کے لئے بھی آج کل دلچسپ بات کے ساتھ بات چیت کرنے میں بڑی مشکل ہوتی۔ ساری باتیں باتوں سے ہم اس قدر عاجز آ چکے ہیں۔"

"دلچسپ کی ساری باتیں بہت پہلے کہی جا چکی ہیں" سفیر کی بیوی نے مسکراتے ہوئے قطع کلام کیا

بات چیت بڑے اپنے پن سے دوستانہ انداز میں شروع ہوئی تھی لیکن دوستانہ انداز ہی دیر سے پھر خشک ہو گئی۔ اب چپکی اور کبھی نہ بدلنے والے ورلپے۔ ۔ ۔ پر کوئی کا سمار بننا ضروری ہو گیا۔

"آپ کو نہیں لگتا کہ تو لیجیے میں کچھ تو لی بارڈ ہم (10) والی بات ہے؟" اس نے جلے سنہرے رنگ کے بالوں والے ایک خوبصورت نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے صاحبہ کے پاس کہا تھا

"ارے ہاں' وہ ڈرائنگ روم کی آرائش سے بہت میل کھاتے ہیں' اسی لئے یہاں اتارے ہوئے ہیں۔"

یہ بات چیت چل پڑی اس لئے کہ اشاروں کنایوں میں اسی کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں جس کی اس ڈرائنگ روم میں بات ہو رہی۔ ۔ ۔ تھی تھی یعنی تو لیجیے اور خاتون جا سے متعلق کے بارے میں

اس عرصے میں سادار اور خاتون جا کے پاس بھی بات چیت اسی طرح بگھ دیر تک تین ادبی موضوعوں کے درمیان گڑبڑاتی رہی۔ سعا شرے کی مارہ تین خبریں' تھیٹر اور آس پاس کے لوگوں کے بارے میں رائے زنی اور وہاں بھی جب وہ آخری موضوع پر بھی بد گوئی پر پہنچی تو ہم گئی

"سنا آپ نے نا تیشیا نے سیٹی نہیں ہاں نے بھی اپنے لئے دو دل سو ڈالر (11) کا لباس سینا شروع کر دیا ہے۔"

"ناممکن! انہیں 'یہ' تو بدی ہی دکھائی دیتا ہے۔"

"مجھے حیرت ہوتی ہے کہ کیسے وہ اتنی عقل کے باوجود 'اگر وہ بیوقوف نہیں ہیں' یہ نہیں دیکھتیں کہ وہ کتنی مضحکہ خیز ہوتی جارہی ہیں۔"

بدنصیب تیشہ کے بارے میں ہر ایک ہی کوئی نہ کوئی مذاق اڑانے اور ضحکت کرنے والی بات کر سکتا تھا اور بات بھی ایسی طرح چلنے لگی جیسے وہ ہنسنے والا ہو۔

پرنس میاکایا کے شوہر موٹے تازے نیک دل آدمی تھے اور انہیں چڑیا کرنے کا شوق تھا۔ انہیں جب معلوم ہوا کہ بیوی کے پاس مہمان آئے ہیں تو وہ بھی کلب جانے سے پہلے ذرا دیر کو ڈرائنگ روم میں آ گئے۔ وہ گالین پر دیسپاکی کر رہے تھے۔ پرنس میاکایا کے پاس پہنچے اور پوچھنے لگے

"تو پرنس آپ کو یلسن کیسی لگیں؟"

"ارے بابا! ایسے بھی کوئی چوری سے کسی کے پاس پہنچ جاتا ہے؟ آپ نے تو مجھے اس قدر ڈرا دیا۔" پرنس نے جواب دیا "اور صفائی کر کے آپ مجھ سے اویرا کے بارے میں بات نہ کیجئے' آپ موسیقی کے بارے میں کچھ نہیں سمجھتے اچھا یہ ہو گا کہ میں آپ کی سیج پر اتر آؤں اور آپ سے اطالوی لکھ دار غلوف اور چوروں کی باتیں کروں تو آپ نے کہانی دار میں ان کے کوں سے غرانے ان بوں فریبے؟"

"آپ چاہیں تو میں آپ کو دکھاؤں؟ لیکن آپ ان کے بارے میں کچھ جانتی تو ہیں نہیں۔"

"دکھائیے۔ میں نے ان کے بارے میں اس کے... کیا کہتے ہیں۔ ڈیکٹر کے ہاں کچھ معلومات حاصل کی ہیں۔ ان کے پاس بڑے خوبصورت چہرے ہیں۔ ان لوگوں نے ہمیں دکھائے۔"

"کیا آپ شیچ تسرگ کے ہاں گئی تھیں؟" خاتون خانہ نے سادہ کے پاس سے پوچھا۔

"گئی تھی، پیرے (12)۔ انہوں نے مجھے اور میرے شوہر کو ڈرپر مدعو کیا تھا اور مجھے ان لوگوں نے بتایا کہ انہوں صرف سماں کی تیاری پر ایک ہزار روبل خرچ کئے گئے تھے" پرنس میاکایا نے اونچی آواز میں کہا یہ محسوس کرتے ہوئے کہ سب لوگ ان کی بات سن رہے ہیں "اور بہت ہی بیہودہ سماں تھا کچھ ہرے رنگ کا۔ اب ہمارے لئے بھی ضروری تھا کہ انہیں مدعو کریں۔ اور میں نے پہلی ہی کوپیک کا سماں بنایا اور سب لوگ بڑے خوش رہے۔ میں تو ہزار روبل والا سماں بنا نہیں سکتی۔"

"اں کا جواب نہیں!" سفیر کی بیوی نے کہا۔

"طنز کی ہیں!" کسی اور نے کہا۔

پرنس میاکایا کی باتوں کا پیدا کردہ اثر ہمیشہ ایک ہی ہوتا تھا اور اس اثر کے پیدا ہونے کا راز یہ تھا کہ اگرچہ باتیں وہ اکثر موضوع سے متعلق ہی کرتی تھیں' اور بسا وقت بھی انہوں نے یہی کیا تھا' لیکن وہ بیحد ہی سادہ چیزوں کے بارے میں باتیں کرتی تھیں اور ان میں ایک معلوم ہوتا تھا۔ جس معاشرے میں وہ زندگی بسر کرتی تھیں اس میں اس طرح کی باتیں انتہائی حاضر جواب لطیفوں کا سا عمل کرتی تھیں۔ پرنس میاکایا خود نہیں سمجھ پاتی تھیں کہ ایسا کس وجہ سے ہے لیکن وہ جانتی تھیں کہ ان کی باتیں ایسا ہی عمل کرتی تھیں اور وہ ان کا استعمال کرتی تھیں۔

چونکہ پرنس میاکایا جب باتیں کر رہی تھیں تو سب انہیں سننے لگے تھے اور سفیر کی بیوی کے آس پاس باتیں بند ہو گئی تھیں اس لئے خاتون خانہ نے یہ چاہا کہ پورے معاشرے کو سنبھالا کریں۔ چنانچہ وہ سفیر کی بیوی سے

مخاطب ہو کر بولیں:

"آپ بالکل چائے نہیں پینا چاہتیں جو آپ ہمارے پاس آ جائیے۔"

"نہیں' ہم لوگ یہاں ٹھیک ہیں" سفیر کی بیوی نے مسکرا کر جواب دیا اور پھر وہی باتیں چھیڑیں جو پہلے شروع کی تھیں۔

یہ بات بہت بہتر ثابت ہوئی خوشگوار تھی۔ کارسین میاں بیوی کے بارے میں رائے زنی ہو رہی تھی۔

"آنٹا اپنے اسکو کے سفر کے بعد بہت بدل گئی ہیں۔ ان میں کچھ عجیب سی بات پیدا ہو گئی ہے" ان کی ایک دوست نے کہا۔

"خاص بات یہ بدل گئی ہے کہ وہ اپنے ساتھ لکسیسی دروشکی کی پرچھائیں لائی ہیں" سفیر کی بیوی نے کہا

"تو پھر کیا ہوا۔ کریم کے ہاں ایک حکایت ہے ہے پرچھائیں کا آدمی' ایک ایسے آدمی کے بارے میں جسے اس کی پرچھائیں سے محروم کر دیا گیا تھا اور یہ اسے کسی چیز کے لئے سزا دی گئی تھی میں یہ آج تک نہیں سمجھ پایا کہ اس میں سزا کیا ہوئی... البتہ عورت کے لئے بغیر پرچھائیں کے ہونا ضرور ناخوشگوار ہوتا ہو گا۔"

"ہاں لیکن پرچھائیں دار عورتوں کا انجام عام طور سے برا ہوتا ہے" آنٹا کی دوست نے کہا۔

"چھالے پڑیں آپ کی زبان پر" یہ الفاظ سن کر اچانک پرنس میاکایا بول پڑیں۔ "کار۔ لینا بہت ہی اچھی عورت ہیں۔ ان کے شوہر مجھے پسند نہیں ہیں لیکن ان سے تو میں بہت پیار کرتی ہوں۔"

"اور شوہر آپ کو کس وجہ سے نہیں پسند؟ وہ اتنے مقرر محض ہیں" سفیر کی بیوی نے کہا "میرے شوہر تو کہتے ہیں کہ یورپ میں ایسے مقرر بہت کم ہیں۔"

"میرے شوہر بھی مجھ سے یہی کہتے ہیں لیکن میں نہیں مانتی" پرنس میاکایا نے کہا "اگر ہمارے شوہر طرح طرح کی باتیں نہ کرتے ہوتے تو ہم لوگ وہ دیکھ سکتے جو حقیقت ہے' اور 'لکسیسی الکساندروچ میری رائے میں بالکل بیوقوف ہیں۔ میں یہ سرگوشی میں کہتی ہوں... لیکن کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ساری باتیں صاف ہو جاتی ہیں؟ پہلے جب مجھ سے کہا جاتا تھا کہ ان کی ذہانت کو دیکھوں' تو میں نے بڑی تلاش کی لیکن مجھے نہیں ملی اور میں یہ کبھی کہ میں خود بیوقوف ہوں اور ان کی ذہانت کو نہیں دیکھتی۔ لیکن جیسے ہی میں نے کہا کہ "وہ بیوقوف ہیں' ظاہر ہے کہ سرگوشی میں تو سب کچھ اس قدر صاف ہو گیا کیا یہ سچ نہیں ہے؟"

"آج آپ کتنی بدمزاج ہو رہی ہیں!"

"ذرا بھی نہیں۔ میرے لئے اور کوئی چارہ ہی نہ تھا ہم دونوں میں سے کسی کو تو بیوقوف ہونا تھا اور آپ جانتی ہیں کہ اپنے بارے میں کبھی بھی یہ نہیں کہا جا سکتا۔"

"اپنی حالت سے کوئی بھی مطمئن نہیں' اور اپنی عقل سے ہر کوئی مطمئن ہے" سادرلی کارکن نے فرانسیسی کا مشہور شعر سنایا۔

پرنس میاکایا فوراً اس کی طرف متوجہ ہو گئیں "بالکل ایسا ہی ہے' لیکن بات یہ ہے کہ آنٹا کو میں آپ لوگوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی۔ وہ اتنی اچھی اور پیاری ہیں۔ اگر سب لوگ ان سے محبت کرتے ہیں اور پرچھائیں کی طرح ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں تو پھر وہ کیا کریں؟"

آنٹا کی دوست سے معافی دیتے ہوئے کہا "اور میں ان کے بارے میں رائے زنی کرنا بھی نہیں چاہتی۔"

"اگر ہمارے پیچھے پیچھے کوئی بھی پرچھائیں کی طرح نہیں چلتا تو اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ ہمیں رائے دہی کرنے کا حق حاصل ہے۔"

اور اتنا کہہ کر دوست کو بھی طرح دیتا کر پرنس میا شایا نفیس اور سفیر کی بیوی کے ساتھ میز کے پاس آ گئیں جہاں پرنس شیا کے بادشاہ کے بارے میں عام بات چیت ہو رہی تھی۔

"آپ لوگ وہاں کس کی حمایت کر رہے تھے؟" بیشی نے پوچھا۔

"کارسٹین میاں بیوی کی۔ پرنس نے کھسیانی انگلستان روڈیج کے کردار پر روشنی ڈالی" سفیر کی بیوی نے مسکرا کر میز کے پاس بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"افسوس ہے کہ ہم نے یہ جانا" حاتون حانہ نے ڈرائنگ روم کے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا "اور آپ آخر کار آ ہی گئے" انہوں نے مسکرا کر دوشکی سے کہا جو ابھی ابھی داخل ہوا تھا۔

دوشکی نے صرف یہ دو سب سے واقف تھا جلد یہاں جن لوگوں سے اس کی ملاقات ہوئی ان سے وہ دوبارہ ہی ملتا تھا۔ اس لئے وہ بے پر سکون انداز میں داخل ہوا جس سے لوگ سمجھ لوگوں کے پاس واپس آئے ہیں جن کے پاس سے وہ ابھی ابھی ہو کر پہلے اٹھ کر گئے ہوں۔

"کہاں سے واپس آئے ہیں؟" اس نے سفیر کی بیوی سے کہا جو اب دیا "آپ کیا کریں گی اعتراف کرنا ہی پڑے گا بوڈ سے واپس آیا ہوں شاید سو میں بار اور پھر بھی کسی خوشی کے ساتھ۔ بہت ہی دلکش ہے یہ میں جانتا ہوں کہ یہ شرم کی بات ہے مگر میں وہاں سے جاتا ہوں اور بوف میں داخل ہو کر تک میٹ رہتا ہوں اور خوش رہتا ہوں۔ آج

اس نے ایک دو سیاسی اشارہ کا نام لیا اور اس کے بارے میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن سفیر کی بیوی نے مداخلت فرماتے ہوئے پن کے ساتھ اس کی بات کاٹ دی۔

"معافی کرنے اس بھیانک چیز کے بارے میں کچھ نہ کہئے۔"

"اچھا نہیں کہوں گا اس لئے بھی کہ اس بھیانک چیز کے بارے میں سبھی جانتے ہیں۔"

"اور سبھی وہاں جانے سے بھی اگر اس کو بھی ویسے ہی گھن کرنا چاہئے جیسے اوپیرا کو دیا جاتا ہے" پرنس میا شایا نے نقرہ کسا۔

7

دوشکی کے پاس باتوں کی چاپ سنائی دی اور پرنس بیشی نے یہ جان کر کہ یہ کار مستیانیں دوشکی پر نظر ڈالی۔ اس نے دروازے کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر ایک عجیب اور نیا تاثر پیدا ہو گیا۔ وہ آنے والی کو خوشی سے یک ٹک دیکھتا رہا اور اس کے ساتھ ہی جھینپے ہوئے دھیرے دھیرے کھڑا ہو گیا۔ ڈرائنگ روم میں کنارا داخل ہو رہی تھیں بیشی کی طرح میز معمولی طور پر سیدھی تنے ہوئے تیز تیز اور سبک قدموں سے جو نہیں معاشرے کی دوسری عورتوں کی چال سے ممتاز کر دیتے تھے انظاروں کے رخ کو بدلے بغیر انہوں نے دو چند قدم طے کئے جو ان میں اور خاتون خانہ کے درمیان حائل تھے ان سے ہاتھ ملایا' مسکرائیں اور اسی مسکراہٹ کے ساتھ دوشکی کی طرف دیکھا۔ دوشکی نے جھک کر تعظیم کی اور ان کے لئے کرسی کھسکائی۔

آنا نے اس سرد مہری کے جواب میں اپنا ہاتھ سرخ ہو گیا اور ہونٹ بھنچ گئے لیکن فوراً

ہی واقف کاروں کی تعظیم کرتے اور جن لوگوں نے ہاتھ بڑھائے ان سے ہاتھ ملاتے ہوئے وہ خاتون خانہ سے مخاطب ہو گئیں:

"میں کاؤنٹس لیدیا کے ہاں گئی تھی اور پہلے آنا چاہتی تھی لیکن بیٹھنا پڑا۔ ان کے ہاں سرجاں بھی بہت دلچسپ آدمی ہیں۔"

"اچھا وہ مشنری ہو کر آئے ہیں؟"

"ہاں انہوں نے ریڈ انڈینز کی زندگی کے بارے میں بڑے دلچسپ طریقے سے بیان کیا" آنا کے آنے کی وجہ سے بات چیت منقطع ہو گئی تھی لیکن پھر بھڑک اٹھی' جیسے بجھتا ہوا لیمپ پھر سے لو پکڑ لیتا ہے۔

"سرجاں! ہاں ہاں 'سرجاں' میں نے نہیں دیکھا ہے۔ وہ بڑی اچھی باتیں کرتے ہیں ولا سیوا تو ان پر بالکل عریاں ہیں۔"

"اور کیا یہ سچ ہے کہ کاؤنٹ ولا سیوا کی شادی کاؤنٹ کے ساتھ ہونے والی ہے؟"

"ہاں کہتے ہیں کہ بالکل طے ہو چکا ہے۔"

"مجھے تو والدین پر حیرت ہوتی ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ محبت کی شادی ہے۔"

"محبت کی؟ آپ نے بھی کیسے خوفناک لفظ سے پہلے کے زمانے کے حالات ہیں! آج کل محبت کی بات کون کرتا ہے؟" سفیر کی بیوی نے کہا۔

"کیا کیا جائے آپ احتقانہ پر اندستور ابھی تک ختم نہیں ہوا" دوشکی نے کہا۔

"یہ اور بھی برا ہے ان لوگوں کے لئے جو اس دستور کے قائم ہیں میں جانتی ہوں کہ مسرت بخش شادیاں وہی ہوتی ہیں جو سوچ سمجھ کر کی جاتی ہیں۔"

"ہاں لیکن سوچ سمجھ کر کی جانے والی شادیوں کی مسرت اکثر ناپائیداری طرح آتی ہے صرف اس لئے کہ وہی محبت پیدا ہو جاتی ہے جس کو تسلیم نہیں کیا گیا تھا" دوشکی نے کہا۔

"لیکن سوچ سمجھ کر کی جانے والی شادی ہم اسی کو کہتے ہیں جس میں دونوں اپنی اپنی حوالی کی باگیں کر چکے ہوں۔ یہ تو اس بخار کی طرح ہوتی ہیں۔ ان کو تو جھیل لینا ہی چاہئے۔"

"جب بیچک کی طرح محبت سے کھلواڑ رکھنے کا بھی کوئی تہوار وضع کرنا چاہئے۔"

"مجھے حوالی میں گر جا گھر کے محاذ سے محبت ہو گئی تھی" پرنس میا شایا نے کہا "پتہ نہیں اس سے مجھے کچھ کا کچھ ہو گیا نفیس۔"

"میں مذاق تو نہیں کر رہی ہوں کہ محبت کو پہچاننے سے پہلے غلطی کرنا اور پھر سنبھلنا ضروری ہے" پرنس بیشی نے کہا۔

"شادی کے بعد بھی؟" سفیر کی بیوی نے مذاق میں کہا۔

"غلطی کی تلافی کرنے کے لئے کبھی دیر نہیں ہوتی" سفارتی کارکن نے انگریزی کے محاورے کا ترجمہ کیا

"بالکل ایسا ہی ہے" بیشی نے غور سے سنا کہا "ضروری ہے کہ غلطی کی جائے اور سنبھلا جائے۔ آپ کیا ہو سکتی ہیں اس سے بارے میں؟" وہ آنا سے مخاطب ہوئیں وہ جو ہوں۔ بلی کی محبت مسلسل محبت کے ساتھ ہی

بات چیت کو سن رہی تھیں۔

"میں سوچتی ہوں" آنا نے دستانے سے کھیلتے ہوئے کہا جسے انہوں نے اتار لیا تھا "میں سوچتی ہوں کہ اگر جینئس دماغ ہوتے ہیں اتنے ہی طرح کے ذہن ہوتے ہیں تو جینئس بھی اتنی قسم کی کیتیں "

وردھگی آنا کو دیکھ رہا تھا اور سانس روک کر انتظار کر رہا تھا کہ وہ کیا جواب دیتی ہیں۔ جب آنا نے یہ کہا تو اس نے یوں ٹھنڈی سانس لی جیسے گھٹن ختم ہو گئی ہو۔

اچانک آنا اسی سے مخاطب ہو گئیں:

"مجھے اسکول سے ایک خط ملا ہے۔ ان لوگوں نے مجھے لکھا ہے کہ کیٹی شیریا ہمکا بہت بیمار ہیں۔"

"کیا واقعی؟" وردھگی نے بھویں سکیڑتے ہوئے کہا۔

آنا نے اسے تڑپتی ہے دیکھا۔

"آپ کو اس سے کوئی دلچسپی نہیں؟"

"برعکس اس کے بہت دلچسپی ہے۔ آپ کو کیا لکھا ہے ان لوگوں نے اگر میں جان سکتا ہوں تو؟" اس نے پوچھا۔

آنا اٹھیں اور بیٹھی کے پاس گئیں اور ان کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہو کر انہوں نے کہا "مجھے ایک پیالی چائے دیجئے۔"

جلتی دوپہر میں پرنس نے چائے انڈیلی وردھگی آنا کے پاس آگیا۔

"کیا لکھا ہے آپ کو؟" اس نے اپنا سوال دوہرایا۔

"میں اکثر سوچتی ہوں کہ مرد اس بات کو نہیں سمجھتے کہ کیا شرمناک ہے اور کیا غیر شریفانہ اور وہ کیا جیسا ہی کرتے ہیں" آنا نے اسے براہ راست جواب دیئے بغیر کہا۔ "میں بہت دنوں سے آپ سے کہنا چاہتی ہوں" انہوں نے اضافہ کیا اور چند قدم چل کر کونے والی میز کے پاس پہنچ گئیں جس پر البم رکھے ہوئے تھے

"میں آپ کے الفاظ کے معنی اچھی طرح ٹھیک سے سمجھا نہیں" وردھگی نے انہیں چائے کی پیالی دیتے ہوئے کہا۔

انہوں نے اپنے پاس والے صوفے کی طرف دیکھا اور وہ فوراً وہیں بیٹھ گیا۔

"ہاں میں آپ سے کہنا چاہتی تھی" انہوں نے اس کی طرف دیکھے بغیر کہا "آپ نے برا برتاؤ کیا میرا بہت برا۔"

"کیا؟ کب؟ میں نہیں سمجھتا کہ میں نے برا برتاؤ کیا؟ لیکن اس کا سبب کون ہے مگر میں نے ایسا برا برتاؤ کیا؟"

"یہ آپ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں؟" آنا نے تیکھے پن سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ جانتی ہیں کہ کیوں" اس نے ہمت اور خوشی کے ساتھ "ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پلکیں جھپکا کے جواب دیا

وہ نہیں بلکہ آنا گھبرا گئیں۔

"اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے پیٹے میں دل نہیں ہے" انہوں نے کہا۔ لیکن ان کی نظریں کہہ رہی تھیں کہ وہ جانتی ہیں کہ اس کے دل ہے اور اسی لئے وہ اس سے ڈرتی ہیں۔

"جس کے بارے میں آپ نے ابھی بات کی وہ محبت نہیں غلطی تھی۔"

"یاد ہے آپ کو کہ میں نے آپ کو یہ لفظ 'یہ شرمناک لفظ استعمال کرنے سے منع کیا تھا" آنا نے کانپتے ہوئے کہا لیکن فوراً ہی انہیں احساس ہوا کہ اسی ایک لفظ "منع" سے انہوں نے دکھا دیا کہ وہ اس پر اپنے مصنوف حق کو تسلیم کرتی ہیں اور اس طرح وہ محبت کی باتیں کرنے پر اس کی ہمت افزائی کر رہی ہیں "میں بہت دنوں سے آپ سے یہ کہنا چاہتی ہوں" انہوں نے پرعزم طریقے سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اپنی بات جاری رکھی اور ان کا سر خ چہرہ بالکل تمتما اٹھا۔ "اور آج میں جان بوجھ کر آئی تھی' مجھے معلوم تھا کہ آپ سے ملاقات ہو گی۔ میں آپ سے یہ کہنے آئی ہوں کہ اسے صرور بالضرور ختم ہو جانا چاہئے۔ میں کبھی کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہوئی لیکن آپ مجھے یہ محسوس کراتے ہیں کہ جیسے میں کسی بات کی قصوروار ہوں۔"

اس نے انہیں دیکھا اور ان کے چہرے کی نئی 'روحانی خوبصورتی پر ششدر رہ گیا۔

"تو آپ کیا چاہتی ہیں کہ میں کیا کروں؟" اس نے سادگی اور سنجیدگی سے پوچھا۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ اسکول جائیں اور کیٹی سے معافی مانگیں" انہوں نے کہا اور ان کی آنکھوں میں ایک چمک سی پیدا ہو گئی۔

"یہ آپ نہیں چاہتیں" اس نے کہا

وہ دیکھ رہا تھا کہ آنا وہ کہہ رہی ہیں جو اپنے آپ کو کہنے پر مجبور کر رہی ہیں' نہ کہ وہ جو کہنا چاہتی ہیں۔

"اگر آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں' جیسا کہ آپ کہتے ہیں" انہوں نے سرگوشی میں کہا "تو ایسا کیجئے تاکہ مجھے سکون ملے۔"

وردھگی کا چہرہ کھل اٹھا۔

"کیا یہ سچ ہے آپ یہ نہیں چاہتیں کہ آپ میرے لئے ساری زندگی ہیں لیکن سکون خود مجھے نہیں حاصل اور میں آپ کو بھی نہیں دے سکتا اپنا سارا وجود اور محبت ہاں دے سکتا ہوں میں آپ کے اور اپنے بارے میں الگ الگ سوچ ہی نہیں سکتا میرے لئے آپ اور میں ایک ہی ہیں۔ اور مجھے اپنے سامنے سکون کا امکان نہیں نظر آتا' اپنے لئے نہ آپ کے لئے۔ مجھے تو اختلاف' ابہام اور رنج و غم کا امکان نظر آتا ہے... و پھر خوشی کا' یہ اتنا خوشی کا امکان نظر آتا ہے۔ کیا واقعی ایسی خوشی ممکن نہیں ہے؟" اس نے بالکل ہی بدلی ہوئی زبان سے کہا لیکن انہوں نے سن لیا۔

آنا نے اپنے ذہن کی ساری قوت اس بات میں لگا دی کہ وہ بات کہیں جو کہنا چاہئے لیکن اس کی بجائے انہوں نے اس کے چہرے پر اپنی نظریں گڑا دیں جو محبت بھری تھیں اور کوئی جواب نہیں دیا۔

"یہ رہی وہ خوشی" وردھگی نے بے انتہا خوش ہو کر سوچا "جب میں بالکل ناامید ہو چکا تھا اور لگتا تھا کہ اس کا کوئی انجام نہ ہو گا تب یہ رہی وہ خوشی وہ مجھ سے محبت کرتی ہیں وہ اس کا اعتراف کر رہی ہیں۔"

"تو آپ میرے لئے یہ کیجئے کہ مجھ سے یہ لفظ کبھی نہ کہئے اور ہم اچھے دوست رہیں گے" انہوں نے رواں سے کہا لیکن ان کی آنکھیں بالکل ہی دوسری باتیں کہہ رہی تھیں۔

"دوست ہم نہیں ہوں گے' یہ آپ خود بھی جانتی ہیں اور ہم سب سے خوش بخت لوگ ہوں گے یا سب سے بدبخت۔ یہ آپ کے بس میں ہے۔"

آنا کچھ کہنا چاہتی تھیں لیکن وردھگی نے ان کو بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔

"آخر میں تو صرف ایک ہی درخواست کر رہا ہوں' امید کرنے کا اور ان سے درخواست کرنے کا حق مانگ رہا

ہوں' ایسے اب ہے۔ لیکن اگر یہ بھی ناممکن ہے تو مجھے علم ہے کہ میری صورت نہ نظر آئے اور میں چلا جاؤں گا۔ اگر میری موجودگی آپ کو گراں گزرتی ہے تو آپ مجھے کہیں۔ بلیس کی۔"

"میں آپ کو نہیں بھگانا نہیں چاہتی۔"

"تو پھر کسی چیز میں کوئی مداخلت نہ کیجئے۔ جیسا ہے ویسا ہی سب کچھ رہنے دیجئے۔" اس نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔ "یہ کہئے آپ نے شروع کیا۔"

واقعی اسی وقت کلیسی الکساندروویچ اپنی پرسکون اور سنجیدگی چال سے ذرا انگ روم میں داخل ہوئے۔

اپنی بیوی اور دوشیزگی پر ایک نظر ڈال کر وہ سیدھے خانہ کے پاس چلے گئے اور چائے کی پیالی لے کر بیٹھ گئے۔ وہ اپنی فلسفی فکر اور بیحد صاف ستھری بات چیت کے معمول کے مطابق نہایت سنجیدہ لہجے میں باتیں کرنے لگے جیسے کسی کانفرنس (اجلاس) میں شریک ہوں۔

(۱۹) برس کے شباب پر ہے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئے [illegible] ہوئ

ہوں' جیسے اب بھی کسی کو یہ بھی شک ہے تو مجھے حکم دیجئے کہ میری صورت نظر آئے اور میں چلا جاؤں گا۔ اگر میری موجودگی آپ کو گراں گزرتی ہے تو آپ مجھے کبھی نہ دیکھیں گی۔"

"میں آپ کو کہیں بھگانا نہیں چاہتی۔"

"تو پھر کسی چیز میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالیے۔ مجھے جو کچھ کہنا ہے وہ کہنے دیجئے۔" اس نے التجا بھری آواز میں کہا۔ "مجھے آپ کے ساتھ آگے۔"

واقعی اسی وقت کلیسی الکساندر روچ اپنی بھاری اور سست خرامی کی چال سے اور انگ روم میں داخل ہوئے۔

اپنی بیوی اور دوشکی کو ایک نظر دیکھ کر وہ خاموش سے صوفے کے پاس چلے گئے اور چائے کی پیالی لے کر بیٹھ گئے۔ وہ اپنی عمر کی تیسری دہائی کے نصف آخر میں تھے۔ ان کی سانولی رنگت اور معمول کے مطابق بدلتے لہجے میں باتیں کرنے کے لہجے کسی اور ان سے ان کی کمل نظر آتے تھے۔ وہ ہر روز شام (19) بجے کے بعد گھر پر ہی چائے پیا کرتے تھے۔ اس وقت ان کی بیوی بھی ہوتی تھیں اور بچوں کی بھی۔

ایلس کلیسی کی اس عادت سے اچھی طرح واقف تھی۔ وہ جانتی تھی کہ وہ اس وقت کسی کو بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور یہ بھی جانتی تھی کہ وہ خاموش طبع ہونے کے باوجود بھی اس وقت کلیسی الکساندر روچ کی باتوں کا سوائے عام لاری کوئی جواب نہیں دیں گے۔ اس لئے وہ بھی خاموشی سے چائے پینے لگی۔ اور دوشکی اس طرف داخل ہو گئے۔ ایلس پلیسی کے سامنے سنجیدگی سے بیٹھ گئے۔ کلیسی الکساندر روچ نے بھی اس طرف دیکھا اور پھر ایلس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ ایلس نے اس حملہ کیا تھا۔

دوشکی اور آنا خاموشی سے میز کے پاس ہی بیٹھے رہے۔

"یہ تو ناشتہ ہو رہا ہے۔" ایک خاتون نے آنکھوں سے دوشکی' آنا اور ان کے شوہر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔

"اور میں نے آپ سے کیا کہا تھا؟" آنا کی دوست نے جواب دیا۔

صرف انہیں دو خواتین نے نہیں بلکہ محفل میں موجود تقریباً سارے لوگوں نے یہاں تک کہ پولیس والوں نے بھی دوسرے لوگوں کے حلقے سے الگ ہٹ کر بیٹھنے والوں کی طرف کئی بار دیکھا جیسے یہ بات ان سب کو پتا لگانی ہو۔ کلیسی الکساندر روچ نے ایک بار بھی ادھر نہیں دیکھا اور روایت چیت چھڑ گئی تھی اس کی دلچسپی سے اپنی توجہ نہیں ہٹائی۔

ایلس کلیسی نے یہ دیکھ کر کہ سب اس سے خراب ہو رہا ہے' کلیسی الکساندر روچ کی باتیں سننے کے لئے کلیسی اور کو اپنی جگہ بٹھایا اور خود وہ آنا کے پاس جا بیٹھیں۔

اس سے کلیسی الکساندر روچ کی باتوں میں دلچسپی اور زیادہ بڑھ گئی۔ وہ اپنی قوت گویائی کا بھرپور مظاہرہ کرتے ہوئے کہہ رہے تھے۔ "اتحادی افواج کی طرف سے روزانہ ہی ہمارے لئے قابل فہم ہو جاتی ہے۔"

ہاں ہاں' آنا نے بھی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے اور جو کچھ کلیسی نے ان سے کہا تھا اس کا ایک حصہ بھی سمجھے بغیر سر ہلا دیا۔ وہ ہاتھ کر بڑی میز کے پاس آ گئیں اور عام بات چیت میں حصہ لینے لگیں۔

کلیسی الکساندر روچ کے آدھ گھنٹہ بیٹھنے کے بعد اپنی بیوی کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ وہ ساتھ ہی گھر چلیں۔ انہوں نے سوچا کہ بیوی کو اب وہ اپنے کھانے کے لئے رکھیں گی۔ کلیسی الکساندر روچ نے سر جھکا کر سب کو تعظیم کی اور چلے گئے۔

کار میں خاندان کا بڑا (خاصا سونا تار کوچوان' بیوی کا چمکتا اور کوٹ پہنے ہوئے باہیں طرف کے سرکی گھوڑے کو بڑی مشکل سے سنبھالے ہوئے تھا جو سردی کھا گیا تھا اور صدر دروازے کے پاس ہی بدک رہا تھا جبکہ کار دروازہ کھولے ہوئے خدمتگار کھڑا ہوا تھا اور صدر دروازے کا پٹ کھولے اسے پکڑے ہوئے چوبدار کھڑا تھا۔ آنا اور فاریونا اپنے چھوٹے چھوٹے تیز ہاتھوں سے آتشین کی بیس کو فر کے کوٹ کے ایک بک سے چمٹ رہی تھی' سر جھکائے ہوئے بہت ہی تھیں' آہستہ آہستہ ان میں دوشکی کی باتیں سن رہی تھیں جو انہیں سمجھا رہا تھا۔

"آپ نے کچھ نہیں کہا۔ ہم ہاں لیتے ہیں کہ میں کچھ بھی مطالبہ نہیں کرتا۔" اس نے کہا۔ "لیکن آپ جانتی ہیں کہ مجھے دوستی کی ضرورت نہیں ہے۔ میرے لئے زندگی میں صرف ایک یہ خوشی ہے جو لفظ جو آپ اس قدر ناپسند ہے۔ ہاں یہ محبت۔"

"محبت۔" آنا نے بہت ہی دھیرے دھیرے ایک اندرونی آواز میں دہرایا اور اچانک جیسے ہی اسوں نے لیس کو چھوڑا' اسے یاد کیا۔ "مجھے یہ لفظ اس لئے بھی ناپسند ہے کہ میرے لئے یہ بہت ہی معنی خیز ہے' اس سے کہیں زیادہ جتنا آپ سمجھ سکتے ہیں۔" اور اسوں نے اس کو غور سے دیکھا۔ "پھر ملیں گے!"

اسوں نے ہاتھ ملایا اور تیز تیز چھدکتے ہوئے قدموں سے وہ چوبدار کے پاس سے نکلیں اور بگھی میں جا بیٹھیں۔

ان کی نگاہوں اور ان کے ہاتھ کے لمس نے اس کے بدن میں آگ لگا دی تھی۔ اس نے اپنی ہتھیلی کو اس جگہ پر رکھ دیا جہاں اسوں نے اسے چھوا تھا اور اس احساس کے ساتھ خوش خوش گھر پہنچا کہ آج شام کو وہ اپنے مقصد کے حصول سے اس سے زیادہ قریب پہنچ گیا تھا جتنا پچھلے دو مہینوں میں پہنچ پایا تھا۔

8

کلیسی الکساندر روچ کو اس میں کوئی خاص یا شائستہ بات نظر نہیں آئی تھی کہ ان کی بیوی دوشکی کے پاس ایک الگ میز کے پاس بیٹھی تھیں اور کسی چیز کے بارے میں بڑے جوش کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں لیکن اسوں نے جب یہ کہا کہ وہ تنگ آ چکی ہیں اور کچھ خاص اور نہایت اہم بات کہنا چاہتی تھیں اس لئے انہیں بھی یہ شائستہ بات لگی۔ اسوں نے ملے کیا کہ بیوی سے اس کے بارے میں بات ضروری ہے۔

گھر واپس آ کر کلیسی الکساندر روچ اپنے کمرے میں چلے گئے جہاں وہ عام طور سے کرتے تھے اور آرام کرسی پر بیٹھ کر پائپ (15) کے بارے میں کتاب کو اس جگہ سے شروع کیا جہاں فاضل تک پڑھا تھا۔ وہ اپنے معمول کے مطابق ایک بجے تک پڑھتے رہے۔ اس کبھی بھی وہ پائپ تھامے' کتاب اور سگریٹ جیسی چیز کو دماغ سے نکال رہے ہوں۔ اپنے معمول کے مقررہ وقت پر کھڑے ہوئے اور سونے کی تیاری میں اسوں نے ہاتھ منہ دھویا اور دانت صاف کرنے لگے۔ آنا اور فاریونا ابھی تک اسوں کے کمرے میں بار بار آ جا رہی تھیں۔ آج شام کو سرکاری امور سے متعلق عام خیالات و تصورات کی جگہ ان کے ذہن میں صرف اپنی بیوی پر اور ان کے ساتھ ہو جانے والی کسی ناخوشگوار بات پر مرکوز تھے۔ اپنی بیوی کے خلاف وہ سخت لہجے میں بلکہ پیچھے ہاتھ باندھ کر کمرے میں ٹہلنے لگے۔ وہ لیٹ میں سٹ لیا کہ وہ محسوس کر رہے ہیں کہ پہلے ان کی

صورت حال پر غور کرنا ضروری ہے، پیدا ہو گئی ہے۔

جب الیکسی الکساندرووچ نے اپنے دل میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ بیوی کے ساتھ بات کرنا ضروری ہے تب انہیں یہ بہت ہی آسان اور سادہ بات معلوم ہوئی تھی۔ لیکن اب جب وہ نئی پیدا شدہ صورت حال کے بارے میں غور کرنے لگے تو وہ انہیں بہت ہی پیچیدہ اور مشکل معلوم ہوئی۔

الیکسی الکساندرووچ رشک و حسد میں مبتلا نہیں تھے۔ ان کے عقیدے کے مطابق رشک و حسد سے بیوی کی توہین ہوتی ہے اور بیوی پر اعتماد کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے خود سے یہ سوال نہیں کیا کہ اعتماد کرنا یعنی اس بات کا یقین رکھنا کیوں ضروری ہے کہ ان کی جوان بیوی ان سے ہمیشہ محبت کریں گی۔ لیکن انہیں بے اعتمادی نہیں تھی اس لئے وہ اعتماد کرتے تھے اور خود سے کہتے تھے کہ اعتماد کرنا ضروری ہے۔ حالانکہ ان کا یہ یقین اب بھی قائم تھا کہ رشک و حسد شرمناک چیز ہے اور یہ کہ اعتماد کرنا ضروری ہے پھر بھی وہ محسوس کر رہے تھے کہ وہ کسی غیر مستقل اور ناقابل توضیح چیز کے سامنے کھڑے ہیں اور ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔ الیکسی الکساندرووچ زندگی کے اس امتحان کے سامنے کھڑے تھے کہ ان کی بیوی کو ان کے علاوہ بھی کسی سے محبت ہو سکتی ہے اور یہ چیز انہیں بہت ہی ناقابل توضیح اور ناقابل فہم لگ رہی تھی اس لئے کہ یہ خود زندگی بھی الیکسی الکساندرووچ نے اپنی ساری زندگی سرکاری حلقوں میں سرکی تھی اور کام کیا تھا اور زندگی کے ٹھوس سے ٹھوس واسطے پڑتا رہا تھا۔ اور ہر بار جب خود زندگی سے ان کا ٹکراؤ ہو جاتا تو وہ ایک طرف ہو کر اسے نکلنے کا راستہ دے دیتے۔ اب انہیں ایک ایسے احساس کا تجربہ ہو رہا تھا جو ایسے شخص کو ہی ہو سکتا تھا جو کسی گھنے کے اوپر بنے ہوئے پل پر اطمینان سے چلا جا رہا ہو اور اچانک یہ دیکھے کہ یہ پل تو ٹوٹا ہوا ہے اور نیچے اتھاہ گھنے ہے۔ یہ گھنے خود زندگی تھی اور پل وہ مصنوعی زندگی تھی جو الیکسی الکساندرووچ بسر کر رہے تھے۔ ان کے ذہن میں پہلی بار یہ سوالات پیدا ہوئے کہ یہ بھی ممکن ہے کہ ان کی بیوی کسی اور سے محبت بھی کر سکتی ہیں اور وہ ان سوالوں سے بہت طرفدہ ہو گئے۔

وہ کپڑے بدلے بغیر ہی اپنے ہموار قدموں سے کھانے کے کمرے کے لکڑی کے آواز کرتے ہوئے فرش پر مس میں صرف ایک لیمپ کی روشنی تھی اور تاریک ڈرائنگ روم کے قالین پر ٹہل رہے تھے جہاں روشنی کا عکس صرف ان کی بڑی سی تصویر پر پڑ رہا تھا جو ابھی تھوڑے ہی دنوں پہلے بنائی گئی تھی اور صوفے کے اوپر ٹنگی ہوئی تھی اور کچھ روشنی آنا کے کمرے سے آ رہی تھی جہاں دو موم بتیاں جل رہی تھیں اور ان کی روشنی میں آنا کے جڑاؤں اور سیپیوں کی تصویریں اور ان کے لٹھے کی میز رکھی ہوئی عرصے سے جال بچھاں چھوٹی موٹی چیزیں نظر آ رہی تھیں۔ آنا کے کمرے میں ہو کر وہ سونے کے کمرے کے دروازے تک جاتے اور مڑ کر واپس آ جاتے۔

ہر بار اپنی طویل چہل قدمی کے دوران میں اور خاص طور سے کھانے کے روم کرنے کے لکڑی کے فرش پر وہ رک جاتے اور سوچنے لگتے "ہاں اس کا فیصلہ کرنا اور اسے بند کرنا اور اپنا رویہ طے کرنا اور اپنا فیصلہ بتانا ضروری ہے۔" اور وہ واپس مڑ آتے۔ "لیکن کیا فیصلہ؟ اور کون سا فیصلہ؟" وہ اپنے آپ سے ڈرائنگ روم میں آ کر کہتے اور اس کا کوئی جواب نہ ملتا۔ آنا کے کمرے کے موڑ سے پہلے وہ خود سے پوچھتے "لیکن آخر کار ہوا کیا ہے؟ کچھ نہیں۔ وہ یہ سب اس سے باتیں کرتی رہیں۔ تو پھر؟ کیا ہم میں معاشرے میں ایسے لوگ جن کے ساتھ عورتیں باتیں کر لیتی ہیں؟ اور پھر رشک و حسد کرنا۔۔۔ اس کا مطلب ہے خود کو بھی ذلیل کرنا اور انہیں بھی۔" پھر وہ آنا کے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اپنے آپ سے کہتے۔ لیکن یہ دلیل جو پہلے ان کے لئے اتنی حل ہوتی تھی اب بالکل بے وزن اور بے معنی تھی۔ اور وہ سونے کے کمرے کے دروازے سے مڑ کر پھر ہال میں آ جاتے۔ لیکن جیسے ہی وہ تاریک ڈرائنگ روم میں پھر سے داخل ہوتے ان سے کوئی آواز کہتی کہ یہ ایسا نہیں ہے اور اگر دوسرے لوگوں نے اسے دیکھا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ کچھ نہ کچھ تو ہے۔ اور کھانے کے کمرے میں وہ پھر خود سے کہتے "ہاں اس کا فیصلہ کرنا اور اسے بند کرنا اور اپنا رویہ ظاہر کرنا ضروری ہے۔" اور پھر ڈرائنگ روم کے سرے پر وہ مڑنے سے پہلے خود سے سوال کرتے "کیسے فیصلہ کرنا ہے؟" اور اس کے بعد خود سے پوچھتے "ہوا کیا ہے؟" اور خود ہی جواب دیتے "کچھ نہیں۔" اور یاد کرتے کہ رشک و حسد ایسا جذبہ ہے جس سے بیوی کی ذلت ہوتی ہے۔ ڈرائنگ روم میں انہیں پھر یقین ہو جاتا کہ کچھ۔ کچھ تو ہوا ہے۔ ان کے جسم کی طرح ان کے خیالات بھی چکر لگا رہے تھے اور وہ کسی نئی چیز تک نہیں پہنچ پاتے تھے۔ انہوں نے اس بات کو سمجھ لیا اور راستے سے پلٹ کر آنا کے کمرے میں پہنچ گئے۔

یہاں جب انہوں نے آنا کی میز پر علامت کا قلم دان اور ادھورا خط دیکھا تو ان کے خیالات اچانک بدل گئے۔ انہوں نے آنا کے بارے میں اور یہ سوچنا شروع کر دیا کہ وہ کیا سوچتی اور محسوس کرتی ہیں۔ انہوں نے پہلی بار جاندار طریقے سے ان کی نجی زندگی، ان کے خیالات اور ان کی آرزوؤں کا تصور کیا اور یہ بات کہ آنا کی اپنی خاص زندگی بھی ہونی چاہئے اور ہو سکتی ہے۔ الیکسی الکساندرووچ کو اچانک جھٹکا لگا کہ انہوں نے اسے جلدی سے اپنے ذہن سے دور کر دیا۔ یہ وہی گھنا تھا جس کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں ڈر لگ رہا تھا۔ خیالات و احساسات میں خود کو کسی دوسری ہستی میں رکھنا ایک ایسا روحانی عمل تھا جس سے الیکسی الکساندرووچ واقف نہیں تھے۔ وہ اس روحانی عمل کو نقصان دہ اور خطرناک قیاس آرائی سمجھتے تھے۔

"اور سب سے بھیانک بات یہ ہے" انہوں نے سوچا "کہ عین اسی وقت جب میرا کام ختم کے قریب پہنچ رہا ہے" (وہ اس پروجیکٹ کے بارے میں سوچ رہے تھے جسے اب وہ پیش کرنے والے تھے) "جب مجھے سارے سکون اور ساری روحانی قوتوں کی ضرورت ہے تب مجھ پر آ پڑی یہ بیہودہ تشویش۔ لیکن اب کیا کیا جائے؟ میں ان لوگوں میں تو نہیں ہوں جو بے چینی اور تشویش کا بار اٹھائے پھرتے ہیں اور ان سے آنکھیں نہیں ملا سکتے۔"

"میرے لئے غور کرنا فیصلہ کرنا اور اسے ذہن سے نکال دینا ضروری ہے" انہوں نے بلند آواز میں کہا۔

"ان کے احساسات کے بارے میں سوالات، اس بارے میں کہ ان کی روح میں کیا ہوا اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ میرا معاملہ نہیں ہے، یہ معاملہ ہے ان کے ضمیر کا اور مذہب کے تحت آتا ہے" انہوں نے غور کیا اور انہیں یہ جان کر دل کا بوجھ ہلکا ہو جانے کا احساس ہوا کہ پابند قانون بنانے کا وہ مقصد حل کیا جو نئی پیدا ہو صورت حال کی وجہ سے کارفرما تھا۔

"چنانچہ" الیکسی الکساندرووچ نے اپنے آپ سے کہا "ان کے احساسات وغیرہ کے سوالات دراصل ان کے ضمیر کے سوالات ہیں جس سے میرا کوئی سروکار نہیں ہو سکتا۔ میری ذمہ داری واضح طور پر معین ہے خاندان کے آقا کی حیثیت سے میں وہ شخصیت ہوں جس کا فرض ہے ان کی رہنمائی کرنا اور اسی لئے ایک حد تک ذمہ دار ہستی کی حیثیت سے مجھے ان کو خطرے سے آگاہ کر دینا چاہئے جسے میں دیکھ رہا ہوں، پہلے سے خبردار کر دینا چاہئے بلکہ اپنے اختیارات کا بھی استعمال کرنا چاہئے۔ مجھے ان سے صاف صاف بات کرنی چاہئے۔"

اور الیکسی الکساندرووچ کے دماغ میں وہ سب صاف صاف مرتب ہو گیا جو انہیں ابھی اپنی بیوی سے

کہنا تھا اور یہ سوچ لینے کے بعد کہ وہ اپنی بیوی سے کیا کہیں گے انہیں اس بات کا افسوس ہوا کہ انہیں خاکہ معاملات کے لئے اس طرح خواہ مخواہ اپنا وقت اور اپنی قوتیں صرف کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ان کے ذہن میں رپورٹ کی طرح بالکل واضح اور درست طور پر اپنی آئندہ تقریر کی وقت اور ترتیب تواتر سے ہو گیا۔ "مجھے صدر جیل باتیں کہنی اور بالکل صاف کر لینی ہیں:" اول "معاشرے کی رائے اور شائستگی کی اہمیت کی وضاحت۔ دوم "اور روح کی اہمیت کے مدلل سمجھ۔ سوم "اگر ضروری ہو تو" سینے کی عملی جدلیتی کی طرف اشارہ۔ چہارم "خواہ ان کی اپنی بدبختی کی طرف اشارہ" اور انگلیاں نیچے کی طرف کر کے لکسیس الکساندروویچ نے اپنی انگلیوں کو پھسلایا اور ہاتھ پھیلا کر انہیں تاسف سے انگلیاں چٹخ گئیں۔

اس حرکت "ہاتھوں کی انگلیوں کو پھسلا کر چٹخانے کی بری عادت سے انہیں ہمیشہ سکون ملتا تھا اور وہ بے ارادہ گویا ہو جاتی تھی جس کی اس وقت انہیں ضرورت تھی۔ صدر دروازے کے پاس گھنٹی کے بجنے کی آواز آئی۔ لکسیس الکساندروویچ ہال میں بیٹھ گئے۔

سیڑھیوں پر دو جانے قدموں کے چڑھنے کی آہٹ ہوئی۔ لکسیس الکساندروویچ اپنی تقریر کے لئے تیار ہو کر کھڑے ہو گئے اور انہوں نے پھر سے اپنی انگلیاں پھسالیں اور انتظار کرنے لگے کہ اب پھر سے کوئی جوڑ چٹخے گا یا نہیں۔ ایک جوڑ چٹخ گیا۔

سیڑھیوں پر سبک قدموں کی چاپ ہی سے انہوں نے آنا کے قریب تر آ جانے کو محسوس کیا اور حالانکہ وہ اپنی تقریر سے مطمئن تھے پھر بھی عجیب جوہ صاحت کرنی پڑے گی اس سے انہیں ہارنا۔

9

آنا سر جھکائے اور سر پوش کے پھندوں سے کھیلتی ہوئی داخل ہوئیں۔ ان کا چہرہ ایک تابندہ دمک سے روشن تھا لیکن یہ دمک پر مسرت نہیں تھی۔ اسے دیکھ کر یخ اندھیری رات میں لگ جانے والی آگ کی بھیانک دمک یاد آتی تھی۔ شوہر کو دیکھ کر آنا نے سر اٹھایا اور جیسے سوتے سے جاگ کر مسکرا دیں۔

"سو سے نہیں گئے؟ یہ تو معجزہ ہو گیا!" انہوں نے کہا اپنا سر پوش پیچھے کھسکایا اور کے بلیو آگے بڑھتی ہوئی ڈریسنگ روم میں چلی گئیں اور دروازے کے پیچھے سے بولیں "سونے کا وقت ہو گیا لکسیس الکساندروویچ۔"

"آنا مجھے تم سے بات کرنا ہے۔"

"مجھ سے؟" انہوں نے حیران ہو کر کہا اور دروازے سے باہر آ کر لکسیس الکساندروویچ کی طرف دیکھا

"ہاں"

"کیا بات ہے؟ کس چیز کے بارے میں؟" انہوں نے بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ "تو ٹھیک ہے بات کر لیتے ہیں اگر ایسا ہی ضروری ہے تو۔ لیکن سو جاتے تو بہتر ہوتا۔"

آنا کے منہ میں جو کچھ آ رہا تھا وہ کہنے کے ارادے تھی اور اپنی آواز سن کر اپنی جھوٹ بولنے کی صلاحیت پر انہیں خود تعجب ہو رہا تھا۔ ان کے الفاظ کتنے سادہ اور قدرتی تھے اور یہ کس قدر سچ لگتا تھا کہ وہ سونا چاہتی ہیں! انہوں نے محسوس کیا کہ وہ جھوٹ کی ایک سے چھیدی جا سکنے والی رو پہنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے محسوس کیا کہ کوئی نظر نہ آنے والی قوت ان کی مدد کر رہی تھی اور انہیں سہارا دیئے ہوئے تھی۔

"آنا مجھے تم کو خبردار کر دینا چاہئے۔" لکسیس الکساندروویچ نے کہا۔

"خبردار؟" دوہرا لیں۔ "کس چیز سے؟"

انہوں نے اتنی سادگی سے خوش خوش شوہر کی طرف دیکھا کہ جو انہیں اس طرح نہ جانتا ہو تا جیسے ان کے شوہر جانتے تھے وہ نہ ان کے الفاظ کی آواز میں کوئی بھی غیر قدرتی چیز دیکھ سکتا تھا نہ معلوم میں۔ لیکن ان کے شوہر کے لئے جو انہیں جانتے تھے 'جو جانتے تھے کہ اگر کبھی وہ پانچ منٹ بھی بستر پر بیٹھنے میں دیر کرتے تو وہ اس کی وجہ پوچھتی تھیں' ان کے لئے جو جانتے تھے کہ آنا اپنی ہر مسرت' خوشی اور رنج کے بارے میں انہیں فوراً ہی بتا دیتی تھیں' ان کے لئے یہ بات بہت معنی خیز تھی کہ وہ اس وقت ان کی حالت کی طرف حساس ہی نہیں رہنا چاہتیں کہ وہ ان سے اپنے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہنا چاہتیں۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ آنا کی روح کی وہ کھڑکی جو پہلے ان کے سامنے ہمیشہ کھلی رہتی تھی' اس وقت ان کے لئے بند تھی۔ اس سے بھی بڑھ کر وہ ان کے لہجے سے یہ سمجھ گئے کہ اس وقت ان کو ان چیزوں کے بارے میں کوئی پریشانی بھی نہیں اور وہ جیسے ان سے صاف کہہ رہی ہوں: "بالکل ٹھیک ہے' اور یہ ایسا ہی ہونا چاہئے اور آئندہ ایسا ہی ہو گا۔ اب لکسیس الکساندروویچ کو اس طرح کا احساس ہوا جیسا اس شخص کو ہوتا ہو اپنے گھر واپس آئے اور اسے بند پائے۔ انہوں نے سوچا "لیکن ہو سکتا ہے کنجی ابھی مل ہی جائے۔"

"میں تمہیں اس چیز سے خبردار کرنا چاہتا ہوں" انہوں نے ہلکی آواز میں کہا "کہ تم ان جانے میں اور لاپروائی سے معاشرے میں اپنے بارے میں باتیں کئے جانے کا سامان فراہم کر سکتی ہو۔ آج کا ڈنر اور رقص کے ساتھ" انہوں نے یہ نام بڑے سکوں سے 'ہر ایک پر زور دے کر ادا کیا) "تمہاری بہت زیادہ پر جوش بات چیت نے لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔"

انہوں نے کہا اور آنا کی ہنستی ہوئی آنکھوں کو دیکھا جو اب ان کے لئے بالکل ناقابل فہم ہونے کی وجہ سے خوفناک ہو گئی تھیں۔ سن سکتے ہی انہیں اپنے الفاظ کے بیکار اور غیر ضروری ہونے کا احساس ہو گیا۔

"تم ہمیشہ ایسی ہی باتیں کرتے ہو" آنا نے اس طرح جو اب دیا جیسے ان کی بات بالکل سمجھی ہی نہ ہوں اور جو کچھ انہوں نے کہا تھا اس سب میں سے جان بوجھ کر صرف آخری بات کو سمجھی ہوں۔ "کبھی تم کو یہ سیر اچھا لگتا کہ میں چپ چپ اور اکتائی ہوئی تھی تو کبھی یہ نہیں اچھا لگتا کہ میں خوش تھی۔ آج میں اکتائی ہوئی نہ تھی' یہ تم کو برا لگا؟"

لکسیس الکساندروویچ چونک پڑے اور انہوں نے ہاتھوں کو موڑ کر انگلیاں چٹخائیں۔

"اف خدایا کر کے انگلیاں مت چٹخاؤ' مجھے بالکل پسند نہیں" آنا نے کہا۔

"آنا' یہ تمہیں تو ہوتا نہ؟" لکسیس الکساندروویچ نے اپنے اوپر جبر کر کے دھیرے سے کہا اور اپنے ہاتھوں کو روک لیا

"تجربات کیا ہے؟" آنا نے بہت ہی پر خلوص اور مزاحیہ انداز میں کہا۔ "تم مجھ سے چاہتے کیا ہو؟"

لکسیس الکساندروویچ چپ رہے اور انہوں نے ہاتھ سے اپنا ماتھا پونچھا اور آنکھیں ملیں۔ انہوں نے دیکھا کہ جو وہ کرنا چاہتے تھے اس کی 'یعنی اپنی بیوی کو معاشرے کی نظروں میں غلطی کرنے سے خبردار کرنے کی' بجائے وہ بیزاری کی طرح اس چیز کے بارے میں پریشان ہونے لگے جس کا تعلق بیوی کے ضمیر سے تھا اور اپنی

تصور کی ہوئی کسی دیوار سے ٹکر لینے لگے۔

"میں یہ کہنا چاہتا تھا" انہوں نے سرد مہری اور سکون کے ساتھ اپنی بات جاری رکھی "اور میں امید کرتا ہوں کہ میری بات غور سے سنو گی جیسا کہ تم جانتی ہو میں تسلیم کرتا ہوں کہ رشک و حسد ایک ذلیل کرنے والا اور پست کرنے والا جذبہ ہے اور میں اس جذبے کی رہنمائی میں کچھ کرنے کا کبھی روادار نہ ہوں گا۔ لیکن شائقل کے مسودہ قوانین ہیں جن کو توڑنا اور سزا نہ بھگتنا ناممکن ہے۔ آج میں نے نیس دھیان دیا لیکن معاشرے پر جو تاثر ہوا اس کی بنیاد پر رائے قائم کرتے ہوئے سب نے دیکھا کہ تمہارا رویہ اور برتاؤ ایسا نہیں تھا جیسا کہ ہونا چاہئے تھا۔"

"میں ہرگز کچھ نہیں سمجھ پا رہی ہوں" آنا نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔ انہوں نے سوچا "ویسے ان کے لئے سب برابر ہے۔ تشویش صرف اس کی ہے کہ معاشرے میں لوگوں نے دیکھا۔" "تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے، الیکسی الکساندرووچ" انہوں نے اضافہ کیا "کھڑی ہو گئیں اور اندر جانا چاہا۔ لیکن الیکسی الکساندرووچ آگے بڑھ آئے جیسے انہیں روکنا چاہتے ہوں۔

ان کا چہرہ مضمحل اور اداس تھا جیسا آنا نے انہیں کبھی نہ دیکھا تھا۔ وہ رک گئیں اور سر جھکے کھڑا رہیں ایک طرف کو جھکا کر انہوں نے مجھ مجھا تھوں سے بالوں کی جنہیں نکالنی شروع کر دیں۔

"ہاں تو میں کہہ رہی ہوں کیا ہو گا" انہوں نے اطمینان سے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا "بڑی دلچسپی کے ساتھ سن رہی ہوں اس لئے کہ سمجھنے کا بھی چاہتا ہے کہ معاملہ کیا ہے۔"

آنا نے کہا اور انہیں خود اس قدر لگی "پر سکون اور پر اعتماد لہجے پر جس میں انہوں نے یہ بات کہی تھی اور ان الفاظ کے انتخاب پر تعجب ہوا جن کا استعمال انہوں نے کیا تھا۔

"تمہارے احساسات کی ساری تفصیلات میں جاننے کا مجھے حق نہیں ہے اور بالعموم میں اسے بیکار اور نقصان دہ سمجھتا ہوں" الیکسی الکساندرووچ نے کہنا شروع کیا۔ "اپنی روح کی گہرائیوں میں کریدا کرتے کبھی کبھی ہم کو ایسی چیز مل جاتی ہے جو وہاں ہمارے تحسس کے بغیر پڑی رہتی۔ تمہارے احساسات — یہ تمہارے ضمیر کا معاملہ ہے۔ لیکن تمہارے سامنے، اپنے سامنے اور خدا کے سامنے میرا فرض ہے کہ میں تمہیں تمہاری ذمہ داری سے آگاہ کروں۔ ہماری زندگی ایک ساتھ بندھی ہوئی ہے اور یہ بندھن لوگوں نے نہیں خدا نے قائم کیا ہے۔ اس بندھن کو صرف جرم توڑ سکتا ہے اور اس قسم کے جرم کی سرانجامی طور پر بہت ہی سخت ہوتی ہے۔"

"کچھ بھی میری سمجھ میں نہیں آ رہا اے میرے خدا!" اور میں کس بری طرح سونا چاہتی ہوں!" آنا نے کہا اور جلدی جلدی بالوں پر ہاتھ پھیرا یہ دیکھنے کے لئے کہ کوئی پن رہ تو نہیں گئی۔

"آنا مجھے اے لئے اس طرح مت بات کرو!" الیکسی الکساندرووچ نے نرمی سے کہا۔ "ہو سکتا ہے میں غلطی کر رہا ہوں لیکن یقین جانو کہ جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ اسی قدر اپنے لئے کہہ رہا ہوں جس قدر تمہارے لئے۔ میں تمہارا شوہر ہوں اور تم سے محبت کرتا ہوں۔"

ایک لمحے کے لئے ان کا سر جھک گیا اور آنکھوں میں مذاق اڑانے والی چنگاری بجھ سی گئی لیکن لفظ "محبت" نے انہیں پھر سے چونکا دیا۔ وہ سوچنے لگیں "محبت کرنا؟ کیا سچ مچ وہ محبت کر سکتے ہیں؟ اگر انہوں نے یہ نہ سن رکھا ہوتا کہ محبت بھی ایک چیز ہوتی ہے تو کبھی یہ لفظ استعمال نہ کیا ہوتا۔ وہ تو جانتے بھی نہیں کہ محبت ہوتی کیا ہے۔"

"الیکسی الکساندرووچ" وہ کہنے لگیں "میں بڑی ہوں میں کچھ نہیں سمجھ پا رہی ہوں" انہوں نے کہا۔ "کچھ قطعی طور پر کہو کہ تم کو کیا چاہئے۔"

"مجھے اپنی بات ختم کر لینے دو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ لیکن میں اپنے بارے میں بات نہیں کر رہا ہوں۔ اس میں خاص اہمیتیاں ہیں — ہمارا بیٹا اور تم خود۔ میں پھر کہتا ہوں کہ عین ممکن ہے کہ تم کو میری باتیں بالکل بیکار اور بے محل لگ رہی ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ میری غلط فہمی کا نتیجہ ہوں۔ ایسی صورت میں میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے صاف کر دینا۔ لیکن اگر تم خود محسوس کرتی ہو کہ ذرا سی بھی بنیاد ہے تو میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ اچھی طرح سوچ سمجھ لو اور اگر تمہارا دل کہے تو مجھے بتا دو۔"

الیکسی الکساندرووچ نے خود اس طرف دھیان نہیں دیا کہ انہوں نے وہ تو بالکل ہی نہیں کہنا ہو تیار کیا تھا۔

"مجھے کچھ نہیں کہنا۔ ہاں اور —" اچانک انہوں نے مسکراہٹ کو مشکل سے ضبط کرتے ہوئے کہا "واقعی سونے کا وقت ہو گیا۔"

الیکسی الکساندرووچ نے ٹھنڈی سانس بھری اور کچھ اور کہے بغیر سونے کے کمرے میں چلے گئے۔

آنا جب سونے کے کمرے میں آئیں تو وہ لیٹ چکے تھے۔ ان کے ہونٹ سختی سے بھینچے ہوئے تھے اور آنکھیں آنا کو نہیں دیکھ رہی تھیں۔ آنا اپنے بستر پر لیٹ گئیں اور ہر منٹ انتظار کرتی رہیں کہ وہ ایک بار اور ان سے بات کریں گے۔ وہ اس بات سے ڈر رہی تھیں کہ الیکسی الکساندرووچ پھر بات کریں گے اور چاہتی بھی تھیں۔ لیکن وہ چپ رہے۔ آنا وہ بہت بے حس و حرکت لیٹی انتظار کرتی رہیں اور پھر ان کے بارے میں بھول بھی گئیں۔ وہ دوسرے کے بارے میں سوچ رہی تھیں، وہاں کی نگاہوں میں پھر رہا تھا اور وہ محسوس کر رہی تھیں کہ اس خیال سے ان کا دل کیسے ہیجان اور تصور وار خوشی سے بھر گیا۔ اچانک انہیں ہموار اور پر سکون خراٹے سنائی دیئے۔ شروع شروع میں تو الیکسی الکساندرووچ جیسے اپنے خراٹوں سے خود ہی ڈر گئے اور انہوں نے خراٹے لینے بند کر دیئے۔ لیکن دو بار سانسیں لینے کے بعد خراٹے پھر سے شروع ہو گئے، پر سکون اور ہموار انداز میں۔

"دیر ہو گئی، دیر ہو گئی، بہت دیر ہو چکی" آنا نے مسکراتے ہوئے سرگوشی میں کہا۔ وہ دیر تک بے حس و حرکت آنکھیں کھولے لیٹی رہیں جن کی چمک انہیں لگتا تھا کہ اندھیرے میں وہ خود دیکھ رہی تھیں۔

10

اس شام سے الیکسی الکساندرووچ کے لئے اور ان کی بیوی کے لئے نئی زندگی شروع ہوئی۔ کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ آنا بیشتر کی طرح معاشرے میں جاتی آتی رہیں، خاص طور سے پرنس سیبی کے پاس وہ اکثر جاتی تھیں اور جہاں بھی وہ جاتیں وہاں ورونسکی سے ان کی ملاقات ہوتی۔ الیکسی الکساندرووچ انہیں دیکھتے تھے لیکن کچھ کر نہیں سکتے تھے۔ انہوں نے آنا سے وضاحت طلب کرنے کی جتنی بھی کوششیں کیں اس کی مخالفت میں آنا نے شروع ہی سے کچھ نا کچھ کی ایک ایسی دیوار ان کے سامنے کھڑی کر دی جس کو وہ چھید نہ سکتے تھے۔ ظاہری طور پر تو سب کچھ ویسے ہی تھا لیکن اندرونی طور پر ان کے تعلقات بالکل بدل گئے۔ الیکسی الکساندرووچ، جو روسی سرگرمیوں میں اتنے پر قوت انسان تھے، اس معاملے میں خود کو بالکل بے بس محسوس کرتے تھے۔ بیل کی طرح

تابعداری سے گردن جھکائے ہوئے وہ تجزیہ کا انتظار کر رہے تھے جسے وہ اپنے اوپر تنا ہوا محسوس کرتے تھے۔ ہربار جب وہ اس کے بارے میں سوچنا شروع کرتے تو محسوس کرتے کہ ایک بار اور کوشش کرنی ضروری ہے کہ شاید ان شفقت و محبت اور سمجھانے بجھانے سے انھیں بچا لیے کی اور ہوش میں لانے کی امید اب بھی ہے اور ہربار وہ دعا کرتے کہ اس سے بات کریں لیکن ہربار جیسے ہی وہ آنا سے بات شروع کرتے جیسے ہی وہ محسوس کرتے کہ بدی اور فریب کی جو روح آنا پر حاوی ہو گئی تھی وہی اس پر چھائی جاری ہے اور وہ آنا سے وہ بات نہ کہہ پاتے جو وہ کہنا چاہتے تھے۔ اس لہجے میں کہہ پاتے وہ آنا سے بیزاری کی طور پر ان لوگوں کا جو اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اتنا زیادہ مذاق اڑانے والے اپنے مادی لہجے میں بات کرتے۔ اور اس لہجے میں ان سے وہ کہنا ناممکن تھا جو کہنے کی ضرورت تھی۔

11

وہ جو تقریباً پورے سال دوشیزگی کے لئے اس کی زندگی کی واحد آرزو رہی تھی اور اس کے لئے اس کی ساری سابق آرزوؤں کا بدل بن گئی تھی' وہ جو آنا کے لئے خوشی کا ملکن اور خوفناک اور اسی وجہ سے اور زیادہ مسحور کن خواب تھا وہ آرزو پوری ہو گئی وہ آنا کے سامنے کھڑا تھا' بالکل ننگا ہوا اور اس کا بھیجا جزا کپکپا رہا تھا' وہ مست کر کے انھیں تسلیاں دے رہا تھا' حالانکہ اسے خود نہیں معلوم تھا کہ کس چیز کے بارے میں اور کیسے

"آنا آنا" وہ کانپتی ہوئی آواز میں کہہ رہا تھا "آنا خدا کے لئے۔"

لیکن وہ جتنا دور سے ہوس رہا تھا اتنا ہی آنا کا سر جو کبھی نازاں اور خوش و خرم تھا اب شرم سے جھکتا ہی چلا جا رہا تھا۔ وہ بالکل بے شکستہ ہو کر صوفے پر سے فرش پر اس کے قدموں کے پاس ڈھک آئیں۔ اگر اس نے سہارا نہ لیا ہوتا تو وہ قالین پر گر پڑتیں۔

"اے میرے خدا! مجھے معاف کر دے" انہوں نے سسکیاں لیتے ہوئے اور اس کے ہاتھوں کو اپنے ہیجے پر رکھ کر دباتے ہوئے کہا۔

وہ صرف کو اس قدر محترم اور قصوروار سمجھ رہی تھیں کہ وہ بس خاکسار بن کر معافی کی خواستگار ہو سکتی تھیں اور زندگی میں اب اس کے سوا ان کا کوئی بھی مقصد نہ تھا چنانچہ اب وہ معاف کئے جانے کے لئے دعا بھی اسی سے مانگ رہی تھیں۔ انہوں نے اس کو دیکھ کر اپنے بے عزت ہو جانے کو جسمانی طور پر محسوس کیا اور ان سے کچھ اور نہیں کہا گیا اور وہ وہی محسوس کر رہا تھا جو قاتل اس وقت محسوس کرتا ہے جب بے جان جسم کو دیکھتا ہے' یہ جسم' جسے اس نے جاں سے محروم کر دیا تھا' اس کی محبت تھی' ان کی محبت کا پہلا اور واحد بار جس بات کو یاد کرنے میں اس طرح کا خوف اور تاثر تھا کہ شرم کی یہ بھیانک قیمت کس چیز کے لئے ادا کی گئی تھی۔ اپنے وحشیانہ پن کے سامنے شرم نے انھیں کچل کر رکھ دیا اور اس پر بھی اثر ڈالا لیکن اس سارے بھیانک پن کے باوجود قاتل اپنے مقتول کی لاش کے سامنے محسوس کرتا ہے' ضروری ہوتا ہے کہ اس لاش کے ٹکڑے کر کے اسے چھپا دیا جائے اور جو کچھ قاتل نے مقتول سے چھین لیا ہے اسے استعمال کیا جائے۔

اور جیسے جنونی غصے سے گویا ہوش کے ساتھ قاتل اس لاش پر ٹوٹ پڑتا ہے اور اسے گھسیٹ لے جاتا ہے اور کاٹ کر رکھ دیتا ہے ویسے ہی اس نے ان کے چہرے اور کندھوں پر بوسوں کی بوچھاڑ کر دی۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے بالکل ساکت رہیں۔ یہاں یہ بوسے یہی ہیں جو اس شرم کی قیمت دے کر خریدے گئے ہیں۔ یہاں اور یہی ایک ہاتھ ہے جو ہمیشہ میرا رہے گا' جو میرے شریک جرم کا ہے۔ انہوں نے اس ہاتھ کو اٹھایا اور چوم لیا۔ وہ گھٹنوں کے بل ہو گیا اور چاہتا تھا کہ ان کا چہرہ دیکھے لیکن انہوں نے منہ دوسری طرف کر لیا اور کچھ نہیں بولیں۔ آخر کار جیسے اپنے اوپر زبردست جبر کر کے وہ انھیں اور انہوں نے اسے پرے ہٹا دیا۔ ان کا چہرہ اب بھی دیوانی خوبصورت تھا لیکن اسی لئے اور بھی زیادہ قابل رحم تھا۔

"سب کچھ ختم ہو گیا" انہوں نے کہا "اب میرے پاس کچھ نہیں سوائے تمہارے۔ اس بات کو یاد رکھنا۔"

"میں کیسے اس بات کو بھلا سکتا ہوں جو میری زندگی ہے خوشی کے ان لمحوں کے لئے۔"

"کیسی خوشی!" انہوں نے کراہت' خوف کے ساتھ کہا اور ان کے خوف سے بیزاری کی طور پر وہ بھی متنفر ہو گیا۔ "خدا کے لئے کچھ مت کہو اب اور کچھ مت کہو۔"

وہ جلدی سے کھڑی ہو گئیں اور اس سے دور ہٹ گئیں۔

"اب اور کچھ مت کہو" انہوں نے کہا اور چہرے پر سرد نامہری کے تاثر کے ساتھ' جیسا اس نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا' وہ اس کے پاس سے چلی گئیں۔ وہ محسوس کر رہی تھیں کہ اس وقت وہ اپنی زندگی میں اپنے اس دور پر شرم' خوفی اور خوف کے احساس کا اظہار لفظوں میں نہیں کر سکتیں اور اس کے بارے میں وہ بات کرنا اور نامناسب الفاظ سے ان جذبات کی ہتک کرنا نہیں چاہتی تھیں۔ لیکن بعد کو بھی' دوسرے دن نہ تیسرے دن انھیں نہ صرف یہ کہ وہ الفاظ نہ ملے جو ان احساسات کی ساری پیچیدگی کا اظہار کر سکیں بلکہ وہ خیالات بھی نہ ملے جن سے وہ اس سب پر غور و فکر کر سکیں جو ان کے دل میں تھا۔

وہ اپنے آپ سے کہتیں "نہیں' ابھی نہیں' اس کے بارے میں نہیں سوچ سکتی بعد کو' جب مجھے ذرا سکون ہو جائے گا۔" لیکن خیالات کے لئے یہ سکون کبھی پیدا ہی نہ ہوتا۔ ہر بار جب انھیں اس کا خیال آتا کہ انہوں نے کیا کیا' اور ان کا کیا انجام ہو گا اور انھیں کیا کرنا چاہئے تو ان پر خوف طاری ہو جاتا اور وہ ان خیالات کو اپنے دل سے نکال دیتیں۔

"بعد کو' بعد کو" وہ کہتیں "جب مجھے ذرا سکون ہو جائے گا۔"

البتہ خواب میں' جب انھیں اپنے خیالات پر قابو نہ رہ جاتا تب' ان کی حالت اپنی ساری بدکردار عریانی میں ان کے سامنے آ جاتی۔ ایک خواب میں وہ تقریباً ہر رات کو دیکھتیں تو وہ خواب میں دیکھتیں کہ دونوں بیک وقت ان کے شوہر تھے' کہ دونوں ان پر اپنے پیار کی بوچھاڑ کرتے تھے۔ ایک کیسی الگ اندر روح رہتے تھے اور ان کے ہاتھ کو بوسے دے کر کہتے تھے "اب کتنا اچھا لگتا ہے!" اور دوسرا کیسی ورد شکی بھی وہیں موجود ہوتا تھا اور اسی طرح ہنستا بھی ان کا شوہر تھا۔ اور وہ تعجب کرتیں کہ پہلے یہ انھیں ہاسکن لگتا تھا اور وہ ان دونوں کو مسکراتے ہوئے سمجھاتی تھیں کہ یہ کیسی بیوقوفانہ اور سادہ تھا اور یہ کہ اب وہ دونوں مطمئن اور خوش ہیں لیکن یہ خواب انھیں کسی بھیانک بات سے ڈراؤنے پن کی طرح ڈبو دیتا تھا اور وہ ڈر کر جاگ پڑتی تھیں۔

12

ماسکو سے واپسی پر شروع کے دنوں میں لیوین جب بھی اسے جانے کی شرمندگی کو یاد کرتا تھا تو چونک پڑتا تھا

اور اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا تھا۔ تب وہ خود سے کہا کرتا تھا کہ "جب میں طبیعیات کے امتحان میں ناکام ہو گیا تھا اور مجھے یونیورسٹی کے دوسرے ہی سال میں رہنا پڑا تھا تب بھی میں ایسے ہی سرخ ہو جاتا تھا اور چونک پڑتا تھا اور سمجھتا تھا کہ سب کچھ برباد ہو گیا۔ اسی طرح میں تب بھی سمجھتا تھا کہ سب کچھ برباد ہو گیا جب میں نے اس عقدے کو چوپٹ کر دیا تھا جو بہن نے میری نگرانی میں دیا تھا۔ لیکن کیا ہوا؟ اب جب اتنے برس گزر چکے ہیں تب میں یاد کرتا ہوں اور تعجب کرتا ہوں کہ کیسے میں ان باتوں سے اتنا رنجیدہ ہوا تھا۔ ایسا ہی اس قسم کے ساتھ ہو گا۔ وقت گزرے گا اور میں اس سے بھی بے نیاز ہو جاؤں گا۔"

لیکن تین مہینے گزر گئے اور وہ اس سمانے کی طرف سے بے نیاز نہ ہو سکا اور اسے یاد کر کے اس کے دل میں اب بھی ویسا ہی درد ہوتا جیسا اولیں دنوں میں ہوتا تھا۔ اسے سکون نہ حاصل ہو سکا اس لئے کہ اس نے اتنے دنوں تک اردواجی زندگی کے خواب دیکھے تھے اور خود کو اس کے لئے اس قدر تیار کر چکا تھا پھر بھی وہ غیر شادی شدہ تھا اور شادی سے اتنا دور تھا جتنا پہلے کبھی نہ تھا۔ وہ خود ایک درد کے ساتھ محسوس کرتا تھا جیسا کہ اس کے اردگرد کے لوگ محسوس کرتے تھے کہ اس کی عمر میں انسان کے لئے تن تنہا رہنا اچھا نہیں ہے۔ اسے یاد تھا کہ کیسے اس نے، سکونجانے سے پہلے اپنے موٹی بان گلوکارہ سے 'جو بھولا بھالا کسان تھا' ایک بار کہا تھا "گلوکارہ اب میں شادی کرنا چاہتا ہوں" اور کیسے گلوکارہ نے جلدی سے جواب دیا تھا جیسے یہ ایسا معاملہ تھا جس میں شک کرنے کی کوئی گنجائش ہی نہ تھی "وقت تو کب کا ہو چکا کمستن تن دمیشر بچ۔" لیکن شادی اب اس سے بیشہ سے زیادہ دور تر ہو چکی تھی۔ اس کے دل میں کوئی بسا ہوا تھا اور جب وہ اس جگہ اپنی جان پہچان کی کسی لڑکی کو دیکھنے کی کوشش کرتا تو محسوس کرتا کہ یہ بالکل ناممکن ہے۔ اس کے علاوہ انکار کی یاد اور وہ دن اسے اندیشے کر شرمندہ کرتا تھا جو اس نے اس سلسلے میں ادا کیا تھا۔ وہ اپنے آپ سے چاہے کتنا ہی کیوں نہ کہتا کہ اس میں اس کا کوئی قصور نہیں ہے پھر بھی اس کی یاد اسی قسم کی شرم دلانے والی دوسری یادوں کی طرح اسے چوٹ دیتی اور اس کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ ہر انسان کی طرح اس کی بیتی ہوئی زندگی میں بھی ایسی باتیں تھیں جنہیں وہ برا تسلیم کرتا تھا جن کے لئے اس کے ضمیر کو اس کی ملامت کرنی چاہئے تھی۔ لیکن بری باتوں کی یاد اسے ہر گز ایسی اذیت نہ دیتی تھی جیسی یہ معمولی لیکن شرمناک یادیں۔ یہ رقم کبھی۔ بھرتے۔ اور اب ان یادوں کے برابر ہی موجود تھے انکار اور وہ قابل رحم حالت جس میں وہ لازمی طور پر دوسروں کو اس شام نظر آیا ہو گا۔ پھر بھی وقت اور کام نے اپنا ثمر دکھایا۔ رفتہ رفتہ گلاؤں کی زندگی کے نظر نہ آنے والے لیکن اہم واقعات نے گراں اور تکلیف دہ یادوں کو دھندلا دیا۔ ہر ہفتہ وہ کیٹی کو پہلے سے کم یاد کرتا۔ وہ بے چینی سے اس خبر کا انتظار کر رہا تھا کہ اس کی شادی ہو گئی دو چند دنوں میں ہونے والی ہے۔ اسے امید تھی کہ ایسی خبر اسے ایسے ہی شفایاب کر دے گی جیسے رات نکلوا دینے سے درد جاتا رہتا ہے۔

اسی عرصے میں بہار آ گئی۔ بہت ہی خوبصورت، چاؤ بھری، بغیر انتظار کروائے اور بغیر قریب ہوئے آ جانے والی بہار جو ان کیاب بہاروں میں تھی جس میں پیڑ پودے، پرندے اور جانور اور آدمی سب ایک ساتھ خوش ہو اٹھتے ہیں۔ اس خوبصورت بہار نے لیوین میں اور بھی زیادہ جان ڈال دی اور اسے اپنے اس ارادے میں اور بھی پختہ کر دیا کہ پہلے کی ساری چیزوں سے قطع تعلق کر لینا ہے اور احتکام و آزادی کے ساتھ اپنی تنہائی کی زندگی کی تعمیر کرنی ہے۔ حالانکہ جن منصوبوں کے ساتھ وہ گاؤں واپس آیا تھا ان میں سے بہت سے منصوبے پورے نہیں ہوئے لیکن خاص منصوبے کو پورا کرنا اس نے شروع کر دیا تھا۔ وہ زندگی کو پاک صاف رکھنے کے خیال پر عمل پیرا تھا۔ اسے اب شرم کا وہ احساس نہیں ہو رہا تھا جو عام طور پر ناکامی کے بعد اس پر حاوی ہو جاتا تھا اور وہ صاف دلی سے لوگوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھ سکتا تھا۔ فروری ہی میں اسے ماریا کوروبیونا کا خط ملا تھا جس میں لکھا تھا کہ بھائی گلوکار کی صحت خراب تر ہو گئی ہے لیکن وہ علاج کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اس خط کے ملنے کے بعد لیوین بھائی کے پاس ماسکو گیا اور انہیں ڈاکٹر سے مشورہ کرنے پر اور پروپس جا کر کسی چشمے کے پاس علاج کروانے پر راضی کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ اسے بھائی کو تنگ کئے بغیر انہیں سمجھانے بجھانے اور سفر کے لئے رقم فراہم دینے میں ایسی کامیابی ہوئی تھی کہ اس سلسلے میں وہ اپنے آپ سے مطمئن تھا۔ تحقیق کے علاوہ 'جو بہار میں خاص توجہ کا مطالبہ کرتی تھی' اور پڑھنے کے علاوہ لیوین نے جاڑوں ہی میں کھیتی باڑی کے بارے میں ایک کتاب لکھنی شروع کر دی تھی جس کا خاص موضوع یہ تھا کہ زراعت میں مزدور کے کردار کو بھی آب و ہوا اور زمین کی طرح ایک مطلق عنصر کی حیثیت سے تسلیم کیا جائے' اور اس لئے زرعی سائنس کے سارے سائنج صرف آب و ہوا اور زمین سے حاصل ہونے والے حقائق سے نہیں بلکہ آب و ہوا' زمین اور مزدور کے غیر متغیر باہمی کردار کے حقائق سے اخذ کئے جانے چاہئیں۔ چنانچہ تحائی کے باوجود بلکہ تحائی کی وجہ سے اس کی زندگی بہت مسرور گزر رہی تھی اور کبھی کبھار ہی اس کے دل میں یہ پوری نہ ہو سکنے والی خواہش پیدا ہوتی تھی کہ اس کے ذہن میں جو خیالات آتے ہیں ان میں اگاپیا نیکولیونا کے علاوہ کسی کو شریک کرے' حالانکہ ان کے ساتھ بھی وہ اکثر طبیعیات' زراعت کے نظریے اور خاص طور سے فلسفے کے بارے میں جاری طبابت کیا کرتا تھا۔ فلسفہ اگاپیا نیکولیونا کا پسندیدہ موضوع تھا۔

بہار ہی تک اپنے شباب پر نہیں آئی۔ ایسٹر سے پہلے والے ہفتوں میں آسمان بالکل صاف ہو گیا اور پالا پڑنے لگا۔ دن کو دھوپ میں برف پگھلتی اور رات کو صفر سے سات ڈگری نیچے تک لعظ لعظ ک ہو جاتی۔ برف کی اتنی سخت تہہ جمی ہوئی تھی کہ گاڑیاں راستے کے بغیر کہیں بھی جا سکتی تھیں۔ ایسٹر کے دن بھی زمین پر برف تھی۔ لیکن ایسٹر کے بعد والے ہفتے کو خوشگوار گرم ہوا چلنے لگی' بادل اڑنے لگے اور تین دن تک رات بڑی تیز گرم بارش ہوئی۔ جمعرات کو ہوا کا رخ زرا کم ہوا اور گرما سرمئی کہرا چھا گیا جس نے کو قدرت میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کے اسرار کو ڈھک لیا۔ کہرے کے نیچے پگھلی برف کا پانی بہہ نکلا' جمی ہوئی برف تڑخی اور ٹوٹ کر بہہ نکلی اور ٹھاک دیتے ہوئے دھاروں نے رود بکار لیا اور اگلے اتوار کو کرا چھٹ گیا' بادل اڑ گئے اور یہاں وہاں صرف ان کے گالے رہ گئے اور اصل بہار نمودار ہو گئی۔ صبح کو روشن سورج نکلا اور اس نے پانی پر جمی ہوئی برف کی ہلکی پرت کو جلد ہی پگھلا دیا اور بید اور زمین سے تلتی ہوئی بھاپ سے بھری ہوئی ساری گرم فضا تھرتھرا اٹھی۔ پرانی گھاس ہری ہو گئی اور نئی گھاس کی کونپلیں نکل آئیں۔ گلنار، دودر، کرنٹ کی جھاڑیوں اور بھوج کے ریال دار جیسے پیڑوں پر ننھے پھوٹ آئے اور بید مجنوں کے لٹکتے ہوئے پھولوں کے سنہرے گچھوں کے درمیان سبز کی کلیاں جھلملانے لگیں۔ مکھیں سرمیدانوں اور رخ بدلتے ہوئے کھیتوں کے اوپر نظر آنے والے چنڈولوں کے گیت گونجنے لگے' شیشوں اور دیدلوں کے اوپر جو ابھی ننھے بے بے پانی سے جھلملا رہے تھے تتلیاں پھڑپھڑانے لگیں اور بہت اوپر آسمان میں سارس اور بطخیں اپنی بستی چیخوں کے ساتھ اڑتی ہوئی گزرنے لگیں چراگاہوں میں مویشی ڈکرانے لگے جو ان جگہوں پر کھنچے کھنچے نظر آ رہے تھے جہاں سے ان کی کھال پر کے جاڑوں کے بال گر گئے تھے۔ نیز ہی میز ہی ٹانگوں والے ننھے اپنی ممیاتی ہوئی ماؤں کے اردگرد کھڑے لگانے لگے جن کا دن جھرنے لگا تھا۔ پھر تیلے لڑکے گیڈریوں پر دوڑنے لگے تھے جو ان کے ننگے پاؤں سے پٹ پٹ کر سوکھ رہی

تھیں' تالاب پر کپڑے دھوتی ہوئی کسان عورتوں کی اونچی بولتی آوازیں گونجنے لگی تھیں اور کھیتوں میں کسانوں کی کلہاڑیاں چلنے کی فطرتی سنائی دینے لگی تھی جو اپنے حل اور سراون ٹھیک ٹھاک کر رہے تھے۔ سچ مچ بہار آ گئی تھی۔

13

لیوین نے اپنے بڑے بوٹ پہنے اور پہلی بار سمور کا کوٹ نہیں بلکہ سوتی کوٹ پہنا اور دہلیز کو پھاند تا ہوا' جو دھوپ میں چمک رہا تھا اور جس کی نرمی سے آنکھیں چکا چوند ہو رہی تھیں' کبھی کبھی برف پر اور کبھی بھیگی پگڈنڈیوں پر لکڑی رکھتا ہوا اپنے کھیتوں کا چکر لگانے گیا۔

بہار۔۔۔ منصوبوں اور پرہ بیکنوں کا زمانہ۔ اور لیوین جب گھر میں نکلا تو جیسے بہار کے بیج کو نہیں معلوم ہوتا کہ اس کی وہ شاخیں اور شہنیاں کہ جو اگیں گی جو ابھی چشموں میں بند ہیں' ویسے ہی وہ بھی ٹھیک سے نہ جانتا تھا کہ اب وہ اپنی پسندیدہ کھیتی باڑی میں کس کام کو شروع کرے گا۔ لیکن وہ یہ ضرور محسوس کرتا تھا کہ بہترین منصوبوں اور پرہ بیکنوں سے اس کا ذہن بھرا ہوا ہے۔ سب سے پہلے وہ مویشیوں کی طرف گیا۔ گایوں کو باڑے میں چھوڑ دیا گیا تھا اور وہ جاڑوں کے بال گرنے کے بعد اپنے چکنے بالوں والی کھال کو بھکائی دھوپ میں نکار رہی تھیں اور میدان میں جانے کی اجازت مانگ رہی تھیں۔ اپنی گایوں کو تعریف و تحسین کی نظروں سے دیکھنے کے بعد جس کی چھوٹی سے چھوٹی تفصیلات بھی اسے معلوم تھیں' اس نے انہیں میدان میں بنکانے کا اور باڑے میں بچھڑوں اور بچھیوں کو نکالنے کا حکم دیا۔ مویشی باں جلدی سے میدان میں جانے کی تیاریاں کرنے لگا اور گوالنیں اپنے پھٹکے اٹھائے ہوئے ننگے پاؤں' ہوا بھی تنکے ہو جانے کی وجہ سے سفید تھے' بچھڑوں پر پھبتیاں کستی' مٹھیاں لے کر بچھیوں اور بچھڑوں کے پیچھے دوڑ دوڑ کر انہیں باڑے میں نکالنے لگیں ہنس کر رہی تھیں اور ہنسنے کی خوشی سے پاگل ہو رہی تھیں۔

اس سال جو بچھیاں بچھڑے پیدا ہوئے تھے ان کو تھوڑی دیر تک دیکھنے اور دل میں خوش ہونے کے بعد' اس لئے کہ وہ بہت ہی اچھے تھے' شروع جاڑوں میں پیدا ہونے والے بچھڑے کسانوں کی گایوں کے برابر ہو گئے تھے اور پاڈا کی بچھیا تین مہینے میں سال بھر کی سی لگنے لگی تھی لیوین نے حکم دیا کہ ان کے لئے چربی بھرائی جائے اور جنگلا لگا کر اس میں ان کے لئے سوکھی گھاس ڈال دی جائے۔ لیکن پتہ چلا کہ جنگلے مہینوں خزاں میں گھن میں رکھ دیا گیا تھا اور جاڑوں میں استعمال نہیں کیا گیا تھا' اب سب ٹوٹے پڑے ہیں۔ اس نے بڑھئی کو بلانے کے لئے آدمی بھیجا جسے اس کے حکم کے مطابق گھاس کی مشین پر کام کرنا چاہئے تھا۔ لیکن پتہ چلا کہ بڑھئی سراونوں کی مرمت کر رہا تھا جس کی سالیستا (17) ہی کے وقت ہو چکنی چاہئے تھی۔ اس پر لیوین بہت جھنجھلا گیا۔ جھنجھلانے کی بات یہ تھی کہ کھیتی باڑی کے کام میں یہ کامل معمول اور دیر ہر سال ہوتی رہتی تھی جس کے خلاف وہ برسوں سے اپنی پوری قوت سے لڑ رہا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ انہیں بار کش گھوڑوں کے اصطبل میں لے جایا گیا اور وہاں وہ ٹوٹ گئے اس لئے کہ وہ بچھڑوں کے لئے ہلکے ہی بنائے گئے تھے۔ اس کے علاوہ اسی سے یہ بھی پتہ چلا کہ سراون اور کھیتی باڑی کے سارے ساز و سامان کے لئے جاڑوں ہی میں جانچنے اور مرمت کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور ان کے لئے خاص طور سے تین بڑھئی لگائے گئے تھے لیکن ان کی مرمت نہیں کی گئی اور سراونوں کی مرمت اب تک جاری تھی جب انہیں کھیت میں لے جانے اور استعمال کرنے کی ضرورت تھی۔ لیوین نے منتظم کو بلانے کے لئے

آدمی بھیجا لیکن فوراً خود ہی اس کی تلاش میں نکل پڑا۔ منتظم رکھتا ہوا' جیسے آج کے دن ہر چیز رک رہی تھی' بھورے کے تنکے کو ہاتھ میں لئے ہوئے' ایک کھلیان میں سے نکلا۔

"بڑھئی گھاس کی مشین پر کیوں کام نہیں کر رہا ہے؟"

"میں کل ہی آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا کہ سراونوں کی مرمت کرنا ضروری ہے۔ آخر آپ حفاظتی کارروائی کیا ہے۔"

"اور جاڑوں میں کیوں مرمت نہیں کرائی گئی؟"

"لیکن آپ کو بڑھئی کس لئے چاہئے؟"

"بچھڑوں کے باڑے کے لئے جنگلے کہاں ہیں؟"

"میں نے تو انہیں جگہ پر لگانے کا حکم دے دیا تھا۔ اب ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟" منتظم نے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔

"ان لوگوں کے ساتھ نہیں' اس منتظم کے ساتھ" لیوین نے بھڑک کر کہا۔ "آپ کو میں آخر کس لئے رکھتا ہوں؟" وہ چلایا۔ لیکن اسے یاد آیا کہ اس سے کوئی مدد نہیں ملے گی نہ آدھے ہی گھنٹے پر رک گیا اور غصہ کی بھاپ بھر کر رہ گیا۔ "تو پھر ہم ہوائی شروع کرنا ممکن ہے؟" اس نے ذرا دیر رک کر پوچھا۔

"تو کل کے پیچھے کل پرسوں ممکن ہو گا۔"

"گھوڑے چنا کھاس؟"

"میں نے دانیلی اور میتکا کو بھیج دیا ہے' وہ لا رہے ہیں۔ مگر یہ نہیں وہ کریائیں گے یا نہیں' کچھ معلوم نہیں ہے۔"

"کچھ معلوم نہیں؟"

"معلوم کریں گے۔"

"اور سب یہ کیوں نہیں ہوا؟" لیوین پھر چلایا۔

یہ اور زیادہ جھنجھلانے کی بات تھی کہ یہ نہیں بلکہ صرف چھ سو بیس من پر چنا گھاس بوئی جا رہی تھی۔ اصول کے اعتبار سے بھی اور خود اس کے تجربے کی رو سے بھی چنا کی بوائی کبھی اچھی ہوتی تھی جب اسے جتنی جلد ممکن ہو' تقریباً برف پگھلتے ہوئے بو دیا جائے۔ اور اب یہ بیج کبھی نہ کر سکا تھا۔

"آدمی نہیں ہیں۔ اب ان لوگوں کے ساتھ کیا کیا جائے؟ تین تو آئے ہی نہیں۔ اور سمیون ہے تو۔۔۔"

"تو پھر لوگوں کو بھیجنے کے کام سے ہٹا لیجئے۔"

"وہ تو میں نے بتا ہی دیا۔"

"تو پھر وہ لوگ کہاں ہیں؟"

"پانچ تو کھاج مار رہے ہیں" (اس کا مطلب تھا کھاد مار رہے ہیں) "اور چار حتی کو الٹ پلٹ رہے ہیں تاکہ ان کے اگلے حصے نکل آئیں۔ گستن تو بیمار ہے۔"

لیوین بہت اچھی طرح جانتا تھا کہ "اگلے حصے نکل آئیں" کا مطلب یہ تھا کہ چ والی انگشتانی مٹی خراب ہو چکی ہے۔۔۔ بگڑ کر نہیں دیا گیا بلکہ اس نے حکم دیا تھا۔

"میں نے دونوں ہی میں کہا تھا کہ نالیاں بنا دی جائیں۔" وہ چلا پڑا۔

"آپ پریشان نہ ہوں ہم سب کچھ وقت پر کر لیں گے۔"

لیوین نے غصے میں ہاتھ جھٹکا اور جھنڈار میں جئی دیکھنے گیا اور پھر اصطبل میں واپس آ گیا۔ جئی ابھی خراب نہیں ہوئی تھی لیکن مزدور اسے نیچے سے الٹ پلٹ رہے تھے جبکہ صرف یہ کرنا تھا کہ اسے نچلے جھنڈار میں دھیرے دھیرے گرا دیا جائے۔ اس کو ٹھیک کرکے اور وہاں سے دو مزدوروں کو چپتیا کی بوائی کے لئے بھیج کر کلار لیوین کا غصہ ذرا ٹھنڈا ہوا۔ اور پھر دن بھی اتنا اچھا تھا کہ غصہ کرنا ناممکن تھا۔

"اگناٹ!" اس نے کوچوان کو پکارا جو آستینیں چڑھا کر کنویں کے پاس بگھی کو دھو رہا تھا۔ "میرے لئے ادریں کس دینا۔"

"کس گھوڑے پر؟"

"چلو کو لیک پر کس دو!"

"جی سرکار۔"

جب تک بگھی کے گھوڑے پر زین کسی گئی تب تک میں لیوین نے پھر کلار کو آواز دی جو اس پاس ہی منڈلا رہا تھا' تاکہ اس سے مذاکرات کر لے۔ اور اس سے وہ سارے دنوں کے آئندہ کاموں اور کھیتی باڑی کے منصوبوں کی باتیں کرنے لگا۔

کھاد کی ڈھلائی جلدی شروع کرنی ہے تاکہ گھاس کی پہلی کٹائی سے پہلے سب ختم ہو جائے اور دودر والے کھیت کی مسلسل جتائی کرتے رہنا ہے تاکہ اس کو پرتی رہتے دیا جا سکے۔ ساری گھاس مزدور لگا کر کٹوانی ہے اور جیسا پر نہیں۔

کلار پوری توجہ سے سن رہا تھا اور بظاہر کوشش کر رہا تھا کہ مالک کے منصوبوں کی تائید کرے۔ پھر بھی اس کے چہرے پر وہی نا امیدی اور بیدلی والا تاثر تھا جس سے لیوین بڑی اچھی طرح واقف تھا اور ہمیشہ چڑ جاتا تھا۔ چہرے کا یہ تاثر کہتا تھا "یہ سب تو ٹھیک ہے لیکن ہو گا وہی جو خدا چاہے گا۔"

لیوین کو کسی چیز سے اتنا رنج نہیں ہوتا تھا جتنا اس لہجے سے۔ لیکن لہجہ ان سارے کلاروں میں مشترک تھا جو اس کے ہاں رہ چکے تھے۔ اس کی تجویزوں کے بارے میں ان سب کا رویہ ایک ہی جیسا تھا اور اسی لئے اب اسے غصہ نہیں آتا تھا بلکہ دکھ اور رنجیدہ ہو جاتا تھا اور اس غیری سی قوت کے خلاف جدوجہد کرنے کے لئے جسے وہ اور کوئی نام نہ دے سکتا تھا سوائے اس کے کہ "جو خدا چاہے گا" اور جو برابر اس سے مزاحم ہوتی رہتی تھی' وہ خود کو اور زیادہ آمادہ اور راغب محسوس کرتا تھا۔

کلار نے کہا "جتنا کچھ کر سکیں گے' کنستن تن دمیتریچ۔"

"اور کریں نہیں سکیں گے؟"

"مزدور کم سے کم پندرہ نظر اور رکھنے چاہئیں لیکن آتے ہی نہیں۔ آج کچھ آئے تھے وہ گرمیوں بھر کے مشترک دل مانگ رہے تھے۔"

لیوین چپ ہو گیا۔ پھر وہ قوت اس سے مزاحم ہو گئی۔ وہ جانتا تھا کہ وہ چاہے جتنی کوشش کریں' چالیس مزدور سے زیادہ نہیں لگا سکیں گے' "موجودہ اجرت پر شاید" تو نہیں مزدور' ہو سکتا ہے چالیس لگ جائیں لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ پھر بھی وہ جدوجہد کئے بغیر نہیں رہ سکتا تھا

"اگر نہیں آتے تو آدمی کو سودی بھیجئے' بندوبست کیجئے' تلاش کرنا چاہئے۔"

"بھیجنے کو تو بھیجوں گا" واسیلی فیودوروچ نے بیدلی سے کہا "اور پھر گھوڑے کمزور ہو گئے ہیں۔"

"دوسرے خرید لیں گے۔ ارے میں تو جانتا ہوں نہ" لیوین نے ہنستے ہوئے اضافہ کیا "آپ چاہتے ہیں کہ سب اور کم ہی رہے اور خراب ہی ہو۔ لیکن اس سال میں آپ کو ایسی ہی نہ کرنے دوں گا۔ سب طور کروں گا۔"

"ارے آپ تو ویسے بھی لگتا ہے کم ہی سوتے ہیں۔ ہمیں بھی خوشی ہوتی ہے کہ مالک کی نظروں کے سامنے کام کرتے ہیں۔"

"تو بھوج کے بیڑوں والی گھاٹی کے ادھر چپتیا گھاس بوئی جا رہی ہے؟ جا کے دیکھتا ہوں۔" اس نے کھلے بدن کے کیسہ بابو کو لیک پر بیٹھتے ہوئے کہا جسے کوچوان نے لا کر دیا تھا۔

"ہاروں کو پار کر کے نہ جانا پڑے گا' کنستن تن دمیتریچ" کوچوان نے پکار کر کہا۔

"تو جنگل میں سے ہو کر جاؤں گا۔"

اور اپنے پھولے سے لاغر اور بہت دنوں سے بند رہنے والے گھوڑے کی تیز چال سے' جو پہیوں پر پیکار رہا تھا اور لگام کو جھٹک جھٹک کر منہ زوری دکھا رہا تھا' لیوین کیچڑ بھرے صحن میں ہو کر پھاٹک سے باہر نکلا اور کھیتوں میں آ گیا۔

لیوین موٹی باڑے اور کھیتی میں تو خوش تھا ہی لیکن اب میدان میں اس کا دل باغ باغ ہو گیا۔ اچھے گھوڑے کی ہموار چال کے ساتھ ساتھ زین پر اچھلتا ہوا اور برف اور ہوا کی گرم و تازہ مہک میں جی کھول کر سانس لیتا ہوا' جنگل میں کہیں کہیں باقی رہ جانے والی نوچی اور تھکھل ہوئی برف پر سے گزر کر چوقہ موں کے پھیلتے ہوئے نشانوں سے ڈھکی تھی' وہ اپنے ایک ایک پیڑ کو دیکھ کر خوش ہوا جن کے تنوں کی چھال پر ہری کائی جمی تھی اور ٹہنیوں میں پتے بھر آئے تھے۔ جب وہ جنگل سے باہر نکلا تو اس کے سامنے تخلیس گاہیں کی طرح سر سبز گھاس کا ایک وسیع و عریض قطعہ آ گیا جس میں کوئی بھی جگہ یا دلدل نہ تھی۔ بس یہاں وہاں نشیبوں کے رستے تھے جس میں برف پگھل رہی تھی۔ اسے اس پر بھی غصہ نہیں آیا کہ کسی کسان کی گھوڑی اور بچھیرا اس کی نئی بنی گھاس کو روندتے رہے تھے (جب ایک کسان اسے راستے میں ملا تو اس نے کہا کہ ان کو بنکارے یا اور نہ اپنا نام کسان کا سمجھے ہیں اور یہ قوی کا جانور یا نکالا جو اسے راستے میں مل گیا تھا اور جب اس نے پوچھا کہ "کیوں اپنا جانور' بوائی کریں گے جلد ہی؟" تو اس نے جواب دیا "پہلے جتائی کرنی پڑے گی' کنستن تن دمیتریچ۔" وہ جتنا آگے بڑھتا گیا اتنا ہی اس کا جی اور خوش ہوتا گیا اور کھیتی باڑی کے ایک سے بڑھ کر ایک منصوبے اس کے ذہن میں آنے لگے۔ وہ سارے کھیتوں کے دکھنی پہلو پر بڑ لگوائے گا تاکہ اس کے پیچھے برف دیر تک نہ جمع رہے' کھیتوں کو تقسیم کر کے چھ میں کھاد ڈلوائے گا اور تین کو گھاس اور چری کے لئے پھوڑے گا' کھیتوں کے دوسرے سرے پر موٹی باڑ تعمیر کروائے گا اور ایک تالاب کھدوائے گا اور کھاد کے واسطے مویشیوں کے ایسے احاطے بنوائے گا جو ادھر ادھر کھسکے جا سکیں۔ اور تب تین سو سیتین گیہوں' سو سیتین آلو اور ڈیڑھ سو سیتین پر چپتیا کی بوائی ہو گی اور ایک سو سیتین بھی ایسا نہ ہو گا کہ اس کی ساری قوت نچوڑ جائے۔

اس طرح کے خوابوں کے ساتھ گھوڑے کو اعتیاد سے میدانوں پر چلاتے ہوئے تاکہ سبزہ روندا نہ جائے وہ ان مزدوروں کے پاس پہنچا جو چپتیا کی بوائی کر رہے تھے۔ بیج والی گاڑی ایک کنارے پر نہیں بلکہ بیچ میں کھڑی ہوئی تھی اور جازوں سے پہلے جس گیہوں کی بوائی ہو چکی تھی وہ سبزی سے نکل گیا تھا اور گھوڑے نے اسے روند

اٹھا تھا۔ دونوں مزدور سینڈ پر بیٹھے ہوئے تھے اور غالباً ایک ہی پائپ سے باری باری تمباکو پی رہے تھے۔ گاڑی میں جو سلی تھی' جس میں بیج ملایا گیا تھا' اسے اچھی طرح مل کر جو راتیں کیا گیا تھا' وہ بیلچوں دار تھی یا شاید وہ لوہے کے تھے۔ مالک کو دیکھ کر مزدور واپس گاڑی کے پاس آیا اور بیشاتے بیج بکھیرنا شروع کر دیا۔ اچھا نہیں تھا لیکن مزدوروں پر لیوین بہت ہی کم غصہ کرتا تھا۔ جب واسیلی پاس آیا تو لیوین نے اسے حکم دیا کہ گاڑی کنارے کھڑی کرے۔

"کوئی بات نہیں سرکار' تھوڑے بوجھ آئے گا" واسیلی نے جواب دیا۔

"اچھا تم بھی مدد کرو" لیوین نے کہا "اور دیکھو تمہیں کہا تھا نا کہ جوتا کرو۔"

"جی سرکار" واسیلی نے جواب دیا اور گھوڑے کی لگام کا کس بٹا پکڑ لیا۔ "اور دیکھا تو" اس نے خوشامدانہ لہجے میں کہا "ایک نمبر کی ہو رہی ہے۔ بس بھائی میں بڑی کوشش کرتی پڑی ہے ہر قدم سے ایک ایک پودے گی۔"

"اور تم نے جس سلی میں بیج ملایا ہے یہ اچھی طرح چھانی ہوئی کیوں نہیں ہے؟" لیوین نے کہا۔

"وہ ہم بیج بکھیرتے وقت ملتے جاتے ہیں" واسیلی نے جواب دیا اور سلی سے کراس نے اشتیاق پر مل کر دکھایا۔

یہ قصور واسیلی کا نہیں تھا کہ اسے بھالی ہوئی نہیں دی گئی تھی پھر بھی جھنجھلاہٹ تو ہوئی ہی۔

لیوین اپنی جھنجھلاہٹ کو دبانے اور بھولے ہوئے طریقے کو یاد کرنے اور اسے درست کرنے کا ایک طریقہ کئی بار آزما چکا تھا۔ اس وقت بھی اس نے وہی طریقہ استعمال کیا۔ اس نے دیکھا کہ کیسے بیشاتے ہاتھ بھر کر کے پاؤں سے لپٹ جانے والے سلی کے بڑے بڑے لوندوں کو کھینچتے ہوئے چل رہا تھا اور وہ گھوڑے پر سے اترا۔ واسیلی سے اس نے بیج کی ٹوکری لے لی اور بیج بکھیرنے چلا۔

"تم نے کہاں پر چھوڑا تھا؟"

واسیلی نے پاؤں سے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا اور لیوین جس طرح بھی اس سے ہو سکا سلی کے ٹکڑوں کو بکھیرنے چلا۔ چلنا بہت مشکل تھا جیسے دلدل میں ہوتا ہے اور لیوین ایک بار گرنے کے بعد پسینے میں تر ہو گیا۔ رک کر اس نے بیج کی ٹوکری دے دی۔

"تو مالک جب گرمیاں آئیں تو اس بار کے لئے مجھ کو یاد رکھئے گا" واسیلی نے کہا۔

"کیوں؟" لیوین نے خوش خوش کہا اس لئے کہ وہ دیکھ رہا تھا کہ اس کا آزمودہ طریقہ کار گر ہو رہا ہے۔

"بس گرمیوں میں دیکھ لیجئے گا یہ اگر الگ ہی دکھائی دے گی۔ آپ ذرا دیکھئے تو جہاں میں نے پھیل بہت میں بوائی کی تھی۔ کیسی جاذ نکلی ہے اس میں تو یہ سمجھ کر کام کرتا ہوں کہ سینٹ تن دمیتر پیچ کر اپنے تنکھاہ کے لئے محنت کر رہا ہوں۔ برا کام کرنا میں خود نہیں پسند کرتا اور دوسروں کو نہیں کرنے دیتا۔ مالک کے لئے اچھا ہے تو ہمارے لئے اچھا ہے۔ اب ادھر دیکھتے ہیں" واسیلی نے کھیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "تو جی خوش ہو جاتا ہے۔"

"بہت اچھی آئی ہے واسیلی کیوں؟"

"ہاں ایسی بہت تو بڑے بوڑھوں کو بھی یاد نہیں۔ میں ابھی گھر گیا تھا ہمارے ہاں بوڑھے نے بھی گیہوں بویا تھا تین ایسینک (18) کہہ رہا تھا کہ کالے گیہوں میں اور اس میں فرق نہیں کر سکو گے۔"

"اور تم لوگ گیہوں کالی زمینوں سے بونے لگے ہو؟"

"آپ ہی نے تو سکھایا تھا پچھلے سے پہلے سال۔ آپ نے تو دو ایسینک بھیج دیئے تھے۔ چوتھائی ہم نے بھالا اور تین ایسینک کی بوائی کی۔"

"اچھا ذرا دھیان رکھنا' بیج میں جو لوندے ہیں انہیں توڑتے جانا" لیوین نے گھوڑے کی طرف آتے ہوئے کہا "اور بیشاتے پر نظر رکھنا۔ اور فصل اچھی ہو گئی تو تمہیں دو سیتائیں پیچھے ہاس کو یک ملیں گے۔"

"ہم آپ کے حکم کے تابعدار آپ کو دعا دیتے ہیں۔ ہم تو آپ دیکھئے کہ ویسے ہی آپ کے گن گاتے ہیں۔"

لیوین گھوڑے پر سوار ہو کر اس کھیت میں گیا جس میں پچھلے سال چیتا بوئی گئی تھی' اور پھر اس کھیت میں جس کو جوت کر بہار کے گیہوں کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

جس کھیت سے پچھلی بار چیتا کاٹی جا چکی تھی اس میں کھونٹیوں سے بڑی اچھی فصل اگ رہی تھی۔ وہ اچھی طرح نکل آئی تھی اور خوب ہری ہو کر پچھلے سال کے گیہوں کی لوئی ہوئی کھونٹیوں میں نمایاں ہو گئی تھی۔ گھوڑے کے پاؤں گھٹنے گھٹنے تک زمین میں دھنس جاتے تھے اور لوہ بھی زمین میں سے جب وہ قدم نکالتا تو چٹارے کی سی آواز آتی۔ جتی ہوئی زمین پر تو چلنا ہی ناممکن تھا۔ زمین بس اسی جگہ کھلی تھی جہاں ابھی برف تھی اور جہاں سے پگھلی شروع ہو گئی تھی وہاں تو گھوڑے کے پاؤں پنڈلی پنڈلی تک دھنس جاتے تھے۔ جتی زمین بڑی اچھی حالت میں تھی' دو دن اور اس پر سورج چلا اور بوائی کرنا ممکن ہو جائے گا۔ ہر چیز خوبصورت تھی' ہر چیز دل کو خوش کرنے والی تھی۔ واپسی میں لیوین نالوں کی طرف سے آیا' اس امید میں کہ پانی اتر گیا ہو گا۔ اور واقعی وہ ان کو پار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ البتہ اس نے دو بٹیروں کو اڑایا۔ اس نے سوچا "چاہے بھی ضرور ہوں گی" اور گھر کی طرف والے سوڈ پر اسے جنگل کا گراں مل گیا جس نے چاہی کے بارے میں اس کے سلوشے کی تائید کی۔

لیوین گھوڑا واپس لاتے ہوئے گھر پہنچا تاکہ جلدی سے کھانا کھا لے اور شام کے لئے بندوق تیار کر لے۔

14

لیوین بہترین پر مسرت دلی اور روحانی حالت میں گھر کے قریب پہنچ رہا تھا کہ اس نے گھر کے صدر دروازے کی طرف سے گاڑی کی گھنٹیوں کی آواز سنی۔

"یہ تو کوئی ریلوے اسٹیشن سے آیا ہے" اس نے سوچا "یہ ماسکو کی ریل گاڑی کے آنے کا وقت بھی ہے۔ کون ہو گا یہ؟ اگر بھائی کولائی ہوں تو؟ انہوں نے تو کہا تھا کہ "ہو سکتا ہے پنشنوں پر چلا جاؤں' ہو سکتا ہے تمہارے پاس آ جاؤں۔" ایک منٹ کے لئے تو اسے اس بات سے ڈر لگا۔ کوفت ہوئی کہ بھائی کولائی کی موجودگی سے اس کی یہ پر مسرت بہار والی مزاجی کیفیت بھنگ ہو جائے گی لیکن پھر اسے اپنے اس احساس سے شرمندگی ہوئی اور اس نے فوراً ہی گویا دل ہی دل میں اپنی باچھیں پھیلا دیں اور پیار بھری خوشی کے ساتھ امید اور خواہش کرنے لگا کہ یہ بھائی کولائی ہی ہوں۔ اس نے گھوڑے کو ایزنگائی اور اکاشیا کے پیڑوں کی آڑ سے نکالا تو دیکھا کہ ریلوے اسٹیشن کے اڈے کی تین گھوڑوں والی گاڑی ہے جس میں کوئی صاحب سور کا کوٹ پہنے ہوئے آ رہے ہیں۔ یہ بھائی نہیں تھے۔ "کاش کوئی خوشگوار آدمی ہو جس سے کچھ باتیں کی جا سکیں" اس نے سوچا

"آہا" لیوین دونوں ہاتھ اوپر اٹھا کر خوشی سے چلایا "کیا مہمان آیا ہے کہ جی خوش ہو گیا واہ" اس قدر خوشی ہوئی کہ تم آ گئے" اس نے استی پان ارکادیچ کو پہچان لیا اور پکار کر کہا۔

اور دل میں سوچا "اب یقینی طور پر یہاں جاڑوں کا کہ اس کی شادی ہو گئی یا کب ہونے والی ہے" اور بہار کے اس خوبصورت دن کو اس نے محسوس کیا کہ بیوی کی یاد اس کے لئے بالکل تکلیف دہ نہیں ہے۔

"کیوں میرا تو انتظار نہیں رہا ہیں ہو گا؟" استی پان ارکادیچ نے برف سے اترتے ہوئے کہا اس کے ناک کے بانسے پر ماتھوں اور بھوؤں پر کیچڑی بھیتیں تھیں لیکن اس کے چہرے پر خوشی اور تندرستی کی رونق تھی۔ "ایک تو تم سے ملنے آیا ہوں" اس نے لیوین سے گلے ملتے اور اسے بوسہ دیتے ہوئے کہا "دوسرے شکار پر جانے کے لئے اور تیسرے یہ کہ شوہدا الابنگل بیچنے کے لئے۔"

"بہت خوب! اور کیا بہار آئی ہے؟ اور تم اس برف گاڑی پر پہنچ کیسے گئے یہاں تک؟"

"پہنے دار گاڑی میں تو اور بھی مشکل ہوتی کسٹن تن دیسٹرچ" جانے پہچانے گاڑی والے نے جواب دیا۔

"میں بہت بہت خوش ہوں" لیوین نے صاف دلی اور بچوں کی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

لیوین اپنے مہمان کو اس کمرے میں لے گیا جو آنے جانے والوں کے لئے تھا جہاں استی پان ارکادیچ کا سامان بھی لایا گیا۔ بیگ، بندوق، تھیلا، شکار کا تھیلا۔ اس نے ہاتھ منہ دھونے اور کپڑے بدلنے کے لئے چھوڑ کر اس عرصے میں دوا لتریں چلا گیا کہ مہمانی اور ضیافت کے بارے میں ضروری ہدایتیں دے دے۔ باورچی خانے میں اسے اگافیا میخائیلوونا ملیں، جس گھر کی عورت کی حیثیت نظر رہتی تھی۔ وہ کھانے کے بارے میں پوچھنے لگیں۔

"جو آپ چاہیں وہ کر لیجئے بس ذرا جلدی" اس نے کہا اور شکار کے پاس چلا گیا۔

جب وہ واپس آیا تو استی پان ارکادیچ ہاتھ منہ دھوئے، بال بنائے اور مسکراہٹ کی روشنی بکھیرتے ہوئے اپنے کمرے سے نکلے اور دونوں ساتھ ہی اوپر گئے۔

"مجھے بہت ہی خوشی ہے کہ تمہارے پاس آ گیا اب میں سمجھنے کی کوشش کروں گا" وہ اور کیا ہیں جن میں تم یہاں مصروف رہتے ہو۔ نہیں میں سچ کہتا ہوں، مجھے تم پر بڑا رشک آتا ہے۔ کیا گھر ہے سب کچھ کتنا اچھا! روشن پر مسرت!" استی پان ارکادیچ نے کہا اور یہ بھول گئے کہ ہمیشہ بہار نہیں ہوتی اور نہ آج کے سے روشن دن ہوتے ہیں "اور تمہاری نیا کتنی دلکش ہیں! انہیں پہنے کوئی خوبصورت سی خادمہ ہوتی تو اور اچھا ہوتا لیکن تمہاری راہبانہ اور روکھی بیچکی عادتوں کے لئے یہ بہت اچھا ہے۔"

استی پان ارکادیچ نے بہت سی دلچسپ خبریں سنائیں اور لیوین کے لئے خاص طور سے دلچسپ خبر یہ تھی کہ اب کی گرمیوں میں اس کے بھائی سرگئی ایوانووچ اس کے پاس گاؤں میں آ کر رہنے والے ہیں۔

استی پان ارکادیچ نے ایک لفظ بھی کیٹی اور بالعموم شیربا تسکی خاندان کے بارے میں نہیں کہا۔ بس اپنی بیوی کی طرف سے تعظیم پہنچا دی۔ لیوین ان کی اس ملیقہ مندی کے لئے ان کا بہت شکر گزار تھا اور اپنے مہمان سے بہت خوش تھا جیسا کہ ہمیشہ ہوتا تھا تنہائی کے دنوں میں اس کے ذہن میں طرح طرح کے خیالات و حساسات جمع ہو گئے تھے جن میں وہ اپنے ارد گرد کے لوگوں کو شریک نہ کر سکتا تھا اور اب وہ استی پان ارکادیچ کے سامنے ساری شاعرانہ خوشی کا بھی جی کھول کر اظہار کر رہا تھا اور کھیتی باڑی کی ناکامیوں اور منصوبوں کا بھی،

ان کتابوں کے بارے میں اپنے خیالات اور تبصروں کا بھی جو اس نے پڑھی تھیں اور خاص طور سے اپنی تصنیف کے موضوع کا بھی جس کی بنیاد زراعت کے بارے میں ساری کتابوں کی تنقید پر تھی حالانکہ خود اس نے اس بات کو محسوس نہیں کیا تھا۔ استی پان ارکادیچ بیشہ سے بہت دلچسپ آدمی تھے، بہات کو صرف اشارے ہی سے سمجھ لیتے تھے اور اس کا دل پر تو وہ خاص طور سے شفیق تھے اور لیوین نے ان میں اپنے لئے احترام اور ایک قسم کی عزت کا بیار بھی محسوس کیا جو اس کے لئے بہت ہی مسرت آمیز تھا۔

اگافیا میخائیلوونا اور باورچی کی اس کوشش کا کہ کھانا خاص طور سے اچھا ہو، نتیجہ صرف یہ ہوا کہ جب دونوں بھوکے دوست اصل کھانے سے پہلے گرک کے طور پر کچھ نگلنے کے لئے بیٹھے تو انہوں نے ڈبل روٹی اور نمکین دھوئیں میں سینکی ہوئی بیچ، مچھلیوں کے لوتھے سے اپنا پیٹ بھر لیا اور ان باتوں کا انتظار کئے بغیر ہی جن سے باورچی خاص طور سے مہمان کو متاثر کرنا چاہتا تھا لیوین نے شوربہ لانے کا حکم دیا۔ استی پان ارکادیچ اگرچہ دوسری طرح کے کھانے کے عادی تھے مگر انہیں سب چیزیں بہت اچھی لگیں — جڑی بوٹیاں ملا کر تیار کی ہوئی براندی بھی، ڈبل روٹی اور نمکین بھی اور خاص طور سے دھوئیں میں سینکی ہوئی بیچ بھی، مچھلیاں بھی اور بچھا والا شوربہ بھی، سفید ساس کے ساتھ مرغی بھی اور کرایا کی سفید شراب بھی — سب کچھ بہت ہی اچھا اور بڑے ہی مزے کا تھا۔

"بہت خوب، بہت ہی عمدہ" انہوں نے کھانے کے بعد موٹا سا پائپ سلگاتے ہوئے کہا۔ "مجھے تو تمہارے ہاں ایسا لگتا ہے جیسے سمندری جہاز کے شور اور ہچکولوں کے بعد پر سکون ساحل پر پہنچ گیا ہوں۔ ہاں تو تمہارا کہنا یہ ہے کہ خود مزدور کے عنصر کا بھی مطالعہ کیا جانا چاہئے اور اسی کی روشنی میں زراعتی طریقوں کا انتخاب کیا جانا چاہئے۔ میں تو خیر اس معاملے میں اناڑی ہوں لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ نظریہ اور اس کا اطلاق طور مزدور پر بھی اثر انداز ہو گا۔"

"ہاں، لیکن ذرا ٹھہرو، میں سیاسی معاشیات کی نہیں بلکہ زرعی سائنس کی بات کر رہا ہوں۔ اسے بھی سائنسوں کی طرح ہونا چاہئے اور ہر عنصر معلوم ہونا چاہئے ان کا اور مزدور کا مشاہدہ کیا جانا چاہئے مع اس کی معاشی، نسلیاتی۔"

اسی وقت اگافیا میخائیلوونا کمرے میں آ گئیں۔

"ارے اگافیا میخائیلوونا" استی پان ارکادیچ نے اپنی موٹی موٹی انگلیوں کے سروں کو چومتے ہوئے کہا "کیا بیچ پکوائی تھی آپ نے اور جڑی بوٹی والی براندی کتنی عمدہ تھی! تو پھر کیا چلنے کا وقت نہیں ہو گیا کوستیا؟" انہوں نے اضافہ کیا۔

لیوین نے کھڑکی سے باہر دیکھا کہ سورج جنگل کے پیڑوں کی بے پتیوں والی ٹہنیوں کی آڑ میں ڈوبتا جا رہا تھا۔

"ہو گیا وقت، بالکل ہو گیا" اس نے کہا "کزما! بگھی گاڑی تیار کرو" اور وہ نیچے دوڑ گیا۔

استی پان ارکادیچ نے نیچے آ کر خود بڑی احتیاط کے ساتھ بندوق کے لک دار کیس کے اوپر سے کریچ کا غلاف اتارا اور اسے کھول کر اپنی قیمتی اور جدید ترین نمونے کی بندوق کو جوڑنے لگے۔ کزما نے بھانپ لیا تھا کہ اسے واڈکا پینے کے نام پر اچھی بخشش ملے گی اور وہ استی پان ارکادیچ کے ساتھ سائے کی طرح لگا تھا۔ اس نے انہیں جرابیں اور جوتے پہنانے میں استی پان ارکادیچ کی بڑی خوشی سے اسے کرنے دیا۔

"تو سیاں لوگوں سے کہہ دو کہ اگر سوداگر ریا سین آئے۔۔۔ میں نے اسے آج آنے کے لئے کہا تھا۔ اسے بٹھائیں اور انتظار کرنے کو کہیں۔۔۔"

"تو تم کیا جنگل واقعی ریا سین کے ساتھ جا رہے ہو؟"

"ہاں تم کیا اسے جانتے ہو؟"

"کیوں نہیں، جانتا ہوں۔ میں اس کے ساتھ سودا بھی کر چکا ہوں پکے طور پر اور قطعی طور پر۔"

اسٹی پان ارکلو سٹی اس بڑے "پکے طور پر اور قطعی طور پر" اس سوداگر کا تکیہ کلام تھا۔

"ہاں وہ باتیں اس طرح کرتا ہے کہ نہیں آنا لازمی ہے۔ یہ سمجھ جاتی ہے کہ مالک کہاں جا رہے ہیں" انہوں نے لاسکا کو چھیڑتے ہوئے کہا جو سنتا سنتا کر لیون کے آس پاس اچھل کود رہی تھی اور کبھی اس کا ہاتھ چاٹتی تھی تو کبھی بوٹ اور بندوق۔

جب وہ باہر نکلے تو گاڑی برسائی کے نزدیک کھڑی تھی۔

"میں نے گاڑی کے لئے کہہ تو دیا تھا حالانکہ دور نہیں جانا ہے، کہو تو پیدل چلیں؟"

"نہیں بہتر یہ ہے کہ گاڑی میں چلیں" اسٹی پان ارکلو سٹی نے گاڑی کے پاس آتے ہوئے کہا۔ وہ ہنسنے لگے اور اپنے بازوؤں پر شیر کی کھال لپیٹ کر سنوارنے لگے۔ "یہ کیسے کہ تم تنہا کو نہیں پیتا سنگار تو صرف یہی نہیں کہ ایک خوشی ہے بلکہ یہ تو خوشی کا تاج اور نشان ہے۔ یہ ہے زندگی، کتنا اچھا ہے اس اس طرح کی زندگی میں جینا چاہتا ہوں!"

"تو پھر کون تم کو اس سے روکتا ہے؟" لیون نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں تم خوش نصیب آدمی ہو۔ جو کچھ تمہیں پسند ہے وہ سب تمہارے پاس ہے۔ گھوڑے پسند ہیں تو گھوڑے ہیں، کتے پسند ہیں تو وہ ہیں، شکار سے، کھیتی باڑی سے۔"

"ہو سکتا ہے اس کی وجہ یہ ہو کہ میں اس سے خوش ہوتا ہوں جو میرے پاس ہے اور جو نہیں ہے اس کا رنج نہیں کرتا" لیون نے کینٹی کو پار کرتے ہوئے کہا۔

اسٹی پان ارکلو سٹی کچھ سمجھ گئے انہوں نے اس کو دیکھا لیکن کچھ نہیں۔

لیون اس کے لئے اپنی شکر گزار تھا کہ انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ سلجھی ہوئی سنجیدگی سے یہ دیکھ لیا تھا کہ شیرباخی خاندان کے بارے میں باتیں کرنے سے لیون بار بار تھا اور انہوں نے ان لوگوں کا کبھی ذکر نہیں کیا تھا۔ لیون تو اب چاہتا بھی تھا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ جانے جس سے اس کو اتنی نفرت تھی مگر وہ طوائف تھی اس لئے اس کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔

"اور تمہارے معاملات کیسے ہیں؟" لیون نے یہ سوچ کر کہا کہ صرف اپنے ہی بارے میں سوچتے رہنا اچھی بات نہیں ہے۔

اسٹی پان ارکلو سٹی کی آنکھیں بڑی خوشی کے ساتھ چمک اٹھیں۔

"خیر اب تم تو یہ ماننے ہی نہیں ہو کہ آدمی کے پاس اگر اس کی روٹی کا رقبہ موجود ہو تو بھی یہ ممکن ہے کہ اسے دل پسند آ جائے، تمہارے خیال میں تو یہ جرم ہے۔ لیکن میں محبت کے اعلیٰ زندگی کو تسلیم نہیں کرتا" انہوں نے لیون کے سوال کو اپنے طور پر سمجھتے ہوئے کہا۔ "اب کیا کیا جائے میں بنایا ہی ایسا ہوں۔ اور سچ یہ ہے کہ اس سے کسی کو اتنا کم نقصان پہنچتا ہے اور خود کو کتنی طمانیت اور خوشی حاصل ہوتی ہے۔"

"تو کیا کوئی نئی بات ہے؟" لیون نے پوچھا۔

"یہ بھائی! اب تم دیکھو کہ تم ایسیاں کی عورتوں (19) جیسی وفادار اور بے لوث عورتوں کو تو جانتے ہو نہ۔ عورتیں جنہیں آدمی بس خوابوں میں دیکھتا ہے۔ تو ایسی عورتیں جاگتے میں بھی مل جاتی ہیں۔ اور یہ بڑی خطرناک عورتیں ہوتی ہیں۔ بات یہ ہے کہ عورت تو چیز ہی ایسی ہے کہ تم چاہے کتنا ہی اس کا مقابلہ کرو پھر بھی سب کچھ بالکل نیا ہی ہوگا۔"

"تو پھر بہتر یہی ہے کہ مقابلہ کیا ہی نہ جائے۔"

"نہیں، کسی ریاضی داں نے کہا ہے کہ اصل خوشی سچائی کو دریافت کر لینے میں نہیں بلکہ اس کی تلاش میں ہے۔"

لیون چپ چاپ سنتا رہا اور اس نے بڑی کوشش کی لیکن کسی طرح وہ اپنے دوست کی روح میں داخل نہیں ہو سکا اور ان کے احساسات کو سمجھ سکا نہ اس قسم کی عورتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اس کی دلی خواہش کو

15

گاڑی کی جگہ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک جنگلے کے کنارے اسپین کے پھولنے سے کچ میں تھی۔ جنگل میں پہنچ کر لیون گاڑی سے اترا اور ابلوشکی کو ایک کالی دار دلدلی سال قطعے کے کونے میں لے گیا جہاں کی برف پگھل چکی تھی۔ وہ دوسرے سرے پر جھوج کے ایک جوڑاں پیڑ کے پاس آ گیا اور اپنی بندوق کو ایک پیچ سوکھے ہوئے روشاخے سے ٹکا کر اس نے اپنا کفتان اتارا اور اپنے ہاتھوں کو ادھر ادھر گھمایا یہ دیکھنے کے لئے کہ وہ آزادانہ حرکت کر رہے ہیں۔

بوڑھی سرخی لاسکا اس کے پیچھے پیچھے آ کر اس کے متامل ہو کی ہو کر بیٹھ گئی اور ہر آہٹ سننے کے لئے اس نے اپنے کان کھڑے کر لئے۔ سورج گھنے جنگل کی آڑ میں چھپا تھا اور اسپین کے کچ میں یہاں وہاں جھوج کے اونچے پیڑوں کی شاخیں نمایاں طور پر روشن نظر آ رہی تھیں اور ان کی بھری بھری کلیاں ایسی لگ رہی تھیں جیسے بس اب ان سے کونپلیں پھوٹنے والی ہیں۔

گھنے جنگل کے اس حصے سے جہاں ابھی تک برف جمی رہ گئی تھی قطرہ قطرہ کسی آواز کے پانی کی پتلی پتلی نیزہ نما دھاریں بہہ رہی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی چڑیاں چہچہا رہی تھیں اور کبھی کبھی ایک پیڑ سے اڑ کر دوسرے پیڑ پر جا رہی تھیں۔

مکمل خاموشی کے لمحوں میں پچھلے سال کی سوکھی پتیوں کی سرسراہٹ سنائی دیتی جو پگھلتی ہوئی برف میں سے اور گھاس کے اگنے سے حرکت میں آ جاتی تھیں۔

"کیسا سناٹا ہے! سنائی اور دکھائی دیتا ہے کہ گھاس کیسے اگتی ہے!" لیون نے نئی گھاس کی سوئیوں کے پاس اسپین کی ایک بھیگی ہوئی سیپی پتی کو حرکت میں آتے دیکھ کر اپنے دل میں کہا۔ وہ کھڑا ہوا اس اور نیچے تک رہا تھا، کبھی گیلی کالی لگی زمین کو، کبھی گھاس کو، کبھی بھیگی ہوئی لاسکا کو، کبھی پیڑوں کی ننگی پھننگوں کو جو اس کے سامنے نیچے ڈھلان پر سمندر کی لہروں کی طرح نظر آ رہی تھیں، کبھی تاریک ہوتے ہوئے آسمان پر بادلوں کی سفید پٹیوں کو۔ دور کے پیڑوں کے اوپر ایک شکر بسرا بلندی پر اطمینان سے پر مار تا ہوا آ گیا اور ایک اور بالکل اسی طرح

اسی سمت میں اڑ کر گیا۔ گھنی جھاڑیوں میں چڑیاں زور زور سے اور پریشان ہو کر چہچہانے لگیں۔ پاس ہی ایک بھورا الو پر پھڑپھڑا کر لاسکا چونک کر بڑی احتیاط کے ساتھ چند قدم گئی اور سر ایک طرف کر کے اکٹھے گئی۔ چشمے کے اس پار سے کوئل کے کوکنے کی آواز آئی۔ دوبار اس نے اپنی آواز میں کوک بھری اور پھر یکبارگی آواز میں جلدی سے کوک کر چپ ہو گئی۔

"کیا بات ہے، ابھی سے کوئل کوکنے لگی؟" استی پان ارکاد تنگا نے جھاڑی کی آڑ سے نکلتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میں رہا ہوں" لیوین نے جواب دیا اور اسے خود کو ناگوار گزرنے والی اپنی آواز سے خاموشی کو توڑنا اچھا نہیں لگا۔ "اب دیر نہیں لگے گی۔"

استی پان ارکاد تنگا کا دل بھر جھاڑی کے پیچھے چلا گیا اور لیوین کو اس دیا سلائی کا روشن شعلہ اور اس کے بعد پیپ کا سلگتا ہوا سرا اور نیلا دھواں دکھائی دیا۔

"تک تک" استی پان ارکاد تنگا کے بندوق کا گھوڑا چڑھانے کی آواز آئی۔

"اور یہ کون سی چیز چیخ رہی ہے؟" اسوس نے لیوین کو ایک طویل آواز کی طرف متوجہ کر کے پوچھا جو کچھ ایسی تھی جیسے منمنانے کی سی مہین آواز میں کوئی شریر بچہ چلا رہا ہو۔

"ارے تم اسے نہیں جانتے؟ یہ کھرجا ہے۔ اچھا اب باتیں بند کرو اسنو، اڑتی ہوئی آ رہی ہے" لیوین نے اپنی بندوق کا گھوڑا چڑھاتے ہوئے تقریباً چیخ کر کہا۔

بہت دور سے آتی ہوئی سیٹی سی سنائی دی اور ٹھیک دو سیکنڈ کے اسی وقفے کے بعد جس سے شکاری اتنی اچھی طرح واقف ہوتے ہیں، دوسری تیسری سیٹی سنائی دی اور تیسری کے بعد ایک پھنسی پھنسی چیخ سی سنائی دینے لگی۔

لیوین نے دائیں بائیں نظر کی اور اس کے سامنے دھندلے نیلے آسمان پر اسپن کے نرم کونپلوں والے پیڑوں کی طرف نظر گئی۔ ان دبلی ہستیوں کے اوپر اڑتی ہوئی ایک چڑیا نظر آئی۔ وہ اڑتی ہوئی سیدھی اس کے اوپر چلی آ رہی تھی۔ اسے بالکل اپنے اوپر پہنچی پہنچی سی چیخ سنائی دی جیسے کوئی مضبوط کپڑا پھاڑنے کی ہموار آواز آ رہی ہو اور چڑیا کی گرس اور لمبی سی چیخ نظر آنے لگی۔ لیوین شست باندھ ہی رہا تھا کہ جھاڑی کے پیچھے سے، جہاں بندوقیں تھیں، ایک دم بجلی کا سا کوندا لپکا۔ چڑیا تیر کی طرح گری اور پھڑپھڑا کر پھر اوپر اڑ گئی پھر بجلی کوندی، گولی چلنے کی آواز آئی اور چڑیا پھڑپھڑاتی ہوئی جیسے ہوا میں لٹکنے کی کوشش کر رہی ہو، ایک لمحے کو لٹکی رہی اور پھر بہت سے جلدی رنگوں پر گر پڑی۔

"کیا میرا نشانہ چوک گیا؟" استی پان ارکاد تنگا نے چیخ کر کہا جسے دھوئیں کی وجہ سے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"نہ رہی" لیوین نے زمین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو ایک کان اٹھائے اور اپنی بھوری دم ہلاتے ہوئے دبلے دبلے قدموں سے جیسے اس خوشی کو طول دینا چاہتی ہو اور گویا مسکراتی ہوئی شکار شدہ چڑیا کو اپنے مالک کے پاس لا رہی تھی۔ "مجھے خوشی ہوئی کہ تم نے مار لیا" لیوین نے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے رشک بھی ہوا کہ اس چڑیا کا شکار کرنے میں اسے کامیابی نہ ہوئی تھی۔

"دائیں طرف کی ناں سے تو شاید بہت ہی برا چوکا تھا" استی پان ارکاد تنگا نے کارتوس بھرتے ہوئے کہا۔ "شش... شش... اور آ رہی ہیں۔"

واقعی ایک کے بعد ایک بڑی جلدی جلدی اور تیز سیٹیاں سنائی دیں۔ دو چڑیاں ایک دوسرے سے کھیلتی ہوئی اور ایک دوسرے کا پیچھا کرتی ہوئی پھنسی پھنسی چیخ نکالتی نہیں بلکہ سیٹیاں ہی سی بجاتی ہوئی شکاریوں کے سر کے بالکل اوپر آ گئیں۔ چار گولیاں چلیں اور چڑیاں پھرتی سے مڑیں اور آنکھ سے اوجھل ہو گئیں

. . . . . .

شکار بہت ہی اچھا رہا۔ استی پان ارکاد تنگا نے دو چڑیاں اور ماریں اور لیوین نے بھی ماریں تو وہ لیکن ان میں سے ایک بھی نہیں۔ اندھیرا ہونے لگا۔ روشن اور نقرئی سیارہ زہرہ مغرب میں بالکل نیچے ہی نکل آیا تھا اور بھوج کے پیڑوں کے پیچھے سے اس کی نرم و لطیف چمک نظر آ رہی تھی۔ مشرق میں ایک بہت ہی روشن مگر کمتر سیارہ سماک رامح بہت بلندی پر اپنی سرخ آگ بکھیرنے لگا تھا۔ لیوین کو اپنے سر کے اوپر دب اکبر کے ستارے بھی نظر آتے اور کبھی گم ہو جاتے۔ چاہیوں نے اب اڑنا بند کر دیا تھا لیکن لیوین نے اور انتظار کرنے کا فیصلہ کیا جب تک سیارہ زہرہ جو اسے بھوج کے ایک پیڑ کی شاخ کے نیچے نظر آ رہا تھا اس کے اوپر آ جائے اور دب اکبر کے سارے ستارے صاف نظر آنے لگیں۔ سیارہ زہرہ شاخ کے اوپر آ گیا اور دب اکبر کے ساتھ کے ہم گھرے نیلے آسمان پر صاف دکھائی دینے لگے لیکن وہ پھر بھی انتظار کئے جا رہا تھا۔

"چلئے کلوت تو ہو گیا؟" استی پان ارکاد تنگا نے کہا۔

جنگل میں سناٹا ہو چکا تھا اور ایک بھی چڑیا چہچہا نہیں رہی تھی۔

"ابھی اور ٹھہرتے ہیں" لیوین نے جواب دیا۔

"جیسا چاہو۔"

دونوں اب ایک دوسرے سے کوئی پندرہ قدم کے فاصلے پر کھڑے تھے۔

"اسٹیپا!" اچانک لیوین نے غیر متوقع طور پر کہا "تم آخر مجھے بتاتے کیوں نہیں کہ تمہاری بیوی کی شادی ہو گئی یا کب ہونے والی ہے؟"

لیوین خود کو اتنا محکم اور پرسکون محسوس کر رہا تھا کہ اس نے سوچا کہ کوئی بھی جواب اسے پریشان نہیں کر سکتا لیکن جو جواب استی پان ارکاد تنگا نے دیا اس کی توقع تو اسے ہرگز نہ تھی۔

"شادی کے بارے میں سوچا تھا نہ اب سوچ رہی ہیں۔ وہ بہت بیمار ہیں اور ڈاکٹر نے انہیں پردیس بھیج دیا ہے۔ بلکہ یہ بھی پڑھ رہے کہ شاید باہر بھیجیں بھی نہ۔"

"یہ تم کہہ کیا رہے ہو استیپا" لیوین چیخ اٹھا۔ "بہت بیمار ہیں؟ کیا ہوا ہے انہیں؟ کیسی ہیں..."

جب وہ لوگ یہ باتیں کر رہے تھے تبھی لاسکا اپنے کان اٹھائے آسمان کی طرف اور ناراضگی کی نظروں سے ان لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔

وہ سوچ رہی تھی "یہ اچھا وقت نکالا ہے ان لوگوں نے باتیں کرنے کے لئے۔ چڑیا آ رہی ہے... ہو رہی، گھوما دیں گے..."

لیکن ٹھیک اسی لمحے ان دونوں نے اچانک چبھتی ہوئی سیٹی سی سنی جس نے ان کے کان جیسے چھید دیے۔ دونوں نے ایک دم بندوقیں اٹھائیں، دو بطخیں کوندیں، دو گویوں کے نکلنے کی آوازیں ایک ساتھ آئیں، ہو چاہی اوپر اڑ رہی تھی اس نے تو اور اپنے پر سمیٹے اور گھنی جھاڑیوں میں گر پڑی، وہیں کہیں گھاس میں کچل گئی۔

"کیا بات ہے، دونوں سے مل گیا" لیوین چلایا اور لاسکا کے ساتھ چاہی کو تلاش کرنے کے لئے گھنی جھاڑی میں گھس گیا۔ "ہاں تو وہ کیا بات تھی جو تکلیف دہ ہو رہی تھی؟" وہ دہرانے لگا۔ "ہاں" کیسی بیمار ہیں...

تو اب کیا کیا جائے' بڑے افسوس کی بات ہے" اس نے سوچا۔

"اچھا' ڈھونڈھ لیا! تو بڑی سمجھدار ہے" اس نے لاسا کے منہ سے چڑیا کو لے کر اسے تقریباً بھرے شکاری تھیلے میں رکھتے ہوئے کہا۔ "اب پھر پیار کر لو!" اسٹیو ہنس پڑی!

16

گھر واپس آ... وے لیویں نے پوچھ پوچھ کر ریا بینن کی بیماری اور شیرپا خچی خاندان کے مصیبتوں کی ساری تفصیلات معلوم کر لیں اور ... نکہ یہ اعتراف کرنا اسے برا لگتا پھر بھی جو کچھ اسے معلوم ہوا وہ اسے اچھا لگا۔ اس لیے بھی اچھا لگا کہ اسی کچھ امید تھی اور زیادہ اچھا اس لیے لگا کہ جس نے اس کو انکار دیا تھا وہ اب خود بھگت رہی تھی۔ لیکن جب ستی پان ارکاد تنگ نے کینی کی بیماری کے اسباب کے بارے میں بات شروع کی اور انہوں نے اس سلسلے میں ہمدردی کا اظہار کیا تو لیویں نے ان کی بات کاٹ دی:

"مجھے جانگی تفصیلات ... جانے کا کوئی حق نہیں ہے اور سچ بات یہ ہے کہ کوئی دلچسپی بھی نہیں۔"

ستی پان ارکاد تنگ نے مسکرائے اس لئے کہ انہوں نے لیویں کے چہرے پر وہ فوری تبدیلی دیکھ لی تھی جس سے وہ بہت اچھی طرح واقف تھے' جس کے تحت وہ ان کی ان میں اتنائی اراس ہو جاتا تھا جتنا صدمے بھرے لمحے وہ خوش و خرم ہوتا تھا۔

"تم نے ریا بینن کے ساتھ جنگل کا سودا بالکل پکا کر لیا ہے؟" لیویں نے پوچھا۔

"ہاں پکا' لیا ہے ... ی اچھی قیمت ہے' ڈھائی ہزار۔ آٹھ ہاتھ کے ہاتھ اور باقی چھ سال میں۔ میں بہت دنوں سے اسے پانا چاہتا تھا۔ کسی نے اس سے زیادہ دام نہیں لگائے۔"

"اس کا مطلب یہ ہے ... تم نے جنگل صدمے میں دے دیا" لیویں نے رکھائی سے کہا۔

"یعنی صدمے ... ں ہوں؟" ستی پان ارکاد تنگ نے نیک دلی کی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ وہ جانتے تھے کہ ... ں وقت بہت سے چڑا ہوا ہے۔

اس نے کہا "کیا تم ... کچھ سو روپلی دے سکتے ہو؟" ستی پان ارکاد تنگ نے مذاقیہ انداز میں کہا۔ "یہ شہری بھائیوں سے تم لوگوں کا اختصار کے ساتھ بات کرنے کا طریقہ ہے اور جب سودا کیا ہوتا ہے تو ہم بہت زیادہ اچھا سودا ... ہیں تم یقین رکھو کہ میں نے سارا حساب لگا لیا ہے" اس نے کہا "اور جنگل بڑے فائدے میں رہا ہے مجھے تو یہ ڈر ہے کہ اب وہ ہمیں انکار نہ کر دے آخر یہ کار آمد لکڑی تو ہے نہیں" ستی پان ارکاد تنگ نے یہ لفظ "کار آمد" استعمال کر کے لیویں کو یقین دلانا چاہا کہ اس کے شوک سے بچ جائیں "بلکہ زیادہ تو ایندھن ہے اور وہ بھی د... ہیں میں تمیں سو ڈالر (20) سے زیادہ نہ لگے گی اور اس نے مجھے دو سو روپلی دے دیا تین کے حساب سے دیئے۔"

لیویں حقارت سے مسکرایا۔ اس نے سوچا "جانتا ہوں" یہ انداز جو صرف انہیں کا نہیں بلکہ سارے شہری باشندوں کا ہوتا ہے جو دس ... میں دو ایک بار دیہات آتے ہیں اور گاؤں کے دو چار لفظ سیکھ لیتے ہیں اور جس موقع بے موقع استعمال کرتے ہیں اس حکم یقین کے ساتھ کہ جس وہ سب کچھ جان گئے 'کار آمد' وہ تمیں میں تمیں سو ڈیں سے زیادہ نہ لگے گی۔ لفظ تو استعمال کرتے ہیں لیکن سمجھتے خود بھی کچھ نہیں ہیں۔"

"میں تمہیں وہ سکھانے کی کوشش کبھی نہ کروں گا جو تم وہاں اپنی عدالت میں لکھتے ہو" اس نے کہا "اور اگر مجھے ضرورت پڑی تو تم سے گزارش کروں گا۔ لیکن تمہیں اس قدر یقین ہے کہ تم جنگل کے سارے معاملے کا صحیح اور طور طریقے جانتے ہو سو یہ مشکل معاملہ ہے۔ پڑ گئے تم نے؟"

"پڑ کیسے گئے جا سکتے ہیں؟" ستی پان ارکاد تنگ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ وہ پوری کوشش کر رہے تھے کہ اپنے دوست کو اس کی خراب دلی حالت میں سے نکال لیں۔ "صدمے کے ذرے گنتا' سیاروں کی گردش کا حساب لگا کر سکتا ہے لیکن ..." (21)

"ہاں لیکن ریا بینن کا حافظہ بڑا ہو کر سکتا ہے۔ اور اگر اسے ملتفت نہ دے دیا جائے جیسے تم کر رہے ہو تو ایک بھی سودا گر گھنے بغیر نہ رہے گا۔ تمہارا جنگل میں جانتا ہوں۔ میں وہاں ہر سال شکار کھیلنے جاتا ہوں اور تمہارے جنگل کی قیمت فی ... سیاتیں پانچ سو روپلی تھی' جبکہ اس نے تمہیں دیئے دو سو روپلی وہ بھی قسطوں میں۔ مطلب یہ کہ تم نے اس کو تمیں ہزار ملتفت میں دے دیئے۔"

"اچھا اب بہانہ بس کرو" ستی پان ارکاد تنگ نے رحم کی درخواست کرنے کے انداز میں کہا "تو پھر کسی اور نے کیوں نہیں دیا؟"

"اس لئے کہ اس نے دوسرے سوداگروں سے ساز باز کر رکھی ہے۔ اس نے انہیں اس معاملے میں نہ پڑنے کی رقم دی ہے۔ میں ان سب سے سودے کر چکا ہوں' انہیں جانتا ہوں۔ اگر یہ سوداگر نہیں' یہ تو سانپ خور ہیں۔ وہ ایسا سودا کرتا ہی نہیں جس میں اس کو دس پندرہ فیصدی کا نفع ہو' وہ تو انتظار کرتا ہے کہ میں کوئی ایک سو روپلی کا مال خرید لوں۔"

"اچھا اچھا جس ... تم اس وقت ناراض ہو۔"

"بالکل نہیں" لیویں نے گھر پہنچتے پہنچتے اداسی کے ساتھ کہا۔

برساتی کے پاس لوہے اور لکڑی کی کسی ہوئی ہلکی گاڑی کھڑی تھی جس میں ایک کمل کھدا بڑے چوڑے پٹوں سے بنا ہوا تھا۔ گاڑی میں ریا بینن کالوں لال چہرے والا انکار کسی ہوئی بیٹی باندھے بیٹھا ہوا تھا۔ وہی کوچوان کا کام بھی کرتا تھا۔ ریا بینن گھر کے اندر پہنچ گیا تھا اور ان دونوں دوستوں سے اس کی ملاقات پچھواڑے میں ہوئی۔ ریا بینن ادھیڑ عمر کا لمبا اور دبلا پتلا آدمی تھا۔ سر پر بال رکھے ہوئے لیکن لمبائی نمودی صاف منڈی ہوئی اور آنکھیں باہر کو نکلی ہوئی اور گدلی گدلی سی۔ وہ بے پچھیدہ اس کا گہرے رنگ کا کوٹ پہنے تھا جس کی کمر کے نیچے پیچھے کی طرف ٹن لگے ہوئے تھے۔ وہ بڑے گل بوٹ پہنے تھا جن پر گھٹنوں کے پاس پٹیاں پڑی تھیں لیکن پتلونوں پر وہ کھیچے ہوئے تھے۔ ان کے اوپر اس نے پاپوش بھی پہن رکھے تھے۔ اس نے رومال سے اپنا منہ پونچھا اور کوٹ کو کھینچ کر اچھی طرح لپیٹا حالانکہ وہ اس کے بغیری ٹھیک تھا۔ اس نے مسکرا کر آنے والوں سے صاحب سلامت کی اور ستی پان ارکاد تنگ کی طرف ہاتھ بڑھایا جیسے کوئی چیز پکڑنے کی کوشش کر رہا ہو

"اچھا آپ آ گئے" ستی پان ارکاد تنگ نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا "بہت خوب۔"

"حضور والا کی بات نہ ماننے کی جرات کیسے کر سکتا تھا' حالانکہ راستہ بہت خراب ہے۔ پکے طور پر پورا راستہ پیدل ہی چلا گیا وقت پر پہنچ گیا۔ کرسٹن تن دمیتر پچ متعلیم بھلا کا ہوں" ڈوکیویں سے مخاطب ہوا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لینا چاہا لیکن لیویں تیوری چڑھا کر ایسا بن گیا جیسے اس نے ریا بینن کے ہاتھ کو دیکھا ہی نہ ہو اور اس نے تھیلے میں سے چابیاں نکالنی شروع کر دیں "اچھا تو شکار سے دل بہلا رہے تھے آپ لوگ؟ یہ لوں

ی مطلب چڑیاں کھلائی ہیں؟" ریا سین نے چابیوں کو حقارت کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہا۔ "سوداگر تو مطلب ہوتی ہی ہوں گی" اور اس نے ناپسندیدگی کے انداز میں سر ہلایا جیسے سوچ رہا ہو کہ کہیں گناہ بے لذت تو نہ ہو۔

"چاہو تو میرے پڑھنے لکھنے کے کمرے میں چلے جاؤ" لیوین نے اداسی سے تجوری پر جھکتے ہوئے فرانسیسی میں اسنتی پاں ارکاڈیچ سے کہا۔ "آپ میرے پڑھنے لکھنے کے کمرے میں چلئے اور وہیں آپ لوگ بات چیت کیجئے۔"

"بالکل ممکن ہے' جہاں مرضی ہو" ریا سین نے حقارت آمیز وقار کے ساتھ کہا جیسے وہ یہ محسوس کرانا چاہتا ہو کہ ہو سکتا ہے دوسروں کے لئے یہ جاننا مشکل ہو کہ کس کے ساتھ کیسے پیش آئیں لیکن اس کے لئے کبھی کسی چیز میں کوئی مشکل نہیں ہوتی۔

پڑھنے لکھنے کے کمرے میں داخل ہو کر ریا سین نے عادت کے مطابق ادھر ادھر نظر ڈالی جیسے تلاش کر رہا ہو کہ مقدس شبیہہ کہاں رکھی ہے لیکن جب اسے وہ نظر آگئی تو اس نے اپنے اوپر صلیب کا نشان نہیں بنایا۔ اس نے کتابوں کی الماریاں اور تصویریں دیکھیں اور انہیں شکوک کے ساتھ جس کے ساتھ اس نے چابیوں کو دیکھا تھا' حقارت کے انداز میں مسکراتے ہوئے ناپسندیدگی سے سر ہلایا۔ اب وہ کسی طرح بھی اپنے کو تارک نہ تھا کہ یہ گناہ بے لذت نہیں ہے۔

"تو پھر' رقم لے لوں؟" اوبلونسکی نے پوچھا۔ "چلئے۔"

"رقم میں ہمیشہ تیار کر لیں گے۔ میں تو آپ سے ملنے اور بات چیت کرنے آیا ہوں۔"

"اب بات چیت کس کی کرنی ہے؟ ارے آپ چلئے تو۔"

"ہاں بیٹھ تو سکتا ہوں" ریا سین نے بیٹھتے ہوئے کہا اور اپنے لئے سب سے تکلیف دہ انداز میں اس نے اپنی کہنیاں آرام کرسی کی پشت پر ٹکا لیں۔ "کچھ کہنے کی ضرورت ہے بس۔ غضب ہو جائے گا۔ رقم تو قطعی طور پر تباہ ہے' ایک ایک کوپیک تک۔ رقم میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔"

اس عرصے میں لیوین اپنی بندوق الماری میں رکھ کر دروازے سے نکل چکا تھا لیکن سوداگر کی بات سن کر رک گیا۔

"سلت میں جنگل لے لیا" اس نے کہا۔ "یہ تو درمیں میرے پاس پہنچے نہیں تو میں نے رقم لے لی ہوتی۔"

ریا سین کھڑا ہو گیا اور چپ چاپ مسکراتے ہوئے لیوین کو اس نے نیچے سے اوپر تک دیکھا

"مسن تن' میتر یچ تو بڑی بس کے علمی باد ہے ہیں" اس نے مسکرا کر اسنتی پاں ارکاڈیچ سے کہا "ان سے قطعی طور پر کچھ خریدا ہی نہیں جا سکتا۔ کیوں کاسودا کر رہا تھا تو بھی رقم دے رہا تھا۔"

"میں اپنی چیز مفت میں آپ لوگوں کو دے دوں؟ مجھے بڑی تو قل نہیں اور رہ میں نے چوری کی ہے۔"

"رقم بخشئے صاحب آج کے زمانے میں چوری کرنا تو بے قطعی طور پر ناممکن ہے۔ آج کے زمانے میں تو قطعی طور پر سب کچھ کھلی عدالت میں ہوتا ہے' سب کچھ شرافت کے قاعدے سے ہوتا ہے' یہ نہیں کہ چوری کر لے کوئی۔ ہم تو کاروباری سے بات کر رہے تھے۔ جنگل بڑا مہنگا پڑ رہا ہے۔ حساب بھی پورا نہیں پڑے گا۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ کم کر دیجئے چاہے تھوڑا ہی سہی۔"

"ارے معاملہ آپ لوگوں کا طے ہو چکا ہے کہ نہیں؟ اگر طے ہو چکا ہے تو اب سول بھاؤ نہیں ہو سکتا اور اگر نہیں طے ہوا تو میں نے کہا تو جنگل میں خریدوں گا۔"

مسکراہٹ ریا سین کے چہرے سے اچانک غائب ہو گئی اس پر بس ایک تھکے ہوئے بیمار کا تاثر رہ گیا۔ پھر تیلی پڑیلی انگلیوں سے اس نے اپنے کوٹ کے بٹن کھولے۔ قمیص' واسکٹ کے نیچے کے فان اور گھڑی کی زنجیر نظر آگئی۔ جلدی سے اس نے ایک موٹا سا بٹوا نکال لیا۔

"مہربانی کیجئے' جنگل میرا ہے" اس نے جلدی سے اپنے اوپر صلیب کا نشان بناتے ہوئے اور ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "رقم لو اور جنگل میرا ہو گیا۔ اس طرح کرنا ہے سودا ریا سین گھڑیاں نہیں گنتا" وہ بھویں سکوڑ کر بڑبڑاتے ہوئے بولا۔

"میں تمہاری جگہ ہوتا تو اتنی جلدی نہ کرتا" لیوین نے کہا۔

"ارے اب مان جاؤ" اوبلونسکی نے تعجب کے ساتھ کہا "آخر میں تول دے چکا ہوں۔"

لیوین دروازے کو دھڑ سے بند کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔ ریا سین نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے مسکرا کر سر ہلایا۔

"سب لوجوانی ہے' قطعی طور پر لوجوانی ہے بس۔ میں تو خرید رہا ہوں' بخشئے' صرف عزت کی خاطر' مطلب یہ کہ صرف سوداگری کے لئے کہ اوبلونسکی کا جنگل کسی اور نے نہیں بلکہ ریا سین نے خریدا۔ اور اب تو خدا ہی کرے حساب تو پورا کرنا ہی ہے۔ خدا بڑا رحیم و کریم ہے۔ اتنی عنایت کیجئے' اب بیچ نامہ لکھ دیجئے۔"

گھنٹے بھر بعد سوداگر اپنے لبادے کو اچھی طرح لپیٹ کر اور کوٹ کے بٹن لگا کر جیب میں بیع نامہ رکھے ہوئے اپنی خوب اچھی طرح کسی بند گھی گاڑی میں بیٹھا اور اپنے گھر چل دیا۔

"لفسیہ بالکل لوگ" اس نے اپنے افسر سے کہا "ایک ہی چیز ہیں۔"

"یہ تو ہے ہی" افسر نے کام اس کے حوالے کر کے گاڑی کی بتی روشن کرتے ہوئے جواب دیا۔ "اور سودا کیسا رہا؟ کتنا مل گیا؟"

"بس ایسا ہی رہا۔"

17

لوگوں سے چھوٹی ہوئی میب کے ساتھ' جو سوداگر نے انہیں تین ہفتے بعد دینے کے وعدے پر دی تھی' اسنتی پاں ارکاڈیچ اور کٹی چلے گئے۔ جنگل کا سودا طے تمام ہو گیا' رقم جیب میں آگئی' کاروبار سے اسنتی پاں ارکاڈیچ کا دل بہت ہی خوش و فرحم تھے اور اسی لئے خاص طور سے ان کا جی چاہتا تھا کہ اس بری مزاجی' بیعت اور دل میں جو لیوین پر طاری ہو گئی تھی' اسے بھی چاہتا تھا کہ رات کے کھانے کے ساتھ دو پیالے ہی خوشگوار طریقے پر ختم ہو جیسے شروع ہوا تھا۔

لیوین کا بھی واقعی برا ہو رہا تھا اور وہ اپنے آپ کو سنبھال نہیں پا رہا تھا باوجود اس کے کہ وہ سے چاہتا تھا کہ اپنے شفیق مہمان کے ساتھ نیکی اور پیار کے ساتھ پیش آئے۔ اس جرم کے بیٹے سے اس پر جبر سے دیر سے حل کرنا شروع کیا کہ ابھی کیٹی کی شادی نہیں ہوئی۔

کیٹی کی شادی نہیں ہوئی اور وہ بیمار ہیں' اس شخص سے محبت کرنے کی وجہ سے بیمار ہیں جس نے انہیں

نظر انداز کر دیا ہے۔ اس سے جیسے اس کی اپنی توہین ہو رہی تھی۔ ورونسکی نے ان کو نظر انداز کیا اور انہوں نے اس کو لیوین کو نظر انداز کیا۔ چنانچہ ورونسکی کو حق تھا کہ وہ لیوین کو حقارت کی نظر سے دیکھے اور اس لئے وہ اس کا دشمن تھا۔ لیکن لیوین نے یہ سب نہیں سوچا تھا۔ وہ مبہم طور پر محسوس کر رہا تھا کہ اس میں کچھ اس کے لئے بھی توہین آمیز بات ہے اور اب وہ اس بات پر غصہ نہیں کر رہا تھا جس نے اس کو پریشان کر دیا تھا بلکہ ہر اس چیز سے الجھ رہا تھا جو اس کے ذہن میں آ رہی تھی۔ وہ بیگل کی احمقانہ فروشت اور اس دھوکے پر 'جو اولونسکی کے ساتھ کیا گیا تھا اور جو اس کے گھر میں کیا گیا تھا' آپے سے باہر ہو رہا تھا۔

"تو، ختم ہو گیا؟" اس نے اوپر اسٹیپان ارکادیچ کا سامنا ہوتے ہی کہا۔ "کھانا کھاؤ گے؟"

"ہاں، انکار تو نہیں کروں گا۔ مجھے دیہات میں کس قدر بھوک لگتی ہے، کمال ہو جاتا ہے۔ اور تم نے ریابینن سے کھانے کے لئے کیوں نہیں کہا؟"

"لعنت ہے اس پر!"

"مگر یہ تم اس کے ساتھ برتاؤ کیسا کرتے ہو!" اولونسکی نے کہا۔ "تم نے اس سے ہاتھ بھی نہیں ملایا۔ اس سے ہاتھ ملانے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟"

"اس وجہ سے کہ میں اپنے خدمتگار سے ہاتھ ملاتا نہیں اور خدمتگار اس سے سو گنا بہتر ہے۔"

"تم بھی کس قدر رجعت پسند ہو اور طبقات کا ایک ہو!" اولونسکی نے کہا۔

"جس کو طبقات کا ایک ہونا اچھا لگے وہ ضرور کرے یہ سب، اور مجھے یہ خصلت ناپسند ہے۔"

"تم میں دیکھ رہا ہوں کہ قطعی طور پر رجعت پسند ہو۔"

"سچ تو یہ ہے کہ میں نے کبھی سوچا ہی نہیں کہ میں کون ہوں۔ میں — کنسٹن تن لیوین ہوں، اس سے زیادہ کچھ نہیں۔"

"اور کنسٹن تن لیوین جس کا بھی بہت برا ہو رہا ہے" اسٹیپان ارکادیچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، میرا بھی برا ہو رہا ہے اور معلوم ہے کیوں؟ معاف کرنا مجھے، تمہاری احمقانہ فروشت سے۔"

اولونسکی نے نیک دلی سے تیوریاں چڑھائیں، ایک ایسے شخص کی طرح جسے اس کے کسی قصور کے بغیر ہی چھیڑا جا رہا ہو اور برا بھلا کہا جا رہا ہو۔

"اچھا، اب بہت ہو چکا!" انہوں نے کہا۔ "کب ایسا ہوا ہے کہ کسی نے کچھ بیچا ہو اور بیچنے کے فوراً ہی بعد اس سے یہ کہا گیا ہو کہ 'اس کی قیمت تو اس سے بہت زیادہ تھی'؟ لیکن جب تک وہ بیچا ہوا ہے تب تک کوئی بھی اسے نہیں لیتا۔ نہیں، میں دیکھ رہا ہوں کہ تم تو اس بدنصیب ریابینن پر رات پیتے ہو۔"

"ہو سکتا ہے، پیتا ہوں۔ اور پتہ ہے کیوں؟ تم پھر کہو گے کہ میں رجعت پرست ہوں یا اسی طرح کی کوئی اور عبرت انگیز بات کہو گے، پھر بھی مجھے جھنجلاہٹ ہوتی ہے اور برا لگتا ہے ہر طرف یہ دیکھنا کہ طبقہ امرا مفلس ہوتا جا رہا ہے۔ اسی طبقے سے میرا تعلق ہے اور طبقات کے ایک ہو جانے کی بات کے باوجود مجھے خوشی ہے کہ میرا تعلق اسی طبقے سے ہے۔ اور یہ مفلس ہو رہا ہے عیاشی کی وجہ سے نہیں — ایسا ہو تو کوئی بات نہ تھی۔ مالکوں کی طرح شان سے رہنا — یہ تو طبقہ امرا کا شیوہ ہے اور طبقہ امرا ہی یہ کر سکتا ہے۔ اب ہمارے آس پاس کسان زمینیں خرید رہے ہیں — یہ مجھے برا نہیں لگتا۔ مالک زمیندار تو کچھ کرتے نہیں، کسان محنت کرتا ہے اور کامل کے آدمی کو میدان سے نکال باہر کرتا ہے۔ یہی ہونا چاہئے۔ اور کسان کے لئے میں خوش ہوں۔ لیکن مجھے برا لگتا ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ یہ مفلسی کسی، سمجھ میں نہیں آتا اسے کیا کہا جائے، سیدھے پن کی بنا پر ہو رہی ہے۔ ادھر ایک پرتعیش منافع خور نے آدھی قیمت پر ایک خاتون مالکن سے بڑی اچھی جائیداد خرید لی ہے، تیتا میں رہتی ہیں۔ ادھر ایک سوداگر کو ایک روبل فی دسیاتین کے لگان پر ایسی زمین دے دی جاتی ہے جو دس روبل فی دسیاتین کی ہے۔ ابھی تم نے بغیر کسی وجہ کے اس لفنگے کو تیس ہزار روبل تحفے کے طور پر دے دیئے۔"

"تو پھر کیا کرتا؟ ایک ایک پیسہ گنتا؟"

"بالکل گننا چاہئے تھا۔ تم نے تو گنا نہیں لیکن ریابینن نے گنا۔ ریابینن کے بچوں کے پاس زندگی بسر کرنے اور تعلیم حاصل کرنے کا ذریعہ ہو گا لیکن تمہارے بچوں کے پاس شاید نہیں ہو گا۔"

"اچھا تم مجھ کو معاف کرنا لیکن اس گنجلک میں کچھ کھٹیا پن ہے۔ تمہاری اپنی مصروفیات ہیں اور ان لوگوں کی اپنی، اور انہیں منافع تو ضرور چاہئے۔ اور پھر سودا پکا ہو چکا، بات ختم۔ اور یہ رہے ادھ کھلے انڈے، جیسے مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اور اگافیا میٹوینا کیلوروا کیسی وہ بڑی بوندوں والی شاندار براٹری دیں گی۔۔۔"

اسٹیپان ارکادیچ میز کے پاس آ بیٹھے اور اگافیا میٹوینا کیلوروا کے ساتھ ہنسی مذاق کرنے اور انہیں یقین دلانے لگے کہ انہوں نے مدتوں سے اس طرح کا کھانا نہیں کھایا۔

"ارے آپ کم سے کم تعریف تو کرتے ہیں" اگافیا میٹوینا کیلوروا نے کہا، "اور کنسٹن تن دمیتریچ کو تو جا ہے کچھ بھی دے دو، بالکل روٹی کا گولا ہی سہی، نہ کھا کے چل دیتے ہیں۔"

لیوین نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ اداس اور چپ چپ ہی رہا۔ اس کے لئے اسٹیپان ارکادیچ سے ایک سوال کرنا ضروری تھا لیکن وہ ہمت نہ کر سکا، نہ اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ کس طرح سوال کرے، نہ یہ کہ کس وقت اور کیسے۔ اسٹیپان ارکادیچ نیچے اپنے کمرے میں جا چکے تھے۔ انہوں نے کپڑے اتارے، پھر سے ہاتھ منہ دھویا، اپنی رات کی بھاری اور قمیص پہنی اور لیٹ گئے لیکن لیوین پھر بھی انہیں کے کمرے میں ڈٹا رہا اور طرح طرح کی بیکار باتیں کرتا رہا مگر وہ پوچھنے کی اس کی ہمت ہی نہ پڑی جو وہ پوچھنا چاہتا تھا۔

"یہ صابن کتنے حیرت انگیز طریقے سے بنائے ہیں یہ لوگ" اس نے اس طرشیوردار صابن کو ہاتھ میں لے کر الٹتے پلٹتے ہوئے کہا جسے اگافیا میٹوینا کیلوروا نے مہمان کے لئے رکھا تھا لیکن اولونسکی نے اسے استعمال نہیں کیا تھا۔ "دیکھو ذرا" یہ تو بالکل فنکارانہ تخلیق ہے۔"

"ہاں آج کل ہر چیز کمال کے اس درجے پر پہنچ گئی ہے" اسٹیپان ارکادیچ نے بھیگی بھیگی اور بڑی بڑی بار کت جماہی کے ساتھ کہا۔ "مشنری ضمیر اور یہ نشاۃ ثانیہ تحقیریں۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔" انہوں نے جماہی لی۔ "ہر جگہ بجلی کی روشنی۔۔۔ آ۔۔۔ آ۔۔۔"

"ہاں بجلی کی روشنی" لیوین نے کہا۔ "ہاں۔ اچھا تو ورونسکی اب کہاں ہیں؟" اس نے صابن رکھتے ہوئے اچانک پوچھ لیا۔

"ورونسکی؟" اسٹیپان ارکادیچ نے اپنی جماہی کو روکتے ہوئے کہا۔ "وہ پیٹرس برگ میں ہیں۔ تمہارے جانے کے فوراً ہی بعد چلے گئے تھے اور اس کے بعد ایک بار بھی ماسکو نہیں آئے۔ اور پتہ ہے تمہیں کوستیا" انہوں نے میز پر کہنیاں ٹیک کر ہتھیلیوں پر اپنا خوبصورت سرخ چہرہ رکھ لیا جس کی وجہ سے ان کی مسٹر ٹیک اور خمدار ڈبلی ہوئی آنکھیں ستاروں کی طرح چمکنے لگیں۔ انہوں نے اپنی بات جاری رکھی "تصور خود تمہارا ہے۔

تم رقیب سے ڈر گئے۔ اور میں نے تو اس وقت بھی تم سے کہا تھا کہ میں نہیں جانتا کہ کس کے لئے زیادہ امکانات تھے۔ تم آخر آگے کیوں نہیں بڑھے؟ میں نے بھی تم سے کہا تھا کہ۔" انہوں نے منہ کھولے بغیر صرف جبڑوں سے جمائی لی۔

"انہیں معلوم ہے کہ میں نے خواہشگاری کی تھی۔" لیوین نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔

"ہاں' اس کا انداز کچھ عیارانہ سا ہے کچھ سفیرانہ سا ہے۔" اور یہ محسوس کر کے کہ اس کا چہرہ سرخ ہو تا جا رہا ہے، چبھیدیا اور اسٹیپان ارکادیچ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتا رہا۔

الابونسکی نے اپنی بات جاری رکھی۔ "اگر کیٹی کی طرف سے تب کچھ تھا بھی تو وہ محض ظاہری شکل و صورت کے لئے کشش تھی۔ تم تو جانتے ہی ہو یہ اصلی طبقہ' امرا داد ابداز اور معاشرے میں اچھی حیثیت کا اثر کیٹی پر نہیں بلکہ ماں پر ہوا۔"

لیوین نے بھویں سکیڑ لیں۔ ٹھکرائے جانے کی توہین' جس سے ہو کر وہ گزرا تھا' اس کے دل کو یوں جلا رہی تھی جیسے ابھی ابھی لگنے والا زخم ہو۔ لیکن اب وہ اپنے گھر پر تھا اور اپنے گھر کی تو ہر اریں بھی مدد کرتی ہیں۔

"محسوس" محسوس" وہ الابونسکی کی بات کاٹ کر بول پڑا۔ "تم کہتے ہو اصلی طبقہ' امرا داد ابداز۔ کیا میں تم سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ وردسکی کا یا کسی اور کا یہ طبقہ' امرا داد ابداز کس چیز پر مبنی ہے جس کی وجہ سے مجھ کو دھتکارا جائے؟ وردسکی کو تم طبقہ' امرا کا سمجھتے ہو لیکن میں نہیں سمجھتا۔ جس شخص کے باپ نے میرے میرے کی خوشامد کرنے خود کو آگے بڑھایا' جس کی ماں نے صدا جانے کس کس سے تعلق نہیں رکھا۔ نہیں تم مجھے معاف کرو' لیکن طبقہ' امرا کا میں خود کو اور اپنے جیسے لوگوں کو سمجھتا ہوں جو ماں کی طرف سے خاندان کی تین چار پشتیں (گنا سکتے ہیں ہو تعلیم و تہذیب کے بلند ترین درجے پر تھیں (استعداد اور ذہانت — یہ دوسری بات ہے) اور جنہوں نے کبھی کسی کے سامنے خود کو ذلیل نہیں کیا' کبھی کسی چیز کے محتاج نہیں رہے' جیسے میرے باپ تھے اور میرے دادا تھے اور ان جیسے بہت سے لوگوں کو جانتا ہوں۔ تم کو یہ بات گھٹیا لگتی ہے کہ میں جنگل میں پیڑ گنتا ہوں اور تم نہیں ہر روز دل ربا لیبن کو خط دیتے ہو۔ لیکن تمہیں تو نگاں ملتا ہے اور پد نہیں اور کیا' لیکن مجھے نہیں ملتا اس لئے مجھے اپنے ابعاد کا ترک اور محنت عزیز ہے۔ طبقہ' امرا کے ہم ہیں نہ کہ وہ جن کا وجود اس دنیا کے طاقتور لوگوں کی عنایات کی بدولت برقرار ہے اور جنہیں روکوڑی میں خریدا جا سکتا ہے۔"

"یہ تم کس پر غصہ کر رہے ہو؟ مجھے تمہاری بات سے اتفاق ہے۔" اسٹیپان ارکادیچ نے خلوص اور خوشدلی سے کہا حالانکہ وہ محسوس کر رہے تھے کہ جس لوگوں کو روکوڑی میں خریدا جا سکتا ہے ان میں لیوین نے خود ان کو بھی شامل کر لیا ہے۔ لیوین کا جوش میں آنا انہیں بچے دل سے اچھا لگا تھا۔ "تم کس پر غصہ کر رہے ہو؟ حالانکہ تم وردسکی کے بارے میں جو کچھ کہہ رہے ہو اس میں سے بہت کچھ سچ نہیں ہے لیکن میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں۔ میں تو تم سے سیدھے سیدھے کہتا ہوں کہ اگر تمہاری جگہ میں ہوتا تو میرے ساتھ ماسکو چلا ہوتا۔"

"نہیں' مجھے نہیں معلوم کہ تم جانتے ہو یا نہیں لیکن میرے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ میں نے خواہشگاری کی تھی اور جواب میں مجھے انکار ملا تھا اور اب کاتیرینا الکسانڈروونا میرے لئے محض ایک تکلیف دہ اور شرمناک یاد ہیں۔"

"آخر کس لئے؟ یہ تو محض حماقت ہے۔"

"لیکن ہم اس کے بارے میں باتیں نہیں کریں گے۔ تم مہربانی کر کے مجھے معاف کرو اگر میں نے تمہارے ساتھ روکھے پن سے باتیں کیں۔" لیوین نے کہا۔ "اب سب کچھ کہہ چکنے کے بعد وہ پھر ویسے ہی ہو گیا تھا جیسے صبح کو تھا۔ "تم مجھ سے خفا تو نہیں ہو اسٹیپا؟ مہربانی کر کے خفا نہ ہونا۔" اس نے کہا اور مسکرا کر اسٹیپان ارکادیچ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"میرے نہیں' بالکل نہیں' اور خاکسار لئے ہونا۔ میں تو خوش ہوں کہ ہم نے بات صاف کر لی۔ اور یہ ہے نہیں' صبح سویرے کا شکار بھی اچھا ہوتا ہے۔ چلیں نہ ہم لوگ آپ میں بھی کو سودس گا نہیں بلکہ شکار ہی پر سیدھے ریڑے سٹیشن چلا جاؤں گا۔"

"یہ تو بہت ہی اچھا ہے۔"

18

باوجود اس کے کہ وردسکی کی ساری باطنی زندگی اس کے جنون محبت سے لبریز تھی' اس کی ظاہری زندگی معاشرے اور رجمنٹ کے تعلقات اور دلچسپیوں کے پرانے اور عادی (میرے ہی پر بغیر کسی تبدیلی کے اور بلا روک ٹوک چلتی جاری تھی۔ رجمنٹ کی دلچسپیوں کو وردسکی کی زندگی میں اہم مقام حاصل تھا اس لئے بھی کہ اسے اپنی رجمنٹ سے محبت تھی اور اس لئے بھی کہ رجمنٹ میں لوگ اس سے محبت کرتے تھے۔ رجمنٹ میں لوگ وردسکی سے صرف محبت ہی نہیں بلکہ اس کا احترام اور اس پر فخر بھی کرتے تھے' فخر اس لئے کرتے تھے کہ یہ شخص' باوجود اس کے کہ بہت ہی مالدار تھا' بہت اچھی تعلیم اور صلاحیت رکھتا تھا' جس کے سامنے ہر قسم کی کامیابی کے راستے کھلے تھے' باوجود اس کے جوانی میں بھی اور حکمت و دانشوری میں بھی' من سب کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا اور زندگی کی ساری دلچسپیوں میں سب سے زیادہ رجمنٹ کے مفادات اور رفاقت کو عزیز رکھتا تھا۔ وردسکی اپنے بارے میں اپنے ساتھیوں کی اس رائے کو جانتا تھا۔ اور اس کے علاوہ کہ وہ اس زندگی کو پسند کرتا تھا یہ بھی محسوس کرتا تھا کہ اس کے بارے میں یہ رائے قائم کی گئی تھی اس کو برقرار رکھنا اس کا فرض ہے۔

یہ تو کہنے کی ضرورت ہی نہیں کہ اس نے اپنے ساتھیوں میں سے کسی سے بھی اپنی محبت کے بارے میں بات نہیں کی' شراب کی بدمست محفلوں میں بھی اس کے منہ سے اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں نکلا (ویسے وہ کبھی نشے میں اتنا دھت بھی نہ ہوتا تھا کہ اسے اپنے اوپر قابو نہ رہ جائے) اور وہ اپنے ان لاپرواساتھیوں کا بھی سختی سے رد کر دیتا تھا جو اس تعلق کی طرف اشارہ کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اس کے باوجود کہ اس کی محبت کے بارے میں پورے شہر کو معلوم تھا — سب لوگ کم و بیش محبت کے ساتھ کار۔ خینا سے اس کے تعلق کے بارے میں قیاس کر چکے تھے — زیادہ تر نوجوان اس سے اسی بات پر رشک کرتے تھے جو اس کی محبت میں سب سے دشوار چیز تھی — کارسین کی اعلیٰ حیثیت پر اور اس لئے معاشرے کے لئے اس تعلق کی نمائشی اہمیت پر۔

زیادہ تر نوجوان عورتیں جو آنا سے رشک کرتی تھیں اور جو بدنوں سے اس بات سے عاجز تھیں کہ انہیں بڑی پاکباز کہا جاتا تھا' اس بات پر خوش تھیں کہ انہوں نے تو پہلے ہی سے بھانپ لیا تھا اور وہ صرف معاشرے کی رائے میں تبدیلی کی تائید کا انتظار کر رہی تھیں تاکہ اپنی حقارت کے پورے وزن کے ساتھ ان پر ٹوٹ پڑیں۔ ان عورتوں نے کیچڑ کے وہ لوندے ابھی سے تیار کر لئے تھے جو وقت آنے پر وہ سب ان پر پھینکنے والی

تھیں۔ بڑی عمر کے اور اعلیٰ حیثیت کے لوگوں میں سے زیادہ تر معاشرے میں اس رسوائی سے ناخوش تھے جو ہوتا ہو رہی تھی۔

وردھنگی کی ماں کو جب اس کے تعلق کے بارے میں معلوم ہوا تو شروع میں تو وہ خوش تھیں اس لئے کہ ان کی سمجھ کے مطابق ہونہار نوجوان کو کوئی بھی چیز اس درجہ نہیں نکھارتی سنوارتی تھی جیسے کہ اعلیٰ معاشرے میں ایک تعلق' اور اس لئے بھی کہ کار۔ستینا بھی' جو انہیں اپنے بیٹے کے بارے میں اتنی باتیں کرتے رہنے کی وجہ سے اس قدر پسند آئی تھیں' بہرحال ویسی ہی تھیں جیسی 'کاؤنٹس وردنکایا کی سمجھ میں 'ساری خوبصورت اور مہذب عورتیں ہوتی ہیں۔ لیکن کچھ دنوں پہلے انہیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے نے ایک بجوزہ عہدے سے جو اس کی فوجی زندگی کے لئے بہت اہم ہوتا' صرف اس لئے انکار کر دیا تھا کہ وہ رجمنٹ ہی میں رہے جہاں وہ کار۔ستینا سے مل سکتا تھا۔ انہیں یہ بھی معلوم ہوا کہ اس انکار کی وجہ سے اعلیٰ عہدوں کے لوگ وردھنگی سے ناخوش ہیں۔ تب کاؤنٹس وردنکایا نے اپنی رائے بدل دی۔ انہیں یہ بات بھی پسند نہیں آئی کہ جس حد تک انہیں معلوم ہوا تھا' یہ ویسا نامبارک' پروقار معاشرے والا تعلق بھی نہ تھا جس کی انہوں نے تائید و توثیق کر دی ہوتی' بلکہ یہ تو کسی قسم کا انتہائی نااہل کاؤنٹر تھا (22) کا جیسا جنون محبت تھا' جیسا کہ لوگوں نے انہیں بتایا تھا' جو وردھنگی کو عاقبت پر آمادہ کر سکتا تھا۔ وہ وردھنگی سے اس وقت سے نہ ملی تھیں جب وہ اسکو سے غیر متوقع طور پر چلا گیا تھا اور انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کے توسط سے یہ معاملہ کیا کہ وہ آکران سے ملے۔

بڑے بھائی بھی اسی طرح پھولنے سے ناخوش تھے۔ وہ یہ تخصیص نہیں کرتے تھے کہ کیسی تھی یہ محبت' گہری کہ معمولی' جنونی یا سرسری' بداخلاق یا باخلاق (وہ خود بچے والے تھے پھر بھی ایک ناچنے والی کو رکھے ہوئے تھے' اس لئے وہ اس معاملے میں رواداری برتتے تھے) لیکن وہ جانتے تھے کہ یہ محبت ان لوگوں کو پسند نہیں تھی جنہیں پسند ہونی چاہئے تھی۔ اس لئے وہ بھی بھائی کے برتاؤ کی تائید نہیں کرتے تھے۔

فوجی ملازمت اور معاشرے کی معمولیتوں کے علاوہ وردھنگی کی ایک اور بھی معمولیت تھی — گھوڑے جن کا وہ پرجوش شیدائی تھا۔

اسی سال افسروں کی ایک اسٹیپل چیز گھڑدوڑ ہونے والی تھی۔ وردھنگی نے مقابلے میں شریک ہونے کے لئے اپنا نام لکھوا دیا تھا اور اچھی نسل کی ایک انگلستانی گھوڑی بھی خریدلی اور اپنی محبت کے باوجود وہ آکھ بند کا انتظار بڑی شدت سے لیکن ضبط کے ساتھ کر رہا تھا۔

یہ دونوں جذبے ایک دوسرے میں مخل نہیں ہوتے تھے۔ برعکس اس کے اسے ایک ایسی معمولیت اور دل لگاؤ کی صورت تھی جو اس کی محبت سے آزاد ہو' جس میں وہ تازہ دم ہو سکے اور اپنے بہت ہی پریشان کن تاثرات سے آرام حاصل کر سکے۔

19

کراسنوے سیلو (23) میں جس دن دوڑیں ہونے والی تھیں اس دن وردھنگی اپنے معمول سے پہلے ہی بیت اسٹیک کھانے کے لئے افسروں کے میس میں آیا۔ اس کو کھانے پینے میں بہت سختی کے ساتھ اپنے اوپر جبر کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ اس کا وزن بالکل مقررہ ساڑھے چار پود کے برابر تھا۔ لیکن اس کا خیال رکھنا ضروری تھا کہ اب اور وزن نہ بڑھے اس لئے وہ میٹھی اور سادے دار چیزوں سے پرہیز کرتا تھا۔ وہ سفید

سکٹ پر کھلے بٹنوں کا کوٹ پہنے ہوئے اپنی کہنیاں میز پر ٹکائے بیٹھا تھا۔ بیت اسٹیک کا انتظار کرتے ہوئے وہ ایک فرانسیسی ناول کو پڑھنے لگا جو پلیٹ پر کھلا رکھا تھا۔ وہ کتاب کو صرف اس لئے دیکھ رہا تھا کہ آنے جانے والے افسروں سے باتیں نہ کرنی پڑیں اور وہ سوچ سکے۔

وہ یہ سوچ رہا تھا کہ آج گھڑدوڑ کے بعد آنا نے اس سے ملنے کا وعدہ کیا تھا لیکن وہ اس سے تین دن سے نہیں ملا تھا اور چونکہ ان کے شوہر دیس سے واپس آگئے تھے اس لئے اسے پتہ نہیں تھا کہ آج ملاقات ممکن ہو گی یا نہیں اور اسے یہ بھی پتہ نہ تھا کہ اس کا پتہ کیسے چلائے۔ پچھلی بار وہ آنا سے اپنی رشتے کی بہن بیٹسی کے گھر ملنے والے مضافاتی بنگلے میں ملا تھا۔ کار۔ستینا خاندان کے مضافاتی بنگلے میں وہ جہاں تک ہو سکتا تھا کبھی جاتا تھا لیکن وہاں جانا چاہتا تھا اور اس سوال پر غور کر رہا تھا کہ یہ کیسے کیا جائے۔

"ظاہر ہے میں یہ کہہ دوں گا کہ بیٹسی نے مجھے یہ پوچھنے کے لئے بھیجا ہے کہ آنا گھڑدوڑ دیکھنے آئیں گی یا نہیں۔ تو ظاہر ہے کہ میں جاؤں گا" اس نے دل میں فیصلہ کر لیا' کتاب پر سے نظریں اٹھائیں اور انہیں دیکھنے کی خوشی کا تصور کر کے اس کا چہرہ دمک اٹھا۔

"کسی کو میرے گھر بھیجو کہ یہ کہلوا دے کہ تین گھوڑوں والی گاڑی جلدی سے تیار کر دی جائے" اس نے حد۔ستار سے' جو اس کے لئے چاندی کی گرم قاب میں بیت اسٹیک لایا تھا' کہا اور قاب اپنی طرف کھسکا کر کھانے لگا۔

پاس کے بلیرڈ والے کمرے سے گیندوں کے ٹکرانے کی کھٹ کھٹ کی' بات چیت کرنے اور ہنسنے کی آوازیں آ رہی تھیں۔ اندر آنے والے دروازے سے دو افسران داخل ہوئے۔ ایک تو کمزور سا ہلکے پھلکے بدن والا نوجوان تھا جو تھوڑے ہی دن ہوئے کورنٹ میں آیا تھا' دوسرا گہرے سانولی رنگ کا افسر تھا جو ہاتھ میں دستانے پہنے تھا اور جس کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور اندر کو دھنسی ہوئی سی تھیں۔

وردھنگی نے ان دونوں کی طرف نظر اٹھائی اور تیوری چڑھا کر کتاب کو یوں دیکھتے ہوئے جیسے اس نے ان لوگوں کو کبھی نہ دیکھا ہو' ٹیک وقت کھانا اور پڑھنا شروع کر دیا۔

"یہ کیا؟ کام کے لئے اپنے کو مضبوط بنا رہے ہو؟" گہرے سانولے افسر نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ تو تم دیکھ ہی رہے ہو" تیوریاں چڑھا کر' منہ پونچھتے ہوئے اور اس کی طرف دیکھے بغیر وردھنگی نے جواب دیا۔

"اور وزن بڑھ جانے سے ڈرتے نہیں؟" گہرے سانولے افسر نے نوجوان افسر کے لئے کرسی کھسکاتے ہوئے کہا۔

"کیا؟" وردھنگی نے غصے میں کہا اور کراہت کا اظہار کرنے کے انداز میں دانت کوس کر اپنی بھی ہوئی مونچھیں کھا گیا۔

"وزن بڑھ جانے سے ڈرتے نہیں؟"

"ارے سنو' ایک بوتل جیرس دینا ذرا" وردھنگی نے اس کی بات کا جواب دیئے بغیر کہا اور کتاب کو قاب کی دوسری طرف کھسکا کر پڑھنے لگا۔

گہرے سانولے افسر نے شرابوں والا کارڈ اٹھایا اور نوجوان افسر سے مخاطب ہو گیا۔

وہ اسے کارڈ دیتے ہوئے اور اس کے چہرے کو تکتے ہوئے بولا "تم خوبصورت کرک ہم لوگ کیا پئیں۔"

"شاید رائن کی شراب" نوجوان افسر نے جھجک کے ساتھ تلخیوں سے درد شکی کو دیکھتے ہوئے اور اپنی نورس مونچھوں کو انگلیوں سے پکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ یہ دیکھ کر کہ درد شکی ان لوگوں کی طرف نہیں مڑا "نوجوان افسر کھڑا ہو گیا۔

اس نے کہا "چلئے بلیئرڈ روم میں چلتے ہیں۔"

گرد ہ افسروں تابعداری کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور وہ دونوں دروازے کی طرف چل دیئے۔

اسی وقت سوار فوج کا ایک لمبا اور سڈول افسر یاشوین کمرے میں داخل ہوا اور اس نے حقارت کے ساتھ ان دونوں افسروں کو دیکھ کر اوپر ہی اوپر سے کچھ تنظیم کا سا اشارہ کیا اور درد شکی کی طرف چلا گیا۔

"آھا! یہ رہا دوا" اس نے چلا کر کہا اور اپنا بڑا سا ہاتھ اس کے کندھے پر مارا۔ "درد شکی نے غصے میں نظر اٹھائی لیکن فوراً ہی اس کا چہرا اپنی مخصوص ملنساری اور قلبی شفقت سے دمک اٹھا۔

"کچھ داری کی بات ہے ایلیوشا" سوار فوج کے افسر نے بھاری اور فیتی آواز میں کہا۔ "ابھی تھوڑا کھاؤ اور بس ایک چھوٹا گلاس شراب پی لو۔"

"کھانے کو جی نہیں چاہتا۔"

"چاہے ہیں دونوں الگ نہ ہونے والے ساتھی" یاشوین نے مذاق اڑانے کے انداز میں دونوں افسروں کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسی وقت بس کمرے سے نکل ہی رہے تھے۔ اور وہ درد شکی کے پاس بیٹھ گیا۔ وہ سواری کی تنگ برجس پہنے ہوئے تھا اور بیٹھنے کے لئے اسے اپنی ٹانگوں کو گھٹنوں اور کولہوں پر سے نوکیلے زاویے پر موڑنا پڑا اس لئے کہ وہ کرسی کی اونچائی کے حساب سے بہت لمبی تھیں۔ "کل تم کرا سینسکی تھیٹر (24) میں کیوں نہیں آئے؟ تو میدوراہ بالکل بری نہیں تھی۔ کہاں تھے تم؟"

"میں تو میر سکایا کے ہاں دیر تک بیٹھا رہ گیا" درد شکی نے جواب دیا۔

"اوہ!" یاشوین نے کہا۔

یاشوین ہواری اور عیاش اور صرف یہ نہیں کہ ایسا آدمی تھا جس کے کوئی اصول نہ تھے بلکہ وہ میرا خلاقی اصولوں کا آدمی تھا۔ یاشوین رجمنٹ میں درد شکی کا بہترین دوست تھا۔ درد شکی اس سے محبت کرتا تھا اس کی غیر معمولی جسمانی قوت کے لئے بھی جس کو وہ فزوں تر اس طرح ظاہر کرتا تھا کہ قسم کے قسم شراب پی سکتا تھا سونا نہیں تھا اور پھر بھی دیسے کا دیسا ہی رہتا تھا اور اس کی بڑی ذہنی قوت کے لئے جس کا اظہار وہ بڑے افسروں اور ساتھیوں کے ساتھ اپنے تعلقات میں کرتا تھا جس کی وجہ سے لوگ اس سے ڈرتے بھی تھے اور اس کا احترام بھی کرتے تھے اور پھر تاش کے کھیل میں کرتا تھا جو وہ سیدھی ہزار کی بازی لگا کر کھیلتا تھا لیکن وہ کتنی بھی شراب پی چکے کے باوجود ہمیشہ اتنی مہارت اور چستی سے کھیلتا تھا کہ انگریزی کلب (25) کا بہترین کھلاڑی سمجھا جاتا تھا۔ درد شکی اس کا احترام اور اس سے محبت خاص طور سے اس وجہ سے کرتا تھا کہ وہ محسوس کرتا تھا کہ یاشوین اس سے اس کی دولت اور خطاب کی بنا پر نہیں بلکہ خود اس کی ذات سے محبت کرتا تھا۔ اور سبھوں میں بس وہی ایک ایسا شخص تھا جس سے درد شکی اپنے عشق کی بات کرنا چاہ سکتا تھا۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ باوجود اس کے کہ یاشوین بظاہر تو ہر جذبے کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا صرف وہی ایک درد شکی کو ایسا لگتا تھا جو اس زبردست جنون کو سمجھ سکتا تھا جس سے اب اس کی ساری زندگی پر تھی۔ اس کے علاوہ اسے یہ بھی یقین تھا کہ یاشوین کو افواہوں اور رسوائی کی باتوں سے بالکل کوئی خوشی نہیں ہوتی اور وہ اس جذبے کو اسی طرح سمجھتا ہے جیسے سمجھنا چاہئے

"کی وہ جانتا ہے اور اسے یقین ہے کہ یہ محبت مذاق نہیں دل بہلاوا نہیں بلکہ کچھ سنجیدہ تر اور اہم تر چیز ہے۔

درد شکی نے اس سے اپنی محبت کے بارے میں بات کبھی نہ کی تھی لیکن جانتا تھا کہ یاشوین کو سب معلوم ہے اور سب سمجھتا ہے جیسے کہ سمجھنا چاہئے اور اس کی آنکھوں میں یہ دیکھ کر درد شکی کو خوشی ہوتی تھی۔

"آ" ہاں!" اس نے اس بات پر کہا کہ درد شکی کل تو میر سکایا کے ہاں تھا اور اس کی کالی کالی آنکھیں چمک اٹھیں۔ وہ اپنی بائیں طرف کی مونچھ کو اپنی بری عادت کے مطابق منہ میں ٹھونسنے لگا۔

"اور تم نے کل کیا کیا؟ کچھ پیتے؟" درد شکی نے پوچھا۔

"آٹھ ہزار۔ مگر اس میں سے تین کھرے نکلیں ہیں" شاید ہی سے وہ محض۔"

"تب تو تم مجھ پر ہار سکتے ہو" درد شکی نے ہنستے ہوئے کہا۔ (یاشوین نے درد شکی پر بہت بڑی بازی لگائی تھی۔)

"کسی حالت میں نہیں ہاروں گا۔"

"بس ایک تو تین غلط بات ہے"

اور یہ بات چیت شروع ہو گئی کہ آج کی گھڑدوڑ کے بارے میں کیا توقعات کی جا رہی تھیں۔ درد شکی اب بس اسی چیز کے متعلق سوچ سکتا تھا

"چلو" میں ختم کرتا ہوں" درد شکی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف چلا۔ یاشوین بھی کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنی بے انتہا لمبی ٹانگوں اور پیٹھ کو سیدھا کیا۔

"میرے لئے کھانا ابھی بہت جلدی ہو گا لیکن پینا ضروری ہے۔ میں ابھی آتا ہوں۔ اے' شراب دینا" وہ اپنی پرٹ کراؤنڈ کی منشور اور شیشوں کو ہلا دینے والی بھاری آواز میں چلایا۔ "نہیں' رہنے دو" وہ فوراً ہی پھر چلایا۔ "تم گھر جا رہے ہو تو میں بھی تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔"

اور وہ اور درد شکی نکل دیئے۔

20

درد شکی ایک کشادہ اور صاف ستھری لن لینڈی بنگلیا میں مقیم تھا جس کو لکڑی کی دیوار سے دو حصوں میں بانٹ دیا گیا تھا۔ یہاں کیمپ میں بھی پیٹر شکی اسی کے ساتھ رہتا تھا جب درد شکی اور یاشوین بنگلیا میں داخل ہوئے تو پیٹر شکی سو رہا تھا۔

"اٹھو' بس بہت سو چکے" یاشوین نے لکڑی کی دیوار کے دوسری طرف جا کر اور پیٹر شکی کے کندھے جھنجھوڑتے ہوئے کہا جو بستر میں منہ تکیے میں ناک گھسیڑے پڑا تھا۔ اس کے بال بکھرے ہوئے تھے

پیٹر شکی اچانک اچھل کر گھٹنوں کے بل کھڑا ہو گیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"تمہارے بھائی یہاں آئے تھے" اس نے درد شکی سے کہا۔ "انہوں نے مجھے جگا دیا لعنت ہے ان پر اور کہہ گئے ہیں کہ پھر آئیں گے" اور وہ کمبل تان کر پھر سے تکیے پر ڈھے پڑا۔ "جاں چھوڑو میری' یاشوین" اس نے یاشوین پر خفا ہوتے ہوئے کہا جو اس کے اوپر سے کمبل گھسیٹ رہا تھا۔ "ارے چھوڑو بھی!" اس نے کروٹ بدل کر آنکھیں کھول دیں۔ "بہتر یہ ہو گا کہ تم ہمارا ناشتہ یہاں لے آؤ۔ میں کیا یوں منہ کا مزا اتنا خراب ہو رہا ہے کہ۔"

"وارفا پینا سب سے اچھا رہے گا" یاشوین نے اپنی پرٹ دار آواز میں کہا۔ "خیر شکنو' صاحب کے لئے

وارکا اور کھیرے لاؤ" اس نے پکار کر کہا۔ لگ رہا تھا کہ اسے اچھی "از سنڈ" اچھا لگتا ہے۔

"وارکا" تمہارے خیال میں؟ ایں؟" پیٹر تھکی نے آنکھوں کو بچتے اور ملتے ہوئے پوچھا۔ "اور تم بھی گے؟ چلو' ساتھ پیتے ہیں اور وروشکی تم ہو گے؟" پیٹر تھکی نے اٹھتے اور ہاتھوں کے پنجے شیر کی کمال کا کھل پھیلے ہوئے کہا۔

وہ لکڑی کی دیوار کے در میں کھڑا ہو گیا اور ہاتھ اٹھا کر فرانسیسی میں گانے لگا "تو۔۔۔ والا میں تھا ایک بادشاہ' (25) اور وروشکی تم ہو گے؟"

"میری جاں چھوڑو" وروشکی نے خط نگار سے کوٹ لے کر پہنتے ہوئے کہا۔

"یہ کہاں چلے تم؟" اس سے باشوین نے پوچھا۔ "تین گھوڑوں والی گاڑی بھی لگ گئی" اس نے دروازے پر آئی ہوئی گاڑی کو دیکھ کر اضافہ کیا۔

"اصطبل جا رہا ہوں' اور پھر مجھے بریانسکی کے پاس بھی جانا ہے گھوڑوں کے سلسلے میں" وروشکی نے کہا۔

وروشکی نے سچ مچ بریانسکی کے ہاں جانے کا' جو پیٹر ہوف (27) سے دس ورست (28) کے فاصلے پر رہتا تھا' اور اسے گھوڑوں کے لئے رقم لا کر دینے کا وعدہ کیا تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اس کے پاس بھی اسی وقت ہو لے لیکن اس کے ساتھی فوراً ہی سمجھ گئے کہ وہ صرف وہیں نہیں جا رہا ہے۔

پیٹر تھکی نے شراب پینا جاری رکھتے ہوئے آنکھ ماری اور ہونٹوں کو آگے نکال دیا جیسے کہہ رہا ہو "ہاں ہاں جانتے ہیں ہم بریانسکی کون ہے۔"

"بس خیال رکھا کرو یہ ہوا" باشوین نے بس اتنا ہی کہا اور پھر بات ٹالنے کے لئے بولا "اور میرے لائق کیا حال ہے' کوئی خدمت دے رہا ہے؟" اس نے کھڑکی سے باہر گاڑی کے پیچھے والے گھوڑے کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو اس نے وروشکی کے ہاتھ بیچا تھا۔

"فلموا" پیٹر تھکی نے چلا کر وروشکی سے کہا جو باہر نکلنے ہی والا تھا۔ "تمہارے بھائی تمہارے لئے ایک خط اور رقعہ چھوڑ گئے ہیں۔ فلموا کہاں رکھ دیئے؟"

وروشکی ٹھہر گیا۔

"لیکن وہ ہیں کہاں؟"

"ہیں کہاں؟ یہی تو سوال ہے!" پیٹر تھکی نے ناک پر شہادت کی انگلی رکھ کر بڑی متانت کے ساتھ کہا۔

"ارے تاڑ بھی گیا یہ تو فنی ہے!" وروشکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو کل رات تم نے سلگایا نہیں۔ یہیں تھیں ہوں گے۔"

"اچھا اب بک بک بند کرو کہاں ہے وہ خط؟"

"نہیں' سچ کہتا ہوں بھول گیا۔ یا میں نے خواب میں دیکھا تھا؟ فلموا۔ فلموا ارے تو غصہ کیوں کر رہے ہو ارے تم نے چار رتل پی ہوئی جیسے میں نے کل پی تھی تو تم یہ بھی بھول جاتے کہ کہاں پڑے ہو۔ فلموا بھی یاد کرتا ہوں یا"

پیٹر تھکی لکڑی کی دیوار کے ادھر جا کر اب پتلون لیٹ گیا۔

"فلموا ایسے میں لیٹا تھا اور ایسے وہ کھڑے تھے۔ ہاں ہاں۔ یہ رہا وہ خط' اور پیٹر تھکی نے گدے کے نیچے سے خط نکالا جہاں اس نے اسے چھپا دیا تھا۔

وروشکی نے خط اور بھائی کا رقعہ لے لیا یہ وہی تھا جس کی اسے توقع تھی۔۔۔ ہاں کاغذ جس میں اسوں نے ڈالا تھا کہ وہ ان کے پاس گیا نہیں' اور بھائی کا رقعہ جس میں لکھا تھا کہ بات کرنا ضروری ہے۔ وروشکی جانتا تھا کہ یہ سب اسی ایک معاملے کے بارے میں ہے۔ "انہیں اس سے کیا سروکار؟" وروشکی نے سوچا اور خط کو موڑ توڑ کر کوٹ کے بٹنوں کے درمیان پھنسا لیا کہ راستے میں غور سے پڑھے گا۔ بگھیا کی رکھوالی میں اس کی ملاقات دو افسروں سے ہو گئی' ایک تو اسی کی رجمنٹ کا تھا لیکن دوسرا کسی اور رجمنٹ کا تھا۔

وروشکی کا گھر پیشہ سارے افسروں کا اڈا بنا تھا۔

"کدھر؟"

"کام ہے' پیٹر ہوف جا رہا ہوں۔"

"اور گھوڑی اڈار سکے سلے (29) سے آئی؟"

"ہاں آئی ہے' کمر میں نے ابھی دیکھا نہیں۔"

"کہتے ہیں کہ کل تین گھوڑا گاڑیاں ٹکرا گئیں۔"

"بیکار کی باتیں' اگر آپ اس کچیڑ میں مدد دیں گے کیسے؟" دوسرے افسر نے کہا۔

"یہ آ گئے مجھے بچانے والے!" پیٹر تھکی نے آنے والے افسروں کو دیکھ کر کہا۔ اس کے سامنے اردلی کشتی میں وارکا اور کھیرے لئے ہوئے کھڑا تھا۔ "یہ باشوین نے مجھ سے پینے کو کہا ہے تاکہ تازہ دم ہو جاؤں۔"

"ارے یار! تم نے کل ہی برا حال کر دیا تھا" آنے والوں میں سے ایک نے کہا "ساری رات سونے نہیں دیا۔"

"نہیں مگر کیسے ہم نے ختم کیا!" پیٹر تھکی بیان کر رہا تھا "وہ کلوب چھت کے اوپر لیٹ گیا اور کہنے لگا کہ اس کا جی اداس ہے۔ میں نے کہا "سو سیتی بجاتے ہیں' جلوس جنازہ کا کورچ!' وہ جلوس جنازہ کا کورچ سنتے ہی وہیں چھت کے اوپر سو گیا۔"

"تو پھر کیا چلی جائے؟" اس نے جام ہاتھ میں لئے لئے بھویں سکیڑ کر کہا۔

"نہ' بیئر دار کا تو ضرور' اور بعد کو سیلتزری پانی اور بہت سا لیمو" باشوین نے کہا۔ وہ پیٹر تھکی کے پاس ہی ایسے کھڑا تھا جیسے ہاں بچے کے پاس کھڑی ہوئی بچے سے دوا پی جانے کو کہہ رہی ہو "اور پھر تھوڑی سی شاہین۔۔۔ بس ایک بوتل۔"

"سب سے بہتر ہے کچھ ہلکی سی بات۔۔۔ وروشکی ٹھہر جاؤ' پیتے ہیں ذرا۔۔۔"

"نہیں' اور اب حضرات' آج میں پی نہیں رہا ہوں۔"

"کیوں' وزن جم جائے گا؟ ہو ہم اکیلے ہی پئیں گے۔ سیلتزری پانی لاؤ اور لیمو۔"

"وروشکی!" کسی نے اس وقت آواز دی جب وہ راہداری میں نکل آیا تھا۔

"کیا ہے؟"

"تم بل کٹوا لیتے نہیں تو وہ بہت بھاری ہو رہے ہیں' خاص طور سے چندیا پر۔"

وروشکی واقعی وقت سے پہلے ہی گنجا ہونے لگا تھا۔ وہ خوشدلی سے ہنس پڑا اور اس کی جمی ہوئی بتیسی نظر آ گئی۔ اس نے ٹوپی کھسکا کر چندیا پر کر لی اور باہر آ کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔

"اصطبل چلو!" اس نے کہا اور خط پڑھنے کے لئے نکال لئے لیکن پھر اس نے رائے بدل دی تاکہ گھوڑی

کا مسابقہ کرنے تک اس کا دھیان نہ بٹے۔" ہجوم کو۔"

۱۲

عارضی اصطبل، تختوں سے بنایا ہوا ادھارا" ریس کورس کے پاس ہی بنایا گیا تھا اور وہیں کل اس کی گھوڑی لائی گئی ہوگی۔ اس نے ابھی تک اس کو نہ دیکھا تھا۔ پچھلے دنوں میں وہ خود گھوڑی کو مشق کرانے نہیں لے گیا تھا بلکہ اس نے اسے نریندر کے سپرد کر دیا تھا اور اب وہ قطعی طور پر نہیں جانتا تھا کہ اس کی گھوڑی یہاں کس حالت میں پہنچی اور کیسی تھی۔ وہ اپنی گاڑی سے نکلا ہی تھا کہ اس کے سائیس نے دور ہی سے اس کی گاڑی کو پہچان کر نریندر کو آواز دی۔ ایک سوکھا سا انگریز، فل بوٹ اور پھولی جیکٹ پہنے، بس گھوڑی کے نیچے پتلی دار ٹانگ رکھے، سواروں کی بھونڈی چال چلتا کھٹیاں باہر کو نکالے اور جھومتا ہوا سا اس کی طرف لپکا۔

"تو فرد فرد کیسی ہے؟" درد شکی نے انگریزی میں پوچھا۔

"آل رائٹ، سر" — سب ٹھیک ہے جناب عالی — انگریز کی آواز کہیں حلق کے اندر ہی اندر رسائی دی۔ "بہتر یہ ہے کہ آپ نہ جائیں" اس نے ہیٹ اٹھاتے ہوئے اضافہ کیا۔ "میں نے چھپکا چڑھایا ہے اور گھوڑی بدک رہی ہے۔ نہ جانا ہی بہتر ہوگا اس سے گھوڑی کو یہاں ہونا ہے۔"

"نہیں میں جاؤں گا۔ ایک نظر دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔"

"چلئے" اسی طرح منہ کھولے بلیو ہوں سٹیئر کرا انگریز نے کہا اور گھٹیاں باہر نکالتا ہوا اپنی اپرائی ہل کھاتی ہوئی چال میں آگے آگے چلا۔

وہ لکڑی کے اصطبل کے سامنے والے پھاٹک سے محل میں آ گئے۔ ڈیوٹی والا سپاہی اور ان سائیس کا سلام کوٹ پہنے اور ہاتھ میں بھاڑو لئے ہوئے انہیں سلام اور ان کے پیچھے پیچھے ہو لیا۔ اصطبل میں اپنے اپنے تھان پر پانچ گھوڑے کھڑے تھے اور درد شکی جانتا تھا کہ یہیں اس کا خاص حریف تھوتین کا اونچا سفید رنگ گھوڑا تاز بھی آج لایا گیا ہوگا اور کھڑا ہوگا۔ اپنی گھوڑی سے بھی زیادہ درد شکی گھوڑا تاز کو دیکھنا چاہتا تھا جسے اس نے پہلے نہ دیکھا تھا۔ لیکن درد شکی جانتا تھا کہ گھوڑوں کے آداب کے مطابق نہ صرف یہ کہ اسے دیکھنا نہ چاہئے بلکہ اس کے بارے میں کچھ بھی کہنا بھی بدتمیزی ہوگی۔ جب وہ راہداری میں جا رہا تھا تو اس نے بائیں طرف کے دوسرے تھان کے دروازے کھلوں دیئے اور درد شکی نے ایک بہت بڑا سرخ رنگ گھوڑا اور اس کے سفید پاؤں دیکھے۔ سو جان گیا کہ یہ گلادیاتر ہے لیکن ایک ایسے شخص کے احساس کے ساتھ جو دوسرے کے کھلے ہوئے منہ سے منہ موڑ لیتا ہے، اس نے آنکھیں دوسری طرف کر لیں اور فرد فرد کے تھان کے پاس آ گیا۔

"یہاں دو گھوڑا ہے... ماک... مجھ سے یہ نام کبھی ادا ہی نہیں ہوتا" انگریز نے پیچھے کو منہ کر کے بڑی سی گندے ناخن والی انگلی سے گلادیاتر کے تھان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تھوتین کا؟ ہاں وہ میرے ایک سنجیدہ حریف ہیں" درد شکی نے کہا۔

"اگر اس پر آپ سواری کرتے ہوتے تو میں آپ پر بازی لگاتا۔"

"فرد فرد زیادہ جوشیلی ہے، وہ زیادہ طاقتور ہے" درد شکی نے اپنی شہسواری کی تعریف پر مسکراتے ہوئے کہا۔

"اشیل چیز میں سوار اسمارٹ شہسواری اور پلک کا ہوتا ہے" انگریز نے کہا۔

"پلک" یعنی توانائی اور جسارت۔ درد شکی اپنے آپ میں نہ صرف یہ کہ کافی محسوس کرتا تھا بلکہ جو زیادہ بہادر تھی اسے یقین تھا کہ اس سے زیادہ "پلک" دنیا میں اور کسی کے ہو ہی نہیں سکتی

"اور آپ کو یہ یقین ہے کہ اور زیادہ توانائی کی ضرورت نہ تھی؟"

"کوئی ضرورت نہیں" انگریز نے جواب دیا۔ "معمولی کر کے زور سے باتیں نہ کیجئے۔ گھوڑی پریشان ہو رہی ہے" اس نے بند تھان کی طرف سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ سو لوگ اسی کے سامنے کھڑے تھے اور اندر سے اصطبل پر کھٹکھٹ سہارنے کی آواز آ رہی تھی۔

اس نے دروازہ کھلا اور درد شکی تھان میں داخل ہو گیا جس میں بس ایک روشندان سے ہلکی ہلکی روشنی آ رہی تھی۔ تھان میں ایک جیتا گھوڑی کھڑی تھی جس کے تھوتھن پر چھپکا بندھا تھا اور جو تازہ بھوسے پر سہار رہی تھی۔ دھندلی روشنی میں تھان پر نظر ڈال کر درد شکی نے ایک بار پھر خود بخود ایک ہی نظر میں اپنی پسندیدہ ترین گھوڑی کے سارے خدوخال دیکھ لئے۔ فرد فرد درمیانہ قد کی گھوڑی تھی اور نریندر کے حساب سے بالکل بے نقص نہ تھی۔ وہ بڑی پتلی ہڈیوں والی تھی۔ اس کا سینہ حالانکہ آگے کو خاصا نکلا ہوا تھا مگر تنگ تھا۔ پچھلے ذرا سے گاؤدم سے ہو جاتے تھے اور اگلے اور اس سے بھی زیادہ پچھلے پاؤں میں نمایاں خم تھا۔ اگلے اور پچھلے پاؤں کی پنڈلیاں خاص طور سے مضبوط نہ تھیں۔ البتہ زین کے نیچے گھوڑی بہت چوڑی تھی اور بات اب مشق کے دوران میں بوجھ پست جانے کی وجہ سے خاص طور سے اور اگلے میں آتی تھی۔ سامنے سے دیکھنے پر اس کے اگلے پاؤں کی پنڈلی کی ہڈیاں انگلی سے سونی نہیں لگتی تھیں۔ سامنے پسلیوں کے وہ ساری کی ساری ایسی لگتی تھی جیسے اسے پہلو سے دبا دیا گیا ہو اور گہرائی میں کھینچ دیا ہو۔ لیکن اس میں اچھی درمیانے کی ایک طبلی تھی جو ساری خامیوں کو بھلا دینے پر مجبور کر دیتی تھی۔ یہ طبلی تھی طون "وہ طون جس کے بارے میں انگریزی میں کہا جاتا ہے کہ ہوتا ہے۔ نسوں کے جال کے نیچے سے نمایاں طور پر ابھری ہوئی پٹھلیاں، سینہ پر کھلی ہوئی، بھرپور چھاتی ہوئی تھیں اور اعضا بھی پتلی جلد چڑھی تھی، ہڈیوں ہی کی طرح مضبوط لگ رہی تھیں۔ ابھری ہوئی چمکتی آنکھوں والی اس کا رنگا بتا تھا جس کے ناک کے بانسے سے نتھنوں تک چوڑا ہوتا کیا تھا اور نتھنوں کی اندرونی نرم جھلی سے لوں چھلکا پڑتا تھا۔ اس کے سارے ڈیل ڈول میں اور خاص طور سے اس کے سر میں ایک پرعزم توانائی اور اس کے ساتھ ہی بڑی شفقت کا تاثر تھا۔ وہ ان جانوروں میں سے تھی جو لگتا ہے کہ بات صرف اس لئے نہیں کرتے کہ ان کے منہ کی میکانیکی ساخت ایسی ہے جو انہیں بولنے کی اجازت ہی نہیں دیتی۔

کم سے کم درد شکی کو تو لگتا تھا کہ وہ اسے دیکھ کر اس وقت ہم کچھ محسوس کر رہا تھا وہ سب وہ سمجھ رہی تھی۔

درد شکی جیسے ہی اس کی طرف بڑھا اس نے بڑی گہری سانس لی اور اپنی ابھری ہوئی آنکھوں کو یوں اٹھا کہ سفیدی پر خون اتر آیا۔ اس نے تھان کے دوسرے سرے سے ان دونوں کو دیکھا جو اندر آئے تھے، اس کے تھنے پھڑکنے لگے اور وہ کھڑے کھڑے اپنے پاؤں بدلنے لگی۔

"دیکھ رہے ہیں آپ، کس قدر پریشان ہے وہ" انگریز نے کہا۔

"ارے میری پیاری، میری پیاری" درد شکی نے گھوڑی کے پاس جاتے ہوئے اور اسے پچکارتے ہوئے کہا۔

لیکن جیسے جیسے وہ قریب ہوتا گیا ویسے ویسے گھوڑی زیادہ بے چین ہوتی گئی۔ بس جب وہ اس کے سر کے پاس پہنچ گیا تب وہ اچانک شانت ہو گئی اور اس کی ہلکی اور نرم جلد کے نیچے پٹھلیاں تھرکنے لگیں۔ درد شکی نے

اس کی مضبوط گردن پر ہاتھ پھیرا اور دھاری دار بال پر سے ایال کی ایک لٹ کو درست کیا اور دوسری طرف چلی گئی تھی اور اپنا منہ اس کے نتھنوں کے پاس لایا ہوا اڑتی ہوئی چمکارڈ کے پروں کی طرح پھیلے ہوئے تھے۔ اس نے اپنے مڑے ہوئے نتھنوں سے زور سے سانس بھری اور نکالی' جھرجھری سی لی اور اپنی ایک کنوتی کھڑی کر کے ورد شکی کی طرف مضبوط سیاہ ہونٹ بڑھائے جیسے اس کی آستین کو پکڑنا چاہتی ہو۔ لیکن اسے بڑھتے ہوئے چھینکے کا خیال آیا اور اس نے اسے ہلا کر اپنی تین ٹانگوں سے بھر پور دبے زمین پر ٹاپ کرنا شروع کر دیا۔

"پریشان مت ہو' پیاری' پریشان مت ہو" ورد شکی نے اس کے پیچھے پر ایک ہاتھ اور ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا اور اس پر مسرت جانکاری کے ساتھ تھان سے باہر نکل آیا کہ گھوڑی بہترین حالت میں ہے۔

گھوڑی کا ذہنی ہیجان ورد شکی پر بھی طاری ہو گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ گھوڑی کی طرح اس کے دل میں بھی خون موجیں مار رہا ہے اور اس کا بھی حرکت میں آنے کا آنات کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اسے ڈر بھی لگ رہا تھا اور وہ خوش بھی تھا۔

اس نے انگریز سے کہا "تو ٹھیک ہے' میں سب تمہارے اوپر چھوڑتا ہوں' تم لوگ چھ بجے اپنی جگہ پر رہنا۔"

"سب کچھ بالکل ٹھیک ہو گا" انگریز نے کہا۔ "اور آپ کہاں جا رہے ہیں' ہی لارڈ؟" اس نے پوچھا اور غیر متوقع طور پر یہ انداز تخاطب "ہی لارڈ" استعمال کیا جو وہ تقریباً کبھی نہیں کرتا تھا۔

ورد شکی نے حیرت کے ساتھ سر اٹھایا اور جیسا کہ وہی کر سکتا تھا' انگریز کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر نہیں بلکہ اس کے ماتھے پر نظریں گڑ کر دیکھا اور اس کے سوال کی جرات پر تعجب کا اظہار کیا۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ انگریز نے یہ سوال اس لئے کیا تھا کہ اس وقت وہ اس کو مالک نہیں بلکہ جاکی کی طرح دیکھ رہا تھا' اس نے جواب دیا:

"مجھے بوڑھی کے پاس جانا ہے اور گھنٹے بھر بعد میں گھر آ جاؤں گا۔"

"کتنی بار آج لوگ مجھ سے یہ سوال کر چکے ہیں!" اس نے دل میں سوچا' اور اس کا چہرہ مسخ ہو گیا' اور اس کے ساتھ کم ہی ہوتا تھا۔ انگریز نے اسے غور سے دیکھا۔ اور جیسے وہ جان گیا ہو کہ ورد شکی' ہاں جا رہا تھا' اس نے اضافہ کیا:

"دوڑ سے پہلے سب سے ضروری ہے پر سکون رہنا' کسی چیز سے پریشان نہ ہونے گا اور کسی بات پر جھنجلائیے گا نہیں۔"

"آل رائٹ" مسکراتے ہوئے ورد شکی نے جواب دیا اور اچھل کر گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس نے پیٹر ہوف چلنے کا حکم دیا۔

وہ مشکل سے چند ہی قدم گیا ہو گا کہ بادل' جو صبح ہی سے بارش کی دھمکی دے رہے تھے' پھٹے اور زور دار سے برس پڑے۔

"یہ تو برا ہے!" ورد شکی نے گاڑی کا ہڈ اٹھاتے ہوئے سوچا "کیچڑ تو ویسے ہی تھی اب تو بالکل دلدل ہو جائے گا۔" بند گاڑی کی تنہائی میں بیٹھے بیٹھے اس نے ماں کا خط اور بھائی کا رقعہ نکالا اور انہیں پڑھا۔

ہاں' یہ سب وہی تھا' بالکل وہی۔ سارے لوگوں کو' اس کی ماں کو' اس کے بھائی کو' سبھوں کو اس کے دل معاملے میں مداخلت کرنا ضروری معلوم ہوتا تھا۔ اس مداخلت پر اس کے دل میں خصومت پیدا ہوا۔ حالانکہ اس ہذیانے کا تجربہ اسے بہت ہی کم ہوا تھا۔ "ان لوگوں سے کیا مطلب؟ میرے بارے میں فکر مند ہونے کو ہر ایک شخص کیوں اپنا فرض سمجھتا ہے؟ اور کیوں سب کے سب میرے پیچھے پڑے ہوئے ہیں؟ اس لئے کہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ تو کوئی ایسی چیز ہے جسے وہ سمجھ نہیں سکتے۔ اگر یہ اعلیٰ سوسائٹی کا معمولی تعلق ہوتا تو یہ لوگ مجھے تھکن سے رہنے دیتے۔ یہ لوگ محسوس کرتے ہیں کہ یہ تو کچھ دوسری ہی چیز ہے' کہ یہ کھلواڑ نہیں ہے' یہ عورت مجھے زندگی سے بھی زیادہ عزیز ہے۔ یہ ان کی سمجھ میں نہیں آتا اور اس لئے وہ ناراض ہوتے ہیں۔ ہمارا تعلق کچھ بھی کیوں نہ ہو اور کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے اسے ہم نے بنایا ہے اور ہم اس کی شکایت نہیں کرتے" اس نے کہا اور لفظ "ہم" میں اس نے اپنے کو اور آنا کو حتمی کر لیا "نہیں' یہ لوگ ہمیں ضرور سکھائیں گے کہ ہم کیسے زندگی بسر کریں۔ یہ لوگ اس بات کو سمجھ ہی نہیں سکتے کہ خوشی کیا ہوتی ہے' وہ جانتے ہی نہیں کہ اس جہت کے علاوہ ہمارے لئے سکھ ہے نہ دکھ — زندگی ہی نہیں ہے" اس نے سوچا۔

وہ سارے لوگوں پر مداخلت کرنے کے لئے اسی وجہ سے خفا ہو رہا تھا کہ دل میں وہ بھی محسوس کرتا تھا کہ یہ لوگ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ وہ محسوس کرتا تھا کہ جس جہت نے اس کو آنا کے ساتھ باندھ رکھا تھا وہ کوئی دلچسپ کشش نہ تھی جو گزر جائے گی' جیسے کہ اعلیٰ سوسائٹی کے تعلق گزر جاتے ہیں اور دونوں میں سے کسی کے دل میں بھی طرشکوار یا ناطرشکوار یاد کے علاوہ اس کا اور کوئی اثر نہیں رہ جاتا۔ وہ اپنی اور آنا کی حالت کی ساری اذیت کو' پورے معاشرے کی نظروں میں جس طرح وہ نمایاں تھے اس میں اپنی جہت کو چھپانے' جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے کی ساری مشکل کو محسوس کرتا تھا' اور جھوٹ بولنا' دھوکا دینا' چالاکی کرنا اور سارے وقت دوسروں کے بارے میں سوچتے رہنا ایسی صورت میں جبکہ ان کو ایک بدھن میں باندھنے والا جذبہ اتنا قوی تھا کہ دونوں سوائے اپنی جہت کے دوسری تمام چیزوں کو بھول چکے تھے۔

اسے وہ بار بار ہونے رہنے والے واقعات بہت یاد آئے جب جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا ضروری ہوتا تھا جو اس کی فطرت کے اس قدر منافی تھا۔ اسے خاص طور سے یاد آیا کہ اس نے متعدد بار جھوٹ اور فریب کی ضرورت پر آنا میں شرم کا احساس دیکھا تھا۔ اور اسے اس عجیب احساس کا تجربہ ہوا جو آنا کے ساتھ اس کے تعلق ہونے کے بعد سے اس پر اکثر طاری ہو جاتا تھا' یہ کسی چیز سے شرم کا احساس تھا۔ — اکسیسی الکساندروچ سے' خود اپنے آپ سے' پورے معاشرے سے' یہ وہ اچھی طرح نہیں جانتا تھا۔ لیکن اس عجیب احساس کو وہ ہمیشہ اپنے دل سے نکال دیتا تھا۔ اس وقت بھی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا اور اپنے حالات کے سلسلے کو جاری رکھا۔

"ہاں' وہ پہلے بھی دکھی تھیں لیکن ان میں خودداری تھی اور سکون تھا۔ لیکن اب وہ پر سکون اور پر وقار نہیں رہ سکتیں حالانکہ وہ اس کو ظاہر نہیں کرتیں۔ ہاں' اس صورت حال کو ختم ہونا چاہئے" اس نے دل میں کہا۔

اب پہلی بار اس کے دماغ میں یہ بات صاف طور پر آئی کہ جتنی جلدی ہو سکے اس جھوٹ کو ختم کر دینا ضروری ہے۔ "سب کچھ چھوڑ کے اپنے پیار سمیت کہیں بھاگ جانا چاہئے — بس وہ اور میں" اس نے سوچا

۲۲

تیز بارش دیر تک نہیں چلی اور جب ورد شکی بیچ والے گھوڑے کی سرپٹ دوڑ کے ساتھ' جو دونوں بغلی

گھڑیوں کو ان کے ذرا بھی زور لگائے بغیر کھینچے لئے جا رہا تھا' اپنی منزل پر پہنچا تو سورج پہاڑ کے اوٹ آیا تھا اور شاہراہ کے دونوں طرف کے مضافاتی بنگلوں کی چمنیوں اور باغوں میں لگائم کے پرانے پیڑ بھیگی ترمراہٹ سے رک رہے تھے اور پانی ڈالیوں سے خوشگوار انداز میں ٹپک رہا تھا اور پھلوں پر سے بہہ رہا تھا۔ اب وردشکی یہ نہیں سوچ رہا تھا کہ یہ تیز بارش کیسے ریس کورس کو خراب کر دے گی بلکہ اسے تو وہ اس بات پر خوش تھا کہ غالباً اس بارش کی بدولت وہ گھر ہی پر ہوں گی اور اکیلی' اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ الگسینی الکساندرووچ تھوڑے ہی دن ہوئے پردیس کے جشنوں پر سے واپس آئے ہیں اور ابھی تک پیٹرس برگ سے یہاں نہیں منتقل ہوئے ہیں۔

آنا کو اکیلے پانے کی امید میں وردشکی' جیسا کہ وہ ہمیشہ کرتا تھا تاکہ اس کی طرف لوگوں کی توجہ نہ مبذول ہو' پل پار کرنے سے پہلے ہی گاڑی سے اتر آیا اور پیدل چلا۔ وہ سڑک کی طرف والی برساتی میں نہیں بلکہ صحن میں سے ہو کر گیا۔

"صاحب آگئے؟" اس نے دالان سے پوچھا۔

"جی نہیں۔ ہم صاحب گھر پر ہیں۔ آپ برساتی کی طرف سے چلے جائیے۔ وہاں لوگ ہیں وہ دروازہ کھول دیں گے" دالان نے جواب دیا۔

"نہیں میں بارش میں ہو کر جاتا ہوں۔"

اور یہ یقین کر کے کہ وہ اکیلی ہیں اور انہیں اچنبھے میں ڈال دینے کی خواہش کے تحت' اس لئے کہ آج اس نے آنے کا وعدہ نہیں کیا تھا اور انہوں نے غالباً سوچا بھی نہ ہوگا کہ وہ گھڑی سے پہلے آئے گا' وہ اپنی سیف کو سنبھالے ہوئے اور ریشمی پگڈنڈی پر' جس کی دونوں طرف پھول لگے تھے' احتیاط کے ساتھ قدم رکھتا ہوا برآمدے کی طرف چلا جو باغ میں آگے کو نکلا ہوا تھا۔ وردشکی اب وہ سب بھول چکا تھا جو اس نے راستے میں اپنی حالت کی ناگواری اور مشکلوں کے بارے میں سوچا تھا۔ وہ صرف ایک بات سوچ رہا تھا کہ بس اب انہیں دیکھے گا' صرف تصور میں نہیں بلکہ جیتی جاگتی' جیسی وہ حقیقت میں ہیں۔ وہ اپنے پورے بچے جما کر' تاکہ آہٹ نہ ہو' برآمدے کے اجلوان زینوں پر چڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک اسے دو بڑی آنکھیں یاد آئیں جو وہ ہمیشہ بھول جاتا تھا اور جو ان کے ساتھ اس کے رشتے کا سب سے اوپری تاک پھلو تھا — ان کا بیٹا اور اس کی سوانح اور — جیسی کہ وہ اسے لگتی تھیں — سعادتمند نگاہیں۔

یہ لڑکا دوسروں سے کہیں زیادہ ان کے رشتے میں رکاوٹ بن جاتا تھا۔ جب وہ موجود ہوتا تو آنا اور وردشکی دونوں ہی نہ صرف یہ کہ ایسی کوئی بات کرنا روا نہ رکھتے تھے جو وہ سمجھوں کے سامنے دہرا نہیں بلکہ وہ اشاروں کنایوں میں بھی ایسی کوئی بات نہ کرتے تھے جسے یہ لڑکا سمجھ سکے۔ انہوں نے اس سلسلے میں کچھ طے نہیں کیا تھا پھر بھی یہ بات خود بخود طے ہو گئی تھی۔ اس بچے کو دھوکا دینے میں وہ خود اپنی توہین محسوس کرتے۔ اس کی موجودگی میں وہ آپس میں واقف کاروں کی طرح باتیں کرتے۔ لیکن اس احتیاط کے باوجود وردشکی اکثر یہ دیکھتا تھا کہ بچہ اسے عورے اس طرح تک رہا ہے جیسے وہ کچھ سمجھ نہ پا رہا ہو اور یہ بچہ اس کے ساتھ ایک عجیب جھجک کے ساتھ پیش آتا تھا۔ اس کے رویے میں ناہمواری رہتی تھی' کبھی شفقت تو کبھی سرد مہری اور شرمیلا پن۔ جیسے یہ بچہ یہ محسوس کرتا ہو کہ اس شخص اور اس کی ماں کے درمیان کوئی اہم رشتہ ہے جس کے معنی وہ سمجھ نہیں سکتا۔

واقعی یہ لڑکا محسوس کرتا تھا کہ وہ اس رشتے کو سمجھ نہیں سکتا اور وہ کوشش کرتا تھا لیکن یہ نہیں سمجھ پاتا تھا کہ اس شخص کے بارے میں وہ کس طرح کے احساسات رکھے۔ احساسات ظاہر ہونے کے بارے میں ایک بچے کی حساسیت کے ساتھ وہ صاف دیکھتا تھا کہ باپ اگور نس' آیا — سبھی وردشکی سے نہ صرف یہ کہ محبت نہ کرتے تھے بلکہ اسے ناگوار اور ڈر کے ساتھ دیکھتے تھے حالانکہ اس کے بارے میں کچھ کہتے نہ تھے اور یہ کہ ماں اسے کم تر دوست کی طرح دیکھتی تھیں۔

"اس کے معنی کیا ہیں؟ وہ ہے کون؟ اس سے کس طرح محبت کرنی چاہئے؟ میں اگر یہ نہیں سمجھتا تو میں قصوروار ہوں یا بیوقوف یا برا لڑکا ہوں" بچہ سوچتا اور اسی سے اس کا وہ آنے والا 'سوالیہ' ایک حد تک سامعانہ تاثر' جھجک اور ناہمواری پیدا ہوتی جس سے وردشکی کو اتنی الجھن ہوتی تھی۔ اس بچے کی موجودگی سے ہمیشہ اور مسلسل وردشکی میں بدوجہ خفگی کا وہ عجیب احساس پیدا ہوتا تھا جو اسے پچھلے دنوں لگا رہتا تھا۔ اس بچے کی موجودگی سے وردشکی اور آنا دونوں ہی محسوس کرتے جیسا کہ وہ سمندری سیاح اپنے دل میں محسوس کرتا ہے جو اپنے قطب نما میں دیکھتا ہے کہ جس سمت میں وہ تیزی سے جا رہا ہے وہ اس کی مقررہ سمت سے بالکل ہی الگ ہے لیکن حرکت کو روک دینا اس کے بس میں نہیں ہے کہ ہر لحہ اسے مقررہ سمت سے دور تر لیتی کرتا جا رہا ہے اور اس گمراہی کا اعتراف کرنا ویسا ہی ہے جیسے اپنی بربادی کا اعتراف کرنا۔

بچہ زندگی کے بارے میں اپنے بھولے بھالے رادیہ نظر کی بنا پر وہ قطب نما تھا جو انہیں یہ دکھاتا تھا کہ وہ کس درجہ اس سب سے دور پڑے ہیں جسے وہ جانتے تھے لیکن جانا نہیں چاہتے تھے۔

اس بار سرخ ڈاگھر نہیں تھا۔ وہ بالکل اکیلی برآمدے میں جھکی تھیں اور بچے کی واپسی کا انتظار کر رہی تھیں جو ٹہلنے کے لئے گیا تھا اور بارش میں پھنس گیا تھا۔ انہوں نے ایک نوکر اور ایک خادمہ کو اسے ڈھونڈنے بھیجا تھا اور جھکی انتظار کر رہی تھیں۔ وہ بہت چوڑی کڑھائی والا سفید لباس پہنے برآمدے کے ایک کونے میں پودوں کی آڑ میں جھکی تھیں اور انہوں نے وردشکی کے آنے کی آہٹ بھی نہیں سنی۔ اپنا سیاہ گھنگھریالے بالوں والا سر جھکائے وہ اپنے ہاتھ کو ایک لمحے کے ہزارویں حصے پر تھامے ہوئے تھیں جو سینے پر رکھا ہوا تھا اور اپنے دونوں خوبصورت ہاتھوں سے' جن میں اس کی جانی پہچانی انگوٹھیاں تھیں' ہزار — کو پکڑے ہوئے تھیں وردشکی کو ان کی قامت' سر' گردن اور ہاتھوں کی خوبصورتی ہمیشہ اتنی غیر متوقع لگتی تھی کہ وہ حیران رہ جاتا تھا وہ رک گیا اور انہیں تحسین آمیز نظروں سے دیکھنے لگا۔ لیکن جیسے ہی اس نے ان سے قریب تر ہونے کے لئے قدم بڑھایا ویسے ہی انہوں نے اس کی قربت کو محسوس کر لیا اور ہزارے کو جھٹکا کر اپنا گرم اور سرخ چہرہ اس کی طرف موڑا۔

"کیا ہوا؟ آپ کو طبیعت ٹھیک نہیں ہے؟" اس نے ان کے پاس آتے ہوئے فرانسیسی میں کہا۔ وہ اس کی طرف تیزی سے لپکنا چاہتا تھا لیکن اسے حیرت ہوئی کہ ہو سکتا ہے کوئی اور — اس نے بالکنی کے دروازے کی طرف دیکھا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا جیسے کہ ہر بار ہو جاتا تھا جب وہ محسوس کرتا کہ اسے ڈرنا اور ادھر ادھر دیکھتے رہنا چاہئے۔

"نہیں' میں بالکل ٹھیک ہوں" انہوں نے کھڑے ہو کر اور اس کے بڑھائے ہوئے ہاتھ کو کس کر دباتے ہوئے کہا۔ "میں تو انتظار نہیں کر رہی تھی۔ تمہارے آنے کا۔"

"لف میرے خدا' کتنے ٹھنڈے ہاتھ ہیں!" اس نے کہا۔

"تم نے تو مجھے ڈرا دیا" انہوں نے کہا۔ "میں اکیلی ہوں اور سرخ ڈاکا انتظار کر رہی ہوں' وہ ٹہلنے گیا

ہے۔ وہ لوگ ادھر ہی سے آئیں گے۔"

لیکن اس کے باوجود کہ وہ پر سکون رہنا چاہتی تھیں ان کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔

"معاف کیجئے گا کہ میں آپکا لیکن میں سارا دن آپ کو دیکھے بغیر نہیں کاٹ سکتا تھا" اس نے ذرا جھجکتی ہ میں اپنی بات جاری رکھی' جیسے وہ ہمیشہ اس وقت بات کرتا تھا جب آپس میں روسی زبان کے ناممکن اور سا "آپ" یا "خطرناک" "تم" سے احتراز کرنا چاہتا تھا۔

"معاف کیا کرنا میں تو اس قدر خوش ہوں کہ"

"لیکن یہ آپ کی طبیعت ناساز ہے' آپ کو بھی ہیں" اس نے ان کے ہاتھ چھوڑے بغیر ان پر جھک کر کہا۔

"آپ کس چیز کے بارے میں سوچ رہی تھیں؟"

"بس اسی ایک چیز کے بارے میں" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

انہوں نے سچ ہی کہا تھا ان سے کبھی' کسی وقت بھی پوچھا جاتا کہ وہ کس چیز کے بارے میں سوچ رہی تھیں تو وہ غلطی کے بغیر جواب دے سکتی تھیں "اسی ایک چیز کے بارے میں" اپنے سکھ کے بارے میں اور اپنے سکھ کے بارے میں۔ ابھی اس وقت وہ اس کے پاس پہنچا تھا اس وقت وہ یہ سوچ رہی تھیں کہ کیوں دو عورتوں کے لئے (مثلاً پیشی کے لئے (وہ تو بیچارج کے ساتھ ان کے معاشرے سے پوشیدہ تعلق کے بارے میں جانتی تھیں) سب کچھ اتنا آسان ہوتا تھا اور ان کے لئے اتنا اذیت ناک؟ آج یہ خیال کئی پہلوؤں سے انہیں خاص طور سے اذیت دے رہا تھا۔ انہوں نے اس سے گذشتہ کے بارے میں پوچھا۔ اس نے ان کے سوالوں کے جواب دیئے اور یہ دیکھ کر کہ وہ پریشان تھیں اس نے ان کا دھیان بٹانے کی کوشش میں بہت ہی سادہ لہجے میں گذشتہ کی تیاری کی تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"بتاؤں کہ۔ بتاؤں؟" وہ اس کی پر سکون اور پر شفقت نظروں کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھیں۔ "وہ اچھا خاصا ہے' اپنی گذشتہ زندگی سے اس قدر کھویا ہوا ہے کہ اس بات کو ویسے نہ سمجھے گا جیسے سمجھنا چاہئے' ہمارے لئے اس واقعے کی جو اہمیت ہے اس کو پوری طرح نہ سمجھے گا۔"

"لیکن آپ نے بتایا نہیں کہ جب میں آیا تھا تو آپ کس چیز کے بارے میں سوچ رہی تھیں" اس نے اپنی بات کا سلسلہ ختم کر کے کہا۔ "بتایئے نہ۔ بتایئے نہ۔ بتایئے نہ"

انہوں نے کوئی جواب نہ دیا اور سر تھوڑا سا جھکا کر اسے بھنوؤں سے اپنی لمبی لمبی پلکوں کی اوٹ میں چمکتی آنکھوں سے دیکھا۔ ان کا ہاتھ' جس میں وہ ایک پنسل توڑ کر لئے کھیل رہی تھیں' کانپ رہا تھا۔ اس نے یہ دیکھا اور اس کے چہرے پر ستاری' غلامانہ وفاداری کا وہ تاثر پیدا ہو گیا جو ان کو اپنا گرویدہ بنا لیتا تھا۔

"میں دیکھ رہا ہوں کہ کوئی بات ہوئی ہے۔ کیا میں یہ جاننے کے بعد ایک منٹ بھی پر سکون رہ سکتا ہوں کہ آپ کو کوئی ایسا غم ہے جسے میں بانٹ سکتا ہوں' خدا کے واسطے!" اس نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں' اگر اس سے اس کی ساری اہمیت کو۔ سمجھا تو میں کبھی اسے معاف نہ کروں گی۔ نہ کہنا ہی بہتر ہے' آرام کی ضرورت کیا ہے؟" انہوں نے اسے اسی طرح دیکھتے ہوئے اور یہ محسوس کرتے ہوئے سوچا کہ پنی سمیت ان کا ہاتھ زیادہ زور دار سے کانپتا جا رہا ہے۔

"خدا کے واسطے!" اس نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر پھر کہا۔

"بتاؤں؟"

"ہاں' ہاں' ہاں۔"

"میں حاملہ ہوں" انہوں نے جھجکتے سے اور رک رک کر کہا۔

ان کے ہاتھ میں جو پنی تھی وہ اور زور زور سے کانپنے لگی لیکن انہوں نے اس کے چہرے پر سے نظریں نہیں ہٹائیں۔ وہ دیکھنا چاہتی تھیں کہ وہ اس اطلاع کو کیسے سکتا ہے۔ اس کا چہرہ بیان کیا' وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن بھر رک گیا۔ اس نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا اور سر جھکا لیا۔ "ہاں' وہ اس واقعے کی ساری اہمیت سمجھ گیا" انہوں نے سوچا اور شکر گزاری کے ساتھ اس کا ہاتھ دبا دیا۔

لیکن ان کا یہ خیال غلط تھا کہ وہ اس خبر کی اہمیت کو اسی طرح سمجھا تھا جیسے وہ خود ایک عورت کی حیثیت سے اسے سمجھتی تھیں۔ یہ خبر سن کر اس نے کسی سے تھرکے اسی عجیب احساس کو' جو اس پر طاری ہو جاتا تھا' اپنے اوپر دس گنا قوت کے ساتھ طاری ہوتے محسوس کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ سمجھ گیا کہ وہ اس جنس کی وہ تمنا کر رہا تھا' جو واقع ہو گیا ہے کہ اب اسے شوہر سے راز رکھنا ممکن ہے اور اب کسی نہ کسی طرح اس غیر قدرتی صورت حال کو جلد ختم کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ اس پر بھی ان کی پیشانی کا بڑھا ہوا۔ اس نے ان کو بہت بھری نامہ اور اداس نظروں سے دیکھا ان کے ہاتھوں کو سہلایا اور طے کر چکنے کے بعد فیصلے کا۔

"ہاں" اس نے ان کے پاس جا کر فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "یہ بچہ ختم نہ ہونا چاہئے۔ میں نے دیکھا تھا کہ آپ نے اور اب ہمارے مقدر کا فیصلہ ہو چکا۔ اس جھوٹ کو" اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا" ختم کرنا ضروری ہے جس میں ہم زندگی بسر کر رہے ہیں۔"

"ختم کر؟ کیسے ختم کرنا ہے؟" کھسیانی" انہوں نے جھجکتے سے کہا۔

اب انہیں سکون ہو گیا تھا اور ان کا چہرہ پر شفقت مسکراہٹ سے دمک اٹھا تھا۔

"شوہر کو بھولنا ہے اور ہمیں اپنی زندگیوں کو ختم کرنا ہے۔"

"وہ تو یوں بھی ختم ہیں" انہوں نے بہت مشکل سے ہونٹ ہلا کر آواز میں کہا۔

"ہاں لیکن پوری طرح سے نہیں پوری طرح سے۔"

"لیکن کیسے؟ کیسی' تم مجھے بتاؤ' کیسے؟" انہوں نے اپنی حالت کی بے چارگی پر تلخی طنز کے ساتھ کہا۔

"کیا اس صورت حال سے نکلنے کا کوئی چارہ ہے؟ کیا میں اپنے شوہر کی بیوی نہیں ہوں؟"

"چارہ تو ہر صورت حال سے نکلنے کا ہوتا ہے۔ اس مسئلہ کا حل ضروری ہوتا ہے" اس نے کہا "جس حالت میں تم رہتی ہو اس سے تو ہر چیز بہتر ہو گی۔ اگر میں دیکھتا ہوں کہ تم کو ہر چیز کے سلسلے میں معاشرے کی وجہ سے" بیٹے کی وجہ سے" شوہر کی وجہ سے کتنی اذیت برداشت کرنی پڑتی ہے۔"

"اف' شوہر کا کر تو نہ کرو" انہوں نے ایک سادہ سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "میں نہیں جانتی میں ان کے بارے میں سوچتی ہی نہیں کہ ان کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔"

"تم سچ نہیں کہہ رہی ہو۔ میں تمہیں جانتا ہوں۔ تم کو ان کے بارے میں بھی اذیت ہوتی ہے"

"اوہ وہ تو جاتے بھی نہیں" انہوں نے کہا اور اچانک ان کے چہرے پر ایک روشن رنگ آ کے گا اس کے گال' ماتھا اور گردن سرخ ہو گئے اور آنکھوں میں شرم کے آنسو بھر آئے "لیکن ہم ان کے بارے میں باتیں نہ کریں گے۔"

23

وردشکی نے پہلے بھی کئی بار کوشش کی تھی' حالانکہ اسنے فیصلہ کن طریقے سے نہیں جتنا کہ اس وقت کہ انہیں اپنی صورت حال پر غور کرنے پر مائل کرے اور ہر بار اسے رائے ریل کی اسی سلیمت اور ہلکے پن کا سامنا کرنا پڑا تھا جس سے انہوں نے اس وقت اس کی گزارش کا جواب دیا تھا۔ جیسے اس میں کوئی ایسی بات تھی جسے وہ خود اپنے لئے واضح نہیں کر سکتی تھیں یا نہیں کرنا چاہتی تھیں' لہٰذا جیسے ہی وہ اس کے بارے میں بات کرنا شروع کرتیں ویسے ہی وہ 'اصلی آنا' کہیں اپنے اندر چلی جاتیں اور کوئی دوسری عورت سامنے آجاتی جو اس کے لئے غیر ہوتی' جس سے وہ محبت نہیں کرتا تھا' بلکہ ورتا تھا اور جو اسے رد کرتی تھی۔ لیکن آج اس نے سب کچھ کہہ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"وہ جانتے ہیں یا نہیں" وردشکی نے اپنے عادی حکم اور پر سکون لہجے میں کہا "وہ جانتے ہیں یا نہیں' ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم تو۔۔۔ آپ اسی طرح نہیں رہ سکتیں' خاص طور سے اب۔"

"تو آپ کے خیال میں کیا کرنا چاہئے؟" انہوں نے اسی طرح ہلکے پن سے مذاق اڑانے کے انداز میں پوچھا' پہلے تو وہ اس بات سے ڈر رہی تھیں کہ وہ ان کے حاملہ ہونے کو کسی لاپروائی اور بے توجہی سے نہ لے لیں' اب وہ جھنجلا رہی تھیں کہ اس نے اس خبر سے یہ نتیجہ اخذ کر لیا کہ کوئی نہ کوئی اقدام کرنا ضروری ہے۔

"ان کو سب کچھ بتانا اور انہیں چھوڑ دینا چاہئے۔"

"بہت اچھا' فرض کر لیتے ہیں کہ میں یہ کر دیتی ہوں۔" انہوں نے کہا۔ "آپ جانتے ہیں کہ اس سے کیا ہو گا؟ میں سب کچھ پہلے ہی سے بتائے دیتی ہوں" اور ان کی آنکھوں میں جن سے منٹ بھر پہلے محبت ٹپکی پڑتی تھی' بدلی کی جھلک پیدا ہو گئی۔۔۔ "اچھا تو آپ دوسرے سے محبت کرتی ہیں اور آپ نے اس سے جارحانہ تعلقات قائم کر لئے؟" (انہوں نے ظاہر کی نقل کی اور لفظ "جارحانہ" پر بالکل اسی طرح زور دیا جیسے ایکسیی الکساندر دوہ کرتے تھے۔) "میں نے آپ کو اس کے مذاق سے بڑھی' کاؤنٹی اور خاندانی نقطہ نظر سے خبردار کر دیا تھا۔ آپ نے میری بات نہیں سنی۔ اب میں اپنے نام کی رسوائی نہیں کرا سکتا" وہ کہنا چاہتی تھیں "اور اپنے بچے کی بھی" لیکن بچے کے بارے میں ان سے مذاق نہ کیا گیا۔۔۔ "اپنے نام کی رسوائی"۔۔۔ اور اسی قسم کی دوسری باتیں" انہوں نے اضافہ کیا۔ "یا ممکن وہ اپنے سرکاری انداز میں وضاحت اور محبت کے ساتھ کہیں گے کہ وہ مجھے چھوڑ نہیں سکتے لیکن رسوائی کو روکنے کے لئے سارے اقدام کریں گے جو ان کے بس میں ہوں گے۔ اور جو کچھ وہ کہیں گے اسے بڑے سکون کے ساتھ' بڑی سلیقہ مندی سے انجام دیں گے۔ تو یہ ہونے والا ہے۔ یہ انسان نہیں ہے بلکہ کوئی مشین ہے" اور جب اسے غصہ آجائے تو بد خصلت مشین" انہوں نے کہا اور اسی وقت انہیں ایکسیی الکساندر دوہ اور ان کے ذلیل ڈول' باتیں کرنے کے انداز اور ان کے کردار کی ساری تفصیلات یاد آگئیں اور انہیں وہ ہر اس چیز کے لئے قصوروار سمجھ رہی تھیں جو ان میں انہیں بری نظر آسکتی تھی اور اس حالیہ قصور کی بنا پر وہ کچھ بھی انہیں معاف نہ کر پا رہی تھیں' جس کی وہ خود ان کے سامنے قصوروار تھیں۔

"لیکن آنا" وردشکی نے قائل کن اور نرم آواز میں انہیں تسلی دینے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "پھر بھی ان سے کہنا تو ضروری ہے" اس کے بعد وہ کچھ اقدام کریں گے اسی کے مطابق ہم عمل کریں گے۔"

"تو کیا ہم بھاگ جائیں گے؟"

"اور نہ کیوں بھاگیں گے؟ مجھے اس کو جاری رکھنے کا تو کوئی امکان نہیں نظر آتا۔ اور اپنے لئے نہیں۔۔۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ دکھ جھیل رہی ہیں۔"

"ہاں بھاگ جائیں گے اور آپ مجھے اپنی رکھیل بنائیں گے؟" انہوں نے غصے میں کہا۔

"آنا!" اس نے نرمی سے ڈانٹنے کے انداز میں ٹوکا۔

"ہاں" انہوں نے اپنی بات جاری رکھی "آپ کی رکھیل بن جاؤں اور سب کچھ برباد ہو جانے دوں۔۔۔"

وہ پھر کہنا چاہتی تھیں "بچے کو" لیکن یہ لفظ ان کی زبان سے نہ نکل سکا۔ وردشکی کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ آنا اور پاکیزہ فطرت رکھتے ہوئے وہ کیسے فریب کی اس صورت حال کو برداشت کر سکتی ہیں اور اس سے نکلنا نہیں چاہتیں۔ وہ قیاس بھی نہ کر سکتا تھا کہ اس کا حاص سبب وہی لفظ "بچا" تھا جو ان کی زبان سے نہ نکل سکا تھا۔ جب وہ بچے کے بارے میں اور آنکھ اس ماں سے اس کے رشتے کے بارے میں سوچتیں جس نے اس کے باپ کو چھوڑ دیا ہو تو اپنی حرکت انہیں اتنی بھیانک لگتی کہ وہ سوچ سمجھ نہیں پاتی تھیں۔ بس عورت کی طرح اپنے آپ کو محض جھوٹی دلیلوں اور فقروں سے یہ تسکین دینے کی کوشش کرتیں کہ سب کچھ ویسے ہی رہے گا جیسے تھا اور اس بھیانک سوال کو وہ بھول جاتیں کہ پیٹے کا کیا ہو گا۔

"میں تم سے درخواست کرتی ہوں' میں تمہاری منت کرتی ہوں" اچانک انہوں نے بالکل دوسرے' پر خلوص اور محبت بھرے لہجے میں کہا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا "کبھی مجھ سے اس کے بارے میں بات نہ کرنا!"

"لیکن آنا۔۔۔"

"کبھی نہیں۔ مجھ پر چھوڑ دو۔ میں جس حالت میں ہوں اس کی ساری ہیبت اور سارے بھیانک پن کو جانتی ہوں' لیکن اس کا فیصلہ کرنا اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھتے ہو۔ مجھ پر چھوڑ دو اور میری بات مانو۔ کبھی مجھ سے اس کے بارے میں بات نہ کرنا۔ وعدہ کرتے ہو مجھ سے تم؟۔ نہیں' نہیں' وعدہ کرو!"

"میں ہمیشہ کا وعدہ کرتا ہوں لیکن میں سکون سے نہیں رہ سکتا خاص طور سے اس کے بعد جو تم نے مجھے بتایا ہے۔ جب میں جانتا ہوں کہ تمہیں پریشان ہو تو میں کیسے سکون سے رہ سکتا ہوں بھلا۔"

"میں؟" انہوں نے دہرایا۔ "ہاں مجھے کبھی کبھی اذیت ہوتی ہے لیکن وہ گزر جائے گی اگر تم مجھ سے کبھی یہ نہ کہو گے تو۔ جب تم مجھ سے اس کے بارے میں بات کرتے ہو تبھی مجھے اس سے اذیت ہوتی ہے۔"

"میں نہیں سمجھتا" اس نے کہا۔

"میں جانتی ہوں" انہوں نے اس کی بات کاٹ دی "کہ تمہاری ایماندار فطرت کے لئے جھوٹ بولنا کتنا مشکل ہے اور مجھے تمہارے اوپر ترس آتا ہے۔ میں اکثر سوچتی ہوں کہ کیسے تم میرے لئے اپنی زندگی ہموار کر سکتے ہو۔"

"میں نے بھی ابھی ابھی یہی سوچا تھا" اس نے کہا "کہ میری خاطر تم سب کو کیسے قربان کر سکتی ہو؟ میں خود کو اس کے لئے کبھی معاف نہیں کر سکتا کہ تم کبھی ہو۔"

"میں دکھی؟" انہوں نے اس کے اور قریب آکر اور محبت کی پر نشاط مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے کہا "میں ایک ایسے بھوکے شخص کی طرح ہوں جسے کھانا دے دیا گیا ہو۔ ہو سکتا ہے اسے سردی لگے' اور کپڑے اس کے پھٹے پرانے ہوں' اور اسے شرم آئے لیکن وہ دکھی نہ ہو گا۔ میں دکھی؟ نہیں' یہ رہا میرا سکھ۔"

انھوں نے اپنے واپس آتے ہوئے بیٹے کی آواز سنی اور جلدی سے برآمدے میں اوھر اوھر نظر ڈال کر وہ چیزی سے اٹھ کھڑی ہوئیں۔ ان کی آنکھوں میں اس کے لئے جانی پہچانی آگ روشن ہو گئی اور پھر تیلے پن کے ساتھ انھوں نے اپنے خوبصورت اگوٹھیوں بھرے ہاتھ اٹھائے' اس کے سر کو اپنے ہاتھوں میں لیا' دیر تک اسے دیکھا اور پھر اپنا چہرہ اور کھلے ہوئے مسکراتے ہوئے ہونٹ قریب لا کر اس کا منہ اور دونوں آنکھیں چوم لیں اور اسے پرے ہٹا دیا۔ وہ چلی جانا چاہتی تھیں لیکن اس نے انھیں روک لیا۔

"کب؟" وہ انھیں بے خودی کے ساتھ دیکھتے ہوئے سرگوشی میں ہڑبڑایا۔

"آج ہی' ایک بجے" انھوں نے سرگوشی میں جواب دیا اور گہری سانس بھر کر اپنے سبک اور تیز قدموں سے چلتی ہوئی بیٹے سے ملنے چلی گئیں۔

سرو ڈاکو بڑے باغ میں بارش نے آیا تھا اور وہ اپنی گایا کے ساتھ باغ کے بیچ کی بینچ میں دبکے بیٹھے تھے۔

"اچھا تو' پھر ملیں گے" انھوں نے دردشکی سے کہا۔ "اب جلدی گھر وہ ضرور پہنچا ہو گا۔ جینی نے وعدہ کیا ہے کہ آکر مجھے لے جائیں گی۔"

دردشکی نے گھڑی پر نظر ڈالی اور تیز تیز چلا گیا۔

24

جب دردشکی نے کارسٹین کے گھر کی باغی میں اپنی گھڑی دیکھی تھی تو وہ اس قدر پریشان تھا اور اپنے خیالوں میں اتنا محو تھا کہ اس نے ڈائل پر سوئیاں تو دیکھیں لیکن اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا بجا ہے۔ وہ شاہراہ پر نکل آیا اور بیچوں میں احتیاط کے ساتھ قدم رکھتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف چلا۔ وہ آہستہ سے اس درجہ پر تھا کہ اس نے یہ سوچا بھی نہیں کہ کیا وقت ہو گیا ہے اور برباشکی کے ہاں جانے کا وقت بھی ہے یا نہیں۔ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اس میں حافظے کی بس ظاہری قوت رہ گئی تھی جو صرف یہ بتاتی تھی کہ بالترتیب کیا کیا کرنا ہے۔ وہ اپنے کوچوان کے پاس آیا' جو لائم کے ایک گھنے پیڑ کے طویل تر ہوتے ہوئے سائے میں اپنے باکس پر بیٹھا اونگھ رہا تھا' پسینے میں تر گھوڑوں کے اوپر منڈلاتے ہوئے پتنگوں کی قطاروں کو خوشی کے ساتھ دیکھا اور کوچوان کو جگا کر اچھل کے گاڑی میں بیٹھ گیا اور اسے برباشکی کے ہاں چلنے کا حکم دیا۔ کوئی سات دو سات جانے کے بعد اسے اتنا ہوش آیا کہ گھڑی دیکھے اور تب اس کی سمجھ میں آیا کہ ساڑھے پانچ بج چکے ہیں اور اسے دیر ہو گئی ہے۔

اس دن کی دوڑیں تھیں — سوار فوج کی دوڑ اس کے بعد افسروں کی دوڑ اور چار درست کی دوڑ اور پھر وہ دوڑ جس میں اس کو حصہ لینا تھا۔ وہ جلدی کر کے اپنی دوڑ کے وقت تک پہنچ سکتا تھا لیکن اگر وہ برباشکی کے ہاں گیا تو بس عین وقت پر پہنچے گا اور اس وقت تک پورا دربار پہنچ چکا ہو گا۔ اور یہ اچھا نہیں تھا۔ لیکن برباشکی سے وہ آنے کا وعدہ کر چکا تھا اس لئے اس نے آگے ہی جانے کا فیصلہ کیا اور کوچوان کو حکم دیا کہ گھوڑوں کو بغیر کسی رورعایت کے دوڑائے۔ وہ برباشکی کے ہاں پانچ منٹ ٹھہرا اور واپس لوٹ پڑا۔ اس تیز رفتاری نے اسے مطمئن کر دیا۔ اس کے اور آنا کے رشتے میں جتنی بھی مشکلیں تھیں' سارا غیر یقینی پن' ان دونوں کی بات چیت کے بعد رہ گیا تھا' وہ سب اس کے دماغ سے دور ہو گیا۔ اب وہ خوشی اور ہیجان کے ساتھ دوڑ کے بارے میں سوچ رہا تھا اور یہ کہ وہ سرِ حال پہنچ جائے گا اور کبھی کبھی آج رات کو ملاقات کی متوقع خوشی بھی اس کے تصور میں ایک تیز روشنی کی طرح کوند پڑتی۔

مضافاتی بنگلوں نیز بیرس برگ سے دوڑ کے لیے آنے والوں کی گاڑیوں سے آگے نکل کر وہ جتنا ہی زیادہ گنجان دوڑ کی فضا میں پہنچتا جا رہا تھا اتنا ہی زیادہ اس پر عنقریب ہونے والی دوڑ کا احساس طاری ہوتا جا رہا تھا۔ اس کی بغلیا میں کوئی بھی نہ تھا' سب دوڑیں جا چکے تھے اور خدمتگار پھاٹک پر اس کا انتظار کر رہا تھا۔ جتنی دیر میں اس نے کپڑے بدلے اتنی دیر میں خدمتگار نے اطلاع دی کہ دوسری دوڑ شروع ہو چکی ہے کہ بہت سے صاحب لوگ اس کے بارے میں پوچھتے آ چکے تھے اور اصطبل سے دو بار نوکر دوڑتا ہوا آیا تھا۔

بغیر جلدی کئے ہوئے کپڑے بدل کر اور کبھی جلدی نہیں کرتا تھا اور خود کو قابو سے باہر کبھی۔ ہونے دیتا تھا' دردشکی نے کوچوان کو اصطبل چلنے کا حکم دیا۔ تھان ہی پر اسے بگھیوں' راہ گیروں' سپاہیوں کا وہ سمندر' جو ریس کورس کے چاروں طرف لہرا رہا تھا' اور لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے پویلین نظر آئے۔ شاید دوسری دوڑ ابھی چل رہی تھی اس لئے کہ جب وہ اصطبل میں داخل ہوا تو اس نے گھنٹی بجتے سنی۔ جب وہ تھان کے پاس پہنچا تھا تب اس نے تو تین کے گھوڑے لگا دیا تر کو دیکھا تھا جس پر پیلی گوٹ لگی ہوئی ٹارلٹن جھول رہی تھی۔ اس کے کان بے اختیار بجنے لگ رہے تھے اور ان کے سرے لیلے سے نظر آ رہے تھے۔ اسے ریس کورس پر لے جایا جا رہا تھا۔

"تارا کہاں ہیں؟" اس نے اصطبل والے لڑکے سے پوچھا۔

"تھان میں ہیں' زین کس رہے ہیں۔"

بالوں بھرے کھلے تھان میں فرفر پر زین کسی جا چکی تھی اور اسے باہر لے جانے کی تیاری ہو رہی تھی۔

"دیر تو نہیں ہوئی؟"

"کل رائٹ' کل رائٹ سب ٹھیک ہے' سب ٹھیک ہے" انگریز بڑبڑایا "بس آپ بالکل پریشان نہ ہوں۔"

دردشکی نے ایک بار اور اپنی خوبصورت اور پسندیدہ گھوڑی کے ڈیل ڈول پر نظر ڈالی جس کا سارا جسم بھری لے رہا تھا۔ بمشکل اس نے اپنے آپ کو اس منظر سے الگ کیا اور اصطبل سے باہر چلا گیا۔ وہ ایسے وقت پر میدانوں میں پہنچا جب ہانپ کے لئے سب سے موزوں تھا کہ اس کی طرف کوئی بھی کسی طرح کی توجہ نہ کرے۔ سیدھ درست والی دوڑ ختم ہو رہی تھی اور سارے لوگوں کی نگاہیں سوار گارد کے ایک افسر پر تھیں جو آگے تھا اور اس کے پیچھے ایک لائٹ ہسار پر بھی ہوئی تھیں جو اپنے گھوڑوں کو آخری زور لگانے پر مجبور کر رہے تھے اور دوڑ کے اختتام والے ستون تک پہنچنے ہی والے تھے۔ دوڑ کے منتہی کے اندر اور باہر سے بے شمار لوگوں نے دوڑ کرستون کے پاس بھیڑ لگا لی تھی۔ سوار گارد کے افسروں اور سپاہیوں کی ٹولی اپنے افسر اور ساتھی کی متوقع جیت پر بلند آواز میں خوشی کا اظہار کر رہی تھی۔ جس وقت دوڑ کے حاسے کی گھنٹی بجی تھی اور اول آنے والا سوار گارد کا بلند قامت افسر کیچڑ کے چھینٹوں سے ڈھکا ہوا زین پر جھک گیا تھا اور اس نے اپنے ہانپتے ہوئے اور پسینے میں تر ہونے کی وجہ سے تقریباً سیاہ نظر آنے والے سرخی گھوڑے کی لگام چھوڑ دی تھی تقریباً اسی وقت دردشکی کسی کے دیکھے ان دیکھے ہیجان میں گھس گیا تھا۔

کوشش کر کے اپنے قدموں کو آہستہ کرتے ہوئے گھوڑوں نے اپنے بھاری جسم کی رفتار کو سست کیا اور سوار گارد کے افسر نے 'ہیہ' ہیہ' کی طرح جو گھری سیدھ سے جاگا ہو چاروں طرف نظر دوڑائی اور بڑی مشکل

سے مسکرایا۔ انجان اور غیروں کی ایک بھیڑ نے اسے گھیر لیا۔

وردشکی داستہ طور پر اعلیٰ سوسائٹی کے اس منتخب مجمع سے احتراز کر رہا تھا جو پولیئن کے سامنے اپنے کو لئے دیئے ہوئے اور آزادانہ طور پر گھوم پھر رہا تھا اور بات چیت کر رہا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ انھیں لوگوں میں کارسٹینا بھی تھیں اور تیسٹی بھی اور اس کے بھائی کی بیوی بھی اور وہ جان بوجھ کر ان لوگوں کے پاس نہیں گیا کہ کہیں دھیان نہ بٹ جائے۔ جان بچھان کے لوگ اسے برابر ملتے رہے اور اسے روک کر پہلے والی دو لڑکیوں کی تفصیلات بتاتے رہے اور اس سے پوچھتے رہے کہ وہ کہاں سے کھیل آیا۔

جس وقت دوڑ میں جیتنے والوں کو انعام لینے کے لئے پولیئن میں بلایا گیا اور سارے لوگ ادھر متوجہ ہو گئے اس وقت وردشکی کے بڑے بھائی الکسانڈر اس کے پاس آ پہنچے۔ وہ کرنل تھے اور ان کے کندھوں پر جھول لگے تھے۔ وہ دبلے ہوئے قد کے اور اکھڑے ہوئے جسم کے تھے جیسے انھیں تھیسی لیکن اس سے زیادہ خوبصورت اور سرخ و سفید تھے۔ ان کی ناک لال اور چوڑی جیسا صاف گو اور ہر تاثر کو ظاہر کر دینے والا تھا۔

انھوں نے کہا "تمہیں میرا رقعہ ملا؟ تم تو کبھی ملتے ہی نہیں۔"

الکسانڈر وردشکی اپنی عیاشانہ اور خاص طور سے شرابوں جیسی زندگی کے لئے مشہور تھے لیکن اس کے باوجود وہ پوری طرح سے درباری حلقے کے آدمی تھے۔ اس وقت جب وہ اپنے بھائی سے ایسی چیزوں کے بارے میں باتیں کر رہے تھے جو اس کے لئے بالکل ناگوار تھیں، تب بھی یہ جان کر کہ ان پر ہو سکتا ہے بہت سے لوگوں کی نگاہیں لگی ہوں، وہ مسکرا رہے تھے جیسے اپنے بھائی سے کسی غیر اہم چیز کے بارے میں مذاق کر رہے ہوں۔

"ہاں مل گیا اور سچ یہ ہے کہ میری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کس لئے فکرمند ہیں؟" تھیسی نے کہا۔

"میں اس لئے فکرمند ہوں کہ ابھی ابھی مجھے دھیان دلایا گیا کہ تم یہاں نہیں پہنچے اور یہ کہ لوگوں نے تم کو پیٹرسوف میں دیکھا تھا۔"

"کچھ معاملات ایسے ہوتے ہیں جن کا فیصلہ کرنے کا تعلق صرف انہیں لوگوں سے ہوتا ہے جنہیں ان سے براہ راست دلچسپی ہو اور جس معاملے کی بات آپ کر رہے ہیں وہ ایسا ہی ہے۔"

"ہاں، لیکن پھر فوج میں ملازمت مت کرو نہ..."

"میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ مداخلت نہ کریں، اور بس۔"

تھیسی وردشکی کی تیوریاں چڑھ گئیں اور چہرہ زرد ہو گیا اور اس کا لمبا سا پتلا جبڑا بھنچ کے نکلا جو اس کے ساتھ بہت ہی کم ہوتا تھا۔ وہ بہت ہی نیک دل انسان کی حیثیت سے غصہ شاذ و نادر ہی کرتا تھا لیکن جب غصہ کرتا تھا اور جب اس کی نھوڑی بھنچ کے نکلتی تھی تو جیسا کہ الکسانڈر وردشکی جانتے تھے، وہ خطرناک ہو جاتا تھا۔ الکسانڈر وردشکی خوش خوش مسکرائے۔

"میں تو صرف ماں کا خط پہنچانا چاہتا تھا۔ ان کو جواب لکھ دینا اور وہ شروع ہونے سے پہلے پریشان مت ہونا۔ یون شانس (30)" انھوں نے مسکراتے ہوئے اضافہ کیا اور اس کے پاس سے چلے گئے۔

لیکن ان کے جانے کے فوراً بعد ایک اور دوست ملام نے اسے روک لیا۔

"دوست کو بھی پہچاننا نہیں چاہتے، میرے دوست!" اتی یان ارکاڈیچ نے کہا۔ یہاں پیٹرس برگ کی چمک دمک میں بھی ان کا سرخ چہرہ اور چمکتے ہوئے، اچھی طرح کنگھی کئے ہوئے گل پچھے اس سے کم تابندہ نہ تھے جتنے ماسکو میں رہتے تھے۔ "کل آؤ ہمارے اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ تمہاری بیوی کو دیکھوں گا۔ تم کب ملیں گے؟"

"کل میں ضرور آؤں گا" وردشکی نے مسرت میں ان کے اور کوٹ کی آستین کو دباتے ہوئے کہا اور ریس کورس میں چلا گیا جہاں اسٹیپل چیز کے لئے گھوڑے لائے جا رہے تھے۔

بیچ میں ترار اور تھکن سے بالکل چور، دو ٹیمیں حصہ لے چکنے والے گھوڑوں کو سائیس واپس لے جا رہے تھے اور اگلی دوڑ کے لئے ایک کے بعد ایک 'آزاد دم' زیادہ تر انگریزی گھوڑے لائے جا رہے تھے جن پر جھولیں پڑی تھیں، جن کے تنگ خوب کسے ہوئے تھے اور وہ بڑے بڑے عجیب و غریب پرندوں کی طرح لگ رہے تھے۔ دائیں طرف کو گھڑ دوڑ اور خوبصورت فوجی قواعد جاری تھی جو اپنی تکمیلی اور خاصی لمبی پنڈلیوں پر یوں پھدک رہی ہوئی آرمی تھی جیسے کمانیوں پر چل رہی ہو۔ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر لمبے کانوں والے گدھا تاتر پر سے بھول اتاری جا رہی تھی۔ گھوڑے کے طاقتور، دبلے اور ہر جوڑ بند سے بالکل درست، لمبی ٹانگیں، بے انتہا تناسب پٹھوں اور غیر معمولی طور پر بھوری چنڈیوں نے، جو بالکل سموں کے اوپر رکھی ہوئی لگ رہی تھیں، غیر ارادی طور پر وردشکی کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کر لیا۔ وہ اپنی گھوڑی کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن پھر ایک واقف کار نے اسے روک لیا۔

"اہا، وہ رہے کارسٹینا!" واقف کار نے اس سے باتیں کرتے کرتے کہا۔ "بیوی کو اٹھوا رہے ہیں اور وہ سیچ پولیئن میں ہیں۔ آپ ان سے نہیں ملے۔"

"نہیں، میں تو نہیں ملا" وردشکی نے جواب دیا اور اس نے پولیئن کی طرف دیکھا تک نہیں جدھر سے کارسٹینا کو دیکھا گیا تھا۔ وہ اپنی گھوڑی کی طرف چلا گیا۔

وردشکی ابھی زین کو اچھی طرح جانچ پرکھ بھی نہ سکا تھا، جس کو تھوڑا سا ٹھیک کرنے کی ضرورت تھی، کہ دوڑ میں حصہ لینے والوں کو اپنے نمبر اور مقام روانگی کا لینے کے لئے پولیئن میں طلب کیا گیا۔ سنجیدہ اسکر اور سب سے تو زور جماں والے متر انسران پولیئن میں پہنچے اور سب نے اپنے اپنے نمبر لئے۔ وردشکی کو نمبر ۸ گوارڈ ملی۔ "اپنی اپنی زین پر!"

یہ محسوس کر کے کہ دوسرے سواروں کے ساتھ اس وقت وہ ایک ایسا مرکز ہے جس پر ساری نگاہیں لگی ہوئی ہیں، وردشکی اس گاڑھی بھری حالت میں اپنی گھوڑی کے پاس پہنچا جس میں وہ اپنی رفتار کو کچھ تیز اور پرسکون بنا لیتا تھا۔ کارلے نے دوڑ کے اعزاز میں اپنا بہترین "جشن والا لباس" پہنا تھا — سیاہ "ٹاپ ہیٹ" "کلف دار سخت کالر جس پر اس کے گال لٹکے ہوئے تھے، سیاہ گول ویسٹ اور ٹاپ بوٹ۔ وہ ہمیشہ کی طرح پرسکون تھا اور اسے اپنی اہمیت کا احساس تھا۔ وہ گھوڑی دونوں طرف سے گھوڑی کی لگام پکڑے اس کے سامنے کھڑا تھا۔ فریفرداس طرح کپکپائے جا رہی تھی جیسے ہوڑی چڑھی ہو۔ اس کی ایک آنکھ آتشیں نظروں سے پاس آتے ہوئے وردشکی کو دیکھ رہی تھی۔ وردشکی نے تنگ میں ایک انگلی گھسیڑ کر دیکھا۔ گھوڑی نے آنکھیں نچائیں، دانت پورے اور ایک کوئی بچی کر لی۔ انگریز نے اپنے دانت بھینچ لئے اور اس نے اس بات پر مسکرانے کی کوشش کی کہ اس کی کسی معمولی زین کی بھی جانچ کی جاتی ہے۔

"سوار ہو جائیے، انگریز جنٹلمین ہوں۔"

وردشکی نے آخری بار اپنے حریفوں کو دیکھا۔ وہ جانتا تھا کہ دوڑ میں تو انہیں دیکھ نہیں پائے گا۔ ان میں

سے دو آگے اپنے اپنے مقام روانگی کی طرف جا رہے تھے۔ گا تھسین' جو آج ورد شکی کا خطرناک حریف اور یوں اس کا دوست تھا' اپنے بھڑکے ہوئے گھوڑے کے اردگرد گھوم رہا تھا اور اسے سوار نہیں ہونے دے رہا تھا۔ ایک چھوٹا سا لائٹ ہسار رنگ برجس پہنے ہوئے' انگریز جاکی کی طرح دکھائی دینے کی خواہش میں اپنے گھوڑے کی گردن پر بیل کی طرح دبکا ہوا اسے سرپٹ دوڑاتا ہوا آ رہا تھا۔ پرنس کو ردلیف زرد چہرہ لئے ہوئے اپنی گرانڈ فلی اسٹڈ فارم کی اصیل گھوڑی پر بیٹھے تھے اور انگریز سائیس اسے لگام پکڑ کر لا رہا تھا۔ ورد شکی اور اس کے سب ساتھی کو ردلیف کو اور ان کی ان خصوصیتوں کو جانتے تھے کہ ان کے اعصاب "کمزور" ہیں اور ان میں غضب کی خود پسندی ہے۔ وہ جانتے تھے کہ پرنس کو ردلیف ہر چیز سے ڈرتے تھے' منہ زور گھوڑے پر دوڑنے سے ڈرتے تھے لیکن آج صرف اس لئے انہوں نے دوڑنے کا فیصلہ کر لیا تھا کہ یہ خطرناک تھا کہ لوگوں کی گردن ٹوٹ جاتی تھی کہ ہر روک پر ایک ڈاکٹر' ایمبولینس اور نرس موجود تھے۔ ان کی آنکھیں چمک رہی تھیں اور ورد شکی نے شفقت کے ساتھ ان کی مدد بوجھانے کے لئے آنکھ ماری۔ بس اسے ایک غصہ نہیں دکھائی دیا' اس کا خاص حریف گھاڑ پر سوار تھا۔

"جلدی مت کیجئے گا" کارڈ نے ورد شکی سے کہا "اور ایک بات یاد رکھئے گا کہ روک پر نہ اس کی لگام کھینچئے گا اور نہ ایڑ لگایئے گا۔ اسے طوعی طے کرنے دیجئے گا کہ کیا کرنا چاہتی ہے۔"

"اچھا' اچھا" ورد شکی نے لگام سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اگر ممکن ہو تو دوڑ میں بھی آگے ہی رہئے گا لیکن اگر پیچھے رہ جائیں تو بھی آخری صف تک بدل نہ ہوئیے گا۔"

گھوڑی حرکت بھی نہ کرپائی تھی کہ ورد شکی نے حکم اور پھر تیلے انداز سے رکاب دار فولادی رکاب پر پاؤں رکھا اور بڑی آسانی سے پٹڑے کی چرچراتی ہوئی زین پر جم کر بیٹھ گیا۔ بائیں پاؤں کو بھی رکاب میں داخل کر اس نے اپنی عادت کے مطابق دو ہری لگاموں کو انگلیوں کے بیچ میں ٹھیک سے پکڑا اور کارڈ نے اپنے ہاتھ ہٹا لئے۔ جیسے وہ یہ جانتی ہو کہ کون سا پاؤں پہلے بڑھانا چاہئے فرد فرد نے اپنی لمبی گردن تان کر لگام کو کھینچا اور چلنے لگی' ایسے کمانیوں پر اچھل رہی ہو اور سوار کو اپنی پیٹھ پر اچکانے لگی۔ کارڈ نے قدم بڑھاتا ہوا ان کے پیچھے پیچھے چلا۔ یہاں میں جتلا گھوڑی سوار کو دھوکا دینے کی کوشش میں کبھی لگام کو ایک طرف سے کھینچتی' کبھی دوسری طرف سے۔ ورد شکی اسے آواز سے اور ہاتھ سے درست بٹھانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن اس کا کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا۔

وہ اپنے مقام روانگی کی طرف جاتے ہوئے بند سے روکی ہوئی ندی تک پہنچ چکے تھے۔ دوڑ میں حصہ لینے والے بہت لوگ آگے تھے' بہت سے پیچھے تھے کہ اچانک ورد شکی کو اپنے پیچھے کیچڑ میں ایک گھوڑے کے دوڑنے کی ٹاپیں سنائی دیں اور کوئین اپنے سفید پاؤں اور لٹکتے کانوں والے گلادیاتر پر اس کے برابر سے ہو کر آگے نکل گیا۔ کوئین مسکرایا اور اس کے لمبے لمبے دانت نظر آ گئے لیکن ورد شکی نے اسے غصے سے دیکھا۔ وہ ویسے بھی پسند نہیں کرتا تھا' اس وقت وہ اسے اپنا سب سے خطرناک حریف سمجھ رہا تھا اور اس بات پر اسے جھنجلاہٹ ہوئی کہ اس نے پاس سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے نکل کر اس کی گھوڑی کو بدکا دیا تھا۔ فرد فرد نے اپنے بائیں پاؤں کو جھٹکا دے کر سرپٹ دوڑنا چاہا اور دو چھلانگیں لگائیں بھی لیکن پھر کھنچی ہوئی لگام پر خفا ہو کر دھیمے دار دلکی چلنے اور سوار کو اچکانے لگی۔ کارڈ نے بھی تیوری چڑھائی اور تقریباً دوڑ کر ورد شکی کی طرف بڑھا۔

25

کل ملا کر سترہ افسر دوڑ میں حصہ لے رہے تھے۔ دوڑ چار درست کے ایک بیضوی گھیرے پر پولیین کے سامنے ہونے والی تھی۔ اس گھیرے پر نو روکیں بنائی گئی تھیں — ندی' کوئی دو ارشین (31) اونچی ایک بڑی سی دیواری روک جو پولیین کے عین سامنے تھی' سوکھا نالا' پانی بھرا نالا' ایک ڈھلان' آئرش بینک (جو سب سے مشکل روکوں میں تھا)' جو ایک گھاٹ پر مشتمل تھا جس کے اوپر گھنی جھاڑی لگی تھی اور اس کی آڑ میں گھوڑوں کو نظر نہ آنے والا ایک اور نالا تھا جس کے سنی یہ تھے کہ گھوڑا ایک ہی جست میں دونوں رکاوٹوں کو پار کر لے نہیں تو مار جائے' اس کے بعد پانی بھرے دو نالے اور ایک سوکھا نالا اور تھے — اور دوڑ کر پولیین کے سامنے ختم ہونا تھا۔ لیکن مقام روانگی گھیرے میں نہیں بلکہ اس سے الگ ہٹ کر کوئی سو ساژین کے فاصلے پر تھا اور پہلی روک یعنی بند سے روکی ہوئی کوئی تین ارشین چوڑی ندی اسی فاصلے پر تھی جتنے دوڑ میں حصہ لینے والے اپنی مرضی کے مطابق چھلانگ کر پانی میں گھس کر پار کر سکتے تھے۔

دوڑ میں حصہ لینے والے تین بار صف میں کھڑے ہوئے لیکن ہر بار کسی نہ کسی کا گھوڑا وقت سے پہلے ہی دوڑ پڑا اور سب کو پھر سے واپس آنا پڑا۔ رئیس شروع کرانے والے اور ہر کرنل بہترین خفا ہونے لگے تھے مگر افسر کارپرستی کوشش میں وہ چلاتے "استارٹ!" اور سوار دوڑ پڑے۔

جب وہ صف بنا رہے تھے تو ساری نگاہیں اور ساری دوربینیں سواروں کی رنگ برنگی ٹوپی پر جمی ہوئی تھیں۔

"روانہ ہو گئے اور دوڑے" توقع کی خاموشی کے بعد ہر طرف سے آواز سنائی دی۔

ٹولیاں اور الگ الگ لوگ ادھر ادھر دوڑنے لگے تاکہ اچھی طرح دیکھ سکیں۔ پہلے ہی صف میں سواروں کی ایک چمکتی رنگ شدہ ٹولی بکھر گئی اور دکھائی دینے لگا کہ کیسے دو دو' تین تین' اور ایک ایک کر کے ندی کے پاس پہنچ رہے تھے۔ ناظرین کو تو لگ رہا تھا کہ وہ سب ساتھ ہی ساتھ دوڑ رہے تھے لیکن دوڑنے والوں کے لئے سکنڈوں کے فرق تھے جو ان کے لئے بڑی اہمیت رکھتے تھے۔

یہاں میں جتلا اور بہت زیادہ گھبرائی ہوئی فرد فرد نے ابتدائی لمحہ گنوا دیا اور کئی گھوڑے اس سے پہلے اپنی جگہ سے دوڑے لیکن ندی تک پہنچنے سے پہلے ہی ورد شکی' لگام کو جھٹکتی گھوڑی کو پوری طاقت سے روکے ہوئے بڑی آسانی سے تین سے آگے نکل گیا اور اس کے آگے بس کوئین کا سمندر رنگ گلادیاتر رہ گیا جس کے پیچھے بڑی ہمواری اور سبک پن سے ورد شکی کے بالکل سامنے حرکت کر رہے تھے اور سب سے آگے خوبصورت ڈانیا تھی جس پر نیم جان کو ردلیف سوار تھے۔

شروع کے چند منٹوں میں ورد شکی کو اپنے اوپر قابو تھا نہ گھوڑی پر۔ پہلی روک' ندی تک وہ گھوڑی کی چال کی رہنمائی کسی طرح نہ کر سکا۔

گلادیاتر اور ڈانیا روک تک ساتھ ہی ساتھ پہنچے۔ ایک ساتھ ہی وہ ندی کے اوپر بلند ہوئے اور اڑ کر دوسری طرف پہنچ گئے۔ ان کے پیچھے ہی' بالکل اس طرح کہ پتہ بھی نہ چلا' فرد فرد نے بھی گویا اڑتے ہوئے جست لگائی لیکن عین اسی وقت جب ورد شکی فضا میں معلق تھا تو اس نے تقریباً اپنی گھوڑی کی ٹاپوں کے نیچے کو ردلیف کو دیکھا جو ندی کے اس کنارے پر گھوڑی سمیت لڑھک گئے تھے (کو ردلیف نے جست بھرنے کے

بعد لگام ڈھیلی چھوڑ دی تھی اور گھوڑی نے جست لگائی تو وہ اس کے سر کے اوپر سے ہوتے ہوئے دوسری طرف جا گرے۔ یہ تفصیلات درد شکی کو بعد میں معلوم ہوئیں' اس وقت تو اس نے بس اتنا ہی دیکھا کہ جہاں پر فرفرد کی ٹاپیں لگنے والی تھیں وہیں پر ڈائیانا کی ٹانگ یا سر آسکتا تھا۔ لیکن فرفرد نے اچکتی ہوئی بلی کی طرح جست کے دوران ہی میں ٹانگوں اور کمر سے زور لگایا اور ڈائیانا کو بچا کر اس سے آگے زمین پر جا گی۔

"واہ' مجھی بیاری نا" درد شکی نے سوچا۔

ندی کے بعد درد شکی نے گھوڑی پر پوری طرح قابو پالیا اور اسے روکنے لگا۔ اس کا ارادہ تھا کہ بڑی روک کو خوتین کے پیچھے ہی رہ کر پار کرے اور اس کے بعد پہاڑ کاٹنے والے دو سو ساڑھین کے قافلے میں اس سے آگے نکلنے کی کوشش کرے۔

بڑی روک زار کے پولیئین کے عین سامنے تھی۔ جب وہ "شیطان" (بڑی روک کا یہی نام تھا) کے پاس پہنچے تو اعلیٰ حضرت اور پریوار اور ساری بھیڑ انہیں لوگوں کو دیکھ رہے تھے' درد شکی کو اور خوتین کو اور اس سے گھوڑے کے پورے ڈیل بھر آگے تھا۔ درد شکی نے اپنے اوپر ہر طرف سے لگی ہوئی ان آنکھوں کو محسوس کیا لیکن دیکھا اس نے کچھ نہیں سوائے اپنی گھوڑی کی کنوتیوں اور گردن' اس کی طرف لپکتی ہوئی زمین اور گلادیاتر کے پٹھوں اور سفید پاؤں کے' جو اس کے سامنے اپنی تیز تیز ٹاپوں سے نال دے رہا تھا اور ان کے درمیان ایک ہی فاصلہ برقرار رکھے ہوئے تھا۔ گلادیاتر بلند ہوا اور کسی چیز کو چھوئے بغیر اپنی پھونی دم لہرا کر درد شکی کی آنکھ سے اوجھل ہو گیا۔

"مرحبا!" کسی ایک شخص کی آواز سنائی دی۔

اسی لمحے درد شکی کی آنکھوں کے سامنے' خود اس کے سامنے' روک کا تختہ کود گیا۔ اپنی چال میں ذرا بھی تبدیلی کئے بغیر گھوڑی اس کی رانوں تلے بلند ہوئی' تختے غائب ہو گئے اور بس پیچھے سے کوئی چیز کھڑکی۔ آگے جاتے ہوئے گلادیاتر کی وجہ سے ہوش میں آکر گھوڑی روک کے سامنے وقت سے پہلے ہی بلند ہو گئی تھی اور اس کا ایک پچھلا سم روک سے ٹکرا گیا تھا۔ لیکن اس کی چال نہیں بدلی اور درد شکی کے منہ پر کچھ کا ایک چھینٹا پڑا' تو وہ سمجھ گیا کہ وہ اب بھی گلادیاتر سے اسی فاصلے پر ہے۔ اسے پھر اپنے سامنے اس کے نیچے اور پھونی دم نظر آئی اور پھر اتنی ہی دوری پر سفید پاؤں کی وہی تیز تیز ٹاپیں دکھائی دینے لگیں۔

جس وقت درد شکی نے یہ سوچا کہ اب خوتین سے آگے نکل جانا چاہئے میں اسی لمحے خود فرفرد نے یہ سمجھ کر کہ وہ کیا سوچ رہا تھا' کسی اشارے کے بغیر ہی دوڑنا اور سب سے زیادہ مناسب پہلو سے' ملنے والی ری کی طرف سے خوتین کے قریب تر ہانپنا شروع کر دیا۔ لیکن خوتین ری کے ساتھ ہی ساتھ بھاگ رہا اور اس نے ادھر سے نکلنے کا راستہ نہیں دیا۔ درد شکی نے یہ سوچا ہی تھا کہ خوتین کے بائیں سے نکلنا چاہئے کہ فرفرد نے اپنے قدم بدلے اور اسی طرف سے آگے بڑھنے لگی۔ فرفرد کے کندھے' جو پسینے سے گہرے رنگ کے ہونے لگے تھے' گلادیاتر کے پٹھوں کے برابر آگئے۔ چند قدم دونوں برابر دوڑے۔ لیکن روک سے پہلے جس کے پاس وہ پہنچ رہے تھے' درد شکی نے بڑا چکر کاٹنے کے خیال سے لگام سے کام لینا شروع کیا اور ٹھیک ڈھال کے اوپر خوتین سے آگے نکل گیا۔ اس نے خوتین کے چہرے کی ایک جھلک دیکھی' کچھ کی چھینٹوں سے اٹا ہوا۔ اسے یہ بھی لگا کہ خوتین مسکرایا۔ درد شکی اس سے آگے تو نکل آیا تھا لیکن اب بھی اپنی پیٹھ کے بالکل پیچھے ہی وہ ٹاپوں کی وہی ہموار آواز اور گلادیاتر کے نتھنوں سے نکلنے والی تیز تیز اور بالکل تازہ سانسوں کی پھنکار سن رہا تھا۔

اگلی دو روکیں' بالا اور باڈ' آسانی سے پار ہو گئیں لیکن درد شکی کو گلادیاتر کے دوڑنے اور پھنکارنے کی آوازیں قریب تر سنائی دینے لگیں۔ اس نے گھوڑی کو بڑھایا اور خوشی کے ساتھ محسوس کیا کہ گھوڑی نے بڑی آسانی سے اپنی رفتار تیز کر دی اور گلادیاتر کی ٹاپوں کی آواز پھر اسی پہلے والے فاصلے سے آنے لگی۔

درد شکی اب دو ڈھیں سب سے آگے تھا' خود وہ خود چاہتا تھا اور جیسا کرنے کا مشورہ کارڈ نے بھی دیا تھا' اور اب اسے اپنی کامیابی کا یقین تھا۔ اس کا یہ جان' خوشی اور فرفرد کے لئے پیار سب بڑھ گیا۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ مڑ کر پیچھے دیکھے لیکن ایسا کرنے کی اس نے ہمت نہیں کی اور وہ کوشش کرنے لگا کہ خود پریشان نہ ہو اور گھوڑی کو زیادہ تاکید نہ کرے تاکہ اس میں اتنی ہی طاقت محفوظ رہے جتنی وہ محسوس کر رہا تھا کہ گلادیاتر میں رہ گئی ہے۔ اب ایک اور سب سے مشکل روک رہ گئی تھی' اگر اس کو اس نے دوسروں سے پہلے پار کر لیا تو وہ اول آجائے گا۔ وہ آتش بیگ کی طرف تیزی سے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ اس بیگ کو اس نے اور فرفرد نے دور ہی سے دیکھ لیا تھا اور اسے اور گھوڑی کو' دونوں کو ساتھ ہی ایک لمحے بھر کے لئے شک ہوا۔ اس نے گھوڑی کی کنوتیوں سے دیکھا کہ وہ جھجک رہی ہے اور اس نے چابک اٹھایا لیکن فوراً ہی محسوس کیا کہ شک بے بنیاد تھا۔ گھوڑی جانتی تھی کہ اسے کیا کرنا ہے۔ اس نے اپنی رفتار بڑھائی اور بڑے پتلے انداز میں' بالکل ویسے ہی جیسے وہ چاہتا تھا' بلند ہوئی اور ہوا میں سے اچھل کر اپنے سارے ڈیل کو ڈھیلا چھوڑ دیا اور یہ قوت بے عملی اسے نالے سے بہت آگے نکال لے گئی اور فرفرد نے اسی نال پر بغیر کسی کوشش کے اسی قدم سے اپنی دوڑ جاری رکھی۔

"مرحبا درد شکی!" اسے لوگوں کی ایک بھیڑ کی آواز سنائی دی۔ اس نے اپنی رجمنٹ والوں اور دوستوں کو پہچان لیا جو اس روک کے پاس ہی کھڑے تھے اور یا شوین کی آواز بھلا وہ کیسے نہ پہچانتا حالانکہ اس نے اسے دیکھا نہیں۔

"شاباش' میری جینا!" اس نے فرفرد کے بارے میں سوچا اور یہ جاننے کے لئے کان لگائے کہ پیچھے کیا ہو رہا ہے۔ پیچھے سے گلادیاتر کی ٹاپوں کی آواز سن کر اس نے طے کر لیا کہ "بس وہ دو ڈیکا" بس اب ایک بانی بھرا فاصلہ گیا تھا' ندار شین چوڑا۔ درد شکی نے اس کی طرف دیکھا بھی نہیں اور بہت آگے نکل کر اول آنے کی خواہش کے تحت اس نے لگام کو گردش دینا شروع کیا۔ گھوڑی کی چال کے ساتھ ساتھ اس کے سر کو اوپر اٹھاتے اور نیچے لاتے ہوئے محسوس کر رہا تھا کہ گھوڑی اپنا آخری دور لگا کر دوڑ رہی ہے' اس کی صرف گردن اور کندھے ہی نہیں بلکہ بال' سر اور نوکیلی کنوتیوں پر پسینے کی بوندیں جھلک رہی تھیں اور وہ ابھر ابھر کر سانس لے رہی تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ یہ محفوظ طاقت باقی دو سو ساڑھین کے لئے کافی سے زیادہ ہو گی۔ صرف اس سے کہ وہ خود کو زمین سے قریب تر محسوس کر رہا تھا کہ اس کی گھوڑی نے اپنی رفتار کس قدر بڑھا دی ہے۔ نالے کو وہ یوں اڑتے ہوئے پار کر گئی جیسے اسے اس نے دیکھا ہی نہ ہو۔ اس پر سے دو پرندے کی طرح اڑ کر نکل گئی لیکن ٹھیک اسی وقت درد شکی یہ محسوس کر کے اور سے کانپ گیا کہ گھوڑی کی رفتار سے مطابقت رکھنے کی بجائے' خود اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیسے' اس نے ایک انتہائی غلط اور ناقابل معافی حرکت کی تھی اور زمین پر پیچھے کو ہو گیا تھا۔ اچانک اس کی نشست بدل گئی اور وہ سمجھ گیا کہ کوئی بھیانک بات ہو گئی تھی۔ ابھی وہ یہ بھی سمجھ پایا تھا کہ ہوا کیا تھا کہ اس کے بالکل پاس ہی سمندر رنگ گھوڑے کے سفید پاؤں کوندے اور تیزی سے خوتین اس کے برابر سے نکل گیا۔ درد شکی کا ایک پاؤں زمین سے رگڑنے لگا اور گھوڑی اسی پاؤں کے اوپر گرنے لگی۔ درد شکی اپنا پاؤں اس کے نیچے آنے سے بس بچا ہی پایا تھا کہ وہ پہلو کے بل گر پڑی اور ہانپ ہانپ کر پھنکارتے ہوئے' اپنی پسینے

میں تڑپتی گردن کو تان کر جیسے اٹھنے کی کوشش کر رہی ہو' درد شکی کے قدموں کے پاس زخمی پرندے کی طرح تڑپنے لگی۔ درد شکی نے جو بھونڈی حرکت کی تھی اس سے گھوڑی کی کمر ٹوٹ گئی تھی۔ لیکن یہ اس کی سمجھ میں بہت بعد کو آیا۔ اس وقت تو اس نے صرف یہ دیکھا کہ کوئی تین چیزی سے بہت دور نکل گیا اور کچھ بھری ٹھوس زمین پر وہ ٹھوکر کھاتا ہوا اکیلا کھڑا رہ گیا اور اس کے سامنے اکھڑی اکھڑی سانسیں لیتی ہوئی خوفزدہ تھی اور اس کی طرف سر اٹھائے اسے اپنی خوبصورت آنکھوں سے تک رہی تھی۔ ابھی تک درد شکی کی سمجھ میں نہ آیا تھا کہ ہو کیا گیا تھا اس نے لگام پکڑ کر گھوڑی کو کھینچا۔ وہ پھر مچلی کی طرح تڑپی' زین کے پہلو چرچرائے اور اس نے اپنے اگلے پاؤں بڑھائے لیکن پچھلوں کو اٹھانے بھر کا دم اس میں نہ تھا۔ وہ پھر بے بس ہو کر پہلو کے بل لوٹ گئی۔ شدت جذبات سے اینٹھتے ہوئے سفید چہرے اور کپکپاتے ہوئے پچھلے جبڑے کے ساتھ درد شکی نے اس کے پیٹ میں ٹھوکر ماری اور پھر اسے لگام سے کھینچنے لگا۔ لیکن گھوڑی نے کوئی حرکت نہیں کی اور زمین کو تھوتھن سے رگڑتی ہوئی بس اپنی بولتی آنکھوں سے مالک کو تکتی رہی۔

"آما" درد شکی سر پکڑ کر کراہا "آما کیا کیا میں نے؟" وہ چیخا تھا۔ "اور درد ڈبھی مار گیا اسب اپنی غلطی سے' شرمناک' ناقابل معافی غلطی سے! اور اس دکھیاری' پیاری گھوڑی کو مار ڈالا! آما یہ کیا کیا میں نے؟"

لوگ 'ڈاکٹر اور اس کا معاون' اس کی رجمنٹ کے افسر درد شکی کے پاس پہنچے۔ اسے یہ جان کر اور دکھ ہوا کہ وہ خود صحیح سلامت ہے اور اسے کوئی چوٹ نہیں آئی۔ گھوڑی کی کمر ٹوٹ گئی تھی اور یہ فیصلہ کیا گیا کہ اسے گولی مار دی جائے۔ درد شکی لوگوں کے سوالوں کا جواب دے سکا نہ کسی سے بات کر سکا۔ وہ مڑا اور لوٹی اٹھائے بغیری' جو سر سے گر گئی تھی' ریس کورس سے باہر چلا۔ اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ وہ خود کو بہت بدنصیب محسوس کر رہا تھا۔ زندگی میں پہلی بار اسے کسی دکھ کا تجربہ ہوا تھا' ایسے دکھ کا جس کا کوئی مداوا نہ تھا اور جس کے لئے تصور دارد وہ خود تھا۔

وشوین اس کی لوٹی اٹھا کر اس کے پیچھے دوڑا اور اسے گھر لے گیا۔ آدھ گھنٹے بعد درد شکی کے ہوش و حواس درست ہوئے۔ لیکن اس دوڑ کی یاد اس کے دل میں زندگی کی سب سے تکلیف دہ اور الم ناک یاد کی طرح بہت دنوں تک باقی رہی۔

26

اپنی بیوی سے' الکسی الکساندرووچ کے ظاہری تعلقات ویسے ہی رہے جیسے پہلے تھے۔ بس واحد فرق یہ ہوا تھا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ مصروف رہنے لگے تھے۔ سابق برسوں کی طرح وہ بہار شروع ہوتے ہی پردیس کے چشموں پر اپنی صحت ٹھیک کرنے چلے گئے تھے اور ہر سال جائدادوں میں زیادہ محنت کرنے کی وجہ سے خراب ہو جاتی تھی اور حسب معمول وہ جولائی میں واپس آئے اور دو چند توانائی کے ساتھ اپنے روز مرہ کے کاموں میں لگ گئے تھے اور معمول کے مطابق ہی ان کی بیوی گرمیوں میں مضافاتی بنگلے میں چلی گئی تھیں اور وہ پیٹرس برگ میں رہتے تھے۔

پرنس تورسکایا کے ہاں والی شام کے بعد کی بات چیت کے وقت سے انہوں نے اپنے شکوک اور رقابت کے بارے میں آنا سے کبھی بات نہ کی تھی اور کسی کی فعل اتارنے والا ان کا عادی لہجہ بیوی کے ساتھ ان کے موجودہ تعلقات کے لئے سابقہ موقعوں اور اطمینان بخش تھا۔ وہ اپنی بیوی سے کچھ سرد مہری برتنے لگے تھے۔ ایسا

لگتا تھا جیسے وہ اپنی بیوی سے اس رات والی پہلی بات چیت کی بنا پر ناخوش ہوں جسے ان کی بیوی سننے پر تیار ہی نہ تھیں۔ بیوی کے ساتھ ان کے تعلقات میں جھنجھلاہٹ کا کچھ سایہ ساتھا لیکن اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ کبھی وہ ان سے مخاطب ہو کر دل ہی دل میں کہتے ہوں "تم میرے ساتھ وضاحت اور صفائی کرنا چاہتی تھیں' تو اب تمہارے ہی لئے اور برا ہے۔ اب تو تم خود مجھ سے صفائی مانگو گی اور میں کوئی وضاحت اور صفائی نہ کروں گا۔ تمہارے ہی لئے اور برا ہے۔" وہ دل ہی دل میں اس شخص کی طرح باتیں کرتے جس نے آگ بجھانے کی بیکار کوشش کی ہو اور اپنی کوشش کے رائیگاں جانے پر کہہ رہا ہو "تو اب بھگتو خود ہی اپنا جلاب جتنا جی چاہے!"

سرکاری امور میں اس قدر تکلف رس اور ذہین ہونے کے باوجود وہ بیوی سے اس قسم کے تعلقات کی بے معنی کو ابھی نہ سمجھتے تھے۔ وہ اسے سمجھ نہ پائے اس لئے کہ ان کے واسطے اپنی موجودہ حالت کو سمجھنا بہت ہی بھیانک تھا اور انہوں نے اس صندوقچہ کو اپنے دل میں رکھ کر بند کر کے اس پر مہر لگا دی تھی جس میں خاندان کے لئے یعنی بیوی اور بیٹے کے لئے ان کے جذبات رکھے ہوئے تھے۔ وہ بیٹے کے ساتھ بڑی توجہ سے پیش آتے تھے لیکن ان جانوروں کے حاتمے کے وقت سے وہ بیٹے سے بھی خاص طور سے سوتیلی برتنے لگے تھے اور اس کے ساتھ بھی ان کے تعلقات ویسے ہی طنز کرنے والے ہو گئے تھے جیسے بیوی کے ساتھ تھے۔ وہ اس کو دیکھتے تو کہتے "ارے واہ قسطنطین!"

الکسی الکساندرووچ سوچتے تھے اور کہتے تھے کہ انہیں کسی سال بھی اتنا سرکاری کام نہیں کرنا پڑا تھا جتنا اس سال کرنا پڑ رہا تھا۔ انہیں اس بات کا احساس نہ تھا کہ اس سال وہ اپنے لئے خود ہی سوچ سوچ کر کام پیدا کرتے تھے۔ یہ بھی ایک اور وجہ تھا اس صندوقچہ کو نہ کھولنے کا جس میں بیوی اور بیٹے کے لئے جذبات اور ان کے بارے میں خیالات رکھے تھے اور جنہیں اس میں پڑے پڑے جتنی دیر ہوتی جاتی تھی وہ اتنے ہی زیادہ بھیانک ہوتے جاتے تھے۔ اگر کسی کو الکسی الکساندرووچ سے یہ پوچھنے کا حق ہوتا کہ وہ اپنی بیوی کے برتاؤ کے بارے میں کیا سوچتے تھے تو شفیق اور صلح پسند الکسی الکساندرووچ کوئی جواب نہ دیتے اور ان سے اس کے بارے میں پوچھنے والے شخص پر برا فضہ کرتے۔ اسی سے تو الکسی الکساندرووچ کے چہرے پر سب ان سے کوئی ان کی بیوی کی خیر خیریت پوچھتا تو جھنجھلاہٹ اور تلخی کا تاثر پیدا ہو جاتا۔ الکسی الکساندرووچ اپنی بیوی کے برتاؤ اور احساسات کے بارے میں کچھ سوچنا ہی نہ چاہتے تھے اور واقعی اس کے بارے میں وہ کچھ سوچتے بھی نہ تھے۔

الکسی الکساندرووچ کا مستقل مضافاتی بنگلہ پیٹرھوف میں تھا اور عام طور سے کاؤنٹس لیدیا ایوانووا بھی وہیں آنا کے پڑوس ہی میں رہتی تھیں اور ان سے ملتی رہتی تھیں۔ اس سال کاؤنٹس لیدیا ایوانووا نے پیٹرھوف میں رہنے سے انکار کر دیا تھا' وہ ایک بار بھی آنا کے پاس نہ گئی تھیں اور انہوں نے اشاروں کنایوں میں الکسی الکساندرووچ پر یہ ظاہر کر دیا تھا کہ بیٹسی اور درد شکی سے آنا کی اتنی قربت مناسب نہیں ہے الکسی الکساندرووچ نے فوراً ان کو روک دیا اور اس خیال کا اظہار کیا کہ ان کی بیوی شکوک و شبہات سے بلند ہیں۔ اس کے بعد سے وہ کاؤنٹس لیدیا ایوانووا سے کترانے لگے۔ وہ اس بات کو نہ دیکھنا چاہتے تھے اور نہ انہوں نے دیکھا کہ سماشرے میں بہت سے لوگ ان کی بیوی کو نگاہوں سے دیکھنے لگے ہیں' وہ نہ سمجھنا چاہتے تھے اور نہ سمجھے کہ کیوں ان کی بیوی نے خاص طور سے زار سکوئے سیلو میں منتقل ہو جانے پر اصرار کیا جہاں بیٹسی رہتی تھیں اور جہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر درد شکی کی رجمنٹ کا کیمپ تھا۔ انہوں نے اپنے لئے اس بارے میں

سوچنا روا نہیں رکھا اور سوچا بھی نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اپنے دل کی گہرائیوں میں، کبھی خود اپنے آپ سے بھی اعتراف کئے بغیر اور اس کے بارے میں کوئی گفتگو ہی نہیں بلکہ کسی طرح کے شک کے بغیر بھی، وہ یقینی طور پر جانتے تھے کہ وہ ایسے شوہروں جنہیں فریب دیا گیا ہے اور اس کی وجہ سے وہ بہت دکھی تھے۔

بیوی کے ساتھ اپنی آٹھ سال کی نکھی زندگی کے زمانے میں کتنی بار انہوں نے دوسری بیوفا عورتوں اور فریب خوردہ شوہروں کو دیکھ کر دل میں کہا تھا: "کیسے لوگ اس کی توجیہ کر لیتے ہیں؟ کیسے یہ لوگ اس بدتمیزی کی صورت حال کو ختم نہیں کرتے؟" لیکن اب جب مصیبت ان کے سر پر پڑی تو نہ صرف یہ کہ وہ اس کے بارے میں سوچتے نہیں تھے کہ اس صورت حال کو کیسے ختم کیا جائے بلکہ وہ اس کے بارے میں بالکل جاننا ہی نہ چاہتے تھے اور اسی لئے نہ جاننا چاہتے تھے کہ یہ صورت حال بہت ہی بھیانک اور بہت ہی غیر فطری تھی۔

پردیس سے واپس آنے کے بعد سے ا کلیسی الکساندر روچ دو بار مضافاتی بنگلے میں آئے تھے۔ ایک بار انہوں نے کھانا کھایا اور دوسری بار مہمانوں کے ساتھ شام بھر رہے لیکن کسی بار انہوں نے وہاں رات نہیں بسر کی جیسے وہ پچھلے برسوں میں کیا کرتے تھے۔

روزوالادن ا کلیسی الکساندر روچ کے لئے بڑی مصروفیت کا دن تھا۔ لیکن صبح ہی سے انہوں نے اپنے لئے دن کا پروگرام بنا کر یہ فیصلہ کیا تھا کہ دوپہر کا کھانا جلدی کھالیں گے اور فوراً ہی بیوی کے پاس مضافاتی بنگلے چلے جائیں گے اور وہاں سے دو ڈھائی بجے جہاں پر اور ہار ہو گا اور وہاں انہیں ضرور رہنا چاہئے۔ بیوی کے پاس وہ اس لئے جانا چاہتے تھے کہ انہوں نے خود یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ صبح داری کے خاتمے کے طور پر وہ ہفتے میں ایک بار ان کے پاس جایا کریں گے۔ اس کے علاوہ اس دن چند ضروری خرچ تھی اور انہیں قاعدے کے مطابق بیوی کو خرچ کے لئے رقم بھی دینی تھی۔

اپنے خیالات کے مادی نظم وضبط کے ساتھ انہوں نے بیوی کے بارے میں یہ سب سوچ کر ان سے متعلق اپنے خیالات کو اور آگے پھیلنے بڑھنے نہیں دیا۔

اس صبح کو ا کلیسی الکساندر روچ بہت مصروف تھے۔ پچھلی شام کو کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا نے انہیں پلین کاسٹرکر ڈالے ایک مشہور سیاح کا لکھا ہوا کتابچہ بھیجا تھا جو پیٹرس برگ میں تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک خط بھی کہ ا کلیسی الکساندر روچ ان سیاح سے مل لیں جو مختلف پہلوؤں سے بہت ہی دلچسپ اور ضروری آدمی تھے۔ ا کلیسی الکساندر روچ شام کو اس کتابچے کو پروانہ پڑھ پائے تھے اور صبح کو اسے انہوں نے ختم کیا۔ اس کے بعد درخواستیں لے کر آنے والوں کا سلسلہ شروع ہوا "رپورٹیں" ملاقاتیں" تقررات" برخاستگیاں" انعامات" پنشن" اور اجرتوں کی تخصیص" خط وکتابت ــــ وہ روزمرہ کا کام جیسا کہ ا کلیسی الکساندر روچ اس سب کو کہتے تھے جو اتنا زیادہ وقت لے لیتا تھا۔ اس کے بعد ذاتی کام تھے" ان کے ڈاکٹر انہیں دیکھنے آئے اور ان کا نیب آیا جو ان کی جائیداد کا انتظام کرتا تھا۔ نیب نے تو زیادہ وقت نہیں لیا۔ اس نے بس ا کلیسی الکساندر روچ کو ضروری رقم دی اور مختلف امور کے سلسلے میں مختصر رپورٹ دی" امور کچھ اچھی حالت میں نہ تھے اس لئے کہ اخراجات اس سال متعدد بار سفر کرنے کی وجہ سے خرچ زیادہ ہو گیا تھا اور خسارہ تھا۔ لیکن ڈاکٹر نے جو پیٹرس برگ کے مشہور ڈاکٹر تھے اور ا کلیسی الکساندر روچ سے ان کے دوستانہ مراسم تھے" بہت وقت لیا۔ ا کلیسی الکساندر روچ تو آج ان کا انتظار بھی نہیں کر رہے تھے اور ان کے آجانے پر انہیں تعجب ہوا" اس لئے اور بھی زیادہ کہ ڈاکٹر نے ا کلیسی الکساندر روچ سے ان کی حالت کے بارے میں بہت تفصیل کے ساتھ سوالات کئے" تک ڈاکٹر ان کے سینے کا معائنہ کیا اور ان کے جگر کو دبا کر اور بجا کر دیکھا۔ ا کلیسی الکساندر روچ کو معلوم نہیں تھا کہ ان کی دوست لیدیا ایوانوونا نے یہ دیکھ کر کہ اس سال ا کلیسی الکساندر روچ کی صحت زیادہ اچھی نہیں ہے ڈاکٹر سے کہا تھا کہ وہ جا کر ان کا معائنہ کریں۔ ڈاکٹر سے کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا نے کہا تھا کہ "میری خاطر سے یہ کر دیجئے۔"

"کاؤنٹس میں یہ روس کی خاطر کروں گا" ڈاکٹر نے جواب دیا تھا۔

"یہ بوڑھا شخص ہے" کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا نے کہا تھا۔

ڈاکٹر کو ا کلیسی الکساندر روچ کی طرف سے سخت بے اطمینانی ہوئی۔ انہوں نے دیکھا کہ جگر بہت بڑھا ہوا ہے" غذا کم ہو گئی ہے اور پٹھوں پر جانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے تجویز کیا کہ جسمانی ورزش جتنا زیادہ ممکن ہو کریں اور ذہنی تاثر کو جتنا ممکن ہو کم کریں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ تشویش اور رنج کسی طرح کا نہ ہونا چاہئے یعنی وہی نہ کریں جو نہ کرنا ا کلیسی الکساندر روچ کے لئے اتنا ہی ناممکن تھا جتنا کہ سانس نہ لینا۔ اور ڈاکٹر ا کلیسی الکساندر روچ کو اس ناخوشگوار علم کے ساتھ چھوڑ گئے کہ کچھ گڑبڑ ہے اور اسے ٹھیک کرنا ناممکن ہے۔

ا کلیسی الکساندر روچ کو ڈاکٹر کے پاس سے نکل کر سارا ہی دن ڈاکٹر کی ملاقات ا کلیسی الکساندر روچ کے سیکرٹری سلیوین سے ہو گئی تھی ڈاکٹر اچھی طرح جانتے تھے۔ اس لئے کہ یونیورسٹی میں دونوں ساتھ تھے اور حالانکہ ملتے تو کم تھے لیکن ایک دوسرے کا احترام کرتے تھے اور اچھے دوست تھے۔ چنانچہ مریض کے بارے میں ڈاکٹر موصوف اپنی رائے کسی کو اتنا صاف صاف نہ بتا سکتے تھے جتنا کہ سلیوین کو۔

"میں کیا ہوں مجھے کتنی خوشی ہے کہ آپ نے انہیں دیکھ لیا" سلیوین نے کہا "وہ ٹھیک نہیں ہیں اور مجھے لگتا ہے۔ کیا خیال ہے آپ کا؟"

"خیال یہ ہے کہ" ڈاکٹر نے سلیوین کے سر کے اوپر سے اپنے کوچوان کو گاڑی لانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا" یہ کہ" ڈاکٹر نے اپنے نرم بازو کے دستانے کی ایک انگلی ہاتھ میں لے کر چڑھاتے ہوئے کہا" کسی ساز کے تار کو کسے بغیر توڑنے کی کوشش کیجئے تو پتہ چلے گا کہ یہ بہت مشکل ہے لیکن اسے جس حد تک ممکن ہو کس دیجئے اور کھنچے ہوئے تار پر بس انگلی کا بوجھ ڈالئے اور وہ ٹوٹ جائے گا۔ اور اپنی تمام تر محنت اور کام سے امراض کی وجہ سے ان کے اعصاب حد درجہ تنے ہوئے ہیں اور کچھ خارجی دباؤ بھی پڑ رہا ہے" بہت زیادہ دباؤ" ڈاکٹر نے معنی خیز انداز میں بھویں چڑھاتے ہوئے اپنی بات ختم کی" آج وہ ہمیں آپ کے گاؤں میں ملیں گے؟" اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اضافہ کیا۔ "ہاں" ہاں" ظاہر ہے کہ وقت تو بہت لگتا ہے" ڈاکٹر نے سلیوین کی کسی بات کے جواب میں کہا اور انہوں نے ٹھیک سے نہ سنی تھی۔

ڈاکٹر کے بعد جس نے انتظار وقت لے لیا تھا" وہ مشہور سیاح آگئے اور ا کلیسی الکساندر روچ نے جو کتابچہ پڑھا تھا اس کو اور اس موضوع پر اپنے پہلے کے علم کو استعمال کر کے سیاح کو اس موضوع پر اپنے علم کی گہرائی اور روشن خیال ذاتی نظریہ سے حیرت میں ڈال دیا۔

سیاح کے آنے کے ساتھ ہی ساتھ کسی صوبے کے مارشل آف دی نوبلیٹی (32) کے آنے کی اطلاع بھی دی گئی تھی جو ان دنوں پیٹرس برگ آئے ہوئے تھے اور ان سے باتیں کرنا ضروری تھا۔ ان کے جانے کے بعد سیکرٹری کے ساتھ روزمرہ کے کاموں کو ختم کرنا تھا اور ایک اور اہم شخصیت کے پاس ایک بہت اہم اور ضروری کام سے جانا تھا۔ ا کلیسی الکساندر روچ بس پانچ ہی بجے واپس آپائے جو ان کے کھانے کا وقت تھا اور

سیکرٹری کے ساتھ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے انہیں مدعو کیا کہ وہ ان کے ساتھ ملٹاقی بنگلے پر اور وہاں سے روشس چلیں۔

الیکسی الکساندرووچ اس بات کو خود بھی تسلیم تو نہیں کرتے تھے لیکن آج کل وہ ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتے تھے کہ جب وہ اپنی بیوی سے ملیں تو کوئی تیسرا شخص بھی موجود ہو۔

27

آنا اور کی منزل پر آئینے کے سامنے کھڑی آنجوشکا کی مدد سے اپنے لباس پر آخری فیتہ لگا رہی تھیں کہ انہیں صدر دروازے کے پاس بگھی پر سیسوں کی آواز سنائی دی۔

"بیٹسی کے لئے تو ابھی بہت جلدی ہے" انہوں نے سوچا اور کھڑکی سے جھانک کر انہوں نے نیلی اور اس میں سے اوپر نکلی ہوئی کالی ہیٹ اور الیکسی الکساندرووچ کے اس قدر جانے پہچانے ہوئے کان دیکھے۔

"کس قدر ناوقت ہے کیا رات کو بھی یہیں رہیں گے؟" انہوں نے سوچا۔ اور اس کا جو نتیجہ ہو سکتا تھا انہیں اتنا خوفناک اور بھیانک لگا کہ وہ ذرا بھی سوچے بغیر خوش اور دمکتے ہوئے چہرے کے ساتھ ان سے ملنے کے لئے چلی گئیں اور اپنے اندر جانے پہچانے جھوٹ کی موجودگی کو محسوس کرتے ہوئے انہوں نے خود کو ان کے حوالے کر دیا اور باتیں کرنی شروع کر دیں' خود بھی یہ جانے بغیر کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔

"ارے کتنا اچھا ہو گیا جو آ گئے!" انہوں نے شوہر کی طرف ہاتھ بڑھاتے اور سیکرٹری سیلڈین کی طرف مسکراتے ہوئے کہا۔ "رات کو رہو گے نہ؟" وہ پہلے الفاظ تھے جو ان کی پر فریب روح نے کہے۔ "ورنہ ابھی ہم ساتھ چلیں گے۔ بس افسوس یہ ہے کہ میں بیٹسی سے وعدہ کر چکی ہوں۔ وہ مجھے لینے آئیں گی۔"

بیٹسی کا نام سن کر الیکسی الکساندرووچ کا منہ بگڑ گیا۔

"نہیں نہیں' میں ہمیشہ ساتھ رہنے والوں کو ہرگز الگ الگ نہیں کروں گا" انہوں نے اپنے عادی مذاقیہ لہجے میں کہا "میں اور میگائیل وا سیلیوچ جائیں گے۔ مجھے تو ڈاکٹروں نے بھی پیدل چلنے کو کہا ہے۔ کچھ راستہ پیدل چل کر جاؤں گا اور تصور کروں گا کہ میں چشموں پر ہوں۔"

"تو جلدی کیا ہے" آنا نے کہا۔ "چائے پیو گے؟" انہوں نے گھنٹی بجا کر خدمتگار کو بلایا۔

"چائے لائیے اور سرگوژا سے کہہ دیجئے کہ الیکسی الکساندرووچ آئے ہیں۔ ہاں تو تمہاری صحت کیسی ہے؟ میگائیل وا سیلیوچ' آپ میرے ہاں پہلے نہیں آئے' دیکھئے ذرا عادی بن کر کتنا اچھا ہے" ــــ وہ کبھی ایک سے مخاطب ہوتی تھیں اور کبھی دوسرے سے۔

وہ بڑی سادگی سے اور غیری انداز میں باتیں کر رہی تھیں لیکن بہت زیادہ اور بہت جلدی جلدی بول رہی تھیں۔ انہوں نے خود اس بات کو محسوس کیا اس لئے اور بھی کہ میگائیل وا سیلیوچ انہیں تجسس کی جس نظر سے دیکھ رہے تھے اس سے انہوں نے سمجھا کہ وہ جیسے ان کا مشاہدہ کر رہے ہوں۔

میگائیل وا سیلیوچ فوراً ہی بر آمدے میں چلے گئے۔

وہ شوہر کے پاس بیٹھ گئیں۔

"دیکھئے میں تو تمہاری طبیعت بہت اچھی نہیں لگ رہی ہے" انہوں نے کہا۔

"ہاں" وہ بولے "آج ڈاکٹر میرے پاس آیا تھا اور اس نے میرا ایک گھنٹے کا وقت لے لیا۔ میں محسوس

کرتا ہوں کہ میرے دوستوں میں سے کسی نے اسے بھیجا ہو گا ــــ اتنی بیش قیمت ہے میری صحت۔"

"اچھا اچھا تو اس نے کیا کہا؟"

انہوں نے شوہر سے ان کی صحت اور معمولیتوں کے بارے میں پوچھا' انہیں سمجھایا کہ آرام کرنے کی ضرورت ہے اور یہ کہ وہ ان کے پاس رہنے آ جائیں۔

یہ سب انہوں نے بہت خوش خوش' بڑی جلدی جلدی اور آنکھوں میں ایک خاص چمک کے ساتھ کہا۔ لیکن اس وقت الیکسی الکساندرووچ نے ان کے اس لہجے کو کوئی بھی اہمیت نہیں دی۔ انہوں نے اپنی بیوی کے الفاظ سنے اور انہیں اسی پرانی رسمی مفہوم میں سمجھا جس کے وہ عادی تھے۔ اور جو اب انہوں نے سادگی سے دہرائے حالانکہ اس انداز کی کوئی بات بیت میں کوئی خاص چیز نہ تھی لیکن بعد کو آنا کبھی اس لمحے سے متعلق شرم کے اس تاک دوڑ کے بغیر نہیں یاد کر سکیں۔

سرگوژا آ گیا اپنی کورنس کے پیچھے پیچھے۔ اگرا الیکسی الکساندرووچ نے توجہ سے دیکھنے کی زحمت کی ہوتی تو انہوں نے اس شرمائی ہوئی اور کھوئی کھوئی نظر کو ضرور دیکھ لیا ہو تابعدار سرگوژا نے باپ پر اور یہاں پر ڈالی تھی۔ لیکن وہ کچھ بھی دیکھنا نہیں چاہتے تھے اور انہوں نے دیکھا بھی نہیں۔

"ارے واہ تم تو بہت اتنا بڑا ہو گیا ہے۔ واقعی بہت تو بڑا سا ہو گیا ہے۔ سلام تو بجا لاؤ۔"

اور انہوں نے ہنستے ہوئے سرگوژا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

سرگوژا باپ کے ساتھ اپنے تعلقات میں پہلے بھی شرمیلا تھا اور جب سے الیکسی الکساندرووچ اسے تو تو کہنے لگے تھے اور جب سے اس کے سر میں یہ سوال پیدا ہوا تھا کہ وہ کس "ٹب سے دوست ہے باپ سے اور کبھی دور ہو گیا تھا۔ اس نے ماں کی طرف دیکھا جیسے مدد اور حفاظت کی درخواست کر رہا ہو۔ اسے بس ماں ہی کے ساتھ اچھا لگتا تھا۔ اس عرصے میں الیکسی الکساندرووچ بیٹے کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر گورنس سے باتیں کرنے لگے اور سرگوژا اتنی الجھن اور ذلت محسوس کر رہا تھا کہ آنا نے دیکھا کہ وہ بس اب رو پڑے گا۔

آنا کا چہرہ اس وقت دار الگدائی ہو گیا تھا جب بچہ اندر آیا تھا۔ اب جو انہوں نے دیکھا کہ وہ اتنا چاہا محسوس کر رہا ہے تو جلدی سے انہیں' بیٹے کے کندھے پر سے الیکسی الکساندرووچ کا ہاتھ اٹھایا اور اسے لے کر آگے میں چل گئیں۔ پھر فوراً ہی واپس آ گئیں۔

"لیکن چلنے کا وقت تو ہو گیا" انہوں نے اپنی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔ "آخر بیٹسی ابھی تک کیوں نہیں آئیں؟"

"ہاں تو" الیکسی الکساندرووچ نے کہا اور کھڑے ہو کر انہوں نے اپنی انگلیاں چٹخا کر چٹخائیں۔ "میں اس لئے بھی آیا تھا کہ تمہیں رقم دے دوں اس لئے کہ بلیس تمہیں کہانیوں پر تو جیتیں نہیں" انہوں نے کہا "میرے خیال میں تمہیں ضرورت ہو گی۔"

"نہیں' کوئی ضرورت نہیں ــــ ہاں' ضرورت ہے" انہوں نے شوہر کی طرف دیکھے بغیر کہا۔ ان کا چہرہ نہیں سرخی جلد تک سرخ ہو گیا۔ "تو میرے خیال میں بعد کے بعد تم نہیں آ جانا۔"

"ہاں ہاں!" الیکسی الکساندرووچ نے جواب دیا۔ "اور یہ آ گئیں بیٹسی کی جیسے' پرنس تو ہر سکا" انہوں نے اندر آتی ہوئی انگریزی وضع کی چھوٹی تیز بہت اونچی گاڑی کو کھڑکی میں سے دیکھ کر اضافہ

کیا۔ "کیا خوش فہمی ہے! کاش اب ہم بھی چلیں۔"

پرنس تو بہ سکایا گاڑی میں سے اتریں نہیں۔ صرف ان کا خدمتگار محروم ہوتے "الوداع" اور سیاہ بدی پہنے ہوئے گاڑی سے صدر دروازے کے پاس کود چڑھا۔

"تو میں جاری ہوں 'الوداع'" آنا نے کہا اور بچے کو پیار کر کے الکسینی الکساندرووچ کے پاس آئیں اور ان کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ "تم بہت اچھے ہو جو آ گئے۔"

الکسینی الکساندرووچ نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

"اچھا تو پھر ملیں گے۔ تم چائے پینے کے لئے آ جاؤ' بہت اچھا رہے گا" آنا نے کہا اور چل گئیں' ڈکی ہوئی اور خوش و خرم۔ لیکن جیسے ہی شوہر ان کی آنکھ سے اوجھل ہوئے ویسے ہی انہوں نے اپنے ہاتھ پر اس جگہ کو محسوس کیا جسے ان کے ہونٹوں نے چھوا تھا اور کراہت سے کانپ اٹھیں۔

28

جب الکسینی الکساندرووچ ریس کورس میں پہنچے تو آنا تیسٹی کے ساتھ پویلین میں بیٹھی تھیں' اسی پویلین میں جہاں پوری اعلیٰ سوسائٹی جمع تھی۔ انہوں نے اپنے شوہر کو آتے ہوئے دور ہی سے دیکھ لیا تھا۔ دو لوگ 'شوہر اور عاشق' ان کی زندگی کے دو مرکز تھے اور ان کی قربت کو وہ ظاہری حواس کے بغیر ہی محسوس کر لیتی تھی۔ جب وہ بہت دور تھے تبھی انہوں نے شوہر کے قریب تر آنے کو محسوس کر لیا تھا اور غیر ارادی طور پر انہیں بھیڑ کی ان لہروں میں دیکھتی رہی تھیں جن کے بیچ میں وہ چل رہے تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ کیسے وہ پویلین کے پاس پہنچ رہے تھے — کبھی شان بے نیازی سے کسی کی خوشامدانہ تعظیم کا جواب دیتے ہوئے' کبھی کھوئے کھوئے سے مگر دوستانہ انداز میں برابر والوں سے صاحب سلامت کرتے ہوئے اور کبھی اس دنیا کے صاحبان ثروت و جاہ کی نظریں آنے کی کوشش کرتے ہوئے اور اپنی گول ہیٹ کو اٹھاتے ہوئے جو ان کے بالوں کے سروں کو دبائے رکھتی تھی۔ وہ ان سب طور طریقوں کو جانتی تھیں اور سب ان کے لئے کراہت انگیز تھے۔ "بس جاہ پسندی' صرف کامیاب ہونے کی خواہش — بس یہی ہے ان کے دل میں" وہ سوچ رہی تھیں "اور بلند قدر فن تحسین سے پوری طرح بے بہرہ' یہ سب صرف ہتھیار ہیں تاکہ کامیاب ہوں۔"

الکسینی الکساندرووچ نے جس طرح عورتوں کے پویلین پر نظر ڈالی (وہ بالکل سیدھے آنا ہی کی طرف دیکھ رہے تھے لیکن انہوں نے محل' تمول' تعلقوں' بالوں اور پتلونوں کے سمندر میں بیوی کو پہچانا نہیں) اس سے آنا سمجھ گئیں کہ وہ انہیں کو تلاش کر رہے ہیں لیکن انہوں نے جان بوجھ کر شوہر کی طرف دھیان نہیں دیا۔

"الکسینی الکساندرووچ!" پرنس تیسٹی نے پکار کر ان سے کہا "آپ غالباً اپنی بیوی کو نہیں دیکھ رہے ہیں' یہ ہیں وہ!"

وہ اپنی سرد مسکراہٹ سے مسکرائے۔

"یہاں تو اتنی بھیڑ بھاڑ ہے کہ آنکھیں چکا چوند ہو گئیں" انہوں نے کہا اور پویلین میں آ گئے۔ وہ بیوی کی طرف دیکھ کر مسکرائے جیسے کہ شوہر کو بیوی سے ملنے پر مسکرانا چاہئے جن سے ابھی ابھی وہ مل چکے تھے۔ پھر انہوں نے پرنس اور دوسرے واقف کاروں سے صاحب سلامت کی' ہر ایک سے اس طرح پیش آتے ہوئے جس طرح کرنا چاہئے تھا یعنی خواتین سے مذاق کرتے ہوئے اور مردوں کو تسلیم سے نوازتے ہوئے۔ پھر پویلین

کے پاس ایک ایڈجوٹنٹ جنرل کھڑے تھے جن کا الکسینی الکساندرووچ احترام کرتے تھے اور جو اپنی ذہانت اور تعلیم و تہذیب کے لئے بہت مشہور تھے۔ الکسینی الکساندرووچ نے ان سے کچھ باتیں کیں۔

دونوں کے بیچ میں کچھ دقیقہ تھا اس لئے بات چیت میں کوئی چیز مخل نہیں ہوئی۔ ایڈجوٹنٹ جنرل دونوں پر ہمدردی ظاہر کر رہے تھے۔ الکسینی الکساندرووچ نے اعتراض کیا اور دونوں کی مدافعت کی۔ آنا ان کی سنجیدہ اور ہموار آواز سن رہی تھیں' ایک ایک لفظ کی طرف دھیان دے رہی تھیں اور ان کا ہر لفظ انہیں جھوٹ لگ رہا تھا اور ان کے کانوں کو بے حد گراں گزر رہا تھا۔

جب چار درست والی اسٹیپل چیز دوڑ شروع ہوئی تو وہ ذرا آگے کو جھک آئیں اور مسلسل کھلی ہاروے دوربین کو گھوڑی کے پاس جاتے ہوئے اور زین پر بیٹھتے ہوئے دیکھتی رہیں' اور اس کے ساتھ ہی وہ شوہر کی کافر انگیز مسکراہٹ اور آواز بھی سنتی رہیں۔ وہ دوربین کے لئے بہت بے قرار تھیں اور اس سے انہیں اذیت ہو رہی تھی لیکن اس سے بڑی اذیت ان کو اپنے شوہر کے جانے پہچانے لہجے اور سنجیدہ آواز سے ہو رہی تھی جو انہیں لگ رہا تھا کہ کبھی بدلی نہ ہو گی۔

"میں بری عورت ہوں' میں جاہ ہو بھی ہوں" وہ سوچ رہی تھیں "لیکن جھوٹ بولنا مجھے پسند نہیں ہے اور جھوٹ میں نہیں برداشت کر سکتی مگر ان کی (شوہر کی) غذا ہی جھوٹ ہے۔ وہ سب کچھ دیکھتے ہیں' سب کچھ جانتے ہیں' لیکن جب اتنے سکون کے ساتھ بات کر سکتے ہیں تو محسوس کیا کرتے ہوں گے؟ اگر وہ مجھے مار ڈالتے' دوسری کو قتل کر دیتے تو میں ان کا احترام کرتی۔ لیکن نہیں' ان کو بس جھوٹ اور وضع داری کی ضرورت ہے" آنا نے اپنے آپ سے کہا۔ وہ اس کے بارے میں بالکل سوچ ہی نہیں رہی تھیں کہ وہ شوہر سے چاہتی کیا تھیں اور کیا چاہتی تھیں کہ وہ کیسے ہوں۔ وہ اس بات کو بھی نہیں سمجھ رہی تھیں کہ الکسینی الکساندرووچ کی یہ ظاہری اور خاص قسم کی خوش گفتاری جس سے انہیں اس قدر جھنجھلاہٹ ہو رہی تھی محض ان کی اندرونی تشویش اور پریشانی کا اظہار تھی۔ جیسے بچے کو چوٹ لگ جاتی ہے تو وہ اچک اچک کر اپنے عضلات کو حرکت میں لاتا ہے تاکہ درد کو بہا دے' اسی طرح الکسینی الکساندرووچ کے لئے داخلی حرکت ضروری تھی تاکہ بیوی کے بارے میں ان خیالات کو بہا دیں جو ان کی موجودگی میں اور دوربین کی موجودگی میں اور اس کے نام کے بار بار دہرائے جانے کی وجہ سے اپنی طرف متوجہ کرتے رہتے تھے اور جیسے بچے کے لئے اچکنا قدرتی بات ہوتی ہے اسی طرح الکسینی الکساندرووچ کے لئے اچھی طرح اور سمجھ داری سے باتیں کرنا قدرتی چیز تھی۔ وہ کہہ رہے تھے:

"فوج کے اور سوار فوج کے لئے دوڑ میں گھوڑوں کا دوڑ کی ضروری شرط ہے اگر انگلستان تاریخ میں سوار فوج کے انتہائی نابغہ کارناموں کی مثالیں پیش کر سکتا ہے تو اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اس نے اپنے ہاں جانوروں اور لوگوں کی اس قوت کو تاریخی اعتبار سے ترقی دی ہے۔ اسپورٹ میری رائے میں بڑی اہمیت رکھتا ہے اور ہم بیشہ کی طرح صرف بالکل سطحی چیزوں کو دیکھتے ہیں۔"

"سطحی نہیں" پرنس تو بہ سکایا نے کہا "کہتے ہیں کہ ایک افسر کی دو پسلیاں ٹوٹ گئیں۔"

الکسینی الکساندرووچ اپنی مخصوص مسکراہٹ مسکرائے جس میں بس دانت کھلتے تھے' اس سے زیادہ کچھ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

"میں تسلیم کرتا ہوں پرنس کہ یہ سطحی نہیں بلکہ اندرونی معاملہ ہے۔ لیکن بات یہ نہیں ہے" اور وہ پھر

جنرل سے مخاطب ہو گئے جس سے وہ سنجیدگی سے بات کر رہے تھے۔ "یہ نہ بھولئے کہ وہ ہمیں فوجی لوگ حد لے رہے ہیں جنہوں نے اس سرگرمی کا انتخاب کیا ہے' اور آپ کو اتنا پڑے گا کہ جو پیشے میں اس کے تحفے کا دوسرا رخ بھی ہوتا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق فوجی کی ذمہ داری سے ہے۔ عقل العام کے لئے بکے بازی کا اپنی تو ہمارا دوروں کا بیہودہ اسپورٹ جنگلی پن ہے لیکن ہمارا توں کو بڑھانے والا اسپورٹ ارفا کی علامت ہے۔"

"نہیں میں تو دوسری بار نہیں آؤں گی' مجھے تو اس سے بہت گھبراہٹ ہوتی ہے" پرنس بیٹسی نے کہا۔ "ٹھیک ہے نہ آنا؟"

"گھبراہٹ تو ہوتی ہے لیکن اس کی طرف سے دھیان ہٹانا بھی ممکن نہیں" دوسری خاتون نے کہا۔ "میں اگر روسوالی ہوتی تو ایک بھی سرکس نہ چھوڑتی۔"

آنا کچھ نہیں بولیں اور دوربین ہٹائے بغیر ایک ہی جگہ پر دیکھتی رہیں۔

بات چیت کے دوران میں اسی وقت ایک لمبے قد کے جنرل وہاں سے گزرے۔ باتوں کا سلسلہ روک کر الکسی الکساندرووچ جلدی سے لیکن وقار کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور پاس گزرتے ہوئے جنرل کو جھک کر تعظیم بجالا۔

"آپ نہیں دوڑ رہے ہیں؟" جنرل نے مذاق کیا۔

"میری بیوی زیادہ مشکل ہے" الکسی الکساندرووچ نے ادب کے ساتھ جواب دیا۔

اور حالانکہ اس جواب کے کوئی خاص معنی نہ تھے لیکن جنرل نے ایسا ظاہر کیا جیسے ان سے ایک ذہین آدمی نے بڑی ذہانت کی بات کہی ہو اور وہ اس لاپر آنتونووی لاساس (33) کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔

"وہ فریق ہیں" الکسی الکساندرووچ نے بیٹھتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی۔ "شرکت کرنے والے اور ناظرین اور اس تماشے سے لگاؤ ناظرین کے کمتر ارفا کی تعلیمی علامت ہے میں مانتا ہوں' لیکن۔"

"پرنس آپ نے شرط لگائیں؟" بچے سے اتنی جان ارکاڈی کی آواز سنائی دی اور پرنس بیٹسی سے مخاطب تھے۔ "آپ کس کی طرفداری کر رہی ہیں؟"

"میں اور آنا تو پرنس کوزوف کی طرف ہیں" بیٹسی نے جواب دیا۔

"میں بوڑھی کا طرفدار ہوں۔ ایک سو ڈی دکاٹے۔"

"مٹے رہی!"

"لیکن کتنا خوبصورت گھنا ہے' ہے نہ؟"

الکسی الکساندرووچ کے پاس جب تک یہ لوگ باتیں کرتے رہے تب تک وہ چپ رہے لیکن فوراً انہوں نے پھر بولنا شروع کر دیا۔

"میں مانتا ہوں مگر یہ تماشہ کھیل ہے۔" انہوں نے بات کا سلسلہ چھیڑا ہی تھا۔

لیکن اسی وقت دوڑنے والے روانہ ہو گئے اور سارے لوگوں نے بات چیت بند کر دی۔ الکسی الکساندرووچ بھی چپ ہو گئے اور سارے لوگ اٹھ اٹھ کر بڑی کی طرف دیکھنے لگے۔ الکسی الکساندرووچ کو دوڑ سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اس لئے وہ دوڑنے والوں کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ انہوں نے اپنی تھکی تھکی آنکھوں سے ناظرین کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ ان کی نگاہیں آنا پر ٹک گئیں۔

آنا کا چہرہ سفید اور تھکا تھا۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کچھ بھی اور کسی کو بھی نہیں دیکھ رہی تھیں سوائے ایک کے۔ ان کا ہاتھ کشیدگی کی سی حالت میں پنکھے کو روپے ہوئے تھا اور وہ دم سادھے ہوئے تھیں۔ الکسی الکساندرووچ نے انہیں دیکھا اور جلدی سے منہ موڑ کر دوسرے لوگوں کو دیکھنے لگے۔

انہوں نے اپنے دل میں کہا "اب یہ خاتون اور دوسرے لوگ بھی بڑے ہیجان میں ہیں۔ یہ بالکل قدرتی بات ہے۔" وہ آنا کی طرف دیکھنا نہیں چاہتے تھے لیکن ان کی نگاہیں غیر ارادی طور پر انہیں کی طرف کھنچ جاتی تھیں۔ انہوں نے پھر اس چہرے کو دیکھا اور کوشش کی کہ اس چیز کو نہ پڑھیں جو اس پر اتنی صاف صاف لکھی تھی۔ اور اپنی مرضی کے خلاف اس پر انہوں نے وہی پڑھ لیا جو وہ نہ جاننا چاہتے تھے۔

سب سے پہلے کوزوف ندی پر گرے تو سارے لوگ پریشان ہو گئے لیکن الکسی الکساندرووچ نے آنا کے ستے ہوئے فکر مندانہ چہرے پر صاف دیکھا کہ جسے وہ دیکھ رہی تھیں وہ نہیں گرا تھا۔ جب تین اور ووسکی بڑی دیوار پار کر گئے اور اس کے بعد ایک اور افسروں پر سرکے بل گرا اور سخت چوٹ کھا کر مر گیا تو سارے لوگوں پر ہراس طاری ہو گیا لیکن الکسی الکساندرووچ نے دیکھا کہ آنا نے اس کی طرف دھیان تک نہیں دیا اور بڑی مشکل سے سمجھیں کہ ان کے ارد گرد بات کس چیز کے بارے میں ہو رہی ہے۔ الکسی الکساندرووچ بار بار ان کی طرف زیادہ گھور گھور کر دیکھتے رہے۔ آنا نے "بوڑھی ووسکی کو دوڑتے ہوئے دیکھتے رہنے میں بالکل محو تھیں۔ اپنے شوہر کی سوالیہ نگاہوں کو محسوس کیا جو پہلے انہیں پر لگی ہوئی تھیں۔

انہوں نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر نظروں سے شوہر کو دیکھا اور ذرا سا بھویں سکیڑ کر پھر منہ موڑ لیا۔

"وہ تو میرے لئے سب برابر ہے" جیسے انہوں نے شوہر سے کہا اور اس کے بعد پھر ایک بار بھی ان کی طرف نہیں دیکھا۔

دوڑ کی ساعت اچھی نہیں تھی۔ سترہ لوگوں میں آدھے سے زیادہ لوگ گرے اور انہیں چوٹیں آئیں۔ دوڑ کے ختم ہوتے ہوتے سارے لوگ ہیجان میں تھے جو اس وجہ سے اور بھی بڑھ گیا کہ اعلیٰ حضرت بھی ناظر تھے۔

29

سارے لوگ اپنی ناپسندیدگی کا اظہار بلند آواز میں کر رہے تھے۔ سارے لوگ ایک فقرہ دہرا رہے تھے جو کسی شخص نے کہا تھا "بس اب شیروں کے سرکس کی کسر رہ گئی ہے" اور ہر شخص پر ہراس طاری تھا۔ چنانچہ جب ووسکی گرا اور آنا نے بڑے زور سے آہ بھری تو اس میں کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔ لیکن اس کے بعد آنا کے چہرے پر ایسی تبدیلی آگئی جو وضع داری کے قطعی خلاف تھی۔ وہ بالکل ہی بدحواس ہو گئیں۔ وہ شکار ہو جانے والی چڑیا کی طرح تڑپنے لگیں' کبھی کھڑی ہوتا اور کہیں جانا چاہتیں' کبھی بیٹسی سے مخاطب ہوتیں۔

"چلو چلیں' چلو چلیں" وہ کہہ رہی تھیں۔

لیکن بیٹسی نے ان کی بات نہیں سنی۔ وہ نیچے کو جھکی ہوئی ایک جنرل سے بات کر رہی تھیں جو ان کے پاس آگیا تھا۔

الکسی الکساندرووچ اٹھ کر آنا کے پاس آگئے اور بڑے اخلاق کے ساتھ اپنا بازو ان کی طرف کیا کہ وہ

اس کا سہارا لے کر چلیں۔

"اگر آپ چاہیں تو چلئے" انہوں نے فرانسیسی میں کہا۔ لیکن آنا اس طرف کان لگائے ہوئے تھیں کہ جنرل کیا کہہ رہا ہے اور انہوں نے شوہر کی طرف سے دھیان ہی نہیں دیا۔

"کہتے ہیں کہ ان کی ٹانگ بھی ٹوٹ گئی" جنرل نے کہا۔ "یہ سب کچھ سے زیادہ ہے۔"

آنا نے شوہر کی بات کا جواب دیئے بغیر دروازہ کھولا اور اس جگہ کو دیکھا جہاں دو دستکی گرا تھا۔ لیکن وہ جگہ اتنی دور تھی اور وہاں اتنے زیادہ لوگوں کی بھیڑ تھی کہ کچھ بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ انہوں نے دوربین نیچے کر لی اور جانا چاہا لیکن اسی وقت ایک افسر گھوڑا دوڑاتا ہوا آیا اور اس نے اعلیٰ حضرت کو رپورٹ دی۔ آنا اس کی بات سننے کے لئے آگے کو جھک گئیں۔

"سٹیپا! سٹیپا!" انہوں نے بھائی کو پکارا۔

لیکن بھائی نے ان کی آواز نہیں سنی۔ انہوں نے پھر چاہا کہ چلی جائیں۔

"میں ایک بار پھر آپ کے لئے اپنا بازو پیش کرتا ہوں اگر آپ جانا چاہتی ہیں تو" کیسینی الکسائیر ووچ نے ان کی طرف ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہا۔

وہ خفگی کے ساتھ شوہر سے پرے ہٹ گئیں اور ان کی طرف دیکھے بغیر انہوں نے جواب دیا:

"نہیں نہیں، مجھے پھوڑ دیجئے میں ٹھہروں گی۔"

اب انہوں نے دیکھا کہ دو دستکی کے کرنے کی جگہ سے ایک افسر لیس کورس کے ملتے میں ہو کر دوڑتا ہوا پولیین کی طرف آ رہا تھا۔ بیٹسی نے رومال ہلا کر اسے اشارے سے بلایا۔

افسر یہ خبر لایا کہ سوار کو چوٹ نہیں آئی لیکن گھوڑی کی کمر ٹوٹ گئی۔

یہ سن کر آنا جلدی سے بیٹھ گئیں اور اپنا منہ انہوں نے پنکھے سے ڈھک لیا۔ کیسینی الکسائیر ووچ نے دیکھا کہ وہ رو رہی تھیں اور صرف اپنے آنسو اس لئے نہیں بلکہ سسکیوں کو بھی کسی طرح روکہ نہیں پا رہی تھیں جس کی وجہ سے ان کا سینہ ابھر ابھر آتا تھا۔ کیسینی الکسائیر ووچ نے ان کے سامنے کھڑے ہو کر انہیں اپنی آڑ میں لے لیا اور انہیں خود کو سنبھالنے کا وقت دیا۔

تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے آنا سے مخاطب ہو کر کہا "تیسری بار میں آپ سے اپنا بازو پیش کرتا ہوں" آنا نے ان کی طرف دیکھا لیکن سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہیں۔ یہ لیس بیسی نے ان کی مدد کی۔

"نہیں! کیسینی الکسائیر ووچ، میں آنا کو لائی تھی اور میں نے انہیں لے جانے کا وعدہ کیا تھا" بیٹسی بیچ میں بول پڑیں۔

"معاف کیجئے گا پرنس" کیسینی الکسائیر ووچ نے اخلاق سے مسکراتے ہوئے لیکن نظریں گڑو کر انہیں دیکھتے ہوئے کہا "میں دیکھ رہا ہوں کہ آنا کی طبیعت ناساز ہے اور میں چاہتا ہوں کہ میرے ساتھ چلیں۔"

آنا نے سہمی ہوئی نظروں سے دیکھا، فرمانبرداری کے ساتھ کھڑی ہو گئیں اور شوہر کا بازو پکڑ لیا۔

بیٹسی نے آنا سے سرگوشی میں کہا "میں ان کے پاس کسی کو بھیج کر سب معلوم کر کے تمہیں کہلوا بھیجوں گی۔"

پولیس سے نکلتے وقت کیسینی الکسائیر ووچ نے ملنے والوں سے بیٹسی کی طرح باتیں کیں اور آنا کے لئے بھی ضروری تھا کہ وہ بھی جواب دیں اور باتیں کریں لیکن وہ اپنے آپ میں نہیں تھیں اور شوہر کا بازو دیکھے ہوئے وہ ایسے سوتے میں چل رہی تھیں۔

وہ سوچ رہی تھیں "بیوٹ گی کہ نہیں؟ کیا یہ سچ ہے؟ مگر کیا ممکن ہو گا کہ نہیں؟ آج ملاقات ہو گی کہ نہیں؟"

وہ چپ چاپ کیسینی الکسائیر ووچ کی گاڑی میں بیٹھ گئیں اور چپ چاپ ہی گاڑیوں کی بھیڑ میں سے نکل آئیں۔ کیسینی الکسائیر ووچ نے جو کچھ بھی دیکھا تھا اس سب کے باوجود اب بھی وہ اپنی بیوی کی اصل حالت کے بارے میں سوچنے کو روا نہ رکھتے تھے۔ انہوں نے صرف باہری علامتیں دیکھی تھیں۔ انہوں نے دیکھا تھا کہ ان کی بیوی نے وضع داری کا خیال نہیں رکھا اور یہ ان کو برا سمجھتے تھے۔ لیکن ان کے لئے صرف اتنا ہی کہنا اور زیادہ کچھ نہ کہنا مشکل تھا۔ انہوں نے سوچا کہ آنا سے یہ کہہ دیں کہ انہوں نے کتنی بد سلیقگی برتی ہے لیکن غیر ارادی طور پر ان کے منہ سے بالکل ہی دوسری بات نکل۔

"مگر ہم سب میں اس بیرحمانہ تماشے کے لئے کس قدر شوق پایا جاتا ہے" انہوں نے کہا۔ "میں دیکھ رہا ہوں کہ۔"

"کیا آپ کبھی نہیں" آنا نے حقارت کے ساتھ کہا۔

کیسینی الکسائیر ووچ پریشان ہو گئے اور فوراً انہوں نے وہ کہنا شروع کر دیا جو وہ کہنا چاہتے تھے۔

"میں آپ سے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں" انہوں نے بات شروع کی۔

"شروع ہو گئی، وضاحت اور معافی" آنا نے سوچا اور انہیں بے حد غصہ آیا۔

"میں آپ سے یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ آج آپ نے بے حد بد سلیقگی دکھائی" انہوں نے آنا سے فرانسیسی میں کہا۔

"کس چیز میں بد سلیقگی دکھائی میں نے؟" آنا نے زور سے کہا اور تیزی سے ان کی طرف منہ موڑ کر ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا لیکن اب ان کے چہرے پر پہلے والی کسی بات کو چھپانے والی خوبی نہ تھی بلکہ اس پر ایک باعزم تاثر تھا جس کے تحت انہوں نے بڑی مشکل سے اس طوفان کو چھپا رکھا تھا جو ان کو محسوس ہو رہا تھا۔

"جو لئے مت" کیسینی الکسائیر ووچ نے ان سے کہا جو ان کی پشت پر کھلی کھڑکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

وہ ذرا سا ٹھٹھے اور انہوں نے کھڑکی کے شیشے کو اٹھا دیا۔

"کون سی چیز آپ کو بد سلیقہ لگی؟" آنا نے دہرایا۔

"وہ اتنائی نا سمجھی بھئے آپ ایک دوڑنے والے کے گرنے پر چھپا نہ سکیں۔"

انہوں نے انتظار کیا کہ آنا احتجاج کریں گی لیکن وہ چپ رہیں اور سامنے تکتی رہیں۔

"میں آپ سے پہلے ہی یہ گزارش کر چکا ہوں کہ معاشرے میں اپنے اوپر اتنا قابو رکھئے کہ بدزبان لوگ بھی آپ کے خلاف کچھ نہ کہہ سکیں۔ ایک وقت تھا جب میں نے اندرونی رشتوں کی بات کی تھی۔ اب میں ان کا ذکر نہیں کرتا۔ اب میں ظاہری رشتوں کی بات کرتا ہوں۔ آپ نے بد سلیقگی برتی اور میں نہیں چاہتا کہ دوبارہ ایسا ہو۔"

آنتا نے ان کی آدھی بات سنی ہی نہیں۔ وہ ان سے خوف محسوس کر رہی تھیں اور یہ سوچ رہی تھیں کہ کیا یہ سچ ہے کہ وہ دشمن کی کوئٹ نہیں آئی۔ کیا یہ اس کے بارے میں لوگ کہہ رہے تھے کہ سوار سچ و سلامت ہے البتہ گھوڑی کی کمر ٹوٹ گئی ہے؟ جب الیگسینی الکساندر ووچ اپنی بات ختم کر چکے تو وہ بس ہلکی سی ذلت آمیز انداز میں مسکرائیں اور جواب کچھ نہیں دیا اس لئے کہ انہوں نے وہ سنا ہی نہ تھا جو شوہر نے کہا تھا۔ الیگسینی الکساندر ووچ نے بڑی جسارت کے ساتھ بات کرنا شروع کیا تھا لیکن جب صاف طور سے ان کی سمجھ میں آیا کہ وہ کس چیز کے بارے میں بات کر رہے ہیں تو ان پر بھی وہ خوف طاری ہو گیا جو آنتا پر طاری تھا۔ انہوں نے آنتا کی مسکراہٹ دیکھی اور ان کو ایک عجیب سا احساس ہوا۔

"وہ میرے شک کرنے پر مسکرا رہی ہیں۔ ہاں! ابھی وہ ہی کہیں گی اور انہوں نے اس بار کہا تھا کہ میرے شک کی کوئی بنیاد نہیں ہے کہ یہ مضحکہ خیز بات ہے۔"

اب جب ساری باتوں کا انکشاف ان کے اوپر ہو چکا تھا تو انہیں کسی چیز کی ایسی خواہش نہ تھی جیسی اس بات کی کہ آنتا پہلے ہی کی طرح انہیں مذاق اڑاتے ہوئے جواب دیں کہ ان کا شک مضحکہ خیز ہے اور اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ وہ کچھ وہ جانتے تھے وہ اتنا خوفناک تھا کہ اب وہ ہر بات کا یقین کر لینے کو تیار تھے۔ لیکن آنتا کے ڈرے ہوئے اور غمگین چہرے کا تاثر اب دھوکا دینے کا بھی وعدہ نہیں کر رہا تھا۔

"ہو سکتا ہے میں غلطی کر رہا ہوں" الیگسینی الکساندر ووچ نے کہا۔ "اس صورت میں میں درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معاف کر دیجئے۔"

"نہیں آپ نے غلطی نہیں کی" آنتا نے انتہائی ناامیدی سے ان کے سوالیہ چہرے کو دیکھتے ہوئے دھیرے دھیرے کہا۔ "آپ نے غلطی نہیں کی۔ میں انتہائی ناامید ہو گئی تھی اور نہ ہوتا میرے بس میں نہیں تھا۔ میں باتیں آپ کی سن رہی ہوں لیکن سوچ ان کے بارے میں رہی ہوں' میں ان سے محبت کرتی ہوں' میں ان کی محبوبہ ہوں' میں برداشت نہیں کر سکتی' میں ڈرتی ہوں میں آپ سے نفرت کرتی ہوں۔ میرے ساتھ آپ کا جو بھی جی چاہے سو کیجئے۔"

اور گاڑی کے کونے میں کھسک کر وہ ہاتھوں سے منہ ڈھانپ کر سسکیاں لینے لگیں۔ الیگسینی الکساندر ووچ ذرا بھی ہلے ڈلے نہیں اور نہ انہوں نے اپنی سامنے تنی ہوئی نگاہوں کی سمت میں کوئی تبدیلی کی۔ لیکن ان کے پورے چہرے پر مردے کا سا مقدس سکوت طاری ہو گیا اور مضافاتی بستی میں پہنچنے تک سارے وقت یہی تاثر قائم رہا۔ گھر کے قریب پہنچ کر انہوں نے اسی تاثر کے ساتھ آنتا کی طرف منہ کیا۔

"ٹھیک ہے لیکن میں اس وقت تک وضع داری کا لحاظ رکھنے کا معاملہ کرتا ہوں" ان کی آواز کانپے گی "جب تک میں اپنی عزت کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری اقدامات نہ کر لوں اور آپ کو ان کے بارے میں مطلع نہ کر دوں۔"

وہ گاڑی سے پہلے اترے اور انہوں نے سہارا دے کر آنتا کو اتارا۔ نوکروں کے سامنے انہوں نے چپ چاپ آنتا کا ہاتھ دبایا' گاڑی میں بیٹھے اور بیڑس برگ چلے گئے۔

ان کے جانے کے بعد پرنس ٹیٹنی کانڈ بیمار پڑ گیا اور آنتا کے لئے ایک رقعہ لایا:

"میں نے الیگسینی کے پاس آدمی بھیجا تھا ان کی خیریت معلوم کرنے کے لئے' انہوں نے مجھے لکھ بھیجا ہے کہ وہ ٹھیک اور صحیح سلامت ہیں لیکن بہت خوبصورت ہیں۔"

"تو وہ آئیں گے!" آنتا نے سوچا۔ "کتنا اچھا کیا میں نے جو انہیں سب کچھ بتا دیا۔"

انہوں نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ ابھی تین گھنٹے اور باقی تھے اور پچھلی ملاقات کی تفصیلات کی یاد نے ان کے خون میں آگ سی لگا دی تھی۔

"اف میرے خدا ابھی تک کتنا اجالا ہے! بڑی خوفناک بات ہے لیکن مجھے ان کی صورت دیکھنا اچھا لگتا ہے اور یہ حیرت انگیز اجالا بھی اچھا لگتا ہے۔ شوہر! ہاں' ہاں۔ خیر شکر ہے خدا کا کہ ان سے سارا تعلق ختم ہو گیا۔"

30

ان ساری جگہوں کی طرح جہاں لوگ جمع ہوتے ہیں جرمنی میں چشموں کے اس چھوٹے سے مقام پر بھی جہاں شیرباتسکی خاندان کے لوگ آئے تھے معمول کے مطابق معاشرے کا چھوٹا سا سانچہ نمودار ہو گیا تھا جس میں ان کے ہر رکن کے لئے معین اور ناقابل تغیر جگہ طے ہو گئی تھی۔ جیسے پانی کی معین اور ناقابل تغیر مقدار لمحہ میں مجدد ف کی بوائی کی معروف شکل اختیار کر لیتی ہے بالکل ویسے ہی چشموں پر آنے والا ہر شخص اپنی جگہ پر رکھ دیا جاتا تھا۔

بلورسٹ شیرباتسکی زامت گیمالن اور فرنچ شتھ (34) نے جو مکان کرائے پر لیا تھا اس کے اور اپنے خطاب کے اور اپنے واقف کاروں کے اعتبار سے فوراً ہی اپنی معین اور طے شدہ جگہ پر اور یوں قلم کی طرح شکل پذیر ہو گئے۔

اس سال چشموں پر ایک اصلی جرمن بلورسٹین (35) آئی ہوئی تھیں جس کی وجہ سے معاشرے کی یہ شکل پذیری اور بھی پرزور طریقے سے ہوئی تھی۔ پرنس شیرباتسکی خانیا کی بڑی خواہش تھی کہ اپنی بیٹی کو جرمن پرنس کی خدمت میں پیش کریں اور چشمے کے دوسرے ہی دن انہوں نے یہ رسم پوری کر دی۔ کیٹی نے اپنے "بہت ہی سادہ" یعنی بہت ہی خوش وضع کرنیوں کے لباس میں' جو پیرس سے آرڈر کر کے منگوایا گیا تھا' بہت ہی بھک کر بے وقار کے ساتھ تعظیم کی۔ جرمن پرنس نے کہا "مجھے امید ہے کہ اس خوبصورت سے کھنڈرے کے گلاب جلد ہی پھر کھل اٹھیں گے" — اور شیرباتسکی خاندان کے لئے فوراً ہی زندگی کے معین راستے بالکل طور پر طے ہو گئے جن سے ادھر ادھر ہونا ناممکن تھا۔ شیرباتسکی خاندان ایک انگریز لیڈی سے' ایک جرمن کاؤنٹس اور ان کے بیٹے سے جو پچھلی لڑائی میں زخمی ہو گیا تھا' ایک سوئیڈش سائنس داں سے اور ایم کیوات اور ان کی بہن سے متعارف ہوا۔ لیکن شیرباتسکی خاندان والوں کا خاص معاشرہ غیر ارادی طور پر ماسکو کی خواتین مادیموازیلز تشیرواو اور ان کی بیٹی 'مادموازیل' کیٹی کو اس لئے نہیں پسند تھی کہ وہ بھی کیٹی ہی کی طرح محبت کی وجہ سے بیمار پڑی تھی' ڈاکٹر ماسکو کے ایک کرنیل پر مشتمل تھا جس کو کیٹی نے بچپن سے پوری دردی میں دیکھا تھا اور اسی طرح انہیں جانتی تھی اور جو یہاں اپنی کھلی گردن اور پھولدار ٹائی میں اپنی چھوٹی چھوٹی آنکھوں سمیت غیر معمولی طور پر مضحکہ خیز لگتے تھے اور ان سے بڑی اکتاہٹ ہوتی تھی اس لئے کہ ان سے بچا چھڑانا ممکن ہی نہ تھا۔ جب یہ سب کچھ اتنے بہت طریقے سے طے ہو گیا تو کیٹی کا جی بہت اکتانے لگا اس لئے اور بھی کہ پرنس شیرباتسکی کار لمبا لے گئے اور وہ یہاں کے ساتھ اکیلی رہ گئی۔ جن لوگوں کو وہ جانتی تھی ان سے اسے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ سو وہ محسوس کرتی تھی کہ ان سے اب کسی نئی چیز کی توقع ہی نہیں کی جا سکتی تھی۔ اب یہاں چشموں پر اس کی خاص

پسندیدہ دلچسپی تھی لوگوں کا مشاہدہ کرنا اور جنہیں نہ جانتی تھی ان کے بارے میں قیاس کرنا۔ کیٹی کے کردار کی یہ خصوصیت تھی کہ وہ لوگوں میں ہمیشہ سب سے اچھی اور خوبصورت چیزیں فرض کرلیتی تھی' خاص طور سے ان لوگوں میں جنہیں وہ نہ جانتی تھی۔ اور اب یہ سب قیاس کر چکنے کے بعد کہ کون کیا ہے' ان کے درمیان آپس میں کس طرح کے تعلقات ہیں اور وہ کس طرح کے لوگ ہیں' کیٹی سب سے حیرت انگیز اور خوبصورت خصوصیتوں کا تصور کرتی اور اپنے مشاہدے میں اس کی تائید و تصدیق کرتی۔

ایسے لوگوں میں اس کی توجہ خاص طور سے ایک روسی لڑکی پر مرکوز ہو گئی جو ایک بیمار روسی خاتون کے ساتھ چشموں پر آئی تھی جنہیں سب لوگ مادام اشتال کہتے تھے۔ مادام اشتال کا تعلق اعلیٰ سوسائٹی سے تھا لیکن وہ واقعی بیمار تھیں کہ چل پھر نہ سکتی تھیں اور بس جب کبھی کبھار بہت ہی روشن اور خوشگوار دن ہوتا تو وہ پہیے دار کرسی پر چشموں کے کنارے نظر آتیں۔ لیکن پرنسس شیرباتسکایا نے اس کی تشریح اس طرح کی کہ مادام اشتال بیماری کی وجہ سے اتنا نہیں جتنا کہ گھمنڈ کی وجہ سے کسی بھی روسی سے متعارف نہ ہوئی تھیں۔ روسی لڑکی مادام اشتال کی دیکھ بھال کرتی تھی اور اس کے علاوہ کیٹی نے اس بات کی طرف دھیان دیا کہ وہ سارے شدید بیمار لوگوں کے پاس آئی جاتی تھی' جن کی تعداد چشموں پر زیادہ ہی تھی' اور ان کی دیکھ بھال بہت ہی فطری طریقے سے کرتی تھی۔ کیٹی کے مشاہدے کے مطابق یہ روسی لڑکی مادام اشتال کی رشتہ دار نہ تھی لیکن اس کے ساتھ ہی کنواہ دار مددگار بھی نہ تھی۔ مادام اشتال اسے واریا کہتی تھیں اور دوسرے لوگ اسے "مامزیل واریا" کہتے تھے۔ خیر اس کا تو ذکر ہی کیا کہ اس لڑکی کے اشتال خاندان سے اور دوسروں کے ساتھ اس لڑکی کے رشتے اور برتاؤ کا مشاہدہ کرنے سے کیٹی کو دلچسپی ہو گئی تھی۔ کیٹی' جیسا کہ اکثر ہوتا ہے' اس مامزیل واریا کے ناقابل بیان اور روحی محسوس کرتی تھی اور جب اس سے آنکھیں چار ہوتیں تو محسوس کرتی کہ وہ بھی اس لڑکی کو اچھی لگتی ہے۔

واریا کا اب یہ تو نہیں کہ جوانی کی سرحد پار کر چکی تھی بلکہ کچھ ایسا تھا کہ جیسے اس کا جوبن جوانی سے آشنا ہی نہ ہوا ہو۔ اس کی عمر اٹھائیس بھی ہو سکتی تھی اور تیس بھی۔ اگر اس کے خدوخال بیان کئے جائیں تو چہرے کی مرجھائی رنگت کے باوجود وہ بدصورت نہیں بلکہ خوبصورت ہی تھی۔ اور اس کا جسم بھی سڈول ہوتا اگر وہ بالکل ہی سوکھی نہ ہوتی اور دوسرے قد کے اعتبار سے اس کا سر بہت بڑا نہ ہوتا۔ لیکن مردوں کے لئے اس میں ہرگز کوئی کشش نہ رہی ہو گی۔ وہ کسی بہت ہی خوبصورت پھول کی طرح تھی جو پوری طرح کھل کر اتر چکا ہو اور خوشبو سے عاری ہو حالانکہ ابھی اس کی ساری پنکھڑیاں برقرار ہوں۔ اس کے علاوہ مردوں کے لئے اس میں کوئی کشش اس وجہ سے بھی نہ ہو سکتی تھی کہ اس میں اس چیز کی بڑی کمی تھی جو کیٹی میں بہت زیادہ تھی — زندگی کی دہکتی ہوئی آگ اور اپنی دلکشی کا احساس۔

وہ ہر وقت کسی کام میں مصروف نظر آتی تھی جس میں کوئی خلل نہیں کیا جا سکتا تھا اور اسی لئے لگتا تھا کہ اسے ادھر ادھر کی چیزوں سے کوئی دلچسپی نہ ہو سکتی تھی۔ کیٹی کی اپنی حالت سے اس صریحی تضاد نے اسے خاص طور سے اپنی طرف کھینچا۔ کیٹی یہ محسوس کرتی تھی کہ واریا میں 'اس کی طرز زندگی میں ہو سکتا ہے اسے وہ مثال مل جائے جسے اب وہ اتنی انس کے ساتھ تلاش کر رہی تھی — زندگی سے دلچسپی' زندگی میں وقار — ہر لڑکیوں اور مردوں کے ان معاشرے والے تعلقات سے باہر ہو جن سے اب کیٹی کو خطرہ ہوتا تھا' واریا اسے سامان تجارت کی وہ شرمناک نمائش لگتی تھی جو خریدار کی توقع میں کی جاتی ہے۔ کیٹی اپنی اس انجان دوست کا

جتنا زیادہ مشاہدہ کرتی اتنا ہی زیادہ اسے یقین ہوتا جاتا کہ یہ لڑکی ہی وہ کامل ہستی ہے جس طرح ہونے کا وہ خود تصور کرتی تھی' اور اتنا ہی زیادہ اس کا جی چاہتا اس لڑکی سے متعارف ہونے کا۔

دونوں لڑکیوں کا ہر روز کئی کئی بار ایک دوسرے سے آمنا سامنا ہوتا اور ہر ملاقات پر کیٹی کی آنکھیں کہتیں "کون ہیں آپ؟ کیا ہیں آپ؟ کیا یہ سچ ہے کہ آپ ویسی ہی دلکش ہستی ہیں جیسا کہ میں آپ کو تصور کرتی ہوں؟ لیکن خدا کے واسطے یہ نہ سوچئے گا کہ میں آپ کی نظروں اضافہ کرنے "میں آپ سے زبردستی جان پہچان پیدا کرنے کی روادار ہوں گی۔ میں تو بس آپ کی مداح ہوں اور آپ سے پیار کرتی ہوں" اور انجان لڑکی کی نگاہیں جواب دیتیں "میں بھی آپ سے پیار کرتی ہوں اور آپ بہت ہی پیاری ہیں۔ اور اگر میرے پاس وقت ہوتا تو میں تو آپ سے اور بھی زیادہ پیار کرتی۔" اور واقعی کیٹی خود دیکھتی تھی کہ وہ ہر وقت مصروف رہتی تھی — چشمے پر سے کسی روسی خاندان کے بچوں کو گھر لے جا رہی ہے' یا کسی بیمار کے لئے شال لا کر اسے ایسی طرح اوڑھا رہی ہے' یا کسی جھلائے ہوئے مریض کا دھیان بٹانے کی کوشش کر رہی ہے یا کسی کے لئے کافی کے ساتھ کھانے کے ٹکٹ چھانٹ چھانٹ کر خرید رہی ہے۔

چشموں پر شیرباتسکی خاندان کے پہنچنے کے بعد جلد ہی دو لوگ اور آ گئے جنہوں نے ہر ایک کی ناسازگار توجہ اپنی طرف مبذول کرالی۔ ان میں ایک تو بہت لمبا قد رکھے جھکا ہوا سا مرد تھا جس کے ہاتھ بہت بڑے بڑے تھے جو اپنے قد کے حساب سے بہت چھوٹا اور پرانا اور کوٹ پہنے رہتا تھا اور اس کی آنکھیں سیاہ اور بھولی لیکن اس کے ساتھ ہی خوفناک تھیں اور ایک عورت تھی جس کے چہرے پر چیچک کے ہلکے ہلکے داغ تھے۔ وہ تھی تو نحیل صورت لیکن بہت ہی بھدے اور بدذوق کپڑے پہنتی تھی۔ یہ بھانپ کر کہ یہ لوگ روسی ہیں کیٹی نے اپنے تصور میں ان کے بارے میں خوبصورت اور پرکشش رومان بنانا شروع کر دیا۔ لیکن پرنسس شیرباتسکایا نے کور بہت (36) سے پتہ لگا لیا کہ یہ کھولائیوا ہیں اور مارینا کھولائیوا ہیں اور کیٹی کو سمجھایا کہ یہ لیوین کتنا برا آدمی تھا۔ چنانچہ ان دونوں سے متعلق سارے تصورات غائب ہو گئے۔ اتنا اس لئے نہیں کہ ماں نے اس سے کہا تھا' جتنا اس لئے کہ یہ تن تن کے بھائی تھے۔ کیٹی کے لئے یہ لوگ اچانک حد درجہ ناپسند ہو گئے۔ اس لیوین نے اپنا سر جھکنے کی عادت سے اس میں نظر کا یہ پہلا اضافہ پیدا کر دیا تھا۔

اسے لگا کہ اس لیوین کی بڑی بڑی خوفناک آنکھوں سے' جو مسلسل اس پر لگی رہتی تھیں' نفرت اور مذاق اڑانے کے جذبات کا اظہار ہوتا تھا اور وہ اس کا سامنا ہونے سے کترانے لگی۔

37

اس دن موسم بہت ہی خراب تھا' ساری صبح بارش ہوتی رہی تھی اور بیماروں نے اپنی چھتریوں' بیت گرد اگرد بہ کمرے میں پھیر نکالی تھی۔

کیٹی اپنی ماں اور ماسکو کے کرنل کے ساتھ ٹہل رہی تھی جو اپنے یورپی کوٹ میں' جسے اس نے فرینکفرٹ میں بنایا یا خریدا تھا' جھولتے ہوئے چل رہا تھا۔ یہ لوگ برآمدے کے ایک سرے پر چل رہے تھے اور کوشش کر رہے تھے کہ لیوین سے سامنا نہ ہو جو دوسرے سرے پر چل رہے تھے۔ واریا اپنا گہرے رنگ کا لباس پہنے' سیاہ دستانے لگائے جس کی بٹنیں پیچھے کو لٹکی ہوئی سی تھیں ایک نابینا فرانسیسی عورت کے ساتھ پورے برآمدے کی لمبائی میں ٹہل رہی تھی اور ہر بار جب کیٹی سے اس کا سامنا ہوتا تو وہ ایک دوسرے کو دوستانہ نظروں سے دیکھتیں۔

"ماما میں اس لڑکی سے بات کر سکتی ہوں؟" کیٹی نے اپنی ناواقف دوست پر نظر رکھتے ہوئے اور بے چینی سے دیکھتے ہوئے کہا کہ وہ چشمے کی طرف جا رہی ہے اور وہ اس کے پاس جا کر اس سے مل سکتی ہے۔

"ہاں اگر تمہارا اتنا ہی جی چاہتا ہے تو میں پہلے اس کے بارے میں معلوم کر لوں پھر میں خود ہی اس کے پاس چلوں گی" ماں نے جواب دیا۔ "مگر تمہیں کون سی خاص چیز نظر آ گئی اس میں؟ ماما کمپنی ہو گی۔ اگر تم چاہو تو میں مادام اشتال سے تعارف حاصل کر لوں۔ میں ان کی خواہر نسبتی کو جانتی تھی" پرنس نے فخر سے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔

کیٹی کو معلوم تھا کہ پرنس اس بات پر ناراض ہیں کہ اشتال صاحب گلتا تھان کے ساتھ متعارف ہونے سے کترائی تھیں۔ کیٹی نے اصرار نہیں کیا۔

"کتنی پیاری ہے!" اس نے وارنکا کو اس وقت دیکھتے ہوئے کہا جب وہ فرانسیسی عورت کو اپنی کاکلاس دے رہی تھی۔ "دیکھئے تو ذرا' ہر چیز کتنی سادہ مگر کتنی پیاری ہے۔"

"مجھے تو تمہارے ان گواماں (37) پر ہنسی آتی ہے" پرنس نے کہا۔ "نہیں' چلو واپس چلتے ہیں" انہوں نے لیوین کو دیکھ کر اضافہ کیا جو ان کی طرف اپنی عورت اور ایک جرمن ڈاکٹر کے ساتھ آ رہے تھے جس سے وہ زور زور سے ہنسے ہنسے میں باتیں کر رہے تھے۔

وہ لوگ واپس جانے کے لئے مڑ چکے تھے کہ اچانک زور زور کی باتیں نہیں بلکہ چیخیں سنائی دیں۔ لیوین رک کر چلانے لگے تھے اور ڈاکٹر بھی گرم ہو گیا تھا۔ ان کے گرد بھیڑ لگ گئی۔ پرنس اور کیٹی جلدی سے وہاں سے روانہ چل گئیں اور کرنل یہ معلوم کرنے کے لئے کہ بات کیا ہے بھیڑ میں شامل ہو گیا۔

چند منٹ بعد کرنل لپکتا ہوا ان لوگوں کے ساتھ آ گیا۔

"یہ وہاں کیا ہو رہا تھا؟"

"شرمناک رسوائی" کرنل نے جواب دیا۔ "بس ایک ہی چیز سے ڈرنا چاہئے — کہ پردیس میں کسی روسی سے ملاقات نہ ہو۔ یہ لمبے والے صاحب ڈاکٹر سے لڑ پڑے اور اس سے گالی گلوچ کرنے لگے کہ وہ ان کا ٹھیک علاج نہیں کر رہا ہے اور چھڑی اٹھا کر اسے دھمکانے لگے۔ شرم کی بات ہے!"

"اف کس قدر ناخوشگوار بات ہے!" پرنس نے کہا۔ "تو پھر آخر میں کیا ہوا؟"

"شکر ہے کہ اس نے۔ ارے اس کھبی جیسی ٹوپی والی لڑکی نے بیچ بچاؤ کرا دیا۔ روسی لگتی ہے" کرنل نے کہا

"ماسٹرل وارنکا نے؟" کیٹی نے خوش ہو کر پوچھا۔

"ہاں ہاں' وہ سب سے پہلے بیچ میں گئی اور اس نے ان صاحب کو سمجھا بجھا کر لے گئی۔"

"دیکھئے ماما" کیٹی نے ماں سے کہا "آپ تعجب کر رہی تھیں کہ میں اس کی اتنی تعریف کرتی ہوں۔"

اگلے دن کیٹی نے اپنی انجان دوست کا مشاہدہ کرتے ہوئے دیکھا کہ ماسٹرل وارنکا کے اب روسی تعلقات لیوین اور ان کی عورت سے بھی ہو گئے تھے جو اپنے دوسرے پوتے شے (38) کے ساتھ تھے۔ وہ ان کے پاس جاتی' ان سے باتیں کرتی' عورت کے لئے ترجمان کے فرائض انجام دیتی اس لئے کہ اسے ایک بھی اطالوی زبان نہ آتی تھی۔

کیٹی ماں سے اور زیادہ منت کرنے لگی کہ وہ اسے وارنکا سے متعارف ہونے کی اجازت دے دیں۔ اور باوجود اس کے کہ اشتال صاحبہ سے 'جو پتہ نہیں کس بات پر اتنا گھمنڈ کرتی تھیں' متعارف ہونے کے لئے پہلا قدم اٹھانا پرنس کے لئے بہت ہی ناگوار تھا پھر بھی انہوں نے وارنکا کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کر کے اس نتیجے پر پہنچیں کہ اس سے تعارف ہونے میں کوئی برائی نہیں ہے علاوہ اچھائی بھی کہی ہے۔ چنانچہ وارنکا سے متعارف ہونے کے لئے انہوں نے خود ہی پہل کی۔

ایسے وقت کا انتخاب کر کے جب ان کی بیٹی چشمے پر گئی ہوئی تھی اور وارنکا اول روئی اور بن وغیرہ کی دکان کے سامنے کھڑی تھی' پرنس اس کے پاس گئیں۔

"مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ سے تعارف حاصل کروں" انہوں نے اپنی پروقار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "میری بیٹی کو آپ سے محبت ہو گئی ہے" وارنکا۔ "آپ ہو سکتا ہے مجھے نہ جانتی ہوں۔ میں۔"

"یہ نہیں ہو سکتا" وارنکا نے جواب دیا۔

"کل آپ نے ہمارے بیمار ہم وطن کے ساتھ کتنی نیکی کی" پرنس نے کہا۔

وارنکا کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

"مجھے یاد نہیں میں نے تو شاید کچھ بھی نہیں کیا" اس نے کہا۔

"اوہ کیوں" آپ نے اس لیوین کو پریشانی میں پڑنے سے بچایا۔"

"ہاں' سنا کیا ہے (38) نے مجھے بلایا اور میں نے ان کا غصہ کم کرانے کی کوشش کی۔ وہ بہت بیمار ہیں اور ڈاکٹر سے ناراض تھے۔ مجھے تو ان بیماروں کی دیکھ بھال کرنے کی عادت ہے۔"

"ہاں میں نے سنا کہ آپ ساکن میں ماما اپنی بیٹی' مادام اشتال کے ساتھ رہتی ہیں۔ میں ان کی خواہر نسبتی کو جانتی تھی۔"

"نہیں وہ میری بیٹی نہیں ہیں۔ میں انہیں ماں کہتی ہوں لیکن ان کی رشتہ دار نہیں ہوں۔ انہوں نے مجھے پالا ہے" اس نے جواب دیا اور اس کا چہرہ پھر گلابی ہو گیا۔

یہ بات اتنی سادگی سے کہی گئی تھی اور اس کے چہرے پر سچائی اور صاف دلی کا ایسا اظہار تھا کہ پرنس سمجھ گئیں کہ کیٹی کو کیوں اس وارنکا سے محبت ہو گئی ہے۔

"تو یہ لیوین کیسے ہیں؟" پرنس نے پوچھا۔

"وہ جا رہے ہیں" وارنکا نے جواب دیا۔

اسی وقت اس بات پر خوشی سے دمکتی ہوئی کہ اس کی ماں نے اس کی انجان دوست سے تعارف حاصل کر لیا' کیٹی بھی چشمے پر سے آ پہنچی۔

"تو کیٹی تمہاری یہ شدید خواہش کہ تمہارا تعارف ہو جائے ماسٹرل۔۔۔"

"وارنکا سے" وارنکا نے مسکراتے ہوئے ان کا جملہ پورا کر دیا "مجھے سب لوگ یہی کہتے ہیں۔"

کیٹی کا چہرہ خوشی سے گلابی ہو گیا اور وہ چپ چاپ اپنی نئی دوست کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے رہی جس نے جواب میں ہاتھ دبایا تو نہیں لیکن اپنے بے حس و حرکت ہاتھ کو کیٹی ہی کے ہاتھ میں رہنے دیا۔ ہاتھ نے ہاتھ کے دبانے کا جواب تو نہیں دیا لیکن ماسٹرل وارنکا کا چہرہ پر سکون' خوشی کی — حالانکہ قدرے غمگین۔ مسکراہٹ سے مکمل اظہار اور اس کے بڑے لیکن خوبصورت دانت نمایاں ہو گئے۔

"میں خود سے دوں سے یہ چاہتی تھی" اس نے کہا۔

ساتھ بھیج دوں۔"

کیٹی نے دیکھا کہ وارنکا نے اس بات پر کہ اس کے ساتھ کسی کو جانے کی ضرورت ہے' بڑی مشکل سے اپنی مسکراہٹ کو ضبط کیا۔

"نہیں' میں ہمیشہ ہی اکیلی آتی جاتی ہوں اور میرے ساتھ کبھی کچھ نہیں ہوتا" اس نے سر کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ اور کیٹی کو ایک بار اور پیار کر کے اور یہ بتانے کی ضرورت نہ سمجھی کہ کیا چیز اہم ہوتی ہے' بغل میں موسیقی کی کاپی دبائے ہوئے جرات مندانہ قدموں سے چلتی ہوئی وہ گرمیوں کی روشن رات میں گم ہو گئی اور اس پیار سے میں اپنا راز بھی اپنے ساتھ ہی لیتی گئی کہ کیا چیز اہم ہے اور کون سی چیز اسے یہ قابل رشک سکون اور وقار عطا کرتی ہے۔

33

کیٹی اشنال صاحبہ سے بھی متعارف ہو گئی اور اس واقفیت نے وارنکا سے دوستی کے ساتھ مل کر نہ صرف یہ کہ اس پر گہرا اثر کیا بلکہ اس کے غم میں بھی اسے تسکین پہنچائی۔ اسے یہ تسکین اس بات سے ملی کہ اس واقفیت کی بدولت ایک بالکل ہی نئی دنیا اس کے سامنے آئی جس میں اور اس کے ماضی میں کوئی چیز مشترک تھی ہی نہیں۔ یہ ایک بلند تر اور خوبصورت دنیا تھی جس کی بلندی سے اس ماضی کو سکون کے ساتھ دیکھا جا سکتا تھا۔ اس نے یہ دریافت کیا کہ اس جیلی زندگی کے علاوہ' جس کے حوالے اس نے خود کو ابھی تک کر رکھا تھا' ایک روحانی زندگی بھی تھی۔ اس زندگی کا اکتشاف مذہب سے ہوتا تھا لیکن ایسے مذہب سے جس میں اور اس مذہب میں کوئی چیز مشترک نہ تھی جسے بچپن سے جانتی تھی' جس کا اظہار "یہ اداس کے گھر" (40 بیس تھوار دن کے موقع پر اور شام کی عبادت میں جہاں جان پہچان کے لوگوں سے ملاقات ہو سکتی تھی' اور پادری کے ساتھ سلاوانی عبارتوں کی زبانی یاد کرنے میں ہوتا تھا۔ یہ بلند تر اور پر اسرار مذہب تھا جس کا تعلق بہت سے خوبصورت خیالات و جذبات سے تھا' جس پر صرف اعتقاد رکھنا ہی نہیں' صرف اس لئے کہ اس کا حکم دیا گیا تھا' بلکہ اس سے محبت کرنا بھی ممکن تھا۔

کیٹی نے یہ سب کچھ باتوں سے نہیں جانا۔ مادام اشنال تو کیٹی سے اس طرح باتیں کرتی تھیں جیسے کسی پیارے بچے سے کی جاتی ہیں جس سے لگاؤ اس لئے ہوتا ہے جیسے یہ خود اپنی خوانی کی یاد دہی ہو۔ بس ایک بار ان کے منہ سے نکل گیا کہ سارے لوگوں کو رنج و غم میں تسکین ملتی ہے صرف محبت اور حقیقت سے کام سے ہمدردی کرنے کے واسطے جیتی مسیح کے لئے کوئی بھی غم حقیر نہیں ہے۔ مگر فوراً ہی انہوں نے بات کا موضوع بدل دیا لیکن کیٹی کو ان کی ہر حرکت سے' ہر لفظ سے' ان کی' جیسا کہ کیٹی کہتی تھی' ہر آسمانی نظر سے' خاص طور سے ان کی زندگی کی پوری کہانی سے جو اسے وارنکا کے ذریعے معلوم ہوئی تھی' ہر چیز سے وہ معلوم ہو جاتا تھا "کہ اہم تھا" اور جسے وہ اب تک جانتی تھی۔

لیکن مادام اشنال کا کردار چاہے کتنا ہی بلند کیوں نہ رہا ہو' اس کی کہانی چاہے کتنی ہی دردناک کیوں نہ رہی ہو' ان کی باتیں چاہے کتنی ہی بلند اور پر شفقت کیوں نہ رہی ہوں' کیٹی نے غیر ارادی طور پر ان میں ایسی خصوصیات دیکھیں جن سے وہ الجھن میں مبتلا ہو گئی تھی۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ ایک بار جب مادام اشنال اس سے اس کے رشتہ داروں کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی تھیں تو وہ حقارت کے ساتھ مسکرائی تھیں جو کہ جیسا کی یک دلی کے منافی تھا۔ یہ بھی اس نے دیکھا کہ جب وہ ایک بار ان کے ہاں پہنچی اور اس نے ان کے پاس ایک کیتھولک پادری کو موجود پایا تو مادام اشنال کو مشتعل کر کے اپنا چہرہ لیمپ شیڈ کی تاریکی میں کئے ہوئے تھیں اور خاص طور سے مسکرا رہی تھیں۔ یہ دونوں باتیں چاہے کتنی ہی کم حقیقت رہی ہوں لیکن انہوں نے اسے الجھن میں مبتلا کر دیا تھا اور وہ مادام اشنال کے بارے میں شبہ میں پڑ گئی تھی۔ لیکن دوسری طرف وارنکا' جو اکیلی تھی' جس کا کوئی اپنا نہ تھا کوئی دوست نہ تھا' جو ایک خوش تھی کے ختم ہو جانے کا غم اٹھا چکی تھی' جسے نہ کسی چیز کی خواہش تھی نہ کسی سے کوئی شکایت تھی' وہی ہستی تھی جس طرح بننے کے کیٹی صرف خواب دیکھ سکتی تھی۔ وارنکا کو دیکھ کر اس نے سمجھا کہ آدمی اگر خود کو بھول جائے اور دوسروں سے محبت کرے تو اسے سکون اور سکھ مل سکتا ہے اور وہ بہت ہی اچھا بن سکتا ہے۔ اور کیٹی ایسا ہی بننا چاہتی تھی۔ اب اس بات کو واضح طور پر سمجھ کر کہ سب سے اہم کیا چیز تھی کیٹی نے اس بات پر اکتفا نہ کیا تھا کہ وہ ان چیزوں کو تعریف و تحسین کی نظروں سے دیکھا کرے۔ اس نے دل و جان سے خود کو اپنے سامنے آجانے والی اس نئی دنیا کے حوالے کر دیا۔ وارنکا سے یہ سن کر کہ مادام اشنال اور دوسرے لوگ' جن کے اس نے نام لئے تھے' کیا کرتے تھے' کیٹی نے اپنی آئندہ زندگی کا ایک پر مسرت منصوبہ تیار کیا۔ وہ چاہے کہیں بھی رہے اب ویسا ہی کیا کرے گی جیسا اشنال صاحبہ کی بھتیجی اپنے لئے کیا کرتی تھیں' جن کے بارے میں وارنکا نے اسے بہت کچھ بتایا تھا۔ وہ بھی لوگوں کو تلاش کرے گی' جہاں تک ہو سکے ان کی مدد کرے گی' انجیل تقسیم کرے گی' بیماروں' قیدیوں اور مرتے ہوئے لوگوں کو انجیل پڑھ کر سنائے گی۔ مجرموں کو انجیل پڑھ کر سنانا' جیسے اپنے کرتی تھیں' کیٹی کو خاص طور سے بہت ہی دلکش لگا۔ لیکن یہ سب راز کے خواب تھے جن کے بارے میں کیٹی نے ماں کو بتایا نہ وارنکا کو۔ بہر حال اس وقت کے انتظار میں جب وہ بڑے پیمانے پر اپنے منصوبوں کی تکمیل کر سکے گی' کیٹی کو یہیں چشموں ہی پر' جہاں اسے بیمار اور دکھی لوگ' وارنکا کی شکل میں اپنے نئے اصولوں پر عمل کرنے کے مواقع آسانی سے مل گئے۔

شروع میں پرنس نے صرف یہ دیکھا کہ کیٹی پر اشنال صاحبہ اور خاص طور پر وارنکا سے اپنے "آن گراں مایہ" جیسا کہ وہ اسے کہتی تھیں' بڑا گہرا اثر ہے۔ انہوں نے دیکھا کہ کیٹی۔ صرف یہ کہ اپنی سرگرمیوں میں وارنکا کی نقل کرتی ہے بلکہ میرا دی طور پر اس کے پیچھے' باتیں کرنے اور پلکیں جھپکانے کے انداز کی بھی نقل کرتی ہے۔ لیکن بعد کو پرنس نے دیکھا کہ ان کی بیٹی میں اس مسحور ہو جانے کی کیفیت سے آرادانہ طور پر کوئی مجدد روحانی تبدیلی بھی رونما ہو رہی ہے۔

پرنس نے دیکھا کہ کیٹی شام کو فرانسیسی انجیل پڑھتی ہے جو اسے اشنال صاحبہ نے تحفے کے طور پر دی تھی حالانکہ پہلے وہ ایسا نہیں کرتی تھی' کہ وہ اعلیٰ سوسائٹی کے ملاقاتیوں سے کترانی اور وارنکا کی سرپرستی میں رہنے والے بیماروں سے اور خاص طور سے بیمار مصور پیترو ف کے مفلس خاندان سے ملنی جلتی ہے۔ صاف ظاہر تھا کہ کیٹی کو اس بات پر بڑا فخر تھا کہ اس خاندان کے لئے وہ رضا کارانہ نرس کی ذمہ داریاں پوری کرتی تھی۔ یہ سب تو ٹھیک تھا اور پرنس اس کے خلاف کچھ بھی نہ کہہ سکتی تھیں اس لئے اور بھی کہ پیترو ف کی بیوی بہت ہی معقول اور شائستہ عورت تھیں اور جن پر پرنس نے کیٹی کی سرگرمیاں دیکھ کر اس کی بڑی تعریفیں کی تھیں اور اسے تسکین کا فرشتہ کہا تھا۔ یہ سب بہت اچھا ہوتا اگر ضرورت سے زیادہ نہ ہوتا۔ لیکن پرنس نے دیکھا کہ ان کی بیٹی حد سے گزرتی جا رہی ہے اور انہوں نے اس سے یہ کہہ بھی دیا۔

"اپنے کو ڈھیلے مت چھوڑو" (41 انہوں نے بیٹی سے کہا تھا۔

"نہیں" وارینکا نے موسیقی کی بیاض پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے مسکرا کر جواب دیا "نہیں، پہلے اسی کو گائیں گے۔" اور اس نے اس گیت کو بھی پہلے ہی کی طرح سکون کے ساتھ سریلی سے اور اچھی طرح گایا۔

جب اس نے ختم کیا تو سبھوں نے پھر اس کا شکریہ ادا کیا اور چائے پینے چلے گئے۔ کیٹی اور وارینکا بھولے سے باغ میں چلی گئیں جو گھر کے بغل میں تھا۔

"کیا میرا یہ خیال صحیح ہے کہ اس گانے سے آپ کی کوئی یاد وابستہ ہے؟" کیٹی نے کہا اور پھر جلدی سے اضافہ کیا "آپ کچھ بتائیے نہیں، صرف اتنا کہہ دیجئے کہ صحیح ہے یا نہیں؟"

"کیوں نہیں؟ میں بتا دیتی ہوں" وارینکا نے سادگی سے کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر اس نے اپنی بات جاری رکھی "ہاں یہ ایک یاد ہے، اور کبھی وہ بڑی تکلیف دہ تھی۔ میں نے ایک شخص سے محبت کی تھی۔ میں اس کے لئے گایا کرتی تھی۔"

کیٹی اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھاڑے چپ چاپ اور دردمندی سے وارینکا کو دیکھتی رہی۔

"میں اس سے محبت کرتی تھی اور وہ مجھ سے محبت کرتا تھا لیکن اس کی ماں کو یہ پسند نہیں تھا تو اس نے شادی دوسری سے کر لی۔ اب وہ ہمارے ہاں سے تھوڑے ہی فاصلے پر رہتا ہے۔ میں اسے دیکھتی ہوں۔ آپ نے تو سوچا بھی نہ ہوگا کہ میری زندگی میں بھی رومان ہو سکتا ہے؟" اس نے کہا اور اس کے خوبصورت چہرے پر وار اور پیار کے لئے وہ اتنا وقف تھا، کیٹی نے محسوس کیا کہ کبھی اندر سے اس کے پورے وجود کو روشن کئے رہی ہوگی۔

"سوچا کیوں نہیں؟ میں اگر مرد ہوتی تو میں آپ کو جاننے کے بعد کسی اور سے محبت کر ہی نہ سکتی تھی۔ صرف یہی سمجھ میں نہیں آتا کہ اس نے کیسے محض اپنی ماں کی مرضی پر آپ کو ٹھکرا دیا اور آپ کو اکیلا چھوڑ دیا۔ اس کے دل کو تو نہیں۔"

"ارے نہیں، وہ بہت ہی اچھا آدمی ہے، اور میں بھی دکھی نہیں ہوں۔ بلکہ اس کے برعکس میں تو بہت سکھی ہوں۔ تو آج اور نہیں گائیں گے؟" اس نے گھر کی طرف رخ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کتنی اچھی ہیں، کتنی اچھی ہیں!" کیٹی بے اختیار کہہ اٹھی اور اسے روک کر پیار کرنے لگی "معاف میں تھوڑا سا بھی آپ کی طرح ہوتی!"

"آپ کو کسی دوسرے کی طرح ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ آپ جیسی ہیں ویسی ہی اچھی ہیں" اپنی نرم اور تھکی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ وارینکا نے کہا۔

"نہیں، میں بالکل بھی اچھی نہیں ہوں۔ لیکن مجھے یہ بتائیے۔ ٹھہریئے ذرا، بیٹھ جائیں" کیٹی نے اسے بھر اپنے برابر بنچ پر بٹھاتے ہوئے کہا۔ "بتائیے کیا واقعی یہ سوچ کر توہین کا احساس نہیں ہوا کہ اس شخص نے آپ کی محبت کو نظر انداز کر دیا کہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ۔۔۔"

"لیکن اس نے نظر انداز نہیں کیا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھ سے محبت کرتا تھا لیکن وہ فرماں بردار بیٹا تھا۔۔۔"

"ہاں، لیکن اگر اس نے ماں کی مرضی کے مطابق نہیں بلکہ خود ہی؟۔" کیٹی نے کہا اور محسوس کیا کہ اس نے اپنا راز افشا کر دیا اور شرم کی سرخی سے تمتمائے ہوئے اس کے چہرے نے اس کے ساتھ دغا کی۔

"تب اس نے بری حرکت کی ہوتی اور مجھے اس پر ذرا بھی رحم نہ آتا" وارینکا نے جواب دیا۔ ظاہر تھا کہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اب بات اس کی نہیں بلکہ کیٹی کی ہو رہی تھی۔

"لیکن توہین؟" کیٹی نے کہا۔ "توہین کو تو بھلانا ناممکن ہے" کیٹی نے کہا اور اسے یاد آیا کہ آخری بال رقص موسیقی روک گئی تھی تو اس نے نفرت و دہشت کو کیسی نظروں سے دیکھا تھا۔

"توہین کس بات سے؟ آخر آپ نے تو کوئی بری حرکت نہیں کی؟"

"بری سے بھی بدتر۔۔۔ شرمناک۔۔۔"

وارینکا نے اپنے سر کو جھٹکا اور اپنا ہاتھ کیٹی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

"ارے شرم کس بات کی؟" اس نے کہا۔ "آخر جو شخص آپ کی طرف سے بے پروا ہو اس سے آپ تو نہیں کہہ سکتی تھیں کہ آپ اس سے محبت کرتی ہیں؟"

"ظاہر ہے، نہیں۔ میں نے کبھی ایک لفظ بھی نہیں کہا لیکن وہ جانتا تھا۔ نہیں نہیں، نگاہیں ہوتی ہیں، اشارے ہوتے ہیں۔ میں سو برس جیوں تو بھی نہ بھولوں گی۔"

"کیا نہیں بھولیں گی؟ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ ساری بات یہ ہے کہ آپ اب بھی اس سے محبت کرتی ہیں، نہیں؟" وارینکا نے بنا کچھ لگی لپٹی رکھے بغیر صاف صاف کہا۔

"میں اس سے نفرت کرتی ہوں۔ میں خود کو معاف نہیں کر سکتی۔"

"کس لئے؟"

"شرم کی توہین۔"

"آہ، اگر سب اتنے ہی حساس ہوتے جتنی آپ ہیں" وارینکا نے کہا۔ "کوئی ایسی لڑکی نہ ہوگی جس نے یہ بھگتا ہو۔ اور یہ سب اس قدر غیر اہم ہے۔"

"اور اہم کیا ہے؟" کیٹی نے اس کے چہرے کو تجسس آمیز حیرت کے ساتھ تکتے ہوئے پوچھا۔

"ارے بہت سی چیزیں اہم ہیں" مسکراتے ہوئے وارینکا نے کہا۔

"کون سی چیزیں؟"

"ارے بہت سی چیزیں اہم ہیں" وارینکا نے جواب دیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کہے۔ لیکن اسی وقت کھڑکی میں سے پرنس کی آواز آئی۔

"کیٹی، طبیعت ہے تمہاری تو شال لے جاؤ یا کمرے میں آ جاؤ!"

"واقعی، وقت ہو گیا" وارینکا نے اٹھتے ہوئے کہا۔ "مجھے ابھی دارالمرضیٰ کو مادام بیرتے کے ہاں بھی جانا ہے۔ انہوں نے مجھ سے آنے کو کہا تھا۔"

کیٹی اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکے ہوئے تھی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں شدید تجسس اور محبت کے ساتھ اس سے پوچھ رہی تھی "کیا ہے؟ کیا ہے وہ سب سے اہم چیز جس سے اتنا سکون ملتا ہے؟ آپ جانتی ہیں، مجھے بھی بتا دیجئے!" لیکن وارینکا کی تو یہ بھی سمجھ میں نہ آیا کہ کیٹی کی نگاہیں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہی تھیں۔ اسے صرف یہ یاد تھا کہ آج اسے ابھی مادام بیرتے کے پاس جانا ہے کہ جلدی گھر جا کر ماں کو بارہ بجے جانے دینا ہے۔ وہ کمرے میں آئی، اس نے موسیقی کی بیاض سنبھالی اور سب سے رخصت ہو کر جانے کے لئے تیار ہو گئی۔

"اجازت دیجئے کہ میں آپ کو پہنچا آؤں" کرنل نے کہا۔

"ہاں اب رات کو اکیلے کیسے جا سکتی ہیں؟" پرنس نے تائید کی۔ "میں کم سے کم پرانشچی کو آپ کے

"لیکن آپ تو اتنی معروف ہیں۔"

"ارے نہیں' اتنے بھی تو کوئی کام ہی نہیں ہوتا" وارنکا نے جواب دیا لیکن اسی وقت اسے اپنے بے واقف کاروں کو چھوڑنا پڑا اس لئے کہ دو چھوٹی چھوٹی رسی لڑکیاں' کسی مریض کی بیٹیاں اس کے پاس آ ہوئی آئیں۔

"وارنکا' ماما بلا رہی ہیں" انہوں نے پکار کر کہا۔

اور وارنکا ان کے ساتھ چلی گئی۔

32

پرنس شیربا ختایا نے وارنکا کے ماضی کے بارے میں اور مادام اشتال سے اس کے رشتے کے بارے میں جو تفصیلات معلوم کیں وہ حسب ذیل تھیں:

مادام اشتال کے بارے میں کچھ لوگ کہتے تھے کہ انہوں نے اپنے شوہر کو بڑی اذیت دی اور دوسرے لوگ کہتے تھے کہ شوہر نے اپنے غیر اخلاقی برتاؤ سے انہیں بے انتہا اذیت پہنچائی۔ وہ بیشک سے مریض اور خفتانی مزاج کی عورت تھیں۔ شوہر سے طلاق لینے کے بعد جب ان کے ہاں پہلا بچہ پیدا ہوا تو وہ فوراً ہی مر گیا اور اشتال صاحبہ کے رشتہ داروں نے ان کی حساس طبیعت کو جانتے ہوئے اور اس ڈر سے کہ اس خبر سے کہیں وہ طوعی نہ مر جائیں' ان کا بچہ بدل دیا اور اسی رات کو پیٹرس برگ کے اسی گھر میں پیدا ہونے والی شاہی محل کے باورچی کی بیٹی کو لے کر ان کا بچہ بنا دیا۔ یہ وارنکا تھی۔ مادام اشتال کو بعد کو معلوم ہو گیا کہ وارنکا ان کی بیٹی نہ تھی لیکن وہ اسے بالکل پرستی رہیں اس لئے اور بھی کہ اس واقعے کے جلد ہی بعد وارنکا کے اصلی رشتہ داروں میں سے کوئی نہ رہ گیا۔

مادام اشتال اب تو دس سال سے زیادہ سے کبھی وطن گئے بغیر جنوب میں پروینس میں رہتی تھیں اور کبھی بستر سے نہ اٹھتی تھیں۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ مادام اشتال نے نیکی کے کام کرنے والی اور بلند پایہ ہی خیالات کی عورت کی طرح اپنی سماجی حیثیت بنائی ہے اور بعضوں کا کہنا تھا کہ وہ دل سے سوچی ہی بلند اخلاقی اصولوں کی خاتون تھیں جو صرف اپنے آس پاس کے لوگوں کے ساتھ نیکی کرنے ہی کے لئے زندہ تھیں جیسا کہ وہ خود کو ظاہر کرتی تھیں۔ یہ کسی کو نہیں معلوم تھا کہ ان کا مذہب کیا ہے — کیتھولک' پروٹسٹنٹ یا مشرقی کلیسائی۔ لیکن ایک بات میں کسی کو شک نہیں تھا کہ سارے کلیساؤں اور فرقوں کی اہم ترین شخصیتوں کے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات تھے

وارنکا بھی ان کے ساتھ مستقل پروینس ہی میں رہتی تھی اور جتنے لوگ مادام اشتال کو جانتے تھے وہ سب مادموزیل وارنکا کو بھی جانتے اور اس سے پیار کرتے تھے (جیسے کہ سب اسے پیار کرتے تھے)۔ ان سب تفصیلات کو جان کر پرنس کو کوئی بات ایسی نہیں لگی جس کی بنا پر ان کو وارنکا کے ساتھ اپنی بیٹی کے مراسم ہونے پر کوئی اعتراض ہو سکے' اس لئے اور بھی کہ وارنکا کے طور طریقے اور اس کی پرورش و پرداخت بہترین قسم کی تھی' فرانسیسی اور انگریزی وہ بہت اچھی بولتی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس نے مادام اشتال کی طرف سے صدرت کا یہ پیغام بھی پہنچایا کہ وہ اپنی بیماری کی وجہ سے پرنس سے متعارف ہونے کی خوشی سے محروم رہیں۔

وارنکا سے متعارف ہونے کے بعد کیٹی اپنی دوست سے روز بروز زیادہ ہی مسحور ہوتی گئی' جہاں اسے

وارنکا میں بہت سی خوبیاں ملتی رہتی تھیں۔

پرنس نے جب یہ سنا کہ وارنکا بہت اچھا گاتی ہے تو اس سے کہا کہ وہ شام کو ان کے ہاں آ کر گائے۔

"کیٹی پیانو بجاتی ہے اور ہمارے ہاں فورتے پیانو بھی ہے' بہت اچھا تو نہیں ہے لیکن ہمیں آپ کا گانا سن کر بڑی خوشی ہو گی" پرنس نے اپنی بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور اس وقت کیٹی کو خاص طور سے اچھی نہیں لگی اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ وارنکا گانا نہیں چاہتی تھی۔ مگر وارنکا شام کو آئی اور اپنے ساتھ موسیقی کی ایک کتاب بھی لائی۔

پرنس نے اور باورچی کیتینا اور ان کی بیٹی کو اور کرنل کو بھی مدعو کر لیا تھا۔

وارنکا اس بات سے بالکل بے نیاز لگ رہی تھی کہ وہاں بالکل ہی انجانے لوگ موجود تھے۔ وہ فوراً ہی فورتے پیانو کے پاس پہنچ گئی۔ وہ خود سے پیانو کی سنگت پر تو نہ گا سکتی تھی لیکن درج شدہ موسیقی کو دیکھ دیکھ کر لوازمے اس کی بڑی پابندی کرتی تھی۔ کیٹی پیانو اچھا بجاتی تھی اور اس نے اس کی سنگت کی۔

وارنکا جب پہلا گانا بہت اچھی طرح گا چکی تو پرنس نے کہا "آپ میں غیر معمولی استعداد ہے۔"

باورچی کیتینا اور ان کی بیٹی نے بھی اس کا شکریہ ادا کیا اور بہت تعریف کی۔

"دیکھئے تو" کرنل نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا "آپ کو سننے کے لئے کتنے لوگ جمع ہو گئے ہیں۔" واقعی کھڑکی کے نیچے خاصی بڑی بھیڑ لگ گئی تھی۔

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ کو پسند آیا" وارنکا نے سادگی سے جواب دیا۔

کیٹی بڑے فخر کے ساتھ اپنی دوست کو دیکھ رہی تھی۔ وہ دل ہی دل میں اس کے فن کی بھی داد دے رہی تھی' اس کی آواز کی بھی اور اس کی صورت کی بھی' لیکن سب سے زیادہ مداح وہ اس کے انداز کی تھی۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وارنکا اپنے گانے کے بارے میں کچھ بھی نہیں سوچ رہی تھی اور انہیں تعریف سے بالکل بے نیاز تھی۔ وہ تو گویا بس یہ پوچھ رہی تھی کہ "اور گانے کی ضرورت ہے یا کافی ہو گیا۔"

کیٹی نے دل ہی دل میں سوچا: "اگر ان کی جگہ میں ہوتی تو میں اس پر کتنا اترا رہی ہوتی' کھڑکی کے نیچے یہ بھیڑ دیکھ کر میں کتنی خوش ہوتی یا اور ان کے لئے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا۔ یہ صرف اس طمانیت کے قوت کار ہی ہیں کہ باتوں کی بات نہ بنائیں اور ان کو خوش کر دیں۔ کون سی چیز ہے ان میں؟ کیا چیز ان کو یہ قوت دیتی ہے کہ وہ سب لوگوں سے بے نیاز ہو کر آزادانہ طور پر پرسکون رہیں؟ میرا کتنا جی چاہتا ہے کہ اس قوت کو معلوم کروں اور خود بھی ایسا ہی کرنا ان سے سیکھوں" کیٹی نے اس پرسکون چہرے کو تکتے ہوئے سوچا۔ پرنس نے وارنکا سے اور گانے کو کہا اور وارنکا نے ایک اور گانا اسی ہمواری اور عمدگی سے اتنی ہی اچھی طرح' فورتے پیانو کے پاس سیدھے کھڑے ہو کر اور اس پر اپنے پتلے سولہ سنگھار ہوئے ہاتھ سے تال دیتے ہوئے گایا۔

گیتوں کی موسیقی کی بیاض میں اگلا گیت اطالوی تھا۔ کیٹی نے اس کا پہلا ایئر بجایا' جو اسے بہت پسند آیا تھا اور اس نے وارنکا کی طرف دیکھا۔

"مجھے معاف کر دیجئے" وارنکا نے کہا اور اس کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

کیٹی نے اپنی بڑی بڑی اور سوالیہ آنکھیں وارنکا کے چہرے سے ہٹائیں نہیں۔

"تو کوئی اور" اس نے جلدی سے ورق الٹتے ہوئے کہا اور فوراً سمجھ گئی کہ اس گانے سے کوئی خاص بات وابستہ تھی۔

مگر بیٹی نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے صرف دل میں یہ سوچا کہ جیسائی مذہب کے سلسلے میں ضرورت سے زیادہ کی بات کرنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس نظریے کی پابندی کرنے میں ضرورت سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے جس میں یہ حکم دیا گیا ہو کہ اگر کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم دوسرا بھی اس کے سامنے کر دو اور کوئی کمبخت چھین لے تو اپنی قمیص بھی اسے دے دو؟ لیکن پرنس کو یہ سب سے گزرنا اچھا نہیں لگا اور یہ بات اور بھی اچھی نہیں لگی کہ "وہ محسوس کر رہی تھیں" کیٹی ان سے اپنے دل کی بات نہیں کہنا چاہتی۔ یہ حقیقت تھی کہ کیٹی اپنے نئے زاویہ نظر اور احساسات کو ماں سے چھپاتی تھی۔ وہ انہیں اس لئے نہیں چھپاتی تھی کہ اپنی ماں کا احترام یا ان سے محبت نہ کرتی تھی بلکہ صرف اس لئے کہ وہ ماں تھیں۔ ماں کی یہ فطرت کسی پر بھی وہ اپنے رازدانی کو قبول کرنا اختیار کر سکتی تھی۔

"پتہ نہیں کیوں آنٹی پاولووا بہت دنوں سے ہمارے ہاں نہیں آئیں" ایک بار پرنس نے چیتوف کی بیوی کے بارے میں کہا۔ میں نے انہیں بلایا تھا لیکن وہ کچھ ناراض سی ہیں۔"

"نہیں میں نے تو نہیں خیال کیا ماں" کیٹی نے ذرا شرمندہ سی ہو کر کہا۔

"تم بہت دنوں سے ان کے ہاں نہیں گئیں؟"

"کل ہم پہاڑوں پر سیر کرنے کی تیاری کر رہے ہیں" کیٹی نے جواب دیا۔

"تو ٹھیک ہے' جاؤ تم لوگ" پرنس نے بیٹی کے بوکھلائے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اور یہ قیاس کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ اس بوکھلاہٹ کا سبب کیا ہے۔

اسی دن دارنکا ان کے ہاں کھانے پر آئی اور اس نے اطلاع دی کہ کل پہاڑوں پر سیر کے لئے جانے کے سلسلے میں آنٹی پاولووا نے اپنی رائے بدل دی ہے۔ اور پرنس نے دیکھا کہ کیٹی کا چہرہ پھر گلابی ہو گیا۔ جب ماں بیٹی اکیلی رہ گئیں تو پرنس نے کہا "کیٹی' تمہارے اور چیتوف میاں بیوی کے درمیان کوئی ناخوشگوار بات تو نہیں ہو گئی؟ انہوں نے ہمارے ہاں بچوں کو بھیجنا اور طوطا کیوں بند کر دیا؟"

کیٹی نے جواب دیا کہ ان کے درمیان کوئی بھی بات نہیں ہوئی اور وہ ہرگز نہیں سمجھ پائی کہ آنٹی پاولووا اس سے کیوں ناراض ہیں۔ کیٹی نے بالکل سچ سچ جواب دیا تھا۔ وہ اس بات کا سبب جانتی تو نہیں تھی کہ اس کے ساتھ آنٹی پاولووا کا رویہ کیوں بدل گیا ہے لیکن وہ قیاس کر سکتی تھی۔ اس نے قیاس ایسی بات کا کیا تھا جسے وہ ماں سے نہ کہہ سکتی تھی' جسے وہ خود اپنے آپ سے بھی نہ کہہ سکتی تھی۔ یہ ان باتوں میں سے ایک تھی جنہیں آدمی جانتا ہے لیکن انہیں اپنے آپ سے بھی کہہ نہیں سکتا کہ اگر اس کا قیاس غلط ہوا تو یہ بڑی ہی خوفناک اور شرمناک بات ہو گی۔

وہ اس خاندان سے اپنے تعلقات کی یادوں کو بار بار اپنے ذہن میں تازہ کرتی اور ان کا جائزہ لیتی۔ وہ آنٹی پاولووا کے گول اور نیک چہرے پر اس بھولی خوشی کو یاد کرتی جو ان کی ملاقات ہونے پر ظاہر ہوتی تھی' ان کے ساتھ بیمار چیتوف کے بارے میں اپنی رازدارانہ بات چیت کو اور اس سازش کو یاد کرتی کہ چیتوف کی توجہ کام کی طرف سے ہٹائی ہے جو اس کے لئے مضر تھا اور انہیں ٹہلنے کے لئے لے جانا ہے۔ وہ بچوں کے فرنچ کے لگاؤ کو یاد کرتی جو اسے "میری کیٹی" کہتا تھا اور جب تک وہ نہ ہو تب تک سونے کے لئے لیٹنا ہی نہ چاہتا تھا۔ یہ سب کتنا اچھا تھا اس کے بعد اس نے بھورے کوٹ میں ملبوس چیتوف کے بالکل نحیف و نزار ذلیل ذلیل اور ان کی لمبی گردن کو' ان کے بہت ہی چھدرے سے گھنگھریالے بالوں کو' ان کی سوالیہ نیلی آنکھوں کو' جو شروع میں کیٹی کو بڑی بھیانک لگی تھیں' اور اس کی موجودگی میں ان کی اس مریضانہ کوشش کو یاد کیا کہ وہ ہمت والے اور جیالے لگیں۔ اسے اپنی شروع کے دنوں کی وہ کاوش بھی یاد آئی جو اس نے اپنی اس کراہت پر قابو پانے کے لئے کی تھی جسے وہ دق کے سارے مریضوں سے اور اسی طرح چیتوف سے بھی محسوس کرتی تھی اور یہ کہ ان سے کچھ بات کر سکنے کے لئے اسے کتنی کوشش کرنی پڑتی تھی۔ اسے وہ جھجکتی ہوئی اور دل میں گھر کر لینے والی نظر یاد آئی جس سے چیتوف اسے دیکھا کرتے تھے اور ایسے میں خود اس کو درد مندی اور اٹ پٹے پن کا اور بعد کو اپنی نیکی کا جو احساس ہوا تھا اس کا خیال آیا۔ یہ سب کچھ کتنا اچھا تھا لیکن یہ سب تو شروع میں تھا۔ اب تو چند دن پہلے اچانک سب گڑبڑ ہو گیا۔ آنٹی پاولووا بڑے بناوٹی انداز میں کیٹی سے ملتی تھیں اور ان کی آنکھیں برابر اس پر اور اپنے شوہر پر لگی رہتی تھیں۔

کیا واقعی اس کے قریب آنے سے چیتوف کی پرکشش خوفناکی ہی آنٹی پاولووا کی سرد مہری کا سبب تھی؟

"ہاں" اسے یاد آیا "اس وقت آنٹی پاولووا میں کوئی بات تھی جو ان کی نیکی سے بالکل ملتی جلتی نہ تھی جب انہوں نے پرسوں غصے میں کہا تھا "دیکھ لیجئے' سارے وقت آپ کا انتظار کرتے رہے' آپ کے بغیر کافی نہیں پینا چاہتے تھے کہ اس قدر کمزور ہو گئے ہیں۔"

"اور ہو سکتا ہے انہیں یہ بھی ناگوار گزرا ہو کہ میں نے ان کو شال نہ کر دی۔ بات تو سادہ سی تھی لیکن انہوں نے اسے اٹ پٹے پن سے شال بی اور اتنی دیر تک شکریہ ادا کرتے رہے کہ خود میں اٹ پٹا پن محسوس کرنے لگی۔ اور پھر میری وہ تصویر جو انہوں نے اتنی اچھی بنائی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر تو وہ نظر جس سے وہ دیکھتے ہیں — یہ بوکھلائے ہوئے شبیہات اور میں ہاں 'ضرور کہی ہے" کیٹی نے ایک خوف کے ساتھ اپنے دل میں پھر سے کہا۔ "نہیں' یہ نہیں ہو سکتا' ہرگز نہیں ہونا چاہئے ان کی حالت تو ایسی افسوسناک ہے!" اس نے اپنے آپ سے اس کے بعد کہا۔

اس فلک نے اس کی نئی زندگی کی پوری کلی کو زہر آلود کر دیا۔

3

پرنس شیربا تسکی پیشوں کے پانی کے علاج کا سلسلہ پورا ہونے سے پہلے ہی اپنی بیوی اور بیٹی کے پاس واپس آ گئے۔ وہ کار لسبادن کے بعد بادین اور کیسنجن چلے گئے تھے اور اپنے روسی ملاقاتیوں سے ملے' جیسا کہ انہوں نے کہا تھا' اپنی روسی روح کو تازہ دم کرنے کے لئے۔

یورپ میں زندگی کے بارے میں پرنس اور پرنس کے زاویہ نظر بالکل متضاد تھے۔ پرنس کو ہر چیز خوبصورت لگتی تھی اور روسی معاشرے میں اپنی فعلی طور پر اعلیٰ حیثیت کے باوجود وہ پوری کوشش کرتی تھیں کہ یورپ میں یورپی خاتون کی طرح لگیں جو کہ وہ نہیں تھیں۔ اس لئے کہ وہ تو روسی جاگیردار تھیں — اور چونکہ وہ بہت ہی تھی رہتی تھیں اس لئے ایک حد تک اٹ پٹا پن محسوس کرتی تھیں۔ اس کے برعکس پرنس کو یورپ کی ہر چیز بری لگتی تھی' یورپی زندگی ان کو گراں گزرتی تھی' وہ اپنی روسی عادتوں کو برقرار رکھتے تھے اور جان بوجھ کر یورپ میں خود کو اس سے کہیں زیادہ روسی ظاہر کرتے تھے جتنے وہ دراصل تھے۔

پرنس واپس آئے تو دبلے ہو گئے تھے اور ان کے گالوں پر کمال تھیلیوں کی طرح لٹک آئی تھی لیکن دل

"ہاں صاحب فراش تو وہ میرے دیکھتے دیکھتے ہوئی ہیں" پرنس نے کہا۔

"کہتے ہیں کہ وہ دس سال سے اٹھیں ہی نہیں۔"

"مجھے تو اس لئے نہیں کہ ان کی ٹانگیں بہت چھوٹی ہیں۔ ان کا ذیل ڈول بہت ہی برا ہے۔"

"پاپا یہ نہیں ہو سکتا" کیٹی بول اٹھی۔

"بری زبانیں تو یہی کہتی ہیں میری لاڈلی۔ اور تمہاری وارینگا کو یہ سب برداشت کرنا پڑتا ہے" انہوں نے اضافہ کیا۔ "اف یہ بیمار جاگیردار میں!"

"نہیں نہیں پاپا!" کیٹی نے پرزور احتجاج کیا۔ "وارینگا تو ان کی پرستش کرتی ہے۔ اور پھر وہ تو اتنی شیریں کرتی ہیں، جس سے چاہے پوچھ لو ان کو اور ایسے اشتمال کو بھی جانتے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے" انہوں نے کہنی سے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ "لیکن یہ بہتر ہے کہ لوگ جب کچھ کہیں تو چاہے کسی سے بھی پوچھا جائے کوئی بھی نہ جانتا ہو۔"

کیٹی چپ ہو گئی، اس لئے نہیں کہ اسے کچھ کہنا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اپنے باپ سے بھی اپنے رازدارانہ خیالات کا اظہار نہ کرنا چاہتی تھی۔ لیکن عجیب بات یہ تھی کہ اس کے باوجود کہ اس نے باپ کے زاویہ نظر سے متاثر نہ ہونے کے لئے اتنی تیاری کر لی تھی اور انہیں اپنے مقدس معبد میں داخل انداز نہ ہونے دینا چاہتی تھی، وہ محسوس کر رہی تھی کہ اشتمال صاحب کی وہ الوہی فضیلت جو وہ برسوں سے اپنے دل میں لئے رہی تھی، ہمیشہ کے لئے غائب ہو گئی ہے جیسے ایک طرف پھینکے ہوئے کپڑوں میں سے بننے والی شکل غائب ہو جاتی ہے جب یہ سمجھ میں آ جاتا ہے کہ یہ کپڑے کس طرح پڑے ہوئے ہیں۔ بس ایک بھوتنی ٹانگوں والی عورت رہ گئی ہو اس لئے بستر سے لگ گئی کہ اس کا ذیل ڈول بہت برا ہے اور وہ بے زبان وارینگا کو ان سے دیتی ہے اس لئے کہ وہ اس کی شال کو ٹھیک سے نہیں لپیٹ پائی۔ اور تصور کی کسی بھی کوشش سے پہلے والی مادام اشتمال کو واپس لانا ممکن نہیں تھا۔

35

پرنس نے اپنی خوشدلی اپنے گھر کے لوگوں میں، اپنے ملاقاتیوں میں، یہاں تک کہ اس بڑے مکان میں بھی منتقل کر دی تھی جس کے ہال شیرا نیکی خاندان مقیم تھا۔

کیٹی کے ساتھ وہ پیشوں پر سے واپس آئے تو پرنس نے چوکہ کرنل، ماریا یوگینیا اور وارینگا کو کافی پینے کے لئے مدعو کیا تھا، حکم دیا کہ میز اور کرسیاں باغیچے میں ملاگر فندق کے پیڑ کے نیچے لگائی جائیں اور لنچ کے لئے دسترخوان وہیں بچھا دیا جائے۔ ان کی خوشدلی کے زیر اثر مکان مالک اور خادم دوڑ دوڑ کر کام کرنے لگے۔ پرنس کی نیاسی سے واقف تھے اور آدھ گھنٹے میں باسبورگ کا بیمار دا اکزیر ہوا اور پیتا تھا، کنزکی میں سے رشک کے ساتھ صحت مند لوگوں کی اس پرمسرت روی محفل کو دیکھنے لگا۔ فندق کے پیڑ کے نیچے بیچ تھی۔ پتیوں کے تھرتھراتے ہوئے سایہ دار حلقے میں سفید میز پوش سے ڈھکی میز کے پاس جس پر کافی پاٹ، ڈبل روٹی، مکھن، پنیر اور ٹھنڈا شکاری گوشت رکھا تھا، پرنس اونچی سی ٹوپی لگائے بیٹھی تھیں جس پر کاسنی فیتے لگے تھے اور لوگوں کو کافی کی پیالیاں اور سینڈوچ دے رہی تھیں۔ سدھرے سدھرے پرنس بیٹھے تھے، خوب کھا رہے تھے اور خوش خوش زور زور سے باتیں کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنے پاس اپنی ساری خرید پھیلا رکھی تھی۔ نقشین صندوقچہ، مکمل

کی چھوٹی چھوٹی چیزیں، ہر قسم کے کاغذ تراش جو انہوں نے سارے پیشوں پر بہت سارے خرید لئے تھے اور جو ہر ایک کو تحفے کے طور پر دے رہے تھے۔ جن میں خادمہ لیسلی بھی تھی اور مالک مکان بھی جس سے وہ اپنی مزاحیہ خراب آمیز من زبان میں مذاق کر رہے تھے اور اسے یقین دلا رہے تھے کہ کیٹی کی صحت پیشوں کے پانی سے نہیں بلکہ ان کے بہت عمدہ کھانے سے ٹھیک ہوئی ہے، خاص طور سے شوربے سے جو وہ آلو چھیل کر بناتے ہیں۔ پرنس اپنے شوہر کی دوسری حماقتوں پر ہنس رہی تھیں لیکن اتنی خوش اور بشاش تھیں جتنی چشموں پر قیام کے سارے زمانے میں کبھی نہ رہی تھیں۔ کرنل بیشہ کی طرح پرنس کے مذاق پر ہنس رہے تھے لیکن یورپ کے سلسلے میں، جس کا وہ اپنے خیال میں بہت غور سے مطالعہ کر رہے تھے، وہ پرنس کے طرفدار تھے۔ ٹیک دل ماریا یوگینیا نے اس مضحکہ خیز بات پر ہنسی سے لوٹ پوٹ ہو جاتی تھیں، جو پرنس کہتے تھے اور وارینگا بھی پرنس کے مذاقوں پر کمزور، لیکن دوستوں کو متاثر کرنے والی ہنسی سے بے بس ہو جاتی تھی۔ کیٹی نے اسے اس طرح کبھی نہ دیکھا تھا۔

ان سب چیزوں سے کیٹی بھی خوش ہو گئی لیکن وہ بے فکر ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ وہ ان مسئلوں کو حل نہیں کر پا رہی تھی جو اس کے باپ نے اس کے لئے غیر ارادی طور پر اس کے دوستوں اور اس زندگی پر اپنے زاویہ نظر کا اظہار کر کے پیدا کر دیے جس سے اسے اس قدر لگاؤ ہو گیا تھا۔ ان مسئلوں میں اس تبدیلی نے اور اضافہ کر دیا تھا جو یورپ میں اور اس کے تعلقات میں پیدا اور آج اسے عربی اور ناخوشگوار طریقے سے ظاہر ہو گئی تھی۔ سب لوگ خوش تھے لیکن کیٹی خوش نہ ہو سکتی تھی اور اس کی وجہ سے اسے اور بھی کوفت ہو رہی تھی۔ اسے کچھ اس قسم کا احساس ہو رہا تھا جس کا تجربہ بچپن میں ہوتا تھا جب اسے سزا دے کر اس کے کمرے میں بند کر دیا جاتا تھا اور وہاں سے وہ اپنی ہنستی کھیلتی بہنوں کے قہقہے سنا کرتی تھی۔

"اچھا تم نے یہ اتنی ڈھیر ساری چیزیں کس لئے خرید لیں؟" پرنس نے مسکراتے ہوئے اور شوہر کو کافی کی پیالی دیتے ہوئے کہا۔

"ارے صاحب نکلے، کسی اشتمال کے پاس پہنچ گئے" وہاں لوگ خریدنے کو کہنے لگے "ایر لاؤشت" یکمنسیلنس "دور خلاؤشت" (44) تو اب جب انہوں نے "دور خلاؤشت" کہہ دیا تو بس پھر مجھ سے نہیں رہا جاتا اور دس بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔"

"یہ محض اتفاقیہ کو دور کرنے کے لئے" پرنس نے کہا۔

"ظاہر ہے اتفاقیہ دور کرنے کے لئے اور اتفاقیہ ایسی ہوتی ہے کہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آدمی کہاں جائے کیا کرے۔"

"بھلا آدمی اتفاقیہ کیسے سکتا ہے پرنس؟ اب تو جرمنی میں اتنی دلچسپ چیزیں ہیں" ماریا یوگینیا بولیں

"ہاں ہاں میں ساری دلچسپ چیزوں کو جانتا ہوں — آلو سے پڑا ہوا شوربہ اور مزدوانی سلامی — سب جانتا ہوں۔"

"نہیں آپ جو جا ہیں کہیں پرنس، ان کے ادارے بھی دلچسپ ہیں" کرنل نے کہا۔

"اس میں کیا دلچسپ ہے؟ وہ لوگ تو سب بڑے خوش ہیں" آئینے کی دھڑی کی طرح کہ سب پر فتح پائی۔ لیکن میں آخر کس بات پر خوش ہوں؟ میں نے تو کبھی فتح پائی نہیں، مجھے تو اپنے ہوتے خودی اتارنے پڑتے ہیں اور خودی انہیں دروازے کے باہر رکھنا پڑتا ہے۔ صبح کو اٹھو، فوراً کپڑے پہنو اور جاؤ سیلون میں خراب چائے

طرف لیکی تھیں جو روش پر اگایا جا رہا تھا۔

"ان کی صورت کس قدر قابل رحم اور کس قدر نیک اور بھلی ہے!" پرنس نے کہا۔ "تم ان کے پاس کیوں نہیں گئیں؟ وہ تو تم سے کچھ کہنا چاہتے تھے؟"

"تو چلئے، چلتے ہیں" کیٹی نے فیصلہ کن انداز میں مڑتے ہوئے کہا۔ اس نے بلدوف کے پاس پہنچ کر ان سے پوچھا "آج آپ کی طبیعت کیسی ہے؟"

بلدوف اپنی چھڑی کا سہارا لے کر کھڑے ہو گئے اور جھکتے ہوئے انہوں نے پرنس کو دیکھا۔

"یہ میری بیٹی ہے" پرنس نے کہا۔ "مجھے متعارف ہونے کی اجازت دیجئے۔"

صورے نے تعظیم کی اور مسکرائے جس سے ان کے پوپلے ہوتے ہوئے سفید دانت نمایاں ہو گئے۔

"پرنس، کل ہم آپ کا انتظار کرتے رہے" صورے نے کیٹی سے کہا۔

یہ کہتے وقت ان کے قدم ڈگمگا گئے اور انہوں نے پھر سے اسی طرح ڈگمگا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ انہوں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا۔

"میں تو آنا چاہتی تھی لیکن واربنکا نے کہا کہ آنا پاولونا نے یہ کہلا بھیجا ہے کہ آپ نہیں چلیں گے۔"

"کیسے نہیں چلیں گے!" بلدوف نے سرخ ہوتے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی کھانستے ہوئے کہا۔ وہ آنکھوں سے اپنی بیوی کو تلاش کرنے لگے۔ "انجا! انجا!" انہوں نے پکار کر کہا اور ان کی پتلی سی سفید گردن پر رگیں بھی سوئی سوئی رگیں ابھر آئیں۔

آنا پاولونا آ گئیں۔

"تم نے پرنس کو کیسے یہ کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چلیں گے!" بھیگی ہوئی آواز میں بلدوف نے جھنجلاہٹ کے ساتھ سرگوشی میں اپنی بیوی سے کہا۔

"سلام، پرنس" آنا پاولونا نے بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو ان کے سابق برتاؤ سے بالکل ہی مختلف تھی "یہ بیوقوفی ہوئی ہے آپ سے مل کر" وہ پرنس سے مخاطب ہو گئیں "آپ کا بہت دنوں سے انتظار تھا، پرنس۔"

"کیسے تم نے پرنس سے یہ کہلا بھیجا کہ ہم نہیں چلیں گے؟" صورے نے پھٹی ہوئی آواز میں اور زیادہ غصے کے ساتھ پھر سرگوشی میں کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس بات پر اور زیادہ جھنجلا رہے تھے کہ ان کی آواز دبنے لگی اور وہ اپنی بات کو اس لہجے میں ادا کر سکتے تھے جس میں چاہتے تھے۔

"اف، میرے خدا! میں نے سوچا کہ ہم نہیں جائیں گے" بیوی نے چڑ کے جواب دیا۔

"کیسے کمبخت" صورے نے کھانستے ہوئے ہاتھ ہلایا۔

پرنس نے سلام کے لئے اپنی بیسٹ سر سے اٹھائی اور بیٹی کے ساتھ وہاں سے چلے گئے۔

"اف!" انہوں نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا "کیسے بدنصیب لوگ ہیں!"

"ہاں پاپا" کیٹی نے جواب دیا "لیکن پتہ ہے آپ کو ان لوگوں کے تین تو بچے ہیں اور کوئی خدمتگار نہیں ہے اور تقریباً کوئی آمدنی نہیں ہے۔ انیس، کچھ ایکڑی (43) سے مل جاتا ہے" کیٹی نے بڑے جوش سے بیان کیا وہ اس پریشانی کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی جو اس کے ساتھ آنا پاولونا کے برتاؤ میں عجیب تبدیلی ہو جانے سے اس کے دل میں پیدا ہو گئی تھی۔

"مگر یہ رہیں مادام اشتال" کیٹی نے چھوٹی سی گاڑی کی طرف اشارہ کیا جس میں تکیوں میں چھپی ہوئی نیلی اور سرخی سی چیز میں لپٹی چھتری کے سامنے میں کوئی چیز لیٹی تھی۔

یہ مادام اشتال تھیں۔ ان کے پیچھے اداس اداس سا صحت مند جرمن خادم کھڑا تھا جو ان کی گاڑی کو تھامے تھا۔ پاس ہی بچے سنہرے بالوں والا ایک سوئیڈش گاؤنٹ کھڑا تھا جس کا نام کیٹی کو معلوم تھا۔ کئی بیمار لوگ گاڑی کے آس پاس جمع ہو رہے تھے اور ان خاتون کو کسی عجیب و غریب چیز کی طرح دیکھ رہے تھے۔

پرنس ان کے پاس گئے۔ اور فوراً ہی کیٹی نے ان کی آنکھوں میں مذاق اڑانے والی پریشان کن چمک دیکھی۔ مادام اشتال کے پاس پہنچ کر وہ اتنی عمدہ فرانسیسی زبان میں جس میں اب بہت کم لوگ بولتے تھے، غیر معمولی اخلاق اور شفقت کے ساتھ کہنے لگے۔

"مجھے یہ نہیں کہنا چاہئے کہ میں آپ کو جانتا ہوں یا نہیں، لیکن میرا فرض ہے کہ میں اپنے بارے میں یاد دلاؤں تاکہ اس نیکی کے لئے آپ کا شکریہ ادا کر سکوں جو آپ نے میری بیٹی کے ساتھ برتی ہے" پرنس نے اپنی ہیٹ اتار کر اور کیٹی سے پہلے ہی ان سے کہا۔

"پرنس الکسانڈر شیرباتسکی" مادام اشتال نے ان کی طرف اپنی آسمانی آنکھیں اٹھائیں جن میں کیٹی نے ہلکا سا انکسار دیکھا۔ "بڑی خوشی ہوئی۔ مجھے تو آپ کی بیٹی سے بڑی محبت ہو گئی ہے۔"

"آپ کی صحت اب بھی خراب ہے؟"

"ہاں اب تو میں اس کی عادی ہو گئی ہوں" مادام اشتال نے کہا اور پرنس سے سوئیڈش گاؤنٹ کا تعارف کرایا۔

"لیکن آپ میں بہت کم تبدیلی ہوئی ہے" پرنس نے مادام اشتال سے کہا۔ "مجھے تو دس یا گیارہ سال سے آپ سے ملاقات کا شرف نہیں حاصل تھا۔"

"ہاں، خدا صلیب دیتا ہے اور اسے لے چلنے کی طاقت بھی۔ اکثر تعجب ہوتا ہے کہ کس لئے یہ زندگی کھینچی چلی جا رہی ہے۔ دوسری طرف سے!" انہوں نے جھنجلا کر واربنکا سے کہا جو ان کے پاؤں پر شال ٹھیک سے نہیں لپیٹ رہی تھی۔

"خاتمہ نیکی کرنے کے لئے" پرنس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ہنستے ہوئے کہا۔

"اس کا فیصلہ ہم نہیں کر سکتے" اشتال صاحبہ نے پرنس کے چہرے کے تاثر کے معنی سمجھ کر کہا۔ "تو گاؤنٹ آپ صبحانی کر کے یہ کتاب مجھے بھجوا دیجئے گا نہ؟ آپ کا بہت بہت شکریہ" وہ سوئیڈش گاؤنٹ سے مخاطب ہو گئیں۔

"آہ" پرنس نے اسکوڈ والے کرنل کو دیکھ کر کہا جو پاس ہی کھڑے تھے اور مادام اشتال کو تعظیم کر کے وہ بیٹی اور کرنل کے ساتھ، جو انہیں لوگوں کے ساتھ آئے تھے، وہاں سے چلے گئے۔

"یہ ہے ہمارا طبقہ امراء" پرنس نے اسکوڈ کے کرنل نے مذاق اڑانے کا انداز ظاہر کرنے کی خواہش میں کہا۔ وہ اشتال صاحبہ سے روٹھے ہوئے تھے اس لئے کہ انہوں نے کرنل سے تعارف نہیں حاصل کیا تھا

"وہ کیسی ہیں جیسے پہلے تھیں" پرنس نے جواب دیا۔

"اور پرنس، کیا آپ انہیں بیماری سے پہلے یعنی جب سے وہ صاحب فراش ہوئی ہیں اس سے پہلے بھی جانتے تھے؟"

حالت کے اعتبار سے وہ انتہائی خوش و فارم تھے۔ جب انہوں نے دیکھا کہ کیٹی بالکل صحت یاب ہو چکی ہے تو ان کی خوشی کی حالت اور بھی بہتر ہو گئی۔ اشتال صاحب اور وارنگا کے ساتھ کیٹی کی دوستی کی خبر اور کیٹی میں کسی طرح کی تبدیلی رونما ہونے کے سلسلے میں پرنس کے مشاہدے کی اطلاع سے پرنس کو ذرا پریشانی ہوئی اور ان میں حسب معمول اس سب سے رشک و رقابت کا وہ احساس پیدا ہوا جو ان کی بیٹی کو ان سے دور لے جا سکتا تھا اور انہیں یہ ڈر لگا کہ کہیں ان کی بیٹی ان کے اثر سے نکل کر کسی ایسے دائرے میں نہ پہنچ جائے جو ان کی دسترس سے باہر ہو۔ لیکن یہ ہائے گلوار خیریں جلد ہی نکلی اور خوشی کے اس سمندر میں ڈوب گئیں جو ان میں بہت ہی موجزن رہتا تھا اور کار لسباڈ کے چشموں کے پانی سے خاص طور سے قوی تر ہو گیا تھا۔

اپنی آمد کے دوسرے دن پرنس اپنا لمبا اور کوٹ پہن کر اپنی روسی بھیڑوں اور سوئے ہوئے سے گالوں سمیت نہایت دلکار پر رکے ہوئے تھے انتہائی خوشی کی حالت میں اپنی بیٹی کے ساتھ چشموں پر گئے۔

بڑی خوبصورت صبح تھی' صاف ستھرے گھر اور ان کے پھولے پھولے باغ' سرخ چھتوں اور سرخ باروؤں والی سفید اور خوشی سے کام کرنے والی جرمن خادماؤں کے نظارے اور روشن دھوپ سے دل کو خوشی ہو رہی تھی۔ لیکن جیسے جیسے وہ لوگ چشموں کے قریب پہنچتے گئے ویسے ویسے ان کی ملاقات زیادہ مریضوں سے ہونے لگی اور بتدریج منظم جرمن زندگی کے درمیان انہیں دیکھ کر اور زیادہ رنج ہوتا تھا۔ کیٹی کو اب اس تضاد پر کوئی حیرت نہ ہوتی تھی۔ روشن دھوپ' ہریالی کی پر مسرت دمک اور موسیقی کی آواز اس کے لئے ان سارے جانے پہچانے چہروں کے گرد اور ان کی حالت کی بہتری یا ابتری کے گرد جس پر وہ نظر رکھتی تھی' ایک قدرتی فریم تھا۔ لیکن ہوں کی صبح کی روشنی اور دمک' آرکسٹرا کی آوازیں جو ان دنوں کے مقبول عام والٹز کی دھن بجا رہا تھا اور خاص طور سے صحت مند خادماؤں کی صورت شکل سارے پورپ سے جمع ہونے والے' کھلے کھلے انداز میں حرکت کرنے والے قریب المرگ لوگوں کے ساتھ مل کر پرنس کو کچھ سہما ہوا اور بد شکل کر دیتے تھے۔

جب وہ اپنی بیٹی کو بازو کا سہارا دے کر چلتے تھے تو انہیں فخر اور گہرائی کے واپس آ جانے کا بار احساس ہوتا تھا اس کے باوجود اس وقت وہ اپنی پر قوت چال اور اپنے مضبوط' موٹے تازہ اعضا کی وجہ سے بھی کچھ اٹ پٹا پن محسوس کر رہے تھے اور ان کا ضمیر ملامت کر رہا تھا۔ انہیں تقریباً ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس شخص کو ہو سکتا ہے جو معاشرے میں ننگا ہو۔

"ملاؤ' مجھے اپنے نئے دوستوں سے ملاؤ" انہوں نے بیٹی سے کہا اور اپنی کہنی سے اس کا ہاتھ دبایا۔ "مجھے تو یہ تمہارا بدبخت سودین بھی اچھا لگنے لگا اس لئے کہ اس نے تم کو صحت یاب کر دیا۔ بس یہ کہ بڑی اداسی ہے' یہ فخر ماحول ہے۔ یہ کون ہیں؟"

کیٹی ان جان پہچان کے اور انجان لوگوں کے نام انہیں بتاتی چل رہی تھی جن سے ان کا سابقہ ہوتا تھا۔ باغ کے صدر دروازے کے بالکل پاس ہی ان کی ملاقات مادام ہیرتے سے ہو گئی جو اپنے راہبر کے ساتھ تھیں اور جب انہوں نے کیٹی کی آواز سنی تو بڑھی فرانسیسی خاتون کے چہرے سے خوشی ظاہر ہوئی اور اس سے پرنس کو بڑی مسرت ہوئی۔ انہوں نے فوراً ہی عنایت و مہربانی کی فرانسیسی فراوانی کے ساتھ پرنس سے بات کی اور ان کی تعریف کی کہ ان کی اتنی خوبصورت اور اچھی بیٹی ہے اور کیٹی کی موجودگی ہی میں اس کو آسمان پر بٹھایا اور اسے فرشتہ کہا جو اب موٹی اور فرشتہ رحمت کہا۔

پرنس نے مسکراتے ہوئے کہا "تو یہ دوسرا فرشتہ ہو گی۔ یہ تو فرشتہ رحمت نمبر ایک مسز وارنگا کو کہتی ہے۔"

"مسز وارنگا۔۔۔ وہ تو بیچاری فرشتہ ہیں" آگے (42) مادام ہیرتے نے تائید کی۔

برآمدے میں ان کی ملاقات خود وارنگا سے ہو گئی۔ وہ تیزی سے بڑھ کر ان کی طرف چلی آ رہی تھی۔ اس کے ہاتھ میں بڑا طوطی رنگ سرخ تھا۔

کیٹی نے اس سے کہا "تو ور دیکھئے مادام یہ آ گئے۔"

وارنگا نے سادگی کے ساتھ لیکن قدرتی انداز میں' جیسے وہ ہر کام کرتی تھی' تعظیم کی جو سر جھکا کر اور گھٹنوں سے جھک کر تعظیم کرنے کے بیچ کی چیز تھی' اور فوراً پرنس سے بغیر شرمائے ہوئے بڑی سادگی سے بات کرنی شروع کر دی جیسے وہ سب کے ساتھ کرتی تھی۔

"ظاہر ہے کہ میں آپ کو جانتا ہوں' بہت اچھی طرح جانتا ہوں" پرنس نے مسکراتے ہوئے اس سے کہا۔ ان کی مسکراہٹ سے کیٹی یہ سمجھ کر خوش ہو گئی کہ اس کی دوست اس کے باپ کو اچھی لگی۔ "کہاں ہیں وہ اور آپ اتنی جلدی میں؟"

"وہاں وہاں ہیں" اس نے کیٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔ "ساری رات وہ سوئیں نہیں اور ڈاکٹر نے انہیں باہر نکلنے کا مشورہ دیا ہے۔ میں ان کے لئے ان کے کام لے جا رہی ہوں۔"

جب وارنگا چل گئی تو پرنس نے کہا "تو یہ ہے فرشتہ نمبر ایک۔"

کیٹی نے دیکھا کہ وہ وارنگا کا مذاق اڑانا چاہتے تھے لیکن کسی طرح یہ نہ کر سکے اس لئے کہ وارنگا انہیں اچھی لگی تھی۔

پرنس نے اضافہ کیا "اچھا تو تمہارے سارے دوستوں سے ملیں گے' مادام اشتال سے بھی' اگر وہ مجھے بہلانے کا کام کریں تو۔"

"اور پاپا کیا آپ چچ نہیں جائیں گے؟" کیٹی نے زور کر پوچھا اس لئے کہ اس نے مادام اشتال کا ذکر کرتے وقت پرنس کی آنکھوں میں مذاق اڑانے والی چمک پیدا ہوتے دیکھ لی تھی۔

"ان کے شوہر کو جانا تھا اور تھوڑا سا انہیں بھی' وہ ستاروں میں ان کے شامل ہونے سے پہلے۔"

"وہ ستاروں کون ہوتے ہیں پاپا؟" کیٹی نے پوچھا۔ اسے اس بات سے ڈر لگنے لگا کہ مادام اشتال میں جس چیز کی وہ اتنی قدر کرتی تھی اس کا کوئی نام بھی تھا۔

"اچھی طرح تو میں خود بھی نہیں جانتا۔ بس یہ جانتا ہوں کہ وہ ہر چیز کے لئے خدا کا شکر ادا کرتی ہیں' ہر کام کے لئے اس کے لئے بھی وہ خدا کا شکر ادا کرتی ہیں کہ ان کے شوہر مر گئے۔ اور یہ مضحکہ خیز لگنے لگتا ہے اور اس لئے کہ ان کے تعلقات اچھے نہیں تھے۔"

"یہ کون ہیں؟ کس قدر قابل رحم چہرہ ہے!" پرنس نے بنچ پر بیٹھے ہوئے درمیانہ قد کے ایک مریض کو دیکھ کر پوچھا۔ وہ بھورا اور کوٹ اور سفید پتلون پہنے تھا جو اس کی بالکل بڑی ٹانگوں پر عجیب طرح سے ڈھیری تھی۔

ان صاحب نے اپنے گھنگریالے چھدرے بالوں پر سے اپنی اسٹرابیٹ اٹھائی جس کی وجہ سے ان کی اونچی چوڑی پیشانی نظر آ گئی جس پر پسینے سے مرطوب سرخ نشان پڑا ہوا تھا۔

"یہ پتروف ہیں' مصور" کیٹی نے گھبرائی ہوتے ہوئے جواب دیا۔ "اور یہ ان کی بیوی ہیں" اس نے آنا بادلووا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو اسی وقت جب یہ لوگ قریب پہنچے تھے تو جیسے جان بوجھ کر ایک بچے کی

پیتے۔ اپنے گھر میں اور ہی بات ہے! اطمینان سے جاؤ' کسی بات پر غصہ کرو' تھوڑا مست ہو جاؤ' اچھی طرح سے آنکھ کھل جائے' طبیعت سنبھل جائے تو اطمینان سے' البتہ کسی جلدی کے ساری چیزوں کے بارے میں سوچ سمجھ۔"

"لیکن دقت ——— تو دلچسپ ہے' نہ ہونے سے" کرشن نے کہا۔

"کون سا وقت اور دقت ہوتا ہے کہ آدمہ رودل میں آدمی پورا اطمینان بخشا دے' اور وہ وقت اور ہوتا ہے کہ آدھ گھنٹے کو بھی کسی قیمت پر نہیں خریدا جا سکتا۔ ٹھیک ہے نہ۔ کیٹی؟ تم کیوں آخر اتنی اداس ہوئی لگ رہی ہو؟"

"میں تو ٹھیک ہوں بالکل۔"

"اور آپ کہاں چلیں آرادو تو اور چلیئے" انہوں نے وارینکا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے گھر جانا ہے" وارینکا نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور پھر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہو گئی۔

اپنے آپ کو سنبھال کر وہ سب سے رخصت ہوئی اور اپنی ہیٹ لینے کے لئے اندر چلی گئی۔ کیٹی اس کے پیچھے پیچھے گئی۔ اسے اب وارینکا بھی دوسری لگ رہی تھی۔ ایسا نہیں تھا کہ وہ پہلے سے بری ہو گئی تھی لیکن وہ اس سے مختلف ہو گئی تھی جیسی اس نے پہلے تصور کیا تھا۔

"اف' مدتوں سے میں اس طرح نہیں ہنسی تھی" وارینکا نے چھتری اور بیگ اٹھاتے ہوئے کہا۔ "کیسے پیارے ہیں آپ کے پاپا!"

کیٹی چپ رہی۔

"تو اب کب ملیں گے ہم لوگ؟" وارینکا نے پوچھا۔

"ہاں' آرادو کے لئے پتزف سیاں ہوی کے پاس جانا چاہتی تھیں۔ آپ وہاں نہیں جائیں گی؟" کیٹی نے وارینکا سے اسے آنانے کے لئے کہا۔

"جاؤں گی میں" وارینکا نے جواب دیا۔ "وہ لوگ جانے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو میں نے سامان باندھنے میں مدد کرنے کا وعدہ کیا تھا۔"

"تو پھر میں بھی آؤں گی۔"

"نہیں" آپ کو کیا ضرورت ہے؟"

"کس لئے' کس لئے؟" کیٹی نے آنکھیں پھاڑ کر کہا اور وارینکا کو نہ جانے دینے کے لئے اس نے وارینکا کی چھتری پکڑلی۔ "نہیں' ٹھہریئے تو' کس لئے؟"

"بس یوں ہی' آپ کے پاپا آ گئے ہیں اور پھر آپ سے وہ لوگ ذرا کھنچے ہیں۔"

"نہیں' آپ مجھے بتایئے' کس لئے آپ نہیں چاہتیں کہ میں پتزف کے ہاں اکثر جاؤں؟ آخر آپ نہیں چاہتیں نہ؟ کس لئے؟"

"میں نے یہ تو نہیں کہا" وارینکا سکون کے ساتھ بولی۔

"نہیں' آپ صداقت کے ساتھ بتایئے!"

"سب بتا دوں؟" وارینکا نے پوچھا۔

"سب' سب!" کیٹی نے تائید کی۔

"ارے خاص بات تو کوئی نہیں بس صرف یہ کہ نکائیل الکسیئے وچ" (یہ صورکلام تھا) "پہلے تو یہاں سے جلدی چلے جانا چاہتے تھے لیکن اب نہیں جانا چاہتے" وارینکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو اب پھر؟" کیٹی نے ساری بات سننے کی جلدی میں وارینکا کو اداس نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ نہیں کیوں' آنا پاولونا نے کہا کہ وہ اس لئے نہیں جانا چاہتے کہ آپ یہاں ہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ مذاق بات تھی لیکن اسی کی وجہ سے' آپ کی وجہ سے' جھگڑا ہو گیا۔ اور آپ تو جانتی ہیں کہ یہ بیمار لوگ کتنے چڑچڑے ہوتے ہیں۔"

کیٹی کی بھویں سکڑتی ہی چلی گئیں' بس وارینکا باتیں کرتی رہی۔ وہ کیٹی کو نرم اور مطمئن کرنے کی کوشش کر رہی تھی' وہ دیکھ رہی تھی کہ ایک دھماکا ہونے والا ہے لیکن اسے یہ پتہ نہ تھا کہ آنسوؤں کا یا لفظوں کا۔

"تو یوں آپ کا نہ جانا ہی اچھا ہے۔ اور آپ سمجھئے اس بات کو" آپ پر احسان ہے۔"

"میں اسی کی مستحق ہوں' اسی کی مستحق ہوں!" کیٹی نے تیزی سے وارینکا کے ہاتھ سے چھتری جھپٹتے ہوئے اور اپنی دوست کی آنکھوں سے پرے دیکھتے ہوئے کہا۔

وارینکا اپنی دوست کا بیکار غصہ دیکھ کر مسکرانا چاہتی تھی لیکن وہ ڈرتی تھی کہ کیٹی کہیں برا نہ مان جائے۔

"مستحق کیسے؟ میں سمجھی نہیں" اس نے کہا۔

"مستحق ہوں اس لئے کہ یہ سب بناوٹ تھی' اس لئے کہ یہ سب سوچ سمجھ کر کیا گیا تھا' دل سے نہیں۔ مجھے کیا سوجھا تھا ایک اجنبی شخص سے؟ اور اب یہ ہو گیا کہ میں جھگڑے کا سبب بن گئی اور یہ کہ میں نے وہ کیا تھا جو کسی نے مجھ سے کرنے کو کہا تھا۔ اس وجہ سے کہ سب بناوٹ تھی' بناوٹ' بناوٹ۔"

"مگر کس مقصد کے لئے بناوٹ؟" وارینکا نے پھیکے سے کہا۔

"اف' کس قدر بیہودہ' شرمناک' کوئی ضرورت نہیں تھی مجھے۔ سب بناوٹ!" اس نے چھتری کو گھما لینے اور رد کرتے ہوئے کہا۔

"مگر آخر کس مقصد سے؟"

"تاکہ بہتر نظر آؤں لوگوں کی نظر میں' اپنی نظر میں' خدا کی نظر میں' سب کو دھوکا دوں۔ نہیں' اب میں اس حد تک نہیں گروں گی' بری رہوں گی لیکن کم سے کم جھوٹی اور دھوکے باز تو نہ ہوں گی!"

"اور دھوکے باز کون ہے؟" وارینکا نے ملامت بھرے انداز میں کہا۔ "آپ تو ایسے بات کر رہی ہیں جیسے ——"

لیکن کیٹی پر اپنے جنونی غصے کا دورہ پڑا تھا۔ اس نے وارینکا کو پوری بات کہنے ہی نہیں دی۔

"میں آپ کے بارے میں نہیں کہہ رہی ہوں' ہرگز نہیں۔ آپ تو ہر طرح سے کامل ہیں۔ ہاں' ہاں میں جانتی ہوں کہ آپ ہر طرح سے کامل ہیں۔ لیکن میں بری ہوں تو اب کیا کیا جائے۔ اگر میں بری نہ ہوتی تو یہ نہ ہوا ہوتا۔ تو اب میں ویسی ہی رہوں گی جیسی ہوں' لیکن بناوٹی پن نہیں کروں گی۔ مجھے آنا پاولونا سے کیا لینا دینا؟ وہ لوگ جیسے چاہیں رہیں' اور میں جیسے چاہوں گی ویسے خود رہوں گی۔ میں کوئی اور نہیں بن سکتی۔ اور یہ سب وہ نہیں ہے' وہ نہیں ہے!"

"آخر کیا وہ نہیں ہے؟" وارینکا نے حیرانی سے کہا۔

"سب کچھ وہ نہیں ہے۔ میں کسی اور طرح جی ہی نہیں سکتی سوائے اپنے دل کے کہے کے مطابق چلنے کے اور آپ اصولوں کے مطابق جیتی ہیں۔ میں آپ سے بہت محبت کرنے لگی لیکن غالباً آپ نے صرف اس لئے کہ مجھے بچانا اور مجھے سکھانا چاہتی تھیں۔"

"آپ ناانصافی کر رہی ہیں" وارینکا نے کہا۔

"لیکن میں دوسروں کے بارے میں کچھ نہیں کہہ رہی ہوں میں تو اپنے بارے میں کہہ رہی ہوں۔"

"کیٹی!" ماں کی آواز سنائی دی "ادھر آنا ذرا۔ پاپا کو اپنا سوئٹر والا بازو دکھاؤ۔"

کیٹی نے بڑی نفرت کے ساتھ "اپنی بدست سے صلح کئے بغیر" میز پر سے سوئٹر کا ہارا اٹھایا جو ڈھے میں رکھ تھا اور وہاں کے پاس چلی گئی۔

"یہ کیسی کیا ہوا ہے؟ تم اتنی سرخ کیوں ہو رہی ہو؟" اس سے ماں اور باپ نے ایک ساتھ ہی کہا۔

"کچھ نہیں" اس نے جواب دیا "میں ابھی آتی ہوں" اور الٹے پاؤں بھاگ گئی۔

"وہ تو ابھی بچی ہیں!" اس نے سوچا "میں ان سے کیا کہوں؟ اے میرے خدا! میں نے کیا کیا کیا کہ گئی میں! کس لئے میں نے ان کو تکلیف پہنچائی؟ کیا کروں میں؟ اب کیا کہوں ان سے؟" کیٹی نے سوچا اور دروازے کے پاس رک گئی۔

وارینکا اپنے پھٹری لئے میز کے پاس بیٹھی تھی اور ایک کہانی کو دیکھ رہی تھی جسے کیٹی نے تو دو تھا۔ اس نے سر اٹھایا۔

"وارینکا' مجھے معاف کر دیجئے' معاف کر دیجئے!" کیٹی نے اس کے پاس آکر سرگوشی میں کہا۔ "مجھے کچھ یاد نہیں کہ میں نے کیا کہا۔ میں۔"

"میں سچ کہتی ہوں' میں آپ کو رنجیدہ کرنا نہیں چاہتی تھی" وارینکا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

صلح ہو گئی۔ لیکن باپ کے آنے کے ساتھ کیٹی کے لئے وہ ساری دنیا بدل گئی جس میں وہ رہتی تھی۔ اس نے ہر کچھ جانا تھا اس سب کو ترک تو نہیں کیا لیکن وہ سمجھ گئی کہ یہ سوچ کر کہ وہ جو چاہے سوچ سکتی ہے وہ خود کو دھوکا دے رہی تھی۔ جیسے اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس نے بناوٹ اور ڈھنگ کے بغیر اس بلندی پر قائم رہنے کی ساری مشکلوں کو جس پر خود کو پہنچانا چاہتی تھی محسوس کر لیا۔ اس کے علاوہ اس نے رنج اور بیماری کی' قریب المرگ لوگوں کی دنیا کی گراں باری کو بھی محسوس کیا جس میں وہ رہتی تھی۔ اور اسے وہ حیرانی ناک نگاہ اس سے محبت کرنے کے لئے اسے اپنے اوپر کرنا پڑتا تھا۔ اور اس کا جی چاہنے لگا کہ وہ جلد سے جلد ماں ہو جائے' روس میں' مرگ شوہر میں پہنچ جائے جہاں اسے خطوں سے معلوم ہوا تھا کہ اس کی بہن ڈالی اپنے بچوں سمیت پہنچ گئی تھیں۔

لیکن وارینکا سے اس کی محبت کم نہیں ہوئی۔ رخصت ہوتے وقت کیٹی نے اس سے التجا کی کہ وہ اس کے پاس روس آئے۔

"جب آپ کا بیاہ ہو گا تب میں آؤں گی" وارینکا نے کہا۔

"وہ تو میں کبھی نہ کروں گی۔"

"تو پھر میں کبھی نہیں آؤں گی۔"

"تو پھر میں اسی لئے بیاہ کروں گی۔ دیکھئے' یاد رکھئے گا' وعدہ؟" کیٹی نے کہا۔

ڈاکٹری پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی۔ کیٹی گھر روس واپس آئی تو شفایاب ہو چکی تھی۔ اب وہ پہلے جیسی ہنسی گلگار اور خوش و خرم تو نہ تھی لیکن اسے سکون مل گیا تھا اور اس کے اسکول والے فرنس ویاون کر دیکھتے تھے۔

●●●

حصہ سوم

۱

سرگی ایوانووچ کو زیشیت ذہنی کام سے آرام کرنا چاہیے تھے چنانچہ وہ معمول کے مطابق پریس جانے کی بجائے مئی کے آخر میں بھائی کے پاس رہنے کے لئے گاؤں میں آ گئے۔ ان کے عقیدے کے مطابق بہترین زندگی گاؤں کی زندگی تھی اور اب وہ اسی زندگی کا لطف اٹھانے کے لئے بھائی کے پاس آئے تھے۔ کنستن تن لیوین کو بڑی خوشی ہوئی اس لئے اور بھی کہ ان گرمیوں میں اسے بھائی کولائی کے آنے کی توقع نہ تھی۔ لیکن سرگی ایوانووچ سے اپنی محبت اور احترام کے باوجود کنستن تن لیوین گاؤں میں بھائی کے ساتھ اٹ پٹا محسوس کرتا تھا۔ گاؤں کی طرف بھائی کا رویہ اسے اٹ پٹا بلکہ ناگوار لگتا تھا۔ کنستن تن لیوین کے لئے گاؤں رہنے سہنے کی یہی خوشی 'دکھ درد اور محنت مشقت کرنے کی جگہ تھا۔ سرگی ایوانووچ کے لئے گاؤں ایک طرف تو محنت سے آرام کی جگہ کی طرح تھا اور دوسری طرف تعلیمات کا منبع تھا جس کو وہ اس کی افادیت کو جانتے ہوئے خوشی سے استعمال کرتے تھے۔ کنستن تن لیوین کے لئے گاؤں اس لئے اچھا تھا کہ وہ بلاشبہ منبع محنت کا میدان تھا۔ سرگی ایوانووچ کے لئے گاؤں خاص طور سے اس لئے اچھا تھا کہ وہاں کچھ نہ کرنا ممکن بھی تھا اور ضروری بھی۔ اس کے علاوہ عام لوگوں کے ساتھ سرگی ایوانووچ کا برتاؤ بھی لیوین کو گراں گزرتا تھا۔ سرگی ایوانووچ کہتے تھے کہ وہ عام لوگوں کو جانتے اور ان سے محبت کرتے ہیں اور اکثر وہ کسانوں سے بات چیت کرتے تھے جو وہ بہت اچھی طرح کر سکتے تھے 'کسی طرح کی بناوٹ کے بغیر اور تواضع کے بغیر' اور اس طرح کی عبارت چیت سے وہ ایسی عام معلومات اخذ کر لیتے تھے جو عام لوگوں کے حق میں اور اس بات کا ثبوت ہوتی تھیں کہ وہ ان لوگوں کو جانتے تھے۔ کنستن تن لیوین کو عام لوگوں کی طرف یہ رویہ پسند نہ تھا۔ کنستن تن کے لئے کسان تو مشترکہ محنت کے خاص شریک کار تھے اور کسانوں کے احترام اور ان سے ایک طرح کی خون کی محبت کے باوجود 'جو جیسا کہ وہ خود کہتا تھا' اس کی کسان انا کے دودھ سے اسے ملی تھی' وہ مشترکہ کام میں ان کے شریک کی حیثیت سے 'کبھی کبھی ان لوگوں کی قوت' نرم دلی اور انصاف پسندی پر عش عش کرتے ہوئے بھی' اکثر' جب مشترکہ کام دوسری طرح کا متقاضی ہوتا تو وہ عام لوگوں پر ان کی لاپروائی' گندگی' شراب کی لت اور جھوٹ کی وجہ سے غصہ بھی کرتا۔ کنستن تن لیوین سے اگر پوچھا جاتا کہ وہ عام لوگوں سے محبت کرتا ہے یا نہیں تو وہ ہرگز سمجھ سکتا کہ اس سوال کا کیا جواب دے۔ وہ عام لوگوں سے محبت کرتا بھی تھا اور نہیں بھی کرتا تھا جیسے کہ لوگوں سے بالعموم۔ ظاہر ہے کہ ایک نیک دل انسان ہونے کی حیثیت سے بالعموم لوگوں سے وہ محبت نہ کرنے کی بہ نسبت زیادہ محبت ہی کرتا تھا' چنانچہ ایسے ہی عام لوگوں کے ساتھ بھی تھا۔ لیکن عام لوگوں سے کچھ خاص طور سے محبت کرنا یا نہ کر سکتا تھا اس لئے کہ وہ عام لوگوں ہی کے ساتھ تو زندگی بسر کرتا تھا' اس کی ساری دلچسپیاں عام لوگوں ہی سے

وابستہ تھیں اور وہ خود کو بھی عام لوگوں ہی کا ایک حصہ سمجھتا تھا اور خود میں یا عوام میں کوئی خاص خوبی یا خامی نہ دیکھتا تھا اور خود کو عام لوگوں کے متقابل نہ رکھ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ اگرچہ وہ کسانوں کے ساتھ مالک 'اور میانی کڑی اور سب سے بچ کر مشیر کی طرح (کسانوں کو اس پر بھروسا تھا اور وہ چالیس چالیس درست بل کر اس کے پاس مشورہ کرنے آتے تھے) انتہائی قریبی تعلق کی زندگی بسر کرتا تھا' پھر بھی وہ عام لوگوں کے بارے میں کوئی خاص رائے نہ رکھتا تھا اور اس سوال کا کہ وہ عام لوگوں کو جانتا ہے یا نہیں 'جواب دینا بھی اس کے لئے اتنا ہی مشکل ہوتا جتنا اس کا کہ وہ عام لوگوں سے محبت کرتا ہے یا نہیں۔ یہ کہنا کہ وہ عام لوگوں کو جانتا ہے اس کے لئے ویسا ہی تھا جیسا یہ کہنا کہ وہ لوگوں کو جانتا ہے۔ وہ ہر قسم کے لوگوں کا برابر مشاہدہ کرتا اور ان کے بارے میں معلومات حاصل کرتا تھا اور ان میں کسان لوگ بھی تھے جنہیں وہ دلچسپ اور اچھے لوگ سمجھتا تھا اور برابر ان میں نئی خصوصیات دیکھتا رہتا تھا اور ان کے بارے میں اپنی سابق رائے بدل کر نئی رائے قائم کرتا رہتا تھا۔ سرگی ایوانووچ اس کے برعکس تھے۔ جیسے اس زندگی کی ضد کے طور پر جو انہیں پسند نہ تھی وہ گاؤں کی زندگی کو پسند کرتے تھے بالکل اسی طرح لوگوں کے اس طبقے کی ضد کے طور پر جسے وہ پسند نہ کرتے تھے وہ عام لوگوں کو پسند کرتے تھے اور بالکل اسی طرح وہ بالعموم لوگوں کی ضد کے طور پر عام لوگوں کو جانتے بھی تھے۔ ان کی منطقیانہ عقل میں عام لوگوں کی زندگی کی معین خصلتیں واضح طور پر بن گئی تھیں جو ایک حد تک تو عام لوگوں کی زندگی سے اخذ کی گئی تھیں لیکن زیادہ تر دوسری طرح کی زندگی کی ضد کے طور پر۔ انہوں نے عام لوگوں کے بارے میں اپنی رائے اور ان سے ملنے کے طریقے کبھی کوئی تبدیلی نہیں کی۔

بھائیوں کے درمیان عام لوگوں کے بارے میں بحث کے دوران میں جب اختلاف رائے ہوتا تو اس میں سرگی ایوانووچ ہمیشہ اسی لئے جیت جاتے کہ وہ عام لوگوں کے 'ان کے کردار' ان کی خوبیوں 'ان کے ذوق کے بارے میں ایک قطعی اور معین علم رکھتے تھے۔ کنستن تن لیوین کوئی معین اور ناقابل تغیر علم نہ رکھتا تھا چنانچہ ان بحثوں میں ہمیشہ وہ اپنی بات کے خلاف بات کہتے پکڑا جاتا تھا۔

سرگی ایوانووچ کا خیال یہ تھا کہ ان کا چھوٹا بھائی بہت ہی عمدہ شخص ہے اور اس کا دل اپنی جگہ پر بڑی اچھی طرح رکھا ہوا ہے (جیسے کہ وہ فرانسیسی میں کہتے تھے) لیکن اس کا ذہن حالانکہ کافی تیز تھا پھر بھی دقیق تاثرات کا تابع تھا اور اسی لئے خطرناکیوں سے بھرا ہوا تھا۔ وہ کبھی کبھی بڑے بھائی والی سرپرستانہ شفقت کے ساتھ اسے چیزوں کے سمجھانے کی کوشش کرتے تھے لیکن انہیں اس سے بحث کرنے کی طمانیت نہ حاصل ہوتی تھی اس لئے کہ اس کے پرخچے اڑانا بہت آسان تھا۔

کنستن تن لیوین اپنے بھائی کو سچی ذہین اور تعلیم و تہذیب کے مالک شخص کی طرح دیکھتا تھا جو لفظ کے انتہائی بلند معنوں میں شریف الطبع تھا اور جس میں عام بہبود کے لئے کام کرنے کی فطری صلاحیت تھی۔ لیکن اپنے دل کی گہرائی میں 'جیسے جیسے وہ عمر میں زیادہ ہوتا جاتا تھا اور اپنے بھائی سے قریب تر آتا جاتا تھا ویسے ویسے اکثر و بیشتر اسے یہ خیال آتا تھا کہ عام بہبود کے لئے کام کرنے کی یہ صلاحیت 'جس سے وہ خود کو بالکل ہی محروم سمجھتا تھا' شاید خوبی ہے ہی نہیں بلکہ برعکس اس کے کسی طرح کی کمی ہے — ایک دیانتدارانہ اور شریفانہ آرزوؤں اور ذوق کی کمی نہیں بلکہ قوت زندگی کی کمی 'اس چیز کی کمی جسے دل کہا جاتا ہے' اس شدید کاوش کی کمی جو انسان کو زندگی کے بے شمار راستوں میں سے صرف ایک کا انتخاب کرنے پر اور صرف اسی ایک کی آرزو کرنے پر اکساتی ہے۔ بھائی کو وہ جتنا زیادہ جانتا گیا اتنا ہی زیادہ اس نے یہ دیکھا کہ سرگی ایوانووچ بھی اور عام

بہبود کے لئے کام کرنے والے بہت سے دوسرے لوگ بھی عام بہبود سے اس محبت تک اپنے دل کے خانے نہیں پہنچے تھے بلکہ انہوں نے اپنی عقل سے بحث کر کے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا کہ اس میں مصروف ہونا اچھا ہے اور بس اسی لئے اس کام میں مصروف تھے۔ لیوین کا یہ مشغولہ دیکھ کر اور بھی قوی ہو گیا کہ عام بہبود کے سوالات یا روح کے لاقانی ہونے کے مسائل اس کے بھائی کے دل کو اس سے زیادہ متاثر نہ کرتے تھے جتنا شطرنج کی بازی یا کسی نئی مشین کی اختراع ساشت کرتی تھی۔

اس کے علاوہ کنسٹن تن لیوین گاؤں میں بھائی کے ساتھ اس لئے بھی اُنس بڑا محسوس کرتا تھا کہ گاؤں میں، خاص طور سے گرمیوں میں لیوین کھیتی باڑی کے کاموں میں برابر مصروف رہتا تھا اور گرمیوں کا طویل دن بھی اس کے لئے کافی نہ ہوتا تھا کہ وہ سارے کام کر لے جو ضروری ہوتے تھے۔ لیکن سرگئی ایوانووچ آرام کرتے تھے۔ اور اگرچہ وہ اس وقت آرام کرتے ہوتے تھے یعنی اپنے مضامین اور تحریروں پر کام نہ کرتے ہوتے تھے، پھر بھی وہ دیہی سرگرمی کے اس قدر عادی ہو چکے تھے کہ ان کے ذہن میں جو خیالات آتے تھے ان کا اظہار خوبصورت سجے سجائے انداز میں ضرور کرتے تھے اور یہ چاہتے تھے کہ کوئی ہو جو ان کی باتیں سنے۔ سب سے قدرتی اور حسب معمول سامع ان کا بھائی ہی تھا۔ چنانچہ ان کے تعلقات کی دوستانہ سادگی کے باوجود کنسٹن تن انہیں اکیلے چھوڑتے ہوئے اٹ پٹا محسوس کرتا تھا۔ سرگئی ایوانووچ کو دھوپ میں گھاس پر لیٹ جانا، دھوپ سینکنا اور کاہلی کے ساتھ باتیں کرنا بہت پسند تھا۔

وہ بھائی سے کہتے "تم یقین نہیں کر سکتے کہ یہ عیاشی کاہلی میرے لئے کتنی بڑی مسرت ہے۔ ذہن میں ایک بھی خیال نہیں، بالکل خالی۔"

لیکن کنسٹن تن لیوین کو ان کے پاس بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے سے اکتاہٹ ہونے لگتی خاص طور سے اس لئے کہ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ نہ دیکھے گا تو لوگ ساری کھاد ان کھیت میں لے جائیں گے اور اسے خدا ہی جانے کس طرح اجیر کر دیں گے اور ہل میں بھالی کے پیچ ٹھیک سے نہیں کسیں گے اور نکل جانے دیں گے اور بعد کو کہیں گے کہ نئے ہلوں کا زمانہ ہی ٹھیک نہیں ہے اور پرانے لکڑی کے ہلوں کی بات ہی اور تھی وغیرہ وغیرہ۔

"اچھا تو اب گرمی اور دھوپ میں کافی مارے مارے پھر چکے کہ نہیں؟" سرگئی ایوانووچ اس سے کہتے۔

"نہیں، مجھے دو ڈگر بس ایک منٹ کے لئے دفتر میں جانا ہے" لیوین جواب دیتا اور دو ڈگر کھیتوں میں پہنچ جاتا۔

۷

شروع جون میں یہ ہوا کہ اس کی آباد اور گرہستی کی نگراں انگیا نکولیونا کھیوں کے نوچنے کا ایک مرتبہ لے کر، جسے انہوں نے ابھی ابھی نمک لگایا تھا، مدخانے میں جاتے ہوئے پھسل کر گر پڑیں اور ان کی کلائی ٹوٹ گئی۔ انہیں دیکھنے کے لئے رستووہ کا نوجوان ڈاکٹر آیا جس نے ابھی ابھی کورس پورا کیا تھا اور بڑا باتونی تھا۔ اس نے ہاتھ کو دیکھا اور کہا کہ وہ اکھڑا نہیں ہے۔ اس نے اس پر کمپریس لگایا اور کھانے کے لئے ٹھہر گیا۔ یہ بظاہر اسے مشہور و معروف سرگئی ایوانووچ کو زیشیت کے ساتھ باتیں کرنے میں بڑا مزہ آ رہا تھا۔ اس نے چیزوں کے بارے میں اپنے روشن خیال زاویہ نظر کا اظہار کرنے کے لئے پورے مقاطعے کے شرمناک قصے سنائے اور رستووہ کی خراب حالت کا رونا رویا۔ سرگئی ایوانووچ نے بڑی توجہ سے سنا اور بار بار سوالات کئے اور ایک نئے سامع کے مل جانے سے جوش میں آ کر خوب لمبی لمبی باتیں کیں، چند تیکھے اور دلچسپ خیالات پیش کئے، جن کو نوجوان ڈاکٹر نے احترام کے ساتھ اہم قرار دیا، اور وہ اپنی بھائی کی اچھی طرح جانی پہچانی ہوئی اس حیال دل حالت میں پہنچ گئے جس میں وہ تابندہ اور جاندار بات چیت کے بعد عام طور سے پہنچ جاتے تھے۔ ڈاکٹر کے جانے کے بعد سرگئی ایوانووچ جسی نے کرسٹی پر جانا چاہتے تھے۔ انہیں جسی سے پھیلی کا شکار کرنا بہت پسند تھا اور کچھ اس بات پر فخر سا تھا کہ وہ ایسے اتفاقیہ شغل کو بھی بند کر سکتے ہیں۔

کنسٹن تن لیوین کے لئے جتائی کے کھیتوں میں اور چراگاہ میں جانا ضروری تھا۔ اس نے بھائی کو بھی اپنے ساتھ گاڑی میں لیتے چلنے کی پیش کش کی۔

یہ گرمیوں کا وہ زمانہ تھا جب سبزہ سال کی فصل پکنی ہو چکی تھی اور اگلے سال کے لئے بوائی کی فکریں شروع ہو جاتی ہیں، جب گھاس کاٹنے کا وقت آ جاتا ہے، جب کالے گیہوں میں بالیاں آ چکتی ہیں لیکن وہ ابھی پوری طرح بھری نہیں ہوتیں اور سرمئی سبز ہلکی بالیاں ہوا میں جھومتی ہوتی ہیں، جب ہری جئی جس کے بیچ میں زرد گھاس کے جھنڈ کھلے ہوتے ہیں، غیر ہموار طریقے سے دبی میں بونے جانے والے کھیتوں پر جھولتی ہوتی ہے، جب جلدی تیار ہونے والا جئی گیہوں پھیل کر زمین کو اعانب لیتا ہے، جب پرتی زمین، جو سوئیشوں کے کھروں سے پٹ کر پتھر کی طرح سخت ہو جاتی ہے، پگڈنڈیوں کو چھوڑ کر جن پر مال چلتا ہی نہیں، آدھی جوتی جا چکتی ہے، جب کھیتوں میں لائی ہوئی کھاد کے سوکھے اجیر بیج کو شہد جیسی گھاس کے ساتھ مل کر سکتے ہیں اور نشیب میں گھاس کے کٹنے کے انتظار میں چراگاہیں سمندر کی طرح چوکی کمری ہوتی ہیں اور ان کے بیچ میں لائی کے ہوئے سوریل کے ڈھیلوں کے سیاہ ہوتے ہوئے ڈھیر پڑے ہوتے ہیں۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کھیتی کے کاموں میں فصل کی کٹائی سے پہلے، جس میں ہر سال ایک ہی طرح کا کام کرنا پڑتا ہے اور جو لوگوں کی ساری قوت کا متقاضی ہوتا ہے، دم لینے کا مختصر سا وقفہ پڑتا ہے۔ فصل بہت اچھی تھی اور گرمیوں کے صاف اور روشن دن تھے۔ جن کی راتیں اوس بھری اور چھوٹی تھیں۔

بھائیوں کو چراگاہ تک پہنچنے کے لئے جنگل میں سے ہو کر جانا تھا۔ سرگئی ایوانووچ سارے وقت گھنیری پتیوں والے جنگل کی طرح سوچتی کی داد دیتے رہے اور بھائی کو کبھی لائم کا بڑا پیڑ دکھاتے جو سائے والے پہلو میں تاریک سا تھا اور زرد گوشوں سے ڈھکا ہوا تھا اور کھل پڑنے کو تیار تھا اور کبھی اس سال کے پیڑوں کی چمکتی ہوئی ذمہ دیں نوعمر کونپلوں کو دکھاتے۔ کنسٹن تن لیوین کو قدرت کی خوبصورتی کے بارے میں باتیں کرنا اور سننا بالکل پسند نہیں تھا۔ جو چیز وہ دیکھتا تھا اس کو الفاظ اس کے خیال میں خوبصورتی سے عاری کر دیتے تھے۔ وہ بھائی کی باتوں پر حامی بھرتا رہا لیکن غیر ارادی طور پر کچھ اور ہی سوچنے لگا تھا۔ جب وہ جنگل سے ہو کر نکل آئے تو اس کی ساری توجہ ایک ٹیلے کی ڈھلان پر واقع پرتی زمین پر مرکوز ہو گئی جس میں کہیں تو زرد ہوتی ہوئی گھاس تھی، کہیں وہ روندی ہوئی تھی اور کہیں اس پر دیکھ بھال کے نشان تھے، کہیں کھاد اجیری ہوئی تھی اور کہیں کہیں جتی ہوئی بھی تھی۔ کھیت پر گاڑیوں کی ایک قطار چلی جا رہی تھی۔ لیوین نے گاڑیوں کو گنا اور اس بات سے خوش ہو گیا کہ جتنی ضرورت تھی اتنی سب لائی جا رہی تھی اور چراگاہ کو دیکھ کر اس کا خیال گھاس کی کٹائی کی طرف چلا گیا۔ گھاس کی کٹائی کے دنوں میں وہ کچھ خاص طور سے جیالا اور زندہ دل محسوس ہونے لگتا تھا۔ چراگاہ کے پاس پہنچ کر لیوین نے گھوڑے کو روک دیا۔

صبح کی اوس گھنی گھاس کے نیچے نیچے اب تک باقی تھی اور سرگئی ایوانووچ نے پاؤں کو بھیگنے سے بچانے

کے لئے کہا کہ انھیں گاڑی میں بید مجنوں کی ان جھاڑیوں تک پہنچایا جائے جہاں سوری مچھلیاں تھی ہیں۔ لیو کو اپنی گھاس کے روندنے کا بہت افسوس تھا پھر بھی وہ چراگاہ پر سے گاڑی کو لے گیا۔ پہیوں اور گھوڑے کی ٹانگوں کے پاس اونچی گھاس سڑی سے مڑ جاتی اور اس کے بیچ گاڑی کے پہیے کے بھیگے ہوئے بیچ کے حصوں اور تیلیوں پر لگے رہ جاتے۔

اس کے بھائی ایک جھاڑی کے نیچے بیٹھ گئے اور جسی کو ٹھیک خاک کرنے لگے اور لیوین گھوڑے کو واپس لے جا کر اسے باندھ کے گھاس کے سبز سمندر میں داخل ہو گیا جو ہوا نہ ہونے کی وجہ سے بالکل ساکت تھا۔ پکے ہوئے بیجوں والی گھاس اس جگہ پر کمر کمر تک تھی جہاں بہار میں باڑھ کا پانی آ جاتا تھا۔

چراگاہ کو آڑا کاٹ کر وہ سڑک پر آ گیا اور اس کی ملاقات ایک بوڑھے سے ہو گئی جس کی آنکھ سوجی ہوئی تھی اور وہ شہد کی مکھیوں کا ایک مصنوعی چھتا لئے جا رہا تھا۔

لیوین نے پوچھا "کیوں، لگ گیا ہاتھ فوج؟"

"کیسا ہاتھ لگنا، کمبخت تین دسیتر بچے اپنے ہی کی گھرانی ہو جائے تو بہت ہے۔ دوسری مرتبہ ساری مکھیاں اڑ گئیں۔ شکر ہے کہ لوگوں نے پکڑ لیا۔ آپ کے ہاں بنائی کر رہے ہیں۔ ایک گھوڑا کھول کر ان لوگوں نے دیا۔" کیا۔"

"اور کیا کہتے ہو فوج گھاس کاٹ لی جائے یا انتظار کیا جائے؟"

"ارے اب کیا کہوں، ہمارے حساب سے تو جنت پیر کے دن (۱) تک انتظار کرنا چاہئے لیکن آپ یہ جلدی کاٹ لیتے ہیں۔ تو خدا مدد کرے کاٹ لیجئے گھاس تو اچھی ہے۔ مویشیوں کے لئے کھلی چگہ ہو جائے گی۔"

"اور موسم کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟"

"یہ تو خدا کا کام ہے۔ ہو سکتا ہے موسم اچھا رہے۔"

لیوین اپنے بھائی کے پاس چلا گیا۔ مچھلی تو کوئی لگی نہیں تھی لیکن سرگی ایوانووچ کو اکتاہٹ نہیں ہوئی اور وہ بہت خوش مزاجی کی حالت میں تھے۔ لیوین نے دیکھا کہ ڈاکٹر کے ساتھ بات چیت سے ہوش میں آ کر وہ باتیں کرنا چاہتے تھے۔ اس کے برعکس لیوین جلدی گھر جانا چاہتا تھا تاکہ وہ گھاس کاٹنے والوں کو کل بلوانے کا بندوبست کرے اور گھاس کی کٹائی کے سلسلے میں اسے جو کچھ شبہات تھے ان کا فیصلہ کرے جس کی وجہ سے وہ گہری فکر میں ڈوبا ہوا تھا۔

"تو پھر چلیں اب" اس نے کہا۔

"جلدی کہاں جانے کی ہے؟ چلتے ہیں یار۔ مگر تم تو کس قدر رنجیدہ لگتے ہو! مچھلی تو نہیں لگی مگر اچھا رہا۔ ہر شکار میں یہ اچھی بات ہوتی ہے کہ فطرت سے سابقہ پڑتا ہے۔ یہ فولادی رنگ کا پانی کتنا خوش ہے!" انہوں نے کہا۔ "یہ اگاڑ والے پیڑ کنارے دیکھ کر مجھے ہمیشہ وہ پہیلی یاد آ جاتی ہے۔ جانتے ہو تم؟ گھاس کہتی ہے پانی سے' ہم جھومتے ہیں ہم جھومتے ہیں۔"

"میں یہ پہیلی نہیں جانتا" لیوین نے اداس انداز میں جواب دیا۔

3

"اور یہ ہے تمہیں، میں تمہارے بارے میں سوچ رہا تھا" سرگی ایوانووچ نے کہا "جو کچھ مجھے اس ڈاکٹر نے بتایا اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ تمہاری فصیل میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ کچھ نرالی ہی چیز ہے۔ وہ بالکل ہی بیوقوف نوجوان نہیں ہے۔ اور میں نے تم سے کہا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ یہ اچھا نہیں ہے کہ تم اجلاس میں نہیں جاتے اور بالعموم زمینداری کے کام سے الگ ہو گئے۔ اگر شائستہ لوگ الگ ہو جائیں گے تو ظاہر ہے کہ ہوا ہی جائے سب کچھ کیسے ہو گا۔ رقم ہم ادا کرتے ہیں لیکن وہ صرف تنخواہوں میں چلی جاتی ہے۔ اسکول ہیں نہ ہائیجینک ڈائیاں ہیں، وہ واقعی۔ کچھ بھی تو نہیں ہے۔"

"آخر میں نے کوشش تو کی تھی" لیوین نے آہستہ سے اور بادل ناخواستہ جواب دیا "نہیں کر سکتا، تو اب کیا کیا جائے؟"

"کیا نہیں کر سکتے تم؟ میں صاف کہتا ہوں کہ بالکل نہیں سمجھتا۔ یہ تو میں مانتا نہیں کہ بے ایمانی یا بے سمجھی ہے۔ یہ محض کاہلی تو نہیں ہے۔"

"نہ پہلی ہے نہ دوسری اور نہ تیسری۔ میں نے آزمایا اور میں دیکھتا ہوں کہ میں کچھ نہیں کر سکتا" لیوین نے کہا۔

جو کچھ بھائی کہہ رہے تھے اس کی طرف وہ کم ہی توجہ کر رہا تھا۔ وہ کبھی دوسری طرف جتی ہوئی زمین پر نظر دوڑاتے ہوئے اس نے کچھ سیاہ سی چیز دیکھی لیکن وہ صاف دیکھ کر یہ نہ طے کر پایا کہ یہ گھوڑا ہے یا گھوڑے پر سوار انتظار ہے۔

"کس وجہ سے تم کچھ نہیں کر سکتے؟ تم نے کوشش کی اور تمہارے خیال میں کامیابی نہیں ہوئی چنانچہ اب تم نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ تم میں خودداری کیوں نہیں ہے؟"

"خودداری" لیوین نے اپنے بھائی کے پرہوش لفظوں سے چڑ کر کہا "میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ اگر یونیورسٹی میں مجھ سے کہا جاتا کہ دوسرے لوگ دنکسلی اعصا سمجھ لیتے ہیں اور میں نہیں سمجھ پاتا۔۔۔ تو یہ خودداری کا معاملہ ہوتا۔ لیکن یہاں پہلے تو اس بات کا یقین ہونا چاہئے کہ ان کاموں کے لئے مخصوص صلاحیت کا مالک ہونا ضروری ہے اور سب سے بڑھ کر اس بات کا کہ یہ سارے کام بہت اہم ہیں۔"

"تو پھر کیا یہ اہم نہیں ہے؟" سرگی ایوانووچ نے کہا اس بات پر بہت زیادہ چڑ کر کہ وہ جس چیز کے بارے میں سوچ رہے تھے وہ ان کے بھائی کو غیر اہم لگتی ہے اور خاص طور سے اس بات پر کہ صاف ظاہر تھا کہ وہ ان کی بات تک سن ہی نہیں رہا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا اہم، مجھے اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ آخر آپ کیا چاہتے ہیں؟" لیوین نے جواب دیا۔ اب اسے صاف دکھائی دے گیا تھا کہ پہلے اسے جو نظر آ رہا تھا وہ غلط تھا۔ اسے لگا کہ غلط نے غالباً کسانوں کو بنائی سے جھٹی دے دی ہے۔ وہ ہلوں کو کھول رہے تھے۔ اس نے سوچا "کیا واقعی بنائی ختم ہو گئی؟"

"مگر تم میری بات سنو" بھائی نے اپنے خوبصورت ذہین چہرے پر تیوریاں چڑھاتے ہوئے کہا "ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔ سادہ لوح اور صاف گو آدمی ہونا اور جھوٹ کو پسند نہ کرنا بڑی اچھی بات ہے۔۔۔ یہ سب میں جانتا ہوں۔ لیکن تم جو کچھ کہہ رہے ہو اس کا تو کوئی مطلوم نہیں ہے یا پھر بہت ہی برا مطلوم ہے۔ تم اس بات کو کیسے غیر اہم سمجھتے ہو کہ وہ عام لوگ جن سے تم محبت کرتے ہو، جیسا کہ تم یقین دلاتے ہو۔۔۔"

"میں نے کبھی یقین نہیں دلایا" کنسٹن تن لیوین نے سوچا۔

"۔۔۔ کسی مدد کے نہ ہونے کی وجہ سے مر جاتے ہیں، جاہل کسان عورتیں بچوں کو ہلاک کرتی ہیں اور عام

لوگ جہالت میں ڈوبے ہوئے ہیں اور ان کے اوپر ہر طرف کا اختیار برقرار ہے بلکہ ان کی مدد کرنے کا وعدہ تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ لیکن تم مدد نہیں کرتے اس لئے کہ یہ اہم نہیں ہے۔"

اور سرگی ایوانووچ نے اسے ایک کونے میں بٹھا کر دیا تاکہ تم اتنے غیر متوقع یا فتہ رہ گئے ہو کہ اس سب کو دیکھ ہی نہیں سکتے جو تم کر سکتے ہو یا پھر تم اسے کرنے کے لئے اپنے اطمینان "اپنے غرور اور مجھے یہ نہیں کس چیز کو ترک نہیں کر سکتے۔

کونستن تن لیوین یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کے لئے اب صرف یہ رہ گیا ہے کہ باران نے یا اعتراف کر لے کہ اسے امور عامہ سے کوئی محبت نہیں ہے۔ اور اس کو یہ بات بری لگی اور بہت کھلی۔

"یہ بھی ہے اور وہ بھی" اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "میں نہیں دیکھتا کہ یہ ممکن ہو تا کہ..."

"کیا؟ کسی طرح رقم صرف کر کے ڈاکٹری مدد پہنچانا ناممکن ہے؟"

"ناممکن ہے' جیسا کہ مجھے لگتا ہے۔ ہماری تحصیل کے چار ہزار مرد و زن کسان کے رقبے اور ہمارے ہاں کی جیسی کیچڑ' طوفانی جھکڑ اور کام کے زمانوں کو دیکھتے ہوئے مجھے تو نہیں لگتا کہ ہر جگہ ڈاکٹری مدد دینا ممکن ہے۔ اور دواؤں پر تو میں دیسے بھی یقین نہیں کرتا۔"

"لیکن معاف کرنا' یہ ناانصافی ہے... میں تمہیں ہزاروں مثالیں دے سکتا ہوں... اچھا اور اسکول؟"

"اسکول کس لئے؟"

"تم کہہ کیا رہے ہو؟ کیا تعلیم کے فائدے کے بارے میں بھی کوئی شک ہو سکتا ہے؟ اگر وہ تمہارے لئے اچھی ہے تو سب کے لئے اچھی ہے۔"

کونستن تن لیوین یہ محسوس کر رہا تھا کہ اخلاقی اعتبار سے اس کے لئے کوئی راہ فرار نہیں رہ گئی اور اسی وجہ سے اسے غصہ آگیا اور غیر ارادی طور پر وہ امور عامہ کی طرف سے اپنی بے نیازی کا خاص سبب بیان کر گیا۔

"ہو سکتا ہے یہ سب اچھا ہو لیکن مجھے کیا پڑی ہے کہ میں ان میڈیکل مرکزوں کی فکر کروں جنہیں میں کبھی استعمال نہیں کروں گا اور ان اسکولوں کی جن میں اپنے بچوں کو کبھی نہ بھیجوں گا' جہاں کسان بھی اپنے بچوں کو نہیں بھیجنا چاہتے اور مجھے ابھی تک پکا یقین نہیں ہے کہ انہیں بھیجنا ضروری ہے؟" اس نے کہا۔

سرگی ایوانووچ زرا دیر کے لئے اس غیر متوقع زاویہ نظر پر حیران رہ گئے لیکن پھر فوراً ہی انہوں نے حملے کا نیا منصوبہ تیار کر لیا۔

وہ چپ ہو گئے اور انہوں نے ایک بڑی ڈلی' اسے پھر سے پانی میں ڈالا اور مسکراتے ہوئے بھائی سے مخاطب ہوئے۔

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں... اول یہ کہ میڈیکل مرکزوں کی ضرورت تو ہے۔ اب آج ہی اگافیا مٹا کیلووا کے لئے ہم نے ضلع کے ڈاکٹر کو بلا بھیجا۔"

"لیکن میرا خیال ہے کہ ان کا ہاتھ ٹیڑھا ہی رہ جائے گا۔"

"یہ ابھی طے نہیں ہے... پھر یہ کہ پڑھا لکھا کسان تمہارے لئے زیادہ کار آمد اور زیادہ وقیع مزدور ہو گا۔"

"نہیں' یہ تو آپ جس سے چاہے پوچھ لیجئے" کونستن تن یوین نے قطعی انداز میں کہا "پڑھا لکھا قوی مزدور کی حیثیت سے بدتر ہوتا ہے۔ اور سڑکوں کی مرمت کرنا ناممکن ہے اور پل جیسے ہی بنائے جاتے ہیں ویسے ہی چوری کر لئے جاتے ہیں۔"

"بہرحال" سرگی ایوانووچ نے بھویں سکیڑ کر کہا۔ انہیں اپنی بات کاٹ دیا جانا اور خاص طور سے اس طرح بالکل پسند نہ تھا جب لوگ برابر ایک بات سے اچھل کر دوسری پر پہنچ جاتے ہیں اور بغیر کسی تعلق کے نئی بحث پیش کرتے جاتے ہیں جس کی وجہ سے یہ جاننا ممکن ہی نہیں ہوتا کہ کس کا جواب دیا جائے۔ "بہرحال' اصل بات یہ نہیں ہے۔ یہ بتاؤ کہ تم اس بات کا اعتراف کرتے ہو یا نہیں کہ عام لوگوں کے لئے تعلیم اچھی چیز ہے؟"

"اعتراف کرتا ہوں" کونستن تن لیوین نے غیر ارادی طور پر کہا اور فوراً ہی سوچا کہ اس نے وہ نہیں کہا جو وہ سوچتا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ اگر وہ اس بات کا اعتراف کر لیتا ہے تو اس پر یہ ثابت کر دیا جائے گا کہ وہ بیکار کی بحث کرتا ہے جن کا کوئی مطلب ہی نہیں ہوتا۔ یہ تو وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر یہ کیسے ثابت کیا جائے گا لیکن یہ ضرور جانتا تھا کہ یہ بلاشبہ منطقی طور سے اس پر ثابت کر دیا جائے گا اور وہ اس فجوت کا انتظار کر رہا تھا۔

وکیل کونستن تن لیوین توقع کر رہا تھا اس سے کہیں زیادہ سیدھی سادی تھی۔

"اگر تم اعتراف کرتے ہو کہ یہ اچھی چیز ہے" سرگی ایوانووچ نے کہا "تو ایک دیانت دار انسان کی حیثیت سے تم یہ کر ہی نہیں سکتے کہ ایسے کام سے جس سے محبت اور ہمدردی نہ ہو اور اسی لئے تم اس کے لئے کام کرنے کی خواہش نہ کرو۔"

"لیکن میں اب بھی یہ اعتراف نہیں کرتا کہ اچھا کام ہے" کونستن تن لیوین نے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیسے؟ ابھی تم نے ابھی ابھی تو کہا..."

"یعنی یہ کہ میں اس کو اچھا بھی نہیں سمجھتا اور ممکن بھی۔"

"یہ تم کو مشکل کے بغیر بیان ہی نہیں کر سکتے۔"

"اچھا' فرض کر لیتے ہیں" لیوین نے کہا حالانکہ وہ بالکل ایسا کچھ نہیں فرض کر رہا تھا "فرض کر لیتے ہیں کہ ایسا ہی ہے لیکن میں پھر بھی نہیں دیکھتا کہ کس لئے میں اس کی فکر کروں؟"

"یعنی کیا مطلب؟"

"نہیں' لیکن جب ہم نے یہ بات چھیڑ ہی دی ہے تو مجھے فلسفیانہ نقطہ نظر سے سمجھایئے" لیوین نے کہا۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں فلسفہ کس لئے" سرگی ایوانووچ نے کہا۔ لیوین کو یہ لگا کہ اس کا بھائی ایسا تھا جیسے وہ اپنے بھائی کے اس حق کو تسلیم ہی نہ کرتے ہوں کہ وہ فلسفے کے بارے میں بحث کر سکتا ہے۔ اور اس سے لیوین جھنجلا گیا۔

"میں بتاتا ہوں کس لئے!" وہ گرم ہو کر بولا۔ "میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ساری سرگرمیوں کی محرک ہماری ذاتی خوشی ہوتی ہے۔ اب میں زمستوو کے اداروں میں' ایک جاگیردار کی حیثیت سے کوئی ایسی چیز نہیں دیکھتا جو میری خوشحالی کا باعث بن سکے۔ سڑکیں بہتر نہیں ہوتی ہیں اور بہتر ہو ہی نہیں سکتیں' میرے گھوڑے مجھے خراب سڑکوں پر بھی لے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر اور میڈیکل مرکز کی مجھے ضرورت نہیں۔ جسٹس آف پیس کی مجھے ضرورت نہیں — میں نے کبھی اس سے نہیں رجوع کیا اور نہ رجوع کروں گا۔ اسکولوں کی مجھے صرف یہ کہ کوئی ضرورت نہیں بلکہ وہ نقصان دہ بھی ہیں جیسا کہ میں آپ سے کہہ چکا ہوں۔ زمستوو کے اداروں کا مطلب میرے لئے صرف یہ ہے کہ وہ سیاسی پیچھے اٹھارہ کوپیک کا ٹیکس ادا کروں' شہر جاؤں' بحثوں کے ساتھ رات بسر کروں اور ہر طرح کی بیکار اور شرمناک باتیں سنوں جبکہ میرے ذاتی مصالحت مجھے اس کے لئے نہیں

لئے اپنے طریقے کا استعمال کیا۔ ایک کسان سے دراتی لے کر اس نے گھاس کاٹنی شروع کر دی۔

یہ کام اسے اتنا پسند آیا کہ اس نے کئی مرتبہ گھاس کاٹی۔ اس نے گھر کے سامنے والی چراگاہ کی ساری گھاس کاٹ ڈالی تھی اور اس سال اس نے بہاری میں اپنے لئے منصوبہ بنا لیا تھا کہ کسانوں کے ساتھ دن بھر گھاس کاٹے گا۔ بھائی کے آنے کے بعد سے اس نے دوبارہ سوچنا شروع کر دیا تھا کہ گھاس کاٹنے یاد کاٹنے؟ ایک تو اسے یہ اچھا نہیں لگتا تھا کہ بھائی کو دن بھر کے لئے اکیلا چھوڑ دے اور پھر اسے یہ بھی یاد تھا کہ کیس بھائی اس بات کے سلسلے میں اس پر ہنسیں بھی۔ لیکن چراگاہ میں سے گزرتے ہوئے اسے گھاس کاٹنے کا ناٹر یاد آگیا اور اس نے تقریباً فیصلہ کر لیا کہ وہ گھاس کاٹے گا۔ بھائی کے ساتھ جھنجھلا دینے والی بات چیت کے دوران میں اسے بھرا پنا یہ ارادہ یاد آگیا تھا۔

"جسمانی محنل و حرکت کی ضرورت ہے نہیں تو میرا کمر بالکل ہی چوپٹ ہو جائے گا۔" اس نے سوچا اور طے کر لیا کہ وہ گھاس کاٹے گا چاہے وہ بھائی کے اور عام لوگوں کے سامنے کتنا ہی ات پتا کیوں نہ ہو۔

شام کے قریب وہ دفتر میں گیا اس نے کام کے بارے میں بندوبست کیا اور گاؤں میں آدمی بھیجا کہ کل کے لئے گھاس کاٹنے والوں کو بلا آئے تاکہ کاٹو نف والی چراگاہ میں کٹائی ہو جو سب سے بڑی اور سب سے اچھی چراگاہ ہے۔

"اور ہاں مہربانی کر کے میری دراتی بھی تیت کے پاس بھیج دیجئے گا تاکہ وہ اسے تیز کر لے اور کل لے آئے۔ ہو سکتا ہے میں خود بھی کٹائی کروں۔" اس نے جملہ پورا کئے بغیر کہنے کی کوشش کی۔

خادم مسکرایا اور بولا "جی حضور۔"

شام کو چائے کے وقت اس نے بھائی کو بھی بتایا۔

"لگتا ہے موسم اچھا ہی رہے گا۔" اس نے کہا۔ "کل میں گھاس کاٹنا شروع کروں گا۔"

"مجھے یہ کام بہت پسند ہے۔" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔

"مجھے بھی بے حد پسند ہے۔ کبھی کبھی کسانوں کے ساتھ میں نے بھی گھاس کاٹی ہے اور کل سارے دن کاٹنا چاہتا ہوں۔"

سرگئی ایوانووچ نے سر اٹھایا اور بھائی کو تجسس کے ساتھ دیکھا۔

"یعنی کیسے؟ کسانوں کے برابر برابر سارے دن؟"

"ہاں، بڑا اچھا لگتا ہے۔" لیوین نے کہا۔

"جسمانی ورزش کی حیثیت سے تو بہت ہی اچھا ہے لیکن تم مشکل ہی سے نبھ سکو گے۔" کسی طرح سے بھی مذاق اڑانے کے انداز کے بغیر سرگئی ایوانووچ نے کہا۔

"میں آزما چکا ہوں۔ شروع میں بڑی مشکل ہوتی ہے پھر عادی چل پڑتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ میں پچھڑوں گا نہیں۔"

"بہت خوب، اور یہ تاؤ کہ کسان اسے کس طرح دیکھتے ہیں؟ ضرور ہنستے ہوں گے کہ جاگیردار صاحب کیسی عجیب حرکت کر رہے ہیں۔"

"نہیں، میرے خیال میں تو نہیں۔ لیکن یہ کام ہی ایسا مشترکہ خوشی کا اور مشکل ہے کہ زیادہ سوچنے سمجھنے کا وقت ہی نہیں ہوتا۔"

"اور تم ان کے ساتھ کھانا کیسے کھاؤ گے؟ وہاں تو تمہارے لئے شراب اور بھنی ہوئی نیل مرغی بھیجنا بھی اٹ پٹا ہی ہو گا۔"

"نہیں بھئی میں ان لوگوں کے دم لینے کے وقفے میں گھر آجاؤں گا۔"

اگلی صبح کو کنستن تن لیوین اپنے معمول سے جلدی اٹھا۔ لیکن کھیتی باڑی کے سلسلے کے انتظامات میں اسے دیر ہو گئی اور جب وہ گھاس کی کٹائی کے قطعے پر پہنچا تو گھاس کاٹنے والے دوسری پتی کی کٹائی کر رہے تھے۔ ٹیلے ہی پر سے اسے لنیب کا وہ حصہ نظر آنے لگا جو سائے میں تھا جہاں سے گھاس کافی جا چکی تھی۔ وہاں سرسبز سرسبز سی پتیاں تھیں اور کٹانوں کے کالے ڈھیر تھے جنہیں گھاس کاٹنے والوں نے اس جگہ اتار کر ڈال رکھا تھا جہاں سے انہوں نے کٹائی شروع کی تھی۔

جیسے جیسے وہ قریب پہنچتا گیا ویسے ویسے اسے ایک کے پیچھے ایک کسان، ایک قطار کی طرح تنے ہوئے اور الگ الگ طرح سے دراتی چلاتے ہوئے نظر آئے جن میں کوئی کفتان پہنے تھا تو کوئی صرف قمیص۔ اس نے گنا تو بارہ نظر آئے۔

وہ چراگاہ کے نچلے غیر ہموار حصے پر دھیرے دھیرے حرکت کر رہے تھے۔ وہاں پرانے تالاب کا بند تھا۔ لیوین نے اپنے کئی لوگوں کو پہچان لیا۔ وہاں بوڑھا میمل تھا جو بڑی لمبی سفید قمیص پہنے تھا اور جھکا ہوا دراتی چلا رہا تھا، لڑکا جو ان بوڑھا تھا جو پہلے لیوین کے ہاں کوچوان رہ چکا تھا اور اس وقت دراتی کی ہر حرکت سے پوری پتی کاٹ لاتا تھا۔ انہیں میں تیت بھی تھا جو گھاس کی کٹائی میں لیوین کا استاد تھا۔ وہ لمبے قد کا دبلا پتلا کسان تھا اور بغیر جھکے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا اور ایسا لگ رہا تھا جیسے دراتی سے کھیلتے ہوئے اپنی چوڑی پتی کی کٹائی کر رہا تھا۔

لیوین گھوڑے پر سے اتر آیا اور اسے سڑک پر باندھ کر تیت کے پاس پہنچا جس نے بھاڑی کے پاس سے دوسری دراتی نکال کر اسے دے دی۔

"تیار ہے سرکار، استرے کی طرح چلتی ہے، اپنے آپ ہی کاٹتی ہے۔" تیت نے مسکرا کر ٹوپی اتارتے ہوئے اور اسے دراتی دیتے ہوئے کہا۔

لیوین نے دراتی لے لی اور اس کو آزمانے لگا۔ پسینے میں تر اور ہنستے بولتے گھاس کاٹنے والے اپنی پتی پوری کر کے ایک کے پیچھے ایک سڑک پر نکل آئے اور سبھوں نے ہنستے ہوئے جاگیردار صاحب کو سلام کیا۔ وہ سب اسے دیکھ رہے تھے لیکن کسی نے اس وقت تک کچھ نہیں کہا جب تک سڑک پر نکل آنے والے لمبے قد کے بے داڑھی اور بھنوؤں بھرے چہرے والے ایک بڈھے نے، جو پوستین کا جیکٹ پہنے تھا، اس سے بات نہیں چھیڑی۔

اس نے کہا "سرکار یہ دھیان رہے کہ ایک بار جت گئے تو پھر پیچھے نہیں رہنا ہے!" اور لیوین نے گھاس کاٹنے والوں میں دبی دبی ہنسی کی آواز سنی۔

"کوشش تو یہی کروں گا کہ پچھڑوں نہیں۔" اس نے تیت کے پیچھے کھڑے ہو کر کہا اور شروع کرنے کے وقت کا انتظار کرنے لگا۔

"دھیان رہے میرو دھے نے پھر سے کہا۔

تیت نے جگہ خالی کر دی اور لیوین کٹائی کرتے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چلا۔ گھاس پتلی، سڑک کے قریب کی تھی اور لیوین نے ایک تو بہت دنوں سے کٹائی نہیں کی تھی اور پھر وہ اپنے اوپر لگی ہوئی سارے لوگوں کی

تھا اور پی بھی لمبی پڑ گئی تھی۔ اس کے بعد کی پٹیاں آسان تھیں پھر بھی لیون کو اپنا پورا زور لگانا پڑتا تھا تاکہ کسانوں سے پیچھے نہ رہ جائے۔

وہ کچھ بھی نہیں سوچ رہا تھا اور کچھ بھی نہ چاہتا تھا سوائے اس کے کہ کسانوں سے پچھڑے نہیں اور جہاں تک ہو سکے بہتر کام کرے۔ وہ بس درانتی کی سرسر سرسر کی آواز سن رہا تھا اور اپنے آگے تیت کے سیدھے ڈیل کو برابر آگے ہی بڑھتا جا رہا تھا' کٹی ہوئی گھاس کے قلم دار نرم رائے کو' اپنی درانتی کے پھل کے پاس دھیرے دھیرے لہروں کی طرح گرتی ہوئی گھاس اور پھولوں والی ٹہنیوں کو اور سامنے اپنی پتی کے خاتمے کو دیکھ رہا تھا جہاں آرام کرنے کی سہولت ملے گی۔

اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا ہے لیکن کچھ کام میں اس کو گرم اور پسینے سے تر کندھوں پر ہلکا سا خوشگوار احساس ہوا۔ جب اس کی درانتی تیز کی جا رہی تھی تو اس نے آسمان پر نظر ڈالی۔ ایک نیلا سیاہ بادل اڑتا ہوا آ گیا تھا اور بڑی بڑی بوندیں پڑنے لگی تھیں۔ کچھ کسان تو اپنے کفتانوں کی طرف دوڑے اور انہیں پہن لیا اور کچھ لیون ہی کی طرح بس خوشی سے اس خوشگوار تازگی میں کندھے اچکا کر رہ گئے۔

ایک کے بعد ایک پٹیاں کٹتی گئیں۔ ان لوگوں نے لمبی اور پھسلی گھاس کی موٹی اور بڑی گھاس کی پٹیوں پر پٹیاں کاٹیں۔ لیون کو وقت کا کوئی احساس ہی نہ رہا اور یہ تو اسے قطعی طور پر یاد ہی نہ تھا کہ دوپہر ہو چکی یا ابھی جلدی ہی ہے۔ اس کے کام میں اب ایک تبدیلی ہو گئی تھی جس سے اس کو بے انتہا طمانیت ہو رہی تھی۔ اس کے کام کے بیچ میں ایسے منٹ آتے جب وہ تقریباً بے خیالی کی حالت میں کام کرتا' وہ کیا کر رہا ہے' تمام اسے آسان لگنے لگتا تھا اور ایسے ہی لمحوں میں اس کی پتی بھی اتنی ہی ہموار اور اچھی کٹتی تھی جتنی تیت کی۔ لیکن جیسے ہی اسے یاد آتا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور بہتر کٹائی کی کوشش کرنے لگتا ویسے ہی اسے محنت کی ساری دشواری اور گرانی محسوس ہونے لگتی اور پتی بری کٹتی۔

ایک اور پتی پوری کرنے کے بعد وہ پھر نئی پتی شروع کرنا چاہتا تھا لیکن تیت ٹھہر گیا اور اس نے بوڑھے کے پاس جا کر اس سے کچھ کہا۔ دونوں نے سورج کی طرف نظر کی۔ "کیا باتیں کر رہے ہیں وہ لوگ اور یہ تیت نئی پتی کیوں نہیں شروع کرتا؟" لیون نے سوچا۔ وہ یہ اندازہ نہیں لگا سکا کہ کسانوں نے کم سے کم چار گھنٹے مسلسل گھاس کاٹی ہے اور اب ان کے ناشتہ کرنے کا وقت ہو گیا ہے۔

بوڑھے نے کہا "سرکار ناشتے کا وقت ہو گیا۔"

"کیا سچ مچ وقت ہو گیا؟ تو پھر ناشتہ ہونا چاہئے۔"

لیون نے اپنی درانتی تیت کو دے دی اور کسانوں کے ساتھ 'جو روٹی کھانے کے لئے کفتانوں کے ڈھیر کے پاس جا رہے تھے' کٹی گھاس کے لیے قطعے میں سے ہو کر' جس پر بارش کا ہلکا سا چھڑکاؤ ہو گیا تھا' اپنے گھوڑے کی طرف چلا۔ اب جا کر اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ اس نے موسم کے بارے میں صحیح اندازہ نہیں لگایا تھا اور بارش اس کی گھاس کو نم کئے دے رہی تھی۔

"گھاس خراب ہو جائے گی" اس نے کہا۔

"کچھ نہیں سرکار' بارش میں کاٹو اور دھوپ میں اٹھاؤ" بوڑھے نے کہا۔

لیون نے گھوڑے کی باگ کھولی اور کافی پیتے کمر چل دیا۔

سرگی ایوانووچ ابھی ابھی اٹھے تھے۔ کافی پی کر لیون پھر گھاس کی کٹائی کرنے چلا گیا اس سے پہلے ہی کہ

نظروں سے گھبرایا ہوا تھا۔ شروع شروع میں اس نے بڑی کٹائی کی حالانکہ درانتی وہ بڑے زوروں میں چلا رہا تھا اس کے پیچھے سے آوازیں آئیں:

"ٹھیک بہالی نہیں ہے' سطحیا بہت اوپر لگی ہے' دیکھو نا نہیں کتنا جھکنا پڑتا ہے" ایک نے کہا۔

"ایڑی پر زیادہ زور دینا چاہئے" دوسرا بولا۔

"کوئی بات نہیں' ٹھیک ہے" کاٹنے لگنے کی تیز دھار نے بات جاری رکھی۔ "دیکھو نا آگے بڑھنے لگے زیادہ چوڑی پتی لیں گے تو تھک جائیں گے۔ مالک ہیں' اپنے لئے کوشش کر رہے ہیں' اور سردار اپنی تو دیکھو اتنا رعایا کوئی بھلائی ہو تو ایسی کٹائی پر اس کی مرمت ہو جاتی۔"

رم گھاس آگئی تھی اور لیون سب کچھ سنتا ہوا لیکن بالکل بے خبر اور جہاں تک ممکن تھا بہتر کٹائی کرنے کی کوشش کرتے ہوئے تیت کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا۔ انہوں نے کوئی سو قدم کٹائی کر لی ہو گی۔ تیت رکے بغیر یونہی چلا جا رہا تھا اور وہ تھکن کا ذرا بھی اظہار نہیں کر رہا تھا۔ لیکن لیون اتنا تھک چکا تھا کہ اسے یہ اندازہ لگ رہا تھا کہ کہیں وہ گر نہ جائے۔

وہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ آخری رو لگا کر درانتی چلا رہا ہے اور اس نے طے کیا کہ تیت سے رک جانے کو کہے۔ لیکن اسی وقت تیت خود ہی رک گیا اور اس نے جھک کر گھاس اٹھائی' اس سے رگڑ کر درانتی کو پونچھا اور اسے تیز کرنے لگا۔ لیون نے اپنی کمر سیدھی کی اور ابھر کر سانس لیتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ اس کے پیچھے پیچھے ایک کسان گھاس کاٹ رہا تھا اور بھائی بردہ بھی اسی طرح تھک گیا تھا اس لئے کہ اسی وقت لیون تک پہنچنے سے پہلے ہی وہ بھی رک گیا اور اپنی درانتی تیز کرنے لگا۔ تیت نے اپنی درانتی تیز کی اور لیون کی بھی اور وہ پھر آگے بڑھے۔

دوسری بار بھی ایسا ہی ہوا۔ تیت برابر درانتی چلاتا ہوا اور کندھے اچکے اور گھٹنے بغیر رکے چلا جا رہا تھا۔ لیون اس کے پیچھے چل رہا تھا' کوشش کر رہا تھا کہ پچھڑنے نہ پائے اور اس کو مشکل سے مشکل تر لگنے لگا تھا۔ بار بار ایسا لمحہ آتا جب وہ محسوس کرتا کہ اب اس میں اور قوت نہیں رہ گئی لیکن عین اسی وقت تیت رک جاتا اور درانتی تیز کرنے لگتا۔

اس طرح انہوں نے پہلی پتی طے کی۔ اور یہ لمبی پتی لیون کو خاص طور سے مشکل معلوم ہوئی۔ لیکن جب پتی پوری ہو گئی اور تیت درانتی کو کندھے پر رکھ کر دھیرے دھیرے چلتا ہوا انہیں کسانوں پر واپس چلا جو اس کی ایڑیوں سے کٹی گھاس پر بس گئے تھے اور لیون بھی بالکل اسی طرح اپنی کاٹی ہوئی پتی پر چلا تو باوجود اس کے کہ اس کے چہرے پر پسینے کی اولوں جیسی بوندیں ٹپک رہی تھیں اور ناک پر سے ٹپک رہی تھیں اور اس کی پیٹھ اس طرح بھیگی تھی جیسے پانی سے تر کی گئی ہو' اسے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ خاص طور سے وہ اس بات پر خوش تھا کہ اب وہ یہاں گیا تھا کہ تک سکے گا۔

اس کو بس ایک چیز سے بے اطمینانی تھی کہ اس کی پتی اچھی نہیں کٹی تھی۔ "ہاتھ کم چلاؤں گا اور پورے دھڑ سے زیادہ زور لگاؤں گا" اس نے اپنی پتی کا موازنہ تیت کی پتی سے کرتے ہوئے سوچا جو ایسی لگ رہی تھی جیسے دھاگے سے تراش دی گئی ہو' جبکہ اس کی اپنی پتی میں یہاں وہاں گھاس پھوٹ گئی تھی اور کٹائی بھی ہموار نہ تھی۔

لیون نے دھیان دیا کہ تیت نے پہلی پتی خاص طور سے جلدی جلدی کاٹی تھی' شاید وہ مالک کو آزمانا چاہتا

سرگی ایوانووچ کپڑے بدل کر کھانے کے کمرے میں آ گئے۔

5

باغیچے کے بعد لیون کو گھاس کی پہلی پہلی جگہ یہ نہیں ملی بلکہ اس سے ذرا نیچے کی وہ جگہ جس نے اس کو اپنے پندرہ میں گھاس کاٹنے کی دعوت دی تھی اور ایک نوجوان کسان کے درمیان جگہ ملی جس نے پچھلی خزاں میں شادی کی تھی اور اب کے گرمیوں میں پہلی بار گھاس کاٹ رہا تھا۔

بوڑھا سیمیونووچ آگے آگے چل رہا تھا' باہر نکلے ہوئے پاؤں سے ہموار طریقے سے بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا بالکل درست اور ہموار انداز سے درانتی چلا رہا تھا جس میں بظاہر اسے اس سے زیادہ محنت نہیں کرنی پڑ رہی تھی جتنی آدمی کو چلنے میں ہاتھ ہلانے میں کرنی پڑتی ہے اور وہ جیسے کھیل کھیل میں گھاس کا ایک بڑا جیسا اونچا اچھرکا تا جا رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ نہیں کاٹ رہا تھا بلکہ خود درانتی طوعاً و کرہاً گھاس کو تراشتی جا رہی تھی۔

لیون کے پیچھے پیچھے نوجوان چلا آ رہا تھا۔ اس کا چہرہ قبول صورت تھا اور ہاتھوں پر نازک سی لمبی لمبی گھاس کا مرثیہ ابھر آتا تھا۔ اس کے چہرے سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ بڑی محنت کر رہا تھا لیکن جب لیون سے اس کی آنکھیں چار ہوتیں تو وہ مسکرا دیتا۔ صاف لگ رہا تھا کہ وہ جان دے دے گا لیکن یہ کسی طرح نہیں مانے گا کہ اسے مشکل ہو رہی ہے۔

لیون ان دونوں کے بیچ میں چل رہا تھا۔ گھاس کی کٹائی جب زوروں پر تھی تب اسے اتنی مشکل نہیں ہو رہی تھی' بلکہ بڑے مزے سے کاٹ رہا تھا اور وہ سب' جس سے اس کی توجہ' سر اور کہنی تک کھلے ہاتھ تپ رہے تھے' اسے کام میں مضبوطی اور استواری دے رہی تھی۔ اور کسی چیز کا ہوش نہ رہ جانے والے لمحے اکثر و بیشتر آنے لگے جب یہ ممکن ہوتا تھا کہ وہ سوچے ہی نہ کہ کیا کر رہا ہے۔ گھاس اپنے آپ کٹتی جاتی تھی۔ یہ بڑی خوشی کے لمحے ہوتے تھے۔ اس سے بھی زیادہ خوشی کے لمحے وہ تھے جب ندی پر پہنچ کر' جہاں بالیاں ختم ہوتی تھیں' بوڑھا گھنی بھیگی گھاس سے اپنی درانتی کو پونچھتا' اس کے فولاد کو ندی کے نازہ پانی میں دھوتا اور خود کے ایک مگ میں پانی بھر کر لیون کو پیش کرتا۔

وہ آنکھ مار کر کہتا "کیسے میری کوا اس (3) کیسی ہے؟ اچھی ہے نا؟"

اور درحقیقت لیون نے کبھی ایسا مشروب نہ پیا تھا جیسا یہ نیم گرم پانی تھا جس میں گھاس تھرتی تھی اور نیچے کے مگ میں سے زنگ کا سا مزہ آ رہا تھا۔ اور اس کے فوراً ہی بعد درانتی کو ہاتھ میں لئے ہوئے بڑے مزے سے ٹہلنے کا وقت آتا جب وہ پسینے پسینے کو پونچھ سکتا تھا' بھر کر گہری گہری سانسیں لے سکتا تھا اور گھاس کاٹنے والوں کی پوری تنی ہوئی ڈوری کو اور اس کے ساتھ یہ بھی دیکھ سکتا تھا کہ جنگل میں اور کھیتوں میں کیا ہو رہا ہے۔

لیون نے جتنی دیر تک کٹائی کی اتنا ہی زیادہ اسے فراموشی کے ان لمحوں کا احساس ہوا جن میں ہاتھ تو درانتی چلاتے ہی نہ تھے' درانتی خود ہی چلتی تھی کیونکہ وہ کسی شعور رکھنے والے اور زندگی سے بھرپور جسم کی طرح تھی اور جیسے کام کسی جادو کی طرح اس کے بارے میں سوچے بغیر ہی اپنے آپ بالکل درست اور بہترین حرکت سے ہوتا جاتا تھا۔ یہ سب سے بہتر لمحے ہوتے تھے۔

مشکل صرف تب ہوتی تھی جب اس بے شعوری طور پر ہونے والی کٹائی کو روکنا اور سوچنا پڑتا' جب اسے کسی ابھار کے گرد یا سوریل کے کسی چھوٹے جھنڈ کی کٹائی کرنی ہوتی تھی۔ بوڑھا تو یہ کام بڑی آسانی

سے کر لیتا تھا۔ کوئی ابھار آتا تو وہ اپنے ہاتھوں کی حرکت کو بدل دیتا اور کہیں درانتی کی نوک سے اور کہیں پچھلے حصے سے پھرتی سے وار کر کے ابھار کو دونوں طرف سے کاٹ لیتا۔ اور یہ کرتے وقت وہ ہر اس چیز کا معائنہ بھی کرتا جو اس کے سامنے ہوتی — کبھی وہ کوئی جنگلی گوبھی توڑ لیتا اور خود کھا لیتا یا لیون کو پیش کرتا' کبھی درانتی کی نوک سے کوئی سوکھی ٹہنی ہٹا کر ایک طرف کر دیتا' کبھی اسے کسی بٹیر کا کوئی گھونسلہ نظر آ جاتا جس میں سے مادہ درانتی کے نیچے سے اڑ جاتی یا اگر کوئی سانپ راستے میں آ جاتا تو اسے پکڑ لیتا اور درانتی پر اس طرح اٹھا کر اپنے کاندھے میں اٹکا لیتا جیسے لیون کو دکھانا چاہتا ہو اور وہ دیکھ رہا ہو۔

ہاتھوں کی حرکت کو اس طرح بدلنا لیون کے لئے بھی مشکل تھا اور اس کے پیچھے والے نوجوان کے لئے بھی۔ وہ دونوں ایک ہی طرح سے تنگ بھرے انداز میں ہاتھ چلاتے چلاتے کام کی پرجوش جھونک میں آ جاتے تھے اور پھر اس حرکت میں تبدیلی کرنا اور ساتھ ہی جو کچھ سامنے پڑے اس کا معائنہ کرنا اس کے بس میں نہ ہوتا تھا۔

لیون نے دھیان ہی نہ دیا کہ وقت کیسے گزر گیا۔ اگر اس سے پوچھا جاتا کہ اس نے کتنی دیر گھاس کی کٹائی کی ہے تو وہ کہتا کہ آدھ گھنٹہ — حالانکہ اب کھانے کا وقت ہونے والا تھا جب وہ ایک نئی پٹی شروع کرنے کے لئے جا رہے تھے تو بوڑھے نے لیون کی توجہ ان لڑکوں کی طرف مبذول کرائی جو مختلف سمتوں سے' دوپہر کی گھاس میں تھوڑا تھوڑا نظر آتے ہوئے راستوں پر گھاس کاٹنے والوں کی طرف چلے آ رہے تھے اور اپنے پھولے پھولے ہاتھوں میں روٹیوں کی پوٹلیاں اور کواس کی صراحیاں لا رہے تھے جن کے منہ پتیوں سے بند کئے ہوئے تھے۔

"دیکھئے کیڑے کوڑے رینگتے چلے آ رہے ہیں" اس نے ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور آنکھوں پر ہاتھ سے چھجا بنا کر سورج کو دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ پیاس اور کاٹنے کے بعد ابھار تک گیا۔

"تو سرکار' کھانا کھا لیا جائے؟" اس نے فیصلہ کن انداز میں کہا اور ندی کے پاس پہنچ کر سبھی گھاس کاٹنے والے کٹی گھاس کی پٹیوں پر سے ہوتے ہوئے کنارے کے ڈھیر کی طرف چل پڑے جہاں کھانا لانے والے بچے ان کے انتظار میں بیٹھے تھے۔ جو کسان دور سے آئے تھے وہ اپنی اپنی گاڑیوں کے سائے میں اور پاس والے بید مجنوں کی ایک جھاڑی کے نیچے' جس پر انہوں نے کٹی ہوئی گھاس ڈال دی تھی' جمع ہو گئے۔

لیون بھی انہیں کے پاس بیٹھ گیا۔ اس کا جانے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔

مالک کی موجودگی کا شرمہ لحاظ بہت پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ کسان کھانے کی تیاریاں کر رہے تھے کچھ نے ہاتھ منہ دھوئے' نوجوانوں نے ندی میں نہایا' بعضوں نے آرام کرنے کے لئے جگہ بنائی' روٹیوں کی پوٹلیاں کھولی گئیں اور کواس کی صراحیوں پر سے چیتھڑے ہٹائے گئے۔ بوڑھے نے ایک پیالی میں روٹی کو چورا کیا' اس کے اوپر لکڑی کے چمچے کے دستے سے کچلا' اس پر کچھ سے پانی انڈیلا' پھر روٹی کا ایک اور ٹکڑا' اس پر نمک چھڑکا اور پورب کی طرف منہ کر کے دعا پڑھی۔

پیالے کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس نے کہا "مالک' میرا روٹی اور پانی کا شوربہ بنا کر دیکھئے!"

روٹی اور پانی کا شوربہ اتنا مزیدار تھا کہ لیون نے گھر جانے کا ارادہ ترک کر دیا۔ اس نے بوڑھے کے ساتھ

خوش خوش گھر چل دیئے۔ لیون گھوڑے پر سوار ہوا اور افسوس کے ساتھ کسانوں سے رخصت ہو کر گھر چلا۔ ٹیلے کے اوپر پہنچ کر اس نے مڑ کر پیچھے دیکھا۔ نیچے سے اٹھتے ہوئے کہرے میں وہ لوگ اسے نظر تو نہیں آئے البتہ ان کی خوش و خرم بھونڈی آوازیں، قہقہے اور درانتیوں کے ٹکرانے کی ملی جلی جھنکار سنائی دی۔

سرگئی ایوانووچ بہت دیر ہوئے کھانا کھا چکے تھے اور اپنے کمرے میں بیٹھے چائی میں لیمو اور برانڈی ڈال کر پی رہے تھے اور اخباروں رسالوں پر نظر ڈال رہے تھے۔ جو ابھی ابھی ڈاک سے موصول ہوئے تھے کہ لیون پہنچ گیا۔ پہنچنے سے اس کے بال پیشانی پر لٹ بن کر چپک گئے تھے اور اس کی پیٹھ اور سینہ تر تھا اور وہ حول سے کانپ رہا تھا۔ وہ خوشی کے ساتھ ہانپتی کرتا ہوا ان کے کمرے میں گھس آیا۔

"ہم نے پوری چراگاہ کاٹ ڈالی یار! کس قدر اچھا لگا" بہت ہی شاندار! اور آپ نے کیسے وقت گزارا؟" لیون نے کہا۔ وہ کل والی ناخوشگوار بات بیت کو بالکل ہی بھول گیا تھا۔

"باپ رے باپ! یہ تمہاری کیا حالت ہو گئی ہے!" سرگئی ایوانووچ نے کہا اور شروع میں انہوں نے بھائی کو ناپسندیدہ نظروں سے دیکھا۔ "ارے دروازہ، دروازہ تو بھیڑو!" انہوں نے چلا کر کہا۔ "ضرور تم نے دروازے بھر کو تو اندر آجانے دیا ہو گا!"

سرگئی ایوانووچ کو مکھیوں سے سخت چڑ تھی اور اپنے کمرے میں وہ صرف رات کو کھڑکی کھولتے تھے اور دروازہ بڑی کوشش کر کے بند رکھتے تھے۔

"قسم خدا کی، ایک بھی نہیں آئی۔ اور اب بھی گھس آئی ہو گی تو میں پکڑ لوں گا۔ آپ کو تو یقین نہیں آئے گا کہ کتنا مزہ آتا ہے! آپ نے دن کیسے گزارا؟"

"میں ٹھیک ہوں۔ مگر کیا سچ مچ تم نے سارے دن گھاس کاٹی؟ میرے خیال میں تم تو بہت ہی بھوکے ہو گے۔ کتی نے تمہارے لئے سب تیار کر رکھا ہے۔"

"نہیں، مجھے بھوک نہیں ہے۔ میں نے وہیں کھا لیا تھا۔ اچھا میں نہانے جا رہا ہوں۔"

"ہاں ہاں، جاؤ جاؤ، اور میں ابھی آتا ہوں تمہارے پاس" سرگئی ایوانووچ نے بھائی کو دیکھ کر سر جھٹکتے ہوئے کہا۔ "جاؤ، جلدی جاؤ" انہوں نے مسکراتے ہوئے اضافہ کیا اور اپنی کتابیں سمیٹ کر خود بھی چلنے کی تیاری کرنے لگے۔ اچانک وہ خود بھی خوش ہو اٹھے تھے اور بھائی سے جدا ہونا نہیں چاہتے تھے۔ "اور جب بارش ہوئی تب تم کہاں تھے؟"

"بارش کیسی؟ بس دو ایک بوندا باندی ہوئی تھی۔ اچھا تو میں ابھی آتا ہوں۔ تو آپ نے دن ٹھیک طرح سے گزارا؟ یہ تو بہت ہی اچھا رہا!" اور لیون نہا کر کپڑے بدلنے چلا گیا۔

پانچ منٹ بعد دونوں بھائی کھانے کے کمرے میں آ گئے۔ لیون کو تو لگ رہا تھا کہ وہ کھانا نہیں چاہتا اور وہ صرف اس لئے بیٹھ گیا تھا کہ کتی کو برا نہ لگے۔ لیکن جب اس نے کھانا شروع کیا تو اسے کھانا بہت ہی مزیدار لگا۔ سرگئی ایوانووچ نے اسے مسکراتے ہوئے دیکھا۔

"ارے ہاں، تمہارے لئے ایک خط ہے" انہوں نے کہا۔ "کتی، ذرا مجھے وہ خط دینا تو۔ اور دیکھو، دروازہ اچھی طرح بھیڑ دینا۔"

خط ابلوشکی کا تھا۔ لیون نے اسے اونچی آواز میں پڑھا۔ ابلوشکی نے پیٹرس برگ سے لکھا تھا: "مجھے والی کا خط ملا ہے، وہ یہ کہ شودر میں ہیں اور کچھ ایسا ہے کہ ان کا کوئی انتظام ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے تم ان کے پاس چلے جاؤ اور انہیں مشورہ دو۔ تم ان کی مدد کر سکتے ہو اس لئے کہ سب کچھ جانتے ہو۔ تم سے مل کر وہ بہت خوش ہوں گی۔ وہ بیچاری بالکل اکیلی ہیں۔ میری ساس اور سارے لوگ ابھی تک ملک سے باہر ہیں۔"

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے! ضرور ان کے پاس جاؤں گا" لیون نے کہا۔ "چلئے ساتھ چلتے ہیں۔ والی بہت اچھی ہیں، ہے نہ؟"

"شودر لوگ کہاں سے پاس ہی ہیں؟"

"کوئی تیس درست سے ہو سکتے ہیں میل۔ مگر سڑک بہت اچھی ہے۔ سفر بڑا اچھا رہے گا۔"

"بڑی خوشی کی بات ہے" سرگئی ایوانووچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اپنے بھولے بھائی کو دیکھ کر غیر شعوری طور پر وہ بھی بہت خوش ہو گئے تھے۔

"بھوک تمہیں کتنی لگی تھی!" انہوں نے اس کے پلیٹ پر جھکے ہوئے کمرے سرخ، سنولائے چہرے اور گردن کو دیکھ کر کہا۔

"کتنا اچھا رہا! آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ اس طرح کا معمول ہر قسم کی بد قوتی میں کتنا مفید ہوتا ہے۔ میں سب میں ایک اور اصطلاح کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں، 'ورزشی' (4)۔"

"لیکن تمہیں تو لگتا ہے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔"

"ہاں مگر مختلف اعصابی بیماریوں کے لئے۔"

"ہاں، اس کو آزمانا چاہئے۔ ویسے میں بھی گھاس کی کٹائی پر آنا چاہتا تھا تمہیں دیکھنے کے لئے لیکن گرمی نے بالکل بدحواس تھی کر میں جنگل سے آگے نہیں گیا۔ تھوڑی دیر وہیں بیٹھا اور پھر جنگل سے ہو کر کسانوں کی بستی میں چلا گیا۔ وہاں تمہاری انا سے ملاقات ہو گئی اور ان سے میں نے تو لی کہ کسان تمہارے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں۔ میں تو یہ سمجھا کہ وہ اس کو ٹھیک نہیں سمجھتے۔ تمہاری انا نے کہا "یہ مالک لوگوں کا کام نہیں ہے"۔ مجھے لگتا ہے کہ عام طور سے لوگوں کی سمجھ میں "مالک لوگوں کی" جیسا کہ وہ انہیں کہتے ہیں سرگئی کے معاملات بہت ناپسندگی کے ساتھ حسین ہیں۔ اور وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ مالک لوگ اپنے مقررہ حدود سے باہر نکلیں۔"

"ہو سکتا ہے۔ لیکن مجھے تو ایسی خوشی حاصل ہوتی ہے جو میں نے ساری زندگی کبھی نہیں محسوس کی۔ اور برائی تو اس میں آخر کوئی ہے نہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟" لیون نے جواب دیا۔ "اب اگر انہیں پسند نہیں تو پھر کیا کیا جائے۔ اور سر حال میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ کوئی خاص بات نہیں ہے۔ ہاں؟"

"عام طور سے" سرگئی ایوانووچ نے اپنی بات جاری رکھی۔ "تم جیسا کہ میں دیکھ رہا ہوں، اپنے دن سے خوش اور مطمئن ہو۔"

"بہت مطمئن ہوں۔ ہم نے ساری چراگاہ کی گھاس کاٹ لی۔ اور ایک لاجواب بڑھئے سے میری دوستی بھی ہو گئی! آپ تصور بھی نہیں کر سکتے کہ یہ کتنی اچھی اور دلچسپ چیز ہے۔"

"تو تم اپنے دن سے مطمئن ہو۔ اور میں بھی۔ ایک تو میں نے فلسفے کے دو مسئلے حل کر لئے اور ایک بہت ہی اچھا حل ہے۔ ایک زیادہ سے بازی لے گئی ہے۔ میں تمہیں دکھاؤں گا۔ اور پھر میں نے اپنی اور تمہاری کل کی بات بیت کے بارے میں سوچا۔"

"کیا؟ کل کی بات بیت کے بارے میں؟" لیون نے کہا۔ وہ کھانے کے بعد مزے سے بیٹھا ہوا آنکھیں

تھا اور پھر ابھر کر سامنے لے رہا تھا۔ یہ یاد کہ کل کی یہ بات چیت کس چیز کے بارے میں تھی، ہر گز اس کے بس میں نہ تھا۔

"میں اس نتیجے پر پہنچا کہ ایک حد تک تم ٹھیک کہتے ہو۔ ہمارا اختلاف رائے اس بات میں ہے کہ تمہاری مثار کو محرک قرار دیتے ہو اور میں یہ کہتا ہوں کہ عام بہبود سے دلچسپی ہر اس شخص میں ضرور ہونی چاہئے جو علم کے معروف زینے پر کھڑا ہو۔ ہو سکتا ہے تم یہ بات بھی ٹھیک کہتے ہو کہ ایسی سرگرمی زیادہ پسندیدہ ہوگی جس میں مادی دلچسپی بھی شامل ہو۔ عام طور سے تمہاری فطرت، جیسا کہ فرائیسی کہتے ہیں، ممکنہ پرہم سو جیز (5) ہے۔ تم چاہتے ہو پرجوش اور پر قوت سرگرمی یا پھر کچھ نہیں۔"

لیون نے بھائی کی بات سنی لیکن اس کی سمجھ میں ہرگز کچھ نہیں آیا اور وہ سمجھنا چاہتا بھی نہیں تھا۔ اسے بس یہ ڈر تھا کہ بھائی اس سے کہیں کوئی ایسا سوال نہ پوچھ لیں جس سے یہ ظاہر ہو جائے کہ وہ کچھ نہیں سن رہا تھا۔

"تو یہ ہے دوست" سرگی ایوانووچ نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"ہاں، ظاہر ہے ــــ لیکن پھر کیا ہوا میں اپنی بات پر اصرار نہیں کرتا" لیون نے بچوں کی طرح فکر مند انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں بحث کس چیز کے بارے میں کر رہا تھا؟" اس نے سوچا۔ "ظاہر ہے کہ میں ٹھیک کہتا ہوں اور وہ بھی ٹھیک کہتے ہیں اور سب کچھ بالکل ٹھیک ہے۔ بس صرف یہ کہ مجھے جانا چاہئے، انتظامات کرنے کے لئے۔" وہ انگڑائی لے کر مسکرانا ہوا کھڑا ہو گیا۔

سرگی ایوانووچ بھی مسکرائے۔

"کچھ سے جانا چاہتے ہو تو ساتھ ہی چلیں" انہوں نے کہا اس لئے کہ وہ بھائی سے جدا نہ ہونا چاہتے تھے جس سے تازگی اور توانائی کی کرنیں سی پھوٹ رہی تھیں۔ "چلو، تمہیں ضرورت ہو تو فرنیس بھی ہو لیتا۔"

"باپ رے، میں اتنی دور سے چلا یا کہ سرگی ایوانووچ ڈر گئے۔

"کیا ہوا تمہیں، کیا ہوا؟"

"اگا یا یہ کیڑوں کا ہاتھ کیسا ہے؟" لیون نے اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔ "میں تو ان کے بارے میں بالکل بھول ہی گیا تھا۔"

"بہت برا ہے۔"

"پھر بھی میں ذرا کسان کے پاس جاتا ہوں۔ آپ تو بی بھی نہ پھن پائیں گے اور میں واپس آجاؤں گا۔" اور وہ گھوڑے کی طرح ایڑیوں سے مزاد مزکر تا ہوا اسٹیبل بوائے کی طرف چل دیا۔

7

جب استی پان ارکاد ٹچ اپنی سب سے قدرتی اور سب سے ضروری ذمہ داری پوری کرنے کے لئے جس سے سبھی سرکاری عہدیدار اچھی طرح واقف ہوتے ہیں حالانکہ وہ دوسرے لوگوں کی سمجھ میں بالکل ہی نہیں آتی ــــ یعنی وزارت میں اپنے وجود کے بارے میں یاد دلانے کے لئے پیٹرس برگ آئے تھے جس کے بغیر سرکاری عہدے پر برقرار رہنا ممکن ہی نہیں ہوتا، اور اس ذمہ داری کو پورا کرنے کے سلسلے میں گھر سے تقریباً ساری رقم لے کر چلے آئے تھے اور گذشتہ دنوں میں اور مضافاتی بنگلوں میں بڑی خوشی وقت گزار رہے تھے، بھی ڈالی بچوں کو لے کر گاؤں چلی گئی تھیں تاکہ اخراجات کو جہاں تک ہو سکے کم کر دیں۔ وہ بھی گرشوہ گاؤں آئی تھیں

وہ انہیں چیزیں ملا تھا۔ اسی کے جنگل کو بہار میں فروخت کیا گیا تھا۔ یہ گاؤں لیون کے گاؤں سے پکوڈ نکیے سے بچاس درست کے فاصلے پر تھا۔

یہ گرشوہ کا بڑا پرانا مکان تھا جب کاکر اوایا گیا تھا لیکن پرنس شیربا تسکی ہی نے وہاں ایک نئی مکان بنوایا اور جدید کرائے اور بڑا کر دایا تھا۔ کوئی بیس سال پہلے 'جب ڈالی بچی تھیں' یہ نئی مکان خاصی کچا خش بنا دا اور آرام دہ تھا حالانکہ سارے نئی مکانوں کی طرح اس کا ایک پہلو نقاسی کی گلی کی طرف تھا اور دوسرا جنوب کی طرف۔ لیکن اب یہ نئی مکان پرانا اور شکستہ ہو چکا تھا۔ جب استی پان ارکاد ٹچ ساں بہار میں جنگل بیچنے آئے تھے تو ڈالی نے ان سے کہا تھا کہ وہ اس مکان کا جائزہ لے کر اس کی ضروری مرمت کرنے کا حکم دے دیں۔ استی پان ارکاد ٹچ نے 'سارے قصوروار شوہروں کی طرح جو اپنی بیوی کے آرام کی بڑی فکر رکھتے ہیں' خود مکان کا جائزہ لیا اور اپنی سمجھ کے مطابق انہوں نے ساری ضروری چیزوں کے ٹھیک ٹھاک کئے جانے کا بندوبست کر دیا۔ ان کی سمجھ کے مطابق سارے قرنیچر پر نیا کور چڑھایا جانا تھا، پردے لگائے جانے تھے، باغ کی صفائی کرنی تھی، تالاب کے پاس ایک چھوٹا سا پل بنانا تھا اور پھولوں پودے لگانے تھے۔ لیکن دوسری بہت سی ضروری چیزوں کو بھول گئے جن کی وجہ سے ایسی کیاں رہ گئیں جنہوں نے بعد کو داریا الکسانڈرونا کو بہت تکلیف پہنچائی۔

استی پان ارکاد ٹچ فکر اور خیال رکھنے والے باپ اور شوہر بننے کی جو کوشش کیوں نہ کرتے رہے ہوں، انہیں کسی طرح یہ یاد ہی نہ رہتا تھا کہ ان کے بیوی بچے بھی ہیں۔ ان کے ذوق کتابوں والے تھے اور انہیں کے انداز میں وہ سوچتے اور تصور کرتے تھے۔ جب وہ ماسکو واپس آئے تو انہوں نے بیوی کو بڑے فخر کے ساتھ اطلاع دی کہ سب کچھ تیار ہو گیا ہے، مکان تو بالکل کھلونے کی طرح خوبصورت اور دلکش ہو جائے گا اور یہ کہ بیوی کے لئے ان کا تو زور دار مشورہ یہی ہے کہ وہ چلی جائیں۔ بیوی کا گاؤں چلا جانا استی پان ارکاد ٹچ کے لئے ہر اعتبار سے بہت ہی خوشگوار تھا۔ بچوں کے لئے بھی اچھا رہے گا، خرچ بھی کم ہو جائے گا اور وہ خود آزاد بھی رہیں گے۔ داریا الکسانڈرونا گرمیوں بھر کے لئے گاؤں چلے جانے کو بچوں کے لئے اور خاص طور سے چھوٹی بچی کے لئے ضروری سمجھتی تھیں، جو لال بخار کے بعد پوری طرح تندرست نہ ہو سکی تھی اور پھر اس لئے بھی کہ چھوٹی چھوٹی توپوں سے 'مکھی والے' 'مچھلی والے' 'جوتوں والے' کے چھوٹے چھوٹے قرشوں سے نجات مل جائے گی جن سے انہیں بڑی الجھن تھی۔ اس کے علاوہ گاؤں جانا ان کے لئے اس راستے بھی خوشگوار تھا کہ وہ اپنی بہن کیٹی کو بہلا پھسلا کر بلانے کے خواب بھی دیکھ رہی تھیں جو بیاہ کر میلوں تک پردیس سے ضروری لوٹ آنے والی تھی اور ڈاکٹر نے اسے تیرنے کی ہدایت کی تھی۔ کیٹی نے پشکوں والی صحت گاہ سے لکھا تھا کہ اسے کسی چیز سے اتنی طرفی نہیں ہوئی تھی اس خیال سے کہ وہ گرمیاں ڈالی کے ساتھ برگوشوہ میں گزارے گی جس سے ان دونوں کے بچپن کی یادیں وابستہ تھیں۔

شروع میں ڈالی کے لئے گاؤں کی زندگی بہت ہی کٹھن تھی۔ وہ گاؤں میں بالکل نئی تھیں اور ان کے ذہن میں یہ تاثر باقی رہ گیا تھا کہ گاؤں تو شہر کی ساری ناخوشگواریوں سے پناہ لینے کی جگہ ہے، گو زندگی اگرچہ وہاں خوبصورت تو نہیں تھی (اور ڈالی نے اس بات کو بہت آسانی سے گوارا کر لیا تھا) مگر کم خرچ اور آرام دہ تھی۔ وہاں سب کچھ ہوتا ہے، سب کچھ حاصل کیا جا سکتا ہے، سب کچھ سستا ہوتا ہے اور بچوں کے لئے اچھا رہتا ہے۔ لیکن اب جب وہ مالکن کی حیثیت سے گاؤں میں پہنچیں تو انہوں نے دیکھا کہ کوئی بھی چیز ویسی نہیں ہے جیسی وہ سمجھتی تھیں۔

ان لوگوں کے پہنچنے کے دوسرے ہی دن بڑے لڑکوں کی بارات آگئی اور راہداری میں اور بچوں کے کمرے میں اتنا پانی پھیل گیا کہ پلنگوں کو اور اونچا کر دینا پڑا۔ سامان کی کمی کا احساس ہونے لگا تھا۔ لڑکیوں میں سے کسی نے یہ بتایا کہ 'مویشیوں کی دیکھ بھال کرنے والی کے کہنے کے مطابق بکھ کا بھن تھیں' بکھ پہلی بار حاملہ تھیں' بکھ بوڑھی ہو چکی تھیں اور بکھ سوکھے تھن کی تھیں۔ بچوں کے لئے کھیل اور دوسرے تک کافی نہ ہو سکتا تھا۔ اڈے نہیں تھے۔ مرغیاں حاصل کرنا ناممکن تھا۔ بڑے 'سخت اور کاہش سے مرغیوں کو ابالا اور بھونا جاتا۔ فرش دھونے صاف کرنے کے لئے کوئی عورت نہ تھی اس لئے کہ سب کاموں کی کمک ڈالی جا سکتی تھیں۔ گاڑی پر سیر کو جانا ممکن نہیں تھا اس لئے کہ ایک گھوڑا بہت کمزور تھا اور دوسرے سے اس کا ساتھ چھڑ جاتا تھا۔ نہانے کی کمی جگہ نہ تھی۔ ندی کے پورے کنارے کو مویشیوں نے روند ڈالا تھا اور سوکھے سے اس کا ساتھ چھڑ جاتا تھا۔ غسلخانے کے لئے جانا بھی ناممکن تھا اس لئے کہ ٹوٹی ہوئی باڑہ میں سے مویشی باغ میں آجاتے تھے اور ایک دن ایک سانڈ گھس آیا تھا اور اس نے کافی نقصان کیا۔ کسی کو سونگھ سکتا تھا۔ کپڑے رکھنے کے لئے الماریاں تھیں ہی نہیں اور یہ تھیں وہ ایس کہ ان کے پاس سے کوئی گزر نہ ہو سکتا تھا۔ برتن دھونے نہیں تھے' حفاظی خانے کے لئے باہری نہیں تھی بلکہ لوگرائی کی کوٹھری میں استری کرنے کی میز تھی۔

شروع میں اس 'ڈالی کے نقطہ نظر سے 'بھیانک' صورتحال میں بچ جانے سے آرام اور سکون ملنے کی بجائے ان کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ انہوں نے اپنے بس بھر بڑے تھن کئے' صورتحال کی بہتری کی کوئی امید نہ ہونے کو محسوس کیا۔ بار بار انہیں اپنے آنسوؤں کو ضبط کرنا پڑا جو بات بات پر ان کی آنکھوں میں بھر آتے تھے۔ ماضی سابق سارجنٹ تھا جو اطاعتی کو اتنا پہچانتا تھا کہ انہوں نے خدمتگار سے کام لینا اس لئے کہ وہ دیکھنے میں بہت ہی بوڑھا تھا اور بڑے احترام کے ساتھ پیش آتا تھا۔ لیکن وہ اور ڈاکٹر ساندرو کی معیت میں کسی طرح کے بھی شریک ہونے بغیر ان سے بڑے احترام کے ساتھ کتنا سوگ اتنے برسے ہیں کہ کسی طرح بھی کم نہیں ہیں اور کسی بھی چیز میں مدد نہیں دیتا۔

صورتحال بالکل ایسی تھی کہ کوئی راہ چارہ نظر نہ آتی تھی۔ لیکن اطاعتی گھرانے میں 'سارے بال بچوں والے گھرانوں کی طرح ایک بالکل نظر نہ آنے والی لیکن انتہائی اہم اور انتہائی کارگر' شے تھیں۔ ماتریونا غلیبونوفنا۔ انہوں نے ماکن کو اطمینان دلایا 'نہیں تھیں دلایا کہ سب ٹھیک ہو جائے گا اور ان کا قول تھا اور ماتویئی نے انہیں سے سیکھا تھا اور خود انہوں نے بغیر کسی جلدی اور پریشانی کے عمل کرنا شروع کیا۔

انہوں نے فوراً ہی عطار کی بیوی سے جان پہچان پیدا کی اور پہلے ہی دن انہوں نے اس کے اور عطار کے ساتھ 'اکاتیا کے پیڑ کے نیچے بیٹھ کر چائے پی اور سارے معاملات پر بحث کی۔ جلد ہی اکاتیا کے پیڑ کے نیچے ماتریونا غلیبونوفنا کا کلب بن گیا جو عطار کی بیوی 'گاؤں کے کھیا اور منشی پر مشتمل تھا۔ اسی کلب کے ذریعے زندگی کی کٹھن آسانیاں بکھ کم ہونی شروع ہو گئیں اور پہلے بھر میں واقعی سب بکھ ٹھیک ہو گیا۔ چاست کی مرمت ہو گئی' ایک بار چھن ڈل گئی' بکھیا کی رشتے دار تھی' مرغیاں خریدی گئیں' دودھ ملنے لگا اور بڑے گاؤ کسان کی باڑہ ٹھیک کر دی گئی۔ بڑھئی نے گاڑی کی مرمت کی' الماریوں میں کنڈیاں لگا دی گئیں اور کھولے بغیر ہی ان کا کھل جانا بند ہو گیا' اور آرام کرسی کے پہلے اور دراوں کی الماری کے اوپر نرمی سونے کپڑے سے ڈھکا ہوا تختہ رکھ کر استری کرنے کی میز تیار کی گئی اور نوکرانیوں کے کمرے میں استری کی مشک لگ گئی۔

"بچے سب ہو گیا' اور آپ اناجی پھوپھو کر رہی تھیں" ماتریونا غلیبونوفنا نے استری کے تختے کو دکھاتے

ہوئے کہا۔

بادلوں کی تہوں سے ایک قسم خاد بھی جھانکنے لگا۔ بلی نے نہانا شروع کر دیا اور گاؤں کی پرسکون تو نہیں لیکن آرام دہ زندگی کے بارے میں داریا الکساندروونا کی توقعات تھوڑی بہت پوری ہونے لگیں۔ بچوں کے ساتھ داریا الکساندروونا کو سکون تو حاصل ہی نہ ہو سکتا تھا۔ ایک پیار چھ جاتا تو دوسرا پیار ہونے والا ہوتا' تبدیلے کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی تھی' چھوٹے میں خراب کرداری کی کوئی علامت نظر آتی رہتی تھی۔ سکون کی تو قطعی نہیں شاذ و نادر ہی نصیب ہوتیں۔ لیکن یہی فکریں اور پریشانیاں داریا الکساندروونا کے لئے طرح طرح کا دلآویز اسکان تھیں۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو وہ شوہر کے بارے میں 'جو ان سے محبت نہیں کرتے تھے' اپنے خیالات کے ساتھ اکیلی رہ جاتیں۔ لیکن اس کے علاوہ ماں کے لئے بچوں کا پیار اور خود بچوں میں بڑے ہونے کا جذبہ دیکھنے کا رجحان چاہے کتنا ہی تخلیقی رہا ہو خود بچے ہی بچوں کی طرف سے ان کے ذہن کی تلاش کر دیتے تھے۔ سے طرح طرح کی خوشیاں داخل ہوتی تھیں کہ وہ نظر نہ آتی تھیں' جیسے ریت میں سونا کہ بڑے لوگوں میں وہ صرف ریت' صرف ریت ہی کو دیکھتی تھیں لیکن اٹھنے لے ہی ہوتے تھے جب نہیں صرف خوشی' صرف سونا ہی نظر آتا تھا۔

اب گاؤں میں آکر اس خوشی کو وہ اکثر و بیشتر محسوس کرنے لگی تھیں۔ اکثر بچوں کو دیکھ کر وہ اپنے آپ کو یہ یقین دلانے کی ہر ممکن کوشش کرتی تھیں کہ وہ غلط سمجھ رہی تھیں کہ وہ ماں ہونے کی بنا پر اپنے بچوں کی عادات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتی تھیں۔ پھر بھی وہ اپنے آپ سے یہ کہے بغیر نہ رہ سکتی تھیں کہ ان کے بچے بہت ہی اچھے ہیں' سب بچوں کے بچے۔ سب الگ الگ طرح کے تھے لیکن ایسے تھے جیسے کم ہی ہوتے ہیں۔ اور یہ سوچ کر وہ خوش ہوتی اور ان پر فخر کرتی تھیں۔

۶

سخی کے آخری جب کہ وہ بیش سب بکھ ٹھیک ہو گیا تھا انہوں نے گاؤں کی بہ تعلقی کے بارے میں شوہر کو ہر ہفتہ باقاعدگی سے لکھی تھیں ان کا جواب ملا۔ شوہر نے انہیں لکھا تھا کہ وہ اس بات کے لئے سعادتی چاہتے ہیں کہ انہوں نے ساری چیزوں کے بارے میں سوچا تھا اور یہ وعدہ کیا تھا کہ جیسے ہی ممکن ہو گا ویسے ہی وہ خود آئیں گے۔ لیکن یہ امکان پیدا ہی نہیں ہوا اور داریا الکساندروونا شروع جون تک گاؤں میں اکیلی ہی رہیں۔

یوم تعطیل بلیر سے پہلے والے اتوار کو داریا الکساندروونا سب بچوں کو خیرات بخشانے کے لئے لے گئیں۔ داریا الکساندروونا اپنی بہنوں' ماں اور دوستوں کے ساتھ وہ عالی غسلخانہ بات بیت میں تو زیادہ کے سلسلے میں اپنی آزاد خیالی سے سب کو حیرت میں ڈال چکی تھیں۔ ان کا کیبن قریب قریب تاج کا ایک اپنا خصوص ڈبہ تھا جس پر انہیں پکا یقین تھا اور انہیں کلیسا کے کڑا صولوں کی کوئی پروا نہ تھی۔ لیکن اپنے خاندان میں اور صرف اس لئے نہیں کہ مثال قائم کریں بلکہ سچے دل سے 'وہ کلیسا کے سارے معاملات بڑی تختی کے ساتھ پورے کرتی تھیں اور وہ اس بات سے بہت پریشان تھیں کہ پچھلے سال بھر سے خیرات بخشنے کے لئے عدالت سائی میں نہیں گئے تھے اور ماتریونا غلیبونوفنا کی پوری تائید اور ہمدردی کے ساتھ انہوں نے اب یہ کام کرنے میں کرنے کا فیصلہ کیا۔

کئی دن پہلے سے داریا الکساندروونا یہ سوچ رہی تھیں کہ سارے بچوں کو کیسے کپڑے پہنائے جائیں

فراکیں سی گئیں، ان میں تبدیلیاں کی گئیں اور وہ سوکھی گئیں۔ دامن کھول کر بڑھائے گئے اور بانہیں کھولی اور ڈھیلی کی گئیں۔ بٹنیں اور پھیتے ٹانکے گئے۔ بس صرف نانیا کی فراک کے سلسلے میں 'بے' اگریز گورنس نے بیچ کے لئے لے لیا تھا' واریا الکساندروونا کا بیان چلا۔ اگریز گورنس نے اسے کھول کر بھرے بیچ میں پلیٹیں لگا دیں تھیں' آستین کے لئے موڑھے بہت بڑے کر دیئے تھے اور فراک بالکل ہی خراب کر دی تھی۔ نانیا کے کندھے پر وہ اتنی کس جاتی تھی کہ دیکھ کر تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن ماتریونا فلیمونوونا کو یہ سوجھ گئی کہ اس میں گلیاں لگا دیں اور کندھے پر جالی کی جھالر لگا دی۔ فراک تو ٹھیک ہو گئی لیکن اگریز گورنس سے تقریباً جھگڑا ہو گیا۔ مگر صبح کو سب ٹھیک ٹھاک ہو گیا اور نو بجے کے قریب جس وقت نکولائیوچ سے ملاقات کے لئے انتظار کرنے کی درخواست کی تھی' بچے خوشی سے دمکتے ہوئے' سلیقے کے کپڑے پہنے ہوئے بگھی گاڑی کے پاس برساتی کے سامنے کھڑے ماں کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔

گاڑی میں بھرنے والے گھوڑے دوران کو بدل کر فلاور کے گھوڑے پوریئی کو دے دیا گیا تھا۔ ماتریونا فلیمونوونا کی سرپرستی کا نتیجہ تھا۔ واریا الکساندروونا بھی جنہیں اپنے سنگار کے بارے میں فکر مند ہونے کی وجہ سے دیر ہو گئی تھی' سلیقہ طمل کا لباس پہنے ہوئے آئیں اور گاڑی میں بیٹھ گئیں۔

واریا الکساندروونا نے بڑی احتیاط اور دھیان کے ساتھ کپڑے پہلے اور بال بنائے تھے۔ پہلے وہ صرف اپنے لئے اچھے کپڑے پسند تھیں کہ خوبصورت لگیں اور دوسرے انہیں پسند کریں۔ بعد کو جیسے جیسے ان کی عمر زیادہ ہوتی گئی ویسے ویسے انہیں اچھے کپڑے پہننا اور بنا ٹھنا کر گرجے جانا دوبھر لگنے لگا۔ وہ سمجھتی تھیں کہ تھکی ہوئی ہو گی ہیں۔ لیکن اب بھی وہ خوشی اور دھیان کے ساتھ بچے سنوارنے لگی تھیں۔ اب وہ اپنے لئے 'اپنی خوبصورتی کے لئے نہیں بلکہ اس لئے اچھی طرح کپڑے پہنتی تھیں کہ ان پیارے پیارے بچوں کی ماں کی حیثیت سے عام ناز کو خراب نہ کریں۔ اور آئینے میں آخری بار دیکھ کر وہ اپنے آپ سے مطمئن ہو گئیں۔ وہ خوبصورت تھیں' اس طرح تو نہیں جس طرح پہلے تھیں' جیسی چاہتی تھیں کہ بالوں میں دکھائی دیں لیکن اس مقصد کے لئے اب بھی خوبصورت تھیں جو اب ان کے سامنے تھا۔

گرجے میں سوائے کسانوں' نوکروں اور ان کی عورتوں کے اور کوئی نہیں تھا۔ لیکن واریا الکساندروونا نے دیکھا یا انہیں لگا کہ انہوں نے دیکھا کہ سارے لوگ ان کو اور ان کے بچوں کو تعریفی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ بچے صرف اسی وجہ سے اچھے نہیں لگ رہے تھے کہ وہ عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھے بلکہ وہ اس لئے پیارے بھی لگ رہے تھے کہ وہ سب بہت اچھی طرح جانتے تھے کہ وہ کیسے دیکھے جا رہے ہیں۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ ایلیوشا بھی طرح کھڑا نہیں رہا' وہ سارے وقت مڑ مڑ کر اپنے کوٹ کا پیچھا دیکھنا چاہتا تھا پھر بھی وہ غیر معمولی طور پر پیارا لگ رہا تھا۔ نانیا بڑی بڑی رگ کی طرح کھڑی رہی اور اس نے چھوٹے بچوں پر نظر بھی رکھی۔ لیکن سب سے پاسوانی لیلی تھی جو ہر چیز پر اپنی بھوں حیرت کی وجہ سے بہت ہی پیاری لگ رہی تھی اور جب خوبصورت ملے پر اس نے کہا "پلیز اسم سوما" (6) تب تو مسکرا ہٹ خیال کو مشکل ہو گیا۔

گھر واپس آتے ہوئے بچے یہ محسوس کر رہے تھے کہ کوئی بہت اہم اور مقدس کام ہوا ہے اور وہ سب بہت ہی چپ چاپ رہے۔

گھر بھی سب ٹھیک ہی رہا لیکن لنچ کے وقت گریشا نے پھر بھاگنا شروع کر دیا اور سب سے خراب بات یہ ہوئی کہ اس نے گورنس کی بات بھی نہیں مانی۔ چنانچہ اسے کھانے کے بعد مٹھی پائی نہیں دی گئی۔ واریا

الکساندروونا نے ایسے دن اگر وہ ہاں موجود ہوتیں تو سزا کی توہین سے آنے دی ہوتی لیکن اب گورنس کی حمایت کرنا اور اس کی بات رکھنا ضروری تھا اور انہوں نے بھی اس کے فیصلے کی تائید کر دی کہ گریشا کو مٹھی پائی نہیں ملے گی۔ اس سے عام خوشی کی فضا ناگوار ہو گئی۔

گریشا رونے لگا اور اس نے کہا کہ نکولائیوچ بھی سچی بھاریا تھا لیکن اسے سزائیں دی گئی اور وہ پائی کے لئے نہیں رو رہا تھا' اس کی اسے کوئی پروا نہیں' بلکہ اس بات پر رو رہا تھا کہ یہ انصافی ہے۔ یہ تو بہت ہی دکھانے والی بات تھی اور واریا الکساندروونا نے طے کیا کہ وہ گورنس سے بات کر کے گریشا کو معافی دلوا دیں گی۔ وہ گورنس کی طرف چلیں۔ لیکن ہال میں سے گزرتے ہوئے وہاں انہوں نے ایسا منظر دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ من کامل خوشی سے معمور ہو گیا اور انہوں نے مجرم کو خود ہی معاف کر دیا۔

سزا یافتہ گریشا ہال میں کونے والی کھڑکی پر بیٹھا تھا اور اس کے پاس نانیا پیٹ لئے کھڑی تھی۔ نانیا نے یہ بہانہ بنایا کہ وہ اپنی گڑیا کو کھانا کھلانا چاہتی ہے' اگریز گورنس سے اجازت مانگی کہ وہ اپنے حصے کی پائی لے کر بچوں کے کمرے میں چلی جائے اور بھائی کے پاس آ گئی۔ اسے یہ سزا برداشت کرنی بڑی تھی کہ بھائی کی بے انصافی پر بدستور روتے ہوئے وہ پائی بھی کھا رہا تھا اور نانیا اس کے لئے لائی تھی اور سکیوں کے بیچ میں کہہ رہا تھا "تم خود بھی تو کھاؤ۔ دونوں ساتھ ساتھ کھاتے ہیں۔"

شروع میں نانیا پر گریشا کے لئے رحم کا جذبہ طاری رہا اور بعد کو اسے اپنے لئے بھی کافی دکھ محسوس ہوا اور اس کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے۔ لیکن اس نے اظہار نہیں کیا اور وہ بھی اپنا حصہ کھانے لگی۔

ماں کو دیکھ کر وہ ڈر گئے لیکن جب دونوں کی نظریں ان کے چہرے پر پڑیں تو وہ سمجھ گئے کہ وہ کوئی اچھا کام کر رہے ہیں' وہ پائی سے بھرے مونہوں سے ہنسنے لگے اور انہوں نے مسکراتے ہوئے ہونٹوں کو ہاتھوں سے پونچھا اور اپنے دمکتے ہوئے چہروں کو آنسوؤں اور جیم سے پونچھ لیا۔

"اف میری ماں! آئی سفید فراک کا نانیا کر دیا!" ماں نے فراک کو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن ان کی آنکھوں میں آنسو تھے اور وہ ایک بار کہہ کر خوشی اور ایمان کے ساتھ مسکرا رہی تھیں۔

نئے کپڑے اتار لئے گئے اور نوکروں کو بلاؤز اور نوکروں کو پرانے جیکٹ پہننے کا حکم دیا گیا اور گاڑی تیار کرنے کا حکم دیا گیا' "پوری رپئی کو جوت کر' جو کہ فلاور کو بہت برا لگا' تاکہ سب لوگ گھڑیاں جمع کرنے اور نہانے جائیں۔ خوشی کی چیخوں کا ایک طوفان بچوں کے کمرے میں اٹھا اور اس وقت تک تھما جب تک سب نہانے نہیں چلے گئے۔

سبھوں نے ٹوکری بھر گھڑیاں جمع کیں' یہاں تک کہ بیل کو بھی ایک گھڑی مل گئی۔ پہلے ایسا ہوتا تھا کہ سب ہال تلاش کر کے اسے دکھاتی تھیں لیکن آج اس نے خود ہی بڑی سی گھڑی ڈھونڈھ لی اور سبھوں نے بڑی خوشی کی چیخ نکالی کہ — "لیلی نے گھڑی ڈھونڈھ لی!"

اس کے بعد سب لوگ دریا کنارے گئے۔ گھوڑوں کو بھوج کے پیڑوں کے نیچے کھڑے کر کے سب نہانے چلے۔ کوچوان میخائیل نے گھوڑوں کو بڑے باندھ دیا جو دھوپ میں ہانپا کرتے تھے اور خود گھاس کو روندتا ہوا بھوج کے سائے میں لیٹ کر کافتہ میں تمباکو لپیٹ کر پینے لگا۔ نہانے کی جگہ سے بچوں کی خوشی کی مسلسل چیخیں اس کے پاس تک پہنچ رہی تھیں۔

اگرچہ سارے بچوں پر نظر رکھنا اور انھیں ان کی شرارتوں سے روکے رکھنا کافی مشکل کام تھا اور پھر ان سب جراثیموں اور جانکاہیوں اور جوؤں کو برداشت کرنا اور ہٹلے نہ دینا اور منہوں اور قمیصوں کو کھولنا اور باندھنا اور پھر یہ کہ اور باندھنا آسان نہیں تھا لیکن واریا الکساندر ووونا کو بچوں سے بہت محبت تھی اور وہ اسے بچوں کے لئے ضروری سمجھتی تھیں۔ انھیں کسی چیز سے اتنی خوشی نہیں ہوتی تھی جتنی سارے بچوں کے ساتھ نہانے سے۔ ان سارے گدبدے پاؤں کو پکڑنا، ان پر جرابیں چڑھانا، ان کے ننگے جسموں کو اپنے ہاتھ میں لینا اور انھیں ہلکی گلابی اور ان کی کبھی کبھی خوشی کی وجہ سے ہلکی ہلکی سسکاریوں کے ساتھ نہانے اور کھلی ہوئی ڈری ڈری سی پر مسرت آنکھوں والے چہروں کو اپنے ان چھوٹے چھوٹے ننھے فرشتوں کو نہلانا ان کے لئے بڑی خوشی تھی۔

جب آدھے بچوں کو کپڑے پہنائے جا چکے تھے تب غسل خانے کے پاس کچھ اور سپاہی کسان عورتیں اور بچیاں پیسے جارہی تھیں، جھجکتے ہوئے آئیں اور کھڑی ہو گئیں۔ ساتریوا فلیمونوونا نے ایک سے پار کر کہا کہ وہ چادر اور قمیص سکھانے کے پانی میں ڈوب گئی تھیں۔ اور واریا الکساندر ووونا عورتوں سے باتیں کرنے لگیں۔ عورتیں پہلے تو منہ پر ہاتھ رکھ کر ہنستی رہیں اس لئے کہ سوال ان کی سمجھ میں نہ آتے تھے لیکن پھر ان کی ہمت بندھی اور وہ باتیں کرنے لگیں۔ اور بچے دل سے بچوں کی تعریف کرکے انھوں نے تو واریا الکساندر ووونا کو خوش کر لیا۔

"دیکھ تو کتنی خوبصورت ہے، سفید بالکل جیسے شکر" ایک نے نہایا کی تعریف کرتے ہوئے اور سر ہلاتے ہوئے کہا۔ "مگر دبلی ہے۔"

"ہاں بیمار تھی۔"

دوسری نے کود کے بچے کو دیکھتے ہوئے کہا "اور مطلب یہ کہ تجھ کو بھی نہ دیا۔"

"نہیں تو بھی ہو تو تین مہینے کا ہے" واریا الکساندر ووونا نے فخر کے ساتھ کہا۔

"اے ہے!"

"اور تمہارے بچے ہیں؟"

"تھے تو چار، دو رہ گئے ہیں، ایک لڑکا ایک لڑکی۔ ابھی پچھلے ہی مہینے تو اس کا دودھ چھڑایا ہے۔"

"اور کیا عمر ہے اس کی؟"

"دو سال ہو رہا ہے۔"

"اسے زیادہ دن کیوں پلایا؟"

"ہمارا دستور ہی یہی ہے۔ تین سو دنوں بھر۔"

اور بات چیت واریا الکساندر ووونا کے لئے بڑی ہی دلچسپ ہو گئی۔ شوہر کیسا ہے؟ بیماری کون سی تھی؟ شوہر کہاں ہیں؟ یہاں آکر آتے ہیں؟

واریا الکساندر ووونا ان عورتوں کے پاس سے جانا نہیں چاہتی تھیں۔ ان کے ساتھ بات چیت اتنی دلچسپ ہو گئی تھی، ان کی دلچسپیاں اس قدر ایک ہی جیسی تھیں، اور واریا الکساندر ووونا کے لئے سب سے خوشگوار بات یہ تھی کہ انھوں نے صاف دیکھا کہ کیسے یہ عورتیں سب سے زیادہ اس بات پر خوش ہیں اور اس کی تعریف کرتی ہیں کہ ان کے کتنے بہت سے بچے ہیں اور وہ کتنے اچھے اور خوبصورت ہیں۔ عورتوں نے اس بات پر تو واریا الکساندر ووونا کو بہت بھی دیا اور اگریفر کورنس کو یہ برا بھی لگا کہ اس ہنسی کا سبب وہ تھی جو اس کی بالکل سمجھ ہی میں نہ آتی تھی۔ ایک نوجوان کسان عورت اگریفر کورنس کو گلے لگا رہی تھی اور سب کے بعد کپڑے پہن رہی تھی اور جب اس نے تیرا سیاہ پستان کسان عورت سے نہ رہا گیا اور اس کے منہ سے نکل ہی گیا "دیکھو تو، ٹھیک کسی مویشی کی طرح کتنا موٹا ہے" اس نے کہا اور سبھوں نے زوروں سے قہقہہ لگایا۔

سب نہائے ہوئے اور کپڑے پہنے ہوئے بچوں میں گھری ہوئی واریا الکساندر ووونا اپنے سر پر رومال باندھے گھر کے قریب پہنچ رہی تھیں کہ کوچوان نے کہا:

"کوئی صاحب آرہے ہیں، لگتا ہے بگھی لئے ہوئے ہیں۔"

واریا الکساندر ووونا نے سامنے جھانک کر دیکھا اور سرخی سفید اور سرخی اور کوٹ پہنے لیوین کی جانی پہچانی شکل کو دیکھ کر خوش ہو گئیں، وہ ان لوگوں کی طرف ہی آرہا تھا۔ انھیں یوین سے مل کر خوشی تو ہمیشہ ہی ہوتی تھی لیکن اس وقت وہ خاص طور سے خوش ہوئیں کہ وہ انھیں ان کی پوری آن بان میں دیکھے گا۔ ان کی شان و شوکت کو اور اس بات کو کہ وہ کس چیز میں تھی لیوین سے بہتر کوئی نہ سمجھ سکتا تھا۔

لیوین نے جب انھیں دیکھا تو یہ محسوس کیا کہ جیسے وہ گھریلو زندگی کی اپنی کبھی کی تصور کی ہوئی تصویر کے سامنے کھڑا ہو۔

"واریا الکساندر ووونا آپ تو بالکل ایسی لگ رہی ہیں جیسے مرغی اپنے چوزوں میں بیٹھی ہو۔"

"ہائے میں کتنی خوش ہوں!" انھوں نے کہا اور اس کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"خوش ہیں لیکن آپ نے تو خبر بھی نہیں دی۔ میرے ہاں ہوائی ٹھہرے ہوئے ہیں۔ کچھ تو استیپان ارکادیچ آپ یہاں ہیں۔"

"استیپان ارکادیچ" واریا الکساندر ووونا نے تعجب کے ساتھ پوچھا۔

"ہاں" انھوں نے لکھا کہ آپ یہاں آگئی ہیں اور ان کا خیال ہے کہ آپ مجھے کسی نہ کسی طرح سے اپنی مدد کرنے کی اجازت دیں گی" لیوین نے یہ کہا اور کہتے کہتے وہ کچھ گھبرا سا گیا اور چپ ہو گیا۔ اور چپ چاپ ہی گاڑی کے برابر چلتا اور سامنے آتی ہوئی مویشی کی شاخوں کو توڑتا اور راستوں سے ہٹاتا رہا۔ وہ گھبرا اس لئے گیا تھا کہ اسے خیال ہوا کہ واریا الکساندر ووونا کو ان معاملات میں باہر کے شخص کی مداخلت اچھا نہیں لگے گا جنہیں ان کے شوہر کو انجام دینا چاہئے تھا۔ واریا الکساندر ووونا کو واقعی اسٹیپان ارکادیچ کی یہ عادت پسند نہیں تھی کہ اپنے گھریلو کاموں کو عورتوں کے سر باندھ دیں۔ اور وہ فوراً ہی سمجھ گئیں کہ لیوین اس بات کو سمجھتا ہے۔ اسی سمجھداری کی مناسبت اور اسی شائستگی کی وجہ سے تو واریا الکساندر ووونا لیوین کو چاہتی تھیں۔

لیوین نے کہا "ظاہر ہے کہ اس سے میں یہی سمجھا کہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں اور مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ ظاہر ہے میں یہ تصور کر سکتا ہوں کہ آپ جیسی شہری گرہستن کو یہاں بالکل ہنگلی ماحول لگتا ہوگا اور اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو میں آپ کی خدمت کے لئے ہر طرح سے حاضر ہوں۔"

"اے نہیں!" ڈالی نے کہا۔ "شروع شروع میں تو تکلیف ہوئی تھی لیکن اب تو سب بہت ہی اچھی طرح سے ٹھیک ٹھاک ہو گیا ہے میری بوڑھی آیا کی بدولت" انھوں نے ساتریوا فلیمونوونا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ساتریوا فلیمونوونا سمجھ گئیں کہ ان کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں اور وہ لیوین کو دیکھ کر خوشی اور

اپنے پن کے ساتھ مسکرائیں۔ وہ لیون کو جانتی تھیں اور یہ بھی جانتی تھیں کہ یہ چھوٹی سی کے لئے اچھا ہے، اور چاہتی تھیں کہ یہ رشتہ پکا ہو جائے۔

انہوں نے لیون سے کہا "آپ اگر وینہ جائیے یہاں ہم اور اسٹیپ جائیں گے۔"

"نہیں میں یہیں ہی چلتا ہوں۔ پتہ نہیں میرے ساتھ گھوڑوں کے برابر ہے گا؟"

بچے لیون کو بہت ہی کم جانتے تھے۔ انہیں بالکل یاد نہیں تھا کہ کب اسے دیکھا تھا لیکن اس کے ساتھ برتاؤ میں انہوں نے اس جھجک اور غیریت کے اس عجیب احساس کا اظہار نہیں کیا جو بچوں کو اکثر بڑے لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے جو بچتے ہیں اور جس کے لئے انہیں اکثر سزا ملتی ہے۔ کسی بھی چیز میں بناوٹ اور تصنع سے اتنا دور اور سمجھدار آدمی بھی ہو سکتا ہے لیکن سمجھدار سے سمجھدار بچہ اسے فوراً ہی پہچان لیتا ہے اور اس سے نفرت کرتا ہے چاہے وہ کتنی ہی اچھی طرح چھپائے گئے ہوں۔ لیون میں اور بچا ہے بھی خامیاں رہی ہوں لیکن اس میں تصنع کا شائبہ تک نہیں تھا۔ اسی لئے بچوں نے بھی اس کے لئے ویسا ہی اپنا پن ظاہر کیا جیسا انہیں ماں کے چہرے پر نظر آیا۔ اس کی دعوت پر دونوں بڑے بچے اور اسی کو کر اس کے پاس پہنچ گئے اور اس کے ساتھ ویسی ہی سادگی سے رونے لگے جیسے آدمی کے ساتھ اس میں ہوں کے ساتھ ماں کے ساتھ رو رہے تھے۔ نیلی نے بھی اس کے پاس جانے کی اجازت مانگی اور ماں نے اسے لیون کی گود میں دے دیا۔ اس نے نیلی کو کندھے پر بٹھالیا اور اسے لئے لئے دوڑنے لگا۔

"اور بڑے مست گھوڑے ہیں اوبلونسکی!" اس نے خوش دلی کے ساتھ مسکراتے ہوئے ماں سے کہا "میں اسے گرنے ہی نہیں دوں گا۔"

اور اس کی سبھلی ہوئی پر قوت بڑی احتیاط کے ساتھ مگر مست اور بے صبی بھری چال کو دیکھ کر ماں کو اطمینان ہو گیا۔ اور خوش ہو کر انہوں نے تائیدی نظروں سے اسے دیکھا۔

یہاں دیہات میں بچوں کے ساتھ اور اس سے ہمدردی کرنے والی اوبلونسکی روڈنا کے ساتھ لیون پر بچانہ دلی کیفیت طاری ہو گئی جو اس پر اکثر ہو جاتی تھی اور خود اوبلونسکی روڈنا کو بھی اچھی لگتی تھی۔ بچوں کے ساتھ دوڑتے ہوئے اس نے انہیں جتنا تک تکمیلی اپنی خراب انگریزی بول چال کر مس ہوں کو بتانا اور اوبلونسکی روڈنا کو دیہات میں اپنی مصروفیتوں کے بارے میں بتایا۔

کھانے کے بعد جب اوبلونسکی روڈنا اس کے ساتھ اکیلی باقی رہ گئیں تو انہوں نے کیٹی کا ذکر چھیڑا۔

"پتہ ہے آپ کو کیٹی یہاں آئیں گی اور میرے ساتھ کریمیں بھر رہیں گی؟"

"اچھا؟" اس نے سرخ ہوتے ہوئے کہا اور فوراً ہی بات کا موضوع بدلنے کے لئے بولا "تو میں آپ کے لئے رتھ گاڑی بھیج دوں؟ اور اگر آپ حساب کرنا چاہیں تو مجھے پانچ روبل فی صبیہ کے حساب سے ادا کر دیجئے جبکہ آپ کو شرم نہ آئے۔"

"نہیں بہت بہت شکریہ آپ تو ہمارے ہاں سب ٹھیک ٹھاک ہو گیا۔"

"اچھا تو پھر میں آپ کی گایوں کو دیکھتا ہوں اور اگر آپ اجازت دیں گی تو میں اس کا بندوبست کر دوں گا کہ انہیں چارا کیسے دیا جائے۔ سارا معاملہ چارے کا ہوتا ہے۔"

اور لیون بات کو مختصر نمٹانے کی خاطر اوبلونسکی روڈنا کو دودھ دینے والی مویشیوں کے پالن پوسن کا نظریہ سمجھانے لگا جو یہ تھا کہ گائے تو محض ایک مشین ہے جو چارے پر عمل کر کے اسے دودھ بناتی ہے، دیہا

وہ باتیں تو یہ کر رہا تھا لیکن اس کا بہت جی چاہتا تھا کہ وہ کیٹی کے بارے میں تفصیلات سنے اور اس کے بعد ہی وہ اس سے ڈر بھی رہا تھا۔ وہ اس بات سے خوفزدہ تھا کہ اس نے جو سکون اتنی مشکل سے حاصل کیا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔

"ہاں لیکن اس سب پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے اور کون کرے گا یہ؟" اوبلونسکی روڈنا نے بات کو آگے بڑھا دیا۔

اب انہوں نے ماتریونا فلیمونوونا کے ذریعے اپنی گرہستی کو اس طرح ٹھیک ٹھاک کر لیا تھا کہ وہ اس میں کسی طرح کی تبدیلی نہ کرنا چاہتی تھیں۔ اور پھر انہیں کھیتی باڑی کے سلسلے میں لیون کے طریقے بھی نہیں پسند۔ ان دلیلوں کو شک کی نظر سے دیکھتی تھیں کہ گائیں تو دودھ دینے کی مشینیں ہیں۔ انہیں یہ لگتا تھا کہ اس کی دلیلیں کھیتی باڑی میں گڑبڑی کر سکتی تھیں۔ انہیں تو یہ ساری بات بہت زیادہ سیدھی سادی لگتی تھی کہ ماتریونا فلیمونوونا نے سمجھایا تھا بس ضرورت اس امر کی تھی کہ پنکی اور سفید رانوں والی کو دوہ چارا پانی جائے اور باورچی خانے کی ساری بچی کھچی اور پانی لے جا کر صبیہ کی گائے کو دے دیا جائے۔ یہ تو حسابات ہیں۔ لیکن دانے اور گھاس کا چارا دینے کی بات سشکوک اور غیر واضح تھی۔ اور خاص بات یہ تھی کہ وہ کیٹی کے بارے میں بات کرنا چاہتی تھیں۔

10

"کیٹی نے مجھے لکھا ہے کہ وہ اور بچے انا نہیں چاہتیں بتایا ہے کہ تندرست ہو اور وہ سکون سے رہ سکیں" اس نے آہستہ اور بہت ملائم آواز میں کہنے کے بعد کہا۔

"اور ان کی صحت اب کیسی ہے؟" لیون نے پریشان کے ساتھ پوچھا۔

"شکر ہے خدا کا وہ بالکل صحت یاب ہو چکی ہیں۔ مجھے تو کبھی یہ نہیں لگتا کہ انہیں ہمیشہ بچوں کا آزار ..."

"مجھے بڑی خوشی ہوئی" لیون نے کہا اور جب اس نے یہ کہا اور چپ ہو کر اس کو دیکھنے لگا تو انہیں اس کے چہرے پر کچھ قابل رحم سے بے بسی سی نظر آئی۔

"سنئے کنستن دمیتریچ" اوبلونسکی روڈنا نے اپنی ٹیک دلی کی اور اداسی لانے والی مسکراہٹ کے ساتھ کہا "آپ کیٹی سے کس لئے ناراض ہیں؟"

"میں ہیں تو نہیں ناراض ہوں" لیون نے کہا۔

"نہیں، آپ ناراض تو ہیں۔ پھر آخر کس وجہ سے آپ جب ماسکو میں تھے تو ہمارے ہاں نہ آئے۔ ان دنوں کے ہاں کے؟"

"اوبلونسکی روڈنا" اس نے کہا اور اس کا چہرہ بالوں کی جڑوں تک سرخ ہو گیا "مجھے تو حیرت ہوتی ہے کہ آپ اپنی نیکی کے باوجود اس بات کو محسوس نہیں کرتیں آخر آپ کو میرے اوپر رحم کیوں نہیں آتا جب آپ جانتی ہیں..."

"میں کیا جانتی ہوں؟"

"جانتی ہیں کہ میں نے خواستگاری کی اور مجھے ٹھکرا دیا گیا" لیوین نے کہہ دیا اور وہ ساری تلخی و شکستہ دلی جو ابھی دو برس پیشتر کیٹی کے لئے محسوس کر رہا تھا اب اس بات پر غصے میں بدل گئی کہ اس کی توہین کی گئی تھی۔

"آپ کیوں یہ سوچتے ہیں کہ میں جانتی ہوں؟"

"اس لئے کہ یہ تو سبھی جانتے ہیں۔"

"اب اسی میں آپ غلطی کر رہے ہیں۔ میں تو یہ نہیں جانتی تھی حالانکہ قیاس میرا یہی تھا۔"

"اچھا تو اب آپ جانتی ہیں۔"

"میں صرف یہ جانتی تھی کہ بات ہو گئی لیکن کیا ہوا' یہ تو میں کیٹی سے کبھی نہ جان سکتی تھی۔ میں صرف یہ دیکھتی تھی کہ کوئی ایسی بات ہوئی ہے جس سے انہیں بے حد اذیت ہو رہی ہے اور یہ کہ انہوں نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اس کے بارے میں کبھی بات نہ کروں۔ اور اگر انہوں نے مجھے نہیں بتایا تو کسی کو بھی نہ بتایا ہو گا۔ لیکن آپ لوگوں میں کیا ہوا؟ مجھے بتایئے تو سہی۔"

"کچھ نہیں' میں نے آپ کو بتا دیا۔"

"کب؟"

"جب میں پچھلی بار آپ کے ہاں آیا تھا۔"

"جانتے ہیں آپ' میں آپ سے کیا کہوں گی" وارینکا الکساندروونا بولیں "مجھے تو کبھی کبھی ترس آتا ہے' بے انتہا ترس آتا ہے۔ آپ تو صرف اپنی خود پسندی کی وجہ سے دکھ جھیل رہے ہیں۔"

"ہو سکتا ہے" لیوین نے کہا "لیکن۔"

انہوں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"لیکن بیچاری پر مجھے ترس آتا ہے' بے انتہا ترس آتا ہے۔ اب میں سب سمجھ رہی ہوں۔"

"اچھا' وارینکا الکساندروونا' آپ مجھے معاف کیجئے گا" اس نے کمزور سے ہوتے ہوئے کہا۔ "الوداع' وارینکا الکساندروونا' پھر ملیں گے۔"

"نہیں' ٹھہریئے" انہوں نے اس کی آستین پکڑتے ہوئے کہا۔ "ٹھہریئے تو' بیٹھئے!"

"مہربانی کر کے' براہ کرم' اب اس کی بات نہ کیجئے" اس نے بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی محسوس کیا کہ اس کے دل میں وہ امید پھر سر اٹھا رہی ہے اور گنگنا رہی ہے جسے وہ دفن کر چکا تھا۔

"اگر میں آپ کو اتنا چاہتی نہ ہوتی" وارینکا الکساندروونا نے کہا اور ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے "اگر میں آپ کو اس طرح جانتی نہ ہوتی جس طرح جانتی ہوں۔"

وہ جذبہ جو لگتا تھا کہ مر چکا ہے وہ جاندار سے جاندار تر ہوتا جا رہا تھا' یہی احساس تھا اور لیوین کے دل پر پوری طرح چھا گیا تھا۔

"ہاں اب میں سمجھ گیا" الکساندروونا نے اپنی بات جاری رکھی۔ "آپ اس بات کو نہیں سمجھ سکتے۔ آپ مرد لوگ آزاد ہوتے ہیں اور اپنی پسند سے انتخاب کرتے ہیں' اور آپ کے لئے یہ ہمیشہ واضح ہوتی ہے کہ آپ کس سے محبت کرتے ہیں۔ لیکن لڑکی تو امید اور توقع کی حالت میں عورتوں والی تحریص و حیا کے ساتھ آپ مردوں کو دور سے دیکھتی ہے' بہرات محض قول پر ایمان لیتی ہے — لڑکی کو ہو سکتا ہے یہ احساس بھی ہو کہ وہ نہیں جانتی کہ کس سے محبت کرتی ہے اور نہیں جانتی کہ کیا کہے۔"

"ہاں' اگر اس کا دل کچھ نہیں کہتا۔"

"نہیں' دل تو کہتا ہے لیکن آپ ذرا سوچئے تو۔ آپ مرد لوگ ایک لڑکی سے آنکھیں لڑاتے ہیں' گھر میں آتے جاتے ہیں' قریب آتے ہیں' دیکھتے بھالتے ہیں' انتظار کرتے ہیں' آپ کو وہ چیز ملتی ہے یا نہیں جس سے آپ محبت کرتے ہیں اور بعد کو جب آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ آپ محبت کرتے ہیں تو آپ خواستگاری کرتے ہیں۔"

"نہیں' یہ بالکل اس طرح تو نہیں ہوتا۔"

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا" آپ خواستگاری اس وقت کرتے ہیں جب آپ کی محبت پختہ ہو جاتی ہے یا جب انتخاب کے دو امکانات میں سے کسی ایک کا پلڑا بھاری ہو جاتا ہے۔ لیکن لڑکی سے تو کوئی نہیں پوچھتا۔ چاہتے یہ ہیں کہ وہ خود ہی انتخاب کرنے کے بجائے انتخاب تو کر نہیں سکتی' صرف جواب دے سکتی ہے۔ ہاں یا نہیں۔"

"ہاں' انتخاب' میرے اور روسکی کے درمیان" لیوین نے سوچا اور جو حربہ اس کے دل میں بھی اٹھا تھا وہ پھر سے مڑ گیا اور بس اس کے دل پر ایک اذیت ناک گھاؤ بن کر رہ گیا۔

"وارینکا الکساندروونا" اس نے کہا "اس طرح لباس کا یا میں نہیں جانتا کسی اور لڑکی نے' لیکن مجھے تو ایسی چیز کا انتخاب کیا جاتا ہے جو محبت کا نہیں۔ انتخاب کر لیا گیا اور بہتری ہوا۔ اور اب اس کو دہرایا نہیں جا سکتا۔"

"اف' خود پسندی اور خود پسندی!" وارینکا الکساندروونا نے اس طرح کہا جیسے اس دوسرے جذبے کے مقابلے میں جسے صرف عورتیں جانتی ہیں وہ اس جذبے کی ہستی کی بنا پر اس کو حقارت کی نظر سے دیکھ رہی ہوں۔ "جس وقت آپ نے کیٹی سے خواستگاری کی تھی اس وقت وہ اسی حالت میں تھیں جب وہ جواب دے ہی نہ سکتی تھیں۔ ان کے ذہن میں جذبہ تھا اس کا کہ آپ یا روسکی۔ اس کو وہ دیکھتی نہیں اور آپ سے بہت ڈرا ہوا سے خائف تھیں۔ فرض کیجئے کہ وہ ذرا بڑی ہوتیں مثلاً ان کی جگہ پر اگر میں ہوتی تو کوئی جذبہ ہو ہی نہ سکتا تھا مجھے اس سے بیاہ سے کافر قطعاً اور آخر کر دی ہوا۔"

لیوین کو کیٹی کا خط یاد آیا۔ انہوں نے کہا تھا "نہیں' یہ نہیں ہو سکتا۔"

"وارینکا الکساندروونا" اس نے رونکھے پن سے کہا "آپ کو مجھ پر ہوا اعتماد ہے اس کی میں بڑی قدر کرتا ہوں لیکن میرا خیال ہے کہ آپ غلطی کر رہی ہیں۔ اب میں سچ ہوں یا نہیں سچ ہوں مگر اس خود پسندی کا' جس کو آپ اتنی حقارت سے دیکھتی ہیں' اثر یہ ہے کہ میرے لئے کاترینا الکساندروونا کے بارے میں کسی طرح کا خیال ممکن ہی نہیں ہے' آپ سمجھئے اس بات کو کہ یہ بالکل ناممکن ہے۔"

"میں صرف ایک بات اور کہوں گی کہ آپ سمجھتے ہی ہیں کہ میں اپنی بہن کے بارے میں بات کر رہی ہوں جس سے میں جتنی ہی محبت کر لوں اچھی اپنے بچوں سے۔ میں یہ نہیں کہتی کہ وہ آپ سے محبت کرتی تھیں بلکہ میں یہ کہنا چاہتی تھی کہ اس وقت کے ان کے اظہار سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا۔"

"میں نہیں جانتا" لیوین نے اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "کاش آپ کو معلوم ہوتا کہ مجھے کتنا دکھ پہنچا رہی ہیں اپنے بالکل درست ہونے سے جیسے آپ کا کوئی بچہ مر جائے اور لوگ آپ سے کہیں کہ وہ بیمار ہو کر ایسا ہو جاتا اور ویسا ہو جاتا اور وہ تو زندہ رہ سکتا تھا اور آپ اس کو دیکھ کر خوش ہو سکتی تھیں۔ لیکن وہ مر گیا' مر گیا۔"

"آپ کس قدر مضحکہ خیز ہیں" وارینکا الکساندروونا نے لیوین کے ہیجان کے باوجود غمگین مسکراہٹ کے

ساتھ کہا۔ "ہاں، اب میں سب کچھ سمجھتی ہوں" انہوں نے فکرمندانہ انداز میں اپنی بات جاری رکھی۔ "تو جب کبھی یہاں ہوں گی تو آپ ہمارے ہاں نہیں آئیں گے؟"

"نہیں، نہیں آؤں گا۔ ظاہر ہے کہ میں کاترینا الکسانڈروونا سے بھاگوں گا تو نہیں لیکن جہاں تک کر سکتا ہوں کوشش کروں گا کہ انہیں اپنی موجودگی کی ناخوشگواری سے بچائے رکھوں۔"

"آپ بہت، بہت ہی زیادہ مضحکہ خیز ہیں" واریا الکسانڈروونا نے شفقت سے اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے دہرایا۔ "اچھا تو ٹھیک ہے، یوں سمجھئے کہ ہم نے اس کے بارے میں کبھی کوئی بات ہی نہیں کی۔ ہاں تو کس لئے آئی ہو؟" واریا الکسانڈروونا نے فرانسیسی میں لڑکی سے کہا جو وہاں آ کھڑی تھی۔

"ماما میرا بیلچہ کہاں ہے؟"

"میں فرانسیسی میں بول رہی ہوں، تم بھی فرانسیسی ہی میں بولو۔"

لڑکی نے کہنا چاہا لیکن بھول گئی کہ بیلچے کو فرانسیسی میں کیا کہتے ہیں۔ ماں نے بتا کر اس سے کہلوایا اور پھر فرانسیسی ہی میں بتایا کہ وہ بیلچے کو کہاں تلاش کرے۔ اور یہ لیوین کو اچھا نہیں لگا۔

اب اسے واریا الکسانڈروونا کے گھر میں اور بچوں میں ہر چیز اتنی اچھی اور پیاری نہیں لگ رہی تھی جیسی پہلے تھی۔

"اور وہ بچوں سے فرانسیسی میں بات کیوں کرتی ہیں؟" لیوین نے سوچا۔ "یہ کتنی غیر قدرتی اور بناوٹی بات ہے! اور بچے اس کو محسوس کرتے ہیں۔ انہیں فرانسیسی بولنا تو سکھانا لیکن خلوص کے ساتھ بات کرنا بھلا دینا" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ اسے نہیں معلوم تھا کہ واریا الکسانڈروونا یہ ساری باتیں پہلے ہی بار سوچ چکی تھیں اور پھر بھی خلوص کی قربانی دے کر بھی وہ اپنے بچوں کی پرورش اسی راستے پر کرنے کو ضروری سمجھتی تھیں۔

"تو آپ کو جانا کہاں ہے؟ بیٹھئے تو سہی۔"

لیوین چائے کے وقت تک ٹھہرا رہا لیکن اس کی خوشی ختم ہو چکی تھی اور وہ اسے بخوبی محسوس کر رہا تھا۔

چائے کے بعد وہ بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔ واریا الکسانڈروونا نے اس کے گھوڑے تیار کئے جانے اور جب وہ واپس آیا تو واریا الکسانڈروونا کو پریشان صورت پایا۔ ان کی آنکھوں میں آنسو تھے۔ لیوین جس وقت باہر بلایا گیا تھا تو واریا الکسانڈروونا کے لئے ایک بھیانک واقعہ ہو گیا جس نے اچانک ان کی آج کی ساری خوشی کو اور بچوں پر ان کے فخر کو چکنا چور کر دیا۔ گریشا اور تانیا میں گیند کی خاطر لڑائی ہو گئی۔ بچوں کے کمرے سے آنے والی چیخیں سن کر واریا الکسانڈروونا دوڑی ہوئی گئیں اور انہوں نے دونوں کو بہت ہی بری حالت میں دیکھا۔ تانیا نے گریشا کے بال پکڑ رکھے تھے اور وہ طمانچے سے سیخ شدہ صورت کے ساتھ اسے جہاں بھی پا جائیں مکے مار رہا تھا۔ واریا الکسانڈروونا نے جب یہ دیکھا تو ان کے دل کے اندر کوئی چیز جیسے ٹوٹ گئی جیسے ان کی زندگی پر اندھیرا چھا گیا ہو۔ وہ سمجھ گئیں کہ ان کے یہ بچے جن پر انہیں اتنا فخر تھا، نہ صرف یہ کہ بہت ہی معمولی بلکہ برے تھے، جن کی تربیت بری طرح کی گئی تھی، جن میں بھوڑے اور وحشیانہ رجحانات تھے اور یہ بد بچے تھے۔

وہ کسی اور چیز کے بارے میں بات کر سکتی تھیں نہ سوچ سکتی تھیں اور لیوین کو اپنی بد بختی کے بارے میں بتائے بغیر ان سے رہائی نہ ملی۔

لیوین نے دیکھا کہ وہ بہت دکھی ہیں اور اس نے انہیں یہ کہہ کر تسلی دینے کی کوشش کی کہ اس سے کوئی بری بات ثابت نہیں ہوئی کہ لڑکے ذہین بھی ہیں۔ لیکن یہ کہتے وقت لیوین اپنے دل میں سوچ رہا تھا کہ "میں میں اتنے نہیں دیکھتا کہ اپنے بچوں سے فرانسیسی میں بات کروں۔ میں ہمیرے ایسے بچے نہیں ہوں گے۔ بس اس کی ضرورت ہے کہ بچوں کو غراب نہ کیا جائے۔ انہیں کچھ اور بنانے کی کوشش نہ کی جائے تو بہت ہی زیادہ اچھے ہوں گے۔ ہاں ہمیرے ایسے بچے نہیں ہوں گے۔"

اس نے رخصت لی اور چلا گیا اور واریا الکسانڈروونا نے اسے روکا نہیں۔

۱۱

ہوائی کے وسط میں لیوین کے پاس اس کی بہن کے گاؤں کا کھیا آیا جو کہ اسکیپ سے میں درست کے قابل پر تھا۔ کھیا نے آ کر بتایا کہ وہاں کام کیسا چل رہا تھا اور یہ کہ گھاس کی کٹائی ہو چکی ہے۔ بہن کی جائیداد سے خاص آمدنی کھیار کی چراگاہوں سے ہوتی تھی۔ پہلے کے برسوں میں کسان ہیں روبل فی دسیاتن کے حساب سے گھاس خرید لیتے تھے۔ جب جائیداد کا انتظام لیوین نے سنبھالا تو اس نے گھاس کا جائزہ لینے کے بعد دیکھا کہ اس کا دام تو زیادہ ہونا چاہئے اور اس نے پچیس روبل فی دسیاتن قیمت مقرر کر دی۔ کسانوں نے یہ قیمت نہیں دی اور جیسا کہ لیوین کو شبہ تھا انہوں نے دوسرے گاؤں کو بھی نہیں بھگتنے دیا۔ تب لیوین خود وہاں گیا اور اس نے یہ انتظام کیا کہ گھاس کی کٹائی کچھ تو مزدوری دے کر اور کچھ بٹائی پر کروا لی جائے۔ وہاں کے کسانوں نے تو ہر طرح سے اس اختراع میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی لیکن کام ہو گیا اور پہلے ہی سال پرانے سے تقریباً دگنی آمدنی ہوئی۔ پچھلے سے پہلے سال اور پچھلے سال بھی کسانوں کی طرف سے اسی طرح مخالفت کی گئی اور گھاس کی کٹائی اسی بندوبست کے مطابق کی گئی۔ اس سال کسانوں نے ساری گھاس خود بٹائی پر لے لی تھی اور کھیا نے آ کر اطلاع دی کہ گھاس کی کٹائی ہو چکی اور اس نے بارش ہونے سے پہلے ہی گھاس کو بچا لیا اور اس کی موجودگی میں بٹائی کر دی اور مالک کے حصے کے کیارہ جتے اکٹھے کر دیئے ہیں۔ اس سوال پر کہ بڑی چراگاہ میں کتنی گھاس نکلی تھی کھیا کے کوئی مصدقہ جواب سے 'پوچھے بغیر گھاس کا بٹوارا کر دینے میں کھیا کی جلدی اور اس کے پورے لیے سے لیوین سمجھ گیا کہ گھاس کے اس بٹوارے میں کچھ گھپلا کیا گیا ہے۔ اس نے فیصلہ کیا کہ وہ معاملے کی تصدیق کرنے خود جائے گا۔

اس گاؤں میں کھانے کے وقت پہنچ کر اس نے گھوڑے کو اپنے بوڑھے دوست کے گھر میں چھوڑا اور اس کے بھائی کی امداد کا شکریہ ادا کرنے اور بوڑھے کے پاس چلا گیا جہاں اس نے شہد کی مکھیوں کے چھتے لگا رکھے تھے۔ لیوین اس سے گھاس کی کٹائی کی تفصیلات جاننا چاہتا تھا۔ باتونی اور شریف صورت بوڑھے پادری نے بہت خوش ہو کر لیوین کا خیر مقدم کیا، اسے اپنے سارے چھتے دکھائے، اپنی شہد کی مکھیوں کے بارے میں اور اس سال کے شہد کے بارے میں ساری تفصیلات بتائیں لیکن گھاس کے بارے میں لیوین کے سوالوں کے جواب اس نے مبہم اور غیر تسلی بخش سے دیئے۔ اس سے لیوین کے شکوک اور پختہ ہو گئے۔ وہ چراگاہ میں گیا اور اس نے گھاس کے ڈھیروں کو دیکھا۔ ہر ڈھیر میں پچاس گاڑی گھاس ہوتی۔ ملتی تھی کسانوں کا اندازہ لگانے کے بعد لیوین نے گھاس ڈھونے والی گاڑیوں کو جمع کرانے اور ایک ڈھیر کو اندر لانے کے بارے میں بتانے کا حکم دیا۔ اس ڈھیر میں سے صرف تیس گاڑی بھر گھاس نکلی۔ کھیا کے یہ یقین دلانے کے باوجود کہ گھاس پوری تھی اور ڈھیر بنانے کے بعد دبنے گئی تھی اور اس کی قسموں کے باوجود کہ سب کچھ دین ایمان سے کیا گیا تھا، لیوین اپنی بات پر اڑا رہا کہ گھاس کی

بتائی اس کے حکم کے بغیر کی گئی اس لئے وہ اس گھاس کو پچاس گاڑی فی ڈھیر کے حساب سے بیان ہی نہ سکتا تھا۔ لمبی بحث اور تکرار کے بعد معاملہ اس طرح طے ہوا کہ ان ماہیروں کو کسان پچاس گاڑی فی ڈھیر بیان کرائے جسے میں لے لیں اور مالک کے جتنے کی گھاس کے ڈھیر پھر سے بنائے جائیں۔ یہ بات چیت اور گھاس کے نئے ڈھیر بنانے کا کام سہ پہر تک جاری رہا۔ جب گھاس کے آخری جتنے کی بنائی ہو چکی تھی تو یوین باقی کام کی نگرانی ملتی کے سپرد کر کے گھاس کے ایک ڈھیر پر بیٹھ گیا' جس پر بید ٹہنیوں کا ایک ٹوٹا ٹانگا تھا' اور کسانوں سے بھری ہوئی چراگاہ کے مناظر سے لطف اندوز ہونے لگا۔

اس کے سامنے دریا کے ایک موڑ کے کنارے دلدل کے اس پار خوش رنگ کپڑے پہنے ہوئے عورتوں کی ایک قطار گنگناتی ہوئی آوازوں میں اسی خوشی جھلکتی ہوئی حرکت کر رہی تھی۔ اور بکھری ہوئی گھاس سے تیزی کے ساتھ زردی مائل سبز رنگ کی گھنٹیوں کے اوپر سرمئی رنگ کی فن کماتی سنڈیریں سی بن رہی تھیں عورتوں کے پیچھے پیچھے جتیلے ہوئے سوکھ چل رہے تھے اور سنڈیروں کو سمیٹ کر ان سے چوڑے اور اونچے ڈھیر بنائے جا رہے تھے۔ بائیں طرف کو چراگاہ میں' جہاں سے گھاس کاٹی جا چکی تھی' گاڑیاں ایک کے بعد ایک چرچراتی ہوئی آ رہی تھیں اور بیلوں پر بڑے بڑے گٹھے اٹھا کر گھاس لادی جاتی۔ گھاس کے ڈھیر غائب ہو جاتے اور ان کی جگہ مہکتی ہوئی گھاس سے لدی ہوئی بڑی بڑی گاڑیاں نمودار ہو جاتیں جن کے گھوڑوں کے پٹوں کے اوپر گھاس کا ڈھیر دکھائی دیتا تھا۔

"ویسے موسم میں گھاس اٹھانی چاہئے۔ بہت ہی اچھی سوکھی گھاس تیار ہو گی۔" ڈھیر لگانے والے نے یوین کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ "یہ گھاس تھوڑی ہے' اس کی تو مسکہ جائے جیسی ہے' اپنے تابوتوں کو تیار ہے ہیں جیسے انھیں دائے جنتی ہیں۔" اس نے گھاس کے بڑے ہوئے ڈھیر کی طرف اشارہ کر کے اضافہ کیا۔ "کھانے کے وقت سے اب تک آدھی سے اوپر ہی اٹھا لے گئے ہیں۔"

"آخری ہے یہ؟" اس نے ایک نوجوان سے پکار کر کہا جو گاڑی کے اگلے حصے پر کھڑا باگ کے سرے کو ہلاتا ہوا اس سے گزر رہا تھا۔

"آخری ہے بابا۔" نوجوان نے گھوڑے کو روک کر کہا اور مسکرا کر ایک خوش مزاج اور لال گالوں والی عورت کو دیکھا جو مسکراتی ہوئی اسی گاڑی میں بیٹھی تھی اور آگے چلا گیا۔

"یہ کون ہے؟ بیٹا؟" یوین نے پوچھا۔

"میرا سب سے چھوٹا لڑکا ہے۔" ڈھیر لگانے والے نے شفقت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"کیا اچھا جوان ہے۔"

"ہاں ٹھیک ہی ہے۔"

"بیاہ ہو چکا؟"

"ہاں' سینٹ فلپ (۱) والے روز ہے کو تیسرا سال لگ گیا۔"

"اور بچے ہیں؟"

"کیسے بچے! سال بھر تک تو کچھ سمجھتا ہی نہیں تھا اور شیطان سے تھا۔" ڈھیر لگانے والے نے جواب دیا۔ "مگر کیا گھاس ہے! بالکل جائے جیسی!" اس نے بات بدلنے کی خاطر پھر سے کہا۔

یوین نے دانتا پیوف اور اس کی بیوی کو بڑے غور سے دیکھا۔ وہ اس سے تھوڑے ہی فاصلے پر گھاس لاد رہے تھے۔ ایوان بار صنوف گاڑی میں گھاس کے اوپر کھڑا ہوا گھاس لے رہا تھا اور گھاس کے بڑے بڑے گٹھوں کو ہوا میں بلند کر رہا تھا اور پاؤں سے دبا دبا کر جما رہا تھا جسے اس کی نوجوان اور خوبصورت بیوی پہلے کولے میں بھر بھر کر اور پھر جیلی سے اٹھا کر اسے دیتی جا رہی تھی۔ نوجوان کسان عورت بڑی آسانی سے خوشی خوشی اور سلیقے سے کام کر رہی تھی۔ اچھی طرح جمائی ہوئی گھاس میں جیلی فوراً نہیں دھنستی تھی۔ وہ پہلے اسے کونچ کونچ کر جیلی کرتی' جیلی کو اس میں دھنساتی اور پھر ایک تیز پھرتیلی حرکت سے اپنے بدن کا سارا زور اس پر ڈالتی اور فال پنکھ میں کسی ہوئی اپنی کمر کو مل دے کر فوراً سیدھی ہو جاتی اور سلیقہ کرنی کے اندر اپنی بھری بھری چھاتیوں کو تانتی اور جیلی کو بڑے سلیقے سے ہاتھوں پر اٹھاتی اور گھاس کے گٹھے کو چھ کے سے اوپر اٹھا کر گاڑی پر پہنچا دیتی۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ ایوان اپنی بیوی کو ایک منٹ کی بھی فالتو محنت سے بچانے کی کوشش میں رسیے جالنے والے گٹھے کو جلدی سے ہاتھ پھیلا کر لیتا اور اسے گاڑی میں پھیلا دیتا۔ گھاس کے آخری جتنے کو بھی دے کر عورت نے اپنی کمر تن پر سے گھاس کے گرے پڑے تنکوں کو صاف کیا اور لال رومال کو ٹھیک کیا جو کھسک کر اس کی سفید و محبوب سے ہنوز محفوظ پیشانی پر آ گیا تھا اور گھاس کے اوپر بندھنے کے لئے گاڑی کے نیچے تھس گئی۔ ایوان نے اسے بتایا کہ رسی کو کیسے باندھا جائے اور جواب میں اس کے کچھ کہنے پر زور سے ہنسا۔ دونوں چہروں کے تازہ میں بڑی گہری اور نوجوان محبت صاف نظر آ رہی تھی جو ابھی تھوڑے ہی دنوں پہلے بیدار ہوئی تھی۔

12

گاڑی پر گھاس کا ڈھیر بند ہو گیا۔ ایوان نے کود کر اور مضبوط ہوئے تازے گھوڑے کو لگام پکڑ کر لے چلا۔ عورت نے جیلی کو گاڑی کے اوپر پھینک دیا اور بیباکی سے چلتی ہوئی ان عورتوں کے پاس چلی گئی جو ایک جگہ اکٹھی ہوئی تھیں۔ ایوان سڑک پر آ کر دوسری گاڑیوں کی قطار میں شامل ہو گیا۔ عورتیں ہیبوں کو کندھے پر رکھے' صبح کپڑوں میں دلکش اور کھنکتی ہوئی آوازوں میں چہکتی ہنستی خوشی باتیں کرتی گاڑیوں کے پیچھے پیچھے چلیں۔ ایک بھونڈی اور بالکل کنواری آواز میں کسی عورت نے کوئی گیت چھیڑا اور اسے بڑی تک گائی گئی اور پھر اسی گیت کو کوئی پچاس آوازیں شروع سے گانے لگیں جن میں طرح طرح کی آوازیں تھیں' کچھ بھونڈی کچھ سہین لیکن سب صحت مند۔

گاتی ہوئی عورتیں یوین کے قریب آتی جا رہی تھیں اور اسے لگا کہ جیسے خوشی سے گرجتی ہوئی گھٹا اس کے اوپر پھیلتی جا رہی ہے۔ گھٹا چھا گئی اور اس نے یوین کو اپنی لپیٹ میں لے لیا اور گھاس کے جس ڈھیر پر وہ بیٹھا ہوا تھا وہ اور دوسرے ڈھیر اور گاڑیاں اور ساری چراگاہ اور دور کے میدان سب پاس آ گئے اور اس پر مسرت گیت کی کل پر جھومنے لگے۔ ہچکیوں' سیٹیوں اور تانوں کے ساتھ گایا جا رہا تھا۔ یوین کو اس صحت مند خوشی پر رشک آنے لگا اور اس کا جی چاہا کہ زندگی کی مسرت کے اس اظہار میں وہ بھی شریک ہو جائے۔ لیکن وہ کچھ بھی نہ کر سکتا اور بس لیٹا ہوا سنتا اور دیکھتا رہا۔ جب گاتے ہوئے لوگ آنکھ سے اوجھل ہو گئے اور ان کی آواز بھی بند ہو گئی تو یوین پر اپنی خدائی' اپنی جسمانی کاہلی اور اس دنیا سے اپنی مغائرت پر رنج و غم کا شدید احساس طاری ہو گیا۔

جن کسانوں نے گھاس کے سلسلے میں اس سے سب سے زیادہ بحث اور تکرار کی تھی جس کو اس نے بے وقوف سمجھا تھا یا جو اسے دھوکا دینا چاہتے تھے انھیں میں سے کئی ایک نے بڑی خوشی کے ساتھ اسے سلام کیا تھا اور صاف

ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کی طرف سے ان کے دل میں کوئی بدی نہیں تھی اور وہ دل میں بدی رکھ بھی نہ سکتے تھے اور انہیں صرف یہی نہیں کہ کوئی بچھتاوا نہ تھا بلکہ یاد بھی نہ رہا تھا کہ وہ اسے دھوکا دینا چاہتے تھے۔ یہ سب ہی سب سے مشترکہ محنت کے سمندر میں غرق ہو چکا تھا۔ خدا نے دن دیا تھا' خدا نے قوت دی تھی' اور دن اور قوت محنت کے لئے وقف کر دیئے گئے تھے اور یہی بذات خود انعام تھا۔ اور کس کے لئے محنت کی گئی تھی؟ محنت کا پھل کیا اور کیسا ہو گا؟ یہ سب غیر متعلق اور حقیر تصورات تھے۔

لیوین اکثر دل ہی دل میں اس زندگی کو سراہتا تھا اور ان لوگوں کے لئے اکثر رشک محسوس کرتا تھا جو یہ زندگی بسر کرتے تھے لیکن آج پہلی بار' خاص طور سے اس نے ایوان پار میونوف اور اس کی خاندان بیوی کے رشتے میں جو کچھ دیکھا تھا اس کے زیر اثر لیوین کو پہلی بار یہ خیال ہوا کہ اس کا وہم اور آدرش یہ ہے کہ وہ اس قدر بوجھل' کاہلی کی مصنوعی اور ذاتی زندگی کو بدل دے جو وہ بسر کر رہا تھا اور اس محنتی' پاک صاف اور مشترکہ خوبصورت زندگی کو اپنا لے۔

اس کے ساتھ بہت ڈھابیٹھا ہوا تھا وہ بھی بیدار ہوئے مگر جانا نہیں چاہتا تھا۔ لوگ سب تھکے ہوئے تھے۔ وہ پاس کے تھے وہ اپنے گھر چلے گئے تھے اور وہ دور والے رات کے کھانے اور رخصتی کی تیاریوں میں رات بسر کرنے کی تیاریاں کر رہے تھے۔ لیوین کی طرف لوگوں نے کوئی دھیان نہ دیا تھا اور وہ گھاس کے ڈھیر پر لیٹا ہوا ستاروں کو دیکھتا اور سنتا رہا۔ وہ لوگ جو آگ میں رات بسر کرنے کو رہ گئے تھے وہ گرمیوں کی مختصر رات میں بالکل نہیں سوئے۔ پہلے وہ کھانے کے وقت کی عام پُرمسرت بات چیت اور قہقہوں کی آوازیں آتی رہیں اور پھر سے گیت اور قہقہے سنائی دینے لگے۔

محنت کے پورے طویل دن کا تھکن اور اثر ان پر نہیں رہ گیا تھا سوائے خوشی کے۔ تڑکا ہونے سے پہلے ہر طرف سناٹا ہو گیا۔ بس صرف رات کی آوازیں' دلدل میں مینڈکوں کی مسلسل ٹراہٹ اور چراگاہ میں گھوڑوں کے پھپھارنے کی آواز سوائے سوہرے زمین سے اٹھنے والے کہرے میں سناٹا رچ رہا۔ لیوین کی آنکھ کھلی تو وہ گھاس کے ڈھیر سے اتر اور ستاروں کو دیکھ کر اس نے سمجھا کہ رات گزر گئی۔

"تو اب میں کیا کروں گا؟" اس نے اپنے آپ سے کہا اور خود اپنے لئے اس نے ہر اس شخص کا اظہار لفظوں میں کرنے کی کوشش کی جو اس نے اس مختصر رات میں سوچا اور محسوس کیا تھا۔ اس نے وہ کچھ سوچا اور محسوس کیا تھا وہ سب خیال کی تین الگ الگ راہوں میں بٹ گیا تھا۔ اول — یہ کہ اپنی پرانی زندگی کو' اپنے بے فائدہ علم کو اور اپنی اس تعلیم کو چھوڑنے کا خیال تھا جس کی ضرورت کسی کو بھی نہ تھی۔ اس تیاگ سے اسے خوشی حاصل ہوئی اور اس کے لئے یہ بہت آسان اور سادہ تھا۔ دوسرے خیالات اور تصورات کا تعلق اس زندگی سے تھا جو وہ اب جینا چاہتا تھا' اس زندگی کی سادگی' پاکیزگی اور اصول پسندی کو وہ صاف محسوس کرتا تھا اور اسے یقین تھا کہ اس میں اسے وہ طمانیت' سکون اور وقار مل جائے گا جس کی عدم موجودگی کو وہ اتنے درد کے ساتھ محسوس کرتا تھا۔ لیکن خیالات کی تیسری راہ اس سوال کے گرد گھومتی تھی کہ پرانی زندگی سے نئی کی طرف یہ عبور کس طرح عمل میں لایا جائے۔ اور اس معاملے میں کوئی چیز واضح طور سے اس کے ذہن میں نہ آتی تھی۔ "شادی کرنا؟ کام کرنا اور کام کی ضرورت پیدا کرنا؟ یہ کہ طبیعت کو چھوڑ دینا؟ دہقان خرید لینا؟ عام کسانوں کی برادری میں شامل ہو جانا؟ کسان لڑکی سے شادی کرنا؟ یہ میں کیسے کروں گا؟" اس نے پھر اپنے آپ سے سوال کیا اور اسے کوئی جواب نہیں ملا۔ "مگر آج تو میں ساری رات سویا نہیں ہوں اور میں چیزوں کو صاف

دور سے سوچ سمجھ نہیں سکتا۔" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "میں بعد کو اس سب کو صاف کروں گا۔ صرف ایک چیز یقینی ہے" کہ اس رات نے میرے مقدر کا فیصلہ کر دیا ہے۔ بیل بچھا دینے والی زندگی کے بارے میں پہلے کے میرے سارے خواب غلط تھے۔ "اصل چیز نہیں تھے۔" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "یہ سب کہیں زیادہ سادہ اور بہت بہتر ہے۔"

"کس قدر خوبصورت ہے!" اس نے اپنے سر کے اوپر بیچ آسمان میں گھورے ہوئے سفید اون کے گالوں جیسے عجیب بادل کو دیکھ کر کہا جو بالکل یہی کی طرح لگ رہا تھا۔ "اس دلکش رات کی ہر چیز کس قدر دلکش ہے اور یہ یہی کس وقت بن گئی؟ ابھی ابھی پہلے تو میں نے آسمان کی طرف دیکھا تھا اور تب وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ بس دو سفید دھبے تھے۔ ہاں اسی طرح تو زندگی کے بارے میں میرا ذہنی نظریہ بھی بدل گیا!"

وہ چراگاہ سے نکل گیا اور بڑی سڑک پر ہو کر گاؤں کی طرف چلا۔ ہوا تیز ہو گئی اور سرمئی اداسی سی چھا گئی۔ بھیگا وقت ہو گیا اور وہ بے کلی محسوس ہوئی جو تڑکا ہونے سے پہلے عام طور سے ہو جاتی ہے۔

سناٹے سے سنتا سکوتا ہوا لیوین تیز تیز چلنے لگا۔ اس کی نگاہیں زمین پر لگی ہوئی تھیں۔ "یہ کیا ہے؟ کوئی گا رہا ہے؟" اس نے گھنٹیوں کی آواز سن کر کہا اور سر اٹھا کر دیکھا۔ اس سے کوئی چالیس قدم پر اس کی طرف اسی سڑک سے جس پر وہ جا رہا تھا چار گھوڑوں کی ایک ٹکمی چلی آ رہی تھی جس کے اوپر سامان لدا ہوا تھا۔ پچھواڑی کی دائیں کے دونوں گھوڑے ہم سے لگے لگے چلنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن ہوشیار کوچوان اپنے ٹکمی پر ایک طرف کو ہو کر بیٹھا تھا اور بڑی مہارت سے ہم کو لگے کے اوپر کئے ہوئے تھا تاکہ گھوڑے ہموار زمین پر دوڑ سکیں۔

لیوین نے بس اتنا ہی دیکھا اور یہ سوچا بھی نہیں کہ ٹکمی میں کون جا رہا ہو گا۔ اس نے ٹکمی کو بس گھوڑے گھوڑے اور اندر بیٹھے ہوئے لوگوں کو دیکھا تھا۔

ٹکمی میں ایک کونے میں ایک بوڑھا بیٹھا اونگھ رہا تھا اور کھڑکی کے پاس ایک نوجوان لڑکی بیٹھی تھی جو بالکل ابھی ابھی جاگی تھی وہ اپنی رات کو پہننے والی سفید فراک کے فیتوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑے ہوئے تھی۔ نورانی اور گلابی صبح کی نازک اور وسیع و عمیق روشنی میں داخل ہوئی جس سے لیوین کا کوئی تعلق ہی نہ تھا' وہ اس سے بے پہنچنے کے مقدر کو دیکھ رہی تھی۔

یہ منظر نگاہوں سے غائب ہونے ہی والا تھا کہ اسی لمحے اس کی صاف بھی آنکھوں نے لیوین کو دیکھا۔ اس نے پہچان لیا کہ یہ لیوین ہی ہے اور اس کا چہرہ تعجب آمیز خوشی سے دمک اٹھا۔

وہ غلطی کر ہی نہیں سکتا تھا۔ یہ آنکھیں دنیا میں اور تو ہو ہی نہیں سکتیں۔ دنیا بھر میں بس ایک ہستی تھی جو اس کے لئے زندگی کی ساری روشنی اور مفہوم کو مرکوز کر لینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ یہ ہستی تھی کیٹی۔ وہ سمجھ گیا کہ کیٹی ریلوے اسٹیشن سے برگوشود جا رہی ہو گی۔ اور وہ تمام چیزیں جنہوں نے اس پہلے خواب رات کو اسے پریشان کیا تھا' وہ سارے فیصلے جو اس نے کئے تھے' سب کچھ اچانک غائب ہو گیا۔ اس نے کسی کسان لڑکی سے شادی کرنے کے اپنے خواب کو تنافر کے ساتھ یاد کیا۔ بس وہیں' اس ٹکمی میں جو سڑک کی دوسری طرف سے گزر کر تیزی سے دور ہوتی چلی جا رہی تھی' اسی میں اس کی زندگی کی اس پہیلی کو حل کرنے کا امکان تھا جو پچھلے دنوں اس کے لئے اس قدر اذیت ناک بن گئی تھی۔

کیٹی نے پھر اس طرف نظر نہیں کی۔ ٹکمی کی کمانیوں کی آواز آنی بند ہو گئی اور گھنٹیوں کی آواز بہت ہی

ہلکی ہلکی سنائی دے رہی تھی۔ کتوں کے بھونکنے سے پتہ چلتا تھا کہ بستی گاؤں میں داخل ہو گئی ہے — اور بس رکنے تو چاروں طرف سنسان کھیت، سامنے گاؤں اور خود وہ اکیلا اور ہر ایک سے الگ تھلگ، جو اپنا ڈسٹرک پر تھا چلا رہا تھا۔

اس نے آسمان کی طرف اس امید سے دیکھا کہ وہاں وہ بیچی مل جائے گی جو اسے اتنی اچھی لگی تھی اور جو اس کے لئے آج کی رات کے سارے حیالات و احساسات کا پیکر بن گئی تھی۔ آسمان پر اب بیچی کی طرح کی کوئی چیز نہ رہ گئی تھی۔ وہاں ناقابل رسائی بلندی پر ایک پراسرار تنہائی ہو چکا تھا۔ بیچی کا تو نام و نشان بھی نہ تھا۔ اس کی جگہ سارے آدھے آسمان پر اون کے گالوں جیسے لمحوں کی جو برابر چھوٹے ہوتے جا رہے تھے ایک چالیس سی پھیلی تھی۔ آسمان نیلا اور روشن ہو گیا تھا اور اس کی سوالیہ نظروں کا جواب اسی شفقت لیکن اس بار سائی کے ساتھ دے رہا تھا۔

"نہیں" اس نے اپنے آپ سے کہا "سادگی اور محنت کی یہ زندگی چاہے کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو میں اس کی طرف واپس نہیں جا سکتا۔ میں ان سے محبت کرتا ہوں۔"

13

جو لوگ الکسینی الکسانڈرووچ سے بہت قریب تھے ان کے علاوہ کوئی بھی یہ نہ جانتا تھا کہ اس دیکھنے میں انتہائی سرد اور حقیقت پسند شخص میں ایک کمزوری ہے جو اس کے کردار کے عام رجحان کی ضد ہے۔ الکسینی الکسانڈرووچ کسی سے بھی عورت کو روتے ہوئے بے نیازی سے دیکھ اور سن نہیں سکتے تھے۔ آنسو دیکھ کر وہ سخت الجھن میں پڑ جاتے تھے اور غور و فکر کی صلاحیت سے بالکل محروم ہو جاتے تھے۔ ان کے شعبے کے محکمہ اور سیکرٹری اس بات کو جانتے تھے اور درخواستیں لے کر آنے والیوں کو پہلے سے خبردار کر دیتے تھے کہ اگر وہ اپنے سامنے کو گڑگڑانا نہیں چاہتے تو روئیں ہرگز نہیں۔ وہ کہہ دیتے تھے کہ "وہ خفا ہو جائیں گے اور آپ کی بات ہی نہیں سنیں گے" اور درحقیقت ان صورتوں میں الکسینی الکسانڈرووچ میں پیدا ہو کر رہتے تھے اس کا اظہار فوری غصے کی شکل میں ہوتا۔ "میں نہیں کر سکتا، کچھ نہیں کر سکتا، مہربانی کر کے آپ چلے جائیے!" وہ ایسی صورتوں میں عام طور سے چلا پڑتے۔

جب ریس کورس سے واپس آتے ہوئے آنا نے انہیں درد و شکستگی کے ساتھ اپنے تعلق کے بارے میں بتایا اور اس کے بعد خود اور وہ ہاتھوں سے منہ ڈھانپ کر رونے لگیں تو الکسینی الکسانڈرووچ کو ان پر جو غصہ آیا تھا اس کے بارے خود انہوں نے اس کے ساتھ ہی اس دو حالی خفگی کی شدت کو بھی محسوس کیا اور ان میں آنسو دیکھ کر پیدا ہو جاتا تھا۔ وہ اس بات کو جانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اس وقت اپنے جذبات کا اظہار صورت حال سے مطابقت ہو گا چنانچہ انہوں نے اپنے اندر زندگی کی ہر نمود کو دبا دینے کی کوشش کی اور اسی لئے وہ جلے ڈھلے نہ انہوں نے آنا کی طرف دیکھا۔ اسی سے ان کے چہرے پر مہربانی کا وہ عجیب و غریب تاثر پیدا ہو گیا تھا جو آنا کو اس قدر حیرت انگیز لگا تھا۔

جب وہ گھر پہنچ گئے تو الکسینی الکسانڈرووچ نے آنا کو بھی سے اتارا اور اپنے اوپر جبر کر کے "اپنے دستور کے مطابق بڑے اخلاق کے ساتھ ان سے رخصت ہوئے اور وہ الفاظ کہے جو ان پر کوئی ذمہ داری نہ عائد کرتے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ کل وہ اپنے فیصلے سے انہیں مطلع کر دیں گے۔

بیوی کے الفاظ نے ان کے بدترین شبہات کی تصدیق کر دی تھی اور ان کے دل کو بڑی بے رحمی سے زخمی کر رہا تھا۔ اس زخم کو انسانی رحم کے اس عجیب احساس نے اور بھی گہرا کر دیا تھا جو ان میں بیوی کے آنسوؤں کو دیکھ کر پیدا ہوا تھا۔ لیکن جب وہ تنہا میں اکیلے رہ گئے تو الکسینی الکسانڈرووچ کو اس بات پر حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ وہ خود کو اس رحم سے بھی بالکل آزاد محسوس کر رہے تھے اور ان شبہات اور رشک و رقابت کی ان تکلیفوں سے بھی جو پچھلے دنوں ان کے لئے اذیت کا باعث تھے۔

انہیں ایک ایسے شخص کے احساسات کا تجربہ ہو رہا تھا جس کا بدن دانتوں سے درد کرنے والا دانت نکال دیا گیا ہو اور پھر بھیانک درد کے ختم ہونے پر اور اس احساس کے بعد کہ کوئی بہت بڑی اس کے سر سے بھی بڑی چیز جبڑے میں سے نکال دی گئی ہے اس مریض کو اپنی طرف عجیبی کا تلیں نہیں ہوتا اور وہ محسوس کر رہا ہے کہ اب اس چیز کا وجود نہیں رہ گیا جو اتنی طویل مدت تک اس کی زندگی کو زہر آلود کئے ہوئے تھی، ساری توجہ کو اپنی طرف مبذول کرائے ہوئے تھی اور یہ کہ اب بھی وہ اپنے ایک دانت کے علاوہ دوسری چیزوں سے بھی دلچسپی لے سکتا ہے، سوچ سکتا ہے اور جی سکتا ہے۔ یہی احساس الکسینی الکسانڈرووچ کو بھی ہو رہا تھا۔ درد بہت عجیب اور بھیانک تھا لیکن اب وہ ختم ہو چکا تھا۔ اور وہ محسوس کر رہے تھے کہ اب بھی وہ اپنی بیوی کے علاوہ دوسری چیزوں کے بارے میں بھی سوچ سکتے ہیں اور جی سکتے ہیں۔

"یہ آہ" یہ درد" یہ بدن" بدچلن عورت" یہ میں بیشہ سے جانتا تھا اور ہمیشہ دیکھتا تھا حالانکہ اس پر ترس کھانے کی اور خود کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا تھا" انہوں نے اپنے سے کہا۔ اور درحقیقت انہیں یہ لگتا تھا کہ وہ اس بات کو ہمیشہ دیکھتے تھے۔ وہ اپنی سابق زندگی کی تفصیلات کو یاد کرتے جو پہلے انہیں کسی طرح سے بری نہ لگتی تھیں لیکن اب یہ تفصیلات صاف صاف دکھائی دیتیں کہ وہ ہمیشہ سے بدچلن تھی "میں نے اپنی زندگی کو اس سے وابستہ کر کے غلطی کی لیکن میری غلطی میں کوئی برائی نہیں ہے اور اس لئے میں دکھی نہیں ہوں گا۔ قصوروار میں نہیں ہوں" انہوں نے اپنے آپ سے کہا "بلکہ وہ ہے۔ لیکن مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ میرے لئے اس کا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔"

اس سب سے ان کی دلچسپی بالکل ختم ہو گئی کہ بیوی کا اور بچے کا کیا مشرب ہو گا۔ بیٹے کی طرف بھی ان کے جذبات ویسے ہی بدل گئے تھے جیسے بیوی کی طرف۔ اب جس چیز سے انہیں دلچسپی تھی وہ صرف یہ سوال تھا کہ وہ کس طرح بہترین، سب سے زیادہ شائستہ، اپنے لئے سب سے زیادہ آرام دہ اور اس لئے سب سے زیادہ انصاف پسندانہ طریقے سے اس کیچڑ سے چھٹکارا حاصل کر لیں، جو اس نے خود گرد کر ان پر اچھالا تھا اور اپنی سرگرم، باعزت اور کارآمد زندگی کے راستے پر آگے چلتے جائیں۔

"میں اس بارے میں کبھی نہیں سوچ سکتا کہ ایک قابل حقارت عورت نے جرم کیا ہے۔ مجھے صرف اس تکلیف دہ صورت حال سے نکلنے کی بہترین راہ تلاش کرنی چاہئے جس میں اس نے مجھے پہنچایا ہے۔ اور اس راہ کو میں تلاش کر لوں گا" انہوں نے اپنی بھویں زیادہ سے زیادہ ترشکیڑتے ہوئے اپنے آپ سے کہا "میں پہلا نہیں ہوں اور آخری بھی نہیں۔" اور تاریخی مثالوں کا تو ذکر ہی کیا جب بادشاہ ڈرائے ہیں [illegible] صورت حال" (6) سے شروع ہوتی ہیں جس کی یاد سب کے ذہن میں تازہ ہے، شوہروں کے ساتھ بیویوں کی بے وفائی کے معاصر واقعات کا پورا سلسلہ الکسینی الکسانڈرووچ کے ذہن میں نمودار ہو گیا۔ "ڈارلی وف [illegible] کرنالوف" گاؤسٹ [illegible] ورام [illegible] ایسا عورت دار اور لائق آدمی [illegible] چاہیں"

بیگونن" ۔ گسینی الکساندرووچ نے یاد کیا۔ "یہ تسلیم ہے کہ ان لوگوں کو ایک طرح کے ہسٹیریا (Hysteria) کا شکار تو ہونا پڑتا ہے لیکن مجھ کو اس میں سوائے بد تمیزی کے اور کچھ نظر نہیں آیا اور ان لوگوں سے لکھنے پڑھنے والے بھی بہت بد دل ہو رہے ہیں۔" گسینی الکساندرووچ نے اپنے آپ سے کہا حالانکہ یہ سچ نہیں تھا اور انہوں نے کبھی اس قسم کے لوگوں سے ہمدردی نہیں کی بلکہ اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے سے محبت کرنے والوں کی مثالیں بھی زیادہ ہونے کی اتنا ہی وہ خود کو زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ "یہ تو ایسی بد تمیزی ہے جس میں کوئی بھی مبتلا ہو سکتا ہے۔ اور بد تمیزی نے مجھے بھی آلیا۔ بات صرف اتنی ہے کہ کس بہترین طریقے سے اس صورت حال کو برداشت کیا جائے۔" اور انہوں نے ان لوگوں کے طریقہ عمل کی تفصیلات کا جائزہ لینا شروع کیا جو اسی طرح کی صورت حال میں مبتلا ہوئے تھے جس میں وہ خود تھے۔

"وہ ایوانوف سے تو زیادہ کمزور تھا۔"

ہوائی میں گسینی الکساندرووچ کو ژوکل کا خیال خاص طور سے دلکش لگتا تھا صرف اس لئے کہ وہ جسمانی طور پر بزدل آدمی تھے اور اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے۔ گسینی الکساندرووچ بے انتہا خوف کے بغیر اپنی طرف بڑھتے ہوئے پستول کے بارے میں سوچ بھی نہ سکتے تھے۔ اور انہوں نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی ہتھیار استعمال نہیں کیا تھا۔ اس طرف نے ہوائی میں انہیں اکثر ژوکل کے بارے میں سوچتے پر اور خود کو ایسی حالت میں تصور کرنے پر مجبور کیا تھا جس میں ان کے لئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالنا ضروری ہو۔ زندگی میں کامیابی اور پائیدار حیثیت حاصل کرنے کے بعد بہت دنوں پہلے وہ اس احساس کو بھول چکے تھے لیکن اس احساس کی عادت غالب آگئی اور اب بھی اپنی بزدلی سے خوف اتنا زبردست تھا جتنا کہ گسینی الکساندرووچ نے دیر تک اور ہر پہلو سے ژوکل کے سوال پر غور و فکر کیا اور دل ہی دل میں اس سے کھیلتے رہے حالانکہ وہ پہلے سے جانتے تھے کہ وہ کسی صورت میں بھی لڑیں گے نہیں۔

"بلاشبہ ہمارا معاشرہ ابھی تک انارکی و حشیانہ سے (ویسا ہے ہی نہیں جیسا انگلستان میں ہے) کہ بہت سے لوگ" ۔ اور ان بہت سے لوگوں کی تعداد میں وہ بھی تھے جن کی رائے کی گسینی الکساندرووچ بڑی قدر کرتے تھے۔ "ژوکل کو اچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔ لیکن نتیجہ کیا نکلے گا؟ فرض کر لیجئے کہ میں نے ژوکل کے لئے للکارا۔" گسینی الکساندرووچ نے اپنے آپ سے باتیں کرنا جاری رکھا اور للکارنے کے بعد جس طرح وہ رات بسر کریں گے اس کا اور اپنی سمت اٹھے ہوئے پستول کا تصور کر کے وہ کانپ گئے اور سمجھ گئے کہ وہ یہ کبھی نہیں کریں گے۔ "فرض کیجئے کہ میں نے ژوکل کے لئے للکارا' فرض کیجئے میں نے پستول چلا بھی لیا۔" وہ سوچتے رہے "مجھے کھڑا کر دیا گیا' میں نے پستول کی نلی دبائی۔" انہوں نے آنکھیں بند کر کے اپنے آپ سے کہا "اور گلا کر میں نے اسے مار دیا۔" گسینی الکساندرووچ نے اپنے آپ سے کہا اور سر کو جھٹکا تاکہ ان احمقانہ خیالات کو دماغ سے نکال دیں۔ "کسی شخص کو اس لئے قتل کر دینے میں کون سی دانائی ہے کہ جرم کا مرتکب کسی دوسرے کی بیوی اور بیٹے کے ساتھ اپنے رشتے لانہیں کیا جائے؟ یہ فیصلہ تو پھر بھی پہلے ہی کی طرح مجھے کرنا ہی پڑے گا کہ اس عورت کے ساتھ کیا کروں؟ لیکن اس سے بھی زیادہ امکان یہ ہے جو بلاشبہ ہو گا بھی کہ — میں خود ہی قتل ہو جاؤں گا۔ میں جو یہ تصور محض ہوں للکاروں گا۔ قتل یا زخمی ہونے کی بھی یہ ممکنی بات ہو گی۔ اور اتنا ہی نہیں بلکہ میری طرف سے ژوکل کے لئے للکارنا ذمہ داری کا بہرحال نہیں ہو گا۔ کیا میں پہلے ہی سے جانتا نہیں ہوں کہ میرے دوست مجھے ژوکل لڑنے نہیں دیں گے۔ یہ نہیں ہونے دیں گے کہ ایک ایسے ریاستی

کارکن کی زندگی خطرے میں پڑے جو روس کے لئے ضروری ہے؟ تو پھر کیا ہو گا؟ ہو گا یہ کہ میں پہلے سے جانتے ہوئے کہ معاملہ خطرے کی حد تک بھی نہیں پہنچے گا' خود کو اس للکار سے صرف ایک طرح کی جھوٹی شان و شوکت دینا چاہتا تھا۔ یہ دکھاوا ہے اور اپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکا دینا ہے۔ ژوکل فضول چیز ہے اور مجھ میں کوئی بھی اس کی توقع نہیں کرتا۔ میرا مقصد یہ ہے کہ اپنی عزت کو برقرار رکھوں جس کی ضرورت مجھے اپنی سرکاری کو کسی رکاوٹ کے بغیر جاری رکھنے کے لئے ہے۔" "ملازمتی سرگرمی" گسینی الکساندرووچ کے لئے پہلے بھی بڑی اہمیت رکھتی تھی لیکن اب تو ان کے نزدیک خاص طور سے اہم ہو گئی تھی۔

ژوکل کے بارے میں غور و فکر کرنے اور اسے رد کر دینے کے بعد گسینی الکساندرووچ نے طلاق کے بارے میں سوچنا شروع کیا۔ یہ دوسرا چارہ تھا جس کا انتخاب ان میں سے کسی شوہر نے کیا تھا جن کا انہیں خیال آیا تھا۔ طلاق کے سارے متعلقہ اثبات کو (جو اس اعلیٰ معاشرے میں بہت زیادہ تھے جس سے وہ اچھی طرح واقف تھے) جب گسینی الکساندرووچ نے یاد کیا اور ان کا جائزہ لیا تو ان میں سے ایک بھی انہیں اثبات ملا جس میں طلاق کا مقصد رہا ہو جو ان کے پیش نظر تھا۔ ان سارے واقعات میں شوہر نے بیوی کو پھر دریا فت کر لیا اور اسی طریق نے جو اپنے تصور کی ماہر شادی کرنے کا کوئی حق نہ رکھتی تھی نئے ربط کے ساتھ فرضی' تقریباً جائز رشتہ قائم کر لیا۔ اپنے واقعے میں گسینی الکساندرووچ نے دیکھا کہ قانوناً یہ طلاق حاصل کرنا ممکن نہیں ہے جس میں تصور و اداری کو رد کر دیا جائے۔ وہ دیکھتے تھے کہ زندگی کے جن وسیع حالات میں وہ تھے ان میں ایسے غیر شائستہ ثبوت فراہم کرنا ممکن نہیں تھا جن کا بیوی کے جرم کو بے نقاب کرنے کے لئے قانون مطالبہ کرتا تھا۔ وہ یہ بھی دیکھتے تھے کہ اگر یہ ثبوت ہوتے تو بھی اس زندگی کے ممکنہ آداب ان کو پیش کرنے کے روادار نہ تھے اور ان ثبوتوں کو پیش کرنے سے معاشرے کی نظر میں بیوی سے زیادہ وہ خود گر جائیں گے۔

طلاق کی کوشش صرف ایسی شرمناک رسوائی کا باعث بن سکتی تھی جس سے دشمنوں کے معاشرے میں ان کی بالادست حیثیت کو پست کرنے اور انہیں بدنام کرنے کا موقع مل جائے گا۔ خاص مقصد — کم سے کم گڑبڑ کے ساتھ صورت حال کو ٹھیک کرنا — طلاق کے ذریعے بھی نہ حاصل ہو گا۔ اس کے علاوہ طلاق کی صورت میں بلکہ طلاق کی کوششوں کی صورت میں بھی یہ صاف ظاہر تھا کہ بیوی اپنے شوہر سے تعلقات منقطع کر لے اور اپنے عاشق کے ساتھ جا ملے۔ لیکن گسینی الکساندرووچ کے دل میں "وہ خود بیوی سے' جیسا کہ انہیں لگتا تھا' پوری حقارت آمیز بے نیازی کے اس سلسلے میں صرف ایک جذبہ باقی تھا۔ وہ یہ ہرگز نہ چاہتے تھے کہ ان کی بیوی بھی کسی رکاوٹ کے دوستی سے جا ملے کہ اس کا جرم اس کے لئے فائدہ مند ہو۔ اس کا صرف خیال ہی گسینی الکساندرووچ کو اتنا جھنجھوڑ دیتا کہ اس کا تصور کرتے ہی وہ اندر ہی اندر رونے سے تڑپ اٹھے' سیدھے ہو کر بیٹھ گئے' کمبخی میں انہوں نے جگہ بدلی اور اس کے بعد دیر تک تیوریاں چڑھائے ہوئے اپنے منہ اور بڑے بڑے ہاتھوں پر مردانہ بناؤ سنگھار پھیرتے رہے۔

"باقاعدہ طلاق کے علاوہ کریالوف' ہسکورین اور اس ٹیک وراہم کی طرح کا پرتاؤ کرنا بھی ممکن تھا یعنی بیوی سے علیحدگی اختیار کر لینا۔" انہوں نے ذرا پر سکون ہو کر سوچنا جاری رکھا۔ لیکن اس قدام کا مطلب بھی رسوائی کی وہی ناپسندیدگی تھا جو طلاق میں ہو گی اور خاص بات یہ ہے کہ یہ بھی بالکل باقاعدہ طلاق ہی جیسا تھا۔ اپنی بیوی کو دوستی کی باہنوں میں دھکیل دینے کے برابر ہو گا۔ "نہیں' یہ ناممکن ہے' ناممکن!" اپنے کمبل کو پھر سے

بولنا شروع کرتے ہوئے انہوں نے زور سے کہا۔ "میں دیکھی نہیں ہو سکتا لیکن ان دونوں کو بھی دیکھی نہیں ہونا چاہئے۔"

وکٹر دراکاب کا وہ جذبہ' جو اس زمانے میں ان کے لئے اس قدر اہم تھا جب انہیں یقینی طور پر پتہ نہ معلوم تھا' اسی وقت ختم ہو گیا جب ان کی بیوی کے لفظوں نے ان کے رد کرنے والے واقعہ کو اکھاڑ دیا تھا۔ لیکن اس چیز کی جگہ ایک دوسرے جذبہ نے لے لی تھی۔ اس خواہش نے کہ صرف یہ کہ بیوی کی بیوفائی ہونی چاہئے بلکہ اسے اس کے جرم کی سزا ملنی چاہئے۔ وہ اس جذبہ کا اعتراف نہ کرتے تھے لیکن دل کی گہرائی میں ان کا دل چاہتا تھا کہ وہ اسے ان کی سکون اور عزت کو برباد کرنے کے بدلے میں دکھ اٹھائے دیکھے۔ اور پھر سے ذلیل' طلاق اور طیطہ گی کے حالات کا اندازہ لے کر اور پھر سے انہیں رد کر کے لیسبی الکساندر روڈج توہین ہو گیا کہ اس صورت حال سے نکلنے کی راہ صرف ایک تھی۔ بیوی کو اپنے ہی ساتھ رکھنا' جو کچھ ہوا ہے اسے سماشرے سے چھپائے رکھنا اور اس تعلق کو ختم کرنے کے لئے اور سب سے بڑھ کر — جس کا وہ اپنے آپ سے بھی اعتراف نہ کرتے تھے — بیوی کو سزا دینے کے لئے اپنے بس بھر سارے اقدام کرنے۔ "مجھے اپنے اس فیصلے سے مطلع کرنا چاہئے کہ اس مشکل صورت حال کو دیکھتے ہوئے جس میں انہوں نے خاندان کو پہنچایا ہے' دوسری ساری راہ چاروں طرفوں کے لئے پہلے والی ظاہری صورت حال سے بدتر ہوں گی۔ اور میں اس کو برقرار رکھنے پر رضامند ہوں بشرطیکہ اس کی طرف سے میری مرضی' یعنی عاشق کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کی تعمیل کرنے کی شرط ہے۔" جب یہ فیصلہ قطعی طور پر کیا جا چکا تب اس کی تائید میں لیسبی الکساندر روڈج کو ایک اور اہم دلیل سوجھی آئی۔ انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ "محض اس فیصلے کے مطابق میرا عمل مذہب کے مطابق بھی ہو گا۔ محض اسی فیصلے کے مطابق میں ایک مجرم بیوی کو اپنے مکان سے نکال نہیں رہا ہوں بلکہ اسے راہ راست پر لانے کا موقع دے رہا ہوں بلکہ چاہے یہ میرے لئے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو' میں کوشش کروں گا اور راست پر لانے اور گناہ سے بچانے کے لئے اپنی توانائی کا ایک حصہ بھی وقف کروں گا۔" اگرچہ لیسبی الکساندر روڈج جانتے تھے کہ وہ بیوی پر کسی طرح کا اخلاقی اثر نہیں ڈال سکتے کہ راہ راست پر لانے کی ان ساری کوششوں کا نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا سوائے جھوٹ کے۔ اگرچہ ان کٹھن لمحوں کو جھیلتے کے دوران میں انہوں نے ایک بار بھی یہ سوچا تھا کہ مذہب سے رہنمائی حاصل کریں پھر بھی اب جبکہ ان کا فیصلہ' جیسا کہ انہیں لگتا تھا' مذہب کے مطابق تھا سے مطابقت رکھتا تھا' انہیں اپنے فیصلے کی اس مذہبی تائید سے پوری طمانیت اور قدرے تسکین حاصل ہو گئی۔ انہیں یہ سوچ کر خوشی ہوئی کہ زندگی کے اس قدر اہم معاملے میں بھی کوئی ان پر یہ الزام نہ لگا سکے گا کہ ان کا عمل اس مذہب کے اصولوں کے مطابق نہ تھا جس کے علم کو انہوں نے عام سرسری اور بے تیاری سے بار ہا بڑے بلند رکھا۔ مزید تفصیلات پر غور کرتے ہوئے لیسبی الکساندر روڈج کو اس کی بھی کوئی وجہ نظر نہ آئی کہ بیوی کے ساتھ ان کے تعلقات کیوں تقریباً ویسے ہی نہیں رہ سکتے جیسے پہلے تھے۔ بیشک وہ اس حالت میں تو کبھی نہ ہوں گے کہ پھر سے ویسے ہی بیوی کا احترام کرنے لگیں لیکن اس کی کوئی وجہ نہ تھی اور ہو بھی نہ سکتی تھی کہ وہ اپنی زندگی اور رہن سہن کو درہم برہم کر دیں اور اس لئے کہ وہ سمجھتے کہ وہ بیوی اور بیوفا بیوی تھی۔ "کافی وقت گزر جائے گا' ہر چیز کو درست کر دینے والا وقت' اور رشتہ پھر پہلے ہی کی طرح بحال ہو جائے گا۔" لیسبی الکساندر روڈج نے اپنے آپ سے کہا۔ یعنی اس حد تک بحال ہو جائے گا کہ میں اپنی زندگی کی روش میں کوئی گڑبڑ محسوس کروں گا۔ وہ تو صورت دیکھی ہوں گی لیکن میں قصوروار نہیں ہوں اور اس لئے میں دیکھی نہیں ہو سکتا۔"

14

بیتیرز برگ پہنچنے پہنچنے لیسبی الکساندر روڈج نہ صرف یہ کہ اس فیصلے پر پوری طرح قائم ہو گئے بلکہ انہوں نے اپنے ذہن میں وہ خط بھی مرتب کر لیا جو وہ اپنی بیوی کو لکھیں گے۔ سوروہان کے گھر میں جا کر انہوں نے ان کاغذات اور خطوں پر ایک نظر ڈالی جو وزارت سے بھیجے گئے تھے اور حکم دیا کہ وہ سب ان کے دفتر میں لائے جائیں۔

"یہ سب رکھ دو اور اب میں کسی سے نہیں ملوں گا" انہوں نے دربان کے سوال پر کسی قدر خوشی کے ساتھ الفاظ "نہیں ملوں گا" پر زور دے کر کہا اور یہ ان کی اچھی مزاجی کیفیت کی علامت تھی۔

اپنے دفتر میں لیسبی الکساندر روڈج ایک سرے سے دوسرے سرے تک دو بار ٹہلے اور پھر گھنٹے کی بڑی سی میز کے سامنے رک گئے جس پر چھ شمعیں خدمتگار نے ان سے پہلے آکر روشن کر دی تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلیاں پھنسائیں اور پنڈلیاں پھیلنے کی چیزیں ٹھیک ٹھاک کرنے لگے۔ پھر اپنی کہنیاں میز پر ٹکا کر انہوں نے سر کو ایک طرف جھکایا' آرام سے سوچا اور لکھنا شروع کر دیا۔ لکھنے میں وہ ایک سیکنڈ بھی رکے نہیں۔ انہوں نے بیوی کو کسی طرح کا مخاطب کئے بغیر فرانسیسی میں لکھا اور ضمیر "آپ" کا استعمال کیا جو فرانسیسی میں سوہری کا لہجہ نہیں رکھتی جو روسی زبان میں اس سے مخصوص ہے۔

"ہماری پچھلی بات چیت میں میں نے آپ سے اپنے اس ارادے کا اظہار کیا تھا کہ میں اس بات چیت کے موضوع کے سلسلے میں اپنے فیصلے سے آپ کو مطلع کروں گا۔ ساری چیزوں پر بخوبی غور کرنے کے میں اب اس وعدے کو پورا کرنے کے مقصد سے لکھ رہا ہوں۔ میرا فیصلہ حسب ذیل ہے۔ آپ کا عمل جو کچھ بھی رہا ہو میں خود کو وہ بدھن توڑنے کا حق دار نہیں سمجھتا جس میں ہمیں اللہ اور انسانی نے باندھا ہے۔ ان میں سے کسی ایک کی نگاہ میں مزاحی' خود دولی بلکہ جرم سے بھی خاندان تباہ و برباد نہیں ہو سکتا اور ہماری زندگی کو ویسے ہی چلانا چاہئے جیسے وہ پہلے چلتی تھی۔ یہ میرے لئے' آپ کے لئے' اور سب کے لئے ضروری ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ آپ اس بات پر پچھتائیں گی اور پچھتا رہی ہیں جو اس خط کا سبب ہے اور یہ کہ اس بات میں آپ میرے ساتھ تعاون کریں گی کہ ہمارے درمیان ہوا جانی ہوئی ہے اس کی وجہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکیں اور' کچھ ہو چکا ہے اسے بھول جائیں۔ اس کے برعکس صورت میں آپ خود یہ تصور کر سکتی ہیں کہ آپ کو اور آپ کے بچے کو کن چیزوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ذاتی ملاقات کے وقت ان سب باتوں کے بارے میں زیادہ تفصیل کے ساتھ باتیں کرنے کی امید رکھتا ہوں۔ چونکہ مضافاتی بنگلے میں رہنے کا موسم ختم ہو رہا ہے اس لئے میں آپ سے درخواست کروں گا کہ جتنی جلد ممکن ہو آپ پیٹرز برگ منتقل ہو جائیں' زیادہ سے زیادہ منگل تک۔ آپ کے آنے کے سلسلے میں سارے ضروری بندوبست کر دیئے جائیں گے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس بات کو خاطر میں رکھیں کہ میں اپنی اس انتہائی تکمیل کو خاص اہمیت دیتا ہوں۔ ا۔ کارسینن

مکرر یہ کہ اس خط کے ساتھ رقم بھی ہے جس کی شاید آپ کے اخراجات کے لئے ضرورت ہو۔"

انہوں نے خط کو پڑھا اور مطمئن ہو گئے' خاص طور سے اس بات سے کہ انہیں اس میں رقم رکھنے کا خیال آگیا۔ اس میں کوئی سخت لفظ نہیں تھا' نہ تادیب تھی لیکن ملامت بھی۔ تھا۔ خاص بات تو یہ تھی کہ یہ

واپسی کے لئے ایک سفرایلی تھا۔ خدا کو سوڈکر اور اس کی لکھوں کو باقی دانت کے بیٹے سے کاغذ تراش سے برابر کر کے انہوں نے اسے رقم کے ساتھ لفافے میں رکھا اور بڑی خوشی کے ساتھ "جوان کو اپنی لکھنے کی ایکی طرح منظم کی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر پہنچ ہوتی تھی" خدمتگار کو بلایا۔

"یہ ہرکارے کو دے کر کل مضافاتی پنگلے جا کر آنا اور کل یہاں کو دے آئے" انہوں نے کہا اور کھڑے ہو گئے۔

"چھ حکم حضور والا۔ جائے دفتری میں بلائی جائے؟"

ا کلیسی الکساندر روح نے حکم دیا کہ جائے دفتری میں لائی جائے اور بیٹے سے کاغذ تراش سے کھینچتے ہوئے وہ آرام کرسی کی طرف گئے جس کے پاس لیمپ اور مرحوم کوپنی کتابت (10) کے بارے میں ایک فرانسیسی کتاب رکھ دی گئی تھی جسے وہ آج کل پڑھ رہے تھے۔ آرام کرسی کے اوپر ایک سنہرے فریم میں آتما کی جلوی تصویر لگی تھی جو ایک مشہور فنکار نے بنائی تھی۔ ا کلیسی الکساندر روح اسے دیکھنے لگے۔ تصویر سے ایسی آنکھوں نے جن کے اندر جھانکنا ممکن نہیں تھا' انہیں مذاق اڑانے کے ہوا کا۔ انداز میں دیکھا جیسے ان کی وضاحت اور صفائی کی اس آخری شام کو دیکھا تھا۔ فنکار نے سر پر سیاہ لیس' سیاہ بال اور خوبصورت سفید ہاتھ جس کی چوتھی انگلی انگوٹھیوں سے اٹکی ہوئی تھی' بڑی خوبی سے بنائے تھے اور انہوں نے ا کلیسی الکساندر روح پر ناقابل برداشت دباؤ سے فنکار نے کام مکمل کیا۔ اور اپنی تصویر کو تکتے رہنے کے بعد انہوں نے ایسی بھرپور ہی کہ ان کے ہونٹ کپکپانے لگے اور ان سے کچھ "سرسراہٹ سی آواز نکلی۔ انہوں نے منہ موڑ لیا اور جلدی سے آرام کرسی پر بیٹھ گئے اور کتاب کھول لی۔ انہوں نے پڑھنے کی کوشش کی لیکن اپنے آپ میں کھو گئے۔ کتابت سے پہلے والی جیالی دلچسپی کسی طرح دوبارہ نہ پیدا کر سکے۔ وہ کتاب کو دیکھ رہے تھے اور سوچ کچھ اور رہے تھے۔ وہ اپنی کے بارے میں نہیں بلکہ اپنے روحانی کام کی ایک چیز کے بارے میں سوچ رہے تھے جو پچھلے دنوں پیدا ہو گئی تھی اور ان دنوں ان کی ملازمت کی خاص دلچسپی بن گئی تھی۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ اس وقت وہ اس چیز یعنی معاملے میں بیٹھ سے زیادہ گہرائی تک پہنچ گئے تھے اور ان کے ذہن میں بڑے مزے کا خیال آیا تھا۔ یہ بات وہ اپنی تعریف آپ کئے بغیر کہہ سکتے تھے۔ — بنیادی طور پر اس سارے معاملے کو سلجھا رہے تھے" انہیں اپنی ملازمتی زندگی میں بلند تر کر دے گا' ان کے دشمنوں کو تباہ کر دے گا اور اس لئے ریاست کے لئے انتہائی فائدے کا باعث ہو گا۔ جو شخص جائے لے کر آیا تھا وہ جیسے ہی کمرے سے باہر گیا ویسے ہی ا کلیسی الکساندر روح کمرے ہوئے اور لکھنے کی میز کے پاس چلے گئے۔ وہ اس امور والے پورٹ فولیو کو بیچ میں رکھ کر بڑی طمانیت اور خوشی کی خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ انہوں نے اسٹینڈ پر سے بنسل اٹھائی اور اس الجھے ہوئے معاملے سے متعلق ان پیچیدہ فائلوں کو پڑھنے میں جت گئے جنہیں انہوں نے منگوایا تھا۔ یہ چیز کی حسب ذیل تھی۔ روحانی شخصیت کی حیثیت سے ا کلیسی الکساندر روح کی خصوصیت "صرف ایک انہیں کی وہ انفرادی کرداری خصوصیت ہو ہر آگے بڑھنے والے عہدیدار میں موجود ہوتی ہے" وہ خصوصیت جس نے ان کی استوار جادہ طلبی' نظم و ضبط' دیانتداری اور خود انحصاری کے ساتھ مل کر ان کی ملازمتی زندگی کی تشکیل کی تھی' یہ تھی کہ وہ کاندی افسر شاہی کو نظر انداز کرتے تھے' انہوں نے محاذ کتابت میں بڑی کمزوری تھی' اور جہاں تک ممکن ہوتا اصل معاملے سے براہ راست تعلق پیدا کرتے اور کفایت شعاری سے کام لیتے۔ ہوا یہ کہ جوان والے مشہور و معروف کیشن میں درا سٹایا صوبے کے کھیتوں میں سینچائی کے بارے میں مقدمہ چلایا گیا۔ یہ معاملہ ا کلیسی الکساندر روح کی وزارت کے تحت تھا اور اس کا حاصل افراجات کی نیز معاملے کے بارے میں کاغذی رویہ اختیار کرنے کی نمایاں مثال تھا۔ ا کلیسی الکساندر روح جانتے تھے کہ یہ حق بجانب تھا۔ درا سٹایا صوبے کے کھیتوں کی سینچائی کا معاملہ ا کلیسی الکساندر روح کے پیش رو عہدیدار کے پیش رو نے شروع کیا تھا اور درحقیقت اس معاملے پر بہت زیادہ رقم خرچ کی گئی اور ضائع ہوئی اور بالکل بے فائدہ اور بظاہر اس سارے معاملے سے کچھ بھی حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ ا کلیسی الکساندر روح نے جیسے ہی عہدہ سنبھالا ویسے ہی انہوں نے اس بات کو سمجھ لیا اور اس معاملے کو وہ ہاتھ میں لینا چاہتے تھے۔ لیکن شروع ہی میں جب وہ خود کو بیحد محکم محسوس کرتے تھے کبھی کبھی وہ جان گئے کہ اس سے بہت سے لوگوں کے معاملات وابستہ تھے اور اسے ہاتھ لگانا بھی کھی ہو گی۔ بعد کو وہ دوسرے معاملات میں مصروف ہو گئے اور اس معاملے کو بس بھول ہی گئے۔ وہ دوسرے سارے معاملات کی طرح اپنی بے عملی کی قوت سے چلتا رہا۔ (بہت سے لوگوں کو اس سے روزی ملتی تھی' خاص طور سے ایک باخلاق سوسیٹی نواز خاندان کو جس کی ساری بیٹیاں ماروں والے سار بھائی تھیں۔ ا کلیسی الکساندر روح اس خاندان کو جانتے تھے اور بڑی بیٹیوں میں سے ایک کے دیتی باپ بھی رہے تھے۔) ایک معاندانہ وزارت کی طرف سے اس معاملے کا اٹھایا جانا' ا کلیسی الکساندر روح کی رائے میں' بدنیتی کی بات تھی اس لئے کہ ہر وزارت میں اس سے بھی بدتر معاملات تھے جنہیں معمول طلب سنجیدگی کے مطابق کوئی بھی نہیں اٹھاتا تھا۔ اب جب انہیں فکار ہی دیا گیا تھا تو انہوں نے بہت کے ساتھ فیصلہ کر لیا اور معاملہ کیا کہ ایک خاص کمیشن مقرر کیا جائے جو درا سٹایا صوبے میں کھیتوں کی سینچائی کے کام کا معائنہ اور جانچ کرے۔ لیکن یوں انہوں نے ان حقارت کو بھی کوئی رعایت نہیں دی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ایک اور خاص کمیشن بھی مقرر کیا جائے جو پھولی تومیتوں کی تنظیم کے معاملے (11) کی تفتیش کرے۔ پھولی تومیتوں کی تنظیم کے معاملے کو جوان والے کمیشن میں اتفاق سے اٹھایا بھی جا چکا تھا اور ا کلیسی الکساندر روح نے اس کی پرزور حمایت کی تھی کہ یہ پھولی تومیتوں کی افسوس ناک حالت کو دیکھتے ہوئے انتہائی فوری عمل طلب معاملہ ہے۔ کمیشن میں یہ معاملہ کل وزارتوں کے درمیان بحث و تکرار کا سبب بن گیا۔ ا کلیسی الکساندر روح سے متاثر رکھنے والی وزارت نے یہ دکھایا کہ پھولی تومیتوں کی حالت خوب پھلنے پھولنے کی ہے اور جو زور تنظیم نو ان کے پھلنے پھولنے کو ظلم کر سکتی ہے اور اگر کچھ فراہیاں ہیں تو وہ اس وجہ سے پیدا ہوئی ہیں کہ ا کلیسی الکساندر روح کی وزارت نے قانون میں درج شدہ اقدامات کی تکمیل نہیں کی۔ اب ا کلیسی الکساندر روح کا ارادہ یہ مطالبہ کرنے کا تھا: اول یہ کہ ایک یا کمیشن بنایا جائے جس کے سپرد یہ کام ہو کہ وہ کل وقوع پر جا کر پھولی تومیتوں کی حالت کی تفتیش کرے۔ دوم یہ کہ اگر یہ پتے کہ پھولی تومیتوں کی حالت درحقیقت ویسی ہی ہے جیسی کہ کمیٹی کے ہاتھ میں دی جانے والی سرکاری اطلاعات سے ظاہر ہوتی ہے تو ایک اور سائنسی کمیشن مقرر کیا جائے جو (الف) سیاسی (ب) انتظامی (ج) سماجی (د) نسلیاتی (ر) مذہبی اور (س) مذہبی نقطہ نظر سے پھولی تومیتوں کی اس افسوس ناک حالت کے اسباب کی تحقیق کرے۔ سوم یہ کہ "معاندانہ وزارت سے ان اقدامات کے بارے میں شہادت طلب کی جائے جو اس وزارت نے پچھلے دس برسوں میں ان نقصان دہ حالات کے ازالہ عمل کے لئے کئے ہوں جن میں پھولی تومیتیں اس وقت ہیں۔ اور چہارم و اختتامی یہ کہ وزارت سے اس بارے میں وضاحت طلب کی جائے کہ اس نے کیوں' جیسا کہ کمیٹی میں پیش کی جانے والی شہادت نمبر ۱۷۵ اور ۱۸۳۰۸ مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۷۳ء اور ۷ جون ۱۸۷۴ء سے ظاہر ہوتا ہے' "بیماری' اور ترجمی قانون جلد قانون صفحہ ۱۸ کے اور دفعہ ۳۶

کے حاشیے کے مفہوم کے معین خلاف عمل کیا۔ گیبریل الکسانڈر روسیٹی نے جب جلدی جلدی ان خیالات کا ایک خلاصہ اپنے لئے لکھا تو ان کے چہرے پر بیالے پن کی سرخی چھا گئی۔ ایک صفحہ کاغذ سیاہ کر کے وہ اٹھے انہوں نے کھڑکی بھائی اور اپنے نتیجے کے حصول کے لئے ایک رقعہ دیا کہ انہیں کچھ ضروری حوالے فراہم کئے جائیں۔ کمرے میں ٹہلتے ہوئے ان کی نظر پھر آتما کی تصویر پر پڑی اور وہ تیوری چڑھا کر خفیف سے مسکرائے۔ یہ گوتینی کتابوں سے متعلق کتاب کو پھر پڑھنے اور ان میں اپنی دلچسپی کو بحال کرنے کے بعد گیبریل الکسانڈر روسیٹی گیارہ بجے سونے گئے اور جب وہ استرا لیتے اور انہوں نے بیوی کے ساتھ ہونے والے حادثے کو یاد کیا تو اب وہ انہیں انتقام، خفگی اور تاریکی نہیں نظر آیا۔

15

درد شکی نے جب آتما سے یہ کہا تھا کہ ان کی صورت حال ناقابل برداشت ہے اور یہ سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ سب کچھ شوہر سے صاف صاف بتا دیں تو انہوں نے ہمت حیرانی سے یہ کہا کہ اس کی بات کو رد کر دیا تھا لیکن اپنے دل کی گہرائی میں وہ اپنی حالت کو جھوٹ اور بددیانتی پر مبنی نہیں سمجھتی تھیں اور دل سے چاہتی تھیں کہ اسے بدل دیں۔ گذرے ڈیڑھ شوہر کے ساتھ واپس آتے ہوئے انہوں نے ایک بھیانک لمحے میں شوہر سے سب کچھ کہہ دینا چاہا تھا۔ اس میں انہیں جتنی تکلیف برداشت کرنی پڑی اس کے بعد وہ اس سے خوش تھیں۔ جب ان کے شوہر انہیں چھوڑ کر چلے گئے تو انہوں نے اپنے آپ سے کہا کہ وہ خوش ہیں کہ اب سب کچھ طے ہو جائے گا اور کم سے کم جھوٹ اور فریب تو نہ ہوگا۔ انہیں یہ بات قبیلی لگتی تھی کہ اب ان کی صورت حال پیچیدہ کے لئے مطمئن ہو جائے گی۔ یہ تلخ صورت حال ہو سکتا ہے بری ہو لیکن مطمئن ہوگی اس میں ابہام اور جھوٹ نہ ہوگا۔ انہوں نے سوچا کہ یہ الفاظ کہہ کر خود کو اور شوہر کو درد پہنچایا اس کا صلہ اب یہ ملے گا کہ سب کچھ مطمئن ہو جائے گا۔ اسی رات کو درد شکی سے ملیں لیکن اسے انہوں نے اس کے بارے میں کچھ نہیں بتایا وہ ان کے اور شوہر کے درمیان ہوا تھا حالانکہ اس سے اس لئے کہنا ضروری تھا کہ صورت حال مطمئن ہو جائے۔

اگلی صبح کو جب ان کی آنکھ کھلی تو سب سے پہلے انہیں جس چیز کا خیال آیا وہ الفاظ تھے جو انہوں نے شوہر سے کہے تھے اور یہ الفاظ انہیں اتنے بھیانک لگے کہ اب وہ سمجھ ہی نہ سکتی تھیں کہ وہ کیسے یہ عجیب اور بھونڈے الفاظ اپنی زبان سے ادا کر سکیں اور وہ یہ بھی تصور نہ کر سکتی تھیں کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ لیکن الفاظ تو کہے جا چکے تھے اور گیبریل الکسانڈر روسیٹی کچھ کے بغیر چلے گئے تھے۔ انہیں درد شکی سے ملی اور اس کو بتایا انہیں سراسر اس وقت جب وہ جانے والا تھا تب میں نے اسے رائے دی تھی لیکن پھر میں نے اپنی رائے بدل دی اس لئے کہ یہ عجیب لگتا کہ میں نے اس سے شوہر کی بابت کیوں نہیں کہا۔ جب میں چاہتی تھی تو آخر کس وجہ سے میں نے اس سے نہیں کہا؟" اور اس سوال کے جواب میں شرم کی گرم سرخی ان کے چہرے پر چھا گئی۔ وہ سمجھ گئیں کہ کس چیز نے انہیں اس سے باز رکھا تھا۔ وہ سمجھ گئیں کہ یہ انہیں شرم کی بات لگی تھی۔ کل شام کو ان کی صورت حال انہیں بالکل صاف لگ رہی تھی لیکن اب انہیں نہ صرف یہ کہ غیر واضح بلکہ ایسی لگی جس سے نکلنے کی کوئی راہ نہ تھی۔ انہیں رسوائی سے ڈر لگنے لگا جس کے بارے میں پہلے انہوں نے سوچا بھی نہ تھا۔ انہوں نے یہ سوچنا شروع ہی کیا تھا کہ ان کے شوہر کیا کریں گے کہ ان کے دل میں اچانک بڑھاوے نے خیالات آنے لگے۔ انہیں یہ خیال ہوا کہ بس ابھی خصرم آ جائیں گے اور انہیں گھر سے نکال دیں گے اور ساری دنیا میں ان کی رسوائی کا مطلق دراپٹ جائے گا۔ انہوں نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ جب انہیں گھر سے نکال دیا جائے گا تو وہ کہاں جائیں گی۔ اور کوئی جواب ان کی سمجھ میں نہیں آیا۔

جب انہوں نے درد شکی کے بارے میں سوچا تو انہیں یہ لگا کہ وہ ان سے محبت نہیں کرتا کہ اس نے ان کو ایک بوجھ سمجھنا شروع کر دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس کی نذر نہیں کر سکتیں اور اس کے لئے انہوں نے اس سے معافی محسوس کی۔ انہیں لگا کہ وہ الفاظ جو انہوں نے شوہر سے کہے تھے اور جنہیں وہ اپنے تصور میں بار بار دوہراتی تھیں، وہ تو انہوں نے سب سے کہے تھے اور سب نے انہیں سن لیا ہے۔ وہ ان لوگوں سے آنکھیں ملانے کی جرأت نہ کر سکتی تھیں جو ان کے ساتھ رہتے تھے۔ وہ اس کی بھی جرأت نہ کر سکیں کہ خادمہ کو بلائیں اور اس سے بھی کہ اس کی کہ بچے جائیں اور بیٹے اور اس کی گورنس سے ملیں۔

خادمہ دیر سے ان کے دروازے کے پاس کان لگائے کھڑی تھی۔ وہ خود ہی کمرے میں ان کے پاس آ گئی۔ آتما نے سوالیہ انداز میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا اور سہم کر سرخ ہو گئیں۔ خادمہ نے سلام کیا کہ اندر آ گئی اور اس نے کہا کہ اسے لگا کہ انہوں نے اسے بلایا ہے۔ وہ ان کے لئے گاؤن اور ایک رقعہ لائی۔ رقعہ جیشی کاتھا جنہوں نے انہیں بلوایا تھا کہ آج ان کے ہاں لیزا میرکالووا اور یوجنی اشٹ حسن اپنے پرستاروں کا ڈوئٹ اور پروڈیوسر اسٹریمووف کے ساتھ کریکٹ پارٹی کے لئے آئیں گی۔ آخر میں انہوں نے لکھا تھا "آپ چاہے دیکھنے ہی کے لئے، اخلاق و آداب کے مطابق کے طور پر۔ میں آپ کا انتظار کروں گی۔"

آتما نے رقعہ پڑھا اور خادمہ سے کہا۔

"کچھ نہیں، مجھے کچھ نہیں چاہئے" انہوں نے آنکھوں سے کہا جو سنگار میز پر شیشیوں اور برشوں کو ادھر ادھر سرکا رہی تھی "تم چلو میں ابھی کپڑے بدل کر آتی ہوں۔ کچھ نہیں، مجھے کچھ نہیں چاہئے۔"

آخر خادمہ چلی گئی لیکن آتما نے کپڑے بدلے نہیں شروع کئے بلکہ اسی حالت میں ہاتھ اٹھائے سر جھکائے کھڑی رہیں اور کبھی کبھی ہونٹوں سے بھرے ہوئے بدن سے بھری ہوئی باتیں جیسے کچھ حرکت کرتا، کچھ کہنا چاہتی ہوں اور پھر ویسے ہی ساکت ہو جاتیں۔ وہ مسلسل دوہرائے جا رہی تھیں "اف میرے خدا، میرے خدا!" لیکن ان کے لئے "میرے" میں کوئی معنی تھے نہ "خدا" میں۔ اس کے باوجود کہ انہوں نے جس مذہب میں پرورش پائی تھی اس میں کبھی شک نہ کیا تھا، اپنی حالت میں مذہب سے مدد تلاش کرنے کا خیال ان کے لئے بالکل ویسا ہی مغائر تھا جیسا کہ خود گیبریل الکسانڈر روسیٹی سے مدد لینے کا۔ وہ پہلے سے جانتی تھیں کہ مذہب کی مدد اسی شرط پر ممکن ہے کہ وہ اسی چیز کو ترک کر دیں جو ان کے لئے زندگی کا سارا مفہوم بن گئی تھی۔ وہ صرف پریشان ہی نہیں تھیں بلکہ انہیں اس نئی روحانی حالت سے "جس کا تجربہ انہیں پہلے کبھی نہ ہوا تھا" خوف کا احساس ہونے لگا۔ انہیں محسوس ہوا کہ جیسے کبھی کبھی تھکی آنکھوں کے سامنے چیز ایک کی دو نظر آنے لگتی ہے ویسے ہی ان کے دل میں ہر چیز ایک کی دو ہوتی شروع ہو گئی ہے۔ کبھی کبھی ان کی سمجھ میں نہ آتا کہ وہ کس چیز سے ڈر رہی ہیں، کیا چاہتی ہیں۔ وہ اس سے ڈر رہی ہیں یا اس کو چاہتی ہیں جو ہو چکا یا ہونے والا ہے اور وہ چاہتی کیا ہیں یہ وہ نہ جانتی تھیں

"اف، یہ میں کر کیا رہی ہوں!" انہوں نے اچانک سر کے دونوں طرف دو تھوس کر کے اپنے آپ سے کہا۔ جب وہ چونکیں تو انہوں نے دیکھا کہ وہ دونوں ہاتھوں سے اپنی کنپٹیوں پر کے بال پکڑے انہیں کھینچ رہی

ہیں۔ وہ یکبارگی کھڑی ہو گئیں اور چلنے لگیں۔

"کافی تیار ہے اور ماسٹرل اور سرو ڈا انتظار کر رہے ہیں" آنٹو نٹا نے پھر واپس آکر اور آنٹا کو پھر اسی حالت میں پا کر کہا۔

"سرو ڈا؟ سرو ڈا کو کیا ہوا؟" آنٹا نے اچانک بیٹے کے ساتھ پر بھلا۔ صبح بھر میں پہلی بار انہیں اپنے بیٹے کے وجود کا خیال آیا تھا۔

"لگتا ہے اس نے کچھ شرارت کی ہے" آنٹو نٹا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیسی شرارت کی ہے؟"

"آپ کے کوٹ والے کمرے میں آلو کے چھلکے لگتا ہے انہوں نے چھپا کر ایک کھایا۔"

بیٹے کا خیال آجانے سے آنٹا اچانک بیچارگی کی اس حالت سے نکل آئیں جس میں وہ پھنس گئی تھیں۔ انہیں ماں کا وہ روپ یاد آیا 'ایک حد تک مخلصانہ طور پر لیکن بہت کچھ سہارنے کے ساتھ' جو بیٹے کے لئے زندہ رہتی ہے۔ انہوں نے پچھلے برسوں میں اپنے لئے یہ رول اختیار کر لیا تھا اور طوعی کے ساتھ محسوس کیا کہ جس حالت میں وہ ہیں اس میں ان کے لئے ایک سہارا ہے' جس کا انحصار اس صورت حال پر نہیں ہے کہ شوہر سے ان کے تعلقات کیسے ہیں' اور دوستی سے کیسے ہیں۔ یہ سہارا — وہ سمجھتا تھا — وہ کسی بھی صورت حال میں کیوں نہ ہوں وہ بیٹے کو تو نہیں چھوڑ سکتیں۔ شوہر اگر ان کو رسوا کرتے ہیں اور نکال دیتے ہیں تو کریں اور نکال دیں' دوستی ان سے سرد مہری برتتا ہے تو برتے اور اپنی آزادانہ زندگی بسر کرتا ہے (انہوں نے پھر اس کے بارے میں سوچا اور تاسف کے ساتھ سوچا) وہ بیٹے کو نہیں چھوڑ سکتیں۔ ان کی زندگی کا مقصد ہے۔ اور انہیں عمل کرنا چاہئے' عمل کرنا چاہئے تاکہ بیٹے کے ساتھ اس حیثیت کو جتلا دیں' تاکہ اسے ان سے نہ لے لیا جائے۔ بلکہ جلدی' جتنی جلدی ممکن ہو عمل کرنا چاہئے' اس سے پہلے کہ اسے ان سے لے لیا جائے۔ بیٹے کو لے کر چلا جانا چاہئے۔ یہ ہے ایک بیوہ انہیں اب کرنا چاہئے۔ انہیں پر سکون ہو جانا چاہئے اور اس المناک صورت حال سے نکل جانا چاہئے۔ براہ راست عمل کے طوفان نے' جس کا تعلق ان کے بیٹے سے تھا' یہ کہ انہیں اس کے ساتھ اکیلی نہیں۔ کہیں چلے جانا چاہئے' انہیں یہ سکون فراہم کر دیا

انہوں نے جلدی سے کپڑے بدلے' چلنے لگیں اور فیصلہ کن قدموں کے ساتھ راہداری سے داخل ہوئیں جہاں مقامی کے مطابق کافی سرو ڈا اور گورنس ان کے منتظر تھے۔ سرو ڈا سفید کپڑے پہنے میز کے پاس کھڑکی کے پیچھے کھڑا تھا اور سر اور کمر جھکائے ہوئے' نگاہ بھری توجہ کے انکسار کے ساتھ' جس کو وہ اس کی عادت کے طور پر جانتی تھیں اور جس میں وہ اپنے باپ سے ملتا جلتا تھا' ان پھولوں سے کچھ کر رہا تھا جو وہ لایا تھا

گورنس خاص طور سے تنگ صورت بنائے ہوئے تھی۔ سرو ڈا نے' جیسا کہ وہ اکثر کرتا تھا' مسین آواز میں چیخ کر کہا "ماما" اور کچھ پس و پیش کے ساتھ رک گیا کہ پھولوں کو بھینک کر ماں کے پاس جا کر انہیں سلام کرے یا پھر پھولوں کے ساتھ جائے۔

گورنس نے سلام کیا اور بڑے طویل اور قطعی انداز میں اس حرکت کو بیان کیا جو سرو ڈا نے کی تھی لیکن آنٹا نے اس کی بات نہیں سنی۔ وہ یہ سوچ رہی تھیں کہ وہ گورنس کو لے جائیں گی یا نہیں۔ "نہیں' میں لے جاؤں گی" انہوں نے فیصلہ کیا "میں اکیلی جاؤں گی' بیٹے کے ساتھ۔"

"ہاں' یہ بہت بڑی حرکت تھی" آنٹا نے کہا اور بیٹے کے کندھے پکڑ کر تحسین کی نظروں سے نہیں بلکہ شرمائی

ہوئی نظروں سے 'جس سے وہ گھبرا گیا اور خوش ہو گیا' اسے دیکھا اور پیار کیا۔ "اے میرے پاس چھوڑ دیجئے" انہوں نے جیرمن گورنس سے کہا اور بیٹے کے ہاتھ چھوڑے بغیر میز کے پاس بیٹھ گئیں' جس پر کافی لگی تھی۔

"ماما' میں... نہیں..." اس نے ان کے چہرے کے تاثر سے یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا کہ آخر کے لئے اسے کس بات کی توقع کرنی چاہئے۔

"سرو ڈا" انہوں نے کہہ سے گورنس کے جاتے ہی کہا "یہ بری بات تھی لیکن تم اب تو اب نہیں کرو گے نہ؟ تم مجھ سے پیار کرتے ہو؟"

انہوں نے محسوس کیا کہ ان کی آنکھیں باہر نکل رہی ہیں۔ "میں واقعی میں یہ کر سکتی ہوں کہ اس سے پیار نہ کروں؟" اس کی سہمی ہوئی لیکن اس کے ساتھ ہی خوش خوش آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ "اور کیا پتا کہ وہ مجھے سزا دینے کے لئے باپ کے ساتھ مل جائے گا؟ کیا وہ مجھ پر رحم نہ کرے گا؟" آنسو حلقے کر ان کے گالوں پر آگئے اور انہیں چھپانے کے لئے وہ اچھل کر کھڑی ہو گئیں اور تقریباً دوڑ کر کمرے میں چلی گئیں۔

پچھلے دنوں کی گھن گرج والی بارشوں کے بعد موسم صاف ہو گیا تھا اور ٹھنڈک ہو گئی تھی۔ دھلی ہوئی پتیوں میں سے جھانکتی ہوئی سورج کی روشنی آرہی تھی اور فضا میں خنکی تھی۔

وہ ٹھنڈک سے بھی اور اندرونی خوف سے بھی جس نے کھل صاف ہوا میں انہیں جکڑ لیا تھا کانپ رہی تھیں۔

"جاؤ' جاؤ تمہارا ملاقات کے پاس" انہوں نے سرو ڈا سے کہا جو ان کے پیچھے پیچھے باہر نکل آیا تھا۔ وہ برآمدے پر بچھی ہوئی چٹائی پر پھسلنے لگیں اور انہوں نے اپنے آپ سے کہا "ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ یہ لوگ مجھے معاف نہ کریں' یہ سمجھیں ہی نہیں کہ یہ سب کسی اور طرح سے ہو ہی نہیں سکتا تھا؟"

وہ وہاں کھڑی ہوئی ان ملتی ہوئی' سہمی ہوئی ہستیوں کو دیکھتی رہیں جن کی پیشانیاں بارش میں دھل کر ٹھنڈی دھوپ میں چمک رہی تھیں اور ان کی سمجھ میں آگیا کہ یہ لوگ معاف نہیں کریں گے' کہ سب چیزیں اور سب لوگ ان کے ساتھ اب بیرحمی سے پیش آئیں گے جیسے یہ آسمان' جیسے یہ ہریالی پیش آرہے تھے۔ اور انہوں نے پھر محسوس کیا کہ ان کے دل میں ہر چیز ایک گرہ ہوئی جا رہی ہے۔ "کوئی ضرورت نہیں' سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ "ضرورت تیاری کرنے کی ہے۔ کہاں جانے کی؟ کب؟ اپنے ساتھ کیسے لے جانا ہے؟ ہاں' ناسکو' شام والی گاڑی سے۔ آنٹو نٹا اور سرو ڈا اور انتہائی ضروری چیزیں' لیکن اس سے پہلے لکھنا ضروری ہے ان دونوں کو۔" وہ تیز تیز گھر کے اندر آگئیں اور اپنے کمرے میں جا کر میز کے پاس بیٹھ گئیں اور شوہر کو لکھنے لگیں:

"جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد میں آپ کے گھر میں اب اور نہیں ٹھہر سکتی۔ میں جا رہی ہوں اور اپنے ساتھ بیٹے کو لے جا رہی ہوں۔ مجھے قوانین کا پتہ نہیں اور اس لئے میں نہیں جانتی کہ بیٹے کو ان دنوں میں سے کس کے ساتھ رہنا چاہئے' لیکن میں اسے اپنے ساتھ لے جا رہی ہوں اس لئے کہ اس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی۔ فیاضی سے کام لیجئے اور اسے میرے ساتھ رہنے دیجئے۔"

یہاں تک انہوں نے تیزی سے اور قدرتی انداز میں لکھا لیکن ان کی پیاسی سے رجوع کرنے نے' جو انہوں نے شوہر میں کبھی دیکھی ہی۔ تھی' اور خط کو کسی متاثر کن بات پر ختم کرنے کی ضرورت نے انہیں روکے

پر مجبور کر دیا۔

"اپنے تصور اور اپنے پچھتانے کے بارے میں میں بات نہیں کر سکتی اس لئے کہ۔۔۔"

وہ رک گئیں۔ وہ اپنے خیالات میں مسلسل نہیں رہ پا رہی تھیں۔ "نہیں" انہوں نے اپنے آپ سے کہا "کچھ بھی لکھنے کی ضرورت نہیں۔" اور اس خط کو جلا ڈالنے کے بارے میں سوچا۔ اس میں غلط فہمی کی گنجائش نہیں کی اور بہتر کہ کسی کے ہاتھ نہ لگے۔

دوسرا خط روشنی کو لکھنا ضروری تھا۔ انہوں نے لکھا۔ "میں نے شوہر کو سب کچھ بتا دیا ہے۔" اور وہ رک گئیں۔ ان میں آگے لکھنے کی قوت ہی نہ تھی۔ یہ اتنی بھونڈی اور اتنی غیر نسوانی بات لگتی تھی۔ "اور پھر میں اسے لکھ کیا سکتی ہوں؟" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ ان کے چہرے پر شرم کی سرخی پھر جاگی تو انہیں اس کا سکون یاد آیا اور اس پر جھنجھلاہٹ میں انہوں نے اس کاغذ کے پرزے پرزے کر دیئے جس پر یہ نقش لکھا تھا۔ "کچھ بھی نہیں لکھنا ہے۔" انہوں نے اپنے آپ سے کہا اور اپنے بالوں کو جھٹک کر کھڑی ہو گئیں۔ انہوں نے گورنس اور نوکروں سے کہا کہ وہ آج ہی جا سکو جائیں گے اور وہ اپنی چیزوں کو رکھنے سنبھالنے میں لگ گئیں۔

16

مضافاتی پلیٹ کے سارے کمروں میں دیوان، باطمان اور خدمتگار آ جا رہے تھے اور چیزیں لے جا رہے تھے۔ الماریوں اور درازیں کھلی ہوئی تھیں۔ سیاہ کوٹ کان پر گیا اور وہاں جانے کے لئے۔ فرش پر اخبار بچھے ہوئے تھے۔ وہ صندوق جن میں کپڑے اور بستر بھرے ہوئے کمبلوں کے گٹھر کو باندھنے کے لئے رسیوں میں لے جایا گیا۔ بگھی اور کرائے کی وہ گاڑیاں برساتی کے پاس کھڑی تھیں۔ آنا سامان باندھنے کے کام میں اپنی امدادی تشریف کو بھول گئی تھیں اور اپنے کمرے میں بستر کے پاس کھڑی اپنے سفری بکس میں چیزیں رکھ رہی تھیں کہ آنجہانی نے ایک آنے والی بگھی کی کھڑکھڑاہٹ کی طرف انہیں متوجہ کیا۔ آنا نے کھڑکی سے باہر دیکھا اور برساتی کے پاس ایک گھسیٹی اکسانہ رودیچ کے ہرکارے کو دیکھا جو صدر دروازے کی گھنٹی بجا رہا تھا۔

"جاؤ معلوم کرو کیا بات ہے" انہوں نے کہا اور وہ کچھ بھی ہو اس سب کے لئے تیار ہو کر دونوں ہاتھ رکھ کر آرام کرسی پر بیٹھ گئیں۔ خدمتگار ایک موٹا سا پیکٹ لایا جس پر الیکسی اکسانہ رودیچ کی تحریر میں پتہ لکھا تھا۔

"ہرکارے کو جواب لے کر آنے کا حکم ہے" اس نے کہا۔

"اچھا" انہوں نے کہا اور جیسے ہی خدمتگار باہر گیا وہ بے چینی سے کانپتی انگلیوں سے لفافہ چاک کیا۔ اس میں سے کاغذ میں لپٹے ہوئے ان مزے نوٹوں کا ایک پیکٹ گر پڑا۔ انہوں نے خط نکالا اور آخر سے پڑھنا شروع کیا۔ "آپ کے آنے کے سلسلے میں سارے ضروری بندوبست کر دیئے جائیں گے۔" "میں اپنی اس استدعا کی تکمیل کو خاص اہمیت دیتا ہوں" انہوں نے پڑھا۔ انہوں نے جلدی جلدی اور آگے پڑھا' آخر سے شروع کی طرف' اور پھر ایک بار خط کو شروع سے پڑھا۔ جب ختم کیا تو انہوں نے محسوس کیا کہ انہیں سردی لگ رہی ہے اور یہ کہ ان پر ایک ایسی بھیانک مصیبت آ پڑی ہے جس کی وہ توقع بھی نہ کر سکی تھیں۔

صبح کو وہ اس بات پر پچھتا رہی تھیں کہ انہوں نے شوہر کو سب بتا دیا اور صرف ایک بات چاہتی تھیں کہ

انہوں نے جو کچھ کہا تھا وہ کسی طرح سے ان کہا ہو جائے۔ اور اب اس خط نے ان کے الفاظ کو ان کے قرار دے دیا اور انہیں دفن دے دیا جو وہ چاہتی تھیں۔ لیکن اب یہ خط انہیں ہر چیز سے زیادہ بھیانک لگ رہا تھا جس کا وہ تصور کر سکتی تھیں۔

"لفظ! لفظ!" وہ بڑبڑائیں "ظاہر ہے کہ وہ ہمیشہ لفظ ہی ہوتے ہیں۔ وہ بیساکی ہیں' وہ لنگڑے ہیں' اندھے' شرمناک لفظ اور اس بات کو میرے علاوہ کوئی نہیں سمجھتا اور نہ سمجھے گا" اور میں کسی کو سمجھا نہ سکوں گی۔ لوگ کہتے ہیں — مذہبی 'اخلاق کے پابند' 'دیانتدار' 'سمجھدار انسان۔ لیکن لوگ تو وہ نہیں دیکھتے جو میں نے دیکھا ہے۔ لوگ تو نہیں جانتے کہ آٹھ سال انہوں نے میری زندگی کا لگا کھوٹا ہے' ہر چیز کا لگا کھوٹا ہے' اور مجھ میں جانور تھی کہ انہوں نے ایک بار بھی تو یہ نہ سوچا کہ میں جیتی جاگتی عورت ہوں' جس کو محبت کی ضرورت ہے۔ لوگ تو نہیں جانتے کہ کیسے ہر قدم پر انہوں نے میری توہین کی اور اپنے آپ سے خوب مطمئن رہے۔ کیا میں نے کوشش نہیں کی' پوری قوت سے کوشش کی کہ اپنی زندگی کا ہر انداز خاص کروں' کیا میں نے کوشش نہیں کی ان سے محبت کرنے کی' اور جب شوہر سے محبت کرنا ناممکن ہو گیا تو بیٹے سے محبت کرنے کی؟ لیکن وقت گزرتا گیا یہاں تک کہ میں نے سمجھ لیا کہ میں خود کو اب اور دھوکا نہیں دے سکتی کہ میں زندہ جان ہوں' کہ یہ میرا قصور نہیں ہے کہ خدا نے مجھے ایسا ہی بنایا ہے کہ محبت کرنا اور زندہ رہنا میرے لئے ضروری ہے۔ اور اب کیا؟ اگر وہ مجھے مار ڈالتے' اس کو مار ڈالتے تو میں سب برداشت کر لیتی' میں سب معاف کر دیتی۔ لیکن نہیں' نہیں۔"

"کیسے میں نے قیاس نہیں کیا کہ وہ کیا کریں گے؟ وہ ضرور کریں گے' ان کے بس کی بات ہے۔ وہ خصوصی وکیل بنے رہیں گے اور مجھ جاہ شدہ کو اور بھی بری طرح' اور بھی پست طریقے سے تباہ کریں گے۔" "آپ ضرور تصور کر سکتی ہیں کہ آپ کو اور آپ کے بیٹے کو کن چیزوں کا سامنا کرنا پڑے گا" — انہیں خط کے الفاظ یاد آئے۔ "یہ ممکن ہے کہ وہ بیٹے کو لے لیں گے اور عدالتِ ان کے اعتقاد قانون کی رو سے یہ ممکن بھی ہے۔ لیکن کیا میں جانتی نہیں کہ وہ اس کی بات کس لئے کر رہے ہیں؟ وہ بیٹے سے بھی میری محبت کا یقین نہیں کرتے یا اسے حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں (جیسے وہ بیشہ ڈاتی (ڈاکے) میرے اس جذبہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں لیکن جانتے ہیں کہ میں بیٹے کو نہیں چھوڑوں گی' بیٹے کو چھوڑ ہی نہیں سکتی۔ کہ بیٹے کے بغیر میرے لئے اس کے ساتھ بھی زندگی نہیں ہو سکتی جس سے میں محبت کرتی ہوں۔ لیکن اگر میں بیٹے کو چھوڑ کر چلی جاؤں تو میرا عمل سب سے شرمناک اور گری ہوئی عورت کا ہو گا۔ وہ یہ جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ کہنا میرے بس کی بات نہیں۔"

انہیں خط کا وہ سرا نظر آیا "تمہاری زندگی تو پہلے ہی ایسے ناک تھی' اور آخری دنوں میں انتہائی بھیانک ہو گئی تھی۔ تو اب وہ کیسی ہو گی؟" اور وہ یہ سب جانتے ہیں' جانتے ہیں کہ میں اس بات پر پچھتا نہیں سکتی کہ میں سانس لیتی ہوں' کہ میں محبت کرتی ہوں' جانتے ہیں کہ اس سے سوائے جھوٹ اور فریب کے اور کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ لیکن مجھے اپنے جھوٹ اور فریب کو برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہے۔ میں ان کو جانتی ہوں' میں جانتی ہوں کہ وہ جھوٹ میں اس طرح تیرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں جیسے پانی میں مچھلی۔ لیکن نہیں' میں انہیں یہ خوشی نہ حاصل ہونے دوں گی۔ میں ان کے اس جھوٹ کے جائے کو توڑ ڈالوں گی' جس میں وہ مجھے پکڑنا چاہتے ہیں' جو بھی ہو رہا ہے ہو۔ جھوٹ اور فریب سے تو ہر چیز بہتر ہو گی!"

"لیکن کیسے؟ اُف میرے خدا' میرے خدا! کیا کبھی کوئی اور بھی ایسی عورت اتنی دکھی ہوئی ہے جیسی میں

ہوں؟۔"

"نہیں مخوچ! ہوں گی' نوچ! ہوں گی۔" وہ اچھل کر کھڑی ہو گئیں اور اپنے آنسوؤں کو پی کر چلائیں۔ اور گھنٹے کی سمت کے پاس گئیں کہ انہیں دو سرا غلط لگیں۔ لیکن اپنے دل کی گہرائی میں اس وقت بھی وہ محسوس کر رہی تھیں کہ کچھ بھی نوچ! انسان کے بس میں نہ ہو گا' اس پہلے والی صورت حال سے نکلنا ان کے بس میں ہے۔ ہو گا وہ کتنی ہی بھوئی اور بے آبروئی کی کیوں نہ ہو۔

وہ گھنٹے کی سمت کے پاس بیٹھ گئیں لیکن گھنٹے کی بجائے میز پر ہاتھ اور ان پر سر رکھ کر رونے لگیں سسکیاں لے لے کر اور پر سے وہ عرصے بیتے ہوئے جیسے بچے روتے ہیں سو اس لئے رو رہی تھیں کہ اپنی صورت حال کو واضح کرنے اور سمجھنے کرنے کے بارے میں ان کا خواب بیٹھ کے لئے چکنا چور ہو گیا۔ وہ پہلے سے جانتی تھیں کہ سب کچھ پہلے ہی کی طرح رہے گا بلکہ پہلے سے کہیں بدتر ہو گا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ معاشرے میں وہ حیثیت جو انہیں حاصل تھی اور جس کو وہ اتنی کم اہم لگ رہی تھی' وہ حیثیت انہیں عزیز ہے اور یہ کہ ان میں اتنی قوت نہ ہو گی کہ وہ اس کی بجائے ایسی عورت کی شرمناک حیثیت کو اپنا لیں جو اپنے شوہر اور بیٹے کو چھوڑ کر اپنے عاشق سے جا ملی ہو۔ کہ وہ چاہے کتنی ہی کوشش کیوں نہ کریں وہ اپنے آپ سے قوی تر نہ ہو سکیں گی۔ انہیں آزاد اور محبت کرنے کا تجربہ کبھی نہ ہو گا اور وہ ہمیشہ مجرم ہی رہیں گی' ہر لمحہ ہمارے پکڑے جانے کے خوف کے ساتھ شوہر کو دھوکا دینے والی ماں کا ایک ایسے میرا اور آرام دہ گھر کے ساتھ شرمناک تعلق قائم رکھ سکیں جس کے ساتھ وہ مشترکہ زندگی کبھی نہ بسر کر سکیں گی۔ وہ جانتی تھیں کہ یہ سب ایسے ہی ہو گا اور اس کے ساتھ ہی یہ اچانک خیال کہ وہ یہ تصور بھی نہ کر سکتی تھیں کہ اس کا انجام کیا ہو گا۔ اور وہ روتی تھیں بلند بلند کر' جیسے وہ بچے روتے ہیں جنہیں سزا دی گئی ہو۔

خدمت گار کے قدموں کی چاپ نے انہیں اپنے آپ کو سنبھالنے پر مجبور کیا اور اس سے اپنے چہرے کو چھپاتے ہوئے انہوں نے اپنے کو ظاہر کیا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔

خدمت گار نے عرض کیا "ہز کارہ خواب کی دوا تیار کر رہا ہے۔"

"اچھا اب؟ ہاں" انہوں نے کہا "کہو کہ ذرا دیر انتظار کرے۔ میں تمہیں بلا لوں گی۔"

"میں کیا کچھ ملتی ہوں؟" انہوں نے سوچا۔ "میں اکیلی کیا فیصلہ کر سکتی ہوں؟ میں کیا جانتی ہوں؟ میں کیا جانتی کیا ہوں؟ میں کس چیز سے محبت کرتی ہوں؟" انہوں نے پھر محسوس کیا کہ ان کے دل میں ہر چیز ایک کی دو ہوتی جا رہی ہے۔ سو پھر اس احساس سے ڈر گئیں اور انہوں نے عمل کی سب سے پہلے ذہن میں آنے والی تجویز کو جھپٹ لیا جو اپنے بارے میں سوچنے سے ان کی توجہ کو ہٹا سکتی ہو۔ "مجھے ایسی سے ملنا چاہئے" (وہ اپنے دل میں دردشکی کو اسی نام سے پکارتی تھیں) "وہی ایک ہے جو مجھے بتا سکتی ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔ ایسی کے ہاں جاتی ہوں' ہو سکتا ہے وہاں اس سے ملاقات ہو جائے۔" انہوں نے اپنے آپ سے کہا اور وہ بالکل بھول گئیں کہ کل ہی جب انہوں نے اس سے کہا تھا کہ وہ پرنس تورسکایا کے ہاں نہیں جائیں گی تو اس نے کہا تھا کہ پھر بھی نہیں جائے گا۔ وہ میز کے پاس گئیں اور شوہر کو لکھا "مجھے آپ کا خط مل گیا ہے۔" اور یاد کرتے ہوئے خدمت گار کو بھیجا۔

آخر شکا آئی تو انہوں نے اس سے کہا "ہم نہیں جائیں گے۔"

"بالکل نہیں جائیں گے؟"

"نہیں' کل تک سامان نہ کھولنا اور گاڑی کھڑی رکھنا۔ میں پرنس کے ہاں جاؤں گی۔"

"تمہارا کون سا تیار کروں؟"

17

جس کرکیٹ پارٹی میں پرنس تورسکایا نے آنا کو مدعو کیا تھا اسے وہ خواتین اور ان کے پرستاروں پر مشتمل ہونا چاہئے تھا۔ یہ دونوں خواتین پیٹرس برگ کے اعلیٰ سوسائٹی کے نئے حلقے کی خاص نمائندگان تھیں اور انہیں کسی نقل کی نقل میں لے بیت میسنہ ائی دیو مونڈ (12) کہا جاتا تھا۔ یہ توقع ہے کہ ان خواتین کا تعلق بھی اعلیٰ حلقے سے تھا لیکن وہ اس سے بالکل مختلف اور معاندانہ تھا جس میں آنا کا آنا جاتا تھا۔ اس کے علاوہ اسپرموف' جو پیٹرس برگ کے سب سے بااثر لوگوں میں تھے اور لیزا میرکالووا کے پرستار تھے' ملازمت میں گھسیبی اکسلسیر روبوچ کے رکن تھے۔ انہیں سب مصلحتوں کی بنا پر آنا اس پارٹی میں نہ جانا چاہتی تھیں اور ان کے اسی انکار سے پرنس تورسکایا کے رتبے کے آخری فرق کا تعلق تھا۔ اب آنا کا اس امید میں وہاں جانا چاہتی تھیں کہ وہ دشکی سے ملاقات ہو جائے گی۔

آنا وہ پہلے مہمانوں سے پہلے ہی پرنس تورسکایا کے ہاں پہنچ گئیں۔

جس وقت وہ پہنچیں اسی وقت وہ دشکی کا خدمت گار بھی داخل ہوا اور گل گچھوں میں گھنٹی کے ہوئے شاہی خادم خاص کی طرح لگ رہا تھا۔ وہ دروازے کے پاس رک گیا اور اس نے ٹوپی اتار کر آنا کو اندر جانے کا راستہ دیا۔ آنا نے اسے پہچان لیا اور سمجھی' اسے یاد آیا کہ کل وہ دشکی نے کہا تھا کہ وہ نیس آئے گا۔ تالباسی کے بارے میں اس نے رقعہ بھیجا ہے۔

انہوں نے بیٹھ رہا ان میں کوٹ اتارتے ہوئے سنا کہ خدمت گار نے کہا "ہز" کا لفظ بھی شاہی خادم خاص کی طرح ادا کرتے ہوئے کہ "کاؤنٹ کے پاس سے پرنس کی خدمت میں۔"

ان کا جی چاہا کہ پوچھیں کاؤنٹ کہاں ہیں۔ ان کا بھی چاہا کہ رقعہ پھاڑ ڈالیں اور اسے خط بھیجیں کہ وہ ان کے ہاں آ جائے' یا خود ہی اس کے ہاں چلی جائیں۔ لیکن نہ پہلا کرنا ممکن تھا' نہ دوسرا اور تیسرا سامنے سے ان کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے گھنٹی بجتی سنائی دینے لگی اور پرنس تورسکایا کا خدمت گار دھاری دار اگلے دروازے کے سامنے کھڑا تھا اور انتظار کر رہا تھا کہ وہ اندر کے کمروں میں چلی جائیں۔

"پرنس باغ میں ہیں' ابھی انہیں اطلاع ہوتی ہے۔ کیا آپ باغ میں تشریف لانے کی زحمت فرمائیں گی؟" دوسرے خدمت گار نے دوسرے کمرے میں اطلاع دی۔

بے چینی اور ہر چیز کے بہم ہونے کی صورت حل ہو رہی تھی' گھر پر تھی' بلکہ بدتر اس لئے کہ کوئی اقدام کرنا ممکن نہ تھا' دشکی سے ملنا ممکن نہ تھا اور یہاں ضرورت ضروری تھا' نامانوس اور نا سازگار معاشرے میں۔ لیکن وہ ایسے سنگار اور لباس میں تھیں جو وہ جانتی تھیں کہ ان پر پھبتا ہے' وہ اکیلی نہیں تھیں' چاروں طرف کا ماحول کا یہ عادی' جشن کا سا ماحول تھا اور ان کے لئے گھر سے بہتر تھا۔ یہاں انہیں یہ سوچتے رہنے کی کوئی ضرورت نہ تھی کہ وہ کیا کریں۔ سب کچھ اپنے آپ ہی ہو جاتا تھا۔ میٹھی سفید لباس پہنے ہوئے ان کی طرف آ رہی تھیں اور ان کے سنگار اور خوش دلی پر وہ دنگ رہ گئیں۔ آنا انہیں دیکھ کر بیٹھ کی طرح مسکرائیں پرنس تورسکایا کے ساتھ تو بھیج تھے اور مفصل کی ایک رشتہ دار نوجوان لڑکی جس کے والدین کو اس بات کی بے انتہا خوشی تھی کہ وہ گرمیوں میں مشہور و معروف پرنس کے ساتھ رہے گی۔

غالباً آنا کے انداز میں کوئی نہ کوئی خاص بات تھی اس لئے کہ جیسی نے فوراً اسے دیکھ لیا۔

"میں بہت بری طرح سوئی" آنا نے جواب دیا اور خط نگار کی طرف دیکھا جو انہیں لوگوں کی طرف آ رہا تھا اور ان کے خیال کے مطابق وہ دوستی کا رشتہ بنا رہا تھا۔

"مجھے کتنی خوشی ہے کہ آپ آ گئیں" جیسی نے کہا۔ "میں تھک گئی ہوں اور ابھی ابھی ان لوگوں کے آنے سے پہلے میرا جائے پینے کا ارادہ تھا" اور وہ تجویز سے فائدہ اٹھا کر بیٹھ گئی۔ "اور آپ ماشا کے ساتھ جا کر کوکیٹ گراؤنڈ کو دیکھ آئیے جہاں اس کی کٹائی کی گئی ہے" اور پھر آنا سے مخاطب ہو گئیں اور مسکرا کر ان کا ہاتھ دباتے ہوئے جس میں وہ چائے کی پیالی لئے تھیں انہوں نے کہا "اور چائے پر ہم اور آپ مل کی باتیں کریں گے' وہی دل پسند موضوع (13) ٹھیک ہے نہ؟"

"اس لئے اور بھی کہ میں آپ کے پاس دیر تک نہیں ٹھہر سکتی۔ مجھے بڑی بلاورید کے پاس جانا ہے۔ میں ان سے سویرے سے وعدہ کر رہی ہوں" آنا نے کہا جن کے لئے جھوٹ 'جو ان کی فطرت کے منافی تھا' معاشرے میں نہ صرف سادہ اور قدرتی ہو گیا تھا بلکہ انہیں اس سے خوشی بھی حاصل ہوتی تھی۔

وہ اس بات کی بالکل کوئی وضاحت نہ کر سکتی تھیں کہ انہوں نے کس لئے یہ کہہ دیا تھا انہوں نے ایک سیکنڈ پہلے سوچا بھی نہ تھا۔ انہوں نے یہ صرف اس خیال سے کہہ دیا تھا کہ یہ کہہ دوستی تو ہو گا نہیں اس لئے انہیں اپنے پٹھارے کو جتنی جلد ہو سکے اور کسی طرح اس سے ملنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ لیکن انہوں نے بڑھی دانش ورید ہی کا ذکر کیوں کیا جن کے پاس انہیں جانا تھا جیسے کہ اور لوگوں کے پاس جانا تھا' اس کی وضاحت وہ نہ کر سکتی تھیں' لیکن اس کے ساتھ ہی جیسا کہ بعد کو یہ چلا وہ دوستی سے ملاقات کا سب سے ہموار راستہ ذہن میں سوچتے ہوئے اس سے بہتر کوئی راستہ وہ نہ سوچ سکتی تھیں۔

"نہیں میں آپ کو کسی حالت میں بھی نہ جانے دوں گی" جیسی نے آنا کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا "میں سچ کہتی ہوں اگر آپ سے محبت نہ ہوتی تو میں برا مان جاتی۔ جیسے آپ ڈرتی ہوں کہ میرا معاشرہ آپ کے لئے بدمزگی کا باعث بن جائے گا۔ صبر کر کے ہمارے لئے چائے لے آئیے ورانگ روم میں جائے" انہوں نے خط نگار سے مخاطب ہوتے وقت بیٹھ کی طرح آنکھیں بچا کر کہا۔ اس سے رقعہ لے کر انہوں نے پڑھا اور پڑھا نہیں میں بولیں "اور کیسی ہمارے ساتھ دغا کر گیا" اس نے لکھا ہے کہ وہ نہیں آ سکتا" انہوں نے اسے قدرتی اور سادہ لہجے میں اضافہ کیا جیسے انہیں کبھی یہ خیال ہی نہ ہو سکتا تھا کہ آنا کے لئے دوستی کی کوئی اور بھی اہمیت ہو سکتی ہے سوائے کروکیٹ کے ایک کھلاڑی کے۔

آنا جانتی تھیں کہ جیسی سب کچھ جانتی ہیں لیکن جس طرح وہ دوستی کے بارے میں بات کرتی تھیں اس سے آنا کو یہ شبہ اور یقین ہو جاتا تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں جانتیں۔

"اچھا" آنا نے بے تاری سے کہا جیسے انہیں اس سے کوئی خاص دلچسپی نہ ہو اور مسکراتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی "آپ کا معاشرہ کسی کے لئے بدمزگی کا باعث کیسے بن سکتا ہے؟" لفظوں کا یہ کھیل 'راز کو یوں چھپانا آنا کے لئے بیزار کن تھا جیسے کہ سبھی عورتوں کے لئے ہوتا ہے اور چھپانے کی ضرورت نہیں 'نہ وہ مقصد جس کے لئے اسے چھپانا تھا' بلکہ چھپانے کا خود یہ عمل ہی دلکش معلوم ہوتا تھا۔ "میں پوچھ سے بڑھ کر کیتو لک تو نہیں ہو سکتی" انہوں نے کہا۔ "اسٹریموف اور لیزا میرکالووا یہ تو معاشرے کی بالائی کی بھی بالائی ہیں۔ پھر ان کا تو ہر جگہ خیر مقدم کیا جاتا ہے' اور میں تو" انہوں نے "میں" پر خاص طور پر زور دیا کہ "کبھی

خفا اور غیر روادار نہیں تھی۔ میں مجھے فرصت ہی نہیں ہوتی۔"

"نہیں' ہو سکتا ہے آپ اسٹریموف سے ملنا نہ چاہتی ہوں" انہیں اور اکسینیا الکساندروونا کو کھیل میں ایک دوسرے سے لڑے کرانے دیجئے' ہم سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ لیکن معاشرے میں تو یہ سب سے نمایاں شخص ہے جتنے میں جانتی ہوں اور بلاشبہ کروکیٹ کے پر لطف کھلاڑی ہیں۔ آپ خود ہی دیکھ لیجئے گا اور باوجود اس کے کہ لیزا کے عشق میں مبتلا ہو چکے تھے اور اب ان کی حیثیت مضحکہ خیز ہے' دیکھنا چاہئے کہ اس مضحکہ خیز صورت حال میں کیسے وہ اپنا راستہ نکال لیتے ہیں اور مضحکہ پیدا کرتے ہیں۔ سانولا شہ قسم کو آپ کیسے جانتی ہیں؟ یہ بھی بالکل ہی نیا رنگ ہے۔"

جیسی یہ سب کہہ رہی تھیں اور اس دوران میں ان کی پر مسرت اور ذہین نظر سے آنا نے محسوس کیا کہ جیسی ایک حد تک ان کی صورت حال کو سمجھ رہی ہیں اور کچھ انتظار کر رہی ہیں۔ وہ دونوں چلنے کمرے میں تھیں۔

"لیکن مجھے اکسینیا کو لکھنا چاہئے" اور جیسی میز کے پاس بیٹھ گئیں' چند سطریں انہوں نے لکھیں اور لفافہ کو فاتے میں رکھ کر کہا "میں لکھ رہی ہوں کہ وہ کھانے کے لئے نہ آ جائے۔ میرے ہاں کھانے کے وقت ایک خاتون اکیلی آ رہی ہیں' ان کے ساتھ کے لئے کوئی مرد ہونا چاہئے۔ دیکھئے ورانسکی کا فون کر دینے کے لئے کہنا چاہئے نہیں؟ مجھے معاف کیجئے گا' ایک منٹ کے لئے آپ کو اکیلی چھوڑ رہی ہوں۔ آپ مہربانی کر کے اس پر مہر لگا دیجئے اور بھجوا دیجئے" انہوں نے دروازے پر سے کہا "مجھے ذرا بات کرنا ہے۔"

آنا ایک منٹ بھی سوچے بغیر جیسی کا خط لے کر میز کے پاس بیٹھ گئیں اور اسے پڑھے بغیر آخر میں لکھا۔ "مجھے آپ سے فوراً ضروری بات کرنا ہے۔ میں باغ میں آ رہی ہے۔ میں وہاں چھ بجے پہنچ جاؤں گی۔" انہوں نے مہر لگا دی اور جیسی واپس آ گئیں تو ان کے سامنے خط نگار کو دے دیا۔

ان لوگوں کے لئے چائے کی پیالی میز پر جم سو چھوڑ کر انہوں نے ورانگ روم میں چائے نکالی گئی تو واقعی دونوں عورتوں میں اسے کوئی دلچسپی نہ تھی جس کا دعویٰ پرنس تورسکایا نے مہمانوں کے آنے سے پہلے تک کے لئے کیا تھا۔ ان دونوں نے انہیں لوگوں کے بارے میں باتیں کیں جن کے آنے کا انتظار کر رہی تھیں اور باتوں میں لیزا میرکالووا کا ذکر چھڑ گیا۔

"وہ مضحکہ پیدا کر رہی ہیں اور مجھے تو بہت مضحکہ خیز بھی لگتی تھیں" آنا نے کہا۔

"آپ تو ضرور ہی ان سے محبت کرنے لگی ہوں گی۔ وہ تو آپ کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتیں۔ کل دو دن کے بعد میرے پاس آئیں اور بہت ہی ناامید ہو گئی کہ آپ انہیں نہیں ملیں۔ وہ تو کہتی ہیں کہ آپ تو بالکل کسی نادل کی ہیروئن ہیں اور یہ کہ اگر وہ سو ہوتیں تو آپ کے لئے وہ ہزاروں بیوقوفیاں کر گزرتیں۔ اسٹریموف ان سے کہتے ہیں کہ یہ بیوقوفیاں تو وہ ویسے ہی کرتی ہیں۔"

"لیکن مہربانی کر کے آپ مجھے یہ بتائیے" آنا نے کچھ دیر چپ رہنے کے بعد اس لہجے میں کہا جس سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ سوال وہ محض یوں ہی نہیں کر رہی ہیں بلکہ یہ کہ جو کچھ وہ پوچھنے والی ہیں وہ ان کے لئے اس سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے جتنی اسے ہونی چاہئے "میں کبھی یہ نہیں سمجھ پائی' مجھے بتائیے مہربانی کر کے پرنس کالووسکی سے 'جنہیں سب میشا کہتے ہیں' ان کے تعلقات کیسے ہیں؟ میں تو ان لوگوں سے کم ہی ملی ہوں یہ قصہ کیا ہے؟"

18

قدموں کی چاپ اور ایک مرد کی آواز سنائی دی' پھر عورت کی آواز اور قہقہہ' اور اس کے بعد وہ مہمان داخل ہوئے جن کا انتظار تھا۔ سافو شہ حسن اور دلکشا ہوا صحت مند سی سے بھرپور نوجوان شخص جسے سب لوگ واسکا کہتے تھے۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ ریشم' لیس اور ترپ کل کی قبا اور کڑھائی دار ٹائی اسے خوب راس آئی ہے۔ واسکا نے جھک کر خواتین کو تعظیم کی اور ان پر نظر ڈالی لیکن بس صرف پلک جھپکنے کے لئے۔ وہ دراصل کمرے میں سافو کے پیچھے پیچھے داخل ہوا تھا اور وہ ڈرائنگ روم میں سارے وقت انہیں کے پیچھے پیچھے رہا جیسے ان سے بندھا ہوا ہو اور اس نے ایک سیکنڈ کے لئے ان پر سے نظریں نہیں ہٹائیں جیسے انہیں کھا جانا چاہتا ہو۔ سافو شہ حسن سنہرے بالوں اور سیاہ آنکھوں والی خاتون تھیں اور ادھیڑ عمر والے ہوتے پتلے دبلے سے تیز نیلی قدموں سے چل رہی تھیں۔ انہوں نے عورتوں سے بڑے پرزور طریقے سے دھیرے دھیرے سروں کی طرح ہاتھ ملایا۔

آنا اس نئی مشہور و معروف ہستی سے پہلے کبھی نہ ملی تھیں اور وہ سافو شہ حسن کی خوبصورتی اور اس انتہا پر حیران رہ گئیں جہاں تک ان کا بناؤ سنگار اور ان کے انداز کی بیباکی پہنچی ہوئی تھی۔ ان کے سر اپنے اور مصنوعی لطیف سنہرے بالوں کا ایسا بالائی ڈھانچا بنا ہوا تھا کہ ان کا سر ہوا میں سڈول' خوب بھرے ہوئے اور سامنے سے بہت زیادہ کھلے ہوئے نیم تن کے برابر لگ رہا تھا۔ آگے بڑھنے میں وہ ایسے ناز و غمزہ سے کام لیتی تھیں کہ ہر حرکت کے ساتھ لباس کے نیچے گھٹنوں اور ٹانگوں کے اوپری حصے کے خطوط نمایاں ہو جاتے تھے اور ان میں بیزارانہ طور پر یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ پیچھے سے اس ابھارے ہوئے نکلتے ہوئے پٹھوں کا اصل' ٹانسا اور سڈول تموج سے اس قدر بہتر اور پیچھے سے اور پیچھے سے اس قدر ڈھکا ہوا جسم کہاں ختم ہوتا ہے۔

بیٹسی نے جلدی سے ان کا اور آنا کا تعارف کروایا۔

"آپ بھلا یہ تصور بھی کر سکتی ہیں کہ ہم نے وہ سیاہیوں کو تقریباً کل ہی ڈالا تھا" انہوں نے فوراً ہی آنکھیں چمکا کر مسکراتے ہوئے اور اپنے لباس کے پچھلے حصے کو جھٹکتے ہوئے' جسے انہوں نے پھر فوراً ہی ایک طرف کو زیادہ کر کے ڈال لیا' بیان کرنا شروع کر دیا۔ "میں واسکا کے ساتھ آرہی تھی۔ ارے ہاں' آپ ان سے متعارف نہیں ہیں" اور انہوں نے اس نوجوان شخص کا خاندانی نام بتا کر اس کا تعارف کرایا اور سرخ ہو کر خاصی ندامت سے اپنی غلطی پر ہنسیں یعنی اس بات پر کہ انہوں نے ایک غیر متعارف شخص کے سامنے اسے واسکا کہہ دیا۔

واسکا نے ایک بار اور آنا کو تعظیم کی لیکن ان سے کچھ کہا نہیں۔ وہ سافو سے مخاطب ہوا:

"شروع آپ ہی کریں۔ ہم یہاں پہلے پہنچ گئے۔ اب آپ ادا کیجئے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

سافو اور بھی خوش ہو کر ہنسیں۔

"ابھی اسی وقت تو نہیں" انہوں نے کہا۔

"کوئی بات نہیں میں پھر کر لوں گا۔"

"اچھا اچھا' ارے ہاں!" اچانک وہ خاتون خانہ سے مخاطب ہو گئیں "میں بھی کیا خوب ہوں۔ میں تو بھول ہی گئی۔ میں آپ کے ہاں ایک مہمان لائی ہوں۔ یہ ہیں وہ۔"

بیٹسی آنکھوں ہی آنکھوں میں مسکرائیں اور بڑے غور سے انہوں نے آنا کو دیکھا۔

"یہ نئے طور طریقے ہیں" انہوں نے کہا۔ "بھئی نئے ہی طور طریقے اپنا لئے ہیں۔ الفاظ اور عزت کے پرانے تصورات کو بھاڑ میں جھونک دیا ہے۔ لیکن اس کے اپنے طور طریقے ہیں کہ بھاڑ میں کیسے جھونکا جائے۔"

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن کالو ڈ سکی سے ان کے تعلقات کیسے ہیں؟"

بیٹسی نے بالکل غیر متوقع طور پر مسرت اور ناقابل ضبط قہقہہ لگایا۔ وہ بہت ہی کم کرتی تھیں۔

"یہ تو آپ پرنسس ماریا کالو ڈ سکی کی خدمت پر چھاپہ مار رہی ہیں۔ یہ تو انتہائی خراب قسم کے چائے کا سوال ہے۔ ضرور بیٹسی بلا ہر جا ہستی تو نہیں ضبط کر سکتیں اور انہوں نے دو سروں کو بھی ہنسا دینے والا ایسا قہقہہ لگایا جو صرف کبھی کبھار ہی قہقہہ لگانے والے لگاتے ہیں۔" ان سے پوچھنا چاہئے" انہوں نے قہقہے سے آنکھوں میں بھر آنے والے آنسوؤں کے بیچ میں کہا۔

"نہیں" آپ تو ہنس رہی ہیں" آنا نے بھی غیر ارادی طور پر ہنسی کے چھوت سے متاثر ہوتے ہوئے کہا "لیکن میں تو کبھی۔ سمجھ سکی۔ اس میں شوہر کا دل بہلانے کی کیا بات ہے؟"

"شوہر؟ لیزا میر کانوا کے شوہر تو ان کے پیچھے پیچھے کھیل لئے گھومتے ہیں اور ہر وقت ان کی خدمت کے لئے حاضر رہتے ہیں۔ اور اس سے آگے وہاں در اصل کیا ہے یہ کوئی بھی جاننا نہیں چاہتا۔ آپ تو جانتی ہیں کہ اچھے معاشرے میں بناؤ سنگار کی بعض تفصیلات کے بارے میں باتیں نہیں کی جاتیں بلکہ سوچا بھی نہیں جاتا۔ یہی اس معاملے کے بارے میں بھی ہے۔"

"آپ رولانوائی کے ہاں کے جشن میں جائیں گی؟" آنا نے بات کا موضوع بدلنے کے خیال سے پوچھا۔

"میرے خیال میں تو نہیں" بیٹسی نے جواب دیا اور اپنی دوست کی طرف دیکھے بغیر احتیاط کے ساتھ تارک اور شفاف پیالی میں خوشبودار چائے انڈیلنی شروع کر دی۔ پھر انہوں نے شکر دانی اور اسے چاندی کے ہولڈر میں لگا کر سلگایا۔

"اب یوں دیکھئے کہ میں تو بہت سخی حالت میں ہوں" بیٹسی نے انہوں نے چائے کی پیالی ہاتھ میں لے کر کہنا شروع کیا "میں آپ کی بات سمجھتی ہوں اور لیزا کو بھی سمجھتی ہوں۔ لیزا ان بھولی بھالی ہستیوں میں سے ہیں جو بچوں کی طرح یہ سمجھتی ہی نہیں کہ اچھا کیا ہے اور برا کیا ہے۔ کم سے کم اس وقت نہیں سمجھتی تھیں جب بالکل نوجوان تھیں۔ اور اب شاید وہ جانتی ہیں کہ یہ ناسمجھی ان کو زیب دیتی ہے۔ اب وہ ہو سکتا ہے جان بوجھ کر نہ سمجھتی ہوں" بیٹسی نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "اور سر حال یہ انہیں زیب دیتی ہے۔ آپ جانتے کہ ایک ہی چیز کو الیے کی طرح دیکھا اور اس سے لذت سمجھی جا سکتی ہے اور اسے سیدھے سادے بلکہ مسرت بخش طریقے سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے آپ چیزوں کو بہت زیادہ الیے کے طور پر دیکھنے کا رجحان رکھتی ہوں۔

"میرا کس قدر جی چاہتا ہے کہ دو سروں کو میں اس طرح جانتی جس طرح خود کو جانتی ہوں" آنا نے سنجیدگی سے فکر مند انہ انداز میں کہا "میں دو سروں سے بہتر تو ہوں یا بہتر آپ کے خیال میں تو بدتر۔"

"بالکل بچہ' بالکل بچہ" بیٹسی نے پھر کہا "تو وہ لوگ آگئے۔"

ساتو جس غیر متوقع نوجوان مہمان کو لائی تھیں اور جو اب بھی تھیں وہ ہر حال اتنا اہم مہمان تھا کہ باقی ہر اس کی کم عمری کے دونوں خواتین اس سے ملنے کے لئے کنڈی ہو گئیں۔

یہ ساتو کا نیا ہیرو ستارہ تھا۔ اب وہ اسکا بھی ہر طرح سے پیچھے پیچھے نگاہ رکھتا تھا۔

جلد ہی پرنس کالوٹو سکی اور لیزا میر کالوا اور استریبوف بھی آ گئے۔ لیزا میر کالوا ادھیڑ عمر کی سیاہ فام والی عالون تھیں۔ ان کے چہرے پر مشرقی انداز کی آکس تھی اور بہت ہی دلکش آنکھیں تھیں جنہیں سب پراسرار کہتے تھے۔ ان کے گہرے رنگ کے لباس اور سلیقہ کا دلکش آنانے فوراً دیکھ لیا تھا اور وہ انہیں بہت ہی اچھا لگا تھا) انداز ان کے حسن سے بہت میل کھاتا تھا۔ ساتو جتنی خلقہ اور کمسن سالی ہوئی تھیں اتنی ہی لیزا رم اور بکری بکری سی تھیں۔

لیکن آنا کے روپ کے مطابق لیزا میں کہیں زیادہ کشش تھی۔ بیشی نے ان کے بارے میں آنانے کہا تھا کہ لیزا نے اپنی جوانی کا انداز جان بوجھ کر اختیار کر لیا ہے لیکن جب انہیں آنانے دیکھا تو محسوس کیا کہ یہ سچ نہیں تھا۔ وہ سچ مچ جوان تھکی ہوئی لیکن پیاری اور دلکش عورت تھیں۔ یہ سچ ہے کہ انداز ان کا بھی وہی تھا جیسا ساتو کا تھا۔ ساتو کی طرح ان کے پیچھے پیچھے بھی دو ستارے رہتے تھے جیسے ساتھ ہی ناچ رہے ہوں اور وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں انہیں لگے جاتے تھے۔ ان میں ایک نوجوان تھا اور وہ مراد زادہ تھا۔ لیکن لیزا میں کوئی ایسی بات تھی جو ان کے اور گرد کی ہر چیز سے بلند تر تھی۔ ان میں شیشے کے ٹکڑوں کے بجائے ہیرے کی چمک تھی۔ یہ چمک ان کی دلکش اور پر حیثیت پراسرار آنکھوں سے پیدا ہوتی تھی۔ ان سیاہ ملگجوں میں گہری آنکھوں کی تھکی تھکی سی لیکن ساتھ ہی بہت سے بھری ہوئی ناچیں اپنے پورے طلوس سے لوگوں کو حیران کر دیتی تھیں۔ ان آنکھوں سے آنکھیں چار کر کے ہر شخص کو لگتا کہ اس نے انہیں جان لیا اور جاننے کے بعد ان سے محبت کر لیا اس کے بس ہی میں نہ تھا۔ آنا کو دیکھ کر ان کا چہرہ اچانک خوشی کی مسکراہٹ سے دمک اٹھا

"اے آپ سے مل کر مجھے کتنی خوشی ہوئی!" انہوں نے آنا کے پاس آ کر کہا۔ "کل رلیس کورس میں آپ کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں کہ آپ چلی گئیں۔ کل خاص طور سے آپ سے ملنے کا میرا بہت جی چاہتا تھا۔ یہ سچ ہے۔ لیکن یہ صبا تک تھا؟" انہوں نے آنا کو اپنی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔ "لگتا تھا تمہاری روح کو بے نقاب کر دیں گی۔"

آنا نے گھبرائی ہوتے ہوئے جواب دیا "ہاں! مجھے بالکل توقع نہیں تھی کہ اتنا پریشان ہو گا۔"

اسی وقت سب لوگ باغ میں جانے کے لئے اٹھے۔

"میں کہیں جاؤں گی" لیزا نے مسکراتے ہوئے آنا کے پاس بیٹھ کر کہا۔ "آپ بھی نہیں جائیں گے؟ کہ کیٹ کھیلنے کا کیسے ایسا شوق ہے!"

"نہیں، مجھے تو بہت پسند ہے" آنا نے کہا۔

"اچھا یہ بتائیے کہ آپ جیسے یہ کرتی ہیں کہ آپ کو اکتاہٹ نہیں ہوتی؟ کوئی بھی آپ کو دیکھے — ہر وقت خوش و خرم۔ آپ زندہ دل رہتی ہیں اور میں آتا جاتی ہوں۔"

"کیسے آتا جاتی ہیں؟ آپ کا معاشرہ تو پیٹرس برگ میں سب سے زیادہ خوش و خرم لوگوں کا ہے" آنا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے ہو لوگ ہمارے معاشرے میں نہیں ہیں ان کو اور بھی اکتاہٹ ہوتی ہو۔ لیکن ہم لوگوں میں تو

جیسی طور پر خوش و خرم تو نہیں ہیں بلکہ بے انتہا بے انتہا اکتاہٹ ہوتی ہے۔"

ساتو بار بار بوس سنگا کر دونوں نوجوانوں کے ساتھ باغ میں چلی گئیں۔ بیشی اور استریبوف چائے پینے لگے۔

"اکتاہٹ کیسے ہوتی ہے؟" بیشی نے کہا۔ "ساتو کہہ رہی تھیں کہ ان لوگوں نے آپ کے ہاں طوب فی ذوق کیا۔"

"ہوں" کیسی بے کیفی تھی لیزا میر کالوا نے کہا۔ "دو دنوں کے بعد سب لوگ میرے ہاں آ گئے۔ اور سب وہی 'سب بالکل وہی' بالکل ایک ہی جیسا۔ ساری شام سوئیوں پر ایڈتے رہے۔ تو اس میں دلچسپی مذاق کی کون سی بات ہو لی؟ نہیں آپ کیا کرتی ہیں جو آپ کو اکتاہٹ نہیں ہوتی؟" وہ پھر آنا سے مخاطب ہو گئیں۔ "آپ کو دیکھنے ہی صاف نظر آتا ہے کہ یہ ہے عورت جو ہو سکتا ہے سکھی ہو ہو سکتا ہے دکھی ہو لیکن اکتاتی تو نہیں۔ ہمیں بھی سکھائیے کہ آپ کیسے یہ کرتی ہیں۔"

"کسی طرح نہیں کرتی" آنا نے ان بامعنی لہجے والے سوالوں سے صرف ہو کر کہا۔

"بس یہی سب سے اچھا طریقہ ہے" ان لوگوں کی بات میں استریبوف نے لقمہ اٹھا کر کہا۔

استریبوف کوئی پچاس سال کے آدمی تھے۔ بال کھچڑی ہو گئے تھے لیکن ابھی تازہ دم تھے۔ بہت ہی وجیہ شکل تھے لیکن چہرے سے کردار اور ذہانت کا اظہار ہوتا تھا۔ لیزا میر کالوا ان کی بیوی کی بھتیجی تھیں اور وہ اپنا فرصت کا سارا وقت انہیں کے ساتھ بسر کرتے تھے۔ آنا کا رجحان سے ملنے تو ملازمت میں انکسی الکساندر وچ کے دشمن ہونے کے باوجود، وہ اعلیٰ معاشرے کے ذہین شخص کی طرح ان سے "اپنے دشمن کی بیوی سے" خاص خلقہ عقیدت سے پیش آنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"کسی طرح نہیں" انہوں نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دوبارہ "یہی بہترین طریقہ ہے۔ میں آپ سے ایک زمانے سے کہہ رہا ہوں" وہ لیزا میر کالوا سے مخاطب ہو گئے "کہ اگر آدمی یہ چاہتا ہے کہ اکتاہٹ نہ ہو تو اس کے بارے میں سوچنا ہی نہ چاہئے کہ اکتاہٹ ہو گی۔ یہ بالکل ویسے ہی ہے جیسے اگر آدمی بے خوابی سے ڈرتا ہو تو اسے یہ نہ ڈرنا چاہئے کہ وہ سو نہ پائے گا۔ یہی آنا نارینا نے کہا ہے۔"

"اگر میں نے یہ کہا ہو تا تو مجھے بڑی خوشی ہوتی اس لئے کہ یہ صرف ذہانت کی ہی نہیں سچ بات بھی ہے" آنا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں آپ بتائیے کہ نیند آنا کیوں ناممکن ہو جاتا ہے اور نہ آنا کیوں ناممکن ہو جاتا ہے۔"

"نیند آنے کے لئے کام کرنا چاہئے اور خوش و خرم رہنے کے لئے بھی کام کرنا چاہئے۔"

"کام میں کیوں کروں گی جب میرے کام کی کسی کو ضرورت نہیں؟ اور سوچ سمجھ کر دکھاوے کے لئے میں کر نہیں سکتی اور چاہتی بھی نہیں۔"

"آپ کو ٹھیک کرنا ناممکن ہے" استریبوف نے ان کی طرف دیکھے بغیر کہا اور پھر آنا سے باتیں کرنے لگے۔

آنا سے ان کی ملاقات بہت ہی کم ہوتی تھی اس لئے وہ گھسی پٹی باتوں کے علاوہ ان سے کچھ کہہ تو نہ سکتے تھے لیکن یہ گھسی پٹی باتیں بھی کہ وہ پیٹرس برگ کب آئیں گی اور یہ کہ کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا سے کتنی محبت کرتی تھیں "انہوں نے ایسے انداز سے کیں جس سے یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ ان سے چاہتے ہیں کہ ان کے ساتھ

خوشگواری سے پیش آئیں اور انہیں دکھادیں کہ وہ ان کا احترام کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔

تو کچھ بچ یہ کہنے کے لئے آئے کہ سارے لوگ کرکٹ کھیلنے والوں کا انتظار کر رہے ہیں۔

"نہیں" آپ معافی کر کے نہ جائیے" لیزا میرکاوا نے گزارش کی جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ کتنا جاری ہیں۔ استعمال بھی ان سے مل گئے۔

"یہ تو بہت ہی زبردست تصادم ہے" انہوں نے کہا" اس محفل کے بعد یہ میاں بیوی کے پاس جانا اور ان کے لئے تو آپ دونوں کی قربت کرنے کا موقع ہوں گی بلکہ یہاں آپ میں احساس بیدار کریں گی بہت ہی اچھا اور قربت کے احساسات کے لیں معافی ہو گا" انہوں نے کہا سے کہا۔

کتنا نے ذرا دیر بے چینی کی حالت میں سوچا۔ اس ان شخص کی دلچسپ بات چیت' بھولی بھالی بچگانہ اور روی جوان کی طرف لیزا میرکاوا نے ظاہر کی تھی اور اعلیٰ معاشرے کا عادی ماحول — یہ سب اتنا آسان تھا اور گھریلو انہیں ان مشکلات کا سامنا کرنا تھا کہ ایک عرصے کے لئے تو وہ خوف زدہ ہو گئیں کہ وہ گھبرا نہ جائیں' صفائی اور وضاحت کی کٹھن گھڑی کو پکھ اور دور کردیں۔ لیکن یہ یاد کر کے کہ گھر میں اگر انہوں نے کوئی فیصلہ کیا تو تمالی میں انہیں کسی چیز کا انتظار ہو گا اس حرکت کو یاد کر کے جس کے بارے میں سوچنا بھی بھیانک تھا جب دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اپنے بال نوچ رہی تھیں' انہوں نے رخصت لی اور چلی گئیں۔

19

وردشکی دیکھنے میں اپنی لاپروائی کی معاشرتی زندگی بسر کرنے کے باوجود ایک شخص تھا جسے بدقسمتی سے نفرت تھی۔ نوجوانی ہی میں جب وہ کورٹ آف چانسری میں تھا تبھی اسے رقم قرض مانگنے پر انکار کی اہمیت برداشت کرنے کا تجربہ ہو چکا تھا اور تب سے اس نے ایک بار بھی خود کو ایسی حالت میں نہیں پھنسنے دیا تھا۔

اپنے امور کو ہمیشہ نظم وضبط کے ساتھ چلانے کے لئے وہ سال میں کوئی پانچ بار اپنی حالت کا جائزہ لیتا تھا اور اکیلے رہ کر اپنے معاملات کو ٹھیک ٹھاک کرتا تھا۔ وہ اسے اپنے حساب کتاب کا دن کہتا تھا یا لیزرلا لیمبرو (10) کہتا تھا۔

دونوں کے دوسرے دن وردشکی جب بستر سے اٹھا تو اس نے ناشتہ نہیں منگایا۔ وردی کا کوٹ پہن کر اس نے میز پر رقم' بل اور خطوط پھیلائے اور اپنے کام میں لگ گیا۔ بہتر تھی یہ جانتا تھا کہ ایسی صورت حال میں وہ خفا ہو جاتا تھا چنانچہ جب وہ جاگا اور اس نے اپنے ساتھی کو لکھنے کی میز کے پاس بیٹھے دیکھا تو چپکے سے کپڑے پہنے اور اس کے کام میں مخل ہوئے بغیر چلا گیا۔

کوئی بھی شخص جو حالات کی پیچیدگی اور اپنے ہاتھوں کی بھلوٹی سے بھلوٹی تفصیلات کو جانتا ہے یہ فرض کرتا ہے کہ ان حالات کی پیچیدگی اور ان کو سلجھانے کی مشکلیں محض اس کی ذاتی اور اخلاقی خصوصیتیں ہیں اور وہ کسی طرح سوچتا ہی نہیں کہ دوسرے لوگ بھی اپنے ذاتی حالات کی اسی قسم کی پیچیدگیوں میں گھرے ہوئے ہیں جیسے کہ وہ خود۔ وردشکی کو بھی ایسا ہی لگتا تھا۔ یہ سوچنے میں وہ اندرونی فخر محسوس کئے بغیر نہ رہ سکا اور یہ بے فائدہ بھی نہ تھا کہ دوسرا کوئی شخص اگر خود کو ایسے ہی مشکل حالات میں پاتا تو اب تک کب کا بوکھلا جاتا اور بیوقوفی حرکتیں کرنے پر مجبور ہو جاتا۔ لیکن وردشکی یہ محسوس کرتا تھا کہ خاص طور سے اس وقت اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے حالات کا اچھی طرح جائزہ لے اور انہیں سلجھالے تاکہ وہ بوکھلائے اور بھٹکے نہیں۔

اس نے سب سے پہلے جس چیز کو سب سے آسان معاملے کی طرح لیا وہ اس کے مالی معاملات تھے۔ اپنی بھولی بھولی تحریر میں فلاڈلفیا کے ایک کاغذ بیچ سے پہلے اس نے لکھا کہ وہ کتنے کا مقروض ہے اور میزان کرنے کے بعد اسے پتہ چلا کہ وہ سترہ ہزار روبل اور کچھ سو کا مقروض ہے جو اس نے حساب کی آسانی کے لئے چھوڑ دیا۔ رقم گن کر اور چیک کی کتاب دیکھ کر اس نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک ہزار آٹھ سو روبل بچے ہیں اور اگلے سال تک کوئی اور رقم حاصل نہ ہو گی۔ قرضوں کی فہرست کو پھر سے پڑھ کر اس نے انہیں پھر سے تین خانوں میں تقسیم کر کے دیکھا۔ پہلے خانے میں وہ قرضے درج کئے گئے جنہیں فوراً ادا کرنا تھا یا بہرحال جنہیں ادا کرنے کے لئے رقم تیار رکھنی تھی تاکہ مطالبہ کئے جانے پر ذرا بھی تاخیر کے بغیر ادائیگی کی جا سکے۔ اس طرح کے قرض تقریباً چار ہزار تھے۔ پندرہ سو روبل بھگتانے کے لئے اور دو ہزار پانچ سو روبل نوجوان ساتھی وہ میتھسکی کی ضمانت کے طور پر وردشکی کی موجودگی میں ایک بیچ ہارنے پر رقم ہار گیا تھا۔ وردشکی اسی وقت رقم ادا کرنا چاہتا تھا (اس کے پاس رقم تھی) لیکن وہ میتھسکی اور باقیوں سے اس بات پر اصرار کیا کہ وردشکی نہیں بلکہ وہ خود ادا کریں گے اس لئے کہ وردشکی تو کھیلا بھی نہ تھا۔ یہ سب تو بہت اچھا تھا لیکن وردشکی جانتا تھا کہ اس گندے معاملے میں جس میں اس نے صرف اس طرح حصہ لیا تھا کہ وہ میتھسکی کے لئے ذاتی ضمانت دی تھی' اس کے لئے یہ بھی ہزار اپنے پاس رکھنا ضروری ہے تاکہ اس جھمیلے کے منہ پر مار سکے اور اس سے اور کوئی بات چیت نہ کرے۔ چنانچہ اس پہلے سب سے ضروری حصے کے لئے چار ہزار روبل ہونے چاہئے تھے۔ دوسرے حصے میں آٹھ ہزار کم ضروری قرض تھے۔ اس میں زیادہ تر رقمیں کورس کے اصطبل کے سلسلے کے بقایا اور سوکھی گھاس کے لئے "اگریرٹیز" دین سادہ فیبو کو دینے تھے۔ ان میں سے بھی دو ہزار ادا کرنا ضروری تھا تاکہ وہ بالکل سکون سے رہ سکے۔ قرضوں کا آخری حصہ — سودکاروں' ہوٹلوں اور دوستوں کو ادا کرنے کا — ایسا تھا جس کے بارے میں کچھ سوچنے کی ضرورت نہ تھی۔ تین کم سے کم چھ ہزار کی ضرورت تھی اور دوسرے اخراجات کے لئے کل ملے ایک ہزار آٹھ سو۔ جس کمپنی کی آمدنی ایک لاکھ ہو' جتنی کہ سارے لوگ وردشکی کی حیثیت کا تعین کرتے تھے' ایسے قرض لگتا تو یہ تھا کہ مشکل پیدا کرنے والے نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن بات یہ تھی کہ اس کے پاس یہ ایک لاکھ کبھی تھے ہی نہیں۔ باپ کی بے احتیاطی جائیداد کا' جو اکیلی ہی دو لاکھ سالانہ کی آمدنی کی تھی' لعنتیوں کے درمیان بٹوارا نہیں ہوا تھا۔ جس وقت بڑے بھائی نے' جو بہت زیادہ مقروض تھے' پرنس وارینا چیز کو اسے شادی کی' جو ایک دوشیزہ لڑکی (15) کی بچی تھیں اور ان کے پاس کسی طرح کی جائیداد نہ تھی' تو کلیسی باپ کی جائیداد سے حاصل ہونے والی ساری آمدنی سے بڑے بھائی کے حق میں دستبردار ہو گیا اور اپنے لئے اس نے صرف ۲۵ ہزار سالانہ رکھ لئے۔ تب کلیسی نے بڑے بھائی سے کہا تھا کہ جب تک وہ شادی نہیں کرتا' جو کہ غالباً کبھی نہیں کرے گا' یہ رقم اس کے لئے کافی ہو گی۔ بھائی ایک بہت ہی خوش طلب رحمدل کے کمانڈر تھے اور دوسروں نے ابھی ابھی شادی کی تھی۔ وہ یہ نہ کر سکے کہ اس چھوٹے کو قبول نہ کریں۔ ماں کے پاس اپنی الگ جائیداد تھی اور وہ اس ۲۵ ہزار کی مخصوص کردہ رقم کے علاوہ کلیسی کو ۲۰ ہزار سالانہ اور دے دیتی تھیں۔ اور کلیسی اس سب کو خرچ کر لیتا تھا۔ پچھلے دنوں ماں اس کے تعلق اور ساکھ سے اس کے چلے آنے کے سلسلے میں اس سے ناراض ہو گئیں اور انہوں نے اسے رقم بھیجنی بند کر دی۔ اور اس کے نتیجے میں وردشکی کو جس کی حالت ۳۵ ہزار سالانہ کے خرچ کی مدد کی بسر کرنے کی پڑ چکی تھی' اس سال چھبیس ہی ہزار ملے اور اب وہ مشکل میں پڑ گیا۔ اس مشکل سے نکلنے کے لئے وہاں سے رقم نہ مانگ سکتا تھا۔ ان کے آخری خط سے' جو اسے کل ہی

ملا تھا' وہ خاص طور سے اس بات پر جھنجلا گیا تھا کہ اس میں اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ معاشرے میں اور ملازمت میں کامیابی کے لئے اس کی مدد کرنے کے واسطے تو تیار ہیں لیکن ایسی زندگی کے لئے نہیں جو سارے ایسے معاشرے کے لئے باعث رسوائی ہو۔ ماں کی اس کو غیرت دلانے کی خواہش سے اسے دلی توہین کا احساس ہوا تھا اور وہ اس کی طرف سے اور بھی سرد ہو گیا تھا لیکن وہ اپنے دیئے ہوئے دیانتدارانہ قول سے بھی نہ پھر سکتا تھا حالانکہ اس وقت وہ کار۔ٹینا کے ساتھ اپنے تعلق کی مبہم سہم پیش بینی کر کے یہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ قول اس نے لاپروائی میں دے دیا تھا اور اسے شادی کئے بغیر ہی ایک لاکھ کی ساری آمدنی کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ لیکن قول سے پھر جانا ناممکن تھا۔ وہ بس اپنے بھائی کی بیوی کا خیال کرتا' یاد کرتا کہ کیسے پیاری اور مستعد اچھی سی وارما کو جب بھی کوئی مناسب موقع مل جاتا تو اسے یاد دلا دیتیں کہ اس کی دیانتی انہیں یاد ہے اور وہ اس کی بڑی قدر کرتی ہیں' اور وہ سمجھ جاتا کہ بچہ کو دودھ پلانا ہے اسے واپس لوٹانا ناممکن ہے۔ یہ انکاری ناممکن تھا جتنا عورت کو بیٹا چوری کرنا یا جھوٹ بولنا۔ بس ایک ہی چیز ممکن تھی اور وہی اسے کرنی چاہئے تھی جسے کرنے کا فیصلہ ورونسکی نے ایک لمحہ کے بھی تذبذب کے بغیر کر لیا۔ کسی ساہوکار سے دس ہزار قرض لے لینا' جس میں کوئی مشکل نہ ہوگی' عام طور سے اپنے خرچوں کو کم کر دینا اور ولیس کے گھوڑوں کو بیچ دینا۔ اس کا فیصلہ کر کے اس نے فوراً ہی روسانداکی کو رقعہ لکھا جسوں نے کئی بار اس کے گھوڑے خرید لینے کی تجویز اس کے پاس بھجوائی تھی۔ پھر اس نے انگریز کو اور ساہوکار کو بلوایا اور جو رقم اس کے پاس تھی اس کو حساب کے مطابق الگ الگ رکھ دیا۔ اس کام کو ختم کر کے اس نے ماں کے خط کا ایک مبہم اور نخیلا جواب لکھا۔ بعد کو اس نے اپنے ہوٹے سے آنا کے تین رقعے نکالے' انہیں پڑھا اور جلا دیا اور ان کے ساتھ اپنی مل کی بابت بیت کو یاد کر کے سوچنے لگا۔

20

ورونسکی کی زندگی خاص کر اس اعتبار سے سخی تھی کہ اس کے اپنے اصول تھے جو بغیر کسی شک و شبہ کے یہ متعین کر دیتے تھے کہ کیا کرنا چاہئے اور کیا نہ کرنا چاہئے۔ ان اصولوں کا ضابطہ حالات کے ایک بہت ہی چھوٹے دائرے کا احاطہ کرتا تھا لیکن پھر یہ اصول قطعی تھے اور ورونسکی چونکہ اس دائرے سے باہر کبھی نکلتا نہ تھا اس لئے اسے جو کرنا چاہئے اس کی تعمیل میں اس نے کبھی ایک منٹ کے لئے بھی تذبذب نہیں کیا۔ یہ اصول بغیر کسی شک و شبہ کے یہ متعین کر دیتے تھے کہ بیتے ہار کو ادا کرنا ضروری ہے لیکن قرض کی ضروری نہیں' کہ عورت جھوٹ نہیں بولنا چاہئے لیکن عورت سے ممکن ہے' کہ کسی کو بھی دھوکا نہ دینا چاہئے لیکن شوہر کو ممکن ہے' کہ تو ہین کو معاف کرنا ناممکن ہے لیکن تو ہین کرنا ممکن ہے وغیرہ وغیرہ۔ سارے اصول غیر معقول اور بُرے ہو سکتے تھے لیکن وہ قطعی تھے اور ان کی تعمیل کر کے ورونسکی سکون محسوس کرتا تھا اور سر اٹھا کر چل سکتا تھا۔ بس ادھر کچھ دنوں سے آنا کے ساتھ اپنے تعلق کے سلسلے میں ورونسکی یہ محسوس کرنے لگا تھا کہ اس کے اصولوں کا ضابطہ پوری طرح سارے حالات کا تعین نہ کرتا تھا اور مستقبل میں ایسی مشکلوں کا اور شکوک کا خیال ہونے لگا تھا جن میں ورونسکی کو بھی سے رہنمائی کی کوئی بنیاد نہ ملتی تھی۔

اس وقت آنا اور ان کے شوہر کے ساتھ اس کا جو رشتہ تھا وہ اس کے لئے سادہ اور صاف تھا۔ اصولوں کے جس ضابطے کو رہنمائے عمل بنا کر وہ زندگی بسر کرتا تھا اس میں یہ رشتہ صاف اور صحیح طور پر متعین تھا۔

وہ معزز اور معزز عورت ہیں جو اس سے محبت کرتی ہیں اور وہ ان سے محبت کرتا ہے۔ اس لئے اس کے سلسلے وہ ایسی عورت ہیں جو اتنے ہی بلکہ اس سے زیادہ احترام کی مستحق ہیں جتنے کی مستحق قانونی بیوی ہوتی ہے۔ سے اپنا ہاتھ کھینچنا زیادہ گوارا تھا بہ نسبت اس کے کہ لفظ سے یا اشارے کنایے سے ان کی توہین ہی نہیں بلکہ یہ کے لئے وہ احترام ظاہر نہ کرنے کو روا رکھے جس کی توقع کوئی بھی عورت کر سکتی ہے۔

معاشرے کے بارے میں رویہ بھی صاف تھا۔ سب جان سکتے ہیں' اس کا شبہ کر سکتے ہیں لیکن کسی کو بھی اس کی بات کرنے کی جسارت نہ کرنی چاہئے۔ اگر اس کے برعکس ہوا تو وہ بات کرنے والے کو چپ کر دینے اور جس عورت سے وہ محبت کرتا تھا اس کی غیر موجودگی عزت کا احترام کروانے کے لئے تیار تھا۔

شوہر کے بارے میں اس کا رویہ اور بھی زیادہ صاف تھا۔ جس وقت سے آنا نے ورونسکی سے محبت کی تھی اسی سے وہ ان پر صرف اپنے حق کو کامل سمجھتا تھا۔ شوہر صرف ایک فالتو اور خلل ہونے والا شخص تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی صورت حال المناک تھی لیکن اب کیا کیا جائے؟ شوہر کو صرف ایک حق حاصل تھا کہ وہ مبارزت میں جتنیارے کر بلاک کی مطابقت کا مطالبہ کرے اور اس کے لئے ورونسکی شروع ہی سے تیار تھا۔

لیکن پچھلے دنوں اس کے اور آنا کے درمیان نئے اندرونی رشتے پیدا ہو گئے تھے جو غیر متعین ہونے کی بنا پر ورونسکی کے لئے خوف کا باعث تھے۔ کل ہی انہوں نے اسے مطلع کیا تھا کہ وہ حاملہ ہیں۔ اور اس نے محسوس کیا کہ یہ خبر اور انہیں اس سے ہونے والے تھے وہ کسی ایسی چیز کی متقاضی تھیں جس کا اس کی طرح تعین اصولوں کے اس ضابطے میں نہیں کیا گیا تھا جس کو اس نے زندگی میں رہنمائے عمل بنایا تھا۔ اور درحقیقت وہ اچانک میں پڑ گیا تھا اور جب انہوں نے اپنی صورت حال سے باخبر کیا تو اولین لمحوں میں اس کے دل نے کہا کہ وہ شوہر کو چھوڑ دینے کا مطالبہ کرے۔ اس نے یہ کہہ تو دیا لیکن اب وہ صاف طور سے دیکھ رہا تھا کہ اگر اس کے بغیر کام چل سکتا ہو تو بہتر تھا اور اس کے ساتھ ہی اپنے آپ سے یہ کہنے کے بعد اسے ڈر ہوا کہ کیا یہ بری بات نہیں ہے؟

"اگر میں نے شوہر کو چھوڑ دینے کے لئے کہا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مجھ سے ملیں گی۔ میں اس کے لئے تیار ہوں؟ اس وقت میں کیسے' کہیں وہاں سے لا سکتا ہوں جب میرے پاس رقم ہے ہی نہیں؟ فرض کیا کہ میں اس کا بندوبست کر لیتا ہوں۔ تو میں انہیں لاؤں گا کیسے جب تک فوجی ملازمت میں ہوں؟ اگر میں نے یہ کہا ہے تو اس کے لئے تیار ہونا چاہئے یعنی رقم ہونی چاہئے اور فوجی ملازمت سے سبکدوش ہو جانا چاہئے"

اور وہ سوچتا رہا۔ فوجی ملازمت سے سبکدوش ہونا' اس سوال سے وہ دوسرے سوال پر آیا جس کا تعلق شاید اس کی ساری زندگی کی خاص اور ذاتی دلچسپی سے تھا جس کے بارے میں صرف وہی جانتا تھا۔

جاوداکرام کی ہوس اس کے بچپن اور جوانی کا پرانا خواب تھا' ایسا خواب جس کا اعتراف وہ خود بھی نہ کرتا تھا لیکن جو اتنا قوی تھا کہ یہ جذبہ اس وقت بھی اس کی محبت سے جدوجہد کر رہا تھا۔ معاشرے اور ملازمت میں اس کے اولین قدم کامیاب تھے لیکن دو سال پہلے اس نے ایک بڑی بھونڈی غلطی کی۔ اپنی آزادی کا اظہار کرنے اور آگے بڑھنے کی خواہش کے تحت اس نے ایک عہدے سے انکار کر دیا جو اسے پیش کیا گیا تھا۔ اسے یہ امید تھی کہ یہ انکار اس کی وقعت میں بہت اضافہ کر دے گا۔ لیکن پتہ یہ چلا کہ اس نے ضرورت سے زیادہ جسارت سے کام لیا تھا اور اسے چھوڑ دیا گیا۔ اور خواہی نخواہی آزاد انسان کی حیثیت اختیار کر کے اس نے اسے نبھایا' خود کو بڑی مناسبت اور سمجھداری سے لئے دیئے رہا' ایسے جیسے اسے کسی پر غصہ ہو اور کسی کی طرف سے اسے توہین کا کوئی احساس نہ ہو اور صرف یہ چاہتا ہو کہ اسے چین اور سکون سے رہنے دیا جائے اس لئے کہ وہ بہت خوش و خرم ہے۔ لیکن دراصل وہ پچھلے سال جب سے سکو گیا تھا تب بھی خوش و خرم نہیں تھا۔ وہ یہ محسوس کر

رہا تھا کہ یہ ایسے آزاد شخص کی حیثیت سے جو سب کچھ ہو سکتا تھا لیکن چاہتا نہیں تھا، ختم ہوتی جا رہی ہے اور ہر سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا سوائے اس کے کہ ریاست دار اور نیک شخص رہے۔ کار۔ جینا سے اس کے تعلق نے اتنا ہنگامہ مچایا اور وہ عام توجہ کا مرکز بن گیا اور اس سے اسے بڑی چمک دمک مل گئی لوقتی طور پر اس کا جاہ و اکرام پسندی کا گمن ساکت ہو گیا لیکن ایک بلند پہلے اس گمن کا کیڑا ابھرے بڑی قوت کے ساتھ جاگ اٹھا اس کا بچپن کا ساتھی "ایک ہی ملتے کا" ایک ہی سادہ لوح متدار اور کور اف تھا میں بھی اس کا ساتھی میریو خو لنکوئی اس کے ساتھ ہی فارغ التحصیل ہوا تھا جس کے ساتھ وہ مجاعت میں بھی مقابلہ کرتا تھا' جن تنگ میں بھی' شرارتوں میں بھی اور جاہ و اکرام کے خوابوں میں بھی۔ وہ چند ہی دن ہوئے وسط ایشیا سے لوٹا تھا جہاں اسے دو تو قیاں ملیں اور ایسا ایتار جو اسے کم عمر جنرل کو کہی دیا جاتا تھا۔

جیسے ہی وہ بیٹرس برگ پہنچا ویسے ہی اس کے بارے میں باتیں ہونے لگیں کہ یہ روشن ترین قوت کا نیا ستارہ طلوع ہوا ہے۔ وردشکی ہی کا ہم عمر اور ہم جماعت وہ توجرنل ہو گیا تھا اور ایسے تقرر کی توقع کر رہا تھا جو ریاستی امور پر اثر انداز ہو سکتا تھا اور وردشکی آزاد بھی تھا اور ذہین و نمایندہ بھی اور ایک حسینہ کا محبوب بھی لیکن تھا اس رجمنٹ میں پتلون جسے پوری چھوٹ دے دی گئی تھی کہ جتنا چاہے آزاد رہے۔ "ظاہر ہے کہ میں میریو خو لنکوئی پر رشک نہیں کر سکتا اور کر بھی نہیں سکتا لیکن اس کے ترقی کرنے سے بھی مجھ میں یہ آتا ہے کہ وقت کے انتظار میں رہنا چاہئے اور میرے جیسے شخص کی خاطر تھی زندگی بہت جلدی ہی بن سکتی ہے۔ تین سال پہلے وہ بھی اسی صورت حال میں تھا جس میں میں ہوں۔ ملازمت سے بیکدوش ہو کر تو میں اپنی کشتیاں جلا دوں گا۔ کوئی ملازمت میں رہ کر میں گنواؤں گا تو کچھ نہیں۔ آگاتے تو خود ہی کہا تھا کہ وہ اپنی حیثیت کو بدلنا نہیں چاہتیں اور مجھے جب اس کی محبت حاصل ہے تو میں میریو خو لنکوئی پر رشک کیسے کر سکتا ہوں۔" اور آہستہ آہستہ پی سو چھوں پر تاؤ دیتا ہوا وہ میز کے پاس سے اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔ اس کی آنکھیں خاص طور سے تابندگی کے ساتھ چمک رہی تھیں اور اسے روح کی اس تکمیل پر سکون اور پر مسرت حالت کا احساس ہو رہا تھا جو اس میں ہمیشہ اپنی صورت حال کو واضح طور سے سمجھ لینے کے بعد پیدا ہو جاتی تھی۔ سب کچھ ویسے ہی صاف اور روشن تھا جیسا پہلے کے دنوں کے حساب کتاب کے بعد ہوا کرتا تھا۔ اس نے داڑھی بنائی، غسل سے پانی سے نہایا، کپڑے بدلے اور باہر آ گیا۔

۲

"میں تو تمہیں لینے آیا تھا آج تو تمہاری "دعلائی" بڑی دیر تک چلتی رہی" پیتر نسکی نے کہا۔ "تو پھر" ختم ہو گئی؟"

"ختم ہو گئی" وردشکی نے صرف آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اور اپنی مونچھوں کو ایسی احتیاط سے تاؤ دیتے ہوئے کہا جیسے اس تنظیم و ترتیب کے بعد جو اس نے اپنے امور میں پیدا کی تھی کوئی بھی جلدی اور تیز حرکت اسے درہم برہم کر سکتی ہو۔

"اس کے بعد تم بیٹھ ایسے لگتے ہو جیسے گرم حمام سے نکل کر آ رہے ہو" پیتر نسکی نے کہا۔ "میں گرجا کے ہاں سے آ رہا ہوں" (اس طرح وہ لوگ اپنے رجمنٹ کمانڈر کا نام لیتے تھے) "وہاں تمہارا انتظار کیا

وردشکی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا حالانکہ سوچ وہ کچھ اور ہی رہا تھا۔

"اچھا تو یہ سوسیتی ان کے ہاں ناچ رہی ہے؟" اس نے اپنے کانوں تک آئی ہوئی پوکاروں کی وحشی جھالروں کو ہلاتے ہوئے اور اس چیز کی جانی پہچانی آواز سن کر کہا۔ "اور یہ جشن کس سلسلے میں ہے؟"

"میریو خو لنکوئی آیا ہے۔"

"اوہ" وردشکی نے کہا "مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔"

اس کی آنکھوں کی مسکراہٹ اور بھی روشن ہو گئی۔

جب ایک بار اس نے اپنے آپ سے طے کر لیا کہ وہ اپنی محبت میں سکھی ہے اور اس پر اس نے اپنی جاہ و اکرام کی ہوس کو قربان کر دیا — کم سے کم اپنے لئے یہ حل اختیار کر لیا — تو پھر وردشکی میریو خو لنکوئی سے کوئی حسد نہ محسوس کر سکتا تھا اور نہ اسے اس بات کا صدمہ ہو سکتا تھا کہ وہ رجمنٹ میں آیا تو سب سے پہلے اس کے پاس کیوں نہیں آیا۔ میریو خو لنکوئی بہت اچھا دوست تھا اور اس کے آنے سے وہ خوش تھا۔

"یہ تو بڑی خوشی کی بات ہے۔"

رجمنٹ کمانڈر دکن ایک بڑے سے زمیندار اداکے گھر میں رہتا تھا۔ سارے لوگ پیچھے کی کشادہ بالکنی پر جمع تھے۔ صحن میں وردشکی کی نظر جس چیز پر سب سے پہلے پڑی وہ گانے والوں کی ٹولی تھی اور وردی کے کوٹ پہنے وداکا کے ایک پیپے کے پاس کھڑے تھے اور رجمنٹ کمانڈر کا صحت مند پر مسرت ڈیل تھا جسے افسران چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھے۔ وہ بالکنی کے پہلے زینے پر چلا گیا تھا اور بینڈ کی آواز سے 'جو اوفین مارچ' کی کارڈیل بجا رہا تھا' اونچی آواز میں چلا کر ایک طرف کھڑے ہوئے سپاہیوں کو کچھ حکم دے رہا تھا اور ہاتھ سے اشارے کر رہا تھا۔ سپاہیوں کی ایک ٹولی' ایک کوارٹر ماسٹر اور چند نوجوان افسران وردشکی کے ساتھ ہی بالکنی پر پہنچے۔ میز کے پاس واپس آ کر رجمنٹ کمانڈر نے ایک گلاس لیا اور پھر سے برسالی میں آ گیا اور اس نے بلند آواز میں ٹوسٹ تجویز کیا — "ہمارے سابق ساتھی اور ہمارے جنرل پرنس میریو خو لنکوئی کی صحت کا جام 'ہرا!'"

رجمنٹ کمانڈر کے پیچھے پیچھے ہاتھ میں گلاس لئے مسکراتا ہوا میریو خو لنکوئی بھی نکل آیا۔

وہ بالکل اپنے سامنے کھڑے ہوئے کوارٹر ماسٹر سے مخاطب ہوا اور دوسری بار نوجی خدمت انجام دے رہا تھا اور لال گالوں والا جیالا آدمی تھا "یوندار بچو ختم تو وردزیادہ جوان ہوتے جا رہے ہو۔"

وردشکی نے تین سال سے میریو خو لنکوئی کو نہ دیکھا تھا۔ وہ زیادہ بات ہو گیا تھا اور اس نے اپنے گل چھرے بڑھا لئے تھے لیکن وہ سیاسی سڈول تھا اور وہ اکا اپنی وجاہت کی بنا پر لمحوں میں لگتا تھا جیسا اپنی شفیق اور شریف صورت اور طور طریق کی بنا پر۔ وردشکی نے اس میں جو واحد تبدیلی دیکھی وہ ایک مستقل ہلکی سی چمک تھی جو ان لوگوں کے چہروں پر ہوتی ہے جنہوں نے کامیابی حاصل کر لی ہے اور جنہیں یقین ہوتا ہے کہ اس کامیابی کو ہر شخص تسلیم کرتا ہے۔ وردشکی اس چمک کو جانتا تھا اور اس نے میریو خو لنکوئی کے چہرے پر اسے فوراً دیکھ لیا

سیڑھیوں سے اترتے ہوئے میریو خو لنکوئی نے وردشکی کو دیکھا۔ میریو خو لنکوئی کا چہرہ خوشی کی مسکراہٹ سے کھل اٹھا۔ اس نے سر کا اشارہ کر کے اپنا گلاس اٹھا کر وردشکی کو سلام کیا اور اس اشارے سے یہ دکھا دیا کہ اسے مجبوراً پہلے کوارٹر ماسٹر کے پاس جانا پڑ رہا ہے جو تن کر کھڑا ہو گیا تھا اور بوسہ دینے کے لئے اپنے ہونٹوں کو تیار کر رہا تھا۔

"تو وہ بھی آ گیا" رجمنٹ کمانڈر نے پکار کر کہا۔ "اور ریاضتوں نے مجھ سے کہا کہ تم پر اداسی ڈالا اور وہ پڑا

ہے۔"

سیریو خ شکوئی نے جیالے کو اس سفر کے تم اور تازہ ہونٹوں کو سہلایا اور رومال سے منہ پونچھتے ہوئے وردشکی کے پاس آیا۔

"بڑی خوشی ہوئی مجھے۔" اس نے وردشکی سے ہاتھ ملاتے ہوئے اور اسے ایک طرف کو لے جاتے ہوئے کہا۔

رحمت کاوڈر سے پار کرتا ہوا میں سے کہا "تم اس کا خیال رکھنا" اور وردشکی کی طرف اشارہ کرکے بچے سیاہوں کے پاس چلا گیا۔

"کل تم دریس کورٹ میں کیوں نہیں آئے؟ میں نے سوچا تھا کہ وہیں تم سے ملاقات ہوگی۔" وردشکی نے سیریو خ شکوئی کو اپنے سے بچے تکیہ کھتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کرتا کہ میں فضول دار ہوں۔" اس نے اعتراف کیا اور اپنے ہوٹ سے مخاطب ہو کر وہ سیاہی کرکے میری طرف سے تقسیم کرنے کا حکم دے دیجئے۔" حصہ رسدی۔"

اور اس نے جلدی سے منہ سے سوہ دل کے تین ٹوٹ نکالے اور اس کا پہرہ سرخ ہو گیا۔

"وردشکی! کچھ کھانا چاہتے ہو کہ کیا؟" شوین نے پوچھا۔ "اسے سفر اور سرکاوٹ کے لئے کھانے کو کچھ لاؤ" اور پوچھنے کو۔"

رحمت کاوڈر کے ہاں جشن ہو تک جاری رہا۔

لوگوں نے خوب شراب پی۔ سیریو خ شکوئی کو اٹھا کر ہوا میں اچھالا اور لوکا۔ پھر رحمت کاوڈر کو اچھالا گیا پھر خود رحمت کاوڈر اور بیتر تنکی نے گانے والوں کے سامنے ناچ کیا۔ پھر رحمت کاوڈر بھی بیٹھ گیا تھا' محفل میں ایک ناچ رہ گیا اور وہ شوین پر اس نے غلبہ کرنا شروع کیا کہ یہ تنہا رہ دس کو رقص حاصل ہے' خاص طور سے سوار لوگ کے مقابلے میں' اور سش دراز پر لوگ ہم پڑ گیا۔ سیریو خ شکوئی گھر کے اندر دالان میں ہاتھ دھونے گیا تو وہاں اسے وردشکی مل گیا جو اپنے سر پانی کا تریڑا دے رہا تھا۔ اس نے اپنا وردی کا کوٹ اتار دیا تھا اور بالوں سے ڈھکی ہوئی ہاں کر اپنا ہاتھ منہ کے برتن کی طرف لے گئے اسے اور سر کو ہاتھوں سے رگڑ رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر وہ سیریو خ شکوئی کے پاس آکر بیٹھ گیا۔ وردشکی نے ایک بھولے سے سوال پر بیٹھے تھے اور ان میں بیٹھتے ہوئے گی بوڑھوں کے لئے سوچ رہا تھا۔

"مجھے تمہارے بارے میں سب کچھ اپنی بیوی کے ذریعے معلوم ہوتا رہا۔" سیریو خ شکوئی نے کہا۔ "مجھے خوشی ہے کہ تم اس سے اکثر ملتے رہے۔"

"وہ اپنی دوست میں اور پیٹرس برگ میں بس یہی عورتیں ہیں جن سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔" وردشکی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ مسکرایا وہ اس بات پر کہ پہلے ہی سے اس نے اس موضوع کا اندازہ لگا لیا تھا جس پر بات چیت ہونے والی تھی اور یہ اسے اچھا لگا۔

"بس یہی؟" سیریو خ شکوئی نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

"اور مجھے بھی تمہارے بارے میں معلوم ہوتا رہا لیکن صرف تمہاری بیوی ہی کے ذریعے نہیں۔" وردشکی نے چہرے پر تندی کا اظہار کرکے اس کے کنایے کو رد کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے تمہاری کامیابی پر بڑی خوشی ہوئی لیکن اس پر کوئی تعجب نہیں ہوا۔ میں اس سے زیادہ کی توقع کرتا تھا۔"

سیریو خ شکوئی مسکرایا۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اپنے بارے میں یہ رائے اسے اچھی لگی اور وہ اس بات کو چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا۔

"میں اس کے برعکس 'صاف اعتراف کرتا ہوں کہ اس سے کم کی توقع کر رہا تھا۔ لیکن میں خوش ہوں' بہت خوش۔ مجھے جاہ و اکرام کی ہوس ہے' یہ میری کمزوری ہے اور میں اس کا اعتراف کرتا ہوں۔"

"ہو سکتا ہے تم کو اگر کامیابی نہ حاصل ہوتی تو تم یہ اعتراف نہ کرتے" وردشکی نے کہا۔

"نہیں میرے خیال میں ایسا نہیں ہے" سیریو خ شکوئی نے پھر مسکراتے ہوئے کہا۔ "یہ تو میں نہیں کہوں گا کہ اس کے بغیر زندگی بے معنی ہوتی لیکن بے کیف ضرور ہوتی۔ ظاہر ہے' اور ہو سکتا ہے میں غلطی کر رہا ہوں لیکن مجھے لگتا ہے کہ مجھ میں سرگرمیوں کے اس دائرے کے لئے جس کا میں نے انتخاب کیا ہے' کچھ صلاحیت ہے اور اگر طاقت' وہ چاہے جیسی بھی ہو' میرے ہاتھ میں ہوگی تو بہتر ہوگا۔ بہ نسبت ان بہت سے لوگوں کے ہاتھ میں ہونے کے جنہیں میں جانتا ہوں" سیریو خ شکوئی نے کامیابی کے دیکھتے ہوئے احساس کے ساتھ کہا۔ "اور اسی لئے میں اس سے بتنا قریب تر آتا جاتا ہوں اتنا ہی زیادہ مجھے خوشی ہوتی ہے۔"

"ہو سکتا ہے تمہارے لئے ایسا ہو لیکن سب کے لئے یہ صحیح نہیں ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا تھا لیکن اب تو زندگی بسر کر رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ صرف اس کے لئے جینا بے معنی ہے" وردشکی نے کہا۔

"اور دیکھ لو' یہ روی" سیریو خ شکوئی نے چڑتے ہوئے کہا۔ "میں نے تو اس سے بات شروع کی تھی کہ میں نے تمہارے بارے میں سنا' تمہارے اثار کے بارے میں... ظاہر ہے کہ میں نے تمہارے فیصلے کی تائید کی۔ لیکن ہر چیز کا ایک طریقہ ہوتا ہے۔ اور میں یہ کہتا ہوں کہ تمہارا عمل (اچھا تھا لیکن تم نے اسے ایسے نہیں کیا جیسے کہ کرنا چاہئے تھا۔"

"ہو سکتا ہو پہلا اور تم جانتے ہو کہ میں ہو کچھ کر چکتا ہوں اس پر پچھتاتا کبھی نہیں اور پھر یہ کہ میں بہت مزے میں ہوں۔"

"مزے میں ہو ... وقتی طور پر۔ لیکن تم اس پر مطمئن نہیں رہ سکتے۔ میں تمہارے بھائی کے بارے میں یہ کہوں گا۔ وہ اچھا بچہ ہے' جیسے یہ ہے ویسا ہی ہوں۔" اور وہ رکا۔ "اس نے" ہرا" کا قصہ سن کر اعتراف کیا" اور وہ بہت خوش ہے۔ لیکن تم اس پر مطمئن نہیں رہ سکتے۔"

"میں یہ نہیں کہتا کہ اس سے میں مطمئن ہوں۔"

"اور صرف یہی ایک بات نہیں ہے۔ تم جیسے لوگوں کی ضرورت ہے۔"

"کس کو؟"

"کس کو؟ سارے کو روس کو لوگوں کی ضرورت ہے' پارٹی کی ضرورت ہے' نہیں تو سب کچھ چوپٹ ہو رہا ہے اور چوپٹ ہو جائے گا۔"

"یعنی کیا اور سی گیدڑوں کے مقابلے میں بیر جنیسٹ کی پارٹی؟"

"نہیں" اس بات سے جھنجھلا کر کہ اس پر ایسی بیوقوفی کا شبہ کیا جاتا ہے' سیریو خ شکوئی نے تیوری چڑھاتے ہوئے کہا۔ "تو سالے (ورکن بلاگ (16) ہو بیٹھ رہی ہے اور رہے گی۔ کیونکہ نہیں ہیں ہی نہیں لیکن سارشی لوگوں کے لئے ہمیشہ ضروری ہوتا ہے کہ کوئی نقصان دہ اور خطرناک پارٹی گھڑلیں۔ یہ پرانی چیز ہے نہیں" آزاد لوگوں کی جیسے تم ہو اور میں ہوں" ایک طاقتور پارٹی کی ضرورت ہے۔"

"لیکن کس لئے؟" دوستوفسکی نے کئی لوگوں کے نام لئے جن کے ہاتھ میں طاقت تھی۔ "لیکن یہ لوگ کیوں آزاد نہیں ہیں؟"

"صرف اس لئے کہ ان کے پاس آزادانہ حیثیت نہیں ہے یا پیدائش سے نہیں تھی' جائیداد نہیں تھی یا موروثی نہیں تھی' سورج سے اتنی قربت نہیں تھی جس میں ہم نے جنم لیا ہے۔ انہیں خریدا جا سکتا ہے' ترقی سے یا عنایات سے۔ اور یہ عہدوں پر قائم رہنے کے لئے انہیں کوئی۔ کوئی رجحان گھڑنا پڑتی ہے۔ اور وہ کوئی سے کوئی حیران رجحان پیش کرتے ہیں جس پر انہیں خود یقین نہیں ہوتا اور پھر بدی کا ہاتھ بڑھتا ہے۔ اور یہ سارا رجحان دراصل ہوتا ہے سرکاری مکان' اور تمغے' گواہ حاصل کرنے کا ذریعہ۔ میں نے پانچویں فین کے سال (17) میں ان کے ہاتھ کے جوتوں کو دیکھا تو۔ ہو سکتا ہے میں ان سے بھی برا ہوں' یہ قول ہوں' حالانکہ میں نہیں سمجھتا کہ کیوں میں ان سے بدتر ہوں گا لیکن مجھ میں اور تم میں ایک توضیحی اہم فرق ہے ہی۔ کہ ہمیں خود مختار زندگی مشکل ہے۔ اور ایسے لوگوں کی ضرورت پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔"

دوستوفسکی بڑے غور سے سن رہا تھا لیکن اس کی توجہ کو اس کے القاء کے باطنیہ نے اتنا زیادہ اپنے پر مرکوز نہیں رکھا تھا سامنے کی طرف۔ سیریوخو نکولائی کے روپ نے جو صاحبان اقتدار و اختیار سے گھر جانے کی سوچ رہا تھا اور اس دنیا میں اس نے اپنی پسند اور ناپسند کا تعین کر لیا تھا جبکہ اس کے لئے قومی ملازمت میں صرف اپنے اسکوارن کے سادات تھے۔ دوستوفسکی یہ بھی سمجھ گیا کہ سیریوخو نکولائی اپنے فکری چیزوں کو سمجھنے کی صلاحیت کی بنا پر 'اپنی ذہانت اور چرب زبانی کی بنا پر' ہر اس ماحول میں اتنی کم نظر آتی ہے جس میں وہ رہتا تھا اتنا طاقتور ہو سکتا تھا۔ اور اسے سیریوخو نکولائی پر رشک آیا جو اپنے اس کاشمیر اس کی کتنی ہی ملامت کیوں نہ کرے۔

"پھر بھی اس کے لئے مجھ میں ایک سب سے خاص چیز کی کمی ہے" اس نے اپنے آپ سے "طاقت کی طرف اصل ہے۔ پہلے تھی لیکن اب جاتی رہی۔"

"تم مجھے معاف کرنا لیکن یہ سچ نہیں ہے" سیریوخو نکولائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں 'سچ ہے' کہہ رہا ہوں میں اب" دوستوفسکی نے بالکل سچی بات کہنے کے لئے اضافہ کیا۔

"ہاں' سچ ہے کہ اب نہیں ہے' یہ اور بات ہے' لیکن یہ اب ہمیشہ تو نہیں رہے گا۔"

"شاید" دوستوفسکی نے اپنے آپ سے۔

"تم کہتے ہو شاید" سیریوخو نکولائی نے اپنی بات جاری رکھی جیسے اس نے دوستوفسکی کے خیالات کو بھانپ لیا ہو "اور میں تم سے کہتا ہوں یقیناً۔ اور اسی لئے میں تم سے ملنا چاہتا ہوں۔ تم نے اس طرح عمل کیا جس طرح کرنا چاہئے تھا اس کو میں سمجھتا ہوں لیکن اب تمہیں اسی پر ٹکے نہ رہنا چاہئے۔ میں تم سے صرف کارت بلانش (18) مانگتا ہوں۔ میں تمہاری سرپرستی کر رہا ہوں۔ حالانکہ میں تمہاری سرپرستی کیوں نہ کروں؟ تم نے کتنی بار میری سرپرستی کی ہے اس امید کرتا ہوں کہ ہماری دوستی اس چیزوں سے بلند تر رہے گی۔" اس نے شفقت سے 'بالکل کسی عورت کی طرح' مسکراتے ہوئے اس سے کہا "مجھے کارت بلانش دے دو' رجسٹ کو بھول جاؤ اور میں ان دیکھے ان جانے طور پر تمہیں بھیج لوں گا۔"

"مگر تم سمجھو اس بات کو کہ مجھے کچھ نہیں چاہئے" دوستوفسکی نے کہا "بس صرف یہ کہ سب کچھ جیسا ہے ویسا ہی رہے۔"

سیریوخو نکولائی اٹھ کر اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

"تم نے کہا سب کچھ جیسا ہے ویسا ہی رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کے معنی کیا ہیں۔ لیکن میری بات سنو ہم ایک ہی عمر کے ہیں' ہو سکتا ہے تم نے مجھ سے زیادہ عورتوں کو جانا ہو" سیریوخو نکولائی کی مسکراہٹ اور اشارے نے بتایا کہ دوستوفسکی کو اس کی کھلی ضرورت نہیں کہ سیریوخو نکولائی شفقت و احتیاط کے ساتھ رکھتی رگ کو ہاتھ لگائے گا۔ "لیکن میں شادی شدہ ہوں اور تم یقین جانو کہ ایک اپنی بیوی کو جان کر (جیسا کہ کسی نے لکھا ہے) جس سے تم محبت کرتے ہو 'تم ساری عورتوں کو اس سے زیادہ اچھی طرح سمجھ سکتے ہو جتنا ہزاروں عورتوں کو جان کر۔"

"ابھی آتے ہیں!" دوستوفسکی نے کمرے میں جو سنتے ہوئے افسر سے پکار کر کہا جو یہ کہنے آیا تھا کہ ان لوگوں کو رخصت کا انتظار ہے ہیں۔

دوستوفسکی اب سیریوخو نکولائی کی بات آخر تک سننا اور جاننا چاہتا تھا کہ وہ اس سے کہتا کیا ہے۔

"اور یہ ہے تمہارے لئے میری راہ۔ عورت — کسی بھی شخص کی سرگرمی کی راہ میں رکاوٹ کا سب سے بڑا پتھر ہوتی ہے۔ عورت سے محبت کرنا اور کچھ اور بھی کرنا بہت مشکل ہے۔ اس کے لئے صرف ایک ہی راہ ہے' سہولت سے بغیر رکاوٹ کے محبت کرنے کا — اور وہ ہے شادی۔ کس طرح' کس طرح میں تم سے کہوں کہ میں کیا سوچتا ہوں" سیریوخو نکولائی نے کہا جسے تشبیہیں بہت پسند تھیں "فضول' فضولیات جیسے فائدہ (19) لے کر جانا اور ساتھ ہی ہاتھوں سے کچھ کرتے رہنا اسی وقت ممکن ہے جب فائدہ بانچھ پر بند ہو۔ اور کسی شادی ہے۔ اور یہ میں نے محسوس کیا شادی کر کے۔ ایک مجھے ہاتھ خالی ہو گئے۔ لیکن شادی کے بغیر اس فائدہ کو اپنے پیچھے گھسیٹنے چلنے میں ہاتھ اتنے بھرے ہوں گے کہ کچھ بھی کرنا ناممکن ہو گا۔ مزاکوف کو اگر دیکھو۔ ان لوگوں نے عورتوں کی خاطر اپنی طاقتور زندگی برباد کر لی۔"

"لیکن کیسی عورتوں کی خاطر!" دوستوفسکی نے فرانسیسی عورت اور اداکارہ کو یاد کر کے کہا جن سے ان دونوں شخصوں کا تعلق تھا۔

"معاشرے میں عورت کی حیثیت بھلی بری ہو اتنا ہی برا ہے' زیادہ برا ہے۔ یہ تو ویسے ہی ہے جیسے صرف بوجھ کو ہاتھوں پر اٹھا کر چلنا ہی نہیں بلکہ اسے دوسرے سے بچانا بھی۔"

"تم نے محبت کبھی کی ہی نہیں" دوستوفسکی نے اپنے سامنے دیکھتے ہوئے اور آنا کے بارے میں سوچتے ہوئے دھیرے سے کہا۔

"ہو سکتا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے میں نے کہا ہے اسے یاد رکھنا اور یہ بھی کہ عورتیں سب مردوں سے زیادہ ذہانت پسند ہوتی ہیں۔ ہم محبت کو کوئی بہت بڑی چیز بنا دیتے ہیں اور عورتیں بڑے ہلکے (20) "

"بس ابھی آتے ہیں' ابھی!" اس نے خدمتگار سے کہا جو ادھر آیا تھا لیکن خدمتگار ان لوگوں کو بھلانے نہیں آیا تھا جیسا اس نے سمجھا تھا۔ خدمتگار تو دوستوفسکی کے لئے رقعہ لایا تھا۔

"آپ کے لئے ایک۔ آدمی یہ نفیس تحریر سکایا کے ہاں سے لایا ہے۔"

دوستوفسکی نے خط کی مہر توڑی اور اس کے محل سرخ ہو گئے۔

"میرے مرنے سے دو ہفتے پہلے میں گھر جاؤں گا" اس نے سیریوخو نکولائی سے کہا۔

"اچھا تو اوہ۔ تو کارت بلانش دے رہے ہو؟"

"ہم کو بات کریں گے میں تم کو بیس روگ میں ڈھونڈ لوں گا۔"

22

پانچ بج چکے تھے اور اس خیال سے کہ وہ وقت پر پہنچ بھی جائے اور اس کے ساتھ ہی اپنے گھوڑوں پر نہ جائے جنہیں سبھی جانتے تھے 'ورد شکی آکسفورڈ اسٹریٹ کی کرائے کی بگھی پر بیٹھا اور اسے جتنا ممکن ہو تیز چلنے کا حکم دیا۔ کرائے کی یہ پرانی بگھی چار لوگوں کے لئے تھی اور اس میں چک بہت تھی۔ وہ ایک کونے میں بیٹھ گیا اور سامنے کی نشستوں پر پاؤں پھیلا کر سوچنے لگا۔

اس کے سماعت جس طرح صفائی کے ساتھ سلجھ گئے تھے اس کا مبہم سا احساس 'میسرز طوطسکی کی دوستی اور اس کی چاپلوسی کی مبہم سی یاد بھی اس نے اسے ضروری فضول شمار کر کے کی تھی اور سب سے بڑھ کر یہ متوقع ملاقات — سب چیزیں مل کر زندگی کے خوش آئند احساس کا عام تاثر بن گئیں۔ یہ احساس اتنا شدید تھا کہ وہ غیر ارادی طور پر مسکرانے لگا۔ اس نے اپنے پاؤں نشست پر سے ہٹا لئے اور ایک کے گھٹنے پر دوسرا پاؤں رکھ کر اسے ہاتھوں سے پکڑ کر بیٹھ کے اس پچھلے کونے کو دیکھا جو دور ڈیم گرنے پر چھل گیا تھا اور پھر نشست کی پشت سے ٹیک لگا کر کئی بار گہری گہری سانس لی۔

"اچھا ہے 'بہت ہی اچھا ہے!" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ اس کو پہلے بھی اپنے جسم کے مسرت بخش احساس کا تجربہ ہوا تھا لیکن پہلے کبھی اس نے اپنے آپ سے 'اپنے جسم سے اتنی محبت نہ کی تھی جتنی اب کرنے لگا تھا۔ اسے طاقتور پٹھوں میں بے پناہ سادہ محسوس کرنا اچھا لگتا تھا اور سانس لینے میں اپنے سینے کے ابھار پھیلاؤ کی حرکت کا احساس بھی اچھا لگتا تھا۔ اگست کا وہی صاف اور سرد دن 'جس نے آنا کو ناامیدی اور بیمارگی کا اتنا شدید احساس دلایا تھا 'وہی اس کو اتنا بیدار کن اور جیالا بنا دے والا لگ رہا تھا اور اس کی گردن اور چہرے پر تازگی پیدا کر رہا تھا جو چلنے کی وجہ سے اب تک تپ رہا تھا۔ اس کی مونچھوں سے برفیلا سین کی مہک اس تازہ ہوا میں اسے خاص طور سے اچھی لگ رہی تھی۔ بگھی کی کھڑکی سے اسے جو کچھ نظر آ رہا تھا وہ سب اس سرد صاف فضا میں 'دن ڈھلے کی اس زردی مائل روشنی میں ویسے ہی تازہ 'خوش رنگ اور پرکشش لگ رہا تھا جیسے وہ طلوع ہوتے سورج کی کرنوں میں چمکتی ہوئی چھتیں 'باڑوں اور مکانوں کے کونے کے صاف نمایاں خطوط بھی اور کبھی کبھار ملنے والے راہ گیروں کے قد و قامت اور پگڈیاں بھی 'پیڑوں اور کھاس کی سرسبزی اور آلو کے پودوں کی سیدھی سینڈوں والے کھیت بھی 'اور مکانوں کی 'پیڑوں 'مچھاڑیوں اور آلو کے پودوں کی سنڈیروں کی ترچھی ترچھی پرچھائیاں بھی۔ سب کچھ خوبصورت تھا جیسے کوئی بہت اچھی تصویر ہو جسے فنکار نے ابھی ابھی مکمل کیا ہو اور اس پر روغن پھیرا ہو۔

"تیز چلو 'اور تیز!" اس نے کوچوان سے کہا اور سر کھڑکی سے باہر کر کے اور تین روبل کا نوٹ نکال کر اس نے کوچوان کے ہاتھ میں تھمایا جو ادھر سر موڑ کر دیکھنے لگا تھا۔ کوچوان کے ہاتھ نے بگھی کی لگامیں کھینچ کر اس کے پاس کچھ ٹھہرا 'چابک سڑکانے کی آواز سنائی دی اور بگھی تیزی سے دوڑنے لگی۔

"کچھ نہیں 'مجھے کچھ نہیں چاہئے سوائے اسی خوشی کے" اس نے کھڑکیوں کی دو سیاہی جگہ میں گھنٹی بجانے کی ہاتھی دانت کی موٹھ کو دیکھتے ہوئے اور آنا کے اس روپ کا تصور کرتے ہوئے سوچا جس میں اس نے انہیں پچھلی بار دیکھا تھا۔ "اور میں جتنا آگے بڑھتا جاتا ہوں اتنا ہی ان سے زیادہ محبت کرتا ہوں۔ اور یہ کیا ورینے کے سرکاری حفاظتی بنگلے کا باغ۔ اس وقت وہ کہاں ہیں؟ کہاں؟ کیسے؟ کس لئے انہوں نے یہاں ملنے

کی جگہ مقرر کی اور بیٹسی کے خط میں کیوں لکھا؟" یہ سب اس نے اب سوچنا شروع کیا لیکن اب سوچنے کا وقت ہی نہیں رہ گیا تھا۔ اس نے روش تک پہنچنے سے پہلے ہی کوچوان کو روکنے کے لئے کہا اور گاڑی ابھی رکی بھی نہ تھی کہ دروازہ کھول کر باہر کود آیا اور مکان کی طرف جانے والی روش پر پیدل ہی چل پڑا۔ روش پر کوئی بھی نہ تھا۔ لیکن جب اس نے دائیں کونے والی قنات میں دیکھ لیا۔ ان کا چہرہ سامنے سے ڈھکا ہوا تھا لیکن اس نے پر مسرت آنکھوں سے اس خاص چال کو جو صرف انہیں سے مخصوص تھی اور کندھوں کے ڈھلاؤ اور سر کے بانکپن کو دیکھ لیا اور جیسے بجلی کی لہری اس کے سارے بدن میں دوڑ گئی۔ اس نے ٹانگوں کی کمانیوں جیسی پھرتیلی حرکت سے لے کر سانس لینے میں پھیپھڑوں کی حرکت تک خود اپنے وجود کو نئی شدت کے ساتھ محسوس کیا اور یہ نہیں جیسے اس کے ہونٹ کپکپانے لگے۔

اس کے پاس آ کر انہوں نے بڑی مضبوطی سے اس کے ہاتھ کو دبایا۔

"تمہارا خط تو نہیں ہو کہ میں نے تمہیں بلایا؟ تم سے ملنا میرے لئے بہت ضروری تھا" انہوں نے کہا اور ہونٹوں کے اس تبسم اور نگاہ سے جو اس نے ان کی نقاب کے پیچھے دیکھا نور اس کے دل کی حالت کچھ اور ہی ہو گئی۔

"میں ناراض ہو سکتی تھی تم یہاں آئیں کیسے؟ کب؟ کہاں؟"

"کیا فرق پڑتا ہے" انہوں نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھتے ہوئے کہا "چلو 'تم سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔"

وہ سمجھ گیا کہ کچھ ہو گیا ہے اور یہ ملاقات مسرت بخش نہ ہو گی۔ ان کی موجودگی میں اس کی اپنی مرضی رہ ہی نہ جاتی تھی — ان کی تشویش کی وجہ نہ جاننے کے باوجود وہ محسوس کر رہا تھا کہ یہ تشویش غیر ارادی طور پر خود اسے بھی ہوتی جا رہی ہے۔

"کیا؟ کون سی بات؟" اس نے ہاتھ سے ان کی کمسن کو دباتے ہوئے اور ان کے خیالات کو ان کے چہرے پر پڑھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا۔

وہ چند قدم چپ چاپ چلیں جیسے اپنے دل کو مضبوط کر رہی ہوں اور اچانک رک گئیں۔

"کل میں نے تمہیں تار نہیں" انہوں نے تیز تیز اور گہری سانسیں لیتے ہوئے کہنا شروع کیا "کہ الیکسی الکسانڈرووچ کے ساتھ گھر واپس آتے ہوئے میں نے انہیں سب بتا دیا۔ کہہ دیا کہ میں ان کی بیوی نہیں رہ سکتی۔ اور سب کہہ دیا۔"

وہ سن رہا تھا 'غیر ارادی طور پر اپنے پورے جسم کو ان کی طرف جھکائے ہوئے جیسے اس طرح وہ ان کی صورت حال کو ان کے لئے آسان تر بنانا چاہتا ہو۔ لیکن جیسے ہی انہوں نے یہ کہا ویسے ہی وہ سیدھا ہو گیا اور اس کے چہرے پر فکر اور تلخی کا تاثر پیدا ہو گیا۔

"ہاں 'ہاں" یہ بہتر ہے 'ہزار گنا بہتر ہے 'میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتنا تکلیف دہ رہا ہو گا" اس نے کہا۔

لیکن انہوں نے اس کے الفاظ نہیں سنے "وہ اس کے چہرے کے تاثر سے اس کے خیالات پڑھ رہی تھیں۔ وہ نہ جان سکتی تھیں کہ اس کے چہرے کے تاثر کا تعلق اس پہلے تیز سے تھا جو اس کے ذہن میں آیا تھا — کہ اب وہ کل ناگزیر ہے۔ آنا کے دہن میں وہ کل کا خیال کبھی آیا ہی نہ تھا اس لئے انہوں نے تلخی کے اس گزرے تاثر کے معنی کچھ اور ہی سمجھے۔

شوہر کا خط پانے کے بعد وہ اپنے دل کی گہرائی میں پہلے ہی سے جانتی تھیں کہ سب کچھ پہلے ہی کی طرح ہے گا کہ اپنی صورت حال کو بکسوں دینا' بچے کو چھوڑنا اور عاشق سے جاملنا ان کے بس میں نہ ہو گا۔ دن میں جب وہ نرس تو پر سکاٹ کے ہاں تھیں تو انہیں اس کا اور زیادہ یقین ہو گیا تھا۔ پھر بھی یہ ملاقات ان کے لئے بہرحال غیر معمولی طور پر اہم تھی۔ انہیں امید تھی کہ یہ ملاقات ان کی صورت حال کو بدل دے گی اور انہیں بچا لے گی۔ اگر وہ یہ خبر سن کر اور فیصلہ کن اور پر جوش انداز میں ورا بھی بس دو بچوں کے ہمراہ ان سے کہے کہ "سب کچھ چھوڑ دو اور میرے ساتھ بھاگ چلو" تو وہ بچے کو اس کے ساتھ چلی جائیں گی۔ لیکن اس خبر کو سن کر اس کا ردعمل ویسا ہو گا جس کی انہیں توقع تھی۔ وہ تو ایسا لگا جیسے کسی بات پر توہین محسوس کر رہا ہو۔

"میرے لئے ذرا بھی مشکل نہیں تھا۔ یہ تو خود بخود ہی ہو گیا" انہوں نے جھنجھلا کر کہا "اور یہ دیکھو۔" انہوں نے دستانے میں سے شوہر کا خط نکالا۔

"میں سمجھتا ہوں" کہتا ہوں" اس نے ان کی بات کاٹ کر ان سے خط لے لیا لیکن اسے پڑھا نہیں بلکہ انہیں تسکین دینے کی کوشش کی "میں صرف ایک بات چاہتا ہوں' میں نے صرف ایک ہی گزارش کی تھی۔ اس صورتحال کو ختم کر دینا ہے تاکہ اپنی زندگی میں تمہاری خوشی کے لئے وقف کر دوں۔"

"تم مجھ سے یہ کہہ کیوں رہے ہو؟" انہوں نے کہا۔ "کیا میں اس میں شک کر سکتی ہوں؟ اگر مجھے شک ہوتا۔"

"یہ کون آ رہا ہے؟" اچانک ورونسکی نے کہا اور انہیں لوگوں کی طرف آتی ہوئی دو خواتین کی طرف اشارہ کیا" ہو سکتا ہے' ہمیں پہچان لیں" اور وہ انہیں اپنے پیچھے کھینچتے ہوئے بغل والے راستے کی طرف ہو لیا۔

"وہ' میرے لئے سب برابر ہے" انہوں نے کہا۔ ان کے ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ اور اسے لگا کہ ان کی آنکھوں نے طاب کے پیچھے سے اسے ایک عجیب غصے کے ساتھ دیکھا۔ "میں یہی تو کہہ رہی ہوں کہ اصل بات یہ نہیں ہے" میں اس میں شک نہیں کر سکتی۔ لیکن یہ دیکھو کہ انہوں نے کیا لکھا ہے۔ پڑھو۔" وہ پھر رک گئیں۔

اولیں لمحوں کی طرح جب انہوں نے شوہر سے ملنے کی خوشی تھی تو ورونسکی کے چہرے پر پھر غیر ارادی طور پر وہی قدرتی تاثر آ گیا جو اس کے اندر ایک ایسے شوہر کے سلسلے میں پیدا ہوا تھا جس کی توہین کی گئی تھی۔ اب جب وہ اپنے ہاتھ میں اس شوہر کا خط لئے تھا تو اس نے غیر ارادی طور پر اس کردار کا تصور کیا جو عنقریب آج ہی یا کل اسے ادا کرنا ہو گا' اور پھر خود اس کا خیال آیا جس کے دوران میں وہ اسی سرد اور پر غرور تاثر کے ساتھ' اس وقت اس کے چہرے پر تھا' وہ اس گولی چلانے کے بعد توہین شدہ شوہر کی گولی کی زد میں کھڑا ہو گا۔ اور غیر ارادی اس کے ذہن میں وہ خیال آیا جو میرو خوتسکوئی نے اس سے ابھی ابھی کہا تھا اور جو اس نے خود صبح کو سوچا تھا۔ کہ اپنے "آپ کو۔ بدنامی بہتر ہے۔" اور وہ جانتا تھا کہ اس خیال کا اظہار وہ ان کے سامنے نہ کر سکتا تھا۔

خط پڑھ کر اس نے ان کی طرف دیکھا اور اس کی نظر میں کوئی تپش۔ تھا۔ وہ فوراً ہی سمجھ گئیں کہ اس نے اپنے "آپ" ہی کے بارے میں پہلے سوچا تھا۔ اور وہ جانتی تھیں کہ وہ ان سے چاہے کچھ بھی کیوں نہ کہے تمام سب ہر گز۔ کے بارے میں سوچ رہا ہے۔ اور وہ سمجھ گئیں کہ ان کی آخری امید بھی ایک فریب ثابت ہوئی۔ یہ وہ نہیں تھا جس کی انہیں توقع تھی۔

"تم دیکھتے ہو کہ یہ کس طرح کا انسان ہے" انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا "وہ۔"

"تم مجھے معاف کرنا لیکن مجھے اس سے خوشی ہوئی" ورونسکی نے اضافہ کیا۔ "خدا کے واسطے' مجھے پوری بات کہہ لینے دو" اس نے اضافہ کیا اور آنکھوں ہی آنکھوں میں ان سے منت کی کہ وہ اسے اپنی بات کی وضاحت کرنے کا وقت دیں۔ "مجھے خوشی ہے اس لئے کہ یہ اس طرح نہیں رہ سکتا' کسی صورت میں بھی نہیں رہ سکتا جس طرح یہ ہو رہا ہے۔"

"کیوں نہیں رہ سکتا؟" آنسو ضبط کرتے ہوئے وہ بڑبڑائیں۔ صاف ظاہر تھا کہ اب جو کچھ ورونسکی کہہ رہا تھا اس کو وہ کوئی اہمیت نہیں دے رہی تھیں۔ وہ محسوس کر رہی تھیں کہ ان کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا۔

ورونسکی یہ کہنا چاہتا تھا کہ ڈویل کے بعد' جو اس کی رائے میں اب ناگزیر تھا' یہ جاری نہیں رہ سکتا' لیکن اس نے کہا کچھ اور ہی۔

"اس طرح چلتا نہیں رہ سکتا۔ میں امید کرتا ہوں کہ تم اب انہیں چھوڑ دو گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ" وہ گڑبڑا گیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا" تم اب مجھے اجازت دو گی کہ میں اپنی دونوں کی زندگی کے بارے میں سوچوں اور اس کا بندوبست کروں۔ کل۔" اس نے شروع کیا۔

لیکن انہوں نے اس کو اپنی بات پوری نہیں کرنے دی۔

"اور بچے کو؟" وہ چلا پڑیں۔ "تم دیکھتے ہو کہ انہوں نے کیا لکھا ہے؟ بچے کو بھی چھوڑنا پڑے گا اور میں یہ نہیں کرنا چاہتی اور کر بھی نہیں سکتی۔"

"لیکن خدا کے واسطے یہ بتاؤ کہ کیا بہتر ہے؟ بچے کو چھوڑنا یا اس بات کی حالت میں رہنے جاؤ؟"

"الت کی حالت کس کے لئے؟"

"سب کے لئے اور سب سے زیادہ تمہارے لئے۔"

"تم کہتے ہو الت کی... یہ مت کہو۔ میرے لئے اب ان لفظوں میں کوئی معنی نہیں رہے" انہوں نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ اب وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ورونسکی ان سے جھوٹ بات کہے۔ ان کے لئے اب صرف اس کی محبت رہ گئی تھی اور وہ اس سے محبت کرنا چاہتی تھیں۔ "تم اس بات کو سمجھو کہ جس دن سے میں نے تم سے محبت کی اس دن سے سب کچھ' سب کچھ بدل گیا۔ میرے لئے صرف ایک چیز ہے جس کی قیمت ہے تمہاری محبت۔ اگر وہ میری ہے تو میں خود کو اتنی بلند' اتنی مضبوط محسوس کرتی ہوں کہ میرے لئے کوئی بھی چیز الت کی نہیں ہو سکتی۔ مجھے اپنی حالت پر فخر ہے اس لئے کہ۔ اس بات پر فخر ہے..." فخر..." انہوں نے یہ سنا یا کہ کس بات پر فخر ہے۔ شرم اور ناامیدی کے آنسوؤں سے ان کی آواز گھٹ کر رہ گئی۔ وہ ٹھہر گئیں اور سسکیاں لینے لگیں۔

اس نے بھی محسوس کیا کہ اس کا گلا بند ہو رہا ہے' ناک میں سرسراہٹ ہو رہی ہے' اور زندگی میں پہلی بار اس نے محسوس کیا کہ وہ بس رونے ہی والا ہے۔ وہ یہ تو نہیں کہہ سکتا تھا کہ کس چیز نے اسے اس قدر متاثر کیا ہے' اسے ان پر ترس آ رہا تھا' اور وہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ ان کی کوئی مدد۔ کر سکتا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ جانتا تھا کہ ان کی مدد کے لئے خود اس کا وقار ہی ضروری ہے۔ اس نے کچھ برا کیا ہے۔

"کیا سچ مچ طلاق ممکن نہیں ہے؟" اس نے کمزور سی آواز میں کہا۔ انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا' بس سر ہلا دیا۔ "کیا بچے کو لے لینا اور انہیں سرمال چھوڑ دینا واقعی ناممکن ہے؟"

"ہاں' لیکن اس سب کا دارومدار خود ان پر ہے۔ اب مجھے ان کے پاس جانا ہے" انہوں نے روکھے پن

سے کہا۔ ان کے اس احساس بالعمل نے انہیں دھوکا نہیں دیا تھا کہ سب کچھ پہلے ہی کی طرح رہے گا۔

"منگل کو میں پینرس برگ جاؤں گا اور سب کچھ طے ہو جائے گا۔"

"ہاں" انہوں نے کہا۔ "لیکن اب ہم اس کی بات نہ کریں گے۔"

آنا کی بگھی جسے انہوں نے واپس کر دیا تھا اور بعد کو دروازے باغ کے چھوٹے پھاٹک پر آنے کو کہا تھا' وہاں آ گئی۔ آنا اس سے رخصت ہوئیں اور گھر چلی گئیں۔

23

پیر کو دوسری جون والے کمیشن کا حسب معمول اجلاس تھا۔ الکسی الکساندروویچ اجلاس کے ہال میں داخل ہوئے۔ انہوں نے دستور کے مطابق کمیشن کے ممبران اور صدر سے صاحب سلامت کی اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے اور ان کاغذات پر ہاتھ رکھ لئے جو ان کے سامنے تیار رکھے ٹھہرے تھے۔ انہیں کاغذات میں وہ حوالے تھے جن کی انہیں ضرورت تھی اور اس بیان کا خلاصہ جو وہ دینے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ویسے اب انہیں حوالوں کی ضرورت نہیں رہ گئی تھی۔ انہیں سب یاد تھا اور اپنے ذہن میں وہ ان چیزوں کو دہرانے کی ضرورت بھی نہ سمجھتے تھے جو وہ کہیں گے۔ وہ جانتے تھے کہ جب وقت آئے گا اور وہ اپنے سامنے اپنے مخالف کی صورت دیکھیں گے' جو بے یاری کا اظہار کرنے کی لاحاصل کوشش کر رہا ہو گا' تو ان کی تقریر خود بخود اس سے بہتر انداز سے رواں ہو جائے گی جتنی وہ اب تیار کر سکتے تھے۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ ان کی تقریر کا باقیہ اہم تعلیم ہے کہ اس کا ایک ایک لفظ بامعنی ہو گا۔ تب تک حسب معمول رپورٹ سننے میں انہوں نے بالکل ہی فضول' سیدھی سادی صورت بنائے رکھی۔ ان کی بھری ہوئی رگوں والے سفید ہاتھوں کو جس کی لمبی بھی انگلیاں بڑی نرمی سے ان کے سامنے پڑے ہوئے سفید کاغذ کے دو رقوں کے دونوں سروں کو چھو رہی تھیں' اور ان کے شکن سے ایک طرف کو جھکے ہوئے سر کو دیکھ کر کوئی بھی یہ سوچ نہ سکتا تھا کہ بس ابھی ان کے منہ سے ایسی تقریر نکلے گی جو ایک بھیانک طوفان اٹھا دے گی' ممبروں کو چیخنے پر مجبور کر دے گی' وہ ایک دوسرے کی بات کاٹنے لگیں گے اور صدر کو نظم و ضبط رکھنے کا مطالبہ کرنا پڑے گا۔ جب رپورٹ ختم ہو گئی تو الکسی الکساندروویچ نے اپنی سہمی سہمی آواز میں اطلاع دی کہ چھوٹی قومیتوں کی تنظیم کے امور کے متعلق وہ اپنے کچھ خیالات سے مطلع کرنا چاہتے ہیں۔ سارے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو گئے۔ الکسی الکساندروویچ نے کھانس کھنکھار کر گلا صاف کیا اور اپنے مخالف کی طرف دیکھے بغیر لیکن' جیسا کہ تقریر کرتے وقت وہ ہمیشہ کرتے تھے' اپنے سامنے بیٹھے ہوئے پہلے آدمی کے چہرے کا انتخاب کر کے' جو ایک چھوٹا سا صلیب پہنے بڑھا تھا اور کمیشن میں کبھی اپنی رائے کا اظہار نہ کرتا تھا' اپنے خیالات پیش کرنے شروع کئے۔ بات جب بنیادی اور ترکھی قانون تک پہنچی تو مخالف اچھل کر کھڑا ہو گیا اور اس نے اعتراض کرنا شروع کیا۔ اسٹریلوف بھی کمیشن کے ممبر تھے اور وہ تک انہیں بھی لگا تھا اس لئے انہوں نے بھی صفائی دینی شروع کی اور اجلاس بالعموم طوفانی ہو گیا۔ لیکن الکسی الکساندروویچ کی جیت ہوئی اور ان کی تجویز منظور کر لی گئی۔ تین نئے کمیشن مقرر کئے گئے اور اگلے دن پینرس برگ کے ایک مصروف حلقے میں بس اسی اجلاس ہی کے بارے میں باتیں ہو رہی تھیں۔ الکسی الکساندروویچ کی کامیابی اس سے بھی زیادہ تھی جتنی کی انہیں توقع تھی۔

اگلی صبح کو منگل کے دن الکسی الکساندروویچ کی جب آنکھ کھلی تو انہوں نے طمانیت اور خوشی کے ساتھ کل کی فتح کو یاد کیا اور جب ان کے گلے کے مصرعہ نے ان کی خوشامد کرنے کی خواہش کے تحت انہیں کمیشن میں جو کچھ ہوا تھا ان افواہوں کے بارے میں بتایا جو اس تک پہنچی تھیں تو وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکے' حالانکہ چاہتے تو یہ تھے کہ بے نیاز لگیں۔

وہ گلے کے مصرعہ کے ساتھ مصروف ہو گئے اور بالکل ہی بھول گئے کہ آج منگل تھا جب انہوں نے آنا کارینینا کی واپسی کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور جب خدمت گار نے آ کر ان کے پہنچنے کی اطلاع دی تو الکسی الکساندروویچ کو خیال ہوئی اور بالکل غلط فہمی کا شدید احساس ہوا۔

آنا صبح سویرے ہی پینرس برگ پہنچ گئیں۔ ان کے لئے ان کے تار کے مطابق بگھی بھیجی گئی تھی اور اس لئے ان کے پہنچنے کے بارے میں الکسی الکساندروویچ کو معلوم ہونا چاہئے تھا۔ لیکن جب وہ پہنچیں تو انہوں نے ان کا استقبال نہیں کیا۔ آنا کو بتایا گیا کہ ابھی تک وہ اپنے کمرے سے نہیں نکلے ہیں اور گلے کے مصرعہ کے ساتھ مصروف ہیں۔ آنا نے حکم دیا کہ شوہر کو خبر کر دی جائے کہ وہ آ گئی ہیں۔ وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں اور اپنی چیزیں کھولنے رکھنے لگیں اور انتظار کرنے لگیں کہ ان کے شوہر آئیں۔ لیکن ایک گھنٹہ گزر گیا اور وہ نہیں آئے۔ وہ کچھ انتظامات کرنے کے سلسلے سے کھانے کے کمرے میں گئیں اور جان بوجھ کر انہوں نے اونچی آواز میں باتیں کیں اس توقع میں کہ ان کے شوہر یہاں آ جائیں گے۔ لیکن وہ یہاں بھی نہیں آئے حالانکہ آنا نے سنا کہ وہ مصرعہ کو بھانجے اپنے کمرے کے دروازے تک آئے' وہ جانتی تھیں کہ الکسی الکساندروویچ اپنے معمول کے مطابق جلد ہی دفتر چلے جائیں گے اور وہ اس سے پہلے ان سے مل لینا چاہتی تھیں تاکہ ان کے تعلقات متعین ہو جائیں۔

وہ ڈرائنگ روم کو پار کر کے پرعزم طریقے سے ان کے پاس چلیں۔ جب وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ اپنی سرکاری وردی پہنے ہوئے باہر جانے کے لئے تیار چمڑی ہیٹ کے پاس بیٹھے اس پر کھیاں لگائے لگے کھنکھنے انداز میں سامنے تک رہے تھے۔ وہ آنا کو نہیں دیکھ پائے تھے کہ آنا نے انہیں دیکھ لیا اور سمجھ گئیں کہ وہ انہیں کے بارے میں سوچ رہے تھے۔

آنا کو دیکھ کر انہوں نے اٹھنا چاہا پھر انہوں نے اس شے کو ترک کر دیا اور ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ جو آنا نے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا' اور وہ جلدی سے اٹھ کر اور ان سے آنکھیں چار کر کے نہیں بلکہ کن سے اوپر کی پیشانی اور بالوں کو دیکھتے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ وہ ان کے پاس آئے اور ان کا ہاتھ پکڑ کر ان سے بیٹھنے کو کہا۔

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ آ گئیں" انہوں نے آنا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا اور صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن گڑبڑا گئے۔ کئی بار انہوں نے بات شروع کرنی چاہی لیکن رک گئے باوجود اس کے کہ اس ملاقات کے لئے اپنے آپ کو تیار کرنے میں آنا نے ان سے حقارت کرنے اور ان کو الزام دینے کا وعدہ کیا تھا' اب ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ ان سے کیا کہیں اور انہیں اب شوہر پر رحم آ رہا تھا۔ چنانچہ خوشی خاصی دیر تک طاری رہی۔ الکسی الکساندروویچ نے کہا "ریوژ، ٹھیک ہے؟" اور جواب کا انتظار کئے بغیر اضافہ کیا "میں آج شام کو کھانا گھر پر نہیں کھاؤں گا اور ابھی مجھے جانا ہے۔"

"میں ماسکو چلی جانا چاہتی تھی" آنا نے کہا۔

"نہیں" آپ نے بہت اچھا کیا کہ آ گئیں" الکسی الکساندروویچ نے کہا اور پھر چپ ہو گئے۔ یہ دیکھ کر کہ بات شروع کرنا شوہر کے بس میں نہیں ہے انہوں نے خود ہی شروع کیا۔

"الکسی الکساندرووچ" آنا نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے اور اپنے بالوں پر ہنسی ان کی الجھن کی وجہ سے بھی نگاہیں نیچی کیے بغیر کہا "میں مجرم عورت ہوں' میں بری عورت ہوں لیکن میں وہی ہوں جو تھی' جو میں نے آپ سے تب کہا تھا' جس کے بارے میں آپ سے یہ کہنے آئی ہوں کہ میں کسی چیز میں بھی تبدیلی نہیں کر سکتی۔"

"میں نے اس کے بارے میں آپ سے یہ پوچھا نہیں" الکسی نے پر عزم طریقے سے اور ان کی آنکھوں میں حقارت آمیز الجھن ڈال کر کہا "یہ تو میں نے فرض کر لیا تھا۔" لیکن جیسا کہ تب میں نے آپ سے کہا تھا اور آپ کو لکھا تھا" انہوں نے تیز سی آواز میں کہنا شروع کیا "میں اس وقت بھی دوہرا رہا ہوں کہ اس کے بارے میں جاننا میرے لئے ضروری نہیں ہے' میں اس کو نظر انداز کر رہا ہوں' ساری وہ باتیں اتنی نیک نہیں ہوتیں' جتنی آپ ہیں کہ اپنے شوہر کو ایسی خوفناک رسوائی میں اتنی جلدی کریں" انہوں نے لفظ "خوفناک" پر خاص طور سے زور دیا۔ "میں اس وقت تک اسے نظر انداز کرتا رہوں گا جب تک معاشرے کو اس کے بارے میں نہ معلوم ہو' جب تک میرے نام کو نقصان نہ پہنچے اور اس لئے میں آپ کو صرف اس بات سے خبردار کرتا ہوں کہ ہمارے تعلقات ویسے ہی ہونے چاہئیں جیسے وہ ہمیشہ تھے اور صرف اسی صورت میں کہ اگر آپ نے خود کو مشتبہ بنایا' میں اپنی عزت کو محفوظ رکھنے کے اقدامات کرنے پر مجبور ہوں گا۔"

"لیکن ہمارے تعلقات ویسے ہو ہی نہیں سکتے جیسے ہمیشہ تھے" آنا نے سہمی ہوئی نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا' جس میں ہوئی کو اور میں کہا۔

جب انہوں نے شوہر کے ان پر سکون حوصلہ مند مکتا ہٹ کو پھر سے دیکھا جس کی وہ اتنی عین اور جذباتی وفاداری کے ساتھ دل کو پھر سے کسی تو ان سے تاثر لینے والے ترس کو ختم کر دیا اور حالانکہ انہیں مارا لگ رہا تھا لیکن چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ اپنی حالت کو واضح کر دینا چاہتی تھیں۔

"میں آپ کی بیوی تو نہیں رہ سکتی جبکہ میں ــــ" انہوں نے کہنا شروع کیا۔

وہ بیت دراں کی ہنسی میں بدی اور سبھاوری تھی۔

"آپ نے کس قسم کی روکی کا انتخاب اپنے لئے کیا ہے' اس کا عکس آپ کی سمجھ پر بھی ضرور پڑا ہے۔ میں اس قدر عزت کرتا ہوں یا حقارت کرتا ہوں' دونوں ــــ میں آپ کے ماضی کی عزت کرتا ہوں اور حال سے حقارت کرتا ہوں۔ کہ میرے الفاظ میں دوہرا بھی وہ معنی نہیں تھے جو آپ نے انہیں پہنائے ہیں۔"

آنا نے تھوڑی سانس بھری اور سر جھکا لیا۔

"پھر بھی میں یہ نہیں سمجھتا کہ اتنی آزادی برتنے کے بعد بھی جتنی آپ نے برتی اور اپنے شوہر کو براہ راست اپنی بے وفائی سے مطلع کر دیا' اور اس کو کسی طرح قابل ملامت نہیں سمجھا' ایسا لگتا ہے کہ آپ شوہر کے مسئلے میں بیوی کے فرائض ادا کرنے کو قابل ملامت سمجھتی ہیں؟"

"الکسی الکساندرووچ" آپ مجھ سے چاہتے کیا ہیں؟"

"میں چاہتا یہ ہوں کہ میں یہاں اس شخص سے نہ ملوں اور آپ خود کو اس طرح لئے دیئے رہیں کہ نہ معاشرے کو لوگوں کو آپ پر انگلی اٹھانے کا موقع ملے۔ کہ آپ اس سے نہ ملیں۔ لگتا ہے کہ یہ بہت زیادہ نہیں ہے' اور اس کے عوض میں آپ ایک باعزت عورت کے سارے حقوق سے فائدہ اٹھائیں گی' اس کے فرائض ادا کئے بغیر۔ اس لئے آپ سے کہنا ہے' اب میرے جانے کا وقت ہو گیا' کھانا میں گھر نہیں کھاؤں گا۔"

وہ کھڑے ہو گئے اور دروازے کی طرف چلے' آنا بھی کھڑی ہو گئیں۔ الکسی الکساندرووچ نے بغیر کچھ کہے ہوئے سر جھکا کر تعظیم کی اور انہیں آگے جانے دیا۔

۲۴

لیوین نے جو رات کھاس کے ڈھیر پر بسر کی تھی وہ اس کے لئے رائیگاں نہیں گئی۔ جس طرح وہ اپنی کھیتی باڑی چلا رہا تھا اس سے اس کا جی پھر گیا اور اس کی ساری دلچسپی ختم ہو گئی۔ سے سے ہی موجودہ فصل کے باوجود کبھی اتنی ناکامیاں نہیں ہوئی تھیں اور نہ اس کے اور کسانوں کے درمیان تعلقات اتنے ناخوشگوار ہوئے تھے جتنے اس سال' یا کم سے کم اسے لگتا یہی تھا کہ ایسا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ اور ان ناکامیوں اور معاندت کا سبب اب اس کی سمجھ میں اچھی طرح آ گیا تھا۔ خود کام میں دلچسپی محسوس کرنا تھا اور اس کے نتیجے میں کسانوں سے حاصل ہونے والی قریب قریب اور اس کے ان پر اور ان کی زندگی پر آتا تھا' اس زندگی کو اختیار کر لینے کی خواہش' جو اس رات کو خواب نہیں رہ گئی تھی بلکہ ایک ارادہ بن چکی تھی جس کی تکمیل کی تفصیلات کے بارے میں اس نے سوچ لیا تھا۔ ان ساری چیزوں نے کھیتی باڑی کے بارے میں اس کے نقطہ نظر کو تبدیل دیا کہ اس سے اب وہ پہلی جیسی دلچسپی لے ہی نہ سکتا تھا اور مزدوروں کے ساتھ اپنے ان ناخوشگوار تعلقات کو دیکھے اختیار ہی نہ سکتا تھا جو سارے معاملے کی بنیاد تھے۔ بادا بھی بہتر فصل کی گایوں کا دودھ' "ساری کھادوں ہوئی اور جتی ہوئی زمین' نو ہموار کھیت جن کے چاروں طرف بید جھاڑوں کی باڑھ لگی تھی' کافی گہرائی تک کھاد ڈالی ہوئی نوے دو سو ایکڑ زمین' کو ہونے کی تھیں وغیرہ ــــ یہ سب بہت ہی اچھا ہوتا اگر اس نے خود کیا ہوتا' اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیا ہوتا اور اس سے بہت دور رکھنے والے لوگ ہوتے۔ لیکن اب وہ سالہا سال دیکھ رہا تھا اور زراعت کے بارے میں اپنی کتاب پر کام کر کے' جس کے مطابق زراعت کا خاص عنصر کام کرنے والے کو ہونا چاہئے' یہ سمجھنے میں بہت دیر لگی کہ کھیتی باڑی' جس طرح وہ چلا رہا تھا' محض ایک شیطانی اور گھناؤنا مذاق تھی' اس کے اور کام کرنے والوں کے درمیان' جس میں ایک طرف تو یہ مستقل اور بنا بھری کوشش تھی کہ ہر چیز کو بدل کر اس طرح کی کر دے جس کو بہتر سمجھتا ہے' لیکن دوسری طرف چیزوں کا قدیم رسمی رنگ' منگ تھا اور اس جدوجہد میں اس نے دیکھا تھا کہ اس کی طرف سے انتہائی تناؤ بھری قوت صرف کرنے اور دوسری طرف سے کسی کوشش بلکہ اس کی بہت تھک نہ ہونے کی وجہ سے حاصل یہ ہوتا تھا کہ زراعت کسی کے فائدے کے مطابق بھی نہ ہوتی تھی اور بہت ہی اچھا سارا سامان' بہت ہی اچھے مویشی اور زمین بالکل بیکار ہی خراب ہوتے۔ خاص چیز یہ تھی کہ اس کام میں لگائی جانے والی توانائی۔ صرف یہ کہ بالکل سمت میں بیکار ہوتی تھی بلکہ اب جبکہ اس کے لئے اس کی کھیتی باڑی کا مفہوم بالکل واضح ہو گیا تھا' وہ یہ محسوس کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا کہ اس کی توانائی کے صرف کا مقصد ہی بالکل پیچ تھا۔ وہ اصل' جدوجہد کس چیز کے لئے تھی' وہ اپنی ایک ایک کوڈی کے لئے لڑتا تھا' اور اسے بغیر نہ رہ سکتا تھا اس لئے کہ وہ اپنی توانائی کے روز کو زراعم کر دیتا تو اس کے پاس اتنی رقم بھی نہ ہوتی کہ وہ کام کرنے والوں کی مزدوری چکا سکے)' اور وہ لوگ صرف اس لئے لڑتے تھے کہ وہ چین سے اور مزے سے کام کر سکیں جیسے کرنے کے وہ عادی ہو چکے تھے۔ اس کے علاوہ تو یہ تھا کہ ہر مزدور جہاں تک ہو سکے زیادہ کام کرے اور ایسا کرنے میں دھیان لگائے اور کوشش کرے کہ جیسا کہ تھوڑے سے چلائے جانے والے لمبا چوڑا

گانے کی شخصیں نوٹس نہیں اور وہ جو کام کرے اسے سوچ سمجھ کر کرے۔ کام کرنے والوں کا جی چاہتا تھا کہ جہاں تک ہو سکے مزے سے آرام کر کے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بغیر حیران لگائے اور لاپروائی سے سوچے سمجھے بغیر کام کریں۔ اب کے گرمیوں میں لیوین نے قدم قدم پر اس بات کو دیکھا۔ اس نے کلور گھاس کاٹنے کے لئے لوگوں کو بھیجا سب سے خراب قطعے چھانٹ کر جن میں جھاڑ جھنکاڑ بہت تھا اور جو ہموار کے لئے بیکار تھی اور ہر بار ان لوگوں نے وہ گھاس کافی ہونے کے لئے سب سے اچھی تھی اور اپنے دوستوں پر کہ اکر نثار نے کی حکم دیا تھا اور اسے یہ کہہ کر تسکین دی کہ یہاں کی سوکھی گھاس بہت ہی عمدہ ہوگی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کی اصل وجہ یہ تھی کہ ان قطعوں کی گھاس کاٹنا آسان تھا۔ اس نے کئی گھاس کو پھیلانے گھمانے کی مشین بھیجی اور اسے ان لوگوں نے پہلی ہی باری میں توڑ دیا اس لئے کہ کسان کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ وہ سامنے سیدھے پر بیٹھا رہے اور اس کے سر کے اوپر بگلا چلتے رہیں۔ اور اس سے کہا گیا کہ "آپ بالکل پریشان نہ ہوں، ہم خود ہی ساری گھاس بڑی تیزی سے پھیلا کر سکھا دیں گی۔" "وہ بالکل بیکار ثابت ہوئے اس لئے کہ جو چلانے والوں کو یہ خیال ہی نہیں آیا کہ مل کی اٹھی ہوئی چھاؤنی کو نیچا کر دیں اور انہوں نے گھوڑوں کو مجبور کیا کہ پورا زور لگا کر اس کو زمین میں دھنسے دھنسے موڑیں اور ریں کو بھی خراب کر دیں۔ اور اس سے ان لوگوں نے یہی کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ گھوڑوں کو گیئوں میں کھس جانے دیا گیا اس لئے کہ کوئی بھی آدمی رات کو سوہنے پر تیار نہ تھا اور صبح کرنے کے باوجود ان لوگوں نے باری باری سوہنے کا فیصلہ کر لیا۔ وانکا سارا دن محنت کرنے کے بعد سو گیا اور اپنے قصور کا اعتراف کرتے ہوئے اس نے کہا "آپ جو چاہیں سزا دیں۔" اس کی تین سب سے اچھی گائیں روزہ کھانے کی وجہ سے مر گئیں اس لئے کہ ان کے لئے پانی کا بندوبست کئے بغیر اس قطعے میں چھوڑ دیا گیا جہاں کلور گھاس کاٹی گئی تھی اور کسی طرح یہ مانا ہی نہ جا چکتے تھے کہ کلور سے ان کے پیٹ پھول گئے تھے بلکہ اسے تسلیں دینے کے لئے ان لوگوں نے بتایا کہ کیسے ایک بڑھئی کے تو تین دن میں ایک سو بارہ راس مویشی ختم ہو گئے۔ یہ سب اس لئے نہیں ہوتا تھا کہ کوئی لیوین کے ساتھ دانستہ کی بھیجی بازی کے ساتھ بدی کرنا چاہتا تھا۔ اس کے برعکس وہ جانتا تھا کہ لوگ اس سے محبت کرتے ہیں، اس کو سیدھا سادہ زمیندار سمجھتے ہیں (جو سب سے بڑی تعریف تھی) بلکہ یہ سب صرف اس لئے ہوتا تھا کہ وہ لوگ ایسی طرح اور بغیر سوچے سمجھے کام کرنا چاہتے تھے اور اس کے معاملات ان لوگوں کے لئے نہ صرف ملازمت بلکہ ان کے اخلاقی حق بجانب معاملات کے اول طور پر خلاف تھے۔ لیوین ایک مدت سے بھیجی بازی سے اپنے تعلق کی طرف سے بڑا طمینانی محسوس کرتا تھا اور دیکھ رہا تھا کہ اس کی ناؤ میں پانی آ رہا ہے لیکن اس نے سوراخ کو تلاش نہیں کیا اور وہ اسے نہیں ملا۔ ہو سکتا ہے اس نے جان بوجھ کر خود کو دھوکا دیا ہو لیکن اب وہ اور زیادہ خود کو دھوکا نہ دے سکتا تھا۔ جس طرح بھیجی بازی کو چلا رہا تھا وہ اس کے لئے نہ صرف یہ کہ دلچسپ نہیں رہ گئی بلکہ اس سے اس کا جی پھر گیا اور اب اور زیادہ اس میں مصروف نہیں رہ سکتا تھا۔

اور اسی کے ساتھ ہی ساتھ ہو گیا اس سے صرف تین درست کے فاصلے پر کیٹی شیربا سکایا کی موجودگی کا جس سے وہ ملنا چاہتا تھا لیکن اس کی ہمت نہیں پڑتی تھی۔ جب وہ اور ڈیا الکساندرونا ابلوخونسکایا کے پاس گیا تھا تو انہوں نے اس سے آنے کو کہا تھا، اس لئے آنے کو کہ وہ اور سرگوان کی بہن سے خواستگاری کرے، جیسا کہ انہوں نے اسے محسوس کرایا تھا، اب اسے قبول کر لیں گی۔ خود لیوین بھی کیٹی شیربا سکایا کو دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ وہ اب بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن وہ جانتے ہوئے کہ کیٹی وہاں ہے، ابلوخونسکی کے ہاں نہیں جا سکتا تھا۔

اس بات نے کہ اس نے خواستگاری کی تھی اور کیٹی نے اسے ٹھکرا دیا تھا اس کے اور کیٹی کے درمیان ایک ناقابل عبور رکاوٹ پیدا کر دی تھی۔ "میں اب صرف اس لئے تو ان سے اپنی بیوی بننے کی درخواست نہیں کر سکتا کہ وہ اس کی بیوی نہیں بن سکتیں جس کی بنا چاہتی تھیں۔" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ اس خیال نے اسے کیٹی کی طرف سے بالکل سرد اور معاندانہ بنا دیا۔ "ان کو قصوروار سمجھے بغیر ان سے بات کرنا، قصے کے بغیر انہیں دیکھنا میرے بس ہی میں نہیں ہوگا اور وہ مجھ سے اور زیادہ نفرت کرنے لگیں گی جیسا کہ ہونا چاہئے۔ اور پھر مجھ سے جو کچھ ڈیا الکساندرونا نے بتایا ہے اس کے بعد میں کیسے ان لوگوں کے ہاں جا سکتا ہوں؟ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں یہ نہ ظاہر کروں کہ جو کچھ انہوں نے بتایا ہے وہ میں جانتا ہوں؟ اور میں وہاں پہنچوں بڑی دلداری کے ساتھ انہیں معاف کر دینے اور ان سے شفقت کے ساتھ پیش آنے کے لئے۔ میں ان کے سامنے جا کر معاف کر دینے والے اور انہیں اپنی محبت عطا کرنے والے کا رول ادا کروں۔ مجھ سے ڈیا الکساندرونا نے یہ بتایا کیوں؟ ہو سکتا تھا اتفاقاً۔ میری ان کی ملاقات ہو جاتی اور تب سب کچھ خود بخود ہی ہو جاتا لیکن اب تو یہ ناممکن ہے، ناممکن ہے۔"

ڈیا الکساندرونا نے اسے ایک رقعہ بھیجا تھا جس میں اس سے کیٹی کے لئے زنانی زین مانگی تھی۔ انہوں نے اسے لکھا تھا "مجھے لوگوں نے بتایا کہ آپ کے پاس زین ہے۔ مجھے امید ہے کہ اسے لے کر آپ خود ہی آئیں گے۔"

اور یہ وہ کسی طرح برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ کیسے ایک ذہین اور حساس عورت خود اپنی بہن کی یوں توہین کر سکتی تھی؟ اس نے رسیوں رقعے بھیجے اور سب کو پھاڑ ڈالا اور زین بغیر کسی جواب ہی کے بھجوا دی۔ وہ لکھنا چاہتا تھا کہ وہ کسی دن آئے گا اس لئے کہ وہ جا نہیں سکتا تھا۔ اور یہ لکھنا کہ وہ نہیں آ سکتا اس لئے کہ اسے فرصت نہیں، وہ کہیں جانا چاہتا ہے "اس سے بھی بدتر ہوتا۔" اس نے جواب کے لئے زین بھجوا دی اور اس احساس کے ساتھ کہ اس نے کچھ شرمناک حرکت کی ہے، دوسرے دن وہ بھیجی بازی کے سارے ناپسندیدہ کاموں کو ملتوی کے سپرد کر کے ایک دورے کی تعمیل میں اپنے دوست سویاژسکی کے ہاں چلا گیا جس کے پڑوس میں دلدل تھی جہاں چاہی کا بڑا اچھا شکار ہوتا تھا۔ سویاژسکی نے تھوڑے ہی دنوں پہلے اسے لکھا تھا اور درخواست کی تھی کہ وہ اس کے ہاں آنے کا اپنا ارادہ پورا کرے۔ سودہ فسکی تعمیل میں چاہیوں والی دلدل پر شکار کے لئے جانے کا بہت چاہتا تھا لیکن لیوین بھیجی بازی کے کاموں کی وجہ سے اس سفر کو ٹالتا رہا۔ اب وہ اس بات سے خوش تھا کہ شیربا سکی خاندان کے پڑوس سے بھی چلا جائے گا اور سب سے خاص بات یہ تھی کہ بھیجی بازی سے دور شکار پر جائے گا جہاں ہر بھیجی قسم میں پیشہ اس کے لئے بہترین تسکین فراہم کرتا تھا

25

سودہ فسکی اوریوں میں ریلوے لائن تھی۔ گھوڑوں کی ڈاک چوکی۔ لیوین اپنی ہی گاڑی اور گھوڑے لے گیا۔

گھوڑے راستے پر وہ گھوڑوں کو چارا پانی دینے کے لئے ایک مالدار کسان کے ہاں رکا جس نے پچھلے سال بیٹھے بٹھائے چھ بچھنا کھولا جس کی سرخی مائل داڑھی بڑی چمکدار تھی اور گالوں کے پاس سفید ہو چلی تھی۔ تینوں گھوڑوں کو اندر آنے دینے کے لئے وہ بچھنا کے ستون سے بالکل چپک کر لگ گیا۔ کوچوان کو ایک بڑے سے صاف

تھرے نے صحن میں جس میں جلے ہوئے بل رکھے تھے "سائیبان کے نیچے جگہ دکھا کر بڈھے نے لیوین کو گھر میں چلنے کے لئے کہا۔ صاف۔ ستھرے کپڑے پہنے ہوئے ایک نوجوان عورت ننگے پاؤں پر پاپوش چڑھائے بھلی ہوئی سے باہری کمرے میں فرش کو پرچھا کر رہی تھی۔ لیوین کے پیچھے پیچھے آئی ہوئی کتیا سے وہ دار کھی اور بچہ پڑی لیکن جب اسے پتہ چلا کہ کتیا نہیں کاٹے گی تو اپنے ڈر پر وہ خود ہی اور اپنے لگی۔ آستین چڑھی بانہہ سے لیوین کو اندر جانے کا ورد اور ہو کھاتے ہوئے وہ پھر جھک گئی اور اس نے اپنا خوبصورت چہرہ چھپا لیا اور پر پھر کا کام جاری رکھا۔

"کیا سامان لایا جائے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں، صفائی ہوگی۔"

اندرونی کمرہ بہت بڑا تھا جس میں ایک بالینڈی خود تھا اور بیچ میں لکڑی کی دیوار تھی۔ مقدس شبیہوں کے پیچھے ایک میز تھی جس پر رنگ سے نقش و نگار بنے تھے "ایک صاف تھی اور دو کرسیاں تھیں سرورانے کے پاس ہی برتنوں کی ایک الماری تھی۔ کھڑکیوں کے پٹ بند تھے "مکھیاں بہت کم تھیں اور اتنی صفائی تھی کہ لیوین کو یہ فکر ہو گئی کہ نا سامان جو راستے بھر دو ڈلی اور بچہ یوں میں سمائی تھی "فرش کو گندہ نہ کر دے اور اس نے دروازے کے پاس لوٹنے میں ایک جگہ کی طرف اشارہ کر کے اس سے بیٹھنے کو کہا۔ اندرونی کمرے پر نظر ڈال کر لیوین پچھلے صحن میں نکل گیا۔ پاپوش والی لمبی صورت نوجوان عورت اس کے آگے آگے بھلی سے خشک خالی باقیوں کو اپنا لی ہوئی لانے کے لئے کنویں کی طرف بھاگی جا رہی تھی۔

"جلدی کر!" بڈھے نے اس کو دیکھ کر اونچی آواز میں خوش دلی سے کہا اور لیوین کے پاس آ گیا۔ "تو سرکار، کولائی جا رہے ہیں؟ وہ بھی ہمارے ہی ہاں رکتے ہیں" اس نے باتونی انداز میں شروع کیا اور اپنی کمیاں بر سائی کے ڈنگلے پر ٹکا لیں۔

بڈھا سویا ژسکی سے اپنی رقابت کے بارے میں جانتا تھا کہ بھاگ پھر سے چرچائے اور مزدوروں اور سرداروں سے ملے ہوئے کھیت سے آ گئے ہیں اور سرداروں میں مقابلہ ہوتے کھڑے مضبوط اور طوب کھائے ہوئے تھے۔ دو نوجوان مزدور، جو بظاہر گھر ہی کے لگ رہے تھے پیشنٹ کی قمیصیں پہنے اور لپیاں لگائے تھے اور باقی دو کرائے کے مزدور تھے "ان میں ایک بوڑھا تھا اور ایک لڑکا۔ دونوں کھلے کپڑے کی قمیصیں پہنے تھے۔ بڈھا برسائی سے چل کر گھوڑوں کے پاس پہنچ گیا اور ان کے ساج کھولنے لگا۔

"یہ لوگ کیا ہوت رہے ہیں؟"

"آلو کی کھدائی کر رہے ہیں۔ تھوڑی سی زمین ہم بھی لگان پر لیتے ہیں۔ فیودت تیمو فیا کو سونپ دیا تھا اس کو چھ ہی پر لے جاؤ، دوسرے کو ہو سکتا ہے دیں گے۔"

"تو یا نہیں نے ہاں کے لیے جو چالیاں لینے کو کہی تھیں وہ آ گئیں کیا؟" ایک لمبے سے قد کے صحت مند نوجوان نے پوچھا جو بڈھے کا بیٹا لگ رہا تھا۔

"ہاں... وہ اسپیچ گاڑی میں ہیں" بوڑھے نے لگام اتار کر اسے گول گول لپیٹتے اور زمین پر ڈالتے ہوئے جواب دیا۔ "جب تک یہ لوگ کھا رہے ہیں تم انہیں چڑھاؤ۔"

گوں صورت نوجوان عورت بھری بالٹیاں لئے ہوئے باہری کمرے میں سے گزری۔ بھلی سے اس کا کندھا دبا جا رہا تھا "کہیں سے اور عورتیں نمودار ہو گئیں — نوجوان خوبصورت "دوشیزاور بوڑھی بدشکل" بچوں سمیت اور مرغیاں بچوں کے۔

سلوار کی چٹنی میں سینکی سی پھیلنے لگی۔ مزدور اور گھر کے لوگ گھوڑوں کو چارا پانی دے کر کھانے بیٹھ گئے۔ لیوین اپنی گاڑی میں سے اپنا زاد اور اطالیا اور اس نے اپنے ساتھ چائے پینے کے لئے بڈھے کو دعوت دی۔

"چائے تو آج ہم پی چکے" بڈھے نے کہا۔ ظاہر اس کو اس دعوت سے بڑی خوشی ہوئی تھی۔ "تھوڑا ساتھ کے لئے پی لیتا ہوں۔"

چائے پینے کے دوران میں لیوین نے بڈھے کی کھیتی باڑی کی تفصیلات معلوم کر لیں۔ دس سال سے بڈھا ایک زمیندار سے ایک سو بیس دسیاتین زمین لگان پر لیتا تھا۔ پچھلے سال اس نے اس کو تھرا لیا اور پڑوس کے زمیندار سے تین سو دسیاتین زمین اور لگان پر لے لی۔ زمین کا تھوڑا حصہ جو سب سے خراب تھا وہ لگان پر دے دیتا تھا اور چالیس دسیاتین کاشت کی زمین وہ خود جوتتا تھا اپنے گھر کے لوگوں اور دو مزدوروں کی مدد سے۔ بڈھے نے شکایت کی کہ کھیتی باڑی اچھی نہیں تھی۔ لیکن لیوین سمجھ گیا کہ وہ شکایت محض ایک دستور کے طور پر کر رہا تھا ورنہ اس کی کھیتی باڑی تو پھل پھول رہی تھی۔ اگر اس کی حالت بری ہوتی تو اس نے ایک ہزار روبل فی دسیاتین کے حساب سے زمین نہ خریدی ہوتی "تین ہل اور ایک بھیجے فالیاند کیا ہوتا" آگ میں گھر جل جانے کے بعد دو بار نیا اور ہر بار پہلے سے بہتر گھر بنا چکا تھا۔ بڈھے کی شکایتوں کے باوجود صاف ظاہر تھا کہ اسے اپنی خوش حالی پر بھاطور سے فخر ہے "اپنے جیاں" بھیجے "بیوی" گھوڑوں "گایوں پر اور خاص طور سے اس بات پر فخر تھا کہ وہ اس ساری کھیتی باڑی کو سنبھالے ہوئے تھا۔ بڈھے کے ساتھ بات چیت کر کے لیوین کو یہ پتہ چلا کہ وہ سے طریقوں کے بھی خلاف نہیں تھا۔ وہ بہت آلو بوتا تھا اور اس کے آلو میں لیوین نے آگے ہوئے پودے دیکھا تھا پھول آ گئے تھے اور بھور نے لگے تھے جبکہ لیوین کے ہاں آلو میں ابھی پھول آنے شروع ہوئے تھے۔ وہ اپنے کھاد کی کھدائی ایک نئی قسم کے ہل سے کرتا تھا جو اس نے ایک زمیندار سے مانگ کر لیا تھا۔ اس نے گیہوں بویا تھا۔ لیوین کو اس کے بارے میں ایک پھوہڑ سی بات بہت عجیب لگی کہ کاٹنے گیہوں کی صفائی سے ہر گھاس نکلتی تھی اسے بڈھا گھوڑوں کو کھلا رہا تھا۔ لیوین کئی بار یہ دیکھ کر کہ "اتنا اچھا چارہ بیکار جا رہا ہے" اسے منع کرنا چاہتا تھا لیکن ہر بار ناممکن ثابت ہوا۔ بڈھا کسان یہ کہتا تھا اور وہ اس چارے کی بہت تعریف کرتا تھا۔

"ارے عورتوں کو کہاں کیا ہوتا ہے؟ اچھا یاں اٹھا کر سڑک تک وہ لاتی ہیں اور وہاں سے ریڑھی اٹھا لاتی ہے۔"

"اور ہم زمینداروں کے ہاں مزدوروں سے کام کروانے میں سب بگڑ جاتا ہے" لیوین نے اسے ایک گلاس چائے اور دیتے ہوئے کہا۔

"شکریہ بہت بہت" بڈھے نے جواب دیا گلاس لے لیا لیکن شکر کی ڈلی لینے سے انکار کر دیا اور دکھا کر اس کے پاس ذرا سی کتری ہوئی ڈلی پڑی تھی۔ "مزدوروں سے کہاں کام چل سکتا ہے؟" اس نے کہا "بس بربادی ہوتی ہے۔ اب سویا ژسکی ہی کو لے لیجئے ہم جانتے ہیں کہ کیسی زمین ہے، آلو اور بھری جیسے پتے کے رانے اور تب بھی فصل کی کوئی بہت ٹھیک توقعیں نہیں رکھتے سب محنتی نہ ہونے کی وجہ سے!"

"مگر تم بھی تو آخر مزدوروں ہی کی مدد سے کھیتی باڑی کرتے ہو؟"

"ہمارا معاملہ تو کسانوں کا ہے۔ ہم تو کبھی خود کرتے ہیں، خواب کام کرتا ہے۔ تو جائے ہم خود ٹھیک کر لیں گے۔"

"ہا! مخمور کن کچھ تازہ جان ناک رہا ہے" پاپوش والی عورت نے اندر جھانک کر کہا

"تو یہ ہے سرکار" بڑھئی نے اٹھتے ہوئے کہا "دیر سے اپنے اور صلیب کا نشان بنا رہے ہیں کافر، کیا اور رہا ہو گیا۔"

جب لیون اپنے کوچوان کو آواز دینے کے لئے بگھیا کے پچھلے حصے میں گیا تو اس نے کسان کے پورے خاندان کو کھانا کھاتے دیکھا۔ عورتیں کمزری ہوئی مردوں کو کھانا کھلا رہی تھیں۔ نوزائیدہ صحت مند بچہ لکڑے سے بھرے منہ سے کوئی ناقابل بیان بات بتا رہا تھا اور سب لوگ ہنس رہے تھے اور خاص طور سے خوشی کے ساتھ باتونی بڑی عورت ہنس رہی تھی اور پیالے میں کرم کلے کا شوربہ ڈال رہی تھی۔

بہت ممکن ہے کہ باتونی بڑی عورت کے خوش شکل چہرے نے خوش اخلاقی کا جو تاثر پیدا کیا ہو لیون کے دل پر اس کسان گھرانے سے ہوا تھا لیکن یہ تاثر اتنا گہرا تھا کہ وہ کسی طرح اس کو نکال نہ سکا۔ اور بڑھئی کے گھر سے سوباڈنسکی کے ہاں تک سارے راستے اسے رہ رہ کر اس کسان گھرانے کا خیال آتا رہا جیسے اس تاثر میں کوئی چیز خاص طور سے اس کی توجہ کی طالب تھی۔

26

سوباڈنسکی اپنے اوپر رہیں طبقہ امرا کا مارشل تھا۔ وہ لیون سے پانچ سال بڑا تھا اور بہت خوبی سے شادی شدہ تھا۔ اسی کے گھر میں اس کی نوجوان سالی بھی رہتی تھی جو لیون کو بہت پسند تھی۔ اور لیون جانتا تھا کہ سوباڈنسکی اور اس کی بیوی بہت چاہتے تھے کہ اس لڑکی کی شادی اس سے کرا دیں۔ یہ بات یقینی طور پر جانتا تھا' جیسے کہ وہ بھی لوگوں کو جان جاتے ہیں جیسیں اچھا کہا جاتا ہے' حالانکہ کبھی کسی سے اس کی بات کرنے پر وہ کبھی نہ آمادہ ہوتا۔ اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس کے باوجود کہ وہ شادی کرنا چاہتا تھا اور اس کے باوجود کہ ساری چیزوں سے یہی لگتا تھا کہ یہ بہت ہی مکمل لڑکی صرور اس کے لئے بہت ہی اچھی بیوی ہوتی' وہ اس سے شادی کرنی نہیں سکتا تھا' چاہے اسے کیتی نیرا جتنا بھی محبت سے ہی ہوتی' بالکل اسی طرح جیسے وہ آسمان پر اڑ نہیں سکتا تھا۔ اور یہ جان کر اس کی وہ خوشی کم ہو گئی تھی جو اسے امید تھی کہ سوباڈنسکی کے ہاں جا کر ہو گی۔

لیون کو جب سوباڈنسکی کا خط ملا تھا جس میں اسے شکار کے لئے آنے کی دعوت دی گئی تھی تو اس نے بھی اس کے بارے میں سوچا تھا لیکن اس کے باوجود اس نے طے کیا کہ اس کے بارے میں سوباڈنسکی کے اس طرح کے خیالات تو اس کے محض مفروضے ہیں جن کی کوئی بنیاد نہیں اور اس لئے وہ بے معنی جائے گا۔ اس کے علاوہ اپنے دل کی گہرائی میں وہ خود کو آزمانا بھی چاہتا تھا' اس لڑکی کو بیاہ کر وہ خود کو پانا چاہتا تھا۔ سوباڈنسکی میاں بیوی کی گھریلو زندگی صد درجہ خوشگوار تھی اور خود سوباڈنسکی زمستوہ کے بہترین کارکنوں میں سے تھا جن سے لیون واقف تھا اور لیون کو وہ ہمیشہ بہت ہی دلچسپ لگتا تھا۔

سوباڈنسکی ان لوگوں میں سے تھا جنہیں دیکھ کر لیون کو ہمیشہ تعجب ہوتا تھا' جن کے اصول ہمیشہ بہت ہی منطقی ہوتے ہیں حالانکہ ان کے اپنے کبھی نہیں ہوتے اور وہ اپنے آپ کارفرما ہوتے ہیں اور زندگی اپنے آپ ہی چلتی جاتی ہے غیر معمولی طور پر ایک معین سمت میں اور اس پر استواری کے ساتھ قائم رہتے ہوئے ان اصولوں سے بالکل آزاد اور تقریباً ہمیشہ انہیں بالکل کاٹتے ہوئے۔ سوباڈنسکی غیر معمولی طور پر لبرل آدمی تھا۔ وہ طبقہ امراء کو حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور سمجھتا تھا کہ زیادہ تر امراء طبقہ جاہل میں کھیت نکالی کے حق میں تھے اور صرف شرمندگی کی وجہ سے اس کا اظہار نہیں کرتے تھے۔ وہ روس کو 'ترکی کی قسم کا' تباہ شدہ ملک [illegible]

کی حکومت کو اتنی بری سمجھتا تھا کہ سنجیدگی سے حکومت کی سرگرمیوں کی تنقید کرنا بھی گوارا نہ کرتا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی وہ طبقہ امراء کے مارشل کی حیثیت سے کام کرتا تھا اور مثالی مارشل تھا اور جب بھی باہر نکلتا تو بیشہ ناکیڈ اور اعلیٰ جینے والی فوجی (ZIL) ہنکتا تھا۔ اس کا کہنا تھا کہ انسان کی طرح زندگی بسر کرنا صرف پردیس میں ممکن ہے اور جب بھی ممکن ہو تو وہ پردیس میں رہنے چلا جاتا لیکن اس کے ساتھ ہی روس میں بہت ہی پیچیدہ اور بہتر طریقے کی زراعت بھی کرتا تھا اور غیر معمولی دلچسپی کے ساتھ ہر چیز پر نظر رکھتا تھا اور روس میں جو کچھ بھی ہو رہا اس سے باخبر رہتا تھا۔ وہ روسی کسان کو بہت سمجھتا تھا کہ یہ بندر اور انسان کے بیچ میں ارتقا کے کسی درمیانی زینے پر رہ گیا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی زمستوہ کے انتخابات میں سب سے زیادہ اشتیاق کے ساتھ کسانوں سے ہاتھ ملاتا اور ان کی دائیں دھیان سے سنتا تھا۔ وہ خدا کو مانتا تھا نہ روز حساب کو لیکن اسے مذہبی رہنماؤں کے حالات زندگی کو بہتر بنانے کی بڑی فکر رہتی تھی اور اس کے ساتھ ہی وہ خاص طور سے کوشاں رہتا تھا کہ گرجا گھر اسی کے قابو میں رہے۔

عورتوں کے سوال پر وہ عورتوں کی پوری آزادی اور خاص کر ان کے لئے کام کرنے کے حق کے انتہا پسند طرفداروں کا حامی تھا لیکن اپنی بیوی کے ساتھ اس طرح رہتا تھا کہ سبھی لوگ ان کی بن بیوں کی خالی زندگی کو سراہتے تھے اور اس نے اپنی بیوی کی زندگی کا انتظام یوں کیا تھا کہ وہ کچھ بھی نہ کرتی تھی اور کر بھی نہ سکتی تھی سوائے شوہر کے ساتھ فخر کرنے کے کہ وقت کیسے زیادہ اچھی طرح اور ہنسی خوشی گزارا جائے۔

اگر لیون میں لوگوں کو سب سے اچھے پہلو سے دیکھنے کی صلاحیت اور عادت نہ ہوتی تو سوباڈنسکی کا کردار اس کے لئے کسی طرح کی مشکل یا سوالات نہ پیش کرتا۔ اس نے اپنے دل میں کہہ لیا ہوتا — یہ قوف ہے یا لفنگا ہے "اور سب کچھ حال ہو جاتا۔ لیکن وہ "یہ قوف" نہ کہہ سکتا تھا اس لئے کہ سوباڈنسکی بالکل نہ صرف بہت سمجھدار بلکہ بہت ہی تعلیم یافتہ شخص تھا اور اپنے علم کو بڑی سادگی سے سنبھالے رہتا تھا۔ کوئی ایسا موضوع نہ تھا جسے وہ نہ جانتا ہو لیکن اپنے علم کا مظاہرہ کبھی کرتا تھا جب اس پر مجبور ہو جاتا تھا۔ اور یہ لیون اور بھی کم کہہ سکتا تھا کہ وہ لفنگا تھا اس لئے کہ سوباڈنسکی بالکل دیانتدار' نیک اور سمجھدار شخص تھا جو خوشی خوشی اور فراوانی کے ساتھ برادرانہ کام کرتا تھا جیسیں اس کے اردگرد کے سبھی لوگ بڑی قدر کی نظر سے دیکھتے تھے اور وہ غالباً کبھی جان بوجھ کر کوئی بری حرکت نہ کرتا تھا اور کر سکتا ہی نہیں تھا۔

لیون سمجھنے کی کوشش کرتا اور نہ سمجھ پاتا اور ہمیشہ اس کو اور اس کی زندگی کو ایسے دیکھتا جیسے یہ کوئی جیتی جاگتی پہیلی ہو۔

وہ اور لیون دوست تھے اسی لئے لیون اپنے دماغ میں اس بات کو روا رکھتا کہ سوباڈنسکی کو آزمائے پرکھے اور زندگی کے بارے میں اس کے زاویہ نظر کی اصل بنیاد تک پہنچنے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ بیشہ بے سود ہوتا۔ سوباڈنسکی کے ذہن کے جن خانوں کے دروازے سب کے لئے کھلے تھے ان سے آگے اور اندر جانے کی لیون جب بھی کوشش کرتا تو دیکھتا کہ سوباڈنسکی ذرا گھبرا سا جاتا' اس کی نظروں سے ذرا اور انظر آنے والا خوف ظاہر ہونے لگتا جیسے وہ ڈرتا ہو کہ لیون اسے سمجھ جائے گا اور وہ بڑی نیک دل اور خوش مزاجی سے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیتا۔

اب جب بھیتی باڑی کی طرف سے اس کی خوشی فہمی کا ازالہ ہو گیا تھا' لیون کو سوباڈنسکی کے ہاں جانا خاص طور سے اچھا لگ رہا تھا۔ نہ صرف یہ کہ ان سبھی 'اپنے آپ' سے مطمئن اور بالکل کوتوں کے جوڑے

جیسے بھتی لوگوں اور ان کے اچھی طرح بنائے سنوارے آشیانے کو دیکھنے ہی سے اس کا جی خوش ہو جاتا تھا' بلکہ اب وہ خود اپنی زندگی سے اتنا غیر مطمئن محسوس کرتا تھا کہ سوا ٹسکی میں وہ رار معلوم کرنے کا جی چاہتا تھا جس کی وجہ سے اسے زندگی میں اتنی وضاحت' سمت کا تعین اور خوش مزاجی حاصل تھی۔ اس کے علاوہ لیون جانتا تھا کہ سوا ٹسکی کے پڑوسی زمینداروں سے بھی اس کی ملاقات ہو گی اور اب اسے کھیل بازی کے بارے میں مکمل کے بارے میں 'مزدوروں کی مزدوری کے بارے میں وہی بات کرنا اور سننا اچھا لگتا تھا جو لیون جانتا تھا کہ 'کچھ بہت ہی گھٹیا باتیں' کہی جاتی ہیں لیکن جو اب لیون کو واحد اہم بات لگتی تھی۔ "یہ ہو سکتا ہے کہ کھیت خانگی کے قوانین کے زمانے میں اہم نہ رہی ہو یا انگلستان میں اہم نہ ہو۔ دونوں صورتوں میں خود حالات' سمین اور قطعی تھے۔ لیکن ہمارے ہاں جب سب کچھ تبدیل ہو چکا ہے اور اس ابھی کچھ ٹھیک ہونا شروع ہوا ہے تو یہ سوال روس میں واحد اہم سوال ہے کہ یہ حالات کیا شکل اختیار کریں گے" لیون نے سوچا۔

شکار لیون کی توقع سے بڑھ کر ثابت ہوا۔ دلدل سونگھ چکی تھی اور چڑیاں بالکل ہی نہ رہ گئی تھیں۔ وہ دن بھر مارا مارا پھرتا رہا اور صرف تین چڑیاں لایا۔ البتہ جیسا کہ شکار میں ہوتا ہے' وہ طرب انگیز احساس کے ساتھ اور بڑی اچھی مزاجی کیفیت کے ساتھ اور ذہنی حالت کی اس بیداری کے ساتھ واپس آیا جو قوت استدلال نقل و حرکت کی بدولت اس میں ہمیشہ ہو جاتی تھی۔ اور شکار پر آسی وقت جب کتا تم پہ تھا کہ وہ کسی چیز کے بارے میں نہیں سوچ رہا ہے' بار بار پھر سے اسے بوڑھا کسان اور اس کا خاندان یاد آجاتا اور یہ تاثر ہوتا ہے کہ اپنی طرف توجہ کا بلکہ اس سے متعلق کسی چیز کے حل کا بھی طالب ہوتا۔

شام کو چائے کے وقت وہ زمینداروں کی موجودگی میں 'جو قربت کے کسی معاملے کے سلسلے میں آئے تھے' وہی دلچسپ بات چیت چھڑ گئی جس کا لیون کو انتظار تھا۔

چائے کی میز کے پاس لیون خاتون خانہ کے برابر بیٹھا تھا اور اس کا فرض تھا کہ وہ ان سے اور ان کی بہن سے باتیں کرے۔ خاتون خانہ گول چہرے' ہلکے سنہرے بالوں والی اور رسیلے قد کی خاتون تھیں اور ہر وقت مسکراتی رہتی تھیں جس سے ان کے گالوں میں گڑھے پڑ جاتے تھے۔ لیون کو شش کر رہا تھا کہ ان کے توسط سے اس پہیلی کا حل تلاش کرے جو ان کے شوہر سے متعلق تھی اور لیون کے لئے اس قدر اہم تھی۔ لیکن وہ پوری آزادی سے سوچ نہیں پا رہا تھا اس لئے کہ وہ تکلیف دہ حد تک اس بات کا محسوس کر رہا تھا۔ تکلیف دہ حد تک اس بنا پر اس وجہ سے محسوس کر رہا تھا کہ اس کے عین سامنے سوا ٹسکی کی ساری بیٹھی تھی اور اسے یہ لگ رہا تھا کہ اس نے خاص طور سے اس کے لئے خاص لباس پہنا تھا جس کا مرجع تعرف کی شکل کا لگا خاص طور سے بنوایا گیا ہوا تھا اور اس کا سفید سینہ نظر آ رہا تھا۔ اس مرجع تعرف کے علاوہ نے' باوجود اس کے کہ سینہ بہت سفید تھا' یا خاص کر اسی لئے کہ وہ بہت سفید تھا لیون کو خیال کی آزادی سے محروم کر دیا تھا۔ وہ یہ تصور کر رہا تھا' تقریباً قطعی کر رہا تھا کہ یہ کاٹ خاص طور سے اس کے سلسلے میں کی گئی ہے اور وہ سمجھتا تھا کہ اس کو دیکھنے کا کوئی حق نہیں ہے اور اسے یہ دیکھنے کی کوشش کرنا تھا۔ وہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ ایک چیز کا تصور دار تو وہ یہ ہی کہ یہ کاٹ کی گئی۔ لیون کو لگ رہا تھا کہ وہ کسی کو دھوکا دے رہا تھا کہ اسے کچھ وضاحت کرنی چاہئے' لیکن یہ وضاحت کرنا بالکل ہی ناممکن ہے اور اسی لئے بار بار اس کا جی بوجھل ہو جاتا' وہ پریشان تھا اور اسے محسوس کر رہا تھا۔ اس کا اسے پانچ سو ٹسکی کی خوبصورت سماعی پر بھی اثر کر گیا۔ لیکن لگتا تھا خاتون خانہ نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا اور جان بوجھ کر اپنی بہن کو بات چیت میں شریک کر لیا۔

"آپ کہتے ہیں" خاتون خانہ نے بات چیت کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا "کہ میرے شوہر کسی بھی روسی چیز سے کوئی دلچسپی نہیں لے سکتے۔ اس کے برعکس پولس میں وہ خوش تو رہتے ہیں لیکن انا نہیں جتنا یہاں۔ یہاں وہ خود کو اپنے دائرے میں محسوس کرتے ہیں۔ انہیں اچھے کام رہتے ہیں اور وہ ہر چیز میں دلچسپی لینے کی فطری صلاحیت رکھتے ہیں۔ بچے "آپ ہمارے اسکول میں نہیں گئے؟"

سمین نے کہا تھا یہ وہ عشق جو یاں سے ادھی ہوئی پھولی سی عمارت ہے' وہی نہ؟"

"ہاں' وہ اسٹیبل کا کام ہے" لیون نے اپنی بہن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ خود پڑھاتی ہیں؟" لیون نے اس نے گریبان کی کاٹ کے آس پاس کہیں دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے پوچھا لیکن اس نے محسوس کیا کہ وہ اس سمت میں جا ہے کہیں بھی دیکھے اسے وہ کاٹ ضرور دکھائی دے گی۔

"ہاں میں خود ہی پڑھاتی تھی اور اب بھی پڑھاتی ہوں لیکن ہمارے ہاں بہت ہی اچھی استانی بھی ہیں۔ اور ہم نے جرمنا ٹک بھی رائج کر دی ہے۔"

"نہیں' شکریہ' آپ بھلے اور چاہے نہیں چاہئے" لیون نے کہا اور اس نے محسوس کیا کہ وہ اخلاقی برتر رہا ہے لیکن اب اس میں اس بات چیت کو اور چلانے کا دم نہیں رہ گیا تھا۔ وہ کھڑا ہو گیا "میں بڑی پیاری بات سن رہا ہوں" اس نے اضافہ کیا اور میز کے دوسرے سرے پر پہنچ گیا جہاں صاحب خانہ دونوں زمینداروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ سوا ٹسکی میز کی طرف پہلو کے بل جھکی ہوئی کہنی رکھے ہاتھ سے چائے کی پیالی کو گھما رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی داڑھی کو منھ میں سمیٹ کر چبا لے جاتا اور پھر جیسے اسے سونگھ کر پھوڑ رہا تھا۔ وہ چمکتی ہوئی کاجل لگی آنکھوں سے کھڑکی سے جھانکتے ہوئے گرم ہوتے ہوئے زمیندار کو دیکھ رہا تھا اور ظاہر ہے اس کی تقریر بڑی سنسنی انگیز لگ رہی تھی۔ زمیندار عام لوگوں کی شکایتیں کر رہا تھا۔ لیون صاف سمجھ رہا تھا کہ سوا ٹسکی اس زمیندار کی شکایتوں کا ایسا جواب دے سکتا ہے جو اس کی تقریر کے سارے مفہوم کو درہم برہم کر دے لیکن اس کی حیثیت ایسی تھی کہ وہ جواب نہیں دے سکتا چنانچہ زمیندار کی مزاحیہ تقریر کو سن رہا ہے اور دل ہی دل میں خوش ہو رہا ہے۔

ظاہر ہے کھڑکی سے جھانکنے والا زمیندار کھیت غلامی کا کٹر حامی' زمانے کا پرانا باشندہ اور پرلے درجے کا زراعت پیشہ تھا۔ اس کی ساری باتیں لیون نے لباس میں بھی دیکھیں۔ یہ اس کی وضع کاٹ حال کوٹ پہننے کی زمیندار کی بظاہر عادت نہ تھی اور اس کی ذہین پیلی ہوئی آنکھوں میں بھی اور شائستہ روسی زبان میں بھی اور مخملیانہ لہجے میں بھی یہ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ وہ بات بن کہا ہے اور بڑے سے خوبصورت سنولائے ہوئے ہاتھ کی قطعی حرکت میں بھی جس کی چوتھی انگلی میں شادی کی پرانی انگوٹھی تھی۔

27

"جو کچھ کیا جا چکا ہے اس سب کو چھوڑ دینے کا کتنا افسوس ہوتا ہے اپنی نکالی ہوئی محنت کو۔ تم میں سب کو ہاتھ کے ایک اشارے سے مدد اور کتنا پیسہ اور کوئی ایوانوویچ کی طرح چل دیتا۔ کہ "تیس کوسے" زمیندار نے کہا اور اس کا چوڑا ہموار چہرہ ایک خوشگوار مسکراہٹ سے دمک اٹھا۔

"ہاں مگر دیکھئے آپ بھولئے تو نہیں" کولائی ایلوچ سوا ڈسکی نے کہا "مطلب یہ کہ کچھ تو قانونی اور مصلحتیں ہیں۔"

"فائدہ صرف ایک ہے کہ اپنے گھر میں رہتا ہوں' جو خریدا ہوا ہے نہ کرائے پر لیا ہوا۔ اور پھر امید بھی لگی رہتی ہے کہ لوگ ٹھیک ہو جائیں گے۔ ورنہ تو آپ یقین کیجئے — یہ شراب کی لت اور کچ روی جسم کے کچھ کا کچھ ہو گیا' نہ گھوڑے ہیں نہ گائیں۔ بھوک سے مرا جا رہا ہے لیکن مزدوری پر کام میں لگا لیجئے — تو سب (۲۲) کے چوبیٹ کر کے رکھ دے گا اور اوپر سے جسٹس آف پیس کے سامنے بھی جا کر کھڑا ہو جائے گا۔"

"اوے جسٹس آف پیس کے ہاں مقدمے تو آپ بھی دائر کرتے ہیں" سوا ڈسکی نے کہا۔

"میں مقدمہ دائر کرتا ہوں؟ کسی حالت میں بھی نہیں! جو کچھ سننے میں آتا ہے اس کے بعد تو لگتا ہے کہ مقدمہ نہ چلانے ہی میں خیریت ہے! اب وہ کارخانے دار والے معاملے کو دیکھ لیجئے۔ دیوالی لے لی اور چلتے بنے۔ جسٹس آف پیس نے کیا کیا؟ انہیں کے حق میں فیصلہ کر دیا۔ انہیں تو بس مدد دوست کی عدالت اور فورمین (۲۳) قابو میں رکھ سکتا ہے۔ وہ پرانے طریقے سے ان کی مرمت کرتا ہے۔ اور یہ نہ ہو — تب تو سب بھوڑ پھاڑ کے دنیا کے اس سرے پر چلے جاؤ!"

صاف دکھائی دے رہا تھا کہ زمیندار سوا ڈسکی پر جوش کر رہا تھا لیکن سوا ڈسکی نہ صرف یہ کہ خاموش تھا بلکہ بظاہر وہ اس سے لطف اندوز بھی ہو رہا تھا۔

"لیکن اگر ہم تو اپنی کھیتی باڑی فن اقدامات کے ذخیرے چلا رہے ہیں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "میں لیوین اور یہ صاحب" اس نے دوسرے زمیندار کی طرف اشارہ کیا۔

"ہاں 'نیقائیل پتروچ' کا کام تو چل رہا ہے مگر ذرا پوچھئے کہ کیسے؟ کیا یہ کچھ مستقل زراعت ہے؟" زمیندار بولا۔ اس نے لفظ "مستقل" کو صریحی طور پر بڑی ادا سے کہا تھا۔

"میری کھیتی باڑی تو سیدھی سادی ہے" نیقائیل پتروچ نے کہا "خدا کا شکر ادا کرتا ہوں۔ میری کھیتی باڑی صرف اتنی ہے کہ خزاں میں لگان ادا کرنے کے لئے رقم تیار ہے۔ کسان آتے ہیں — 'بابا جی! ہمارے اوپر رحم کیجئے!' تو اب کسان تو ہمارے اپنے پڑوسی ہیں' ان پر ترس آتا ہے۔ تو بس دے دیتا ہوں پہلی فصل پر مگر کہہ دیتا ہوں کہ "یاد رکھنا یارو' میں نے تمہاری مدد کی ہے' تم میری مدد کرنا جب ضرورت پڑے تو" — جئی کی بوائی ہو' گھاس کی کٹائی ہو یا فصل کی کٹائی ہو — تو بس ملے کر لیتا ہوں کہ گھرانے پیچھے کتنا کام کرنا پڑے گا۔ اب یہ توقع ہے کہ ان میں بھی کچھ تو ہوتے ہیں ہے ایمان۔"

لیوین ان پرانی نظام والے طریقوں سے بخوبی واقف تھا۔ اس نے سوا ڈسکی سے آنکھیں چار کیں اور نیقائیل پتروچ کی بات کاٹ کر وہ کھچڑی مونچھوں والے زمیندار سے مخاطب ہوا۔

"تو آپ کیا عمل کرتے ہیں؟" اس نے پوچھا "اب کھیتی باڑی کس طرح چلانی چاہئے؟"

"بس اسی طرح چلانی چاہئے جس طرح نیقائیل پتروچ چلاتے ہیں' یا تو پیداوار پر دے دیجئے یا لگان پر کسانوں کو دے دیجئے۔ یہ ٹھیک تو ہے لیکن اسی سے تو ریاست کی عام دولت برباد ہو رہی ہے۔ جہاں میری زمین کھیت غلاموں کی محنت اور اچھے انتظام سے تو گنا پیداوار دیتی تھی تو پیداوار پر دینے میں بس تین گنا ملتا ہے۔ کھیت غلاموں کی آزادی نے تو روس کو برباد کر دیا!"

سوا ڈسکی نے مسکراتی ہوئی آنکھوں سے لیوین کو دیکھا تاکہ اسے مذاق اڑانے والا جیسا خفیف سا اشارہ بھی کیا لیکن لیوین کو اس زمیندار کے الفاظ مضحکہ انگیز نہیں لگے۔ یہ باتیں اس سے زیادہ اس کی سمجھ میں آئیں جتنی سوا ڈسکی کی باتیں آتی تھیں۔ جو کچھ اس زمیندار نے اس بات کے ثبوت میں کہا کہ کھیت غلاموں کی آزادی سے روس کیوں برباد ہو گیا اس میں بہت کچھ لیوین کو قابل یقین' اس کے لئے بداہۃ قابل انکار بھی تھا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ زمیندار اپنے ذاتی خیالات کا اظہار کر رہا تھا جو کہ بہت ہی کمیاب چیز ہے' اور یہ خیالات ایسے تھے جن تک وہ صرف اس وجہ سے نہیں پہنچا تھا کہ اس نے اپنے کامل وقت کو کسی نہ کسی چیز میں مصروف رکھا تھا بلکہ اس کے خیالات زندگی سے پیدا ہوئے تھے' جن پر اس نے اپنی ریاضات کی تنہائی میں سر کھپایا تھا اور ان پر بہت سوچ سے غور کیا تھا۔

"آپ دیکھئے تو سہی بات یہ ہے کہ ہر قسم کی ترقی صرف طاقت اور اقتدار سے وجود پذیر ہوتی ہے" صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس نے یہ دکھانے کی خواہش کے تحت کہا کہ وہ تعلیم سے بیگانہ نہیں ہے۔ "پیٹر اول' یا کیتھرین' انکساء کی اصلاحات (۲۴) کو لے لیجئے۔ یورپ کی تاریخ کو لے لیجئے۔ اور زراعت کی ترقی تو اور بھی زیادہ — وہ چاہے آلو ہو — جو ہمارے ہاں پر جبراً رائج کیا گیا۔ آخر جنتائی بھی تو ہمیشہ لکڑی کے ہل سے کی جاتی تھی۔ اسے بھی تاتاریا تحمیل تاریخ میں طاقت ہی کے بل پر رائج کیا گیا۔ اب ہمارے زمانے میں ہم زمیندار کھیت غلامی کے حالات میں بہتر طریقوں سے کھیتی باڑی چلاتے تھے' 'اناج سکھانے کی بھٹیاں' 'گھاس کاٹنے والے کی گاڑیاں' 'بھی سازوسامان۔ سب کچھ ہم نے اپنی طاقت سے رائج کیا اور کسانوں نے شروع میں مزاحمت کی لیکن بعد کو ہماری نقل کی۔ اب کھیت غلامی کا نظام تو برباد ہو گیا' طاقت ہم سے لے لی گئی اور ہماری زراعت' جو کہ بلند سطح تک پہنچ گئی تھی' عملی طور پر بالکل وحشی 'ابتدائی قدیمی حالت میں پہنچ جائے گی۔ میں تو ایسا ہی سمجھتا ہوں۔"

"لیکن اگر کیوں؟ اگر زراعت مستقل طریقے سے کی جا رہی ہے تو آپ مزدور لگا کر اسے چلا سکتے ہیں" سوا ڈسکی نے کہا۔

"طاقت اور اقتدار نہیں ہے۔ تو میں اسے چلاؤں گا کس چیز سے؟ مجھے بتایئے تو سہی۔"

"یہ ہے وہ چیز — مزدور کی طاقت' زراعت کا خاص عنصر" لیوین نے سوچا۔

"مزدوروں سے۔"

"مزدور اچھی طرح اور اچھے سازوسامان سے کام نہیں کرنا چاہتے۔ ہمارا مزدور صرف ایک چیز جانتا ہے — شراب پینا' سور کی طرح سے' اور شراب میں دعوت ہو کر ہر اس چیز کو خراب کر دیتا ہے' آپ اسے دیں کچھ دنوں کو ضرورت سے زیادہ پیسا دے دیں گا' کمائی کی مشین میں ڈھیری اس دے گا کہ ٹوٹ جائے۔ جو چیز اس کے معمول کے مطابق نہیں ہے' اسے وہ بیزاری سے دیکھتا ہے۔ اسی کی بدولت زراعت کی پوری سطح پست ہو گئی ہے۔ زمین پرتی پڑی رہ گئی' 'بھاڑ جھنکا ڈاگ' آئے یا کسانوں کو دے دی گئی اور جہاں دسیوں لاکھ کوارٹر اناج پیدا ہونا چاہئے وہاں چند لاکھ ہو رہا ہے۔ ملک کی دولت کم ہو گئی۔ اگر میں کیا جا سکتا ہے تو یہی سوچ سمجھ کر۔"

اور اس نے کسانوں کی آزادی کے بارے میں اپنا منصوبہ بیان کرنا شروع کیا جس کے تحت ان خامیوں سے بچا جا سکتا تھا۔

لیوین کو اس سے کوئی دلچسپی نہ تھی لیکن جب اس نے اپنی بات ختم کی تو لیوین نے پھر سے اس کی پہلی تجویز کا ذکر چھیڑا اور سوا ڈسکی سے مخاطب ہو کر اور اسے اپنی مجیدہ رائے ظاہر کرنے پر اکسانے کی کوشش

کرتے ہوئے کہا:

"یہ تو بالکل سچ ہے کہ زراعت کی سمت پست ہوتی جارہی ہے اور یہ بھی کہ مزدوروں کے ساتھ ہمارے تعلقات کی نوعیت ہے اس میں فائدہ مند معقول طریقے کی کھیتی باڑی چلانا ممکن نہیں ہے۔"

"مجھے اس سے اتفاق نہیں ہے" سوباڈ سکی نے سنجیدگی سے اعتراض کیا "میں تو صرف یہ دیکھتا ہوں کہ ہم کو کھیتی باڑی چلانا خود نہیں آتا اور یہ کہ اس کے برعکس جو کھیتی باڑی ہم کھیت غلامی کے دنوں میں چلاتے تھے وہ یہ نہیں کہ بہت بلند تھی بلکہ بہت پست تھی۔ ہمارے پاس اچھی مشینیں ہیں نہ کھیتی باڑی کے کام کے اچھے سمجھ بوجھ والے صحیح معنوں میں ہدایت کاری ہے اور نہ ہم حساب کتاب رکھنا جانتے ہیں۔ کسی بھی زمیندار سے پوچھ لیجئے وہ جانتا بھی نہیں کہ اس کے لئے کون سی چیز فائدہ مند ہے کون سی نہیں ہے۔"

"آگے والوں کی طرح حساب کتاب رکھنا" زمیندار نے حقارت سے کہا۔ "حساب کتاب جیسے چاہیں رکھ لیجئے لیکن جب وہ لوگ ہر چیز تو ڈالیں گے ہی تو کوئی مضائقہ نہ ہوگا۔"

"تو کیوں ڈالیں گے؟ آپ کی کھیا گمائی مشین یا دیسی کولمی مشین تو ڈالیں گے لیکن میرے دخانی ہل کو نہیں ڈالیں گے۔ آپ کے معمولی نسل کے گھوڑے کو بھی کھینچ لیتے ہیں اسے ہلکے دم ہو کر چلا پاتے ہیں' خراب کردیں گے لیکن آپ اچھے فن لینڈی ہارس گھوڑے یا گاڑی میں جوتے ہوئے گھوڑے کھینچ لیتے ہیں نہیں خراب کریں گے۔ اور یہی ہر چیز کے بارے میں سچ ہے۔ ہمیں زراعت کو بالکل تر سیم لے جانا ہے۔"

"ہاں اگر ایسا کرنے کا سامان ہو تا" کولائی ایوانووچ آپ کے لئے ٹھیک ہے لیکن میں تو ایک بیٹے کو یونیورسٹی میں پڑھاتا ہوں' لوگوں کو ہائی اسکول میں تربیت دلاتا ہوں — تو میں تو فن لینڈی ہارس گھوڑے نہیں رکھ سکتا۔"

"لیکن اس کے لئے تو بینک ہیں۔"

"تاکہ ہو کچھ رہا سا ہے وہ بھی نیلام ہو جائے؟ نہیں "آپ کا بہت بہت شکریہ۔"

"مجھے اس بات سے اتفاق نہیں ہے کہ زراعت کی سمت گر اور بھی پست کرنا ضروری اور ممکن ہے" لیوین نے کہا۔ "میں اسی میں مصروف رہتا ہوں اور میرے پاس اس کے ذرائع بھی ہیں لیکن میں یہ کبھی نہیں کرسکتا۔ مجھے پتہ نہیں کہ بینک کس کے لئے مفید ہیں۔ کم سے کم میں نے تو چاہے کسی بھی چیز پر رقم کیوں نہ خرچ کی ہو' سب میں نقصان ہی ہوا — سو میں سے ننانوے معاملوں میں تو نقصان۔"

"اب یہ ہوئی — سچ بات" گھنی سرخ مونچھوں والے زمیندار نے خوشی کے ساتھ چلتے ہوئے تائید کی۔

"اور میں ایسا بھی نہیں ہوں" لیوین نے اپنی بات جاری رکھی "میں سارے زمینداروں کا ذکر کرتا ہوں جو معقول طریقے سے اپنا کاروبار چلاتے ہیں ہمت ہی کم ہے اشتہار کے ساتھ بھی نقصان کے ساتھ کاروبار چلاتے ہیں لیکن آپ بتائیے کیا آپ کی زراعت فائدہ بخش ہے؟" لیوین نے کہا اور لورا اس نے سوباڈ سکی کی نظر میں زیادہ گراں اقتدار دیکھا جو اسے ہمیشہ اس وقت دکھائی دیتا تھا جب وہ سوباڈ سکی کے دہن کے خانوں کے کھلے دروازوں سے آگے اور اندر جانا چاہتا تھا۔

اس کے علاوہ لیوین کی طرف سے یہ سوال بالکل صاف دلی سے نہیں کیا گیا تھا۔ چائے کے وقت خانون خانہ نے ابھی ابھی اسے بتایا تھا کہ انہیں گرمیوں میں ان لوگوں سے ایک جرمن کو دعوت کیا تھا جو بہت مشہور محاسب تھا۔ اس نے پانچ سو روبل روسفارشہ سے کر ان کی زراعت کا مطالعہ کیا اور یہ بتایا کہ اس میں

تین ہزار کا روبل کا نقصان ہو رہا ہے۔ انہیں ٹھیک سے تو یاد نہیں تھی لیکن لگتا ہے کہ جرمن نے چوتھائی کوپیک تک صحیح صحیح حساب لگایا تھا۔

سوباڈ سکی کی زراعت کے فائدہ بخش ہونے کے دکھر زمیندار کو ہنسی آگئی۔ ظاہر ہے وہ جانتا تھا کہ اس کے پڑوسی اور طبقہ امرا کے ممبر شمل کو کتنا فائدہ ہو سکتا ہے۔

"ہو سکتا ہے فائدہ بخش نہ ہو" سوباڈ سکی نے جواب دیا "لیکن اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ یا تو میں بیوقوف شخص ہوں یا پھر لگان بڑھانے کے لئے اپنا سارا صرف کر رہا ہوں۔"

"اے لگان" لیوین نے اختیار چیخ اٹھا۔ "ہو سکتا ہے یورپ میں لگان ہو تا جہاں محنت صرف کرنے سے زمین بہتر ہو گئی ہے لیکن ہمارے ہاں تو محنت صرف کرنے سے زمین بدتر ہی ہو رہی ہے یعنی یہ کہ اس کو لیز پر لیتے ہیں — مطلب یہ کہ لگان ہوتا ہی نہیں۔"

"لگان کیسے نہیں آپ تو قانون ہے۔"

"تو پھر ہم قانون سے باہر ہیں۔ لگان سے ہمارے لئے کسی بھی چیز کی وضاحت نہیں ہوتی بلکہ اس کے برعکس سب گڈمڈ ہو جاتا ہے۔ نہیں "آپ بتائیے کہ لگان کا نظریہ کیسے..."

"آپ دہی بلیں گے؟ ماشا' ذرا دہی یا گودبیاں ادھر بھجوا دو" سوباڈ سکی نے اپنی بیوی سے کہا۔ "اس سال گودبیاں تو بہت ہی خوب چل رہی ہیں۔"

اور سوباڈ سکی بہت ہی خوشگوار مزاجی کیفیت کے ساتھ اٹھا اور چلا گیا۔ ظاہر اس نے یہ سمجھا کہ بات چیت اسی جگہ پر ختم ہو گئی جہاں لیوین کو یہ لگتا تھا کہ ابھی بس شروع ہی ہوئی ہے۔

اپنے ہم کلام سے محروم ہو کر لیوین نے زمیندار کے ساتھ بات چیت جاری رکھی اور اسے یہ دکھانے کی کوشش کی کہ ساری مشکل اس چیز سے پیدا ہوتی ہے کہ ہم اپنے مزدور کی خصوصیات اور عادتوں کو جانتا نہیں چاہتے۔ لیکن زمیندار' ان تمام لوگوں کی طرح جو آزادانہ طور پر اور تمثالی سوچنے کے عادی ہوتے ہیں' ابھی اور بالکل نئے خیال کو قبول کرنے میں سست اور اپنے خیال پر خاص طور سے اڑ رہنے والا آدمی تھا۔ وہ اصرار کرتا رہا کہ دیسی کسان سور ہوتا ہے اور سور پن سے محبت کرتا ہے اور اسے سور پن سے نکالنے کے لئے طاقت اور اقتدار چاہئے اور وہ نہیں ہے "ہمیں چاہئے اور ہم اسے لیول ہو گئے ہیں کہ ہم نے ہزاروں سال پرانے ڈھرے کی جگہ پر نہیں کیسے دکیل اور جنل خانے رائج کردیے ہیں کہ لفظ سوشل کسانوں کو اچھا شور بہ کھلایا جاتا ہے اور حساب لگایا جاتا ہے کہ کتنی آوی اسے کھب شدہ ہونا چاہئے۔"

"کس وجہ سے آپ یہ سوچتے ہیں" لیوین نے سوال کی طرف واپس آنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا "کہ مزدور قوت کے ساتھ ایسا رشتہ تلاش کرنا ممکن ہے جس کے تحت کام پیداوار بخش ہو؟"

"یہ دیسی عام لوگوں کے ساتھ غلامی کے بغیر ہونے کے کبھی نہ ہو گا طاقت اور اقتدار نہیں ہے" زمیندار نے جواب دیا۔

"کون سے نئے حالات تلاش کئے جاسکتے ہیں؟" سوباڈ سکی نے دہی کھانے کے بعد پائپ پیتے ہوئے بحث میں مصروف لوگوں کی طرف واپس آتے ہوئے کہا۔ "مزدور قوت کے ساتھ سارے رشتے معین ہیں اور ان کا مطالعہ کیا جاچکا ہے" اس نے کہا۔ "یورپ کی باقیات یعنی ابتدائی قدیمی برادری جس میں سب کے لئے چھ طرح خانت ہوتی تھی (24) اپنے آپ ہی ختم ہوتی جارہی ہے' کھیت غلامی کا نظام برباد کردیا گیا' اب باقی رہ گئی

آرائش محنت اور اس کی شکلیں بھی معین اور تیار ہیں تو ہمیں وہیں سے اٹھانا چاہئے۔ کھیت مزدور، دھاڑی کا مزدور، اپنے کھیت کا مالک کسان۔ اس سے آپ بچ نہیں سکتے۔"

"لیکن یہ ریپ تو ان شکلوں سے مطمئن نہیں ہے۔"

"مطمئن نہیں ہے اور نئی شکلیں تلاش کر رہا ہے۔ اور غالباً تلاش کر بھی لے گا۔"

"میں اسی کی تو بات کر رہا ہوں۔" لیوین نے جواب دیا۔ "آخر ہم اپنی طرف سے کیوں نہ تلاش کریں؟"

"اس لئے کہ یہ تو بالکل ویسا ہی ہے جیسا ملے لائن بنانے کے نئے طریقے ایجاد کرنے والے ایجاد کئے جا چکے ہیں۔"

"لیکن اگر وہ ہمارے لئے سودمند نہیں ہیں، اگر وہ اعتقاد ہیں تو؟" لیوین نے کہا۔

اور اس نے سوباڈسکی کی آنکھوں میں خوف کا اظہار پھر دیکھا۔

"ہاں، ہاں، یہی۔ کہ ہم لیوین اچھالیں گے کہ ہم نے وہ تلاش کر لیا جو ریپ تلاش کر رہا ہے۔ یہ سب جانتا ہوں، لیکن مجھے معاف کیجئے گا کیا ریپ میں مزدوروں کی تنظیم کے سوال پر جو کچھ کیا جا چکا ہے وہ سب آپ جانتے ہیں؟"

"نہیں بہت کم جانتا ہوں۔"

"اس سوال پر غور و فکر کرنے میں اس وقت ریپ کے بہترین دماغ لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ملے (25) تحریک ہے۔ پھر مزدور سوال سے متعلق تحریروں کا انبار ہے۔ آخری لیوں لا سال (26) تحریک ہے۔ میلانڈ ین کی تنظیم ہے۔ یہ سب چیزیں اس وقت وہ دور رکھتی ہیں۔ آپ جانتا جانتے ہوں گے۔"

"میں نے اس کے بارے میں سنا ہے لیکن بہت ہی کم طور سے۔"

"نہیں، یہ تو آپ یوں ہی کہتے ہیں۔ غالباً اس سب کے بارے میں آپ مجھ سے کم تو نہ جانتے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ میں سماجیات کا پروفیسر تو نہیں ہوں البتہ مجھے اس سے دلچسپی تھی۔ اور واقعی اگر آپ کو دلچسپی ہو تو آپ بھی معاملہ سمجھئے۔"

"لیکن وہ لوگ کس نتیجے پر پہنچے؟"

"میں اب اجازت چاہتا ہوں۔۔۔"

دونوں زمیندار کھڑے ہو گئے اور سوباڈسکی نے پھر لیوین کو اس پر نظر ڈالنے کی ماہرانہ مہارت سے روک دیا جو اس کے ذہن کے کھلے خانوں کے پرے تھا اور وہ اپنے مہمانوں کو رخصت کرنے چلا گیا۔

۷

اس شام کو خواتین کے ساتھ لیوین کو بڑی ہی اکتاہٹ ہوئی۔ اسے پہلے سے کہیں زیادہ یہ خیال پریشان کر رہا تھا کہ اسے اب اپنی کھیتی باڑی سے بے اطمینانی کا جو احساس ہونے لگا تھا وہ کسی طرح بھی صرف اسی کی مخصوص صورت حال نہ تھی بلکہ یہ عام حالات تھے جن میں روس کے معاملات پہنچ گئے تھے کہ مزدور کے ساتھ کوئی ایسا رشتہ قائم کر لینا محض خواب نہیں ہے جس کے تحت وہ اس طرح کام کریں جیسے اس کسان کے ہاں کام کرتے تھے جس سے وہ آدھے راستے پر ملا تھا۔ یہ ایک ایسا فریضہ ہے جسے انجام دینا ضروری ہے۔ اور اسے لگ رہا تھا کہ اس فریضے کو انجام دینا ممکن ہے اور اس کی کوشش کرنی چاہئے۔

خواتین سے رخصت ہو کر اور اگلے دن پورے دن رہنے کا وعدہ کر کے، تاکہ سب ساتھ گھوڑوں پر جا کر شاہی جنگلات میں وہ دلچسپ جگہ دیکھیں جہاں زمین کا یہ اتنا سا ٹکڑا چھوڑ کر نیچے چلا گیا تھا، لیوین سونے سے پہلے صاحب خانہ کے کمرے میں چلا گیا تاکہ مزدوروں کے سوال سے متعلق وہ کتابیں لے لے جن کی پیش کش سوباڈسکی نے اسے کی تھی۔ سوباڈسکی کا کمرہ بہت بڑا تھا جس میں دیواروں کے سہارے سہارے کتابوں کی الماریاں تھیں اور دو میزیں تھیں — ایک تو بہت بڑی سی لکھنے کی میز تھی جو بیچ کمرے میں رکھی تھی اور دوسری ایک گول میز تھی جس پر ریپ کے گرد مضامین کی نوکوں کی شکل میں مختلف زبانوں کے اخباروں اور رسالوں کے تازہ ترین شمارے رکھے تھے۔ لکھنے کی میز کے پاس دراڑوں کی ایک الماری تھی جس کی دراڑوں پر سرسری حروف میں مختلف قسم کی کتابوں کی نشاندہی کی ہوئی تھی۔

سوباڈسکی نے لیوین کے لئے کتابیں نکالیں اور رائٹنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔

"کیا دیکھ رہے ہیں آپ؟" اس نے لیوین سے کہا جو گول میز کے پاس کھڑے ہو کر رسالوں پر سرسری نظر ڈال رہا تھا۔

"ارے ہاں، اس میں ایک بڑا دلچسپ مضمون ہے" سوباڈسکی نے اس رسالے کے بارے میں کہا جو لیوین ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھا۔ "معلوم ہوا؟" اس نے خوش ہو کر خاصے جیالے انداز میں کہا "کہ پولینڈ کی تقسیم کا خاص قصوروار فریڈرک نہیں (27)۔ معلوم ہوا کہ۔۔۔"

اور اپنی خصوصی دماغیت کے ساتھ اس نے نظر ڈالنے میں جو نئی بحث، اہم اور دلچسپ روشنی کے بارے میں بیان کیا۔ اس کے بارے کہ لیوین اس وقت سب سے زیادہ دلچسپی سے متعلق خیالات میں الجھا ہوا تھا، اس نے صاحب خانہ کی باتیں سن کر اپنے آپ سے سوال کیا "اس کے دماغ میں کیا چیز چبھی ہوئی ہے؟ اور کیوں اسے پولینڈ کی تقسیم سے دلچسپی ہے؟" جب سوباڈسکی نے اپنی بات ختم کی تو لیوین نے بیزاری کی طور پر پوچھا "تو پھر؟" لیکن پھر بھی نہیں، دلچسپ بات صرف یہ تھی کہ "معلوم یہ ہوا ہے۔" اور سوباڈسکی نے نہیں سمجھا یا اور اس کے خیال میں سمجھانے کی ضرورت بھی نہ تھی کہ یہ چیز اس کے لئے کیوں دلچسپ تھی۔

"لیکن مجھے تو وہ خصوصی دلچسپ لگا" لیوین نے ابھر کر سانس لیتے ہوئے کہا "آدمی وہ ذہین ہے اور اس نے بہت سی باتیں پڑھ لیں۔"

"ارے ہاں بھی ایک چیز ملاحی کا پتا چھپا ہوا ہے، جیسے کہ وہ سمجھی ہیں" سوباڈسکی نے کہا۔

"جن کے آپ سرپرست ہیں۔"

"ہاں، بس یہ کہ میں سرپرست کی حیثیت سے نہیں، دوسری طرف سے جانتا ہوں" سوباڈسکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں جس چیز میں الجھا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ" لیوین نے کہا "دیکھتا ہے کہ ہمارا معاملہ بیس سفتوں طریقے سے کھیتی کا کام تو نہیں چل رہا ہے۔ چل رہی ہے تو ساجھے کاری والی کھیتی باڑی جیسے اس بالکل چپ رہنے والے محض کی، یا پھر بالکل سادہ قسم کی کھیتی باڑی۔ اس میں قصور کس کا ہے؟"

"ظاہر ہے کہ خود ہمارا اور پھر بھی بچ نہیں ہے کہ ہمارا کام چل نہیں رہا ہے۔ وہ سیلسکوک کا تو چل رہا ہے۔"

"کارخانہ۔۔۔"

"پھر بھی میری تو کسی طرح سمجھ میں نہیں آتا کہ آپ کو تعجب کس بات پر ہے؟ عام لوگ ارتقا کے 'ا
ارتقا کے بھی اور اخلاقی ارتقا کے بھی' سے نیچے پر کھڑے ہیں کہ بالکل کھا جا رہے کہ انہیں ہر اس چیز کی
حفاظت کرنی چاہئے جو ان کے لئے اجنبی ہو۔ یورپ میں مستقل طریقے سے کھیتی اس لئے چل رہی ہے کہ عام
لوگ تعلیم یافتہ ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ ہمارے ہاں عام لوگوں کو تعلیم دینے کی ضرورت ہے — یہ ہے ساری
بات۔"

"لیکن عام لوگوں کو تعلیم کیسے دی جائے؟"

"عام لوگوں کو تعلیم دینے کے لئے تین چیزیں ضروری ہیں — اسکول' اسکول اور اسکول۔"

"لیکن آپ نے تو خود ہی کہا کہ عام لوگ مادی ارتقا کے نچلے زینے پر کھڑے ہیں۔ اس میں اسکول کس
طرح مدد کریں گے؟"

"پتہ ہے آپ کو' آپ کی باتیں سن کر مجھے ایک لطیفہ یاد آتا ہے کہ کسی مریض کو مشورہ دیا گیا" "آپ
طبیعی ورزشیں کیا کیجئے" — "وہ کیا ہوتی ہیں" "ہو سکے تو لکھ کر دیکھئے" — "دیکھا' حالت اور
خراب ہو گئی" "تو پھر تو اب بس خدا سے دعا کیجئے" — "وہ بھی کی — حالت اور خراب ہو گئی۔" "ویسے ہی آپ
کی اور ہماری بات ہے۔ میں کہتا ہوں' سیاسی معاشیات۔ آپ کہتے ہیں "حالت اور خراب ہو جائے گی" میں کہتا
ہوں' سوشلزم۔ آپ کہتے ہیں "حالت اور خراب ہو جائے گی۔" "اچھا تعلیم — "حالت اور خراب ہو جائے
گی۔"

"ہاں مگر اسکول کس طرح مدد کریں گے؟"

"لوگوں کے ذہن میں دوسری چیزوں کی مانگ پیدا کریں گے۔"

"اور یہی تو کبھی میری سمجھ میں نہیں آیا" لیوین نے جوش میں آکر اعتراض کیا۔ "اسکول کس طرح سے
لوگوں کی مادی حالت کو بہتر بنانے میں ان کی مدد کریں گے؟ آپ کہتے ہیں کہ اسکول اور تعلیم ان کے ذہن میں
دوسری چیزوں کی مانگ پیدا کریں گے۔ یہ اور بھی برا ہو گا اس لئے کہ ان مانگوں کو پورا کرنا ان کے بس میں نہیں
ہو گا۔ صحیح طریق اور بنیادی اصولوں کا علم کس طرح سے ان کی مادی حالت کو بہتر بنانے میں مدد کرے گا' یہ میں
کبھی نہیں سمجھ پایا۔ ابھی پرسوں میں ایک کسان عورت سے ملا جس کی گود میں بچہ تھا۔ میں نے پوچھا کہ لڑکا یا
لڑکی بیمار ہے۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک سیانی کے پاس جا رہی ہے' بچے کو تشنج کے دورے پڑتے ہیں تو اسی کا علاج
کروانے جا رہی ہے۔ میں نے پوچھا' یہ سیانی کیسے علاج کرتی ہے۔ اس نے بتایا "وہ بچے کو انڈے سینے والی مرغی
کے ساتھ بٹھا دیتی ہے اور کچھ پڑھ دیتی ہے۔"

"لیجئے' آپ نے ضروری کہہ دیا تاکہ وہ تشنج کا علاج کروانے کے لئے مرغی کے ذریعے میں نہ لے جائے'
بس اسی لئے ضروری ہے۔" خوش ہو کر سویاژسکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں" لیوین نے چڑ کر کہا۔ "یہ علاج میرے خیال میں ویسا ہی ہے جیسا اسکول کے ذریعے عام
لوگوں کا علاج کرنا۔ عام لوگ غریب ہیں اور جاہل ہیں۔ اس بات کو ہم ویسے ٹھیٹی طور پر دیکھتے ہیں جیسے وہ
عورت تشنج کو دیکھتی تھی اس لئے کہ بچہ تو چلا تا ہے۔ لیکن اس معیشت میں' عربی اور جہالت میں' اسکول کس
طرح مدد کریں گے یہ ویسے ہی سمجھ میں نہیں آتا جیسے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ انڈے سینے والی مرغی تشنج میں مدد
کرتی ہے۔ مدد تو اس چیز میں کرنی چاہئے جس کی بدولت مدد غریب ہے۔"

"کم سے کم اس میں تو آپ اسپنسر (28) کے قریب پہنچ جاتے ہیں جو آپ کو اس قدر نہیں پسند ہے۔ وہ
بھی اسی طرح کہتا ہے کہ تعلیم و تہذیب زیادہ خوشحالی اور زندگی کی آسائش کا' جیسا کہ وہ کہتا ہے' زیادہ سامنے
رکھنے کا نتیجہ تو ہو سکتی ہے لیکن بڑھنے اور حساب کر لینے کا نہیں۔"

"مجھے بڑی خوشی ہے یا بڑا افسوس ہے کہ اسپنسر کے قریب پہنچ گیا لیکن یہ بات میں بہت دنوں سے جانتا
ہوں کہ اسکولوں سے مدد نہیں ملے گی' مدد ملے گی تو ایسے سماجی نظام سے جس کے تحت عام لوگ زیادہ مالدار
ہوں گے اور ان کے پاس فرصت کا وقت زیادہ ہو گا — تب اسکول بھی ہو جائیں گے۔"

"بہرحال یورپ میں تو اب اسکول جا رہی ہیں۔"

"اور کیا آپ خود اس معاملے میں اسپنسر سے متفق ہیں؟" لیوین نے پوچھا۔

لیکن سویاژسکی کی آنکھوں میں خوف کے انکار کی ایک جھلک نمودار ہوئی اور وہ مسکرا کر بولے:

"ہاں' تشنج کا یہ علاج تو اب ہے' کیا واقعی آپ نے اپنے کانوں سے سنا ہے؟"

لیوین نے دیکھا کہ اس شخص کی زندگی اور اس کے خیالات کے درمیان جو تعلق ہے اسے وہ کبھی نہیں
تلاش کر سکتا۔ صاف دکھائی دے رہا تھا کہ اس کے لئے اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا کہ اس کی بحث کا
نتیجہ کیا نکلتا ہے' اسے تو صرف بحث کے عمل کی ضرورت تھی۔ اور جب بحث کا عمل اسے کسی اندھی گلی میں
پہنچا دیتا تھا تو اسے اچھا نہیں لگتا تھا۔ یہ اس کو بالکل پسند نہیں تھا اور اس سے وہ احتراز کرتا تھا اور بات چیت کا
رخ کسی خوشگوار اور دل خوش کن چیز کی طرف موڑ دیتا تھا۔

اوھے راستے پر جس کسان سے ملاقات ہوئی تھی' اور آج کے دوسرے سارے تاثرات و خیالات کی
اصل بنیاد میں کیا تھا اس سے لے کر آج کے سارے تاثرات سے لیوین بڑے اجاڑ میں مبتلا تھا۔ یہ اس کھوکھلے
شعار سویاژسکی' اور صرف معاشرتی استعمال کے لئے اپنے پاس کچھ خیالات رکھتا تھا اور جس کی زندگی کی بنیاد کچھ
اور ہی تھی' جو لیوین کے لئے ایک راز سربستہ تھی' جبکہ بھیڑیے کے ساتھ' جس کا نام ہم غفیر ہے' وہ دائمی عامہ کی
رہنمائی ان خیالات کے ذریعے کرنا تھا جن سے خود زندگی میں پرہیز کرتا تھا' یہ فلسفہ' رسیدار حس کی دلیلیں
سب صحیح تھیں جو زندگی کی جڑوں پر نہ تھیں لیکن پورے بلبلے پر اور روس کے سب سے اونچے بلبلے پر اس کا فلسفہ
بالکل صحیح نہ تھا؟ خود اپنی سرگرمیوں سے اس کی بے اطمینانی اور اس سب کا علاج تلاش کر لینے کی مبہم سی
امید — ان سب چیزوں نے مل کر ایک اندرونی تشویش کا احساس اور اس امید کی شکل اختیار کر لی تھی کہ اس کا
حل قریب ہی ہے۔

اپنے کمرے میں جب وہ اکیلا رہ گیا تو کتابوں پر اور گھر سے پرلطف اور خوبصورت چیزوں کے پاؤں اور باغوں
کو غیر متوقع طور پر اوپر اچھالتا تھا' لیوین دیر تک نہیں سویا۔ لیوین کو سویاژسکی کی کسی ایک بات سے بھی کوئی
دلچسپی نہ رہ گئی تھی حالانکہ اس نے ذہانت کی بہت سی باتیں کی تھیں۔ لیکن زمیندار کے اندر کروٹ لیتے ہوئے
خوش کرنے کی ضرورت تھی۔ لیوین کو غیر ارادی طور پر اس کے سامنے الفاظ یاد آگئے اور اپنے تصور میں اس
نے اپنے جوابوں میں ترمیمیں کیں۔

"ہاں مجھے اس سے کہنا چاہئے تھا کہ آپ کہتے ہیں کہ ہماری زراعت اس لئے نہیں چلتی کہ کسان ان
تمام چیزوں سے محروم کر دیا گیا ہے جو حالت کو بہتر بنانے کے لئے کی جاتی ہیں' اور یہ کہ ان سدھاروں کو طاقت اور
اقتدار کے ذریعے رائج کرنا چاہئے۔ لیکن اگر ان سدھاروں کے بغیر زراعت بالکل ہی — چلتی تو آپ کی بات

ٹھیک ہوتی، لیکن وہ چلتی تو ہے بلکہ صرف وہیں چلتی ہے جہاں مزدور اپنی عادتوں کے مطابق کام کرتے ہیں جیسے اس آدھے راستے والے بڑھئے کے ہاں۔ زراعت سے آپ کی اور ہماری مشترکہ بے اطمینانی یہ ثابت کرتی ہے کہ قصور وار ہم ہیں یا مزدور۔ ہم بہت دنوں سے اپنے طور پر یورپی طریقے سے سوچ رہے ہیں اور مزدور قوت کی خصوصیتوں کے بارے میں سوچتے ہیں نہ سوال کرتے ہیں۔ تو آیئے یہ مان لیں کہ مزدور قوت کو 'مشاقی قوت' کو نہیں بلکہ روسی کسان کو اس کی جبلت سمیت تسلیم کریں اور اس کے مطابق زراعت کا بندوبست کریں۔ مجھے اس سے کہنا چاہئے تھا کہ "ذرا یہ تصور کیجئے کہ آپ کے ہاں بھی زراعت ویسے ہی چلنے لگے جیسے اس بڑھئے کے ہاں چلتی ہے اور آپ نے مزدور کو محنت کی کامیابی سے دلچسپی پیدا کرانے کا ذریعہ ڈھونڈ لیا اور آپ نے بھی سدھاروں کا وہ اوسط تلاش کر لیا جسے وہ تسلیم کرتے ہیں ۔۔۔ اور آپ دیکھیں کہ کمزور کے بغیر پہلے سے دوگنی مالی پیداوار حاصل کریں گے۔ تو آدھا آدھا بانٹ لیجئے' آدھا مزدور قوت کو دے دیجئے تو بھی وہ اضافہ جو آپ کے پاس رہ جائے گا دوگنا ہو گا اور مزدور قوت کو بھی زیادہ ملے گا۔ اور ایسا کرنے کے لئے زراعت کی سطح کو یا کسان اور مزدوروں کے لئے زراعت کی کامیابی میں دلچسپی پیدا کرنی ہوگی۔ یہ کیسے کیا جائے ۔۔۔ یہ تفصیلات کا سوال ہے لیکن اس میں شک نہیں کہ یہ ممکن ہے۔"

اس خیال سے یوین میں شدید ہیجان پیدا کر دیا۔ وہ آدھی رات تک نہیں سویا اور اس خیال کو عملی جامہ پہنانے کی تفصیلات پر غور کرتا رہا۔ دوسرے دن اس کا جانے کا ارادہ تھا لیکن اب اس نے فیصلہ کیا کہ وہ صبح سویرے ہی گھر چلا جائے گا۔ اس کے علاوہ سویا ژنسکی کی سالی اور اس کے گرجیان کی کاٹ نے بھی اس میں ایسا احساس پیدا کیا جو کسی بہت ہی بری حرکت پر شرمندگی اور پچھتاوے کا ساتھا۔ سب سے خاص بات یہ تھی کہ وہ تاخیر کئے بغیر گھر جانا چاہتا تھا ضروری تھا کہ وہ اپنے نئے منصوبے کو کسانوں کے سامنے پیش کرے' جاڑوں کے لئے بوائی سے پہلے' تاکہ اس کی بوائی نئی بنیادوں ہی پر کی جائے۔ اس نے پہلے والی ساری کھیتی باڑی کو بالکل ہی بدل دینے کا فیصلہ کیا۔

29

یوین کے منصوبے کی تکمیل میں بہت سی مشکلیں پیش آئیں لیکن وہ جدوجہد کرتا رہا' جہاں تک اس سے ہو سکا اور اگر چہ وہ خاتمہ نہیں حاصل کر سکا جتنا چاہتا تھا پھر بھی اس نے اتنا حاصل کر لیا کہ وہ خود کو مزدور کے بغیر یقین کر سکتا تھا کہ یہ معاملہ اس لائق ہے کہ اس کے لئے محنت کی جائے۔ خاص مشکلوں میں ایک یہ تھی کہ کھیتی باڑی کا کام چل رہا تھا اور ساری چیزوں کو روک دینا اور سب کچھ نئے سرے سے شروع کرنا ناممکن تھا۔ مشین کو چلتے ہی میں بالکل ٹکوں کر پوری طرح سے ٹھیک ٹھاک کرنا ضروری تھا۔

جس شام کو وہ گھر پہنچا ہی شام کو جب اس نے مزدور کو اپنے منصوبوں سے مطلع کیا تو مزدور نے اس کی بات کے اس حصے کو ظاہر بظاہر طمانیت اور خوشی کے ساتھ خاموشی سے یہ غایت ہوتا تھا کہ لب تک ہو گیا تھا اور سب بیکار اور غیر فائدہ بخش تھا۔ مزدور نے کہا کہ وہ تو بہت دنوں سے یہ کہہ رہا تھا لیکن اس کی بات کوئی سننا ہی نہ چاہتا تھا جہاں تک یوین کی پیش کردہ تجویز کا ۔۔۔ زراعت کے سارے شعبوں میں مزدوروں کے ساتھ حصہ داروں کی طرح شریک ہونے کا ۔۔۔ تعلق تھا تو مزدور نے اس پر بس بڑی بیدلی ظاہر کی اور کوئی قطعی رائے نہیں دی اور نہ ہی اس نے کالے گیسوں کے قطعوں کے باقی حصے کو کل ہی اٹھانے کی اور دوبارہ بنائی کے لئے آدمی بھیجنے کی بات شروع کر دی۔ چنانچہ یوین نے محسوس کیا کہ ابھی منصوبے کے اس حصے کی بات کرنے کا وقت نہیں ہے۔

اس کے بارے میں کسانوں سے بات کرنے اور انہیں نئی شرطوں پر رضامند کرنے کی بھی اسے اسی خاص مشکل کا سامنا کرنا پڑا کہ وہ سب روز مرہ کے رواں کاموں میں اتنے مصروف تھے کہ انہیں تنظیم کے فائدے اور نقصان کے بارے میں سوچنے کی صلاحیت ہی نہ تھی۔

ایسا لگا کہ ایک بھولے بھالے کسان' سویٹی کے نگراں ایوان نے یوین کی تجویز کو پوری طرح سے سمجھا۔۔۔ کہ وہ اپنے بال بچوں سمیت فائدہ بخش سویٹی باڑے کا حصہ دار بن جائے۔ اور اسے اس بندوبست سے پوری طرح ہمدردی ہو گئی۔ لیکن جب یوین اس طرف اشارہ کرتا کہ تاکہ فائدہ مستقبل میں ہو گا تو ایوان کے چہرے سے تشویش اور الجھن ظاہر ہونے لگتا کہ وہ پوری بات سن ہی نہیں سکتا اور وہ اپنے لئے کوئی نہ کوئی مفہوم نکالتا جس میں دیر نہیں کی جا سکتی تھی' یا تو دن کے بارے سے سوکھی گھاس بنانے کے لئے میلی سویٹیوں کے لئے پانی اٹھا چلنے لگتا یا گوبر گھسانے لگتا۔

دوسری مشکل یہ تھی کہ کسانوں کی اس بے اعتباری کو کسی طرح دور ہی نہ کیا جا سکتا تھا کہ رینٹ دار کا اصل مقصد کچھ اور بھی ہو سکتا ہے سوائے اس کے کہ جتنا بھی ہو سکے انہیں نچوڑا جائے۔ انہیں یقین تھا کہ یوین کا اصل مقصد (جیسا کہ وہ ان سے کچھ بھی کہے) ہمیشہ وہی رہے گا جو وہ ان سے نہیں کہے گا۔ اور خود کسان بھی اپنی رائے دیتے وقت باتیں تو بہت کرتے تھے لیکن وہ ہر گز نہ کہتے تھے جو ان کا اصل مقصد تھا۔ اس کے علاوہ (یوین محسوس کرتا تھا کہ چرچرا رینٹ دار لفظ ہی کہتا تھا) معاہدہ چاہے کچھ بھی ہو کسانوں کی پہل اور ناقابل تغیر شرارہ داہتی تھی کہ انہیں کھیتی باڑی کے کوئی بھی نئے طریقے اپنانے اور نیا سادہ سامان استعمال کرنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ وہ یہ بات مانتے تھے کہ نئے ہل زیادہ اچھی نالی کرتے تھے' کہ سخی کو توڑنے اور باریک خالی کرنے والی چھالیاں اچھی طرح کام کرتی ہیں لیکن وہ ہمیشہ اور ہمیں بھروسہ لیتے تھے کہ ان دونوں کو استعمال کرنا کیوں ممکن نہیں ہے۔ اور اگر چہ وہ یقین تھا کہ زراعت کی سطح کو بلند رکھنا ضروری ہے پھر بھی بہتر سارا سامان کے استعمال سے انکار کرنے پر وہ افسوس ہوتا تھا اس لئے کہ ان کے فوائد اس قدر صریحی تھے۔ ان ساری مشکلوں کے باوجود وہ اپنی بات پر اڑا رہا اور خزاں تک میں کام آگے بڑھنے لگا کم سے کم اسے یہی لگا

شروع میں یوین نے سوچا کہ ساری کھیتی باڑی جیسی تھی ویسی ہی کسانوں' مزدوروں اور کنٹریکٹر کو بھی شرکت داری کی شرطوں پر دے دے لیکن بہت جلد اسے یقین ہو گیا کہ یہ نہیں ہو سکتا اور اس نے کھیتی باڑی کو مختلف حصوں میں بانٹ دیا۔ سویٹی باڑا' باغ' سبزیوں کے کھیت' گھاس کے میدان' کھیت کی فصلوں میں بانٹ دیئے گئے اور وہ الگ قطعے رہے۔ یوین کو یہ لگا کہ سویٹی کے نگراں بھولے ایوان نے معاملے کو سب سے زیادہ اچھی طرح سمجھا ہے۔ اس نے زیادہ تر اپنے بال بچوں کے ساتھ ایک آرٹل بنا لیا اور سویٹی باڑے کا حصہ دار بن گیا۔ سود پر واقع کھیت آٹھ سال سے پڑی پڑا تھا اسے محمد اریخی لیدور بردونوف کی مدد سے کسانوں کے چھ خاندانوں نے نئی مشترکہ شرطوں پر لے لیا اور کسان شوراییف نے انہیں شرطوں پر سبزیوں کے سارے کھیت لے لئے۔ باقی سب ابھی پرانے ہی حال پر رہا لیکن یہ تین قطعے بندوبست کی بنا سے اور یوین ان میں پوری طرح مصروف ہو گیا۔

یہ توقع تھا کہ سویٹی باڑے میں ابھی تک کام میں پہلے سے بہتری نہیں آئی تھی اور ایوان نے اس بات کی سخت مخالفت کی کہ گوشالے کو گرم رکھا جائے اور کریم سے مکھن نکالا جائے۔ وہ اس بات پر زور دیتا تھا کہ محض

میں رکھنے سے گائیں چار گنا کھاتی ہیں اور کھلی کرم سے نکالا ہوا کھس زیادہ زود ہضم ہوتا ہے اور اس نے پرانے طریقے کے مطابق تنخواہ کا مطالبہ کیا اور اس نے اس بات سے کوئی دلچسپی نہیں ظاہر کی کہ اسے جو رقم ملنی تھی وہ تنخواہ نہیں تھی بلکہ منافع میں جو اس کا حصہ ہوگا اس میں سے اسے پیشگی مل رہی تھی۔

یہ سچ تھا کہ ٹھوڈر ریزنوف کی کمپنی نے پہلی سے پہلے اپنی زمین کو زرخیز نہیں بنایا تھا جیسا کہ ملے ہوا تھا' اور اس کے بجائے میں یہ کہا کہ وقت کم تھا۔ یہ بھی سچ تھا کہ اس کمپنی کے کسانوں نے یہ شرط مان تو لی تھی کہ یہ کام فی میدان پر کریں گے لیکن وہ اس زمین کو مشترکہ نہیں بلکہ نجی ملکیت کہتے تھے اور اس کا عمل کے کسانوں اور ٹھوڈر ریزنوف نے کئی بار بحثوں سے یہ کہا کہ "آپ تو زمین کے لئے مقدمہ لڑ لیتے تو آپ کو بھی سکون ہو جاتا اور ہم پر بھی بوجھ نہ ہوتا۔" اس کے علاوہ ان کسانوں نے اس زمین پر نیا سوئیٹی باڑا اور کھتا بنانے کا جو معاہدہ کیا تھا اسے طرح طرح کے بہانے کر کے جاڑے تک ٹالتے رہے۔

یہ بھی سچ تھا کہ شوابسف نے جو جریبیں کے حصے لئے تھے وہ ان کے چھوٹے چھوٹے قطعے کسانوں کو لگان پر دینا چاہتا تھا۔ اس کو جن شرطوں پر زمین دی گئی تھی انہیں وہ بظاہر بالکل ہی نظر انداز کرتا تھا کہ جہاں جو چاہے کاشت کرتا تھا

یہ بھی سچ تھا کہ انگریزی کسانوں کے ساتھ باتیں کرتے اور انہیں اس بندوبست کے سارے فائدے سمجھاتے وقت یہ محسوس کرتا تھا کہ ایسے وقت کسان صرف اس کی آواز سنتے رہتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہوتے ہیں کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے اس کو وہ خود اپنے ہی لئے کہہ رہے ہیں گے۔ یہ بات لیوین خاص طور سے اس وقت محسوس کرتا تھا جب وہ سب سے کھلے دماغ کسان ریزنوف سے بات کرتا اور ریزنوف کی آنکھوں میں ایسا کھیل جیسا لیوین سے اپنی ہی کسی کو بھی سمجھتا اور اس حکم عدولی کو بھی کہ اگر کوئی دھوکا کھائے گا بھی تو وہ محض ریزنوف تو نہیں ہوگا۔

لیکن اس سب کے باوجود لیوین کو یہ تھا کہ کام چل پڑا اور یہ کہ اگر وہ محنت کے ساتھ حساب رکھے اور اپنی بات پر قائم رہے تو دوسرے لوگوں پر اس طرح کے بندوبست کے فوائد ثابت کرے گا اور تب کام اپنے آپ ہی چلنے لگے گا۔

اس کام اور اس کے ساتھ اس باغی کھیتی باڑی میں جو لیوین کے ہاتھ میں رہ گئی تھی اور پھر گھر پر اپنی کتاب پر کام کرنے میں ساری گرمیاں لیوین انا مصروف رہا کہ وہ شکار پر بھی تقریباً نہیں گیا۔ اگست کے آخر میں اسے اچانک فکر ہوئی کہ اسے ایک ملازم سے کہہ کر بندوقیں واپس بلوا لینا چاہئے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ماسکو چلے گئے۔ اس نے محسوس کیا کہ وارنکا اور اس کا بچہ روسا کے خط کا جواب نہ دے کر اپنی بداخلاقی سے جس کے بارے میں وہ شرم سے سرخ ہو سکتا تھا' اس نے اپنی کتابیں جلا ڈالی ہیں اور اب وہ بھی ان کے ہاں نہ جا سکے گا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ بالکل اسی طرح ناپسندیدہ سوئیٹوسلاوسکی میاں بیوی کے ساتھ بھی کیا تھا لیکن وہ ان کے ہاں بھی کبھی نہیں جا سکے گا۔ اب اس کے لئے سب برابر تھا۔ اپنی کھیتی باڑی کے نئے بندوبست میں وہ اس قدر مصروف تھا جس قدر اب تک کسی چیز میں نہ ہوا تھا۔ اس نے ان کتابوں کو پڑھا جو اسے سوئیٹوسلاوسکی نے دی تھیں اور جو کتابیں اس کے پاس پہلے تھیں ان کے لئے آرڈر دے دیا کہ اس نے اس موضوع پر بیاسی سماجیاتی اور سوشلسٹ کتابیں پڑھیں اور جیسی کہ اسے توقع تھی اسے کوئی ایسی چیز نہیں ملی جو اس معاملے سے تعلق رکھتی ہو جسے اس نے ہاتھ میں لیا تھا۔ سماجی سماجیاتی کتابوں میں 'مثالی' کے ہاں اس نے بڑے شوق کے

ساتھ سب سے پہلے پڑھا تھا اور اسے یہ امید تھی کہ کسی بھی لمحے اسے ان سوالوں کے حل مل جائیں گے جن میں وہ الجھا ہوا تھا۔ اسے یورپی زراعت کی حالت سے اتنے کچے ہوئے قوانین ملے لیکن یہ کسی طرح اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ ان قوانین کو 'جنہیں روس پر عائد نہیں کیا جا سکتا' عام اور آفاقی کیوں ہونا چاہئے۔ یہی چیز اس نے سوشلسٹ کتابوں میں بھی دیکھی جو یا تو بیدار اور عقل قیاس آرائیاں تھیں لیکن ان کا اطلاق کسی طرح۔ کیا جا سکتا تھا حالانکہ اسے اپنی طالب علمی کے زمانے میں وہ بڑی دلکش معلوم ہوتی تھیں' یا پھر معاملے کی اس حالت کی بھونڈی اور بیہودہ نکاری کی کوشش تھی جس میں یورپ پہنچ گیا تھا اور جس میں اور روس کے زراعتی معاملے میں کوئی بھی چیز مشترک نہ تھی۔ سیاسی معیشت کہتی تھی کہ جن قوانین کے مطابق یورپ کی دولت نے ترقی کی تھی اور ترقی کر رہی تھی ان کا جابرانہ اور آفاقی اور ناقابل شک و شبہ تھا۔ سوشلسٹ تعلیمات کا کہنا تھا کہ ان قوانین کے مطابق ارتقا کی طرف لے جاتا ہے۔ اور دونوں میں سے کوئی اس بات کا جواب دینا تو کیا اس کی طرف اشارہ تک نہ کرتی تھیں کہ لیوین اور سارے روسی کسان اور مالکان اپنے کروڑوں ایکڑوں اور بے شمار دستیاب زمین کو کس طرح استعمال کریں کہ وہ عام بہبود کی خاطر زیادہ سے زیادہ بار آور ہوں۔

ایک بار جب اس نے اس معاملے کو ہاتھ میں لے لیا تو اس نے انتہائی ذمہ داری کے ساتھ وہ تمام چیزیں پڑھ ڈالیں جن کا تعلق اس کے موضوع سے تھا اور اس نے یہ ارادہ کیا کہ خزاں میں پرنس جا کر اس معاملے کا جو مطالعہ وہیں اصلی جگہ پر کرے گا تاکہ اس کے ساتھ اس معاملے میں بھی بھروسی نہ ہو۔ اگرچہ مختلف سوالوں کے سلسلے میں ہو چکا تھا۔ اگرچہ ہوا کہ جیسے وہ اپنے ہم کلام کے خیالات سمجھنے لگا اور اپنے خیالات پیش کرنے لگا ویسے ہی ایک اس سے کہا جاتا "اور کاؤلمان" اور جوکس "اور ریڈ آ" اور تکلیل□(29)□ انہیں آپ نے نہیں پڑھا۔ پہلے آپ انہیں پڑھ لیجئے" انہوں نے اس سوال سے میرا حاصل بحث کی ہے۔"

اب وہ صاف دیکھ رہا تھا کہ کاؤلمان اور تکلیل اسے کچھ نہیں بتا سکتے۔ وہ جانتا تھا کہ وہ کیا چاہتا تھا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ روس کے پاس بہت اچھی زمین ہے اور بہترین کام کرنے والے ہیں اور بعض صورتوں میں' جیسے اس کسان کے ہاں جس سے وہ گوبھے راستے پر ملا تھا' کام کرنے والے اور زمین بہت پیدا کرتے تھے' لیکن زیادہ تر صورتوں میں' جب یورپی طریقے سے سرمایہ لگایا جاتا ہے تو وہ کم پیدا کرتے ہیں' اور یہ کہ اب صرف اس وجہ سے ہوتا ہے کہ کام کرنے والے اس اپنے ہی مخصوص طریقے سے کام کرنا چاہتے ہیں اور اچھی طرح کام کرتے ہیں' اور یہ مزاحمت اتفاقی نہیں بلکہ مستقل ہے اور اس کی بنیاد عام لوگوں کی روح میں ہے۔ اس نے سوچا کہ روسی عام لوگوں کے میدان پر کام تھا کہ وہ بندوبست غیر مقبوضہ وسعت زمین پر شعوری طور سے آباد ہوں اور اسے کام میں لائیں۔ جب تک کوئی غیر مقبوضہ زمین رہی تب تک انہوں نے اپنے طریقے اپنائے رکھے جو اس کے لئے ضروری تھے اور یہ کہ یہ طریقے اتنے برے نہیں ہیں جتنا انہیں عام طور سے بیان کیا جاتا ہے۔ اور اس بات کو وہ نظری طور پر کتاب میں اور عملی طور پر اپنی کھیتی باڑی میں ثابت کرنا چاہتا تھا۔

30

جنوری کے آخر تک میں اس زمین پر جو آرٹل کو دی گئی تھی سوئیٹی باڑا بنانے کے لئے لکڑی ڈھو کر پہنچا دی گئی اور گایوں سے حاصل ہونے والا کھس بیچ دیا گیا اور منافع حصہ رسدی تقسیم کر دیا گیا۔ کھیتی باڑی کے عمل میں کام بہت ہی اچھا چل رہا تھا یا کم سے کم لیوین کو یہی لگ رہا تھا۔ اس کے وسیلے کو نظری طور پر سارے معاملے

کی وضاحت کی جائے اور تضحیف کو ختم کیا جائے' نولیوں کے خوابوں کے مطابق نہ صرف یہ کہ سیاسی معاشیات میں ایک انقلاب برپا کردے گی بلکہ اس سائنس کو بالکل ہی تبدیل کردے گی اور ایک نئی سائنس' جس سے عام لوگوں کے تعلق کی سائنس کی ابتدا کرے گی' بس یہ کرنا تھا کہ وہ پردیس جا کر ساری چیزوں کا بہ موقع مطالعہ کرے کہ وہاں اس سمت میں کیا کیا گیا ہے اور اس بات کے قائل کن خوبیوں تلاش کرے کہ وہاں جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب وہ نہیں ہے جس کی ضرورت ہے۔ لیوین صرف یہ انتظار کر رہا تھا کہ گیسوں پہنچا دیا جائے تاکہ وہ رقم حاصل کرلے اور پردیس چلا جائے۔ لیکن بارش شروع ہو گئی جس کی وجہ سے اناج اور آلو ابھی تک کھیت میں تھا اسے اٹھانے کی مہلت ہی۔ ملی تھی۔ سارا کام رک گیا مگر گیسوں کا پہنچنا بھی بند ہو گیا راستوں پر ناگزار کیچڑ تھی۔ دو پگڈنڈیاں ہاڈھ میں بہہ گئیں اور موسم روز بروز خراب ہوتا گیا۔

۳۰ ستمبر کو صبح ہی سے سورج نکل آیا اور اگلے موسم کی امید کرکے لیوین نے فیصلہ کن اقدام میں سفر روانہ ہونے کی تیاریاں کرنے لگا۔ اس نے گیسوں کو بوروں میں بھرنے کا حکم دیا' انتظار کو رقم ادا کرنے کے لئے سوداگر کے پاس بھیجا اور خود کھیتی باڑی کے کاموں میں لگ گیا تاکہ سفر جانے سے پہلے آخری بندوبست کردے۔

سرمائی سارے کام ختم کرکے اور بارش کی تڑپیوں سے تر' جو اس کے چہرے کے جیکٹ کے پیچھے بھی گھروں پر ہتھیں تو کبھی اس کی کرانچوں کی گیلس کے اوپر' لیکن اس کی انتہائی خوش و فرحم اور جیالی حالت میں لیوین شام کو گھر واپس آیا۔ شام کے قریب خراب موسم ہوتر ہو گیا۔ پیڑی دار برف پوری تڑتڑاہٹ اور کالوں اور سرکو تھپتھپاتی ہوئی گھوڑی پر اڑتے دوروں میں پڑ رہی تھی کہ وہ آزمی آزمی چل رہی تھی لیکن کشتوپ پہنے لیوین تڑے میں تھا اور اپنے چاروں طرف گدلی بالیوں کو دیکھتا ہوا پہیوں کے ساتھ بھاگ رہی تھیں۔ کبھی کبھی ہر نگی نسلی سے تعلق اولی بوندوں کو کبھی پتی کے کٹتے پر پڑی ہوئی کسی برف کو جو ابھی تک پگھلی نہ تھی' کبھی انور و بیلی اور دیہاتیوں کو جو ایک لگے ہو جانے والے بیڑے کے چاروں طرف ایک موٹی پرت کی شکل میں جا جمع ہو گئی تھیں۔ اور گرد کی عظمت کی اور کبھی کے بارے میں لیوین کو خاص طور سے بتایا تھا۔ وہ اس سے ہو رہا تھا۔ دور کے گاؤں میں اس نے کسانوں کے ساتھ جو بات چیت کی تھی اس سے صاف ہو رہا تھا کہ وہ اپنے نئے رفتوں کے عادی ہونے لگے تھے۔ ایک بوڑھے مد ستگار کے ہاں وہ کپڑے تبدیل کرنے کے لئے چلا گیا تھا' بظاہر اس نے لیوین کے منصوبے کی تائید کی اور طور سے بالکل کی کہ وہ سوسائٹی خریدنے کے لئے شرکت داری میں شامل ہو جائے گا۔

لیوین سوچ رہا تھا' اس میں یہ ضرورت ہے کہ مستقل ہی کے ساتھ اپنے نصب العین کی طرف بڑھتا رہوں تو میں سوچتا ہوں وہ حاصل کرلوں گا اور یہ اس لائق ہے کہ اس کے لئے کام اور محنت کی جائے۔ یہ معاملہ میرا ذاتی نہیں ہے بلکہ یہاں عام سو[illegible] ساری رعایت کو اور خاص کر سارے عام لوگوں کی حالت کو بالکل بدل دینا چاہئے۔ مصنفی کی جائے۔ عام دولت اور عنایت عطا کی جائے۔ اتفاق رائے اور مساوات کا تعلق محض۔ انقلاب لیکن خواہ کے لیکن روسی انقلاب' شروع میں ہمارے اوپر کے چھوٹے سے طبقے پر گھومتا ہوا ہمارے دیہاتیوں میں سارے دیہاتیوں کے لئے کہ انصاف پسند خاں کبھی بے ثمر ہوئی نہیں ہوا[illegible] ہے کہ اس سے لئے کام لیا جائے۔ اور اس بات سے کچھ بھی ثابت نہیں ہوتا[illegible] میں لیوین کا ہے' اسی کا جہاں ناچ میں سیاہ بالی بادہ کر گیا تھا (30) اور جسے ثمر یا سلسلے بطلہ[illegible] اپنی نظر میں اتنا کامل رحم اور حقیر ہے۔ مجھے یقین ہے کہ فرسٹکن (30) نے اپنے بارے میں سب کچھ[illegible] کے بعد خود کو اتنا ہی حقیر محسوس کیا ہوگا اور اسی طرح اپنے اوپر بھروسا نہ کیا ہوگا۔ اس سے کچھ نہیں ہوگا۔ اور اس کے پاس خالی اپنی اکانیا نیکا کیلوداری ہوں گی جس کو وہ اپنے منصوبوں کا راز دار بنا رہا ہوگا۔"

یہی سب سوچتے ہوئے لیوین اندر جا کر ہونے کے بعد گھر پہنچا۔

انتظار' جو سوداگر کے پاس گیا تھا' واپس آیا اور اپنے ساتھ گیسوں کی رقم کا ایک حصہ لے آیا۔ بوڑھے خدمتگار کے ساتھ مصاحبہ ہو گیا تھا اور راستے میں انتظار کو معلوم ہوا تھا کہ ہر جگہ اناج کھیتوں ہی میں کٹ رہا تھا اس لئے ابھی تک اس کے ہوا ایک سو ساٹھ گٹھے نہیں کٹے تھے وہ اس نقصان کے مقابلے میں کچھ نہیں تھے جو سوسوں کو اٹھانا پڑ رہا تھا۔

کھانے کے بعد لیوین اپنی عادت کے مطابق کتاب لے کر آرام کرسی پر بیٹھ گیا اور پڑھتے پڑھتے اپنی کتاب کے سلسلے میں اپنے آئندہ سفر کے بارے میں سوچنے لگا۔ آج اپنے کام کی ساری اہمیت کو وہ واضح طور سے سمجھ گیا اور اس کے ذہن میں اپنے آپ ہی پورے پورے سلسلے آنے لگے جو اس کے خیالات کے جوہر کا اظہار کرتے تھے۔ اس نے سوچا "اسے لکھنا چاہئے۔ اس کو ضرور ایک مختصر سا مقدمہ ہونا چاہئے جس میں پہلے میں ضروری سمجھتا تھا۔" وہ لکھنے کی میز کی طرف جانے کے لئے کھڑا ہو گیا اور اس کے پاؤں کے پاس لیٹی ہوئی لاسکا بھی کھڑی ہو کر اس کی طرف دیکھنے لگی جیسے پوچھ رہی ہو کہ کہاں جا رہا ہے۔ لیکن لکھنے کا وقت ہی۔ ملا اس نے کہ اگلے دن کے کام کی بات کرنے کے لئے کسانوں کے گھر اس آگئے اور لیوین بیٹھ دالان میں چلا گیا۔

چار بجے دیہاتی کل کے واسطے کام کا بندوبست کرکے اور ان سارے کسانوں سے ملنے کے بعد جس میں سے کام تھا' لیوین اپنے کمرے میں چلا گیا اور کام کرنے میں لگا سکا ہوئے پیچھے لیٹ گئی اور اگلا پاؤں پورا اپنی ٹانگ پر بیٹھ کر جماہیاں لینے لگیں۔

کچھ دیر لکھنے کے بعد لیوین نے اپنا مقدمہ غیر معمولی صاحبت کے ساتھ لکھا جس میں اس کے انتظار اور آخری ملاقات کا خیال آگیا۔ وہ کھڑا ہو کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

"کوئی ضرورت نہیں اور نے اکانیا نیکا" اکانیا نیکا نے اس سے کہا "آپ آپ گھر میں کس سے پہلے ہوئے ہیں اگر پانی کے پیشوں پر چلے جاتے انتظام تو سارا کر ہی لیا۔"

"میں نہ اکانیا نیکا کیلوداری ہوں جاری رہا ہوں۔ کام ختم کرنا ضروری ہے۔"

"ارے آپ کا کام بھی کیا ہے یہ واقعی آپ نے کسانوں کو کم بخش دیا ہے" لوگ تو یہی کہتے ہیں کہ تمہارے مالک کو اس کے بدلے میں زیادہ رقم عنایت حاصل ہوگی۔ اور اچھا ہوا اس پر ہے کہ آپ کو کسانوں کی فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"

"میں ان کی فکر نہیں کر رہا ہوں اپنے لئے کر رہا ہوں۔"

اکانیا نیکا کیلوداری کو سمجھنی بازی کے سلسلے میں لیوین کے منصوبوں کی ساری تفصیلات معلوم نہیں تھیں لیوین اکثر اپنے خیالات ان کی ساری باریکیوں سمیت ان کے سامنے پیش کرتا اور اس سے بات بھی کرتا اور ان کی وضاحتوں سے کبھی کبھی مستفید ہوتا لیکن اس وقت اس نے یہ سوچا کہ اس سے وہ بالکل کچھ نہ کہی سمجھیں۔

"اپنی روح کے بارے میں" یہ تو سبھی جانتے ہیں "ہر چیز سے پہلے سوچنا چاہئے" انہوں نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا "آپ پار ہیں ر[illegible] ذہنی کو دیکھئے" یہ تو اوپر والے کی مرضی کہ پڑھتے تھے۔ تھے لیکن موت ایسی پائی کہ

خدا ہر ایک کو دے" انہوں نے ایک خدمتگار کے بارے میں کہا جس کی موت کچھ ہی دن پہلے ہوئی تھی۔ "توبہ کر لی' ساری پاک رسمیں ادا کر لیں۔"

"میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں" اس نے کہا۔ "میں یہ کہہ رہا ہوں کہ میں اپنے فائدے کے لئے کر رہا ہوں۔ اگر کسان اچھی طرح کام کریں تو میرے لئے زیادہ فائدہ مند ہے۔"

"اوہ آپ چاہے کچھ کریں اگر وہ پکا کافر ہے تو سب کچھ لوندا حاصد جاتی رہے گا۔ اگر دین دھرم ہے تو کام کرے گا اور نہیں ہے تو آپ کچھ نہیں کر سکتے۔"

"واہ! آپ خود ہی کہتی ہیں کہ ایمان تو سوئیٹوں کی دیکھ بھال زیادہ اچھی کرے گا۔"

"میں تو ایک ہی بات کہتی ہوں" اگافیا میٹرینا کیلوونا نے کہا اور صاف ظاہر تھا کہ انہوں نے یہ بات اتفاقاً نہیں بلکہ خیالات کے پورے تسلسل اور تواتر کے ساتھ کہی "آپ کو شادی کر لینی چاہئے' بس یہ ہے ساری بات۔"

اسی بات کی طرف اگافیا میٹرینا کیلوونا کے دھیان دلانے پر' جس کے بارے میں وہ خود ہی ابھی ابھی سوچ رہا تھا' اسے پھر بھی لگا اور اپنی توہین کا احساس بھی ہوا۔ لیوین نے اپنی بھویں سکیڑیں اور ان کو جواب دینے کیلئے پھر سے اپنے کام میں لگ گیا اور خود اس میں اس سب کو بھلا دے لگا جو اس نے اس کام کی اہمیت کے بارے میں سوچا تھا۔ بس کبھی کبھار خاموشی میں اس کے کانوں میں اگافیا میٹرینا کیلوونا کی بھائی کی سلائیوں کی آواز آتی اور اسے وہ باتیں یاد آتیں جنہیں وہ یاد نہیں کرنا چاہتا تھا اور پھر بھویں سکیڑ لیتا۔

لوہے کھٹیوں کی آواز اور کیچڑ میں کسی گاڑی کے مشکل سے چلنے اور انجن کے کھانسنے کی دبی دبی آواز سنائی دی۔

"لیجئے' آپ کے ہاں مہمان آ گئے' اب جی نہیں اٹھائے گا" اگافیا میٹرینا کیلوونا نے کہا اور کھڑکی ہو کر دروازے کی طرف چلیں۔ لیکن لیوین لپک کر ان سے آگے نکل گیا۔ اب اس کا کام آگے نہیں بڑھ سکتا تھا اور اسے مہمان کے آنے کی خوشی ہوئی چاہے کوئی بھی ہو۔

31

وہ ڈکر جب وہ آدھی سیڑھیاں طے کر چکا تو لیوین نے ہال والان میں کھانسنے کی جانی پہچانی آواز سنی۔ لیکن اس نے خود اپنے پاؤں کی چاپ میں یہ آواز صاف نہیں سنی تھی اور وہ امید کر رہا تھا کہ اس سے غلطی ہوئی ہو۔ پھر اس نے سر اور بالکل ڈیلا ڈیل دیکھا جس سے وہ اچھی طرح واقف تھا اور لگا کہ اب تو اپنے آپ کو دھوکا دینا ناممکن ہے۔ پھر بھی وہ امید کر رہا تھا کہ اس نے غلطی کی ہو اور یہ وہ راز فہ شخص ہو جو اپنا فر کوٹ اتار رہے تھے اور کھانس رہے تھے اس کے بھائی کونسٹائن نہیں تھے۔

لیوین اپنے بھائی سے محبت کرتا تھا لیکن ان کے ساتھ رہنا اس کے لئے ہمیشہ اذیت ناک ہوتا تھا۔ اور اب جبکہ وہ اپنے ذہن میں آئے ہوئے خیالات اور اگافیا میٹرینا کیلوونا کے دہرانے کے زیر اثر ایک خیر خواہ اور مہم سی حالت میں تھا' اس کے لئے اپنے بھائی سے یہ ملاقات خاص طور سے گراں گزری۔ وہ توقع کر رہا تھا کہ کوئی خوش باش صحت مند غیر شخص مہمان آیا ہوگا جو اس کے روحانی خیر خواہ یعنی کی طرف سے اس کی توجہ بٹا دے گا مگر اس کی بجائے اسے ملاقات کرنی پڑ رہی تھی اپنے بھائی سے جو اسے اچھی طرح سمجھتے تھے' جو اس کے اندرونی اور دلی خیالات کا اظہار کروا لیں گے اور اسے ساری بات کہہ دینے پر مجبور کر دیں گے۔ اور یہ اس کے لئے ناگوار تھا۔

ایسے شرمناک احساس پر خود اپنے اوپر غصہ کرتے ہوئے لیوین روڈ کر چیش والان میں گیا۔ جیسے ہی اس نے بھائی کو قریب سے دیکھا ویسے ہی ذاتی خوشی فہمی کے دور ہو جانے کا یہ جذبہ فوراً ہی غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ترس نے لے لی۔ بھائی کونسٹائن اپنے دبلے پن اور بیماری کی وجہ سے پہلے ہی ایسے تھے کہ دیکھ کر ڈر لگتا تھا لیکن اب تو وہ اور بھی دبلے ہو گئے تھے' اور بھی زیادہ گھل گئے تھے۔ اب تو بس ایک ڈھانچہ رہ گیا تھا جس پر کھال چڑھی ہوئی تھی۔

وہ چیش والان میں کھڑے اپنی لمبی دبلی پتلی انگلیوں کو جھٹک رہے تھے اور اس پر سے نظر ہٹا رہے تھے اور بہت ہی عجیب قابل رحم انداز میں مسکرا رہے تھے۔ اس صلح جویانہ اور تابعدارانہ مسکراہٹ کو دیکھ کر لیوین کو لگا کہ اس کے گلے میں پھندا پڑ رہا ہے۔

"سو' میں آ گیا تمہارے پاس" کونسٹائن نے ہماری آواز میں' بھائی کے چہرے کو بغور تکتے ہوئے کہا۔ "چاہتا تو میں بہت دنوں سے تھا لیکن طبیعت بیشتر ہی خراب رہی۔ اب میں بہت ٹھیک ہو گیا ہوں" انہوں نے اپنی بڑی سی سوکھی دبلی انگلیوں سے داڑھی کو پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"ہاں' ہاں" لیوین نے جواب دیا۔ اور جب اس نے ان کو پیار کرتے ہوئے ہونٹوں سے بھائی کے جسم کے سوکھے پن کو محسوس کیا اور ان کی بڑی بڑی عجیب طرح سے چمکتی ہوئی آنکھوں کو اور بھی قریب سے دیکھا تو اسے پہلے سے بھی زیادہ ڈر لگا۔

لیوین نے کئی پہلے پہلے بھائی کو لکھا تھا کہ گھر میں ہر چھوٹی سی جائیداد غیر منقسم شدہ رہی تھی اس کی فروخت سے انہیں ان کے حصے کا کوئی دو ہزار روبل مل سکتا ہے۔

کونسٹائن نے بتایا کہ اب وہ یہ رقم لے لیں اور خاص بات یہ تھی کہ اپنے 'شیانے میں رہنے' اپنی دھرتی کو چھوڑ کر ایسے زمانے کے سوداگروں کی طرح آنکھ سرگرمی کے لئے طاقت حاصل کرنے آئے ہیں۔ ان کے کندھے اب پہلے سے بھی زیادہ جھک گئے تھے اور ان کے لمبے قد پر اتنا دبلا پن' آدمی کو حیرت میں ڈال دیتا تھا مگر اس کے باوجود ان کی حرکات و سکنات حسب دستور تیز اور جھٹکے دار تھیں۔ لیوین انہیں اب پڑھنے لکھنے کے کمرے میں لے گیا۔

بھائی نے بڑی کوشش اور احتیاط کے ساتھ کپڑے بدلے' ہو پہلے کبھی نہ ہوتا تھا' اپنے سیدھے بالوں میں بہت ہی تھوڑے سے کنگھے کئے' انکھلی کی اور مسکراتے ہوئے اوپر آئے۔

وہ بہت ہی خوش اور مشتاقانہ مزاجی کیفیت میں تھے جیسے وہ بچپن میں اکثر ہوتے تھے اور لیوین کو اس کی یاد آئی تھی۔ انہوں نے سرگئی ایوانووچ کا ذکر کئے بغیر کسی تصفے کے کیا۔ اگافیا میٹرینا کیلوونا سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کچھ نجی سوال کیا اور پرانے خدمتگاروں کے بارے میں پوچھا۔ لیوین کی موت کی خبر سے ان پر اثر ہوا۔ ان کے چہرے سے خوف ظاہر ہونے لگا لیکن فوراً ہی وہ سنبھل گئے۔

"آخر وہ بوڑھے تو تھے ہی" انہوں نے کہا اور بات کا موضوع بدل دیا۔ "ہاں تو اب تمہارے پاس ہے۔ وہ جیسے رہوں گا اور پھر ماسکو چلا جاؤں گا۔ تمہیں پتہ ہے کہ میرا خلاف نے مجھے جگہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور میں ملازمت کرنے لگوں گا۔ اب میں اپنی زندگی کو بالکل ہی دوسری طرح ڈھالوں گا" انہوں نے اپنی بات جاری

رکھی۔ "پتہ ہے تمہیں میں نے اس عورت سے یہاں چھڑائی۔"

"ماریا کولائیوا نا سے؟ کیسے؟ آخر کس لئے؟"

"ارے وہ گھٹیا عورت تھی' اس نے میرے ساتھ بہت سی ناگوار حرکتیں کیں۔" لیکن انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ ناگوار حرکتیں کیا تھیں۔ وہ یہ نہیں بتا سکتے تھے کہ ماریا کولائیوا نا کو انہوں نے اس لئے چھڑایا تھا کہ وہ چائے بہت بھی بناتی تھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ان کی دیکھ بھال اس طرح کرتی تھیں جیسے تیمار کی کی جاتی ہے۔ "پھر یہ کہ میں ویسے بھی اپنی زندگی کو پوری طرح بدلنا چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے کہ میں نے بہت سی بیوقوفیاں کیں جیسے کہ شمی کرتے ہیں' لیکن دولت اور حیثیت کی مجھے کوئی پروا نہیں' اس کی اہمیت سب سے کم ہے۔ صحت اچھی ہونی چاہئے اور صحت 'نہ' کا شکر ہے 'ٹھیک ہو گئی۔"

لیوین سنتا رہا اور سوچتا رہا لیکن کسی طرح نہ سوچ پایا کہ کیا کہے۔ سکولائی بھی یہی محسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے لیوین سے اس کے معاملات کے بارے میں پوچھنا شروع کر دیا۔ لیوین کو اپنے بارے میں باتیں کرکے خوشی ہوئی اس سے کہ وہ بغیر کسی تصنع کے باتیں کر سکتا تھا۔ اس نے بھائی کو اپنے منصوبوں اور سرگرمیوں کے بارے میں بتایا۔

بھائی سن تو رہے تھے لیکن صاف ظاہر تھا کہ انہیں اس سے دلچسپی نہیں تھی۔

یہ دو انسان' ایک دوسرے سے اتنے قریب تھے اور اتنی محبت کرتے تھے کہ وہ ادنیٰ حرکت' آواز کا لہجہ دونوں کو اس سے زیادہ اور کیا بتا سکتا تھا جتنا لفظوں میں کہا جا سکتا تھا۔

اس وقت ان دونوں کے ذہن میں ایک ہی خیال تھا' سکولائی کی بیماری اور قریب تر آتی ہوئی موت۔ جس نے باقی سارے خیالات کو دبا رکھا تھا۔ لیکن دونوں میں سے کوئی بھی اس کی بات کرنے کی ہمت نہ کر سکتا تھا اور اس لئے وہ چاہے کچھ بھی بات کریں' چونکہ وہ اس کا انتظار نہیں کر رہے تھے جو ان کے دل میں تھا' سب جھوٹ ہی تھا۔ لیوین کبھی کسی دوسری بات سے خاموش نہ ہوا تھا جتنا اس سے کہ شام ختم ہو گئی اور سونے کے لئے جانے کا وقت ہو گیا۔ وہ کبھی کسی بھی باہری آواز یا سرکاری عہدیدار کی آمد پر اتنا غیر فطری اور بناوٹی نہیں ہوا تھا جتنا آج تھا اور اس غیر فطری پن کے علم اور اس پر پچھتاوے نے اسے اور بھی غیر فطری بنا دیا۔ اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ اپنے قریب مرگ بھائی پر روئے لیکن اس کو اس کی باتیں سنانی ضروری تھیں اور اس بات کو جاری رکھنا پڑتا تھا کہ وہ کسی طرح زندگی بسر کریں گے۔

یہ نکتہ کہ میں سیاست تھی اور صرف ایک کمرہ گرم کیا جاتا تھا اس لئے لیوین نے بھائی کو اپنے ہی سونے کے کمرے میں لکڑی کی دیوار کی دوسری طرف منتقل کر لیا۔

بھائی رات کے اور سو نہیں پائے تھے لیکن وہ مریض کی طرح کروٹیں بدلتے اور کھانستے رہے اور جب کبھی اس کو بھی گلا صاف ہو جاتا وہ بڑبڑاتے۔ کبھی کبھی جب وہ ہماری ہماری سانسیں لیتے تو کتنے گھنٹے صاف میرے ذہن میں کبھی بھی جب بلغم گلے میں پھنس جاتا تو وہ جھنجلا کر کہتے [illegible] لیوین بستر پر تک نہیں سویا اور اسی کی طرف کان لگائے رہا۔ لیوین کو مختلف طرح کے خیالات ستا رہے تھے لیکن سارے خیالات کا سلسلہ ایک ہی بات پر ٹوٹتا تھا — موت۔

موت ہر چیز کا ناگزیر انجام' اس کو پہلی بار ناقابل مزاحمت قوت کے ساتھ نظر آیا۔ اور یہ موت' یہاں اس محبوب بھائی میں' جو سونے میں کراہ رہا تھا اور عادت کی بنا پر بغیر کسی امتیاز کے کبھی خدا کو آواز دیتا اور کبھی شیطان کو' اتنی دور نہیں تھی جتنی اسے ہونی چاہئے تھی۔ وہ خود اس کے اندر بھی تھی۔ اس کو وہ محسوس کر رہا تھا۔ آج نہیں تو کل' کل نہیں تو تیس سال بعد' کیا واقعی سب برابر نہیں ہے؟ اور یہ چیز کیا تھی یہ ناگزیر موت۔ یہ صرف یہی نہیں کہ وہ جانتا نہ تھا' صرف یہی نہیں کہ اس نے اس کے بارے میں کبھی سوچا نہ تھا بلکہ اس کے بارے میں وہ سوچ بھی نہ سکتا تھا' سوچنے کی ہمت بھی نہ کر سکتا تھا۔

"میں کام کر رہا ہوں' میں کچھ کرنا چاہتا ہوں اور میں یہ بھول ہی گیا کہ سب کچھ ختم ہو جاتا ہے' کہ موت بھی ہے۔"

وہ اندھیرے میں پلنگ پر بیٹھ گیا اور جھک کر اس نے اپنے ہاتھ گھٹنوں کے گرد باندھ لئے اور خیالات کے تانتے سے سانس روک کر سوچنے لگا۔ لیکن خیالات میں اس نے جتنا زیادہ تناؤ پیدا کیا' قابل یہ بات زیادہ واضح ہوتی گئی کہ یہ بالکل ایسا ہی ہے' کہ وہ زندگی میں ایک پھپھوندی حقیقت کو دیکھنا بھول ہی گیا تھا۔ یہ کہ موت آئے گی اور سب کچھ ختم ہو جائے گا' کہ کوئی چیز اس لائق بھی نہیں ہے کہ اسے شروع کیا جائے اور یہ کہ اس میں کسی طرح کی دھوکا دہی ممکن ہے۔ ہاں' یہ بہت بھیانک ہے' لیکن یہ ایسا ہی ہے۔

"ہاں' مگر ابھی تو میں زندہ ہوں' تو اب میں کیا کروں؟" اس نے اضطرابی ناامیدی سے کہا۔ اس نے موم بتی جلائی اور بڑی احتیاط کے ساتھ اٹھ کر آئینے کے پاس گیا اور اپنی صورت اور بالوں کو دیکھنے لگا۔ ہاں کنپٹیوں پر سفید بال تھے۔ اس نے اپنا منہ کھولا۔ نیچے والے دانت خراب ہونے لگے تھے۔ اس نے اپنے بھاری بازوؤں پر سے آستینیں چڑھائیں۔ ہاں' قوت تو بہت ہے۔ لیکن یہ ہو گا کہ بھائی اپنے عضلات کی پوری قوت سے سانس لے رہے ہیں ان کا جسم بھی محنت سے تھا۔ اور وہ جانتا تھا کہ پھیپھڑوں کی پوری قوت سے سانس لینے کے لئے وہ اس انتظار میں رہتے تھے کہ جیسے ہی لیوین کہیں اور دیکھے وہ [illegible] ایک دوسرے پر بھینچے بھینچے کر قہقہے لگائیں کہ [illegible] اور اب یہ [illegible] سوچ کر لیوین کو اپنی ہی موت پر ہنسی آ گئی۔ "اور اب یہ [illegible] میں' یہ بھی نہیں کہ میرے ساتھ کیا ہو گا اور کیوں۔"

"کیوں کیوں کیوں؟ اف محبت! یہ تم اور ہم اور [illegible] ہو تم [illegible]؟" بھائی [illegible]

"ہیں ہاں ہی' پتہ نہیں [illegible] آ رہی ہے۔"

"لیکن میں تو اچھی طرح سویا۔ اب مجھے پسینہ نہیں آ رہا ہے۔ دیکھو' [illegible] ہے؟"

لیوین نے چھو کر دیکھا اور لکڑی کی دیوار کی دوسری طرف جا [illegible] تکلف نہیں ہوا۔ یہ سوال اس کے ذہن میں [illegible] سوال پیدا ہو گیا [illegible] موت

"لیکن وہ تو [illegible] کیسے ان کی مدد کی جائے؟ میں اس سے کیا کہہ سکتا ہوں جس کے بارے میں [illegible] یہ بھی ہو سکتا ہے۔"

22

لیوین نے [illegible] کی طرف [illegible] کہ سب لوگ ضرورت سے زیادہ [illegible] باتیں

مانے اور خودداری کی وجہ سے اب تک پائیں محسوس کرنے لگتے ہیں تو بہت جلد ہی ان کا ضرورت سے زیادہ سطحی کرنا اور جھگڑالو ہو جانا ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اس نے محسوس کیا کہ یہی اس کے بھائی کے ساتھ بھی ہو گا۔ اور واقعی بھائی کولائی کی صلح جولی اور نیکی برداشت نہیں چلی۔ اگلی ہی صبح کولائی کے اور جنیوا نے اور اس سے الجھنے لگے اور اس کی سب سے دکھتی رگوں کو کریدنے لگے۔

لیوین سے خود کو قصوروار محسوس کیا اور وہ اسے درست نہیں کر سکا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اگر وہ دونوں فصیح سے کام لیں اور اس طرح بات کریں جیسے دل کھول کر بات کرنا کہا جاتا ہے یعنی بس وہی بات کریں جو وہ سوچتے اور محسوس کرتے ہیں تو وہ دونوں بس ایک دوسرے کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے اور کشتن تن کہتا "تم مرد ہے ہو" "تم مرد ہے ہو" اور کولائی نے صرف یہ جواب دیتا "میں جانتا ہوں کہ میں مرجاؤں گا کیوں میں مارتا ہوں مارتا ہوں" اور اس سے زیادہ انہوں نے کوئی بات نہ کی ہوتی جو طبیعت کی بات کرنا چاہتے۔ لیکن اس طرح وہ رہنا ناممکن ہو جاتا اس لئے لیوین وہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جو اس سے ساری رہنمائی کرنے کی کوشش کی تھی اور کبھی نہ کر پایا تھا اور وہ اس کے مشاہدے کے مطابق بہت سے لوگ اسی طرح کرتے تھے اور جس کے بغیر زندہ رہنا ناممکن تھا۔ وہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ سوچتا تھا اس کی بات نہ کرے اور برا بھلا محسوس کر رہا تھا کہ یہ بات جھوٹی تھی اور اس کے بھائی اسی بات کو پکڑ لیتے اور اس سے جھگڑا جاتے تھے۔

تیسرے دن کولائی نے اپنے بھائی سے کہا کہ وہ پھر سے اپنا منصوبہ بیان کرے اور نہ صرف یہ کہ اس نے اس پر اعتراضات کئے بلکہ سوچ سمجھ کر اس کو اور کمزور کرنا شروع کر دیا۔

"تم نے بس کسی اور کے ملیوں کو لے لیا لیکن اسے مسخ کر دیا اور اس کا اطلاق ناقابل اطلاق کرنا چاہتے ہو۔"

"لیکن میں تو تم سے کہہ رہا ہوں کہ ان میں کوئی بھی چیز مشترک نہیں ہے اور لوگ جائیداد کو 'سرمائے کو' وراثت کے روا رہنے کو نہیں تسلیم کرتے' لیکن میں اس اشتمال (32) کو رد کئے بغیر صرف محنت کو ناقابل تعطل بنانا چاہتا ہوں" (لیوین کو یہ بات بالکل ناپسند تھی کہ وہ ایسے الفاظ استعمال کرے لیکن جب سے وہ اپنی کتاب میں مصروف ہوا تھا تب سے جبراً ادای طور پر روز بروز زیادہ غیر روسی الفاظ استعمال کرنے لگا تھا)

"یہی تو بات ہے تم نے کسی اور کے ملیوں کو لے لیا اس میں سے وہ سب نکال دیا جو اس کی اصل قوت تھی اور تم نہیں کرنا چاہتے ہو کہ یہ تو کوئی چیز ہے" کولائی نے اپنی ناک کو غصے سے کھینچتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرے خیال میں کوئی بھی چیز مشترک نہیں ہے۔"

"وہاں" غصے میں آنکھیں چمکاتے ہوئے اور طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کولائی نے کہا "وہاں کم سے کم کیسے کہا جائے 'تکلیدی' وکالش تو ہے 'صداقت ہے' تعین ہے۔ ہو سکتا ہے یہ بری نہ ہو۔ لیکن فرض کرو کہ یہ ہر وہ سی کو ناپسند (33) ہو نا ممکن ہو' یا یہ دوسرے یا ہم خاندان رہ جائے تو محنت منظم ہو جائے گی لیکن تمہارے ہاں وہ نہ بھی کہیں ہے۔"

"آخر آپ یہ گندگی کس لئے کر رہے ہیں' کیونکہ تو میں کبھی نہیں۔"

"لیکن میں تمہارے دیکھ رہا ہوں کہ یہ کل اور وقت لیکن معقول چیز ہے اور اس کا مستقبل ہے جیسے کہ اوئس صدی میں عیسائیت کا تھا۔"

"میں تو صرف یہ کہتا ہوں کہ مزدور قوت کو قدرتی تجارتی نقطہ نظر سے دیکھنا چاہئے' یعنی اس کا مطالعہ کرنا چاہئے' اس کے خواص کا اعتراف کرنا چاہئے اور۔"

"لیکن یہ بالکل بیکار ہے۔ یہ قوت اپنے ارتقا کے زینے کے مطابق خود ہی سرگرمی کی جانب بھی مثل تلاش کر لیتی ہے۔ ہر جگہ غلام تھے' اس کے بعد میٹیرس (34) اور ہمارے ہاں کسان کی تحلیل کرنے والی محنت ہے' کسان کا نظام ہے اور کچھ مزدوری کا نظام ہے۔ تو تم تلاش کیا کر رہے ہو؟"

لیوین ان آخری لفظوں پر 'چابک گرم ہو گیا اس لئے کہ اپنے دل کی گہرائی میں اسے اندیشہ تھا کہ یہ سچ تھا۔ سچ یہ تھا کہ وہ کمیونزم اور معین شکلوں کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا اور یہ مشکل ہی ممکن تھا۔

اس نے گرم ہو کر جواب دیا "میں پیداوار مختلف طریقے سے کام کرنے کا ذریعہ تلاش کر رہا ہوں' اپنے لئے بھی اور مزدور کے لئے بھی۔ میں منظم کرنا چاہتا ہوں۔"

"منظم تم کچھ بھی نہیں کرنا چاہتے۔ بس یہ کہ جیسے تم نے ساری زندگی بسر کی ہے 'تم چاہتے ہو طبع زاد رہنا' یہ دکھانا کہ تم کسانوں کا فائدہ اٹھا نہیں رہے بلکہ ایک خیال کے تحت کر رہے ہو۔"

"اچھا تو آپ یوں سوچتے ہیں تو چھوڑ دیجئے!" لیوین نے کہا اور محسوس کیا کہ اس کے ماتھے کی رگیں اختیار پھڑک رہی ہیں۔

"تم میں یقین کبھی نہیں تھا اور اب بھی نہیں ہے' تم کو تو بس اپنی خود پسندی کو تسکین پہنچانا ہے۔"

"تو ٹھیک ہے ہمیشہ ایسا ہے' اب چھوڑ دیجئے میری جان!"

"چھوڑ ہی رہا ہوں ہمیشہ پہلے ہی چھوڑ دینا چاہئے تھا' جاؤ تم جہنم میں' اور مجھے صرف افسوس ہے کہ میں یہاں آیا۔"

جب کولیوین نے بھائی کو منانے کی پوری کوشش کی لیکن کولائی کچھ سننا ہی نہ چاہتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ الگ ہو جانا ہی کہیں بہتر ہے اور کشتن تن دیکھ رہا تھا کہ اصل بات صرف یہ ہے کہ بھائی کے لئے رہنا ناقابل برداشت ہو گئی ہے۔

جب کشتن تن دوسری مرتبہ ان کے پاس آیا اور ظاہر داری کے لئے اس نے ان سے کہا کہ اگر اس نے کسی بھی طرح ان کی توہین کی ہو تو وہ اسے معاف کر دیں تب تک کولائی چلے جانے کی تیاری کر چکے تھے۔

"ارے واہ' کیا ایسی ہے!" کولائی نے کہا اور مسکرائے۔ "اگر تم یہ سمجھنا چاہتے ہو کہ تم ٹھیک تھے تو میں تم کو یہ طمانیت فراہم کر سکتا ہوں۔ تم ٹھیک تھے' لیکن میں بہرحال جا رہا ہوں۔"

روانگی سے بس ٹھیک پہلے کولائی نے اس کو پیار کیا اور اچانک بھائی کو ایک عجیب عقیدت کی سے دیکھتے ہوئے کہا:

"پھر بھی کونستیا جیسے بارے میں بہت برا بھلا سوچنا!" اور ان کی آواز بھرا گئی۔

صرف یہی الفاظ تھے جو خلوص کے ساتھ کہے گئے تھے۔ لیوین سمجھ گیا کہ اس الفاظ کی تہہ میں معلوم یہ تھا کہ "تم دیکھ رہے ہو اور جانتے ہو کہ میری حالت بری ہے اور ہو سکتا ہے اب ہم پھر کبھی نہ ملیں۔" لیوین یہ سمجھ گیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ اس نے ایک بار پھر بھائی کو پیار کیا لیکن وہ کچھ کہہ نہ سکا کیا ہی نہیں۔

بھائی کے جانے کے تیسرے دن خود یوں بھی واپس چلا گیا۔ ریلوے اسٹیشن پر اس کی ملاقات کیتھی کے چچیرے بھائی شیریا تنکی سے ہو گئی جسے لیویں کی بے انتہا اداسی پر بڑا تعجب ہوا۔

"تمہیں ہوا کیا ہے؟" شیریا تنکی نے اس سے پوچھا۔

"ارے کچھ نہیں، خوشی کی چیزیں دنیا میں بہت کم ہیں۔"

"تم کہاں ہیں؟ کسی پرائے دیس اور دیس جانے کی بجائے تم میرے ساتھ ہی چلو۔ پھر یکسیں کے کھیتوں میں۔"

"نہیں نہیں، ختم کرنا اب تو مرنے کا وقت ہے۔"

"وہ کیا بات ہوئی بھلا؟" شیریا تنکی نے ہنستے ہوئے کہا۔ "اور میں نے تو ابھی بس شروع کرنے کی تیاری کی ہے۔"

"ہاں، تھوڑے دن پہلے میں بھی یہی سوچتا تھا لیکن اب میں جانتا ہوں کہ جلد ہی مرنے والا ہوں۔"

لیویں نے وہی کہا تھا جو وہ کئی ہفتوں سے سوچتا رہا تھا۔ اسے ساری چیزوں میں صرف موت ہی اس سے قریب نظر آتی تھی۔ موت اس سے جو کام چاہتا تھا اس میں وہ اور زیادہ مصروف ہو گیا تھا۔ جب تک موت نہیں آتی تب تک کسی نہ کسی طرح زندگی تو کاٹنی ہی تھی۔ اس کے لئے ہر چیز پر اندھیرا چھا گیا تھا لیکن اسی اندھیرے ہی سے بیچ میں وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس اندھیرے میں رہنمائی کرنے والا واحد سہارا اس کا کام تھا جسے اس نے ساری آخری قوت اکٹھا کر کے پکڑ لیا تھا اور پکڑے ہوئے تھا۔

حصہ چہارم

۱

کارسینن میاں بیوی ایک ہی گھر میں رہتے رہے، ہر روز وہ ملتے تھے لیکن ایک دوسرے کے لئے بالکل اجنبی ہو گئے تھے۔ الیکسی الکساندرووچ نے بیوی سے روز ملنے کا قاعدہ بنا لیا تھا تاکہ نوکروں کو قیاس آرائیاں کرنے کا موقع نہ ملے۔ لیکن گھر پر کھانا کھانے سے وہ گریز کرتے تھے۔ الیکسی الکساندرووچ کے گھر میں روشنی کبھی نہیں آتا تھا لیکن گھر سے باہر آنا اس سے ملتی نہیں اور شوہر اس بات کو جانتے تھے۔

صورت حال تینوں کے لئے اذیت ناک تھی اور اگر ان میں سے ہر ایک کو یہ توقع نہ ہوتی کہ یہ صورت حال بدل جائے گی اور یہ صرف ایک وقتی المناک مشکل ہے جو گزر جائے تو اسے برداشت کرنا کسی کے بھی بس میں نہ ہوتا۔ الیکسی الکساندرووچ یہ انتظار کر رہے تھے کہ یہ دن گزر جائے گا جیسے کہ ہر چیز گزر جاتی ہے اور سب لوگ اس کے بارے میں بھول جائیں گے اور ان کے نام کو نہ لگنا لگے گا۔ اس صورت حال کا ذمہ دار کارنامہ تھا اور انیس کے لئے یہ سب سے زیادہ اذیت ناک بھی تھی، وہ اسے اس لئے برداشت کر رہی تھیں کہ انہیں اس کا نہ صرف انتظار بلکہ یقین تھا کہ یہ سب بہت جلد ہی سمجھ جائے گا اور سب کچھ واضح ہو جائے گا۔ وہ یہ تو ہرگز نہ جانتی تھیں کہ اس مخمصے کو کون سی چیز سلجھائے گی لیکن انہیں پورا یقین تھا کہ یہ چیز اب جلد ہی نمودار ہونے والی ہے۔ وروشکی غیر ارادی طور پر ان کی تابعداری کر رہا تھا اور وہ بھی اپنے سے الگ اور آزاد کسی چیز کی توقع کر رہا تھا۔ لاشعوری طور پر اس ساری مشکل کو وروا دور کر دے گی۔

چھ ماہ دنوں میں وروشکی نے ایک بہت ہی بے کیف زندگی گزاری۔ اسے ایک بیرونی پرنس کے ساتھ تعینات کر دیا گیا جو پیٹرس برگ آئے ہوئے تھے۔ وروشکی کا فرض انہیں پیٹرس برگ کی قابل دید جگہیں دکھانا تھا۔ وروشکی خود بھی یہ چاہتا تھا اس کے علاوہ اسے طور کو عزت و احترام کے ساتھ لئے دیئے رہنے کا فن بھی آتا تھا اور اسے ایسی شخصیتوں سے ملنے باتیں کرنے کی عادت بھی تھی۔ اسی لئے پرنس سوموف کے ساتھ اس کی تعینات کیا گیا۔ لیکن اس کی ذمہ داریاں اسے بہت گراں معلوم ہوئیں۔ پرنس کوئی بھی ایسی چیز چھونا نہیں چاہتے تھے جس کے بارے میں دعوے سے ان سے سوا کیا جا سکتا ہو کہ روس میں یہ دیکھا ہے یا نہیں۔ اور پھر جہاں تک ہو سکے وہ خود روسی شہروں سے بھی لطف اندوز ہونا چاہتے تھے۔ ان دونوں دلچسپیوں میں ان کی رہنمائی کرنا وروشکی کا فرض تھا۔ صبح کو وہ قابل دید مقامات دیکھنے جاتے اور شام کو قومی تہواروں میں حصہ لیتے۔ پرنس کی صحت پر تھوں کے درمیان بھی میر معمولی طور پر اچھی تھی۔ وروشکی اور اپنے جسم کی اچھی دیکھ بھال کی بدولت وہ اچھی قوت رکھتے تھے کہ ان زیادتیوں کے باوجود جن سے نفرتوں میں کام لیتے تھے وہ دیر سے چلنے پھرنے بالیندی کھیرے کی طرح تر و تازہ رہتے تھے۔ پرنس نے بہت سیر و سفر کیا تھا اور انہوں نے یہ دریافت کیا تھا کہ لفظ

دراصل کے ورائع کی موجودہ سہولت کا ایک خاص فائدہ یہ تھا کہ قومی تقریبات دستیاب ہو گئی تھیں۔ وہ انہیں پا چکے تھے جہاں انہوں نے سڑکوں پر گانے بجانے میں حصہ لیا تھا اور ایک انگلی لڑکی سے قربت حاصل کی تھی جو گیٹار بجاتی تھی۔ سوئٹزرلینڈ میں انہوں نے گیسرا (2) کا شکار کیا تھا۔ انگلستان میں انہوں نے سرخ فراک کوٹ پہن کر گھوڑے کو شیوں پر سے بھگایا تھا اور شرلاٹا کرو سو بھڑیلوں کا شکار کیا تھا۔ ترکی میں وہ ایک حرم میں گھسے تھے ہندوستان میں انہوں نے ہاتھی پر سواری کی تھی اور اب روس میں سب خاص روسی تفریحوں کا مزہ چکھنا چاہتے تھے۔

درووشکی کو انہوں کے خاص ممبر تفریحات ہونے کی حیثیت سے ان ساری روسی تفریحات کا اہتمام کرنے میں جس کا مشورہ مختلف لوگوں نے پرنس کو دیا تھا بڑی مشکل ہوئی۔ گھڑدوڑیں بھی تھیں اور لیسی (2) بھی' ریچھ کا شکار بھی' اور نیم گھوڑوں کی گاڑی پر سواری بھی' جپسی ناچ گانے بھی تھے اور بکر بھوتے بھی جن کے ساتھ روسی طریقے سے برتن توڑنے تھے۔ اور پرنس بہت ہی غیر معمولی آسانی سے روسی روح کے مالک بن گئے' انہوں نے کشتی بھر برتن توڑے' راہ پر چپسی لڑکیوں کو بھایا اور گلتا تھا جیسے پوچھ رہے ہوں کہ — اور کیا ہے' یا بس اسی میں ساری روسی روح ہے؟

دراصل ساری روسی تفریحات میں پرنس کو سب سے زیادہ پسند آئیں فرانسیسی اداکارائیں' بیلے ناچنے والی ایک لڑکی اور مفید سوالی شاہین۔ درووشکی پر نسوں کا عادی تھا لیکن یہ نہیں اس وجہ سے کہ پچھلے دنوں وہ طوائفوں کیا تھا یا اس پرنس سے بہت زیادہ قربت کی وجہ سے یہ بلکہ اس کے لئے یہ انتہا گراں ہو گیا۔ اس پورے ہفتے میں اسے سارے وقت ایک احساس ہوتا رہا' اس شخص کی طرح کا احساس جسے کسی خطرناک کیڑے کو بالکل کے ساتھ رکھ دیا گیا ہو اور جو اس بالکل سے بھی ڈر رہا ہو اور اس سے انتہا قریب ہونے کی وجہ سے اسے خود اپنی عقل گنوا بیٹھنے کا ڈر ہو۔ درووشکی برابر اس ضرورت کو محسوس کرتا تھا کہ پوری طرح سے عہدیدارانہ احترام کے لہجے میں کوئی فرق نہ آنے پائے تاکہ توہین کا شکار نہ ہو جائے۔ انہیں لوگوں کے ساتھ ہو' درووشکی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ پرنس کے لئے روسی تفریحات فراہم کرنے کے لئے اپنی کھال سے باہر نکل آئے تھے' پرنس کا رویہ حقارت آمیز تھا۔ پرنس روسی عورتوں کا مطالعہ کرنا چاہتے تھے اور ان عورتوں کے بارے میں ان کی رائے پر درووشکی متعدد بار تنفر سے سرخ ہو گیا۔ لیکن خاص سبب جس کی بنا پر درووشکی کے لئے پرنس بہت گراں ہو گئے تھے یہ تھا کہ اس نے ان میں اپنے آپ کو دیکھا اور اس آئینے میں اس نے جو کچھ دیکھا وہ اس کی طور پسندی کو اچھا نہیں لگا۔ یہ ایک بہت ہی بیوقوف' بہت ہی خود اعتماد' بہت ہی تندرست اور بہت ہی خوش پوش انسان تھا اور بس اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہ شریف تھے یہ سچ تھا اور درووشکی اس سے انکار نہ کر سکتا تھا۔ بلکہ تو لوگوں کے ساتھ وہ برابری سے 'خوشامد کے بغیر پیش آتے تھے اور برابروالوں کے ساتھ بغیر کسی بدتمیزی کے اور سادگی سے' اور ماتحتوں کے ساتھ حقارت آمیز نیک دلی کا برتاؤ کرتے تھے۔ درووشکی خود بھی ایسا ہی تھا اور اسے اپنی بڑی خوبی سمجھتا تھا۔ لیکن پرنس کے ساتھ معاشرت میں وہ تحت تھا اور خود اس کے ساتھ یہ حقارت آمیز نیک دلی کا برتاؤ اس کے لئے اذیت بن گیا۔

"یہ تو قوف حیوان کیا واقعی میں بھی ایسا ہی ہوں؟" اس نے سوچا۔

چاہے یہ کچھ بھی کیوں نہ رہا ہو' جب وہ ساتویں دن پرنس کے ماسکو جانے سے پہلے اس سے رخصت ہوا اور انہوں نے اس کا شکریہ ادا کیا تو اسے بڑی خوشی ہوئی کہ اس اٹ پٹی صورت حال اور ناگوار آئینے سے اسے

بات لی۔ ریچھ کے شکار سے واپس آکر' جس میں ساری رات روسی محفل عیش و طرب گرم رہی تھی' انیشن پراس نے پرنس سے رخصت لی۔

۱۰

گھر واپس آیا تو درووشکی کو اپنے کمرے میں آتا کارتسف ملا۔ انہوں نے لکھا تھا "میں بیمار اور بہت دکھی ہوں۔ میں باہر نہیں جا سکتی لیکن اب آپ سے ملے بغیر بھی نہیں رہ سکتی۔ شام کو آئیے۔ سات بجے۔ الیکسی الیگزینڈرووچ کو نہیں چلے جائیں گے اور دس بجے تک وہیں رہیں گے۔" ایک منٹ اس بات کے عجیب ہونے کے بارے میں سوچنے کے بعد کہ وہ اسے سیدھے اپنے پاس بلا رہی ہیں شوہر کے اس معاملے کے بارے میں کہ اس سے نہ ملیں' اس نے یہ فیصلہ کیا کہ وہ جائے گا۔

درووشکی ان جانوروں میں تبدیل ہو کر کامل ہو گیا تھا اور وہ رہبت کو چھوڑ کر لگ رہنے لگا تھا۔ ناشتہ کر کے وہ اور ای سونے پر لیٹ گیا اور پانچ منٹ میں ان بیہودہ سا تھرکی یادیں' جو اس نے پچھلے دنوں میں دیکھی تھیں' گڈمڈ ہو گئیں اور آنا کے اور بانا کرنے والے ایک کسان کے تصورات سے مل گئیں جس سے ریچھ کے شکار میں یہ اہم رول ادا کیا تھا۔ اور درووشکی کی آنکھ لگ گئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اندھیرا ہو چکا تھا اور دروازے سے آپ رہا تھا۔ اس نے جلدی سے سوم حق جھاڑی۔ "کیا ہوا؟ کیا؟ میں نے خواب میں کوں سی ایسی عجیب چیز دیکھی؟ ہاں' ہاں۔ بانا کرنے والا کسان' چھوٹا سا گندہ آدمی جس کی داڑھی لٹ دار اور پتلی تھی' جھک کر کچھ کر رہا تھا اور اچانک اس نے فرانسیسی میں کچھ عجیب سے الفاظ کہے۔ ہاں' خواب میں اس سے زیادہ تو کچھ نہیں تھا۔" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "لیکن یہ اتنا بھیانک کس وجہ سے تھا؟" اس نے پھر سے پیتے جاگتے کسان کو یاد کیا اور اس ناقابل فہم فرانسیسی الفاظ کو بھی جو اس کسان نے کہے تھے' اور اس کی ریڑھ کی ہڈی' خوف کی ٹھنڈی لہری دوڑ گئی۔

"کیا یہ قرین ہے؟" درووشکی نے سوچا اور گھڑی پر نظر ڈالی۔

ساڑھے آٹھ بج چکے تھے۔ اس نے خدمتگار کو آواز دی' جلدی جلدی کپڑے بدلے اور برساتی میں نکل آیا۔ وہ خواب کو بالکل بھول چکا تھا اور اب اسے صرف اس بات کی فکر تھی کہ اسے دیر ہو گئی۔ کارسین خاندان کی برساتی کے پاس پہنچ کر اس نے پھر گھڑی پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ لوٹنے میں دس منٹ باقی تھے۔ صدر دروازے کے پاس اوپلی اور تنگ سی بگھی کھڑی تھی جس میں سرمئی جوڑی جتی ہوئی تھی۔ اس نے آنا کی گاڑی کو بلایا۔ "وہ میرے پاس آرہی ہیں" درووشکی کو خیال ہوا" اور یہ بہتری ہوتا۔ مجھے اس گھر میں جانا اچھا نہیں لگتا۔ لیکن اب کیا فرق پڑتا ہے۔ میں چھپ تو سکتا نہیں" اس نے اپنے آپ سے کہا اور ایک ایسے شخص کے انداز سے جسے کسی چیز پر شرمندہ ہونے کی ضرورت نہیں' اس نے بچپن سے اپنے آپ میں پیدا کیا تھا' درووشکی اپنی برف گاڑی میں سے نکل آیا اور دروازے کی طرف چلا۔ دروازہ کھلا اور ایک دربان ہاتھ پر کمبل ڈالے نکلا اور اس نے بگھی کو قریب لانے کے لئے کہا۔ درووشکی کو تفصیلات کی طرف دھیان دینے کی عادت تو نہیں تھی لیکن اس وقت اس نے تعجب کے اس اظہار کو دیکھ لیا جس کے ساتھ دربان نے اس پر نظر ڈالی تھی۔ بالکل دروازے میں درووشکی الیکسی الیگزینڈرووچ سے تقریباً ٹکرا گیا۔ جیس کی مشعل نے ان کی سیاہ ہیٹ اور سفید جلد سمیت ہونٹ بھورے کے اوور کوٹ کی وجہ سے اور چمک رہی تھی' ان کے ستے ہوئے تھکے تھکے چہرے کو اجال دیا۔

گارڈ سٹین کی بے حس و حرکت گدلی آنکھیں ورونسکی کے چہرے پر گڑ گئیں۔ ورونسکی نے سر جھکا کر تعظیم کی اور الیکسی الیگزانڈروویچ نے دھیرے سے ہاتھ بہت تک اٹھایا اور چلنے لگے۔ ورونسکی نے دیکھا کہ کیسے وہ پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر بگھی میں بیٹھ گئے اور انہوں نے کھڑکی میں سے کیپل اور دوربین نکالی اور آنکھ سے لگا لی اور ورونسکی پیش دالان میں داخل ہوا۔ اس کی بھویں سکڑی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں غصے اور غرور کی چمک تھی۔

"یہ بھی کیا صورت حال ہے!" اس نے سوچا۔ "اگر وہ لوگ پہلی آواز کی مدافعت کرتے تو میں سمجھ سکتا تھا، اپنے احساسات کا اظہار کر سکتا تھا۔ لیکن یہ کمزوری یا لاتعلقہ۔ وہ تو مجھے ایک طرح کی حالت میں پہنچا دیتے ہیں جب کہ میں ایسا ہونا پسند بھی نہیں چاہتا تھا اور اب بھی نہیں چاہتا۔"

وریدہ سے باغ میں آنا کے ساتھ اپنی صفائی اور وضاحت والی بات چیت کے بعد سے ورونسکی کے خیالات بہت بدل چکے تھے۔ غیر ارادی طور پر آنا کی کمزوری کی تابعداری کرتے ہوئے جنہوں نے اسے سب کچھ دے دیا تھا اور جس سے صرف یہ توقع رکھی تھی کہ وہ ان کے متعلق فیصلہ کر دے اور پہلے ہی سے سب کچھ قبول کر لینے پر تیار تھیں، ورونسکی نے بہت دیر سے یہ سوچنا ہی چھوڑ دیا تھا کہ یہ تعلق ختم ہو سکتا ہے جیسا کہ وہ سب سوچتا تھا۔ اس کے جاوداں کرنے کی مسلسل کوشش میں پہلے گئے اور یہ محسوس کر کے کہ اب وہ سرگرمی کے اس حلقے سے باہر نکل آیا ہے جس میں سب کچھ طے شدہ تھا، اس نے اپنے آپ کو پوری طرح سے اپنے جذبات کے حوالے کر دیا تھا اور یہ جذبات اسے روز بروز زیادہ مضبوطی سے آنا کے ساتھ باندھتے چلے جا رہے تھے۔

ہیش، الان ہی میں اس نے آنا کے دور جاتے ہوئے قدموں کی چاپ سنی۔ وہ سمجھ گیا کہ آنا اس کا انتظار کر رہی تھیں، اس کی آہٹ پر کان لگائے تھیں اور اب وہ اندھیرے کمرے میں واپس جا رہی تھیں۔

"نہیں!" اسے دیکھ کر وہ چیخ پڑیں اور ان کی آواز کی پہلی ہی گونج پر ان کی آنکھوں میں الجھن بڑھ گئی۔ "نہیں، اگر یہ اسی طرح چلتا رہے گا تو پھر یہ اور بھی زیادہ پہلے ہو جائے گا۔"

"کیا میری دوست؟"

"کیا؟ میں انتظار کر رہی ہوں، بھگت رہی ہوں، گھنٹہ، دو گھنٹے۔ نہیں، میں نہیں کروں گی۔ میں تم سے جھگڑا تو نہیں کر سکتی۔ یا پھر تم آ نہیں سکتے تھے۔ نہیں، میں نہیں کروں گی۔"

انہوں نے دونوں ہاتھ اس کے کندھوں پر رکھ لئے اور دیر تک اسے گہری، پر مسرت لیکن ساتھ ہی آزمانے والی نظروں سے دیکھتی رہیں۔ وہ اس کے چہرے کو، ورے کران دنوں کی بھی کی پوری کر رہی تھیں جب انہوں نے اسے نہ دیکھا تھا۔ وہ ہر ملاقات کی طرح اس وقت بھی اس کے بارے میں اپنے تخیل کی تصویر کا (جو ناقابل سوار طور پر بہتر اور حقیقت میں ناممکن تھی) سوار اس سے کر رہی تھیں جیسا وہ واقعی تھا۔

3

"تم ملے ان سے؟" انہوں نے اس سے پوچھا۔ وہ دونوں بیسپ کے پیچھے میز کے پاس بیٹھ گئے تھے۔ "یہ ہے تمہاری سزا دیر کرنے کی۔"

"ہاں، لیکن یہ ہوا کیسے؟ نہیں تو کو نسل میں ہونا چاہئے تھا؟"

"گئے تھے اور واپس آ گئے اور اب پھر کہیں گئے ہیں۔ لیکن یہ کچھ نہیں۔ اس کی بات مت کرو۔ تم کہاں

رہے؟ ہمارے وقت پر نس کے ساتھ؟"

وہ اس کی زندگی کی ساری تفصیلات جانتی تھیں۔ وہ کہنا چاہتا تھا کہ ساری رات نہیں سویا تھا اور اس کی آنکھ لگ گئی تھی لیکن ان کے بیگانے اور خوش و خرم چہرے کو دیکھ کر اس کا ضمیر ملامت کرنے لگا اور اس نے کہا کہ اسے پرنس کی روانگی کی رپورٹ دینے کے لئے جانا ضروری تھا۔

"تو اب تو ختم ہو گیا؟ وہ چلے گئے؟"

"شکر ہے خدا کا کہ ختم ہو گیا۔ تم یقین نہیں کرو گی کہ میرے لئے یہ سب کس قدر ناقابل برداشت تھا۔"

"کس وجہ سے؟ آخر یہ تو تم ہمیشہ لوگوں کی، مردوں کی پیشہ ہی کی زندگی ہے۔" انہوں نے بھویں سکیڑ کر کہا اور کندھے کی بناوٹ نے کر، جو میں پڑی ہوئی تھی، ورونسکی کی طرف دیکھے بغیر اس میں سے پک نکالنے لگیں۔

"میں نے بہت دنوں سے یہ زندگی چھوڑ دی۔" اس نے ان کے چہرے کے تاثر کو بدل جانے پر حیران ہو کر اور اس کے معنی سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "اور میں اعتراف کرتا ہوں۔" اس نے مسکرا کر اپنے ہموار سفید دانت دکھاتے ہوئے کہا، "کہ اس پلیٹ بھر میں سے خود کو جیتے جاگتے میں دیکھ کر مجھے اچھا نہیں لگا۔"

وہ ہاتھ میں کرنہ سنبھالے ہوئے تھیں لیکن بن نہیں رہی تھیں بلکہ اسے عجیب، جھکتی ہوئی اور میرہ سا نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔

"آج صبح لیزا میرے پاس آئی تھی۔ وہ ابھی تک کاؤنٹس ویرونسکایا کے ہاں سے میرے پاس آنے سے باز نہیں آئی۔" انہوں نے اضافہ کیا۔ "اور انہوں نے آپ کی، مخلص جیسی شام کا حال خاصا کس قدر مزاحیہ!"

"میں صرف یہ کہنا چاہتا تھا۔۔۔"

انہوں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"یہ تھیٹر تھی وہاں جسے تم پہلے جانتے تھے؟"

"میں کہنا چاہتا تھا۔۔۔"

"تم سب مرد کتنے دہل ہوتے ہو! کیسے تم لوگ یہ تصور ہی نہیں کر سکتے کہ عورت اس بات کو ہوں ہی نہیں سکتی۔" انہوں نے اور بھی برہم ہوتے ہوئے کہا اور اس طرح اس پر اپنی جھنجلاہٹ کے سبب کو ظاہر کر دیا۔ "خاص طور سے ایسی عورت جو تمہاری زندگی کو نہیں جان سکتی۔ میں کیا جانتی ہوں؟ پہلے میں کیا جانتی تھی؟" انہوں نے کہا۔ "وہی جو تم نے مجھے بتایا۔ اور میں کیا جانوں کہ تم نے مجھ سے جو بتایا کہ۔۔۔"

"آنا! تم میری توہین کر رہی ہو۔ کیا تم کو مجھ پر یقین نہیں ہے؟ کیا میں نے تم سے کہا نہیں کہ میرے دل میں ایسے خیالات ہیں ہی نہیں جنہیں میں تم پر ظاہر نہ کر سکوں؟"

"ہاں، ہاں۔" انہوں نے کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ رشک و رقابت کے جذبات کو دل سے نکالنے کی کوشش کر رہی تھیں۔ "لیکن کاش تمہیں معلوم ہو کہ میرے لئے کتنا مشکل ہے! میں یقین کرتی ہوں، ہم پر یقین کرتی ہوں۔ ہاں تو تم کیا کہہ رہے تھے؟"

لیکن یکدم دم بدم نہ کر سکا کہ وہ کیا کہنا چاہتا تھا۔ رشک و رقابت کے جو دورے پچھلے دنوں ان پر اکثر و بیشتر پڑنے لگے تھے، ان دونوں سے وہ ڈر جاتا تھا اور چھپانے کی وہ کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرتا ہو لیکن ان کی طرف

سے مرعوب ہو جاتا تھا باوجود اس کے کہ جانتا تھا کہ رشک و رقابت کی وجہ تو یہی تھی کہ وہ اس سے محبت کرتی تھیں۔ جانے کتنی بار اس نے اپنے آپ سے کہا تھا کہ ان کی محبت تو سکھ ہے اور وہ تو اس سے اس طرح محبت کرتی تھیں جیسے صرف وہ عورت محبت کر سکتی ہے جس کے لئے محبت زندگی کی ہر برکت سے زیادہ گراں قدر ہو۔۔۔ اور اب وہ اس وقت کے مقابلے میں سکھ سے کہیں زیادہ دور تھا جب ان کے پیچھے پیچھے سکھ سے چلا آیا تھا۔ تب سے وہ خود کو بہت دکھی سمجھتا تھا لیکن سکھ نصیب ہونے ہی والا تھا۔ اب وہ محسوس کرتا تھا کہ وہ سکھ اور اس کے درمیان کچھ تھا۔ وہ اب سکھ کی بالکل نہ رہ گئی تھیں جیسی اس نے انہیں پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ اخلاقی اور جسمانی دونوں اعتبار سے بدل گئی تھیں اور بری ہی ہو گئی تھیں۔ وہ سارے بدن سے پھیل گئی تھیں اور ان کے چہرے پر اس وقت جب وہ اداکارہ کی بات کر رہی تھیں 'بڑی' کا ایک تاثر تھا جس نے ان کے چہرے کو مسخ کر دیا تھا۔ وہ انہیں اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے کوئی اپنے توڑے ہوئے اور مرجھا جانے والے پھول کو دیکھے جس میں اسے وہ حسن مشکل سے نظر آتا ہے جس کی بنا پر اس نے اسے توڑا اور پسند کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ محسوس کرتا تھا کہ جب اس کی محبت قوی تر تھی تو اگر وہ شدت کے ساتھ چاہتا تو اس محبت کو اپنے دل سے نوچ کر پھینک سکتا تھا لیکن اب جب اس وقت کی طرح اسے لگتا تھا کہ اسے ان سے محبت نہیں رہ گئی تو وہ جانتا تھا کہ ان سے قطع تعلق نہیں کیا جا سکتا۔

"اچھا تو بتاؤ تو سہی تم پرنس کے بارے میں کچھ کیا کہنا چاہتے تھے؟" اس نے پوچھا تھا۔ "اس نے اضافہ کیا "وہ لوگ رشک و رقابت کے بہ سبب کہتے تھے۔" "ہاں تو تم نے پرنس کے بارے میں بات کرنی شروع کی تھی؟ تمہارے لئے اتنی مشکل کیوں تھی؟"

"اف' ناقابل برداشت!" اس نے کھوئے ہوئے خیال کا سر اپکڑنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "قریب سے جانے میں ان کی محبت نہیں ہوتی۔ اگر ان کی صحیح تعریف جان لی جائے تو وہ خوب اچھی طرح سے بھلائے جا رہے ہوتے ہیں' جیسوں کو لمحاتوں میں اور عام ملتے ہیں' بس اور کچھ نہیں" اس نے جھنجلاہٹ کے ساتھ کہا۔ "انہیں بڑی دلچسپ لگی۔

"نہیں' کیوں؟" اس نے اعتراض کیا "بہرحال انہوں نے بہت کچھ دیکھا ہے' تعلیم یافتہ ہیں؟"

"یہ تعلیم بالکل دوسری ہے۔۔۔ ان لوگوں کی تعلیم وہ ظاہر ہے تعلیم یافتہ صرف اس لئے ہیں تاکہ تعلیم کو حقارت سے دیکھنے کا حق حاصل ہو جائے جیسے کہ یہ لوگ ہر چیز کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں سوائے وحشیانہ نفرتوں کے۔"

"آخر تم بھی کو وحشیانہ نفرتیں تو اچھی لگتی ہیں" اس نے کہا اور اس نے پھر وہ اداس نظریں دیکھیں جو اس سے کترائی تھیں۔

"یہ تم ان کی اتنی طرفداری کیوں لے رہی ہو؟" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں طرفداری نہیں لے رہی ہوں' میرے لئے بالکل کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن میں سوچتی ہوں کہ اگر یہ تفریحات تمہیں خوبصورت نہ ہوتیں تو تم انکار کر سکتے تھے۔ لیکن تیریا کو حوا کے لباس میں دیکھ کر تمہیں بھی تو مزہ آتا ہے۔"

"پھر وہی دیوا!" اس نے ان کا ہاتھ جو انہوں نے میز پر رکھ لیا تھا اپنے ہاتھ میں لے کر اسے چومتے ہوئے کہا۔

"ہاں' لیکن مجھ سے نہیں رہا جاتا! تم نہیں جانتے کہ میں نے تمہارے انتظار میں کتنی اذیت جھیلی ہے! میرے خیال میں میں جلتی نہیں ہوں۔ میں جلتی نہیں ہوں' جب تم یہاں ہوتے ہو' میرے پاس تو مجھے تمہارے اوپر یقین ہوتا ہے' لیکن جب کہیں اور تم اپنی الگ زندگی بسر کرتے ہو تو میرے لئے ناقابل فہم ہوتی ہے۔"

وہ اس سے دور ہٹ گئیں اور آخر کار انہوں نے کرسٹے کی پیالی میں سے بک نکال لیا اور عجزی سے شہادت کی انگلی سے لیپ کی روشنی میں چمکتے ہوئے سفید اون کے پھندے پھندے والے گالے اور اپنی کترنی ہوئی آستین کے اندر ریشمی سی کلائی کو جلدی جلدی اصابعی انداز میں گھمانے لگیں۔

"اچھا تو یہ بتاؤ کہ کیسی اکسانڈر روڈج سے تمہاری ملاقات کہاں ہوئی؟" اچانک غیر فطری انداز میں ان کی آواز گونجی۔

"وہ انقلاب میں ہم آپس میں ٹکرا گئے۔"

"اور انہوں نے اس طرح تمہاری تعلیم کی؟"

انہوں نے منہ بنا کر اور آنکھوں کو نیم بند کر کے اپنے چہرے کے تاثر کو بدل لیا اور روڈنگی نے ان کے خوبصورت چہرے پر ارادے کے لئے چہرے کا وہی تاثر دیکھا جس کے ساتھ اکسانڈر روڈج نے اس کی تعلیم کی تھی۔ وہ مسکرایا اور اچانک شناسائی کی اس کے ساتھ انہیں ہوا ان کی خاص دلکشیوں میں تھی۔

"میں تو انہیں ہرگز نہیں سمجھتا" روڈنگی نے کہا۔ "اگر مفاہمانی بنگلے میں تمہارے صاف صاف انداز کے بعد وہ تم سے قطع تعلق کر لیتے' اگر وہ مجھے اور کل کے لئے للکارتے۔ لیکن یہ تو میں نہیں سمجھتا کہ کیسے وہ اس طرح کی صورت حال کو گوارا کر سکتے ہیں' آپ تو دکھائی دیتا ہے کہ وہ بھی بھگت رہے ہیں۔"

"وہ؟" انہوں نے دراز لہجے والے انداز میں کہا۔ "وہ بالکل مطمئن ہیں۔"

"آخر کس لئے ہم سب اتنا جھیل رہے ہیں' بلکہ سب کچھ اتنا چاہ سکتا تھا؟"

"سوائے ان کے۔ کیا میں انہیں جانتی نہیں' اس جھوٹ کو' جس میں وہ سر سے پیر تک ڈوبے ہوئے ہیں۔ کیا واقعی اگر آدمی کچھ بھی محسوس کرتا ہو تو وہ اس طرح زندگی بسر کر سکتا ہے جیسے وہ میرے ساتھ کرتے ہیں؟ وہ کچھ نہیں سمجھتے' کچھ نہیں محسوس کرتے۔ کیا واقعی وہ شخص کچھ بھی محسوس کرتا ہو اپنی محرم راز ہی کے ساتھ ایک ہی گھر میں رہ سکتا ہے' کیا وہ اس سے بات کر سکتا ہے؟" اس نے "تم" کہہ کر مخاطب کر سکتا ہے؟"

اور پھر غیر ارادی طور پر ان کے ذہن میں ان کا خیال آیا تھا "تمہارا شیر ہے' تم آنٹا"

"وہ سوچتے ہیں' انسان نہیں ہیں' کچھ چلتی پھرتی اکوئی نہیں جانتی لیکن میں جانتی ہوں۔ اف! اگر میں ان کی جگہ پر ہوتی اکوئی بھی ان کی جگہ پر ہوتا تو میں نے کب کا قتل کر دیا ہوتا' میں نے اس بیوی کے گلے گھونٹ کر دبے ہوتے' ایسی کے جیسی میں ہوں' یہ دیکھ سکتی اس سے "ماشیرے' آنٹا' وہ انسان نہیں ہیں' وہ ورلڈ مشین ہیں۔ وہ سمجھتے ہی نہیں کہ میں تمہاری بیوی ہوں' کہ وہ غیر ہیں' کہ وہ فاضل ہیں۔۔۔ نہیں کریں گے' ان کی بات ہی نہیں کریں گے۔"

"تم ٹھیک نہیں کہہ رہی ہو' ٹھیک نہیں کہہ رہی ہو میری دوست" روڈنگی نے انہیں لعنت ملامت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "لیکن بہرحال ان کے بارے میں ہم بات نہیں کریں گے۔ تم مجھے بتاؤ' تم کیا کرتی رہیں' کیا ہوا ہے تمہیں؟ یہ بیماری کیا ہے؟" روڈنگی نے کہا کہا؟"

انہوں نے اس کو شرارت آمیز خوشی کے ساتھ دیکھا۔ بظاہر انہوں نے شوہر میں کچھ اور مضحکہ خیز اور

سے کے پہلو اور سر کو لئے تھے اور انتظار میں تھیں کہ وقت لے تو کہا ئیں۔

اس نے اپنی بات جاری رکھی:

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ بیماری نہیں بلکہ تمہاری صورت حال ہے۔ کب سے ہو گا؟"

ان کی آنکھوں کی مذاق اڑانے والی چمک ماند پڑ گئی لیکن ایک دوسری سنکر اہٹ نے کسی ایسی چیز کے علم نے جس سے وہ واقف نہیں تھا اور ایک بوڑھے کے چہرے کے پہلو والے تاثر کی جگہ لے لی۔

"جلدی' جلدی' تم نے کہا کہ تمہاری صورت حال ایسی ہے کہ اسے سلجھانے کی ضرورت ہے۔ کاش تم کو یہ معلوم ہو تا کہ میرے لئے وہ کتنی تکلیف دہ ہے' میں کیا کچھ نہ دے ڈالتی اس کے لئے کہ تم سے آزادانہ اور کھل کر محبت کر سکوں' تم میں اور اپنی جلن سے تم کو ان سے بچا لوں۔ اور یہ ہو تو جائے گا جلدی' لیکن ایسے نہیں جیسے ہم سوچتے ہیں۔"

اور یہ خیال کرنے کہ یہ کیسے ہو گا خود اپنے آپ کو اس قدر کامل رحم نکلیں کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ اپنی بات جاری نہ رکھ سکیں۔ انہوں نے بسپ کی روشنی میں چمکتی انگوٹھیوں والا اپنا خوبصورت سفید ہاتھ اس کی آستین پر رکھ دیا۔

"یہ ایسے نہیں ہو گا جیسے ہم سوچتے ہیں۔ میں تم سے یہ کہنا نہیں چاہتی تھی لیکن تم نے مجھے مجبور کر دیا۔ جلدی' جلدی سب سلجھ جائے گا اور ہم سب کو' سب کو چین مل جائے گا اور پھر ہم کوئی اذیت نہیں جھیلیں گے۔"

"میں سمجھا نہیں۔" اس نے کھچتے ہوئے کہا۔

"تم نے پوچھا کب؟ جلدی۔ اور میں اس میں زندہ نہ بچوں گی۔ میری بات مت کاٹنا" اور انہوں نے سب صبری سے کہا "میں جانتی ہوں' اور یقینی طور پر جانتی ہوں۔ میں مر جاؤں گی اور مجھے بڑی خوشی ہے کہ مر جاؤں گی' مجھے بھی چھٹکارا مل جائے گا اور تم لوگوں کو بھی۔"

ان کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ وہ ان کے ہاتھ پر جھک کر اسے چومنے لگا اس کوشش میں کہ اپنی پریشانی کو چھپا لے جس کی وہ سوچتا تھا کہ کوئی بہانہ تھی لیکن وہ اس پر قابو نہ پا سکتا تھا۔

"تو اس نے یہ اور یہی بہتر ہے۔" انہوں نے بڑی شدت کے ساتھ اس کے ہاتھ کو دباتے ہوئے کہا۔ "بس یہی ایک "ایک ہی راستہ ہمارے لئے رہ گیا ہے۔"

وہ سنبھل گیا اور اس نے سر اٹھایا۔

"کیا یہ قوی ہے اتم کیسی مکمل طور پر بالکل خالی وہ قوی کی باتیں کر رہی ہو۔"

"نہیں' ہو چکا ہے۔"

"کیا ہو گیا ہے؟"

"کہ میں مر رہی ہوں۔ میں نے خواب دیکھا ہے۔"

"خواب؟" وہ ہنسی نے دہرایا اور یکدم سے اپنے خواب والا کسان یاد آ گیا۔

"ہاں خواب" انہوں نے کہا۔ "بہت دن ہوئے میں نے یہ خواب دیکھا تھا۔ میں نے دیکھا تھا کہ میں دو دن سونے کے کمرے میں گئی کہ مجھے وہاں سے کچھ لینا تھا یا کچھ معلوم کرنا تھا۔ تم تو جانتے ہو خواب میں کیسے ہوتا ہے" انہوں نے خواب سے آنکھیں چھاڑ کر کہا "اور سونے کے کمرے میں گھومنے میں کچھ کھڑا تھا۔"

"سوفہ گیا یہ قوی ہے ایسے کوئی یقین کر سکتا ہے۔"

لیکن انہوں نے اپنا قطع کلام کرنے نہیں دیا۔ جو کچھ وہ کہہ رہی تھیں وہ ان کے لئے بہت ہی اہم تھا۔

"اور یہ کچھ جو تھا وہ مڑا اور میں نے دیکھا کہ وہ ایک کسان تھا' ناٹا سا' اور توانا اور اس کی داڑھی لمبی اور بھوری تھی۔ میں چلانا چاہتی تھی لیکن وہ ایک بورے پر جھکا اور اس میں ہاتھ ڈال کر کچھ ٹٹولنے لگا۔"

انہیں یاد آیا کہ وہ کیسے بورے میں ٹٹول رہا تھا۔ ان کے چہرے پر ہلکا خوف چھایا ہوا تھا۔ اور وہ ہنسی کو بھی اپنا خواب یاد آ گیا اور اس نے بھی ایسا ہی خوف محسوس کیا۔

"وہ ٹٹولے جا رہا تھا اور ساتھ ہی خرخراتی میں کچھ بڑبڑاتا جا رہا تھا' تیز تیز' اور پھر یہ تھیں وہ "ریکی آواز بہت کھول کر کے بول رہا تھا۔ "اپنی ٹولے ہاتھ نکالے' "اے بورے سے' "اے پیتری... (3) اور مارے ڈر کے میں جاگ پڑنا چاہتی تھی' تو جاگ پڑی۔ لیکن میں خواب ہی میں جاگی تھی اور میں خود سے دیکھنے لگی کہ اس کے معنی کیا ہیں۔ اور کورنیلی نے مجھ سے کہا کہ "زندگی میں' زندگی میں مر جائے گا' زندگی میں' ماں جی۔" اور میری آنکھ کھل گئی۔"

"کیسی بد قوی ہے' کیسی بد قوی ہے!" وہ ہنسی نے کہا جس اس نے خود محسوس کیا کہ اس کی آواز میں ذرا سی بھی تیزی ہے۔ تھا۔

"میرے ہم اس کی بات نہیں کریں گے۔ ذرا محنتی جہاد میں جانے والے کو کہوں گی ہاں' تھوڑا صبر جاؤ آپ میں زیادہ دن تو۔"

لیکن اچانک وہ رک گئیں۔ ان کے چہرے کا تاثر یکبارگی بدل گیا۔ خوف اور پریشانی کی جگہ اچانک پر سکون' سنجیدہ اور بارعب توجہ نے لے لی۔ وہ اس تبدیلی کی وجہ نہیں سمجھ سکا۔ انہوں نے اپنے اندر کی زندگی کی حرکت کو محسوس کیا تھا۔

۴

کلیسی الکساندرووچ اپنے ہاں برسائی میں ہنسی سے ملاقات ہونے کے بعد اطالوی آپرا سیزن چلے گئے جیسا کہ ان کا ارادہ تھا۔ وہاں وہ دو ہفتے ختم ہونے تک بیٹھے اور ان سب لوگوں سے مل لئے جن سے ان کو ملنا تھا۔ مگر واپس آ کر انہوں نے کوت انیفہ کا بڑے غور سے جائزہ لیا اور یہ دیکھ کر کہ وہاں خوفی نہ رکو۔ نہیں تھا وہ اپنے معمول کے مطابق اپنے کمرے میں چلے گئے۔ لیکن اپنے معمول کے خلاف وہ سونے کے لئے نہیں لیٹے اور تین بجے رات تک اپنے کمرے میں ٹہلتے رہے۔ وہ اپنی بیوی پر غصے کے احساس سے بے چین تھے جو تانگی برتنا اور ان کی عائد کی ہوئی واحد شرط کو پورا کرنا نہ چاہتی تھیں۔ کہ وہ اپنے عاشق سے اپنے کو ملیں۔ بیوی نے ان کا مطالبہ پورا نہیں کیا تھا اور ان کے بے سود کی تھا کہ وہ بیوی کو سزا دیں اور اپنی اصلی پر عمل کریں۔ - طلاق کا مطالبہ کریں اور بیٹے کو لے لیں۔ وہ اس معاملے سے متعلق ساری مشکل کو جانتے تھے لیکن انہوں نے کہہ دیا تھا کہ وہ یہ کریں گے اور اب انہیں ہنسی کو پورا کرنا چاہیئے۔ کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا نے اشارتاً ان سے کہا تھا کہ یہ' کی صورت حال سے نکلنے کی بہترین راہ ہو گی اور پچھلے دنوں طلاق کے دستور نے اس معاملے کو انتہائی آسان بنا دیا تھا کہ کلیسی الکساندرووچ کو یہ امکان نظر آنے لگا تھا کہ وہ رسمی مشکلات پر عبور حاصل کر سکیں۔ اس کے علاوہ صحبت بھی اکیلی تو آتی تھیں اور پھوٹی توسنوں کی عظیم دوڑ' سک گھڑیوں میں

سپرنڈنٹ کے معاملے نے لیکن الکساندروویچ کی ملازمت میں ایسے ناخوشگوار حالات پیدا کر دیئے تھے کہ ان پچھلے دنوں میں وہ سارے وقت اضطرابی تناؤ کی کیفیت میں رہے تھے۔

وہ ساری رات نہیں سوئے اور ان کا غصہ کسی بھی لمحے دوست ضرب مرکب کے عذاب سے دوچار ہوا صبح تک انتظار کو نہیں کیا۔ انہوں نے جلدی جلدی کپڑے بدلے اور بغیر غصے کے لبریز پیالے کو ہاتھ میں لئے ہوئے اور یہ ڈرتے ہوئے کہ وہ چھلک نہ جائے اور اس بات سے ڈرتے ہوئے کہ غصے کے ساتھ ہی وہ تواضع بھی ضائع ہو جائے گی جو بیوی سے صاف صاف بات کرنے کے لئے ضروری تھی' جیسے ہی انہیں معلوم ہوا کہ آنا اٹھ گئی ہیں وہ ان کے کمرے میں پہنچ گئے۔

جب وہ ان کے کمرے میں داخل ہوئے تو آنا' جو یہ سوچتی تھیں کہ اپنے شوہر کو بہت اچھی طرح سمجھتی تھیں' ان کی صورت شکل دیکھ کر بوکھلا گئیں۔ ان کی پیشانی پر بل تھے اور آنکھیں روکھے پن کے ساتھ سامنے تکے رہی تھیں اور آنا سے آنکھیں چار کرنے سے کترا رہی تھیں۔ مذہبیت ملی سے اور حقارت کے انداز میں بھنچا ہوا تھا۔ ان کی چال میں' حرکات و سکنات میں' آواز میں ایسا عزم اور استحکام تھا جیسا وہ پہلے ان میں کبھی نہ دیکھ سکا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئے اور ان سے حال چال پوچھے بغیر سیدھے ان کی گھڑکھ کی میز کی طرف گئے اور کنجی نکال کر انہوں نے اس کی دراز کھولی۔

"کیا چاہئے آپ کو؟" وہ چلائیں۔

"آپ کے عاشق کے خط" انہوں نے کہا۔

"وہ یہاں نہیں ہیں" آنا نے دراز بند کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس حرکت ہی سے وہ سمجھ گئے کہ ان کا اندازہ صحیح تھا اور انہوں نے بڑی درشتی سے آنا کا ہاتھ جھٹک دیا' جلدی سے دو پورٹ فولیو بھیت لیا جس میں وہ جانتے تھے کہ آنا سب سے ضروری کاغذات رکھتی تھیں۔ آنا نے پورٹ فولیو چھین لینا چاہا لیکن انہوں نے آنا کو ایک طرف دھکیل دیا۔

"اور اپنے جائیے مجھے آپ سے بات کرنا ہے" انہوں نے کہا اور پورٹ فولیو کو بغل میں دبا کر کنجی سے اتنے زور دار سے دبایا کہ ان کا کندھا اوپر اٹھ آیا۔

وہ حیرانی اور خوف کے ساتھ چپ چاپ ان کو تکتی رہیں۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ میں اپنے گھر میں آپ کو آپ کے عاشق سے ملنے کی اجازت نہ دوں گا۔"

"مجھے ان سے ملنا ضروری تھا تاکہ۔۔۔"

کوئی بہانہ ان کی سمجھ میں نہ آیا تو وہ رک گئیں۔

"میں ان تفصیلات میں نہیں جاؤں گا کہ عورت کو اپنے عاشق سے ملنے کی ضرورت کس لئے ہوتی ہے۔"

"میں چاہتی تھی' میں صرف۔۔۔" انہوں نے کہا اور ان کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا۔ شوہر کی اس بدتمیزی پر انہیں غصہ آ گیا اور ان کی ہمت بندھ گئی۔ "کیا آپ یہ محسوس نہیں کرتے کہ میری توہین کرنا آپ کے لئے کس قدر آسان ہو گیا ہے؟" انہوں نے کہا۔

"توہین کرنا ممکن ہوتا ہے صرف ایماندار آدمی کی اور ایماندار عورت کی' لیکن چور سے کہنا کہ وہ چور ہے' یہ صرف بلا کا لتا تا سیوں دیں نے (4) ہوتا ہے۔"

"آپ کی اس بیحد خصوصیت کا مجھے پتہ نہیں تھا۔"

"آپ اس کو سنگدلی کہتی ہیں کہ شوہر اپنی بیوی کو آزادی دے دیتا ہے' اسے اپنے نام کی عزت عطا کرتا ہے صرف اس شرط پر کہ وہ شائستگی رکھنے سے سنگدلی ہے؟"

"یہ سنگدلی سے بھی بدتر ہے' یہ لاقانونیت ہے' اگر آپ جاننا ہی چاہتے ہیں تو" آنا نے غصے سے بھڑک کر کہا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔ وہ بھی سیدھی ہو کر چل جانا چاہتی تھیں۔

"نہیں" وہ اپنی سہمی آواز میں چیخے' جو اس وقت معمول سے زیادہ ہی تیز ہو گئی تھی' اور اپنی بیوی کی انگلیوں سے ان کا ہاتھ اتنے زور سے پکڑ کر کہ نگن کا' جسے انہوں نے دبایا تھا' سرخ نشان پڑ گیا' انہوں نے زبردستی آنا کو ان کی جگہ پر بٹھا دیا۔ "لاقانونیت؟ اگر آپ یہ لفظ استعمال ہی کرنا چاہتی ہیں تو واقعی ہے عاشق کی خاطر اپنے شوہر کو' بیٹے کو چھوڑ دینا اور شوہر کی روٹی کھانا؟"

آنا نے سر جھکا لیا۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ وہ نہیں کہا جو کل اپنے عاشق سے کہا تھا کہ ان کا شوہر تو وہ ہے جو شوہر فاضل ہے' بلکہ انہیں اس کا خیال بھی نہیں آیا۔ انہوں نے شوہر کے الفاظ کے حق بجانب ہونے کو پوری طرح محسوس کیا اور پھٹکے سے بس اتنا ہی کہا:

"آپ میری صورت حال کو اس سے بدتر نہیں جان کر سکتے جتنا میں خود سمجھتی ہوں' لیکن یہ سب آپ کس لئے کہہ رہے ہیں؟"

"کس لئے میں یہ سب کہہ رہا ہوں؟ کس لئے؟" انہوں نے دوبارہ غصے میں اپنی بات جاری رکھی۔ "تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ چونکہ آپ نے شائستگی کی پابندی کرنے کے سلسلے میں میری مرضی کی تعمیل نہیں کی اس لئے میں ایسے اقدامات کروں گا کہ یہ صورت حال ختم ہو جائے۔"

"جلد ہی' بہت ہی جلد وہ پہلے ہی ختم ہو جائے گی" دوبارہ ہائیں اور موت کے قریب ہونے کے خیال سے جس کی آپ وہ طلب بھی خواہاں تھیں' ان کی آنکھوں میں پھر آنسو آ گئے۔

"وہ اس سے جلد تر ختم ہو جائے گی جتنی آپ نے اپنے عاشق کے ساتھ مل کر سوچا ہو گا' آپ کو ضرورت ہے میری ہونے والی بیوی بات کی تسکین کی خاطر۔"

الکساندروویچ' میں یہ نہیں کہتی کہ یہ سنگدلی ہے لیکن یہ شرافت نہیں ہے گرے ہوئے پن کا۔"

"ہاں' آپ کو صرف اپنا خیال رہتا ہے' لیکن اس شخص پر کیا گزر رہی ہے جو آپ کا شوہر تھا' اس سے آپ کو کوئی دلچسپی نہیں۔ آپ کے لئے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ اس کی ساری زندگی تباہ ہو گئی ہے کہ وہ بلک بلک کر۔۔۔ بلکہ جیل رہا ہے۔"

الکساندروویچ اتنی تیزی سے بول رہے تھے کہ وہ گڑبڑا گئے اور یہ الفاظ کسی طرح ان سے کہے ہی نہیں گئے۔ اور آخر میں انہوں نے "بلکہ جیل رہا ہے" ہی کہہ دیا۔ آنا کو بھی اپنی اور اپنی شرمندگی بھی ہوئی کہ ان کے لئے ایسے وقت میں بھی کوئی چیز مضحکہ خیز ہو سکتی ہے۔ اور انہیں پہلی مرتبہ ایک لمحے کے لئے شوہر کے لئے ہمدردی کا احساس ہوا۔ انہوں نے شوہر کے نقطہ نظر سے دیکھا اور انہیں شوہر پر ترس آیا۔ لیکن وہ کہہ کیا سکتی تھیں یا کر کیا سکتی تھیں؟ انہوں نے سر جھکا لیا اور چپ رہیں۔ انہوں نے وہ بھی چپ رہے۔ وہ لمحہ کہ جس میں انہیں اور سہ آوازیں بولنے اور بغیر سوچے سمجھے ایسے لفظوں پر دوبارہ جو کسی حاصل اہمیت کے حامل نہ

تھے

"میں آپ سے یہ کہنے آیا تھا۔" انہوں نے کہا۔

آناٹے ان کے چہرے پر نظر ڈالی۔ "نہیں" یہ تو مجھے صرف لگا تھا" انہوں نے شوہر کے چہرے کے اس وقت کے تاثرات کو یاد کرتے ہوئے سوچا جب وہ لفظ "بکواس" چبا رہا ہے" پر گزیدا گئے تھے۔ "نہیں" بھلا ان گدلی آنکھوں اور ایسی خود اطمینانی کے ساتھ کوئی شخص کچھ محسوس بھی کر سکتا ہے؟"

"میں کچھ بھی بول نہیں سکتی" انہوں نے دھیمی زبان سے کہا۔

"میں آپ سے یہ کہنے آیا ہوں کہ کل میں اسکو چلا جاؤں گا اور اب اس گھر میں نہیں آؤں گا۔ اور آپ کو میرے فیصلے کے بارے میں وکیل سے معلوم ہو جائے گا جس کے ذریعہ میں طلاق کا مقدمہ کروں گا۔ میرا بیٹا میری ماں کے پاس چلا جائے گا۔" کلیسی الکساندرووچ نے کوشش کر کے رکتے ہوئے کہا کہ وہ بیٹے کے بارے میں کیا کہنا چاہتے تھے

"آپ کو سروژا کی ضرورت اس لئے ہے کہ آپ مجھے ذلیل کرنا چاہتے ہیں" آناٹے شوہر کو غصے میں دیکھتے ہوئے کہا "آپ اس سے پیار نہیں کرتے۔ سروژا کو میرے پاس ہی رہنے دیجئے۔"

"ہاں اب مجھے اپنے بیٹے سے بھی محبت نہیں رہی اس لئے کہ آپ سے مجھے اس قدر نفرت ہے وہ اس سے بھی وابستہ ہو گئی ہے۔ لیکن بہرحال میں اسے لے لوں گا۔ الوداع۔"

اور وہ چلے جانا چاہتے تھے لیکن اب کے آناٹے انہیں روک لیا۔

"کلیسی الکساندرووچ' سروژا کو میرے پاس رہنے دیجئے۔" انہوں نے ایک بار پھر سرگوشی میں کہا۔

"مجھے اور کچھ نہیں کہنا۔ سروژا کو رہنے دیجئے میری۔۔۔ جلد ہی مجھے پتہ ہونے والا ہے آپ رہنے دیجئے۔"

کلیسی الکساندرووچ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آناٹے ہاتھ چھڑا کر وہ کچھ کہے بغیر کمرے سے چلے گئے۔

5

جب کلیسی الکساندرووچ وہاں پہنچے تو ویٹنگ ہال کے مشہور و معروف وکیل پہلے ہی سے موجود تھے۔ ہال خواتین ایک بوڑھی ایک جواں اور ایک سوداگر کی بیوی' تین حضرات۔ ایک جرمن بینکر جو انگلی میں انگوٹھی پہنے تھا' ایک داڑھی والا سوداگر اور ایک خصہ دار عہدیدار جو وردی پہنے تھا اور جس کی گردن سے ایک کرائس لٹک رہا تھا' بظاہر دھیرے سے انتظار کر رہے تھے۔ دو معاون میز کے پاس بیٹھے ہوئے پرچوں کے گٹھوں سے کچھ لکھ رہے تھے۔ لکھنے کی یہ آواز سارے سکوت میں جس کا خود کلیسی الکساندرووچ کو بڑا شوق تھا بہت ہی اچھا تھا اور کلیسی الکساندرووچ کی نظر اور ہی چیزوں پر پڑ گئی۔ ایک معاون اپنی جگہ سے اٹھے بغیر تیزی چڑھا کر غصے میں کلیسی الکساندرووچ سے مخاطب ہوا

"آپ کو کیا چاہئے؟"

"مجھے وکیل صاحب سے کام ہے۔"

"وکیل صاحب مصروف ہیں" معاون نے درشتی سے جواب دیا اور انتظار کرنے والوں کی طرف قلم سے اشارہ کر کے پھر سے لکھنے لگا۔

"کیا وہ کچھ بھی وقت نہیں نکال سکتے؟" کلیسی الکساندرووچ نے کہا۔

"ان کو ذرا بھی فرصت نہیں ہے" وہ بیٹھے بیٹھے مصروف رہتے ہیں۔۔۔ آپ انتظار کیجئے۔"

"تو پھر کیا آپ اتنی زحمت نہ کریں گے کہ انہیں میرا کارڈ دے دیں" کلیسی الکساندرووچ نے وقار کے ساتھ کہا۔ انہوں نے کہہ دیا تھا کہ اپنا نام اور شخصیت ظاہر کئے بغیر کام نہیں چلے گا۔

معاون نے کارڈ لیا اور اس کی تحریر کو سرسری طور پر ناپسندیدگی سے دیکھتے ہوئے کمرے میں چلا گیا۔

کلیسی الکساندرووچ اصولی طور پر کھلی عدالت سے ہمدردی رکھتے تھے لیکن ابھی وہ اس کا اطلاق جس طرح اعلیٰ سرکاری امور پر کیا جاتا تھا جن سے وہ واقف تھے' اس سے وہ پوری طرح متفق نہ تھے اور جس حد تک وہ بلند ترین اقتدار کی قائم کی ہوئی کسی چیز پر تنقید کر سکتے تھے' اس کی تنقید بھی کرتے تھے۔ ان کی ساری زندگی انتظامی سرگرمیوں میں گزری تھی اس لئے جب وہ کسی چیز سے متفق۔ بھی ہوتے تھے تو ان کی ناانفاقی ان باتوں کو سوچ کر تبدیل ہو جاتی تھی کہ غلطیاں ہوتی ضروری ہیں اور ہر معاملے کو درست کرنے کا امکان بھی ہے۔ نئی عدالتی تنظیموں میں وہ ان پابندیوں کو پسند کرتے تھے جو وکیلوں پر عائد کی گئی تھیں لیکن ابھی تک انہیں وکیلوں سے کوئی کام نہ پڑا تھا اس لئے ان کی ناپسندیدگی صرف نظری تھی۔ اب ان ناخوشگوار تاثرات کی بنا پر' جو انہیں وکیل موصوف کے ملاقاتی کمرے میں حاصل ہوئے' ان کی ناپسندیدگی اور بھی بڑھ گئی۔

"ابھی آتے ہیں" معاون نے کہا اور درحقیقت دو ہی منٹ میں ایک بوڑھے قانون داں کا رار قد ذلیل' جو وکیل کے ساتھ مشورہ کر رہا تھا اور جو وکیل دروازے میں نمودار ہوئے۔

وکیل پست قد' گٹھے جسم کا گنجا آدمی تھا۔ اس کی داڑھی سیاہی مائل سرخ' بھویں ہلکے رنگ کی گھنی اور پیشانی آگے ابھری ہوئی تھی۔ وہ ٹائی اور گھڑی کی دوسری زنجیروں سے لے کر بیٹ بیدر کے جوتوں تک مگنیٹزم کی طرح چاق و چوبند تھا۔ اس کا چہرہ ذہین' کسیالوں جیسا تھا لیکن آرائش و کھوں کی کمی اور روق بڑھا تھا۔

"تشریف لائیے" وکیل نے کلیسی الکساندرووچ سے مخاطب ہو کر کہا۔ اس نے اداسی کے ساتھ کارپٹ کو اپنے پیروں سے گزر کر پہلے کمرے میں داخل ہوئے دوسرا دروازہ بند کر لیا۔

"تشریف رکھئے۔" اس نے کاغذات سے بھری لکھنے کی میز کے پاس آرام کرسی کی طرف اشارہ کر کے کہا اور خود صدر مقام پر بیٹھ گیا۔ وہ اپنے پھولے پھولے ہاتھوں کو ملنے لگا جس کی نفیس نفیس انگلیاں سفید بالوں سے ڈھکی ہوئی تھیں اور اس نے اپنا سر ایک طرف جھکا لیا۔ لیکن وہ اپنے اس انداز نشست سے مطمئن ہوا ہی تھا کہ میز کے اوپر (زخم) ہوا ایک پتنگا آ گیا۔ وکیل نے ایسی پھرتی سے جس کی توقع بھی اس سے نہ کی جا سکتی تھی' ہاتھ مار کر پتنگے کو پکڑ لیا اور پھر پہلے ہی والے انداز میں بیٹھ گیا۔

"اپنے معاملے کی بات شروع کرنے سے پہلے" کلیسی الکساندرووچ نے وکیل کی حرکت پر حیرت سے نظر ڈالتے ہوئے کہا "میں یہ کہنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ معاملہ' جس کے بارے میں مجھے آپ سے بات کرنی ہے' راز داری چاہتا ہے۔"

وکیل کی سرخی مائل گھنی مونچھوں میں مشکل سے نظر آنے والی مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"جن رازوں کے لئے مجھ پر بھروسا کیا گیا ہے' اگر انہیں راز نہ رکھ سکتا تو میں وکیل ہی نہ ہوتا۔ لیکن اگر آپ خود تصدیق چاہتے ہوں تو۔۔۔"

کلیسی الکساندرووچ نے وکیل کے چہرے پر نظر ڈالی اور دیکھا کہ سرخی دیں آنکھیں ہنس رہی ہیں اور وہ سب کچھ پہلے ہی سے جانتی ہیں۔

"آپ میرے نام سے تو واقف ہیں؟" ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ نے اپنی بات جاری رکھی۔

"میں آپ کو جانتا ہوں اور آپ کی سعید" اس نے پھر ایک پتنگا پکڑا "سرگرمیوں کو بھی جیسے کہ ہر روسی جانتا ہے" وکیل نے تعظیم کے ساتھ سر جھکا کر کہا۔

کمیسی الکساندر روویچ نے اپنی مسند سنبھالنے کے لئے کرسی سائس لی۔ لیکن جب ایک بار انہوں نے فیصلہ کر لیا تو اپنی بات اپنی مہین آواز میں بغیر کسی جھجک اور پس و پیش کے 'بیک الفاظ' زور دیتے ہوئے جاری رکھی۔

"یہ میری بد قسمتی ہے" ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ نے کہنا شروع کیا "کہ میں ایسا شوہر ہوں جس کے ساتھ دغا کی گئی ہے اور اپنی بیوی سے قانونی قطع تعلق کرنا چاہتا ہوں یعنی طلاق لینا چاہتا ہوں لیکن اس طرح سے کہ بیٹا اپنی ماں کے پاس نہ رہے۔"

وکیل کی سرمئی آنکھیں۔ چشمے کی کو شش کر رہی تھیں لیکن ناکام خفیہ خوشی سے باہر نکل رہی تھیں اور ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ نے دیکھا کہ اس میں صرف ایسے شخص کی خوشی نہ تھی جسے ایک مؤکل مفت میں مل گیا تھا۔۔۔ اس میں فتح مندی کی خوشی تھی' اس میں وہ بھی شامل تھی جسے کمیسی الکساندر روویچ نے اپنی بیوی کی آنکھوں میں دیکھی تھی۔

"آپ طلاق کی تکمیل کے لئے میری مدد چاہتے ہیں؟"

"جی ہاں' لیکن میں آپ کو خبردار کر دینا چاہتا ہوں" ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ نے کہا "کہ میں آپ کی توجہ کا یا طالب بننے کا خطرہ مول لے رہا ہوں۔ میں آپ کے پاس صرف ابتدائی مشورہ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ میں طلاق چاہتا ہوں لیکن میرے لئے وہ طریقے بڑی اہمیت رکھتے ہیں جن سے وہ ممکن ہے۔ ممکن ہے کہ اگر طریقہ میرے مطالبوں سے مطابقت رکھتا ہو تو میں قانونی چارہ جوئی سے انکار کر دوں۔"

"ہمارے لئے تو یہ بڑی ایسا ہوتا ہے" وکیل نے کہا "اور یہ بیشہ آپ کی مرضی پر ہے۔"

وکیل نے محسوس کیا کہ ہو سکتا ہے اس کی آنکھوں کی ناقابل خطہ خوشی اس کے مؤکل کو بری لگے اور ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ کے پاؤں کو بھٹکنے لگا' پھر اس نے اپنی ناک کے سامنے اڑتے ہوئے پتنگے کو دیکھا اور ہاتھ بڑھایا لیکن ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ کی صورت حال کا لحاظ کر کے اسے پکڑ لیا۔

"حالانکہ اس موضوع پر ہماری قانونی صورت حال کے عام خطوط سے میں واقف ہوں" ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ نے اپنی بات جاری رکھی "میں تفصیلاً ان طریقوں کے بارے میں جاننا چاہتا ہوں جن سے عمل میں اس طرح کے مقدمات طے پاتے ہیں۔"

"آپ چاہتے ہیں" وکیل نے نظریں اٹھائے بغیر اپنے مؤکل کے لیے کوٹ پر مطمئن ہو کر کہا "کہ میں آپ کو وہ راستے بتاؤں جن پر آپ کی خواہشات کی تکمیل ممکن ہو۔"

(۲) ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ کے سر کے تائیدی اشارے پر بس جلدی سے کبھی کبھار ان کے چہرے پر نظر ڈالتے ہوئے جس پر سرخ سن خوردہ سے نمودار ہو رہے تھے' اس نے اپنی بات جاری رکھی۔

"طلاق ہمارے قانون کے مطابق" اس نے ہمارے قانون کے لئے ناپسندیدگی کی خفیف سی جھلک کے ساتھ کہا "جیسا کہ آپ جانتے ہیں' حسب ذیل صورتوں میں ممکن ہے۔ گو کہ انتظار کریں!" اس نے دروازے میں سے جھانکتے ہوئے ساون سے کہا پھر بھی کھڑا ہو گیا' اس سے چند الفاظ کہے اور پھر بیٹھ گیا "حسب

ذیل صورتوں میں۔۔۔ روبین میں جسمانی نقص' پھر کوئی خیر ہے بغیر پانچ سال کی مدت میں" اس نے بالوں سے ڈھکی ہوئی ایک چھوٹی سی انگلی کو موڑتے ہوئے کہا "اور پھر زنا کاری" (یہ لفظ اس نے صریحی خوشی اور طمانیت کے ساتھ ادا کیا)۔ "ان کی تقسیم مزید حسب ذیل ہے" (اس نے اپنی سونی سونی انگلیوں کو موڑنا جاری رکھا حالانکہ پہلی تین صورتوں اور تقسیم مزید کو ایک ہی ترتیب میں رکھنا ظاہراً ممکن تھا) "شوہر یا بیوی میں جسمانی نقص' پھر شوہر یا بیوی کا ارتکاب زنا" ۔۔۔ اب چونکہ ساری انگلیاں مڑ چکی تھیں اس لئے اس نے انہیں کھول لیا اور اپنی بات جاری رکھی: "یہ تو اصلی نقطہ نظر ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے مجھ سے رجوع کرنے کا شرف مجھے اس لئے عطا کیا ہے کہ عمل طلاق کے بارے میں معلوم کر سکیں۔ چنانچہ نظیروں کی روشنی میں آپ کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ طلاق پیشہ حسب ذیل صورتوں میں عمل میں آتا ہے ۔۔۔ جسمانی نقص تو نہیں ہے' جہاں تک میں سمجھ سکتا ہوں؟" اور اسی طرح کوئی خیر ہے بغیر حاضری بھی نہیں ہے؟"

کمیسی الکساندر روویچ نے اثباتی انداز میں سر ہلایا۔

"تو اب حسب ذیل صورت رہ جاتی ہے۔ روبین میں ایک کی طرف سے ارتکاب زنا اور مرتکب فریق کا باہمی رضامندی سے حالت جرم میں پکڑا جانا اور ایسی رضامندی نہ ہونے کی صورت میں 'رضامندی کے بغیر حالت جرم میں پکڑا جانا' یہ کہنا ضروری ہے کہ آخری صورت عمل میں بہت کم دیکھنے میں آئی ہے" وکیل نے کہا اور ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ پر ایک سرسری نظر ڈال کر چپ ہو گیا جیسے پستول پھینکنے والا کوئی اور مختلف قسم کے پستولوں کے فوائد بتانے کے بعد اپنے گاہک کے انتخاب کا انتظار کر رہا ہو لیکن ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ چپ رہے اس لئے وکیل نے اپنی بات جاری رکھی "سب سے عام اور سادہ اور معقول طریقہ میں باہمی رضامندی سے ارتکاب زنا کو سمجھتا ہوں۔ میں اگر کسی ہیر ترقی یافتہ شخص سے بات کرتا ہو تو اس طرح بات کرنا ہرگز روا نہ رکھتا لیکن میرا خیال ہے کہ آپ میری بات سمجھ رہے ہیں۔"

لیکن ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ اس قدر پراگندہ ذہن تھے کہ باہمی رضامندی سے ارتکاب زنا کی معقولیت اور ان کی سمجھ میں نہیں آئی اور انہوں نے اپنی نظر سے اپنی ناسمجھی کا اظہار بھی کر دیا لیکن وکیل نے جلدی ان کی مدد کی:

"دو لوگ ایک ساتھ اور زیادہ نہیں رہ سکتے۔۔۔ یہ ایک حقیقت ہے۔۔۔ اور اگر دونوں اس پر راضی ہیں تو پھر تفصیلات اور رکی باتیں خود بخود فیصلہ ہو جاتی ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ سب سے سادہ اور سب سے یقینی طریقہ ہے۔"

اب ۔۔۔ کمیسی الکساندر روویچ بھی طرح سمجھ گئے لیکن ان کے مذہبی معاملات بھی تھے جو ان اقدامات کے راستے میں حائل تھے۔

"موجودہ معاملے میں اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا" انہوں نے کہا "یہاں صرف ایک صورت ممکن ہے' رضامندی کے بغیر حالت جرم میں پکڑا جانا جس کی تائید خطوں سے ہوتی ہے جو میرے پاس ہیں۔"

خطوں کے ذکر پر وکیل نے اپنے ہونٹ بھینچے اور حقارت کی ہلکی سی آواز نکالی۔

"آپ یہ دیکھنے کی زحمت کیجئے" اس نے شروع کیا "اس طرح کے معاملے کا فیصلہ جیسا کہ آپ جانتے ہیں روحانی مجاز کے تحت ہوتا ہے اس قسم کے معاملوں میں لائق صد احترام پادری حضرات چھوٹی چھوٹی تفصیلات تک جاننے کے خواہاں ہوتے ہیں" اس نے مسکرا کر کہا جس سے لائق صد احترام پادریوں کے ذوق

سے اس کی ہمدردی ظاہر ہوتی تھی۔ "غلطیوں سے بالکل ایک حد تک تائید ہو سکتی ہے لیکن شاید تمہیں بلاواسطہ طریقے سے حاصل کیے ہوئے ہوں یا ہمیں یعنی یقینی گواہوں کے ذریعے۔ سو یہ اگر آپ مجھ کو اپنے اختیار کا اہل سمجھنے کا شرف عطا کرتے ہیں تو مجھے ان اقدامات کا انتخاب کرنے کا حق بھی دیجئے جن کا استعمال کرنا ضروری ہے۔ جسے نتیجہ چاہئے اسے ذریعے کو نظرانداز کر دینا چاہئے۔"

"اگر ایسا ہے۔۔۔" کمیسی الکساندر رودیچ نے شروع کیا اور ان کا چہرہ بکھرنے لگا۔ لیکن اسی وقت وکیل کھڑا ہو گیا اور پھر وہ دروازے تک معاون کے پاس گیا جو ان لوگوں کی ہدایت میں مشغول ہوا۔

"ان سے کہہ دیجئے کہ ہم مستانہ نہیں کرتے۔" اس نے کہا اور کمیسی الکساندر رودیچ کے پاس واپس آ گیا۔

اپنی جگہ پر واپس آ کر اس نے آنکھ بچا کر پھر ایک پنسل اٹھا لیا اور تیزی چڑھا کر سوچا "اگر میں تک میرے مریض کا ذہن اچھا حال ہو جائے گا۔"

"ہاں تو آپ کچھ کہہ رہے تھے۔" اس نے کہا۔

"میں نشہ کے دوران آپ کو اپنے فیصلے سے مطلع کروں گا۔" کمیسی الکساندر رودیچ نے کھڑے ہو کر میز کو پکڑتے ہوئے کہا۔ "اور یہ میں کھڑے رہنے کے بعد انہوں نے کہا۔" آپ کی باتوں سے میں یہ نتیجہ نکال سکتا ہوں کہ طلاق کی تکمیل ممکن ہے۔ میں آپ سے درخواست کروں گا کہ اسی طرح آپ مجھے اپنی شرطوں سے مطلع کر دیں۔"

"بالکل ممکن ہے بشرطیکہ آپ مجھے عمل کرنے کی پوری آزادی سونپ دیں۔" وکیل نے سوال کا جواب سب بتلیے کہا۔ "میں سب تک آپ سے خرچے کی توقع کرتا ہوں؟" وکیل نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے اور اپنی آنکھیں اوپر اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ہفتے بعد۔ اور آپ عنایت کر کے مجھے مطلع کر دیجئے گا کہ آپ اس مقدمے کی پیروی اپنے ذمے لیں گے یا نہیں اور کن شرطوں پر۔"

"بہت اچھا۔"

وکیل نے بڑے احترام کے ساتھ تعظیم کی اور موکل کو دروازے سے نکل جانے دیا اور جب وہ اکیلا رہ گیا تو اس کا جی خوش ہو گیا۔ اسے اتنی خوشی ہو رہی تھی کہ اس نے اپنے قاعدے کے خلاف مول بھاؤ کرنے والی عادتوں کے لیے میں کی سزا اور پنسل پکڑنا بھی بند کر دیا۔ اس نے قطعی طور پر طے کر لیا کہ اگلے ہفتوں میں وہ اپنے فریضہ پر عمل چڑھوائے گا جیسا کہ میکولین کے ہاں ہے۔

6

کمیسی الکساندر رودیچ نے اگست والے کمیشن کے اجلاس میں بڑی نمایاں فتح حاصل کی تھی لیکن اس فتح کے نتیجے سے انہیں بالکل برباد کر دیا۔ پھوٹی تو میٹوں کی زندگی کی تحقیق پر پھلے سے کرنے کے لئے نیا کمیشن مقرر کر دیا گیا اور کمیسی الکساندر رودیچ کی پیدا کی ہوئی میر معمول تیزی اور توانائی کے ساتھ اپنے کام کی جگہ پر روانہ کر دیا گیا۔ تین مہینے بعد رپورٹ پیش کر دی گئی۔ پھوٹی تو میٹوں کی زندگی کی تحقیق سیاسی "انتظامی" سماجی "مادی اور مذہبی پہلوؤں سے کی گئی۔ سارے سوالوں کے جوابات بہت محرکی سے مرتب کئے گئے تھے اور جوابات میں کسی طرح کے شک و شبہ کی گنجائش نہ تھی اس لئے کہ وہ انسانی خیالات کی پیداوار نہ تھے جن میں ہمیشہ غلطیوں کا امکان ہوتا ہے بلکہ وہ سب سرکاری کارکنوں کے پیدا کردہ تھے۔ سارے جوابات سرکاری اعداد و شمار کا نتیجہ تھے جو گورنروں اور بڑے پادریوں نے فراہم کئے تھے جو اپنے کے عہدیداروں اور صدر پادریوں کی فراہم کردہ معلومات پر مبنی تھے اور ان معلومات کی بنیاد دوست کے حکام اور مقامی پادریوں کی اطلاعات پر تھی۔ اس لئے ان سارے جوابات پر کسی طرح کا شک کیا ہی نہ جا سکتا تھا۔ مثلاً ان سارے سوالوں کے کہ قحط فصلیں کیوں ہوتی ہیں کہ باشندے اپنے مذہبی عقیدوں پر کیوں قائم ہیں وغیرہ ایسے سوالوں کے جو سرکاری مشین کی سہولت کے بغیر حل نہیں ہو سکتے اور صدیوں تک حل نہیں ہو سکتے بہت ہی واضح اور یقینی حل پیش کئے گئے تھے۔ اور فیصلہ کمیسی الکساندر رودیچ کے حق میں ہوا۔ لیکن استریموف نے یہ محسوس کر کے کہ پچھلے اجلاس میں انہیں مدد کی کمانی پڑی تھی کمیشن کی رپورٹ موصول ہونے کے بعد ایسا طریق کار استعمال کیا جس کی کوئی توقع کمیسی الکساندر رودیچ کو نہ تھی۔ استریموف نے کمیشن کے چند اور ارکین کو اپنے ساتھ ملا لیا اور چالاک کمیسی الکساندر رودیچ کے طرفدار ہو گئے اور۔ صرف یہ کہ ان اقدامات کی پرزور مخالفت کی جو کئے جا چکے تھے جن کی تجویز کارمشین نے پیش کی تھی بلکہ اسی نوعیت کے دوسرے اقدامات بھی تجویز کئے جو زیادہ انتہا پسندانہ تھے۔ یہ اقدامات جو اس بات کے مقابلے میں شدید تر تھے جس پر کمیسی الکساندر رودیچ کے حیات تھی منظور کر لئے گئے اور تب استریموف کا طریق کار عیاں ہوا۔ یہ اقدامات جو انتہا تک پہنچا دیئے گئے تھے چالاک اس قدر اشتعال انگیز لگتے تھے کہ سرکاری لوگ 'رائے عامہ' متمول مندر خواتین اور اخبارات سب کے سب ایک ساتھ ہی ان اقدامات پر برس پڑے اور خود ان اقدامات کے خلاف بھی اپنے غصے کا اظہار کیا اور ان کے نام رکھے۔ کمیسی الکساندر رودیچ کے خلاف بھی۔ استریموف تو ایک طرف ہو گئے اور ایسے بن گئے جیسے سوں نے تکمیل اندھے پن سے کارمشین کے منصوبوں پر عمل کیا تھا اور جو کچھ ہو گیا اس پر سب وہ خود حیران اور بے حد پشیمان ہیں۔ اس چیز نے کمیسی الکساندر رودیچ کو بیمار کر دیا۔ لیکن خراب ہوتی ہوئی صحت کے باوجود انہوں نے کمیسی الکساندر رودیچ کے باوجود کمیسی الکساندر رودیچ نے ہار نہیں مانی۔ کمیشن میں پھوٹ پڑ گئی۔ کچھ ممبروں نے استریموف کے ساتھ مل کر اپنی غلطی کا جواز پیش کیا کہ انہوں نے کمیسی الکساندر رودیچ کی رہنمائی میں نظرثانی کرنے والے کمیشن پر بھروسا کیا تھا جس نے رپورٹ پیش کی تھی۔ اور اب وہ لوگ یہ کہتے تھے کہ اس کمیشن کی رپورٹ بالکل احمقانہ ہے اور بس کالا سیاہ کیا گیا ہے۔ کمیسی الکساندر رودیچ اور ان کے ساتھ کچھ لوگ جو فاتحہ کے حملے میں ایسے انقلابی رویے کے خطرے کو دیکھ رہے تھے 'ان اعداد و شمار کی حمایت کرتا جاری رکھا جو نظرثانی کرنے والے کمیشن نے مرتب کئے تھے۔ اس کے نتیجے میں بلند ترین حلقوں میں بلکہ معاشرے میں بھی حاسی گز پڑ گئی اور اس کے باوجود کہ اس سے سب کو پہلے سے زیادہ تھی بار بھی کوئی بے۔ مجھ تاکہ پھوٹی تو میں درحقیقت زیادہ مفلس ہوتی جا رہی ہیں اور تباہ ہو رہی ہیں یا پھل پھول رہی ہیں۔ اس کے نتیجے میں اور اب تک ان کی بیوی کی برائی کی بنا پر اس سے کی جانے والی تجارت کے نتیجے میں کمیسی الکساندر رودیچ کی صورت حال بہت ہی نازک ہو گئی۔ اور اسی صورت حال میں کمیسی الکساندر رودیچ نے ایک اہم فیصلہ کیا۔ کمیشن کو بڑی حیرت ہوئی جب انہوں نے اعلان کیا کہ وہ معاملے کی تحقیق کے لئے خود موقع پر جانے کی اجازت نہیں گے۔ اور اجازت حاصل کر کے کمیسی الکساندر رودیچ دور دراز گھریلو اس کے لئے روانہ ہو گئے۔

کمیسی الکساندر رودیچ کی روانگی پر ہوا شور و غل مچا اس لئے اور بھی کہ روانگی سے ٹھیک پہلے انہوں نے

بالکل طور پر وہ رقم واپس کر دی جائیں گی جو اس حوالے سے جانے کے لئے بارہ گھوڑوں کی قیمت کے طور پر ادا کی گئی تھی۔

پرنس ہیلی نے اس کے بارے میں پرنس سما ٹاؤ سے کہا "میں تو اسے بہت ہی فریفتہ دل محسوس ہوں۔ ڈاک چوکی کے گھوڑوں کے لئے کیوں رقم ادا کی جائے جب کہ ہمیں معلوم ہے کہ اب ہر جگہ ریل گاڑی چلتی ہے؟"

لیکن پرنس سما ٹاؤ اس سے متفق نہیں تھے لیکن پرنس ہیلی کی رائے پر خاموش ہی رہے۔

"آپ کے لئے یہ کہنا بہت اچھا ہے جب آپ کے پاس لگے بندھے نہیں کتنے ہی" انہوں نے کہا "لیکن مجھے تو بہت اچھا لگتا ہے جب میرے شہر کے ہر گھر میں مہمانوں کے کمرے بن جاتے ہیں۔ سفر کرنا بہت اچھا ہے اور مجھے بہت پسند بھی ہے اور میرے لئے ایسا بندوبست ہو جاتا ہے کہ اس رقم سے میں کچھ اور کچھ ان رکھ سکتا ہوں۔"

دونوں کھڑکیوں کے قریب جا کھڑے ہوئے اور لیسبی الکساندر روڈیچ نیچے دیکھنے لگے۔

اپنی آمد کے دوسرے دن وہ کورنیل سے چلے گئے۔ گرینٹی کو پہنچ (5) کے چوراہے پر جہاں ہمیشہ گھوڑوں اور گاڑیوں کا ہجوم لگا رہتا ہے، لیسبی الکساندر روڈیچ نے اپنا نام بتا کر اپنی آمد کی اطلاع کرائی۔ وہ بہت کم وقت میں پار آ گیا تھا کہ وہ مزید کچھ دیر ہاتھ کے کرتب پر فیشن ایبل اور اچھا دکھائی دینے کی فیشن ایبل بیوی کی فیشن ایبل بیوی کے ساتھ ہونے کے لئے سرخ ہونٹوں کے بیچ میں سفید دانتوں کو مسکراہٹ سے چمکاتے ہوئے، خوش خرم ہوا میں دیکھتے ہوئے اسی یان ارکاڈیچ کا انتظار کرتے رہے اور بڑے جوش و اصرار کے ساتھ چلائے جا رہے تھے اور سے ہلا رہے تھے۔ وہ ایک ہاتھ سے لوہے پر کی ہوئی گاڑی کی کھڑکی پکڑے تھے۔ گاڑی کی اگلی سے بیٹھی عورت کے سر پر ٹوپل کی ٹوپی پہنے تھی اور دو بچوں کے سر نکلے ہوئے تھے۔ دوسرے ہاتھ سے وہ اسی یان ارکاڈیچ کو اشارہ کر رہے تھے۔ خاتون بھی نیک دلی سے مسکرائیں اور لیسبی الکساندر روڈیچ سے ہاتھ ہلا دیا۔ اسی یان ارکاڈیچ کے پیچھے تھے

لیسبی الکساندر روڈیچ، جو کسی سے بھی ملنا چاہتے تھے اور سب سے کم اپنی بیوی کے بھائی سے۔ انہوں نے سلام سے لے کر بھائی تک آگے بڑھ جانا چاہتے تھے لیکن اسی یان ارکاڈیچ نے ان کے کوچ ان سے روکنے کو کہا اور پرنس ہیلی کو ڈگران کی طرف بڑھے۔

"اگر یہ کہا جائے کہ تم نے ہم لوگوں کو کھلوا بھی نہ بھیجا" اسی یان ارکاڈیچ نے ہنستے ہوئے کہا "اور میں کل رات سوئے ہوئے ہاں گھوڑا ہاں گھنٹے پر لکھا ہوا ایک اشتہار دیکھا۔ لیکن مجھے خیال بھی نہیں ہوا کہ یہ تم ہو گے" اسی یان ارکاڈیچ نے گاڑی کی کھڑکی کے اندر مسکراتے ہوئے کہا "ورنہ تو میں اور ڈولی کو آجاتا تم سے مل کر کس قدر خوشی ہوتی!" انہوں نے برف سنبھالنے کے لئے ایک پاؤں سے دوسرے کو رگڑتے ہوئے کہا۔ "ہمیں خبر تک نہ کرنا گناہ نہیں ہے تو کیا ہے!" انہوں نے دوہرایا۔

"مجھے فرصت ہی نہیں تھی میں بہت مصروف ہوں" لیسبی الکساندر روڈیچ نے روکھے پن سے جواب دیا

"چلو میری بیوی کے پاس تک تو چلو وہ تم سے ملنا چاہتی ہیں۔"

لیسبی الکساندر روڈیچ نے کمبل بنانے میں ان کی مہارت کی تعریفیں کیں ہوئی تھیں اور گاڑی سے اتر کر برف میں ہو کر ڈولی کے پاس چلے۔

"یہ کیا بات ہے" لیسبی الکساندر روڈیچ "آخر کس لئے آپ ہم لوگوں سے ایسا کترا رہے ہیں؟" ڈولی نے اداس مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"میں بہت مصروف تھا۔ بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر" انہوں نے ایسے لہجے میں کہا جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ ان لوگوں سے ناراض ہیں۔ "صحت کیسی ہے آپ کی؟"

"اور میری بیماری آنا کیسی ہیں؟"

لیسبی الکساندر روڈیچ نے کچھ زیر لب کہا اور چاہا کہ چلے جائیں۔ لیکن اسی یان ارکاڈیچ نے انہیں روک لیا۔

"میں بتاؤں کل ہم کیا کریں گے۔ ڈولی کل انہیں کھانے پر بلا لو۔ ہم کو نیشبت اور مسٹروسکی کو بھی بلا لیں گے تاکہ اسکوے کے ڈائرکٹر ریلیٹے سے ان کی توسیع کریں۔"

"تو آپ مہربانی کر کے کل تشریف لائیے" ڈولی نے کہا "ہم آپ کا انتظار کریں گے بلائیے یا آپ چاہیں تو چھپ لے۔ لیکن میری بیماری آنا کیسی ہیں؟ کتنے دن ہو گئے۔"

"وہ بھی ہیں" لیسبی الکساندر روڈیچ بھویں سکیڑ کر بولے۔ "بڑی خوشی ہوئی" اور وہ اپنی گاڑی کی طرف چلے۔

"آپ نے گانا" ڈولی نے پکار کر کہا۔

لیسبی الکساندر روڈیچ نے کچھ کہا جسے ڈولی آتی جاتی گاڑیوں کے شور میں نہ سن پائیں۔

"میں کل تمہارے پاس آؤں گا" اسی یان ارکاڈیچ نے پکار کر ان سے کہا۔

لیسبی الکساندر روڈیچ گاڑی میں بیٹھ گئے اور اس میں اس طرح اندر کو دھنس گئے کہ نہ خود کچھ دیکھیں سوائے کوچ کے انہیں دیکھ سکے۔

"عجیب کودی ہے" اسی یان ارکاڈیچ نے اپنی بیوی سے کہا گھڑی پر نظر ڈالی "ہنہ کے سامنے ہاتھ سے اپنا اشارہ کیا جس کا مقصد بیوی اور بچوں کے لئے پیار ظاہر کرنا تھا اور پھر تیلی چال سے نشے ہاتھ پر چل دیئے۔

"اسٹیپ! اسٹیپ!" ڈولی نے پکار کر سائس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو گیا۔

انہوں نے مڑ کر دیکھا۔

"آخر مجھے کریمیا کے لئے اور کوٹ خریدنا ہے اور بچوں کے لئے بھی۔ مجھے رقم تو دے دو۔"

"کوئی بات نہیں" وہ وہاں کھڑے ہوئے کہ میں اداکروں گا" اور پاس سے گزرتے ہوئے ایک واقف کار کو سر کے اشارے سے خوش خوش سلام کرتے ہوئے وہ آگے سے اوجھل ہو گئے۔

7

اگلے دن اتوار تھا۔ اسی یان ارکاڈیچ نے بیلے کے ریہرسل میں باشوئی تھیٹر گئے اور خوبصورت اور ان کی سرپرستی میں نئی نئی آنے والی رقاصہ ماشا خیسنووا کو سونگے کی بالا دی جس کا وعدہ انہوں نے کل شام کو کیا تھا اور بچی پردوں کی آڑ میں تھیٹر کی دن والی دھندلی روشنی میں اس کے خوبصورت اور نخرے سے دمکتے ہوئے چہرے کو بوسہ بھی دے لیا۔ سونگے کی بالا کا تحفہ دینے کے علاوہ انہیں بیلے کے بعد ملاقات بھی طے کرنی تھی۔ انہوں نے

اسے سمجھا کر چلے کے شروع میں ان کا ہونا ممکن نہیں ہے لیکن وعدہ کیا کہ وہ آخری ہفتہ میں آجائیں گے تو اسے رات کے کھانے کے لئے لے جائیں گے۔ پھر سے استی پان ارکاد سنگ نگاری بازار گئے اور دعوت کے لئے خود مچھلی اور ایسی چیزیں پسند کی اور بار بار سوچ سوچ کے جہاں انہیں تین لوگوں سے ملنا تھا ان کی فہرست سے تینوں ایک ہی ہوٹل میں ٹھہرے تھے۔۔۔ لیون سے دو دن ٹھہرا تھا اور تھوڑے ان بن ہونے پر لیٹر سے آیا تھا' اپنے نئے حاکم اعلیٰ سے جو حال ہی میں اس بلند عہدے پر فائز ہوئے تھے اور معائنے کے دورے پر ماسکو آئے تھے اور اپنے ہموطن کاروباریوں سے تاکہ انہیں کھانے کے لئے صورلے جائیں۔

استی پان ارکاد سنگ کو اچھا کھانا پسند تھا لیکن دعوت دینا انہیں اس سے بھی زیادہ پسند تھا بہت بڑی نہیں لیکن بہت ہی مخصوص۔۔ کھانے کے اعتبار سے بھی' شراب کے اعتبار سے بھی اور مہمانوں کے انتخاب کے اعتبار سے بھی۔ آج کی دعوت کا پروگرام انہیں بہت پسند تھا۔ زندہ پرچ مچھلی' ابھی ابھی مکس اور لائی ہوئی ریزستانس (6)۔ بہت ہی عمدہ لیکن بالکل سادہ طور کا پکا ہوا گوشت اور اس کے ساتھ کے لئے موروں شربتیں۔ یہ تو کھانوں اور شرابوں کی بابت۔ اور مہمانوں میں کیٹی اور لیون اور اس خیال سے کہ یہ بہت اچھا نہ لگے ایک بچہ ہی سن اور نوجوان شیرا تسکی بھی ہوں گے' اور مہمانوں میں لائی ہوئی ریزستانس ہوں گے سرکیسی کور یشیف اور ا لیکسی الکساندروچ۔ سرکیسی ایوانووچ ماسکو والے اور شلی' ا لیکسی الکساندروچ پیٹرس برگ والے اور محلی انسان۔ اور پھر انہوں نے مشہور و معروف سنگی' پرنس لیول' بالزنی' موسیقار' سورخ اور سب سے پیارے بلاس سالہ نوجوان جو مشہور کو بھی بلایا تھا جو کوریشیف اور کارسنین کے ساتھ جانی پہچانی سے ہوں گے۔ وہ ان دونوں کو اشتعال دلائیں گے اور ایک دوسرے سے بھڑا دیں گے۔

استی پان ارکاد سنگ نے جو جنگل بیچا تھا اس کی رقم کی دوسری قسط سوداگر سے مل چکی تھی اور ابھی تک سب خرچ نہیں ہوئی تھی۔ ادھر کچھ دنوں سے اپنی بہت سستی اور تھکن ہو گئی تھی اور استی پان ارکاد سنگ اس دعوت کے خیال سے ہر اعتبار سے خوش تھے۔ وہ انتظامی خوش دلی کی حالت میں تھے۔ صرف دو چیزیں ذرا ناخوشگوار تھیں لیکن یہ دونوں چیزیں بھی تھکن دلی کی مسرت کے اس سمندر میں غرق ہو گئی تھیں جو استی پان ارکاد سنگ کے دل میں موجزن تھا یہ دو چیزیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ کل راستے میں جب ان کی ملاقات ا لیکسی الکساندروچ سے ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ ا لیکسی الکساندروچ ان کے ساتھ روکھے اور درشت تھے۔ اور ا لیکسی الکساندروچ کے چہرے کے اس تاثر کو اور اس حقیقت کو کہ وہ نہ ان لوگوں کے ہاں آئے اور نہ اپنے آنے کی اطلاع دی' ان افواہوں کے ساتھ ملا کر جو انہوں نے آنا اور دوستی کے بارے میں سنی تھیں' استی پان ارکاد سنگ نے یہ قیاس کیا کہ شہر اور دیہی کے درمیان ضرور کچھ گڑبڑ ہے۔

یہ تو ایک ناخوشگوار چیز تھی۔ دوسری بڑی ناخوشگوار چیز یہ تھی کہ نئے حاکم اعلیٰ کو' سارے نئے حاکمان اعلیٰ کی طرح' ابھی سے یہ شہرت حاصل ہو گئی تھی کہ وہ بڑے خطرناک شخص ہیں' سچ مچ پیسے اینٹھتے ہیں' بھوڑے کی طرح جب تک کام کرتے ہیں اور اپنے محکموں سے بھی اسی طرح کے کام کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ نئے حاکم اعلیٰ کو یہ شہرت حاصل تھی کہ ان کے طور طریقے بھالوؤں جیسے ہیں اور سنا یہ گیا تھا کہ وہ اس سے بالکل ہی مختلف قسم کے آدمی ہیں جس کے سابق حاکم اعلیٰ تھے اور جس کے اب تک خود استی پان ارکاد سنگ تھے۔ کل استی پان ارکاد سنگ وردی پہن کر اپنی ملازمت پر گئے تھے اور نئے حاکم اعلیٰ بڑی مہمانی سے پیش آئے اور انہوں نے ابلد شکی سے اس طرح بات چیت کی جیسے وہ پرانے شناسا ہوں۔ اسی لئے استی پان ارکاد سنگ اپنا فرض سمجھتے تھے کہ وہ غیر رسمی کپڑوں میں ان سے ملنے جائیں۔ یہ خیال کہ ہو سکتا ہے نئے حاکم اعلیٰ ان سے اچھی طرح نہ پیش آئیں دوسری ناخوشگوار چیز تھا۔ لیکن استی پان ارکاد سنگ جبلی طور پر محسوس کر رہے تھے کہ سب کچھ بہت اچھی طرح سے ٹھیک ہو جائے گا۔ انہوں نے ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے سوچا "سارے لوگ' سارے انسان ہماری ہی طرح گنہگار ہیں۔ تو پھر کس لئے خفا ہونا اور جھگڑا کرنا؟"

"کہو کیسے ہو' وا سیلی" انہوں نے اپنی ہیٹ کچ کئے ہوئے راہداری میں داخل ہو کر ایک جانے پہچانے خدمتگار سے مخاطب ہو کر کہا "تم نے تو اپنے گل چھرے بسا لئے ہیں لیون۔۔ سات نمبر میں ہیں؟ مجھے ذرا لے چلو اور معلوم کرو کہ کاؤنٹ ا لیکسی" ۔۔۔ یہ تھے حاکم اعلیٰ تھے۔۔ "ملاقات کر سکتے ہیں؟"

"جو حکم" مسکراتے ہوئے وا سیلی نے جواب دیا۔ "بہت دنوں سے آپ ہمارے ہاں تشریف نہیں لائے۔"

"کل میں آیا تھا لیکن وہ صبح صبح دورے سے واپس آئے ہیں؟"

جب استی پان ارکاد سنگ داخل ہوئے تو لیون بیٹھا کرے میں تو پر کے ایک کسان کے ساتھ کھڑا بچھ کی ایک کھال ناپ رہا تھا۔

"ارے' مار لیا؟" استی پان ارکاد سنگ نے کہا۔ "بڑی شاندار چیز ہے۔ ر بخشی؟ کیا حال چال ہیں آپ کے؟"

انہوں نے کسان سے ہاتھ ملایا اور اوور کوٹ اور ہیٹ اتارے بغیر کرسی پر بیٹھ گئے۔

لیون نے ان کی بات سنتے ہوئے کہا "ارے نہیں تو' بیٹھو ذرا دیر"

"نہیں' مجھے فرصت نہیں ہے' میں بس تھکنے بھر کے لئے آیا ہوں" استی پان ارکاد سنگ نے جواب دیا۔ انہوں نے اپنے اوور کوٹ کے بٹن کھول دیئے' پھر اسے اتار دیا اور پھر بے گھٹنے بھر جینے اور لیون سے شکار کے بارے میں اور بالکل ذاتی معاملوں کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔

"اچھا' اب تو بتاؤ کہ پرنس میں کیا کیا؟ کہاں گئے تھے؟" استی پان ارکاد سنگ نے کسان کے جانے کے بعد کہا۔

"میں تو سنی گیا' پرشیا' فرانس' انگلستان' لیکن کسی دارالسلطنت میں نہیں بلکہ کارخانوں والے شہروں میں اور بہت سی نئی چیزیں دیکھیں۔ اور میں خوش ہوں کہ وہاں گیا۔"

"ہاں میں مزدوروں کی تنظیم کے بارے میں تمہارے خیالات جانتا ہوں۔"

"بالکل نہیں۔ روس میں مزدور کا سوال ہی نہیں پیدا ہو سکتا۔ روس میں تو سوال ہے زمین کے ساتھ بہت سے لوگوں کے تعلق کا یہ سوال وہاں بھی ہے لیکن وہاں جو سنگل چلا ہے اس کی پیوند کاری کا سوال ہے جبکہ ہمارے ہاں۔"

استی پان ارکاد سنگ لیون کی بات سنتے ہوئے حیران سے مسکرا رہے تھے۔

"ہاں ہاں" وہ کہتے رہے۔ "بہت ممکن ہے کہ تم ٹھیک کہہ رہے ہو" انہوں نے کہا۔ "لیکن مجھے خوشی ہے کہ تمہارے حوصلے بہت بلند ہیں۔ ریچھ کے شکار پر بھی جاتے ہو' کام بھی کرتے ہو اور خوش سے بھرے ہوئے ہو۔ ورنہ تو شیرا تسکی نے مجھے بتایا تھا کہ تم کچھ غمگین اور اداس سے ہو اور سارے وقت

موت کی باتیں کرتے ہو۔"

"تو پھر کیا ہوا' موت کے بارے میں ہر وقت ہی سوچتا رہتا ہوں" لیوین نے کہا۔ "سچ یہ ہے کہ مرنے کا وقت آگیا۔ اور یہ کہ یہ سب بیوقوفی ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں — میں اپنے خیالات کو اور اپنے کام کو بہت اہم سمجھتا ہوں لیکن دراصل — تم ذرا یہ سوچو کہ آخر ہماری یہ ساری دنیا بس ناپسندیدگی کا ایک بھورا سا ہو ایک بہت ہی چھوٹے سے سیارے پر اگ آیا ہے۔ اور ہم سوچتے ہیں کہ ہمارے پاس شاید کوئی بہت ہی عظیم چیز ہے — خیالات' مصلحت' یہ سب دھول کے ذرے ہیں۔"

مگر میرے بھائی یہ باتیں بھی اتنی ہی پرانی ہیں جتنی دنیا۔"

"پرانی ہیں لیکن پتہ ہے تمہیں' جب آدمی اسے صاف صاف سمجھ لیتا ہے تو سب کچھ جیسے ہلکا ہو جاتا ہے۔ جیسے سمجھ میں آجاتا ہے کہ آج نہیں تو کل ہم مر جائیں گے اور کچھ بھی باقی نہ رہ جائے گا تو پھر سب کچھ ہلکا معلوم ہوتا ہے۔ میں تو اپنے خیالات کو، جو اہم سمجھتا ہوں اور پتہ یہ چلتا ہے کہ اگر ان کو عمل کا روپ بھی دے دوں تو بھی وہ اتنے ہی ناچیز ہیں جتنا اس رنگینی کو نکال لینا۔ تو آدمی زندگی بسر کرتا ہے' افکار سے اور علم سے اپنا جی بہلاتا ہے — آگے بس موت کے بارے میں نہ سوچے۔"

لیوین کی باتیں سن کر اسٹی پان ارکادیچ کے چہرے پر خفیف سی محبت آمیز مسکراہٹ آگئی۔

"یہ تو ظاہر ہے! اور یوں تم میرے ہم خیال ہو گئے۔ یاد ہے تمہیں' تم نے کبھی پر برس پڑے تھے کہ میں زندگی میں لطف اور مسرت تلاش کرتا ہوں؟"

واقعہ' اناکارینینا (۲)

"ہیں' زندگی میں بہرحال اچھائی ہے۔" لیوین گڑبڑا گیا۔ "مگر میں نہیں جانتا۔ میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ جلد ہی مر جاؤں گا۔"

"جلد کس لئے؟"

"اور پتہ ہے تمہیں' اگر موت کے بارے میں سوچو تو زندگی میں دلکشی کم تر ہو جاتی ہے۔ لیکن سکون زیادہ ہو جاتا ہے۔"

"اس کے برعکس' انتظام کے قریب مسرت اور زیادہ ہوتی ہے۔ خیر اب مجھے چلنا چاہئے" اسٹی پان ارکادیچ نے دسویں بار اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں' بیٹھو بھی!" لیوین نے انہیں روکتے ہوئے کہا۔ "اب کب ملاقات ہوگی؟ میں تو کل چلا جاؤں گا۔"

"میں بھی کیا خوب آدمی ہوں! میں اسی لئے تھا کہ آج کھانے پر میرے ہاں ضرور آؤ۔ تمہارے بھائی ہوں گے' میرے بہنوئی کار منچن ہوں گے۔"

"اچھا کیا وہ یہاں ہیں؟" لیوین نے کہا اور کیٹی کے بارے میں پوچھنا چاہا۔ اس نے سنا تھا کہ شروع جاڑوں میں وہ بیڑس برگ میں اپنی بہن کے ہاں تھیں جو سفیر کی بیوی ہیں اور اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ واپس آگئیں یا نہیں۔ لیکن پھر اس نے سوال کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ "ہوں' نہ ہوں' سب برابر ہے۔"

"تو آؤ گے نہ؟"

"ہاں' ظاہر ہے۔"

"تو بجے کے بعد' اور لباس فیر رسمی۔"

اور اسٹی پان ارکادیچ گھوڑے پر بیٹھ کر چلے گئے اور لیوین نے حاکم اعلیٰ کے ہاں چلے گئے۔ اسٹی پان ارکادیچ کی بدولت انہیں دعوت نامہ نہیں ملا تھا۔ نئے خوفناک حاکم اعلیٰ بہت ہی خشمگیں آدمی نکلے اور اسٹی پان ارکادیچ نے ان کے ساتھ حاشیہ کیا اور اتنی دیر بیٹھے کہ کہیں تین بجے کے بعد الکسینی الکسانڈرووچ کے ہاں پہنچ سکے۔

۷

الکسینی الکسانڈرووچ گھر جا کر گھر سے واپس آکر ساری صبح ہوٹل میں اپنے کمروں ہی میں رہے۔ اس صبح کو انہیں بہت کام کرنے تھے۔ ایک تو پارسوئی توسینتوں کے ایک وفد سے ملنا اور اسے پیٹرس برگ کے لئے روانہ کرنا اور اس وقت پیٹرس برگ جاتے ہوئے ماسکو میں تھا۔ دوسرے وکیل کو خط لکھنا جس کا انہوں نے اس سے وعدہ کیا تھا۔ یہ وفد حالانکہ الکسینی الکسانڈرووچ ہی کی پیش قدمی پر بلایا گیا تھا پھر بھی اس میں مشکلیں تھیں بلکہ کچھ خطرے بھی تھے۔ چنانچہ الکسینی الکسانڈرووچ بہت خوش تھے کہ یہ وفد انہیں ماسکو میں مل گیا۔ اس وفد کے اراکین کو اپنے رول اور اپنی ذمہ داریوں کی رتی بھر بھی سمجھ نہ تھی۔ انہیں بڑی سادہ لوحی کے ساتھ یقین تھا کہ ان کا کام صرف اتنا ہے کہ اپنی ضرورتیں اور اصل صورت حال بیان کر دیں اور حکومت سے مدد کی درخواست کریں۔ وہ اس بات کو بالکل نہیں سمجھتے تھے کہ ان کی کئی درخواستوں اور مطالبات سے مخالف فریق کی تائید ہوتی تھی اور اس طرح سارا معاملہ چوپٹ ہو جاتا تھا۔ الکسینی الکسانڈرووچ ان کے ساتھ دیر تک ہوتے رہے انہوں نے ان کے لئے پروگرام لکھا جس سے انہیں کسی صورت میں بھی انحراف نہ کرنا چاہئے تھا اور ان لوگوں کو رخصت کرنے کے بعد پیٹرس برگ ایک خط لکھا جس میں وفد کے سلسلے میں ہدایات درج کیں۔ اس کام میں خاص معاون کاؤنٹس لیدیا ایوانووا کو ہونا تھا۔ وہ وفدوں کے امور کی ماہر تھیں اور وفد کی رہنمائی اور اس کے لئے صحیح سمت کا تعین کرنے کا کام کوئی بھی ایسا نہ کر سکتا تھا جیسا وہ کر سکتی تھیں۔ اس کام کو ختم کر کے الکسینی الکسانڈرووچ نے وکیل کو بھی خط لکھا۔ ذرا سے بھی پس و پیش کے بغیر انہوں نے وکیل کو اپنی بعض سمجھ کے مطابق عمل کرنے کی پوری آزادی دے دی۔ خط کے ساتھ انہوں نے وکیل کے تین رقعے بھی رکھ دیئے جو انہیں اس رپورٹ فولیو میں ملے تھے جسے انہوں نے آتما سے بھیجا تھا۔

اس وقت سے جب سے الکسینی الکسانڈرووچ اس ارادے سے گھر سے نکلے تھے کہ اب بیوی بچے کے پاس واپس نہیں آئیں گے اور جب سے وہ وکیل کے پاس گئے تھے اور "ایک ہی آدمی سے سہی" اپنے ارادے کے بارے میں بات کر چکے تھے اور خاص طور سے جب سے انہوں نے زندگی کے اس معاملے کو کاغذ کا معاملہ بنا دیا تھا جب سے وہ اپنے ارادے سے روز بروز زیادہ مانوس ہوتے گئے تھے اور اب اس کی تکمیل کے امکان کو صاف صاف دیکھ رہے تھے۔

وکیل کے نام والے لفافے پر انہوں نے مرقاکائی ہی تھی کہ اسٹی پان ارکادیچ کی آواز کی بلند گونج سنائی دی۔ اسٹی پان ارکادیچ سے ملنا چاہتے تھے اور اصرار کر رہے تھے کہ ان کے آنے کی اطلاع کر دی جائے۔

"کیا فرق پڑتا ہے" الکسینی الکسانڈرووچ نے سوچا "اچھا ہی ہے۔ میں ابھی ان کی بہن کے سلسلے میں اپنی صورت حال سے مطلع کر دوں گا اور روٹ طے کر دوں گا کہ کیوں میں ان کے گھر میں کھانا نہیں کھا سکتا۔"

انہوں نے کاغذات اکٹھے کر کے انہیں بستے میں رکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا "اندر آنے کی درخواست کروں؟"

"دیکھا تم نے" صاف جھوٹ بول رہے تھے کہ صاحب نہیں ہیں!" اسٹی پان ارکاڈ تیچ کی آواز نے غدہ نگار کو جو اب دروازے تک پہنچ چکا تھا۔ چلتے چلتے الوشکی نے اوور کوٹ اتارا اور کمرے میں داخل ہو گئے۔ "مجھے بڑی خوشی ہے کہ تم مل گئے! تو مجھے امید ہے کہ..." اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے خوشی خوشی بات شروع کی۔

"میں نہیں آسکتا!" الیکسی الکساندرووچ نے کھڑے کھڑے اور مہمان سے بھی بیٹھنے کو کہے بغیر سرد مہری سے کہا۔

الیکسی الکساندرووچ نے اسی وقت سرد مہری سے پیش آنے کے بارے میں سوچا تھا جو انہیں اپنی بیوی کے بھائی کے ساتھ برتنی چاہئے تھی جس کے خلاف انہوں نے طلاق کا مقدمہ شروع کر دیا تھا۔ لیکن انہوں نے نیک دلی کے اس سمندر کو فراموش نہیں رکھا تھا جو اسٹی پان ارکاڈ تیچ کے دل سے امڈا پڑ رہا تھا۔

اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے اپنی چمکتی ہوئی صاف آنکھیں بھاڑ کر دیکھا۔

"کس وجہ سے تم نہیں آسکتے؟ تم کہنا کیا چاہتے ہو؟" انہوں نے حیرانی کے ساتھ فرانسیسی میں کہا۔

"نہیں! اس کا تو تم وعدہ کر چکے ہو۔ اور ہم سب تمہاری راہ دیکھ رہے ہیں۔"

"میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں آپ کے ہاں نہیں آسکتا اس لئے کہ رشتہ داری کے وہ تعلقات جو ہمارے درمیان تھے انہیں اب ختم ہو جانا چاہئے۔"

"کیسے؟ کیوں؟ کیسے؟" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس لئے کہ میں آپ کی بہن سے اپنی بیوی سے طلاق لینے کا مقدمہ شروع کر رہا ہوں۔ مجھے چاہئے تھا۔"

لیکن الیکسی الکساندرووچ ابھی اپنی بات ختم بھی نہ کرپائے تھے کہ اسٹی پان ارکاڈ تیچ کا چہرہ ایسا ہو گیا جس کی انہیں بالکل توقع نہ تھی۔ اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے ٹھنڈی سانس بھری اور آرام کرسی پر بیٹھ گئے۔

"نہیں! الیکسی الکساندرووچ، تم کہہ کیا رہے ہو؟" الوشکی نے اٹھنے اور ان کے چہرے پر دکھ کے تاثرات دیکھ ہو گئے۔

"ایسا ہی ہے۔"

"مجھے معاف کرنا میں اس کا یقین نہیں کر سکتا، کسی طرح نہیں کر سکتا۔"

الیکسی الکساندرووچ یہ محسوس کر کے بیٹھ گئے کہ ان کے الفاظ نے وہ عمل نہیں کیا جس کی انہیں توقع تھی اور یہ کہ انہیں ضرور وضاحت کرنی پڑے گی اور یہ کہ ان کی وضاحت چاہے کیسی بھی کیوں نہ ہو ان کے سالے کے ساتھ ان کے تعلقات ویسے ہی رہیں گے جیسے تھے۔

"ہاں، میرے لئے یہ ایک تکلیف دہ ضرورت بنا دی گئی ہے کہ میں طلاق کا مطالبہ کروں" انہوں نے کہا۔

"الیکسی الکساندرووچ، میں صرف ایک بات کہتا ہوں۔ میں تمہیں ایک بہت عمدہ انصاف پسند شخص کی حیثیت سے جانتا ہوں، آنا کو بھی جانتا ہوں، مجھے معاف کرنا میں ان کے بارے میں اپنی رائے نہیں بدل سکتا، کہ وہ بہت ہی اچھی اور عمدہ عورت ہیں۔ اس لئے مجھے معاف کرنا کہ میں اس کا یقین نہیں کر سکتا۔ اس میں کوئی

غلط فہمی ہے" انہوں نے کہا۔

"ہاں شاید یہ صرف غلط فہمی ہو۔"

"معاف کرنا، میں سمجھتا ہوں" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے قطع کلام کیا "لیکن معقول بات یہ ہے۔ صرف ایک 'جلدی نہ کرنی چاہئے۔ ہرگز ہرگز جلدی نہ کرنی چاہئے!"

"میں نے جلدی نہیں کی!" الیکسی الکساندرووچ نے سرد مہری سے کہا "اور ایسے معاملے میں کسی سے مشورہ تو کیا نہیں جا سکتا۔ میں نے پکا فیصلہ کر لیا ہے۔"

"بہت ہی بھیانک بات ہے!" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے گہری سانس لے کر کہا "میں سمجھا الیکسی الکساندرووچ ایک کام تو کیا ہوتا۔ میں تم سے منت کرتا ہوں، تم بھی کرو!" انہوں نے کہا "جہاں تک میں نے سمجھا ہے مقدمہ ابھی شروع نہیں ہوا۔ مقدمہ شروع کرنے سے پہلے میری بیوی سے مل لو، ان سے بات کرلو۔ وہ آنا کو پیار کرتی ہیں، جس کی طرح تم کو پیار کرتی ہیں، وہ وہ حیرت انگیز عورت ہیں۔ خدا کے واسطے ان سے بات کرلو، میرے ساتھ اتنی دوستی برتو جتنی میں تم سے اتنا پیار کرتا ہوں۔"

الیکسی الکساندرووچ سوچنے لگے اور اسٹی پان ارکاڈ تیچ انہیں ہمدردی سے دیکھتے رہے اور اس کی خاموشی میں خلل نہیں ہوئے۔

"تو تم ان کے پاس آؤ گے؟"

"مجھے یقین نہیں، اس لئے نہیں کہ میں نے ان کے ہاں نہیں آنا، میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے تعلقات کو بدل جانا چاہئے۔"

"کس لئے؟ میری تو سمجھ میں نہیں آتا۔ تم روا رکھو تو میں تو یہ سوچتا ہوں کہ ہمارے رشتہ دارانہ تعلقات کے ساتھ ہی تم میرے لئے بھی ایک 'ایک حد تک ہی سہی' ذاتی دوستانہ جذبات رکھتے ہو جو تمہارے لئے بیشتر سے میرے دل میں ہیں۔" اور سہما، احترام" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے ان کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ "اگر تمہارے بدترین مفروضات بھی صحیح ہوں، جب کہ میں ایک فیصد بھی ایسا نہیں مانتا اور بھی۔ یوں کہ اور مجھے کوئی سبب نہیں نظر آتا کہ کیوں ہمارے تعلقات کو بدل جانا چاہئے۔ چلو ابھی تو تم یہ کہو کہ 'کے میری بیوی سے ملو۔"

"مگر ہم اس معاملے کو بالکل مختلف طرح سے دیکھتے ہیں" الیکسی الکساندرووچ نے سرد مہری سے کہا "اور بہرحال ہم اس کی بات نہیں کریں گے۔"

"نہیں، تمہارے یہ آنے کی کیا وجہ ہو سکتی ہے؟ آج کھانے پر بھی سہی؟ میری بیوی تمہارا انتظار کریں گی۔ مہربانی کر کے آجانا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان سے بات کرنا۔ وہ حیرت انگیز عورت ہیں۔ خدا کے واسطے میں گھنٹوں کے بل بیٹھ کر تم سے منت کرتا ہوں!"

"اگر آپ اصرار ہی چاہتے ہیں تو میں آؤں گا" الیکسی الکساندرووچ نے ٹھنڈی سانس بھر کر کہا اور بات چیت کا موضوع بدلنے کی خواہش کے تحت انہوں نے اس کے بارے میں پوچھا جس سے دونوں کو دلچسپی تھی۔ اسٹی پان ارکاڈ تیچ کے نئے حاکم اعلیٰ کے بارے میں "ابھی معمر آدمی نہیں تھا لیکن جس نے اچانک اپنا بلند عہدہ حاصل کر لیا تھا

کاؤنٹ ایچکن کو الیکسی الکساندرووچ پسند تو پہلے بھی کرتے تھے اور ان کی رائے میں کاؤنٹ سے

ہمیشہ اختلاف رہتا تھا، لیکن اب تو دونوں کے اس جملے کو داد ہی نہیں سکتے جسے ملازمت پیشہ لوگ اچھی طرح سمجھتے ہیں 'نوکری ملازمت میں ناکام ہونے والے کے دل میں اس شخص کے لئے ہوتی ہے جس کو ترقی ملی ہو۔

"تو کیا تم نے ان سے ۳۲ کیسی اکلسانڈر روچ نے زہرخند کے ساتھ کہا۔

"کیوں نہیں، کل وہ ہمارے ہاں عدالت میں آئے تھے لگتا ہے وہ کام کو اچھی طرح جانتے ہیں اور بہت کارگزار ہیں۔"

"ہاں لیکن اس کارگزاری کا رخ کس طرف ہوتا ہے؟" کیسی اکلسانڈر روچ نے کہا۔ "اس طرف کہ کام کیا جائے یا اس طرف کہ جو ہو چکا ہے اسے پھر سے کیا جائے؟ ہماری ریاست کی بدقسمتی ہے یہ کاغذی انقلاب جس کے وہ بڑے قائل نظر آتے ہیں۔"

"مجھے یہ کہ میں نہیں جانتا کہ ان پر کس چیز کے سلسلے میں اعتراض کیا جا سکتا ہے۔ ان کے رنگ ڈھنگ مجھے پسند نہیں لیکن ایک بات ہے۔ آدمی بہت شاندار ہے" اسٹی پان ارکاڈ ہیچ نے کہا۔ "میں ابھی ان کے پاس سے کیا تھا اور سچ کہتا ہوں شاندار آدمی ہے۔ ہم نے ساتھ ناشتہ کیا اور میں نے انہیں پہ مشروب مایا سکھایا۔ پتہ ہے کیسی 'سنترے' اور شراب کو ملا کر بڑی لطف کی چیز بناتی ہے اور تعجب کی بات ہے کہ انہیں اس کے بارے میں معلوم نہیں تھا۔ انہیں بہت پسند آئی۔ لیکن ہیچ 'وہ بہت ہی عمدہ آدمی ہیں۔"

اسٹی پان ارکاڈ ہیچ نے گھڑی دیکھی۔

"ارے بھائی، مجھے چار تو بج چلے، ذرا بھی لطف نہ آیا۔ کیسی کے پاس بھی جانا ہے۔ تم ضرور آنا، تم تصور نہیں کر سکتے کہ وہ کتنے اچھے ہیں اور بیوی کو کتنا درج ہو گا۔"

کیسی اکلسانڈر روچ نے سالے کو اس طرح بالکل نہیں، رخصت کیا جیسے استقبال کیا تھا۔

"میں نے وعدہ کر لیا ہے اور آؤں گا" انہوں نے غمگین لہجے میں جواب دیا۔

"چلیں جانے دیں، میں اس کی بڑی قدر کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ تم بھی پچھتاؤ گے نہیں" اسٹی پان ارکاڈ ہیچ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

اور چلتے میں اوور کوٹ پہنتے ہوئے انہوں نے اتفاق سے خدمتگار کے سر پر ہاتھ پھیرا، ہنسے اور چلے گئے۔

دروازے پر پہنچ کر انہوں نے ایک بار اور پکار کر کہا "پانچ بجے اور خبردار کپڑے تبدیل کر کے!"

۶

پانچ بج چکے تھے اور کئی منٹ اوپر بھی ہو چکے تھے تب کہیں جا کر صاحب خانہ گھر پہنچے۔ وہ سر کیسی ایوانووچ کوریشنف اور جیسوف کے ساتھ ہی داخل ہوئے جو صدر دروازے میں ایک ہی وقت پہنچے تھے۔ یہ بھول اور شکی بالکل کے دشمن جگتے تھے، وہ خاص عقیدت سے تھے۔ اپنے مزاج اور اپنی عادت کی بنا پر دونوں کا یہ احترام کیا جاتا تھا۔ دونوں ایک دوسرے کی بھی عزت کرتے تھے لیکن اس میں تقریباً ہر چیز میں بالکل ایک دوسرے سے متضاد رہتے تھے اور عام رائے ہونے کی بھی امید بھی۔ کبھی اس لئے نہیں کہ ان کا تعلق مختلف اندار فکر سے تھا بلکہ اس لئے کہ وہ ایک ہی سیب میں سے دو آدھے لے لیتے، جس انہیں گڈمڈ کر کے ایک ہی سمجھتے تھے) لیکن اس کیمپ میں سے ہر ایک فائٹنگ تھا اور چونکہ اتفاق رائے کے لئے تم تجویزی چیزوں میں اختلاف رائے کے کارگر ہونے چیز نہیں ہوتی اس لئے دونوں نے صرف یہ کہ کبھی ہم رائے نہیں ہوتے تھے بلکہ ایک

دوسرے کی ناقابل تحمل کج فہمی پر بغیر کسی غصے کے مذاق اڑانے کے عادی ہو گئے تھے۔

وہ موسم کی باتیں کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہو رہے تھے کہ اسٹی پان ارکاڈ ہیچ نے انہیں دیکھا۔ ڈرائنگ روم میں ایوانووچ کے خسر نس اکلسانڈر دمیتریوچ شیربا ٹسکی، ان کا بھتیجا نوجوان شیربا ٹسکی، ڈوروتھیسی، کیسی اور کارمینوف پہلے ہی سے بیٹھے تھے۔

اسٹی پان ارکاڈ ہیچ نے غور سے دیکھ لیا کہ ڈرائنگ روم میں ان کے بغیر معاملہ گرم ہو رہا ہے۔ دراصل اکلسانڈر روچ اپنے خاص موضوعوں والے سرسری، یعنی سیاسی میں موجود تھیں لیکن وہ اس وجہ سے بھی فکرمند تھیں کہ بچوں کو ان کے کمرے میں اکیلے کھانا کھانا پڑ رہا تھا اور اس وجہ سے بھی کہ شوہر ابھی تک نہیں آئے تھے اور وہ ان کے بغیر اس معاشرے میں اچھی طرح رہا ضبط نہیں پیدا کر پا رہی تھیں۔ سب اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جیسے پارلیمنٹ کی بیٹیاں کسی کے ہاں ملنے آئی ہوں (جیسا کہ بوڑھے پرنس نے کہا) بظاہر ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ وہ لوگ یہاں کیوں پہنچ گئے ہیں اور سب کو شش کر کے بچکانہ بنا رہے تھے تاکہ چپ رہیں۔ ایک دل توڑ قسم صریحی طور پر خود کو اپنے ہاتھوں میں نہیں محسوس کر رہے تھے اور موٹے موٹے ہونٹوں کی مسکراہٹ نے جس سے انہوں نے اسٹی پان ارکاڈ ہیچ کا آخیر مقدم کیا 'بالکل جیسے الفاظ میں کہا "کیوں بھائی، تم نے مجھے ذہین لوگوں کے ساتھ بٹھایا ہے یا بیوقوفوں کے ساتھ؟" شائستگی کی خاطر "میں ہوتے تو میرے چہرے پر یہ بات ہوتی۔ بوڑھے پرنس چپ بیٹھے تھے اور کبھی کبھی اپنی پھٹکتی ہوئی آنکھوں سے مہمان کو دیکھ لیتے تھے۔ اسٹی پان ارکاڈ ہیچ سمجھ گئے کہ پرنس نے کوئی نہ کوئی طنزیہ جواب سوچ لیا تھا جس سے اس سرکاری شخصیت پر نہایت کاٹ جائے جس سے ملنے کے لئے لوگوں کو اس طرح بلایا گیا ہے جیسے اسٹیج میں بچھلی کی دعوت ہو۔ کیسی رومانے کی طرف دیکھ رہی تھی اور اپنی ساری قوت یکجا کئے ہوئے تھی کہ کنسٹن ٹن ہوین جب داخل ہو تو اس کا پیچھا نہ چھوڑے۔ نوجوان شیربا ٹسکی کا تعارف کارمینوف سے نہیں کرایا گیا تھا اور وہ یہ کھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس سے دوستانہ بھی نہ لگے۔ کارمینوف پہلے ہی سے بیٹھا تھا۔ وہ اس معاشرے کے دستور کے مطابق کہ جب دعوت میں خواتین بھی ہوں تو فراک کوٹ اور سفید ٹائی پہن کر آنا چاہئے اسی طرح آئے تھے اور اس سے آئے تھے کہ رہائش دی ہے تو وعدہ پورا کرنا چاہئے اور وہ اس معاشرے میں موجود رہ کر ایک تکلیف دہ فرض ادا کر رہے تھے۔ وہی اس سوسائٹی کے سب سے بڑے عہدیدار تھے جس نے اسٹی پان ارکاڈ ہیچ کے پہنچنے سے پہلے سارے مہمانوں کو جمع کر لیا تھا۔

ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی اسٹی پان ارکاڈ ہیچ نے معافی مانگی اور وضاحت کی کہ انہیں فلاں شخص نے روک لیا تھا جو ان کے لئے بہت ساری تجویزیں اور غیر حاضریوں کا کاغذ بنائے جا رہے تھے۔ ایک منٹ میں انہوں نے سب سے سب کا تعارف کرا دیا اور کیسی اکلسانڈر روچ اور لاوینشیف کو بلیارڈ کے پویلین کے روسی بنائے جانے کا موضوع چھیڑ دیا جس میں ان لوگوں نے فوراً ہی جیسوف کو بھی الجھا لیا تو ڈوروتھیسی کے گھٹنے سے ہاتھ مار کر اس کے ہاں میں کوئی بہانے دی بات کہی اور انہیں اپنی بیوی اور بچوں سے پاس بلا لیا۔ پھر انہوں نے کیسی سے کہا کہ وہ آج بڑی خوبصورت لگ رہی ہیں اور نوجوان شیربا ٹسکی کا مذاق اڑانے کا موقع دیا۔ ایک منٹ میں انہوں نے اس سوسائٹی نے کو ایسا بنا دیا کہ ڈرائنگ روم میں باتیں چیت اور ہنسی اور بات چیت کی آوازیں گونجنے لگیں۔ صرف کنسٹن ٹن ہوین ابھی تک نہیں آیا تھا۔ انہیں یہ اچھا نہیں لگا تھا کہ کھانے کے کمرے میں اسٹی پان ارکاڈ ہیچ یہ دیکھ کر بوکھلا گئے کہ پورٹ اور جیرس کی بوتلیں سامنے ہیں

بلکہ دیوے کے ہاں سے لائی گئی تھی وہ یہ انتظام کر کے کہ کوچوان کو جتنی جلد ممکن ہو لیوے کے ہاں بھیجا جائے پھر سے ذرا انگلے روم کی طرف چلے۔

کھانے کے کمرے کے دروازے پر ان کی ملاقات کنسٹنس تن لیوین سے ہو گئی۔

"کچھ دیر تو نہیں ہوئی؟"

"کیا واقعی تم ہر شے بغیر سیں بیچ سکتے ہو؟" اتی پان ارکاد تچ نے اس کا ہاتھ لے کر بغل میں دباتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ہاں تو بہت لوگ ہیں؟ کون کون ہے؟" لیوین سے دستانوں سے ٹوپی کی برف جھاڑتے ہوئے پوچھا اور اس کا چہرہ بے اختیار سرخ ہو گیا۔

"سب اپنے ہی ہیں۔ کیٹی بھی ہیں۔ چلو میں تمہیں کارسٹن سے ملا دوں۔"

اتی پان ارکاد تچ اپنے لبس خیالات کے باہو جا رہے تھے کہ یہ ہوی نہیں سکتا کہ کارسٹن سے تعارف کسی کے لیے بھی پسندیدہ ہو۔ اس سے وہ اپنے بہترین دوستوں کو اس شرف سے نوازتے تھے لیکن کنسٹنس لیوین اس وقت اس حالت میں نہیں تھا کہ اس تعارف کی ساری خوشی اور طمانیت کو محسوس کر سکے۔ وہ کیٹی سے اس شام کے بعد سے ملا تھا جو اس کے دل میں الفت ہو گئی تھی۔ جب وہ دروازے کی طرف سے اس سے ملا تھا۔۔ اگر اس منظر کو شمار نہ کیا جائے جب اس نے کیٹی کو بوڑھی سرب پر دیکھا تھا۔ وہ اپنے دل کی گہرائی میں جانتا تھا کہ آج یہاں وہ بیٹی سے ملے گا نہیں اپنے دل کی حالت پر کسی طرح کی آرائی برقرار رکھتے ہوئے وہ اپنے آپ کو یقین دلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ یہ نہیں جانتا۔ اب جو اس سے یہ ہو سکا کہ وہ یہاں ہے تو اچانک اسے ایسی خوشی اور اس کے ساتھ ہی ایسے خوف کا احساس ہوا کہ اس کی اپنی سانس اوپر اور نیچے ہی پھنس رہ گئی اور اس کی زبان سے وہ الفاظ ہی نہیں جو وہ کہنا چاہتا تھا۔

"یہی ہیں وہ کیسی ہیں؟ وہی ہی جیسی پہلے تھیں یا وہی جیسی کبھی میں نظر آئی تھیں؟ اور جو وارٹا الکساندروونا نے کہا تھا وہ سچ ہو تو؟ اور سچ آخر کیوں نہ ہو گا؟" اس نے سوچا۔

"ہاں" مہربانی کر کے مجھے کارسٹن سے ملا دو" اس نے بہ مشکل کہا اور نا امیدانہ عزم کے ساتھ وہ ذرا انگلے روم میں داخل ہوا اور اس نے کیٹی کو دیکھا۔

وہ ویسی نہیں تھی جیسی پہلے تھی اور نہ ویسی جیسی کبھی میں نظر آئی تھی وہ بالکل ہی مختلف تھی۔

وہ کسی ہوئی خفیف سی ہوئی شرمندہ سی تھی اور اسی لئے اور بھی دلکش لگ رہی تھی۔ اس نے لیوین کو اسی وقت دیکھ لیا جس وقت وہ کمرے میں داخل ہوا وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ خوش ہو گئی اور اپنی خوشی سے اس قدر مغلوب ہو گئی کہ ایک منٹ بھر کا وقفہ ایسا آیا کہ اب لیوین خاتون خانہ کے پاس گیا اور اس نے پھر کیٹی پر نظر ڈالی تو اسے اتی پان ارکاد تچ کا یہ کہنا کہ کیٹی کو ایسا لگا کہ جیسے وہ صبر نہ کر پائے گی اور رو پڑے گی۔ اس کے چہرے کا رنگ سرخ ہو، بالکل سفید ہوا اور پھر سے سرخ ہوا اور وہ ساکت و صامت ہو گئی۔ بس اس کے ہونٹ ذرا ذرا کانپ رہے تھے وہ لیوین کے آنے کا انتظار کر رہی تھی وہ اس کے پاس گیا، تعظیم میں سر جھکا کر بغیر کچھ کہے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔ کیٹی کے ہونٹ اور ذرا ذرا کانپ رہے ہوتے اور آنکھوں میں بھی۔ ہوتی جس سے اس کی چمک اور بڑھ گئی تھی تو اس کی مسکراہٹ کو پر سکون کہا جا سکتا تھا جب اس نے کہا:

"کتنے دن ہو گئے ملے ہوئے!" اور اس نے نا امیدانہ عزم کے ساتھ اپنے ننھے سے ہاتھ سے اس کا ہاتھ

لا۔

"آپ نے مجھے نہیں دیکھا لیکن میں نے آپ کو دیکھا تھا" لیوین نے خوشی سے دمکتی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "میں نے آپ کو دیکھا تھا جب آپ ریلوے اسٹیشن سے برگشودہ جا رہی تھیں۔"

"کب؟" کیٹی نے تعجب سے پوچھا۔

"آپ برگشودہ جا رہی تھیں" لیوین نے کہا اور محسوس کیا کہ اس کا دل خوشی سے اس قدر لبریز ہے کہ وہ سسکیاں لینے لگے گا۔ وہ سوچ رہا تھا "اور کیسے میں نے یہ ہمت کی کہ اس دل کو محسوس ہونے والی ہستی کے ساتھ کسی طرح کی مخصوصیت کا امکان وابستہ کیا اور لگتا ہے جو کچھ وارٹا الکساندروونا نے کہا تھا وہ سچ ہی ہے۔"

اتی پان ارکاد تچ نے لیوین کا ہاتھ پکڑا اور اسے کارسٹن کے پاس لے گئے۔

"تعارف کرانے کی اجازت دیجئے" اور انھوں نے دونوں کے نام لئے۔

"بڑی خوشی ہوئی دوبارہ مل کر" کنسٹنس الکساندروونا نے لیوین سے ہاتھ ملاتے ہوئے مسکراہٹ سے کہا۔

"آپ ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟" اتی پان ارکاد تچ نے تعجب سے پوچھا۔

"ہم تین گھنٹے ریل گاڑی کے ڈبے میں ساتھ رہے ہیں" لیوین نے مسکراتے ہوئے کہا "اور پھر چلے گئے جیسے لوگ عالم بوکھلاہٹ میں سے جاتے ہیں۔۔ دل میں یہ کہہ لیتے ہوئے کہ دوسرا کون تھا کم سے کم میں تو اس طرح کیا تھا۔"

"اچھا تو اب ناشتہ کے لئے تشریف لے چلئے!" اتی پان ارکاد تچ نے کھانے کے کمرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

سب مرد کھانے کے کمرے میں گئے اور میز کی طرف آئے جس پر نقل و گزک لگی تھی انواع قسم کا وارکا اتی ہی قسم کی پیر خن میں بکھ کے ساتھ چاندی کی کفگیریاں تھیں اور بکھ کے ساتھ نہیں تھیں، سیر تک چلی تھی، مختلف قسم کے نوچے اور مربے اور فرانسیسی ڈبل روٹی کے پتلے پتلے سلاسوں کی طشتریاں۔

سارے مرد خوشبودار وارکا اور نقل و گزک کے پاس کھڑے تھے اور سرگئی ایوانوچ کوریشیف اور کارسٹن وہ جنسوف کے درمیان پولینڈ کو روسی بنانے کے بارے میں بات چیت کھانے کے انتظار میں ملتوی ہو گئی تھی۔

سرگئی ایوانوچ اس فن میں سب سے بڑے ماہر تھے کہ انتہائی تجریدی اور مجردہ بحث کو بھی کسی بہت ہی ٹھیکے اور پھبتے ہوئے فقرے سے تمام کر دیں اور اس طرح ہم کلام لوگوں کی مزاجی کیفیت کو بالکل بدل دیں۔ انھوں نے اس وقت بھی یہی کیا۔

کنسٹنس الکساندروونا نے یہ ثابت کیا تھا کہ پولینڈ کو روسی بنانے کا عمل صرف بلند تر حصوں کے نیچے ہی یہ عمل تکمیل تک پہنچایا جا سکتا ہے جیسے روسی انتظامیہ کو بوڑھے کارلوڈا چاہئے۔

جنسوف اس بات پر اصرار کر رہے تھے کہ ایک قوم دوسری کو کبھی اپنے آپ میں ضم کر سکتی ہے جب وہ دوسرا وحشیان ہو۔

کوریشیف کو بعض شرائط کے ساتھ ان سے بھی اتفاق تھا اور ان سے بھی لیکن بس جزوی طور پر۔ جب وہ ڈائننگ روم سے گزر رہے تھے تو بات چیت کو ختم کرنے کے لئے کوریشیف نے مسکراتے ہوئے کہا:

"اس لئے وہ دوسری قوموں کو روندنے کا بس ایک ہی ارادہ ہے' جہاں تک ہو سکے زیادہ سے زیادہ پیسہ کمانا تو میرا اور میرے بھائی کا مکمل قومی فریضہ ہے' اور آپ شادی شدہ حضرات' اور خاص طور سے آپ اسی یاں اور کاتھ کی طرح سے دشمن دوستی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کتنے بچے ہیں آپ کے؟" وہ مشکلانہ مسکراہٹ کے ساتھ صاحب خانہ سے مخاطب ہوئے اور اپنا شراب کا بھرا ہوا جام ان کی طرف بڑھایا۔

سب لوگ ہنس پڑے اور سب سے زیادہ خوش دلی کے ساتھ اسی یان ہار گلا تھے۔

"ہاں' ہاں یہی سب سے اچھا رہے گا" انہوں نے پنیر کا ایک ٹکڑا اپنا تے ہوئے اور ان کی طرف جام بڑھاتا کیا تھا اس میں کوئی خاص دلکا پن محسوس ہوئے کہا۔ اس مذاق پر بات چیت ختم ہو گئی۔

"یہ پیروی نہیں ہے' اجارت ہے؟" صاحب خانہ نے کہا "کیا تم نے پھر جنسانک شروع کر دی؟" وہ لیوین سے مخاطب ہوئے اور دائیں ہاتھ سے اس کے بازو کے پٹھوں کو دبایا۔ لیوین نے مسکرا کر اپنا ہاتھ موڑ لیا اور اسی یاں اور کاتھ کی لڑکیوں کے پیچھے گول پیڑ کی طرح کی گھومتی پھلی پھلکی سوتی کپڑے کے جیکٹ کے نیچے ابھر تی ہوئی۔

"کیا وہیں! بالکل یہیں!(۱)"

"میرے خیال میں ریچھ کے شکار کے لئے بڑی طاقت کی ضرورت ہوتی ہو گی" کلیسی الکساندرووچ نے کلیسی کے شکار کے بارے میں بہت ہی معمولی سا اندازہ لگاتا ہوا کہا' جیسے باریک سا کانس پر بیٹھ لگاتے ہوئے کہا۔

لیوین مسکرا دیا۔

"بالکل نہیں۔ اس کے لئے کوئی خاص بھی ریچھ کو مار سکتا ہے" اس نے کہا اور خواتین کے لئے ورا ہی تعظیم سے ایک طرف ہو گیا وہ صاحب خانہ کے ساتھ قفل و گرک کی میز کی طرف آ رہی تھیں۔

"اور لوگوں سے مجھے بتاؤ کہ آپ نے ریچھ کا شکار کیا؟" کیٹی نے کہا۔ وہ کانٹے سے ایک کھمبی کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی جس سے اس کی آستین کی لیس کی جھالر الجھ رہی تھی لیکن کھمبی پھسل جاتی تھی۔ "کیا واقعی ریچھ ہیں آپ کے علاقے میں؟" اس نے اپنا خوبصورت سر ہلکی سی طرف اس کی طرف موڑ کر مسکراتے ہوئے اضافہ کیا۔

لگتا تو یہ تھا کہ اس نے وہ کچھ کہا تھا اس میں کوئی بھی غیر معمولی بات نہ تھی لیکن جب اس نے یہ کہا تو لیوین کے لئے 'ہاں کی ہر گونج میں' کلیسی کی 'باتوں کی ہر جنبش سے اپنے معنی تھے جن کا اظہار الفاظ میں کیا ہی جا سکتا تھا۔ اس میں معاف کر دینے کی درخواست بھی تھی اور اس پر اعتماد اور پیار لطیف شرمایا ہوا پیار بھی وعدہ بھی اور امید بھی' اور اس کے لئے محبت بھی جس پر تھیں۔ کہ اب اس کے لئے خلش ہی نہ تھا اور جس کی خوشی سے اس کا دل گھٹا جا رہا تھا

"نہیں ہم نوبر صوبے میں گئے تھے۔ وہیں سے دیس آتے ہوئے ریل گاڑی کے ڈبے میں میں آپ کے برادر بڑی بلند بردار سختی سے ہنوئی سے ملا تھا" اس نے مسکراتے ہوئے کہا "بڑی ہی مضحکہ خیز ملاقات تھی۔"

اور اس نے بہت ہی خوش خوش اور پرمذاق انداز میں بیان کیا کہ کیسے وہ ساری رات نہیں سویا تھا اور پوتیں کا کو سے پیے ہوئے کلیسی الکساندرووچ کے اپنا نصف میں مجمس کیا۔

"تنہ کرنے کہاوت کے بر عکس میرا لباس دیکھ کر مجھے وہاں سے باہر نکال دینا چاہا لیکن میں نے فوراً ہی سونے لفظوں کا استعمال کرنا شروع کر دیا اور۔ آپ بھی" اس نے کار سنین سے مخاطب ہو کر کہا جن کا نام اور ولدیت وہ بھول گیا تھا "شروع میں تو یہ سنین کے کوٹ کی بیاہ پر مجھے بھگا دینا چاہتے تھے لیکن پھر آپ نے میری طرفداری کی جس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں۔"

"ویسے بھی جگہ کے انتخاب کے سلسلے میں مسافروں کے حقوق بالکل غیر متعین ہیں" الکسی الکساندرووچ نے رومال سے اپنی انگلیوں کے پوروں کو پونچھتے ہوئے کہا

"میں نے دیکھا کہ آپ میرے سلسلے میں کچھ طے نہیں کر پا رہے ہیں" لیوین نے ٹیڑھی سے مسکراتے ہوئے کہا "اس لئے میں نے بڑی جلدی سے اشارہ بات شروع کر دی تاکہ اپنے پر سنین کے کوٹ کی ملائی کر سکوں۔"

سرگئی ایوانووچ خاتون خانہ سے باتیں کر رہے تھے اور ایک کان سے بھائی کی باتیں سن رہے تھے انہوں نے تعجب سے اسے دیکھا۔ "یہ آج اسے ہو کیا گیا ہے؟ ایسا خاموش ہوا ہے" انہوں نے سوچا وہ نہیں جانتے تھے کہ لیوین کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے پر نکل آئے ہوں لیوین جانتا تھا کہ کیٹی اس کی باتیں سن رہی ہے اور اسے سننا اچھا لگ رہا ہے اور اسے اس کی چاہت تھا صرف اس کمرے میں نہیں بلکہ ساری دنیا میں اس کے لئے صرف وہ تھا' اب اپنی نظروں میں بہت اہم اور وقیع ہو گیا تھا اور وہ خود کو ایسی بلندی پر محسوس کر رہا تھا جہاں سر چکرا رہا تھا اور کہیں نیچے بہت دور پر سب ٹیک اور اچھے لوگ کار سنین' الا سنکی تھے اور باقی پوری دنیا تھی۔

بالکل اس طرح کہ کسی نے اس کی طرف دھیان بھی نہیں دیا' ان دونوں کی طرف بھی دیکھے بغیر جیسے اب اور کہیں بھاگنے کی جلدی ہے۔ وہی ہوا' آنچ پان اور کاتھ نے لیوین اور کیٹی کو پاس بلا لیا

"اچھا تم یہیں بیٹھ جاؤ" انہوں نے لیوین سے کہا۔

کھانا بھی اتنا ہی اچھا تھا جتنے کہ برتن' جس کا شیاں اور کاتھ کو بڑا شوق تھا شوربہ "ماری لویز" بہت ہی کامیاب رہا' سوسے بہت ہی خستہ تھے' آپ کے منہ میں رکھتے ہی گھل جائیں اور بڑی مہارت سے بنائے گئے تھے دو خدمتگار اور ماتویئ' سفید ٹائیاں لگائے ہوئے' کھانے اور شرابیں پیش کرنے کا کام بڑی حاسوشی اور عرق ریزی سے کر رہے تھے۔ خوراک' ماری پیلو سے بھی کامیاب تھی اور شیمپین سے بھی۔ بات چیت بھی عام بھی' دلچسپ موضوعات پر ہوتی رہی اور چھیل سیس پڑی اور کھانا ختم ہونے ہوتے اتنی جان ہو گئی کہ مرد باتیں کرنے ہی ہوئے میز کے پاس سے اٹھے' یہاں تک کہ کلیسی الکساندرووچ بھی ہوش میں آ گئے تھے۔

10

سرگئی ایوانووچ کو آخر تک بحث کرنے رہنا پسند تھا اور وہ سرگئی ایوانووچ کے نقطے سے مطمئن نہیں ہوئے تھے اس لئے اور بھی کہ وہ خود اپنی رائے کی بالادستی کو محسوس کر رہے تھے۔

"میرا بھی یہ مطلب نہیں تھا" انہوں نے شوربہ کے دوران میں کلیسی الکساندرووچ سے کہا "کہ صرف آبادی کے گنجان ہونے کے ذریعے بلکہ جائیدادوں کو ایک کر کے نہ کہ اصولوں کے ذریعے۔"

"مجھے لگتا ہے" کلیسی الکساندرووچ نے بغیر کسی جلدی کے بیدلی سے جواب دیا "یہ ایک ہی بات ہے

محض رائے میں دوسری قوم پر وہی قوم اثر انداز ہو سکتی ہے جو زیادہ ترقی یافتہ ہو۔"

"یہی تو سوال ہے" جسٹسوف نے اپنی بھاری آواز سے ان کی بات کاٹ دی۔ وہ ہمیشہ بولنے کی جلدی میں رہتے تھے اور لگتا تھا کہ جو کچھ وہ کہہ رہے تھے دل و جان سے کہہ رہے تھے "زیادہ ترقی یافتہ ہونے کو کس چیز میں فرض کیا جا سکتا ہے؟ انگریز، فرانسیسی، جرمن، کون ان قوتوں کے بلند ترین زینے پر ہے؟ کون ان میں سے دوسرے کو ہموار سے گا؟ ہم دیکھتے ہیں کہ روس فرانسیسی بن گیا لیکن جرمن قوم کم ترقی یافتہ تو نہیں ہے! وہ جنگ اس میں دوسرا ہی قانون ہے!"

"مجھے لگتا ہے کہ اثر پذیری تعلیم و تہذیب کا ہوتا ہے" کلیسی الکساندرووچ نے دراساھوں چڑھا کر کہا

"لیکن ہمیں کن چیزوں کو اپنی تعلیم و تہذیب کی علامتیں فرض کرنا چاہئے؟" جسٹسوف نے کہا

"میں سمجھتا ہوں کہ یہ علامتیں بہت معروف ہیں" کلیسی الکساندرووچ نے کہا۔

"کیا پوری طرح معروف ہیں یہ علامتیں؟" سرگئی ایوانووچ نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "اب یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ اصلی تعلیم و تہذیب صرف خالص کلاسیکی ہو سکتی ہے۔ لیکن ہم دونوں طرف سے گواہ گزر بھگتیں سنتے ہیں اور کسی سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خالص کیمپ کے پاس بھی اپنی بات کے حق میں قوی دلیلیں ہیں۔"

"سرگئی ایوانووچ" یہ تو کلاسیکی عالم ہیں۔ سرخ شراب کا ایک گلاس لیں گے؟" اسٹی پان ارکادیچ نے کہا۔

"میں اس بات میں تعلیم و تہذیب کے بارے میں اپنی رائے نہیں بیان کر رہا ہوں" سرگئی ایوانووچ نے نہایت تیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا جیسے کسی بچے کو جواب دے رہے ہوں "اور اپنا گلاس بڑھایا۔ "میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ دونوں فریقوں کے پاس قوی دلیلیں ہیں" انہوں نے کلیسی الکساندرووچ سے مخاطب ہو کر اپنی بات جاری رکھی۔ "تعلیم کے اظہار سے میں مائل ہوں لیکن اس بحث میں ذاتی طور پر میں اپنی چمک نہیں اخذ نہ کر سکتا مجھے لوں، طبعی، کیمیکل سبھی کی کلاسیکی علوم کو سائنسی علوم پر کیوں ترجیح دی جاتی ہے۔"

"یہ بھی ماننا پڑے گی اس قدر تعلیمی ارتقائی اثر رکھتی ہیں" جسٹسوف نے بحث میں شامل ہوتے ہوئے کہا۔ "ایک طالب علم کو لے لیجئے ستارہ کو سے لیجئے یا میسر بات کو، وہ اس کے عام قوانین کے کلام کو!"

"میں اس سے پوری طرح متفق نہیں ہو سکتا" کلیسی الکساندرووچ نے جواب دیا۔ "مجھے لگتا ہے کہ اس بات کا اعتراف کرنا ناممکن ہے کہ زبانوں کی قواعد اور تحلیل و ساخت کا علم حاصل کرنے کا عمل ہی روحانی ارتقاء خاص طور سے مفید اور خوشگوار اثر ڈالتا ہے۔ اس کے علاوہ اس بات سے انکار کرنا بھی ناممکن ہے کہ کلاسیکی زبانوں کا بہت ہی اعلیٰ درجے کا اخلاقی اثر ہوتا ہے بلکہ فلسفی سے پچری سائنسوں کی تعلیم کے ساتھ وہ نقصان دہ اور بھونڈی تعلیمیں ہیں جو ہمارے عہد کے ناسور کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

سرگئی ایوانووچ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن جسٹسوف نے اپنی اپنی بھاری آواز سے انہیں بولنے کا موقع ہی نہیں دیا اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ اس رائے کی اور تیز کو ثابت کرنا شروع کر دیا۔ سرگئی ایوانووچ اطمینان سے انتظار کرتے رہے کہ جسٹسوف اپنی بات کہہ چکیں۔ ظاہر تھا کہ وہ سب کو بات کر دینے کا موقع دینا چاہ رہے تھے۔

"لیکن" سرگئی ایوانووچ نے خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ مسکراتے ہوئے مخاطب ہو کر کہا "اس بات سے متفق نہ ہونا ناممکن ہے کہ ان اور دوسرے علوم کے فوائد اور نقصانات کا موازنہ کرنا مشکل ہے اور یہ سوال کہ کس کو ترجیح دی جائے اتنی جلد اور تقلیل طور پر طے نہ ہو سکے اگر کلاسیکی تعلیم و تہذیب کو وہ برتری حاصل ہوتی جس کا بھی بھی آپ نے ذکر کیا یعنی اخلاقی [illegible] دوسروں (9) [illegible] تو شاید [illegible]"

"اگر یہ میسر نہ ہو تو اثر (10) کی برتری کلاسیکی علوم کو حاصل ہوتی تو ہم سے زیادہ عمر رسیدہ لوگ دونوں طرفوں کی دلیلوں کا موازنہ کیا ہوتا" خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ سرگئی ایوانووچ نے کہا" اور ہم نے دونوں سمتوں کو جانچ لیا ہوتا۔ لیکن اب ہم جانتے ہیں کہ کلاسیکی تعلیم و تہذیب کی ان کوششوں میں جو منفی بخش قوت مضمر ہے اور ہم بڑی حد کے ساتھ اسے اپنے مریضوں اور بچوں پر آزما رہے ہیں۔ لیکن اگر یہ شفا بخش قوت ان میں نہ ہو تو؟" انہوں نے ایک تیکھے اور بھیدی ہوئے نقطے پر اپنی بات ختم کر دی

سرگئی ایوانووچ کی کوششوں والی بات پر سب لوگ ہنس پڑے اور خاص طور سے دوسرے بڑی خوشی کے ساتھ قہقہہ لگا کر ہنسیں جیسے ہنسیں بڑے انتظار کے بعد وہ مشکل نہ بات حل کی گئی جس سے انتظار میں وہ پوری بات چیت سن رہے تھے۔

اسٹی پان ارکادیچ نے جسٹسوف کو مدعو کرنے کے لئے نہیں کی تھی جسٹسوف کے ہوتے ہوئے دانشورانہ بات چیت ایک حد تک کو بھی پھیلی۔ پڑ سکتی تھی۔ سرگئی ایوانووچ نے اپنے ذہانت سے بات چیت کو ختم کیا جو تھا جسٹسوف نے نئے سرے سے شروع کر دیا۔

"اس سے بھی متفق ہونا ناممکن ہے کہ حکومت کا مقصد بھی پیش نظر رکھتی ہے" انہوں نے کہا "یہ بھی بات ہے کہ حکومت تمام مضامین کی رہنمائی میں عمل کرتی ہے اور وہ [illegible] بات سے بالکل ہے بار رہتی ہے اس کے لئے ہوئے، تضادات کا ہو سکتا ہے۔ مثلاً عورتوں کی تعلیم کو مضر سمجھا جانا چاہیے لیکن عورتوں کے لئے نصاب اور اعلیٰ درجہ کے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔"

اس بات چیت کو فوراً ایک کر عورتوں کی تعلیم کے نئے موضوع پر پہنچ گئی۔

کلیسی الکساندرووچ نے اس بیان کا اظہار کیا کہ عورتوں کی تعلیم ہی عورتوں کی آزادی سے ساتھ ساتھ گندھ ہو جاتی ہے اور صرف اسی لئے اسے مضر سمجھا جا سکتا ہے۔

جسٹسوف نے اس کے برعکس میں یہ عرض کیا کہ ان دونوں سوالوں کو الگ الگ بھی جانچا جا سکتا ہے تو کہیں چلے ہے عورتوں کو تعلیم دینے کا حق ہے کی بات سے انکار کیا جاتا ہے [illegible] تعلیم کی اس لئے ہے کہ انہیں حقوق حاصل نہیں ہیں [illegible] ناچاہیے کہ عورتوں کی تعلیم کی [illegible] شدید اور [illegible] ہے کہ ہم [illegible] خلیج کو سمجھا ہی نہیں جا سکتا [illegible] ہے [illegible] حاصل ہے۔"

"آپ نے کہا "حقوق"" سرگئی ایوانووچ نے [illegible] ہوئے انتظار کرنے [illegible] "میرے خیال میں عورتوں کے "حقوق" کا مطلب ہے [illegible] ہے کہ عورتیں [illegible] ہیں [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible] ہے

کہ بہتری کے عمل میں شہری کو سول کے رکن بنانے گراف فلرک کے مراحل وار کر کے ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم
[illegible] ذمہ داری پوری کر رہے ہیں چنانچہ یہ کہنا بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ عورتیں ذمہ داریاں تلاش کر
رہی ہیں اور یہ بالکل جائز ہے اور ان کی اس خواہش سے بھرپور ہی کی جا سکتی ہے کہ وہ عام حوالہ محنت میں
مدد کرنا چاہتی ہیں۔"

"بالکل درست" لکسیس الگساندروویچ سے ساہدی کی "میں سمجھتا ہوں سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ
عورتیں اس ذمہ داری کی اہل بھی ہیں یا نہیں۔"

"ہاں وہ اس کی بہت اہل ہوں گی" اتی یاں ارکاد یچ بولے "جب ان میں تعلیم پوری طرح عام ہو
جائے تب۔ ہم دیکھتے ہیں کہ..."

"کہاں کہا؟" جس سے کہا جا رہا تھا بات چیت جس رہے تھے اور اپنی چھوٹی چھوٹی ذہین
آنکھیں پھاڑ رہے تھے "جیسوں نے سے تو زیادہ بہتر ملتا ہوں تمہارے سے سمجھا تھا زیادہ"

"لوگوں کے [illegible] سے پہلے بالکل اسی طرح ان کے بارے میں بھی سوچا جاتا تھا" حسنوف
نے کہا۔

مجھے صرف یہ بات عجیب لگتی ہے کہ عورتیں ہی ذمہ داریاں تلاش کر رہی ہیں" سرگئی ایوانووچ نے کہا
"یہ [illegible] سے دیکھئے تو عورتوں سے کہلواتے ہیں"

"وہ [illegible] عورتیں ہیں" [illegible] "عورتیں ہیں وہ چیزیں محسوس عورتیں
[illegible] ہیں" حسنوف نے کہا۔

"یہ بالکل درست ہے لیکن میں [illegible] اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ لوگ عورتوں کو تو اتنا
رکھ کر کھواتے ہیں اور لکھے نہیں رکھنا چاہتے" بوڑھے پرنس نے کہا۔

[illegible] افسوس کا اظہار کیا اور سرگئی ایوانووچ کو محسوس ہوا کہ یہ بات انہوں نے کیوں نہ
کہی۔ یہاں تک کہ لکسیس الگساندروویچ بھی مسکرا دیے۔

"ہاں مگر عورتوں کا تو نہیں ہو سکتا" حسنوف نے کہا "بلکہ عورتوں کا..."

لکسیس الگساندروویچ سے [illegible] بوڑھے پرنس نے اپنی بیٹیوں کی موجودگی
میں بھی بات چیت کی اس آزادی کو روا رکھتے ہوئے کہا۔

"[illegible] طرح سے تحریر ہوں گے [illegible] عورتیں بھی عہدیدار بننے کے لائق ہوں گی" سرگئی
ایوانووچ نے کہا۔

"[illegible] کے کچھ اور رشتہ دار ہیں؟" اتی یاں ارکاد یچ نے حسنوف کو یاد کر
[illegible] سے اخلاق [illegible] ان کی [illegible] میں [illegible] وقت ان کے ذہن میں تھی۔

"[illegible] زندگی کا [illegible] طرح جانچ لیا جائے تو آپ کو پتہ چل جائے گا کہ اس لڑکی نے
[illegible] اپنے [illegible] کے گھریلو کام کو خوشی چھوڑ دیا ہے جہاں وہ عورتوں کے کام کاج کر سکتی تھی" نیز
[illegible] شریک ہوتے ہوئے [illegible] الگساندروویچ نے جتایا کہ [illegible] انہوں نے ابھی [illegible]
[illegible] مراحل [illegible] سے گزرنا ہے۔

"میں تم سے متفق ہوں بات [illegible] تاریخ بردار بھاری آواز میں حسنوف نے اعتراف

یا۔ "عورت آزاد ہونے کا، تعلیم یافتہ ہونے کا حق حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اور اس کے مالکن ہونے کے
احساس کی بنیاد پر وہ بھی ہوتی نکلی ہے۔"

"اور میں دبا ہوا اور کچلا ہوا ہوں اس سے کہ مجھے پرورش گھر میں اتنا کی طرح ملازم نہیں رکھا جاتا"
بوڑھے پرنس نے پھر کہا جس پر تو دو لکسین کو بڑی خوشی ہوئی اور چبتے چبتے اسوں سے اسپیچ لکس کے موٹے
والے سرے کو ہاس میں ڈبو دیا۔

۱۱

اس عام بات چیت میں کبھی حصہ لے رہے تھے سوائے کیٹی اور لیوین کے شروع میں جب لوگ ایک
قوم پر دوسرے کے اثر کی بات کر رہے تھے تو لیوین بے اختیاری سوچ رہا تھا کہ اس موضوع پر وہ بھی کچھ کہہ سکتا
تھا۔ لیکن یہ خیالات جو پہلے اس کے ذہن میں بہم تھے اب اس کے ذہن میں خوب کی طرح جھلک
رہے تھے اور ان میں اسے ذرا بھی دلچسپی۔ فکر آئی تھا کہ اسے تو یہ بھی عجیب لگا کہ یوں یہ لوگ ایسی
بات کے بارے میں باتیں کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کی ضرورت کسی کو بھی نہیں اسی طرح کیٹی کے
لئے بھی بھلا بتانا ہو گا تھا کہ یہ لوگ عورتوں کی تعلیم اور حقوق کے بارے میں باتیں کر رہے تھے وہ اچھا
ہونا چاہئے تھیں۔ جانے کتنی بار اس نے اس کے بارے میں سوچا تھا اپنی پر ویس والی دوست ورنکا کو اور اس
کے شدید انحصار اور اضطراب کو یاد کیا تھا کتنی بار اپنے بارے میں سوچا تھا کہ اس سے شادی۔ کی تو اس کا بیاہ ہو گا
اور کتنی بار اس پر ہنس کے ساتھ غصہ کی تھی لیکن اس وقت سے اس سے ذرا بھی دلچسپی۔ تھی وہ لیوین سے
ساتھ اپنی الگ بات چیت کر رہی تھی بات چیت نہیں بلکہ کوئی خفیہ دل سے دل کی بات جو ہر لحہ انہیں ایک
دوسرے سے قریب تر کر رہی تھی اور وہ دونوں میں اس ایمان اور نامعلوم حالت سے پر مسرت خوف کا احساس پیدا
کر رہی تھی جس میں وہ دونوں پہنچ رہے تھے۔

شروع میں باتوں سے کیٹی کے اس سوال کے جواب میں کہ کیسے وہ پچھلے سال اسے بھی میں کچھ سکا تھا'
بتایا کہ کیسے وہ گھاس کی کٹائی کے قطعے سے بڑی سڑک پر آ رہا تھا اور کیسے اس نے [illegible] دیکھ لیا تھا

"یہ صبح بہت سویرے کی بات ہے آپ کی مامتا اس وقت آنکھ کھلی تھی۔ آپ کی ماں سونے میں مصروف
تھیں بہت ہی خوبصورت صبح تھی میں سوچتا جا رہا تھا کہ چار گھوڑوں کی اس ٹیم میں کون ہو سکتا ہے؟
بہت سی عمدہ چار گھوڑے اور گھنٹیاں اور ایک سے کے لئے آپ کی جھلک دکھائی دی اور میں نے گاڑی میں
جھانکا۔ آپ یوں بیٹھی ہوئی تھیں اور دونوں ہاتھوں سے اپنی ٹوپی کے پھیتے پکڑے کچھ بڑے خوش ہو رہی
تھیں" اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میرا جی چاہا کہ کسی طرح یہ معلوم ہو جائے کہ آپ کیا سوچ رہی
تھیں۔ کسی اہم چیز کے بارے میں؟"

"میں کیسی سہانی نہ ہو رہی تھی؟" کیٹی نے سوچا لیکن یہ تفصیلات بیان کرتے وقت
[illegible] کے چہرے پر جو دلی مسرت کی مسکراہٹ تھی اسے دیکھ کر کیٹی نے محسوس کیا کہ اس کے بر عکس اس وقت
لیوین پر جو اثر ہوا تھا وہ توقعات اچھا تھا کیٹی کا چہرہ گلابی ہو گیا اور وہ خوش ہو کر ہنسی

"[illegible] مجھے یاد نہیں"

[illegible] قسمیں کی تم آنکھیں اور ملتے جسم کو تو یاد نظر آ

سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آپ انہیں بہت دنوں سے جانتے ہیں؟" کیٹی نے پوچھا۔

"اس کو بھلا کون نہیں جانتا؟"

"اور میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ سوچتے ہیں کہ وہ بے قوف ہیں؟"

"بے وقوف نہیں، پاگل۔"

"مگر یہ سچ نہیں ہے، اور آپ جلدی ہی اپنی رائے بدل دیجئے گا" کیٹی نے کہا "ان کے بارے میں میری رائے بھی بہت خراب تھی لیکن یہ تو بہت ہی پیارے اور حیرت انگیز حد تک نیک آدمی ہیں۔ دل تو ان کا سونے کا ہے۔"

"یہ آپ کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا؟"

"ہماری بہت ہی اچھی دوستی ہے۔ میں انہیں بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ پچھلے جاڑوں میں، اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد۔ جب آپ ادھر ہی آئے تھے" کیٹی نے قصور وار سے لہجے میں لیکن پراعتماد مسکراہٹ کے ساتھ کہا "ڈنی کے سارے بچوں کو لال بخار ہوا اور وہ ایک ان دیکھا دیسے ہی آ گئے۔ اور آپ تصور کر سکتے ہیں" اس نے سرگوشی میں کہا "انہیں ڈنی پر اتنا ترس آیا کہ وہ وہیں ٹھہر گئے اور انہوں نے بچوں کی دیکھ بھال میں ڈنی کی مدد کی۔ تین ہفتے وہ ان لوگوں کے گھر میں رہے اور بالکل آیا کی طرح بچوں کی دیکھ بھال کرتے رہے۔"

پھر اس نے اس کی طرف جھک کر کہا "میں کنسٹن ٹن ہیتریج کو کتاب دی ہوں کہ لال بخار کے دنوں میں تو وہ تھیوڈور نے کیسے مدد کی۔"

"ارے وہ تو حیرت انگیز چیز تھی، بہت ہی شاندار آدمی ہیں وہ" آلی نے تو وہ تھیوڈور پر نظر ڈالتے ہوئے کہا جو یہ محسوس کر رہے تھے کہ انہیں کے بارے میں باتیں ہو رہی ہیں۔ ان کی طرف دیکھ کر وہ ذرا سا مسکرائے۔ لیوین نے ایک بار پھر تو وہ تھیوڈور کو دیکھا اور اسے تعجب ہوا کہ اس نے اس شخص کی ساری داستان کو پہلے کیسے نہیں سمجھا۔

"مجھ سے غلطی ہوئی، میں معافی چاہتا ہوں" اور اب کبھی لوگوں کے بارے میں برا خیال دل میں نہ لاؤں گا" اس نے خوشی خوشی لیکن سچائی سے دل کہا اور اس وقت وہ سوچ رہا تھا۔

۱۲

عورتوں کے حقوق کے بارے میں طویل بات چیت میں شادی کے سلسلے میں عورتوں کے غیر مساوی حقوق کے سوال تھے جس نے اکثر خواتین کے سامنے گرما گرم مسئلہ تھا۔ کھانے کے دوران میں مستوف کئی مرتبہ انہیں سوالوں پر پہنچے لیکن سرگئی ایوانووچ اور اسٹیپان ارکاڈیوچ نے بڑی احتیاط سے ان کی توجہ دوسری طرف مبذول کرا دی۔

جب سب لوگ میز کے پاس سے اٹھے اور خواتین چلی گئیں تو مستوف ان کے پیچھے نہیں گئے بلکہ وہ لیکسی الکساندروچ سے مخاطب ہوئے اور انہیں عدم مساوات کا خاص سبب بتانے لگے۔ ان کی رائے میں دوسروں کی نابرابری اس میں تھی کہ شوہر کی بیوفائی اور بیوی کی بیوفائی کی سزا برابر نہیں دی جاتی۔ قانون میں یہ

سماشرے کی رائے میں۔

اسٹیپان ارکاڈیوچ کمرا لیکسی الکساندروچ کے پاس آ گئے اور انہوں نے سگار پیش کیا

"میں سگار نہیں پیتا" لیکسی الکساندروچ نے سکون کے ساتھ جواب دیا اور جیسے، آہستہ طور پر یہ دکھانا چاہتے ہوں کہ وہ یہ بات کرنے سے ڈرتے ہیں، وہ سرد مسکراہٹ کے ساتھ مستوف سے مخاطب ہوئے:

"میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس طرح کے نقطہ نظر کی بنیاد خود چیزوں کی نوعیت ہی میں ہے" انہوں نے کہا اور چاہا کہ ڈرائنگ روم میں چلے جائیں لیکن اسی وقت تو وہ تھیوڈور بالکل غیر متوقع طور پر بول پڑے اور لیکسی الکساندروچ سے مخاطب ہوئے۔

"اور آپ نے پرنس چیکوف کے بارے میں سنا؟" تو وہ تھیوڈور نے کہا جو شاید پی کر خاصے دماغ ہو گئے تھے اور بڑی دیر سے انتظار کر رہے تھے کہ انہیں اپنی خاموشی کو توڑنے کا موقع ملے جس سے وہ عاجز آ چکے تھے "وہ بڑا بدتمیز چیکوف" انہوں نے اپنے نرم اور سرخ ہونٹوں والی ایک مسکراہٹ کے ساتھ خاص طور سے مہمان خصوصی، لیکسی الکساندروچ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "آج ہی مجھے لوگوں نے بتایا کہ وہ تم میں کو مشتی کے ساتھ ڈوئل میں لڑے اور اسے قتل کر دیا۔"

جیسا پیش گئی ہے کہ کوئی جان بوجھ کر، بھتی ہی جگہ پر تھیس لگا دیتا ہے ویسے ہی اس وقت اسٹیپان ارکاڈیوچ نے محسوس کیا کہ آج دوستی سے ہر لمحہ بات چیت، لیکسی الکساندروچ کی دلچسپی کی رگ کو چھیڑ رہی ہے۔ انہوں نے پھر اپنے سوال کو وہاں سے بنائے جانا چاہا لیکن خود لیکسی الکساندروچ نے تھیس کے ساتھ پوچھا:

"پرنس چیکوف لڑے کس لئے تھے؟"

"بیوی کی خاطر۔ بہت ہی قابل تعریف بات کی، ڈوئل کے لئے للکارا اور مار دیا!"

"اچھا!" لیکسی الکساندروچ نے بے زاری سے کہا اور تیزی سے ڈرائنگ روم میں چلے گئے

"کتنی مجھے خوشی ہے کہ آپ آ گئے" ان سے ڈالی نے کسی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ ڈرائنگ روم کے بیچ ہال میں کہا "مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔ آیئے یہیں بیٹھتے ہیں۔"

لیکسی الکساندروچ بے زاری کے اسی تاثر کے ساتھ، جو ان کے چہرے پر چڑھی تیزی سے پیدا ہو جاتا تھا، ڈالی الکساندروونا کے پاس بیٹھ گئے اور تضحیک کے ساتھ مسکرائے۔

"اس لئے اور بھی" انہوں نے کہا "کہ میں آپ سے معافی مانگنا اور اور اپنی رخصت کی اجازت لینا چاہتا تھا۔ کل مجھے جانا ہے۔"

ڈالی الکساندروونا کو آنا کے بے قصور ہونے کا یقین تھا اور انہوں نے محسوس کیا کہ ان کا چہرہ سفید پڑ گیا اور اس مرد سے جس شخص پر بھے کے بارے ان کے ہوش کھپا رہے ہیں، جو اتنے سکون سے ساتھ ان کی بے قصور دوست کو برباد کر دینے کا ارادہ کر چکا ہے

"لیکسی الکساندروچ" انہوں نے نا امیدانہ عزم کے ساتھ، لیکسی الکساندروچ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا "میں نے آپ سے آنا کے بارے میں پوچھا تھا، آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔ کیسی ہیں وہ؟"

"وہ، میرا خیال ہے کہ ٹھیک ہیں، ڈاریا الکساندروونا" لیکسی الکساندروچ نے ان کی طرف دیکھے بغیر

"لیسی الکساندر روڈج' میں معافی چاہتی ہوں' مجھے حق تو نہیں ہے۔ لیکن میں کتنا ہے بس کی طرح بیمار اور ان کی عزت کرتی ہوں۔ میں آپ سے درخواست کرتی ہوں' صاف کرتی ہوں' مجھے بتایئے کہ یہ آپ لوگوں کے درمیان کیا ہو رہا ہے؟ آپ ان کو کس چیز کا قصوروار قرار دے رہے ہیں؟"

لیسی الکساندر روڈج نے ہونٹ بھینچ لیے اور آنکھیں تقریباً بند کر کے سر جھکا لیا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے شوہر نے آپ کو وہ سب بھی بتا دی ہوں گی کہ میں کیوں انتظار کارینا کے ساتھ اپنے سابق رشتے کو بحال ضروری سمجھتا ہوں" اسوں نے داریا الکساندر روڈا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا اور ناپسندیدگی کی نظروں سے شیریا حکی کو دیکھا جو ذرا فاصلے پر کھڑا تھا۔

"میں نہیں یقین کرتی' نہیں کرتی' اس کا یقین میں کبھی نہیں کر سکتی" ڈالی نے بڑی شدت کے ساتھ اپنے سوکھے پتے ہاتھ اپنے سامنے باندھتے ہوئے کہا۔ وہ تیزی سے اٹھیں اور اپنا ہاتھ لیسی الکساندر روڈج کی آستین پر رکھ کر بولیں "یہاں لوگ آ جا رہے ہیں' مہمان گھر کے اور گھر آ جا رہے ہیں۔"

داریا الکساندر روڈا کے بچاؤ سے لیسی الکساندر روڈج پر بھی اثر کیا۔ وہ اٹھے اور خاموشی سے ان کے پیچھے پیچھے بچوں کے جمنے سے کمرے میں چلے گئے۔ دونوں ایک میز کے پاس بیٹھ گئے جس پر موم جامہ بچھا ہوا تھا اور جگہ جگہ سے قلم تراش سے کٹا ہوا تھا۔

"میں نہیں یقین کرتی' اس کا یقین نہیں کرتی" ڈالی نے ان کی کھڑائی ہوئی آنکھوں سے آنکھیں چار کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"داریا الکساندر روڈا حقیقت کا یقین کرنا ممکن ہے۔" اسوں نے لفظ "حقیقت" پر زور دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا کیا ہے انہوں نے؟ کیا؟" داریا الکساندر روڈا بول پڑیں "کیا کیا انہوں نے؟"

"اسوں سے اپنی ذمہ داری کی تحقیر کی اور دوسرے مرد سے تعلقات قائم کر لئے یہ کیا انہوں نے" انہوں نے کہا۔

"نہیں نہیں ہو نہیں سکتا' نہیں' خدا کے واسطے" آپ سے غلطی ہوئی" ڈالی نے اپنے ہاتھ کنپٹیوں پر رکھ کر اور آنکھیں بند کر لیں۔

لیسی الکساندر روڈج سر جھکائے بس ہونٹوں سے مسکرائے اور یہ چاہا کہ اپنے مغموم یقین کو ڈالی پر بھی ظاہر کر دیں اور اپنے آپ پر بھی لیکن اس پر دورہ الفت سے وہ مذبذب میں تو نہیں مبتلا ہوئے لیکن ان کا رنج پھر سے ہرا ہو گیا۔ داریا الکساندر روڈا کے ساتھ بات کرنے لگے۔

"جب بیوی کو اس کے بارے میں شوہر کو مطلع کرنے پر غلطی کرنا بہت ہی مشکل ہے۔ اسوں نے مطلع کیا کہ زندگی کے آٹھ سال اور بیا کہ یہ سب غلطی تھی اور وہ نئے سرے سے زندگی شروع کرنا چاہتی ہیں" اسوں نے جملے میں چھانٹتے ہوئے کہا۔

"کتنا اور چلی۔ میں دونوں کو ایک تصور میں نہیں کر سکتی میں اس کا یقین نہیں کر سکتی"

"داریا الکساندر روڈا" اسوں نے ڈالی کے نیک اور پریشان چہرے پر نظریں گڑ کر اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہ ان کی زبان بے اختیار کھل گئی ہے کہا "میں کیا کہہ کر تلافی کے لئے کہ تلافی کی اب بھی ممکن ہو؟

جب مجھے شک تھا تو میرے لئے بہت تکلیف دہ تھا لیکن اب سے پھر بھی آسان تھا۔ جب مجھے شک تھا تو امید بھی تھی۔ لیکن اب کوئی امید نہیں اور میں پھر بھی ہر چیز پر شک کرتا ہوں۔ میں ہر چیز پر شک کرتا ہوں' مجھے اپنے آپ سے نفرت ہو گئی' کبھی کسی مجھے یقین نہیں ہو تا کہ یہ میرا بیٹا ہے' میں بہت دکھی ہوں۔"

انہیں یہ کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ داریا الکساندر روڈا نے جیسے ہی ان کے چہرے پر نظر ڈالی ویسے ہی وہ سمجھ گئیں اور انہیں لیسی الکساندر روڈج پر ترس آنے لگا اور ان کے اندر اپنی دوست کے بے قصور ہونے کا یقین جاگ گیا۔

"اف اس قدر بھیانک ہے یہ' بھیانک لیکن کیا واقعی ہو چکا ہے کہ آپ نے طلاق کا فیصلہ کر لیا ہے؟"

"میں نے آخری اقدام کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میرے لئے اب اور کچھ کرنے کو رہا نہیں گیا۔"

"رہا نہیں گیا' رہا نہیں گیا۔" دہرائیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔ "نہیں' نہ نہ کہئے کہ اور کچھ رہا نہیں گیا۔"

"اس قسم کے غم میں یہی تو بھیانک چیز ہوتی ہے کہ وہ سرے سے فوں جیسے نقصان' موت یا قیدو کی طرح آدمی اپنی صلیب اٹھائے نہیں پھر سکتا۔ یہاں عمل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے" انہوں نے داریا الکساندر روڈا کے نیلاہٹ کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔ "اس دلیل کن صورت حال سے نکلنے کی ضرورت ہوتی ہے' جس میں آپ کو مبتلا کر دیا گیا ہے۔ تجزیہ ایک ساتھ تو نہیں رہ سکتے۔"

"میں سمجھتی ہوں' میں اسے بہت اچھی طرح سمجھتی ہوں" ڈالی نے کہا اور مرجھا گیا۔ وہ اپنے بارے میں' اپنے اندوہناک غم کے بارے میں سوچ کر چپ ہو گئیں۔ لیکن پھر اچانک ایک لغت حرکت کے ساتھ انہوں نے سر اٹھایا اور صاف کرنے کے انداز میں ہاتھ ہلا کر کہا "لیکن تصور کیجئے آپ جیسا کہ ہیں۔ ان کے بارے میں بھی تو سوچئے ان کا کیا ہو گا اگر آپ نے انہیں کھو دیا تو؟"

"میں نے سوچا داریا الکساندر روڈا اور بہت سوچا" لیسی الکساندر روڈج نے کہا۔ ان کے چہرے پر لال لال دھبے ابھر آئے اور ان کی دھندلائی ہوئی آنکھیں داریا الکساندر روڈا کے چہرے پر جم گئیں۔ داریا الکساندر روڈا کو اب ان پر بے دلی سے ترس آ رہا تھا۔ جب انہوں نے خود میری تذلیل کے بارے میں مجھے مطلع کیا تو اس کے بعد میں نے یہی کیا۔ میں نے سب کچھ پہلے ہی جیسا رہنے دیا۔ میں نے ان کے لئے اپنی اصلاح کرنے کا موقع دیا' میں نے انہیں بچانے کی کوشش کی۔ اور پھر؟ انہوں نے آسان ترین مطالبہ بھی۔ پورا کیا کہ شائستگی برقرار رکھی" انہوں نے گرم ہوتے ہوئے کہا۔ "بچانا اس شخص کو ممکن ہوتا ہے جو خود بچنا نہ چاہتا ہو۔ لیکن اگر نظر بے حسی ساری ایسی خراب ہو گئی ہو' اتنی بد اخلاق ہو گئی ہو کہ اسے بیماری میں اپنی لمحات نظر آتی ہو تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے؟"

"کچھ بھی نہیں لیکن طلاق نہیں" داریا الکساندر روڈا نے جواب دیا۔

"لیکن کچھ بھی کیا؟"

"نہیں' یہ تو بہت ہی بھیانک ہے۔ وہ کسی کی بھی بیوی نہ ہوں گی' نہ تو تنہا رہ جائیں گی۔"

"تو میں کیا کر سکتا ہوں؟" کندھے اچکا کر اور بھویں چڑھا کر لیسی الکساندر روڈج نے کہا۔ بیوی کے آخری برتاؤ کو یاد کر کے انہیں اتنا غصہ آیا تھا کہ وہ پھر ویسے ہی سرد ہو گئے جیسے بات چیت کے شروع میں تھے۔ "میں آپ کی ہمدردی کے لئے بہت شکر گزار ہوں لیکن اب میرے جانے کا وقت ہو گیا" اسوں نے اٹھتے ہوئے

ں کو اس سے ذرا بھی دلچسپی نہ تھی کہ وہ خود کیا کہہ رہا ہے اور اس سے بھی کم دلچسپی اس سے تھی جو وہ لوگ کہہ رہے تھے۔ وہ تو بس یہ چاہتا تھا کہ سب لوگ خوش رہیں اور سب کو اچھا لگے۔ اب تو وہ یہ جانتا تھا کہ بس ایک ہی چیز اہم ہے اور یہ اہم چیز پہلے وہاں ہار، تنگ روم میں تھی اور پھر حرکت کرنے لگی اور دروازے کے پاس آکر رک گئی۔ اس نے مڑ کر دیکھے بغیر محسوس کیا کہ مسکراتی ہوئی آنکھیں اسی پر لگی ہیں اور اس سے مزے لیتے رہا گیا۔ کیٹی دروازے کے پاس شیرباتسکی کے ساتھ کھڑی لیوین کو دیکھ رہی تھی۔

"میں سوچ رہا تھا کہ آپ فورتے پیانو کے پاس جائیں گی" اس نے کیٹی کے پاس آتے ہوئے کہا "بس کی ایک چیز ہے جو مجھے گاؤں میں نہیں ملتی — موسیقی۔"

"نہیں، ہم تو صرف آپ کو بلانے آئے تھے اور میں شکریہ ادا کرتی ہوں" اس نے تھکے تھکے سی مسکراہٹ سے لیوین کو نوازتے ہوئے کہا "کہ آپ آگئے۔ اتنے روپوں میں بحث کس لئے ہو رہی ہے؟ آخر کبھی کوئی دوسرے کو قائل تو نہیں کر سکتا۔"

"ہاں یہ تو سچ ہے" لیوین نے کہا "زیادہ تر تو یہ ہوتا ہے کہ آدمی بحث صرف اس لئے کرتا ہے کہ یہ کسی طرح سمجھ ہی نہیں پاتا کہ مخالف آخر ثابت کیا کرنا چاہتا ہے۔"

لیوین نے اکثر اتفاقی دوستوں کے درمیان بحث میں دیکھا تھا کہ زبردست کوششوں اور منطقی نکتوں اور الفاظ کی بڑی افراط کے بعد لوگوں کو آخر کار یہ احساس ہوتا تھا کہ جس چیز کو وہ ایک دوسرے پر ثابت کرنے کی شدید کوشش کر رہے تھے وہ تو انہیں بڑی دیر سے، بحث کی ابتدا ہی سے معلوم تھی لیکن انہیں مختلف چیزیں پسند تھیں اور وہ چیز انہیں پسند ہے اس کا کام اس لئے نہیں بولا چاہتے کہ وہ دوسرے بحث نہ آئے۔ اس کو اکثر یہ تجربہ ہوا تھا کہ اثنائے بحث کے وقت وہ چیز سمجھ میں آجاتی ہے جو مخالف کو پسند ہے اور اچانک آدمی کو خود بھی یہ چیز پسند آجاتی ہے اور وہ فوراً مشتعل ہو جاتا ہے اور تب ساری دلیلیں غیر ضروری ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور کبھی کبھی اسے اس کے برعکس بھی تجربہ ہوا — کہ آخر کار اس نے خود کہہ دیا کہ اسے کیا پسند ہے اور جس کے لئے وہ دلیلیں گھڑ رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ جب اس نے بات ایسی طرح اور سچائی سے کہہ دی تو اچانک مخالف مشتعل ہو جاتا ہے اور بحث کرنا ختم کر دیتا ہے۔ یہی اس نے کہنا چاہا۔

کیٹی نے اس کی بات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے بھویں سکیڑ لیں۔ لیکن جیسے ہی لیوین نے وضاحت کرنی شروع کی وہ پہلے ہی وہ سمجھ گئی۔

"میں سمجھ گئی۔ ضروری یہ ہے کہ آدمی معلوم کرے کہ وہ کس لئے بحث کر رہا ہے، اسے کیا پسند ہے اور کبھی یہ ممکن ہے کہ —"

اس نے لیوین کے بھونڈے طریقے سے ادا کئے ہوئے خیال کو پوری طرح سمجھ لیا اور اس کا اظہار کر دیا لیوین خوشی سے مسکرا اٹھا۔ اپنے بھائی اور جیسنوف کے ساتھ اس کی ابھی ہوئی لمبی چوڑی بحث سے اس ابتدائی پیچیدہ خیال کو اتنے مختصر اور واضح طور پر تقریباً الفاظ کے بغیر ادا کر دینے کی طرف معمور اس کے لئے بے حد حیرت انگیز تھا۔

شیرباتسکی ان لوگوں کے پاس سے چلا گیا اور کیٹی تاش کھیلنے کی میز کے پاس آکر بیٹھ گئی اور ہاتھ میں کھڑیا لی لے کر میز کے سبز کپڑے پر ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے دائرے بنانے لگی۔

ان لوگوں سے وہی بات پھر سے چھیڑی جو کھانے کے دوران میں چل رہی تھی۔ عورتوں کی تعلیم اور

کی۔

"نہیں لیکن پہلے تو آپ کو انہیں برا بھلا کہنا چاہئے۔ پہلے میں آپ کو اپنے بارے میں بتاتی ہوں۔ میں نے شادی کی شوہر سے، دوسری عورت سے تعلق قائم کر لیا۔ فیصلے اور رقابت میں میں سب کچھ کر لانا چاہتی تھی، میں جو چاہتی تھی۔ لیکن پھر مجھے ہوش آیا اور کس نے مجھے بچایا؟ آنا نے۔ اور اب میں جی رہی ہوں سچے بڑے ہو رہے ہیں شوہر اپنے بال بچوں میں واپس آگئے اور اپنی غلطی کو محسوس کرتے ہیں اس کا برتاؤ اور عمل زیادہ قابل احترام ہو گیا ہے اور میں زندہ ہوں۔ میں نے معاف کر دیا اور آپ بھی معاف کر دیجئے۔"

کیسی الکساندروونا اس کی بات سن رہے تھے لیکن اب الفاظ کا ان پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا جن کے دل میں اس کا سارا غصہ پگھل سے ابھر آیا جب انہوں نے طلاق کا فیصلہ لیا تھا۔ انہوں نے خود کو جھٹکا اور اداس، تھکی ہوئی آواز میں کہا:

"معاف میں نہیں کر سکتا اور نہیں کرنا چاہتا" اور سے ناریا سمجھتا ہوں۔ میں نے اس عورت کے لئے سب کچھ کیا اور اس نے سب کچھ برباد کر دیا اس کا اصل عصر ہے۔ میں یہ حیثیت انسان نہیں ہوں میں نے کبھی کسی سے نفرت نہیں کی لیکن اس سے میں نفرت کرتا ہوں اپنی روح کی پوری قوت سے اور میں اسے معاف بھی نہیں کر سکتا اس لئے کہ اس ساری بدی کی سزا وہ اس نے میرے ساتھ کی ہے اس سے بہت نفرت کرتا ہوں" انہوں نے غصے سے آلسو بھری آواز میں کہا۔

"آپ سے نفرت کرتے ہیں اس سے محبت کیجئے۔" آنا نے شرمندگی کے ساتھ سرگوشی میں کہا۔

الکسی الکساندروونا حقارت کے ساتھ ہنسے یہ وہ بیشہ سے جانتے تھے لیکن اس کا طلاق ان کے معاملے پر نہیں کیا جا سکتا تھا

"آپ سے نفرت کرتا ہوں اس سے محبت کیجئے" لیکن جس سے آپ نفرت کرتے ہوں اس سے محبت کرنا بالکل بے معنی ہے معاف کیجئے گا میں نے آپ کو پریشان کیا ہر ایک کے لئے اپنا اپنا دکھ کافی ہے!"

اور آپ سے اٹھ کھڑا ہوا الکسی الکساندروونا نے سکون کے ساتھ رخصت لی اور چلے گئے۔

13

جب سب لوگ میز سے اٹھے تھے تو لیوین چاہتا تھا کہ کیٹی کے پیچھے پیچھے ہار تنگ روم میں جائے لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کا یہ عمل بہت واضح طور پر کیٹی کی طرف توجہ کرنا ہوگا اس کے لئے ناخوشگوار نہ ہو۔ وہ مردوں کی لوں میں رہ گیا اور عام بات چیت میں حصہ لینے لگا اور کیٹی کی طرف دیکھے بغیر ہی وہ اس کی ساری حرکات و سکنات کو اس کی نظروں کو اور اس جگہ کو محسوس کرتا رہا جہاں وہ ہار تنگ روم میں تھی

اب وہ راضی بھی کوشش کے بغیر اس وعدے کی تکمیل کر رہا تھا جو اس نے کیٹی سے کیا تھا۔ کہ بیشہ سارے لوگوں سے بارے میں صرف اچھا ہی سمجھے گا اور بیشہ سب کو پسند کرے گا۔ بات چیت دیہی برادری کے بارے میں شروع ہو گئی جس میں جیسنوف کو ایک خاص ابتدائی نظر آتی تھی اور وہ اسے بھونڈی گیت کی سی ابتدا کہہ رہے تھے لیوین ان سے متفق نہیں تھا اور نہ اپنے بھائی سے جو اپنے دستور کے مطابق روسی برادریوں کی اہمیت و تسلیم بھی کر رہے تھے اور نہیں بھی کر رہے تھے لیوین پھر بھی ان لوگوں سے باتیں کرتا رہا اور یہ کوشش کرتا رہا کہ کسی طرح ان میں مصالحت ہو جائے اور ایک دوسرے پر ان کے اعتراضات نرم تر ہو جائیں۔ لیکن

کام کرنے کے بارے میں لیوین کو دارما الکساندروونا کی رائے سے اتفاق تھا کہ جس لڑکی کی شادی نہ ہوئی ہو وہ بھی خاندان میں عورتوں ہی والے کام کاج تلاش کر لیتی ہے اور کوئی بھی خاندان بے روزگار عورت کے بغیر گزارا نہیں کر سکتا کہ ہر عورت یا تو خاندان میں آ ہی جاتی ہے یا ہوتی ہی ہے جو خاندان سے ہوں یا رشتہ دار ہوں۔

"نہیں" کیٹی نے کہا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا لیکن وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے لیوین کو زیادہ مضبوطی کے ساتھ دیکھ رہی تھی "لڑکی ایسی حالت میں بھی ہو سکتی ہے کہ خاندان میں شامل ہی نہ ہو سکتی ہو بلکہ اپنی توہین کے ہوتے ہوئے اور خود۔"

لیوین اس کا اشارہ سمجھ گیا۔

"ہاں ہاں!" اس نے کہا "ہاں ہاں، آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں، ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ۔"

اور وہ سب کچھ جس کی بھنک اس کے کانوں میں پڑی تھی مضحکہ خیز عورتوں کی آزادی کے سلسلے میں قابلِ نفرت لگ رہے تھے صرف اس وجہ سے کہ اس نے کیٹی کے دل میں ان جذبات کو بیدار ہو جانے دیا اور توہین کا خوف کیٹی کے لیے کتنا تھا اور جو کچھ وہ کیٹی سے محبت کرتا تھا اس لئے اس نے اس خوف اور توہین کو محسوس کیا اور اپنی دلیلوں کو اس نے فوراً ترک کر دیا۔

خاموشی ہو گئی کیٹی دھیرے دھیرے ایک دوسرے کو کاٹتے ہوئے دائرے بنائے جا رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ہلکی ہلکی چمک تھی۔ اس کی مزاجی کیفیت کے تحت لیوین نے بھی اپنے سارے وجود میں خوشی کا بار بڑھتا ہوا احساس محسوس کیا۔

"اف! میں نے تو ساری میز بھر دی!" کیٹی نے کہا اور کھڑا ہونا رکھ کر اس طرح چلی جیسے اٹھانا چاہتی ہو۔

"تو کیا میں اکیلا رہ جاؤں گا۔ ان کے بغیر؟" لیوین نے ڈر کر سوچا اور کھڑا ہونا الحاصل۔ "ٹھہریئے" اس نے میز کے پاس چلتے ہوئے کہا "میں بہت دنوں سے ایک بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں۔"

اس نے کیٹی کی پر محبت لیکن سہمی ہوئی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"پوچھئے ضرور۔"

"یہ" اس نے کہا اور کچھ لفظوں کے پہلے حرف لکھے: "ج ان ہم ہے ت کی ہی ہے س ت اک ک ہ ت ب ک ن ی ت؟" ان حرفوں کا مطلب تھا "جب آپ نے مجھے جواب دیا تھا کہ یہ نہیں ہو سکتا تو اس کا کیا مطلب تھا کہ کبھی نہیں یا تب؟" اس بات کا کوئی امکان۔ تھا کہ کیٹی اس پہیلی کو کبھی سمجھ سکے گی لیکن لیوین نے اسے ایسی نظروں سے دیکھا جیسے اس کی زندگی کا دارومدار اسی پر ہے کہ وہ اسے سمجھتی ہے یا نہیں۔

کیٹی نے اس کو سنجیدگی سے دیکھا اور بغیر سمجھے ہوئی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پڑھنا شروع کر دیا۔ کبھی کبھی وہ آنکھ اٹھا کر لیوین کو دیکھتی گویا اس سے پوچھتی ہو کہ "یہ وہی ہے جو میں سمجھی ہوں؟"

"میں سمجھ گئی" اس نے کہا اور اس کا چہرہ گلابی ہو گیا۔

"یہ لفظوں سے لفظ ہیں؟" اس نے حرف "ک ن" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جن سے لفظ "کبھی نہیں" شروع ہوتے تھے

"یہ لفظ ہیں" کبھی نہیں" کیٹی نے کہا "لیکن یہ سچ نہیں ہے۔"

لیوین نے جو لکھا تھا اسے جلدی سے مٹا دیا اور کھڑا ہونی کیٹی کو دے دی۔ اس نے لکھا "ت م ک ان ہ ں ت"

اور کیٹی نے لکھیں۔ لیوین نے لکھا "میں سمجھ گیا" اور کیٹی نے لکھا "اب یاد کرو۔" لیوین نے لکھا "میں سمجھ گیا۔ اس کیٹی نے لکھا "اس وقت۔" لیوین نے لکھا "تب میں کیا کروں؟" کیٹی نے لکھا "یہ حرف۔" لیوین نے لکھا "ہمیشہ" کیٹی نے لکھا "ن ی ت ک ن ہ ہ ہ ت ب ک ن ی ت" لیوین نے لکھا "میں سمجھ گیا۔ اس کیٹی نے لکھا "اب یاد کرو۔

کیٹی کے بغیر گزارنے پڑیں گے۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ کسی کے ساتھ رہے اور باتیں کرے تاکہ وقت کو پھینک دے سکے۔ اس کے لئے اسی بیان ارکارٹ سے جو شکار پر ہم کلام ہوتے لیکن وہ جیسا کہ انہوں نے کہا "ایک بار پھر میں پہلے گئے حالانکہ درحقیقت وہ پہلے میں گئے تھے۔ لیوین ان سے بس اتنا کہہ پایا کہ وہ بہت خوش ہے اور وہ ان سے محبت کرتا ہے اور کبھی بھی وہ سب نہیں بھولے گا جو انہوں نے اس کے لئے کیا ہے۔ آنکھیں ارکارٹ کی نگاہ اور مسکراہٹ سے لیوین کو پتہ چل گیا کہ انہوں نے اس بوجھ کو پسند ہی سمجھا تھا جیسے سمجھنا چاہئے تھا۔

"تو پھر" موقع کا فائدہ اٹھا کر کہیں؟" اسی بیان ارکارٹ نے پیار سے لیوین کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا

"ان میں نہیں" لیوین نے کہا

اور ایلیسا دروناسے بھی رخصت کرتے ہوئے گویا سہارا رکھتے ہوئے اس سے کہا:

"مجھے اتنی خوشی ہے کہ آپ کسی سے پھر سے نئی دوستیوں کی فکر کرنی چاہئے۔"

لیکن ایلیسا دروناسے یہ الفاظ لیوین کو اچھے نہیں لگے۔ وہ سمجھ ہی نہ سکی تھیں کہ یہ سب کتنا بلند اور ان کی حدود سے باہر تھا اور انہیں اس کا ذکر کرنے کی ہمت ہی نہ تھی۔ کرنی چاہئے تھی۔

لیوین ان لوگوں سے رخصت ہو گیا لیکن وہ اپنے بھائی کے ساتھ ہی رہا تاکہ اکیلا نہ رہ جائے۔

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟"

"میں ایک جلسے میں جا رہا ہوں۔"

"تو میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں، چل سکتا ہوں؟"

"کیوں نہیں؟ چلو" سرگئی ایوانوچ نے مسکراتے ہوئے کہا "یہ آج تمہیں ہو کیا ہے؟"

"مجھے؟ مجھے خوشی مل گئی" لیوین نے بھی کوئی کوتاہی کرتے ہوئے کہا۔ "آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں؟ بند بھی میں گنجائش ہی ہے۔ مجھے خوشی مل گئی! آپ نے بھی شادی کیوں نہیں کی؟"

سرگئی ایوانوچ مسکرا دیئے۔

"میں بہت خوش ہوں لگتا ہے لڑکی بہت ہی اچھی ہے۔" سرگئی ایوانوچ نے کہنا شروع کیا۔

"مت کہیے مت کہیے!" لیوین نے ان کے فرکوٹ کے کالر کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اور اپنے ان کے سر پر اچھالتے ہوئے چلا کر کہا "لڑکی بہت اچھی ہے" اچھے سادہ اور معمولی سے الفاظ تھے جو اس کے جذبات سے کوئی مطابقت ہی نہ رکھتے تھے

سرگئی ایوانوچ نے خوش ہو کر قہقہہ لگایا جو ان کے ساتھ بہت ہی کم ہوتا تھا۔

"پھر بھی یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ مجھے اس کی بڑی خوشی ہے"

"کل ملاپ جلسے کا کل کس اور کچھ نہیں، کچھ نہیں بس چپ!" لیوین نے کہا اور ان کا سر پھر اپنے کندھوں سے اونچا کر کے صاحب ارسالہ کیا "میں آپ سے بہت چاہتا ہوں، تو کیا میں جلسے میں چل سکتا ہوں؟"

"ظاہر ہے چل سکتے ہو"

"آج آپ کے جلسے میں کس موضوع پر بحث ہو گی؟" لیوین نے ویسے ہی مسکراتے ہوئے پوچھا

وہ لوگ جلسے میں پہنچ گئے۔ لیوین نے سنا کہ کیسے سیکرٹری نے بلاتے ہوئے پچھلے جلسے کی روداد پڑھی جس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ خود نہیں سمجھ رہا تھا۔ لیکن لیوین نے اس سیکرٹری کے چہرے سے یہ دیکھا کہ وہ بہت ہی پارسا، نیک اور عمدہ آدمی ہے۔ یہ اس سے ظاہر ہو رہا تھا جس طرح وہ روداد پڑھنے میں گزیدہ رہا تھا اور الجھ رہا تھا پر تقریریں شروع ہو گئیں۔ لوگ کسی رقم کے غبن کے بارے میں اور کسی پائپ کے بچھانے کے سلسلے میں بحث کر رہے تھے اور سرگئی ایوانوچ نے وہ تجویزیں پڑھ کہیں اور کچھ بڑے جچے تلے انداز میں بڑی دیر تک بولتے رہے اور دوسرے ممبر نے کاغذ پر کچھ درج کر کے پہلے تو پیچیدگی ہوئے تقریر شروع کی اور پھر سرگئی ایوانوچ کو دے دیئے بڑے انداز میں اور بہت اچھی طرح جواب دیا۔ اور پھر سوڈ شکی نے (وہ بھی وہاں تھا) بڑے ہی غصہ ور ہوتے ہوئے اور شریفانہ آہنگ سے کہا لیوین ان لوگوں کی تقریریں سن رہا تھا اور صاف طور پر سمجھ رہا تھا کہ یہ غبن سوداور رقم یا پائپ" یہ سب کچھ بھی نہیں تھا اور وہ لوگ تھے اور یہ سب کچھ ان کے درمیان بڑی حوصلے اور بڑے سلیقے سے ہو رہا تھا کسی کو یہ لوگ پریشان نہیں کر رہے تھے اور سب کو اچھا لگ رہا تھا لیوین نے لئے خاص طور سے دھیان دینے کی بات یہ تھی کہ آج وہ ان سب لوگوں کو بالکل آر پار دیکھ سکتا تھا اور پھوٹی پھوٹی علامتوں سے جو پہلے اسے نظر بھی۔ آتی تھیں ان سب کی روح کو اس نے پہچان لیا تھا اور صاف دیکھ رہا تھا کہ یہ سب لوگ ہیں اور خاص طور سے اس سے تعین سے تو آج بھی محبت کر رہے تھے۔ یہ اس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ کیسے لوگ اس سے باتیں کر رہے تھے، کتنی شفقت اور محبت سے اسے دیکھ رہے تھے اس سے وہ سب لوگ بھی دیکھ رہے تھے جس سے وہ متعارف تک نہ تھا۔

"تو پھر" خوشی ہوئی یہاں آکر؟" اس سے سرگئی ایوانوچ نے پوچھا۔

"بہت۔ میں نے تو کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یہ اتنا دلچسپ ہو گا بہت ہی عمدہ، بہت خوب!"

سوڈ شکی لیوین کے پاس آئے اور اسے چائے پینے کے لئے بلایا۔ لیوین کسی طرح۔ کچھ بڑا، اسے کچھ یاد بھی۔ آیا کہ وہ سوڈ شکی سے کسی بات پر ناخوش تھا اور اس میں لیا چیز اعتراض کر رہا تھا۔ وہ تو سمجھ اور بے انتہا نیک آدمی تھا

"اوہ بڑی خوشی ہوئی" اس نے کہا اور سوڈ شکی سے اس کی بیوی اور ساس کی خیریت پوچھی اور حالات کی مجبوب عریضہ انگیزیوں کی بدولت یہ کہ سوڈ شکی کی ساس کا نیاں شادی کے ساتھ وابستہ تھا" سے یہ لگا کہ اپنی خوشی کے بارے میں کسی اور لوگ اتنی اچھی طرح بتا ہی نہیں سکتا تھا سوڈ شکی کی بیوی اور ساس کو چنانچہ وہ بڑی خوشی سے ان کے پاس جانے کو تیار ہو گیا۔

سوڈ شکی نے اس سے گاؤں میں اس کے معاملات کے بارے میں پوچھ گچھ کی اور بڑی ہی طرح اس سے طرح کر لیا کہ کوئی ایسی چیز دریافت کر لیے" کوئی امکان ہی نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ دریافت نہ کی جا چکی ہو سکتی تھی یہ مضمون لیوین کو اور ابھی تک نہ لکھی گئی تھی۔ بلکہ اس کے برعکس اس نے محسوس کیا کہ سوڈ شکی ایسی ہی کتنا ہے کہ یہ سارا معاملہ ہی اول بہت سمجھ رکھتا اور اس نے اس محبت انگیز ہمدردی اور شفقت کو بھانپ لیا جس سے سوڈ شکی اپنی درست بات کو لہجے سے گزر کر رہا تھا سوڈ شکی کے ہاں کی خوبیاں خاص طور سے پیار اور شفقت سے پیش آئیں۔ لیوین نے دیکھا کہ وہ سب لوگ پہلے ہی سے جانتے ہیں اور اس کی خوشی کے شریک ہیں لیکن محض شناسائی کی بنا پر اس کی بابت نہیں کر رہے ہیں۔ وہ ان کے ہاں گھنٹہ بھر، تین گھنٹے رہا اور مختلف موضوعات پر باتیں کرتا رہا۔ کبھی وہ صرف ایک ہی چیز کے بارے میں رہا تھا جس سے اس کا دل بھرا تھا اور اس نے اس طرف دھیان ہی نہیں دیا کہ وہ لوگ اس سے بے انتہا اوب چکے ہیں اور بہت برا سے کے لئے

وقت ہو چکا تھا۔ سویا ژ نکی اسے پیش دالان تک پہنچانے آیا اور جاتی لیتے ہوئے اس نے اس عجیب ملاقات پر تعجب کیا جس میں اس کا دوست تھا۔ دوچ چکے تھے۔ لیوین اپنے ہوٹل واپس آگیا اور اس خیال سے اسے ارکا کہ اب وہ اکیلے کیسے اپنی تنہائی کے ساتھ دو دس گھنٹے گزارے گا جو ابھی اسے اور کاٹنے ہیں۔ حسن خد مختار کی پیرے کی باری تھی وہ سویا نہیں تھا۔ اس نے لیوین کے لئے موم بتی روشن کی اور جانا چاہا لیکن لیوین نے اسے روک لیا۔ یہ خد مختار 'نگور' جس کی طرف لیوین نے پہلے کبھی دھیان بھی نہ دیا تھا اسے بہت اچھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک آدمی لگا۔

"کیوں نگور' جاگتے رہنا بڑا مشکل ہو تا ہے؟"

"اب کیا کیا جائے۔ ہمارا کام ہی ایسا ہے۔ مالک لوگوں کے ہاں چین تو رہتا ہے لیکن پھر بھی آدھی رات ہو ہی جاتی ہے۔"

پتہ چلا کہ نگور کے بال بچے ہیں' تین لڑکے اور ایک بیٹی جو سلائی کا کام کرتی ہے اور اس کی شادی وہ ایک سماج سدھارنے والے کے لڑکے سے کرنا چاہتا ہے۔

اس مسئلے میں لیوین نے نگور کو اپنے خیالات سے مطلع کیا کہ شادی میں اصل چیز محبت ہوتی ہے اور محبت ہوتی ہے تو آدمی ہمیشہ سکھی رہتا ہے اس لئے کہ سکھ تو اپنے آپ ہی میں ہوتا ہے۔

نگور نے بڑی توجہ سے سنا اور ظاہر بھی ہو رہا تھا کہ اس نے لیوین کے خیالات کو پوری طرح سمجھا لیکن اس کی تائید میں اس نے ایسی بات کہی جس کی لیوین کو بالکل توقع نہ تھی۔ کہنے لگا جب وہ اپنے مالک لوگوں کے ہاں رہتا تھا تو وہ اپنے مالکوں سے ہمیشہ خوش اور مطمئن رہا اور اب بھی وہ اپنے مالک سے خوش ہے حالانکہ وہ فرانسیسی ہیں۔

لیوین نے سوچا "محبت! کچھ ہو تک نہیں ہے۔"

"اور تم نے نگور رجب شادی کی تھی تو اپنی بیوی سے محبت کرتے تھے؟"

"بھلا کیوں نہیں محبت کرتا تھا" نگور نے جواب دیا۔

اور لیوین نے دیکھا کہ نگور بھی بے انتہا خوش ہے اور اپنے دلی جذبات بیان کرنے کا اور کہتا ہے۔

"میری زندگی بھی بڑی اچھی چلنے والی تھی۔ میں نے بھشین ہی سے۔" اس نے شروع کیا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ اسے باہر لیوین کی خوشی کا پتہ چل گیا جیسے لوگوں میں ایک کی خوشی کا پتہ دوسرے کو لگ جاتا ہے۔

لیکن اسی وقت گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی۔ نگور چلا گیا اور لیوین اکیلا رہ گیا۔ وحشت میں اس نے تقریباً کچھ نہیں کھایا تھا' سویا ژ نکی کے ہاں بھی چائے اور رات کے کھانے سے انکار کر دیا تھا لیکن اب بھی وہ کھانے کے بارے میں سوچ تک نہ سکتا تھا۔ وہ پچھلی رات کو بھی۔ سویا تھا لیکن سونے کا اسے خیال بھی نہ آیا۔ کمرے میں بڑی گرمی تھی لیکن اس کو گرمی سے گھٹن ہو رہی تھی۔ اس نے دونوں روشندانوں کو کھول دیا اور انہیں کے سامنے بیٹھ گیا۔ برف سے ڈھکی ہوئی ایک چھت کے اوپر سے نیچوں سے آراستہ ایک مہیب منظر آرہی تھی اور اس کے اوپر ستاروں کا شفاف لمبا جھرمٹ سمک الثعبان اور اس کی نوک پر لاد و شن ترین زرد ستارہ کیپلا نظر آرہا تھا۔ وہ کبھی مہیب کوہ پیکر اور کبھی ستارے کو اور پالے سے بھاری تازہ ہوا میں سانس لیتا رہا جو کمرے میں برابر بھرتی جارہی تھی اور تصور میں آنے والی تمثیلوں اور یادوں کے سلسلے پر بے دھیان دیتا رہا جیسے خواب میں

کچھ رہا ہو۔ تین بجے کے بعد اسے راہداری میں پاؤں کی چاپ سنائی دی اور اس نے دروازے سے جھانک کر دیکھا۔ یہ ہواری میا کین تھا جو کلب سے واپس ہوتا تھا۔ وہ میا کین سے واقف تھا۔ اس وقت وہ اس تیزی چڑھائے اور کھاستا ہوا چلا جا رہا تھا "بیچارہ" لیوین نے سوچا اور اس شخص کے لئے بڑا درد رحم کے مارے اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ وہ چاہتا تھا کہ میا کین سے بات کرے' اس کو تسلی دے لیکن یہ سوچ کر کہ وہ صرف قمیص پہنے ہوئے ہے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا اور ان مگر مہ شکلوں کو 'خاموش لیکن اس کے لئے معنی سے بھرپور' مہیب اور بلند ہوتے ہوئے روشن زرد ستارے کو تکنے لگا۔ چھ بجے کے بعد فرش کی صفائی کرنے والوں کا شور سنائی دینے لگا اور کسی خد مختار کی کوٹھری میں گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور لیوین نے محسوس کیا کہ وہ تو سردی سے اکڑنے لگا ہے۔ اس نے روشندانوں کو بند کر دیا' ہاتھ منہ دھویا' کپڑے پہنے اور سڑک پر نکل گیا۔

15

سڑکوں پر ابھی تک سناٹا تھا۔ لیوین شیربا تسکی خاندان کے مکان تک گیا۔ صدر دروازہ بند تھا اور سارے میں سناٹا چھا ہوا تھا۔ وہ واپس آگیا اور پھر اپنے کمرے میں چلا گیا۔ اس نے کافی منگائی۔ خد مختار اس کے لئے کافی لایا۔ نگور جا چکا تھا۔ لیوین اس خد مختار سے بھی باتیں کرنا چاہتا تھا لیکن اسے کسی نے بلا لیا اور وہ چلا گیا۔ لیوین نے کوشش کی کہ کافی پی لے اور اس نے ایک رومال منہ میں رکھ لیا لیکن منہ کی جیسے سمجھ ہی میں نہ آیا کہ اس کا کیا کرے۔ لیوین نے رومال منہ سے نکال لیا اور کوٹ پہنا اور پھر صحن نکل گیا۔ جب وہ دوسری مرتبہ شیربا تسکی خاندان کے مکان کی ہر ساتی تک پہنچا تو برف چکے تھے۔ گھر میں لوگ بس ابھی اٹھے ہی تھے اور باورچی کھانے پینے کی چیزیں خریدنے کے لئے جا رہا تھا۔ ابھی کم سے کم دو گھنٹے اور لگنا ضروری تھا

یہ ساری رات اور صبح لیوین سے بالکل بے شعوری کے عالم میں کاٹی تھی اور وہ محسوس کر رہا تھا جیسے اسے زندگی کے عام حالات میں سے باہر نکال دیا گیا ہو۔ اس نے ان پھر کچھ نہ کھایا تھا' وہ دو راتیں سویا نہیں تھا اور کئی گھنٹے کپڑے اتارے بغیر ایسی ٹھنڈی ہوا کے سامنے بیٹھا رہا تھا۔ پھر بھی وہ اپنے آپ کو پہلے سے زیادہ مضبوط اور تندرست ہی نہیں بلکہ دوگنا اپنے جسم سے بالکل آزاد محسوس کر رہا تھا۔ وہ حسیات کی کوشش کے بغیر ہی تاڑ لیتا تھا اور اسے لگ رہا تھا کہ وہ سب کچھ کر سکتا تھا۔ اسے بالکل یقین تھا کہ اگر ضرورت پڑ جائے تو وہ اڑ سکتا ہے یا کسی مکان کے کونے کو اس کی جگہ سے ہٹا سکتا ہے۔ باقی وقت وہ سڑکوں پر خمار بار گھڑی چلتا اور ادھر ادھر تکتا رہا۔

اور اس وقت جو کچھ اس نے دیکھا وہ پھر بعد کو کبھی نہ دیکھا۔ وہ اسکول جاتے ہوئے بچوں کو' پتھروں پر سے اڑ کر اسٹ پاتھ پر آتے ہوئے سرسی کے ٹوکروں کو اور دکانوں میں کھلی ان کھلی ہوئی پھولی پھولی ڈبل روٹیوں کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا جن کے اوپر سیدھ چھڑکا ہوا تھا۔ یہ روٹیوں' گھوڑ اور دو چھوٹے چھوٹے لڑکے رسمی مخلوق۔ تھے۔ یہ سب ایک ایک ساتھ ہی ہوا۔ ایک لڑکا کیوتر کی طرف دوڑا اور لیوین کو دیکھ کر مسکرایا' پھر تیزی سے پلٹ کر اڑ گیا اور ہوا میں اڑتی کاپتی برف کے بیچ میں وہ مہیب میں چمکتا ہوا نظر آنے لگا اور ایک چھوٹی سی کھڑکی سے مارہ مینکی ہوں ڈبل روٹی کی خوشبو آئی اور چھوٹی چھوٹی ڈبل روٹیاں دکان میں رکھ گئیں۔ یہ ساری چیزیں ایک ساتھ مل کر ایسی عجیب معصوم اور اچھی لگیں کہ لیوین ہنسنے لگا اور آنکھوں سے خوشی کے آنسو بہنے لگے

گزشتی کوچ اور کیسلہ فلاسزک کا چکر کاٹ کر وہ پھر ہوٹل میں واپس آ گیا اور اپنے سامنے گھڑی رکھ کر بیٹھ گیا اور بارہ بجنے کا انتظار کرنے لگا۔ برابر والے کمرے میں لوگ سفیدوں اور وہاں کی ہڑی کے بارے میں کچھ باتیں کر رہے تھے اور اس طرح کھانس رہے تھے جیسے تمباکو پینے والے صبح کو کھانستے ہیں۔ وہ لوگ سمجھ ہی نہیں رہے تھے کہ گھڑی کی سوئی بارہ پر پہنچنے والی ہے۔ سوئی بارہ پر پہنچ گئی۔ لیوین باہر نکل کر سڑک میں آ گیا۔ ایسا لگا جیسے گاڑی والوں کو سب معلوم تھا۔ اسوں نے خوش خوش لیوین کو گھیر لیا سب آپس میں بحثیں کرنے لگے اور اپنی خدمات پیش کرنے لگے۔ دوسرے گاڑی والوں کو غصہ ہی کو شش کرتے ہوئے اور کسی وقت ان کے ساتھ بھی چلنے کا وعدہ کر کے لیوین نے ایک کو لے لیا اور اسے شیرینا تنکی خانہ ان کے مکان پر چلنے کو کہا۔ گاڑی والا بے لگاموں کے بیچ سے گھیس کا سفید فام اپنی سوئی، سرخ اور مضبوط گردن پر تنے ہوئے ہوا کی جھلا لگ رہا تھا۔ اس گاڑی والا کی برابر پر بیٹھنے والی گاڑی اونچی اور آرام دہ تھی۔ لیکن کہ اس کے بعد لیوین پھر کسی ایسی گاڑی پر سوار نہیں ہوا۔ گھوڑا بہت اچھا تھا اور دوڑنے کی کوشش بھی کر رہا تھا لیکن لگتا تھا کہ بالکل چل ہی نہیں رہا ہے۔ گاڑی والا شیرینا تنکی خاندان کا مکان معلوم تھا اور اس نے اپنے ہاتھوں کو خاص طور سے اٹھا کر اور "ہیے" کہہ کر جوش اور احترام کے ساتھ صدر دروازے کے پاس گاڑی روکی۔ شیرینا تنکی کا مکان بالکل سب جانا تھا۔ یہ اس کی آنکھوں کی مسکراہٹ سے اور جس انداز سے اس نے یہ کہا اس سے ظاہر ہو رہا تھا:

"بہت دنوں بعد آئے آپ۔ کہاں تھے اتنا عرصہ؟"

وہ نہ صرف یہ کہ سب کچھ جانتا تھا بلکہ لیوین یہ بھی سمجھ سکتا تھا کہ وہ خوش بھی تھا اور اپنی خوشی کو چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔ لیوین کو اس کی بوڑھی مہمتی آنکھوں میں دیکھ کر اپنی خوشی میں بھی کچھ نئے پن کا احساس ہوا۔

"اور لگے سب لوگ؟"

"شریف لائے!" سے یہیں رہنے دیجئے" اس نے مسکراتے ہوئے کہا اس لئے کہ لیوین اپنی نوبی لینے کے لئے مڑا جا رہا تھا۔ اس کے پاس تو تھی تھے۔

"کیسے اطلاع دینے کا حکم ہے؟" دوسرے خدمتگار نے پوچھا۔

یہ خدمتگار حالانکہ نوجوان اور نئے خدمتگاروں میں سے تھا اور بولا جا رہا تھا لیکن بہت ہی نیک اور اچھا لگتا تھا۔ وہ بھی سب سمجھ رہا تھا۔

"یہ کسی... پر کسی سے چھوٹی پر کسی کو" لیوین نے کہا۔

بگی صورت حال اس سے وہاں بھی وہ مارموریل بچوں کی تھی۔ وہ ہال میں ہو کر ساری تھیں اور ان کے بالوں سے گھنگھ بھی چمک رہے تھے اور چہرہ بھی۔ لیوین نے ان سے بس بات شروع ہی کی تھی کہ اچانک دروازے سے خرقد موں کی چاپ اور لباس کی سرسراہٹ سنائی دی اور مارموریل بچوں کی آنکھ سے اوجھل ہو گئیں اور اس سے دل پر اپنی خوشی سے قربت کا خوف طاری ہو گیا۔ مارموریل بچوں جلدی سے اسے چھوڑ کر دوسرے دروازے کی طرف چل دیں۔ اس کے جاتے ہی چوبی فرش پر تیز تیز سبک قدموں کی چاپ گونجی اور اس کی خوشی اس کی زندگی "اس کا اپنا وجود" سے اس کے اپنے وجود کا بہترین حصہ جس کی اسے اتنے دنوں سے جستجو تھی۔ نظر آنا تھا جلدی جلدی اس سے قریب آ گیا۔ وہ چل کر نہیں آ رہی تھی بلکہ کوئی نظر نہ آنے والی قوت اسے لیوین کی طرف لا رہی تھی۔

لیوین نے بس اس کی سماں اور چمکی آنکھیں دیکھیں جو محبت کی اسی خوشی سے سہمی سہمی تھیں جس سے لیوین کا دل بھی بھر رہا تھا۔ ان آنکھوں کی چمک قریب سے قریب تر آتی گئی اور اپنی محبت کے بوجھ سے اس کو جھکا تر کرتی گئی۔ وہ لیوین کے بالکل پاس آ کر اسے چھوتی ہوئی رک گئی۔ اس کے ہاتھ اٹھے اور لیوین کے کندھوں پر گئے۔

وہ جتنا بھی کر سکتی تھی وہ سب اس نے کیا۔ وہ دوڑ کر اس کے پاس آئی تھی اور اپنے آپ کو پوری طرح اس کے سپرد کر دیا تھا۔ شرمائی ہوئی اور خوش لیوین نے اسے پہنا لیا اور اپنے ہونٹ اس کے دہانے پر رکھ دیئے جو اس کے بوسے کے طلبگار تھے۔

وہ بھی ساری رات نہ سوئی تھی اور ساری صبح اس کا انتظار کرتی رہی تھی۔ ماں باپ نے بغیر کسی تکلف کے اپنی رضامندی دے دی تھی اور اس کی خوشی پر خوش تھے۔ وہ اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی وہ چاہتی تھی کہ سب سے پہلے وہی اس کو اپنی اور اس کی خوشی کی خبر دے۔ اس نے تیاری کی تھی کہ اکیلے ہی میں یہ سے ملے اور اس طبیعت سے وہ خوش بھی تھی، جھجک بھی رہی تھی اور شرم بھی آ رہی تھی اور وہ طے نہیں جاتی تھی کہ کیا کرنے والی ہے۔ اس نے لیوین کے قدموں کی چاپ سنی اور دروازے کی آڑ میں کھڑی انتظار کر رہی تھی کہ مارموریل بچوں چلی جائیں۔ مارموریل بچوں چلی گئیں اور وہ اکیلے رہ گئے ہوئے "اکیلے" آپ سے یوں اور کیا چاہتے ہوئے اس کے پاس تھی اور وہ کیا جو اس نے کیا تھا۔

"چلئے ماما کے پاس!" اس نے لیوین کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔ لیوین سے اور تک کچھ بھی نہ کہا گیا۔ اتنا اس سے نہیں کہ وہ لفظوں سے اپنے احساسات کو ہموار کرتے ڈرتا تھا۔ اس لئے کہ سب بھی وہ کہنا چاہتا تھا وہ محسوس کرتا تھا کہ رہاں سے الفاظ کی بجائے آنکھوں سے آنسو نکلے پڑ رہے ہیں۔ اس نے بچی ہاتھ لے کر ہم لیا۔

"کیا واقعی یہ سچ ہے؟" اس نے آخر کار بھاری آواز میں کہا۔ "مجھے تو یقین ہی نہیں آتا کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو!"

وہ اس "تم" اور اس شرمیلے پن پر مسکرا دی جس سے لیوین اسے دیکھ رہا تھا۔

"ہاں!" اس نے معنی خیز انداز میں رک رک کر کہا۔ "میں کتنی خوش ہوں!"

وہ اس کا ہاتھ پکڑے پکڑے ڈرائنگ روم میں آ گئی۔ ان دونوں کو دیکھ کر بس جلدی جلدی کام سمیٹنے لگیں، ڈرائی روپڑیں اور پھر ڈرائنگ سے نکلنے لگیں اور اسے پھر تیلے قدموں سے کہ لیوین کو ان سے اس کی توقع بھی نہ تھی وہ دوڑ کر ان کے پاس آئیں اور لیوین کا سر دونوں ہاتھوں میں لے کر اسوں نے اسے پیار کیا اور اس کے گالوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا۔

"تو سب تمام ہو گیا میں خوش ہوں۔ اس سے پیار کرنا میں خوش ہوں کیٹی!"

"جلدی ملے تمام ہو گیا" بوڑھے پرنس نے بیٹے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن لیوین نے کچھ نہ کہا کیونکہ جب وہ اس سے مخاطب ہوئے تو ان کی آنکھیں نم تھیں۔

"میں بہت دنوں سے کیٹی سے اس کا انتظار کر رہا تھا!" اسوں نے لیوین کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ "میں تو تب بھی جب اس منحوس مزاج نے خانی تھی کہ..."

"پاپا!" کیٹی نے چلا کر کہا اور اپنے ہاتھ سے ان کا منہ بند کر دیا

"اچھا نہیں کہوں گا" انہوں نے کہا "میں بہت خوش ہوں کہ..."

"میں کتنی اچھی طرح جانتا تھا کہ یہ ضرور ہو گا! مجھے امید تو کبھی نہ تھی لیکن دل میں یہ خیال ضرور کرتا تھا۔" اس نے کہا۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ طے تھا اور ہونا تھا۔"

"اور میں؟" وہ بولی "تب بھی..." وہ رک گئی لیکن پھر اس نے اپنی صاف بھی آنکھوں سے پر غرام انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اپنی بات جاری رکھی "تب بھی جب میں نے اپنی خوشی کو خود ہی اپنے سے دور کر دیا تھا۔ میں نے ہمیشہ محبت آپ ہی سے کی' لیکن میں کسی اور طرف مائل ہو گئی تھی۔ میرے لئے یہ کہنا ضروری ہے... آپ اسے بھول سکتے ہیں؟"

"شاید کبھی نہیں۔ آپ کو بھی مجھے بہت سی چیزوں کے لئے معاف کرنا ہو گا۔ مجھے آپ کو بتانا چاہئے کہ..."

یہ ان چیزوں میں سے ایک تھی جو اس نے طے کیا تھا کہ کیٹی سے بتا دے گا۔ اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ کیٹی کو پہلے ہی ان سے دو چیزیں بتا دے گا۔ ایک تو یہ کہ وہ اتنا پاکیزہ نہیں ہے جتنی کہ کیٹی اور دوسرے یہ کہ وہ خدا کو نہیں مانتا۔ یہ تکلیف دہ تو تھا لیکن وہ سمجھتا تھا کہ اسے بتانا چاہئے' یہ بھی اور وہ بھی۔

"نہیں' کوئی نہیں مجھ کو!" اس نے کہا۔

"اچھا مجھ کو کسی' لیکن تمہیں ضرور بتانے کا۔ مجھے کسی چیز کا ڈر نہیں ہے۔ مجھے سب کچھ جاننا چاہئے۔ سب کچھ طے ہو گیا۔"

اس نے بات پوری کر دی:

"طے ہو گیا کہ آپ مجھے قبول کریں گی۔ چاہے میں کہنا ہی کیوں۔ ہاں' مجھ سے انکار نہیں کریں گی؟ ہاں؟"

"ہاں' ہاں۔"

ان کی باتوں کا سلسلہ مارسوبل لیونوں کے آنے سے ٹوٹ گیا جو بوکھلائی لیکن پر شفقت مسکراہٹ کے ساتھ اپنی عزیز ترین شاگرد کو مبارکباد کہنے آئیں۔ ابھی وہ گئی۔ تبھی کہ مبارکباد کہتے ہوئے سب خود مختار آ گئے۔ اس کے بعد رشتہ دار آئے اور وہ باہر کا ہنگامہ شروع ہوا جس سے لیوین شادی کے ایک دن بعد تک چھٹکارا نہیں پا سکا۔ لیوین سارے وقت اپنا محسوس کرتا رہا' اکتا گیا ہوا' سارا رہا' لیکن خوشی اکتاہٹ پر برابر حاوی ہوتی گئی۔ وہ برابر یہ محسوس کرتا رہا کہ اس سے بہت زیادہ کی توقع تھی جس کا اسے علم بھی نہ تھا اور جو کچھ بھی اس سے کہا گیا وہ سب کچھ کرتا رہا اور اس سب سے اسے خوشی ہی حاصل ہوئی۔ اس نے بالکل سوچا تھا کہ اس کی خواستگاری دوستوں سے ملنے جلنے پر بالکل نہ ہو گی کہ خواستگاری کے عام حالات اس کی خاص خوشی کو برباد کر دیں گے لیکن ہوا یہ کہ اس نے بھی وہی سب کیا جو دوسرے کرتے ہیں اور اس سے اس کی خوشی بڑھی ہی اور وہ مخصوص تر ہوتی گئی۔ کیٹی کسی اور کو حاصل ہوتی تھی نہ حاصل ہو گی۔

"کب ہم مٹھائیاں کھائیں گے؟" مارسوبل لیونوں نے کہا اور لیوین مٹھائیاں لینے چلا گیا۔

"مجھے بہت خوشی ہوئی" سویاژسکی نے کہا "میرا مشورہ یہ ہے کہ گلدستے آپ لوین کے ہاں سے خریدا۔"

"تو کیا ضروری ہے؟" اور لیوین لوین کے ہاں چلا گیا۔

بھائی سے اس نے کہا کہ تم کچھ رقم دے دو اس لئے کہ تحفوں پر بہت خرچ ہو گا۔

"کیا تمہیں ضرورت ہے؟" اور وہ ڈولگورکی کے ہاں چلا گیا۔

اسوں نے کیٹی کو گلے لگایا اور اس کے چہرے پر ہاتھ کو پھیرے پر پیار کیا اور اس کے اوپر صلیب کا نشان بنایا۔

دریوں کے ہال میں اس شخص کے لئے' جو پہلے اس کے راستے میں تھا' جو دھچکے پر نس کے لئے محبت کا ایک بلبلہ پیدا ہوا اب اس نے دیکھا کہ کیٹی کیسے دیر تک اور بڑی شفقت سے ان کے مشیر ہاتھ کو پیار کرتی رہی۔

16

پرنس آرام کرسی پر چپ چاپ مسکراتی تھیں اور پرنس ان کے پاس ہی بیٹھے تھے۔ کیٹی باپ کی آرام کرسی کے پاس کھڑی تھی اور اب تک ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے تھی سب چپ تھے۔

سب سے پہلے پرنس نے ساری بات کو مختلف زاویہ پر اور سارے احساسات جو بات کو زندگی کے سوالوں کی شکل میں پیش کیا اور شروع شروع میں یہ بات سب کو ایک ہی طرح عجیب بلکہ تکلیف دہ لگی

"تو اب؟ منگنی کرنا اور اعلان کرنا چاہئے اور شادی کب ہو؟ تم کیا سوچتے ہو الیکسانڈر؟"

"یہ رہا" وہ رہے پرنس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "اب تو یہی سب سے اہم خصوصیت ہیں"

"کب؟" لیوین نے کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا "کل اگر مجھ سے پوچھتے ہیں تو آج منگنی اور کل شادی۔"

"اچھا اس سوشے کی بات قوی کی باتیں مت کرو۔"

"تو پھر کب؟"

"یہ تو بالکل پاگل ہو گیا"

"کیوں؟"

"خدا کے واسطے" اس نے اس جلد بازی پر مسکراتے ہوئے کہا "اور سنجیدہ؟"

"تو یہ سب اور سارا ہنگامہ بھی ہو گا؟" لیوین نے زار سے کہا۔ "لیکن... کیا واقعی بیہودہ اور منگنی اور یہ سب کچھ... کیا واقعی یہ سب میری خوشی میں حائل ڈال سکتے ہیں؟ کوئی بھی چیز حائل نہیں ڈال سکتی؟" اس نے کیٹی پر طرحدار نظر ڈالی کہ اسے بھی ذرا بھی برا نہیں لگا تھا "مطلب یہ کہ یہ ضروری ہے" اس نے سوچا

"اب میں تو یہ جاننا نہیں چاہتا ہے" وہ کہتا رہا "اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ہم طے کریں گے۔ اب منگنی ہو سکتی ہے اور اعلان کیا جا سکتا ہے۔ یہ ٹھیک ہے"

پرنس اپنے شوہر کے پاس گئیں اور ان کو بوسہ دے کر اسوں سے چاہا کہ چلی جائیں لیکن پرنس نے انہیں پکڑ لیا تھا اور محبت میں بچلا نوجوان کی طرح' مسکراتے ہوئے انہیں کئی بار پیار کیا۔ بلا ہریسیا ڈھا ذرا پریشان ہو گئے تھے اور اپنی طرح سمجھ نہیں رہے تھے کہ ان دونوں کو پھر سے محبت ہو گئی ہے یا صرف ان کی بیٹی کو۔ جب پرنس اور پرنس چلے گئے تو لیوین نے اپنی منگیتر کے پاس آ کر اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اب اس نے اپنے اوپر قابو حاصل کر لیا تھا اور باتیں کر سکتا تھا اور اسے کیٹی سے بہت کچھ کہنا تھا۔ لیکن اس نے بالکل وہ نہیں کہنا چاہتے تھا۔

ور ملنے والوں کی ماں میں لوگوں کے ہاں اور خاندان کے ہاں اس نے دیکھا کہ لوگ اس کے منتظر ہیں کہ وہ لوگ بھی اس کے لئے خوش ہیں اور اس کی خوشی پر ناداں ہیں جیسے کہ وہ بھی لوگ تھے جس سے ان دنوں میں اس کا سابقہ پڑا۔ خلاف معمول بات یہ تھی کہ لوگ۔ صرف یہ کہ اس سے محبت کرتے تھے بلکہ وہ سارے لوگ جو پہلے میرے اور سرور کے یار تھے اب اس کے مداح ہو گئے تھے اس کی جرأت مان لیتے تھے اس کے احساسات کا اعتبار کرنے لگے تھے اور خفت و شرمندگی سے پیش آتے تھے اور اس کے اس یقین کے شریک تھے کہ وہ بچا جو میں سب سے خوش نصیب انسان سے اس لئے کہ اس کی تقدیر میں وہ سب لکھا تھا جس کا تصور کیا جا سکتا تھا۔ یہی اور یہی بھی محسوس کی تھی جب فاطمہ اور سرور سے اس طرف اشارہ کرتا سب کچھ کہ وہ تو کچھ بہتوں کو توقع کرتی تھیں تو یہی تھی جو خوش میں آتی اور اس سے کہتے تھے قابل اس طرح تابندہ کیا کہ لوگوں سے بہتر دنیا میں بچہ ہی نہیں سکتا تو فاطمہ اس کو بھی تسلیم کرتا اور پھر انہوں نے یہی کی موجودگی میں بھی لوگوں کا خیر مقدم بھیگی آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کیا۔

اس نے خود وہ یا فاطمہ سب جان لوں کا ایک تکلیف دہ واقعہ تھا اس نے بوڑھے پرس سے مشورہ لیا اور اس کی حمایت حاصل کی۔ اس نے اپنا رویہ بدلا اور اس میں وہ ساری چیزیں تھیں جو اس سے اس کی تھیں اس سے رویہ بچہ سب لکھا تھا بھی اس حیاں سے لکھا تھا کہ پرس کی ہو لئے ان دنوں ہی سے وہ چیزوں سے اسے محبت ہو رہی تھی اس لئے ہوا اور اس کی بے دلی ہے دلی سے خلاف کی طرف توں اچھا میں نہیں ہو گیا۔ یہی اور وہ بھی تھی اس سے مدد سب کی جانوں پر کبھی شک نہ کیا تھا یہ اس کی طاقت ہے دلی سے۔ یہی اور ابھی پریشان نہیں ہوئی اپنی محبت کی بدولت وہ اس کی روح کو اچھی طرح جانتی تھی اور اس میں اس سے وہی بچا ہوا وہ چاہتی تھی اور اس کے لئے اس بات سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا کہ وہ اس کی طاقت کو سمجھ سکتے ہیں یا نہیں وہ اس کے اعتماد پر پورا اترتے ہیں۔

یہی سے یہی کو اپنا رویہ بچہ اندرونی جدوجہد سے بغیر نہ دیا تھا وہ جانتا تھا کہ اس کے اور یہی کے درمیان اس کو رہنا چاہیے اور یہی سے اس نے فیصلہ کیا تھا کہ رویہ بچہ اسے دینا ضروری تھا لیکن اس سے پہلے وہ بھاگا کہ اس کا اعتماد کیا ہوا تھا اس نے حوالہ یہی کی جگہ رکھا تھا۔ اس شام کو جب وہ فیصلہ میں کیا اور یہی کا رویہ ہوا وہ یہی سے بچا ہوا تھا قابل تلافی رنج سے بھی قابل رحم اور پیارا چہرہ فاطمہ اس کی سمجھ میں آیا۔ اس سے شرمناک اس اور یہی کی بیوقوفی جیسی یا لیرگی کے درمیان فتاوی ست کار حائل ہے اور تب اس سے کچھ کیا تھا اس سے بہت اتنا خوف ہو گیا

"سے جانے سے لئے جانے ان بھیانک کنایوں کو" اس نے اپنے سامنے میز پر پڑی ہوئی یادوں کو ٹھکراتے ہوئے کہا "اس سے آپ نے اسی کو تھا سمجھ لیا۔ یہیں پھر بھی اچھا ہی لیا" اس نے یہی کی ناامیدانہ صورت پر ترس کھاتے ہوئے اضافہ کیا "مگر یہ بھیانک ہے بھیانک"

اس نے سر جھکا لیا اور چپ رہا وہ کچھ کہہ ہی نہ سکا۔

"آپ مجھے معاف نہیں کریں گی" اس نے سرگوشی میں کہا۔

"نہیں معاف تو میں نے کر دیا مگر یہ بھیانک ہے"

لیکن اس کی خوشی اتنی تھی کہ اس اعتراف سے اس میں خلل نہیں ڈالا بلکہ اس میں صرف ایک نئے رنگ کا اضافہ کر دیا یہی سے یہ اعتراف کرنا تھا مگر اس وقت سے وہ خود اپنے کو اس کے اور بھی کم اہل سمجھنے

لگا" اخلاقی اختیار سے اس کے سامنے اور بھی زیادہ جھکنے لگا اور اپنی خوشی کی اور بھی قدر کرنے لگا جس کا مستحق وہ خود کو نہیں سمجھتا تھا۔

17

کھانے کے دوران میں اور اس کے بعد جو بات چیت ہوئی تھی اس نے ماحول کو بے تکلفانہ اور ادبی طور پر بدلتے ہوئے کلیسی الکساندر دوچ اپنے اکیلے کمرے میں واپس آ گئے اور یہ الکساندر دوچ سے جو کچھ معاف کر دینے کے بارے میں کہا تھا اس پر انہیں جھینپ ہٹ سی ہوئی۔ جیسا کہ عموماً اخلاق خود اپنے معاملے پر کرنا بہت ہی مشکل سوال تھا جس سے بارے میں اتنی آسانی سے بات کرنا ممکن تھا اور کلیسی الکساندر دوچ بہت پہلے ہی اس سوال کو حل میں طے کر چکے تھے جبھی وہ نہیں ہوئی تھیں ان میں یہ تو قف اور تیکھے تردد کلیسی کے اخلاق ان کو سب سے زیادہ پسند تھے "بہت ہی قابل تعریف بات ہے" دل سے سراہا اور بار دیا۔ "صاف ظاہر تھا کہ بھی کا یہی خیال تھا مگر اخلاق کی بنا پر کسی نے یہ کہا نہیں۔

"بہرحال یہ معاملہ طے ہو گیا اور اس سے بارے میں اب کچھ نہیں سوچنا" کلیسی الکساندر دوچ نے دل میں کہا اور صرف آئندہ زندگی اور معاشرے کے بارے میں سوچنے لگے وہ اپنے کمرے میں پہنچے اور ہوٹل کا نوکر وہاں انہیں پہنچانے آیا تھا اس سے انہوں نے پوچھا کہ اس قافلہ نگار کہاں ہے اس نے بتایا کہ خدمتگار ابھی نہیں چلا گیا ہے۔ کلیسی الکساندر دوچ نے اس سے چائے لانے کو کہا اور بیٹھ کر انہوں نے قدوم کی ریاضی کا نیا باب شروع کیا اور سفر کی روداد لکھنے لگے۔

"دو تار آئے ہیں" ان کے اپنے خدمتگار نے واپس آ کر کہا۔ "میں نے کہا میں معافی چاہتا ہوں جناب والا میں نے ان کو پھاڑ ڈالا تھا۔"

کلیسی الکساندر دوچ نے سر ہلا دیئے تھے اور ان کی مرقومہ ریاضی پر تار کے بارے میں تھا کہ استر بھوف کا تقرر اسی عہدے پر کر دیا گیا ہے جس کے طلبگار وہ تھے انہوں نے تار پھینک دیا اپنے سر کو جھٹک دیا اور وہ پھر سے ہو کر کرنے میں لگ گئے۔ "کوس ایوسٹ پر ریاضی کے استاد" (11) انہوں نے کہا "کوس" سے ان کا مطلب ان لوگوں سے تھا جنہوں نے یہ تقرر کیا تھا۔ کلیسی اس بات پر جھینپ ہٹ میں تھی کہ یہ عہدہ کلیسی کیلئے ملا کہ صاف ظاہر تھا کہ ان لوگوں نے تقرر کیا بلکہ کلیسی اس بات پر حیرت تھی اور بالکل اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ ان لوگوں نے کیسے یہ دیکھا کہ باقی تقرر کے وہ استر بھوف اس جگہ سے لئے سب سے کم موزوں ہے کیسے ان لوگوں نے یہ دیکھا کہ یہ تقرر کر کے وہ اپنے آپ کو "سب پر بلیغ (2) اور ہوا کرو ہے ہیں ہا"

"اسی طرح کی بولی اور بات ہو گی" انہوں نے اپنے آپ سے تلخی کے ساتھ کہا اور پھر اپنے کام میں لگ گئے تار بھیجنے والے کا نام "ٹا" پیل پنسل سے لکھا ہوا پہلا لفظ تھا جس پر ان کی نظر پڑی۔ "میں ضروری ہوں۔ درخواست کرتی ہوں فوراً حاضر ہو جائیے۔ سفارش کے ساتھ سکون سے ہوں گی" انہوں نے پڑھا۔ وہ حقارت سے مسکرائے اور انہوں نے تار کو پھینک دیا اس بات میں تو کوئی شک ہی نہ تھا کہ یہ فریب تھا اور جالا کی جیسا کہ انہیں اولین لمحوں میں لگا تھا

"کوئی ایسا فریب ہو ہی نہیں جس سے وہ دوچار ہو جائے بچ ہونے والا ہو گا۔ ہو سکتا ہے ریل کی پٹاری

ہو لیکن اس کا مقصد کیا ہے؟ بچے کو جاز بنانا' مجھ کو پھنسانا اور طلاق میں مشکلیں ڈالنا" انہوں نے سوچا "لیکن اس میں کچھ کہا گیا کہ... ضروری ہوں" انہوں نے دور کو پکڑے پڑھا اور پھر دیکھا اس میں کیا گیا تھا اس کے برادر است معلوم ہو گیا کہ "اور اگر بچ ہے تو؟" انہوں نے دل میں کہا۔ "اگر یہ بچ ہے کہ تکلیف دہ موت سے قریب ہونے سے وقت وہ بچوں سے بچتا رہی ہوں اور میں اسے قریب سمجھ کر جانے سے انکار کروں گا ہو یہ صرف یہ لکھ دی ہوگی اور سب مجھے برا سمجھے کے بلکہ یہ میری جاب سے بے وفائی بھی ہوگی۔"

"بچ" اچھی کو روکنا ہوگا۔ میں پیٹرس برگ جاؤں گا" انہوں نے فیصلہ کیا۔

ا لیکسی الکساندروویچ نے طے کیا کہ وہ پیٹرس برگ جائیں گے اور بیوی سے ملیں گے۔ اگر ان کی بیماری قریب ہوئی تو وہ چپ رہیں گے اور چلے آئیں گے۔ اگر وہ بچ تیار ہیں' مرنے والی ہیں اور مرنے سے پہلے ان سے ملنا چاہتی ہیں تو وہ انہیں معاف کر دیں گے جس طریقہ وہ ان کے بیٹے تک پہنچ گئے اور اگر بستر مرگ سے پہلے تو آپ آخری فرض ادا کر دیں گے۔

سارے راستے انہوں نے پھر اس کے بارے میں نہیں سوچا کہ انہیں کیا کرنا ہے۔

ریل کے ڈبے میں رات بسر کرنے کی تھکن' رگندگی کے احساس کے ساتھ پیٹرس برگ کے صبح سویرے کے سفر میں' لیکسی الکساندروویچ تھی میں سمجھ نہ سکی پر اپنے سامنے دیکھتے ہوئے یہ سوچے بغیر ہی چلے جا رہے تھے کہ ان کا سابقہ کس چیز سے پڑے گا وہ اس کے بارے میں سوچ ہی نہ سکتے تھے اس لئے کہ وہ اب تصور کرتے تھے اور کیا ہو گا آپ ہیں سے اس مطرح سے انفعال نہ کر سکتے تھے کہ آنا کی موت اور اس کی صورت حال کی ساری شرمناکیوں کو اور دے گی ساری نظروں کے سامنے سے اہل رول والوں کی آنکھیں' بند دانیں رات سے گاڑی ان کے ٹھہرانے کی صفائی کرتے ہوئے رہاں گزرتے رہے اور ان سب کو وہ دیکھتے رہے اس خیال کو وہ سے کی کوشش میں کہ ان کے سامنے کیا آنے والا ہے اور کس چیز کی توقع کرنے کی وہ مصلحت نہیں کر سکتے پھر بھی توقع رکھتے ہیں۔

وہ ایلی کی سائی سے پاس پہنچ گئے صدر دروازے کے پاس ایک کرائے کی گاڑی اور ایک نجی کمزی تھی جس کا کوچوان اس سے ہو رہا تھا۔ پیش ان میں' ظل ہوتے ہوئے لیکسی الکساندروویچ سے جیسے اپنے دماغ کے ایک دروازے سے اپنے فیصلے کو بلا اور اس سے تصدیق کی وہاں یہ درج تھا "اگر قریب ہے تو تکلیف سے بھری ہوئی عاقبت کی اور اور' چلے جاؤ۔ گر بچ ہے تو سیدھے اور شائستگی کے مطابق عمل کرو۔"

لیکسی الکساندروویچ کے محل سے پہلے ہی' وہاں نے دروازہ کھولا دیا۔ دربان پتروف جسے عام طور سے کیسنجی کہا جاتا تھا' اسے حیاتے میں' کالی سے الجبرا اور سلیم پہنے ہوئے بہت ہی عجیب لگ رہا تھا۔

"کل کیسی ہیں؟"

"کل بے حد بہتر، بچلی ہو گئی"

لیکسی الکساندروویچ رک گئے وہاں کا چہرہ پیلا پڑ گیا اب صاف طور سے ان کی سمجھ میں آ گیا کہ وہ کتنی شدت سے آنا کی موت کے خواہاں تھے۔

"اور طبیعت کیسی ہے؟"

کورنیلی صبح کا اخبار اپنی بانہ تلے میز پوش سے دبوچتا ہوا گیا

"بہت خراب ہے" اس نے جواب دیا "کل ڈاکٹروں کی میٹنگ ہوئی تھی اس وقت بھی ڈاکٹر یہاں۔"

"میرا سامان اتار لاؤ" لیکسی الکساندروویچ نے کہا اور اس خبر سے قدرے مطمئن ہو کر کہ ابھی بہرحال موت کی امید ہے' وہ پیش ایوان میں چلے گئے۔

ڈنگر سے ایک فوجی اور کوٹ نکل رہا تھا۔ لیکسی الکساندروویچ نے اسے دیکھا اور پوچھا

"کون آیا ہے؟"

"ڈاکٹر بیرائی اور کلوست ووشکی۔"

لیکسی الکساندروویچ اندر کے کمروں میں گئے۔

ڈرائنگ روم میں کوئی بھی نہیں تھا۔ ان کے قدموں کی چاپ سن کر آنا کے کمرے سے دائی نکل جو کاسنی لیتوں والی فراک پہنے ہوئے تھی۔

وہ لیکسی الکساندروویچ کے پاس آئی اور موت سے قریب والے اپنے پن اور بے تکلفی کے ساتھ ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں ہونے کے کمرے میں لے گئی۔

"شکر ہے خدا کا کہ آپ پہنچ گئے صرف آپ کے بارے میں پوچھتی ہیں" آپ ہی کے بارے میں" اس نے کہا۔

"پرنس ویا جادی سے" سونے کے کمرے سے ڈاکٹر کی تھکا دینے والی آواز آئی۔

لیکسی الکساندروویچ آنا کے کمرے میں آگے ان کی بہن کے پاس ایک نیچی کرسی کی پشت سے کندھا ٹکائے پلنگ کے پاس روشنی بیٹھا تھا۔ ڈاکٹر کی آواز سن کر وہ اچھل پڑا اور چہرے پر سے ہاتھ ہٹاتے ہی اس نے لیکسی الکساندروویچ کو دیکھا۔ آنا کے شوہر کو دیکھ کر وہ اس قدر بوکھلا گیا کہ پھر سے بیٹھ گیا اور اس نے سر اور کندھے اس طرح جھکا لئے جیسے کہیں چھپ جانا چاہتا ہو لیکن پھر اس نے اپنے اوپر جبر کیا اور کھڑے ہو کر کہا:

"وہ مر رہی ہیں۔ ڈاکٹروں نے کہہ دیا ہے کہ کوئی امید نہیں۔ میں بالکل آپ کے اختیار میں ہوں لیکن مجھے یہاں رہنے کی اجازت دے دیجئے... بہرحال میں آپ کے اختیار میں ہوں میں تو..."

لیکسی الکساندروویچ نے روشنی کے آنسو دیکھے تو انہیں اسی روحانی خلفشار کا احساس ہوا جو ان میں دوسرے لوگوں کی تکلیف دیکھ کر ہوتا تھا۔ انہوں نے منہ موڑ لیا اور اس کی پوری بات سنے بغیر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ سونے کے کمرے سے آنا کی آواز آ رہی تھی جو کچھ کہہ رہی تھیں۔ ان کی آواز پر سرعت اور جیالی تھی اور لہجے میں غیر معمولی قطعیت تھی۔ لیکسی الکساندروویچ سونے کے کمرے میں داخل ہو گئے اور پلنگ کے پاس گئے۔ وہ انہیں کی طرف منہ کئے لیٹی ہوئی تھیں ان کے گالوں پر سرخی ابھری ہوئی تھی آنکھیں چمک رہی تھیں' چھوٹے چھوٹے سفید ہاتھ کرتی کی آستین سے باہر نکلے ہوئے تھے اور کمبل کے کونے کو مروڑے جا رہے تھے جیسے کھیل رہے ہوں۔ لگ رہا تھا کہ وہ نہ صرف یہ کہ تندرست ہیں بلکہ بہترین روحانی طاقت میں ہیں وہ جلدی جلدی گونج دار آواز میں اور غیر معمولی طور پر صحیح اور پر جذبات لہجے میں بول رہی تھیں:

"اس لئے کہ لیکسی میں لیکسی الکساندروویچ کو بات کر رہی ہوں کتنی عجیب بات ہے' نظر بھی کتنی بھیانک ہے کہ دونوں کا نام لیکسی ہے ہے نہ؟" لیکسی مجھ سے انکار نہ کرتے۔ میں بھوں حالی' وہ

معاف کر دیتے۔ فضل وہ کہیں نہیں رب ہیں' وہ ٹھیک ہیں' وہ جو نہیں جانتے کہ وہ کتنے ٹھیک ہیں۔ اف! میرے خدا ایسا کرب ہے' مجھے جلدی سے بلا لیجئے۔ جلدی! آہ' یہ تو اس کے لئے 'میری بیٹی کے لئے مشکل ہو گا! اچھا عجیب ہے' اچھا سنئے۔ سنا آپ نے۔ مجھے بلا لیجئے۔ اچھا میں راضی ہوں' بلکہ یہ بہتر ہے۔ وہ آئیں گے تو اسے دیکھ کر اسپین برا مانے گا۔ اسے دے دیجئے۔"

"آنٹا ارکاڈینا" وہ آ گئے۔ یہ رہے!" رائی نے ان کی توجہ الیکسی الکساندروچ کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"اف کیسی حماقت ہے!" آنٹا نے شوہر کو دیکھے بغیر اپنی بات جاری رکھی۔ "ہاں اسے بھیج دیجئے' میری بچی کو دیکھ لیجئے اور وہ ابھی آئے نہیں۔ آپ لوگ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ معاف نہیں کریں گے کہ انہیں جانے نہیں کسی نے' کہیں نہیں جانا صرف میں نے' اور میرے لئے بھی کتنی مشکل ہو گی۔ ان کی آنکھوں کو جانا ضروری ہے۔ سروژا کی آنکھیں بھی ویسی ہی ہیں اور اسی لئے میں انہیں دیکھ نہیں سکتی۔ سروژا کو کھا گیا' کھا گیا میں جانتی ہوں' اگر سب لوگ ہوں جائیں گے' وہ ہوتے تو۔ بھیج دیجئے۔ سروژا کو کہ وہ اپنے کمرے میں لے جائے اور مار پیٹنے سے کہنا چاہئے کہ اس کے کمرے میں ہوئے۔"

اچانک وہ خاموش ہو گئیں' چپ ہو گئیں اور ڈرائنگ روم میں توقع کر رہی ہوں کہ کوئی انہیں مارنے والا ہو' پیٹنے والا ہو' اور وہ ہاتھ اٹھائے ہوئے ہوں۔ ہاتھ اٹھائے ہوئے سامنے کرتے۔ انہوں نے شوہر کو دیکھا۔

"نہیں نہیں" وہ بولیں۔ "میں ان سے نہیں ڈرتی' میں موت سے ڈرتی ہوں۔ الیکسی الوچ آؤ۔ مجھے جلدی اس کے لئے بہت کم وقت رہ گیا ہے' زیادہ وقت نہیں رہتا ہے۔ ابھی تار شروع ہو جائے گا اور پھر میں کچھ نہ کہہ پاؤں گی۔ اب میں سمجھتی ہوں اور سب سمجھتی ہوں میں سب دیکھتی ہوں۔"

الیکسی الکساندروچ کے تیوری چڑھے ہوئے چہرے پر تکلیف کے آثار نمودار ہو گئے۔ انہوں نے آنٹا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور بچے سنبھالنے کی طرح اسے ہلانے لگے۔ گیا ان کا نچلا ہونٹ کپکپایا لیکن وہ اپنے کرداں کی سے خلاف جدوجہد کرتے رہے۔ وہ رس کبھی کبھی آنٹا کی طرف دیکھ لیتے تھے۔ اور ہر بار جب وہ ان پر نظر ڈالتے تھے وہ آنٹا کی آنکھوں کو دیکھتے ہوں اور اتنے پیار اور اتنی پر مسرت شفقت سے دیکھ رہی تھیں جتنی انہوں نے ان آنکھوں میں کبھی نہ دیکھی تھی۔

"فضل' تم نہیں جانتے۔ تم نہیں جانتے۔" وہ رس کہیں جیسے اپنے خیالات کو بکھا کر رہی ہوں۔

"ہاں" انہوں نے سننا شروع کیا "ہاں ہاں' میں یہ کہنا چاہتی تھی مجھ پر غصب مت کرو۔ میں بالکل ہی ہوں۔ لیکن مجھ میں ایک اور عورت ہے' جس سے میں ڈرتی ہوں۔ اس نے اس سے محبت کی تھی اور میں تم سے نفرت کرنا چاہتی تھی اور میں اس کو۔ صول تکی ہو میں پہلے تھی وہ میں نہیں ہوں۔ اب میں 'اصلی ہوں' پوری طرح میں۔ اب مر رہی ہوں میں جانتی ہوں کہ مر جاؤں گی' ان سے پوچھ لو۔ میں تو اس وقت بھی محسوس کر رہی ہوں۔ تابوت سے ہاتھوں پر' ہاتھوں پر' انگلیوں پر' انگلیاں کیسی ہو گئی ہیں' اتنی بڑی بڑی' لیکن یہ جلد ہی ختم ہو جائے گا۔ مجھے صرف تھک چکی ہوں۔ تم مجھے معاف کر دو۔ میں بہت ذلیل ہوں' بس مجھ سے میری علالی نے بتایا تھا' وہ جو تھیلے والی جنٹ کے بارے میں' کیا نام تھا ان کا؟ ان کی حالت بہتر تھی۔ وہ میں روم جاؤں گی وہاں جانے سے قبل میں کسی کو پریشان نہ کروں گی' اس سروژا کو لے جاؤں گی دریچی کو۔ نہیں تم معاف نہیں کر سکتے' میں جانتی ہوں' اسے معاف کرنا ناممکن ہے' اسپین' نہیں' عادم

بہت اچھے ہو!" وہ اپنے ایک پتلے ہوئے ہاتھ سے الیکسی الکساندروچ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھیں اور دوسرے سے انہیں ہوا جھل رہی تھیں۔

الیکسی الکساندروچ کا روحانی خلفشار برابر بڑھتا گیا اور اب وہ اس درجے تک پہنچ گیا تھا کہ انہوں نے اس کے خلاف جدوجہد کرنا ترک کر دیا تھا۔ اچانک انہوں نے محسوس کیا کہ جس چیز کو وہ روحانی خلفشار سمجھ رہے تھے وہ اس کے برعکس روح کی ایک بابرکت حالت تھی جس نے انہیں ایک بیا سکھ دیا تھا' ایسا جیسا انہوں نے پہلے کبھی نہ جانا تھا۔ انہوں نے یہ نہیں سوچا کہ وہ عیسائی اصول جس پر وہ ساری زندگی عمل کرنا چاہتے تھے انہیں اپنے دشمنوں کو معاف کر دینے اور ان سے محبت کرنے کی تلقین کرتا تھا۔ بلکہ دشمن سے محبت اور اس کو معاف کرنے کے پر مسرت احساس سے ان کی روح لبریز تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل ہو گئے اور آنٹا کے ہاتھ کے قلم میں' جو جیکٹ کے اندر سے آگ کی طرح انہیں جھلسائے دے رہا تھا' سر رکھ کر بچے کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ آنٹا نے ان کے گچھے ہوتے ہوئے سر کو پہنچا لیا' ان سے قریب کھسک آئیں اور سرگوشانہ لہجے کے ساتھ اپنی آنکھیں اوپر کو اٹھائیں۔

"یہ ہیں وہ' میں جانتی تھی' اب سب لوگوں کو الوداع' الوداع اور وہ لوگ پھر آ گئے' جانے کیوں نہیں وہ لوگ؟ آخر میرے اوپر ہے ہی کیا مقدور والا؟"

آنٹا نے ان کے ہاتھ' اٹھائے اور احتیاط سے انہیں تکیے پر رکھ دیا اور کندھے تک انہیں ڈھک دیا۔ وہ بڑی تابعداری سے پیٹ بند کئے اور چمکتی ہوئی آنکھوں سے اپنے سامنے گھورنے لگیں۔

"بس ایک بات باقی رہ گئی کہ مجھے صرف معافی کی ضرورت تھی اور کچھ نہیں' اس سے زیادہ میں کچھ نہیں چاہتی۔ آخر وہ آ کیوں نہیں؟" انہوں نے دروازے میں کھڑے ہوئے روسکی کی طرف مڑ کر کے کہا۔ "ادھر آؤ' آؤ' ان سے ہاتھ ملاؤ۔"

روسکی پلنگ کے پاس تک آیا اور انہیں دیکھ کر اس نے پھر اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

"منہ کھولو' ان کی طرف دیکھو۔ وہ دونوں جیسے ہیں" آنٹا نے کہا۔ "ہاں ہاں کھولو' منہ کھولو!" انہوں نے غصے سے کہا۔ "الیکسی الکساندروچ میں کانوں میں انہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔"

الیکسی الکساندروچ نے روسکی کے ہاتھ پکڑ کر اس کے منہ پر سے ہٹا دیئے۔ اس کی صورت' گھاور شرم کے آثار کی وجہ سے' اور اس پر لعنتیاں تھے' بھیانک لگ رہی تھی۔

"ان کے ہاتھ میں ہاتھ دو' اسے معاف کر دو۔"

الیکسی الکساندروچ نے روسکی سے ہاتھ ملایا اور آنسوؤں کو ضبط کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی جو ان کی آنکھوں سے بہے جا رہے تھے۔

"شکر ہے خدا کا شکر ہے خدا کا" آنٹا نے کہا۔ "اب سب تیاری ہو چکی۔ اس دراز ہاتھوں پھیلا دیجئے ایسے۔ ہاں یہ بہت اچھا ہے۔ یہ پھول کس قدر جدا گانہ سے لائے گئے ہیں' بنفشے کے پھول تو بالکل لگتے ہی نہیں ہیں۔" انہوں نے دیوار کی گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اف میرے خدا! میرے خدا! کب یہ ختم ہو گا؟ مجھے سو رفین دے دیجئے۔ آکزا! مجھے سو رفین دے دیجئے۔ میرے خدا' میرے خدا!"

اور وہ مسلسل تڑپنے لگیں۔

ڈاکٹر نے اور دوسرے ڈاکٹروں نے کہا کہ یہ رنگی کا بخار ہے جو سو میں ننانوے صورت میں موت پر ختم ہوتا ہے۔ سارے دن بخار' سرسامی کیفیت اور بے ہوشی رہی۔ آدھی رات کے قریب مریضہ بالکل بے حس پڑی تھیں اور نبض تقریباً ڈوب چکی تھی۔

لوگوں کو توقع تھی کہ کسی بھی لمحے خاتمہ ہو جائے گا۔

ورونسکی اپنے گھر چلا گیا لیکن صبح کو بہرحال معلوم کرنے آیا اور الکسی الکساندرووچ نے اس سے پیش ایوان میں مل کر کہا:

"ممکن ہے' ہو سکتا ہے وہ یہ چاہیں آپ کے بارے میں" اور وہ خود ورونسکی کو لے کر بیوی کے کمرے میں گئے

صبح کے قریب بخار سے ہذیان' جہالاپن' تیز تیز سوچنا اور بات کرنا شروع ہوا اور آخر میں بخار سے بے ہوشی طاری ہو گئی۔ تیسرے دن بھی یہی حال رہا اور ڈاکٹر نے کہا کہ اب بچنے کی کچھ امید ہے۔ اس دن الکسی الکساندرووچ آنا کے کمرے میں آئے جہاں ورونسکی بیٹھا تھا اور دروازہ بھیڑ کر اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

"اے الکسی الکساندرووچ" ورونسکی نے یہ محسوس کر کے کہ صاف صاف بات کرنے کا وقت آ گیا ہے' کہنا شروع کیا" میں کچھ نہیں کہہ سکتا' کچھ سمجھ سکتا ہوں۔ اللہ پر رحم کیجئے' آپ کے لئے چاہے کتنا ہی تکلیف دہ کیوں نہ ہو یقین کیجئے' میرے لئے اور بھی بھیانک ہے۔"

وہ اٹھنا چاہتا تھا لیکن الکسی الکساندرووچ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"میں درخواست کرتا ہوں کہ میری بات سن لیجئے۔ یہ ضروری ہے۔ میرے لئے ضروری ہے کہ میں اپنے احساسات کو آپ پر واضح کر دوں' ان کو جن کے تحت میں نے عمل کیا ہے اور کروں گا' تاکہ میرے سلسلے میں آپ کو غلط فہمی نہ ہو۔ آپ جانتے ہیں کہ میں نے طلاق کا فیصلہ کر لیا تھا بلکہ اس کی کارروائی شروع بھی کر دی تھی۔ میں یہ بات آپ سے چھپاؤں گا نہیں کہ کارروائی شروع کرتے وقت میں بے یقینی کی حالت میں تھا' صحیح الدماغ میں تھا۔ میں آپ کے سامنے اعتراف کرتا ہوں کہ آپ سے اور ان سے انتظام لینے کی خواہش نے مجھے اکسایا' جب مجھے تار ملا تو انہیں احساسات کے ساتھ میں یہاں آیا۔ میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہوں گا کہ میں ان کی موت کا خواہاں تھا۔ لیکن۔" وہ چپ ہو گئے اور پھر سے سوچنے لگے کہ ورونسکی کے سامنے اپنے جذبات کو بے نقاب کریں یا۔ کریں"۔ لیکن میں نے انہیں دیکھا اور معاف کر دیا۔ اور معاف کرنے کی خوشی نے مجھ پر میری ذمہ داری کا انکشاف کیا۔ میں نے پوری طرح معاف کر دیا۔ میں اپنا سر اگال بھی سامنے کر دینا چاہتا ہوں' جب میرا گلا ان کے ہاتھ میں ہو تو میں یہی چاہتا ہوں اور خدا سے صرف یہ دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھ کو معاف کر دینے کی خوشی سے محروم۔ لرزے" ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور ان کی روشن و پرسکون نظر نے ورونسکی کو حیران کر دیا۔ "یہ ہے میری صورت حال۔ آپ مجھے بھیجیں روند سکتے ہیں' دنیا بھر کے لئے مجھے مضحکہ خیز بنا سکتے ہیں' میں انہیں نہیں چھوڑوں گا اور آپ سے کبھی ملامت کا ایک حرف بھی نہ کہوں گا۔" انہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "میری ذمہ داری میرے نزدیک بالکل صاف ہے۔ مجھے ان کے ساتھ رہنا چاہئے اور میں رہوں گا۔ اگر وہ آپ سے ملنا چاہیں گی تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا لیکن ابھی میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے لئے چلا جانا ہی اچھا ہے۔"

وہ طرح ہو گئے اور سسکیوں سے ان کی بات منقطع ہو گئی۔ ورونسکی بھی کھڑا ہو گیا اور سیدھے ہوتے

سے پہلے' جب وہ جھکا ہی ہوا تھا' بھی اس نے بھنوؤں کے نیچے سے آنکھ اٹھا کر انہیں دیکھا۔ وہ سکتے میں تھا۔ الکسی الکساندرووچ کے جذبات کو وہ سمجھ تو نہ سکا تھا لیکن محسوس کر رہا تھا کہ دنیا کے بارے میں ان کے رویہ نظر میں کوئی بلند چیز بلکہ اس کی سرحد سے باہر کی چیز تھی۔

۱۸

الکسی الکساندرووچ کے ساتھ اپنی بات چیت کے بعد ورونسکی باہر آیا اور کار مشین خانہ ان کے مکان کی برساتی میں رک گیا اور بڑی توشش کر کے یاد کرنے لگا کہ وہ کہاں ہے اور اسے کہاں جانا ہے۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے شرم دلائی گئی ہے' اس کی توہین کی گئی ہے' وہ قصوروار ہے اور اسے اپنی توہین کرنے' ہونے کے امکان سے بھی محروم کر دیا گیا ہے۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے اس اگر پر سے دھکیل دیا گیا ہے جس پر وہ بھی تک اتنے فخر اور اتنی آسانی سے چلا جا رہا تھا۔ اس کی زندگی کے سارے اطمینانات جو اتنی تیکھی لگ رہی تھیں وہ سب' جانک بھولی اور نا قابل عمل لگنے لگیں۔ شہوت' انا اور پروائی کا اظہار شہر' جو ابھی تک ایک قابل رحم ہستی کی حیثیت رکھتا تھا' جو اس کی خوشی کے راستے میں ایک اتفاقی اور کسی قدر مضحکہ انگیز رکاوٹ تھا' اس نے اچانک خود اسموں سے بھاری اور اٹل چٹان پر پہنچا دیا جس کی بلندی سر چکرا دینے کی متقاضی تھی اور یہ شہر اس بلندی پر بے حیثیت معلوم ہوا۔ وہ کار نہ مضحکہ خیز' بلکہ نیک' سیدھا اور بہت ہی عزت دار ورونسکی اس بات کو محسوس کئے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ دوں اچانک اول بدل گئے تھے۔ ورونسکی نے شہوت پرستی اور اپنی پستی کو' اس کی اچھائی اور اپنے حصول کو محسوس کیا۔ اس نے محسوس کیا کہ شہوت پرستی اور اپنی پستی کو' اس کی اچھائی اور اپنے حصول کو محسوس کیا۔ اس نے محسوس کیا کہ شہوت ہے' رنگ تم میں بھی بہت دن رہا تھا اور وہ خود اپنی فریب دہی کی وجہ سے پست اور حقیر تھا۔ لیکن اس شخص کے مقابل اپنی پستی کا یہ علم' جس کو وہ ناقابل طور پر حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا' اس کے رنج کا صرف ایک چھوٹا سا حصہ تھا۔ وہ اب خود کو ناقابل بیان حد تک دکھی اس لئے محسوس کرتا تھا کہ آنا کے لئے اس کا جنون' جو اسے لگتا تھا کہ پچھلے دنوں سرد پڑ گیا تھا' اب جب وہ جانتا تھا کہ ان کو ہمیشہ کے لئے کھو دینا تو پہلے سے زیادہ شدید ہو گیا تھا۔ ان کی بیماری کے دنوں میں اس نے ان کو پوری طرح دیکھا تھا' ان کی روح کو جانا تھا اور اسے لگتا تھا کہ اس نے اب تک کبھی ان سے محبت کی ہی نہیں اور اب جب اس نے ان کو جانا اور ان سے اس طرح محبت کی جس طرح کرنی چاہئے تھی تو وہ انہیں ہمیشہ کے لئے کھو دینے والا ہو گیا اور انہیں ہمیشہ کے لئے کھو دینا اور اس کے بارے میں بس ایک شرمساری کی یاد ان سے دل میں رہ جائے گی۔ سب سے بھیانک اس کی وہ مضحکہ انگیز' شرمناک حالت تھی جب الکسی الکساندرووچ سے اس کے شرمندہ چہرے پر سے اس کے ہاتھ ہٹائے تھے۔ کار مشین کے مکان کی برساتی میں وہ کسی گم کردہ راہ شخص کی طرح بھٹکا تھا اور اس کو کچھ نہیں معلوم تھا کہ کیا کرنا چاہئے۔

دربان نے پوچھا "کیا گاڑی بلاؤں آپ کے لئے؟"

"ہاں گاڑی۔"

بے در پے تین راتیں جاگتے رہنے کے بعد ورونسکی جب گھر والیں آیا تو کپڑے بدلے بغیر ہی صوفے پر لیٹ گیا اور اس نے ہاتھ پیچھے لے جا کر سرہانے پر رکھ لیا۔ اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔ اس کے بدن میں مسہری راتیں یادیں اور انتہائی عجیب و غریب حالات میں معمولی تیزی اور وضاحت کے ساتھ ایک کے بعد ایک آتے رہے کبھی اسے ڈاکٹر کا سر جھکائے مریضہ کے لئے اندر سلتے وقت چہرے سے دیوار کیا تھا کبھی دائی سے مدد مانگنا

آ... کمی فرش پہ بیٹھ کے پا... کلیسی، الکساندر روچ کی عجیب سی حالت آنکھوں میں پھر جاگی

"سو جانا ہے' سب کچھ کھوں جانا ہے" اس نے اپنے آپ سے ایک تند رست شخص کے اس پر سکون یقین کے ساتھ سوچا' اگر وہ تھک گیا ہے اور سونا چاہتا ہے تو ضرور ایسا ہو بھی جائے گا۔ اور درحقیقت اسی لمحے اس کے ہاتھ میں پکڑی گئی روٹی وہ سب کچھ کھوں جانے کے لمحہ میں گرنے لگا۔ اس کے سر پر رسی کی طرف سے دھکا ہو جانے کے سبب روٹی ہوا میں اڑتی آنے لگی تھیں کہ اچانک جیسے جیل کے داروغہ جیکب نے اسے جھپٹ لیا ہو' اس طرح پوری طاقت سے اس کا پورا جسم سونے کی کھاٹوں پر اچھل گیا اور وہ اپنے ہاتھوں کو نیلے رنگلوں کے بل الٹ سیدھا... اس کی آنکھیں پوری کھلی ہوئی تھیں جیسے وہ کبھی سو ہی نہ ہو۔ ایک لمحہ پہلے اس سے جو سرشاری پن اور ہاتھ پاؤں کی ڈھیل محسوس کی تھی وہ اچانک غائب ہو گئی۔

"آپ مجھے کیوں دھوکہ دے رہے ہیں" اسے الکسی الکساندر روچ کے الفاظ سنائی دیے اور انہیں اس نے اپنی آنکھوں کے سامنے بیٹھا اور آہستہ آہستہ بیٹھتا ہوا لال چہرہ اور چمکتی ہوئی آنکھیں دیکھیں جو شفقت اور محبت کے ساتھ اسے نہیں ملا... الکسی الکساندر روچ اور کچھ کہہ رہی تھیں۔ اور اس نے اپنا اس وقت کا جیسا کہ اسے لگا' انتہائی اور مضحکہ خیز سوال پوچھا۔ اب الکسی الکساندر روچ نے اس کے جواب سے اس کے ہاتھ بٹانے تھے۔ اس نے پھر اس پہیلا لئے اور پہلے کی طرح سونے پر پڑ کر آنکھیں بند کر لیں۔

"سو جانا ہے اسو جانا ہے" اس نے اپنے آپ سے بار بار کہا' لیکن بند آنکھوں سے وہ آنا کی صورت کو اس طرح اور بھی صاف دیکھ رہا تھا جس طرح وہ کچھ روز سے پہلے والی بار گار شام کو تھی۔

"یہ اب کیسی روشنی ہے' کیا وہ سے اپنی بیوی سے ملنا چاہتی ہیں۔ لیکن میں اس کے لئے وہ کیسے ہو سکتا ہوں' کس طرح ہم میں ملاپ ہو' اس طرح ہم میں ملاپ ہو؟" اس نے اونچی آواز میں کہا اور لاشعوری طور پر اس لفظوں کو دہرانے لگا۔ لفظوں نے اس کے دماغ کی تنہائیوں اور پاتالوں کے کنوارے پن کو توڑ دیا تھا' اس سے دماغ میں ہجوم سے ہو گئے تھے لیکن یہ بھاپ رہا تھا اور بہت تک اس کے تحلیل کو قابو میں رکھ سکا۔ پھر یہ معمولی تیزی کے ساتھ ایک کے بعد ایک بھرتی لفظوں کی یادیں ابھرنے لگیں اور ان کے ساتھ ہی بھوکی پیاسی تڑپ بھی۔ "نا... ناں' آدارے کہا" ہاتھ ہٹاؤ۔" اس نے ہاتھ ہٹا دیے اور اپنے چہرے کے شرمسار اور احمقانہ تاثرات کو محسوس کیا۔

وہ سونے کی کوشش میں بار بار ناکام ہو رہا تھا۔ اسے محسوس کر رہا تھا کہ نیند آنے کی اب کوئی امید نہیں ہے۔ اور اسی وقت وہ کسی سے متعلق اخلاقی الفاظ کو دہرا رہا تھا اور اس طرح کی مثالوں کو رد کرنے کی خواہش کر رہا تھا... اس کے دماغ میں عجیب سی بے چینی جیسی سرگوشی میں ان لفظوں کو بار بار دہرانے کی "آدار... تقدیر... تقدیر کا فیصلہ... تقدیر کا فیصلہ" کا فیصلہ کیا جا سکتا۔"

"یہ کیا ہے؟ میں پاگل ہو جا رہا ہوں" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "ہو سکتا ہے۔ کس وجہ سے لوگ پاگل ہو جاتے ہیں... کس وجہ سے لوگ خودکشی کر لیتے ہیں؟" خود اپنے آپ کو جواب دیا اور آنکھیں کھول کر حیرت سے اپنے سر کے اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔ اس نے بچپن میں اس کی بھائی نے اسے کاڑھا تھا۔ اس نے بچپنے کے قصے کو کھینچا اور وہ اس کے بارے میں یاد کرنے کی کوشش کی کہ پچھلی بار اس سے کب ملا تھا۔ لیکن ادھر ادھر کی کسی بات کے بارے میں سوچنے سے اور بہت ہوتی تھی۔ "کیسی" سوچا جائے" اس نے بچپنے کو اپنے پاس کیا اور اس پر رکھا یا لیکن آنکھیں بند کر لیں۔ نیند سے کوشش کی جا رہی تھی' وہ اچھل پڑا اور بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے دل میں کہا "میرے لئے تو یہ خاتمہ ہے' اب یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ کیا کیا جائے' کیا بچا ہے؟" اس کے خیالات نے آنا سے اس کی محبت کے علاوہ تیزی سے اس کی زندگی کا جائزہ لیا۔

"جادو اکرام پیسہ؟ میرے طوطا کہاں ہے؟ دربار؟" کسی چیز پر بھی وہ ٹھہر سکا۔ ان سب میں پہلے تو معنی تھے لیکن اب کچھ نہیں رہ گئے تھے۔ وہ صوفے سے اٹھا' اس نے جیکٹ اتار' اپنی کھولی اور آزادانہ سانس لینے کے لئے بالوں بھرا سینہ کھول لیا۔ وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔ "ایسے لوگ پاگل ہو جاتے ہیں" اس نے دہرایا "اور ایسے ہی خود کو گولی مار لیتے ہیں... تاکہ شرمندگی نہ ہو" اس نے رک کر اضافہ کیا۔

وہ دروازے کے پاس گیا اور اسے بند کر دیا اور پھر یک لخت دیکھتے ہوئے اور دانتوں کو بھینچ کر وہ میز کے پاس گیا۔ اس نے ریوالور اٹھایا' اس کو دیکھا اور میگزین کو نکال کر کارتوس کو جیب میں کر دیا۔ اور یہ سوچتا رہا۔ کوئی دو منٹ تک سر آگے کو جھکائے' چہرے پر تناؤ بھرے خیالات کے آثار سمیت وہ ہاتھ میں ریوالور لئے ساکت کھڑا رہا اور سوچتا رہا۔ "ظاہر ہے" اس نے اپنے آپ سے کہا جیسے خیالات کی منطقی طویل اور واضح روش نے اسے ناقابل تنقید نتیجے پر پہنچا دیا ہو۔ درحقیقت یہ "ظاہر ہے" "ہاں اس کے لئے قابل کن تھا' محض یادوں اور تصورات کے بالکل اسی دائرے کی تکرار کا نتیجہ تھا جس میں وہ اس گھنٹے کی مدت میں' سینکڑوں بار چکر کاٹ چکا تھا۔ اس خوشی کی وادیں بھی دی تھیں جو ہمیشہ کے لئے کھو جانی چاہئی تھی' زندگی میں آئندہ ہو کچھ ہونے والا تھا اس کے بے معنی ہونے کے تصورات بھی دی تھے' اپنی تذلیل اور تحقیر کا الم بھی دی تھا۔ اور ان تصورات اور احساسات کا تکرار بھی دی تھا۔

"ظاہر ہے" اس نے پھر اس وقت کہا جب تیسری بار اس کے خیالات پھر اداسی اور تصورات کے اسی جادوئی دائرے کے اندر جا پہنچے اور ریوالور کو پیچھے کے بائیں حصے پر رکھ کر اور سارے ہاتھ سے زور سے بھینچ کر پھٹے اسے اپنی مٹھی سے کس کر پکڑ رہا ہو' اس نے کہی دہرایا۔ اس نے گولی چلنے کی آواز نہیں سنی لیکن سینے پر ایک زوردار دھکے نے اس کی ٹانگوں کو ڈگمگا دیا۔ اس نے میز کی بت کاٹنی چاہی' ریوالور گرا دیا' لڑکھڑایا اور حیرت سے اپنے چاروں طرف دیکھتا ہوا زمین پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے کمرے کو نہیں پہچانا' اس لئے کہ وہ بچپنے سے اپنی میز کی سرمارنگ کی آنکھوں کو' روشنی کاغذ کی توڑی کو اور شیر کی کھال کو دیکھ رہا تھا۔ دارالنگ روم میں خدمتگار کے تیز خیز چلنے سے جوتوں کے پرانے کی آواز سن کر وہ ہوش میں آیا۔ اس نے دماغ پر زور دے کر سوچا اور اس کی سمجھ میں آیا کہ وہ فرش پر ہے' اور شیر کی کھال پر اور اپنے ہاتھ پر خون دیکھ کر اس کی سمجھ میں آیا کہ اس نے خود کو گولی ماری تھی

"یہ تو ٹھیک کیا" وہ بڑبڑایا اور ہاتھ سے ٹٹول کر ریوالور کو اٹھانے کی کوشش کی۔ ریوالور اس کے بالکل پاس ہی تھا اور وہ ہاتھ بڑھا کر آگے بڑھ رہا تھا۔ اسی تلاش میں اس نے ہاتھ زیادہ بڑھا دیا اور ایک طرف کو بہت جھک گیا اور اتنی طاقت نہ ہونے کی وجہ سے کہ توازن قائم رکھ سکے وہ گر پڑا اور خون دوروں میں بہنے لگا۔

کل چھوٹے دالان خدمتگار' جو اپنے جاں بچانے والوں سے جانے کتنی بار اپنے اعصاب کمزور ہونے کی شکایت کر چکا تھا' فرش پڑے ہوئے مالک کو دیکھ کر انتظار کیا کہ انہیں ویسے ہی اسی طرح خون بہتا چھوڑ کر کسی کو مدد کے لئے بلانے جائے۔ ایک گھنٹے بعد دستک کی بھاں دی دیں' انہیں اور جو تھیں پڑا کر موجود تھے جن کے لئے ان سے ہر طرف... ں دی دیں اور ایک ساتھ ہی آ پہنچے تھے' ان کی مدد سے دروازے کو بستر پر لٹا

موت کے علاوہ جو ان کی روح کی رہنمائی کرتی تھی' ایک دوسری' بھی بڑی' اتنی یا اس سے بھی زیادہ با اختیار قوت تھی جو اس کی زندگی کی رہنمائی کرتی تھی اور یہ کہ یہ قوت انہیں وہ چین اور سکون نہیں دے گی جس کے وہ خواہاں تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ سب لوگ انہیں سوالیہ حیرت کے ساتھ دیکھتے تھے مگر لوگ انہیں سمجھتے نہیں تھے اور ان سے کسی چیز کی توقع کرتے تھے۔ خاص طور سے انہوں نے بیوی کے ساتھ اپنے رشتے کی ناپائیداری اور اس کے خیر قدرتی ہونے کو محسوس کیا۔

جب وہ بری گزر گئی جو ان میں قریب المرگ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی تو لکسیس الکساندر وویچ نے دیکھا کہ انسان سے ڈرتی تھیں' ان کو بوجھ کی طرح سمجھتی تھیں اور ان سے اکتاتی تھیں۔ وہ جیسے کچھ کہنا چاہتی تھیں اور ان سے کہے بغیر نہ رہ سکتی تھیں اور وہ بھی یہ محسوس کرتے کہ ان کا رشتہ اسی طرح چلتا تھا جس طرح وہ سکتا تھا' ان سے کسی چیز کی توقع کرتی تھیں۔

فروری کے آخر میں ایسا ہوا کہ آتشبازی اور ایوبلی جس کا نام بھی آتشبازی رکھا گیا تھا' ایجاد ہوگئی۔ لکسیس الکساندر وویچ صبح کو بچوں والے کمرے میں گئے تھے اور پوچھ گچھ کرنے کے بعد انہوں نے الٹزوبلا سے کئے آدمی بھیجا۔ وہ سودا لے کر چلے گئے۔ اپنا کام ختم کرنے کے بعد وہ تین بجے کے بعد گھر واپس آئے۔ پیش ہال میں داخل ہوتے ہی انہوں نے قلی اور ردی پہنے ہوئے بچے کی کھال کا بارہ اوڑھے ایک خوش شکل صد بگا کو ہاتھ میں امریکی کتے کی رسی اور کھال کا سفید بے آستین اوورکوٹ لئے ہوئے دیکھا۔

"کون آیا ہے؟" لکسیس الکساندر وویچ نے پوچھا۔

"یہ لکسیس الیگزینڈروویچ کا تار ہے" صد بگا نے کہا اور مسکرا دیا۔

اس سارے کٹھن دنوں میں لکسیس الکساندر وویچ نے یہ دیکھا تھا کہ معاشرے میں ان کی جان پہچان کے لوگوں خاص طور سے عورتوں کو ان سے اور ان کی بیوی سے کچھ خاص دلچسپی ہو گئی تھی۔ جان پہچان کے اس سارے لوگوں میں انہوں نے بڑی مشکل سے پہچانا جانے والا کچھ خوشی سے دیکھا' وہی خوشی جو انہوں نے بیل کی آنکھوں میں اور اس وقت صد بگا کی آنکھوں میں دیکھی۔ سب لوگوں کو جیسے بڑی مسرت تھی جیسے یہی شادی کر رہی ہو۔ لوگ جب ان سے ملتے تو ان سے بس اور اسی ذاتی دلچسپی خوشی کے ساتھ آتشبازی کے بارے میں پوچھتے۔

لکسیس الکساندر وویچ کو یہ سب تو برداشت کرنا ہی ہوگا' ان سے واسطہ پڑنے کی وجہ سے بھی اور اس وجہ سے بھی ناگوار ہوتی کہ وہ ایسے بھی انہیں پسند نہیں کرتے تھے۔ اور وہ سیدھے بچوں والے کمرے میں چلے گئے بچوں کے پہنچے کرنے میں سرو ڈالیں بیٹھے کے بل بیٹھا ہوا اور پاؤں کرسی پر رکھے بولی تصویر بنا رہا تھا اور خوش خوش اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا۔ آتشبازی کے رسالے میں مرلیسی کو رس کی جگہ جو تصویر کورس میں آگئی تھی وہ سرو ڈا کے پاس ہی بیٹھی ہوئی بنائی کر رہی تھی۔ اس نے جلدی سے اٹھ کر تعظیم دی اور سرو ڈا کو ہاتھ دے کر خیر مقدم کیا۔

لکسیس الکساندر وویچ نے بیٹے کے سر پر ہاتھ پھیرا' بیوی کی صحت کے بارے میں کورس کے سوال کا جواب دیا اور پوچھا کہ ڈاکٹر نے شتی (13) کے بارے میں کیا کہا۔

"ڈاکٹر نے کہا کہ کوئی خطرناک بات نہیں ہے اور ٹہلنے کا مشورہ دیا ہے جناب"

اور اس کی بچھا کے لئے دیوی بن گئیں

19

لکسیس الکساندر وویچ سے جو یہ غلطی ہوئی تھی کہ اپنی بیوی سے ملنے کی تیاری کرتے ہوئے انہوں نے اس اتفاق کا مذاق اڑایا تھا کہ ان کا پچھتاوا ختم ہو گا اور وہ انہیں معاف کر دیں گے اور وہ مر نہیں گی نہ یہ غلطی دیکھ کر ان کے واپس آنے سے دو ہفتے بعد پوری شدت کے ساتھ ان کے آگے آئی۔ لیکن انہوں نے یہ غلطی کی تھی وہ صرف اسی وجہ سے ہوئی تھی کہ انہوں نے اس اتفاق کا اندازہ نہیں لگایا تھا کہ اس وجہ سے بھی کہ وہ اس قریب الرگ بیوی سے ملاقات ہونے سے پہلے تک اپنے دل کو بھی نہ جانتے تھے۔ پیاری بیوی کے بستر کے پاس زندگی میں پہلی بار انہوں نے درد مندانہ رحم کے اس جذبے کو اپنے اوپر غالب آجانے دیا جو ان کے دل میں دوسرے لوگوں کی تکلیف دیکھ کر پیدا ہوا تھا اور جس سے وہ پہلے شرم آتی تھی کہ یہ ایک کمزوری ہے اور بیوی کے سے رحم سے اس بات پر پچھتاوے نے کہ وہ ان کی موت کے خواہاں تھے اور سب سے بڑھ کر معاف کر دینے کی خوشی نے یہ کیا کہ اچانک انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنے کو یقین دلایا کہ میں کسی کی نظر میں ایسا درجہ حاصل کروں بھی حاصل ہوا جو انہوں نے پہلے کبھی نہ چاہا تھا۔ اچانک انہوں نے محسوس کیا کہ جو اس سے دلچسپی لیتا تھا وہی اس کی روحانی خوشی کا سرچشمہ بن گیا اور جب وہ دعا کیا کرتے تھے' ملامت کرتے تھے اور طنز کرتے تھے تو جو چیز انہیں بالکل معلوم ہوتی تھی وہی' جب انہوں نے معاف کر دیا اور محبت کرنے لگے تو بیحد بھی سادی اور بالکل صاف ہو گئی۔

انہوں نے بیوی کو معاف کر دیا اور اس کی تکلیف اور پچھتاوے کی وجہ سے ان پر ترس آیا۔ انہوں نے اور دشمنی کو معاف کر دیا اور اس پر انہیں ترس آیا' خاص طور سے اس کے بعد جب انہوں نے اس کی ناامیدی کی حرکت کی جو کہ انہیں اپنے بیٹے پر بھی پہلے سے زیادہ ترس آیا اور اب انہوں نے خود کو اس بات پر ملامت کی کہ انہوں نے اس کی طرف بہت کم توجہ کی تھی۔ لیکن نورامیدی کے لئے ان کے دل میں ایک خاص جذبہ تھا جو صرف ترس ہی کا نہیں بلکہ شفقت کا تھا۔ شروع میں تو انہوں نے صرف رحم کے جذبے کے تحت اس نورانیہ بچی کی طرف توجہ کی تھی جو ان کی بچی نہ تھی اور جسے ماں کی بیماری کے دنوں میں ایک طرف ڈال دیا گیا تھا اور اگر انہوں نے اس کی فکر نہ کی ہوتی تو غالباً مر ہی گئی ہوتی۔ انہیں خود یہ احساس نہ ہوا کہ وہ اس بچی سے کتنا پیار کرنے لگے تھے۔ دونوں میں کئی بچوں والے کمرے میں جاتے اور وہاں دیر تک بیٹھے رہتے۔ چنانچہ انکا اور کھلائی پہلے تو ان کے سامنے ڈرا جھجکتی تھیں لیکن بالآخر ان کی موجودگی سے مانوس ہو گئیں۔ کبھی کبھی آدھ گھنٹے بھر وہ سوتی ہوئی بچی کی دھڑکتی سی سرخ زرد میں بھری چوڑیوں چڑھی صورت کو چپ چاپ دیکھتے رہتے اور اس کی پیشانی پر بکھرے ہوئے بالوں پر اور پھر سے پھولے ہوئے گدیدار ہاتھوں پر جن میں بند مٹھیوں والے ہاتھوں کو دیکھتے رہتے جن سے وہ اپنی آنکھیں اور ناک ملتی۔ ایسے لمحوں میں لکسیس الکساندر وویچ خاص طور سے خود کو پرسکون اور اپنے آپ سے راضی اور خوش محسوس کرتے اور اپنی صورت حال میں کوئی بات خلاف نظر نہ آتی کوئی ایسی بات نظر نہ آتی جسے بدلنے کی ضرورت ہو۔

لیکن جیسے جیسے وقت گزر تا گیا ویسے ویسے زیادہ صاف وہ یہ دیکھنے لگے کہ اب یہ صورت حال ان کے لئے جواب کتنی ہی قدرتی کیوں نہ ہو لوگ انہیں اس میں نہ رہنے دیں گے۔ وہ محسوس کرنے لگے کہ باہر کتنے دوستانہ

"لیکن وہ تو بہت ہی تکلیف میں ہے۔" کنیسی الکساندروویچ نے پاس والے کمرے سے بچی کی چیخیں سن کر کہا۔

"میں سمجھتی ہوں کہ انا ٹھیک نہیں ہے جناب۔" گورنس نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔

"کس وجہ سے آپ کو یہ خیال ہوا؟" انہوں نے رک کر پوچھا۔

"جناب! یہی فادر تھامس بھی یہاں موجود تھا۔ اپنے فارغ وقت میں انا اور ربیکا کو پڑھاتا تھا۔ انا کے دورے کی وجہ نہیں تھا جناب۔"

کنیسی الکساندروویچ سے کچھ کہا اور پھر بیکفٹ لڑکے کے بعد دوسرے کمرے میں چلے گئے بچی ناک کی سیدھ میں اپنی ہوئی سر پیچھے کو ڈالے ہوئے لیٹی تھی اور اس کی بھری چھاتی کو منہ میں لینا چاہتی تھی جو اسے نہیں مل رہی تھی۔ چپ ہو رہی تھی اور اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہوئی اسے سلائے ہوئے تھی۔

"کچھ بھی نہیں ہوا ہے۔" کنیسی الکساندروویچ نے کہا۔

"مست ہے نہیں ہو رہی ہے۔" خلائی نے سرگوشی میں جواب دیا۔

"اس ایڈریس میں کہ ہو سکتا ہے۔" انہوں نے کہا۔

"میں بھی یہی ہوں۔" الکساندروویچ

"بچہ آپ سے کیا بولتی تھی؟"

"اس منہ سے کچھ نہیں بولتی تھی۔" خلائی نے کچھ ناراضگی سے کہا۔

خلائی کی بات ٹھیک تھی۔ اس سے اس کے بعد کنیسی الکساندروویچ کو اپنی صورت حال کی طرف اشارہ نظر آیا۔

بچی اور زور سے چیخی اور حاضر رک بھینچے لگی۔ خلائی ہاتھ صاف کر اس کے پاس گئی اور بچی کو انگوٹھے ہاتھ سے لے کر اسے خلل خلل کرانے لگی۔

"ڈاکٹر سے کہنا چاہئے کہ انا کو دیکھے۔" کنیسی الکساندروویچ نے کہا۔

بچے میں تندرست اور جیلی انا کو دیکھ کر اسے خیال آیا کہ بچہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی اور بڑی بڑی چھاتیوں کو حقارت سے مسکرائی کہ کس سے وہ حقارت سے پرشک کیا جا رہا ہے۔ اس کی مسکراہٹ میں بھی کنیسی الکساندروویچ کو نگاہ کر ان کی صورت حال پر ہنسا جا رہا ہے۔

"قسمت بچی!" خلائی نے بچی کو سلاتے ہوئے کہا اور اسے لئے خلل رہی۔

کنیسی الکساندروویچ کی بچہ گئے اور خاموشی سے اس کے ساتھ خلل رہی خلائی کو دیکھتے رہے۔

بچی آخر چپ ہو گئی اور سب سے گہری پلکنڑی میں سلا دیا گیا اور خلائی بقیہ ٹھیک کر کے اس کے پاس سے ہٹ گئی تو کنیسی الکساندروویچ اٹھے ہوئے اور بڑی مشکل سے بچوں کے بل چل کر بچی کے پاس آئے اور کچھ دیر تک اس کے سوئے ہوئے چہرے پر بچی کی نظر سے بچی کو دیکھتے رہے لیکن اچانک ان کے چہرے پر مسکراہٹ آ گئی جس سے ان کے ماتھے کی جلد اور سر کے بال ہل گئے اور وہ اسی طرح خاموشی سے کمرے سے چلے گئے۔

خلائی نے کمرے میں کنیسی الکساندروویچ کو خلل رہتے ہوئے دیکھا تو اس کو حکم دیا کہ ڈاکٹر کو بلانے کے لئے پھر سے گاڑی بھیجا جائے۔ اس بات سے جھنجلا گئی کہ وہ اس بیماری بچی کی فکر نہیں رکھتی تھیں

دراں پر جھنجلاہٹ کی اس حالت میں وہ ان کے پاس جانا نہیں چاہتے تھے اور وہ پرنس بیٹسی سے بھی ملنا نہیں چاہتے تھے لیکن ہو سکتا تھا بیوی کو تعجب ہو کہ وہ اپنے حکموں کے مطابق ان کے پاس آئے نہیں کیوں اس لئے اپنے اوپر جبر کر کے وہ سوئے کے کمرے میں چلے گئے۔ نرم قالین پر چل کر وہ بالکل دروازے تک آ گئے تو انہوں نے غیر ارادی طور پر وہ بات سن لی جسے سننا نہ چاہتے تھے۔

"اگر وہ پہلے نہ جا رہے ہوتے تو میں آپ کو انکار سمجھ لیتی اور ان کا بھی لیکن آپ سے شوہر کو اس سے بلانے تو ہونا چاہئے۔" بیٹسی نے کہا۔

"میں شوہر کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے نہیں چاہتی۔ یہ بات ہے۔ سمجھے۔" کنیسی بھائی کہ میں ہوا۔

"لیکن یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ اس شخص سے رخصت ہونا چاہتی ہوں جس نے آپ کی خاطر اپنے کو قربان کر دیا۔"

"یہی لئے تو میں نہیں چاہتی۔"

کنیسی الکساندروویچ چہرے پر اڑتے ہوئے اور قصور وار ہونے کے تاثر سے ساتھ ٹھہر گئے اور انہوں نے چاہا کہ چپ چاپ واپس چلے جائیں لیکن پھر یہ سوچ کر کہ وہ طاب تعجب بات ہو گی اور اس سے اور استفسار کرتے ہوئے سونے کے کمرے کی طرف چلے۔ اور یں آئی بند ہو گئیں اور وہ اندر سے میں گئے

آنا سرمئی ڈریسنگ گاؤن پہنے ایک چیئر پر بیٹھی تھیں۔ ان کے جاودال پھوٹے ہوئے تھے اور ان کے گھنے سر گھنے بال برش کی طرح اڑ رہے تھے۔ ہمیشہ کی طرح شوہر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر ناگواری کی تاب ہو گیا۔ انہوں نے سر جھکایا اور بے چینی سے کسی کی طرف دیکھنے لگیں۔ کسی چیز پر تیں فیشن کی اشاعت کے مطابق ایسی ٹوپی پہنے تھیں جو کہیں ان کے سر کے اس طرح تھی تھی جیسے بہت سے اون شیڈ ہو اور نا نقشی رنگ کا لباس پہنے جس کی سلوٹیں جگہ جگہ ایک طرف کو آتی تھیں اور سامنے پر دوسری طرف کو آتا سینہ اس کی اپنی بلند قامت اور سیدھے تنے تھی تھیں۔ انہوں نے سر جھکا کر خلائی کو اس کی مسکراہٹ سے کنیسی الکساندروویچ کا خیر مقدم کیا۔

"آنا!" انہوں نے کہا جیسے ہمیشہ تعجب ہوا ہو۔ "مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ گھر پر ہیں۔ آپ تو کہیں خلائی ہی نہیں دیتے اور جب سے ناتاشا بچی ہی تب سے میں نے آپ کو بالکل نہیں دیکھا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ سے تھی فکر مندی دکھائی ہے۔ آپ تو خیر سے اکثر شوہر ہیں!" انہوں نے مسکرا کر اور شعلہ نیز نداز میں کہا جیسے انہوں نے اپنی بیوی کے ساتھ جیسا برتاؤ کیا تھا اس کے لئے اسی انداز سے ایسی معذرت کی ہو۔

کنیسی الکساندروویچ نے سرد مہری سے تعظیم کی اور بیوی کے ہاتھ کو بوسہ دے کر ان کی طبیعت کا حال پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے بہتر ہوں۔" آنا نے ان سے آنکھ چراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن آپ کے چہرے پر تو بخار جیسی رنگت ہے۔" انہوں نے کہا اور "بخار جیسی" پر زور دیا۔

"ہم لوگوں سے باتیں مت کیجئے۔" بیٹسی نے کہا۔ "میں سمجھتی ہوں کہ میری جانب سے یہ خود ہی تھی اس لئے اب میں جاتی ہوں۔"

وہ کھڑی ہو گئیں لیکن "آنا نے اچانک سرخ ہوتے ہوئے جلدی سے ان کا ہاتھ پکڑ لیا

"نہیں ابھی نہیں پلیز' معافی کر کے مجھے آپ سے کہنا ہے۔ نہیں' آپ سے" وہ" لیسی الکساندرووچ سے مخاطب ہوئیں اور رنگ ان کی گردن اور پیشانی پر بھی دوڑ گیا "میں آپ سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتی اور چھپا سکتی بھی نہیں۔"

لیسی الکساندرووچ نے انگلیاں بھینچ لیں اور سر جھکا لیا۔

"بیٹی نے بتایا کہ کاؤنٹس رودسکی ہمارے ہاں آنا چاہتے ہیں تاکہ اپنے ناشتہ جانے سے پہلے رخصت ہو لیں" انہوں نے شوہر کی طرف دیکھا اور صاف ظاہر تھا کہ وہ جلدی جلدی سب کچھ کہہ دینا چاہتی تھیں تاکہ پھر ان سے نہ کہنا پڑے "میں نے کہہ دیا ہے کہ میں ان سے نہیں مل سکتی۔"

"آپ سے میری دوست یہ کہ اس طرح کا رویہ اختیار کرنا لیسی الکساندرووچ پر ہو گا" بیٹی نے اس کو صحیح کیا

"نہیں نہیں میں ان سے نہیں مل سکتی اس سے کوئی حاصل بھی نہیں۔" وہ اچانک رک گئیں اور انہوں نے پریشان نظروں سے شوہر کی طرف دیکھا وہ ان کی طرف نہیں دیکھ رہے تھے) "مختصر یہ کہ میں نہیں جانتی..."

لیسی الکساندرووچ نے سوچتے اور چاہتے تھے کہ "آنا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیں

پہلی دفعہ میں انہوں نے بائیں ہاتھ سے ہم اور بڑی بڑی جھریوں والی رگوں والے ہاتھ سے پکڑا ہوا تھا انہیں پکڑا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا

میں اس اقدام سے آپ کا شکر گزار ہوں لیسی..." انہوں نے لکھے ہوئے انداز میں صحیح جملے ساتھ ساتھ محسوس کرتے ہوئے صاف اور "آپ" سماں اور صداقت سے بھرے ہوئے تھے یہ بات ان کے ذہن میں بالکل واضح تھی کہ ان کے لیے اس وقت کیا چیز اہم تھی اور کیا نہیں اس وقت ان کی ساری طور طاقت اس بات میں لگی ہوئی تھی کہ وہ اپنی روحانی زندگی کی رہنمائی کریں اور اس میں مخل ہونے والی ہر چیز کو ختم کر دیں وہ خود کو اپنے احساس محبت و سخاوت کے سپرد کر دیں انہوں نے پرنس تورسکایا کو دیکھا اور رک گئے۔

"اچھا تو صبح میری جان" لیسی سے کہتے ہوئے کہا انہوں نے آنا کو پیار کیا اور چل دیں

لیسی الکساندرووچ انہیں رخصت کرنے گئے۔

"لیسی الکساندرووچ میں جانتی ہوں کہ آپ کی بہت خاص آدمی ہیں" بیٹی نے پھولے ہوئے رنگ میں کہا اور ان سے خاص طور سے دروازے پر ایک بار اور ہاتھ ملاتے ہوئے کہا "میں سمجھتی ہوں کہ آپ نے میں اتنی محبت اور آپ کا احترام کرتی ہوں کہ میں مشورہ دینے کی جرأت کر رہی ہوں اس سے قبل لیسی عرفت کا پیکر ہے اور وہ ناشتے جا رہا ہے۔"

"پرنس آپ کی بہت مشورے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن اس سوال کو کہ میری جان کس طرح حل ہو میں خود حل کریں گی۔"

انہوں نے اپنی عادت کے مطابق بھویں چڑھا کر وقار کے ساتھ کہا لیکن فوراً ہی خیال ہوا کہ الفاظ چاہے کچھ بھی ہوں ان کی صورت حال میں وقار ہو ہی نہیں سکتا۔ اور یہ انہوں نے اس خفیف کی ہوئی مسکراہٹ میں بھی دیکھ لیا جس سے بیٹی نے ان کی بات کے بعد انہیں دیکھا تھا۔

20

لیسی الکساندرووچ نے ہال میں تقریب کر کے بیٹی کو رخصت کیا اور بیوی کے کمرے کی طرف چلے۔ وہ بیٹھ گئی تھیں لیکن ان کے قدموں کی چاپ سن کر جلدی سے پہلے والے انداز میں بیٹھ گئیں اور باری باری نظروں سے انہیں دیکھنے لگیں۔ انہوں نے دیکھا کہ وہ رو رہی ہیں۔

"تم نے مجھ پر بڑا احسان کیا اس کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں" انہوں نے مختصراً روسی زبان میں وہی جملہ دوہرایا جو بیٹی کی موجودگی میں فرانسیسی میں کہا تھا اور آنا کے پاس ہی بیٹھ گئے۔ جب وہ روسی میں بات کرتے تھے اور انہیں "تم" کہتے تھے تو اس "تم" سے آنا کو بیٹھ پیار ہوتی تھی۔ "اور تم نے جو فیصلہ کیا اس کے لئے بھی بہت شکر گزار ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اب جب وہ جا رہے ہیں تو کاؤنٹ رودسکی کو یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ بہرحال..."

"تو میں نے تو کہہ دیا' بار بار دہرانے کی کیا ضرورت ہے؟" اچانک آنا نے ان کی بات جھنجلاہٹ کے ساتھ کاٹ دی جسے وہ ضبط نہ کر سکی تھیں انہوں نے سوچا "کوئی بھی ضرورت نہیں اس شخص کو اس عورت سے رخصت ہونے کی جس سے وہ محبت کرتا ہے' جس کے لئے وہ مرمٹنا اور خود کو ہلاک کر دینا چاہتا تھا اور جو اس کے بغیر رہ نہیں سکتی کوئی ضرورت نہیں!" انہوں نے اپنے ہاتھ کھینچ لئے اور اپنی چبھتی ہوئی آنکھیں جھکا کر شوہر کے موٹی پھولی ہوئی رگوں والے ہاتھوں کو دیکھنے لگیں جو دھیرے دھیرے ایک دوسرے کو مل رہے تھے۔

"اس کے بارے میں کبھی بات نہیں کریں گے" انہوں نے سکون کے ساتھ اعادہ کیا

"میں نے اس سوال کا فیصلہ کرنا تمہارے اوپر چھوڑ دیا اور مجھے یہ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ..." لیسی الکساندرووچ نے کہنا شروع کیا تھا۔

"کہ میری خواہش آپ کی خواہش سے مطابقت رکھتی ہے" آنا نے جلدی سے جملہ پورا کر دیا انہیں اس بات سے جھنجلاہٹ ہو رہی تھی کہ وہ اتنے دھیرے دھیرے بات کرتے ہیں جب کہ وہ پہلے ہی سے جانتی ہوتی ہیں کہ وہ کیا کہیں گے۔

"ہاں" انہوں نے تائید کی "اور پرنس تورسکایا نے انتہائی مشکل گھڑی سامنے میں بالکل بجا طور پر کی خاص طور سے صد..."

"جو کچھ ان کے بارے میں کہا جاتا ہے اور اس کا میں بالکل یقین نہیں کرتی" آنا نے تیزی سے کہا "میں جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے سچا دل سے پیار کرتی ہیں۔"

لیسی الکساندرووچ نے لمبی سانس بھری اور چپ ہو گئے وہ بڑی تشویش کے عالم میں ڈریسنگ گاؤن کے بٹن سے کھیل رہی تھیں اور انہیں ان کے لئے جسمانی تکلیف اس انتہائی تاسف کے ساتھ دیکھ رہی تھیں جس پر وہ خود کو ملامت کرتی تھیں لیکن جس کو دور نہ کر سکتی تھیں اس وقت وہ صرف ایک بات چاہتی تھیں۔ کہ ان کی گھناؤنی موجودگی سے انہیں نجات مل جائے۔

"میں نے ڈاکٹر کو بلوا بھیجا ہے" لیسی الکساندرووچ نے کہا۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں' مجھے ڈاکٹر کی کیا ضرورت ہے؟"

"نہیں' بلی بچی ہے اور کہتے ہیں کہ اتنا کے دودھ کم ہے۔"

"جب میں نے اس کے لئے منت کی تھی تو تم نے مجھے کیوں نہیں دودھ پلانے دیا؟ کوئی فرق نہیں پڑتا" (الیکسی الکساندرووچ سمجھ گئے کہ "کوئی فرق نہیں پڑتا" کے معنی کیا ہیں) "وہ تو بچی ہے اور اسے یہ لوگ سار دیں گے" انہوں نے کھنی بھوئی اور کہا کہ بلی کو ان کے پاس لایا جائے "میں نے کہا کہ مجھے دودھ پلانے دیا جائے تو مجھے اجازت نہیں دی اور اب بھی کوئی پرواہ کر رہے ہیں۔"

"میں نے برا نہیں کہا..."

"نہیں آپ کہہ رہے ہیں! اف میرے خدا! میں مر کیوں نہ گئی!" اور وہ سسکیاں لینے لگیں۔ "مجھے معاف کرو' میں جھنجھلائی ہوئی ہوں' میں غلط بات کہہ رہی ہوں" انہوں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ "اچھا تم جاؤ..."

الیکسی الکساندرووچ نے بیوی کے پاس سے جاتے ہوئے اپنے آپ سے فیصلہ کن انداز میں کہا "نہیں' یہ اس طرح نہیں رہ سکتا۔"

معاشرے کی نظروں میں ان کی صورت حال کا ممکن ہونا اور ان سے ان کی بیوی کی نفرت اور ناموم اس بھوندی پراسرار قوت کی طاقت' جو ان کی روحانی کیفیت کے بالکل برعکس' بدکلی میں ان کی رہنمائی کرتی تھی اور جو اپنی مرضی کی قبیل تھی' اور ان کی بیوی کے ساتھ اپنے تعلقات کو بدلنے کا مطالبہ کرتی تھی' کبھی انہیں اتنی صریحی اور واضح نہیں نظر آئی تھی جتنی آج نظر آئی۔ وہ صاف دیکھ رہے تھے کہ پراسماشتا اور بیوی ان سے کسی چیز کا مطالبہ کر رہے تھے لیکن کس چیز کا' یہ وہ نہیں سمجھ سکتے تھے۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ اس کی وجہ سے ان کے دل میں جسے آلہ پیدا ہوتا تھا اور ان کے سکون کو اور ایک کارنامہ انجام دینے کی خوشی کو برباد کئے دے رہا تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ آنا کے لئے بہتر یہی ہو کہ وہ دروازہ کی سے تعلقات منقطع کر لیں لیکن اگر وہ لوگ دیکھتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے تو وہ اس کے لئے بھی تیار تھے کہ ان تعلقات کے بحال ہونے کی اجازت دے دیں بس صرف یہ کہ بچوں کو ذلیل نہ کیا جائے' اسے ان سے محروم نہ کیا جائے اور ان کی اپنی صورت حال کو بدلا نہ جائے۔ چاہے یہ کتنا ہی برا کیوں نہ ہو' یہ بالکل قطع تعلق سے تو بہرحال بہتر ہو گا جس میں آنا کے لئے کوئی راہ چارہ نہ رہ جائے گی اور وہ خود ان ساری چیزوں سے محروم ہو جائیں گے جن سے محبت کرتے تھے۔ لیکن وہ خود کو بے بس محسوس کرتے تھے' وہ پہلے سے جانتے تھے کہ سب ان کے خلاف ہیں اور انہیں دوبدو کر دیا جائے گا جو انہیں اب اتنا قدرتی اور اچھا لگتا تھا بلکہ انہیں دو کرنے پر مجبور کیا جائے گا جو برا ہے لیکن ان لوگوں کو لازمی اور ضروری لگتا تھا۔

۲۱

ابھی جیشی ہال سے نکل بھی نہ پائی تھیں کہ ان سے دروازے ہی میں اسٹی پان ارکادیچ سے ملاقات ہو گئی جو ابھی ابھی ٹیلیسنف (14) کی دکان سے واپس آئے تھے جہاں تازہ کشور انجیلوں کی کھیپ آئی تھی۔

"آپ نفس آیا خود ملاقات ہوئی!" وہ بولے "اور میں آپ کے ہاں گیا تھا۔"

"مدت بھر کی ملاقات' اس لئے کہ میں جا رہی ہوں" جیشی نے مسکراتے اور دستانے پہنتے ہوئے کہا "پرنس' دستانے ابھی مت پہنئے' مجھے اپنے ہاتھوں کا بوسہ تو لے لینے دیجئے۔ میں پرانے دستوروں میں سے کسی کے بھرے رائج ہونے کے لئے اتنا شکر گزار نہیں ہوں جتنا ہاتھوں کو بوسہ دینے کا" انہوں نے جیشی کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔ "آنا سے ملاقات کب ہو گی؟"

"آپ اس کے مستحق نہیں ہیں" جیشی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں' میں بہت مستحق ہوں اس لئے کہ میں اب انتہائی سنجیدہ آدمی ہو گیا ہوں۔ میں۔ صرف یہ کہ اپنے بلکہ دوسروں کے گھریلو معاملات کو ٹھیک ٹھاک رکھتا ہوں" انہوں نے چہرے پر سختی جیسا تاثر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"ہائے' مجھے کتنی خوشی ہے!" جیشی نے ان کی بات کو اور اسٹی پان ارکادیچ کے بارے میں کہ وہ آنا کے بارے میں کہہ رہے ہیں' جواب دیا اور وہ لوگ دونوں ہال میں واپس آکر کوٹ پہننے میں کمرے ہو گئے "وہ تو انہیں مار ڈالیں گے" جیشی نے سنی خیز سرگوشی میں کہا "یہ تو ناممکن ہے' ناممکن۔"

"مجھے خوشی ہے کہ آپ بھی ایسا سمجھتی ہیں" اسٹی پان ارکادیچ نے سنجیدہ اور دردمند احساس صورت حال کا سر کو جھکتے ہوئے کہا "میں تو اسی کے لئے بیڑس برگ آیا ہوں۔"

"سارا اشراسی کی بات کر رہے ہیں" جیشی نے کہا۔ "یہ تو ناممکن صورت حال ہے۔ آنا گھلتی جا رہی ہیں' گھلتی جا رہی ہیں۔ وہ نہیں سمجھتے کہ آنا اس عورتوں میں سے ہیں جو اپنے جذبات کے ساتھ مذاق نہیں کر سکتیں دو میں سے ایک ضروری ہے -- یا تو وہ اسے لے جائیں یا قوت عمل کریں' یا پھر طلاق دے دیں لیکن یہ صورت حال تو آنا کو گھلا دے رہی ہے۔"

"ہاں' ہاں... بالکل یہی..." اسٹی پان ارکادیچ نے گہری سانس بھرتے ہوئے کہا "میں تو آیا ہی اسی لئے ہوں۔ میں خاص طور سے اس کے لئے نہیں... مجھے جیسے لین دین کا کام کیا ہے تو شکر ادا کرنے کے لئے آیا تھا۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ اس معاملے کو طے کرنا ہے۔"

"تو آپ کی مدد کرے!" جیشی نے کہا۔

پرنس جیشی کو پیش دالان تک پہنچا کر' ایلیسار اور جیشی کے ہاتھ کو دستانے کے اوپر' جہاں ان کی جلد تھی' بوسہ دے کر اور ان کو اور ہر ایک ایسی امید پھر سے ظاہر کر کہ جیشی کی کھچ میں ہیں۔ "تھا کہ انہیں یا ناراض ہوں' وہ اپنی بہن کے پاس چلے گئے اور دیکھا کہ وہ دروازے پر ہیں۔

اسٹی پان ارکادیچ کا دل تو خوشی سے لبریز تھا لیکن اس کے باوجود انہوں نے فوراً ہی بڑے قدرتی انداز میں وہ بھروسا' شاعرانہ اور پرجوش لہجہ اختیار کر لیا جو آنا کی مزاجی کیفیت سے مطابقت رکھتا تھا۔ انہوں نے پوچھا کہ طبیعت کیسی ہے اور صبح بھر انہوں نے کیا کیا

"بہت ہی بری حالت ہے۔ دن کو بھی' کل بھی ایسی ہی تھی اور کل رہے گی بھی ایسی ہی" آنا نے جواب دیا۔

"مجھے لگتا ہے کہ تم پر اداسی اور ناامیدی چھا جاتی ہے۔ خود کو جھنجھوڑنے کی ضرورت ہے' زندگی سے آنکھیں ملانے کی ضرورت ہے۔ میں جانتا ہوں کہ یہ مشکل ہے لیکن..."

"میں نے یہ سنا تھا کہ خود نیک مردوں سے ان کی برائیوں کی ماپ بھی محبت کرتی ہیں" آنا بیکھارگی ہوں پڑیں "لیکن میں ان کی نیکیوں کی بنا پر ان سے محبت کرتی ہوں۔ میں ان کے ساتھ نہیں رہ سکتی تم سمجھو اس بات کو کہ ان کو دیکھ کر مجھ پر جسمانی طور پر وہ عمل ہوتا ہے' میں اپنے سے باہر ہو جاتی ہوں۔ میں ان کے ساتھ

نہیں رہ سکتی' نہیں رہ سکتی۔ اب میں کیا کروں؟ میں رو بھی تھی اور میں سوچتی تھی کہ اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے ممکن ہے لیکن اب میں جس بھیانک حالت میں ہوں اس کا تو میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ تم یقین کرو گے بھلا کہ میں یہ جانتی ہوں کہ وہ نیک اور بہت ہی اچھے آدمی ہیں' کہ میں ان کے ناخن کے برابر بھی نہیں ہوں' پھر بھی میں ان سے نفرت کرتی ہوں۔ میں ان کی دریا دلی کی بنا پر ان سے نفرت کرتی ہوں۔ اور میرے لئے کچھ نہیں رہ جاتا سوائے اس کے کہ۔۔۔"

وہ کہنا چاہتی تھیں "کہ مر جاؤں" لیکن استی یان ارکاد تنگا نے انہیں نہیں کہنے دیا۔

"تم بیمار ہو اور جھنجلائی ہوئی ہو" انہوں نے کہا "تم میری بات مانو کہ تم بے انتہا سوچنے سے کام لے رہی ہو۔ اس میں ایسی بھیانک کوئی بات نہیں ہے۔"

اور استی یان ارکاد تنگا مسکرائے۔ استی یان ارکاد تنگا کی جگہ دوسرے کسی آدمی کو اگر ایسی بے عزتی سے سابقہ پڑتا تو وہ مسکرانے کی جرات نہ کرتا (مسکرانا بھی تو ایک طرح کا طنز ہوتا ہے) لیکن ان کی مسکراہٹ میں اتنی نیکدلی اور تقریباً معصومانہ شفقت تھی کہ اس سے توہین کا احساس نہ ہوتا بلکہ وہ تکلیف کو آسان بنا دیتی تھی اور تسکین پہنچاتی۔ ان کی پر سکون اور تسکین بخش باتیں اور مسکراہٹ روغن بادام کی طرح درد کو کم کرنے اور آرام پہنچانے کا عمل کرتی تھیں۔ اور آنا نے اور ہی اسے محسوس کیا۔

"نہیں استیو!" اس نے کہا "میں برباد ہو گئی' برباد ہو گئی! یہ تو بربادی سے بھی بدتر ہے! میں ابھی برباد نہیں ہوئی' یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ سب ختم ہو گیا۔ بلکہ اس کے برعکس میں محسوس کرتی ہوں کہ ابھی ختم نہیں ہوا' میں سارے کے سارے زیادہ تر ہوتے ہوئے تاریکی میں ہولناک رقص کر رہی ہوں۔ لیکن ابھی تو نہیں ختم ہوا۔۔۔ ختم ہونے بھیانک طریقے سے ہو گا۔"

"کوئی بات نہیں' میرے دلبر' تمہارے کارکو اکیلا کرنا ممکن ہے کوئی ایسی صورت حال ہوتی ہی نہیں جس سے نکلنے کی راہ نہ ہو۔"

"میں نے سوچا' اور بہت سوچا۔ صرف ایک۔۔۔"

وہ پھر رو پڑیں۔ ان کی ڈری ہوئی صورت سے سمجھ گئے کہ یہ کس واحد راہ چارہ کی بات کر رہی ہیں' وہ موت ہے اور انہوں نے آنا کو پھر بات پوری کرنے نہیں دی۔

"نہیں ابھی نہیں" انہوں نے کہا "مجھے معاف کرنا۔ تم اپنی صورت حال کو اس طرح نہیں دیکھ سکتیں جیسے میں دیکھتا ہوں۔ مجھے صاف صاف اپنی رائے کا اظہار کرنے دو" اور پھر وہ اپنے روغن بادام انداز میں مسکرائے "میں شروع سے شروع کرتا ہوں۔ تم نے ایک ایسے شخص سے شادی کی جو تم سے بیس سال بڑا ہے۔ تم نے شادی کی محبت کے بغیر یہ جانے بغیر کہ محبت کیا ہوتی ہے۔ سنا تھا ہو گا کہ یہ غلطی تھی۔"

"بھیانک غلطی۔" آنا نے کہا۔

"لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ یہ تکمیل شدہ حقیقت ہے۔ بعد کو تم نے 'یوں کہتے ہیں کہ' اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور شخص سے محبت کرنے کی بد سمجھی بھگتی۔ یہ بد سمجھی ہے لیکن یہ بھی تکمیل شدہ حقیقت ہے۔ اور تمہارے شوہر کو اس کا پتہ چل گیا اور اس نے اس بات کو معاف کر دیا" وہ ہر جملے کے بعد رک جاتے تھے اور آنا کے اعتراض کا انتظار کرتے تھے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ "ایسا ہی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تم بے شوہر کے ساتھ بدستور رہ سکتی ہو یا نہیں؟ تم یہ چاہتی ہو یا نہیں؟ وہ یہ چاہتے ہیں یا نہیں؟"

"میں کچھ نہیں جانتی' کچھ بھی نہیں جانتی۔"

"لیکن تم نے تو خود کہا کہ تم انہیں برداشت ہی نہیں کر سکتیں۔"

"نہیں میں نے نہیں کہا میں نے جو کہا وہ ایسا نہیں ہے۔ میں کچھ نہیں جانتی اور کچھ نہیں سمجھتی۔"

"ہاں لیکن مجھے کہنے دو کہ۔۔۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ میں کسی گھڈے میں سر کے بل گرتی جا رہی ہوں لیکن مجھے اپنے آپ کو بچانا نہیں چاہئے اور میں بچا سکتی بھی نہیں۔"

"کوئی بات نہیں ہم کسی نہ کسی چیز کا سہارا لیں گے اور تمہیں پکڑ لیں گے۔ میں تمہیں سمجھتا ہوں' سمجھتا ہوں کہ تم اپنے اوپر یہ ذمہ داری نہیں لے سکتیں کہ اپنی خواہش کا اپنے اعتماد کا اظہار کرو۔"

"میں کچھ نہیں چاہتی' کچھ بھی نہیں' صرف یہ کہ سب کچھ ختم ہو جائے۔"

"اور وہ تمہیں دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں۔ اور کیا تم واقعی یہ سمجھتی ہو کہ ان پر تم سے کم اس کا بوجھ ہے؟ تم اذیت جھیل رہی ہو' وہ اذیت جھیل رہے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے؟ جبکہ طلاق سارے مسئلے کو سلجھا سکتا ہے" استی یان ارکاد تنگا نے آخر کار بڑی کوشش کر کے اپنے خاص خیال کا اظہار کر ہی دیا اور سخت تیز انداز میں انہیں دیکھا۔

آنا نے کوئی جواب نہیں دیا اور انکار میں اپنے سر کے بالوں والا سر ہلا دیا۔ لیکن ان کا چہرہ ان کی پہلی والی خوبصورتی سے دمک اٹھا اور اس کے تاثر سے استی یان ارکاد تنگا نے دیکھا کہ آنا طلاق صرف اس لئے نہیں چاہتیں کہ یہ انہیں باعث خوف معلوم ہوتا ہے۔

"مجھے تم لوگوں پر بے حد ترس آتا ہے اور اگر میں اس گتھی کو سلجھا سکتا تو مجھے کتنی خوشی ہوتی!" استی ارکاد تنگا نے کہا اب زیادہ جرات سے مسکرا رہے تھے۔ "سنت کہ 'کچھ مت کہو' الفاظ خدا نے ہمیں بات کرنے کی طاقت دینے جیسے میں محسوس کرتا ہوں۔ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔"

آنا نے گہری سانس بھری' آنکھوں سے انہیں دیکھا اور کچھ نہیں بولیں۔

۲۲

استی یان ارکاد تنگا کسی حد تک اسی پر تقدس صورت کے ساتھ' جس طرح وہ اپنی مداحت میں کرسی صدارت پر بیٹھتے تھے' الیکسی الکساندرووچ کے کمرے میں داخل ہوئے۔ الیکسی الکساندرووچ ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے کمرے میں ٹہل رہے تھے اور اسی مسئلے پر سوچ رہے تھے جس کے بارے میں استی یان ارکاد تنگا ان کی بیوی سے باتیں کر رہے تھے۔

"میں گل تو نہیں ہوں گا؟" استی یان ارکاد تنگا نے اپنے سہولی کو دیکھتے ہی اچانک اپنی عادت کے خلاف کچھ بوکھلاہٹ سی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ اس بوکھلاہٹ کو چھپانے کے لئے انہوں نے اپنا سگریٹ کیس نکالا' جو انہوں نے حال ہی میں خریدا تھا اور جس کو کھولنے کا طریقہ بتایا تھا' اور اس کے پرزے کو سمجھتے ہوئے اس میں سے ایک سگریٹ نکالا۔

"نہیں۔ تمہیں کچھ چاہئے کیا؟" الیکسی الکساندرووچ نے بادل ناخواستہ جواب دیا۔

"ہاں' میں چاہتا تھا مجھے یہ ہاں' بات کرنی ہے" استی یان ارکاد تنگا نے اپنی عادت کے خلاف جھجک

نہیں رہ سکتی' نہیں رہ سکتی۔ اب میں کیا کروں؟ میں رو بھی تھی اور میں سوچتی تھی کہ اس سے زیادہ دکھی ہونا ناممکن ہے لیکن اب میں جس بھیانک حالت میں ہوں اس کا تو میں تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ تم یقین کرو گے بھلا کہ میں یہ جانتی ہوں کہ وہ نیک اور بہت ہی اچھے آدمی ہیں' کہ میں ان کے ناخن کے برابر بھی نہیں ہوں' پھر بھی میں ان سے نفرت کرتی ہوں۔ میں ان کی دریا دلی کی بنا پر ان سے نفرت کرتی ہوں۔ اور میرے لئے کچھ نہیں رہ جاتا سوائے اس کے کہ۔"

وہ کہنا چاہتی تھیں "کہ مر جاؤں" لیکن استی یان ارکاد تنگ نے انہیں نہیں کہنے دیا'

"تم بیمار ہو اور جھنجلائی ہوئی ہو" انہوں نے کہا "تم میری بات مانو کہ تم بے انتہا مبالغے سے کام لے رہی ہو۔ اس میں ایسی بھیانک کوئی بات نہیں ہے۔"

اور استی یان ارکاد تنگ مسکرائے۔ استی یان ارکاد تنگ کی جگہ دوسرے کسی آدمی کو اگر ایسی ناامیدی سے سابقہ پڑتا تو وہ مسکرانے کی جرات نہ کرتا (مسکراہٹ بھوت بن گئی) لیکن ان کی مسکراہٹ میں اتنی نیکدلی اور تقریباً معصومانہ شفقت تھی کہ اس سے توہین کا احساس نہ ہوتا بلکہ وہ تکلیف کو آسان بنا دیتی تھی اور تسکین پہنچاتی۔ ان کی پرسکون اور تسکین بخش باتیں اور مسکراہٹ روفن بادام کی طرح درد کو کم کرنے اور آرام پہنچانے کا عمل کرتی تھیں اور آنا نے فوراً ہی اسے محسوس کیا۔

"نہیں استیو!" انہوں نے کہا "میں برباد ہو گئی' برباد ہو گئی' یہ تو بربادی سے بھی بدتر ہے' میں ابھی برباد نہیں ہوئی' یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ سب ختم ہو گیا۔ بلکہ اس کے برعکس میں محسوس کرتی ہوں کہ ابھی ختم نہیں ہوا۔ میں سارے حد سے زیادہ تنے ہوئے تار کی طرح ہوں جو ٹوٹ کر رہے گا۔ لیکن ابھی تو نہیں ختم ہوا... ختم ہونے بھیانک طریقے سے ہو گا۔"

"کوئی بات نہیں' میرے پیارے' میرے تار کو اطمینان کرنا ممکن ہے۔ کوئی ایسی صورت حال ہوتی ہی نہیں جس سے نکلنے کی راہ نہ ہو۔"

"میں نے سوچا اور بہت سوچا صرف ایک..."

وہ پھر اس کی ڈری ہوئی صورت سے سمجھ گئے کہ یہ جس واحد راہ فرار کی بات کر رہی ہیں وہ موت ہے اور انہوں نے آنا کو پھر بات پوری کرنے نہیں دی۔

"ابھی نہیں" انہوں نے کہا "مجھے معاف کرنا۔ تم اپنی صورت حال تو اس طرح نہیں دیکھ سکتیں جیسے میں دیکھتا ہوں۔ مجھے صاف صاف اپنی رائے کا اظہار کرنے دو" اور پھر وہ اپنے روفن بادام انداز میں مسکرائے "میں شروع سے شروع کرتا ہوں۔ تم نے ایک ایسے شخص سے شادی کی ہو تم سے بیس سال بڑا ہے۔ تم نے شادی کی محبت کے بغیر یہ جانے بغیر کہ محبت کیا ہوتی ہے۔ مانا ہو گا کہ یہ غلطی تھی۔"

"بھیانک غلطی!" آنا نے کہا۔

"لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ یہ تکمیل شدہ حقیقت ہے۔ بعد کو تم نے یوں کہتے ہیں کہ اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور شخص سے محبت کرنے کی بد قسمتی بھگتی۔ یہ بد قسمتی ہے لیکن یہ بھی تکمیل شدہ حقیقت ہے اور تمہارے شوہر کو اس کا پتہ چل گیا اور اس نے اس بات کو معاف کر دیا" وہ ہر جملے کے بعد رک جاتے تھے اور آنا کے اعتراض کا انتظار کرتے تھے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ "یہ بھی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ بدستور رہ سکتی ہو یا نہیں؟ تم یہ چاہتی ہو یا نہیں؟ وہ یہ چاہتے ہیں یا نہیں؟"

"میں کچھ نہیں جانتی' کچھ بھی نہیں جانتی۔"

"لیکن تم نے تو خود کہا کہ تم نہیں برداشت ہی نہیں کر سکتیں۔"

"نہیں میں نے نہیں کہا میں نے جو کہا وہ ابھی لیتی ہوں۔ میں کچھ نہیں جانتی اور کچھ نہیں سمجھتی۔"

"ہاں' لیکن مجھے کہنے دو کہ۔"

"تم نہیں سمجھ سکتے۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ میں کسی گھٹیا میں سر کے بل گرتی جا رہی ہوں لیکن مجھے اپنے آپ کو بچانا نہیں چاہئے اور میں بچا سکتی بھی نہیں۔"

"کوئی بات نہیں ہم کسی نہ کسی چیز کا سہارا لیں گے اور تمہیں پکڑ لیں گے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں' سمجھتا ہوں کہ تم اپنے اوپر یہ ذمہ داری نہیں لے سکتیں کہ اپنی خواہش کا اپنے احساسات کا اظہار کرو۔"

"میں کچھ نہیں چاہتی' کچھ بھی نہیں' صرف یہ کہ سب کچھ ختم ہو جائے۔"

"اور وہ اسے دیکھتے ہیں اور جانتے ہیں' اور کیا تمہارا خیال ہے کہ انہیں معلوم ہو کہ ان پر تم سے کم اس کا بوجھ ہے؟ تم اذیت جھیل رہی ہو' وہ اذیت جھیل رہے ہیں اور اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے؟ جبکہ طلاق سارے مسئلے کو سلجھا سکتا ہے" استی یان ارکاد تنگ نے آخر کار بڑی کوشش کر کے اپنے خاص خیال کا اظہار کر ہی دیا اور سخت تیز انداز میں انہیں دیکھا۔

آنا نے کوئی جواب نہیں دیا اور انکار میں اپنے کٹے ہوئے بالوں والا سر ہلا دیا۔ لیکن ان کا چہرہ ان کی پہلی والی خوبصورتی سے دمک اٹھا تھا اور اس کے تاثر سے استی یان ارکاد تنگ نے دیکھا کہ آنا طلاق صرف اس لئے نہیں چاہتیں کہ یہ انہیں ناممکن طور پر خوش کرنے معلوم ہوتا ہے۔

"مجھے تم لوگوں پر بے حد ترس آتا ہے اور اگر میں اس گتھی کو سلجھا سکتا تو مجھے بھی خوشی ہوتی" استی یان ارکاد تنگ نے کہا اب زیادہ جرات سے مسکرا رہے تھے۔ "مت کہو کہ کچھ نہ کہو' کوئی نہ کچھ کہنے کی طاقت دے جیسے میں محسوس کرتا ہوں۔ میں ان کے پاس جاتا ہوں۔"

آنا نے نگاہ جھکی ہوئی آنکھوں سے انہیں دیکھا اور کچھ نہیں بولیں۔

۳۲

استی یان ارکاد تنگ کسی حد تک اسی پر مقدس صورت کے ساتھ' جس طرح وہ اپنی عدالت میں کرسی صدارت پر بیٹھتے تھے' الکسی الکساندرووچ کے کمرے میں داخل ہوئے۔ الکسی الکساندرووچ ہاتھ پیچھے باندھے ہوئے کمرے میں ٹہل رہے تھے اور اسی مسئلے پر سوچ رہے تھے جس کے بارے میں استی یان ارکاد تنگ ان کی بیوی سے باتیں کر رہے تھے۔

"میں حل نہیں ہوں گا؟" استی یان ارکاد تنگ نے اپنے سسرالی کو دیکھتے ہی اچانک اپنی عادت کے خلاف کچھ بوکھلاہٹ ہی محسوس کرتے ہوئے کہا۔ اس بوکھلاہٹ کو چھپانے کے لئے انہوں نے اپنی سگریٹ کیس نکالا' جو انہوں نے حال ہی میں خریدا تھا اور جس کو کھولنے کا طریقہ بتاتا تھا اور اس کے پرزے کو سمجھتے ہوئے اس میں سے ایک پاپیروس نکالا۔

"نہیں۔ تمہیں کچھ چاہئے کیا؟" الکسی الکساندرووچ نے بادل ناخواستہ جواب دیا۔

"ہاں' میں چاہتا تھا' مجھے یا... ہاں' بات کرنی ہے" استی یان ارکاد تنگ نے اپنی عادت کے خلاف تحکمت

محسوس کرنے پر خود حیران ہوتے ہوئے کہا۔

یہ احساس اتنا غیر متوقع اور عجیب تھا کہ اسٹی پان ارکاڈیچ کو یقین ہی نہیں آیا کہ یہ ان کے ضمیر کی آواز تھی جو کہہ رہی تھی کہ جو کچھ وہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ برا ہے۔ اسٹی پان ارکاڈیچ نے اپنے اوپر جبر کیا اور جو مجھک ان پر طاری ہو رہی تھی اس پر قابو پالیا۔

انہوں نے سرخ ہوتے ہوئے کہا "مجھے امید ہے کہ تم سن سے میری بیوی اور تم سے خصوصی تعلق اور احترام کا یقین کرتے ہو گے۔"

الیکسی الکساندرووچ رک گئے اور انہوں نے کچھ جواب نہیں دیا لیکن اسٹی پان ارکاڈیچ کو یہ دیکھ کر بڑی حیرت ہوئی کہ ان کے چہرے پر تابعدارانہ قربانی کے آثار نمایاں تھے۔

"میرا ارادہ تھا۔۔۔ میں چاہتا تھا کہ اپنی بہن کے بارے میں اور آپ دونوں کی صورت حال کے بارے میں بات کروں" اسٹی پان ارکاڈیچ نے کہا وہ اپنے خلاف عادت شرمیلے پن کے خلاف ابھی تک جدوجہد کر رہے تھے

الیکسی الکساندرووچ غمگین انداز میں مسکرائے انہوں نے اپنے سالے کو دیکھا اور کوئی جواب دیئے بغیر میز کے پاس گئے اور اس پر سے ایک خط اٹھایا جو انہوں نے لکھنا شروع کیا تھا اور اسے اپنے سالے کو دے دیا۔

"میں بھی سارے وقت اسی کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔ اور یہ ہے وہ میں نے لکھنا شروع کیا تھا یہ سمجھ کر کہ لکھ کر میں، وہ اچھی طرح بات کر سکتا ہوں اور یہ کہ میری موجودگی سے انہیں جھنجھلاہٹ ہوتی ہے" انہوں نے خط دیتے ہوئے کہا۔

اسٹی پان ارکاڈیچ نے خط لے لیا اور کچھ سمجھ میں نہ آنے والی حیرانی کے ساتھ ان بے حرکت بے نور آنکھوں کو دیکھا جو ان کے چہرے پر گڑی تھیں اور پڑھنے لگے۔

"میں جانتا ہوں کہ میری موجودگی آپ کو گراں گزرتی ہے۔ میرے لئے یہ یقین کرنا چاہے کتنا ہی تکلیف دہ ہو لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ ایسا ہی ہے اور اس کے علاوہ کچھ اور نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو الزام نہیں دیتا اور خدا میرا شاہد ہے کہ میں نے آپ کو آپ کی بیماری کے زمانے میں دیکھ کر دل و جان سے یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ سب بھلادوں گا جو ناراضی، رنجیدگی اور ناخوشگوار ہو چکا ہے۔ میں نے جو کچھ کیا اس پر میں پچھتا نہیں رہا ہوں اور کبھی نہیں پچھتاؤں گا لیکن میری صرف ایک خواہش تھی "آپ کی بہبود" آپ کی روح کی بہبود لیکن اب میں دیکھتا ہوں کہ یہ نہیں حاصل ہو سکی "آپ سے خود بتا دیجئے کہ کون سی چیز آپ کو سچی خوشی اور آپ کی روح کو سکون دے گی۔ میں سب کچھ آپ کی مرضی پر اور آپ کے اس احساس پر چھوڑتا ہوں کہ کیا جائز و مناسب ہے۔"

اسٹی پان ارکاڈیچ نے خط واپس کر دیا اور اسی کچھ سمجھ میں نہ آنے والے اظہار میں اپنے بہنوئی کو دیکھتے رہے۔ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ کیسی یہ خاموشی ان دونوں کے لئے اتنی اہم تھی کہ اسٹی پان ارکاڈیچ جب چپ چاپ الیکسی کے چہرے پر نظریں گڑوئے تھے تو ان کے ہونٹوں پر مرعوبانہ۔ لیکن سی طاری ہو گئی

الیکسی الکساندرووچ نے مسکراتے ہوئے کہا "تو یہ میں اس سے کہنا چاہتا تھا۔"

"ہاں ہاں۔۔۔" اسٹی پان ارکاڈیچ جو جواب دینے سے قاصر تھے اس لئے کہ ان کا گلا رندھ گیا تھا۔ "ہاں ہاں میں آپ کو سمجھتا ہوں" آخر کار انہوں نے اپنا گلا

"میں جاننا چاہتا ہوں کہ وہ چاہتی کیا ہیں؟" الیکسی الکساندرووچ نے کہا

"مجھے یہ اندیشہ ہے کہ وہ اپنی صورت حال کو خود نہیں سمجھتیں وہ فیصلہ کر ہی نہیں سکتیں" اسٹی پان ارکاڈیچ نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا "وہ تمہاری دریا دلی سے دب کر رہ گئی ہیں بالکل دب گئی ہیں اگر وہ یہ خط پڑھیں تو وہ کچھ کہنے لائق ہی نہ رہ جائیں گی وہ بس اپنا سر اور جھکا لیں گی۔"

"ہاں لیکن پھر اس صورت میں کیا کیا جائے؟ کیسے سمجھا جائے۔۔۔ کیسے ان کی مرضی جانی جائے؟"

"اگر تم مجھے اپنی رائے کا اظہار کرنے کی اجازت دو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ پہلے اقدامات کی طرف اشارہ کرنے کا اور وعدہ اور تمہیں ہے تمہیں تم ضروری سمجھتے ہو تاکہ اس صورت حال کو ختم کر دیا جائے۔"

"مطلب یہ کہ تم سمجھتے ہو کہ اسے ختم کرنا ضروری ہے؟" الیکسی الکساندرووچ نے ان کی بات کاٹ دی۔ "لیکن کیسے؟" انہوں نے خلاف عادت آنکھوں کے سامنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے اضافہ کیا "مجھے تو اس سے نکلنے کی کوئی ممکن راہ نہیں نظر آتی۔"

"کسی بھی صورت حال سے نکلنے کی راہ تو ہوتی ہے" اسٹی پان ارکاڈیچ نے کندھے ہلا کر کہا اور نظر کچھ ان میں جان پڑ گئی ہو "ایک وقت تھا جب تم قطع تعلق کرنا چاہتے تھے۔ اگر اب تم کو یہ یقین ہو گیا ہے کہ تم لوگ ایک دوسرے کو خوشی نہیں دے سکتے۔"

"خوشی کو مختلف طریقوں سے سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن فرض کر لیتے ہیں کہ میں ہر چیز، ہر اس شوں میں کچھ نہیں چاہتا۔ تو بھی ہماری صورت حال سے نکلنے کی راہ کیا ہے؟"

"اگر تم میری رائے جاننا چاہتے ہو" اسٹی پان ارکاڈیچ نے اسی تشفی بخش، راز داں، ہم جیسی رحم و شفیق مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس سے وہ گناہ گار بات کر رہے تھے۔ یہ تیکھی مسکراہٹ اس قدر قائل کن تھی کہ الیکسی الکساندرووچ بیزاری خود پر اپنی کمزوری کو محسوس کرتے ہوئے اور اس کو تسلیم کرتے ہوئے ہر اس بات کو ماننے پر تیار ہو گئے جو اسٹی پان ارکاڈیچ نے کہی۔ اسٹی پان ارکاڈیچ نے اپنی بات جاری رکھی "وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتیں لیکن صرف ایک ہی چیز ممکن ہے، وہ صرف ایک ہی چیز کی خواہش کر سکتی ہیں۔ یہ ہے اس رشتے کو اور اس سے وابستہ ساری یادوں کو ختم کر دینا۔ میری رائے میں ہم لوگوں کی صورت حال میں یہ ناقابل کا ختم کرنا ضروری ہے۔ اور یہ رشتہ طرفین کی آزادی ہی سے قائم ہو سکتا ہے۔"

"طلاق؟" الیکسی الکساندرووچ نے کراہت کے ساتھ ان کی بات کاٹ دی۔

"ہاں میں سمجھتا ہوں کہ طلاق۔ ہاں 'طلاق'" اسٹی پان ارکاڈیچ نے سرخ ہوتے ہوئے دہرایا "یہ ہر اعتبار سے ایسے میاں بیوی کے لئے سب سے زیادہ معقول راہ چارہ ہے جو ایسی صورت حال کو پہنچ گئے ہوں جیسی تم لوگوں کی ہے۔ اگر میاں بیوی کو یہ لگے کہ ان کے لئے ساتھ رہنا ممکن ہی نہیں ہے تو پھر کیا جائے؟ اور یہ تو ہو ہی سکتا ہے" الیکسی الکساندرووچ نے ٹھنڈی سانس بھری اور آنکھیں بند کر لیں۔

"اس میں صرف ایک چیز غور طلب ہے۔۔۔ کہ میاں بیوی میں سے کوئی بھی دوسری شادی کرنا چاہتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تب تو بہت آسان ہے" اسٹی پان ارکاڈیچ نے رتبہ رتبہ شرمیلے پن سے زیادہ آزاد ہوتے ہوئے کہا۔

الیکسی الکساندرووچ سے مارے بیجان کے بھویں سکیڑیں "آپ" آپ ہی کچھ بدلے لئے جواب

کچھ نہیں دیا۔ اس سب کو حاصل کرنا اس کے لئے بہت ہی آسان لگ رہا تھا۔ کیسی الگزینڈر روڈیچ ہزاروں بار سوچ چکے تھے اور یہ سب کچھ اس کے لئے صرف یہ کہنا بہت آسان نہیں لگتا تھا بلکہ پوری طرح ناممکن لگتا تھا۔ اب وہ طلاق کی تفصیلات جانتے تھے اور اب وہ انہیں ناممکن لگتا تھا اس لئے کہ طوائف کی اساس اور مذہب کا احترام اس بات کی اجازت نہ دیتا تھا کہ وہ قرمی بدکاری کا الزام اپنے سر لیں اور اس سے بھی کم اجازت اس بات کی دیتا تھا کہ بیوی کی خیانت اور دوسائی ہو۔ طلاق دو سری اور اہم ہو۔ ان کی بنا پر بھی ناممکن معلوم ہوتا تھا۔

طلاق کی صورت میں بیٹے کا کیا ہو گا؟ اسے ماں کے ساتھ رہنے دینا ناممکن تھا۔ طلاق یافتہ ماں کا بیٹا سرا غیر قانونی خاندان ہو گا جس میں سوتیلے بیٹے کی صورت حال اور اس کی پرورش دیر یا دشت عالباً ہر طرح سے خراب ہی ہو گی۔ اسے اپنے ساتھ رکھنا؟ وہ جانتے تھے کہ یہ ان کی طرف سے ایک انتقامی اقدام ہو گا اور یہ نہیں کرنا چاہتے تھے۔ لیکن اس کے علاوہ 'طلاق' کیسی الگزینڈر روڈیچ کے لئے سب سے زیادہ ناممکن اس لئے لگتا تھا کہ طلاق پر رضامند ہو کر وہ آنا کو اسی اقدام سے بالکل روک دیں گے۔

ماسکو میں ایرینا الگزینڈر روڈنا نے جو بات کہی تھی وہ ان کے دل میں چبھ گئی تھی کہ طلاق کا فیصلہ کرنے میں وہ صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ اس اقدام سے وہ آنا کو ہمیشہ کے لئے قطعی طور پر برباد کر دیں گے اور وہ اسی بات کو اپنے مطالعہ کر دینے سے اور بچوں سے اپنے لگاؤ سے وابستہ کر کے اپنے اپنے طور پر سمجھتے تھے۔ طلاق پر رضامند ہونا اور آنا کو آزاد کر دینے کا مطلب اب ان کی سمجھ کے مطابق یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو بچوں کی زندگی کے آخری بدھن سے بھی چھڑا لیں گے 'جن سے وہ محبت کرتے تھے' اور آنا سے ملنے کے راستے پر واپس آنے کا آخری سہارا بھی چھین لیں گے اور انہیں تباہی کے کنارے پر دھکیل دیں گے۔ اگر وہ مطلقہ ہوں گی تو وہ جانتے تھے کہ آنا ضرور روڈ شکی کے ساتھ رہنے لگیں گی اور یہ تعلق غیر قانونی اور گناہ آلود ہو گا اس لئے کہ گھبائے کانوں کے مطابق جب تک شوہر زندہ ہے تب تک بیوی کی شادی نہیں ہو سکتی۔

"وہ اس سے جائیں گی اور سال دو سال بعد یا تو وہ انہیں چھوڑ دے گا یا پھر کوئی نیا تعلق پیدا کر لیں گی" کیسی الگزینڈر روڈیچ نے سوچا "اور میں غیر قانونی طلاق پر رضامند ہو کر ان کی تباہی کا قصوروار ہوں گا۔"

یہ سب انہوں نے سینکڑوں بار سوچا تھا اور انہیں یقین تھا کہ طلاق کا معاملہ نہ صرف یہ کہ بہت آسان نہیں ہے 'جیسا کہ ان کے سالے تار رہے تھے بلکہ بالکل ناممکن تھا۔ وہ اسٹی پان ارکادیچ کے ایک لفظ پر بھی یقین نہیں کر رہے تھے 'ان کے ہر لفظ پر ہزاروں اعتراض کر سکتے تھے لیکن انہوں نے اپنے سالے کی بات سنتے محسوس کرتے ہوئے سنی کہ ان کے الفاظ میں اس طاقتور بھوڑی قوت کے خیالات کارفرما رہے ہیں جو ان کی زندگی کی رہنمائی کرتی ہے اور جس کی تابعداری انہیں کرنی ہی پڑے گی۔

"سوال صرف یہ ہے کہ تم کن شرطوں پر طلاق دینے پر رضامند ہو گے۔ وہ کچھ نہیں چاہتیں' کچھ بھی مانگنے کی بات نہیں کرتیں' وہ سب کچھ تمہاری مرضی پر چھوڑتی ہیں۔"

"الف میرے خدا! الف! مگر کس لئے؟" کیسی الگزینڈر روڈیچ نے طلاق کی ان تفصیلات کو یاد کر کے سوچا جن میں شوہر الزام اپنے اوپر لے لیتا ہے "اور اسی طرح جیسے روڈشکی نے کیا تھا انہوں نے بھی شرم سے اپنا منہ دوسری طرف پھیر لیا۔

"تم بہت پریشان ہو میں سمجھتا ہوں۔ لیکن اگر تم اس پر غور کرو تو۔"

"اور دائیں گال پر تھپڑ مارنے والے کے سامنے بایاں گال کر دو اور کرتا اتارنے والے کو قمیص بھی دے دو" کیسی الگزینڈر روڈیچ نے سوچا۔

"ہاں ہاں!" انہوں نے چبھتی ہوئی آواز میں چیخ کر کہا "میں روسائی اپنے سر لے لوں گا' بیٹے کو بھی دے دوں گا لیکن یہ۔ لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ آنا کو اسے چھوڑ دیا جائے۔ بہرحال جو تمہارا جی چاہے کرو۔"

اور وہ سالے کی طرف سے منہ پھیر کر 'تاکہ وہ انہیں نہ دیکھیں' کھڑکی کے پاس کرسی پر بیٹھ گئے۔ انہیں بڑی تلخی کا' بڑی شرم کا احساس ہو رہا تھا لیکن اس تلخی اور شرم کے ساتھ ہی انہیں اپنے اکسار کی بلندی کے سامنے خوشی اور طمانیت کا بھی احساس ہوا۔

اسٹی پان ارکادیچ بہت متاثر ہو گئے تھے۔ وہ چپ بیٹھے رہے۔

"کیسی میں سچ کہتا ہوں وہ تمہاری دریادلی کی بڑی قدر کرتی ہیں" انہوں نے کہا "لیکن مسئلہ ظاہر ہے کہ خدا کی مرضی یہی تھی" انہوں نے اضافہ کیا اور کہتے ہی محسوس کیا کہ یہ بودی بات تھی اور ایسی بودی بات پر مسکرا بھی کر بڑی مشکل سے ضبط کیا۔

کیسی الگزینڈر روڈیچ کچھ کہنا چاہتے تھے لیکن انہوں نے انہیں روک دیا

اسٹی پان ارکادیچ نے کہا "یہ بد کیسی بگڑ گئی ہے اور اسے تسلیم کرنا چاہئے میں نے اس بد کیسی کو ایک تخیل شدہ حقیقت کی طرح جان لیا اور کوشش کر رہا ہوں کہ تمہاری اور ان کی مدد کروں۔"

جب اسٹی پان ارکادیچ سونیا کے کمرے سے نکلے تو بہت متاثر تھے لیکن یہ چیز ان کے اس بات سے مطمئن اور خوش ہونے میں مانع نہیں ہوئی کہ انہوں نے سالے کو کامیابی کے ساتھ طے شدہ کام کر دیا اس لئے انہیں یقین تھا کہ کیسی الگزینڈر روڈیچ اپنے قول سے پھریں گے نہیں۔ اس طمانیت کے ساتھ یہ خیال بھی مل گیا کہ جب یہ سارا معاملہ ختم ہو جائے گا تو وہ اپنی بیوی سے اور ترقی شناساؤں سے یہ سوال کریں گے کہ "مجھ میں اور اعلیٰ حضرت میں کتنا فرق ہے؟ اعلیٰ حضرت طلاق منظور کر دیتے ہیں اور اس سے کسی کی حالت بہتر نہیں ہوتی اور میں نے طلاق دلوادی اور تین کی حالت بہتر ہو گئی... مجھ میں اور اعلیٰ حضرت میں کیا چیز مشترک ہے؟ جب... بہرحال اس کے بارے میں اور سوچوں گا" انہوں نے مسکراتے ہوئے اپنے دل میں کہا۔

23

دروشکی کا غم شدید تھا کہ تھا مگر دل اس کی راہ میں نہیں آیا تھا۔ کئی دن وہ زندگی اور موت کے درمیان جھولتا رہا تھا۔ جب وہ پہلی بار اس لائق ہوا کہ بات کر سکے تو صرف اس کی بھاوج وارینکا یہ میں تھیں

"وارینکا!" اس نے ان کو تنگ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا "میں نے بالکل اتفاقاً" خود کو گولی ماری تھی۔ اور سہواً کہہ کے بھی اس کی بات نہ کرنا اور سب سے یہی کہہ دینا۔ ورنہ بڑی بدنامی کی بات لگے گی۔"

اس کی بات کاٹ کر اب وہ دیکھ کر وارینکا خوشی سے مسکرائی ہوئی اس کے اوپر جھک گئیں اور اس کے چہرے کو دیکھنے لگیں۔ آنکھیں روشن تھیں' بخار کی بھی نہیں تھیں لیکن ان میں تری تھی۔

"خیر شکر ہے خدا کا!" انہوں نے کہا "تمہیں درد تو نہیں ہو رہا ہے؟"

"تھوڑا سا یہاں" اس نے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

"تو لاؤ میں تمہاری پٹی بدل دوں۔"

اس نے اپنے بڑے بجٹوں کو چپ چاپ رد کر لیا اور انہیں پانی بولتے ہوئے دیکھتا رہا۔ جب وہ ختم کر چکیں تو اس نے کہا:

"میں سرسامی حالت میں نہیں ہوں۔ مہربانی کر کے ایسا کرو کہ لوگ یہ باتیں نہ کریں کہ میں نے بیمار ہو کر خود کو گولی ماری تھی۔"

"ہم ویسے بھی کوئی نہیں کرتا۔ البتہ میں یہ امید کرتی ہوں کہ تم اب پھر اتفاقاً خود کو گولی نہ مار لو گے۔" انہوں نے سوالیہ صفراہٹ کے ساتھ کہا۔

"ہرگز نہیں۔ ماروں گا لیکن اچھا ہو گا کہ۔۔۔"

اور وہ اداسی کے ساتھ مسکرایا۔

ان لفظوں اور مسکراہٹ سے وارڈ بے حد ڈر گئی تھیں۔ لیکن جب اس کی سوجن اتر گئی اور وہ صحت یاب ہونے لگا تو اس نے محسوس کیا کہ اسے اپنے غم کے ایک حصے سے بالکل نجات مل گئی۔ اس عمل سے اس کے جیسے اپنے اوپر سے وہ شرم اور ذلت دھو ڈالی تھی جو اسے پہلے معلوم ہوتی تھی۔ اب وہ سکون کے ساتھ کلیسی الکساندروویچ کے بارے میں سوچ سکتا تھا۔ وہ ان کی قیاسی کو تسلیم کرتا تھا اور اب خود کو ذلیل نہیں محسوس کرتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ پھر زندگی کی پہلے والی ڈگر پر واپس آ گیا تھا۔ اس نے دیکھا کہ بغیر شرم کے لوگوں سے آنکھیں ملا سکتا ہے اور وہ اپنی عادتوں کی رہنمائی میں زندگی بسر کر سکتا تھا۔ صرف جس چیز کو وہ اپنے دل سے نہیں نکال سکتا تھا' باوجود اس کے کہ وہ برابر اس جذبے کے خلاف جدوجہد کرتا رہتا تھا' وہ انتہائی ناامیدی کی حد تک پہنچا ہوا اس بات کا افسوس کہ وہ آنا کو ہمیشہ کے لئے کھو بیٹھا۔ اس نے دل میں یہ پکا فیصلہ کر لیا تھا کہ اب' اس زیادتی کا کفارہ ادا کر چکنے کے بعد جو اس نے ان کے شوہر کے ساتھ کی تھی' اسے ان کو ترک کر دینا چاہئے اور ان کے بچھتاوے اور ان کے شوہر کے درمیان اب کبھی نہ آنا چاہئے۔ لیکن وہ اپنے دل سے ان کی محبت کو گھٹا چلنے کے افسوس کو کبھی۔ نکال سکا' یادوں سے خوشی کے ان لمحوں کو کبھی نہ مٹا سکا جو اس نے ان کے ساتھ جانے تھے۔ اس کے لئے اس وقت اتنے کم قیمت تھے لیکن جو اب اپنی ساری دلکشی کے ساتھ اس کا پیچھا کرتے رہتے تھے۔

سیرجو خوشکوف نے اس کے لئے تاشقند میں ایک عہدہ گھڑ لیا اور وہ خوشی خوشی اسے لینے دیش کے لئے اس تجویز پر رضامند ہو گیا۔ لیکن روانگی کا وقت جتنا قریب آتا گیا اتنی ہی وہ قربانی اس کو زیادہ تکلیف دہ لگتی گئی جو وہ اس چیز کے لئے کر رہا تھا جسے اپنا فرض سمجھتا تھا۔

اس کا دل بھر آتا تھا اور وہ تاشقند کے لئے اپنی روانگی کی تیاری کرنے کے واسطے ادھر ادھر جانے لگا تھا

"ایک بار ان سے مل لوں اور پھر فنا ہو جاؤں گا' مر رہوں گا" اس نے سوچا اور لوگوں سے رخصتی ملاقاتیں کرتے ہوئے اس نے اس خیال کا اظہار بیشی سے کیا۔ بیشی اس کی طرف سے یہی سفارش لے کر آنا کے پاس گئی تھیں اور اس کے لئے نفی میں جواب لائی تھیں

"اور بھی اچھا ہے" وردوشکی نے یہ خبر سن کر سوچا "یہ تو ایک زوری تھی جس نے میری رہی سہی طاقت کو بھی برباد کر دیا ہوتا۔"

دوسرے دن خود بیشی صبح کو اس کے پاس آئیں اور انہوں نے اطلاع دی کہ انہیں الوشکی کے ذریعے قطعی خبر ملی ہے کہ کلیسی الکساندروویچ طلاق دے دیں گے اور چنانچہ وہ آنا سے مل سکتا ہے۔

اس کی بھی فکر کئے بغیر کہ وہ بیشی کو اپنے ہاں سے رخصت کر دے' اپنے سارے فیصلوں کو بھول کر اور یہ پوچھے بغیر کہ شوہر کہاں ہیں' وردوشکی فوراً ہی کلیسین کے مکان کی طرف چل پڑا۔ وہ سیڑھیوں پر دوڑ کر چڑھا' کسی کو اور کچھ بھی دیکھے بغیر' اور تیز تیز قدموں سے یہ مشکل ضبط کئے ہوئے کہ دوڑنے لگے' وہ آنا کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ اور کچھ سوچے اور یہ دیکھے بغیر کہ کمرے میں کوئی اور ہے کہ نہیں اس نے انہیں گلے لگا لیا اور ان کے چہرے' ہاتھوں اور گردن پر بوسوں کی بوچھاڑ کر دی۔

آنا نے اس ملاقات کے لئے تیاری کی تھی' سوچا تھا کہ وہ اس سے کیا کہیں گی' لیکن اس میں سے کچھ بھی وہ نہ کہہ پائیں۔ اس کا جنون ان پر بھی طاری ہو گیا۔ وہ اس کو تسکین دینا چاہتی تھیں' لیکن اس کے لئے بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس کے جذبات نے ان میں بھی ویسے ہی جذبات پیدا کر دیئے تھے۔ ان کے ہونٹ اس طرح کپکپا رہے تھے کہ وہ کچھ نہ کچھ بھی نہ کہہ پائیں۔

"ہاں تم میرے مالک بن گئے اور میں تمہاری ہوں" آخر کار وہ اس کے ہاتھ کو اپنے سینے پر دباتے ہوئے بولیں۔

"یہی ہونا چاہئے تھا" اس نے کہا۔ "جب تک ہم زندہ ہیں ایسا ہی رہنا چاہئے۔ اب میں یہ جانتا ہوں۔"

"یہ جانتا ہے" انہوں نے کہا۔ ان کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا۔ اس نے سر کو سینے سے لگاتے ہوئے دیکھا' وہ بیس "پھر بھی وہ کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد اس میں کچھ نہ کچھ بھیانک چیز ضرور ہے۔"

"سب گزر جائے گا' سب گزر جائے گا ہم اتنے سخی رہیں گے اتنا محبت آگیں بنے رہیں گے اور اس بات سے اور بھی بڑھ جائے گی کہ اس میں کچھ۔ کچھ ہیبتناک چیز ہے" اس نے سر اٹھا کر مسکرانے کی' اپنے مضبوط دانت نمایاں کرتے ہوئے کہا۔

اور جواب میں وہ بھی مسکرائے بغیر رہ سکیں' اس کے لفظوں کے جواب میں نہیں بلکہ اس کی محبت بھری آنکھوں کے جواب میں۔ انہوں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا' اپنے لمبے' گالوں اور گھنے بالوں پر پھیرنے لگیں۔

"ان بالوں میں تو تمہیں سفیدیاں ہی نہیں پڑیں گی۔ تم اتنی خوبصورت لگنے لگی ہو بالکل جیسے لڑکا۔ لیکن تم کتنی پیلی پڑ گئی ہو!"

"ہاں میں بہت کمزور ہو گئی ہوں" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان کے ہونٹ پھر لپلپانے لگے

"ہم اگلی بہار کے موسم تک بالکل تندرست ہو جائیں گی" اس نے کہا۔

"کیا واقعی یہ ممکن ہے کہ ہم شوہر اور بیوی کی طرح ساتھ رہیں' اکیلے' اپنے خاندان میں تمہارے ساتھ؟" انہوں نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا۔

"مجھے تو صرف اس بات پر حیرت تھی کہ اس کے علاوہ کچھ اور کیسے ہو سکتا تھا۔"

"استیپا نے کہا ہے کہ وہ سب کچھ ماننے پر تیار ہیں لیکن میں ان کی دریا دلی کو قبول نہیں کر سکتی" انہوں نے فکرمندی کے ساتھ وردوشکی کے چہرے سے پرے دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں طلاق نہیں چاہتی میرے لئے اب سب برابر ہے۔ میں بس یہ نہیں جانتی کہ وہ سریوژا کے بارے میں کیا فیصلہ کریں گے۔"

وہ کسی طرح یہ نہ سمجھ سکا کہ وہ طلاق کی اس گھڑی میں وہ کیسے بچے کے بارے میں اور طلاق کے بارے میں سوچ سکی ہیں۔ کیا واقعی اس سے کوئی فرق پڑتا ہے؟

"اس کے بارے میں بات نہ کرو" مست سوچ "اس نے ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں الٹ کر رکھتے ہوئے اور ان کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن وہ اس کی طرف بالکل دیکھ ہی نہیں رہی تھیں۔

"اف' میں مر گئی۔ کتنی 'اچھا ہی ہوتا" انہوں نے کہا اور خاموش آنسو ان کے دونوں گالوں پر بہہ نکلے۔ لیکن انہوں نے مسکرانے کی کوشش کی تاکہ اس کو رنجیدہ نہ ہو۔

پہلے دوستی کی جو سمجھ تھی اس کے مطابق، شفقہ میں ایک عزت بخش اور خطرناک حصے پر تقرر سے انکار کرنا شرمناک اور ناممکن ہوتا۔ لیکن اب اس نے ایک منٹ بھی غور و فکر کئے بغیر اس حصے پر جانے سے انکار کر دیا اور یہ دیکھ کر کہ اعلیٰ حلقوں میں اس کی حرکت کو ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا جا رہا ہے' اس نے فوجی ملازمت سے فوراً استعفا دے دیا۔

ایک مہینے بعد' کیسی انکساند روڈ' اپنے مکان میں بیٹے کے ساتھ اکیلے رہ گئے اور انکار دوستی کے ساتھ پردیس چل گئیں جملہ حقوق لئے ہوئے اور اس سے قطعی طور پر انکار کر کے۔

حصہ پنجم

۱

پرنس شیریا خیال کیا سمجھتی تھیں کہ دوروں کے چلے سے پہلے جس میں صرف پانچ ہفتے رہ گئے تھے شادی کی بات ممکن نہیں ہے (۱) اس لئے کہ اس وقت میں وہ آہستہ صحیح بھی تیار نہ کر سکتی تھیں لیکن نہیں یہ بات اتفاق کرنا پڑا کہ ہو سکتا ہے چلے سے بہت پہلے ہی واپس آ جائے اس لئے کہ پرنس شیریا تقریباً تمام کی بڑی بہت تیار تھیں اور شاید وہ جلدی مر جائیں اور تب تو فی الوقت شادی میں اور بھی آسانی ہو گی۔ پانچ صحیح کو وہ حصوں میں بیاد صحیح اور پھوار صحیح میں تقسیم کرنے کا فیصلہ کرنے پر اس چلے سے پہلے ہی شادی کرنے پر رضامند ہو گئیں۔ انہوں نے طے کیا کہ صحیح کا پہلا حصہ وہ سب ابھی تیار کریں گی اور دوسرا صحیح بعد کو دیں گی وہ لیون سے اس بات پر بہت ناراض تھیں کہ وہ کسی طرح سمجھ نہیں رہی ہے کہ انہیں اس کا جواب دینا ہی ہے۔ سکتا تھا کہ وہ اس سے متفق ہو یا نہیں یہ مقصد۔ اس وجہ سے اور بھی مناسب تھا کہ جوان لوگ فوراً شادی سے فوراً ہی بعد چلے جائیں گے جہاں بہت سے صحیح کی چیزوں کی ضرورت نہ ہو گی نہیں۔

لیون ابھی تک اداسی اور خفگی کی اس حالت میں تھا جس میں اسے لگتا تھا کہ وہ اور اس کی خوشی ہی ساری تخلیق کا خاص اور واحد مقصد ہے اور یہ کہ اب اسے کسی چیز کے بارے میں بھی سوچنے اور فکر کرنے کی ضرورت نہیں کہ اس کے لئے سب کچھ دوسرے کر رہے ہیں اور کریں گے۔ اس نے مستقبل کی زندگی کے لئے بھی کوئی منصوبے اور مقاصد نہ تھے اس کا فیصلہ کرنا بھی اس نے وہاں پر چھوڑ دیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ سب کچھ بہت ہی اچھا ہو گا۔ اس کے بھائی سرگی ایوانووچ' اپنی یاں ارکادیچ' اور پرنس شیریا تسکایا اس کی رہنمائی کرتے تھے کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ اسے جو بھی مشورہ دیا جاتا اس سے وہ پوری طرح اتفاق ہی کرتا تھا جہاں تک اس کے لئے رقم کا سوال تھا' پرنس شیریا تسکایا نے شادی کے بعد املاک سے پہلے جائداد کا مشورہ دیا۔ یاں ارکادیچ نے مشورہ دیا کہ وہ پیرس چلا جائے۔ وہ ہر چیز سے متفق تھا۔ وہ سوچتا تھا "جب آپ لوگ چاہیں گے کہ آپ کو اس سے خوشی ہو تو سب کریں گے۔ میں بہت خوش ہوں اور آپ چاہے جو بھی کہئے میری خوشی زیادہ ہو نہیں سکتی ہے۔ اس نے بیٹی یاں ارکادیچ کے مشورے کے بارے میں بتایا تو وہ جانتی تھی کہ اس بات پر کہ کٹی اس سے متفق نہیں ہوئی کہ اس کی مستقبل کی زندگی کے بارے میں اس نے کچھ اپنے منصوبے بنائے تھے۔ وہ جانتی تھی کہ لیون کے پاس گاؤں میں کام ہو اسے پسند ہیں لیون جیسا کہ وہ سمجھتا تھا' نہیں۔ صرف یہ کہ اس کام کو سمجھتی نہیں تھی بلکہ سمجھنا چاہتی بھی۔ تھی۔ مگر یہ چیز اس کام کو اہم سمجھنے میں حائل نہیں ہوتی تھی اور اسی سے وہ جانتی تھی کہ ان کا گاؤں میں ہو گا اور وہ پردیس نہیں جانا چاہتی تھی جہاں اسے رہنا نہیں تھا بلکہ وہاں جانا

جھوٹی اور بری حرکت کر رہا ہے۔

عبادتوں کے دوران میں وہ کبھی دعاؤں کو سنتا اور ان میں ایسے معنی پیدا کرنے کی کوشش کرتا جو اس کے نقطہ نظر کے خلاف ۔ جانتے ہوں کبھی یہ محسوس کر کے کہ وہ انہیں نہیں سمجھ سکتا اور اسے ان کی مدد لینی چاہئے وہ انہیں نہ سننے کی کوشش کرتا اور اپنے خیالوں 'مشاہدوں اور یادوں میں مصروف ہو جاتا جو اس وقت اس کے دماغ میں بے معمولی برجستگی کے ساتھ آتے رہتے تھے جب وہ گرجے میں ساکت و صامت کھڑا ہوتا

وہ گرجے میں دن کی 'شام کی اور رات کی عبادتوں میں کھڑا رہا اور وہ دوسرے دن صبح سے پہلے ہی جاگ پڑا۔ بلیوری آٹھ بجے گرجے میں صبح کی دعا میں سننے اور کلیسیا کے لئے پھول لانے

گرجے میں سوائے ایک بھکاری بڑھیا کے اور کوئی بھی نہ تھا۔ ایک نوجوان ڈکن نے 'جس کے اندر والے پہلے مرتے کے بعد اس کی لمبی چوڑی کوٹھی کے دو الگ الگ حصے صاف نظر آ رہے تھے' اس کا استقبال کیا اور اپنی دیوار کے برابر رکھی ہوئی چھوٹی میز کے پاس جا کر گھٹنے پر جھکنے کا فرائض کے آپریٹنگ اور خاص طور سے اکثر اور جلدی جلدی ایک ہی فقرہ "مالک رحم کر" ہر اسے جانے کی وجہ سے 'جو اس طرح سنائی دیتے تھے جیسے "کرم کیا" "کرم کیا" گنگنا رہا ہو محسوس ہوا کہ اس کے اس طرح کے صرف کاوی گئی ہے اور اب اسے چیلنج نے اور کسی نے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ انجمار اور گرجا گھر کی چابی وہ ڈکن کے پیچھے کھڑا' سنتے اور سمجھنے کی کوشش کئے بغیر کہ طور پر سنتا رہا۔ "اس نے ہاتھوں سے حیات وجہ بات کا اظہار غیر ضروری طور پر زیادہ ہوتا ہے" اس نے یاد کرتے ہوئے سوچا کہ کیسے کل وہ سیدھی میز کے پاس بیٹھے تھے۔ کچھ بات کرنے کو ان کے پاس نہ تھا سوائے اس کے کہ ان دنوں میں ٹھنڈ بہت ہی ہوتا تھا اور وہ اپنے ہاتھ رکھے اسے کھول اور بند کر رہی تھی اور پھر اس کو لچکدار بنانے لگی تھی۔ اسے یاد آیا کہ کیسے اس نے اس ہاتھ کو چوم لیا تھا اور پھر گھبرائی ہچکچاہٹ کی لہروں کو جیسے لگا تھا۔ "پھر ہی "کرم کیا" "اپنے اس مصیبت کا شان بڑھتے ہوئے اور رکوع میں جاتے ہوئے بائبل کی چلتے دار پیچیدگی حرکت کو دیکھ کر یوں سے خوشی روح میں جاگتے ہوئے سوچا۔ "پھر انہوں نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اس کی طرف دیکھنے لگیں انہوں نے کہا "تمہارا ہاتھ تو بہت ہی اچھا ہے" اور اس نے اپنے ہاتھ کو دیکھا اور پھر بائبل سے پھسلتے ہوئے ہاتھ کو اس نے سوچا "ہاں 'اب جلدی ختم ہو جائے گی' نہیں لگتا ہے پھر شروع ہے" اس کو دھاس کر یوں ہوا "نہیں ختم ہو رہی ہے ۔ لوگ مجھ تک جھک رہے ہیں ۔ یہ تو بہت ختم سے پہلے ہی ہو رہا ہے۔"

ڈکن نے 'بلیوری صبیان' سے دو سے تین روبل کے اس نوٹ کو دیکھوں کر کے جو اس کی انگلیوں میں پھنسا ہوا تھا میں تھما دیا گیا تھا کہ کہ وہ اندر داخل کرے گا اور جالی گرجے کے پتھروں پر اپنے بوٹوں کو گھسٹتا رہتا ہوا آخری سے آگے میں چلا گیا۔ منٹ بھر میں اس سے دہاں سے صاف کر رکھا اور بلیوری کو اشارہ کیا جب تک وہ حیات بلیوری کے دہن میں بند تھے وہ کھسانے لگے لیکن اس نے اسی جلدی سے 'پھر دہرا دیا۔ "کرم کیا۔ کسی طرح سب ٹھیک ہو جائے گا" اس نے سوچا اور کلیسا کے پردے کے پاس چلا گیا۔ وہ دیوں پر چڑھا اور دائیں مڑا اس نے پادری کو دیکھا جو زیادہ تر اپنی چھدری سفید داڑھی اور تھکی تھکی آنکھوں سمیت ایک لیکٹرن کے پاس کھڑا تھا اور مقدس کتاب کے ورق الٹ رہا تھا بلیوری کی تعظیم میں اور سر جھکا اس نے اور اپنی ہلکی آواز میں دعائیں پڑھنی شروع کر دیں۔ انہیں ختم کر کے اس نے رکوع میں سر جھکا' پھر اٹھ کر بلیوری سے مخاطب ہوا۔

چاہتی تھی جہاں ان کا گھر ہو گا۔ ارادے کے اس قطعی اظہار پر بیوین کو تعجب ہوا لیکن چونکہ اس کے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا اس لئے اس نے فوراً ہی اسٹی پان ارکاڈیچ سے درخواست کی جیسے یہ ان کی ذمہ داری ہو اگر وہ گاؤں جائیں اور وہاں جو بھی سمجھیں سب بندوبست اس خوش دلی سے کریں جو ان میں مستعد ہے۔

"مگر سنو تو" اسٹی پان ارکاڈیچ نے گاؤں سے واپس آنے کے بعد 'جہاں انہوں نے تو بیاہتا جوڑے کی آمد کے لئے سارا بندوبست کر دیا تھا' ایک بار بیوین سے کہا "تمہارے پاس اس بات کی سند ہے کہ تم کیسے ہو(3) کے لئے گئے تھے؟"

"نہیں 'لیکن کیوں؟"

"اس کے بغیر وہ نہیں ہو سکتا۔"

"اوہ!" بیوین بڑبڑائی "میں نے تو شاید نو سال سے کیسے ہوں کا روزہ بھی نہیں رکھا۔ کبھی اس کا خیال ہی نہیں آیا۔"

"خوب ہو تم بھی!" اسٹی پان ارکاڈیچ نے ہنستے ہوئے کہا۔ "اور مجھ کو سفر کرتے ہوئے دیکھ کر یہ تو ناممکن ہے۔ تمہیں تو روزے رکھنے پڑیں گے۔"

"لیکن کب؟ چار دن تو رہ گئے ہیں۔"

اسٹی پان ارکاڈیچ نے اس کا بھی بندوبست کر دیا اور بیوین نے کیسے ہوں سے پہلے روزے رکھنا اور عبادت کے لئے گرجے جانا شروع کر دیا۔ گرجے کی ساری رسوم میں مواد و رہنما اور حصہ لینا بیوین کے لئے بہت تکلیف دہ تھا بجائے اس کے کہ اس شخص کے لئے ہو سکتا ہے جو خود تو اعتقاد نہیں رکھتا لیکن اس کے ساتھی ہی دوسرے لوگوں کے اعتقاد کا احترام کرتا ہے اس وقت وہ بیزار کے لئے مساوی ہو جانے والی جس رسم شدہ عملی حالت میں تھا اس میں تکلیف دہ صورت یہ صرف یہ تھی کہ اس کے لئے تکلیف دہ تھی بلکہ بالکل ہی ناممکن معلوم ہوتی تھی اس وقت اپنی عظمت و شان اور اپنی ہموار تفکر کی حالت میں اسے یا تو جھوٹ بولنا پڑے گا یا الحاد کا ارتکاب کرنا پڑے گا اور وہ یہ کر سکتا تھا وہ۔ مگر اس نے اسٹی پان ارکاڈیچ سے جتنی بار بھی پوچھا کہ کیسے ہوں کے بغیر ہی سند حاصل کرنا ناممکن نہیں ہے 'اسٹی پان ارکاڈیچ نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے۔

"ارے تو تمہارا اس میں کتنا ہی لیا ہے۔ دو دن؟ اور پھر وہ تو بہت ہی شیلی 'کھڑا اور بڑھاپے سے وہ تو تمہارا یہ واقعہ یوں نکال دے گا کہ تمہیں پتہ بھی نہ چلے گا۔"

گرجے میں پہلی عبادت کے لئے کھڑے ہو کر بیوین نے اپنے اندر نوجوانی کے اس قوی مذہبی جوش کو بیدار کرنے کی کوشش کی جس کا تجربہ اسے سولہویں سے سترہویں سال تک ہوا تھا۔ لیکن اسے اور اسی یقین ہو گیا کہ یہ بالکل ناممکن ہے اس نے اس سب کو یوں دیکھنے کی کوشش کی جیسے یہ بے معنی خالی عملی رسم ہے اسی طرح جیسے لوگوں سے ملنے جانے کی رسم ہے لیکن اس نے محسوس کیا کہ وہ یہ بھی کسی طرح نہیں کر سکتا مذہب کے مسئلے میں بیوین 'اپنے ہم عصروں کی اکثریت کی طرح انتہائی غیر معین موقف میں تھا۔ اعتقاد وہ کر نہیں سکتا تھا مگر اس کے ساتھ ہی اسے اس بات کا بھی حکم یقین نہ تھا کہ یہ سب حق بجانب نہ تھا۔ وہ جو کچھ کر رہا تھا۔ اس کی اہمیت پر چونکہ اعتقاد رکھنے کی حالت میں تھا اور نہ اس سب کو بے یاری سے خالی خولی رسم پر مبنی کی طرح دیکھنے کی اس لئے کیسے ہوں کی تیاری کی اس ساری مدت میں اسے اتنے پن اور شرم کا احساس ہوتا رہا کہ وہ ایسی چیز کر رہا ہے جسے خود نہیں سمجھتا اور اسی لئے 'جیسا کہ اس کی اندرونی آواز اس سے کہتی تھی

"یہاں نظر آتے ہوئے آپ کے سامنے جیسی کھڑے ہیں اور آپ کے اعتراف کو قبول کر رہے ہیں" اس نے صلیب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "کیا آپ اس سب پر اعتقاد رکھتے ہیں جن کی تعلیم ہمیں مقدس کلیسائے حواریان دیتا ہے؟" پادری نے لیوین کے چہرے سے نظریں ہٹاتے ہوئے اور ہاتھوں کو اپنی ما کے اندر باندھ کر اپنی بات جاری رکھی۔

"میں نے شک کیا' مجھے ساری چیزوں پر شک ہے" لیوین نے ایسی آواز میں کہا جو خود اس کے لئے ناخوشگوار تھی اور چپ ہو گیا۔

پادری چند سیکنڈ چپ رہا' کہ وہ دیکھ اور تولے گا اور پھر آنکھیں بند کر کے دلاویز کے علاقے کے تیز تیز لہجے میں لفظوں کو گول کر کے بولا:

"شک تو ایک قدرتی انسانی کمزوری ہے لیکن ہمیں دعا کرتے رہنا چاہئے کہ نیک دل خدا ہم کو قوی بنائے کہ ہم کن سے خاص گناہ سے آپ ہے؟" اس نے ذرا بھی توقف کئے بغیر اسقف کیا جیسے کوشش کر رہا ہو کہ وقت ضائع کرے۔

"میرا خاص گناہ شک ہی ہے میں ساری چیزوں میں شک کرتا ہوں اور زیادہ تر وقت میں شک ہی کے عالم میں رہتا ہوں۔"

"شک تو ایک قدرتی انسان کمزوری ہے" پادری نے وہی الفاظ دہرائے۔ "آپ سب سے زیادہ کس چیز میں شک کرتے ہیں؟"

"میں ہر چیز میں شک کرتا ہوں' میں کبھی کبھی خدا کے وجود پر بھی شک کرتا ہوں" لیوین غیر ارادی طور پر کہہ گیا اور جونہی اس نے کہا تھا اس کی باشانگلی پر خوف طاری ہو گیا۔ لیکن پادری پر ایسا لگا کہ لیوین کے لفظوں کا کوئی اثر ہی نہیں ہوا۔

"خدا سے وہ پر کس طرح شک ہو سکتا ہے؟" اس نے جلدی سے بہت خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

لیوین چپ رہا۔

"جب آپ اس کی تخلیق کو دیکھتے ہیں تو پھر خالق پر کیا شک کر سکتے ہیں؟" پادری نے تیز تیز عادی بات چیت کے انداز میں کہا۔ "کس نے آسمانی سقف کو ستاروں سے سجایا؟ کس نے زمین کو اس کی خوبصورتی کا احساس پسند؟ خالق کے بغیر یہ کیسے ہو سکتا ہے؟" اس نے سوالیہ انداز میں لیوین کو دیکھتے ہوئے کہا

لیوین نے محسوس کیا کہ پادری کے ساتھ فالتو بحث شروع کرنا باشانگلی ہو گی اس لئے جواب میں اس نے وہی کہا جس کا براہ راست تعلق سوال سے تھا۔

"میں نہیں جانتا" اس نے کہا۔

"نہیں جانتے؟ تو پھر آپ اس بات میں کیسے شک کر سکتے ہیں کہ سب کچھ خدا نے تخلیق کیا ہے؟" پادری نے خوش ہو کر اس طرح کہا جیسے اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہو۔

"میں کچھ بھی نہیں سمجھتا" لیوین نے سرخ ہوتے ہوئے اور یہ محسوس کرتے ہوئے کہا کہ اس کے الفاظ احمقانہ ہیں اور یہ کہ کسی صورت حال میں ان کا احمقانہ ہونا لازمی ہے۔

"خدا سے دعا کیجئے اور اس سے مدد مانگئے مقدس آبا کو بھی شکوک تھے اور انہوں نے خدا سے مدد

کی کہ وہ ان کے اعتقاد کو پختہ کرے۔ شیطان بڑی طاقت رکھتا ہے اور ہمیں اس کے آگے ہتھیار نہیں ڈالنے چاہئے۔ خدا سے دعا کیجئے اور اس سے مدد مانگئے خدا سے دعا کیجئے" اس نے جلدی جلدی دہرایا۔

پادری بار بار چپ ہو جاتا کچھ سوچ رہا ہو۔

"آپ' جیسا کہ میں نے سنا ہے' میرے حلقہ کلیسا کے باشندے اور روحانی بیٹے پرنس شیرباتسکی کی بیٹی سے شادی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں؟" اس نے مسکرا کر اضافہ کیا۔ "بڑی اچھی لڑکی ہے!"

"ہاں" پادری کی بات پر سرخ ہوتے ہوئے لیوین نے جواب دیا لیکن اس نے سوچا "کیا میں اس کے بارے میں پوچھنے کی انہیں کیا ضرورت ہے؟"

اور جیسے اس کے خیال کا جواب دیتے ہوئے پادری نے اس سے کہا:

"آپ شادی کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ خدا آپ کو اولاد عطا کرے' ایسا ہی ہے؟ آپ اپنے ہی اور اگر شیطان کی ترغیب کو مطلوب نہ سمجھے' جو آپ کو بے اعتقادی کی طرف کھینچتا ہے تو پھر آپ اپنے بچوں کو کیسی تربیت دے سکیں گے؟" اس نے ذرا رکی ہوئی بے تکلفی کے ساتھ کہا۔ "اگر آپ بھی دوسرے بہت سے لوگوں کی طرح محبت کرتے ہیں تو ایک نیک باپ کی طرح اس کے لئے صرف دوست' بیٹی' ماں' ہم جماعت ہی کی حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ اس کے لئے نجات کی تیاری کے اور سے روحانی طور پر اس کے سدھار ہونے کی بھی ذمہ داری کے کیا یہ سچ نہیں ہے؟ جب معصوم بچہ آپ سے سوال کرے گا کہ "پاپا' اس نے یہ ساری چیزیں بنائی ہیں جو مجھے اس دنیا میں اچھی لگتی ہیں۔ زمین' ہاں' سورج' پھول' گھاس؟ تو کیا آپ اس سے یہ کہیں گے کہ میں نہیں جانتا؟ آپ جانے بغیر نہیں رہ سکتے جب خدا نے آپ کو اس کی ماں' آپ پر' اس کا انکشاف کر دیا ہے تو آپ اپنے آپ سے یہ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مجھے فلاں فلاں بھدی زندگی میں کس چیز کا کیا سہارا ملے گا؟ جب آپ یہ نہیں جانتے تو اس سے کیا نہیں ہے گا؟ آپ اس کو کس طرح جواب دیں گے؟ کیا آپ اسے بہلائیں گے' شیطان کی مکمل زیادتی سے پھوڑ دیں گے؟ یہ تو اچھا نہیں ہے!" اس نے کہا اور اپنے سر کو ایک طرف جھکا کر لیوین کو ایک اور پر شفقت نگاہوں سے دیکھتے ہوئے رک گیا

لیوین نے اس بار کوئی جواب نہیں دیا اس لئے نہیں کہ وہ پادری سے بحث نہیں کرنا چاہتا تھا بلکہ اس لئے کہ اب تک کسی نے اس سے اس طرح کے سوالات کبھی نہیں کئے تھے اور جب تک اس سے یہ سوالات نہ کریں گے تب تک یہ سوچ لینے کا وقت ہو گا کہ انہیں کیا جواب دیا جائے۔

"آپ زندگی کے اس دور میں داخل ہو رہے ہیں" پادری نے اپنی بات جاری رکھی "جب راستے کا انتخاب کرنا اور اس پر قائم رہنا ضروری ہے۔ خدا سے دعا کیجئے کہ وہ اپنی برکت کی بنا پر آپ کی مدد کرے اور آپ پر رحم کرے" اس نے آخر میں کہا "مالک اور خداوند عیسیٰ مسیح' ساری نوع انسان سے اپنی محبت و عنایت کے فضل اور فیاضی کی بنا پر اپنے اس بندے کو معاف کر دیجئے" اور اجازت طلب کرنے کے بعد پادری نے لیوین کو جانے کی اجازت دے دی اور اسے رخصت کر دیا۔

اس وقت گھڑیال نے آدھی لیوین کو اس بات پر حیرانی ہوئی کہ یہ بات چیت پانچ کی صورت میں ختم ہو گئی اور اس طرح ختم ہوئی کہ اسے محسوس نہیں ہو سکا تھا۔

اس کے علاوہ اس کے ذہن میں اس بات کی ایک غیر واضح یاد بھی رہ گئی کہ اس نیک اور خوش اخلاق بوڑھے نے جو باتیں کی تھیں وہ بالکل ہی بے تعلق تھیں۔ انہیں معاملہ سے شروع میں لگتا تھا اور یہ کہ اس میں

کوئی ایسی چیز ضرور ہے جس کو سوچنا سمجھنا چاہئے۔

"ظاہر ہے کہ ابھی تو نہیں" لیوین نے سوچا "لیکن بعد کو بھی ضرور" لیوین اب پہلے سے زیادہ یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کے دل میں کچھ نیا، وسیع اور مسرور کن شے تھی اور یہ کہ مذہب کے سلسلے میں وہ خود بھی اسی حالت میں ہے جو اسے دوسروں میں بہت صاف نظر آتی تھی اور بالکل پسند نہیں تھی اور جس کے لئے وہ اپنے دوست سویاژوسکی کی مذمت کرتا تھا۔

یہ شام اس نے ڈولی کے گھر پر اپنی سگیتر کے ساتھ گزاری۔ وہ بہت خوش تھا اور اس نے اپنی بیان ارشاد کو اپنی خوشدلی کی نئی ہی پیہ اندوہ حالت کے بارے میں 'جس میں وہ اس وقت تھا' سمجھاتے ہوئے کہا کہ وہ اس کے بھی اسی طرح خوش ہے جس طرح ایک بچے میں سے چاند نکلتا دیکھ کر ہوتا ہے اور وہ آخر کار یہ سمجھ کر کہ اس سے کیا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور اسے پورا کرنے لگ جانے لگتا ہے اور وہ بابا کے سارے خوشی کے میدانوں اور کھڑکیوں پر اچھلنے کودنے لگتا ہے۔

۲

شادی سے دس یوم کے مطابق ڈپلومیسی، تبرا، تسلی اور دلاری، لکسانڈرووناساری رسموں کی پابندی پر بہت سختی سے اصرار کی گئیں۔ اپنی سگیتر سے لیوین کتا نہیں کھا سکا۔ اس نے کھانا تین کتوں کے ساتھ اپنے ہاں ہی کھایا جو خلاف سے اس کے ہاں اکٹھے ہو گئے تھے۔ سرگئی ایوانووچ کتا اور اسے بہت پسند کرتا تھا اور اب بچوں سے محبوں کا پرہیز تھا اور اس کو ڈراتے ہوئے ملاقات ہونے پر لیوین اپنے ہاں کھینچ لایا تھا اور چیرکاف جو اس کا شاہ بالا تھا، کتے میں جنس آف ہیں تھا اور بچوں کے شکار میں یورین کا ساتھی رہتا تھا۔ کتا اسے دوسرے دن بھی خوشی خوشی ڈھونڈتا رہا۔ سرگئی ایوانووچ بڑی خوش مزاجی کی حالت میں تھے اور وہ کتا اسوف کے اوٹھے اور پھولتے ہوئے پیٹ سے خوب مخظوظ ہوئے۔ کتا اسوف نے یہ محسوس کر لیا کہ اس کے اوٹھے پن کی قدر دانی جاری ہے اور اسے سمجھا جا رہا ہے چنانچہ اس نے فاسی نمائش کی۔ چیرکاف نے خوشی اور نیکدلی سے ہر طرح کی بات چیت میں دلچسپی لی اور اسے آگے بڑھایا۔

"اب یہ جیسے "کتا اسوف" سے یورپ رشی کی نمائش میں پڑی ہوئی ملاوٹ کے مطابق اپنے فقروں کو کھینچتے ہوئے کہا "ہمارا دوست کنسٹن تن سیتریچ کس قدر با مقصد آدمی تھا۔ میں پیچھے دنوں اور گزرے ہوئے لوگوں کی بات کر رہا ہوں اس لئے کہ وہ اب نہیں رہا۔ تب اسے سائنس سے بہت محبت تھی یورپ رشی سے نکلنے کے بعد بھی اور اس میں انسانی دلچسپیاں تھیں۔ اب اس کی، مشہ اد کا ایک بہت حصہ خواس کام میں لگا ہے کہ اپنے آپ کو دھوکا دے اور وہ سراسر ناانصاف۔ اس دھوکے کا از فراہم کرنے میں۔"

"شادی کا آپ سے زیادہ قطعی دشمن میں نے نہیں دیکھا" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔

"نہیں میں دشمن نہیں ہوں۔ میں تو تقسیم محنت کا دوست ہوں۔ جو لوگ کچھ نہیں کر سکتے انہیں لوگ پیدا کرنے چاہئیں اور باقی لوگوں کو ان کے علم، سعادت اور خوشی کے لئے کام کرنا چاہئے۔ میں اس طرح سمجھتا ہوں ہزار ہا لوگ ایسے ہیں جو ان دو کاموں کو ملانا چاہتے ہیں لیکن میں ان لوگوں میں نہیں ہوں۔"

"مجھے کس قدر خوشی ہوگی جب یہ معلوم ہوگا کہ آپ کو کسی سے محبت ہو گئی ہے!" لیوین نے کہا۔

"معافی کر کے مجھے شادی میں ضرور بلائیے گا۔"

"محبت تو مجھے اس وقت بھی ہے۔"

"ہاں کٹی نش سے۔ معلوم ہے آپ کو" لیوین اپنے بھائی سے مخاطب ہو گیا "بلا کیل سمیچ نذائیت کے بارے میں ایک مضمون لکھ رہے ہیں اور [illegible]"

"ارے ارے" آپ گزیدہ مت کیجئے گا خیر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ موضوع کیا ہے بات یہ ہے کہ کٹی نش سے مجھے واقعی محبت ہے۔"

"لیکن دوسری سے محبت کرنے میں تو تحل نہ ہوگی۔"

"وہ تحل ہوگی ہی ضرور تحل ہوگی۔"

"کس وجہ سے؟"

"ارے دیکھ لیجئے گا آپ کو کھیتی باڑی سے 'شکار سے لگاؤ ہے۔ ۔ ۔ تو دیکھ لیجئے گا!"

"اور آج ارنیب آیا تھا" اس نے بتایا کہ پرانوے میں بہت سے ہارے سکے ہیں اور ارنیب نے کہا۔

"اب ان کا شکار تو آپ میرے لئے ریزرو کر لیں گے۔"

"یہ ہوئی نہ بات" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔ "اور آئندہ کے لئے ریچھ کے شکار سے بھی مجھے بری نہیں جانے دے گی!"

لیوین مسکرایا۔ یہ ضرور کہ بیوی اسے نہیں جانے دے گی اس کے لئے اتنا خوشگوار تھا کہ وہ بچوں کا مذاق کرنے کی طبیعت سے چھٹکارے کے لئے انکار کرنے پر تیار تھا۔

"پھر بھی افسوس تو ہوتا ہے کہ ان دو ریچھوں کا شکار لوگ آپ کے بغیر ہی کر لیں گے اور پچھلی بار نیسلووسکی جو ہوا تھا وہ بڑا ہی تاسف انگیز شکار ہوا تھا" چیرکاف نے کہا

لیوین اس کی اس خوش طبعی کا راز نہیں سمجھ پایا تھا کہ کہیں کوئی چیز کیٹی کے بھید بھی اچھی ہو سکتی ہے' اس لئے وہ کچھ نہیں بولا۔

"اپنی کنوارپن کی زندگی سے رخصت ہونے کی رسم یوں ہی نہیں قائم ہو گئی" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔ "چاہے آدمی کتنا ہی خوش ہو پھر بھی آزادی ختم ہو جانے کا افسوس تو ہو سکتا ہے۔"

"تو آپ اعتراف کرتے ہیں کہ یہ احساس ہے 'جیسے کوئی کے ارادے میں دوسرا کو کھڑکی سے کود کر بھاگ جانے کا جی چاہتا ہے (؟)"

"مانتا ہے تو لیکن اعتراف نہیں کریں گے" کتا اسوف نے کہا اور زور سے قہقہہ لگایا۔

"تو پھر کیا 'کھڑکی تو کھلی ہے چلا بھی تو ہیں چلتے ہیں ایک تو ہلکی ہے' اس کی مدد تک جا سکتا ہے۔ واقعی بیلو پانچ بیکے ڈال گاڑی سے چلتے ہیں اور یہاں جو جا ہیں لریں" چیرکاف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن میں حلفیہ کہتا ہوں" لیوین نے مسکراتے ہوئے کہا "کہ مجھے اپنے دل میں اپنی آزادی کے بھاگ جانے کا افسوس کا یہ احساس کہیں بالکل نہیں!"

"ارے آپ کے دن میں تو اس وقت ایسی اچھل پھل ہے کہ وہاں کچھ نہ ہی گا نہیں" کتا اسوف نے کہا۔ "ٹھہرو جائیے 'جب بار انتیک خاک کر لیں گے تو چل جائے گا!"

"نہیں اگر اپنے احساس (وہ کتا اسوف کے سامنے "اپنی محبت" نہیں کہنا چاہتا تھا) [illegible] اور خوشی

کے علاوہ مجھے کوئی کے گھوانے کا اور ابھی المیوس ہو ماتھیں صرور محسوس کرتا چاہیے تھوڑی سی اسی ---- اس کے برعکس' مجھے آزادی کے اس طرح ختم ہو جانے کی تو خوشی ہے۔"

"میرا ہے! آپ کی طرف سے تو اب بالکل ہی ناامید ہو جانا چاہئے!" نکولاسوف نے کہا "تو آپ ان کے شکایت ہونے کے لئے جام اٹھائیں یا اس کے لئے تسلی کریں کہ کاش ان کے خوابوں کا سوال حصہ ہی سہی حقیقت بن جائے اور یہ بھی ایسی خوشی ہوگی جیسے رہ رہے ہیں۔ کسی چیز پر بھی ایسی ہوئی!"

کھانے کے بعد جلدی مہمان چلے گئے تاکہ شادی سے پہلے کپڑے بدل سکیں۔

اکیلے رہ جانے پر ان کواروں کی باتوں کو یاد کر کے یورین نے ایک بار پھر خود سے سوال کیا کہ اس کے دل میں اپنی آزادی کے سلسلے میں افسوس کا وہ احساس ہے جس کے بارے میں یہ لوگ باتیں کر رہے تھے؟ وہ اس سوال پر مسکرائے گا۔ "آزادی؟ آزادی کس لئے؟ خوشی تو صرف اس میں ہے کہ محبت کرے اور تمنا کرے' کسی کی تمناؤں کے اس کے خیالوں کے بارے میں سوچے۔ ابھی کوئی آزادی نہ ہو ---- یہ ہے خوشی!"

"لیکن کیا میں اس سے یہ کہوں کہ اس کی تمناؤں' اس کے احساسات کو جانتا ہوں؟" ایک دم کسی آواز نے اس سے سرگوشی میں کہا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ غائب ہو گئی اور وہ سوچنے لگا۔ اور یکبارگی اسے ایک عجیب احساس ہوا۔ اسے ڈر اور شبے کا احساس ہوا' جو چیز شبہ کا۔

"ڈر اگر وہ مجھ سے محبت نہ کرتی ہو تو؟ اگر وہ مجھ سے شادی صرف اس لئے کر رہی ہو کہ بس شادی کرنی ہے تو؟ کر وہ عاشق ہی ہو اور یا کر رہی ہے تو؟" اس نے اپنے آپ سے پوچھا۔ "ہو سکتا ہے وہ بعد کو پچھتائے اور شادی کے بعد ہی یہ سمجھے کہ مجھ سے وہ محبت نہیں کرتی تھی اور کر بھی نہیں سکتی تھی۔" اور اس کے دل میں کیٹی کے بارے میں عجیب اور اشتعال انگیز خیالات آنے لگے۔ اسے درد بھری سے جلنے کا احساس ہوا' جیسے سال بھر پہلے ہوا تھا' اسے لگا کہ وہ شام ابھی کل ہی تو تھی' جب اس نے کیٹی کو درد بھری کے ساتھ دیکھا تھا اسے شک ہوا کہ کیٹی نے اسے سب کچھ نہیں بتایا تھا۔

وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ "نہیں' اس طرح تو نہیں ہو سکتا" اس نے خود سے کہا۔ "میں اس کے پاس جاؤں گا' پوچھوں گا' آخری بار سوں گا کہ ہم آزاد ہیں اور کیا ایسی ہی رہیں گے' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے' جدائی اور سب اتفاقی سے تو ہر چیز بہتر ہو گی!" دل میں ناامیدی اور سارے لوگوں پر' اپنے آپ پر' کیٹی پر غصہ لئے ہوئے وہ ہوٹل سے نکلا اور کیٹی کے پاس گیا۔

کسی کو اس کے آنے کی توقع نہ تھی۔

کیٹی سے پیچھے والے کمروں میں سے ایک میں گئی۔ وہ ایک صندوق پر جھکی تھی اور ایک کرسی کی پشت پر اور فرش پر چیزوں کے ڈھیر لگے تھے ان میں سے جھانسا چھانٹ کر نوکرانی کے ساتھ بالکل ٹھیک ٹھاک کر رہی تھی

"ارے!" اس نے یورین کو دیکھ کر اور خوشی سے گلابی ہوتے ہوئے چیخ کر کہا "کیسے ہو تم؟ ارے آپ کیسے آ گئے؟ ہاں آخری دنوں تک وہ یورین سے کبھی "تم" کہہ کر بات کرتی تو کبھی "آپ" (مجھے تو بالکل توقع نہ تھی! اور میں اپنے کنوارپن کے لباسوں کو چھانٹ رہی ہوں کہ کون سے کس کو دوں ----"

"اچھا آپ تو بہت ہی اچھی بات ہے!" یورین نے نوکرانی کو دیکھتے ہوئے ارادی کے ساتھ کہا۔

"دے دیا شام' تم جاؤ' میں پھر بلاؤں گی" کیٹی نے نوکرانی سے کہا۔ "کیا ہوا' تمہیں؟" اس نے نوکرانی کے

جاتے ہی پوچھا اور بڑے فیصلہ کن انداز میں "تمہیں" کہا۔ اس نے دیکھ لیا کہ یورین کا چہرہ کچھ عجیب سا ہے' پریشان' اور اداس' اور اسے ڈر لگنے لگا۔

"کیٹی' مجھے بڑی اذیت ہو رہی ہے۔ میں اکیلے ہی اذیت نہیں برداشت کر سکتا" اس نے بڑے ناامیدانہ لہجے میں کہا۔ وہ کیٹی کے سامنے کھڑا تھا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اسے منت آمیز نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے کیٹی کے محبت بھرے اور صاف چہرے پر یہ دیکھ لیا تھا کہ جو کچھ وہ کہنا چاہتا تھا اس کا کوئی نتیجہ نہ نکلے گا لیکن اس کے لئے کہہ دینا بہرحال ضروری تھا تاکہ کیٹی خود اس کو یقین دلا دے۔ "میں یہ کہنے آیا ہوں کہ وقت ابھی گزر نہیں۔ اس سب کو ختم کر دیا اور سب ٹھیک کر لینا اب بھی ممکن ہے۔"

"کیا؟ میری کچھ بھی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔ تمہیں ہوا کیا ہے؟"

"ہو میں نے ہزاروں بار کہا ہے اور ہو میں سوچے بغیر نہیں رہ سکتا ---- یہ کہ میں تمہارے لائق نہیں ہوں۔ تم میرے ساتھ شادی کرنے پر رضامند ہو ہی نہ سکتی تھیں۔ تم سوچو تو۔ تم نے غلطی کی۔ تم ابھی طرح سوچ لو تم مجھ سے محبت نہیں کر سکتیں۔ اگر ----" یہ بہتر ہے کہ تم جاؤ" اس نے کیٹی کے چہرے کو دیکھے بغیر کہا۔ "مجھے بہت دکھ ہو گا لوگ ہو چاہیں وہ کہیں' دکھی رہنے سے تو ہر چیز بہتر ہے ---- ابھی جب تک وقت ہے تب تک سب بہتر ہے ----"

"میری تو کچھ میں نہیں آتا" کیٹی نے ڈرتے ہوئے جواب دیا "یعنی یہ کہ تم انکار کرنا چاہتے ہو ---- کہ کوئی ضرورت نہیں؟"

"ہاں اگر تم مجھ سے محبت نہیں کرتیں تو۔"

"تم پاگل ہو گئے ہو!" وہ چیخ پڑی۔ جھٹکا ہوا سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

لیکن یورین کی صورت دیکھ کر ایسا تو نہیں آتا تھا کہ کیٹی نے اپنی جھٹکا ہوا کو ضبط کیا اور کپڑوں کو کرسی سے ہٹا کر اس کے پاس بیٹھ گئی۔

"تم کیا سوچ رہے ہو' سب بتاؤ۔"

"میں سوچ رہا ہوں کہ تم مجھ سے محبت نہیں کر سکتیں۔ آخر کس وجہ سے تم مجھ سے محبت نہیں کر سکتی ہو؟"

"یا میرے خدا! کیا کروں میں؟ ----" اس نے کہا اور رونے لگی۔

"اف' یہ میں نے کیا کیا!" یورین نے بے اختیار کہا اور کیٹی کے سامنے گھٹنوں کے بل گر کر اس کے ہاتھوں کو چومنے لگا۔

پانچ منٹ بعد جب پرنس کمرے میں آئیں تو انہوں نے ان لوگوں کو ایسی حالت میں دیکھا جب صلح صفائی ہو چکی تھی۔ کیٹی نے نہ صرف یہ کہ یقین دلا دیا کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے بلکہ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ کس وجہ سے محبت کرتی ہے یہ بھی سمجھا دیا تھا کہ کس لئے محبت کرتی ہے۔ اس نے یورین کو بتایا کہ وہ اس سے اس لئے محبت کرتی ہے کہ اس کو پوری طرح سمجھتی ہے' اس لئے کہ وہ جانتی ہے کہ وہ کس چیز سے محبت کرتا ہے اور جس سے وہ محبت کرتا ہے وہ ضرور اچھی ہو گی --- اور یہ سب یورین کو بالکل صاف اور واضح لگا۔ جب پرنس ماں کے پاس آئیں تو وہ دونوں صندوق پر پاس پاس بیٹھے ہوئے تھے اور اس بات پر بحث کر رہے تھے کہ کیٹی اس کھورے لباس کو دے دیا چاہتی تھی جو وہ اس دن پہنے تھی جس دن یورین سے اس

فراشگاری کی تھی اور لیون اصرار کر رہا تھا کہ یہ لباس کسی کو بھی دیا جائے اور دونیاشا کو آسانی سے لباس دے دیا جائے۔

"تم سمجھتے کیسے نہیں؟ اس کے بال اور آنکھیں تو کالی ہیں' آسمانی رنگ اس کے لئے سودمند نہیں ہوگا ——— میں نے یہ سب پہلے ہی سوچ لیا ہے۔"

پرنس کو جب یہ معلوم ہوا کہ وہ کیٹی کے پاس کس لئے آیا تھا تو اس نے نیم ہپناٹیزم جیسے انداز میں حقیقی کا اظہار کیا اور اسے کپڑے بدلنے کے لئے کہہ بھیجا اور کہا کہ وہ کیٹی کے بال ٹھیک کروانے میں لگ جائے اس لئے کہ شادی بس اب آنے ہی والا ہے۔

"اس نے ان دنوں ویسے ہی کچھ نہیں کھایا اور اپنی صورت شکل بگاڑی ہے اور تم اوپر سے اپنی بے قوفیوں سے اس کو پریشان کر رہے ہو" پرنس نے لیون سے کہا "چلو اب تم جاؤ جا کر میرے بچے"

لیون قصوروار اور شرمندہ سا لیکن مطمئن ہو کر اپنے ہوٹل میں واپس آگیا وہاں اس کے بھائی' داما' الکساندر دوما اور اسٹیپان ارکادیچ سب کے سب پوری طرح سے سورے ہوئے اس کا انتظار کر رہے تھے تاکہ مقدس شبیہ کے سامنے اس کو دعائے خیر دے سکیں۔ دیر کرنے کا وقت بالکل نہیں تھا داما الکساندر دوما کو بھی کہہ گیا تھا تاکہ اپنے بیٹے کو آپس میں باتوں کو گفتگو میں لگا کر وہ زار نکارڈ گیا تھا اس لئے کہ اسے شبیہ لے کر پرنس کے ساتھ چلنا تھا۔ پھر ایک گاڑی شادی بالا کے لئے بھیجی جانی تھی اور دوسری کو جسے سرگئی ایوانووچ نے کرجا سے دے رکھے تھے واپس بھیجنا تھا۔ ویسے بھی بہت سی چیزیں معاملات بہت سے تھے۔ ایک پیر قطعی طور پر طے تھی کہ لیونٹیف کو مل کر یہ کی بالکل ضرورت نہیں تھی اس لئے کہ سارے پہنچ چکے تھے۔

شبیہ کے سامنے دعائے خیر کے بعد کی رسم میں کوئی خاص بات نہیں ہوئی۔ اسٹیپان ارکادیچ اپنی بیوی کے برابر مزاحیہ تقدس کے انداز میں کھڑے ہوئے "اس سے پہلے شبیہ لیون کو حکم دیا کہ وہ دہن تک جھک جائے پھر اس سے ایک بوسہ لے ساتھ ہی ساتھ مذاق اڑانے کے انداز میں دعائے خیر کہہ دی اور ہمیں بار بار کہتا رہا کہ اسے دعا کی اور سرگئی ایوانووچ کو اس کی آواز جاری کے سلسلے میں پھر گزبڑا گئیں۔

"تو ہم یہ کریں گے کہ ہم ہماری گاڑی میں اسے لینے کے لئے جائیں اور سرگئی ایوانووچ کو اتنی تیزی کریں کہ پہلے جائیں اور بعد کو گاڑی بھیج دیں"

"اوے مجھ کو بڑی خوشی ہوگی۔"

"اور میں ابھی اسے لے کر آتا ہوں۔ چیزیں بھیجی گئیں؟" اسٹیپان ارکادیچ نے کہا۔

"بھیج دی گئیں" لیون نے جواب دیا اور کوٹ کو حکم دیا کہ ان کے کپڑے تیار کرے۔

3

لوگوں کی عام طور سے عورتوں کی بھیڑ گرجے کو گھیرے ہوئے تھی جس میں شادی کے لئے روشنی کی گئی تھی۔ دو لوگ بیچ میں سے کسی طرح پار پائے تھے وہ لڑکیوں کے پاس بھیڑ لگائے تھے' دھکے دے رہے تھے' ٹھٹھول رہے تھے اور جنگلوں میں سے جھانک رہے تھے۔

ان میں سے زیادہ تر گلیاں پولیس والے ایک کے پیچھے ایک سڑک پر کھڑی کر چکے تھے ایک پولیس افسر بالے کی ذرا بھی پروا کئے بغیر صدر دروازے کے پاس اپنی وردی میں دمکتا ہوا کھڑا تھا۔ اور گاڑیاں برابر آتی جا رہی تھیں جن میں سے کبھی پھولوں سمیت خوبصورت لباسوں کے دنبالوں کو سنبھالے ہوئے اترتیں تو کبھی مرد اپنی کیپ یا سیاہ ہیٹ اتارتے ہوئے نکلتے اور گرجے میں چلے جاتے۔ گرجے کے اندر دونوں طاؤس روشن کیے جا چکے تھے اور مقامی شبیہوں کے سامنے بھی ساری شمعیں جلا دی گئی تھیں شبیہوں والی دیوار کی قرمزی رنگین پر منبری رنگ شبیہوں کی دریں جالیاں' کلیسائی قندیل اور شمعدانوں کی چاندی' فرش کے چوکے' غالیچے' کلیسائی مسیحوں کے پاس لگے ہوئے پریم' شاہ سیل تک جانے والے زینے' اور پرانی سیاہ شدہ کتابیں' پادریوں کے لبادے اور چولے ——— ساری چیزیں روشنی سے دمک رہی تھیں۔ گرم کپڑے ہوئے گرجے میں بائیں جانب فراک کوٹوں اور سفید ٹائیوں' دستانوں' ٹوپیوں' زرہ بکتر' کلغی' مونچھوں' بالوں' بھنوؤں' ابروؤں اور لمبے لمبے سنہرے پٹے ہاتھوں کی بھیڑ میں دبی دبی لیکن پرجوش بات چیت چل رہی تھی اور چھت کے اونچے گنبد میں عجیب طرح سے گونج رہی تھی۔ ہر بار جب دروازہ کھلنے سے چرچراتا' اس بھیڑ میں بات چیت بند ہو جاتی اور اس امید میں سب لوگوں کی نظریں ادھر اٹھ جاتیں کہ وہ دولہا اور دلہن کو داخل ہوتے دیکھیں گے لیکن دروازہ اس سے بھی زیادہ بار کھل چکا تھا۔ کبھی وہ تاجوکی اور نیا ہوا دار سے پہلے تھے اور کبھی جانبدار لوگوں کے حلقے میں شامل ہو جاتے یا پھر کوئی تماشا دیکھنے والی بوڑھی عورت پولیس افسر کو چکمہ دے کر اس کی مدد سے سیدھا کر کے اندر آجاتی اور بائیں جانب کے انجانے لوگوں کی بھیڑ میں شامل ہو جاتی۔ عزیز رشتہ دار اور باہر کے لوگ بھی اب تک انتظار کے سارے مرحلوں سے گذر چکے تھے۔

پہلے تو لوگ یہ فرض کیے رہے کہ دولہا اور دلہن بس پہنچنے ہی والے ہیں اور اس تاخیر کو کسی نے کوئی اہمیت نہیں دی۔ پھر لوگ بار بار دروازے کی طرف دیکھنے لگے اور تعجب کا اظہار کرنے لگے کہ کہیں کچھ ہوا تو نہیں گیا۔ پھر اتنی دیر ہو گئی کہ اسے پہنچنے کا احساس ہونے لگا اور رشتہ داروں اور مہمانوں نے ایسا ظاہر کرنا شروع کر دیا جیسے دولہا دلہن کے بارے میں سوچ ہی نہیں رہے ہیں بلکہ اپنی باتوں میں مصروف ہیں۔

اصل بات کو جیسے اچانک اپنے وقت کی قدر و قیمت کا خیال آگیا اور وہ بے صبری سے کھانسنے لگا کس سے کھڑکیوں کے شیشے ہلنے لگے۔ کلیسائی مسیحوں کے گروہ میں سے کبھی کبھی کسی کے گانا گانے کی آواز سنائی دیتی تو کبھی اونچے ہوئے مسیحوں کے جھنجھنے کی۔ پادری بار بار کبھی خادم کلیسا کبھی لڑکوں کو دیکھنے کے لئے بھیجتا کہ دولہا آگیا نہیں اور خود کاسی پہنے ہوئے چلنے اور کراہتے ہوئے چلنے سمیت جلدی جلدی پہلو والے دروازے تک دولہا کی آمد کی توقع میں جاتا۔ آخر کار ایک خاتون نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا "لیکن یہ بڑی ہی عجیب بات ہے" اور سارے مہمانوں پر بے چینی طاری ہو گئی اور وہ رو رو کر اپنی حیرت اور بے اطمینانی کا اظہار کرنے لگے ایک شاہ بالا یہ پتہ لگانے کے لئے گیا کہ آخر ہوا کیا اس عرصے میں کیٹی جو طور بہت پہلے تیار ہو چکی تھی' سفید لباس پہنے لیس نقاب ڈالے' نارنجی پھولوں کا ہار سر پر پہنے اپنی بیٹی ماں اور اپنی سن بر سس لوورا کے ساتھ شیر و شکر جاندان کے مکان کے ہال میں کھڑکی سے باہر دیکھ رہی تھی اور آدھ گھنٹے سے زیادہ سے انتظار کر رہی تھی کہ شاہ بالا آئے اور اطلاع دے کہ دولہا کار جا کر پہنچ چکا ہے۔

اس سارے وقت میں لیون پتلون پہنے لیکن بغیر واسکٹ اور فراک کوٹ کے اپنے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار دروازے میں سے سر نکال کر راہداری پر نظر ڈالتا لیکن راہداری میں وہ نظر نہ آتا جس کا وہ انتظار کر رہا تھا' وہ ناامید ہو کر واپس آجاتا اور ہاتھ ملتے ہوئے اسٹیپان ارکادیچ سے مخاطب ہوتا جو اطمینان

سے مسکرا رہے تھے۔

"کیا کبھی کوئی ۔۔۔ تمہیں بھی ایسی صورتِ حال کا سامنا ہوا ہے؟" اس نے کہا۔

"ہاں، اکثر۔ تو ہے۔" سیبان ارکاڈ تیگا نے اس کو تسلی دینے کے انداز میں مسکراتے ہوئے تائید کی۔ "لیکن تم پریشان نہ ہو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"تو کہیے۔ پریشان ہوں یا نہیں" لیوین نے اپنے موقف سے ہٹنے کا ارادہ کرتے ہوئے کہا۔ "اور یہ اضافہ اور اس کے پیچھے گریبان کی وہ شکل بالکل ناممکن ہے؟" اس نے اپنی قمیص کے سامنے کے حصے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "اور اگر ساں اسٹیفن بھیجا جائے تو؟" اس نے بے اختیار بڑی نااُمیدی کے ساتھ کہا۔

"تب میری جس لگا۔"

"کب کے پس لگانا چاہتے تھا۔"

"فکر نہ کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ۔۔۔ دم واپس ٹھیک ہو جائے گا۔"

بات چیت کی روانی نے جب پہلے کے بڑے مطلب کے تاثر سے ہٹا دیا تو لیوین کے ذہن میں پھر وہی سب باتیں اور ضروری کام آ گئے۔

"اور قمیص، لیوین بولا

"قمیص تو آپ کے پاس ہیں" سیبان ارکاڈ نے اطمینان سے مسکراتے ہوئے کہا۔

صاف قمیص کے بارے میں لیوین کو یاد تھا کہ اس سے یہ حکم دیا گیا تھا کہ ساری چیزیں رکھ کر پوس تیریا سیل کے ہاں چلا جائے، جہاں سے وہ اگلی صبح چلے جانے والے تھے، تو اس نے اپنی ضرورت کے علاوہ ساری چیزیں وہیں بھیج دی تھیں۔ صبح سے پہنی ہوئی قمیص نکل آئی تھی اور بٹلر کریاں کی واسکٹ کے ساتھ اسے پسند نہ تھا۔ پوس تیریا سیل کے گھر بھیجے میں بہت دیر لگتی۔ اس لئے قمیص لیوین نے مانگ بھیجا گیا۔ وہ واپس آیا کہ دکانیں سب بند ہیں ۔۔۔ اتوار ہے۔ سیبان ارکاڈ تیگا کے ہاں گندی بھیجا۔ وہ قمیص لایا تو ہاں وہ بے حد تنگ اور ناپسند تھی۔ اتوار کو پوس تیریا تیگا کے ہاں سامان کھولنے کے لئے بھی بھیجا گیا تھا مگر بے سود، اسے انتظار کرنا پڑا تھا اور وہ غصے میں بند ارادے کی طرح کمرے میں ٹہل رہا تھا اور ۔۔۔ کی تلاش میں مصروف تھا اور جو وہ لایا اور نااُمیدی کے ساتھ وہ ناپسند کر رہا تھا۔ اس نے بیٹی سے کہی قمیص اور یہ کہ اب وہ کیا سوچ رہی ہوگی۔

اتوار کو خدمتگار کو ہماری طرح سامان کھولنا پڑا تھا۔ قمیص لے لیا گیا تھا کہ کمرے میں داخل ہوا۔

اس وقت بھی یہ بیچ کیا۔ سامان گاڑی پر لادا جا رہا تھا۔ اتوار کو کہا۔

میں مست لمحہ گزرنے کی اس توجہ سے ۔ دیکھتے ہوئے کہ ۔۔۔ اور جو ہے گی لیوین وہ ۔۔۔ ہوا اور اداسی میں سے گزر

اب ۔۔۔ سے جو ہے ہو گا۔ سیبان ارکاڈ تیگا نے مسکراتے ہوئے اور اطمینان سے اس کے پیچھے چلتے ہوئے کہا۔ "میں کہہ رہا ہوں نا تم سے، سب ٹھیک ہو جائے گا، سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

۴

"گئے ۔۔۔ وہ ہے وہ ہوا۔ کون سا؟ ۔۔۔ وہی ہر زیادہ جو ان ہے؟ ۔۔۔ اور دس تو اف میری

ہاں، بالکل ادھ مری ہو رہی ہے!" لوگوں نے بھیڑ میں اس وقت کہا جب لیوین اگریجے کے صدر دروازے پر دلہن کا استقبال کرنے کے بعد اس کے ساتھ گرجے میں داخل ہوا۔

سیبان ارکاڈ تیگا نے اپنی بیوی کو دیر ہونے کی وجہ بتائی اور مہمانوں نے مسکراتے ہوئے آپس میں مختصر تبصرہ کیا۔ لیوین نے کسی چیز یا کسی شخص کی طرف بھی دھیان نہیں دیا۔ وہ ایک ٹک اپنی دلہن ہی کو تکے جا رہا تھا۔

سب لوگ کہتے تھے کہ اس کی صورت شکل ان پچھلے دنوں میں بہت بگڑ گئی ہے اور شادی کے دن اتنی خوبصورت ہرگز نہیں تھی جتنی وہ عام طور سے نظر آتی تھی۔ لیکن لیوین کو ایسا بالکل نہیں لگتا تھا۔ اس نے کیٹی کے بالوں کے اونچے سنگار، کیٹی سفید نقاب اور سفید پھولوں کو، اونچے جنت دار کالر کو، اس کی لمبی گردن کو پھولوں سے خاص کنواریوں والے انداز میں بند کیے ہوئے تھا اور صرف سامنے سے اور سادا لگتا تھا، اور اس کی حیرت انگیز تبدیلی کر کو دیکھا اور اسے لگا کہ وہ ہمیشہ سے بھی زیادہ خوبصورت تھی ۔۔۔ اس لئے نہیں کہ ان پھولوں، اس نقاب اور اس خاص طور سے پیرس سے آرڈر کر کے منگوائے ہوئے لباس نے اس کے حسن میں کچھ اضافہ کر دیا تھا بلکہ اس لئے کہ اس کے لباس کی اس پر تصنع سج دھج کے باوجود اس کی پیاری صورت اس کی نگاہوں اور اس کے ہونٹوں کا تاثر ہی اس کا مخصوص معصومیت اور سچائی کا تاثر تھا۔

"میں تو سوچ رہی تھی کہ تم بھاگ جانا چاہتے ہو" کیٹی نے اس سے کہا اور اسے دیکھ کر مسکرائی۔

"جو میرے ساتھ ہوا وہ اتفاقاً اضافہ تھا کہ اس کا ذکر کرتے ہوئے بھی شرم آتی ہے!" اس نے مسرور ہوتے ہوئے کہا اور پھر اسے سرگئی ایوانووچ کی طرف مخاطب ہونا پڑا جو اس کے پاس آ گئے تھے

"اچھا تھا۔ ویسا ہی تمہاری قمیص کا بھی!" سرگئی ایوانووچ نے مسکراتے اور مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں، ہاں" لیوین نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہ اس سے کیا کہا جا رہا ہے۔

"ڈکر کو سنیا" اب فیصلہ کرنا ہے" سیبان ارکاڈ تیگا نے بڑی سنجیدہ ہوئی سی صورت بنا کر کہا "ایک بہت اہم سوال کا۔ اس وقت تم ایسی حالت میں ہو کہ اس کی ساری اہمیت کا اندازہ لگا سکتے ہو۔ مجھ سے پوچھا جا رہا ہے کہ استعمال شدہ قمیصیں جلائی جائیں یا غیر استعمال شدہ؟ دس روبل کا فرق ہے" انہوں نے مسکراتے ہوئے اضافہ کیا۔ "میں نے فیصلہ تو کر دیا لیکن مجھے اندازہ لگ رہا ہے کہ شاید تم راضی نہ ہو۔"

لیوین سمجھ گیا کہ یہ مذاق تھا مگر وہ مسکرا نہ سکا۔

"تو پھر استعمال شدہ کہ غیر استعمال شدہ؟ ۔۔۔ یہ ہے سوال۔"

"ہاں ہاں غیر استعمال شدہ۔"

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ سوال طے ہو گیا" سیبان ارکاڈ تیگا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب لیوین ان کو کھوئی کھوئی نظروں سے دیکھتا ہوا اپنی بہن کے پاس چلا گیا تو انہوں نے چیکوف سے کہا "اور سوچو تو لوگ ایسی صورتِ حال میں کیسے بیوقوف ہو جاتے ہیں۔"

"خیال رکھنا کیٹی" قالین پر قدم رکھتے ہی لیوین نے اپنی بہن سے کہا "گاؤن ٹخنوں سے اوپر اٹھا لو" اور پھر لیوین سے مخاطب ہو کر بولی "جلدی آؤ گے تم بھی؟"

"کیوں کہہ رہی ہو یہ؟" کیٹی کی بیٹی ماریا میتریونا نے کہا۔

"تمہیں معلوم نہیں لگ رہی ہے؟ تم تو بالکل پاگل ہو رہی ہو ۔۔۔ لیوین سرگئی ایوانووچ!" کیٹی کی بہن پر ہنس پڑی اور اس نے کہا اور اپنے بھرے بھرے خوبصورت بازوؤں کو ہلا کر اس کے سر پر لگے پھولوں کو درست کیا

ڈالی پاس آئیں۔۔۔ وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں لیکن کہہ نہ پائیں' رو پڑیں اور پھر غیر فطری انداز میں ہنسنے لگیں۔

کیٹی بھی لیوین کی طرح سب کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جیسے دیکھ ہی نہ رہی ہو۔ اس سے مخاطب ہو کر جتنی بھی باتیں کی جاتی تھیں ان کا جواب وہ صرف خوشی کی مسکراہٹ سے دے سکتی تھی۔ اس وقت اس کے لئے بالکل فطری چیز تھی۔

اس حرمے میں کلیسا کے سب خدمت گزاروں نے اپنے خاص موقعوں والے لباس زیب تن کر لئے اور پادری نیز ڈیکن لیکٹرن کے پاس آ گئے جو عبادت گاہ کے در کے پاس رکھا تھا۔ پادری نے لیوین سے مخاطب ہو کر کچھ کہا لیکن لیوین نے سنا ہی نہیں کہ اس نے کیا کہا۔

"داہن کا ہاتھ پکڑیئے اور اسے لے چلئے۔" لیوین کے شانہ بالا نے اس کو بتایا۔

دیر تک لیوین کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اس سے کیا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ دیر تک ان لوگوں نے اس کو درست کرنے کی کوشش کی اور پھر اس خیال کو چھوڑ دیا جا چکے تھے' اس لئے کہ وہ داہنا ہاتھ سے نہ پکڑ رہا تھا یا اس ہاتھ کو نہ پکڑ رہا تھا جو آخر کار اس کی سمجھ میں آیا کہ اسے اپنے دائیں ہاتھ سے' اپنے کھڑے ہونے کے مقام کو بدلے بغیر کیٹی کا بھی دایاں ہاتھ پکڑنا تھا۔ جب اس نے آخر کار دلہن کا دایاں ہاتھ پکڑ لیا' جیسا کہ کرنا چاہئے تھا' تو پادری اس سے چند قدم آگے بڑھا اور لیکٹرن کے پاس رک گیا۔ سو سنتوں اور جان بچان کے لوگوں کی بھیڑ بات چیت کی مھمناہٹ اور سرگوشیوں کی سرسراہٹ سمیت ان کے پیچھے پیچھے چلے۔ کسی نے جھک کر دلہن کے سیاہ لبادے کو درست کیا۔ کسی نے ایسا سناٹا چھا گیا کہ شمعوں سے پگھلی موم کی بوندیں ٹپکنے کی آواز سنائی دینے لگیں۔

بوڑھے پادری نے' جو اپنی مقدس کلاہ پہنے تھا اور جس کے چاندی جیسے چمکتے ہوئے سفید بال دونوں طرف کانوں کے پیچھے کئے ہوئے تھے' اپنے بھوسلے پھولے ہوئے ہاتھ بھاری روپہلے چولے کے اندر سے نکالے' جس کی پشت پر طلائی صلیب بنی ہوئی تھی' اور لیکٹرن کے پاس کچھ چیزوں کو ٹھیک کرنے لگا۔

'سنی پان' کا کام بڑی احتیاط کے ساتھ اس کے پاس گئے' انہوں نے اس کے کچھ بال کھائے اور پھر لیوین کو آگاہ کار کو واپس اپنی جگہ پر چلے گئے۔

پادری نے پھولوں سے سجی ہوئی دو شمعیں جلائیں' انہیں ایک طرف کو جھکا کر اپنا ہاتھ میں لے لیا تاکہ موم دھیرے دھیرے ٹپکے اور پھر اس نے دولہا دلہن کی طرف رخ کیا۔ یہ وہی پادری تھا جس نے لیوین کے کیٹی کو پیغام بھیجا تھا۔ اس نے تھکی تھکی اور رنجیدہ نظروں سے دولہا اور دلہن کو دیکھا' کھنڈی سانس لی اور چوغے میں دایاں ہاتھ نکال کر اس سے دولہا کو دعائے خیر و برکت دی اور اسی طرح لیکن ذرا احتیاط و شفقت کے ساتھ اپنی جھوڑی ہوئی انگلیاں کیٹی کے سر پر رکھیں۔ پھر اس نے شمعیں ان لوگوں کو دے دیں اور خود ان لے کر دھیرے دھیرے ان کے پاس سے چلا آیا۔

"کیا واقعی یہ حقیقت ہے؟" لیوین نے سوچا اور دلہن کی طرف دیکھا۔ اسے اوپر سے کیٹی کے چہرے کے ایک رخ کی ہلکی سی جھلک' اس کی بھوں اور ہونٹوں اور پلکوں کی جنبش سے اس کو پتہ چل گیا کہ کیٹی نے اس کی نگاہ کو محسوس کر لیا ہے۔ کیٹی نے اس کی طرف دیکھا تو نہیں لیکن اس کے اونچے چست درباری لباس کے گلابی بانوں تک اٹھا ہوا تھا' خفیف سی حرکت ہوئی۔ لیوین نے دیکھا کہ کیٹی نے سانس اندر کی روکی ہے اور

لمبے ستانے پتلے ہوئے ہاتھ میں بڑی موم بتی شرارے اور اتھر تھرا رہی ہے۔

قیس کے سلسلے کی ساری پوچھ گچھ' یہ' جان پہچان کے لوگوں اور رشتہ داروں سے بات چیت' ان کی بے اطمینانی' اس کی مضحکہ خیز حالت۔۔۔ ساری چیزیں اچانک غائب ہو گئیں اور اس کا جی خوش بھی ہو گیا اور ڈر بھی لگنے لگا۔

کلیسا کا مست جاذب نگراں علی ڈیکن' زرد سلاب پہنے اور اپنے سورے ہوئے گھنگریالے بالوں کی لٹوں کو دونوں طرف لٹکائے ہوئے پھر تیلے قدموں سے آگے آیا اور ایک تلملی ہوئی حرکت سے اپنی دو انگلیوں پر ریشمی شانہ پوش کو اٹھا کر پادری کے مقابل کھڑا ہو گیا۔

"اپنی برکت نازل کر' پروردگارا" تیرے رحیم رحمتوں کی لہروں کو بھیجتے ہوئے ایک کے بعد ایک محترم تواریخ کو لیں۔

"بابرکت ہے ہمارا معبود ابدیت کے لئے" اس وقت اور اب سے' صدیوں صدیوں تک۔" بوڑھے پادری نے مدھم لحن کے ساتھ جواب دیا اور لیکٹرن پر کسی چیز کو ادھر ادھر کرتا رہا۔ اور پھر کلیسا کے نظر آنے والے خدمت گزاروں کے کورس کی آواز بڑے آہنگ کے ساتھ زوروں میں اٹھی' بلند ہوئی' گنبدوں سے ٹکرا کر اطراف واکناف تک پھیل گئی اور آہستہ ڈوب گئی۔

اوپر دنیا اور چین اور نجات کے بارے میں' مقدس اتحاد' عظیم کلیسا' اتحاد حضرت زار کے بارے میں معمول کے مطابق دعائیں پڑھی گئیں اور اس وقت جا سمجھ جانے والے بندگان خدا کسٹنن تن اور ایکاترینا کے بارے میں دعا کی گئی۔

"ہم دعا کرتے ہیں اے خدا کہ ان کے لئے ایسی محبت کی عنایت کر جو کامل ہو' ایسی شفی کی حامل ہو اور جسے تیری مدد حاصل ہو" جیسا کہ ایسے اتحاد کی ہمیں توقع ہے پروردگار جاسانس لے رہا ہو۔

لیوین نے یہ الفاظ سنے اور اسے بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے سوچا "ان لوگوں نے کیسے جانا کہ وہ چاہتے کہ مسرت ہے تو وہ ہی کی؟" اسے ابھی تھوڑی دیر پہلے کے اپنے خوف اور شبہات یاد آئے اور اس نے سوچا "میں کیا جانتا ہوں؟ اس خوف ڈالنے والے معاملے میں مدد کے بغیر میں کیا کر سکتا ہوں؟ اس وقت تو مجھے دعا کی ضرورت ہے۔"

ڈیکن نے جب وہ خفیف ملگجا کپڑا پادری ایک کتاب لے کر چلا جانے والے سے مخاطب ہوا:

"خدائے اعظم تو مجھ سے ہوؤں کو سنتا ہے" اس نے پر شفقت کی دار آواز کے ساتھ پڑھنا شروع کیا" اور تو نے ان کے لئے محبت کے اٹوٹ بندھن کا فیصلہ کیا ہے۔ تو نے آدم اور حوا کو اور ان کے وارثوں پر رحم و کرم کیا۔ اب تو ہی اپنے ان بندوں کسٹنن تن اور ایکاترینا پر اپنی برکت نازل کر اور ان کے دلوں کو نیکی کے ہر کام کی طرف مائل کر اس لئے کہ تو اے خدا' رحیم و کرم اور انسانوں سے محبت کرنے والا ہے اور ہم تیری حمد و ثنا کرتے ہیں' باپ کی' بیٹے کی اور روح القدس کی' آج غور اب سے اور صدیوں صدیوں تک۔۔۔" آمین" ہوا میں پھر ظفر آنے والے کورس کی آواز گونجی۔

"مجھ سے ہوؤں کو سنتا ہے اور تو نے ان کے لئے محبت کے اٹوٹ بندھن کا فیصلہ کیا ہے" یہ الفاظ کس قدر گہرے معنوں کے حامل ہیں اور اس وقت جو احساس ہے اس سے کس قدر مطابقت رکھتے ہیں!" لیوین نے

سوچا۔ "کیا یہ بھی وہی محسوس کر رہی ہے جو میں محسوس کر رہا ہوں؟"

اور اس نے کیٹی کی طرف نگاہ موڑی ہی تھی کہ اس سے آنکھیں چار ہو گئیں۔

اور اس کی نگاہوں میں جو تاثر تھا اس سے یوین نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کیٹی بھی وہی سمجھتی ہے جو وہ سمجھتا ہے لیکن یہ سچ نہیں تھا۔ مذہبی رسوم کے الفاظ تو کیٹی تقریباً سمجھی ہی نہیں بلکہ اس نے عقد کے وقت تو سنا بھی نہیں تھا وہ انہیں سن اور سمجھ سکتی ہی نہ تھی اس لئے کہ ایک احساس بہت ہی زبردست تھا جو اس کے دل پر پوری طرح چھایا ہوا تھا اور سارے وقت شدید سے شدید تر ہوتا جا رہا تھا۔ یہ اس سب کے حقیقت بن جانے کی خوشی تھی جو وہ نو مہینے سے ان کے دن میں تخیل بار رہا تھا اور جس سے ان سارے چھ مہینوں میں اسے خوشی بھی ہوئی تھی اور اذیت بھی۔ اس دن جب اپنے اربابِ رائے والے گھر کے ہال میں وہ اپنا بھورا لباس پہنے یوین کے پاس آئی تھی اور خود کو اس کے حوالے کر رہا تھا تو اس کے دل میں اسی دن اور اسی گھڑی اپنی پہلی زندگی سے ایک قطع تعلق ہو گیا تھا اور بالکل ہی دوسری اور نئی زندگی شروع ہوئی تھی جس سے وہ بالکل ہی ناواقف تھی۔ حالانکہ درحقیقت پرانی ہی زندگی چلتی رہی تھی۔ یہ چھ مہینے اس کے لئے سب سے باہر کے بھی تھے اور اندر کے بھی۔ اس کی ساری زندگی "ساری آرزوئیں" "امیدیں" اس ایک شخص پر مرکوز ہو گئی تھیں جو ابھی تک اس کی سمجھ میں نہیں آیا تھا جس کے ساتھ اسے ایک ایسے احساس نے وابستہ کر دیا تھا جو اس شخص سے بھی زیادہ ناقابلِ فہم تھا۔ یہ احساس اس کو کبھی اس شخص سے قریب تر کرتا تھا اور کبھی دور تر۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ اپنی پرانی زندگی بھی جیتی رہی تھی۔ پرانی زندگی ہی چلتے رہتے ہوئے اسے اپنے آپ سے "اپنے پورے ماضی کے بارے میں بے قابو بے یاری سے پیار لگتا تھا" ہر چیزوں اور عادتوں کے بارے میں "محبوب اور اس سے محبت کرنے والے لوگوں کے بارے میں بھی تھی" اس بے یاری سے پیار اس اور زیادہ مہربان "پیارے اور پہلے وہاں میں سب سے زیادہ محبوب اور پر شفقت باپ کے بارے میں بھی۔ کبھی تو اسے اپنے بے یاری سے پیار لگتا اور کبھی اس چیز سے خوشی ہوتی جس نے اس میں یہ بے یاری پیدا کی تھی۔ اس شخص کے ساتھ ہر زندگی بسر کرنی تھی اس سے باہر وہ کچھ سوچ سکتی تھی نہ کسی چیز کی آرزو کر سکتی تھی۔ لیکن یہ نئی زندگی ابھی تو نہیں تھی اور وہ واضح طور سے اس کا تصور بھی نہ کر سکتی تھی۔ اس صرف توقع تھی۔ نئے اور انجان کا خوف اور خوشی۔ اور اب ذرا ہی دیر میں یہ توقع "انجان پن بھی اور پہلے کی زندگی کو ختم دینے کا پچھتاوا بھی۔ سب ختم ہو جائے گا اور نئی زندگی شروع ہو جائے گی" یہ ہو ہی۔ سکتا تھا کہ یہ نئی زندگی "اپنے" انجان پن کی بنا پر خوفناک نہ ہو۔ لیکن خوفناک ہو یا نہ ہو۔ وہ تو اس کے دل میں چھ ہفتے پہلے ہی داخل ہو چکی تھی۔ اس وقت تو صرف اس چیز کو مقدس بنایا جا رہا تھا جو اس کے دل میں پہلے ہی بن چکی تھی۔

پادری سے پھر لیکٹرن کی طرف مڑ کر بڑی مشکل سے کیٹی کی چھوٹی سی انگوٹھی اٹھائی اور یوین کا ہاتھ تھام کر اس کی انگلی کے پہلے پور میں پہنا دی۔ "بندہ خدا کیتھرین ٹرن کا عقد کنیز خدا کیتھرینا کے ساتھ ہوا۔" اور بڑی سی انگوٹھی کیٹی کی گلابی چھوٹی سی اور قابلِ رحم طور پر ہلکی سی انگلی میں پہنا کر پادری نے پھر وہی الفاظ دوہرائے

جا بے جانے والوں نے کئی بار اندر آنے کی کوشش کی کہ انہیں کیا کرنا چاہئے اور ہر بار غلطی کی اور پادری نے دبی زبان سے انہیں درست کیا۔ آخر جو کچھ کرنا تھا وہ کر لئے تو ان کی انگوٹھیوں پر صلیب کا نشان بنانے کے بعد پھر بڑی والی تھامی کیٹی کو اور چھوٹی والی یوین کو دی۔ ان لوگوں نے پھر گڑبڑی اور دوبارہ انہوں نے

انگوٹھیاں بدلیں پھر بھی وہ ٹھیک ہو اور کرنے کا تقاضا تھا۔

ڈالی، چیر بکوٹ اور استی پان اور کلاستکا ان کو درست کرنے کے لئے آگے آتے رہے۔ کچھ گڑبڑیں ہوئیں، کھسر پھسر ہوئی اور لوگ مسکرائے لیکن یہ جانے والوں کے چہروں کا یہ تقدس اور محبت بھرا تاثر نہیں بدلا۔ اس کے برعکس جب اپنے اپنے ہاتھوں میں گزبد کر رہے تھے تب ان کے چہروں کا یہ تاثر دوبارہ پر تقدس تھا اور استی پان اور کلاستکا سے جس مسکراہٹ کے ساتھ سرگوشی کی تھی کہ اب وہ اپنی اپنی انگوٹھیاں پہن لیں وہ ان کے ہونٹوں ہی پر تم کر رہ گئی۔ ان کو لگا کہ کسی طرح کی مسکراہٹ بھی ان لوگوں کو ناروا معلوم ہو گی۔

جب وہ انگوٹھیوں کا تبادلہ کر چکے تو پادری نے پھر سے شروع کیا "تو نے شروع ہی سے انہیں مرد اور عورت قرار دیا اور تیری ہی طرف سے شوہر کو بیوی عطا ہوئی ہے تاکہ مدد کرے اور نسلِ انسانی کی پرورش و پرداخت کرے۔ تو خود اے مالک ہمارے، جس نے اپنے تو ارث پر اپنی سچائی کا انکشاف کیا ہے اور انکشاف فرمایا ہے اور اپنے بندوں ہمارے آباء سے اپنے منتخب کردہ کی پشت در پشت سے نظر کرم اپنے بندے حسن تن اور اپنی کنیز کیتھرینا پر اور ان کے عقد کو ایمان میں تام خیالی سچائی میں اور محبت میں ثابت رکھنا۔"

یوین کو یہ احساس بڑھتا جا رہا تھا کہ شادی کے بارے میں اس نے سارے خیالات اور اس بارے میں اس کے خواب کہ وہ اپنی زندگی کی تعبیر کس طرح کرے گا۔ سب بچپن کے تھے اور جو اب پورا ہو رہا تھا وہ ابھی تک۔ سمجھ پایا تھا جس کو اب بھی وہ کہیں سمجھ رہا تھا حالانکہ یہ سب اس کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اس نے سینے میں ایک کچکی سی اور چبھتی تھی اور اس کی آنکھوں میں ناقابلِ ضبط آنسو بھر آئے۔

5

گرجے میں پورا ماسکو، سارے رشتہ دار اور جان پہچان کے لوگ جمع تھے۔ اور عقد کی رسم کے دوران میں "دولہن سے جگمگاتے ہوئے گرجے کی سجاوٹی مورتوں اور لڑکیوں بیرسعید تابیاں" اور اب کو سیڑھی پر بیٹھے ہوئے سماں کی بھیڑ میں شائستہ مدھم آواز میں بات چیت ہوتی رہی تھی جس کو پادری سنا چاہتا تھا۔ اس نے اور بھی کہ عورتیں مذہبی رسوم کی تفصیلات کا بغور مشاہدہ کرنے میں محو تھیں، مرد اس کے لئے ہمیشہ اس قدر باعث کشش ہوتی ہیں

ایلن کے پاس کے سب سے قریب والے حلقے میں ان کی دونوں بہنیں تھیں۔ ڈالی اور بڑی والی پرنس اور خوبصورت شاہزادہ اندریو دبلس سے آئی تھیں۔

"یہ ہماری کاسی رنگ کے لباس میں کیوں ہیں، شادی کے موقع کے لئے تو یہ ایسا ہی ہے جیسے سیاہ؟" کورسنسکایا نے کہا۔

"ان کے چہرے کی رنگت کے ساتھ بس یہی ایک سہارا رہ جاتا ہے" اردو شکایا نے جواب دیا "مجھے تو اس بات پر تعجب ہے کہ ان لوگوں نے شام کو شادی کیوں رکھی۔ یہ تو سوداگروں کا دستور ہے۔"

"روداہ اچھا لگتا ہے۔ میری شادی بھی شام کو ہوئی تھی" کورسنسکایا نے لمبی سانس بھر کر جواب دیا انہیں یاد آ رہا تھا کہ اس دن وہ کتنی پیاری لگ رہی تھیں، کس مضحکہ خیز حد تک ان کے شوہر ان کے عشق میں مبتلا تھے اور اب سب کچھ کس قدر مختلف ہو چکا تھا۔

"کہتے ہیں کہ جو دس سے زیادہ بار شادی بیاہ والا بنتا ہے اس کی شادی نہیں ہوتی۔ میں دسویں بار شادی بیاہ والا بننا چاہتا

تھا آگ بھڑکا ہو یا ہوں لیکن چنگاری ساتھی ہیں رہ گئی تھی "کاؤنٹ بیشاوین نے خوبصورت پرنس چارسکایا سے کہا جن کی ان پر نظر تھی۔

پرنس چارسکایا اس کے جواب میں بس مسکرا دیں۔ وہ کیٹی کو دیکھ رہی تھیں اور سوچ رہی تھیں کہ وہ کیسے اور کب کیٹی کی چچا کاؤنٹ بیشاوین کے ساتھ کھڑی ہوں گی اور کیسے وہ تب کاؤنٹ بیشاوین کو ان کا اس وقت کا برتاؤ یاد دلائیں گی۔

پرنس شیربا تسکی بوڑھی فراخلین کو لائیا سے کہہ رہے تھے کہ ان کا ارادہ ہے کہ وہ کیٹی کے شیبوں کے اوپر کھٹ رکھ دیں تاکہ وہ سکھی رہے۔

"شیبوں پہننے کی کوئی ضرورت ہی نہ تھی" لائیا نے جواب دیا جسوں نے بہت پہلے سے طے کر رکھا تھا کہ جس بوڑھے رنڈوے کو اسوں نے چاہا ہے اگر اس نے ان سے شادی کی تو شادی بالکل سادہ ہو گی۔ "مجھے یہ فضول پسند ہی نہیں۔"

سرگئی ایوانووچ دریا دمیتر یونیشا سے باتیں کر رہے تھے اور وہ اچھے انداز میں انہیں یقین دلا رہے تھے کہ شادی کے بعد انہیں چلے جانے کی رسم اس لئے جو بھی جا رہی تھی کہ نوبیاہتا لوگوں کا خیر پیشہ تھوڑی بہت ملاقات کرتا ہے۔

"آپ کے بھائی کو فکر کرنا چاہئے۔ کیٹی تو ایسی پیاری ہے کہ یقین ہی نہیں ہوتا۔ میرے خیال میں آپ کو رقابت ہو رہا ہے؟"

"دارو دمیتر یونیشا، میں اس سب سے بہت پہلے گزر چکا ہوں" اسوں نے جواب دیا اور ان کا چہرہ اچانک غمگین اور سنجیدہ ہو گیا۔

استی پان ارکادیچ اپنی سالی کو طلاق کے بارے میں اپنا ذہنی خیال بتا رہے تھے۔

"پھولوں کے سہرے کو ٹھیک کرنے کی ضرورت ہے" اسوں نے استی پان ارکادیچ کی بات سنے بغیر جواب دیا۔

"کیسی افسوس کی بات ہے کہ کیٹی کی صورت ایسی خراب ہو گئی" کاؤنٹس نورد سٹون نے لودوا سے کہا "پھر بھی بڑوں کیٹی کی بدشکلی کے برابر بھی نہیں ہے، ہے نا؟"

"نہیں، مجھے تو وہ بہت اچھا لگتا ہے۔ اس لئے نہیں کہ وہ میرا برادر نسبتی ہونے والا ہے" لودوا نے جواب دیا "اور وہ خود کو کتنی اچھی طرح لے دے رہی ہے! اور ایسی حالت میں اپنے کو لے دے رکھنا اور مضحکہ خیز نہ بنانا مشکل ہوتا ہے۔ اور وہ بالکل مضحکہ خیز نہیں ہے۔ اس میں شرمانا بالکل نہیں ہے اور وہ کھائی دے رہا ہے کہ وہ متاثر ہے۔"

"لگتا ہے آپ اس رشتے کی ترجیح کر رہی تھیں۔"

"نفرت۔ کیٹی تو ہمیشہ اس سے محبت کرتی تھی۔"

"اچھا اب یہ دیکھیں گے کہ کون قابل پر پہلے قدم رکھتا ہے۔ میں نے کیٹی کو نصیحت کر دی ہے۔"

"کوئی فرق نہیں پڑتا" لودوا نے جواب دیا "ہم بھی کامیاب رہیں گے۔ یہ تو ہمارے خاندان میں ہے۔"

"اور میں نے تو جان بوجھ کر اسیلی سے پہلے قدم رکھا تھا۔ اور اب آپ نے؟"

لیکن ان لوگوں کے پاس ہی کھڑی تھیں اور ان کی باتیں سن رہی تھیں لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بہت زیادہ متاثر تھیں۔ ان کی آنکھوں میں آنسو بھرے تھے اور وہ روئے بغیر کہہ ہی نہیں سکتی تھیں۔ وہ کیٹی اور لیون کے لئے خوش تھیں۔ خیالوں ہی خیالوں میں وہ اپنی شادی میں پہنچ گئی تھیں۔ انہوں نے دلکش اور کھلے ہوئے استی پان ارکادیچ کا چہرہ نظر انداز کر دیا، سب کچھ بھول گئیں اور صرف اپنی پہلی معصوم محبت کو یاد کرنے لگیں۔ انہوں نے صرف اپنے بارے میں نہیں بلکہ اپنی قریبی اور جان پہچان کی سبھی عورتوں کے بارے میں یاد کیا۔ انہوں نے ان سب کو ان کے لئے اس واحد مقدس وقت میں یاد کیا جب کیٹی کی طرح وہ بھی پہنے کھڑی تھیں اور ان کے دل میں محبت، امید اور خوف تھا، وداعی کونج رہی تھیں اور پر اسرار مستقبل میں داخل ہو رہی تھیں۔ انہوں نے جتنی دلہنوں کو یاد کیا ان سب میں انہوں نے اپنی پیاری آنا کو بھی یاد کیا جن کے مجوزہ طلاق کی تفصیلات انہوں نے تھوڑے ہی دن ہوئے سنی تھیں۔ اور وہ بھی اسی طرح پاکیزہ، نارنجی پھولوں سے لدی اور خلاء میں کھڑی تھیں اور اب کیا ہوا؟

"بہت عجیب بات ہے" وہ بڑبڑائیں۔

وہ ہی رسوم کی ساری تفصیلات کو صرف بہنیں، بیٹیاں اور رشتہ دار عورتیں ہی نہیں بلکہ باہر کی عورتیں بھی، جو تماشا دیکھنے کے لئے آئی تھیں، کیلیان کے ساتھ دم سادھے دیکھ رہی تھیں اور ڈر رہی تھیں کہ کہیں دولہا دلہن کی کوئی غلط حرکت یا چہرے کا کوئی تاثر پھوٹ نہ جائے۔ سبھی عورتیں بار بار اور ادھر ادھر کی باتیں کر رہی تھیں وہ ایسی رہا، تو تھی ہیں۔ تھیں اور جنہیں بھی تو جھنجھلا کر کوئی جواب نہ دیتی تھیں۔

"یہ انگوٹھی بار بار کس لئے؟ یا مرضی کے خلاف بیاہی جا رہی ہے؟"

"اپنے تو ہوا ان کے ساتھ بھلا مرضی کے خلاف؟ پرنس ہے نا؟"

"اور یہ سفید اطلس کے لباس میں بس ہے؟ دراصل یہ کیسے اعتراض کیے جا رہے ہیں؟ اور اپنے شوہر کی اطاعت کرنا۔"

"یہ چودھ خانہ کا کورس ہے؟"

"نہیں، اولی تعلیم تھیالوگا ہے۔"

"میں نے صدمت کارے پوچھا تھا۔ کہتا ہے کہ اور ابھی بیوی کو لے کر اپنے گاؤں کی کوٹھی پر چلا جائے گا۔ کہتے ہیں بے انتظام ادارہ ہے۔ اسی لئے تیاری ہے۔"

"نہیں، بہت اچھی ہے۔"

"اور آپ مارولا سیمیونا بحث کر رہی تھیں کہ کھلی ہوئی کریپ پہنی جاتی ہے۔ دیکھئے اس لڑکے میں کہتے ہیں سلیوکی ہوئی ہیں، دیکھئے کیسی بھوں رہی ہے۔ ۔ ۔ یوں اور پھروں۔"

"دس تو کتنی پیاری ہے بالکل بچے کی طرح آنا سے لگ رہی ہے۔ جا ہے کچھ کہئے، مجھے تو بیاری پر ترس آ رہا ہے۔ بچپن ہے ناری۔"

ایسی باتیں تماشہ دیکھنے والیوں کی بھیڑ میں ہو رہی تھیں جو کسی نہ کسی طرح گرجے کے دروازے کے اندر گھس آئی تھیں۔

6

[illegible] ختم ہو گئی تو [illegible] سے ایک [illegible] کرانے لیکن کے سامنے [illegible] گئے میں [illegible] پڑے [illegible] ایک [illegible] چھپایا [illegible] [illegible] [illegible]

اس جملے سے کہ جہاں پہاڑوں کے لوگوں سے بھاگ کے آدمی کہیں نہیں جا سکتا اور اس خواہش کے لئے جڑے احساس کے ساتھ کہ اپنی زندگی کی یک رنگی میں کسی نہ کسی طرح کی تبدیلی کا موقع مل جائے" درد شکی نے پھر اس سامنے کی طرف دیکھا جو ہوا کے لئے چند قدم تھا۔ پھر رک گئے تھے۔ دونوں کی آنکھیں ایک وقت چمک اٹھیں۔

"کلیشیف!"

"درد شکی!"

واقعی وہ کلیشیف ہی تھا جو کوہ آف میں درد شکی کے ساتھ ہی زیر تعلیم تھا۔ کورس میں کلیشیف کا تعلق لیس پاس سے تھا۔ کورس سے وہ میراثی رشتے کے ساتھ نکلا اور اس نے کسی ملازمت نہیں کی۔ کورس نکلنے کے بعد وہ اور درد شکی بالکل ہی الگ الگ راستوں پر ہو لئے اور صرف کوان کی ملاقات بس ایک بار ہوئی تھی۔

اس وقت جب ملاقات ہوئی تھی تو درد شکی کو معلوم ہوا کہ کلیشیف نے کسی بہت ہی ناشکرانہ لیول سرگرمی کا انتخاب کیا تھا اور اس کی وجہ سے وہ درد شکی کی سرگرمی اور پیشے کو حقارت کی نظر سے دیکھنے کا رجحان رکھتا تھا۔ چنانچہ درد شکی اس ملاقات میں بہت بڑی سرد مہری سے اور پروفیشنل انداز کے ساتھ پیش آیا تھا اور وہ جاننا تھا کہ کیسے کرنا چاہئے اور جس کا معلوم نہ ہو پا رہا تھا کہ "میری طرز زندگی آپ کو پسند آئی ہے اس سے میرے لئے بالکل کوئی فرق نہیں پڑتا اگر مجھ سے آپ دوستی رکھنا چاہتے ہیں تو آپ کو میری عزت کرنی پڑے گی" اور کلیشیف نے بھی درد شکی کے لہجے کی طرف سے حقارت کا لہجہ ہی برتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس ملاقات سے ان دونوں کو ایک دوسرے سے اور بھی زیادہ دور کر دیا ہوگا لیکن اب انہوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تو وہ مل اٹھے اور خوشی سے بچ پڑے۔ درد شکی بالکل یہ توقع نہیں تھی کہ وہ کلیشیف کو پھر کبھی اتنا خوش دیکھ سکے گا جیسا اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ تھی بے حد محسوس کر رہا تھا وہ پچھلی ملاقات کے بارے کو بھول گیا اور اس نے صریحی طور پر بے مسرت چہرے کے ساتھ اپنے سابق ساتھی کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ خوشی کا ایسا ہی تاثر کلیشیف کے چہرے پر بھی آیا جس پر پہلے تذبذب کے آثار تھے۔

"تم سے مل کر کتنی خوشی ہوئی۔" درد شکی نے دوستانہ مسکراہٹ میں اپنے مضبوط سفید دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے کہا۔

"اور میں سے بتا نہیں سکتا درد شکی، لیکن تم نہیں جانتے تھے کہ مجھے کتنی خوشی ہوئی!"

"چلو اندر چلیں۔ تو کیا کر رہے ہو تم؟"

"اب تو درد سر اسال ہے کہ میں یہیں رہتا ہوں۔ کام کرتا ہوں۔"

"اچھا!" درد شکی نے تائید کے ساتھ کہا۔ "چلو اندر چلیں۔"

اور درد شکی نے عام عادت سے مطابق کہ جو بات لوگوں سے چھپانی ہو اسے روسی میں کہنے کی بجائے فرانسیسی میں کہا جائے اس نے بھی فرانسیسی میں باتیں شروع کر دیں۔

"تم کار کیسے لے کر آئے ہو؟ تم ساتھ ہی ساتھ سفر کر رہے ہیں۔ میں اسی کے پاس جا رہا ہوں" اس نے کلیشیف کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے فرانسیسی میں کہا۔

"اچھا مجھے نہیں معلوم تھا" (حالانکہ وہ جانتا تھا) کلیشیف نے بے نیازی سے کہا اور پھر اضافہ کیا "تم بہت دنوں سے آئے ہوئے ہو؟"

"میں ابھی تھا دن ہے" درد شکی نے جواب دیا اور ایک بار پھر اپنے ساتھی کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"ہاں وہ شائستہ آدمی ہے اور معاملے کو اسی طرح دیکھتا ہے جیسے دیکھنا چاہئے" درد شکی نے اپنے دل میں کہا۔ وہ کلیشیف کے چہرے کے تاثر اور بات کا موضوع بدلنے کے معنی سمجھ گیا تھا۔ "آدمی سے اس کا تعارف کرایا جا سکتا ہے۔ وہ جیسے دیکھنا چاہے ویسے ہی دیکھتا ہے۔"

ان تین مہینوں میں جو اس نے آنا کے ساتھ پردیس میں گزارے تھے درد شکی جب نئے لوگوں سے ملتا تو ہمیشہ خود سے اس سلسلے میں سوال کرتا کہ یہ شخص آنا کے ساتھ اس کے تعلق کو کیسے دیکھے گا اور زیادہ تر وہ اسی قسم کے معنوں سے ملتا جلتا جو اسے ٹھیک سے سمجھ سکیں۔ لیکن اگر اس سے پوچھا جاتا اور ان لوگوں سے پوچھا جاتا جو یہ سمجھتے تھے کہ اس معاملے کو کیسے دیکھنا چاہئے اور یہ سمجھنا کس چیز پر مشتمل تھا تو اب یہ اس کے لئے بھی مشکل ہوتا اور ان لوگوں کے لئے بھی۔

دراصل جو لوگ درد شکی کی رائے میں معاملے کو صحیح طور پر سمجھتے تھے وہ اس کو بالکل ہی نہیں سمجھتے تھے اور بس اس طرح لے دے رہتے تھے جیسے اچھے تربیت یافتہ لوگ مارے وغیرہ اور خود ایسے ہوئے مسئلوں کے سلسلے میں لے دے رہتے ہیں جو دوسروں کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ وہ خود کو شائستگی سے پے در پے رکھتے تھے اور اشارے کرنے سے یا ناخوشگوار سوالات کرنے سے احتراز کرتے تھے۔ وہ ایسا ظاہر کرتے تھے جیسے وہ اس صورت حال کے معنی اور مفہوم کو پوری طرح سمجھتے ہیں "اسے تسلیم بلکہ اس کی تائید بھی کرتے ہیں لیکن اس سب کی وضاحت کرنا بے محل اور بیکار سمجھتے ہیں۔"

درد شکی نے اور ابھی بھاپ لیا کہ کلیشیف ایسے ہی لوگوں میں سے ہے اور اس لئے اس سے مل کر وہ بڑی خوشی ہوئی۔ اور در حقیقت کلیشیف کو جب آنا کے پاس لے جایا گیا تو ان کے ساتھ وہ اس طرح لے دے رہا کہ درد شکی اس سے زیادہ کی خواہش نہ کر سکتا تھا۔ وہ بلا ہر بلیچ کسی کوشش کے اس طرح کی سادی بات چیت سے احتراز کر سکتا تھا جو اسے پریشان کر سکتی تھی۔

وہ آنا سے پہلے سے واقف تھا اور ان کی طویل رفاقت اور اس سے بھی زیادہ سادگی سے بے حد متاثر ہوا جس سے انہوں نے اپنی صورت حال کو قبول کر رکھا تھا۔ درد شکی جب کلیشیف کو لے کر آیا تو آنا کا چہرہ کھل اٹھا ہو گیا اور ان کے خوبصورت چہرے پر پھیلی ہوئی بچوں کی سی بے ساختگی کلیشیف کو بہت پسند آئی۔ لیکن جو چیز اسے خاص طور سے پسند آئی وہ یہ کہ انہوں نے اور اسی جیسے جان بوجھ کر تاکہ ایک اجنبی شخص کو کسی طرح کی خفت محسوس نہ ہو درد شکی کو صرف الیسی کہا اور بتایا کہ وہ اور الیسی کریہ برسوں سے ایک گھر میں شامل ہو رہے ہیں جسے یہاں پالا تسو کہتے ہیں۔ اپنی صورت حال کے بارے میں یہ راست رویہ کلیشیف کو اچھا لگا۔ آنا کے اس نیک دلی اور مسرت سے بھرے ہوئے تواضع کو دیکھ کر کلیشیف کو انہوں کے شوہر الیسی الکساندروچ کو بھی جاننا تھا اور درد شکی کو بھی یہ لگا کہ وہ آنا کو پوری طرح سمجھتا ہے۔ اسے لگا کہ وہ اس بات کو سمجھتا ہے جسے آنا خود کسی طرح نہیں سمجھ سکی تھیں کہ شوہر کو دکھ پہنچا کر انہیں اور اپنے بیٹے کو پھوڑ کر اور اپنی نیک نامی گنوا کر کیسے اتنی تواناً پر مسرت اور سکھی محسوس کر سکتی ہیں۔

سکانڈینیک میں اس کار کر ہے" کلیشیف نے اس پالا تسو کے بارے میں کہا جو درد شکی نے کرایہ پر لیا تھا۔ "وہاں تیسرا رقعہ (3) کی ایک بہت ہی خوبصورت تصویر ہے جو اس کے آخری دور کی تخلیقات میں سے ہے۔"

"معلوم ہے میں کیا سوچتا ہوں؟ موسم بہت ہی اچھا ہے، وہاں چلتے ہیں" ایک بار اور دیکھیں" ورد شکی نے آنکھ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بڑی خوشی سے، میں ابھی بیٹ پہن کر آتی ہوں۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ گرمی بہت ہے؟" آنکھ نے دروازے کے پاس رک کر اور ورد شکی کو سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور اٹکی ہوئی رنگت پیشانی کے چہرے پر چھا گئی۔

ورد شکی سمجھ گیا کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی ہیں کہ گلیشیئر کے ساتھ وہ کس قسم کے تعلقات رکھنا چاہتا ہے اور ڈر رہی ہیں کہ وہ کیا اسی طرح پیش آرہی ہیں جیسے وہ چاہتا ہے یا نہیں۔

اس نے آنکھ کو محبت بھری نظروں سے دیکھا۔

"نہیں بہت نہیں۔"

وہ نہیں سمجھا کہ وہ سب سمجھ گئیں حالانکہ یہ کہ وہ اس سے خوش اور مطمئن ہے اور مسکرا کر اسے دیکھتے ہوئے تیز تیز چلتی ہوئی کمرے سے نکل گئیں۔

دوستوں نے ایک دوسرے کو دیکھا اور دونوں کے چہرے پر ایک شگفتگی سی نمودار ہو گئی جیسے گلیشیئر نے بھی طور پر کامیاب ہو گیا تھا ان کے بارے میں کچھ۔ کچھ کہنا چاہتا تھا اور اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیسے کہے اور ورد شکی بھی یہی چاہتا تھا اور اس سے ڈر رہا تھا۔

"پھانتوں ہے" ورد شکی نے صرف یہ بات چھیڑنے کے لئے کہنا شروع کیا۔ "تو تم یہاں بس گئے ہو؟ تو تم اپنی جنگ اپنی قوم میں مصروف ہو؟" اس نے اپنی بات جاری رکھی اس لئے کہ اسے یاد آگیا تھا کہ اس نے سنا تھا کہ گلیشیئر کچھ لکھ رہا تھا۔

"ہاں میں روسیوں کا سرا حصہ لکھ رہا ہوں" گلیشیئر نے اس سوال سے خوش ہو کر شروع ہوتے ہوئے کہا "یعنی یہ کہنا زیادہ صحیح ہو گا کہ اب لکھ نہیں رہا ہوں بلکہ تیاری کر رہا ہوں مواد و مسالا جمع کر رہا ہوں سو مطمئن رہو وہ صحیح ہو گا، میں تمام سوالوں پر بحث کرے گا۔ ہمارے یہاں روس میں لوگ اس بات کو سمجھنا ہی نہیں چاہتے کہ ہم پر ظلم کئے گئے ہیں" اس نے طویل اور پرجوش وضاحت شروع کی۔

ورد شکی کو پتہ تو نہیں چل رہا تھا کہ وہ "روسیوں" کے حصے کو سے واقف نہیں تھا جس کے متعلق مصنف اس طرح بات کر رہا تھا جیسے وہ کوئی مشہور و معروف چیز ہے لیکن بعد کو جب گلیشیئر نے اپنے خیالات پیش کرنے شروع کئے اور ورد شکی نہیں سمجھنے لگا "روسیوں کا سچ" جاننے کے باوجود اس نے گلیشیئر کی باتیں خاصی دلچسپی سے سنیں اس لئے کہ وہ بڑی اچھی طرح بتا رہا تھا۔ البتہ گلیشیئر اپنی معروضیت سے موضوع کے بارے میں جس جذباتی شدت کے ساتھ باتیں کر رہا تھا اس پر ورد شکی کو حیرت بھی ہوئی اور رنج بھی جیسے جیسے وہ بات کرتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس کی آنکھیں بجھی جا رہی تھیں، آخری تیزی سے وہ مخالفین کی رائیوں پر اعتراضات کرتا جا رہا تھا اور اس کے چہرے پر تشویش اور توہین کے آثار اتنے ہی نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ ورد شکی کو یاد تھا کہ لڑکپن میں گلیشیئر دبلا پتلا، تیز طرار، نیک دل اور شریف تھا ہمیشہ سب سے اچھا طالب علم رہتا تھا اب اس جذباتیت کے اسباب کو ورد شکی کسی طرح نہ سمجھ سکتا تھا اور اسے یہ بھی نہیں سمجھ میں آتی کہ گلیشیئر "ہمارے سماج سماشرے" کا انسان تھا یا نہیں کیونکہ اس کے میرے علم گلیشیئر والوں کی سطح پر کیا تھا اس نے ہمارا اس کردیا تھا اور اب وہ ان پر تھا اور ہم

تھا۔ کیا یہ بات اس لائق ہے کہ اس پر یوں سر کھپایا جائے؟ ورد شکی کو یہ بات اچھی تو نہیں لگی لیکن اس کے باوجود اس نے محسوس کیا کہ گلیشیئر دکھی ہے اور اس پر ورد شکی کو افسوس ہوا۔ اس کے پر تاثرات اور خاصے وجیہ چہرے پر، کہ اور تقریباً غلط، ماضی اس وقت صاف نظر آرہے تھے جب اس نے آنکھ کے آجانے کی طرف بھی دھیان نہیں دیا اور جلدی جلدی پرجوش طریقے سے اپنے خیالات کا اظہار کرتا جاری رکھا

آنکھ جب بیٹ پہن کر اور کندھوں پر تولیا ڈال کر آئیں اور اپنے خوبصورت ہاتھوں کی تیز تیز جنبش سے چھتری سے نکلتے ہوئے ورد شکی کے پاس کھڑی ہو گئیں تو اس نے بیقرار اٹھنے کے احساس کے ساتھ گلیشیئر کی فریادی نظروں سے نہ اس کے چہرے پر گڑی ہوئی تھیں، ملول اور پھیکا اور ایک نئی محبت کے ساتھ اپنی اندرونی دلفگار، درد مندی اور خوشی سے بھرپور محبوبہ کو دیکھا۔ گلیشیئر بڑی مشکل سے سنبھل پایا اور شروع میں تو وہ سر جھکایا ہوا اور اداس اداس رہا لیکن آنکھ نے ان دونوں ہی ایک لمحے سے شدت محسوس کر لی تھیں اور اسے جلد ہی اپنے پر مسرت اور سادہ انداز سے تمام روداد بیت کے مختلف موضوع آرہانے کے بعد اسوں نے اس سے معذرت کا کر چھیڑا اس کے بارے میں اس نے بہت اچھی طرح جانچ لیں۔ آنکھ نے اسے بڑی توجہ سے سنا۔ سب لوگ پیدل ہی اس گھر تک پہنچ گئے اور انہوں نے اسے دیکھا۔

"دیکھئے ایک بات کی بہت خوشی ہے" آنکھ نے اس وقت کہا جب وہ لوگ واپس آرہے تھے "گلیشیئر کے لئے ایک اچھا موضوع ہو جائے گا۔ تم وہ کہانی سنا دینا اسے لیکن نے لیکن" انہوں نے ورد شکی سے روسی میں کہا اور تم کا استعمال کیا اس لئے کہ اب تک وہ سمجھ چکی تھیں کہ ان لوگوں کی تنہائی میں گلیشیئر ایک اجنبی انسان بن جائے گا اور اس کے سامنے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں۔

"تو تم کیا واقعی تصویریں بناتے ہو؟" گلیشیئر نے حیرت سے ورد شکی کی طرف مڑ کر کہا

"ہاں بہت پہلے بناتا تھا اور اب پھر تھوڑا شروع کیا ہے" ورد شکی نے سر جھکائے ہوئے کہا

"ان میں بڑی صلاحیت ہے" آنکھ نے خوشی کی مسکراہٹ کے ساتھ کہا "میں تو ظاہر ہے دیکھنے کی اہل نہیں ہوں لیکن جو لوگ جانتے ہیں اور اہل ہیں وہ بھی یہی کہتے ہیں۔"

۶

آنکھ اپنی آزادی اور جلد محبت بال کے اس اولین دور میں خود کو کامل معنوں میں بھی اور زندگی کی خوشی سے بھرپور محسوس کرتی تھیں۔ شوہر کے ابھی ہونے والے ہی واپس آنے کے سلسلہ میں جو [illegible] طرف تو اس بات کی صاف خبر تھی کہ اس کے بارے میں نہ سوچنا ہی اچھا تھا اور دوسری طرف اس کے شوہر سے ملنے کی بڑی شدید خواہش تھی۔ اس کا بار بار دل چاہتا تھا کہ اس کے بارے میں پوچھنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ بیماری کے بعد ان کے ساتھ جو [illegible] شوہر کے ساتھ مصاحبت، انقطاع تعلق، ورد شکی کے رکھی ہونے کی خبر، اس کی آمد، طلاق کی بات چیت کے گھر سے چلا جانا جیسے [illegible] اس بات [illegible] طرح لگتی تھی جس سے وہ بچنا ہو۔ ہوٹل میں ورد شکی کے ساتھ المیلی اور پریشانیوں میں تھیں۔ شوہر کے ساتھ انہوں نے جو [illegible] ان میں ہلکا سا احساس پیدا کرتی تھیں۔ جانے اس طرح کا [illegible] ہوتا ہو، الجھن جیسے کوئی بے سے محسوس ہوتا ہے جو اس سے چھٹنا چاہتا ہو اور جسے اس نے اپنے سے الگ نہ خلیل دیا ہو۔ وہ آدمی بار بار کیا۔ ظاہر ہے کہ [illegible] بات ہوئی لیکن اپنے بچنے کی کیا صورت ہو اب تو [illegible] صاف صاف [illegible] ہو رہی ہے۔ سامنے

اپنے برتاؤ کے بارے میں ایک مطمئن کر دینے والا جواب انہیں قطع تعلق کے پہلے لمحے میں ہوا تھا اور اب جب وہ اس سب کو یاد کرتی تھیں جو ہو چکا تھا انہیں کسی نہ کسی ایک خیال یاد آتا تھا انہوں نے سوچا تھا میں نے بالکل ہر طور پر اس مخلص اور کھلے رویے کا مظاہرہ کیا ہے لیکن میں اس بات کو ہرگز اچھا نہیں سمجھتی تھی کہ میں بھی تو اکثر بھٹک رہی ہوں اور بھٹکوں گی میں خود کو اس چیز سے محروم کر رہی ہوں جو مجھے سب سے زیادہ عزیز تھی — میں خود کو اپنے بام سے اور اپنے بیٹے سے محروم کر رہی ہوں۔ میں نے برائی کی اور اسی لئے میں خوشی نہیں چاہتی میں طلاق نہیں چاہتی میں رسوائی اور اپنے بیٹے سے جدائی بھگتوں گی۔ لیکن آناؤ کو جھیلنا چاہے کتنے ہی خلوص کے ساتھ کیوں — چاہے رسوائی ہو یا دکھ ہر گز کسی تحمیل رسوائی کوئی تھی ہی نہیں۔ ان میں اور دروشکی میں جتنا زیادہ فاصلہ تھا اس کی بدولت انہوں نے پردیس میں روسی خواتین سے اصرار کرتے ہوئے خود کو کبھی کسی خراب صورت حال میں پڑنے ہی نہیں دیا اور ہر جگہ ایسے ہی لوگوں سے ملے جو اپنے جیسے رہے جیسے وہ دن دونوں کی باہمی صورت حال کو اس سے زیادہ اچھی طرح سمجھتے ہیں جتنی وہ خود سمجھتے ہوں کے بیٹے سے دوبارہ ملی تھیں لیکن اس سے جدائی بھی اس پہلے دوستی اس کے لئے ناممکن تھی۔ ان کی بیٹی اتنی پیاری تھی اور جو کچھ آناؤ کے پاس تھا وہی ایک رہ گئی تھی اس لئے وہ اس سے اتنی وابستہ ہو گئی تھیں کہ بیٹے کو بھی بھلا نہ پائی تھیں

زندگی کا اسلوب خوشحالی کی وجہ سے اور بھی بدل گیا تھا آناشہ بڑا تھا اور زندگی کے مطالبات لے کر آتا ہے اور خود کو ان کے لئے تیار رکھتے کہ آناؤ، وہ قابل معافی طور پر بھی محسوس کرتی تھیں۔ دروشکی کو وہ جتنا زیادہ جانتی جاری تھیں اتنا ہی زیادہ اس سے ان کی محبت بڑھتی جاری تھی۔ وہ خود وہ تھا اس کے لئے بھی اس سے محبت کرتی تھیں اور اس لئے بھی کہ وہ اس سے محبت کرتا تھا۔ پوری طرح سے اس کا مالک ہونا ان کے لئے مستقل خوشی کا باعث تھا اس سے قربت ان کے لئے ہمیشہ خوشگوار تھی۔ اس کے کردار کی ساری عمدہ چیزیں، جنہیں وہ دریافت کرتی رہا تھا جاری تھیں ان کے لئے ناقابل بیان حد تک پیاری تھیں۔ اس کا ظاہر، جو اب غیر فوجی لباس میں ملبوس رہتا تھا ان کے لئے اتنا مکمل تھا جتنا پہلی بار محبت کرنے والی کسی نوجوان لڑکی کے لئے ہوتا ہے۔ وہ بھی سوچتا اور بات سب میں انہیں کوئی خاص شریفانہ اور بلند چیز نظر آتی۔ وہ انہیں اس قدر قابل قدر اور قابل تعریف لگتا تھا کہ اپنے جذبے سے وہ خود آزمائی تھیں۔ وہ اس میں کچھ نہ کچھ نئی تھیں لیکن کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو حوصلہ شکن ہو۔ وہ اس کے سامنے اپنی کمتری کے احساس کو دکھانے کی جرأت نہ کر سکتی تھیں انہیں لگتا تھا کہ اگر اسے اس کمتری کا پتہ چل گیا تو وہ ان سے محبت کرنا ترک کر سکتا ہے اور اب وہ کسی چیز سے اتنا نہیں ڈرتی تھیں جتنا کہ اس کی محبت کو کھونے سے حالانکہ ابھی تک ان کے پاس ایسا سوچنے کی کوئی وجہ نہ تھی لیکن وہ ہمیشہ ہی تھیں کہ اپنے ساتھ اس کے برتاؤ کے لئے اس کی شکر گزار نہ ہوں اور یہ نہ دکھائیں کہ وہ اس کی کتنی قدر کرتی ہیں۔ ان کی رائے میں وہ روحانی سکون کے لئے اتنی فطری صلاحیت اور میلان رکھتا تھا کہ اس میں وہ ایک اہم روں ادا کر سکتا تھا لیکن اس سے اپنی جاہ پسندی کو ان کے لئے قربان کر دینا اور کبھی دور سے بھی محسوس کا اظہار نہیں کیا وہ اس کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ محبت آمیز احترام کے ساتھ پیش آتا تھا اور کبھی ایسے لمحے کے لئے بھی وہ اس خیال کو ذہن سے نکلنے نہیں دیتا تھا کہ آناؤ اپنی صورت حال کے اثر سے پیدا ہونے والی کمزوری کو کبھی محسوس کریں وہ اس قدر مضبوط، مزاج آسمان ہونے کے باوجود نہ صرف یہ کہ کبھی ان کی بات کی تردید نہیں کرتا تھا بلکہ اپنی کوئی مرضی ہی نہ رکھتا تھا اور لگتا تھا کہ اسے بس یہی فکر رہتی ہے کہ کیسے ان کی خواہش کو

پہلے سے جان لے۔ اور یہ ہو ہی نہ سکتا تھا کہ وہ اس کی قدر نہ کریں حالانکہ اس کی طرف اس کی توجہ شاید ہی کبھی اس کی یہ خاطر اس کو گھیرے ہوئے تھی جن کے لئے یہ بن جاتی تھی۔

اس عرصے میں دروشکی باوجود اس کے کہ وہ بہت دنوں سے چاہتا تھا اس کی پوری طرح تکمیل ہو چکی تھی مکمل طور پر تسلی نہیں تھا جلد ہی وہ محسوس کرنے لگا کہ اس کی خواہش کی تکمیل سے اسے سکھ نہیں ملا ہے جس کا وہ منتظر تھا صرف چند دن رہے ہیں۔ خواہش کی اس تکمیل سے اس پر اس واقعی قطعی کا عیاں کر دیا ہو لوگ یہ تصور کر کے کرتے ہیں کہ خواہش کی تکمیل ہی خوشی ہے جب اس نے اپنی زندگی کو آناشہ کے ساتھ جوڑ دیا اور غیر فوجی کپڑے پہننے شروع کر دیئے تو اس کے بعد کے پہلے دو مہینوں میں اس نے باقاعدہ کا روزی کی ساری دلکشی کو جتنے وہ پہلے جانتا ہی نہ تھا اور محبت کی آزادی کو محسوس کیا اور خوش و مطمئن رہا یہ دن اس تک نہیں۔ جلد ہی اس نے محسوس کیا کہ اس کے دن میں خواہش ہونے کی خواہش کوئی خواہش نہ ہونے کی تکمیل ہی ہے بیکار پن کی بے کیفی پیدا ہو رہی ہے۔ غیر ارادی طور پر وہ ہر گز ران دہ بے لوبوں اپنے دن سے لگانے لگا جیسے کسی خواہش کو مقصود ہو۔ دن کے دوران کسی نہ کسی چیز میں مصروف رہنے کی ضرورت تھی اس لئے وہ پردیس میں بالکل آزادی سے معاشرتی زندگی کے علاقات کے اس دائرے سے باہر رہ کی بسر کر رہے تھے جس میں بیٹس برگ میں ان کا وقت صرف ہوتا تھا۔ گنواروں کی زندگی کی ان قدروں کے بارے میں جن میں وہ دروشکی اپنے پہلے کے برسوں کے سفروں میں مصروف رہتا تھا سوچنا بھی ناممکن تھا اس لئے کہ اس قسم کی ایک ہی کوشش کے نتیجے میں آناؤ اتنی غیر متوقع طور پر اور اس قدر مسرور اور بیحد وہ کل تھیں کہ جان بچاؤں کے لوگوں کے ساتھ رات کی اس دیر تک چلنے والی محفل سے اس قابل تھا۔ رہ گیا تھا مقامی اور روسی لوگوں کے ساتھ معاشرتی تعلقات قائم کرنا بھی ان کی اپنی غیر معین صورت حال کو چھپائے ہوئے ناممکن تھا قابل پذیرائی معمار شہ کی سیر قطع نظر اس سے کہ سب کچھ پہلے ہی دیکھا جا چکا تھا اس سے لئے ایک روسی اور کھلے آدمی کی حیثیت سے اس کا قابل توضیح اہمیت کی حامل نہ تھی وہ اس طرح کی سیر کو، اگر یہ لوگ چاہتے ہیں

اور جیسے ہی کے جانور ہر اس چیز پر مسکراتے ہیں جو سمجھ نہ پاتے ہیں اس امید میں کہ یہ چارا ہی ہو گا ویسے ہی دروشکی بھی باوجود سطحی طور پر کبھی سیاست کو بیکار بتانا کبھی کسی کی تعریف کرنا اور کبھی غصہ ہونا و

نوجوانی میں اس میں تصویر سازی کی صلاحیت تھی اور جب یہ اس کی سمجھ میں نہیں آیا کہ پیسہ رقم کہاں خرچ کرے تو اس نے کندہ کاری تصویریں جمع کرنی شروع کر دی تھیں پھر جب مصوری پر دہ تک گیا اور اس میں خواہشوں کے اس سارے بے معنی کھیل کو صرف کرنے کا ہو تخلیق کا سوال کرتا تھا۔

اس میں فن کو سمجھنے کی صلاحیت تھی اور عالمانہ طریقے سے فن کی عمل رہے کی بھی اور اس سے تصور کیا کہ اس میں وہی چیز ہے جو فنکار کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ بہت مدت تک اس میں، پیش میں رہنے سے بعد کہ وہ مصوری کے اس کتب۔ مذہبی، تاریخی صنف یا حقیقت نگاری کا انتخاب کرے اس نے تصویریں بنانی شروع کر دیں۔ وہ سب مضمون کو سمجھتا تھا اور ان میں سے کسی سے بھی وہ اس حاصل کر سکتا تھا جس پر وہ تصویر بنا سکتا تھا یہ بھی ممکن تھا کہ وہ اس بات کو بالکل جانے ہی نہیں کہ مصوری میں کون سی چیز مضمون سے اور وجہ اس چیز سے حاصل کرے جو اس میں بھی ہے اس بات کی فکر ہی نہ کرے کہ جو تصویریں وہ بناتا ہے ان کا تعلق کسی مصوف کتب سے ہو گا یا نہیں۔ جو کچھ وہ اس بات کو نہیں جانتا تھا اور وجہ ان اس نے بلاواسطہ زندگی سے نہیں بلکہ بالواسطہ اس زندگی سے حاصل کیا جو فن کا پیکر اختیار کر چکی تھی اس لئے اس

نے بڑی جلدی اور آسانی سے وجدان حاصل کر لیا اور اتنی ہی جلدی اور آسانی سے یہ بھی ہو گیا کہ اس نے جو تصویریں بنائیں وہ اس کتاب سے بہت ملتی جلتی تھیں جس کی وہ نقل کرنا چاہتا تھا۔

دوسرے سارے لکھنوں سے زیادہ اسے لطیف و پرکار اور موثر فرانسیسی کتب پسند تھا اور اسی کے اسلوب میں اس نے اظہاری لباس میں آتما کی تصویر بنانی شروع کی۔ یہ تصویر اسے اور جس لوگوں نے اسے دیکھا انہیں بھی بہت پسند آئی۔

۹

پالا تسو کس بیدری کے عالم میں پہنچا تھا، اس کی ابتدائی استرکاری کی چھت، دیواری تصویروں سے مزین، دیواریں بیلی ناری کا رقص، ابتدائی عذابوں پر روشنی ڈالنے والے دیوتا، ان پر رکے ہوئے گلدان، لقمین دروازے اور اداس اداس سے بال اور ان میں لگی ہوئی تصویریں۔ اب پالا تسو میں جو لوگ شامل ہو گئے تھے تو اس نے اپنے ظاہر سے درد مشکی کی اس خوش فہمی کی تردید کی جا کہ وہ روحی جا گیر اور خاص شاگرد ہے۔ ماسٹر لوبی افسر نہیں ہے اور اب ملاقات سے سلام دعا تک ہو چکا ہے بلکہ وہ لن کا روحانی ملیاں مدارج اور طور ایک مکمل مزاج شناس ہے جس نے یا تو ملاقات سے روحانیا اپنے موضوعوں اور ارمانوں کو اپنی کھوج، محنت کے لئے چن لیا ہے۔

پالا تسو میں آنے کے بعد سے درد مشکی نے جو روپ اختیار کیا تھا وہ بہت کامیاب رہا اور گلیشیئر کے توسط سے چند دلچسپ شخصیتوں سے متعارف ہو کر شوخ شوخ میں وہ مگن رہا۔ اس نے ایک اطالوی پروفیسر کی رہنمائی میں عظمت کے مطالعے کی تصویریں بنائیں اور ارمنہ وسطی کی اطالوی زندگی سے واقفیت حاصل کرنے میں مصروف رہا۔ پچھلے کچھ دنوں سے ارمنہ وسطی کی اطالوی زندگی سے درد مشکی اس قدر مسحور ہو گیا تھا کہ اس نے ارمنہ وسطی کے دستور کے مطابق ہیٹ پہننا اور کندھے پر اسکارف ڈالنا بھی شروع کر دیا تھا جو اس پر بہت جچتا تھا۔

ایک بار گلیشیئر سے اس صبح ہی صبح اس کے پاس آیا تھا۔ اس نے کہا "اور ہم اس دنیا میں رہتے ہیں اور کچھ بھی نہیں جانتے۔ تم نے بلا کا خوف کی تصویر دیکھی ہے؟" اور درد مشکی اخبار سے بے خبر ابھی ابھی بلا تھا اور اس میں روسی فنکار کے بارے میں مضمون کھا کر ابھی شریں رہا تھا اور جس نے وہ تصویر مکمل کر لی تھی اس سے چند ہی ہفتوں سے ملے اور بے حد متاثر ہو چکا تھا۔ مضمون میں حکومت اور اکیڈمی کی مخالفت کی گئی تھی کہ قابل قدر فنکار ہر طرح کی بہت افزائی اور مدد سے محروم تھا۔

"دیکھی ہے" گلیشیئر نے جواب دیا۔ "ظاہر ہے کہ وہ بے استعداد نہیں ہے لیکن وہ بالکل ہی نقل ہو رہا ہے۔ حسن اور مذہبی تصوری کے بارے میں اس کا رویہ بالکل ایوانوف کا ہے اور وہ بھی ڈوب رہا ہے۔"

"تصویر کا موضوع کیا ہے؟" آتما نے پوچھا

"عیسیٰ پیلیٹ کے حضور میں (؟) جیسا کہ سنے کتب کی ساری حقیقت نگاری کے ساتھ یہودی دکھایا گیا ہے۔"

اور تصویر کے موضوع کے بارے میں سوال نے گلیشیئر کو اپنے ایک پسندیدہ موضوع پر پہنچا دیا۔ اس نے بتانا شروع کیا:

"میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ اتنی بھونڈی غلطی کیسے کر سکتے ہیں۔ عیسیٰ کو عظیم فنکاروں نے اپنی اپنی تصویروں میں پہلے ہی اپنی تمثیل تصویر کھینچ لی ہے۔ مطلب یہ کہ اگر وہ خدا کی نہیں بلکہ کسی انقلابی یا تحکیم دانا کی تصویر بنانا چاہتے ہیں تو تاریخ سے مستند اور مختلف شہادتوں کو رد (؟) کر دیں لیکن جیسا کہ ہاتھ نہ لگائیں۔ وہ وہی چہرہ لیتے ہیں جسے فن کے لئے بنانا ممکن ہے اور پھر۔۔۔۔"

"اور کیا یہ سچ ہے کہ یہ نیا کیلوف ایسی مصلحتی میں مبتلا ہے؟" درد مشکی نے یہ سوچ کر پوچھا کہ روسی سرپرست فنون کی حیثیت سے اسے فنکار کی مدد کرنی چاہئے چاہے اس کی تصویر اچھی ہو یا بری۔

"شاید ہی۔ وہ بہت ہی محدود شعبہ ساز ہے۔ آپ نے اس کی بنائی ہوئی یہ اسکیچ دیکھی ہے؟ لیکن لگتا ہے کہ وہ اب شیشیں نہیں بنانا چاہتا۔ اس لئے ہو سکتا ہے وہ واقعی فنکاری کی حالت میں ہو۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ۔۔۔"

"کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ ہم اس سے آتما کا کیلوف کی شبیہ بنانے کی درخواست کریں؟" درد مشکی نے کہا۔

"بھلا کیوں؟" آتما بولیں۔ "تمہاری بنائی ہوئی تصویر کے بعد میں کوئی اور شبیہ نہیں چاہتی۔ بہتر ہے کہ آتما کی ہو (اس عرصے سے وہ اپنی بیٹی کو پکارتی تھیں)۔ یہ کہہ کر وہ اٹھ کر کھڑکی سے باہر جھانکنے لگیں جہاں خوبصورت اطالوی لڑکی کو لے کر باغ میں آئی تھی اور اور ای آتما سے درد مشکی کو تکلیف دہ۔ یہ خوبصورت لڑکی جس کو بلا کر درد مشکی نے اپنی تصویر کا سراور چہرہ بنایا تھا، آتما کی زندگی کا واحد پیماں غم تھی۔ اس کے سراور چہرے کی تصویر بناتے ہوئے درد مشکی اس کی خوبصورتی اور ارمنہ وسطی والے فاک لٹنے کی بڑی تعریفیں کرتا تھا اور آتما اپنے آپ سے بھی یہ اعتراف کرنے کی جرأت نہ کر سکتی تھیں کہ انہیں ہار رہے کہ وہ اس لڑکی سے جلنے لگیں گی۔ اسی لئے وہ اس کے اور اس کے منصے بیٹے کے ساتھ خاص خانہ شفقت سے پیش آتی تھیں۔

درد مشکی نے بھی کھڑکی میں سے باہر دیکھا اور آتما سے آنکھیں چار کیں اور اور ای گلیشیئر سے مخاطب ہو کر کہا:

"اور تم اس بلا کیلوف کو جانتے ہو؟"

"میں اس سے ملا ہوں۔ لیکن وہ مجھے کبھی سمجھ نہیں سکا ہے کسی طرح کی تعلیم و تربیت سے نہیں گزرا کہ ان وحشی نے لوگوں میں سے ایک ہے جو سب کشمکش ہیں (مطلب ان آزادیاں لوگوں میں سے ہوتا ہے (؟) ہے اپنی عسکری اور مابعد پرستی کے نظریوں میں پروان چڑھتے ہیں۔ پہلے یہ ہوا تھا" گلیشیئر نے کہا اور اس طرف دھیان ہی نہیں دیا جدھر وہ کہنا چاہتا تھا کہ آتما اور درد مشکی، دونوں کہ کہنا چاہتے تھے "پہلے یہ ہوا تھا کہ آزاد خیال وہ شخص ہوتا تھا جو مذہب کے تمام قوانین کے نظریوں میں بہت پڑھا تھا اور خود جدوجہد اور کوشش کر کے آزاد خیال بنا تھا لیکن اب ایک نئی قسم سردار ہونے لگی ہے جو اپنے آپ پیدائشی آزاد ہوں کی ہے جو اک آتے ہیں جو سے ہو جاتے ہیں لیکن انہوں نے کبھی یہ سنا تک نہیں ہوتا کہ قوانین تھے "اخلاق تھے" کہ مسلم ثبوت اساتذہ تھے" یہ لوگ براہ راست ہر چیز سے انکار کرنے کے نظریے میں پروان چڑھے ہیں۔ بعض وحشی ہوتے ہیں۔ تو وہ بھی کسی ایسا ہی ہے۔ لگتا ہے کہ وہ اسکول کے کسی شاہی خدمت گار کا بیٹا ہے اور اسے کسی

طرح کی تعلیم نہیں لی۔ جب وہ اکیڈمی میں داخل ہوا اور اس نے شہرت حاصل کرلی تو وہ تعلیم حاصل کرنا چاہتا تھا اس لئے کہ آدمی وہ بے وقوف نہیں ہے۔ اور اس نے ان چیزوں کی طرف توجہ کی جو اسے تعلیم کے سرچشمے معلوم ہوتے تھے۔ یعنی رسالوں کی طرف۔ اب آپ سمجھے کہ پرانے زمانے میں اگر کوئی شخص "فرض کیجئے کوئی فرانسیسی" تعلیم حاصل کرنا چاہتا تو اس سے سارے کلاسیکل ادب کا مطالعہ کیا ہوتا۔ "مدتوں عالموں کا بھی 'المیہ' ڈرامانگاروں کا بھی 'مزاحیہ نگاروں کا بھی 'طنزیوں کا بھی اور آپ سمجھ ہی سکتے ہیں کہ اس کو کتنی ذہنی و دماغی محنت کرنی پڑتی۔ لیکن اب ہمارے یہاں ایسا شخص جسے سچے معنی میں 'ادب' کہا جاسکتا ہے اور جو کسی حد سے وہ انکار کے علم کے سارے جوہر حاصل کرلیتا ہے اور اس تیار۔ اور کافی نہیں بلکہ میں سال پہلے تو اس 'ادب' میں بھی سے ارباب اقتدار کے خلاف 'صدیوں پرانے تصورات کے خلاف جدوجہد کی علامتیں مل جائیں اور اس جدوجہد ہی سے وہ سمجھ جاتا کہ کچھ اور چیزیں بھی تھیں۔ لیکن اب تو وہ سیدھے ایسی چیزوں پر جا پہنچتا ہے جن میں پرانے تصورات سے بحث تک نہیں کی جاتی اور براہ راست کہا جاتا ہے کہ کچھ نہیں ہے 'صرف ایویلیو سیون (10) انقلاب اصلح بلا سے جدوجہد اور بس۔ میں نے اپنے مضمون میں۔۔۔"

"چھ بجے ہیں کیا کرنا چاہئے" آقا نے کہا اور وہ بڑے اضطراب کے ساتھ دروشکی کو دیکھ رہی تھیں اور یہ جان گئی تھیں کہ دروشکی کو اس فنکاری تعلیم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے تو صرف یہ خیال ہوا تھا کہ اس کی مدد کرے اور اسے ایک شعبہ بنانے کا کام دے۔ "میں تمہارا" آقا نے بڑے فیصلہ کن انداز میں گفتگو کا قطع کام کرتے ہوئے کہا۔ "چلئے ہم ان کے پاس چلیں!"

گھبراہٹ سے خود کو محفوظ اور خوش و راضی ہو گیا چونکہ یہ فنکار دور کے کسی گھنے میں رہتا تھا اس لئے ان لوگوں نے گاڑی ہی لینے کا فیصلہ کیا۔

تھکی ہوئی آقا گھبراہٹ کے ساتھ جیسیں اور دروشکی ساتھ ہی بیٹھ گئے۔ گھنٹے بھر بعد وہ لوگ دور کے اس گھنے کے پاس نکر معمول سے زیادہ پر پہنچ گئے۔ وہاں ان کی بیوی نے انہیں بتایا کہ وہ بے وقوف لوگوں سے صرف اسٹوڈیو میں ملتے ہیں لیکن اس وقت وہ اپنے گھر میں ہیں جو صرف دو قدم پر ہے۔ ان لوگوں نے وہاں کی بیوی کی معرفت اپنے آنے کا کارڈ انہیں بھجوا دیا۔

10

فنکار 10 بلوف کے پاس جب کارڈ پہنچا تو وہ اور دروشکی اور گھبراہٹ کے کارڈ لانے گئے تو وہ پیشہ کی طرح کام میں مصروف تھا صبح کو اس نے ایک بڑی تصویر پر کام کیا تھا مگر آخر کار وہ بیوی سے اس بات پر خفا ہو گیا کہ وہ مکان مالکن کو اندر کمرے کا معائنہ کرنے سے نہ روک سکی تھی۔

"میں بار بار تم سے کہہ چکا کہ تم صفائی رہنے اور سمجھانے میں مت پڑا کرو۔ تم بے وقوف تو تم ایسے ہی ہو اور جب اطالوی زبان میں سمجھانا اور صفائی دینا شروع کرتی ہو تو نکمی بے وقوف ہو جاتی ہو" اس نے طویل جھگڑے کے بعد بیوی سے کہا تھا۔

"تو تم کرایہ باقی مت رکھا کرو میں تو تصور دار ہوں نہیں۔ اگر میرے پاس رقم ہوتی تو ——"

"خدا کے واسطے تم مجھے دو۔ میں لے لیتی ہوں" نکمی بے وقوف بھرائی ہوئی آواز میں چیخا اور اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس کر لکڑی کی دیوار کے ادھر اپنے کام کرنے کے کمرے میں چلا گیا اور اندر جا کر اس نے دروازہ بند کر لیا "حق!" اس نے اپنے آپ سے کہا اور بیوی کے پاس جا کر پورٹ فولیو کھول کے اور اسی بڑے نوٹوں میں اس فلاکے میں لگ گیا جو اس نے پہلے شروع کیا تھا۔

اتنے جوش اور کامیابی کے ساتھ وہ کبھی کام نہیں کر پاتا تھا اس وقت جب اس کی زندگی اچھی نہیں چلتی تھی اور خاص طور سے اس وقت جب بیوی سے جھگڑا کر لیتا تھا۔ "اے کاش بھاگ جا سکیں ہم!" اس نے کام کرتے کرتے سوچا۔ وہ ایک ایسے شخص کی تصویر کے لئے خاکہ بنا رہا تھا جو بے انتہا غصے میں تھا۔ یہ خاکہ وہ پہلے بھی بنا چکا تھا لیکن اس سے وہ مطمئن نہیں تھا۔ "نہیں پہلے والا بہتر تھا کہاں گیا وہ؟" وہ بیوی کے پاس آیا اور منہ پھلائے ہوئے اس کی طرف دیکھے بغیر اس سے بڑی بیٹی سے پوچھا کہ وہ کاغذ کہاں ہے جو اس نے دیا تھا۔ روکڑ فلاکے والا کاغذ مل گیا لیکن اس پر موم بتی کی پگھلائی کے دھبے پڑ گئے تھے اور وہ گندہ تھا پھر بھی اس نے وہ خاکہ لے لیا اور اپنے کمرے میں آکر اسے میز پر رکھا اور بھویں سکیڑ کر اسے غور سے دیکھنے لگا "چاہئے وہ" منکر الفاظ اور خوشی سے اس نے اپنے آپ سے کہا۔

"کیا بات کہی!" اس نے دور سے کہا اور لوہے کی پنسل لے کر جلدی جلدی خاکہ بنانے لگا۔ موم بتی کی پگھلائی کے دھبے سے اس شخص کے چہرے پر ایک نیا انداز آ گیا تھا۔

وہ نئے انداز کے مطابق خاکہ بنا رہا تھا اور بیکاری سے اس نے کاغذ کا کنارا کاٹ دیا تھا اور اس سے وہ سگار خریدتا تھا اور اس نے جانے والے شخص کی ٹھوڑی اور پورا چہرا ہی بدل دیا تھا۔ سارے غرور کے وہ بس پڑا۔ بے جان اور تصور کردہ صورت اچانک جاندار اور ایسی ہو گئی کہ اسے بدلنا ناممکن تھا یہ صورت بھی جانچی تھی اور بالکل واضح اور متعین تھی۔ اس صورت کے نقاضوں کے مطابق فلاکے کو درست کرنا ممکن تھا۔ ہاتھوں کو دوسری طرح سے ڈرامائی پھیلا کر لڑتے ہوئے کے انداز میں درست کرنا ممکن بلکہ ضروری تھا اور بائیں ہاتھ کے عمل و وقوع کو بالکل بدلنا اور بالوں کو پیچھے کی طرف کرنا تھا۔ اتنی تبدیلیاں کرکے اس نے صورت میں کوئی تخلیق نہیں کیا بس ان چیزوں کو دور کر دیا جو صورت اور شخصیت کو چھپائے ہوئے تھیں اس نے گویا اس پر سے وہ پردہ اتار دیا جس کی "ذہن سے وہ بیرونی طرح نظر نہیں آرہی تھی۔ ہر بیرونی شخص پوری شخصیت کو ریزہ ریزہ بیان کر رہا تھا اس نے تمام تر اتاری کے ساتھ ہوا سے موم بتی کی پگھلائی کے دھبے کی مدد سے اچانک نظر آگئی تھی۔ وہ بڑی احتیاط کے ساتھ اس خاکے کی نوک پلک درست کر رہا تھا کہ اس کے پاس آنے والوں کے کارڈ لائے گئے۔

"ابھی آیا بس دیکھی!"

وہ بیوی کے پاس آیا

"اچھا اب بس ہو! ناشتا حاضر ہوا" اس نے بیوی سے جھینپتے ہوئے اور محبت آمیز شکر ادا کے ساتھ کہا۔ "تمہارا ابھی قصور تھا اور میرا بھی قصور تھا۔ میں سب ٹھیک کر لوں گا۔" اور بیوی سے میل ملاپ کرنے کے بعد اس نے ربڑی رنگ کا ٹکٹ کے کارڈ اور لوہے کا 'ناشتا' اور اسٹوڈیو چلا گیا۔ کامیابی سے بنا لیے جانے والے خاکے کو اب وہ بھول چکا تھا اس وقت وہ اس بات پر خوش اور حیران تھا کہ اتنے اہم بیوی اس کا اسٹوڈیو دیکھنے کے لئے تخلیق میں آئے ہیں۔

اپنی اس تصویر کے بارے میں جو اس وقت 'جس پر کام کر رہی تھی' اس کی رائے بس ٹھیک ہی تھی۔ کہ اس طرح کی تصویر کسی نے کبھی نہیں بنائی یہ تو وہ نہیں سوچتا تھا کہ اس تصویر میں فنکاری کی ساری

تصویروں سے بہتر تھی لیکن وہ جانتا تھا کہ اس تصویر میں وہ جس چیز کی ترسیل کرنا چاہتا تھا اور اس نے کی تھی اس کی ترسیل کبھی کسی نے نہ کی تھی۔ یہ وہ پورے یقین کے ساتھ جانتا تھا اور بہت دنوں سے اسی وقت سے جانتا تھا جب اسے بنانا شروع کیا تھا۔ پھر بھی لوگوں کی رائے چاہے وہ کوئی بھی ہو اس کے لئے بڑی اہمیت رکھتی تھی اور اس کواں کی گہرائی تک متاثر کرتی تھی۔ ہر بات 'انتہائی معمولی بھی' جو یہ جاہت کرے کہ لوگ اس چیز کا تھوڑا سا حصہ بھی دیکھتے ہیں جسے وہ خود اس تصویر میں دیکھتا تھا' اسے دل کی گہرائی تک متاثر کرتی تھی۔ وہ اپنی تصویر کے بارے میں برے رویے اور فیصلہ کرنے والوں کو اس سے زیادہ گہری سمجھ کا حامل قرار دیتا تھا جتنی خود اس میں تھی۔ اور ان سے ہمیشہ کسی ایسی چیز کی توقع کرتا تھا جو خود اس کو اپنی تصویر میں نہ نظر آئی ہو۔ اور اسے لگتا تھا کہ ایسی چیز اسے ناظرین کی رائیوں میں مل جاتی تھی۔

وہ محبوبہ قدموں سے اپنے سٹوڈیو کے دروازے پر پہنچا اور اپنے پیچھے اس کے باوجود آنا کی ہلکی ہلکی سی روشن قامت کو دیکھ کر حیران رہ گیا جو صدر دروازے کے سامنے میں کھڑی کلیشیشف کی باتیں بھی سن رہی تھیں جو بڑے جوش میں ان سے کہہ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی 'بہ ظاہر' قریب آتے ہوئے اس نے اس تاثر کو اسی طرح اپنی ذہنی گرفت میں لے کر محفوظ کر لیا تھا جیسے اس نے سکار بیچنے والے کاندارکی نمودی کے ساتھ کیا تھا' اور اسے یہیں چھپا رہا تھا جہاں سے اسے وہ وقت نکالے گا جب اس کی ضرورت پڑے گی۔ دروشکی اور آنا کو پہلے ہی کلیشیشف کی باتیں سن کر فنکار کے بارے میں کوئی خوش فہمی کی گنجائش ہی نہ رہ گئی تھی۔ وہ سیاہ قد اور بھرے بدن کے عجیب سی چال چلنے ہوئے تیتا کیلوف کو دیکھ کر بہت بوریت محسوس کر رہی تھیں۔ 'رنگین رنگ کا اوور کوٹ اور نیلی پائنچوں کی پتلون پہنے تھا جب کہ عام طور سے لوگ بہت دنوں سے چوڑے پائنچوں والی پتلونیں پہننے لگے تھے' اور خاص کر اس کے کشادہ چہرے کے معمولی پن اور اس پر بھیتپ اور بیگانہ پن' اپنے فنکار کا احساس دلانے کی طرف اس کے ملے جلے 'ناری کی وجہ سے' ایک ناخوشگوار تاثر ہوتا تھا۔

"تشریف لائیے" اس نے اپنی صورت سے بے زاری ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا' راہداری میں اس جیب سے کنجی نکالی اور دروازہ کھول دیا۔

۲۲

اسٹوڈیو میں داخل ہو کر فنکار تیتا کیلوف نے مسافروں کو ایک بار پھر دیکھا اور اپنے طور میں اس نے دروشکی کے چہرے کو بھی تشخیص کر لیا۔ خاص طور سے اس کے جبڑے کو اس کے باوجود کہ اس کے فنکارانہ احساس سے کام کرنا بند نہیں کیا تھا اور اپنے لئے سواد مسالا جمع کرنا جاری رکھا تھا' اس کے باوجود کہ وہ اس بات سے برابر بڑھتا ہوا ایجان محسوس کر رہا تھا کہ اس کے کام کے بارے میں رائے دینے کی وقت قریب سے قریب تر آتا جا رہا تھا اس نے تقریباً نظر تو سے دونوں ملاقاتوں سے جلدی جلدی اور بہت صحیح صحیح ان نئی خصوصیتوں کے بارے میں اپنی سمجھ بیان کر دی (کلیشیشف) تو یہیں کام رہنے والا رہی تھا۔ تیتا کیلوف کو اپنا فنکارانہ بنیاد نہیں تھا اور نہ یہ یاد تھا کہ کس سے سوال ملا تھا اور اس سے اس کی ملاقات کی تھی۔ اسے 'جیسے وہ سب چہرے یاد رکھتے تھے جو اس نے کبھی دیکھے ہوں' یہ تک یاد تھا کہ یہ صرف چہرہ تھا لیکن یہ بھی یاد تھا کہ یہ ان چہروں میں سے تھا جنہیں اس نے اپنے تصویر میں دکھانے کے اہم اور غیر اہم کے اعتبار سے بہت ہی مختلف چہروں کے درمیان شیشے میں ڈال دیا تھا۔ اس چہرے پر گھنے بالوں اور بہت کشادہ پیشانی کی وجہ سے ظاہری اہمیت تو پیدا ہو جاتی تھی' جس میں بس

بھورے بچے کی سی بے تابی کا اظہار تھا جو ناک کے پتلے پانسے کے اوپر مرکوز تھا۔ تیتا کیلوف کے تصور میں دروشکی اور آنا کا رام طور پر مشہور اور بلند آواز روسی ہوں گے جو لوگ کے بارے میں کچھ بھی نہیں سمجھتے' جیسے کہ سارے بلند آواز روسی نہیں سمجھتے لیکن خود کو لوگ کے پارکھی اور قدر دان کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں' یقینی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ساری پرانی چیزیں دیکھ چکے ہوں گے اور نئے فنکاروں کے اسلوبیہ کے پرکھ لگا رہے ہیں' اس لاعلمی جو من اور ناقابل فنکاروں کے احمق انگریز (!!) کے ہاں لگے ہوں گے اور اب میرے پاس آئے ہیں تاکہ وہ ان نظر میں راہو جائے" اس نے سوچا۔ وہ فنکاری ناقدین کے طور طریقوں کو بہت اچھی طرح جانتا تھا' وہ جتنے ہی سمجھ دار ہوتے ہیں اتنے ہی بدتر ہوتے ہیں' جو صرف اس مقصد سے ہم عصر فنکاروں کے اسلوبیہ کا جائزہ لیتے ہیں کہ انہیں کیسے کاٹا جا سکتا ہے کہ فن پر زوال آگیا ہے' کہ فنکاروں کو اتنا زیادہ دیکھنے' اتنا فی زیادہ یہ بات صاف ہو جاتی ہے کہ پرانے عظیم استادوں کے فن کی نقل کرنا ممکن ہے۔ وہ اس سب کا مظہر تھا' یہ سب اس کے چہروں پر دیکھ رہا تھا' اس بے پایاں راہداری میں' دیکھ رہا تھا جس سے وہ آئیں میں باتیں کر رہے تھے' پلاستر کے ہالوں اور نیم تن مجسموں کو دیکھ رہے تھے اور آزادانہ ٹہل رہے تھے اس انتظار میں کہ وہ تصویر پر سے پردہ ہٹائے۔ لیکن اس کے باوجود جب اس نے اپنے 'بڑا لی فنکاروں کو اٹلانٹا کھڑکی پر سے چلمن اٹھانی اور چادر' ناری تو اسے زبردست پہچان کا احساس ہوا' اس لمحے اور بھی زیادہ کہ باوجود اس کے کہ اس کی سمجھ کے مطابق سارے بلند آواز روسیوں کا جانور اور بیوقوف ہونا لازمی تھا' اسے دروشکی بھی پسند آیا تھا اور 'آنا' خاص طور سے' بھی اچھی لگی تھیں۔

"یہ ہے" اگر آپ دیکھنا چاہیں تو" اس نے' بچکانہ جلد بازی کے ساتھ ایک طرف ہٹتے ہوئے' اور تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "یہ پکاسو کی تاریخ ہے 'مقتاب منتی' سنہ 27" اس نے تقاضا اور محسوس کیا کہ ایجان کی وجہ سے اس کے ہونٹ کپکپانے لگے ہیں۔ وہ ہٹ کر ان لوگوں کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

ان چند سیکنڈوں کی مدت میں' جب آنے والے چپ چاپ تصویر کو دیکھتے رہے تو تیتا کیلوف بھی اسے دیکھ رہا تھا اور بے نیازانہ' کسی غیر متعلق شخص کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ ان چند سیکنڈوں میں اسے پہلے ہی سے یقین ہو گیا کہ سب سے بلند اور صحیح رائے یہی لوگ 'یہی آنے والے دیں گے جنہیں وہ ابھی مشت بھر بھیجے اتنی حقارت سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے پہلے جو کچھ اپنی تصویر کے بارے میں ان تینوں یا سوالوں میں جسے وہ اسے بنا رہا تھا' سوچا تھا وہ سب بھلا دیا' وہ اس کی ان ساری خوبیوں کو بھول گیا جو پہلے اس کے نزدیک اٹل شک و شبہ تھیں۔ اس نے تصویر کو ان لوگوں کی بے یار انہ' غیر متعلق' نئی نظروں سے دیکھا اور اس میں اسے کوئی بھی خوبی نظر نہ آئی۔ اس نے پیش منظر میں بیٹھ کا جنیلیا ہوا چہرہ دیکھا اور جیسا کہ ہمیشہ ہوتا تھا' پس منظر میں پاکیٹسک کے خدوخال کی صورتیں اور ذیل اور جو کچھ ہو رہا تھا اس کو دیکھتا ہوا ناری یہ سنا کا چہرہ دیکھا' ہر چہرہ' جو اتنی تلاش' اتنی غلطیوں اور صحیح کے بعد اس کے اندر اپنے خاص روپ کے ساتھ نمودار ہوا تھا' ہر چہرہ جس سے اس کو اتنی اذیت اور اتنی خوشی ملی تھی' اور یہ سارے چہرے جس کی تکمیل اتنی مرتبہ ٹالی جاتی رہی تھی تاکہ ایک عام اور مکمل منظر بنے' رنگوں اور رنگتوں کی ساری گہرائی اور بلندپن جو اس نے اتنی مشقتوں سے حاصل کی تھی۔ یہ سب کچھ اب ان لوگوں کی نظروں سے دیکھ کر اسے بالکل فرسودہ اور پوچ لگ رہا تھا جو ہزاروں بار دوہرایا جا چکا تھا۔ جو چہرہ اسے سب سے زیادہ عزیز تھا' جیسا کہ چہرہ' جو تصویر کا مرکز تھا' جسے شکل پذیر ہوتے دیکھ کر وہ خوشی سے دیوانہ ہو گیا تھا' وہ بھی تصویر کو ان لوگوں کی نظروں سے دیکھنے پر اس کے لئے بالکل ضائع ہو گیا۔

اس نے دیکھا کہ یہ ابھی طرح بنائی ہوئی اور وہ ابھی طرح ہی بھی نہیں تھی۔ وہ اب بہت سارے نقائص کو صاف، دیکھ رہا تھا) جہاں "رفائیل" اور "جیسس" (12) کے انھیں فاشتانی جیسا اس اور انھیں سیاہ اور بائیسکل کی عکاری تھی۔ یہ سب بہت ہی کھلا، معمولی اور فرسودہ تھا بلکہ اسے ابھی طرح بنایا بھی نہیں گیا تھا۔۔۔ خطوط کمزور اور رنگ "میری ناہموار تھی۔ یہ لوگ اگر بند پر ضبط اور عقیدے۔ تصویر سازی کی سودہ گی میں کمی رہیں اور جب کیلئے رہ جائیں تو اس کے حال پر افسوس کریں اور انھیں تو وہ بالکل حق بجانب ہوں گے۔

اس کے لئے یہ جاننا بھی بہت گراں ہو گیا (حالانکہ وہ ایک منٹ سے زیادہ نہیں رہی تھی)۔ اس خاموش کو توڑنے کے لئے اور یہ دکھانے کے لئے کہ وہ پریشان نہیں ہے وہ اپنے اوپر جبر کر کے گلیشیشے سے مخاطب ہوا

"مجھے لگتا ہے کہ میں آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکا ہوں" اس نے گلیشیشے سے کہا لیکن بے چینی سے کبھی آنکھ اور کبھی ورد شکی کو دیکھتا رہا کہ ان کے چہرے کا ایک تاثر بھی اس کی نظر سے چھپے۔ بائے

"کیوں نہیں اہم رسمی سے ہاں ملے تھے یاد ہے" اس شام کو اس اطالوی لڑکی نتی رافائیل (13) نے تھیں پر بھی تھیں" گلیشیشے نے اور ای بھنے راسے بھی الیس کے تصویر سے نظریں ہٹا کر فنکار کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

لیکن یہ کہہ کر کہ میکائیلوف تصویر کے بارے میں رائے کا منتظر ہے اس نے کہا

"جب میں نے یہ تصویر پچھلی بار دیکھی تھی تب سے تو یہ بہت آگے بڑھ گئی ہے۔ اور تب کی طرح اب بھی مجھے بائیسکل کی شخصیت بہت میں ناقابل یقین ہے۔ آدمی اس شخص کو اتنی اچھی طرح سمجھتا ہے جو نیک ہے یا ذہین شاندار آدمی ہے لیکن اس کی کوئی نہ کوئی سرکاری عہدیدار ہے شے اس بات سے کوئی مطلب ہی نہیں کہ وہ کیا کر رہا ہے۔ لیکن مجھے لگتا ہے کہ ۔۔۔"

میکائیلوف کا "مختصر چہرہ تک اٹھا" تھیں روشن ہو گئیں وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن یہاں کے بارے میں کہہ نہ سکا اور اس نے ایسا ظاہر کیا جیسے اسے سمجھ آ گئی ہو۔ گلیشیشے نے بھی جو کچھ کہنا چاہا وہ نہ کہا اور اس کی بجائے بات چیت اتنی ہی معمولی رہی جتنی کہ سرکاری عہدیدار کی حیثیت سے بائیسکل کے چہرے کا تاثر بہت ہی قابل یقین تھا" اور اہم چیزوں کی بات۔ لڑکے سب سے پہلے، اتنی اہم چیز کا ذکر کرنا چاہیے کہ اتنا ہی "ہیں۔ رہا ہو" میکائیلوف اس بات پر بھی بے اختیار خوش ہو گیا بائیسکل کی صورت اور ایلیں کے بارے میں دو، بھی رائے سوچ رہا تھا جو گلیشیشے نے کہا تھا۔ یہ رائے ان لاکھوں دوسری رایوں میں سے تھی جو جسا کہ میکائیلوف اچھی طرح جانتا تھا ہو سکتا ہے اتنی ہی بچی ہوں لیکن پھر بھی گلیشیشے کی رائے کی اہمیت اس کے لئے کم نہیں ہوئی یہ بات کہ یہ کی ماہر گلیشیشے اسے پھانگا اور وہ پڑھ رہا کی حالت سے یکبارگی بے انتہا خوشی کی حالت میں پہنچ گیا اور اب اس کی پوری تصویر میں جاں پڑ گئی اور وہ تمام جاندار چیزوں کی ساری ناقابل اظہار دلچسپی کے ساتھ زندہ ہو گئی۔ میکائیلوف نے پھر سے کھنے کی کوشش کی کہ وہ بائیسکل کو اسی طرح سمجھتا تھا لیکن اس کے ہونٹ اس کے قابو سے باہر ہو گئے اور کپکپانے لگے اور وہ کچھ بول نہ سکا۔ ورد شکی اور آنکھ نے بھی کچھ اسی طرح کی بے آواز میں کہا جس سے عام طور سے لوگ تصویروں کی نمائشوں میں بات کرتے ہیں کچھ تو اس لئے کہ فنکار کو تھیں۔ پہنچے اور کچھ اس خیال سے کہ کوئی بے توقی کی بات نہ دے۔ کہہ جائیں جیسے نمائشوں میں جن کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہنا اتنا آسان ہوتا ہے۔ میکائیلوف کو لگا کہ تصویر سے یہ لوگ بھی متاثر ہوئے ہیں اور وہ ان کے پاس آ گیا۔

"یسینی کے چہرے کا تاثر کس قدر حیرت انگیز ہے" آنکھ نے کہا۔ جو کچھ انہوں نے دیکھا تھا اس سب میں انھیں یہی تاثر سب سے زیادہ پسند آیا تھا اور انہوں نے محسوس کیا کہ یہ تصویر کا مرکز ہے اور اسی لئے اس کی تعریف فنکار کے لئے خوشگوار ہو گی۔ "صاف نظر آ رہا ہے کہ انہیں بائیسکل پر رحم آ رہا ہے"

یہ بھی ان لاکھوں قابل یقین تصورات میں سے تھا جو اس کی پوری تصویر میں اور بیسائی تشکیل میں ڈھونڈے جا سکتے تھے۔ آنکھ نے کہا کہ بیسا کو بائیسکل پر رحم آ رہا تھا۔ بیسا کے چہرے کے تاثر میں رحم کا اظہار ہونا چاہئے اس لئے کہ اس میں محبت کا اظہار بھی سکون کا، موت پر آمادگی کا اور لفظوں کے لاحاصل ہونے کے احساس کا اظہار ہے۔ ظاہر ہے کہ بائیسکل کے چہرے پر سرکاری عہدیدار کا اور بیسا کے چہرے پر رحم کا تاثر ہو گا اس لئے کہ ایک جسمانی زندگی کا پیکر ہے اور وہ سراسر روحانی زندگی کا۔ یہ سب اور بہت سی اور سری چیزیں میکائیلوف کے ذہن میں نمودار ہو گئیں۔ اور پھر اس کا چہرہ طمانیت سے دمک اٹھا۔

"اور یہ نکل کس طرح بنائی گئی ہے" تھکی شادگی اور ہوا کا احساس ہوتا ہے" اس کے گرد، چکر لگانا ممکن ہے" گلیشیشے نے کہا۔ یہ ظاہر ہے کہ کرو دکھانا چاہتا تھا کہ وہ شکلوں کے مابین اور جگہیوں کی تائید و تصدیق نہیں کر رہا ہے۔

"ہاں "حیرت انگیز استادی ہے!" ورد شکی نے کہا۔ "میں منظر کی یہ شکلیں کتنی واضح اور نمایاں ہیں اور یہ ہے نکتہ بک" اس نے گلیشیشے سے کہا اور اس طرح اس بات پیت کی طرف اشارہ کیا جو ان کے درمیان اس سلسلے میں ہوئی تھی کہ ورد شکی اس نکتہ بک کو حاصل کرنے میں ناکام اور اس طرف سے ناامید ہو گیا ہے۔

"ہاں "واقعی حیرت انگیز ہے!" گلیشیشے اور آنکھ نے تائید کی۔ میکائیلوف، اپنی جذباتی جس حالت میں تھا اس کے باوجود نکتہ بک کے ذکر سے اسے شدید توہین کا احساس ہوا اور اس نے ورد شکی کو ناراضگی سے دیکھ کر منہ پھیر لیا۔ وہ یہ نقطہ نکتہ بک کا کھو سکتا تھا اور اس کی سمجھ میں ہرگز نہیں "آتا تھا کہ لوگ اس کا استعمال کر کے کیسے کیا تھے۔ وہ جانتا تھا کہ اس نقطے سے لوگ خاکہ اور تصویر بنانے کی ایسی میکانیکی صلاحیت سمجھتے تھے جو سوا اور مابعد سے بالکل آزاد ہو۔ اکثر وہ دیکھتا تھا جیسے کہ اس وقت کی تعریف میں اس نے محسوس کیا کہ لوگ نکتہ بک کو اندرونی صلاحیت کے مقابل رکھتے تھے۔ گویا اس چیز کی بھی اچھی تصویر بنانا ممکن ہے جو بری ہو۔ وہ جانتا تھا کہ اس بات کے لئے بڑی توجہ اور احتیاط کی ضرورت تھی کہ پرانے بنائے جائیں تو جو تخلیق کو نقصان نہ پہنچا جائے اور اس بات کے لئے بھی کہ سارے پردے ضرور بنا دیئے جائیں لیکن تصویر بنانے کے لئن میں نکتہ بک کوئی تھی ہی نہیں۔ اگر کسی پھسولے بچے کو اس کی باہر جس کو بھی اسی طرح دیکھتا ہو۔ دکھائی دیتا ہے تو وہ بھی جو کچھ دیکھتے اس پر سے پردے اسی طرح ہٹا دیتے اور سب سے تجربہ کار اور صاحب مصور بھی اگر پہلے مابعد کی حد میں۔ نظر جائیں تو صرف میکانیکی صلاحیت سے وہ کوئی بھی تصویر بنا سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ یہ بھی دیکھتا تھا کہ اگر نکتہ بک کی بات کر لی ہے تو اس کے لئے اس کی تعریف کرنا ممکن ہے۔ جتنی بھی تصویریں اس نے بنائیں اور وہ بنا تا تھا ان سب میں اسے آنکھوں میں کھٹکنے والے نقائص نظر آتے تھے جو اس بے احتیاطی کی وجہ سے پیدا ہوئے تھے جس سے اس نے پردے ہٹائے تھے "اور ان نقائص کو اب وہ بھی تخلیق کو خراب کئے بغیر درست نہ کر سکتا تھا۔ تصویر سب چہروں اور شکلوں میں اسے اب بھی پوری طرح نہ بنائے جانے والے پردوں کے پیچھے چھپے نظر آتے تھے جو تصویر کو خراب کرتے تھے۔

"ایک چیز ہو سکتی ہے اگر آپ کہنے کی اجازت دیں تو ——" گلینشیف نے کہا۔

"ہاں ہاں مجھے بڑی خوشی ہوگی اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں" نیکا ئیلوف نے بناوٹی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"وہ یہ ہے کہ آپ کی تصویر میں انسان خدا ہے 'خدا انسان نہیں ہے۔ بہرحال میں تو جانتا ہوں کہ آپ چاہتے بھی یہی تھے۔"

"میں بھی جیسی تصویر تو بنا ہی نہیں سکتا تھا جو میرے دل میں نہیں ہے" نیکا ئیلوف نے اداسی کے ساتھ کہا۔

"ہاں لیکن اس صورت میں اگر آپ مجھے اپنے خیال کا اظہار کرنے کی اجازت دیں تو ۔۔۔ آپ کی تصویر اتنی اچھی ہے کہ میری رائے سے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں' اور پھر یہ تو میری ذاتی رائے ہے آپ سے بالکل مختلف دوسرا بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایوانوف کو لے کر مجھے یہ لگتا ہے کہ اگر میسا کو ایک بار بھی شخصیت کی سطح پر ایوانوف کے سے معمولی ہو تا کہ وہ دوسرے تاریخی موضوع کا انتخاب کرتے جو ۔۔۔ اچھا ہوتا۔"

"لیکن اگر یہ بلند ترین موضوع ہے جو خدا کو فن کے سامنے پیش کرتا ہے تو؟"

"اگر تلاش کیا جائے تو دوسرے موضوع مل جائیں گے لیکن بات یہ ہے کہ فن بھٹک اور تشکک کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ مگر ایوانوف کی تصویر میں جو کچھ ہے وہ دیکھنے والوں کے سامنے یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ یہ خدا ہے یا خدا نہیں ہے؟ اور اس سے تاثر کی وحدت ختم ہو جاتی ہے۔"

"آخر کیوں؟ مجھے تو یہ لگتا ہے کہ یہ تضاد ہی لوگوں کے لئے" نیکا ئیلوف نے کہا" یہ بھٹکاؤ ہی نہیں سکتی۔"

گلینشیف اس سے اتفاق نہیں کرتا اور وہ تاثر کی وحدت کے بارے میں' جو فن کے لئے ضروری ہے' اپنے پہلے والے خیالات پر قائم رہتے ہوئے اس نے نیکا ئیلوف کے پہلے اعتراض کا جواب دیا۔

نیکا ئیلوف پریشان ہو گیا اور وہ اپنے خیالات کی مدافعت میں کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

۱۲

ورد شکی بڑی دیر سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے اور انہیں ان باتوں پر افسوس ہو رہا تھا جو ان کا دوست اتنی ہوشیاری سے کر رہا تھا۔ آخر ورد شکی صاحب خانہ کا انتظار کیے بغیر ہی ایک اور پھولی سی تصویر کے پاس چلا گیا۔

"اف کیا مال ہے کس قدر واضح تصویر ہے یہ تو معجزہ ہے' بالکل معجزہ!" آخر ورد شکی نے ایک ساتھ ہی کہا۔

"کیا چیز لوگوں کو اتنا پسند آ گئی؟" نیکا ئیلوف نے سوچا۔ وہ تو اس تصویر کے بارے میں بھول بھی چکا تھا جو اس نے تین سال پہلے بنائی تھی۔ وہ اس سارے عرصہ کو اور بے انتہا خوشی کو بھول چکا تھا جس سے وہ اس تصویر کو بناتے کے دوران گزرا تھا' جسے وہ کئی مہینے تک لگاتار اسی میں مصروف رہا تھا۔ اب وہ اسے اسی طرح بھول گیا تھا جیسے ہر مکمل شدہ تصویر کو بھول جاتا تھا۔ وہ اسے دیکھنا بھی پسند نہ کرتا تھا اور صرف اسی لئے انتظار کرتا تھا کہ

اس کا گریہ کا انتظار کر رہا تھا وہ اسے خریدنا چاہتا تھا۔

"یہ تو کسی بڑی نمائش کے لئے کی ایک تصویر ہے" اس نے کہا۔

"کتنی اچھی تصویر ہے" گلینشیف نے بہ ظاہر خلوص کے ساتھ تصویر سے متاثر ہو کر کہا

بیل گھنٹوں کے ایک بیچ کے سائے میں دو فرکے جنسی سے کھیل رہے تھے۔ ایک نے جو بڑا تھا ابھی ابھی کاٹا پیا تھا اور تربیتے کو بڑی احتیاط کے ساتھ جھاڑیوں سے الگ ہٹا رہا تھا اور اس کام میں پوری طرح ڈوبا ہوا تھا۔ دوسرا جو ابھی چھوٹا تھا گھاس پر بیٹھ کے مل لیٹا گھنیاں نیلے ہتھیلیوں پر اپنے ننھے سفید بالوں والا سر ٹکائے گہری نیلی آنکھوں سے پانی کو تک رہا تھا۔ وہ کس چیز کے بارے میں سوچ رہا تھا؟

اس کی تصویر کی اتنی زیادہ تحسین سے نیکا ئیلوف کا پہلا ایمان پھر سے عود کر آیا لیکن اس کے بارے میں یہ کاہلانہ احساس اسے بہت۔ تھا اور وہ اس سے ڈر رہا تھا اس لئے بار بار اس کے کہ اس تعریف سے اسے خوشی ہو رہی تھی اس نے ان لوگوں کی توجہ ایک اور تصویر کی طرف مبذول کرنی چاہی۔

لیکن ورد شکی نے پوچھا کہ یہ تصویر فروخت کیلئے ہے یا نہیں اس وقت نیکا ئیلوف کو ان لوگوں کے آنے کی وجہ سے ایک ناقابل بیان کیفیت میں مبتلا تھا' تذبذب اور رقم کی بات کچھ ابھی نہیں تھی۔

اس نے اداسی کے ساتھ جواب سکیفر کر کہا" فروخت کے لئے نکالی گئی ہے۔"

جب یہ لوگ چلے گئے تو نیکا ئیلوف پھر تنہا رہ گیا اور سیسائی تصویر کے سامنے بیٹھ گیا اور دل ہی دل میں سب کو یاد کرنے لگا جو کہا گیا تھا اور کہا بھی نہ گیا تھا بلکہ ان آنے والوں کا اصلی مطلوب و مقصود تھا۔ اور عجیب بات یہ ہوئی کہ جب وہ لوگ یہاں تھے اور جب اس نے دل ہی دل میں ان کا نقطہ نظر اپنایا تھا تو جو چیزیں اسے اتنی دیر معلوم ہوئی تھیں وہ اب اچانک اس کے لئے بالکل بے معنی ہو گئیں۔ وہ اپنی تصویر کو پوری طرح سے اپنی اور مکمل طور پر فنکارانہ نظر سے دیکھنے لگا اور اپنی تصویر کے کامل ہونے پر اور اس کی وجہ سے اس کی اہمیت پر۔ فنکار کی اس حالت میں پہنچ گیا تھا جب وہ ساری دلچسپیوں کو ان سے خارج کر دیتے والے اس فکاؤ کے لئے درکار ہوتا تھا جس میں وہ کام کر سکتا تھا۔

پھر بھی جیسا کہ پاؤں ٹھیک نہیں تھا جو سامنے سے دیکھنے پر چھوٹا نظر آنے والا بنایا گیا تھا۔ اس نے دستی ہاتھ میں لے لی اور کام کرنا شروع کر دیا۔ پاؤں کو ٹھیک کرنے کے دوران میں وہ بیس مختلف میں یونانی شکل کو برابر دیکھتا رہا جس کی طرف ان لوگوں نے ابھی ابھی آنے تھے کوئی دھیان نہ دیا تھا لیکن وہ خود جانتا تھا کہ یہ شکل کمال درجے کی ہے۔ پاؤں کو درست کر کے اس نے اس شکل پر کام کرنا چاہا لیکن محسوس کیا کہ اس کے لئے وہ درست زاویہ کیفیت میں نہ ہے۔ جب وہ بالکل سیدھا اور جذبات سے عاری ہوتا تب بھی کام نہ کر سکتا تھا اور اسی طرح سب بھی جب وہ دست رس پر گیا ہو اور سب کچھ صورت سے زیادہ دیکھنے لگا ہو۔ اس سیدھی سے وجدان تک کے میدان میں کسی ایک درجہ تاسی پر کام کرنا ممکن تھا۔ اور آج وہ درست زاویہ کیفیت میں تھا۔ وہ تصویر پر دوبارہ کام کرنا چاہتا تھا لیکن رک کر چاروں ہاتھ میں لئے سے ایک بار کرسٹ خوشی کی مسکراہٹ کے ساتھ دیر تک یونانی شکل کو دیکھتا رہا۔ آخر کار اس نے جیسے یک لخت کوشش کے ساتھ اپنی نظریں ہٹائیں اور تصویر پر چادر ڈال کر تھکے تھکے انداز میں لیکن خوش خوش اٹھ کر چلا گیا۔

ورد شکی آسما اور گلینشیف گھر واپس آ گئے تو خاص طور سے خوش اور زندہ دل تھے۔ وہ نیکا ئیلوف اور اس کی تصویروں کے بارے میں باتیں کرتے رہے۔ ان کی باتوں میں لفظ استعداد خاص طور سے بار بار آتا رہا

جس سے اس کی مراد ہوتی تھی ایک پیدائشی، تقریباً طبیعی صلاحیت جس کا دماغ یا دل سے کوئی تعلق نہ تھا اور وہ اس ساری چیزوں کو 'بے فکار' یا 'کند' سمجھتا اور انگریزی میں جسے 'کی نام' کہا جاتا ہے اس لئے کہ یہ لفظ ان کے واسطے تحت ضروری تھا تاکہ اس چیز کا اظہار کر سکیں جسے وہ سمجھ نہ پاتے تھے لیکن اس کے بارے میں باتیں کرنا چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے کہا کہ بنکا ئیلوف کی استعداد سے تو انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن ناقابل تعلیم کی وجہ سے اس کی استعداد بیکار ہو گئی ہے اور یہ ہمارے روحانی فنکاروں کی مشترکہ بدنصیبی ہے۔ لیکن بھلی بگڑنے والے لڑکوں کی تصویریں کے دام ملتے ہیں اور وہ لوگ ہمیشہ بیکار اس کا ذکر کرتے تھے۔

"کیا لاجواب تصویر ہے! اس کامیابی سے اس نے بنائی ہے وہ تصویر اور کیا سادگی ہے اور تو سمجھتا بھی نہیں کہ اتنی اچھی تصویر ہے۔ اسے ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے اور خرید لینا چاہئے" وردشکی نے کہا۔

13

بنکا ئیلوف نے اپنی تصویر وردشکی سے ہاتھ فروخت کر دی اور آنا کی شبیہ بنانے پر بھی راضی ہو گیا۔ مقررہ دن پر وہ آ گیا اور اس نے کام شروع کر دیا۔

پہلی نشست سے بعد تصویر اچھی بھی۔ لگتا وہ جیتی جاگتی روتی جاتی۔ خاص طور سے وردشکی تو صرف اس کی شہرت ہی نہیں بلکہ خاص خوبصورتی پر بھی حیران تھا۔ عجیب لگتا تھا کہ اس بنکا ئیلوف نے کیسے اس خاص جس کو اس نے اتنا اور وردشکی سوچتا "اس سب سے پیارے روحانی مظہر کو تلاش کر لینے کے لئے آنا کو جانے اور محبت [illegible] تھی لیکن میں سے اس سے محبت کی "حالانکہ اس نے اس سب سے پیارے روحانی تصور کو پہچاننے سے بھی جانا تھا لیکن یہ "انا چاہتا تھا کہ اسے اور وہ سروں کو لگتا تھا کہ وہ تو اسے بہت دنوں سے جانتے تھے۔

"میں نے لوگوں سے سنا ہے اور پڑھا بھی ہے۔" کہا "اس نے اپنی بنائی ہوئی شبیہ کے بارے میں کہا "اور اس نے ایک نظر دیکھا اور تصویر بنا دی۔ یہ مطلب ہوتا ہے سچے فنکار کا۔"

"وہ آنا ہے کی" کلیشیف نے اس کو تسلی دی جس کی سمجھ کے مطابق وردشکی میں استعداد تھی اور خاص چیز یہ تعلیم تھی جو فن کے بارے میں بلند "نظر رکھتا رہی ہے۔ وردشکی کی استعداد کے بارے میں کلیشیف کے یقین کو اس بات سے بھی تقویت پہنچی تھی کہ اپنے معاصرین اور خیالات کے لئے اسے وردشکی کی ہمدردی اور تعریف کی ضرورت تھی اور وہ محسوس کرتا تھا کہ تعریف و تحسین اور طرف ہونا چاہئے

ایسا لگتا ہے کہ میں اور خاص طور سے وردشکی کے ہاں بنکا ئیلوف اس سے بالکل دو سرا ہی انسان لگتا تھا جسے وہ اپنے ہاں اسٹوڈیو میں تھا۔ وہ سماجانہ اخلاق کے ساتھ پیش آتا تھا جیسے ایسے لوگوں کی قربت سے ڈرتا ہو جس کا وہ احترام نہیں کرتا۔ وہ وردشکی کو عالی مرتبت کہہ کر مخاطب کرتا اور آنا اور وردشکی سے مدعو کرنے سے باوجود، جانے کے لئے کبھی نہیں رکا اور تصویر بنانے کی نشستوں کے علاوہ ان کے ہاں کبھی نہیں آیا۔ آنا اس کے ساتھ دوسروں سے زیادہ شفقت برتتیں اور اپنی شبیہ کے لئے وہ اس کی شکر گزار تھیں۔ وردشکی اس کے ساتھ ضرورت سے زیادہ اخلاق کا سلوک کرتا اور صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی تصویروں کے بارے میں فنکار کی رائے جاننا چاہتا تھا۔ کلیشیف فنکار کو فن کی حقیقی سمجھ سے آشنا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے

نہ دیتا تھا۔ لیکن بنکا ئیلوف سب کی طرف سے یکساں سرد مہری برتتا رہا۔ آنا نے اس کی نظروں سے محسوس کیا کہ وہ ان کو دیکھنا اچھا لگتا ہے لیکن ان سے باتیں کرنے سے وہ اجتناب کرتا تھا۔ وردشکی جب اس کی تصویروں کے بارے میں باتیں کرتا تو وہ بڑی سنجیدگی سے چپ رہتا اور اسی بہت دھیرے سے وہ اس وقت بھی چپ رہا جب اسے وردشکی کی تصویر دکھائی گئی اور صاف ظاہر تھا کہ کلیشیف کی باتیں اسے گراں گزریں لیکن اس نے ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ویسے بھی ان لوگوں نے جب بنکا ئیلوف کو زیادہ قریب سے جانا تو وہ اپنے رد کئے پھیکے اور بناوٹ شکوار بلکہ ایک حد تک معاندانہ رویے کی وجہ سے ان لوگوں کو بالکل پسند نہیں آیا اور جب نشستیں ختم ہو گئیں ان کے ہاتھ میں بہت ہی اچھی شبیہ آنا کی بنکا ئیلوف نے تیار کر دی تو وہ لوگ خوش ہوئے

سب سے پہلے کلیشیف نے اس خیال کا اظہار کیا جو سب کے دلوں میں تھا۔ یہ کہ بنکا ئیلوف کو وردشکی سے رشک و حسد تھا۔

"ہوں کہنا چاہئے کہ رشک و حسد تو نہیں تھا اس لئے کہ اس میں استعداد ہے لیکن وہ اس بات سے چڑتا تھا کہ بلند مرتبا کا ایک بالدار آدمی جو لاؤنسٹ بھی ہے (آخر خطاب سے تو ایسے لوگ بھی چلتے ہیں) بغیر کسی خاص محنت کے اگر اس سے بہتر نہیں تو بھی کرلیتا ہے جو وہ خود کرتا ہے جس سے اپنی ساری زندگی اس کے لئے وقف کر دی ہے۔ خاص چیز یہ کہ تعلیم ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔"

وردشکی نے بنکا ئیلوف کی مدافعت کی لیکن اپنے دل کی گہرائی میں اسے کلیشیف کی اس بات پر یقین تھا اس لئے کہ اس کی سمجھ کے مطابق وہ سری اور پست درجہ کے آدمی کے لئے رشک و حسد کرنا قابل ہی تھا۔

آنا کی شبیہوں کو دیکھ کر جس کا موضوع ایک ہی تھا اور اصل سے کہیں کچھ کر جس کی تصویر اس نے بھی بنائی تھی اور بنکا ئیلوف نے بھی، وردشکی پر وہ فرق واضح ہو جانا چاہئے تھا اس میں اور بنکا ئیلوف میں تھا لیکن اس کو یہ فرق نہیں نظر آیا۔ بنکا ئیلوف کی بنائی ہوئی شبیہ کے بعد اس نے آنا کی اس شبیہ کو جو وہ خود بنا رہا تھا صرف اس لئے ترک کر دیا کہ اب وہ غیر ضروری ہو گئی تھی۔ لیکن اپنی ارمنہ وسلی کی زندگی والی تصویر کو بنانا اس نے جاری رکھا۔ اور وہ خاص اور کلیشیف اور خاص طور سے آنا نے یہ محسوس کیا کہ وہ بہت اچھی ہے اس لئے کہ وہ بنکا ئیلوف کی تصویروں کے مقابلے میں مشہور و معروف تصویروں سے زیادہ ملتی جلتی ہوئی تھی۔

دوسری طرف بنکا ئیلوف کو بار بار اس کے کہ اسے آنا کی شبیہ بنانے سے بہت دلچسپی تھی جب نشستیں ختم ہو گئیں اور اسے فن کے بارے میں کلیشیف کی تو ضیحات سننے کی کوئی ضرورت نہ رہ گئی اور یہ ممکن ہو گیا کہ وہ وردشکی کی تصویری کو لوں سے جا سکے تو ان لوگوں سے بھی زیادہ خوشی ہوتی۔ وہ جانتا تھا کہ وردشکی کو تصویری سے شغف کرنے سے بار رکھتا ہے۔ وہ جانتا تھا کہ وردشکی اور سارے تعریفی الفاظ کو جس چیز کی بھی چاہیں تصویریں بنانے کا پورا حق ہے لیکن اسے یہ ناگوار گزرتا تھا۔ کسی بھی آدمی کو موم کی بڑی سی گڑیا بنا لینے اور اسے پیار کرنے سے بار رکھتا ناممکن ہے۔ لیکن اگر یہ شخص اپنی موم کی گڑیا کو لے کر کسی ایسے شخص کے سامنے جا بیٹھے جو محبت کرتا ہو اور وہ گڑیا سے اس طرح پیار کرنے لگے جیسے محبت کرنے والا اپنی محبوبہ سے کرتا ہو تو محبت کرنے والے کو یہ ضرور ناگوار گزرے گا۔ اسی طرح کی ناگواری کا احساس وردشکی کی تصویری دیکھ کر بنکا ئیلوف کو ہوا۔ اسے جتنی بھی آنا سے محبت ہو گئی ہو اور تھی بھی ہو اور لوگوں نے بھی محسوس ہوئی تصویری سے اور ارمنہ وسلی سے وردشکی کی دلچسپی زیادہ دنوں نہیں چلی۔ اس میں تصویری کا انکار ق تھا

جس سے اس کی مراد ہوتی تھی ایک پیدائشی تخلیقی طبیعی صلاحیت' جس کا دماغ دوں سے کوئی تعلق نہ تھا اور وہ اس ساری چیز کو 'ہونا' دیکھتا جانتا سمجھتا اور محسوس کرتا ہے' کیلی نام دینا چاہتے تھے' اس لئے کہ یہ لفظ ان کے مسلک سے بہت ضروری تھا تاکہ اس چیز کا اظہار کر سکیں جسے وہ سمجھ نہ پاتے تھے لیکن اس کے بارے میں باتیں کرنا چاہتے تھے۔ ان لوگوں نے کہا کہ بیلا کیلوف کی استعداد کے تو انکار نہیں کیا جا سکتا لیکن غالباً تعلیم کی وجہ سے اس کی استعداد کا رخ غلط نہیں ہو سکتا اور یہ ہمارے روحانی افکاروں کی مشترکہ بدقسمتی ہے' لیکن مجھلی پکڑنے والے لڑکوں کی تصویروں کے بارے میں کیا رائے ہو گئی تھی اور وہ لوگ بار بار اس کا ذکر کرتے تھے

"کیا لڑکا یہ تصویر ہے! اس کامیابی سے اس نے بنائی ہے وہ تصویر' اور کیا سادگی ہے! وہ تو سمجھتا بھی نہیں کہ اتنی اچھی تصویر بنا رہا ہے' ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہئے اور خرید لینا چاہئے" ورد شکی نے کہا۔

13

بیلا کیلوف نے اپنی تصویر ورد شکی کے ہاتھ فروخت کر دی اور آنا کی شبیہ بنانے پر بھی راضی ہو گیا۔ سفید دن وہ آگیا اور اس نے کام شروع کر دیا۔

پہلی نشست سے صرف تصویر کو دیکھ کر بھی' بلکہ وہ حیران رہ جانا خاص طور سے ورد شکی تو صرف اس کی مشابہت ہی نہیں بلکہ خاص موضوع پر بھی حیران تھا۔ عجیب لگتا تھا کہ اس بیلا کیلوف نے کیسے اس خاص حسن اور معصومیت کا ادراک کیا' ورد شکی سوچتا "اس سب سے پیارے روحانی تاثر کو حاصل کر لینے کے لئے آنا کو جاننے اور محبت کرنے کی ضرورت تھی' جیسے میں نے اس سے محبت کی' حالانکہ اس نے اس سب سے پیارے روحانی تصور کو پہلی شبیہ سے بہت پہلے کھو دیا تھا' لیکن یہ تاثر ایسا تھا کہ اسے اور دوسروں کو لگتا تھا کہ وہ اسے ہمیشہ اپنے دلوں سے جانتے تھے۔

"میں نے تو اسے سراہا ہوں اور کچھ بھی نہ کہا" اس نے اپنی بنائی ہوئی شبیہ کے بارے میں کہا "اور اس نے ایک نظر دیکھا اور تصویر بنا دی۔ یہ مطلب ہوتا ہے نکتے تک پہنچنا۔"

"وہ آنا کے بارے میں کیا سوچتا ہے' کیا محسوس کرتا ہے' اس کی سمجھ کے مطابق ورد شکی میں استعداد تھی اور خاص چیز یہ تھی کہ تعلیم تھی ہی نہیں' فن کے بارے میں بلند نظر عطا کرتی ہے۔ ورد شکی کی استعداد کے بارے میں گیبیشیف کے یقین کو اس بات سے بھی تقویت پہنچی تھی کہ اپنے مضامین اور خیالات کے لئے اسے ورد شکی کی ہمدردی اور تعریف کی ضرورت تھی اور وہ محسوس کرتا تھا کہ تعریف و حمایت کو دو طرفہ ہونا چاہئے۔

ایک اجنبی کے لئے جو خاص طور سے ورد شکی سے ہاں بیلا کیلوف میں سے بالکل دوسرا ہی انسان لگتا تھا جسے وہ پہلے ہاں اسٹوڈیو میں تھا۔ وہ معاندانہ اخلاق کے ساتھ پیش آتا تھا جیسے ایسے لوگوں کی قربت سے ڈرتا ہو جس کا وہ احترام نہیں کرتا۔ وہ ورد شکی کو عالی مرتبت کہہ کر مخاطب کرتا اور آنا اور ورد شکی کے مدعو کرنے کے باوجود کھانے کے لئے بھی نہیں رکا اور تصویر بنانے کی نشستوں کے علاوہ ان کے ہاں کبھی نہیں آیا۔ آنا اس کے ساتھ دوسروں سے زیادہ شفقت برتتی اور اپنی شبیہ کے لئے وہ اس کی شکر گزار تھیں۔ ورد شکی اس کے ساتھ صورت سے زیادہ اخلاق کا سلوک کرتا اور صاف ظاہر تھا کہ وہ اپنی تصویروں کے بارے میں فنکار کی رائے جاننا چاہتا تھا۔ گیبیشیف فنکار کو فن کی حقیقی سمجھ سے آشنا کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے دیتا تھا۔ لیکن بیلا کیلوف سب کی طرف سے یکساں سرد مہری برتتا رہا۔ آنا نے اس کی نظروں سے محسوس کیا کہ اسے ان کو دیکھنا اچھا لگتا ہے لیکن ان سے باتیں کرنے سے وہ احتراز کرتا تھا۔ ورد شکی جب اس کی تصویروں کے بارے میں باتیں کرتا تو وہ بڑی ہٹ دھرمی سے چپ رہتا اور اسی ہٹ دھرمی سے وہ اس وقت بھی چپ رہا جب اسے ورد شکی کی تصویر دکھائی گئی اور صاف ظاہر تھا کہ گیبیشیف کی باتیں اسے گراں گزریں لیکن اس نے ان پر کوئی اعتراض نہیں کیا۔

ویسے بھی ان لوگوں نے جب بیلا کیلوف کو زیادہ قریب سے جانا تو وہ اپنے رد کے پھیکے اور بناوٹی بلکہ ایک حد تک معاندانہ رد یئے کی وجہ سے ان لوگوں کو بالکل پسند نہیں آیا اور جب نشستیں ختم ہو گئیں ان کے ہاتھ میں مستقل بھی شبیہ بھی اور بیلا کیلوف نے آنا بند کر دیا تو وہ لوگ خوش ہوئے۔

سب سے پہلے گیبیشیف نے اس خیال کا اظہار کیا جو سب کے دلوں میں تھا۔ یہ کہ بیلا کیلوف کو ورد شکی سے رشک و حسد تھا۔

"یوں کہنا چاہئے کہ رشک و حسد تو نہیں تھا اس لئے کہ اس میں استعداد ہے لیکن وہ اس بات سے چڑتا تھا کہ عظیم آدمی کا ایک بااثر آدمی جو لاتعلق بھی ہے (آخر خطاب سے تو ایسے لوگ بھی پگھلتے ہیں) بغیر کسی خاص محنت کے اگر اس سے بہتر نہیں تو ویسی تو لیتا ہے جو وہ خود کرتا ہے جس نے اپنی ساری زندگی اس کے لئے وقف کر دی ہے۔ خاص بچتی کہ تعلیم ہے جو اس کے پاس نہیں ہے۔"

ورد شکی نے بیلا کیلوف کی مداحت کی لیکن اپنے دل کی گہرائی میں اسے گیبیشیف کی اس بات پر یقین تھا اس لئے کہ اس کی سمجھ کے مطابق دوسری اور بہت زیادہ کے لئے رشک و حسد کرنا لازمی تھا۔

آنا کی شبیہوں کو دیکھ کر جس بات کا موضوع ایک ہی تھا اور اصل ہونے کو دیکھ کر جس کی تصویر اس نے بھی بنائی تھی اور بیلا کیلوف نے بھی' ورد شکی پر وہ فرق واضح ہو جانا چاہئے تھا اس میں اور بیلا کیلوف میں تھا لیکن اس کو یہ فرق نہیں نظر آیا۔ بیلا کیلوف کی بنائی ہوئی شبیہ کے بعد اس نے آنا کی اس شبیہ کو جو وہ خود بنا رہا تھا صرف اس لئے ترک کر دیا کہ اب وہ غیر ضروری ہو گئی تھی۔ لیکن اپنی ذہنی و جسمانی کی زندگی والی تصویر کو بنانا اس نے جاری رکھا۔ اور وہ خود اور گیبیشیف اور خاص طور سے آنا نے یہ محسوس کیا کہ وہ بہت اچھی ہے اس لئے کہ وہ بیلا کیلوف کی تصویروں کے مقابلے میں مشہور و معروف تصویروں سے زیادہ ملتی جلتی ہوئی تھی

دوسری طرف بیلا کیلوف کو بار ہا دیکھ کر کہ اسے آنا کی شبیہ بنانے سے بہت دلچسپی تھی' جب نشستیں ختم ہو گئیں اور اسے فن کے بارے میں گیبیشیف کی توضیحات سننے کی کوئی ضرورت نہ رہ گئی اور یہ ممکن ہو گیا کہ وہ ورد شکی کی معصومی کو بھول جائے تو ان لوگوں سے بھی زیادہ خوشی ہوئی' وہ جانتا تھا کہ ورد شکی کو معصومی سے متصف کرنے سے بار رکھنا ناممکن تھا۔ وہ جانتا تھا کہ ورد شکی اور سارے تعریفی اناڑیوں کو جس چیز کی بھی چاہیں تصویریں بنانے کا پورا حق ہے لیکن اسے یہ ناگوار گزرتا تھا۔ کسی بھی آدمی کو موسم کی بڑی سی گڑیا بنا لینے اور اسے پیار کرنے سے باز رکھنا ناممکن ہے۔ لیکن اگر یہ شخص اپنی موسم کی گڑیا کو لے کر کسی ایسے شخص کے سامنے جا بیٹھے جو محبت کرتا ہو اور وہ گڑیا سے اس طرح پیار کرنے لگے جیسے محبت کرنے والا اپنی محبوبہ سے کرتا ہو تو محبت کرنے والے کو یہ ضرور ناگوار گزرے گا۔ اسی طرح کی ناگواری کا احساس ورد شکی کی معصومی پر بیلا کیلوف کو ہوا۔ اسے ہنسی بھی آئی' جھنجھلاہٹ بھی ہوئی' محسوس بھی ہوا اور توہین بھی محسوس ہوئی۔

معصومی سے اور ارتقائے سلسلے سے ورد شکی کی دلچسپی زیادہ دنوں نہیں چلی۔ اس میں معصومی کا امتیاز تو تھا

آنے والے ہیں اور جہاں تک اس سے ہو سکا اس نے اپنے نقش کو ٹھیک ٹھاک کیا اور بیک وقت جلدی جلدی ٹھیک کرنے کی بھی کوشش کی اور یہ سیکھنے کی بھی کہ یہ کیسے کیا جاتا ہے۔

پھولی پھولی چیزوں کے بارے میں کیٹی کی یہ فکر مندی جو بلند و برتر سکھ کے لیوین کے پہلے والے آدرش کے اس قدر خلاف تھی ان باتوں میں سے ایک تھی جس سے اور اپنی زندگی کے بارے میں اس کے تصورات کا جادو ٹوٹا اور وہ پیاری فکر مندی جس کا مفہوم اس کی سمجھ سے باہر تھا لیکن جس سے پیار کرنا اس کے بس میں نہیں تھا ان نئی چیزوں میں تھی جنہوں نے اسے مسحور کیا۔

وہ سری مایوس کن اور دل شکن چیز تھی شکوے۔ لیوین کبھی تصور ہی نہ کر سکتا تھا کہ اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان شفقت، احترام اور محبت رشتوں کے علاوہ کسی دوسری طرح کے رشتے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اچانک پہلے ہی دنوں میں ان میں اس طرح شکر رنجی ہو گیا کہ کیٹی نے اس سے کہہ دیا کہ وہ اس سے محبت ہی نہیں کرتا 'صرف اپنے آپ سے محبت کرتا ہے' وہ رونے اور ہاتھ چلا چلا کر باتیں کرنے لگی۔

ان کا یہ پہلا جھگڑا اس بات پر ہوا کہ لیوین فارم کی ایک نئی عمارت کو دیکھنے گیا اور آدھ گھنٹہ دیر میں آیا اس لئے کہ اس نے چلتے چلتے سے آنا چاہا اور بھٹک گیا۔ وہ صرف کیٹی کے بارے میں اس کی محبت 'اپنی خوشی کے بارے میں سوچتا ہوا گھر آ رہا تھا اور جیسے جیسے قریب پہنچتا جا رہا تھا ویسے ویسے اس میں کیٹی کے لئے محبت اور شفقت بڑھتی جا رہی تھی وہ اپنی جگہ اس سے بھی زیادہ شدید احساس کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا جس سے وہ تھوڑی دیر پہلے ہی گھر میں خوشگواری لے کر گیا تھا۔ اور اچانک اس کا سامنا ایسی ادا سی صورت سے ہوا جیسی اس نے پہلے کبھی بھی نہ دیکھی تھی اس نے کیٹی کو پیار کرنا چاہا تو اس نے اسے پرے ہٹا دیا۔

"یہ کیسیں ہوا ہے؟"

"تم تو خوش ہو" کیٹی نے شروع کیا وہ چاہتی تھی کہ بہت اطمینان کے ساتھ کوئی چبھتی ہوئی بات کہہ دے۔

لیکن اس نے سب کچھ بھلا دیا تھا کہ یہ کسی جن کے تحت الفاظ اور وہ ساری باتیں نکل پڑیں جس کی نوبت اس سے آدھ گھنٹے تک علیحدگی سے پہلے سالمیت و صحت یہ کبھی تھی۔ اس وقت پہلی بار لیوین کی سمجھ میں وہ بات آئی جو اب نہیں سمجھا تھا جب پہلی بار عقد کے بعد وہ کیٹی کو لے کر گرجے سے باہر آیا تھا۔ وہ سمجھ گیا کہ اب کیٹی نہ صرف یہ کہ اس سے قریب ہے بلکہ اب وہ جدا ہی نہیں کہ کیٹی کہاں ختم ہوتی ہے اور وہ کہاں سے شروع ہوتا ہے یہ بات دوری کے اس کرب ناک احساس سے سمجھا جا سکتا ہے اس وقت ہوا۔ پہلے لمحے میں تو اسے تعجب ہوا لیکن اسی لمحے اس نے محسوس کیا کہ وہ کیٹی کی بات کا یقین نہیں کر سکتا اس لئے کہ وہ اور کیٹی دو نہیں ہیں ایسا ہی ہیں پہلے لمحے میں اسے ایسا احساس ہوا جیسا ایسے شخص کو ہو سکتا ہے جسے جب پیچھے سے چابک سخت چوٹ لگتی ہے وہ جھنجلاہٹ اور انتقام لینے کی خواہش کے ساتھ مڑتا ہے کہ قصوروار کو دیکھے لیکن اسے پتہ چلتا ہے کہ یہ چوٹ تو اس نے خود ہی اپنے آپ کو نادانستہ لگائی ہے کہ کسی اور پر غصہ کرنا بیکار ہے اور اب تو درد کو برداشت کرنا ہے اور اس میں افاقے کی کوشش کرنی ہوگی۔

بعد کو اسے یہ احساس کبھی اتنی شدت کے ساتھ نہیں ہوا لیکن اس پہلی بار وہ بہت دیر تک سنبھل نہیں پایا قدرتی بات یہ اس سے تقاضا کر رہا تھا کہ وہ اپنا بوجھ پیش کرے اور کیٹی پر ثابت کرے کہ قصور اسی کا ہے لیکن اس پر اس کا قصور ثابت کرنے کا مطلب تھا اس کو اور زیادہ جھنجلا دینا اور اس دراڑ کو اور بڑھا دینا جو

ساری مصیبت کی وجہ تھی۔ ایک حسب عادت احساس تو اسے یہ ترغیب دے رہا تھا کہ وہ قصور کو اپنے اوپر سے ٹال کر اس پر ڈال دے اور دوسرا زیادہ قوی جذبہ یہ ترغیب دے رہا تھا کہ جو دراڑ پیدا ہو گئی تھی اسے بڑھنے سے اور جلد سے جلد پاٹ دے اس طرح کے بیجا الزام کو اپنے سر رہنے دینا اذیت دہ تھا لیکن اپنے کو حق بجانب ثابت کر کے کیٹی کو تکلیف پہنچانا اس سے بھی بدتر تھا وہ ایسے آدمی کی طرح تھا جو پکی نیند میں درد سے بدحواس ہو کر درد کرنے والی جگہ کو اپنے آپ سے الگ کر دینا چاہتا ہو اور پوری طرح جاگ کر یہ محسوس کرے کہ درد کرنے والی جگہ تو وہ خود تھا اس لئے صرف یہ کرنے کی ضرورت تھی کہ درد کرنے والی جگہ کی مدد کی جائے کہ وہ درد کو برداشت کر سکے اور اس نے یہی کرنے کی کوشش کی۔

ان میں میل ہو گیا۔ کیٹی نے اپنا قصور تسلیم کر لیا لیکن اس کا اعتراف کیے بغیر لیوین کے ساتھ زیادہ پیار اور ملائمت سے پیش آنے لگی اور انہیں محبت کے نئے سکھ کا تجربہ ہوا لیکن اس سے اس بات میں کوئی فرق نہیں پڑا کہ اس طرح کی جھڑپیں دوبارہ بلکہ اکثر اتفاقی غیر متوقع اور معمولی چیزوں کی بنا پر ہونے لگیں اکثر اس وجہ سے بھی ہوتی تھیں کہ وہ نہیں جانتے تھے کہ ہر ایک کے لئے کیا چیز اہم ہے اور اس سے بھی کہ اس شروع کے دنوں میں وہ دونوں اکثر خراب کیفیت میں ہوتے تھے جب ایک بھی اور دوسرا بھی کیفیت میں ہوتا تو کہیں میں امن قائم رہتا لیکن جب دونوں ہی کیفیت میں ہوتے تو جھڑپ اتنی معمولی باتوں پر ہو جاتی کہ سمجھ میں بھی نہ آتا بعد کو وہ یاد بھی نہ کر پاتے کہ اسوں سے جھگڑا کس بات پر لیا تھا تو یہ ہے کہ جب وہ دونوں اچھی مزاجی حالت میں ہوتے تو ان کی زندگی کی خوشی دوگنی ہو جاتی پھر بھی یہ شروع کے دن ان کے لئے بہت مشکل اور بھاری تھے۔

شروع کی اس ساری مدت میں وہ تناؤ کو خاص شدت کے ساتھ محسوس کرتے تھے جیسے جس بند حمام میں دو بند ملے ہوئے تھے وہ کبھی ایک طرف کو کھینچا جاتا کبھی دوسری طرف کو بظاہر وہ دونوں مکمل یعنی شادی کے بعد کا صیہ "جس سے لیوین کو روایت کی بنا پر اتنی زیادہ توقع تھی۔ صرف یہ کہ شہد جیسا میٹھا تھا بلکہ ان دونوں کو ان کی زندگی کے سب سے گراں اور ہنگ آمیز دنوں کی طرح بار بار ان دونوں نے پلٹ کر دیکھا اور زندگی میں ایک ہی جیسی کوشش کی کہ اپنی یاد سے اس مرصاب زمانے کے سارے بھدے اور شرمناک حالات کو مٹا دیں جسے وہ دونوں شادی اور ہنی مون کی اصلی کیفیت میں 'شادی اور ہنی مون اپنی اصلی حالت میں ہوتے تھے

اور اپنی زندگی کے صرف تیسرے مہینے میں 'جب وہ ماسکو سے واپس آ رہے تھے' جہاں وہ ایک عرصہ رہے تھے تب ان کی زندگی ہموار ہوئی۔

15

وہ ماسکو سے ابھی ابھی واپس آئے تھے اور اپنی تنہائی سے خوش تھے۔ لیوین اپنے کمرے میں لکھنے کی میز کے پاس بیٹھا ہوا لکھ رہا تھا۔ کیٹی دہی گہرے کاسنی رنگ کا لباس پہنے ہوئے اس نے شادی کے بعد کے پہلے دنوں میں پہنا تھا اور جو لیوین کو خاص طور سے بہت پسند تھا اور جس سے اس کی بہت سی یادیں وابستہ تھیں 'پنڈلی کے اسی پرانے سوئے پر بیٹھی ہوئی کمرے میں لیوین کے باپ اور دادا کے زمانے میں بھی رکھا ہوا تھا پرانی آنگریز (15) کشیدہ کاری کر رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا اور لکھ رہا تھا لیکن سارے وقت اسے کیٹی کی موجودگی سے خوشی کا احساس بھی تھا کبھی بازی کے کاموں یا کتاب لکھنے میں 'جس میں اسے بڑی طرح کبھی بازی کے بیاہی

اصول پیش کرتے تھے' اپنی مصروفیتوں کو اس نے ترک نہیں کیا تھا لیکن یہ مصروفیتیں جیسے پہلے اس کمرے میں' جو ساری زندگی پر چھائی ہوئی تھی' چھوٹی اور حقیر معلوم ہوتی تھیں' بالکل ویسے ہی وہ اب بھی آسمان زندگی کی خوشی کی روشن جگمگاہٹ میں اتنی ہی چھوٹی اور حقیر معلوم ہوتی تھیں۔ اپنی مصروفیتیں تو اس نے جاری رکھیں لیکن اب وہ محسوس کرتا تھا کہ اس کی توجہ کا مرکز کشش دوسری چیز پر منتقل ہو گیا تھا اور اس کے نتیجے میں وہ کام کو بالکل مختلف اور واضح انداز میں دیکھنے لگا تھا۔ پہلے یہ کام اس کے لئے زندگی سے بچنے کا راستہ تھا۔ پہلے وہ محسوس کرتا تھا کہ اس کام کے بغیر اس کی زندگی بہت ہی اداس اور بے کیف ہو جائے گی۔ اب یہ مصروفیت اس کے لئے اس واسطے ضروری تھی کہ زندگی میں صرف اجالے ہی کا یک رنگا پن نہ رہے۔ پھر سے اپنے کاغذات کو اٹھا کر جو کچھ لکھا جا چکا تھا اسے اس نے پڑھا اور طمانیت کے ساتھ محسوس کیا کہ کام اس لائق ہے کہ اسے مکمل کر کیا جائے۔ کام نیا اور معید تھا۔ اس کے سابقہ خیالات میں سے بہت سے اب اسے بیکار اور اختراعانہ معلوم ہوئے لیکن اب جب اس نے پورے کام کو اپنے سامنے میں پھر سے تازہ کیا تو بہت سی خالی جگہیں اس کے نزدیک واضح ہو گئیں۔ اب وہ روس میں کاشتکاری کی غیر فائدہ بخش حالت کے اسباب کے بارے میں ایک نیا باب لکھ رہا تھا۔ وہ ثابت کر رہا تھا کہ روس کی مفلسی صرف زمین جائیداد کی غیر منصفانہ تقسیم اور اس کے برے انتظام ہی کی بنا پر نہیں ہے بلکہ یہ کہ اس میں پچھلے کچھ دنوں سے روس میں خلاف عادت لگائی جانے والی خارجی تہذیب کی غلم لائے جانے کا بھی ہاتھ تھا یعنی خصوصی طور پر کہا جائے تو رسل و رسائل کے راستوں اور ریلوے لائنوں کا جس کی بدولت شہروں میں ارتکاز پیدا ہو گیا' قفیز کا دور ہوا اور اس کے نتیجے میں زراعت کو نقصان پہنچا کر کارخانوں والی پیداوار کا' قرضوں اور اس کی دائمی شریک اور ساتھی سٹے بازی کا ارتکاز ہوا۔ اسے لگتا تھا کہ ریاست کی دولت کا ارتکاز اگر خطری طور پر ہو تو یہ ساری چیزیں بھی نمودار ہوتی ہیں جب کاشتکاری میں قابل لحاظ حد تک صرف کی جا چکی ہو' جب وہ کافی حد تک کم سے کم معین حالت پر پہنچ چکی ہو کہ ملک کی دولت کو تناسب کے ساتھ بڑھانے اور خاص طور سے اس طرح کی دولت کی دوسری شاخیں کاشتکاری سے آگے نہ بڑھنے پائیں' مگر رسل و رسائل کے راستے بھی کاشتکاری کی معروف حالت اور ضرورت کے مطابق ہی ہونے چاہئیں اور یہ کہ ہماری زمین کا صحیح استعمال نہ کئے جانے کے حالات میں ریلوے لائنیں' جو سماجی نہیں بلکہ سیاسی ضروریات کی بنا پر وجود میں لائی گئی ہیں' از وقت تھیں اور انہوں نے کاشتکاری کی مدد کرنے کی بجائے' جس کی ان سے توقع کی گئی تھی' کاشتکاری سے آگے بڑھ کر اور صنعت اور قرض کے ارتکاز کا سامان کر کے کاشتکاری کو پسماندہ بنا دیا ہے' اور یہ کہ اسی لئے جس طرح کسی جاندار کے جسم میں ایک حصہ کا یک طرفہ اور مکمل از وقت ارتکاز اس کے عام ارتکاز میں مخل ہوتا ہے اسی طرح قرض' رسل و رسائل کے راستوں' کارخانوں کی زبردستی کی سرگرمی نے' جو یورپ میں بلاشبہ ضروری ہیں جہاں وہ بروقت ہیں' ہمارے ہاں کاشتکاری کو منظم کرنے کے خاص اور فوری سوال کو پس پشت ڈال کر دولت کے عام ارتکاز کو نقصان ہی پہنچایا۔

جس عرصے میں لیوین اپنے خیالات کو قلمبند کر رہا تھا' کیٹی یہ سوچ رہی تھی کہ اس کا شوہر جو ان پر نس چارسکی کے ساتھ کتنی غیر معمولی توجہ کے ساتھ پیش آیا تھا جس نے ان لوگوں کی روانگی سے پہلے والی شام کو بڑے پھوہڑپن سے کیٹی کے ساتھ عشق بازی کی نمائش کی تھی۔ کیٹی نے سوچا "ضرور انہیں جلن ہوئی ہو گی۔ میرے خدا! وہ کس قدر بیاڑے اور بھولے ہیں۔ میرے سامنے میں جلتے ہیں! اگر انہیں معلوم ہو تا کہ میرے لئے وہ سب کے سب بیوقوف ہیں کی طرح ہیں" اس نے سوچا اور ایک عجیب احساس ملکیت کے ساتھ لیوین کی گدی اور سر کے گرد بالوں کو دیکھا۔ "کام سے ان کی توجہ ہٹاتے ہوئے افسوس تو ہوتا ہے (کام تو کبھی بھی لیں گے!) مگر مجھے ان کا چہرہ ضرور دیکھنا ہے۔ کیا وہ محسوس کرتے ہیں کہ میں انہیں دیکھ رہی ہوں؟ میں چاہتی ہوں کہ وہ ادھر مڑیں ——— چاہتی ہوں ——— مڑو!" اور اس نے اپنی آنکھیں پوری کھول دیں تاکہ اس طرح اس کی نگاہ کا عمل شدید تر ہو جائے۔

"ہاں' یہ چیزیں سارے رس کو اپنی طرف کھینچ لیتی ہیں اور جھوٹی چمک دیتی ہیں" لیوین لکھنا بند کر کے اپنے آپ ہی بڑبڑایا اور اس نے محسوس کیا کہ کیٹی اس کی طرف دیکھ رہی ہے اور مسکرا رہی ہے۔ اس نے مڑ کر دیکھا۔

"کیا ہے؟" اس نے مسکراتے ہوئے اٹھ کر پوچھا۔

"دیکھ لیا میری طرف" کیٹی نے سوچا۔

"کچھ نہیں' بس میں چاہتی تھی کہ تم میری طرف دیکھ لو" اس نے کہا اور اسے غور سے دیکھتے ہوئے اندازہ لگانے کی کوشش کی کہ اس بات پر وہ جھنجلا رہا ہے یا نہیں کہ میں نے کام کی طرف سے اس کی توجہ ہٹا دی۔ لیکن ہم ہی دونوں ہوں تو کتنا اچھا لگتا ہے' ایسی لگے" اس نے کیٹی کے پاس آ کر خوشی کی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"کچھ بھی نہیں' اچھا لگتا ہے' ابھی تو اب کہیں بھی۔ جاؤں گی' خاص طور سے سکو۔"

"تم کیا سوچ رہی تھیں؟"

"میں؟ ——— میں سوچ رہی تھی کہ ——— نہیں' نہیں' تم جاؤ لکھو' ادھر ادھر دھیان مت بٹاؤ" اس نے ہونٹ سکوڑتے ہوئے کہا" اور مجھے ابھی یہ چھوٹے چھوٹے پھیپھڑے کاٹنے ہیں' دیکھ رہے ہو؟"

اس نے قینچی اٹھائی اور پھیپھڑا کاٹنے لگی۔

"نہیں' تم بتاؤ کہ کیا سوچ رہی تھیں؟" لیوین نے اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اور چھوٹی سی قینچی کی گول گول حرکت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے' میں کیا سوچ رہی تھی؟ میں ماسکو کے بارے میں سوچ رہی تھی اور تمہاری گدی کے بارے میں۔"

"آخر مجھے کس لئے اتنی خوشی نصیب ہوتی ہے؟ یہ تو غیر قدرتی بات ہے۔ بہت ہی اچھا ہے سب کچھ" اس نے کیٹی کے ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔

"اس سے برعکس مجھے تو بہت زیادہ اچھا اور اتنا ہی قدرتی معلوم ہوتا ہے۔"

"اور تمہارے ایک چھوٹی سی لٹ ہے" اس نے احتیاط کے ساتھ کیٹی کے سر کو سہلاتے ہوئے کہا۔

"چھوٹی سی لٹ —— دیکھو' یہ رہی' مگر نہیں ہم لوگ تو کام کر رہے ہیں۔"

لیکن کام اس کے بعد نہیں ہوا' اور جب کوزما یہ اطلاع دینے کے لئے آیا کہ چائے لگا دی گئی ہے تو وہ دونوں فصہ دار کی طرح اچھل کر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔

"اور وہ لوگ شہر سے آگئے؟" لیوین نے کوزما سے پوچھا۔

"ابھی ابھی پہنچے ہیں۔ سامان ٹھیک ٹھاک کر رہے ہیں۔"

"جلدی سے آؤ" کمرے سے جاتے ہوئے کیٹی نے لیوین سے کہا" میں تو تمہارے بغیر ہی پڑھ

لوں گی۔ اور اس کے بعد ہم ساتھ ساتھ یا تو بجائیں گے۔"

یوین جب اکیلا رہ گیا تو اس نے اپنی بیاضوں کو اس پورٹ فولیو میں رکھا جو کیٹی نے اس کے لئے ابھی کچھ ہی دنوں پہلے خریدا تھا۔ پھر اٹھ کر اس نے نئی سیلی میں ہاتھ دھوئے جس کا سارا عمدہ سازوسامان یا تو اور کیٹی کے آنے کے بعد ہی وجود پذیر ہوا تھا۔ یوین اپنے خیالات پر مسکرایا اور اس نے اس خیالات کی تائید نہ کرتے ہوئے سر ہلایا۔ اسے پچھتاوے کے سے ایک احساس سے دوچار ہونا پڑ رہا تھا۔ اس کی سابقہ زندگی میں کوئی چیز شرمناک سی، نسوانی سی اور جیسے کہ وہ دل میں اسے کہا کرتا تھا، رومی شہر کاپوا کے قحبہ خانے کی سی تھی۔ اس نے سوچا "اس طرح زندگی بسر کرنا اچھا نہیں ہے۔ جلد ہی تین مہینے ہو جائیں گے کہ میں نثر کا کچھ بھی نہیں کر رہا ہوں۔ آج غالباً پہلی بار میں نے سنجیدگی سے کام کرنا شروع کیا اور وہ بھی کیا؟ بس شروع کیا اور چھوڑ دیا۔ میں نے اپنے مقصد کے مطابق رہ رہے والے لوگوں کو بھی تقریباً چھوڑ دیا۔ کھیتی باڑی کا کام بھی میں نے نثر کا اور عادی نہیں کبھی سمجھے اس کو ایسے چھوڑتے ہوئے افسوس ہوتا ہے اور کبھی دیکھتا ہوں کہ وہ اچھا ہی ہے۔ کہیں میں تو سوچ رہا تھا کہ شادی سے پہلے زندگی بس یوں ہی رہتی ہے۔ کسی شاعر میں نہیں آتی اور اصل زندگی تو شادی کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اور جلد ہی تین مہینے ہو جائیں گے اور میں نے کبھی اتنی کاہلی اور بیکاری میں وقت نہیں گزارا۔ نہیں یہ ناممکن ہے، شروع کرنا چاہئے۔ ظاہر ہے کہ وہ تو قصوروار نہیں ہے۔ اسے کسی بات کے لئے برا بھلا نہیں کہا جا سکتا۔ وہ مجھے ریوڑ کی طرح ہانکنا چاہتی ہے اور اپنی مرضی آزادی کو مسلم کروانا چاہئے۔ نہیں تو میں خود ہی کاہل ہو جاؤں گا اور اسے بھی یہی سکھاؤں گا۔۔۔۔ ظاہر کہ وہ تو قصوروار نہیں ہے۔"

لیکن جو شخص پیرِ مطمئن ہو اس کے لئے ناممکن ہے کہ وہ کسی چیز سے پیر مطمئن ہے اس کا الزام کسی نہ کسی دوسرے کو نہ دے۔ اور اسی لوجو اس سے سب سے زیادہ قریب ہو اور لیوین کو صدا دعندلا یہ خیال ہو اگر ایسا تو نہیں ہے کہ کیٹی خود قصوروار ہو (قصوروار تو وہ کسی چیز میں ہو ہی نہیں سکتی) لیکن قصور اس کی پرورش و تربیت کا ہے جو بہت ہی سطحی اور عقیدگی سے دانستہ عاری تھی ("یہ بیہودہ قول چا، سکی۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ کیٹی اسے روکنا چاہتی تھی لیکن روک نہ سکی")۔ "ہاں، سوائے گھر سے دلچسپی کے (وہ تو اس میں تھی) سوائے اپنے مفاد کے اور سوائے بردباری کے گھر کے اس کی کوئی عقیدہ دلچسپی ہے؟ نہیں۔ میرے کام سے دلچسپی نہیں، کھیتی باڑی سے نہیں، کسانوں سے نہیں، موسیقی سے نہیں جس میں وہ کافی اچھی ہے، پڑھنے سے دلچسپی نہیں۔ وہ کچھ بھی نہیں کرتی اور بالکل مطمئن ہے۔" لیوین دل ہی دل میں یہ رائے قائم کر کے لیبل صادر کر رہا تھا اور وہ ابھی تک یہ نہیں سمجھتا تھا کہ کیٹی سرگرمی کے اس دور کے لئے تیاریاں کر رہی ہے جب وہ بیک وقت شوہر کے لئے بیوی ہو گی، خاتونِ خانہ ہو گی، امید سے رہے گی، بچوں کو پالے پوسے گی۔ وہ نہیں سمجھتا تھا کہ کیٹی اس بات کو اصل طور پر جانتی تھی اور اس خوفزدہ کر دینے والی محنت کے لئے تیاری کرتے ہوئے بھی وہ بے فکری کے اور محبت کی خوشی کے لمحوں کے لئے خود کو برا بھلا کہتی تھی جن سے وہ اس وقت اپنے آئندہ لیشن کو خوشی خوشی بناتے سنوارتے ہوئے لطف اندوز ہو رہی تھی۔

16

جب لیوین اوپر پہنچا تو اس کی بیوی چاندی کے نئے سماوار کے پاس چائے کا تیا سیٹ سامنے رکھے بیٹھے تھی

اور چھوٹی سی میز کے پاس اس نے اگافیا میٹا کیلووناکو بھی بٹھا لیا تھا اور چائے انڈیل کر انہیں دے رہی تھی۔ کیٹی ڈالی کا خط پڑھ رہی تھی جس سے ان لوگوں کی برابر خط و کتابت رہتی تھی۔

"دیکھا آپ نے" آپ کی مادام نے مجھے بٹھا لیا" حکم دیا کہ ان کے ساتھ بیٹھوں" اگافیا میٹا کیلووناکے پر شفقت مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

اگافیا میٹا کیلووناکے ان الفاظ سے لیوین نے یہ سمجھا کہ اس ڈرامے کی گتھی سلجھ گئی جو پچھلے دنوں اگافیا میٹا کیلووناکو اور کیٹی کے درمیان چل رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ نئی، لگن کے اپنے ہاتھ میں ممتاں حکومت کے لیے سے اگافیا میٹا کیلووناکو جو زچ پہنچا تھا اس کے باوجود کیٹی نے انہیں جیت لیا تھا اور اپنے سے محبت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"اور میں نے تو تمہارا خط پڑھ لیا" کیٹی نے کہا اور لیوین کو ایک کم پڑھے لکھے شخص کا سا خط دیتے ہوئے کہا۔ "یہ لگتا ہے اس عورت کا ہے" تمہارے بھائی والی۔۔۔ میں نے نہیں پڑھا۔ اور یہ میرے خاندان والوں کا اور ڈالی کا ہے۔ اور اسوچ ڈالی گریٹا اور تانیا کو لے کر سما شکی کے ہاں بچوں کے ہال میں گئی تھیں۔ تانیا فرانسیسی مارکیزنی تھی۔"

لیکن لیوین نے اس کی بات نہیں سنی۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے بھائی کولائی کی سابق محبوبہ ماریا کولائیونا کا خط لے لیا اور اسے پڑھنے لگا۔ یہ ماریا کولائیونا کا دوسرا خط تھا۔ پہلے خط میں اس نے لکھا تھا کہ بھائی کولائی نے اسے کسی قصور کے بغیر ہی نکال دیا۔ اور اس کو دکھانے والی سادگی کے ساتھ لکھا تھا کہ وہ اگرچہ پھر فاقہ کشی کی حالت میں ہے لیکن اپنے لئے کچھ بھی نہیں مانگنا نہیں چاہتی۔ اسے تو بس یہ خیال کھائے جا رہا ہے کہ کولائی دمیتریچ اپنی محنت کی، جی توڑ محنت کی وجہ سے اس کے بغیر بالکل ہی برباد ہو جائیں گے اور اس نے لیوین سے درخواست کی تھی کہ وہ ان پر نظر رکھیں۔ اب اس نے دوسرا خط لکھا تھا۔ اس نے کولائی دمیتریچ کو اغوا کر لیا تھا اور اب بھاگ کر ان کے ساتھ ماسکو میں رہنے لگی اور انہیں کے ساتھ اس صوبائی شہر میں گئی جہاں انہیں ملازمت میں ایک عہدہ مل گیا تھا لیکن وہاں انہوں نے اپنے افسر اعلیٰ سے جھگڑا کر لیا اور ماسکو واپس چل پڑے۔ راستے میں ان کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی کہ وہ یہ مشکل کھڑے ہو پاتے ہیں۔ اس نے لکھا تھا کہ "وہ سارے وقت آپ کو یاد کرتے رہے اور ہاں، رقم بھی اب نہیں رہ گئی۔"

"یہ پڑھو، ڈالی نے تمہارے بارے میں لکھا ہے" کیٹی نے مسکراتے ہوئے کہنا شروع کیا تھا لیکن شوہر کے چہرے کا بدلا ہوا تاثر دیکھ کر وہ اچانک رک گئی۔

"کیا ہوا؟ کیا بات ہے؟"

"اس نے مجھے لکھا ہے کہ بھائی کولائی قریب المرگ ہیں۔ میں جاؤں گا۔"

اچانک کیٹی کے چہرے کا تاثر بھی بدل گیا۔ ماریا کولائیونا کے اور ڈالی کے بارے میں سارے خیالات غائب ہو گئے

"تم کب جاؤ گے؟" اس نے کہا

"کل"

"اور میں تمہارے ساتھ چل سکتی ہوں؟" کیٹی نے کہا

"کیٹی :۔ آخر یہ ہے کیا؟" اس نے تادیبی انداز میں کہا

"کیا مطلب کیا؟" کیٹی کو یہ بات بری لگی کہ وہ اس کی تحریر کو جھنجلاہٹ اور بیزاری کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔
"آخر میں کیوں نہ جاؤں؟ میں تمہاری کسی چیز میں مخل نہ ہوں گی۔ میں۔۔۔۔"
"میں تو اس لئے جا رہا ہوں کہ میرا بھائی مر رہا ہے" لیوین نے کہا۔ "تم کس لئے۔۔۔۔"
"کس لئے؟ جس لئے تم جا رہے ہو اس لئے"
لیوین نے سوچا "اور میرے لئے! اتنے اہم وقت میں بھی وہ صرف اس بارے میں سوچتی ہے کہ اکیلے وہ اکتائے گی یہاں۔" اور اتنے اہم معاملے میں اس طرح تھما پھرا کر بات کرنے پر اسے غصہ آگیا۔
"یہ ممکن نہیں ہے" اس نے تلخی کے ساتھ کہا۔
اگاپیا بلاؤ ہے، بچ کر کہ جھگڑے کی نوبت آنے والی ہے پیالے سے چائے کی پیالی رکھی اور وہاں سے چلی گئیں۔ کیٹی نے ان کی طرف دھیان بھی نہ دیا۔ شوہر نے جس لہجے میں آخری بات کہی تھی اس سے اسے بڑی ٹھیس پہنچی تھی خاص طور سے اس لئے کہ صاف ظاہر تھا کہ اس نے جو کچھ کہا تھا اس پر شوہر نے یقین ہی نہیں کیا تھا۔
"اور میں تم سے کہہ رہی ہوں کہ اگر تم جاؤ گے تو تمہارے ساتھ میں بھی جاؤں گی، ضرور جاؤں گی" اس نے جلدی جلدی غصے میں کہا۔ "ممکن کس لئے نہیں ہے؟ کس لئے تم کہہ رہے ہو کہ ممکن نہیں ہے؟"
"اس لئے کہ پتہ نہیں جانا کہاں ہوگا، کس راستے سے، کن ہوٹلوں میں۔ تم ساتھ ہوگی تو مجھے اتنا پتا محسوس ہوگا" لیوین نے غصے دل سے بات کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔
"بالکل نہیں۔ مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ جہاں تم جا سکتے ہو، رہ سکتے ہو، وہاں میں بھی۔۔۔۔"
"اگر اور کچھ نہیں تو اس ایک وجہ سے کہ وہاں یہ عورت بھی ہے جس کے پاس تم نہیں جا سکتیں۔"
"میں کچھ نہیں جانتی اور جاننا چاہتی بھی نہیں کہ وہاں کون ہے اور کیا ہے۔ میں صرف یہ جانتی ہوں کہ میرے شوہر کے بھائی مر رہے ہیں اور وہ ان کے پاس جا رہا ہے اور میں اپنے شوہر کے ساتھ جاؤں گی تاکہ۔۔۔"
"کیٹی! غصہ مت کرو۔ لیکن تم ذرا سوچو کہ یہ معاملہ اتنا اہم ہے کہ مجھے یہ سوچ کر رکھ ہوتا ہے کہ تم اس میں اپنی کمزوری کے احساس سے مخل ہو رہی ہو صرف اس لئے کہ اکیلی نہیں رہنا چاہتیں۔ تو اگر اکیلے تم کو اتنا بھت ہوگی تو تم ماسکو چلی جاؤ۔"
"یہ ہے ساری بات، تم ہمیشہ برے اور شرمناک خیالات میرے سر منڈھ دیتے ہو" کیٹی نے دل برداشتہ اور غصے کے آنسوؤں کے ساتھ جواب دیا۔ "میرا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کوئی کمزوری نہیں، کچھ نہیں۔۔۔ میں محسوس کرتی ہوں کہ شوہر اگر رنج و غم میں ہو تو اس کے پاس رہنا میرا فرض ہے لیکن تم جان بوجھ کر مجھے دکھ دینا چاہتے ہو، جان بوجھ کر سمجھنا نہیں چاہتے۔۔۔"
"نہیں، یہ ناقابل برداشت ہے۔ بالکل غلام بن کے رہ جانا!" لیوین نے چیخ کر کہا اور اپنی جھنجلاہٹ کو سنبھالنا اس کے بس میں نہ رہ گیا۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ لیکن اس لمحے اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنے آپ کو ہیٹ رہا ہے۔
"تو پھر تم نے شادی کس لئے کی تھی؟ تار دار رہتے۔ کیوں کی تھی جو اب پچھتا رہے ہو؟" اس نے کہا، اچھل کر کھڑی ہو گئی اور لمبے لمبے ڈگ بھرتی کمرے میں چلی گئی۔

جب وہ اس کے پیچھے پیچھے گیا تو کیٹی سسکیاں لے لے کر رو رہی تھی۔
لیوین نے بات کرنے اور ایسے الفاظ تلاش کرنے کی کوشش کی جو یہ نہیں کہ کیٹی کو ساتھ نہ جانے کی سمجھداری کا یقین دلا دیں بلکہ کسی طرح اسے صرف چپ کرا دیں۔ لیکن کیٹی نے اس کی ایک نہ سنی اور کسی بات پر بھی رضامند نہ ہوئی۔ لیوین اس کی طرف جھکا اور اس کے مزاحمت کرتے ہوئے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے ہاتھ کو چوما، اس کے بالوں کو چوما، پھر ہاتھ کو چوما۔۔۔ کیٹی سارے وقت چپ ہی رہی۔ لیکن جب اس نے کیٹی کے چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا اور کہا "کیٹی!" تو اچانک وہ سنبھل گئی، روئی، ہنسی اور پھر ان میں شامل ہو گئی۔

یہ طے ہوا کہ کل دونوں ساتھ جائیں گے۔ لیوین نے بیوی سے کہا کہ اسے یقین ہے کہ وہ صرف اس لئے جانا چاہتی ہے کہ وہ کار آمد بن سکے۔ اس نے یہ بات ان کی کہ ماریا بولائیونا شب بھائی کے پاس ہوں گی تو ان کی سرپرستی سے کوئی نہ کوئی فائدہ پہنچے گا۔ ہوگی لیکن وہ گیا تو دل کی گہرائی میں اپنے آپ سے مطمئن تھا۔ کیٹی سے وہ اس لئے ناخوش تھا کہ وہ خود کو اس بات پر تیار نہ کر سکی کہ اسے اکیلے جانے دے جبکہ یہ ضروری تھا اور اس کے لئے یہ سوچنا کتنا عجیب تھا کہ وہ جو ابھی تھوڑے دنوں پہلے اتنا خوش نصیب ہونے کا یقین کرنے کی بھی ہمت نہ کر سکتا تھا کیٹی اس سے محبت کرتی ہے، اب اس وجہ سے خود کو بھی محسوس کرتا تھا کہ وہ اس سے بہت زیادہ محبت کرنے لگا ہے! اور اپنے آپ سے وہ اس لئے ناخوش تھا کہ اس نے کردار کی مضبوطی کا ثبوت نہیں دیا۔ اپنے دل کی گہرائی میں وہ اس بات سے اور بھی زیادہ متفق نہیں تھا کہ کیٹی کو اس عورت سے کوئی مطلب نہیں ہو بھائی کے ساتھ تھی، اور وہ بڑے خوف کے ساتھ سوچتا تھا کہ پتہ نہیں کیسے کیسے تکلیف دہ مناظر کا پتہ لگ سکتا ہے۔ اسے اسی ایک بات کو سوچ کر تنا فراز اور خوف کا احساس ہوتا تھا کہ اس کی بیوی اس کی کیٹی ایک ہی کمرے میں اس عام عورت کے ساتھ ہوگی۔

17

جس صوبائی شہر میں کولائی لیوین پڑے ہوئے تھے وہاں کا ہوٹل ان ہوٹلوں میں تھا جو بننے اور بہتر ہونے پر فخر اور مظلم کئے جاتے ہیں، جن میں صفائی، آسائش اور یہاں تک کہ شان و شوکت کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے لیکن جو ان میں جو لوگ آکر قیام کرتے ہیں ان کی وجہ سے بہت ہی جلدی گندی سرائیں جیسے ہو جاتے ہیں جنہیں جدید ترین بہتریوں کا جامہ زیب تن ہوتا ہے اور یہی وجہ ہے انہیں پرانے اور بیچ کے گندے ہوٹلوں سے بھی بدتر بنا دیتے ہیں۔ یہ ہوٹل اس حالت کو پہنچ چکا تھا۔ دروازے پر گندی وردی پہنے اور پاپوش پہنا ہوا دربان جس کی ڈیوٹی تھی کہ وہ ہال پورٹر کے فرائض انجام دے، ٹوٹے ہوئے جالی دار بند رنگ اور کریہہ صورت میلی گندہ فراک کوٹ پہنے ہوئے اون جلوں دیتا، عام ڈائننگ ہال جہاں میز پر موم کے پھولوں کا جھول بنا ہوا تھا، گندے سجا ہوا تھا، ہر جگہ گرد و غبار، گندگی اور پھوہڑپن اور پھر اس کے ساتھ ہی اس ہوٹل کی لے دینے والی ریلوے اسٹیشن جیسی، اپنے آپ سے مطمئن ہوا ہی۔ یہ ساری چیزیں لیوین میاں بیوی کو ان کی نوبیاہتا زندگی کے بعد بہت ہی گراں اور ناگوار گزریں، خاص طور سے اس لئے کہ ہوٹل کا پیدا کیا ہوا دکھاوے کا یہ بھدا تاثر اس چیز سے کوئی مطابقت نہ رکھتا تھا جو ان کے سامنے آنے والی تھی۔
پیش کی طرح اس سوال کے بعد کہ انہیں کس کرائے کا کمرہ چاہئے پتہ یہ چلا کہ کوئی اچھا کمرہ تھا ہی نہیں۔

ایک اچھے کمرے میں ریوے اسٹیکر ٹھہرے ہوئے تھے۔ دوسرے میں ماسکو کے ایک ایڈورکیٹ۔ تیسرے میں پرنس استالیسکی جو یہاں سے آئی تھیں۔ صرف ایک گندہ سا کمرہ باقی رہ گیا تھا لیکن ان لوگوں نے وعدہ کیا کہ شام کو اس کے پاس والا کمرہ خالی ہو جائے گا۔ لیون یہ بات سے جھنجلا گیا کہ وہی ہو گیا جس کی اسے توقع تھی۔ مگر اسے اس وقت جب اس جہاں سے اس کا دل ہٹ جا رہا تھا کہ بھائی کا پتہ نہیں کیا حال ہو گا' فوراً بھاگ کر بھائی کے پاس پہنچنے کی بجائے اسے بیوی کی فکر کرنی پڑ رہی ہے۔ وہ بیوی کو اس کمرے میں لے گیا جو انھیں دیا گیا تھا۔

"تم جاؤ' جاؤ۔" کیٹی نے بھیگی ہوئی تصور دار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ چپ چاپ دروازے سے نکل گیا اور وہیں اس کا سامنا ماریا گولوئیونا سے ہو گیا جس کو اس کی آمد کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا اور وہ آکر وہاں کھڑی تھی اس لئے کہ اندر جانے کی ہمت نہیں پڑ رہی تھی۔ وہ بھی وہی تھی جیسی لیون نے اسے ماسکو میں دیکھا تھا۔ وہی اونی لباس جس میں کف اور گلا سفید تھا اور وہی نیک دل والا' بھلائی کے دانوں سے بھرا ہوا چہرہ ابھر گیا تھا۔

"تو کیا حال ہے؟ کیسے ہیں وہ؟ بتائیے نا!"

"حالت بہت ہی خراب ہے۔ مجھے بھی نہیں ہو سکتے۔ آپ ہی کا انتظار کر رہے ہیں۔ وہ... آپ... بیوی کے ساتھ آئے ہیں۔"

ڈرا سا تو لیون کی سمجھ میں نہیں آیا کہ وہ یہ گھبرائی ہوئی کیوں ہے لیکن اس نے فوری طور پر اور ضمناً محسوس کر لی۔

"میں چلی جاؤں گی۔ میں باہر والی خالی میں چلی جاؤں گی۔" اس نے کہا۔ "وہ خوش ہوں گے۔ انہوں نے آپ کی شادی کے بارے میں سنا تھا۔ وہ انہیں جانتے ہیں اور انہیں یاد ہے کہ پرنس میں دیکھا تھا۔"

لیون سمجھ گیا کہ اس کا مطلب اس کی بیوی سے تھا۔ اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا جواب دے۔

"چلئے چلئے۔" اس نے کہا۔

لیکن اس نے قدم بڑھایا تھا کہ اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور کیٹی نے جھانک کر دیکھا۔ لیون کا چہرہ سرخ ہو گیا' شرم سے بھی اور اپنی بیوی پر جھنجلاہٹ کی وجہ سے بھی۔ جس نے خود کو اور اسے اس مشکل صورت حال میں ڈال دیا تھا۔ لیکن اس سے بھی زیادہ سرخ ماریا گولوئیونا ہو گئی۔ وہ بالکل دبک سی گئی اور اتنی شرمندہ ہوئی کہ اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے رومال کے سرے پکڑ کر انہیں انگلیوں سے مروڑنے لگی۔ اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کیا کرے اور کیا کہے۔

پہلے لمحے میں تو کیٹی کی ان نظروں میں جن سے اس نے کمرے میں نہ آنے والی اس بھیانک عورت کو دیکھا تھا' لیون نے شدید تجسس کا تاثر دیکھا لیکن وہ بس لمحے بھر رہا۔

"تو کیا حال ہے؟ وہ کیسے ہیں؟" کیٹی نے شوہر سے دوبارہ ماریا گولوئیونا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"اب یوں راہداری میں تو باتیں کرنا ٹھیک نہیں!" لیون نے جھنجلا کر ان صاحب کو دیکھتے ہوئے کہا جو بڑے پھریرے انداز میں راہداری سے گزرے جیسے کسی اپنے کام سے جا رہے ہوں۔

"تو اندر آ جائیے۔" کیٹی نے ماریا گولوئیونا سے مخاطب ہو کر کہا جو اب ذرا سنبھل گئی تھی۔ لیکن پھر اس نے شوہر کا خوفزدہ چہرہ دیکھا تو بولی "یا آپ لوگ جائیے' جائیے پھر مجھے بلوا لیجئے گا۔" اور وہ کمرے میں واپس چلی

گئی۔ لیون بھائی کے پاس گیا۔

بھائی کے ہاں اس نے جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اس کی اسے ذرا بھی توقع نہ تھی۔ اسے یہ توقع تھی کہ اسے اپنے آپ کو قریب دینے کی وہی حالت دیکھنے کو ملے گی جو اس نے سنا تھا کہ وقت کے مریضوں میں اکثر ہوتی ہے اور جس کو دیکھ کر وہ بیمار میں اس قدر حیران رہ گیا تھا جب وہ اس کے ہاں آئے تھے۔ اسے توقع تھی کہ اسے موت کے قریب ہونے کی جسمانی علامتیں زیادہ قطعی طور پر نظر آئیں گی' وہ اور بھی کمزور' اور بھی دبلے ہو گئے ہوں گے لیکن پھر بھی حالت تقریباً ایسی ہی ہو گی۔ اسے توقع تھی کہ خود بھی وہ اپنے چہیتے بھائی سے محروم ہو جانے کے سلسلے میں ویسا ہی افسوس اور موت کو سامنے دیکھ کر خوف محسوس کرے گا جیسے اس نے تب محسوس کیا تھا' بس یہ کہ اس بار وہ زیادہ شدید ہو گا۔ اور اس کے لئے وہ تیار تھا۔ لیکن اس نے تو کچھ اور ہی دیکھا

ہر نئی کے چھوٹے سے گندے کمرے میں جس کی اداس تنگ رنگی ہوئی دیواروں پر تھوک کے دھبے تھے اور جس کی ہلکی سی لکڑی کی دیوار کے ادھر سے دوسرے کمرے کی بات چیت سنائی دیتی تھی' اور جہاں کی ہوا میں خراب ہوئی تمباکو والی مہک بھری تھی' دیوار سے ہٹا کر بچھائے ہوئے پلنگ پر لحاف سے ڈھکا ہوا' ایک تن پڑا تھا۔ تن کا ایک ہاتھ لحاف کے اوپر رکھا تھا اور اس ہاتھ کی نیلی جیسی بڑی سی نالی معلوم نہیں کس طرح پتلے سے ابزے جیسے لمبے پنجے سے جڑی تھی جو شروع سے لے کر بیچ تک بالکل دبلا اور ہموار تھا۔ سر ایک طرف کو تکیے پر ڈھکا ہوا تھا۔ لیون کو پسینے میں تر چھدرے بال اور کھینچی ہوئی بالکل شفاف پیشانی نظر آ رہے تھے۔

لیون نے سوچا "یہ تو نہیں ہو سکتا کہ یہ بھیانک تن بھائی نکولائی ہیں۔" لیکن وہ قریب آیا اور چہرہ دیکھا تو شک کرنا ممکن ہی نہ رہ گیا۔ چہرے میں جو بھیانک تبدیلی آ گئی تھی اس کے باوجود لیون نے ان آنکھوں کو دیکھا جو آنے والے کی طرف بڑی پھرتی سے اٹھی تھیں' پھیکی ہوئی مونچھوں کے نیچے مسکراہٹ کی ہلکی سی حرکت پر نظر ڈالی اور وہ اس بھیانک سچائی کو سمجھ گیا کہ یہ مردہ تن اس کے اپنے زندہ بھائی تھے۔

چبھتی ہوئی آنکھوں نے آنے والے بھائی کو تندہی کے ساتھ ڈانٹنے کے انداز میں دیکھا۔ اور فوراً ہی اس نظر نے دو زندہ ہستیوں میں ایک رشتہ قائم کر دیا۔ لیون نے اپنے اوپر لگی ہوئی اس نظر والے انداز کو محسوس کیا اور اسے اپنی طرف پر پچھتاوے کا احساس ہوا۔

جب مکسٹن تن نے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا تو نکولائی مسکرائے۔ مسکراہٹ بڑی خفیف' بس دور ہی سے نظر آنے والی تھی اور مسکراہٹ کے باوجود آنکھوں میں تندہی کا تاثر نہیں بدلا۔

"تم کو یہ توقع۔ تھی کہ مجھے ایسا پاؤ گے۔" مشکل سے انہوں نے کہا۔

"ہاں... نہیں نہیں۔" لیون نے گڑبڑا کر کہا۔ "آپ نے پہلے کیوں نہیں خبر کرائی۔ میں میری شادی کے وقت انہیں نے ہر جگہ پوچھ گچھ کی۔"

باتیں کرنا ضروری تھا تاکہ چپ نہ رہے لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ کیا کہے۔ اس لئے اور بھی کہ بھائی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس ایک ٹک اسے دیکھتے رہے اور بظاہر اس کے ہر لفظ کے معنی سمجھنے کی کوشش کرتے رہے۔ لیون نے بھائی کو اطلاع دی کہ اس کی بیوی اس کے ساتھ آئی ہے۔ نکولائی نے علامتی تاثر ظاہر کیا لیکن کہا کہ انہیں خوف ہے کہ وہ ان کی حالت دیکھ کر ڈر جائیں گی۔ پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ اچانک نکولائی ہلے اور انہوں نے کچھ کہنا شروع کیا۔ لیون کو ان کے چہرے کے تاثر سے یہ توقع تھی کہ وہ کوئی خاص طور سے اہم اور معنی خیز بات کہیں گے لیکن نکولائی نے اپنی صحت کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے ڈاکٹر کو مصور دار

ٹھہرایا اور شکایت کی کہ اسکو کامشورہ اکثر نہیں مل سکا۔ اس سے لیوین یہ سمجھا کہ انہیں اب بھی امید ہے۔

جیسے ہی وہ پہل دار چپ ہوئے ویسے ہی لیوین کھڑا ہو گیا۔ وہ چاہتا تھا کہ کسی طرح چاہے تھوڑی دیر کے لئے سہی اس اذیت ناک احساس سے بچ نکلے۔ اس نے کہا کہ وہ جا رہا ہے کہ اپنی بیوی کو لے آئے۔

"اچھا، ٹھیک ہے، اور میں کہتا ہوں کہ یہاں ذرا صفائی کر دی جائے۔ یہاں گندگی اور بدبو ہے میرے خیال میں۔ ماشا یہاں صفائی کر دو۔" مریض نے بڑی مشکل سے کہا۔ "اور صفائی کر کے تم خود بھی چلی جاؤ۔" انہوں نے بھائی کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

لیوین نے کوئی جواب نہیں دیا۔ دہلیز میں نکل کر وہ کھڑا ہو گیا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ بیوی کو لینے کو جا رہا تھا لیکن اب اس نے جو کچھ محسوس کیا تھا اس کا جائزہ لیتے ہوئے اس نے فیصلہ کیا کہ اس کے بر عکس وہ کیٹی کو کھانے کھانے کی کوشش کرے گا کہ مریض کے پاس نہ آنا چاہئے۔ اس نے سوچا "جو کچھ میں نے سمجھا ہے وہ سب آخر کیوں جھگڑے؟"

"تو کیا حال ہے آپ کے بیوی؟" کیٹی نے خود ہی گفتگو کا آغاز کیا۔

"اب بہت ہی بھیانک ہے، بھیانک۔ تم کس لئے یہاں آئیں؟" لیوین نے کہا۔

کیٹی چند سیکنڈ چپ رہی اور شوہر کو غصے ہوئی رحم آمیز نظروں سے دیکھتی رہی، پھر دونوں ہاتھوں سے اس کی کہنی پکڑ کر بولی:

"کونسیا! مجھے اس کے پاس لے چلو، ہم دونوں ساتھ ہوں گے تو ہمارے لئے آسان ہو گا۔ تم مجھے بس وہاں تک لے چلو اور مہربانی کر کے پھر چلے جانا۔" اس نے کہا۔ "تم سمجھو اس بات کو کہ تمہیں اس حال میں دیکھنا اور تمہیں نہ دیکھنا میرے لئے زیادہ مشکل ہے۔ وہاں ہو سکتا ہے میں ان کے یا تمہارے کچھ کام آ سکوں۔ مہربانی کر کے انتظار دو۔" اس نے شوہر کی منت اس طرح کی جیسے اس کی زندگی کی خوشی کا دارومدار اسی پر ہو۔

لیوین کو رضامند ہونا ہی پڑا۔ اور اپنے آپ کو سنبھال کر اور ماریا کولائیونا کے بارے میں بالکل بھول کر وہ کیٹی کے ساتھ پھر بھائی کے پاس چلا۔

ہلکے قدم رکھتے ہوئے اپنے شوہر کی طرف یک ٹک دیکھتے ہوئے اور اپنی صورت سے ہمت اور ہمدردی ظاہر کرتے ہوئے کیٹی مریض کے کمرے میں داخل ہوئی اور بغیر کسی جلدی کے اس نے مڑ کر آہستہ سے دروازہ بند کیا۔ بالکل ہی بے پروا وہ تیز تیز مریض کے سرہانے پاس گئی اور اس طرح سے جا کر کہ انہیں سر گھمانے کی ضرورت نہ پڑے اس نے فوراً اپنے نوجوان، نرم و تازہ ہاتھ میں ان کے بڑے سے ہاتھ کے حاذق کو لے لیا، اسے دبایا اور اس سے ساتھ اس بھید خیس پہنچائے ہوئے ہمدردانہ، نرم اور جیالی تدابیر میں باتیں کرنے لگی جو عورتوں سے مخصوص ہوتی ہے۔

"ہم سوا بار میں ملے تو تھے لیکن ہمارا تعارف نہیں ہوا تھا۔" اس نے کہا۔ "آپ نے تو سوچا بھی نہ ہو گا کہ میں آپ کی خواہر نسبتی بن جاؤں گی۔"

"آپ مجھے پہچان بھی نہ پائیں؟" کولائی نے اس کے آنے پر مسکرا ہٹ کے ساتھ کہا۔

"نہیں، میں پہچان لیتی۔ آپ نے کتنا اچھا کیا جو ہم لوگوں کو خبر کر دی۔ میں بالکل ہی نہیں جانتی تھی۔ جب کونسیا کو کہتے ہوں اور پریشان نہ ہوتے ہوں۔"

لیکن مریض کا بیمار پن زیادہ دیر تک نہیں چلا۔

کیٹی نے بات کرنی ختم بھی نہ کی تھی کہ کولائی کے چہرے پر وہی ہمدردی کا اور ڈانٹنے کا سا رشک و حسد کا تاثر طاری ہو گیا جو سہنے والے کو زمروں سے ہوتا ہے۔

"مجھے اندیشہ ہے کہ آپ کے لئے یہاں تو بالکل ٹھیک نہیں ہے۔" اس نے اس کی یک ٹک نظروں سے مزہ کر کمرے پر نظر ڈالتے ہوئے کہا۔ "ہوٹل کے مالک سے دوسرے کمرے کے لئے کہنا پڑے گا۔" اس نے شوہر سے کہا۔ "پھر اس لئے بھی کہ ہم پاس ہی رہیں۔"

18

لیوین اپنے بھائی کو سکون کے ساتھ نہ دیکھ سکتا تھا۔ ان کی موجودگی میں خود سکون سے اور فطری انداز میں نہ رہ سکتا تھا۔ جب وہ مریض کے کمرے میں آتا تو اس کی آنکھیں اور توجہ غیر شعوری طور پر جھک جاتیں اور وہ بھائی کی حالت کی تفصیلات کو نہ دیکھ سکتا تھا اور نہ ان میں تمیز کر سکتا تھا۔ وہ انتقالی ہاکوار بو کو سونگھتا تھا، گندگی، بدنظمی اور اذیت ناک حالت کو دیکھتا تھا اور کراہ سکتا تھا لیکن محسوس کرتا تھا کہ اس حالت میں کسی طرح کی مدد کرنا ناممکن ہے۔ اسے یہ سوچنے کا خیال تک نہ ہوا کہ مریض کی حالت کی ساری تفصیلات ناجائز لے اس کے بارے میں سوچے کہ لحاف کے نیچے یہ تن کیسے پڑا تھا کہ یہ سوکھ کر کانٹا ہو جانے والی ٹانگیں کولہے، پیٹھ کیسی بڑی ہوئی پڑی تھیں اور کیا انہیں بہتر طریقے سے سنبھالا ممکن تھا یا کیا کچھ ایسا نہیں کیا جا سکتا کہ چاہے بہتر ہوتا لیکن انتظار تو نہ رہ جاتا۔ جب اس نے ان ساری تفصیلات کے بارے میں سوچنا شروع کیا تو اس کی پیٹھ پر ٹھنڈی جھرجھری سی چھا گئی۔ اسے بلاشبہ یقین تھا کہ زندگی کو طول دینے کے لئے یا تکلیف کو کم کرنے کے لئے کچھ بھی کرنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن مریض کو اس بات کا احساس تھا کہ اس کا بھائی یہ تسلیم کرتا ہے کہ کسی طرح کی بھی مدد کرنا ناممکن ہے اور اس احساس سے اسے سخت تکلیف ہوتی تھی اور وہ چڑ جاتا تھا۔ اسی وجہ سے لیوین کے لئے یہ سب اور زیادہ تکلیف دہ تھا۔ اس کے لئے مریض کے کمرے میں ہونا ایک اذیت تھی اور نہ ہونا اس سے بھی بدتر۔ اور وہ برابر مختلف بہانوں سے باہر جاتا اور پھر واپس آتا اس لئے کہ وہ اکیلے رہ ہی نہیں سکتا تھا۔

لیکن کیٹی بالکل اس طرح نہیں سوچتی تھی، نہ یوں محسوس کرتی اور عمل کرتی تھی۔ مریض کو دیکھ کر اسے ان پر بڑا ترس آیا۔ اور اس کے نسوانی دل میں ترس سے خوف اور کراہت کا وہ احساس نہیں ہوا جو اس کے شوہر کے دل میں پیدا ہوا تھا بلکہ عمل کرنے کا، ان کی حالت کی ساری تفصیلات جاننے کا اور ان کی مدد کرنے کا تقاضا پیدا ہوا۔ اور چونکہ اس کے دل میں اس بات میں ذرا بھی شبہ نہیں تھا کہ اسے ان کی مدد کرنی چاہئے اس لئے اس نے اس بات میں بھی شک نہیں کیا کہ یہ ممکن ہے اور وہ فوراً ہی کام میں لگ گئی۔ اس کی توجہ فوراً انہیں تفصیلات کی طرف گئی جس کے بارے میں سوچنے ہی سے اس کے شوہر پر خوف طاری ہو جاتا تھا۔ کسی کو ڈاکٹر بلانے بھیجا، دوا لانے کے لئے آدمی بھیجا، اپنے ساتھ جو خادمہ لائی تھی اسے ماریا کولائیونا کے ساتھ مل صاف کرنے اور دھونے پر لگایا، کچھ چیزیں خود دھوئیں اور نیچے زمین، لحاف کے نیچے کوئی چیز لگائی۔ اس کے انتظام کے مطابق مریض کے کمرے سے کچھ چیزیں لے جائی گئیں اور کچھ لائی گئیں۔ وہ خود کئی بار اپنے کمرے میں آئی اور جو لوگ اس کے سامنے پڑے ان کی طرف کوئی توجہ کئے بغیر چادریں، لحاف تولئے اور قمیص نکالیں اور لے گئیں۔

ہوٹل کا عملہ ستکار" جو عام طور پر ڈنگ ہال میں انجینئروں کے لئے کھانا لگا رہا تھا کبھی کبھار اس کے طلب کرنے پر ناراض صورت بنائے آیا اور اس کے احکامات کی تعمیل کئے بغیر۔ وہ سکا اس لئے کہ اس نے وہ احکامات اتنے عنایت "میز اصرار کے ساتھ دیئے کہ اس کی بات ٹال کر چلا جانا ممکن ہی نہ تھا۔ لیون کو یہ سب پسند نہیں آیا اسے یقین نہیں ہوا کہ اس سب سے مریض کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ سب سے زیادہ اسے یہ ڈر تھا کہ مریض کہیں ناراض نہ ہو جائیں لیکن مریض لگتا تو یہی تھا کہ اس سب سے بے زار تھے مگر وہ ناراض نہیں ہوئے انہیں صرف شرمندگی تھی اور بھونی طور پر نرسوں نے اس سے دلچسپی لی کہ بیٹی ان کے لئے کیا کر رہی ہے۔ ڈاکٹر کے پاس سے آکر جب اسے کیٹی نے بتایا تھا لیون نے دروازہ کھولا تو مریض کو اس حالت میں پایا جب کیٹی کے انتظام کے مطابق اس کی قمیص بدلی جا رہی تھی پتلے فاطویل سفید پلنگ بڑے بڑے پھوڑوں کی ہڈیاں پسلیاں اور ریڑھ کی گرہیں نکلی تھیں اور مارپا کولائیونا عملہ ستکار کے ساتھ قمیص کی آستین سے الجھ رہی تھی اور کسی طرح سے اس میں بیمار کے ہاتھ ڈال رہے تھے۔ کیٹی نے لیون کے آنے کے بعد جلدی سے دروازہ بند کر دیا وہ مریض کی طرف نہیں دیکھ رہی تھی لیکن مریض کراہے تو وہ تیزی سے ان کے پاس پہنچ گئی۔

"جلدی کیجئے" اس نے کہا۔

"اچھا آپ تو نہ آیئے" مریض نے خفا ہو کر کہا "میں خود ہی..."

"کیا کہا آپ نے؟" مارپا کولائیونا نے پوچھا۔

لیکن کیٹی نے سن لیا تھا اور سمجھ گئی تھی کہ انہیں اس کے سامنے ننگے بدن ہونے میں شرم آتی تھی اور اچھا نہیں لگتا تھا۔

"میں دیکھ نہیں رہی ہوں، دیکھوں گی نہیں!" اس نے آستین ٹھیک کرتے ہوئے کہا "مارپا کولائیونا آپ اس طرف چلی جایئے اور ٹھیک کر دیجئے" اس نے اضافہ کیا۔

پھر اس نے شوہر سے مخاطب ہو کر کہا "تم، راما، میرے پھونکنے پر تیز میں ایک شیشی ہے معلوم ہے اس کی پہلوان لی۔ یہ میں لے کر آتی ہوں تب تک میں یہاں سب ٹھیک ہو جائے گا"

لیون جب شیشی لے کر واپس آیا تو اس نے دیکھا کہ مریض کو نہلایا جا چکا ہے اور ان کے ارد گرد سب کچھ بالکل بدل گیا ہے۔ کمرے کی تیز بو کی جگہ عطر اور سرکے کی ملی جلی بو تھی۔ کیٹی اپنے ہوٹ نکال کر اور گھنی بالوں کو پھر سے پھونی سی ٹوپی سے ڈھک کر پھونک کی بھوار نکال رہی تھی۔ دھوپ کہیں نظر نہیں آتی تھی۔ پلنگ کے نیچے قالین بچھ گیا تھا میز قاعدے سے شیشیاں اور بوتلوں کی سجاوٹ رکھی تھی اور اسی پر ضروری کپڑے اور کیٹی کی برساتی ٹوکری بھی رکھی تھی۔ مریض کے پلنگ کے پاس دوسری میز پر کوئی مشروب، سلوف کی پڑیاں اور سوم تلی رکھی تھی۔ خود مریض ہاتھ منہ دھوئے بال بنائے صاف چادر پر لیٹے تھے ان کے تکیے اونچے اٹھے ہوئے تھے وہ عیر قدرتی حد تک لمبی گردن پر سفید فالرولی قمیص پہنے تھے ان کے چہرے پر امید کا سایا نظر آتا تھا اور وہ ایک ٹک کیٹی کو دیکھے جا رہے تھے

لیون جس ڈاکٹر کو لایا تھا اور جو اسے کلب میں ملا تھا وہ ڈاکٹر نہیں تھا جو کولائی کا علاج کر رہا تھا اور جس سے وہ مطمئن نہیں تھے۔ نئے ڈاکٹر نے اسٹیتھ سکوپ نکالا اور اسے لگا کر مریض کے سینے اور پیٹھ کو سنا "سرپایا" دوائیں لکھیں اور خاص تفصیل کے ساتھ پہلے بتایا کہ دوا کس طرح کھانی ہے پھر یہ کہ کیا کیا اور کیسی ہونی چاہیئے۔ اس نے مشورہ دیا کہ کیا یا بالکل دوا سا ابالا ہوا انڈا کھائیں اور ایک خاص درجہ حرارت تک کے گھٹے

دودھ کے ساتھ سفید روٹی نہیں۔ جب ڈاکٹر چلا گیا تو مریض نے اپنے بھائی سے کچھ کہا لیکن یوں نے بس آخری الفاظ سنے "تمہاری کاتیا۔" جس نظر سے انہوں نے کیٹی کو دیکھا اس سے لیون سمجھ گیا کہ وہ اس کی تعریف کر رہے تھے۔ انہوں نے کاتیا کو بلایا وہ کیٹی کو اسی نام سے پکارتے تھے۔

"میں تو اس وقت بھی بہت بہتر ہو گیا" انہوں نے کہا "آپ کے ساتھ تو میں بہت پہلے صحت مند ہو گیا ہوتا۔ کتنا اچھا ہے!" انہوں نے کیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے اپنے ہونٹوں کی طرف کھینچا لیکن پھیر دیا کہ اسے اچھا نہ لگے گا "اپنا ارادہ بدل دیا اور بس اسے تھپتھپا کر چھوڑ دیا۔ کیٹی نے اس ہاتھ کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لے لیا اور اسے دبایا۔

"اب مجھے جانے دیں کروٹ لیں اور تم لوگ جا کر سو جاؤ" انہوں نے کہا۔

کسی نے نہیں سنا کہ انہوں نے کیا کہا صرف کیٹی سمجھ گئی۔ وہ سمجھ گئی اس لئے کہ وہ مسلسل اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ انہیں کس چیز کی ضرورت ہے۔

اس نے شوہر سے کہا "دوسری کروٹ وہ ہمیشہ اسی کروٹ سوتے ہیں۔ تم خود نہیں کر سکتے بدلو وہ تو ہر کہا ہے اچھا نہیں لگتا۔ کیا آپ نہیں کر سکتیں؟" اس نے مارپا کولائیونا سے مخاطب ہو کر کہا

"مجھے ڈر لگتا ہے" مارپا کولائیونا نے جواب دیا۔

اس بھیانک تن کو اپنے ہاتھوں میں لینا لحاف کے نیچے ان عضوں کو ہاتھ لگانا جنہیں وہ جانا بھی نہیں چاہتا تھا لیون کے لئے بہت ہی بھیانک تھا لیکن بیوی کے ہر کام میں دخل کرتے ہوئے اس نے اپنی مخصوص پر عزم صورت بنائی جس سے اس کی بیوی اچھی طرح واقف تھی اور باہر غالب ہے اندر اس کا رد بدل چاہی لیکن اپنی طاقت کے بارجود اس رہنے سہنے اعضا کے عجیب دوں پر حیران رہ گیا جتنی دیر میں یہ انہیں کروٹ بدلوائی اور اپنی گردن میں پڑے ہوئے بہت بڑے اور بالکل پتلے ہاتھ کو محسوس کیا اتنی دیر میں کیٹی نے جلدی سے بغیر کسی آواز کے تکیے نوالت کرائے بیٹھ کر پھلا دیا اور مریض کے سر کو احتیاط سے رکھ کر ان کے چھدرے بالوں کو درست کیا اور پھر کرسی سے چپک گئے تھے۔

مریض نے بھائی کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا لیون نے محسوس کیا کہ وہ اس سے ہاتھ سے کچھ کرنا چاہتے ہیں اور اسے کسی طرف کھینچ رہے ہیں۔ لیون نے انہیں لے دیا اور وہ سانس روکے "ہاں، ہاں" وہ ہاتھ کو کھینچ کر اپنے منہ تک لے گئے اور انہوں نے اسے چوما۔ لیون کا سارا بدن سسکیوں سے کانپ اٹھا۔ اس سے کچھ بھی نہ کہا گیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

۱۹

"تو نے چھپایا ان چیزوں کو دانا وں سے اور ظاہر کر دیا انہیں بچوں پر اور نادانوں پر" یہ لیون نے اس شام کو اپنی بیوی سے باتیں کرتے ہوئے اس کے بارے میں سوچا۔

لیون نے انجیل کی اس آیت کو اس لئے نہیں یاد کیا تھا کہ وہ خود کو دانا سمجھتا تھا وہ سمجھتا نہیں سمجھتا تھا لیکن بوجھے بغیر تو نہ رہ سکتا تھا کہ وہ اپنی بیوی سے اور اگنیشیا نیکولیونا سے زیادہ سمجھ رکھتا تھا اور یہ جانے بغیر بھی نہ رہ سکتا تھا کہ جب وہ موت کے بارے میں سوچتا تھا تو اپنے دل کی پوری قوت سے سوچتا تھا وہ یہ بھی جانتا تھا کہ بڑے بڑے مذہبی پیشواؤں نے جن کے خیالات اس کے بارے میں اس نے پڑھے تھے اس کے بارے میں

سوچا تھا لیکن وہ اس کا سواں حصہ بھی نہ جانتے تھے بتنا اس کے بارے میں اس کی بیوی اور اگستینا نیلووا جانتی تھیں۔ یہ عورتیں 'اگستینا نیلووا اور کانتا' جیسے کہ اس کے بھائی کیٹی کو کہتے تھے اور اب لیون کو بھی یہی کہنا خاص طور سے اچھا لگتا تھا' ایک دوسرے سے چاہے کتنی ہی مختلف کیوں نہ رہی ہوں' اس معاملے میں وہ بالکل ملتی جلتی تھیں۔ دونوں بلاشبہ جانتی تھیں کہ زندگی کیا ہوتی ہے اور موت کیا ہوتی ہے اور اگرچہ وہ ان سوالات کے 'جو لیون کے ذہن میں پیدا ہوتے تھے' جواب نہ دے سکتی تھیں بلکہ انہیں سمجھتیں بھی نہیں' پھر بھی دونوں کو اس منظر کے بارے میں کوئی شک نہیں تھا اور اس کو صرف وہی دونوں نہیں بلکہ اپنی اس نظریں کروڑوں لوگوں کے ساتھ شریک ہوتے ہوئے' بالکل ایک ہی طرح دیکھتی تھیں۔ اس بات کا ثبوت کہ وہ فعلی طور پر جانتی تھیں کہ موت کیا ہے' یہ تھا کہ وہ ایک منٹ کو بھی شک کئے بغیر جانتی تھیں کہ مرنے والوں کے ساتھ کس طرح عمل کرنا چاہئے' اور وہ اس سے ڈرتی نہیں تھیں۔ لیون اور دوسرے لوگ موت کے بارے میں کہہ تو بہت کچھ سکتے تھے لیکن صاف ظاہر تھا کہ وہ جانتے نہیں تھے' اسی لئے موت سے ڈرتے تھے اور بالکل ہی نہیں جانتے تھے کہ جب لوگ مریں تو کیا کرنا چاہئے۔ اب اگر لیون اپنے بھائی کے ساتھ اکیلا ہوتا تو وہ بے انتہا خوف کے ساتھ انہیں' بلکتا رہتا اور اس سے بھی زیادہ خوف کے ساتھ انتظار کرتا رہتا اور کچھ اور وہ کر ہی نہ پاتا۔

اس سے بھی بڑھ کر اسے یہ بھی نہ معلوم ہوتا کہ وہ کیا بات کرے' کیسے' کچھ کیسے چلے۔ ادھر ادھر کی بیروں کی باتیں کرنا اسے مریض کی توہین کرنے کی طرح ناممکن لگتا اور موت کی' رحم و غم کی باتیں کرنا بھی ناممکن لگتا۔ چپ رہنا بھی ناممکن ہوتا۔ 'انہیں' یکھتا رہتا تو وہ سمجھتے کہ میں ان کا مطالعہ کر رہا ہوں' اور پھر یہ کہ یکھتا تو سمجھتے کہ میں کچھ اور ہی سوچ رہا ہوں۔ باتوں کے بل آہستہ آہستہ چلتا تو بہتر تھا' اس پر ہوتے اور پھر یہ باتوں پر رکھ کر ٹھیک سے چلتا تو مجھے برا لگتا۔" کیٹی نے بھلا برا اپنے بارے میں سوچا ہی نہیں' اسے اس کے لئے وقت ہی نہیں ملا۔ اس نے اس کے بارے میں سوچا اس لئے کہ وہ کچھ۔ کچھ جانتی تھی اور سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے اپنے بارے میں اور اپنی شادی کے بارے میں بھی باتیں کیں' مسکرائی بھی' دکھ کا بھی اظہار کیا اور شفقت بھی برتی اور لوگوں سے محبت یاب ہو جانے کے' اتفاقات بھی بتائے اور سب کچھ ٹھیک رہا۔ مغلب یہ کہ وہ جانتی تھی۔ اس بات کا ثبوت کہ اس نے اور اگستینا نیلووا نے سرگرمیاں جبلی جانوروں کی سی 'بے عقلی کی سے نہیں' یہ تھا کہ کیٹی اور اگستینا نیلووا دونوں نے جسمانی دیکھ بھال اور تکلیف کو کم کرنے کے علاوہ مرنے والے کے لئے کسی اور چیز کا بھی مطالبہ کیا جو جسمانی دیکھ بھال سے زیادہ اہم تھی اور کسی ایسی چیز کا مطالبہ کیا جو جسمانی حالت سے بالکل ہی مختلف تھی۔ اگستینا نیلووا نے اس مرنے والے آدمی کے بارے میں کہا تھا "خیر اللہ کا شکر ہے کہ اس نے دعائے خیر پڑھ لی گناہوں سے توبہ کرلی' خدا اسے کو ایسی ہی موت دے۔" اسی طرح کانتا نے بھی چادر' غلاف اور تکیے کی 'پیٹھ اور کولہوں کے چھالوں' مشروب وغیرہ کی ساری فکروں کے علاوہ پہلے ہی دن مریض کو اس پر بھی راضی کر لیا کہ دعائے خیر پڑھ لے اور گناہوں سے توبہ کرنا بھی ضروری ہے۔

رات بھر کے لئے اپنے دونوں کمروں میں واپس آکر لیون سر تھامے بیٹھ گیا۔ اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے۔ رات کا کھانا کھانا' سونے کی تیاری کرنا' یہ سوچنا کہ وہ کیا کریں گے تو در کنار' وہ تو اپنی بیوی سے بات تک نہ کر سکتا تھا۔ اس کا ضمیر اسے ملامت کر رہا تھا۔ اس کے برعکس کیٹی اس سے بھی زیادہ سرگرم تھی جتنی وہ عام طور سے ہوتی تھی۔ اس نے کھانا لانے کا حکم دیا' خود اپنی چیزیں نکال کر رکھیں' خود بستر لگانے میں مدد کی اور اس پر جراثیم مارنے والا پوڈر چھڑکنا بھی نہیں بھولی۔ اس میں دیوانہ جیالا پن اور فکر و خیال کی تیزی آگئی تھی جو مردوں میں لڑائی میں' جدوجہد میں' اور زندگی کے خطرناک و فیصلہ کن لمحوں میں آجاتی ہے جب مرد ایک بار پھر کے لئے اپنی قوت کو ظاہر کرتا ہے اور اس بات کو کہ اس کا سارا ماضی بیکار نہیں بلکہ اس لمحے کی تیاری میں گزرا تھا۔

سارا کام وہ بڑی تیز جھٹکے کے ساتھ کر رہی تھی اور بارہا بھی۔ بھٹکتے پائے تھے کہ سب چیزیں صفائی سے ٹھیک ٹھیک' ایک طرح کے خاص انداز سے رکھ دکھائی گئیں کہ ہوٹل کے کمرے بکھ گھر کی طرح' اس کے اپنے کمرے کی طرح لگنے لگے۔ بستر لگا دیئے گئے' برش' کنگھیاں اور نوٹ والے' آئینے کھوں پر سلیقے سے رکھ دیئے گئے' ٹیکن بچھا دیئے گئے۔

لیون کو یہ لگ رہا تھا کہ کھانا' سونا بلکہ اس وقت تو بات کرنا بھی ناقابل معافی ہوگا' اور وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کی ہر حرکت کچھ ناشائستہ سی تھی۔ پھر بھی کیٹی نے اپنے برش تک ٹھیک ٹھاک کئے لیکن سب کچھ اس طرح کیا کہ اس میں بلک آمیز کوئی بات نہ تھی۔

البتہ وہ کھا کچھ نہیں سکے اور دیر تک سو بھی نہیں سکے بلکہ سونے کے لئے لیٹ بھی نہیں سکے۔

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ میں نے انہیں کل' ہائے خیر و برکت لیتے پر اصرار کیا۔" کیٹی نے کہا جو اپنا ڈریسنگ جیکٹ پہنے آئینے کے سامنے بیٹھی تھی اور ایک باریک کنگھی سے اپنے نرم اور خوشبودار بال سنوار رہی تھی۔ "میں نے یہ ہوتے تو کبھی نہیں دیکھا لیکن ماں نے مجھے بتایا تھا کہ اس میں ثواب ہوتے کے لئے دعا کی جاتی ہے۔"

"کیا واقعی تم یہ سمجھتی ہو کہ وہ صحت مند ہو سکتے ہیں؟" لیون نے مسلسل اس کے سر کے پچھلے حصے پر چمکتی سی مانگ کو تکتے ہوئے کہا جو ہر بار کیٹی جب آگے کو کنگھی کرتی تو غائب ہو جاتی تھی۔

"میں نے ڈاکٹر سے پوچھا تھا۔ اس نے تو کہا کہ تین دن سے زیادہ نہیں ہی سکتے۔ لیکن کیا پتا وہ لوگ جان سکتے ہیں؟ پھر بھی مجھے بڑی خوشی ہے کہ میں نے انہیں راضی کر لیا۔" اس نے شوہر کو اپنے بالوں کی اوٹ سے جھانک کر دیکھتے ہوئے کہا۔ "سب کچھ ممکن ہے۔" اس نے اسی حاس' کسی قدر عیارانہ ناز کے ساتھ کہا جو اس کے چہرے پر ظاہر اس وقت ہوتا تھا جب مذہب کے بارے میں بات کرتی تھی۔

جب وہ دونوں منگیتر تھے تب ان میں مذہب کے بارے میں کوئی بات چیت ہوئی تھی اس کے بعد ان میں سے کسی نے بھی اس موضوع کے بارے میں بات نہ چھیڑی تھی لیکن کیٹی گرجے جانے کی اور بیشہ صرف ایک اس پر سکون علم کے ساتھ دعا کرنے کی رسم باقاعدگی سے پوری کرتی تھی کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ لیون کے پر خلوص مقائد کے اقرار کرنے کے باوجود کیٹی کو پورا یقین تھا کہ وہ اسی کی طرح بلکہ اس سے بہتر عیسائی ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے وہ سب اس کی مردوں والی بحوجہ باتوں میں سے ہے جیسے وہ جو بردباری کے بارے میں اس نے کہا تھا کہ بھلے لوگ تو چھیدوں کی مرمت کرتے ہیں اور وہ جاں بوجھ کر چھید بناتی ہے اور اسی طرح کی دوسری باتیں۔

"ہاں' اب یہ عورت' ماریا کولاسیوا تو یہ سب نہیں کر سکتی تھیں۔" لیون نے کہا۔ "اور یہ اعتراف کرنا میرا فرض ہے کہ مجھے بڑی خوشی ہے' بہت زیادہ' کہ تم آئیں۔ تم ایسی پاکیزگی ہو کہ۔" اس نے کیٹی کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا لیکن پوچھا نہیں (موت سے اتنی قربت کے حالات میں ہاتھ چومنا اسے نازیبا لگا) صرف ایک قصوروارانہ انداز میں ہونٹ اور اس کی چمک اٹھنے والی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

"اکیلے تمہارے لئے یہ سب اتنا اذیت ناک ہوتا" اس نے کہا اور ہاتھوں کو اوپر اٹھا کر جنہوں نے اس کے خوش اور طمانیت سے سرخ ہو جانے والے گالوں کو چھو لیا اس نے چوٹی کو گدی پر پھینکا اور اس میں پن لگائیں۔ "نہیں" اس نے اپنی بات جاری رکھی "وہ نہیں جانتیں... میں نے خوش قسمتی سے سوئیوں میں بہت کچھ سیکھ لیا تھا۔"

"کیا واقعی وہاں ایسے مریض بھی تھے؟"

"اس سے بدتر حالت والے بھی تھے۔"

"میرے لئے سب سے بھیانک چیز یہ ہے کہ میں سارے وقت انہیں اسی طرح دیکھتا ہوں جیسے وہ جوانی میں تھے۔ تمہیں تو یقین ہے آئے گا کہ وہ کیسے تھے، لیکن بوڑھوں تھے لیکن میں نے ان کو سمجھا ہی نہیں۔"

"مجھے پورا یقین ہے مجھے کس شدت سے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں اور وہ بڑے اچھے دوست ہو سکتے تھے" اس نے کہا اور جو کچھ کہا تھا اس سے خود ہی ڈر گئی۔ اس نے شوہر کی طرف دیکھا اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

"ہاں ہو سکتے تھے" اس نے رنج کے ساتھ کہا "وہ تو ایسے لوگوں میں ہیں جن کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اس دنیا کے لئے نہیں ہیں۔"

"لیکن ہمیں یہاں بہت سے دن گزارنا ہیں اب لیٹنا چاہئے" کیٹی نے اپنی چھوٹی سی گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا

20

موت

دوسرے دن مریض کو دعائے خیر و برکت دی گئی اور گناہوں سے توبہ کروائی گئی۔ اس رسم کے دوران میں گلوائی یوین نے بڑے جوش کے ساتھ دعائیں پڑھی اور بڑی بڑی آنکھوں میں بہتے پانی سے ڈھکی ہوئی تاش طشتری ایک میز پر رکھی مقدس شبیہ پر گڑی ہوئی تھیں بڑی گہری عقیدت کے ساتھ دعا مانگنے کا اور امید کا ایسا اظہار تھا کہ یوین کو لگا کہ یہ کیلے قرار لگے گا یوین جانتا تھا کہ یہ پر عقیدت دعا اور امید زندگی سے اس انہیں اتنی محبت تھی جو کہ گلوائی ان کے لئے اور بھی مشکل بنا دے گی یوین اپنے بھائی لوارن کے خیالات کی روش کو جانتا تھا وہ جانتا تھا کہ وہ بے دین اس لئے نہیں ہو گئے تھے کہ ان کے دماغ بے دین کے بغیر زندگی بسر کرنا آسان تھا بلکہ اس لئے کہ بیسویں صدی کے سائنسی تو ضیح نے قدم بہ قدم دینی عقائد کو ان کے ذہن سے خارج کر دیا تھا اور اس سے وہ جانتا تھا کہ اس وقت دین کی طرف ان کی واپسی ان خیالات کی راہ کی حسب اصول تخیل نہیں بلکہ صرف وقتی اور عرض تھی اور اس کا تعلق شفایابی کی مخالف عقل امید سے تھا یوین یہ بھی جانتا تھا کہ کیٹی سے مخالف معمولی شفایاب ہو جانے والوں کے سنے سنائے قصے بیان کر کے اس امید کو قوی کر رہا تھا یوین یہ سب جانتا تھا اور اس لئے ان سنت کرنے والی امید سے بھری ہوئی نظروں کو اور اس بے اختیار ہاتھ کو دیکھتا جو بڑی مشکل سے اٹھایا جاتا تھا اور کھینچ کر تی ہوئی جلد والی پیشانی پر صلیب کا نشان بناتا تھا ان چھوٹوں کی ابھری ہوئی ہڈیوں کو اور حالی خراٹے لیتے ہوئے سینے کو دیکھنا بہت ہی اذیت ناک تھا

جو اب اس زندگی کو اپنے اندر رکھ ہی نہ سکتا تھا جس کے لئے مریض منتظر التجا کر رہا تھا استغفار کے وقت یوین نے بھی دعائیں اور وہی کیا جو اس نے 'جو بے دین تھا' ہزاروں بار کیا تھا اس نے خدا سے مخاطب ہو کر کہا "اگر تیرا وجود ہے تو یہ کر کہ یہ شخص شفایاب ہو جائے (آخر یہ تو جانے کتنی بار ہو چکا ہے) اور تو اس کی حفاظت کر اور میری بھی۔"

تحرکات کے بعد مریض کی حالت بہت سدھر گئی گھنٹے بھر میں وہ ایک بار بھی نہیں کھانسے 'مسکرائے' انہوں نے کیٹی کے ہاتھ کو بوسہ دیا اور آنکھوں میں آنسو بھر کر اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ محسوس کر رہے ہیں کہ اچھے ہیں 'کمزوری نہیں ہے' انہیں بھوک لگ رہی ہے اور توانائی کا احساس ہو رہا ہے اور جب ان کے لئے شوربہ لایا گیا تو وہ خود سے اٹھ بیٹھے اور کھانے بھی لگا۔ ان کے لئے جا بے کوئی بھی امید نہ رہ گئی ہو' چاہے انہیں دیکھ کر یہ کتنا ہی صریحی کیوں نہ لگتا رہا ہو کہ وہ صحت مند نہیں ہو سکتے پھر بھی یوین اور کیٹی اس گھنٹے بھر تک اسی خوشی کے بیان میں اور سے سے رہے کہ کہیں وہ غلطی نہ کر رہے ہوں۔

"بہتر ہیں؟ ہاں بہت بہتر ہیں۔ حیرت کی تو کوئی بات نہیں پھر بھی بہتر تو ہیں" وہ دونوں سرگوشیوں میں ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتے رہے۔

مرض میں افاقے کی یہ حالت رہا دو گھنٹے چلی۔ مریض اطمینان سے سو گئے لیکن آدھی گھنٹے میں کھانسی سے وہ جاگ پڑے۔ اور اچانک خود ان کی اور ان کے گرد کے سب لوگوں کی ساری امید غائب ہو گئی یوین کے لئے بھی اور کیٹی کے لئے بھی بلکہ خود مریض کے لئے بھی ان کی تکلیف کی حقیقت سے پہلے کی امیدوں کو بلکہ ان کی یاد تک کو پھاڑ کر رکھ دیا۔

مریض کو یہ یاد بھی نہیں تھا کہ آدھ گھنٹے پہلے ان کو کس چیز کا یقین تھا اور جب انہیں یاد آتے بھی شرمندگی ہوئی ہو' انہوں نے معاف کیا کہ انہیں جیسے ہی ناقابل سے خلی ہوئی نیم جان کی شیشی سونگھنے اور سانس لینے کے لئے دے دی جائے۔ یوین نے انہیں شیشی دے دی اور اس نے دیکھا کہ بھائی نے جس شدید امید کی نظر سے دعا کی تھی وہی اب یوین کے چہرے پر گزل ہوئی تھی اور اس سے ڈاکٹر کے ان لفافی مایوسی کے الفاظ کو سن رہی تھی کہ کیونکہ ان سونگھنے سے تکلیف ہو جائے گی۔

جب یوین نے بادل ناخواستہ ڈاکٹر کے الفاظ کی تائید کی تو انہوں نے کہہ کہہ کر اتنی ہوئی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے آہستہ سے کہا "کیا کوئی نہیں ہیں؟ نہیں تو کہا جا سکتا ہے۔ کاتھا کی عاطفیں سے یہ طریقہ اتار دیا۔ وہ واقعی پیاری اور نیک ہیں لیکن ہمیں اور تمہیں ایک دوسرے کو جھٹلانے کی صورت نہیں اس اس مجھے یقین ہے" انہوں نے کہا اور بڑھتے ہاتھ میں شیشی لے کر اس کو سونگھنے اور سانس لینے لگے

شام کو آٹھ بجے یوین اپنی بیوی کے ساتھ چائے پی رہا تھا کہ ماریا گلوائی ہوا اپنی ہوئی ان کے پاس آئی۔ اس کا چہرہ بالکل پیلا پڑ گیا تھا اور ہونٹ کپکپا رہے تھے۔

"وہ مر رہے ہیں" اس نے سرگوشی میں کہا۔ "مجھے ڈر ہے کہ بس ابھی ختم ہو جائیں گے۔"

دونوں بھاگ کر ان کے پاس گئے وہ بستر پر کہنیوں تک کر لئے ہوئے تھے ان کی بھی پیٹھ تکیے ہوئی تھی اور سر بالکل نیچے لٹکا ہوا تھا۔

یوین نے ذرا دیر چپ رہنے کے بعد آہستہ سے پوچھا "آپ کو کیسا لگ رہا ہے؟"

"لگ رہا ہے کہ جا رہا ہوں" گلوائی نے بڑی مشکل سے لیکن غیر معمولی قطعیت کے ساتھ لفظوں کو

اپنے منہ سے ٹھہر ٹھہر کر نکالتے ہوئے کہا۔ انہوں نے سر نہیں اٹھایا بس آنکھیں اوپر کی طرف کیں لیکن بھائی کے چہرے تک ان کی نظر نہیں پہنچی۔ "کافی تم جاؤ" انہوں نے کہا۔

یوین جلدی سے کھڑا ہو گیا اور تھکے تھکے انداز میں سر کو خمی میں اس سے کہا کہ وہ چلی جائے۔

"جا رہا ہوں" انہوں نے پھر کہا۔

"کیوں آپ ایسا سوچتے ہیں؟" یوین نے کچھ کہنے کی خاطر کہا۔

"اس لئے کہ جا رہا ہوں" انہوں نے اس طرح دہرایا جیسے انہیں یہ فقرہ بہت پسند آیا ہو۔ "بس حاضر۔"

ماریا کولائیونا ان کے پاس آ گئی۔

"آپ لیٹ جائیے تو آپ کو ذرا آرام ملتا" اس نے کہا۔

"جلد ہی یہیں سے لیٹ جاؤں گا" وہ بولے "مردہ ہو کر" انہوں نے ذرا سی اڑانے کے انداز میں خفگی کے ساتھ کہا۔ "خیر تم لوگ چاہتے ہو تو لٹا دو۔"

یوین نے بھائی کو بیٹھ کے بل لٹا دیا' ان کے پاس ہی بیٹھ گیا اور دم سادھے ہوئے ان کے چہرے کو تکتا رہا۔ مرنے والا آنکھیں بند کئے لیٹا تھا لیکن اس کی پیشانی پر کبھی کبھی عضلات یوں حرکت کرتے جیسے اس شخص کی پیشانی پر کرتے ہیں جو بڑے تناؤ کی حالت میں سوچ رہا ہو۔ ان کے ساتھ ہی نادانستہ طور پر یوین بھی سوچنے لگا کہ ان کے دل و دماغ میں اس وقت کیا ہو رہا ہے۔ لیکن ان کے ساتھ سوچنے اور محسوس کرنے کے لئے خیال کے پورے تناؤ کے باوجود اس نے اس پر سکون اور تمتمائے چہرے کے تاثر اور بھوؤں کے اوپر عضلات کی حرکت میں یہ دیکھا کہ مرنے والے کے ریک وہ سب کچھ واضح سے واضح تر ہوتا جا رہا ہے جو یوین کے لئے ابھی تک تاریک ہے۔

"ہاں ہاں' یوں ہی ہے" مرنے والے نے رک رک کر کہا۔ "لعنت تم لوگ۔" وہ پھر چپ ہو گئے۔ "یوں ہی ہے!" اچانک انہوں نے سکون کے ساتھ کھینچ کر کہا جیسے ان کے لئے سب کچھ طے ہو گیا ہو۔ "اے میرے مالک!" وہ بڑبڑائے اور انہوں نے ابھر کر۔ لمبی سی۔

ماریا کولائیونا نے ان کے پاؤں چھو کر دیکھے۔

"ٹھنڈے ہو رہے ہیں" انہوں نے سرگوشی میں کہا۔

دیر تک' جیسا کہ یوین کو لگا' بہت دیر تک مریض بے حس و حرکت لیٹے رہے۔ لیکن ان میں ابھی تک جان تھی اور کبھی کبھار وہ سانس بھی لیتے تھے۔ یوین تناؤ بھرے حیالات سے تھک چکا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ سارے تناؤ بھرے حیالات کے باوجود وہ کسی طرح۔ کچھ پایا تھا کہ کیا چیز "ہوں ہی ہے" وہ محسوس کر رہا تھا کہ وہ بہت پہلے مرنے والے سے پیچھے رہ گیا ہے۔ اب تو وہ موت کے سوال کے بارے میں بھی۔ سوچ سکتا تھا لیکن غیر ارادی طور پر اس کے دل میں یہ خیال آتے رہے کہ اب اسے کیا کرنا پڑے گا۔ آنکھیں بند کرنی پڑیں گی' لباس پہنانا پڑے گا اور تابوت کے لئے ترزر دینا پڑے گا۔ اور عجیب بات یہ تھی کہ وہ خود کو بالکل سراسیمہ محسوس کر رہا تھا۔ اسے رنج کا احساس تھا۔ غصہ کا اور بھائی کے لئے رحم اور افسوس تو اس سے بھی کم تھا۔ اب بھائی کے لئے مگر اس کے دل میں کوئی احساس نہ تھا تو وہ بس اس علم پر رشک کا تھا جو اب مرنے والے کو حاصل تھا لیکن جسے وہ نہیں حاصل کر سکتا تھا۔

وہ دیر تک ان کے پاس اسی طرح بیٹھا تکتے کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن خاتمہ نہیں ہوا۔ دروازہ کھلا اور کیٹی نمودار ہوئی۔ یوین کھڑا ہو گیا کہ اسے آنے سے روک دے۔ لیکن جیسے ہی وہ کھڑا ہوا ویسے ہی اس نے مرنے والے کو حرکت کرتے دیکھا۔

"جاؤ مت" کولائی نے کہا اور ہاتھ بڑھایا۔ یوین نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور خفا ہو کر بیوی کو اشارہ کیا کہ وہ چلی جائے۔

مرنے والے کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لئے ہوئے وہ آدھ گھنٹے' ایک گھنٹے' پھر ایک گھنٹے اور بیٹھا رہا۔ اب وہ موت کے بارے میں بالکل ہی نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ اس بارے میں سوچ رہا تھا کہ کیٹی کیا کرے گی' برابر والے کمرے میں کون رہتا ہے' ڈاکٹر کے پاس اپنا گھر ہے یا نہیں۔ اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ کھائے اور سو جائے۔ اس نے احتیاط کے ساتھ اپنا ہاتھ چھڑایا اور بھائی کے پاؤں کو چھوا۔ پاؤں ٹھنڈے تھے لیکن مریض کی سانس چل رہی تھی۔ یوین نے پھر چاہا کہ پنجوں کے بل چپکے چپکے چلا جائے لیکن مریض نے پھر جھرجھری لی اور کہا:

"جاؤ مت۔"

. . . . . .

تڑکا ہو گیا۔ مریض کی حالت ویسی ہی تھی۔ یوین دھیرے سے ہاتھ چھڑا کر مریض کی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا اور سو گیا۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو بھائی کی موت کی خبر کی بجائے' جس کی اسے توقع تھی' سے معلوم ہوا کہ مریض کی حالت پھر پہلے ہی جیسی ہو گئی ہے۔ انہوں نے پھر بیٹھنا اور کھانسنا شروع کر دیا ہے' پھر کھانے اور دوا پینے کرنے لگے ہیں' موت کی بات کرنا پھر بند کر دیا ہے' پھر صحت یاب ہونے کی امید کا اظہار کرنے لگے ہیں اور پہلے سے بھی زیادہ چڑچڑے اور اداس ہو گئے ہیں۔ انہیں کوئی بھی سکون نہ دلا سکا۔ نہ یوین۔ نہ کیٹی۔ وہ ہر ایک پر غصہ کرتے اور سب سے ناخوشگوار باتیں کرتے' سب کو اپنی تکلیف کے لئے برا بھلا کہتے اور مطالبہ کرتے کہ ان کے لئے ماسکو سے مشہور ڈاکٹر کو بلایا جائے۔ ان سے جو بھی سوال کئے جاتے کہ ان کی طبیعت کیسی ہے' ان کا جواب ہمیشہ غصے اور برا بھلا کہنے کے انداز میں ایک ہی ہوتا:

"بڑی تکلیف ہے' ہمت ہی ختم' ناقابل برداشت!"

مریض کی تکلیف برابر بڑھتی ہی جا رہی تھی' خاص طور سے بستر پڑے پڑے پیٹھ اور کولھوں پر چھالے پڑ گئے تھے اور جس کا علاج کرنا اب ممکن ہی نہ تھا۔ ان کی وجہ سے وہ اور گھر کے لوگوں پر اور زیادہ غصہ کرتے اور ہر چیز کے لئے' خاص طور سے اس کے لئے انہیں برا بھلا کہتے کہ ان کے لئے ماسکو سے ڈاکٹر نہیں بلایا گیا۔ کیٹی ہر طرح سے ان کی مدد کرنے کی اور انہیں تسکین دینے کی کوشش کرتی لیکن سب بیکار تھا اور یوین دیکھ رہا تھا کہ کیٹی خود جسمانی طور پر بھی اور اخلاقی طور پر بھی تھک کر چور ہو چکی تھی حالانکہ اس کا اعتراف نہ کرتی تھی۔ اس رات جب یوین کو بلایا گیا تھا اور اس کے بھائی نے زندگی سے رخصت لی تھی تو سب میں موت کا وہ احساس پیدا ہو گیا تھا وہ ختم ہو چکا تھا۔ سب جانتے تھے کہ کولائی ناگزیر طور پر اور جلد ہی مر جائیں گے کہ وہ بیم مردہ تو ہو ہی چکے ہیں۔ سب صرف ایک چیز کی خواہش کر رہے تھے کہ وہ جتنی جلد ہو سکے مر جائیں' اور سب اس کو چھپا کر انہیں ٹیشیوں سے دوائیں دیتے تھے' دوائیں اور ڈاکٹر تلاش کرتے تھے اور مریض کو' خود کو اور

ایک دوسرے کو دھوکا دیتے تھے۔ یہ سب جھوٹ تھا' شرمناک توہین کرنے والا اور ظالمانہ جھوٹ تھا۔ اور اس جھوٹ کی وجہ سے' اپنی کرداری خصوصیت کی بنا پر اور اس لئے کہ مرنے والے سے وہ سبھوں سے زیادہ محبت کرتا تھا لیون کو خاص طور سے رنج اور درد کا احساس تھا۔

لیون کو یہ خیال بہت دنوں سے تھا کہ بھائیوں سے میل کروا دے' چاہے وہ موت سے تین پہلے ہی کیوں نہ ہو چنانچہ اس نے بڑے بھائی سرگئی ایوانووچ کو خط لکھا تھا اور جب ان کا جواب ملا تو اسے پڑھ کر اس نے مریض کو سنایا۔ سرگئی ایوانووچ نے لکھا تھا کہ وہ نہیں آسکتے لیکن انہوں نے بہت ہی متاثر کن الفاظ میں کولائی سے معافی مانگی تھی۔

مریض نے کچھ نہیں کہا۔

"تو میں انہیں کیا لکھوں؟" لیون نے پوچھا "اب آپ ان سے ناراض تو نہیں ہیں؟"

"نہیں' ذرا بھی نہیں" اس سوال پر جھنجھلا کر کولائی نے جواب دیا "انہیں لکھ دو کہ میرے لئے ڈاکٹر بھیج دیں۔"

تین اور اذیت ناک دن گزر گئے۔ مریض کی حالت ویسی ہی رہی۔ جو لوگ بھی انہیں دیکھتے — ہوٹل کے خدمتگار' اس کا مالک' ہوٹل میں رہنے والے بھی لوگ' ڈاکٹر' ماریا کولائیونا' لیون اور کیٹی بھی کے دل میں یہی خواہش ہوتی کہ اب' جلد ہی جائیں اور ان کی مشکل آسان ہو۔ صرف مریض البتہ اس احساس کا بھی اظہار نہ کرتے تھے بلکہ اس کے برعکس اس بات پر خفا ہوتے کہ ماسکو سے ڈاکٹر کو نہیں بلایا گیا۔ وہ دوائیں پیتے اور روزمرہ کی باتیں کرتے رہتے۔ بس کبھی کبھار جب انہیں اچانک درد اور تکلیف کی طرف سے غافل کر جاتی تو وہ کبھی کبھی ہم خواب کی سی حالت میں رونما ہونے والے کے دل میں دوسرے سارے لوگوں سے روا رکھی تھی — "اف کاش اب تو بس خاتمہ ہو جاتا!" یا "کب یہ سب ختم ہوگا!"

ان کی تکلیفیں برابر بڑھتی گئیں' انہوں نے اپنا کام کیا اور مریض کو موت کے لئے تیار کر دیا۔ کوئی ایسی حالت نہ تھی جس میں انہیں تکلیف نہ ہوتی ہو' کوئی ایسا لمحہ نہ تھا جب وہ درد کو بھول سکتے ہوں' کوئی جگہ' تن کا کوئی عضو ایسا نہ تھا جہاں درد نہ ہوتا ہو اور انہیں اذیت نہ دیتا ہو۔ اس تن کے بارے میں یادیں' تاثرات' خیالات بھی اب ان میں ویسا ہی تحریر پیدا کرتے تھے جیسے کہ خود تن۔ دوسرے لوگوں کی صورتیں' ان کی باتیں' خود اپنی یادیں — یہ سب ان کے لئے صرف اذیت ناک تھیں۔ آس پاس کے لوگ اس کو محسوس کرتے تھے اور غیر شعوری طور پر ان کے سامنے۔ کوئی آزادانہ نقل و حرکت کرتے تھے' بات چیت کرتے تھے۔ اپنی خواہش کا اظہار کرتے تھے۔ مریض کی ساری زندگی' اب صرف درد و تکلیف اور اس سے نجات پانے کے ایک ہی احساس میں مدغم ہو گئی تھی۔

بظاہر ان میں ایسی تبدیلی آگئی تھی جو لازمی طور سے انہیں موت کو اس طرح دیکھنے پر مجبور کر رہی تھی جیسے کہ یہ ان کی خواہشوں کی تکمیل ہو جیسے اسی میں سکھ ہو۔ پہلے ہر الگ الگ خواہش جو تکلیف یا محرومی سے پیدا ہوتی تھی جیسے بھوک' تھکن' پیاس' جب اس کی تشفی ہو جاتی تو جسم کے فعل کو طمانیت ہوتی اور خوشی حاصل ہوتی لیکن اب محرومیوں اور تکلیفوں کی تشفی ہوتی ہی نہ تھی اور تشفی کی کوشش سے ہی تکلیف پیدا ہوتی تھی۔ اور اس لئے ساری خواہشیں بس ایک خواہش میں مدغم ہو گئی تھیں — کہ ہر تکلیف سے اور ان سب کے سرچشمے اس تن سے نجات ملے۔ لیکن نجات کی اس خواہش کا اظہار کرنے کے لئے ان کے پاس الفاظ

نہ تھے اس لئے اس کے بارے میں وہ بات ہی نہ کرتے تھے اور عادت کے مطابق ان خواہشوں کی تشفی کا مطالبہ کرتے تھے جن کو پورا کرنا اب ممکن ہی نہ تھا۔ "مجھے دوسری کروٹ سے لٹا دو" وہ کہتے اور اس کے بعد اور ہی مطالبہ کرتے کہ انہیں پہلے ہی کی طرح لٹا دیا جائے۔ "شوربہ دے دو۔ شوربہ نکالے جاؤ۔ کچھ بات کرو تم لوگ چپ کیوں ہو" اور جیسے ہی لوگ باتیں کرنا شروع کرتے ویسے ہی وہ آنکھیں بند کر لیتے اور تھکن کا' بے تیاری اور تاخیر کا اظہار کرتے۔

اس شہر میں آنے کے دسویں دن کیٹی کی طبیعت خراب ہو گئی۔ اس کے سر میں درد ہوا' متلی ہونے لگی اور ساری صبح وہ بستر سے اٹھ نہ سکی۔

ڈاکٹر نے سمجھایا کہ یہ بیماری تھکن اور پریشانی کی وجہ سے ہے اور اس نے اسے کچھ گولیوں کی ہدایت کی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد کیٹی اٹھی اور ہمیشہ کی طرح مریض کے کاموں میں لگ گئی۔ جب وہ کمرے میں آئی تو مریض نے اسے تیزی کے ساتھ دیکھا اور جب اس نے کہا کہ اس کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی تو وہ خفگی سے مسکرائے۔ اس دن وہ برابر ناک چڑھانے اور شکایت کے انداز میں آہیں بھرتے رہے۔

"کیسی طبیعت ہے آپ کی؟" کیٹی نے ان سے پوچھا۔

"زیادہ خراب ہے" انہوں نے بہت مشکل سے جواب دیا۔ "درد ہے۔"

"کہاں درد ہے؟"

"ہر جگہ۔"

"آج ختم ہو جائیں گے' دیکھ لیجئے گا" ماریا کولائیونا نے کہا تو سرگوشی ہی میں تھا لیکن مریض نے ضرور سن لیا ہوگا اس لئے کہ لیون نے یہ دیکھا تھا کہ مریض کی سماعت بہت تیز ہو گئی تھی۔ لیون نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کیا اور مریض پر نظر ڈالی۔ کولائی نے سن لیا تھا لیکن ان لفظوں نے ان پر کسی طرح کا اثر نہ کیا تھا۔ ان کی نظر کسی کی ملامت کرنے والی اور تاؤ بھری تھی۔

"آپ کس وجہ سے ایسا سوچتی ہیں؟" لیون نے ماریا کولائیونا سے پوچھا جب وہ اس کے پیچھے پیچھے راہداری میں نکل آئی تھی۔

"وہ خود کو نوچنے لگے ہیں" ماریا کولائیونا نے بتایا۔

"کیسے نوچنا؟"

"اس طرح" ماریا کولائیونا نے اپنے اونی لباس کی چنٹوں کو نوچتے ہوئے کہا۔ لیون نے دیکھا کہ واقعی اس سارے دن مریض اپنے آپ کو نوچتے اور نوچتے رہے جیسے کوئی چیز نوچ کر پھینک دینا چاہتے ہوں۔

ماریا کولائیونا کی پیشین گوئی کچھ صحیح تھی۔ رات تک میں مریض میں اتنی بھی قوت نہ رہی کہ ہاتھ اٹھا سکے' وہ بس اپنے سامنے دیکھے جا رہے تھے اور ان کی آنکھوں کے بہت توجہ سے مرورنے ہوئے اظہار میں یوں تبدیلی آئی تھی جب لیون یا کیٹی ان کے اوپر بالکل جھک آتے' اس طرح کہ وہ اسی' دیکھ سکیں' تب بھی وہ ویسے ہی دیکھتے رہتے۔ کیٹی نے پادری کو بلوا بھیجا کہ وہ آکر آخری دعائیں پڑھ دیں۔

جب تک پادری آخری دعائیں پڑھتے رہے تب تک مرنے والے نے رونے کی کوئی علامت نہیں ظاہر کی۔ آنکھیں بند تھیں۔ لیون' کیٹی اور ماریا کولائیونا بستر کے پاس ہی کھڑے تھے۔ پادری نے اپنی دعائیں پڑھنی ختم بھی نہ کی تھیں کہ مرنے والے نے پاؤں پھیلا دیئے' ابھر کر سانس لی اور آنکھیں کھول دیں۔ پادری

نے دھاڑ کر تھنڈی پیشانی پر صلیب رکھی' بکھرے بکھرے سے اسے اپنی رداہیں لپیٹا اور کوئی دو منٹ چپ چاپ کھڑے رہنے کے بعد اس نے تھنڈے پڑ جانے والے اور بالکل سفید پڑے سے ہاتھ کو چھوا۔

"ختم ہو گئے" پادری نے کہا اور جانا چاہا لیکن اچانک مرنے والے کی سوجھوں میں جنبش ہوئی اور سینے کی گہرائی سے قطعی اور جیتی آواز اس خاموشی میں بالکل صاف سنائی دی:

"ابھی تو نہیں۔۔۔ جلدی"

اور منٹ بھر بعد چہرے پر ایک دھک آ گئی' سوجھوں کے نیچے ایک مسکراہٹ نمودار ہو گئی اور جو عورتیں جمع ہو گئی تھیں انہوں نے میت کو اٹھانا اور ٹھیک سے رکھنا شروع کر دیا۔

اٹھائی کی صورت اور موت کی قربت نے لیزین کے دل میں موت کی انجان پہیلی اور اس کے ساتھ ہی موت کے قریب ہونے اور ناگزیر ہونے کے خوف کا جو احساس پھر سے پیدا کر دیا جو فراں کی اس شام کو ہوا تھا جب اس کے بھائی اس کے ہاں آئے تھے۔ وہ احساس اب پہلے سے بھی قوی تر تھا اور وہ خود کو پہلے سے بھی کم اس بات کا اہل محسوس کر رہا تھا کہ وہ موت کے مفہوم کو سمجھ سکے' اور اس کی ناگزیری اسے اور بھی بھیانک لگی لیکن اب بیوی کی موجودگی کی بدولت اس احساس نے اسے ہراساں نہیں کیا۔ موت کے باوجود وہ جینے اور محبت کرنے کی ضرورت محسوس کرتا تھا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے محبت نے انتہائی ناامیدی سے بچایا ہے اور یہ کہ ناامیدی کے نظریے کے سامنے اس کی یہ محبت شدید تر اور پاکیزہ تر ہو گئی ہے۔

موت ناقابل اہی اس کی نظروں کے سامنے پوری طرح انجام کو بھی۔ پہنچا تھا اور ناقابل فہم ہی رہ گیا تھا کہ وہ مرا تھا ہی ناقابل فہم رہ نمودار ہو گیا جس نے اسے محبت اور زندگی کی طرف کھینچ لایا تھا

اٹھائی نے بیٹی کے سلسلے میں اپنے مفروضے کی تصدیق کر دی۔ اس کی طبیعت کی خرابی کی وجہ یہ تھی کہ وہ امید سے تھی۔

21

جب سے لکسیس الکساندرووچ نے بیٹسی اور اسٹی یان ارکادیچ کی دھمکیوں سے یہ سمجھا کہ ان سے صرف یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو ان کے حال پر چھوڑ دیں اور اپنی موجودگی سے ان کیلئے مشکلیں نہ پیدا کریں اور یہ کہ خود ان کی بیوی کی خواہش بھی یہی تھی' جبھی سے وہ اپنے کو اس قدر تنہا محسوس کرنے لگے کہ وہ خود کچھ بھی فیصلہ نہ کر سکتے تھے' خود نہیں جانتے تھے کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور انہوں نے اپنے کو ان لوگوں کے ہاتھوں میں دے کر' جو ان کے امور میں اس قدر طمانیت کے ساتھ مصروف رہتے تھے' ساری چیزوں کا جواب ہاں میں دینے کا طریقہ اپنا لیا۔ البتہ جب آنا ان کے گھر سے چلی گئیں اور انگریز گورنس نے ان سے پوچھا کہ وہ ان کے ساتھ کھانا کھائے یا اکیلی' تب پہلی بار اپنی صورت حال واضح طور سے ان کی سمجھ میں آئی اور وہ انہیں بہت ہی بھیانک لگی۔

اس صورت حال میں مشکل یہ چیز تھی کہ وہ اپنے ماضی کو اس سے کسی طرح منقطع اور ہم آہنگ نہ کر سکتے تھے جو اب تھا۔ وہ ماضی جب وہ بیوی کے ساتھ سکھ کی زندگی بسر کر رہے تھے ان کے لئے باعث پریشانی نہ تھا۔ اس ماضی سے بیوی کی بیوفائی کا علم ہونے تک کے عہد کو وہ بڑی دلجمعی کوفت اور اذیت کے ساتھ جھیل چکے تھے۔ وہ حالت بہت تکلیف دہ تھی لیکن اسے وہ سمجھ سکتے تھے۔ ان کی بیوی اگر اس وقت اپنی بیوفائی کی اطلاع

دینے کے بعد ان کو چھوڑ کر چلی جاتیں تو انہیں رنج ہوتا' وہ بہت دکھی ہوتے لیکن وہ اپنی اس بالکل بے بسی اور ناامیدی کی صورت حال میں نہ ہوتے جس میں اب تھے۔ اب وہ ابھی تھوڑے دنوں پہلے کی اپنی معافی' اپنی نیکی' اپنی بیوی سے اور غیر کی اولاد سے اپنی محبت کو اس سے کسی طرح ہم آہنگ ہی نہ کر سکتے تھے جو اب تھا یعنی اس بات سے کہ جیسے اس سب کے سلسلے میں اقدام کے طور پر انہوں نے یہ پایا کہ وہ اکیلے ہیں' رسوا ہو چکے ہیں' لوگ ان پر ہنستے ہیں' کسی کو ان کی ضرورت نہیں اور سب انہیں حقارت سے دیکھتے ہیں۔

بیوی کے چلے جانے کے بعد کے پہلے دو دن تو لکسیس الکساندرووچ نے معمول کے مطابق آنے والوں سے ملاقات کی' اپنے سیکرٹری سے ملے' کمیٹی میں گئے اور کھانے کے لئے ڈائننگ روم میں آئے۔ انہوں نے خود یہ سمجھنے کی کوشش نہیں کی کہ یہ سب وہ کیوں کر رہے ہیں لیکن ان دو دنوں میں اپنی ساری روحانی قوت کو صرف اس بات پر صرف کیا کہ صورت سے پر سکوں بلکہ بے نیاز نظر آئیں۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آتنا رکادیوٹا کی چیزوں اور کپڑوں کا کیا کیا جائے انہوں نے اپنے اوپر بڑا جبر کیا اور ایک ایسے شخص کی صورت بنائے رکھی جس کے لئے ہو واقعہ ہوا تھا وہ ایسا نہ تھا جس کا پہلے سے اندازہ نہ ہو اور اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے جو اسے معمولی واقعات سے کسی طرح الگ کرتی ہو۔ اور انہوں نے اپنا مقصد حاصل کر لیا۔ ان میں ناامیدی کی علامتیں کسی کو بھی نظر۔ آ سکتی تھیں لیکن بیوی کے چلے جانے کے تیسرے دن جب کوریسی نے لکسیس الیکساندرووچ کو بل دکھایا جس کو رقم ادا کرنا تھا بھول گئی تھیں اور یہ اطلاع دی کہ عقار خود آیا ہے تو لکسیس الکساندرووچ نے عقار کو بلانے کا حکم دیا۔

"میں معافی چاہتا ہوں حضور عالی مرتبت کہ میں نے آپ کو پریشان کرنے کی جرأت کی لیکن اگر آپ علیا مرتبت مادام سے رجوع کرنے کا حکم دیں تو کیا آپ ارادہ عنایت ان کا پتہ نہ بتا دیں گے؟"

عقار کو یہ لگا کہ لکسیس الکساندرووچ سوچ میں پڑ گئے اور اچانک سر کو میز کے پاس جا بیٹھے سر کو ہاتھوں پر رکھ کر وہ بہت تک اسی حالت میں بیٹھے رہے۔ کئی بار انہوں نے بات کرنے کی کوشش کی لیکن رک گئے

مالک کے احساسات کو سمجھ کر کوریسی نے عقار سے درخواست کی کہ وہ دوسری بار آئے لکسیس الکساندرووچ جب بالکل اکیلے رہ گئے تب ان کی سمجھ میں آیا کہ اب قابو قدری اور سکون کا دل اپنائے رہنا ان کے بس میں نہیں رہ گیا۔ انہوں نے حکم دیا کہ جبھی جو ان کا انتظار کر رہی تھی بلوا دی جائے۔ حکم دیا کہ وہ کسی سے بھی نہیں ملیں گے اور کھانے کے لئے بھی وہ نہیں اٹھے

انہوں نے محسوس کیا کہ وہ عام حقارت اور تلخی دبے رنجی کے اس جذبے کی تاب نہیں لا سکتے تھے جو انہیں عقار کے چہرے پر بھی صاف نظر آئی تھی اور کوریسی کے اور بلکہ کسی استثنا کے سبھی کے چہروں پر بھی جن سے وہ ان دو دنوں میں ملے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ وہ اپنے آپ سے لوگوں کی اس نفرت کو اور نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ نفرت اس بنا پر نہیں تھی کہ وہ برے تھے (تب تو انہوں نے بہتر ہونے کی کوشش کی ہوتی) بلکہ اس بنا پر تھی کہ وہ شرمناک اور نکمے طور پر دکھی تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ لوگ اسی لئے ان پر رحم نہیں کریں گے اسی لئے کہ ان کا دل رحمی ہو گیا تھا۔ انہوں نے محسوس کیا کہ لوگ انہیں تباہ اور ختم کر دیں گے جیسے کتے کسی لنگڑے ہو جانے والے اور درد سے روتے ہوئے کتے کو مار ڈالتے ہیں۔ وہ جانتے تھے کہ لوگوں سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان سے اپنے رحم کو چھپا جائے اور یہ غیر شعوری طور پر دو دن انہوں نے کرنے کی کوشش کی لیکن اب وہ محسوس کر رہے تھے کہ اس غیر مساوی جنگ کو جاری رکھنا ان کے بس میں نہیں ہے

ان کی ناامیدی یہ جاننے سے اور بھی بڑھ گئی کہ اپنے رنج میں وہ بالکل اکیلے ہیں۔ نہ صرف یہ کہ پیٹرس برگ میں کوئی ایک آدمی بھی ایسا نہ تھا جس سے وہ سب کچھ کہہ سکیں جو ان پر گزری تھی' جس نے ان کی حالت پر ایک بڑے حاکم کی حیثیت سے نہیں' اعلیٰ معاشرے کے ایک رکن کی حیثیت سے نہیں بلکہ محض ایک تکلیف میں مبتلا شخص کی طرح سے رحم اور ہمدردی کا سلوک کیا ہو تا' بلکہ ان کے لئے اس طرح کا آدمی کہیں نہ تھا۔

الکسی الکساندروویچ بچپن ہی میں یتیم ہو گئے تھے۔ دو بھائی تھے۔ اپنے باپ انہیں یاد نہیں تھے اور جب الکسی الکساندروویچ دس سال کے تھے تو ان کی ماں بھی مر گئیں۔ ان کی جائیداد بہت تھوڑی تھی۔ ماما کارسین' اہم محمد بیار تھے اور کسی رشتے میں مرحوم شہنشاہ کے منشور نگار تھے۔ انہوں نے ان دونوں بھائیوں کی پرورش و پرداخت کی۔

بڑی اسکول اور یونیورسٹی کی تعلیم تمغوں اور اعزاز کے ساتھ ختم کر کے الکسی الکساندروویچ نے چچا کی مدد سے مختار ملازمت کے راستے پر قدم رکھا اور تب سے اب تک انہوں نے خود کو ہر ری طرح سے ملازمت میں جاوہ قبال حاصل کرنے ہی کے لئے وقف کر دیا۔ بڑی اسکولوں میں نہ یونیورسٹی میں اور نہ بعد کو ملازمت میں الکسی الکساندروویچ نے کسی سے بھی دوستانہ تعلقات نہیں رکھے۔ بھائی ان کے لئے ذاتی اعتبار سے سب سے قریبی شخص تھے لیکن وہ وزارت خارجہ میں ملازم تھے' ہمیشہ پردیس میں رہتے تھے اور الکسی الکساندروویچ کی شادی کے جلد ہی بعد پردیس ہی میں ان کا انتقال ہو گیا۔

جس زمانے میں الکسی الکساندروویچ گورنر تھے تو آنا کی بچی نے' جو صوبے کی بااثر خاتون تھیں اس شخص پر جو انسان کی حیثیت سے تو ہوں۔ رہ گیا تعلیں گورنر ہونے کے لئے ہوں ہی تھا' اپنی جیتنے سے ملازمت اور الکسی الکساندروویچ کو ایسی صورت حال میں پہنچا دیا کہ یا تو وہ شادی کے لئے خواستگاری کریں یا پھر شہر سے چلے جائیں۔ الکسی الکساندروویچ الجھن میں پڑ گئے۔ تب یہ قدم اٹھانے کے حق میں بھی نہیں تھے' اتنی ہی اس سے خلاف تھے اور ایسی بیوقوف بیل گولی۔ تھی جو انہیں اپنا پہ اسوں تر کر دیے تھے۔ مجبور ہے کہ حسب شک و شبہ ہو تو الگ ہی رہنا چاہئے۔ لیکن آنا کی بچی سے ایک واقف کار کے ذریعے۔ سلسلہ ار ا الکسی الکساندروویچ نے یہ کی تو معاشرے کی نظریں مشتبہ ہو رہی ہے اور اب عورت اخلاقاً یہی ہے کہ وہ اس سے خواستگاری کریں۔ انہوں نے خواستگاری کی اور اپنی منگیتر اور بیوی کو انہوں نے وہ تمام جذبات دیے جس کے وہ اہل تھے

"تمام اسی جس نگار کا تحریر ہوا اس سے ان کے دل سے لوگوں کے ساتھ نیا تعلق قائم کرنے کے "تحریکی معاملے کو بھی خارج کر دیا اور اب ان کے جان پہچان کے سارے لوگوں میں ایک بھی قریبی دوست۔ تھا ایسے لوگ تو بہت تھے جنہیں "تعلقات" کہا جاتا ہے لیکن ان سے دوستانہ تعلقات۔ تھے الکسی الکساندروویچ کے حلقے میں ایسے بہت سے لوگ تھے جنہیں وہ دعوت میں اپنے ہاں بلا سکتے تھے' اپنی دلچسپی کے کاموں میں شریک ہونے کی درخواست ان سے کر سکتے تھے' کسی بھی درخواست کرنے والے کی سرپرستی کرنے کو کہہ سکتے تھے' جس کے ساتھ وہ دوسری شخصیتوں کی دربار تر حکومت کی سرگرمیوں پر کھل کر بحث کر سکتے تھے۔ لیکن ان لوگوں کے ساتھ جو تعلقات تھے وہ کسی ایک سختی کے ساتھ معین معمول اور عادات کے دائرے تک محدود تھے جس سے نکلنا ناممکن تھا۔ ان کا یونیورسٹی کلاس ایک ساتھی تھا جس سے وہ بعد کو قریب تر ہو گئے تھے۔ اس کے ساتھ وہ اپنے ذاتی رنج و غم کی بات کر سکتے تھے لیکن یہ ساتھی بہت دور کے علاقے میں منتقل تھا۔ جو لوگ

پیٹرس برگ میں تھے ان میں سب سے قریب ان کے محکمے کے سیکرٹری اور ڈاکٹر تھے۔

"بالکل واسیلیوچ سلیوین' محکمے کے سیکرٹری' "سمجھدار' نیک اور اخلاق کے پابند آدمی تھے اور الکسی الکساندروویچ محسوس کرتے تھے کہ انہیں ان کی صورت حال سے ذاتی دلچسپی تھی۔ لیکن ان کی پانچ سال کی ملازمتی سرگرمی نے ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی تھی جو ذاتی بات چیت میں حائل ہوتی تھی۔

کاغذات پر دستخط کر چکنے کے بعد الکسی الکساندروویچ دیر تک چپ رہے۔ بالکل واسیلیوچ کو دیکھتے رہے اور کئی بار کوشش کی لیکن بات نہ چھیڑ سکے۔ انہوں نے جملہ بھی تیار کر لیا "آپ نے میری مصیبت اور رنج کے بارے میں سنا؟" لیکن انجام یہ ہوا کہ انہوں نے معمول کے مطابق کہا "تو اب آپ یہ میرے لئے تیار کر دیجئے" اور رخصت ہو جانے دیا۔

دوسرے شخص تھے ڈاکٹر۔ وہ بھی ان کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے لیکن ان کے درمیان ایک مدت سے ایک خاموش معاہدہ ہو چکا تھا کہ دونوں پر کام کا بار بہت ہے اور دونوں کو جلدی کرنے کی ضرورت ہے۔

الکسی الکساندروویچ نے اپنی خواتین دوستوں کے اور ان میں سب سے اہم کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا کے بارے میں نہیں سوچا۔ ان کے نزدیک ساری عورتیں' محض عورت ہونے ہی کی بنا پر بھیانک تھیں۔

22

الکسی الکساندروویچ تو کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا کو بھول گئے تھے لیکن وہ انہیں نہیں بھولی تھیں ناامیدی کی تمنا کے اسی سب سے تکلیف دہ وقت میں وہ ان کے پاس آئیں اور خبر کرائے بغیر ہی ان کے کمرے میں آ گئیں۔ انہوں نے الکسی الکساندروویچ کو اسی حالت میں پایا جس میں وہ بیٹھے تھے دونوں ہاتھوں پر سر رکھے ہوئے۔

"ڈیڑھ لاکھ سپاہی" (16) انہوں نے تیز تیز قدموں سے آتے ہوئے اور ایوان نیز تیز چلنے کی وجہ سے ہانپتے ہوئے کہا۔ "میں نے سب سنا!" الکسی الکساندروویچ! میرے دوست!" انہوں نے اپنی بات جاری رکھی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے ان کے ہاتھ کو کس کے دبایا اور ان کی آنکھوں میں اپنی خوبصورت اور بندی نہیں ڈال کر دیکھا۔

الکسی الکساندروویچ بھویں سکیڑتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور ان سے ہاتھ چھڑا کر انہوں نے ان کے لئے کرسی بڑھائی۔

"تشریف رکھئے' کاؤنٹس۔ میں کسی سے ملتا نہیں' کاؤنٹس' اس لئے کہ میں بیمار ہوں"۔ انہوں نے کہا اور ان کے ہونٹ کپکپانے لگے۔

"میرے دوست!" کاؤنٹس نے ان کے چہرے پر سے نظریں ہٹائے بغیر دہرایا اور اچانک ان کی بھوؤں کے اندرونی سرے اوپر اٹھ گئے کہ پیشانی پر ایک مثلث بن گیا۔ ان کا رد چہرہ جو خاصا بدصورت تھا اور بھی بدصورت ہو گیا۔ لیکن الکسی الکساندروویچ نے محسوس کیا کہ کاؤنٹس ان کی حالت پر رحم کر رہی ہیں اور وہ بس رونے ہی والی ہیں۔ الکسی الکساندروویچ بہت متاثر ہو گئے اور ان کا بدبا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر سے چومنے لگے۔

"میرے دوست" کلاڈس نے ہمدردی کے مارے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "آپ کو اس طرح رنج و غم میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔ آپ کا رنج بہت بڑا ہے لیکن آپ کو صبر و سکون کی کوئی نہ کوئی صورت پیدا کرنی ہی چاہیئے۔"

"میں تو چور چور ہو گیا' مجھے ختم کر دیا گیا' میں اب انسان ہی نہیں رہا۔" کلیسی الکساندرووچ نے ان کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے لیکن اس کی آواز بھری' آنکھوں میں آنسو ڈالے ہوئے کہا۔ "میری صورت حال اس لئے اور بھی بھیانک ہے کہ مجھے نہیں لگتا کہ آپ میں بھی کوئی سارا نہیں مل رہا ہے۔"

"سارا' آپ کو مل جائے گا۔ اسے" آپ مجھ میں۔ اصولاً اپنے حالات میں آپ سے درخواست کرتی ہوں کہ میری دوستی پر بھروسا کیجئے۔" انہوں نے اٹھ کر سانس لیتے ہوئے کہا۔ "ہمارا سارا ہے محبت' وہ محبت جس کو اس نے ہمارے لیے دوسرے میں چھوڑا ہے۔ اس کا بار ہلکا ہے۔" انہوں نے اس مسرت آمیز بھائی نظر کے ساتھ کہا جس سے کلیسی الکساندرووچ مست' بھی طرح واقف تھے۔ "وہ آپ کو سارا دے گا اور آپ کی مدد کرے گا۔"

باوجود اس کے کہ ان لفظوں میں خود اپنے بلند احساسات سے وہ تاثر پیدا ہوا تھا اور کلیسی الکساندرووچ کو لگا کہ وہ ضرورت سے زیادہ 'نی' اور خود رفتہ سویلیانہ مزاجی کیفیت تھی جو کچھ دنوں سے پیٹرس برگ میں مست عام تھی' پھر بھی اس وقت یہ الفاظ ان کو اچھا لگا۔

"میں مرد ہوں۔ میں برباد ہو گیا۔ میں سے کسی بھی چیز کی پیش بینی کی تھی اور اب کچھ بھی میری سمجھ میں نہیں آتا۔"

"میرے دوست" لیڈیا ایوانووانا نے دوہرایا۔

"تو اب کیسی ہے اس فاصلے ہو جانا کیسی اس کا کیسی" کلیسی الکساندرووچ نے اپنی بات جاری رکھی۔ "اس کا مجھے افسوس نہیں ہے۔ مگر میں جس صورت حال میں پہنچ گیا ہوں اس پر بھلا دوسروں کے سامنے شرمندہ کیسے نہ ہوں۔ یہ برا ہے لیکن مجھ سے نہیں ہو سکتا نہیں ہو سکتا۔"

"معاف کر دینے کا وہ بلند مسلک' جس کی میں نے اتنی قدر اور تعریف کی اور جسموں نے کی' آپ نے نہیں کیا تھا بلکہ اس سے جو آپ کے لئے ہی ہے۔" کلاڈس لیڈیا ایوانووانا نے بھائی مسرت کے ساتھ آنکھیں نچاتے ہوئے کہا' اور اس لئے "آپ پر اقدام پر شرمندہ نہیں ہو سکتے۔"

کلیسی الکساندرووچ نے بھویں سکیڑیں اور اپنے ہاتھ موڑ کر انگلیاں چٹخانے لگے۔

"ساری نفسیات جاننے کی ضرورت ہے۔" انہوں نے سنجیدہ آواز میں کہا۔ "انسان کی قوت کی بھی حدیں ہوتی ہیں' کلاڈس اور میں اپنی حد تک پہنچ گیا۔ آج سارا دن مجھے سب ٹھیک ٹھاک کرنا پڑا۔ گھر کے انتظامات کرنے پڑے۔ اس کی صورت پیدا ہوئی' انہوں نے" صورت پیدا ہوئی' پر زور دیا' میری ہی تحمل کی صورت حال ہے۔ لو کر گھوڑے بیچ لی۔ اس دردناک سی نے مجھ جلا دیا۔ کھانے کے وقت۔ کل میں کھانے پر سے اٹھے رہ گیا۔ جس طرح میرا جانا مجھے دیکھ رہا تھا وہ مجھ سے برداشت نہیں کیا گیا۔ اس نے مجھ سے اس سب کے معنی دلائل نہیں پوچھے لیکن وہ پوچھنا چاہتا تھا اور مجھ سے وہ نظر برداشت نہیں ہو سکی۔ وہ میری طرف دیکھتے ہوئے ڈرتا تھا لیکن اتنا ہی نہیں۔"

کلیسی الکساندرووچ اس بل کار کرنا چاہتے تھے جو اس کے پاس لایا گیا تھا مگر ان کی آواز بھرا گئی اور وہ رک گئے۔ ہمدرد اور فیتوں کے اس بل کو' جو نیلے کاغذ پر لکھا ہوا تھا' وہ اپنے آپ پر رحم کے بغیر پڑھ کر سکتے تھے۔

"میں سمجھتی ہوں' میرے دوست"۔ کلاڈس لیڈیا ایوانووانا نے کہا۔ "میں سب سمجھتی ہوں۔ مدد اور سارا آپ کو مجھ میں تو نہیں ملے گا پھر بھی اس لئے آگئی کہ اگر کر سکوں تو آپ کی مدد کروں۔ اگر میں ان چھوٹی چھوٹی اور تلخ آمیز لکڑوں کو آپ سے لے سکتی۔ میں سمجھتی ہوں کہ کسی عورت کے الفاظ کی' عورت کے انتظام اور مدد دست کی ضرورت ہے۔ کیا آپ میرے سپرد یہ کریں گے؟"

کلیسی الکساندرووچ نے چپ چاپ شکر گزاری کے ساتھ ان کا ہاتھ دبا دیا۔

"ہم مل کر سرجی ڈاکی دیکھ بھال کریں گے۔ عملی کاموں میں میں بہت اچھی تو نہیں ہوں۔ مگر میں سنبھال لوں گی میں آپ کی گھر دار بن جاؤں گی۔ میرا شکریہ مت ادا کیجئے۔ میں یہ خود سے نہیں کر رہی ہوں۔"

"میں کیسے شکریہ ادا کروں۔"

"لیکن' دوست میرے' اس احساس کو اپنے اوپر طاری مت ہونے دیجئے جس کی آپ بات کر رہے تھے۔ اس چیز کے لئے شرمندہ ہونے کا احساس جو بصیرت کا بلند ترین مقام ہے' اور مسکرا ہو گا۔ اور آپ میرا شکریہ نہیں ادا کر سکتے۔ شکریہ تو اس کا ادا کرنا ضروری ہے اور اسی سے مدد کی درخواست کرنی ہے۔ اسی ایک ذات میں ہمیں سکون' میرا تحمل' پناہ اور محبت ملے گی۔" انہوں نے کہا اور آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر اس طرح دیکھنے لگیں کہ ان کی جاسوسی سے کلیسی الکساندرووچ کو لگے کہ وہ جاگ رہی ہیں۔

کلیسی الکساندرووچ نے اب ان کی باتیں نہیں سنیں' وہ سنے اور سمجھے' نہیں یہ تو نہیں کہ ناخوشگوار لیکن فضول معلوم ہوتے تھے' اب قدرتی اور تسکین بخش لگے۔ کلیسی الکساندرووچ کو یہ بھی پر مسرت بھائی دوستانہ پسند نہیں تھی۔ وہ دیندار آدمی تھے' انہیں مذہب سے زیادہ تر اس کے سیاسی مفہوم میں دلچسپی تھی اور جن تعلیم' انہوں نے کچھ جن تو سماجی رازدار سمجھتی تھیں انہیں صرف اسی لئے اصولی طور پر ناخوشگوار لگتی تھی کہ وہ بحث اور تجزیے کے دروازے کھول دیتی تھی۔ پہلے وہ اس جن تعلیم کے بارے میں سرد مہری کا بلکہ معاندانہ رویہ رکھتے تھے اور اس کی طرف مائل کلاڈس لیڈیا ایوانووانا سے انہوں نے کبھی بحث نہیں کی تھی اور ان کے انکار نے پر پیشہ کو خوش کر کے کھڑا جانے تھے۔ اب پہلی بار انہوں نے کلاڈس کی باتیں خوشی سے نہیں اور دل ہی دل میں ان پر اعتراض نہیں کیا۔

"میں آپ کا بہت بہت شکر گزار ہوں' عمل کے لئے بھی اور انتظار کے لئے بھی۔" انہوں نے کلاڈس کی دعا کے ختم ہونے پر کہا۔

کلاڈس لیڈیا ایوانووانا نے اپنے دوست کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر دبا لئے۔

"اب میں کام شروع کرتی ہوں۔" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا اور چپ ہو کر جیب سے "سونے کے تار" کو صاف کیا۔ "میں سرجی ڈاکی پاس جا رہی ہوں۔ میں آپ کو اسی وقت تکلیف دوں گی جب کوئی بہت ہی بہت ضرورت اور مجبوری ہو گی۔" اور وہ اٹھ کر چلی گئیں۔

کلاڈس لیڈیا ایوانووانا کے سرجی ڈاکی دالے حصے میں گئیں اور سہمے ہوئے لڑکے کے گالوں کو اپنے آنسوؤں سے تر کرتے ہوئے اس بتایا کہ اس کے باپ تو دنیا میں رہے اور اس کی ماں مر گئیں۔

کلاڈس لیڈیا ایوانووانا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ انہوں نے کلیسی الکساندرووچ کے گھر کے انتظامات اور

اسے چلانے کے لئے سارے کام کو راقی اپنے ذمے لے لیا۔ لیکن جب انہوں نے کہا تھا کہ وہ عملی کاموں میں بہت اچھی نہیں ہیں تو انہوں نے کوئی مبالغہ نہ کیا تھا۔ ان کی ساری ہدایات کو بجا لاتا تھا اس لئے کہ وہ ناقابل تعمیل ہوتی تھیں اور انہیں پتہ تھا کہ کیسی الکساندرووچ کا خادم خاص ہے اب کار سنین کا سارا گھر چلاتا تھا اس طرح کہ کسی کو پتہ نہ چلتا تھا اور جب اس کے مالک کپڑے پہنتے ہوتے تھے تو اطمینان اور احتیاط کے ساتھ انہیں بتاتا تھا کہ کس چیز کی ضرورت ہے۔ لیکن لیدیا ایوانووا کی مدد اعلیٰ درجے پر حقیقی تھی۔ انہوں نے کیسی الکساندرووچ کو ان سے اپنی محبت اور احترام، اکرام اور خاص طور سے اس طرح سارا دیا کہ جیسا کہ وہ خود سوچ کر خوش ہوتی تھیں انہوں نے کیسی الکساندرووچ کو تقریباً عیسائیت کی طرف مائل کر دیا یعنی ان کو بے بنیاد اور بے عمل دیدار سے ہٹا کر جیسائی تعلیم کی اس نئی وضاحت کا پرجوش اور مخلص طرفدار بنا دیا جو پچھلے دلوں سے پیٹرس برگ میں پھیل تھی۔ اس کا حاصل ہو جانا کیسی الکساندرووچ کے لئے بہت آسان تھا۔ لیدیا ایوانووا اور ان کے ہم خیال دوسرے لوگوں کی طرح کیسی الکساندرووچ تعقل کی گہرائی سے اس روحانی صلاحیت سے بالکل محروم تھے جس کی بدولت تعقل کے پرے کے ہوئے تصورات اتنے حقیقی بن جاتے ہیں کہ وہ دوسرے تصورات اور حقیقتوں کے ساتھ مطابقت و ہم آہنگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہیں اس تصور میں کوئی چیز تاریک یا غیر تشفی بخش نظر نہیں آتی تھی کہ موت 'جو بے دینوں کے لئے دوزخ رکھتی ہے' ان کے لئے کوئی دوزخ نہیں رکھتی اور جو کہ وہ کامل زین دین رکھتے تھے' جس کے پیمانے کا فیصلہ وہ خود ہی کرتے تھے تو ان کی روح میں کوئی کھٹکا ہے ہی نہیں اور وہ یہیں اسی دنیا میں مکمل نجات کا تجربہ کرتے ہیں۔

ویسے یہ سچ ہے کہ کیسی الکساندرووچ اپنے عقیدے کے بارے میں اس تصور کی سہل پسندی اور فضل کو مبہم طریقے سے محسوس کرتے تھے اور جانتے تھے کہ جب اس کے بارے میں بالکل۔ سوچتے ہوئے کہ ان کی معالی بلند ترین طاقت کا عمل ہے' انہوں نے اس بنا پر اساس کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا تھا تو انہیں اس سے شکوہ کا تجربہ ہوا تھا جبکہ اس وقت ہوتا تھا جب وہ آپ کی طرح 'ہر معاملے سوچتے تھے کے جیسی ان کے دل میں بسے ہوئے ہیں کہ وہ کافروں پر رحم کر کے ان کی سرمدی کی تعمیل کرتے ہیں۔ لیکن کیسی الکساندرووچ کے لئے ایسا سوچنا ضروری تھا' ان کے لئے اپنی بات میں کسی نہ کسی بنیادی غلط ہونا ضروری تھا' چاہے وہ خیالی ہی کیوں نہ ہو جہاں سے وہ 'جو سارے لوگوں کی حقارت کا شکار تھے' دوسروں کو حقارت سے دیکھ سکیں کہ انہوں نے نجات کی حیثیت سے اس فرضی نجات کا سہارا لے لیا۔

23

کاؤنٹس لیدیا ایوانووا جب بالکل نوجوان اور تابناک لڑکی تھیں تبھی ان کی شادی ایک بہت ہی مالدار' نامور' بہت نیک دل' عیش پرست اور رنگ رلیاں منانے والے آدمی سے کر دی گئی۔ وہ سرے ہی سے یہ نہیں چھپاتا تھا اور انہوں نے جب اپنی محبت کا پرجوش اور بچکانہ یقین دلایا تو اس کا جواب صرف مذاق اڑا کر بلکہ سعادت کے ساتھ دلاسے دیتا تھا وہ لوگ کسی طرح سمجھ ہی نہ سکے جو کاؤنٹ کی نیک دلی کو بھی جانتے تھے اور بچکانی مسرت پر لیدیا میں بھی کوئی نقص نہ دیکھ سکتے تھے۔ تب سے وہ دونوں الگ الگ رہتے تھے حالانکہ ان میں طلاق نہ ہوئی تھی اور جب کبھی شوہر کی ملاقات بیوی سے ہو جاتی تو وہ ان کے ساتھ ہمیشہ وہی آلود تمسخری کے ساتھ پیش آتے جس کی کوئی وجہ سمجھنا ناممکن تھا۔

کاؤنٹس لیدیا ایوانووا اب ایک مدت سے شوہر کی محبت میں دلچسپی نہیں رہی تھیں لیکن تب سے اب تک کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ کسی نہ کسی کی محبت میں دلچسپی نہ رہی ہوں۔ وہ بیک وقت کئی لوگوں کی محبت میں مبتلا رہ چکی تھیں جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی۔ وہ تقریباً ان تمام لوگوں کی محبت میں مبتلا رہ چکی تھیں جو کسی نہ کسی چیز میں خاص امتیاز رکھتے تھے۔ وہ ان سارے لیڈروں اور پرنسوں سے محبت کر چکی تھیں جن کے رشتہ دار کے خاندان میں ہو جاتے تھے' وہ بچپن کے ایک اسقف' ایک دیہاتی اور ایک پادری سے محبت کر چکی تھیں۔ ایک اخبار نویس' تین سلاف مردوں' کیساروف (17) ایک دوسرے' ایک ڈاکٹر' ایک انگریز مشنری اور کار سنین سے محبت کر چکی تھیں۔ ان کا دل ان ساری محبتوں سے مملو تھا جو بھی شدید ہو جاتیں تو بھی گزر کر پرے جاتیں۔ ان کی بدولت وہ معروف رہتی تھیں اور یہ اس بات میں حائل نہ ہوتی تھیں کہ دوسرا ہی حلقوں میں اور سماج میں انتہائی وسیع اور وسیع تعلقات رکھیں۔ لیکن جب سے انہوں نے کار سنین کے بارے میں سنا تھا کہ وہ کار سنین کو اپنی خاص سرپرستی میں لے لیا تھا' جب سے وہ کار سنین کے گھر میں اپنا وقت اور محنت صرف کرنے' ان کے آرام و آسائش کی فکر کرنے لگی تھیں تب سے وہ محسوس کرتی تھیں کہ باقی سبھی جھوٹی تھیں اب وہ در حقیقت بس ایک کار سنین سے محبت کرتی ہیں۔ اب وہ کار سنین کے لئے جو جوش محسوس کرتی تھیں وہ انہیں سارے پچھلے جذباتوں سے قوی تر لگتا تھا۔ اپنے تجربہ کا تجزیہ اور سابق جذباتوں سے ان کا موازنہ کر کے وہ صاف دیکھتی تھیں کہ کیساروف نے اگر ناراضی جان بچائی ہوتی تو انہیں اس سے محبت نہ ہوتی اگر سلافی سوامی نہ ہوتا تو وہ مسیح کو جیسی سے محبت نہ کرتیں (18) لیکن کار سنین سے محبت وہ خود انہیں کی خاطر' ان کی بلند ناقابل فہم روح کی بنا پر' ان کی سہمی آواز کی گونج اور لفظوں کو کھینچ کر ادا کرنے والے لہجے کی بنا پر ہوا انہیں بڑا پیارا لگتا تھا' ان کی جھکی جھکی نظروں' ان کے کردار' ان کے رحم و رحم سلیم ہاتھوں کی بنا پر کرتی تھیں جن پر پھولی پھولی رگیں تھیں۔ انہیں نہ صرف یہ کہ کار سنین سے مل کر خوشی ہوتی تھی بلکہ وہ ان کے چہرے پر ان باتاثرات کو بھی تلاش کرتی رہتی تھی جو ان کی موجودگی سے پیدا ہوتے تھے۔ وہ چاہتی تھیں کہ کار سنین کو صرف ان ہی باتیں نہیں بلکہ ان کی پوری ذات اچھی لگے۔ کار سنین کی خاطر اگر وہ شادی شدہ ہوتیں اور کار سنین آزاد ہوتے تو کیا ہوتا۔ کار سنین جب کمرے میں داخل ہوتے تو ان سے یہ کھلاہٹ کے لیدیا ایوانووا کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور جب کار سنین ان سے کوئی خوشگوار بات کہتے تو وہ اختیاری مسرت کی مسکراہٹ کو روک نہ سکتیں۔

کئی دنوں سے کاؤنٹس لیدیا ایوانووا بہت زیادہ پریشان تھیں۔ انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ آنا ورووشکی پیٹرس برگ میں ہیں۔ کیسی الکساندرووچ کو آنا سے ملاقات سے بچانا ضروری تھا بلکہ اس اذیت ناک علم سے بچانے کی بھی ضرورت تھی کہ وہ بھیانک عورت اسی شہر میں ہے اور کسی وقت اس سے ان کا آمنا سامنا ہو سکتا ہے۔

لیدیا ایوانووا نے اپنے جان پہچان کے لوگوں سے اس بات کا سراغ لگایا کہ یہ "گھناؤنے لوگ" جیسا کہ وہ آنا اور ورووشکی کو کہا کرتی تھیں کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں اور ان دنوں میں انہوں نے اپنے دوست کی ساری نقل و حرکت کی رہنمائی اس طرح کرنے کی کوشش کی کہ ان کی ملاقات ان لوگوں سے نہ ہو سکے۔ جس لمحہ ان پر یہ حقیقت اور ورووشکی کے دوست کے ذریعے انہوں نے اطلاعات حاصل کی تھیں اور یقین ہو گیا تھا کہ کاؤنٹس لیدیا ایوانووا کے ذریعے اسے مراعات حاصل ہو جائیں گی' اس نے انہیں بتایا کہ ان لوگوں سے آپ کا کام ختم کر لئے ہیں اور اگلے دن چلے جائیں گے۔ لیدیا ایوانووا کو اطمینان ہو چلا تھا لیکن دوسرے دن صبح ہی صبح

انہیں ایک رقعہ ملا جس کی تحریر کو انہوں نے پہچان لیا اور مسکرا دیئے۔ یہ تھا کارڈینل کی تحریر تھی۔ لفافہ کھولنے اور خط کا مطالعہ کرنے کے بعد ڈی آرٹاگنان نے ایک بار پھر اس تحریر کو غور سے پڑھا۔

"کون ہے؟"

"مجھے نہیں معلوم۔"

کاؤنٹس ڈی لا فیر کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتے تھے۔ صرف یہ خیال کی وجہ سے ان کو دیکھنے کا دعویٰ کیا جس کی وہ مرہونِ منت تھیں۔ جب انہیں ڈی آرٹاگنان نے فرانسیسی میں لکھا ہوا خط پڑھا۔

"ڈی آرٹاگنان کون ہے؟"

جیسا کہ ان کے بارے کی وجہ سے آپ کافی معلوم ہے میں یہ خط لکھنے کی جرأت کر رہی ہوں اس میں محسوس کرتی ہوں کہ کافی مناسب ہے۔ میں اپنے بچے سے جو ابھی کی ہوں اس سے بات کرنے سے پہلے ایک بار اسے کچھ کی اجازت کے لئے مشورہ کرتی ہوں۔ مجھے معاف کر دیجئے کہ میں آپ کو اپنے بارے میں بتا رہی ہوں۔ میں ایک فرانسیسی اشرافیہ خاتون سے نہیں ملکہ آپ سے مخاطب کر رہی ہوں صرف اس لئے کہ اپنے بارے میں بتا سکوں کہ میں ایک خوبصورت شخص کو دھوکہ دینے کی تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا چاہتی۔ اس سے اپنی دوستی کو جاننے ہوئے آپ مجھے کہیں گے۔ آپ سرخ ڈاکو بھیجنے پاس بھیجیں گی یا وقت آپ مشورہ کریں اور مجھے خبر کریں اس پر مجھے کہ آیا وہ گیا آپ مجھے اطلاع دیں کہ میں کب اور کہاں کہ سے باہر اس سے مل سکتی ہوں اور جن پر اس کا اعتماد ہے اس کی نیکی اور اخلاص کو جانتے ہوئے میں یہ نہیں فرض کرتی ہوں آپ انکار نہیں کریں گے۔ آپ اس بات کا تصور نہیں کر سکتیں جب کوئی میں مجھے ہوں اور اس لئے آپ اس شکر گزاری کا بھی تصور نہیں کر سکتیں ہو جب سے مل جانے کے بعد سے ہو گی۔ کیتھرائن۔"

اس خط کی تحریر نے کاؤنٹس ڈی لا فیر کو غصہ دلا دیا۔ اس کی عبارت تخلیص کی طرف اشارہ اور خاص طور سے لہجہ انہیں بے چین کر رہا تھا۔

"کیا وہ کوئی ہے اب نہیں رہا ہے" کاؤنٹس ڈی لا فیر نے کہا اور فوراً ہی اپنا منہ بند کر لیا کیونکہ انہیں یاد آ گیا کہ انہیں لیڈی ونٹر کو بتانا ہے کہ وہ ایک بچے کی ماں ہے جو ان سے مل کر تقریب منعقد کے دوران ملیں گی۔

"مجھے آپ سے ایک اہم اور تکلیف دہ معاملے کے بارے میں بات کرنا ضروری ہے۔ وہاں ملنے کریں گے کہاں ملیں۔ سب سے اچھا وہ گا میرے ہاں 'جہاں میں آپ کی پسند کا کھانا تیار کرنے کا حکم دے دوں گی۔ ضروری ہے۔ اس کی بڑی ہوئی صلیب ہے 'وہی اٹھانے کی طاقت بھی رکھتا ہے" انہوں نے آخری فقرہ اس لئے پڑھا کہ ان کو تھوڑا بھی سکی تیار کر دیں۔

کاؤنٹس لیڈی ونٹر عام طور پر دن میں دو تین رقعے لکھتی تھیں۔ کیتھرائن ڈیوچ کو ضرور لکھتی تھیں۔ ان کے ساتھ تعلق رکھنے کا یہ طریقہ انہیں پسند تھا جس میں خوش اخلاقی بھی تھی اور رازداری بھی جو ان کی ذاتی حیثیت کے حوالے سے حاصل ہوتی تھی۔

تقریب عنایات ختم ہونے والی تھی۔ لوگ جاتے جاتے ایک دوسرے سے مل رہے تھے 'ان دنوں کی تازہ ترین خبروں' سننے سنانے والے انعامات اور اہم عہدیداروں کے تبادلوں اور تقرر کے بارے میں بات چیت کر رہے تھے۔

"اگر کاؤنٹس ماریا برسودا کو وزیر جنگ بنا دیا جائے اور پرنس رانکو فنکاپا کو چیف آف اسٹاف تو کیسا رہے گا؟" ایک سفید بالوں والے اور سنہرے کام کی وردی پہنے ہوئے بوڑھے آدمی نے ایک دراز قامت خوبصورت مصاحب بلکہ مشیر سے کہا جنہوں نے ان سے عہدیداروں کے تبادلوں کے بارے میں پوچھا تھا۔

"میرے اچھے دوست مصاحب بلکہ مشیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کا تقرر تو کیا جا چکا ہے۔ آپ میرے شعبے میں ہوں گی اور آپ کے معاون ہوں گے۔ کارڈینل"۔

"ملاحظہ ہو" نرس ہوتے بوڑھے نے ایک شخص سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا جو ان لوگوں کے پاس آ گئے تھے۔

"آپ نے کارڈینل کے بارے میں کیا کہا؟" پرنس نے پوچھا۔

"ان کو اور ویٹیکن کو آرڈر آف الکسانڈر نیوسکی (20) ملا ہے"۔

"میرا خیال تھا کہ انہیں پہلے ہی مل چکا ہے"۔

"نہیں۔ آپ ذرا انہیں دیکھئے تو" بوڑھے نے کہا اور کارڈینل کی طرف کاؤنٹ نوپلی سے اشارہ کیا جو دروازے کے پاس ریاستی کونسل کے ایک ارکان کے ساتھ کھڑے تھے۔ وہ درباری وردی پہنے تھے اور یہ سرخ فیتہ کندھے سے بھی کی طرح ڈالے ہوئے تھے۔ "کیسے خوش اور مطمئن نظر آ رہے ہیں جیسے تاج کا مالک" اس نے اضافہ کیا اور پھر رک گیا تاکہ کھلاڑی جیسے سڈول جسم والے رومیہ مصاحب خاص سے ہاتھ ملا سکے۔

"نہیں ان پر بوجھا آ گیا"۔

"فکروں کی وجہ سے۔ اب وہ ہر وقت طرح طرح کے منصوبے کرتے رہتے ہیں اور ہمہ وقت ساری تفصیل بتانے کا اس بدنصیب کو چھوڑیں گے نہیں"۔

"بوجھا کہاں سے آ گیا؟" ان نے دی پاسوں (21) میرے میں اب کاؤنٹس لیڈی ونٹر کے بارے میں کوئی بری بات نہ کہئے"۔

"لیکن یہ کیا کوئی بری بات ہے کہ وہ کارڈینل سے محبت کرتی ہیں"؟

"اور کیا یہ سچ ہے کہ کارڈینل یہاں ہیں"؟

"یہی یہاں محل میں تو نہیں 'ہاں پیرس برگ میں ہیں۔ کل میں نے ان کو دیکھا تھا' وہ شکل کے ساتھ براڈ سوئی 'براڈ سوئی (22) سوار تھا یا سڑک پر"۔

"سے تو اوم کی قسم (23) مصاحب خاص نے شروع کیا تھا لیکن رک گیا اور ایک طرف ہٹ کر تعظیم میں سر جھکاتے ہوئے دربار کے خاندان کے ایک شخص کو راستہ دیا۔

اسی طرح 'کیسی الکسانڈرووچ کے بارے میں وہ لوگ مسلسل باتیں کرتے رہے 'ان کی کمک پہنچی کرتے رہے اور ان کا مذاق اڑاتے رہے۔ اور وہ اس عرصے میں ریاستی کونسل کے اس ممبر کا راستہ روکے

ہوئے' جسے انہوں نے پکڑ لیا تھا' اور ان کے جانے نہ دینے کے خیال سے ایک منٹ کو بھی اپنی رودار کو رد کے بغیر اپنے المیائی منصوبہ کو تر تیب دار ان کے سامنے پیش کرتے رہے۔

جس وقت ا گسینی الکساندر رودیچ کو ان کی بیوی نے بلوا ڈاتقریباً اسی وقت ان کے ساتھ ایک اور واقعہ ہوا جو ملازمت والے شخص کے لئے انتہائی رنج کا باعث ہوتا ہے۔ ان کی ملازمتی ترقی کا راستہ بند ہو گیا۔ یہ راستہ بند ہو چکا تھا اور سب اسے صاف دیکھ رہے تھے لیکن ا گسینی الکساندر رودیچ ابھی تک اس بات کو تسلیم نہیں کر رہے تھے کہ ان کی ملازمتی زندگی ختم ہو گئی۔ یہ نہیں یہ استبداد کے ساتھ تصادم کا نتیجہ تھا یا بیوی کے معاملے میں بد قسمتی کا' یا صرف یہ تھا کہ ا گسینی الکساندر رودیچ اس حد تک پہنچ گئے تھے جو ان کے لیے پہلے سے طے تھی لیکن اس سال سب پر صاف ظاہر ہو گیا کہ ان کا ملازمتی عہدہ ختم ہو گیا۔ ابھی تک وہ ایک اہم عہدے پر فائز تھے' وہ بہت سے کمیشنوں اور کمیٹیوں کے ممبر تھے لیکن اب وہ ایسے شخص تھے جن کا سب کچھ جا چکا تھا اور جن سے اب کسی چیز کی توقع نہ کی جاتی تھی۔ وہ چاہے کچھ بھی بات کریں کچھ بھی تجویز کریں لوگ ان کی بات ایسے سنتے تھے جیسے وہ کچھ وہ تجویز کر رہے ہیں اس کے بارے میں سب ایک زمانے سے جانتے تھے اور وہ ایسی ہی تھی کہ اس کی کوئی ضرورت نہیں۔

لیکن ا گسینی الکساندر رودیچ اس بات کو نہ محسوس کرتے تھے بلکہ اس کے برعکس ملازمتی سرگرمی میں برادرانہ شرکت سے الگ ہو کر انہیں اب دوسروں کی سرگرمیوں کو تابیاں اور غلطیاں پہلے سے زیادہ مخالفانہ کے ساتھ دکھائی دیتی تھیں اور وہ اپنا فرض سمجھتے تھے کہ انہیں درست کرنے کے ذرائع کی نشاندہی کریں۔ بیوی سے علیحدگی کے اور اس کے بعد انہوں نے نئی عدالتوں کے بارے میں اپنا مبسوط رقم لکھنا شروع کیا۔ یہ ان کے اپنے مبسوط رقموں میں سے تھا جن کی کسی کو ضرورت نہ تھی اور جو وہ انگلستان کی ساری تباہیوں کے بارے میں لکھتے رہتے تھے۔

ا گسینی الکساندر رودیچ نے نہ صرف یہ کہ ملازمتی دنیا میں اپنی ناامیدانہ صورت حال کی طرف دھیان نہیں دیا اور نہ صرف یہ کہ اس کا کوئی رنج نہیں ہوا بلکہ وہ اپنی سرگرمی سے پہلے سے زیادہ خوش اور مطمئن تھے۔

ہاں حواری پیچ نے کہا ہے کہ "شادی شدہ دنیاوی چیزوں کے بارے میں فکر کرتے ہیں کہ بیوی کو کیسے خوش کریں' غیر شادی شدہ کو خدا کی فکر ہوتی ہے کہ خدا کو کیسے خوش کرے" اور ا گسینی الکساندر رودیچ' جو اب سارے معاملے میں محبوں کو رد اٹھاتے تھے' اس عبارت کو اکثر یاد کرتے تھے۔ انہیں لگتا تھا کہ جب سے دوبیوی کے علیحدہ ہو گئے ہیں وہ ان مضمونوں کے ذریعے پہلے سے زیادہ خدمت انجام دے رہے ہیں۔

صاف ظاہر تھا کہ ریاستی کونسل کے ممبر کی بے صبری سے ان کے پاس سے چلا جانا چاہتا تھا' ا گسینی الکساندر رودیچ کو کوئی پریشانی نہ تھی۔ انہوں نے اپنی رودار اسی وقت بند کی جب یہ ممبر زار کے خاندان کی ایک شخصیت کی آمد سے فائدہ اٹھا کر ان کے پاس سے کھسک گیا۔

ا گسینی الکساندر رودیچ اکیلے رہ گئے تو انہوں نے سر جھکا لیا' اپنے خیالات کو یکجا کیا' پھر کھوئے کھوئے انداز میں ادھر ادھر نظر ڈالی اور دروازے کی طرف چلے جہاں انہیں امید تھی کہ کاؤنٹس لیدیا ایوانووناسے ملاقات ہو جائے گی۔

"اور یہ لوگ سب کے سب کتنے طاقتور اور جسمانی اعتبار سے صحت مند ہیں" ا گسینی الکساندر رودیچ نے توند اور گنگھی کیے ہوئے خوشحال گل بچھوں والے صاحب خاص کو اور روسی میں کسی ہوئی ایک پر لس

کی سرخ گردن کو دیکھتے ہوئے سوچا جن کے پاس سے ہو کر انہیں گزرنا پڑا تھا۔ "بالکل برحق کہا گیا ہے یہ کہ دنیا میں سب کچھ بد ہے" انہوں نے ایک بار پھر صاحب خاص کی پنڈلیوں کو عضلوں سے دیکھتے ہوئے سوچا۔

بلیغ کسی جلدی کے پاؤں کو حرکت دیتے ہوئے ا گسینی الکساندر رودیچ نے تھکن اور وقار کے ایک خاص انداز سے ان حضرات کو سر جھکا جھکا کر تعظیم دی جو ان کے بارے میں باتیں کر رہے تھے اور آنکھوں سے کاؤنٹس لیدیا ایوانووناکو تلاش کرتے ہوئے دروازے کی طرف نظر ڈالی۔

"آہ، ا گسینی الکساندر رودیچ!" بوڑھے نے بڑی سے چمکتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ اس وقت کہا جب وہ اس کے برابر پہنچے اور سر ہری سے اس کی طرف سر جھکایا۔ "میں نے تو ابھی آپ کو مبارک باد دی ہی نہیں" اور اس فیتے کی طرف اشارہ کیا جو انہیں ابھی ابھی ملا تھا۔

"شکریہ آپ کا" ا گسینی الکساندر رودیچ نے جواب دیا۔ "آج کیا خوبصورت دن ہے" انہوں نے اعتراف کیا اور اپنی عادت کے مطابق "خوبصورت" پر خاص طور پر زور دیا۔

وہ اس بات کو جانتے تھے کہ یہ لوگ ان پر ہنستے تھے لیکن ان لوگوں سے انہیں کوئی توقع بھی نہیں تھی سوائے کچھ تلخی کے۔ اس کے وہ عادی ہو چکے تھے۔

کوریڈور سے اوپر لگے ہوئے کاؤنٹس لیدیا ایوانووناکے پہلے پہلے سے کندھے دروازے میں سے داخل ہو رہی تھیں' اور ان کی اپنی طرف جاتی ہوئی خوبصورت فکر مند آنکھیں دیکھ کر ا گسینی الکساندر رودیچ مسکرائے ان کے سوار اور سفید دانتہ کھائی دے گئے اور کاؤنٹس کی طرف چل پڑے۔

لیدیا ایوانووناکو اپنے بلاؤ سکھار پر بڑی محنت کرنی پڑی تھی جیسی کہ ادھر کچھ دنوں سے انہیں ہمیشہ ہی اپنے بلاؤ سکھار پر کرنی پڑتی تھی۔ اب ان کے بلاؤ سکھار کا مقصد اس کے بالکل برعکس تھا جو وہ تیس سال پہلے اپنے پیش نظر رکھتی تھیں۔ تب ان کا جی چاہتا تھا اپنے آپ کو کسی طرح چھپانے سوارنے کا اور جتنا زیادہ چھپا سوار لیں اتنا ہی اچھا لگتا تھا۔ اب اس کے برعکس ان کی آرزو ہمیشہ عمر اور زوال پذیر سے اتنی عدم مطابقت رکھتی تھی کہ ان کو صرف اس کی فکر تھی کہ ان کی ظاہری شکل و صورت اور اس سجاوٹ کا فصل ہے بد زیادہ بہتر نہ زیادہ بھیانک نہ ہو جائے۔ اور اگرچہ ا گسینی الکساندر رودیچ کے معاملے میں وہ اپنا یہ مقصد حاصل کر لیتی تھیں اور انہیں پرکشش لگتی تھیں۔ ان کے لئے کاؤنٹس لیدیا ایوانووناایک تجربہ تھیں ان کے معاملے میں صرف نیکی کا نہیں بلکہ دشمنی اور تسخر کے جس سمندر میں وہ گھرے ہوئے تھے اس میں محبت کا بھی۔

ذرا چڑانے والی آنکھوں کے بیچ میں سے ہو کر وہ ان کی محبت آمیز نظروں کی طرف اس طرح کھنچے جیسے پروانہ شمع کی طرف کھنچتا ہے۔

"مبارک ہو آپ کو" انہوں نے آنکھوں سے ا گسینی الکساندر رودیچ کے چیتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

ا گسینی الکساندر رودیچ نے خوشی کی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے اپنے کندھوں کو جنبش دی اور آنکھیں بند کر لیں جیسے کہہ رہے ہوں کہ اس سے انہیں کوئی خوشی نہیں حاصل ہو سکتی۔ کاؤنٹس لیدیا ایوانووناابھی طرح جانتی تھیں کہ یہ ا گسینی الکساندر رودیچ کی خاص خوشیوں میں سے ہے حالانکہ وہ اس کا کبھی اعتراف نہیں کر سکتے۔

"صورتحال فرشتہ کیسا ہے" کاؤنٹس لیدیا ایوانووناسے کہا۔ ان کا مطلب سریوژا سے تھا۔

"میں یہ نہیں کہہ سکتا میں پوری طرح مطمئن ہوں" بھویں چڑھاتے اور آنکھیں کھولتے ہوئے الیکسی الکساندروویچ نے کہا۔ اور ایسٹیکوف بھی اس سے مطمئن نہیں ہے۔ وہ بیسٹیکوف مدرسے تھے جس کے سپرد سروژا کی بنیادی تعلیم کی گئی تھی)۔ جیسا کہ میں نے آپ سے کہا تھا اس میں اہم سوالوں کی طرف سے کچھ سرد مہری سی ہے جن سے ہر آدمی اور ہر بچے کو متاثر ہونا چاہئے"۔ اور الیکسی الکساندروویچ نے اس سوال۔ بچے کی پرورش و پرداخت۔ پر اپنے خیالات پیش کرنے شروع کئے جو ملازمت کے علاوہ واحد سوال تھا جس سے انہیں دلچسپی تھی۔

جب الیکسی الکساندروویچ نے لیڈیا ایوانوونا کی مدد سے نئے سرے سے زندگی اور اپنی سرگرمی شروع کی تو انہوں نے یہ سمجھا کہ ان کے پاس جو بیٹا رہ گیا ہے اس کی پرورش و پرداخت کو اپنے ہاتھ میں لینا ان کا فرض ہے۔ انہوں نے پہلے بھی پرورش و پرداخت کے سوالوں سے دلچسپی لی تھی اس لئے کچھ وقت تو انہوں نے موضوع کے نظری مطالعے پر صرف کیا۔ اور علم انسان' اصول تعلیم اور چند مضامیع کی بہت سی کتابیں پڑھ کر الیکسی الکساندروویچ نے پرورش و پرداخت کا ایک منصوبہ تیار کیا اور پیٹرس برگ کے بہترین مدرس کو رہنمائی کے لئے بلا کر کام شروع کر دیا۔ اور اس کام میں وہ برابر مصروف رہتے تھے۔

ہاں' لیکن ال؟ مجھے تو اس میں باپ کا دل نظر آتا ہے اور ایسے دل والا بچہ برا نہیں ہو سکتا"۔ کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا نے جوش کے ساتھ کہا۔

"ہاں' ممکن ہے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے تو میں اپنا فرض پورا کر رہا ہوں۔ جتنا بھی مجھ سے ہو سکتا ہے"۔

"آپ میرے پاس آیئے گا ضرور"۔ کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا نے ذرا دیر چپ رہنے کے بعد کہا "ہمارے لئے ایک ایسے معاملے کے بارے میں بات کرنا ضروری ہے جو آپ کے لئے تکلیف دہ ہو گا۔ آپ کو بعض باتوں سے محفوظ رکھنے کے لئے میں تو سب کچھ کر گزرتی لیکن دوسرے لوگ ایسا نہیں سوچتے۔ مجھے ان کا خط ملا ہے وہیں ہیں پیٹرس برگ میں"۔

بیوی کے ذکر پر الیکسی الکساندروویچ چونک پڑے لیکن فوراً ہی ان کے چہرے پر سنجیدہ سے حسی طاری ہو گئی جس سے اس معاملے میں بالکل بے بسی کا اظہار ہوتا تھا۔

"مجھے اس کی توقع تھی" انہوں نے کہا۔

کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا نے ان کی طرف ہمدردی مسرت کے ساتھ دیکھا اور ان کی روح کی عظمت دیکھ کر ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

25

جب الیکسی الکساندروویچ کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا کے چھوٹے سے آرام دہ کمرے میں داخل ہوئے جہاں بہت سے چینی ظروف سجے تھے اور دیواروں پر تصویریں آویزاں تھیں تو خود خاتون خانہ وہاں نہیں تھیں۔ وہ لباس تبدیل کر رہی تھیں۔

ایک گول میز پر میز پوش بچھا تھا اور اس پر چائے کی چینی پیالیاں اور چاندی کی کیتلی اور اسپرٹ لیمپ رکھا ہوا تھا۔ الیکسی الکساندروویچ نے کھوئے کھوئے انداز میں بے شمار جاپانی پنجابی تصویروں پر نظر ڈالی جن سے کمرہ سجا ہوا تھا' اور میز کے پاس بیٹھ کر اس پر رکھی ہوئی انجیل کھول لی۔ کاؤنٹس کے ریشمی لباس کی سرسراہٹ نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔

"ہاں' تو اب سکون کے ساتھ بیٹھیں گے"۔ کاؤنٹ لیڈیا ایوانوونا نے گہرائی گہرائی سی مسکراہٹ کے ساتھ میز اور صوفے کے بیچ میں دھنستے ہوئے کہا "اور چائے پینے کے ساتھ باتیں بھی کریں گے"۔

چند قصیدی الفاظ کے بعد کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا نے بھاری بھاری سانسیں لیتے ہوئے اور سرخ ہوتے ہوئے الیکسی الکساندروویچ کے ہاتھ میں وہ خط دیا جو انہیں صبح ملا تھا۔

خط پڑھ کر وہ رو تک چپ رہے۔

"میں نہیں سمجھتا کہ مجھے ان سے انکار کرنے کا حق ہے" انہوں نے بھینچتے ہوئے آنکھیں اٹھا کر کہا۔

"میرے دوست" آپ کو تو کسی شخص میں کوئی برائی نظر آتی ہی نہیں!"

"میں تو اس کے برعکس یہ دیکھتا ہوں کہ سب کچھ بد ہے۔ لیکن کیا یہ انصاف کی بات ہے؟"

ان کے چہرے پر بے چینی تھی اور لگ رہا تھا کہ وہ ایک ایسے معاملے میں مشورہ' تائید اور رہنمائی کے خلاف ہیں جو ان کی سمجھ میں نہیں آ رہا ہے۔

"نہیں" کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا نے ان کی بات کاٹ دی۔ "ہر چیز کی حد ہوتی ہے۔ میں اخلاقیات کی خلاف ورزی کو سمجھتی ہوں" انہوں نے بالکل سچ نہیں کہا اس لئے وہ بات کو کبھی سمجھ ہی نہیں سکیں کہ کون سی چیز قوانین کو اخلاقیات کے خلاف ورزی کرنے کی طرف لے جاتی ہے۔ "لیکن میں سنگ دل کو نہیں سمجھتی۔ اور وہ بھی کس کے ساتھ؟ آپ کے ساتھ! کیسے وہ اسی شہر میں رہ سکتی ہیں جہاں آپ ہیں؟ نہیں' آدمی بہتا پتا ہے اتنا ہی سیکھتا ہے اور میں سیکھ رہی ہوں آپ کی بلندی کو سمجھنا اور ان کی پستی کو"۔

"لیکن پتھر کون مارے گا؟" الیکسی الکساندروویچ نے کہا۔ بظاہر وہ اپنے دل پر خاصے قابض تھے۔ "میں نے سب کچھ معاف کر دیا اور اس لئے میں انہیں اس چیز سے محروم نہیں کر سکتا اور ان کے لئے محبت کا مطلب ہے اپنے بیٹے سے محبت کا۔"

"لیکن میرے دوست' کیا یہ محبت ہے؟ کیا یہ فلسفہ ہے؟ ہاں' لیکن کہ آپ نے معاف کر دیا' آپ معاف کر رہے ہیں۔ لیکن کیا ہمیں اس فرشتے کی روح پر اثر ڈالنے کا حق ہے؟ جو سمجھتا ہے کہ وہ مر چکی ہیں' وہ ان کے لئے دعا کرتا ہے اور خدا سے التجا کرتا ہے کہ ان کے گناہوں کو بخش دے۔ اور یہی بہتر ہے۔ اور پھر وہ کیا سوچے گا؟"

"میں نے یہ نہیں سوچا تھا" الیکسی الکساندروویچ نے بظاہر ضامن ہوتے ہوئے کہا۔

کاؤنٹس لیڈیا ایوانوونا نے اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا اور تھوڑی دیر تک خاموش رہیں۔ وہ دعا کر رہی تھیں۔

دعا کر کے انہوں نے چہرے پر سے ہاتھ ہٹائے اور کہا "اگر آپ میرا مشورہ چاہیں تو میں آپ کو یہ کرنے کا مشورہ دوں گی۔ سچ سچ کہیں میں دیکھتی نہیں ہوں کہ آپ کس طرح اکیلے رہ رہے ہیں' کس طرح اس بات سے آپ کے رقم کو لپیٹ دیا ہے؟ لیکن فرض کر لیتے ہیں کہ آپ بیٹے کی طرح اپنے کو بھول جائیں گے۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ آپ کو تو سارے سے دکھ ہو گا اور بچے کے لئے ایک اذیت ہو گی؟ ان میں اگر ذرا بھی انسانیت رہ گئی ہوتی تو انہیں خود ہی اس کی خواہش کرنی چاہئے تھی۔ کہیں مجھے کوئی ہمدردی نہیں ہے' میں

اس کا شعور نہیں ہوتی اور اگر آپ اجازت دیں تو میں انہیں لکھ دوں گی۔

اور ا لیسی الکساندروویچ راضی ہو گئے۔ کاؤنٹس لیدیا ایوانووانے فرانسیسی میں مندرجہ ذیل خط لکھا۔

"پیارے' آپ کے بیٹے کے لئے آپ کی یاد اس کی طرف ایسے سوالات کا سبب بن سکتی ہے جن کے جواب دینا بچے کے دل میں اس چیز کو برا سمجھنے کا جذبہ پیدا کئے بغیر ناممکن ہو گا جو اس کے لئے مقدس ہونی چاہئے اس لئے میں درخواست کرتی ہوں کہ آپ اپنے شوہر کے انکار کو عیسائی محبت کے جذبے کے مطابق سمجھیں۔ خدائے بلند و برتر سے التجا کرتی ہوں کہ آپ پر رحمت نازل کرے۔

کاؤنٹس لیدیا"۔

اس خط سے وہ خفیہ مقصد حاصل ہو گیا جسے کاؤنٹس لیدیا ایوانووانے اپنے آپ سے بھی چھپاتی تھیں۔ اس نے آنا کارنن کی گمراہی تک مجروح کر دیا۔

جہاں تک ا لیسی الکساندروویچ کا تعلق ہے تو وہ جب لیدیا ایوانووا کے ہاں سے گھر واپس آئے تو اپنی روزمرہ کی مصروفیتوں میں اپنائی نہ لگا سکے اور بیدار و نجات یافتہ شخص کا وہ روحانی سکون انہیں نہ ملا جو وہ پہلے محسوس کرتے تھے۔

بیوی کی یاد کو' جو ان کے سامنے اتنی تصور وار تھیں اور جن کے سامنے وہ اس قدر ٹیک پا کیزہ تھے' جیسے کہ کاؤنٹس لیدیا ایوانووانے ان سے بجا طور پر کہا تھا' ان کے لئے اتنی پریشان کن نہ ہونی چاہئے تھی۔ لیکن انہیں چین نہیں تھا۔ وہ جو کتاب پڑھ رہے تھے اسے سمجھ نہ سکتے تھے' بیوی کے ساتھ اپنے رویئے کے بارے میں' اور ان غلطیوں کے بارے میں' جو انہیں اب لگتا تھا کہ انہوں نے بیوی کے سلسلے میں کی تھیں' ان دردناک یادوں کو دماغ میں سے نکال ہی نہ پاتے تھے۔ اس کی یاد کہ گھوڑ دوڑ کے مقابلوں سے واپس آکر انہوں نے بیوی کی بیوفائی کے اعتراف کو کس طرح سنا اور سمجھا تھا (خاص طور سے اس بات کو انہوں نے بیوی سے صاف ظاہری شائستگی کا مظاہرہ کیا تھا اور ذلت کے لئے نہیں پکارا تھا) انہیں پچھتاوے کی طرح ایذا دیتی تھی۔ اسی طرح انہیں اس غلطی کی یاد بھی ایذا دیتی تھی جو انہوں نے بیوی کو لکھا تھا اور خاص طور سے ان کی معافی جس کی کسی کو ضرورت نہ تھی' اور غیر کی اولاد کے لئے فکر مندی ان کے دل کو شرم اور پچھتاوے سے جھلسا دیتی تھی۔

اور اسی طرح کی شرم اور پچھتاوے کا احساس انہیں اب ہو رہا تھا جب وہ بیوی کے ساتھ اپنے ماضی کا جائزہ لے رہے تھے اور یاد کر رہے تھے کہ کس طرح بعد دنوں کے بس و پیش کے بعد انہوں نے کیسے اٹ پٹے لفظوں میں ان سے طلاق کی تھی۔

"لیکن میرا کیا قصور ہے؟" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ اور اس سوال سے ان کے ذہن میں بیک وقت دوسرا سوال پیدا ہوتا تھا۔ یہ سوال کہ کیا یہ دوسرے لوگ' یہ ورونسکی' یہ اڈلشکی۔ یہ معمولی چلنتروں والے مصاحبان خاص کسی اور طرح سے محسوس کرتے ہیں' کسی اور طرح سے محبت کرتے ہیں' کسی اور طرح سے شادی کرتے ہیں۔ اور ان کی نظروں میں ان کمائے پتے' طاقتور' اپنے آپ پر کسی طرح کے شک و شبہات نہ کرنے والے لوگوں کی پوری صف کی صف پھر جاتی ہو غیر ارادی طور پر بیشہ اور ہر جگہ ان کی توجہ کو اپنی طرف مبذول کرا لیتے تھے۔ وہ ان خیالات کو اپنے دل سے نکال دیتے تھے' وہ اپنے آپ پر چین رکھنے کی کوشش کرتے تھے کہ وہ یہاں کی دنیوی زندگی کے لئے نہیں بلکہ ابدی زندگی کے لئے زندہ ہیں' کہ ان کے دل میں چین اور محبت ہے۔ لیکن یہ بات کہ انہوں نے اس دنیوی اور بیچ زندگی میں جیسا کہ انہیں لگتا تھا' کچھ معمولی غلطیاں کی ہیں'

انہیں ایسی اذیت دیتی تھی جیسے وہ ابدی نجات تھی ہی نہیں جس پر ان کا ایمان تھا۔ لیکن یہ گمراہ کن خیالات زیادہ دیر نہیں رہے اور ا لیسی الکساندروویچ کے دل میں جلد ہی بھروسہ سکون اور چین ہو گیا' بلکہ ایسا احساس پیدا ہو گیا جس کی بدولت وہ ان چیزوں کو بھول سکتے تھے جنہیں یاد نہیں کرنا چاہتے تھے۔

٭

"تو ہمارے کیتھ میں" سرگی ڈ نے اپنی سالگرہ سے پہلے والے دن سیر سے خوش خوش اور لال سرخ واپس آکر اور اپنا اوور کوٹ لیے بوڑھے چوبدار کو دیتے ہوئے کہا اور اپنے چہرے کی اوپچائی سے اس بوڑھے سے شخص کو مسکرا کر دیکھ رہا تھا۔ "کیا ہوا؟ آج وہ کھٹارا یا دفتری ملازم کیا تمہارے پاس آیا تھا؟" پوچھا اس نے۔

"جی ہاں۔ جیسے ہی سیکرٹری باہر نکلے ویسے ہی میں نے اس کے بارے میں خبر دی" خدمت گار نے خوشی سے آنکھیں مارتے ہوئے کہا۔ "بیٹھے میں انکار کیا ہوں"۔

"سرگی ڈ" سلاف نیوٹر نے اندر کے کمروں میں جانے والے دروازے میں رک کر کہا۔ "آپ خود ہی انکار دیجئے"۔

لیکن سرگی ڈ نے اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی حالانکہ نیوٹر کی کمزور سی آواز سنی تو تھی۔ وہ چوبدار کی طرف اپنے ہاتھ سے بکسے کمزار ہا اور اسے دیکھتا رہا۔

"تو پھر یہ کچھ ضروری تھا جو پیاتے نے اس کے لئے کہا؟"

چوبدار نے جواب میں سر ہلا دیا۔

"یہ کھٹارا یا دفتری ملازم ا لیسی الکساندروویچ کے پاس کوئی درخواست لے کر سات بار آچکا تھا۔ اس سے سرگی ڈ کو بھی دلچسپی ہو گئی تھی اور چوبدار کو بھی۔ وہ سرگی ڈ کو ایک دن ہال میں مل گیا تھا اور اس نے جس طرح سے ممکن رحم آمیز انداز میں چوبدار سے التجا کر رہا تھا وہ اس کے بارے میں اطلاع کر دے اور کہہ رہا تھا اس کے اور بچوں کے مرنے کی نوبت آنے والی ہے۔

اس کے بعد جب دوسری بار وہ دفتری ملازم سرگی ڈ کو ویٹنگ روم میں ملا تو اسے دلچسپی ہو گئی۔

"تو پھر وہ بہت خوش تھا؟"

"اتنا خوش کیوں نہ ہوتا۔ یہاں سے اس کھٹارا کو جو ملا تھا"۔

پھر سرگی ڈ نے خود اور چپ رہنے کے معنی پیدا کئے اور میرے لئے بکسے لایا"

سرگی ڈ اور کھٹارا کہ کیا کہ چوبدار نے جس چیز کے بارے میں بتایا وہ کاؤنٹس لیدیا ایوانووا کی طرف سے اس کی سالگرہ کا تحفہ ہے۔

"کیا کیا تم نے؟ کہاں ہے؟"

"ضرور فلنی اسے پیاتے کے پاس لے گیا تھا۔ ضرور کوئی اچھی چیز ہو گی"

"کتنا بڑا پیکٹ تھا؟ تانبا ہو گا؟"

"اس سے بھورا نکرا چھا تھا"

"اچھا"۔

"نہیں کوئی چیز تھی۔ جائیے" جائیے' وائیلی لوچ بلا رہے ہیں" چوبدار نے نیوٹر کے پاؤں کی چاپ آئی

ہوئی جاپ سن کر کمال اور جو ہاتھ اس کی بیٹی کو پکڑے تھا اس کے پیچھے سے آدھے باہر نکلے ہوئے دستانے کو ٹھیک کے اس نے ٹاکھ ماری اور مرسے نے نزدیک کی طرف اشارہ کیا۔

"واسیلی لوکیچ" اس ایک منٹ میں آیا" سرج ژا نے اس پر مسرت اور محبتی مسکراہٹ کے ساتھ کہا جو فرض شناس واسیلی لوکیچ کو ہمیشہ جیت لیتی تھی۔

سرج ژا بہت ہی خوش تھا اور اس کا اس طرح کھلا پڑتا تھا کہ وہ اپنے دوست چوبدار کو خاندان کی اس خوشی میں شریک کئے بغیر رہ سکتا تھا جس کے بارے میں اسے ابھی ابھی (24) میں سیر کے دوران کاؤنٹس لیدیا ایوانوونا کی تحقیق سے معلوم ہوا تھا۔ یہ خوشی دفتری ملازمت والے معاملے کی خوشی اور اپنی اس خوشی کے ساتھ مل کر کہ اس کے لئے کھانا بھیجا گیا ہے" اسے خاص طور پر اہم لگ رہی تھی۔ سرج ژا کو لگ رہا تھا کہ آج ایسا دن ہے جب سبھی کو خوش ہونا چاہئے۔

"تم کہہ رہے ہو پاپا کو آرڈر آف الگزانڈر ریبنسکی ملا ہے؟"

"کسے پتہ نہیں اتنے لوگ تو مبارک باد کہنے کے لئے آئے"

"تو پھر وہ خوش ہیں؟"

"ملازمت کی عنایت پر کوئی خوش کیسے ہو گا؟ مطلب یہ کہ اس کے وہ مستحق ہیں" چوبدار نے بڑی سنجیدگی اور تعاری بھرے انداز میں کہا۔

سرج ژا کچھ دیر سوچتا رہا اور چوبدار کے چہرے کو تکتا رہا جس کا مطالعہ وہ پوری تفصیل کے ساتھ کرتا تھا' خاص طور سے نمدار کاہو سفید کل مچھوں کے درمیان لٹکی رہتی تھی اور جسے سوائے سرج ژا کے کوئی بھی نہ دیکھتا تھا اس لئے کہ وہ ہمیشہ اسے نیچے ہی سے دیکھتا تھا۔

"اور تمہاری بیٹی کو تمہارے پاس آئے ہوئے بہت دن ہو گئے؟"

خدمت گار کی بیٹی بیلچہ رکاسہ تھی۔

"بچے کے کام کے دنوں میں آنے کا وقت کہاں ہوتا ہے؟ ان لوگوں کو بھی تھوڑا پڑھنا پڑتا ہے۔ اور سرکار آپ کو بھی پڑھنا چاہئے"۔

کمرے میں آکر اس کی بجائے کہ سرج ژا اپنا سبق پڑھنے کے لئے بیٹھے اس نے ٹیوٹر کو اس بارے میں اپنا مفروضہ بتایا کہ جو کچھ اس کے لئے بھیجا گیا ہے وہ ضرور ریل گاڑی کا انجن ہو گا۔ "آپ کا کیا خیال ہے؟" اس نے پوچھا۔

لیکن واسیلی لوکیچ کا خیال صرف یہ تھا کہ مدرس کے لئے قواعد کا سبق تیار کر لینا چاہئے ورنہ وہ بچے "جائیں گے۔

"نہیں' واسیلی لوکیچ' آپ مجھے صرف یہ بتا دیجئے" سرج ژا نے پڑھنے کی میز کے پاس بیٹھ کر اور کتاب ہاتھ میں لئے لئے پوچھا "کہ آرڈر آف الگزانڈر ریبنسکی سے بڑا کون سا آرڈر ہوتا ہے؟ آپ کو معلوم ہے کہ پاپا کو آرڈر آف الگزانڈر نیوسکی ملا ہے؟"

واسیلی لوکیچ نے جواب دیا کہ آرڈر آف الگزانڈر ریبنسکی سے بڑا ہوتا ہے آرڈر آف ولادیمیر۔ "اور اس سے بڑا؟"

"سب سے بڑا ہوتا ہے آرڈر آف آندریئی پیروانوفسکی"۔

"اور اس سے بڑا؟"

"میں نہیں جانتا"

"یہ کیسے؟ آپ بھی نہیں جانتے؟" اور سرج ژا اپنی کہنیاں میز پر ٹکا کر اپنے خیالوں میں کھو گیا۔

اس کے خیالات بڑے پیچیدہ اور مختلف قسم کے تھے۔ وہ یہ تصور کر رہا تھا کہ اس کے باپ کو کیسے اچانک آرڈر آف ولادیمیر بھی مل جائے گا اور آرڈر آف آندریئی پیروانوفسکی بھی اور کیسے اس کے نتیجے میں آج وہ سبق کے وقت سے زیادہ نیک اور اچھے ہوں گے' اور کیسے جب وہ خود بڑا ہو جائے گا تو سارے آرڈر حاصل کر لے گا اور پھر آرڈر آف آندریئی سے بھی بڑا کوئی نہ کوئی انعام سوچ لیا جائے گا اور بس سوچا نہیں کہ وہ اس کے لائق بن جائے گا۔ اگر اس سے بھی بڑا کوئی انعام سوچا گیا تو وہ اور اچھی اس کے لائق بھی بن جائے گا۔

اس طرح کے خیالات سے وقت گزر گیا اور جب مدرس آئے تو وہاں وہ مکان کے اہم حال اور حالت حاضر کے بارے میں سبق تیار نہیں ہوا تھا اور مدرس نہ صرف یہ کہ ناخوش ہوئے بلکہ وہ رنجیدہ ہوئے۔ مدرس کے رنجیدہ ہونے کا سرج ژا پر بہت اثر ہوا۔ وہ اس بات کے لئے کہ اس نے سبق نہیں تیار کیا تھا خود کو قصوروار سمجھتا تھا۔ اس نے کوشش کی تو بہت کی لیکن وہ کسی طرح کر ہی نہیں سکا تھا۔ جس وقت مدرس اسے سمجھاتے ہوئے اس وقت وہ ان کی بات سن لیتا تھا اور جیسے سمجھ جاتا تھا لیکن جیسے ہی وہ اکیلا رہ جاتا وہ بالکل بھول جاتا کہ مدرس نے کیا سمجھایا تھا اور نہ سمجھ پاتا کہ اتنا پھیلا ہوا سادہ اور سمجھ میں آنے والا لفظ جیسے کہ "چاند" قواعد کے اعتبار سے "اسم حال یا حالت فاعل" ہے۔ پھر بھی اسے اس بات کا افسوس تھا کہ اس نے مدرس کو رنجیدہ کر دیا اور وہ انہیں منانا اور خوش کرنا چاہتا تھا۔

اس نے ایک ایسے منٹ کا انتخاب کیا جب مدرس چپ چاپ کتاب کو دیکھ رہے تھے۔ سرج ژا نے اچانک پوچھا "نکائیل ایوانووچ' آپ کے نام والے ولی کا دن کب ہوتا ہے؟"

"زیادہ اچھا یہ ہو گا کہ آپ اپنے کام کے بارے میں سوچیں' اور نام والے ولی کا دن سمجھدار آدمی کے لئے سبھی نہیں رکھتا۔ دوسرے دنوں کی طرح وہ بھی ایک دن ہوتا ہے جب کام کرنا چاہئے"۔

سرج ژا مدرس کو ان کی چھدری داڑھی اور بیٹھ لوجھ ناک پر چپکے ہوئے عینک کی طرف سے دیکھنے لگا اور اپنے خیالوں میں ایسا کھو گیا کہ اب وہ سن ہی نہیں رہا تھا مدرس کیا سمجھا رہے ہیں۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ مدرس جو کچھ کہہ رہے ہیں وہ سوچ نہیں رہے ہیں۔ یہ اسے ان کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا جس میں وہ کہہ رہے تھے۔" لیکن کیوں ان سبھوں نے مل کر طے کر لیا ہے کہ سب کچھ ایک ہی انداز میں کہیں گے' ساری سب سے غیر دلچسپ اور غیر ضروری باتیں؟ یہ مجھے اپنے آپ سے دور کیوں ہٹاتے ہیں؟ کیوں مجھ سے پیار نہیں کرتے؟" اس نے افسردہ ہو کر اپنے آپ سے سوال کیا لیکن اس کا کوئی جواب وہ نہ سوچ سکا۔

27

مدرس کے بعد باپ کے ساتھ سبق ہوتا تھا۔ جب تک باپ نہیں آئے تب تک سرج ژا میز کے پاس بیٹھا تراش سے کھیلتا رہا اور سوچنے لگا۔ سرج ژا کی پسندیدہ ترین مصروفیتوں میں ایک یہ تھی کہ وہ سیر کے دوران ماں کو تلاش کرتا رہتا تھا۔ موت پر ویسے بھی اسے یقین نہیں تھا اور ماں کی موت پر تو خاص کر یقین نہیں تھا جو اس سب کے جو لیدیا ایوانووفنا نے اس سے کہا تھا اور باپ نے جس کی تائید کی تھی۔ اس لئے جب اس سے

یہ کہا گیا کہ وہ مر گئیں تو اس کے بعد سے بھی وہ انہیں سیر کے دوران میں تلاش کرتا رہا۔ گھوڑے جسم کی بدبودار اور سیاہ بالوں والی ہر عورت اس کو اپنی ماں لگتی اور ایسی عورت کو دیکھ کر اس کے دل میں پیار کا ایسا احساس امنڈتا کہ وہ ہانپنے لگتا اور اس کی آنکھوں میں آنسو بھر آتے۔ اور وہ انتظار کرنے لگتا کہ ابھی وہ عورت اس کے پاس آئے گی اور اپنی نقاب اتھا دے گی۔ اس کا پیار اچھوا دکھائی دے گا، وہ مسکرائے گی اسے گلے لگائے گی، اس کی مہک کو سونگھے گا اس کے ہاتھوں کی نرمی اور شفقت کو محسوس کرے گا اور خوشی سے رونے لگے گا جیسے ایک بار شام کو وہ ان کے قدموں میں لیٹ گیا تھا اور انہوں نے اسے گدگدانا شروع کیا تھا اور وہ کھلکھلانے اور ان کے انگوٹھیوں والے سفید ہاتھ کو کاٹنے لگا تھا۔ پھر جب اس کو اچانک کھلائی سے معلوم ہوا کہ اس کی ماں مری نہیں تھیں اور لیدیا ایوانووناور باپ نے اسے سمجھایا کہ وہ اس کے لئے مر گئیں اس لئے کہ وہ بری تھیں (جس کا وہ بالکل یقین نہیں کر سکتا کیونکہ وہ تو ان سے محبت کرتا تھا) تب بھی وہ انہیں ویسے ہی تلاش کرتا رہا اور ان کا انتظار کرتا رہا۔ آج یتیم خانے میں ایک عورت نہیں، بچے پر کاسنی نقاب ڈالے ہوئے اور جب وہ باغ میں روش پر اس کی طرف آ رہی تھی تو وہ بالکل دم سادھے انہیں دیکھتا رہا اور امید کرتا رہا کہ یہ وہی ہوں۔ یہ عورت ان لوگوں تک نہیں آئیں اور کہیں گم ہو گئیں۔ آج سرج ژا بیشہ سے زیادہ ان کے لئے پیار امنڈتا ہوا محسوس کر رہا تھا اور اس وقت باپ کا انتظار کرتے ہوئے وہ اس قدر نا قابل ہو گیا کہ اس نے چمکتی ہوئی آنکھوں سے اپنے سامنے لگے ہوئے اوزاروں کے بارے میں سوچتے ہوئے قلم تراش سے میز کی پوری بٹ تراش ڈالی۔

"پاپا آ رہے ہیں" اوسیلی لوچکے نے اسے دھیان دلایا۔

سرج ژا اچھل پڑا، باپ کے پاس گیا، ان کے ہاتھ کو چوما اور ان کو غور سے دیکھا۔ وہ آثار تھے الکساندر ایوانووچ کے ملنے پر خوشی کے آثار تلاش کر رہا تھا۔ "تم نے اچھی طرح سیر کی؟" الکسی الکساندرووچ نے اپنی آرام کرسی پر بیٹھتے ہوئے عہد نامہ عتیق (Old Testament) کو اپنی طرف کھسکایا اور اسے کھولا۔ باوجود اس کے کہ الکسی الکساندرووچ نے کئی بار سرج ژا سے کہا تھا کہ ہر جمعرات کی تاریخ سے بہت اچھی طرح واقف ہونا چاہئے وہ خود الکساندر عہد نامہ عتیق کو دیکھ کر اپنی بات کو درست کرتے تھے اور سرج ژا نے اس بات کو دیکھ لیا تھا۔

"ہاں پاپا بہت ہی مزہ آیا" سرج ژا نے کرسی پر ایک پہلو سے ٹک کر بیٹھتے اور اسے جھلاتے ہوئے کہا جس کی ممانعت تھی۔ "میں باورنکا سے ملا تھا (باورنکا لیدیا ایوانووناکی بھتیجی تھی جو انہی کے ہاں پل رہی تھی)۔ اس نے مجھے بتایا کہ آپ کو نیا ستارہ انعام میں دیا گیا ہے۔ آپ خوش ہوئے پاپا؟"

"پہلی بات تو یہ کہ تم صوفی کرسی مت ہلاؤ" الکسی الکساندرووچ نے کہا۔ "اور دوسری بات یہ کہ قیمتی چیز انعام نہیں ہے بلکہ محنت ہے اور میں چاہتا ہوں تم اس بات کو سمجھو۔ اب اگر تم محنت کرو گے تو ہو سکتا ہے اس لئے کہ تمہیں انعام ملے تو محنت تمہیں بہت مشکل معلوم ہو گی۔ لیکن جب محنت سے محبت کرنے لگو گے" الکسی الکساندرووچ نے یہ یاد کرتے ہوئے کہا کہ آج ہی صبح کو کیسے انہوں نے فرض کے احساس کے تحت خود کو ایک سو ٹھارہ کاغذات پر دستخط کرنے کی بے کیف محنت میں منہمک رکھا تھا، "تو اسی میں تم کو اپنا انعام مل جائے گا۔"

سرج ژا کی خوشی اور شفقت سے چمکتی ہوئی آنکھیں ماند پڑ گئیں اور باپ کی نگاہ کے سامنے جھک گئیں۔ یہ وہی بہت دنوں کا جانا پہچانا بعد تھا جس میں اس کے باپ ہمیشہ اس سے باتیں کرتے تھے اور جس میں شریک ہونا سرج ژا بھی لیا تھا۔ سرج ژا یہ محسوس کرتا تھا کہ باپ ہمیشہ اس سے ایسے ہی بات کرتے تھے جیسے کسی اپنے تصور

کردہ لڑکے سے، اس طرح کے ایک لڑکے سے جو کبھی موجود نہیں تھا، جس طرح کے کتابوں میں ہوتے ہیں اور جو سرج ژا سے بالکل ملتے جلتے ہوئے نہیں ہوتے۔ اور باپ کے ساتھ سرج ژا ہمیشہ اسی کتابی لڑکے کی طرح بن جانے کی کوشش کرتا تھا۔

"مجھے امید ہے کہ تم سمجھتے ہو اس بات کو؟" باپ نے کہا۔

"ہاں پاپا" سرج ژا نے وہی تصور کردہ لڑکا بنتے ہوئے جواب دیا۔

یہ سبق یوں ہوتا تھا کہ انجیل کی چند آیتیں زبانی یاد کرنی ہوتی تھیں اور عہد نامہ عتیق کے ابتدائی حصے کا آموختہ سنانا ہوتا تھا۔ انجیل کی آیتیں سرج ژا کو بھی طرح یاد تھیں لیکن جب وہ انہیں سنانے لگتا تو اس کی نظر باپ کی پیشانی کی بڑی پر پڑتی جو کنپٹی کے پاس یک لخت مڑ جاتی تھی اور اس میں وہ ایسا گم ہو جاتا کہ اس نے ایک آیت کے آخری حصے کو ایک نقطہ پر چھوڑ کر دوسری آیت کے ابتدائی حصے کو شروع کر دیا جو اسی نقطہ سے شروع ہوتا تھا۔ الکسی الکساندرووچ کو یہ بات بالکل صاف لگی کہ وہ جو کچھ سنا رہا ہے اسے سمجھتا نہیں ہے اور اس پر وہ جھنجھلا گئے۔

انہوں نے تیوریاں چڑھائیں اور اس کی وضاحت کرنی شروع کی جو سرج ژا پہلے ہی بہت بار سن چکا تھا اور کبھی یاد نہ رکھ سکتا تھا اس لئے کہ بہت الجھی طرح سمجھتا تھا۔ کچھ اسی طرح جس طرح وہ سمجھتا تھا کہ "اچانک" "اسم حال" یا حالت فاعلی ہے۔ سرج ژا کسی ہوئی نظروں سے باپ کو دیکھ رہا تھا اور صرف ایک بات سوچ رہا تھا کہ باپ ہر کچھ تار رہے ہیں اسے دہرانے کے لئے اس سے لمبی مدت کے لئے کہتے تھے "یا نہیں۔" اور اس خیال سے سرج ژا نے محسوس کیا کہ اب کچھ بھی اس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا لیکن باپ نے کچھ بھی دہرانے کو نہیں کہا اور عہد نامہ عتیق کا سبق شروع کر دیا۔ سرج ژا نے واقعات تو اچھی طرح بیان کر دیئے لیکن جب اس بارے میں سوالات کے جواب دینے کی نوبت آئی کہ فلاں فلاں واقعات سے کن چیزوں کی پیش بینی ہوئی تھی تو اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا حالانکہ اسی سبق پر اسے پہلے بھی سزا مل چکی تھی۔ یہ مقام جہاں وہ کچھ بھی کہہ سکتا اور جس کے سلسلے میں وہ بھٹک رہا تھا اور اٹک رہا تھا اور میز کی بٹ کو چاقو سے تراش رہا تھا اور کرسی کو جھلا رہا تھا وہی تھا جہاں اسے طوفان نوح سے پہلے کے اجداد کے بارے میں بتانا تھا۔ ان میں سے وہ کسی کو بھی۔ جانتا تھا سوائے ادریس کے جو زندہ ہی آسمان پر اٹھا لئے گئے تھے۔ پہلے اسے نام یاد تھے لیکن اب وہ بالکل بھول گیا تھا۔ خاص طور سے اس لئے کہ پورے عہد نامہ عتیق میں ادریس اس کی محبوب ترین شخصیت تھے اور ادریس کے زندہ ہی آسمان پر اٹھا لئے جانے سے اس کے ذہن میں خیالات کی ایک پوری طویل رو اشت ہو گئی تھی جس کے سپرد خود کو اس نے اس وقت بھی کر دیا تھا جب اس کی آنکھیں باپ کی گھڑی کی ریکیپر اور اس کی واسکٹ کے ایک ادھ کھلے بٹن پر لگی ہوئی تھیں۔

موت پر جس کے بارے میں اسے اکثر بتایا جاتا تھا، سرج ژا کو بالکل یقین نہیں تھا۔ اسے اس بات پر یقین نہیں تھا کہ اس کے محبوب لوگ مر سکتے ہیں اور خاص طور سے اس پر کہ وہ خود مر سکتا ہے۔ اس کے لئے یہ بالکل ہی ناممکن اور ناقابل فہم بات تھی۔ لیکن لوگ اس سے کہتے تھے کہ سب مر جاتے ہیں۔ اس نے ان لوگوں سے بھی پوچھا جس کی بات کا اسے یقین تھا اور انہوں نے بھی اس کی تائید کی۔ کھلائی نے بھی یہی کہا اگرچہ ہاں ناخواستہ۔ مگر ادریس تو نہیں مرے، مطلب یہ کہ سب تو نہیں مرتے۔ سرج ژا سوچتا "اور اسی طرح حد کی نسلوں میں کوئی بھی شخص کیوں نہیں اس کا مستحق بن سکتا کہ اسے زندہ ہی آسمان پر اٹھا لیا جائے؟" "برے لوگ"

یعنی وہ جن سے سروڈا محبت نہیں کرتا تھا' وہ مر سکتے ہیں لیکن اچھے لوگ سب اور بس کی طرح ہو سکتے ہیں۔

"تو کون کون سے انبیاء تھے؟"

"اور بس اور نوش۔"

"لیکن یہ تو تم لکھ چکے ہو۔ یہ تو برا ہے' سروڈا' بہت برا ہے۔ تم اگر ان چیزوں کو جاننے کی کوشش نہیں کرو گے جو عیسائی کے لئے جاننی سب سے ضروری ہیں" باپ نے الجھتے ہوئے کہا "تو پھر تم دلچسپی کس چیز میں لو گے؟ میں تم سے ناراض ہوں اور یہ ترا کھا تھا تم سے ناراض ہیں (یہ مدرس اعلیٰ تھے)۔ مجھے تم کو سزا دینی پڑے گی۔"

باپ اور مدرس اعلیٰ دونوں سروڈا سے ناراض تھے اور درحقیقت وہ اپنے سبق اچھی طرح یاد نہیں کرتا تھا لیکن یہ کسی طرح نہیں کہا جا سکتا تھا کہ وہ نالائق لڑکا تھا۔ اس کے برعکس وہ ان لڑکوں سے کہیں زیادہ لائق تھا جنہیں مدرس اعلیٰ مثال بنا کر سروڈا کے سامنے پیش کرتے تھے۔ باپ کا نقطہ نظر یہ تھا کہ جو کچھ اسے پڑھایا جاتا تھا اس کو وہ پڑھنا اور یاد کرنا نہیں چاہتا تھا۔ اصل بات یہ تھی کہ اسے وہ پڑھ اور یاد کر ہی نہ سکتا تھا اس لئے نہیں کہ سکتا تھا کہ اس کے دل میں اس سے زیادہ دلآویز مطالبے تھے جتنے اس کے باپ اور مدرس اعلیٰ اس سے کرتے تھے۔ یہ مطالبات متضاد نوعیت کے تھے اور وہ اپنی تعلیم و تربیت کرنے والوں کے خلاف براہ راست جدوجہد کرتا تھا۔

وہ نو سال کا تھا' بچہ ہی تھا لیکن وہ اپنے دل کو جانتا تھا' وہ اسے عزیز تھا' وہ اس کی حفاظت کرتا تھا جیسے بچے آنکھ کی حفاظت کرتے ہیں' اور محبت کی کنجی کے بغیر وہ کسی کو بھی اپنے دل میں داخل نہ ہونے دیتا تھا۔ تعلیم و تربیت دینے والے اس کی شکایت کرتے تھے کہ وہ پڑھنا اور یاد کرنا نہیں چاہتا حالانکہ اس کامل علم کی تڑپ سے بھرا ہوا تھا۔ اور وہ سیکھنا اور علم حاصل کرتا تھا کیتھرائن سے' کھلاڑی سے' بانو نکا سے' واسیلی ٹوچکن سے لیکن تعلیم دینے والے استادوں سے نہیں۔ جس بالی کا انتظار باپ اور مدرس اعلیٰ کر رہے تھے کہ ان کی کوشش سے نکلے گا اور پس چکی کو چلائے گا وہ بہت پہلے بس چکا تھا اور دوسری جگہ کام کر رہا تھا۔

باپ نے سروڈا کو سزا دی اور اسے لیڈیا ایوانوونا کی بھتیجی مارینکا کے پاس نہیں جانے دیا۔ لیکن یہ سزا سروڈا کے لئے بڑی خوشی کا باعث بن گئی۔ واسیلی ٹوچکن خوش اور مہمان تھے۔ چنانچہ انہوں نے اسے دکھایا کہ پوپ چکی کیسے بنائی جا سکتی ہے۔ پوری شام اس کام میں اور یہ سوچتے رہنے میں گزر گئی کہ ایسی پون چکی کیسے بنائی جائے کہ اس پر چکر گھمری کھائی جا سکے۔۔ اس کے بگلہ کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنے آپ کو اس سے باندھ کے بگلہ کے ساتھ ساتھ چکر گھمری کھائی جائے۔ ساری شام سروڈا نے ماں کے بارے میں نہیں سوچا لیکن جب وہ بستر پر لیٹا تو اچانک اسے ماں کی یاد آئی اور اس نے اپنے لفظوں میں یہ دعا کی کہ کل اس کی سالگرہ کے دن اس کی ماں جہاں بھی ہیں وہاں سے نکل آئیں اور اس کے پاس آ جائیں۔

"واسیلی ٹوچکن' پتہ۔۔۔ آپ کو میں نے ایک اور دعا' ساری دعاؤں سے الگ' کس لئے کی ہے؟"

"کہ تم زیادہ اچھی طرح پڑھو اور یاد کرو۔"

"نہیں۔"

"کھلونے کے لئے؟"

"نہیں۔ آپ نہیں بوجھ پائیں گے۔ بہت اچھی چیز کے لئے شکرانے کی بات ہے۔ جب پوری ہو جائے گی تو آپ کو بتا دوں گا۔ نہیں بوجھا آپ نے؟"

"نہیں نہیں نہیں بوجھا۔ آپ ہی بتائیے" واسیلی ٹوچکن نے مسکراتے ہوئے کہا جو ان کے ساتھ دراکم ہی ہوتا تھا۔ "اچھا اب آپ عبادتی کرکے لیٹ جائیے۔ میں شمع بجھا رہا ہوں۔"

"اور مجھے شمع کے بغیر وہ چیز زیادہ اچھی طرح دکھائی دیتی ہے جو میں دیکھ رہا ہوں اور جس کے لئے میں نے دعا کی ہے۔" راز کی بات تو بس منہ سے نکلتے نکلتے رہ گئی "سروڈا نے خوش ہو کر ہنستے ہوئے کہا۔

جب شمع وہاں سے ہٹ گئی تو سروڈا کو اپنی ماں کی موجودگی کا احساس ہونے لگا اور ان کی آواز سنائی دینے لگی۔ وہ اس کے اوپر جھکی کھڑی تھیں اور محبت بھری نظروں سے اسے پیار کر رہی تھیں۔ لیکن پھر یہ پرچھائیاں نظر آنے لگیں اور غم و آلام اور سب کچھ ختم ہو گیا اور وہ سو گیا۔

۲

پیڑیں برگ آکر و دوشکی اور آنا سب سے اچھے ہوٹلوں میں سے ایک میں ٹھہرے۔ دوشکی الگ پہلے کی منزل پر اور آنا اوپر کی' اور اپنی خادمہ کے ساتھ ایک بڑے سوئیٹ میں جو چار کمروں پر مشتمل تھا جس دن وہ لوگ پہنچے اسی دن دوشکی اپنے بھائی کے ہاں گیا۔ وہاں اسے ماں مل گئیں جو کچھ کاموں سے ماسکو سے آئی ہوئی تھیں۔ ماں اور بھائی اس سے معمول کے مطابق ملیں۔ انہوں نے اس سے پرانیں کے سفر کے بارے میں سوالات کئے' انہیں کے جاں پہچاں کے لوگوں کی باتیں کیں لیکن آنا کے ساتھ اس کے تعلق کے بارے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا۔ بھائی دوسرے دن صبح کو جب دوشکی کے پاس آئے تو انہوں نے آنا کے بارے میں پوچھا اور انکیسی دوشکی نے ان سے صاف کہہ دیا کہ وہ کار۔خینا کے ساتھ اپنے رشتے کو بیاہ کی طرح دیکھتا ہے کہ اسے امید ہے کہ طلاق کا معاملہ طے ہو جائے گا اور تب وہ ان سے شادی کرے گا لیکن تب تک وہ انہیں اسی طرح اپنی بیوی سمجھتا ہے جیسے کسی اور بیوی کو سمجھتا اور ان سے درخواست کرتا ہے کہ وہ ماں سے اور اپنی بیوی سے بھی یہی کہہ دیں۔

"اگر معاشرہ اس کو فوں نہیں کرتا تو میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا" دوشکی نے کہا "لیکن اگر میرے قریبی رشتہ دار میرے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات رکھنا چاہتے ہیں تو انہیں میری بیوی کے ساتھ بھی ایسے ہی تعلقات رکھنے ہوں گے۔"

بڑے بھائی ہمیشہ چھوٹے کی رایوں اور فیصلوں کا احترام کرتے تھے لیکن جب تک معاشرہ اس سوال کا فیصلہ نہ کر دے تب تک وہ نہیں جانتے تھے کہ اس معاملے میں ان کا چھوٹا بھائی صحیح ہے یا نہیں۔ خود اپنی طرف سے انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور وہ انکیسی کے ساتھ آنا سے ملنے بھی لگے۔

دوشکی نے بھائی کی موجودگی میں جیسا کہ وہ دوسرے سبھی لوگوں کی موجودگی میں کرتا تھا' آنا کو "آپ" کہہ کر مخاطب کیا اور ان سے قریبی شناسا کی طرح بات کی لیکن یہ سمجھ لیا گیا تھا کہ بھائی کو ان کے رشتے کے بارے میں معلوم ہے۔ اس کی بات بھی ہوئی کہ آنا اب دوشکی کے بھتیجے پر عاشق ہیں۔

اپنے سارے معاشرتی تجربہ کے باوجود دوشکی اس نئی صورت حال کے نتیجے میں جس میں وہ تھا ایک عجیب غلط فہمی میں مبتلا تھا۔ لگتا تو یہ تھا کہ اسے یہ بات سمجھنی چاہئے تھی کہ اس کے اور آنا کے لئے معاشرے کے دروازے بند ہو چکے۔ لیکن اب پتہ نہیں کیوں اس کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ایسا تو صرف پرانے زمانے

میں ہو تا تھا اور اب تیز رفتار ترقی کے زمانے میں (اسے خود بھی احساس نہیں تھا لیکن اب وہ ہر ترقی کا حامی بن گیا تھا) معاشرے کا رد یہ تبدیل کیا ہے اور ابھی یہ سوال طے نہیں ہوا کہ انہیں معاشرے میں قبول کیا جائے گا یا نہیں۔ اس نے سوچا "ظاہر ہے کہ روسی معاشرہ تو ان سے کہیں طے پائے گا لیکن قریبی لوگ تو اسے ویسے ہی سمجھ سکتے ہیں اور کھیسی کے جیسے کہ چاہئے۔"

آدمی کو اگر یہ معلوم ہو کہ اس کے لئے اپنے چاہنے کا انداز بدلنے میں کوئی چیز مانع نہیں ہے تو وہ مسلسل کئی گھنٹے دروازہ بند کئے بیٹھا رہ سکتا ہے لیکن اگر وہ یہ جانتا ہو کہ اسی طرح دروازہ بند کئے رہنا اس کے لئے لازمی ہے تو رگیں کھنچنے لگتی ہیں' اولاجی ہو جاتا ہے' پاؤں اس جگہ سے پھڑکنے اور تھرکنے لگتے ہیں جہاں سے وہ چاہتا ہے کہ چل سکیں۔ دروشکی کو معاشرے کے سلسلے میں بھی یہی تجربہ ہوا اگرچہ وہ اپنے دل کی گہرائی میں جانتا تھا کہ معاشرے کے دروازے ان لوگوں کے لئے بند ہیں پھر بھی اس نے آزما کر دیکھا کہ کیا معاشرہ ابھی بدلا نہیں' کیا ان لوگوں کو قبول نہیں کیا جائے گا۔ بہت جلد ہی اس نے دیکھ لیا کہ اس کے لئے ذاتی طور پر تو معاشرہ کھلا ہوا تھا لیکن آنا کے لئے بند تھا جیسے بلی اور چوہے کے کھیل میں ہوتا ہے ہوا تھا اس کے سر پر لٹکتے وہ آنا کے لئے فوراً ہی گر کر راستہ روک دیتے۔

پیٹرس برگ کے معاشرے کی جن خواتین سے سب سے پہلے دروشکی ملا ان میں اس کی رشتے کی سن بیٹی تھیں۔

"آخر آپ کی شکل تو دکھائی دی!" انہوں نے خوش ہو کر اس کا خیر مقدم کیا۔ "اور آنا؟ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ ماں بھر سے ہیں آپ لوگ؟ میں تصور کر سکتی ہوں کہ آپ کی اتنی دلکش سیاحت کے بعد ہمارا پیٹرس برگ کتنا برا لگ رہا ہو گا۔ میں روم میں آپ لوگوں کے ماہ عسل کے بارے میں تصور کر سکتی ہوں۔ طلاق کا کیا ہوا؟ سب کچھ طے تمام ہو گیا؟"

دروشکی نے دیکھا کہ جب بیٹسی کو معلوم ہوا کہ طلاق ابھی تک نہیں ہوئی تو ان کا جوش و خروش کم ہو گیا۔

"مجھے یہ لوگ چٹم پھیلیں گے' میں جانتی ہوں" انہوں نے کہا "لیکن میں آنا کے پاس آؤں گی۔ ہاں میں ضرور آؤں گی۔ آپ کیا یہ دونوں یہاں نہیں رہیں گے؟"

دروشکی وہ اسی دن آنا کے پاس آئی لیکن ان کا لہجہ پہلے جیسا ہر گز نہ تھا۔ صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ انہیں اپنی جسارت پر بڑا فخر تھا اور وہ چاہتی تھیں کہ آنا ان کی دوستی کے قابل اعتبار ہونے کی قدر کریں۔ وہ دس منٹ سے زیادہ نہیں ٹھہریں' معاشرے کی خبروں کے بارے میں باتیں کرتی رہیں اور پھر جاتے وقت بولیں:

"آپ نے مجھے بتایا نہیں کہ طلاق کب ہو گی۔ خیر چلئے میں نے تو اپنی ٹوپی پہلی میں پھینک دی اور کوئی پروا نہیں کہ کوئی کیا کہے گا لیکن دوسری آں ہاں والے لوگ تو جب تک آپ کی شادی نہ ہو جائے گی تب تک آپ سے سرد مہری برتیں گے' اور اب تو یہ آنا آسان ہے' سات سے (26) تو آپ لوگ جمعہ کو جا رہے ہیں؟ افسوس ہے کہ اب پھر ہم نہ مل سکیں گے۔"

بیٹسی کے لہجے سے دروشکی سمجھ سکتا تھا کہ اسے معاشرے سے کس چیز کی توقع کرنی چاہئے لیکن اس نے اپنے خاندان میں ایک اور کوشش کی۔ اسے اپنی ماں سے کوئی امید نہ تھی۔ وہ جانتا تھا کہ ماں جب پہلی مرتبہ آنا سے ملی تھیں تب تو ان کی اتنی تعریفیں کر رہی تھیں لیکن اب وہ ان کے ساتھ کسی طرح کی دوستانہ تعلقات نہ کر سکتی تھیں اس لئے کہ وہی ان کے بیٹے کی ملازمتی زندگی کو تباہ کرنے کا سبب تھیں۔ البتہ اسے اپنی بھاوج داریا سے بڑی امید تھی۔ اسے لگتا تھا کہ وہ ان پر چھرنہ پھینکیں گی بلکہ اپنے مخصوص سادہ اور فیصلہ کن طریقے سے آنا کے پاس آئیں گی اور انہیں اپنے ہاں بھی بلائیں گی۔

اپنے آنے کے دوسرے ہی دن دروشکی بھاوج کے پاس گیا اور انہیں اکیلا پا کر اس نے اپنی خواہش کا براہ راست اظہار کر دیا۔

اس کی بات سن کر وہ بولیں "تم جانتے ہو' کھیسی کہ میں تم سے کتنا پیار کرتی ہوں اور کیسے میں تمہارے لئے سب کچھ کر سکتی ہوں لیکن میں چپ رہی اس لئے کہ میں جانتی تھی کہ میں تمہارے اور آنا کارینینا کے لئے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتی" انہوں نے "آنا کارینینا" خاص طور پر زور دے کر کہا۔ "تم صفائی کر کے یہ نہ سوچو کہ میں کسی طرح انہیں برا سمجھ رہی ہوں۔ ہرگز نہیں' ہو سکتا ہے ان کی جگہ پر میں بھی یہی کرتی۔ میں تفصیلات میں نہیں جاتی اور جاننی بھی نہیں چاہتی" انہوں نے جھینپ کر اس کے اداس چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن چیزوں کو ان کے اصل نام سے تو پکارنا ہی چاہئے۔ تم چاہتے ہو کہ میں ان کے پاس آؤں' انہیں اپنے ہاں بلاؤں اور اس طرح معاشرے میں ان کی جو حیثیت تھی اسے بحال کر دوں۔ لیکن تم سمجھو کہ میں یہ نہیں کر سکتی۔ میری بیٹیاں سیانی ہو رہی ہیں اور پھر اپنے شوہر کی خاطر معاشرے میں آنا جانا بھی میرے لئے ضروری ہے۔ اچھا میں آنا کارینینا کے پاس آؤں گی' وہ سمجھ جائیں گی کہ میں انہیں اپنے ہاں نہیں بلا سکتی' پھر یہ بھی اس طرح کرنا پڑے گا کہ ان کا ساتھ ان لوگوں سے ہو جو دوسری طرح سے دیکھتے ہیں۔ اس سے انہیں کوفت ہو گی۔ میں انہیں اور نہیں الجھا سکتی۔"

"مگر میں یہ نہیں سمجھتا کہ وہاں بیکلوں عورتوں سے زیادہ گرفتی ہیں جن سے آپ ملتی جلتی ہیں" اور بھی اداس ہو کر دروشکی نے ان کی بات کاٹ دی اور یہ سمجھ کر بیٹھ گئے اور کمرے سے نکل گیا کہ بھاوج کا فیصلہ اٹل ہے

"کھیسی! مجھ سے خفا نہ ہونا' مہربانی کر کے تم سمجھو کہ یہ میرا قصور نہیں ہے" داریا نے بھیگی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

"میں تم سے خفا نہیں ہوں" اس نے اسی ادا سے جواب دیا "لیکن دوہرا دکھ ہے۔ مجھے اس بات کا بھی دکھ ہے کہ اس سے ہماری دوستی ختم ہو گئی۔ ہاں دوستی ختم نہیں بھی ہوئی تو کمزور تو ہو ہی گئی۔ تم یہ تو سمجھتی ہو کہ میرے لئے اس کے علاوہ کچھ اور ہو ہی نہیں سکتا۔"

اور یہ کہہ کر وہ ان کے ہاں سے چلا آیا۔

دروشکی سمجھ گیا کہ اب اور کوششیں بے سود ہیں اور یہ کہ یہ چند دن پیٹرس برگ میں اس طرح رہنا چاہئے جیسے یہ کوئی انجان شہر ہو۔ سابق معاشرے میں ہر طرح کے رابطے سے احتراز کرنا چاہئے تاکہ ناخوشگواری اور توہین سے سابقہ نہ پڑے جس سے اسے اس قدر اذیت ہوتی تھی۔ پیٹرس برگ میں ہونے کی ایک خاص ناگواری یہ بھی تھی کہ لگتا تھا' کھیسی الکساندروچ اور اس کا نام ہر جگہ موجود ہیں۔ یہ ناممکن تھا کہ کسی بھی چیز کے بارے میں بات شروع کی جائے اور بات گھوم پھر کر کھیسی الکساندروچ تک نہ پہنچ جائے' ناممکن تھا کہ وہ کہیں جائے اور ان سے سامنا نہ ہو۔ کم سے کم دروشکی کو تو یہی لگتا تھا جیسے اس شخص کو جس کی انگلی میں درد ہو یہ لگتا ہے کہ وہ گویا جان بوجھ کر اسی درد کرتی انگلی کو ہر چیز سے ٹکراتا ہے۔

پیٹرس برگ کا قیام دروشکی کو اس لئے اور بھی تکلیف دہ لگتا تھا کہ اس ساری مدت میں اس نے آنا میں

کچھ تھی اور ایک ناقابل فہم مزاحی کیفیت۔ کبھی کبھی تو وہ ایسی ہو جاتیں جیسے اس کی محبت میں مبتلا ہیں لیکن کبھی سرد مہر اور ایسی ہو جاتیں کہ ان کے دل کا حال جاننا ممکن ہی نہ ہوتا۔ انہیں کسی چیز سے اذیت ہو رہی تھی اور کچھ وہ اس سے چھپا رہی تھیں اور گویا ان توہموں کی طرف دھیان ہی نہ دیتی تھیں جنہوں نے اس کی زندگی کو زہر آلود کر رکھا تھا اور جو ان کی سمجھ میں ملامت کی وجہ سے ان کے لئے اور بھی زیادہ اذیت ناک ہو رہی ہوں گی۔

29

آنا کے لئے روم آنے کا ایک مقصد تھا اپنے بیٹے سے ملنا۔ جس دن وہ وہاں سے روانہ ہوئی تھیں اسی دن سے اس ملاقات کے خیال سے وہ سارے وقت ہیجان میں رہتی تھیں۔ اور جیسے جیسے پیٹرس برگ کے قریب پہنچتی جا رہی تھیں ویسے ویسے اس ملاقات کی خوشی اور اہمیت ان کے تصور میں بڑھتی ہی جا رہی تھی۔ انہوں نے اپنے آپ سے یہ سوال بھی نہیں کیا کہ اس ملاقات کا نتیجہ کیا ہوگا۔ انہیں اپنے بیٹے سے ملنا جب وہ اسی شہر میں ہوں جہاں وہ ہے، بالکل قدرتی اور سادہ بات لگتی تھی۔ لیکن پیٹرس برگ پہنچ کر اچانک معاشرے میں اپنی موجودہ حیثیت کا صاف صاف اندازہ ہو گیا اور وہ سمجھ گئیں کہ ملاقات کا بندوبست کرنا مشکل ہوگا۔

دن سے وہ پیٹرس برگ میں تھیں اور بیٹے کا خیال ایک لمحہ کے لئے بھی ان کے ذہن سے نہ نکلا تھا لیکن ابھی تک انہوں نے بیٹے کو دیکھا نہ تھا۔ سیدھے گھر جانے کا، جہاں ان کی ملاقات الیکسی الکساندرووچ سے ہو سکتی تھی، وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھیں کہ انہیں حق نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے انہیں اندر نہ جانے دیا جائے اور ان کی توہین کی جائے۔ لکھنے اور اس طرح شوہر سے رابطہ قائم کرنے کے بارے میں سوچ ہی کر انہیں اذیت ہوتی تھی۔ وہ کبھی تک یہیں سے رہ سکتی تھیں جب تک شوہر کے بارے میں سوچیں ہی نہیں۔ یہ معلوم کرنا کہ بیٹا سیر کے لئے کب جاتا ہے اور اس وقت اس کو اکیلا پانا ان کے لئے بہت کم تھا۔ انہوں نے اس ملاقات کے لئے اتنی تیاری کی تھی، اس کے لئے اتنا ضروری تھا کہ اس سے بات کریں، ہاں انا کا جی چاہتا تھا کہ اسے گلے لگا کر اسے پیار کریں۔ سروژا کی بوڑھی کھلاڑی ان کی مدد کر سکتی تھی اور انہیں مشورہ دے سکتی تھی لیکن کھلاڑی اب الیکسی الکساندرووچ کے گھر میں رہتی تھی۔ اسی پس و پیش میں اور کھلاڑی کو تلاش کرنے کی کوشش میں دو دن گزر گئے۔

آنا کو جب معلوم ہوا کہ الیکسی الکساندرووچ اور کاؤنٹس لیدیا ایوانووناکے درمیان قریبی تعلقات ہیں تو انہوں نے تیسرے دن لیدیا ایوانوونا کو خط لکھنے کا فیصلہ کیا جو ان کے لئے بہت ہی مشکل اور دقت طلب تھا اس خط میں انہوں نے سوچ سمجھ کر یہ لکھا کہ بیٹے سے ملنے کی اجازت کا دارومدار شوہر کی رضامندی پر ہوگا۔ وہ جانتی تھیں کہ اگر لیدیا ایوانووناسے ان کے شوہر کو خط دلوایا تو وہ اپنی حمایتی کے رول کو جاری رکھتے ہوئے انکار نہیں کریں گے۔

جو کارپردار خط لے کر گیا تھا اس نے آنا کو بہت ہی بے رحمی کا جواب پہنچایا جس کی انہیں ہرگز توقع نہ تھی کہ کوئی جواب نہیں دیا ہے۔ انہوں نے خود کو کبھی اتنا خوار نہیں محسوس کیا جتنا اس وقت کیا جب کارپردار کو بلا کر انہوں نے اس سے مفصل حال سنا کہ کیسے وہ جواب کا انتظار کرتا رہا اور کیسے بعد کو اس سے کہہ دیا گیا کہ "کوئی جواب نہیں دینا ہے"۔ آنا نے اپنی خواری اور توہین کو محسوس کیا لیکن انہوں نے دیکھا کہ کاؤنٹس لیدیا ایوانووناسے اپنے لفظ نظر سے ٹھیک ہی لیا تھا۔ ان کا غم اس وجہ سے اور بھی شدید تھا کہ وہ ان کا اکیلے کا غم تھا۔

اس میں وہ ورونسکی کو شریک نہ کر سکتی تھیں اور کرنا چاہتی بھی نہ تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ اس کے باوجود کہ وہی ان کے دکھ کا خاص سبب تھا، اس کے لئے بیٹے سے ملاقات کا سوال سب سے بڑا اہم بات ہوگا۔ وہ جانتی تھیں کہ ان کی تکلیف اور رنج کی ساری گہرائی کو سمجھنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہوگا وہ جانتی تھیں کہ اس بات کے ادراک پر اس کا لہجہ سرد مہری کا ہوگا اور اس سے انہیں نفرت ہو جائے گی۔ اور وہ اس چیز سے دنیا میں سب سے زیادہ ڈرتی تھیں چنانچہ اس سے وہ ساری باتیں چھپاتی تھیں جن کا تعلق بیٹے سے تھا۔

سارے دن اپنے ہوٹل کے سوئیٹ میں بیٹھے بیٹھے وہ بیٹے سے ملنے کے ذریعوں پر غور کرتی رہیں اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ خود شوہری کو لکھیں گی۔ وہ یہ خط تیار بھی کر رہی تھیں کہ انہیں لیدیا ایوانووناکا خط مل گیا۔ کاؤنٹس کی خاموشی پر انہوں نے صبر کر لیا تھا اور اس سے انہیں اطاعت آئی لیکن اس خط پر اور ان ساری چیزوں پر جو انہوں نے ان سطور میں پڑھا، انہیں غصہ آیا اور اپنے بیٹے کے لئے اپنی پرجوش اور جائز و قانونی شفقت و محبت کے سوا رے میں یہ کہنا کہ وہ ان سے ناواقف ہے، کہ وہ ان پر غصہ کرنے لگیں اور خود کو قصوروار ٹھہرانا انہوں نے بند کر دیا۔

"یہ سودھری — جذبات و احساسات کا قحط ہے!" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ "یہ لوگ صرف میری توہین کرنا اور مجھ کو اذیت دینا چاہتے ہیں۔ اور میں انہیں ایسا کرنے دوں؟ کسی صورت سے بھی نہیں! وہ تو کچھ سے بھی بدتر ہیں۔ کم سے کم میں جھوٹ تو نہیں بولتی۔ اور اسی وقت انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ کل 'سروژا کی سالگرہ ہی کے دن' وہ سیدھے شوہر کے گھر جائیں گی 'نوکروں کو رشوت دیں گی' دھوکا دیں گی' چاہے کچھ بھی کرنا پڑے وہ بیٹے سے ملیں گی اور ہر تیزی کے اس فریب کو ختم کر دیں گی جس سے ان لوگوں نے بچے کو گھیر رکھا ہے۔

وہ کھلونوں کی دکان میں گئیں، انہوں نے کھلونے خریدے اور اپنے عمل کا منصوبہ سوچ لیا۔ وہ کل صبح سویرے آٹھ بجے جائیں گی جب الیکسی الکساندرووچ ناشتہ کر رہے ہوں گے۔ وہ ہاتھ میں رقم رکھیں گی ہر چوبدار اور ملازم کو دیں گی تاکہ وہ اسے اندر جانے دیں اور جاگ اٹھنے والے بچے کیسی گی کہ وہ سروژا کے دینی باپ کے ہاں سے اسے مبارک باد کہنے آئی ہیں اور انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ وہ یہ کھلونے ان کے بستر رکھ دیں۔ بس انہوں نے وہ الفاظ نہیں تیار کئے جو وہ اپنے بیٹے سے کہیں گی۔ اس کے بارے میں انہوں نے بہت سوچا لیکن کچھ طے نہ کر سکیں۔

اگلے دن آٹھ بجے صبح آنا اکیلی گرانے کی بگھی میں سے اتریں اور انہوں نے اپنے سابق گھر کے صدر دروازے پر گھنٹی بجائی۔

"جاؤ دیکھو کیا چاہتے۔ کوئی صاحب ہیں" کپتان نے جس نے ابھی تک وردی نہیں پہنی تھی اور صرف اوور کوٹ اور پاپوش پہنے تھا، کھڑکی سے ان طاقتور پوش حاتوں کو دیکھ کر کہا جو ٹھیک دروازے پر کھڑی تھیں۔

چوبدار کا اسسٹنٹ ایک نوجوان سارجنٹ تھا جسے آنا نہیں جانتی تھیں۔ اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ وہ اندر آ گئیں اور اپنے سنہ میں سے تین روبل کا نوٹ نکال کر جلدی سے اس کے ہاتھ میں تھما دیا۔

"سروژا۔ سرگی!" کیسینوچ" انہوں نے کہا اور آگے چل پڑیں۔ نوٹ کا جائزہ لے کر چوبدار کے اسسٹنٹ نے اگلے شیشے والے دروازے پر انہیں روک لیا۔

"آپ کو کس سے ملنا ہے؟" اس نے پوچھا۔

آنا نے اس کی بات نہیں سنی اور کوئی جواب نہیں دیا۔

اسجاں خاتون کی گزبداہٹ کو دیکھ کر خود کیپٹن چ ان کے پاس آیا' انہیں دروازے سے اندر آجانے دیا اور پوچھا کہ وہ کیا چاہتی ہیں۔

"میں پرنس اسکوراوسوف کے ہاں سے سرگی ا کیسیونچ کے پاس آئی ہوں" انہوں نے کہا۔

"وہ ابھی واپس نہیں ہیں" چوبدار انہیں غور سے دیکھتے ہوئے بولا۔

آنا کو بالکل یہ توقع نہیں تھی کہ اس کے کمرے کے پیش دالان کی بالکل ہی نہ بدلی ہوئی حالت' جہاں وہ تو سال رہی تھیں' انہیں اس طرح متاثر کرے گی۔ ان کے دل میں ایک کے بعد ایک خوشیوں اور اذیتوں کی یادیں ابھریں اور ایک لمحے کے لئے تو وہ بھول ہی گئیں کہ یہاں آئی کس لئے ہیں۔

"آپ انتظار کریں گی؟" کیپٹن چ نے ان کا فرکوٹ اتارتے ہوئے کہا۔

فرکوٹ اتار کر کیپٹن چ نے ان کی صورت پر نظر ڈالی' انہیں پہچان لیا اور چپ چاپ سر جھکا کر انہیں تعظیم کی۔

اور ان سے کہا "اندر تشریف لے چلئے' عالیہ مرتبت۔"

آنا نے کچھ کہنا چاہا لیکن ان کے منہ سے آواز ہی نہیں نکلی۔ تصور و افکار میں محو بھری نظروں سے انہوں نے بڑھئے کو دیکھا اور تیز تیز سک قدموں سے سیڑھیوں پر چڑھ گئیں۔ آگے کو جھک کر دوہرے ہوتے اور اپنے پاپوشوں کی وجہ سے رپٹتے پھسلتے کیپٹن چ ان کے پاس پہنچنے کی کوشش کرتے ہوئے ان کے پیچھے لپکا

"وہاں کچھ نہیں" شاید انہوں نے کپڑے بدلے ہوں' میں اطلاع کر دوں۔"

آنا کی سمجھ میں نہیں آیا کہ بوڑھا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ سیڑھیوں پر چڑھتی چلی گئیں۔

"ادھر' بائیں طرف کو آپئے۔ معاف کیجئے گا کہ صفائی نہیں ہے۔ اب وہ پہلے والے کمرے ہی میں رہتے ہیں" چوبدار ہانپتے ہوئے کہا۔ "آپ ذرا سا انتظار کیجئے عالیہ مرتبت' میں کھٹکھٹا کر دیکھ لوں" اس نے ان سے آگے نکلتے ہوئے کہا "اونچے دروازے کو ذرا سا کھولا اور کمرے کے اندر چلا گیا۔ آنا انتظار میں رک گئیں۔

"وہ ابھی ابھی جاگے ہیں" چوبدار نے دروازے سے باہر آتے ہوئے کہا۔

اور جیسے ہی چوبدار نے یہ کہا' ویسے ہی آنا نے کسی بچے کی سی بھاگی لپکنے کی آواز سنی۔ اس بھاگی کی آواز ہی سے انہوں نے اپنے بیٹے کو پہچان لیا اور اس کی جیتی جاگتی شبیہ ان کی نظروں میں پھر گئی۔

"مجھے جانے دو جانے دو' تم جاؤ" انہوں نے کہا اور اونچے دروازے کے اندر چلی گئیں۔ دروازے سے سامنے کی طرف پلنگ تھا اور پلنگ پر لڑکا خاموش تھا صرف قمیص پہنے ہوئے جس کے بٹن کھلے تھے اور وہ جسم کو آگے کھسکائے ہوئے انگڑائی لے رہا تھا اور جمائی لینا ختم کر رہا تھا۔ جیسے ہی اس کے ہونٹ ملے ویسے ہی چند ثانیوں میں ڈوبی ہوئی بے انتہا خوشی کی مسکراہٹ چہرے پر پھیلی اور اس مسکراہٹ سمیت ہی وہ دھیرے دھیرے بڑے مزے سے پھر لیٹ گیا۔

"سرج ژا!" انہوں نے چپکے سے کہا اور دبے پاؤں اس کے پاس آگئیں۔

اس سے جدا رہنے کے دنوں میں اور اس اسذتی ہوئی محبت میں جو ان سارے پچھلے دنوں میں اس کے لئے محسوس کی تھی" انہوں نے اسے چار سال کا بچہ تصور کیا تھا جب وہ اس سے سب سے زیادہ پیار کرتی تھیں اب تو وہ ایسا بھی نہیں تھا جیسا انہوں نے اسے چھوڑا تھا۔ وہ اس چار سالہ بچے سے اور آگے نکل گیا تھا' زیادہ لمبا اور دبلا ہو گیا تھا۔ یہ کیا' اس کا چہرہ کتنا بدلا ہے' اور یہاں کتنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ کتنے لمبے لمبے وہ تب سے کتنا

بدل گیا ہے جب انہوں نے اسے چھوڑا تھا! لیکن یہ وہی تھا' اس کا سر' اس کے ہونٹ' اس کی نرم گردن اور چوڑے کندھے بالکل اسی کے تھے۔

"سرج ژا!" انہوں نے بچے کے بالکل کان کے اوپر دہرایا۔

وہ پھر کہنی کے بل اٹھا' اس نے اپنا الجھا الجھا سر ادھر ادھر کیا جیسے کچھ ڈھونڈ رہا ہو اور آنکھیں کھول دیں' چپ چاپ سوالیہ نظروں سے وہ چند سیکنڈ تک اپنے سامنے ساکت کھڑی ہوئی ماں کو دیکھتا رہا' پھر اچانک بے انتہا خوشی کے ساتھ مسکرایا اور خیر بھری آنکھوں کو بند کر کے دوبارہ لڑھک گیا لیکن پیچھے کو نہیں بلکہ ان ہی کی طرف' ان کے ہاتھوں کی طرف۔

"سرج ژا! بچہ میرا پیارا!" انہوں نے ابھر کر سانس لیتے ہوئے اور اس کے گدبدے جسم کو ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے کہا۔

"ماما!" اس نے ان کے ہاتھوں میں کسمساتے ہوئے کہا تاکہ اپنے جسم کے مختلف حصوں سے ان کے ہاتھوں کو چھو سکے۔

آنکھیں بند کئے کئے' نیند کی سی حالت میں مسکراتے ہوئے وہ پلنگ کی پائینتی سے باہر ہاتھ نکال کر ان کے کندھوں سے پکڑ کر ان سے لپٹ گیا اور ان کے نتھنوں کو اس نے اس عجیب سی ذائقہ دار خوشبو سے بھر دیا جو صرف بچوں میں ہوتی ہے اور ان کی گردن اور کندھوں سے اپنا منہ رگڑنے لگا۔

"میں جانتا تھا" اس نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔ "آج میری سالگرہ ہے۔ میں جانتا تھا کہ آپ آئیں گی میں ابھی التھا ہوں۔"

اور یہ کہہ کر وہ پھر اونگھ گیا۔

آنا پوری ٹکٹکی کے ساتھ اسے دیکھ رہی تھیں' انہوں نے دیکھا کہ اس کی غیر موجودگی میں وہ کتنا بڑا ہو گیا ہے اور یوں کہا ہے' انہوں نے اس کی کمیل سے باہر نکلی ہوئی ٹانگوں کو' جو اب اتنی بڑی ہو گئی تھیں' پہچانا بھی اور نہیں بھی پہچانا' ان دبلے ہو جانے والے گالوں کو' گدگدی پر کی ان پھوٹی نکلی ہوئی بالوں کی گھونگھریالی لٹوں کو پہچانا جن میں اسے انگلیاں پھیرا کرتی تھیں' انہوں نے ان سب کو سہلایا اور وہاں سے کچھ نہ کہہ سکیں آنسوؤں سے ان کا گلا رندھ گیا تھا۔

"ماما' آپ رو کیوں رہی ہیں؟" اس نے پوری طرح جاگتے ہوئے کہا "ماما' آپ رو کیوں رہی ہیں؟" اس نے روہانسی آواز میں چیخ کر کہا۔

"میں؟ میں روؤں گی... میں خوشی کے مارے رو رہی ہوں" میں نے آنسوؤں سے تمہیں نہیں بلکہ تھا۔ میں نہیں روؤں گی' میں روؤں گی" انہوں نے آنسوؤں کو گھونٹتے ہوئے اور منہ دوسری طرف پھیرتے ہوئے کہا۔ "اچھا تو اب تمہیں کپڑے بدلنے چاہئیں" اپنے آپ کو سنبھال کر انہوں نے کہا اور چپ ہو کر اس کے ہاتھ چھوڑ دیئے جنہیں پلنگ کے پاس ہی کرسی پر بیٹھ کر انہیں کپڑے تبدیل کرتے دیکھنے لگیں۔

"تم کپڑے میرے بغیر کیسے بدلتے ہو؟ کیسے..." انہوں نے بہت خوش خوش اس طرح پوچھنا چاہا جیسے معمولی سی بات ہو لیکن گفتگو نہ نکلیں اور انہوں نے پھر منہ پھیر لیا

"اب میں صفحے پانی سے ہاتھ منہ نہیں دھوؤں گا' یاد ہے ماما' نہیں دن... اور پنسل کو بھی آپ نے نہیں دیکھا؟ وہ ابھی آتے ہوں گے۔ آپ تو میرے کپڑوں پر بیٹھی ہیں" اور سرج ژا نے قہقہہ لگایا

انہوں نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرانے لگیں۔

"ماں' میری پیاری' میری اچھی!" اس نے زور سے کہا اور پھر لپک کر ان سے لپٹ گیا۔ جیسے اس نے اب جا کر' جب ان کی مسکراہٹ دیکھی تب' اچھی طرح سمجھا ہو کہ کیا ہوا ہے۔ "اس کی کوئی ضرورت نہیں" اس نے ان کی بیعت کو آتارتے ہوئے کہا اور جیسے انہیں ہلکی پھلکی بیعت کے لئے سرے سے کچھ کہہ کر پھر ان سے لپٹ گیا اور انہیں پیار کرنے لگا۔

"مگر تم میرے بارے میں سوچتے کیا تھے؟ تم نہیں سوچتے تھے کہ میں مر گئی؟"

"میں نے کبھی اس کا یقین نہیں کیا۔"

"نہیں یقین کیا تم نے' میرے بیٹے؟"

"میں جانتا تھا' میں جانتا تھا" اس نے اپنا پسندیدہ فقرہ کہا اور ان کا ہاتھ پکڑ کر جس سے وہ اس کے بالوں کو سہلا رہی تھیں' ان کی ہتھیلی کو اپنے منہ پر دبانے اور چومنے لگا۔

30

اس عرصے میں وائلی لونگ کی پہلے تو سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ خاتون کون ہیں' کیا ہیں جو سب سے یہ جان گئے کہ یہ وہی ماں ہیں جو شوہر اور بیٹے کو چھوڑ کر چلی گئی تھیں اور جنہیں وہ نہیں چاہتے تھے اس لئے کہ ان کے جانے کے بعد گھر میں آئے تھے۔ وہ شش و پنج میں پڑ گئے کہ انہیں اندر جانا چاہئے یا نہیں یا کسی کو اطلاع کرنی چاہئے۔ آخر کار وہ سمجھ گئے کہ ان کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ سرج ڈاکو مقررہ وقت پر اٹھائیں اس لئے انہیں یہ جاننے سمجھنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے کہ وہاں کون بیٹھا ہے 'ہاں یا کوئی اور' مالک انہیں اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے کیڑے بدلے' دروازے کے پاس آئے اور اسے کھولا۔

لیکن ماں بیٹے کا پیار' ان کی آوازوں کی گونج اور باتیں جو دونوں کر رہے تھے — ان ساری چیزوں نے انہیں اپنا ارادہ بدلنے پر مجبور کر دیا۔ انہوں نے سر ہلایا اور گہری سانس بھر کر دروازہ بند کر دیا۔ "دس منٹ اور انتظار کروں" انہوں نے کہا تھا اور آنسو پونچھتے ہوئے اپنے آپ سے کہا۔

اسی وقت گھر کے نوکروں میں سخت ہیجان تھا۔ سب کو معلوم ہو گیا تھا کہ مالکن آئی ہیں اور یہ کہ کیپٹن نے انہیں اندر آنے دیا' اور یہ کہ وہ اس وقت بچوں والے کمرے میں ہیں۔ اور صاحب خود روز تو بچے بچوں والے کمرے میں جاتے ہیں۔ اور اس بات کو سب سمجھتے تھے کہ یہاں بیوی کی ملاقات ہو جانا ممکن ہے اور اس کو روکنا چاہئے۔ خدمتگار کور لیسی نے چوبدار کے پاس آ کر سوال کیا کہ کس نے اور کیسے انہیں اندر آنے دیا۔ جب اسے معلوم ہوا کہ کیپٹن نے ان کا استقبال کیا اور انہیں اندر لے گیا تو وہ بوڑھے کو اٹھنے لگا۔ چوبدار پہلے تو ہونٹ بھینچے چپ رہا لیکن جب کور لیسی نے اس سے کہا کہ اس نے تو ایسی حرکت کی ہے کہ اس پر اسے نکال دیا جانا چاہئے تو کیپٹن بڑھ کر اس کے پاس گیا اور اس کے منہ کے سامنے ہاتھ نچا کر بولا:

"ہاں اور تم ہوتے تو تم نے دیتے! دس سال سے میں ان کی اور ان سے سوائے بچی کے سلوک کے اور کچھ جانا نہیں لیکن اب تم سامنے آ جاتے اور کہتے کہ میرا کام کر کے باہر جا بیٹھے! تم تو خوب سمجھتے ہو کہ معاملت کس میں ہے! کیا تم اپنے بارے میں سوچتے کہ مالک کو کیسے نوچا جائے اور فرنگا کوٹ ہتھیا لیا جائے؟"

"اجڈ سیاہی!" کور لیسی نے حقارت کے ساتھ کہا اور کھلائی کی طرف مڑ گیا جو اسی وقت آئی تھیں "اب آپ ہی فیصلہ کیجئے مارتھا مسز ہڈسن" کور لیسی نے کھلائی سے مخاطب ہو کر کہا "آ جانے دو اور کسی سے بتایا بھی نہیں' اور مسیسی انگلسائڈ روچ ابھی نکلیں گے اور بچوں کے کمرے میں جائیں گے۔"

"اے ہے' غضب ہو گیا!" کھلائی بولیں۔ "آپ تو کور لیسی واسلیسوچ' کسی طرح ان کو روکئے' مالک کو اندر میں دوڑ کے جاتی ہوں اور انہیں اٹھا لے جاتی ہوں۔ اے ہے' غضب ہو گیا!"

جب کھلائی بچوں کے کمرے میں داخل ہوئیں تو سرج ڈاکو ماں سے یہ تار رہا تھا کہ کیسے وہ اور ناریکا' ٹیلے پر سے برف پر پھسلتے ہوئے گر پڑے اور تین بار فلاباری کھا گئے۔ آنا اس کی آواز سن رہی تھیں' اس کے چہرے کو اور اس پر آتے جاتے تاثرات کو دیکھ رہی تھیں' اس کے ہاتھ کو محسوس کر رہی تھیں لیکن یہ کچھ بھی نہیں سمجھ رہی تھیں کہ وہ کہہ کیا رہا تھا۔ وہ صرف یہ سوچ اور محسوس کر رہی تھیں کہ اب چلے جانا چاہئے' اب اسے چھوڑنا پڑے گا۔ انہوں نے وائلی لونگ کے پاؤں کی چاپ بھی سنی تھی اور دروازے تک آئے اور کھانسے تھے' پاس آتی ہوئی کھلائی کے پاؤں کی چاپ بھی سنی تھی لیکن جیسے پتھر کی ہو گئی ہوں' جیسے ان میں بات کرنے کی طاقت ہو نہ اٹھنے کی۔

"مالکن' میری اچھی!" کھلائی آنا کے پاس آ کر اور ان کے ہاتھوں اور کندھوں کو بوسہ دیتے ہوئے بولیں۔ "آخر خدا نے سالگرہ والے دن بچے کو طوفانی تو دی اور اور ابھی تو آپ نہیں بولیں۔"

"میرے' کھلائی' پیاری' مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ گھر میں ہیں" آنا نے ایک منٹ کو جیسے ہوش میں آتے ہوئے کہا۔

"میں یہاں رہتی نہیں' میں تو بچی کے ساتھ رہتی ہوں' میں مبارک باد کہنے آئی تھی میری اچھی آنا ارکاڈیونا!"

کھلائی اچانک رو پڑیں اور پھر آنا کے ہاتھ چومنے لگیں۔

سرج ڈاکو ہنستی ہوئی آنکھوں اور مسکراہٹ سے کھلائی کا ایک ہاتھ سے ماں کو اور دوسرے ہاتھ سے کھلائی کو لپٹائے ہوئے قالین پر اپنے گدبدے ننگے پاؤں پٹک رہا تھا۔ اپنی ماں سے اپنی پیاری کھلائی کا محبت بھرا تاثر دیکھ کر وہ بہت ہی خوش ہو گیا تھا۔

"ماں! آپ اکثر میرے پاس آتی ہیں اور جب آتی ہیں تو..." اس نے کہنا شروع کیا تھا لیکن یہ دیکھ کر رک گیا کہ کھلائی نے ماں کے کان میں پیچھے کچھ کہا اور ماں کے چہرے پر خوف سا چھا گیا اور کچھ شرم سی آ گئی ہو ماں کے چہرے پر بالکل اچھی نہیں لگ رہی تھی۔

ماں اس سے اور قریب آ گئیں۔

"میرا پیارا!" انہوں نے کہا۔

وہ "الوداع" نہیں کہہ سکیں لیکن ان کے چہرے کا تاثر یہی کہہ رہا تھا۔ اور وہ سمجھ گیا۔ "پیارا' پیارا' پیارا' کو تیکھا" انہوں نے اس کا وہ نام لیا جس سے وہ اسے بپٹن میں پکارتی تھیں "تو مجھے بھولے گا تو نہیں نا..." لیکن آگے وہ کچھ نہ کہہ سکیں۔

بعد کو انہوں نے کتنی بار وہ سب باتیں سوچیں جو وہ اس سے کہہ سکتی تھیں لیکن اس وقت ان کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا اور کچھ نہ کہہ سکیں۔ لیکن سرج ڈاکو سب سمجھ گیا جو وہ کہنا چاہتی تھیں۔ وہ سمجھ گیا کہ ماں اسے بھی تھیں اور اس سے پیار کرتی تھیں۔ وہ تو یہ بھی سمجھ گیا تھا کہ کھلائی نے کیا کہا تھا۔ اس نے سن لیا تھا "بچہ تو

بچے" اور وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ باپ کے بارے میں بتایا جا رہا تھا اور یہ کہ ماں اور باپ کی ملاقات ہونا ممکن نہیں ہے۔ یہ تو وہ سمجھ گیا لیکن ایک بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی کہ ماں کے چہرے پر خوف اور شرم کیوں چھا گئی تھی؟۔ وہ قصوروار تو نہیں ہیں لیکن ان سے ڈرتی اور کسی وجہ سے شرمندہ ہیں۔ وہ چاہتا تھا کہ سوال کرے جس سے اس کا یہ شک دور ہو جاتا لیکن یہ نہیں کر سکا۔ اس نے دیکھا کہ ماں کو رکھ ہو رہا ہے اور اسے ان کے اوپر بڑا ترس آیا۔ وہ چپ چاپ ان سے لپٹ گیا اور پھر سرگوشی میں ان سے بولا:

"ابھی مت جائیے۔ وہ جلدی نہیں آئیں گے۔"

ماں نے اس کو اپنے سے ذرا الگ کیا تاکہ سمجھ سکیں کہ کیا وہ یہی سوچ رہا ہے جو کہہ رہا ہے۔ اور اس کے سہمے ہوئے چہرے پر انہوں نے پڑھ لیا کہ صرف یہی نہیں کہ وہ باپ ہی کے بارے میں بات کر رہا تھا بلکہ ان سے پوچھ بھی رہا تھا کہ اسے باپ کے بارے میں کس طرح سوچنا چاہئے۔

"سرج ژا" میرے دوست" انہوں نے کہا" اس سے محبت کرو' وہ مجھ سے زیادہ اچھے اور نیک ہیں' اور میں ان کی قصوروار ہوں۔ جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو تم خود ہی سمجھ جاؤ گے۔"

"آپ سے زیادہ اچھا کوئی نہیں ہے۔" اس نے انتہائی ناامیدی سے چیخ کر روہانسے ہوتے ہوئے کہا اور ان کو کندھوں سے پکڑ کر انہیں پوری قوت سے بھینچ کر تناؤ سے کانپتے ہوئے ہاتھوں کے ساتھ ہلانے لگا۔

"میری جان' پیارا میرا" آنا نے کہا اور وہ بھی پہلے بچوں کی طرح رونے لگیں جیسے وہ رو رہا تھا۔

اسی وقت دروازہ کھلا اور وہ ایلی لوبچا اندر آئے۔ دوسرے دروازے کے پاس پاؤں کی چاپ سنائی دی اور کھلائی نے ڈری ہوئی سرگوشی میں کہا۔

"آ رہے ہیں" اور آنا کی ہیبت انہیں تھا دی۔

سرج ژا بستر سے پڑا اور ہاتھوں سے منہ ڈھانپ کر سسکیاں لے لے کر رونے لگا۔ آنا نے اس کے ہاتھوں کو چہرے پر سے ہٹایا ایک بار اس کے آنسوؤں سے تر چہرے کو پیار کیا اور تیز تیز قدموں سے دروازے سے نکل گئیں۔ الیکسی الیگساندرووچ ان کے بالکل سامنے ہی پڑ گئے' آنا کو دیکھ کر رک گئے اور انہوں نے تعظیماً سر جھکایا۔

وہ جانتے تھے انہوں نے ابھی ابھی سرج ژا سے کہا تھا کہ وہ ان سے زیادہ اچھے اور نیک ہیں اس کے باوجود اس سرسری نظر میں' جو انہوں نے الیکسی الیگساندرووچ پر ڈالی تھی ان کی ساری شخصیت کو تمام تفصیلات کے ساتھ سمجھ لیا اور ان کے لئے اپنے دل میں نفرت اور بیٹے کے سلسلے میں رشک و حسد محسوس کیا۔ انہوں نے جلدی سے اپنی نقاب گری اور قدم بوسی تقریباً بھاگتی ہوئی کرنے سے باز رکھیں۔

جو کھلونے انہوں نے کل اتنی محبت اور رچ کے ساتھ دکان سے پسند کر کے خریدے تھے انہیں وہ کھول بھی نہ پائی تھیں اور ویسے ہی اپنے ساتھ واپس لئے چلی گئیں۔

31

آنا کے دل میں اپنے بیٹے سے ملنے کی خواہش جتنی شدید کیوں نہ رہی ہو اور اس کے لئے چاہے انہوں نے کتنے ہی دنوں تک سوچا اور تیاری کی ہو لیکن اس کی توقع انہیں ہرگز نہ تھی کہ ان پر اس ملاقات کا اتنا گہرا اثر پڑے گا۔ ہوٹل میں اپنے اکیلے سوئیٹ میں واپس آ کر وہ دیر تک یہ نہ سمجھ سکیں کہ یہاں کس لئے

ہیں۔ "ہاں یہ سب ختم ہو چکا اور میں پھر اکیلی ہوں" انہوں نے اپنے آپ سے کہا اور ہیٹ اتارے بغیر ہی" فر" ان کے پاس رکھی کرسی پر بیٹھ گئیں۔ کھڑکیوں کے بیچ میں میز پر رکھی ہوئی کاسے کی ایک گھڑی کو یک ٹک دیکھتے ہوئے وہ سوچنے لگیں۔

فرانسیسی خادمہ' جسے وہ پیرس سے اپنے ساتھ لائی تھیں' ان سے یہ کہنے کے لئے آئی کہ وہ کپڑے بدل لیں۔ انہوں نے تعجب سے اس کی طرف دیکھا اور کہا:

"بعد کو۔"

خدمتگار نے کافی بنانے کے لئے پوچھا۔

انہوں نے کہا "بعد کو۔"

اطالوی آیا نے بچی کے کپڑے بدلے اور اسے لے کر آنا کے پاس آئی۔ گدبدی' جیسی طرح دودھ پائی جانے والی بچی ہمیشہ کی طرح ماں کو دیکھ کر اپنے دھاگے بنے ہوئے گدبدے ننگے ہاتھوں کی ہتھیلیاں بچے کو کر کے' اپنے بے دانتوں کے منہ سے مسکراتی ہوئی' اپنے ہاتھوں پاؤں چلانے لگی جیسے کھلی تجوری ہو اور اپنی لڑکی ہوئی کلف دار فراک کی پلیٹوں کو سرسرانے لگی۔ یہ ممکن ہی نہ تھا کہ اس بچی کی طرف دیکھ کر مسکرایا نہ جائے' یہ ممکن ہی نہ تھا کہ اس کی طرف توجہ نہ بڑھائی جائے جس کو وہ پکڑ لیتی تھی اور قلقاری مار کر سارے بدن سے مچل جاتی تھی' یہ ممکن ہی نہ تھا کہ اس کی طرف ہونٹ نہ بڑھائے جائیں جنہیں وہ پیار کرنے کے انداز میں پورے کے پورے اپنے منہ میں بھر لیتی تھی۔ اور آنا نے یہ سب کیا' اسے ہاتھوں میں لے کر اور اسے اچھالنے لگیں اور اس کے تازہ تازہ گالوں کو اور ننھی کنپٹیوں کو پیار کیا۔ لیکن اس بچی کو دیکھ کر ان کے نزدیک یہ بات اور زیادہ واضح ہو گئی کہ جو جذبہ وہ اس کے لئے محسوس کرتی تھیں وہ اس کے مقابلے میں محبت بھی نہیں تھی جو وہ سرج ژا کے لئے محسوس کرتی تھیں۔ اس بچی میں ہر چیز پیاری تھی لیکن یہ سب پتہ نہیں کیوں ان کو نہ لگتا تھا۔ پہلے بچے پر' ہو اگر چہ ایسے شخص سے تھا جس سے وہ محبت نہ کرتی تھیں پھر بھی وہ ساری محبت صرف ہو گئی تھی جسے بھی خاصیت حاصل نہ ہوئی تھی۔ بچی انتہائی مشکل اور پیچیدہ حالات میں پیدا ہوئی تھی اور اس پر اس فکر مندی کا سوواں حصہ بھی نہ صرف کیا گیا تھا جو پہلے بچے پر صرف کی گئی تھی۔ اس کے علاوہ بچی کے معاملے میں ابھی تو انتظار اور توقع ہی توقع تھی جبکہ سرج ژا تقریباً پورا آدمی ہو چکا تھا اور محبوب آدمی۔ اس میں خیالات و احساسات کی بیدار ہونے لگی تھی' وہ سمجھتا تھا' محبت کرتا تھا' اس نے اس کی باتیں اور نظریں یاد کر کے سوچا کہ وہ ان کے بارے میں اپنی رائے قائم کرتا ہے۔ اور وہ اس سے ہمیشہ کے لئے صرف جسمانی ہی نہیں بلکہ روحانی طور پر بھی الگ ہو گئی تھیں اور اس کو درست کرنا ناممکن تھا۔

انہوں نے بچی کو آنا کے حوالے کر دیا' اسے جانے دیا اور وہ لاکٹ کھولا جس میں سرج ژا کی تقریباً اسی عمر کی تصویر تھی جتنی اس وقت اس بچی کی تھی۔ وہ تھیں اور ہیٹ اتار کر انہوں نے میز پر سے البم اٹھا لیا جس میں بچے کی مختلف عمروں کے فوٹو سے۔ وہ فوٹوؤں کا موازنہ کرنا چاہتی تھیں اس لئے انہیں البم سے نکالنے لگیں انہوں نے سارے فوٹوؤں کو نکال لیا۔ اس ایک' آخری اور سب سے اچھا فوٹو نہ تھا۔ وہ سفید قمیص پہنے کرسی پر بیٹھا آنکھیں بھینچے ہوئے مسکرا رہا تھا۔ یہ اس کے چہرے کا سب سے مخصوص اور سب سے اچھا تاثر تھا۔ چھوٹے چھوٹے سلیقہ مند ہاتھوں سے' جو آج ایک خاص تناؤ کے ساتھ اپنی سفید پتلی پتلی انگلیوں کو حرکت دے رہے تھے' انہوں نے فوٹو کو کئی بار کونے سے پکڑ کر کھینچا لیکن فوٹو چپک گیا تھا اور وہ اسے نہ نکال سکیں۔ کاغذ

تراش میں تھا نہیں اور انہوں نے پاس ہی رکھے ہوئے ایک فوٹو کو لے کر یہ ورد شکی کا فوٹو تھا جو روم میں سجا گیا تھا جس میں وہ گول ہیٹ لگائے تھا اور اس کے بال لمبے تھے۔ اس نے بیٹے کے فوٹو کو دیکھا۔ "ہاں' یہ رہے وہ" انہوں نے ورد شکی کے فوٹو کو دیکھ کر کہا اور اچانک انہیں یاد آگیا کہ ان کے موجودہ رنج کا سبب کون تھا۔ صبح بھر ورد شکی کا خیال انہیں ایک بار بھی نہیں آیا تھا لیکن اب اچانک اس حوالے 'شرلاک ہومز کو دیکھ کر جس سے وہ اتنی اچھی طرح واقف تھیں اور جو اس کے لئے اتنا پیارا تھا' انہوں نے اس کے لئے محبت کا غیر متوقع ابھار محسوس کیا۔

"لیکن وہ ہیں کہاں؟ وہ میرے دکھ اور پریشانیوں کے ساتھ اکیلے مجھے چھوڑ کیسے جا سکتے ہیں؟" اچانک انہوں نے خفگی کے احساس کے ساتھ سوچا۔ وہ بھول گئیں کہ انہوں نے خود ہی بیٹے سے متعلق ساری باتوں کو اس سے چھپایا تھا۔ انہوں نے اس کے پاس کہلوا بھیجا کہ وہ ابھی ان کے پاس آجائے اور غصے ہوئے دل کے ساتھ وہ الفاظ سوچنے لگیں جن میں وہ اسے سب کچھ بتا دیں گی' اور اس کی طرف سے محبت کے اس اظہار کا تصور کرکے انکار کرنے لگیں جس سے انہیں تسکین مل جائے گی۔ جسے بھیجا تھا وہ یہ جواب لے کر آیا کہ ان کے پاس کوئی آیا ہوا ہے لیکن وہ ابھی آجائیں گے اور یہ پوچھوایا ہے کہ کیا وہ ان کے ساتھ پرنس یا شرین سے مل سکتی ہیں جو پیٹرس برگ آئے ہوئے ہیں۔ آنا نے سوچا "اکیلے نہیں آئیں گے اور کل دن کے کھانے کے وقت سے پہلے نہیں ملنے ہیں۔ آئیں گے بھی تو اس طرح نہیں کہ میں ان سے سب کہہ سکوں بلکہ یا شرین کے ساتھ آئیں گے۔" اور اچانک ان کے ذہن میں ایک عجیب خیال آیا۔۔ اگر وہ اب مجھ سے محبت نہیں کرتے تو؟

اور پچھلے دنوں کا جائزہ لینے پر انہیں لگا کہ ہر چیز میں انہیں اپنے اسی بھیانک خیال کی تائید نظر آئی ہے' اس میں بھی کہ کل اس نے گھر پر کھانا نہیں کھایا' اس میں بھی کہ اس نے اس بات پر اصرار کیا تھا کہ پیٹرس برگ میں وہ الگ الگ رہیں' اس میں بھی کہ اس وقت وہ کیا نہیں آرہا تھا جیسے وہ رسمی ملاقات سے گریز کر رہا ہو۔

"لیکن ایسا ہے تو مجھے یہ جاننا چاہئے۔ مجھے یہ جاننا چاہئے۔ اگر مجھے یہ پتہ ہو گا تو پھر مجھے معلوم ہو گا کہ میں کیا کروں" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ ان میں اس حالت کا تصور کرنے کا دم نہیں تھا جس میں وہ اس کی بے نیازی کا یقین ہونے کے بعد بچ جائیں گی۔ وہ سوچ ہی نہیں سکتی تھیں کہ ورد شکی اب ان سے محبت نہیں کرتا' وہ خود کو انتہائی ناامیدی سے بہت قریب محسوس کر رہی تھیں اور اس کے نتیجے میں وہ خود کو خاص طور سے ہیجانی حالت میں محسوس کر رہی تھیں۔ انہوں نے خادمہ کو بلایا اور سنگار کے کمرے میں چلی گئیں۔ کپڑے تبدیل کرنے میں انہوں نے سنگار میں اس سے کہیں زیادہ وقت صرف کیا جتنا کہ وہ ان دنوں میں کرتی تھیں گو کہ وہ اب ان سے محبت نہیں کرتا تھا' پھر سے اس لئے ان سے محبت کرنے لگے گا کہ وہ ایسے کپڑے پہنے تھیں اور ایسے بال بنائے تھیں جو ان پر سب سے زیادہ پھبتے تھے۔

وہ ابھی تیار بھی نہیں ہو پائی تھیں کہ انہوں نے گھنٹی کی آواز سنی۔

جب وہ ڈرائنگ روم میں آئیں تو ان کی نظریں ورد شکی سے نہیں بلکہ یا شرین سے چار ہوئیں۔ ورد شکی ان کے بیٹے کے فوٹو کو دیکھ رہا تھا جسے وہ میز پر بھول گئی تھیں اور اس نے ان کی طرف نظر اٹھانے میں جلدی نہیں کی۔

"ہم تو پہلے مل چکے ہیں" انہوں نے اپنا بھونڈا سا ہاتھ بڑھاتے ہوئے یا شرین کے (جو اس کے زیبدست ذیل اول اور بھونڈے چہرے کے پیش نظر انتہا عجیب لگ رہا تھا) بڑے سے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا۔ "پچھلے

سال لے تھے مگر ڈور ڈور کے مقابلوں میں۔ مجھے دے دیجئے" انہوں نے تیزی سے ورد شکی کے ہاتھ سے بیٹے کے فوٹو لیتے ہوئے کہا جسے وہ دیکھ رہا تھا اور کسی خیز طور پر چمکتی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھا "اس سال دوڑیں بھی رہیں؟ ان کی بجائے میں نے روم کے ریس کورس پر دوڑیں دیکھیں۔ لیکن آپ کو تو یورپی ممالک کی زندگی پسند نہیں" انہوں نے شفقت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں آپ کے اور آپ کے ہر ذوق کے بارے میں جانتی ہوں حالانکہ میں تو آپ سے کبھی ہوں۔"

"اس کا مجھے بڑا افسوس ہے اس لئے کہ ذوق تو میرے سب برے ہیں" یا شرین نے اپنی بائیں مونچھ کو چباتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر باتیں کرنے کے بعد اور یہ دیکھ کر کہ ورد شکی نے اپنی گھڑی پر نظر کی' یا شرین نے آنا سے پوچھا کہ کیا وہ پیٹرس برگ میں ابھی رہا وہ دونوں رہیں گی' اور اپنے دراز دست ذیل کو سیدھا کرتے ہوئے اپنی کیپ کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"لگتا ہے زیادہ دنوں نہیں" انہوں نے گزیدا کر ورد شکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کیا اب ملاقات نہ ہو گی؟" یا شرین نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر ورد شکی سے مخاطب ہو کر بولا "تم کھانا کہاں کھا رہے ہو؟"

"آپ کھانے کے لئے میرے ہاں آجائیے" آنا نے فیصلہ کن انداز میں کہا جیسے وہ اپنی گزشتہ بات پر اپنے آپ سے ناراض ہو گئی ہوں۔ لیکن ان کا چہرہ سرخ ہو گیا جیسے کہ بیشہ ہو جاتا تھا جب وہ کسی نے غلص کے سامنے اپنی صورت حال کا ذکر کرتی تھیں۔ "کھانا تو یہاں اچھا نہیں ہوتا لیکن آپ کم سے کم اس سے مل تو لیں گے۔ کیسی اپنی رجسٹر کے سارے ساتھیوں میں کسی سے اتنی محبت نہیں کرتے جتنی آپ سے۔"

"بڑی خوشی ہے" یا شرین نے مسکراتے ہوئے کہا جس سے ورد شکی نے یہ دیکھ لیا کہ اسے آنا بہت اچھی لگیں۔

یا شرین نے اجازت لی اور چلا گیا۔ ورد شکی ٹھہر گیا۔

"کیا تم بھی جا رہے ہو؟" آنا نے اس سے کہا۔

"مجھے ویسے ہی دیر ہو چکی ہے" اس نے جواب دیا۔ "تم جاؤ' میں ابھی تمہیں "ٹوں گا" اس سے پکار کر یا شرین سے کہا۔

انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور نگاہیں ہٹائے بغیر دیر تک اس میں سوچتے رہیں کہ کچھ کہیں تاکہ اسے روک سکیں۔

"تمہارا فصوہ مجھے کچھ کہنا ہے" اور اس کے گھنے ہاتھ کو لے کر اسے اپنے گال پر رکھ کر دبایا "ہاں' کوئی بات تو نہیں ہے کہ میں نے انہیں کھانے پر بلا لیا؟"

"بہت اچھا کیا" اس نے پر سکون مسکراہٹ کے ساتھ کہا' اس کے ہموار مضبوط دانت دکھائی دے گئے اور اس نے ان کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

"کیسی' تم میری طرف سے بدل تو نہیں گئے؟" انہوں نے دونوں ہاتھوں سے اس کے ہاتھ کو دباتے ہوئے کہا۔ "کیسی' مجھے یہاں بڑی کوفت ہوئی۔ ہم کب جائیں گے؟"

"جلدی' جلدی۔ تم کو یقین نہیں کہ یہاں تمہاری موجودگی میرے لئے بھی کتنی تکلیف دہ ہے" اس نے کہا

اور اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔

"اچھا تو جاؤ جاؤ!" انہوں نے پریشان کن کہا اور تیزی سے اس سے دور چلی گئیں۔

32

جب درد مشکی ہوٹل میں واپس آیا تو آنتا اپنے سوئیٹ میں نہیں تھیں۔ اس کو بتایا گیا کہ اس کے جانے کے بعد کوئی خاتون آئی تھیں اور وہ ان کے ساتھ چلی گئیں۔ یہ کہ وہ چلی گئیں یہ بتائے بغیر کہ کہاں جا رہی ہیں' یہ کہ وہ ابھی تک نہ آئی تھیں' یہ کہ وہ صبح کو بھی کہیں گئی تھیں بغیر اسے کچھ بتائے ہوئے۔ اس سب سے اور اس کے ساتھ ہی آج صبح کو ان کے چہرے کے عجیب ہیجانی سے تاثر کو اور اس معاندانہ لہجے کو یاد کر کے جس سے انہوں نے اس کے ہاتھ سے بیئے کا گلاس تقریباً چھین لیا تھا' وہ سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ اس نے طے کیا کہ ان کے ساتھ صاف صاف باتیں کرنے کی ضرورت ہے۔ اور وہ انہیں کے ڈرائنگ روم میں ان کا انتظار کرتا رہا۔ لیکن آنتا اکیلی نہیں واپس آئیں بلکہ اپنے ساتھ اپنی بلی بوڈھی ان چاچی پرنس ایلا سناپا کو بھی لائیں۔ یہ وہی تھیں جو صبح کو آئی تھیں اور جس کے ساتھ آنتا غیر شائستہ طور پر پیش آئی تھیں۔ آنتا نے جیسے درد مشکی کے چہرے کے تاثر کی طرف دھیان ہی نہیں دیا جو فکر مند اور سوالیہ تھا۔ وہ خوش خوش اسے بتاتی رہیں کہ انہوں نے آج صبح کیا کیا خریدا۔ اس نے دیکھا کہ ان کے ساتھ کوئی خاص بات ہوئی ہے۔۔۔ چمکتی ہوئی آنکھوں میں جب وہ درد کے لئے اس کے چہرے پر لمحہ بھر کو توجہ ہوتی تھی' اور باتوں میں تیز حرکات و سکنات میں وہی اصابی پھرتی اور طافت تھی جو اس کی فربہت کے شروع کے دنوں میں اسے اتنی دلنواز معلوم ہوتی تھی لیکن اب ان سے اسے تشویش ہوتی تھی اور روکنا تھا۔

چار آدمیوں کے لئے کھانے کی میز لگائی گئی۔ سب لوگ کھانے کے ہونے سے کمرے میں جانے کے لئے اکٹھے ہوئے ہی تھے کہ تو لیچ پرنس بیشی کے پاس سے آنتا کے لئے ایک پیغام لے کر آیا۔ پرنس بیشی نے معذرت کرنے کی درخواست کی تھی کہ وہ رخصت ہونے کے لئے نہیں آئیں' ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی لیکن انہوں نے آنتا سے درخواست کی تھی کہ وہ ساڑھے چھ اور پونے سات کے بیچ میں ان سے ملنے کے لئے آئیں۔ اس مقرر کردہ وقت کے اکثر پر درد مشکی نے آنتا کے چہرے پر نظر کی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بیشی نے ایسے انتظامات کر لئے ہیں کہ آنتا سے کسی کا سامنا نہ ہو۔ لیکن آنتا نے جیسے اس کی طرف دھیان ہی نہ دیا تھا۔

انہوں نے ذرا سا مسکراتے ہوئے کہا "بڑا افسوس ہے کہ ساڑھے چھ سے پونے سات کے درمیان ہی نہیں آ سکتی۔"

"پرنس کو بڑا افسوس ہو گا۔"

"اور مجھے بھی۔"

"آپ غالباً پاتی کو سننے تو جا رہی ہیں؟"

"پاتی؟ آپ نے مجھے بڑا اچھا خیال بھجایا۔ اگر باکس مل جاتا تو میں جا سکتی تھی۔"

"میں حاصل کر سکتا ہوں" تو لیچ نے پیش کش کی۔

"میں آپ کی بہت بہت شکر گزار ہوں گی" آنتا نے کہا۔ "کیا ہمارے ساتھ کھانے میں شریک نہیں ہوں گے؟"

درد مشکی نے ذرا سا اپنے کندھے ہلائے۔ اس کی بالکل سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آنتا کیا کر رہی ہیں۔ کس لئے وہ ان بوڑھی پرنس کو ساتھ لائی تھیں' کس لئے تو لیچ کو کھانے پر روکا اور سب سے تعجب خیز بات یہ کہ کس لئے اسے باکس کا بندوبست کرنے کو کہا؟ کیا واقعی ان کی حالت میں یہ سوچا بھی جا سکتا ہے کہ وہ پاتی کے پروگرام میں جائیں جہاں ان کی جان پہچان کا پورا حلقہ موجود ہو گا؟ اس نے عجیدہ نظروں سے انہیں دیکھا لیکن اس کے جواب میں انہوں نے اسے ملکارنے کی ہی نظر سے دیکھا جو خوشی کی تھی۔ نا امیدی کی اور جس کے معنی اس کی سمجھ میں نہیں آئے۔ کھانے کے دوران میں آنتا بے حد عارفانہ انداز میں خوش تھیں۔ انہوں نے تو لیچ اور پاشوین کے ساتھ مشورہ دانہ انداز برتا۔ جب سب لوگ کھانے کی میز سے اٹھے اور تو لیچ باکس کا بندوبست کرنے چلا گیا اور پاشوین سگریٹ پینے تو درد مشکی بھی اس کے ساتھ اپنے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد وہ دوڑ کر اوپر گیا۔ آنتا نے لباس تبدیل کر لیا تھا۔ وہ سفید ریشمی ململ کا لباس پہنے تھیں جو انہوں نے پیرس میں سیا تھا اور جس کا صدر کھلا ہوا تھا اور سر پر وہ بڑی قیمتی لیس پہنے تھیں جو ان کے چہرے پر حاشیے کی طرح لگی ہوئی تھی اور ان کی روشن خوبصورتی اس سے خاص بانکپن کے ساتھ نمایاں ہو گئی تھی۔

"آپ پاتی نہیں جائیں گی؟" اس نے ان کی طرف دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"آپ اس قدر زور کر کیوں پوچھ رہے ہیں؟" پھر اس بات پر پریشان ہو کر کہ اس نے ان کی طرف نہیں دیکھا' آنتا نے کہا۔ "آخر میں کیوں نہ جاؤں؟"

وہ جیسے اس کے لفظوں کے معنی ہی نہیں سمجھیں۔

"ظاہر ہے کہ کوئی وجہ نہیں ہے" اس نے بھویں سکیڑ کر کہا۔

"یہی تو میں بھی کہہ رہی ہوں" انہوں نے دانستہ طور پر اس کے لہجے کے طنز کو نہ سمجھتے ہوئے اور سکون کے ساتھ اپنے پر قابو رکھتے ہوئے دستانوں کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آنتا خدا کے لئے' یہ ہوا کیا آپ کو؟" اس نے ان سے فریاد سی کرتے ہوئے بالکل ویسے ہی کہا جیسے کسی زمانے میں ان کے شوہر ان سے بات کرتے تھے۔

"میری سمجھ میں نہیں آیا آپ کس چیز کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔"

"آپ جانتی ہیں کہ جانا ممکن نہیں ہے۔"

"کیوں؟ میں اکیلی تو نہیں جا رہی ہوں۔ پرنس وارد ار اساس تبدیل کرنے گئی ہیں' وہ میرے ساتھ جائیں گی۔"

اس نے اس طرح کندھے ہلائے جیسے اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا ہے اور وہ سخت ناامید ہو چکا ہے۔

"لیکن کیا واقعی آپ نہیں جانتیں۔" اس نے کہنا شروع کیا۔

"اور میں جاننا چاہتی بھی نہیں!" انہوں نے تقریباً چیخ کر کہا۔ "نہیں چاہتی۔ کیا میں اس پر پچھتا رہی ہوں جو میں نے کیا؟ نہیں' نہیں اور نہیں۔ اور پھر کرنا ہو تو پچھتاؤں گی۔ ہمارے لئے' میرے لئے اور آپ کے لئے صرف ایک چیز اہم ہے۔۔۔ کہ ہم ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ اور دوسری کسی چیز کی کوئی پروا نہیں۔ آخر کس لئے ہم یہاں الگ الگ رہتے ہیں اور ملتے نہیں؟ میں کیوں نہیں جا سکتی؟ میں تم سے محبت کرتی ہوں اور میرے لئے سب برابر ہے" انہوں نے روہانسی میں' اس خاص طور سے اور اس کے لئے ناقابل فہم جھکتی آنکھوں سے دیکھ کر کہا۔ "بشرطیکہ تم نہیں بدل گئے۔ آخر تم میری طرف دیکھ کیوں نہیں رہے ہو؟"

اس نے ان کو دیکھا۔ اس نے ان کے چہرے اور جج وجج کی ساری خوبصورتی کو دیکھا جو ان پر ہمیشہ پھبتی تھی۔ لیکن اس وقت ان کی خوبصورتی اور خوش وضعی کی وہ جج تھی جس پر اسے جھنجلاہٹ ہو رہی تھی۔

"آپ جانتی ہیں کہ میرے جذبات نہیں بدل سکتے لیکن میں درخواست کرتا ہوں کہ نہ جایئے" آپ سے منت کرتا ہوں" اس نے پھر فرانسیسی میں آواز میں شفقت آمیز التجا لیکن نظروں میں سرد مہری کے ساتھ کہا۔

انہوں نے الفاظ تو سنے نہیں لیکن نظروں کی سرد مہری دیکھی اور جھنجلا کر جواب دیا:

"اور میں آپ سے یہ بتانے کی درخواست کرتی ہوں کہ کیوں مجھے نہ جانا چاہئے۔"

"اس لئے کہ اس سے خود آپ کو۔" وہ ہچکچایا۔

"مجھ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ یا شوین تو نے باکوں پر دجتاں (27) اور پرنس دارو اور ان سروں سے کسی طرح بری نہیں ہیں۔ اور وہ آ ہی گئیں۔"

33

وردشکی کو پہلی بار "جھنجلاہٹ" کا تقریباً طعنے کا احساس ہوا کہ وہ جان بوجھ کر اپنی حالت کو نہیں سمجھ رہی ہیں۔ اور یہ احساس اس وجہ سے شدید تر ہو گیا تھا کہ وہ ان کے سامنے اپنی جھنجلاہٹ کے سبب کا اظہار نہ کر سکا تھا۔ اگر وہ کچھ وہ سوچتا تھا وہ اس سے برا راست کہہ دیا ہوتا تو اس نے کہا ہوتا کہ "اس جج وجج کے ساتھ' ان پرنس کے ساتھ' جنہیں سب جانتے ہیں' تھیٹر میں نمودار ہونے کا مطلب صرف اپنے آپ کو گری ہوئی عورت تسلیم کر لینا ہی نہیں بلکہ معاشرے کو انکار کا یہی پیغام کے لئے اس سے قطع تعلق کر لینا ہے۔"

یہ وہ ان سے نہیں کہہ سکتا تھا لیکن اپنے آپ سے اس نے کہا "لیکن وہ کیسے اس بات کو سمجھ نہیں سکتیں اور ان کے اندر ہو نہیں رہا ہے؟" اس نے محسوس کیا کہ کیسے اس کے دل میں یک دم ان کے لئے احترام کم ہو گیا اور ان کی خوبصورتی کا احساس بڑھ گیا۔

بھویں سکیڑے ہوئے وہ اپنے کمرے میں واپس آ گیا اور یا شوین کے پاس بیٹھ کر جو کرسی پر اپنی لمبی ٹانگیں پھیلائے بیٹھا تھا اور کیاک اور سیشتر پالی پی رہا تھا اس نے اپنے لئے بھی وہی تیار کیا۔

"تم لاکھ وشکی کے گھوڑے "گھوڑے جیسی" کی بات کر رہے تھے۔ گھوڑا اچھا ہے اور میرا تو مشورہ ہے کہ اسے خرید لو" یا شوین نے اپنے ساتھی کے اداس چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "اس کے پٹھے تو ہموار نے بڑے ہیں لیکن ٹانگیں اور سر۔۔۔ اس سے اچھے نہیں ہو سکتے۔"

"میں سوچتا ہوں کہ خرید لوں گا" وردشکی نے جواب دیا۔

گھوڑوں کی بات چیت میں اس کا جی تو لگ گیا لیکن آنا کو وہ ایک منٹ کے لئے بھی نہیں بھولا' اداسی میں قدموں کی چاپ پر اس کے کان غیر ارادی طور پر لگ جاتے اور وہ آتش دان پر لگی گھڑی پر نظر کرتا

"اخبار کا ہرکارہ آنے پر اطلاع دینے کا حکم دیا ہے کہ وہ تھیٹر چلی گئیں۔"

یا شوین نے جھاگ دیتے ہوئے پالی میں ایک جام کیاک کا اور ڈالا' اسے پی گیا اور کوٹ کے بٹن لگاتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔

"تو پھر چلیں" اس نے مونچھوں کے نیچے ذرا سا مسکراتے ہوئے کہا اور اس مسکراہٹ سے یہ ظاہر کر دیا کہ وہ وردشکی کی اداسی کی وجہ سمجھتا ہے لیکن اسے کوئی اہمیت نہیں دیتا۔

"میں نہیں جاؤں گا" وردشکی نے اداسی سے جواب دیا۔

"لیکن مجھے تو جانا ہے' میں نے وعدہ کر لیا ہے۔ اچھا تو پھر ملیں گے۔ چاہو تو ناں میں چلے آنا' شیشتر کا استقبال کرنا" یا شوین نے جاتے ہوئے اضافہ کیا۔

"نہیں' مجھے کام ہے۔"

"بیوی ہو تو گھر ہوئی ہے اور عورت بیوی نہ ہو تو اور برا ہوتا ہے" یا شوین نے ہونٹ سے نکلتے ہوئے سوچا۔

وردشکی اکیلا رہ گیا تو کرسی سے اٹھا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔

"اور آج کیا؟ پروگرام ہے... مگر اپنی بیوی کے ساتھ وہاں ہے اور تنہا بھی ہوں گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ سارا بیڑس برگ وہاں ہے۔ اب وہ داخل ہو رہی ہیں' فراک اتار رہی ہیں' آئینے تو تھیج' یا شوین' پرنس دارو اور۔۔۔" وہ تصور کر رہا تھا "اور میں کیا ہوں؟ اتنا میں بار تا ہوں یا پھر میں نے اس کی سرپرستی تو تھیج کے سپرد کر دی ہے؟ جس طرح بھی' مجھ' یہ قول' بالکل یہ قول' بالکل یہ قول' اس صورت میں داخل دیتی ہیں؟" اس نے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔

اپنی اس حرکت سے وہ اس پھوٹی میز سے ٹکرا گیا جس پر سیشتر پالی کی بوتل اور سیاہ کی ایریٹ رکھی تھی اور وہ گرتے گرتے بچی۔ اس نے میز کو پکڑنا چاہا تو وہ لڑھک گئی۔ جھنجلاہٹ میں اس نے میز کو لات ماری اور غم و غبار کے لئے گھنٹی بجائی۔

"اگر تم میرے ہاں ملازمت کرنا چاہتے ہو تو اپنے کام کا دھیان رکھا کرو۔ تاکہ یہ ہو۔ تم یہ چیزیں ہٹا کر کمرہ ٹھیک کر دینا چاہئے۔"

خدمتگار سمجھ رہا تھا کہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے اور اپنی صفائی دینا چاہتا تھا لیکن اس نے مالک کو دیکھا اور اس کے چہرے سے سمجھ گیا کہ چپ ہی رہنا چاہئے۔ اور جلدی سے ادھر ادھر پڑی چیزیں سمیٹ کر اور سلام اور ٹوٹے ہوئے جام اور بوتل اٹھانے لگا۔

"یہ نہار کام نہیں ہے۔ دربان کو بھیجو' وہ صفائی کرے گا۔ اور میرے لئے فراک کوٹ تیار کرو۔"

وردشکی سادھے تھ پیچے تھیٹر میں داخل ہوا۔ شاہ اپنے شاہ پر تھا۔ باکس کے بوڑھے گھ سے وردشکی کا فراکوٹ اتارتے ہوئے اسے پہچان کر اسے "عالی مرتبت" کہہ کر مخاطب کیا اور کہا کہ اوپر سے لے سر لینے کی کوئی ضرورت نہیں' بس نیچے ورود کار پکار لیجئے گا۔ روش راہداری میں سوائے باکس کے اس گھر اور وہ خدمتگاروں کے' جو اپنے ہاتھوں پر فراکوٹ لئے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے تھے' اور کوئی نہیں تھا۔ دروازے کے ادھر سے آرکسٹرا کی آواز اور بہت ہی پی تلی شکست کی اور ایک عورت کی آواز سنائی دے رہی تھی جو موسیقی کے ایک فقرے کو بار بار وضاحت کے ساتھ ادا کر رہی تھی اور وہ فقرہ ختم ہوتے ہی اس میں سے ایسا اس کا گلوکار دبک کر نکل آیا اور موسیقی کا وہ فقرہ ختم کے قریب وردشکی کو بالکل صاف سنائی دیا' مگر اس کے بعد ہی بند ہو گیا اور وردشکی فقرے کا انتظار کرنے لگا اور پھر گانے جانے والے موسیقی کے جو بھی کہہ رہا تھا کہ دروازے کے ادھر سے تالیوں کا پرزور شور سنائی دیا۔ سمجھ گیا کہ موسیقی کا وہ حصہ بھی ختم ہو گیا۔ سب وہ خاموش اور گیس کے دیواری بریکٹوں سے خوب روشن ہال میں پہنچا تو رقص تک جاری تھا۔ اسٹیج جس عریاں کندھوں اور بہوں سے دمکتی ہوئی شکریے کا اظہار کرنے کے لئے تعظیم کر رہی تھی اور مسکرا رہی تھی اور

بلند آواز تانگے سنی کی مدد سے جو اس کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا' لوگ لاشوں کے پار پھینکے جانے والے گلے سڑے پھل جمع کر رہی تھی۔ پھر وہ ایک صاحب کی طرف بڑھی جو پیڈ لگے پہلوانوں میں بیٹھا سے مانگ نکالے اپنے لیے ہاتھوں سے کوئی چیز منتخب لاشوں کے اس پار جھانک رہے تھے۔ اور اسٹال بیزاکسوں کی ساری پبلک کسمساری تھی' آگے کو گردن بڑھا کر دیکھ رہی تھی' چیخ رہی تھی اور تالیاں بجا رہی تھی۔ وہ صاحب جو چیز لے رہے تھے اس کو سمیٹ تک پہنچانے میں کند نمبر اپنی ٹوپی چوکی پر سے ہٹا رہی اور اپنی سفید ٹائی درست کیا۔ وہ روشنی بھرے اسٹال میں آگیا اور رک کر اس نے ادھر ادھر نظر ڈالی۔ اچانک اس نے جانے پہچانے ماحول کی طرف' نیچے کی طرف' اس شوری طرف' اس کھچا کھچ بھرے ہوئے فضا میں ناظرین کے جانے پہچانے 'میرا پسپ' رنگا رنگ مجمع کی طرف دیکھا۔

ہمیشہ کی طرح باکسوں میں وہی کچھ ہو رہا تھا۔ وہی اکھڑی سانسیں' وہی خشک رگوں والی گردنیں' وہی جانے بوجھے گھونسے' عورتیں تھیں اور ریوڑیاں اور سیاہ مٹھائی گیلری میں وہی گندہ بھیڑ تھی اور اس سارے مجمع میں باکسوں میں اور پہلی صفوں میں بولی چالیس سے قریب اصلی لوگ تھے۔ مرد اور عورتیں اور اس گلستاں کی طرف روشنی نے فوراً توجہ کی اور ان کے ساتھ اس نے فوراً رابطہ قائم کر لیا۔

جب وہ داخل ہوا تھا تو بے حد شور ہو رہا تھا۔ اس سے واپس بھاگنے کے باکس میں نہیں گیا بلکہ پہلی صف تک عارضی لاشوں کے پاس بیرونی حصوں کے ساتھ ساتھ گیا' وہ ایک گھٹنا موڑے ایڑی سے فٹ لاشوں کی پیروی کا اضافہ کر رہا تھا۔ اس سے روشنی کو اور بھی سے دیکھ کر مسکرا کر اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

روشنی سے ابھی تک آنا واقف نہیں تھا۔ اس نے ہاں ہو کر ادھر نظر ہی نہیں اٹھائی۔ مگر نگاہوں کے زاویے سے وہ جانتا تھا کہ آنا کہاں ہے۔ اس نے نظریں چاروں طرف گھمائیں لیکن اس نے اس کو نہیں تلاش کیا بلکہ توقع کرتے ہوئے اس نے [illegible] تلاش کیا۔ اس کی خوش قسمتی سے اس بار [illegible]

"تم میں خوبی کی بات تھی اور وہ گئی ہے" بیرونی خاتون نے روشنی سے کہا۔ "سیر فنکار ہم تو ایسے بچ لیتے ہو"

"ہاں میں جیسے ہی گھر پہنچا ویسے ہی میں نے اپنا کوٹ پہن لیا" روشنی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور آہستہ سے اس نے بیرونی کو لرزا ڈالا۔

"میں اعتراف کرتا ہوں کہ اس میں تو مجھے تم پر رشک آتا ہے جب میں پردیس سے واپس آتا ہوں اور کہیں پہنتا ہوں" اس نے کندھے پر لگے ہوئے اپنے حصے کے نشان کو چھوا "تو مجھے آزادی سے محروم ہونے کا افسوس ہوتا ہے۔"

بیرونی خاتون نے خالی ہاتھوں سے روشنی کی طرف سرگرمی سے اپنے ہاتھ دھوئے تھے لیکن اس سے محبت وہ پہلے ہی جیسی کرتا تھا اور اس وقت اس کے ساتھ خاص عنایت سے پیش آرہا تھا۔

"بڑے افسوس کی بات ہے کہ تم پہلے ایکٹ کے لئے دیر سے پہنچے۔"

روشنی ایک آن سے رہ رہا تھا اور اپنے بیرونی کو لرزا کر درمیانی راہداری کے باکسوں کی قطار کی طرف حرکت دیتے ہوئے اس نے باکسوں کو دیکھا۔ دستار پہنے ایک عورت اور ایک گنجے بوڑھے کے پاس سے حرکت کرتے ہوئے بیرونی لرزے کے شیشے میں غصے سے پلکیں جھپکائیں' روشنی نے اچانک آنا کے چہرے کو دیکھ لیا جو لیس کے حاشیے میں بہت پر فخر اور خوبصورت تھا اور مسکرا رہا تھا۔ وہ باکسوں کی پانچویں قطار میں اس سے کوئی بیس قدم کے فاصلے پر تھیں۔ وہ باکس کے اگلے حصے میں بیٹھی تھیں اور وہ اسا سمز کر باشوین سے کچھ کہہ رہی تھیں۔ ان کے خوبصورت چوڑے کندھوں پر ان کے سر کا لہراؤ اور ان کی آنکھوں اور پورے چہرے کی عمدہ کی ہوئی بیچارگی کو دیکھ کر اسے وہ بالکل ویسی ہی دکھائی دیں جیسی اسے یاد آیا کہ اس نے انہیں ماسکو کے ہال میں دیکھا تھا۔ لیکن اس وقت اس نے ان کی خوبصورتی کو بالکل ہی دوسری طرح سے محسوس کیا۔ اب اس کے دل میں ان کے لئے جو احساس تھا اس میں کوئی بھی چیز پراسرار نہ تھی اس لئے ان کی خوبصورتی نے' حالانکہ پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ اسے اپنی طرف کھینچا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے غصہ بھی پہنچایا۔ وہ اس کی طرف دیکھ نہیں رہی تھیں لیکن وہ روشنی نے محسوس کیا کہ انہوں نے اسے دیکھ لیا ہے۔

جب روشنی نے پھر اس طرف اپنے بیرونی کو لرزہ دیا تو اس نے دیکھا کہ پرنس واروارا کا چہرہ خاص طور سے سرخ ہو گیا تھا اور وہ غیر قدرتی انداز میں ہنس رہی تھیں اور برابر والے باکس کو دیکھے جا رہی تھیں۔ آنا نے پیچھے کو بند کئے ہوئے اس سے باکس کی سرخ مخمل کی دیوار پر کہنی ٹیک کر رہی تھیں اور کسی طرف دیکھ رہی تھیں لیکن برابر والے باکس میں جو کچھ ہو رہا تھا اسے نہیں دیکھ رہی تھیں اور بظاہر دیکھنا چاہتی بھی نہیں تھیں باشوین کے چہرے پر وہ تاثر تھا جو اس وقت ہوتا تھا جب وہ تاش میں ہار رہا تھا۔ وہ تیوریاں چڑھائے اپنی مونچھ کو منہ کے زیادہ سے زیادہ اندر لے جانے جا رہا تھا اور عینکوں سے اسی برابر والے باکس کو دیکھ رہا تھا۔

اس باکس میں جو بائیں طرف تھا کرنا سوف میاں بیوی تھے۔ روشنی ان لوگوں سے واقف تھا اور جانتا تھا کہ آنا بھی ان لوگوں سے واقف تھیں۔ کرنا سوف ایک بھدی بھدی بھوتنی سی عورت تھیں اپنے باکس میں عزیزی اور آنا کی طرف پیٹھ کئے ہوئے' بے 'تحاشہ کاپیاں پھینک رہی تھیں جو ان کے شوہر نے نہیں دیا تھا۔ ان کا چہرہ غصے سے پیلا تھا اور وہ کچھ بڑے بیہودہ انداز میں کہہ رہی تھیں۔ کرنا سوف موٹے سے گنجے آدمی تھے۔ وہ آنا پر بار بار نظر اٹھاتے اور بیوی کو تسلیاں دینے اور چپ کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ جب بیوی باہر چلی گئیں تو شوہر دیر تک لیست و لعل کی' آنکھوں' آنکھوں میں آنا کی نگاہ کو تلاش کرتے رہے۔ غالباً وہ تعظیم کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آنا نے بظاہر جان بوجھ کر ان کی طرف دھیان نہیں دیا۔ وہ پیچھے مڑ کر باشوین سے کچھ کہہ رہی تھیں اور اپنا چہرہ نے کندھوں والے سر کی طرف جھکائے ہوئے تھا۔ کرنا سوف بھی چلے گئے تعظیم کئے بغیر اور باکس خالی ہو گیا۔

روشنی یہ تو نہیں سمجھا کہ کرنا سوف میاں بیوی اور آنا کے درمیان ہوا کیا تھا لیکن وہ سمجھ گیا کہ آنا کے لئے کوئی توہین آمیز بات ہوئی تھی۔ یہ اس نے جو کچھ دیکھا تھا اس سے اور سب سے زیادہ آنا کے چہرے سے سمجھا جس سے وہ جان گیا تھا کہ 'اپنی آخری قوت تک مجتمع کر لی ہے تاکہ جو دروں اختیار کیا ہے اس کو نبھا سکے اور خارجی سکون کا یہ روپ اختیار کر لینے میں وہ پوری طرح کامیاب ہو گئی تھیں۔ جو شخص بھی اس کو اور ان کے طبقے کو جانتا ہو اور اس نے درد مندی' ندامت اور تعجب کے وہ سارے تاثرات نہ سنے ہوں کہ اس نے اپنے کو معاشرے میں دکھانا اور اتنے عیاں طور پر اپنے کو لیس کی آرائش اور خوبصورتی سمیت کھانا مناسب سمجھا' وہ تو اس عورت کے سکون اور حسن کی تعریف ہی کرتا اور اسے شک بھی ہوتا کہ وہ سود تو اس شخص کی طرح محسوس کر رہی ہیں جسے رسوائی کے ستون سے سرِ بازار باندھ دیا گیا ہو۔

یہ جان کر کہ کچھ ہوا ہے لیکن یہ نہ جانتے ہوئے کہ کیا ہوا ہے روشنی کو بڑی اذیت ناک تشویش ہوئی اور وہ کچھ معلومات حاصل کرنے کی امید میں بھائی کے باکس میں گیا۔ جان بوجھ کر اس نے اسٹال سے نکلنے کا دوسرا راستہ

اختیار کیا ہو آنا کے عین مقابل تھا۔ وہاں سے نکلتے ہوئے اس کا سامنا اپنی سابق رفعت کے کمانڈر سے ہو گیا جو اپنی ماں بہنوں کے دو لوگوں سے باتیں کر رہے تھے۔ وردشکی نے سنا کہ کار جینسا کا نام لیا جا رہا تھا اور اس نے دیکھا کہ رفعت کے کمانڈر نے کیسے جلدی سے وردشکی کا نام لے کر اسے مخاطب کیا اور ہم کلاموں کی طرف عجیب نظروں سے دیکھا۔

"ارے وردشکی! رفعت کب آ رہے ہو؟ ہم تمہیں بغیر دعوت کے نہیں جانے دیں گے۔ تم تو ہمارے سب سے پرانے اور خاص لوگوں میں ہو" رفعت کے کمانڈر نے کہا۔

"نہیں آپاؤں گا بہت افسوس ہے لیکن پھر کبھی سہی" وردشکی نے کہا اور رسمی پر دو ٹانکا اور بھائی کے باکس میں گیا۔

بوڑھی کاتس وردشکی کی ماں اپنے نواسی رنگ کی بیٹی سمیت بھائی کے باکس میں موجود تھیں۔ وارہا اور پرنسس سورو کینا سے اس کی ملاقات اور سیانی باتوں کی راہ داری ہی میں ہو گئی۔

پرنسس سورو کینا کو اس کی ماں سے پاس بٹھا کر وارہا نے اپنے دوست کے بارے کا سارا قصہ اور خود اپنی وہ بات چیت جس سے اسے دلچسپی تھی وہ اتنی پریشان تھیں کہ وردشکی نے انہیں کہتے اس طرح دیکھا تھا۔

"میں تو شرمندہ ہوں کہ یہ گھٹیا اور شرمناک بات ہے اور مادام کرناسوا کو کوئی بھی حق نہیں تھا۔ مادام کار جینسا۔" وارہا نے کہنا شروع کیا۔

"ہوا کیا؟ مجھے نہیں معلوم۔"

"کیسے تم نے نہیں سنا؟"

"تم سمجھ سکتی ہو کہ میں تو اس کے بارے میں سب کے بعد سنوں گا۔"

"اس کرناسوا سے بھی زیادہ بری کوئی اسنتی ہو گی بھلا؟"

"لیکن انہوں نے کیا کیا؟"

"مجھے میرے شوہر نے بتایا... اس نے کار جینسا کی توہین کی اس کے شوہر اپنے باکس سے آنا سے باتیں کرنے لگے اور کرناسوا اس کے لیے تماشہ کھڑا کر دیا لوگ کہتے ہیں کہ اس نے کوئی توہین آمیز بات کہی اور چلی گئی۔"

"اوہ خدا! آپ کو آپ کی ماں بلا رہی ہیں" پرنسس سورو کینا نے دروازے سے جھانکتے ہوئے کہا۔

"میں تو کب سے تمہارا انتظار کر رہی ہوں" اس نے ماں سے مذاق اڑانے کی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "تم تو بالکل دکھائی ہی نہیں دیتے۔"

بیٹے نے دیکھ لیا کہ وہ اپنی خوشی کی مسکراہٹ کو ضبط نہیں کر پا رہی ہیں۔

"سلام ماں۔ میں آپ ہی کے پاس آیا ہوں" اس نے سرد مہری سے کہا۔

"تم "خر جا کرنے لا کو تادام کار حسین(28)؟" اس نے پرنسس سورو کینا کے جانے کے بعد کہا۔

"بیل نے سنا ہوں۔ اون اوبلی بلا بتی پر خیل"(29)۔

"ماں' میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ مجھ سے اس سلسلے میں بات نہ کیجئے" وردشکی نے بھویں سکیڑتے ہوئے جواب دیا۔

"میں تو وہی کہہ رہی ہوں جو سب کہتے ہیں۔"

وردشکی نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا اور پرنسس سورو کینا سے دو چار باتیں کر کے چلا گیا۔ دروازے پر اس کی ملاقات بھائی سے ہوئی۔

"ارے! کیسی!" بھائی نے کہا۔ "کیسی بے ہودگی ہے! یہ بیوقوف عورت! اس اور کچھ نہیں... میں ابھی ان کے پاس جانا چاہتا تھا۔ چلو ساتھ ہی چلیں۔"

وردشکی نے ان کی بات ہی نہیں سنی۔ وہ تیز تیز قدموں سے نیچے گیا۔ وہ محسوس کر رہا تھا کہ اسے کچھ کرنا چاہئے لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ کیا۔ آنا پر جھنجلاہٹ اس لئے کہ انہوں نے خود کو اور اسے ایسی ناپسندیدہ صورت حال میں ڈالا اور اس کے ساتھ ہی ان پر رحم کی وجہ سے کہ انہیں تکلیف ہوئی ہو گی وہ بہت پریشان تھا۔ وہ نیچے پہنچا اور سیدھے دربان والی گاڑی والے باکسوں کی طرف آنا کے پاس چلا گیا۔ باکس کے پاس اسٹریموف کھڑے آنا سے باتیں کر رہے تھے۔

"اونچی گواہیں گانے والے مہوتاب ہیں ہی نہیں سے مول آپنے بریے(30)۔"

وردشکی نے آنا کو تعظیم کی اور اسٹریموف سے صاحب سلامت کرتے ہوئے وہیں رک گیا۔

"آپ کتنا ہے دیر میں آئے اور آپ نے بہت ہی عمدہ گایا۔ لطف تو سنا ہی نہیں" آنا نے وردشکی سے' اسے مذاق کے لہجے میں اڑانے کے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے موسیقی کی سمجھ ویسے بھی زیادہ نہیں ہے" اس نے سردی کے ساتھ انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"جیسے پرنس باشوین" وہ مسکراتے ہوئے بولیں "جس کو لگتا ہے کہ پانی بہت دور سے گاتی ہیں۔"

"شکریہ آپ کا" انہوں نے اپنے بھتیجے سے، جو اس ہاتھ میں شراب کا گلاس تھامے ہوئے کھڑا تھا اور وردشکی سے اٹھا کر دیا تھا۔ اور اچانک اس وقت ان کا خوبصورت چہرہ کپکپا گیا وہ اٹھیں اور باکس میں بالکل پیچھے چلی گئیں۔

یہ دیکھ کر کہ اگلے ایکٹ میں آنا کا باکس خالی ہے وردشکی اپنی جگہ سے اٹھا اور باہر کی "ش ش ش" کی آوازوں میں سے گزر کر' جو کہ' خاتمی گیت چھڑنے جانے پر خاموش اور ساکت تھے ہال سے نکل آیا اور اپنے ہوٹل آ گیا۔

آنا اپنے سوئیٹ میں پہنچ چکی تھیں جب وردشکی ان کے ہاں پہنچا تو وہ اسی تاج محل کے ساتھ جس میں ہیرے جڑے تھے اکیلی تھیں۔ وہ دروازے کے پاس ہی کرسی پر بیٹھی اپنے سامنے تکے ہوئی تھیں۔ انہوں نے وردشکی کی طرف دیکھا اور پھر اسی پسپائی والے انداز میں ہو گئیں۔

"آنا" اس نے کہا۔

"تمہارا تصور ہے سارا" وہ انتہائی نا امیدی اور غصے سے روہانسی آواز میں چیخیں اور اٹھ کھڑی ہو گئیں۔

"میں نے التجا کی تم سے مت کرو مت جاؤ میں جانتا تھا کہ تمہارے لیے بدمزگی ہو گی..."

"بدمزگی!" وہ چیخ اٹھیں۔ "بدمزگی! یہ ساری عمر اس کو بھول نہیں سکی۔ اس عورت نے کہا کہ میرے برابر بیٹھنا شرم کی بات ہے۔"

"بیوقوف عورت کی بات" اس نے کہا "لیکن اس کا خطرہ مول لینے کی لوگوں کو اس کا موقع دینے کی ضرورت کیا ہے۔"

"مجھے تمہارے اس سکوں سے نفرت ہے۔ تمہیں مجھے اس طرح تک نہیں پہنچانا چاہئے تھا۔ اگر تم مجھ سے محبت کرتے تو۔۔۔"

"آنٹا! اس میں میری محبت کا کیا سوال ہے۔"

"ہاں اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہوتے جیسے میں کرتی ہوں تو اگر تم کو ایسٹ انڈیا کمپنی بھی بیچ دیتی۔" اس نے سخی ہوئی نظروں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

سے ان کے اوپر ترس آ رہا تھا اور بہرحال غصہ بھی۔ اس نے انہیں اپنی محبت کا یقین دلایا اس لئے کہ اس نے دیکھا کہ اب صرف یہی ایک چیز ہے انہیں تسلی ہو سکتی تھی۔ اس نے لفظوں میں تو نہیں لیکن دل ہی دل میں ان کو دانتا بھی۔

اور محبت کی اس یقین دہانی کو اس نے اتنی گہری پی لگی تھی کہ اسے اپنی زبان سے ادا کرتے ہوئے بھی شرم آئی تھی۔ کتنے بڑے بوجھ سے تحمل ریا اور وہ قدرے پرسکون ہو گئیں۔ اس کے بعد دوسرے دن پوری طرح سے سنبھل کر کے دونوں وہاں سے چلے گئے۔

حصہ ششم

۱

وارنیا انکساد روہ نا نے گرمیاں اپنے بچوں کے ساتھ پکدو نکسپنے میں اپنی ساس کیٹی بیونا کے ہاں بتائیں۔ ان کے اپنے حصے پر جو گھر تھا وہ بالکل ہی کھنڈر ہو گیا تھا اور لیون نے اپنی بیوی کے ساتھ مل کر انہیں منا لیا کہ وہ لوگ گرمیوں میں ان کے ساتھ رہیں۔ اتنی بڑی ارکار تنگا نے اس بندوبست کی پرزور تائید کی اسوں نے کہا کہ ملازمت اس امر میں مانع ہوتی ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ گرمیاں دیہات میں گزاریں جو ان کے لئے خوشی کا سرچشمہ ہوتا۔ وہ ماسکو ہی میں رہے اور بس کبھی کبھار دو ایک دن کے لئے دیہات آ جاتے تھے۔ ابلوشکی خاندان' اس کے سارے بچوں اور گورنس کے علاوہ ان گرمیوں میں بیوی کے ہاں بوڑھی پرنس بھی مہمان تھیں ہونا تو یہ کارینن پر تھا جو "ایسی حالت میں تھی" نظر رکھنا اپنا فرض سمجھتی تھیں ان کے علاوہ کیٹی کی پرانی سہیلی وارینکا بھی اپنا یہ وعدہ پورا کرنے کے لئے کہ جب کیٹی شادی کر لیں گی تو وہ ان کے ہاں "اپنی دوست کی مہمان" تھی۔ یہ سب لیون کی بیوی کے رشتہ دار اور دوست تھے اور اگرچہ وہ ان سب سے محبت کرتا تھا پھر بھی اسے اپنی بیوی دیا اور انتظام کے لئے تھوڑا افسوس بھی ہوا تھا جو اس چیز کے دور میں گھٹ کر رہ گیا تھا جسے وہ "شہری تنگی مصر" کہتا تھا۔ اس کے رشتہ داروں میں ان گرمیوں میں اس کے ہاں صرف سرگئی ایوانووچ مہمان تھے لیکن وہ بھی تو لیون نہ تھے بلکہ کوزنیشیف چھاپ کے آدمی تھے چنانچہ لیونی روح بالکل ہی ختم ہو گئی تھی۔

یہاں گاؤں ایک زمانے سے حاوی پڑا تھا اور اب اس میں اتنے لوگ تھے کہ تقریباً سارے کمرے گھرے ہوئے تھے اور تقریباً روزہی بڑی پرنس کو یہ کرنا پڑتا تھا کہ کھانے کے بے ملنے سے پہلے سب کو گنیں اور تیسویں دسویں کو الگ میز پر بٹھائیں اور کیٹی کے بے بھی اہم فکریں میں تھیں۔ وہ حاملہ تھی اور بڑے جوش و خروش کے ساتھ مصروف ہو گئی تھی اسے مرغیاں پالنے مرغیاں اور بطخیں حاصل کرنے کا بندوبست کرنا پڑتا جو مہمانوں اور بچوں کی گرمیوں کی بھوک کی وجہ سے بہت جلد ختم ہو جاتی تھیں

سارا گھر ناکھانے کے لئے بیٹھنے والی کے بعد اپنی گورنس اور وارینکا کے ساتھ مل کر مصروف بیار ہے کہ کھمبیاں جمع کرنے کے لئے کہاں جائیں۔ سرگئی ایوانووچ سے جنہیں اپنی دانش اور علم کی بنا پر سارے معاملوں میں احترام حاصل تھا جو تقریباً تقدس کی حد تک پہنچا ہوا تھا سے کھمبیوں کے بارے میں بات چیت میں شریک ہو کر سب کو حیرت میں ڈال دیا

"اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے۔ مجھے کھمبیاں جمع کرنے کے لئے جانا بہت ہی پسند ہے" انہوں نے وارینکا کو دیکھتے ہوئے کہا "میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی اچھی مصروفیت ہے۔"

"کیوں نہیں' ہمیں تو بڑی خوشی ہوگی" وارینکا نے گلابی ہوتے ہوئے جواب دیا۔ کیٹی اور وارینکا نے ایک دوسرے کو بہت ہی معنی خیز نظروں سے دیکھا۔ عالم اور دانشمند سرگئی ایوانووچ کی اس وقت کی اس بات سے کہ وارینکا کے ساتھ وہ بھی لکھیاں جمع کرنے جائیں' کیٹی کے کئی مفروضوں کی تائید کر دی جو پچھلے دنوں اس کے ذہن پر چھائے رہے تھے۔ وہ جلدی سے ماں کے ساتھ باتیں کرنے لگی تاکہ ان کی نظر کی طرف کوئی دھیان نہ دے۔ کھانے کے بعد سرگئی ایوانووچ کافی کی پیالی لے کر باورچی خانے میں کھڑکی کے پاس بیٹھ گئے اور بھائی کے ساتھ اپنی بات چیت جاری رکھتے ہوئے وہ اس دروازے کی طرف بھی دیکھتے جا رہے تھے جس سے لکھیاں جمع کرنے کے لئے بچوں کو نکلنا تھا۔ لیوین کھڑکی کی سل پر بھائی کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا۔

کیٹی شوہر کے برابر کھڑی ہوئی تھی بظاہر اس انتظار میں کہ جیسے ہی یہ باتوں کا سلسلہ ختم ہو تو وہ اس سے کچھ کہے۔

"جب سے تمہاری شادی ہوئی ہے تب سے تم بہت بدل گئے ہو اور بہتر ہو گئے ہو" سرگئی ایوانووچ نے کیٹی کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور صاف لگ رہا تھا کہ انہیں اس بات میں بہت سے کوئی دلچسپی نہیں ہے "لیکن انتہائی مناقص موضوعات کی بہ نسبت کرنے کا دل تم میں اب بھی بسا ہی ہے۔"

"کاتیا تمہارے لئے کھڑے رہنا ٹھیک نہیں ہے" اس کے شوہر نے اس کے لئے کرسی کھسکاتے ہوئے اور اسے معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اور وقت تو بھی نہیں ہے" سرگئی ایوانووچ نے دوڑتے ہوئے بچوں کو دیکھ کر کہا

سب سے آگے تیزی سے آڑی دوڑتی ہوئی تانیا اپنی اونچی جراب چڑھائے' ٹوکری اور سرگئی ایوانووچ کی ہیٹ لہراتی ہوئی سیدھی ان کے پاس آ پہنچی۔

بڑی بہن کی سے اس کے پاس آکر انہیں اپنی چمکتی ہوئی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے' باپ کی خوبصورت آنکھوں سے اتنی ملتی تھیں' اس نے سرگئی ایوانووچ کی طرف اس کی ہیٹ بڑھائی اور ایسی صورت بنائی کہ وہ خود انہیں پہنانا چاہتی ہے۔ اس نے شرمیلی اور خفی مسکراہٹ سے اپنی اس شرارت کو نبھا دیا۔

"وارینکا انتظار کر رہی ہیں" اس نے کہا اور سرگئی ایوانووچ کی مسکراہٹ سے یہ سمجھ کر کہ ایسا کرنا ممکن ہے اس نے احتیاط کے ساتھ انہیں ہیٹ پہنا دی۔

وارینکا دروازے میں کھڑی تھی۔ اس نے درد پیسٹ کا لباس پہن لیا تھا اور سر سفید تھا۔ باندھ لیا تھا۔

"آ رہا ہوں' آ رہا ہوں دروازا بند مت کرنا" سرگئی ایوانووچ نے کافی کی پیالی سے آخری گھونٹ پیتے ہوئے اور جیب میں رومال اور سگار کیس رکھتے ہوئے کہا

"اور میری وارینکا کتنی پیاری ہے ایں؟" کیٹی نے سرگئی ایوانووچ کے اٹھتے ہی اپنے شوہر سے کہا۔ اس سے یہ اس طرح کہا کہ سرگئی ایوانووچ نے سن لیا اور بظاہر وہ چاہتی بھی یہی تھی۔ "اور کتنی خوبصورت ہے وہ' کتنی شرمیلی۔ خوبصورتی ہے وارینکا!" کیٹی نے پکار کر کہا "تم لوگ چل والے جنگل میں ہو گے؟ ہم تمہارے پاس آئیں گے۔"

"کیٹی' تم اپنی حالت کو بالکل ہی بھول جاتی ہو" بوڑھی پرنس نے دروازے میں تیز تیز آتے ہوئے ٹوکا۔ "تمہیں اس طرح ہرگز نہیں چیخنا چاہئے۔"

وارینکا کیٹی کی پکار اور ان کی ماں کی خفگی سن کر سبک قدموں سے جلدی سے کیٹی کے پاس پہنچی حرکات کی پھرتی' سرخی جو کھلے ہوئے چہرے پر چھائی رہتی تھی — ساری چیزوں سے ظاہر ہو رہا تھا کہ اس کے اندر کوئی غیر معمولی چیز ہو رہی تھی۔ کیٹی جانتی تھی کہ یہ غیر معمولی چیز کیا تھی اور اس پر بڑی توجہ کی نظر رکھتی تھی۔ اس وقت اس نے وارینکا کو صرف اس لئے پکارا تھا کہ اپنے خیالوں سے اس اہم واقعے کے لئے دعائے خیر و برکت دے دے۔ کیٹی کے خیال میں آج کھانے کے بعد جنگل میں ضرور رونما ہونا چاہئے تھا۔

اس نے وارینکا کو پیار کرتے ہوئے سرگوشی میں کہا "وارینکا' میں بہت خوش ہوں لیکن اگر ایک بات ہو جائے تو اس سے بھی زیادہ خوش ہو سکتی ہوں۔"

"اور آپ ہمارے ساتھ چلیں گے؟" وارینکا نے گڑبڑا کر لیوین سے کہا اور ایسا ظاہر کیا جیسے جو کچھ اس سے کہا گیا تھا وہ اس نے سنا ہی نہیں۔

"ہاں چلوں گا لیکن صرف کھلیان تک۔ میں وہیں رک جاؤں گا۔"

"تمہیں کس لئے جانا ہے؟" کیٹی نے کہا۔

"سفید گیندوں کو دیکھنا ہے اور بچوں کو جانچنا ہے" لیوین نے کہا۔ "اور تم کہاں رہو گی؟"

"برآمدے پر۔"

۲۲

برآمدے پر عورتوں کا پورا اسٹاف جمع ہو گیا۔ انہیں کھانے کے بعد وہاں بیٹھنا پسند تھا جبکہ وہ وہاں کام بھی تھا۔ بچے کے کپڑے سینے اور اسے لپیٹنے والی پٹیوں بننے کے علاوہ' جس میں سبھی مصروف تھے' آج وہاں پانی ملائے بغیر جام اور سرکہ تیار کیا جا رہا تھا اور اگافیا میخائیلونا کے لئے بالکل یا طریقہ تھا جو یا طریقہ کیٹی نے رائج کیا تھا جو اس کے ماں باپ کے گھر میں استعمال کیا جاتا تھا۔ یہ کام پہلے اگافیا میخائیلونا سے پر تھا اور وہ سمجھتی تھیں کہ یورپین گھرانے میں جو کچھ کیا جاتا تھا وہ برا ہی ہو سکتا تھا چنانچہ انہوں نے ہدایت سے ہاورچی خانے میں پانی ڈال دیا تھا اور کہا کہ اس کے علاوہ کسی اور طریقے سے جام بنانا ممکن ہی نہیں ہے۔ ان کی اس حرکت کا پتہ چل گیا تھا اور اب ہر سیب بھری جام سب کی موجودگی میں بنایا جا رہا تھا تاکہ اگافیا میخائیلونا قائل کر دیا جائے کہ پانی کے بغیر جام اچھا بنتا ہے۔

اگافیا میخائیلونا سر ہلائے اور تمتمائی ہوئی' بال بکھرائے' پتلے پتلے ہاتھوں پر کھیوں تک کو نہ بیٹھنے دیتی چائے انگیٹھی پر بڑے سے طشت کو گول گول گھما رہی تھیں اور ہر سیب بھری کو اداسی سے ساتھ' جیسے کہ جان سے مار رہی تھیں کہ ہر سیب بھری کے گلنے سے پہلے ہی جام گاڑھا ہو کر جمنے لگے۔ پرنس یہ محسوس کر کے کہ جام بنانے کے معاملے میں حاص مشیر ہونے کی حیثیت سے انہیں پر اگافیا میخائیلونا کا غصہ ہو گا' اس طرح ہی ہوئی تھیں جیسے وہ دوسری چیزوں میں مصروف ہیں اور نہیں ہر سیب بھری سے کوئی دلچسپی نہیں۔ سوداسلف خریدنے کی باتیں کرتی رہیں لیکن کنکھیوں سے انگیٹھی کو بھی دیکھتی رہیں۔

"میں خانساماں کے لئے سینے بار میں بنے ہوئے بس بیٹھ جانے کی خوبی تجویز کرتی ہوں" پرنس نے جو بات چیت چل رہی تھی اس کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "کیا اب اس کا کہیں۔ اور بھائی جانے' میری انگلی" انہوں نے اگافیا میخائیلونا سے مخاطب ہو کر کہا۔ "تمہیں خود کرنے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔ ویسے ہی گرمی بہت ہے" انہوں

"میں کرتی ہوں" ڈالی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور چمچ کو احتیاط کے ساتھ لکین دیتے ہوئے شیرے میں چلانا شروع کیا اور کبھی کبھی چمچے میں ہلکا سا گاڑھا شیرہ لے کر ایک پلیٹ پر گھٹ گھٹا کر نکال دیتی جو پہلے ہی سے رنگ برنگی روغنی گولیوں سے سجی ہوئی تھی۔ "وہ تو چائے کے ساتھ ایسے ہی چاٹ جائیں گے" ڈالی نے اپنے بچوں کے بارے میں سوچا۔ انہیں یاد آیا کہ وہ جب بچی تھیں تو انہیں یہ اچھا لگتا تھا کہ بڑی عمر کے لوگ سب سے اچھی چیز عام طور پر انہیں ہی دیتے تھے۔

"استیو' کہتے ہیں کہ سب سے اچھا یہ ہے کہ خاندانوں کو رقم دے دو" ڈالی نے پھر سے اس اہم بات کو جاری کرنا چاہا جو پہلے ہو رہی تھی کہ لوگوں کو تحفہ دینا کس طرح سب سے اچھا رہتا ہے "لیکن۔۔۔"

"رقم دینا کیسے ممکن ہے؟" پرسس اور بیٹی ایک ساتھ ہی بولیں "چیزیں دی جاتی ہیں۔"

"آپ مثلاً میں سے پچھلے سال پیدا ہونے والے بچوں کے لیے پالیں تو ہمیں کوئی اسی طرح کی چیز خریدنی" پرسس نے کہا۔

"مجھے یاد ہے" آپ کی نام رکھائی کے دن وہ اسے پہنے تھی۔"

"بڑی اچھا سوٹ تھا۔ اتنا سادہ اور صاف۔ اگر اس کے پاس ویسا سوٹ ہوتا تو میں اپنے لئے اسی طرح کا لیتی۔ اسی طرح کا تھا جیسے وارینکا کا ہے۔ اتنا پیارا اور سستا۔"

"اب تو لگتا ہے تیار ہو گیا" ڈالی نے چمچے سے شیرہ چکاتے ہوئے کہا

"جب بننے لگے تو سمجھو تیار ہو گیا ابھی اور ابالتے اگاتا بیکا ہوتا"

"اب یہ طیاں" اگاتا بیکا ہوتا ہے نا" بیٹی نے کہا۔ "ہم گاتا ویسا ہی" سوں نے اصلاح کیا۔

"اے تمنا پیارا ہے" اسے نا رہے گا میں" بیٹی نے غیر متوقع طور پر ایک چھ سے لڑکے جو برآمدے کی بلیک پر آکر بیٹھ گیا تھا اور ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا اس پر نظر ڈالتے ہوئے کہا جو

"مگر تم اچھی طرح سے ابالو اور دھو" ماں نے کہا۔

"ہاں ڈالی وارینکا" ڈالی نے دلچسپی میں کہا جیسے کہ وہ لوگ سارے وقت باتیں کرتی رہیں تاکہ اگاتا بیکا ہوتا ہاں ہی ہیں۔ سمجھیں۔" "پتہ ہے آپ ماماں ہیں آج معلوم نہیں کیوں فیصلے کر رہی ہوں آپ سمجھتی ہیں نہ کس فیصلے کا۔ کتنا اچھا ہوتا"

"مگر مشاطہ بھی کیسے ہے فن میں ماہر ہے" ڈالی نے کہا۔ "کیسی احتیاط اور جانکاہی سے وہ ان کو ساتھ ساتھ کر لیتی ہے۔"

"نہیں ماماں" آپ بتائیے "آپ کیا سوچتی ہیں؟"

"میں سوچتا تھا کہ وہ اس کا مطلب سمجھ گئی ہو اور ہی سے تھا تو اس میں کسی بھی وقت محبتیں رشتہ ہوتے ہیں۔ اب وہ ایسے ہوا ان تو نہیں رہے پھر بھی میں جانتی ہوں کہ اب بھی بہت سی لڑکیاں ان سے شادی کرنا چاہتی ہیں۔ وارینکا جب تو بہت سے لڑکے چاہتے ہیں۔"

پرسس "آپ اس بات کو سمجھتے ماماں کہ ہمیں ان دونوں کے لئے اس سے بہتر کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا۔ وارینکا بہت ہی اچھی ہے" بیٹی نے کہا۔ "بہت ہی اچھی ہونے کے ساتھ ساتھ

"ہمیں وارینکا بہت پسند ہے" ڈالی نے تصحیح کرتے ہوئے کہا

"پھر دوسرے یہ کہ انہیں معاشرے میں ایسی جگہ حاصل ہے کہ انہیں جائیداد کی یا معاشرے میں بیوی کی حیثیت کی بالکل ضرورت ہی نہیں۔ انہیں صرف ایک چیز کی ضرورت ہے۔ اچھی' پیاری بیوی' جس کی طبیعت میں سکون ہو۔"

"اور وارینکا کے ساتھ تو سکون سے رہنا ممکن ہے" ڈالی نے تائید کی۔

"تیسرے یہ کہ بیوی ان سے پیار کرے۔ اور وہ ہے۔ یعنی ایسا ہو جاتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ میں تو انتظار کر رہی ہوں کہ ابھی وہ لوگ جنگل سے آئیں گے اور سب کچھ طے ہو جائے گا۔ میں اور ان کی آنکھوں ہی سے اندازہ لگا لوں گی۔ میں تو اتنی خوش ہوں گی" ڈالی "تمہارا کیا خیال ہے؟"

"اچھا نہ پریشان ہو۔ تم کو پریشان ہونے کی بالکل کوئی ضرورت نہیں" ماں نے کہا

"ماماں میں پریشان نہیں ہو رہی ہوں۔ مجھے لگتا ہے کہ آج وہ خواستگاری کریں گے"

"اف یہ اتنی عجیب بات ہوتی ہے کہ مرد کب اور کیسے خواستگاری کرے گا۔ کوئی روایت ہی ہوتی ہے اور وہ اچانک اسے جاتی ہے" ڈالی نے کچھ سوچنے کے سے انداز میں مسکراتے ہوئے اور اپنی بات کا سلسلہ ساتھ ساتھ اپنا ضائع کرار کرتے ہوئے کہا۔

"ماماں' آپ سے پاپا نے کیسے خواستگاری کی تھی؟" اچانک کیٹی نے پوچھا

"کوئی بھی طلاب معمول بات نہیں ہوئی تھی' بالکل سیدھے سادے طریقے سے" پرسس نے "اب یاد لیکن اس زیادہ سے ان کا چہرہ کھل اٹھا۔

"نہیں مگر کیسے؟ آپ ان سے باتیں کرنے کی اجازت ملنے سے پہلے بھی محبت تو کرتی تھیں؟"

کیٹی کو یہ بات بہت ہی اچھی لگتی تھی کہ اپنے ماماں کے ساتھ' برابر والوں کی طرح' عورتوں کی زندگی سے اس اہم ترین سوال کے بارے میں بات کر سکتی تھی

"ظاہر ہے محبت کرتی تھی۔ وہ ہمارے ہاں ہی ساتھ میں آیا کرتے تھے۔"

"لیکن پہلے کیسے ہوا ماماں؟"

"تم عاشا یہ سوچتی ہو کہ تم لوگوں نے کچھ نیا سوچ لیا تھا؟ ایک ہی طرح' ملتے ہوتا ہے" آنکھوں سے مسکراہٹوں سے۔۔۔"

"آپ نے کتنی اچھی طرح یہ بات کہی ماماں بالکل آنکھوں سے اور مسکراہٹوں سے" ان سے تائید کی۔

"لیکن پاپا نے لفظ کیا کہے تھے؟"

"تم سے کہ ستیا نے کون سے لفظ کہے تھے؟"

"انہوں نے تو کھڑکی سے لکھ دیا تھا۔ حیرت انگیز تھا وہ تو۔ اب مجھے یہ لگتے دنوں کی بات لگتی ہے" اس نے کہا۔

اور تینوں عورتیں ایک ہی چیز کے بارے میں سوچ رہی تھیں۔ سب سے پہلے بیٹی نے خاموشی توڑی۔ اسے اپنی شادی سے پہلے کے آخری ہفتے اور روزہ تنگی کی طرف اپنا کامل ہونا یاد آیا تھا

"بس ایک بات ہے۔۔۔ وہ ہے وارینکا کی پہلی محبت" اس نے کہا۔ "ہمارے ہاں کے قدرتی سلسلے سے اس کی یاد دلا دی تھی" "میں چاہتی ہوں کہ کسی طرح اس کے بارے میں سرگئی ہو اور وہ اس کو اسی پہلے سے تیار کردہ سے لوگ سب مرد" اس نے اضافہ کیا "ہمارے ماضی سے بہت ہی ملتے ہیں۔"

"سب تو نہیں" ڈالی نے کہا "تم اپنے شوہر کو دیکھ کر یہ رائے دے رہی ہو۔ انہیں ابھی تک وہ شکی یا وہم کرنے والے ہوتے ہیں؟ کیوں ٹھیک ہے نا؟"

"ہاں ہے" کیٹی نے کچھ سوچ کر آنکھوں ہی آنکھوں میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ میری سمجھ میں نہیں آتا" پرنس ماں اپنے بارے میں مشاہدے کی مداخلت کرتے ہوئے بول پڑیں "آخر تمہارا کون سا ماسی ان کے لئے بے چینی کا باعث ہو سکتا ہے تاکہ وہ شکی تمہارا خیال رکھتا اور دلداری کرتا تھا؟ یہ تو ہر لڑکی کے ساتھ ہوتا ہے۔"

"ہاں لیکن ہم اس کی بات نہیں کر رہے ہیں" کیٹی نے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے کہنے تو دو" ماں نے اپنی بات جاری رکھی "اور پھر جب میں وہ شکی سے بات کرنا چاہتی تھی تب تمہیں نے اس کی اجازت نہیں دی تھی؟"

"اوہ ماں!" کیٹی نے کوفت کے احساس کے ساتھ کہا۔

"اب تو تم لوگوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔ تمہارے تعلقات اس سے آگے جا ہی نہیں سکتے تھے جتنے جانے چاہئے تھے۔ میں نے خود ہی اس کو بلایا بھجوایا ہوتا۔ بہرحال تمہارے لئے میری جان پریشان ہونا ٹھیک نہیں ہے صفائی کر کے اس بات کو وہیں ختم اور سکون سے رہو۔"

"ماں میں بالکل سکون سے ہوں۔"

"کیٹی کے لئے تو یہ اتنی خوش قسمتی کی بات تھی کہ "ڈالی نے کہا" اور خود ان کے لئے ان کا آنا کس قدر فائدہ مند ثابت ہوا۔ بالکل اتفاقی ہو گیا" انہوں نے اپنے خیال پر حیران ہو کر کہا "تب آنا اتفاقی تھیں اور کیٹی خود بھی سمجھتی تھی کہ اس قدر بالکل ہی اتفاقیہ ہیں لوگوں کے بارے میں سوچتی ہوں۔"

"تم نے بھی خوب ڈھونڈا ہے سوچنے کے لئے ایسے شرم ناک طرح عورت جس کے سینے میں دل تو ہے ہی نہیں" ماں نے کہا "ابھی تک پہ ہوں۔ سمجھ نہیں آ رہی کیٹی کی شادی وہ شکی سے ہوئی بلکہ لیوین سے ہوئی۔"

"اوہ اس کی بات کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے" کیٹی نے جھنجلا کر کہا "میں تو اس سے بارے میں سوچتی نہیں اور سوچنا چاہتی بھی نہیں۔" اس نے برآمدے کی سیڑھیوں پر شوہر کے پاؤں کی چال پہچان کر دہرایا

"یہ کس چیز کے بارے میں کہا جا رہا ہے' سوچنا چاہتی بھی نہیں؟" لیوین نے برآمدے میں آتے ہوئے کہا۔

لیکن کسی نے اسے جواب نہیں دیا اور اس نے اپنا سوال دہرایا نہیں۔

"مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کی رہائی سلطنت میں گزبڑ کر دی" اس نے ناراضگی سے سب پر نظر ڈالی اور یہ سمجھ کر کہ کسی ایک چیز سے بارے میں بات ہو رہی تھی جو اس کے سامنے نہیں کرنا چاہتیں۔

اور یہ کے لئے اسے محسوس ہوا کہ وہ بھی اگافیا ہیلووا کے احساس ناراضگی کا شریک ہے جو اس بات پر کہ رسم پیری کا تمام بھیرہ پانی کے بہاؤ جا رہا ہے اور یہ موسم اچھی شیریا شکی اثر پر تھی لیکن وہ مسکرایا اور کیٹی کے پاس گیا۔

"کیوں' کیسی ہو؟" اس نے کیٹی سے پوچھا اور اس کو اسی نظر سے دیکھا جیسے آج کل سبھی اسے دیکھتے تھے۔

"ٹھیک ہوں بہت اچھی ہوں" کیٹی نے مسکرا کر کہا "اور تمہارا کیا حال ہے؟"

"نئے ویگن پر پرانی گاڑی سے تین گنا زیادہ مال ڈھوئیں گے۔ تو کیا یوں کو لانے چلنا ہے؟ میں نے گھوڑے جوتنے کو کہہ دیا ہے۔"

"یہ کیا؟ تم کیٹی کو گاڑی میں لے جانا چاہتے ہو؟" ماں نے ڈانٹنے کے انداز میں کہا

"ارے صرف چال چال پر نس۔"

لیوین پرنس کو ماں کبھی نہیں کہتا تھا جیسے عام طور سے کہتے ہیں اور یہ پرنس کو اچھا نہیں لگتا تھا لیکن لیوین' باوجود اس کے کہ وہ پرنس سے بہت محبت اور ان کی بڑی عزت کرتا تھا' اپنی مرحومہ ماں کی بے عزتی کرنے کے احساس کے بغیر انہیں ماں نہ کہہ سکتا تھا۔

"ماں آپ بھی ہم لوگوں کے ساتھ چلئے" کیٹی نے کہا۔

"میں ایسی بے عقلی کی باتیں نہیں دیکھنا چاہتی۔"

"اچھا تو میں پیدل چلتی ہوں۔ آخر چلنا تو میرے لئے اچھا ہے" کیٹی اٹھی' شوہر کے پاس آئی اور اس کے بازو کا سہارا لے لیا۔

"اچھا تو ہے مگر سب کچھ مناسب حد تک" پرنس نے کہا۔

"تو پھر اگافیا ہیلووا' ہم تیار ہو گئے؟" لیوین نے مسکراتے ہوئے اگافیا ہیلووا سے کہا وہ انہیں خوش کرنا چاہتا تھا۔ "نئے طریقے سے اچھا ہا؟"

"اچھا تو ضرور ہونا چاہئے۔ ہمارے حساب سے تو زیادہ ہو گیا۔"

"اس کی وجہ سے وہ زیادہ اچھا ہے اگافیا ہیلووا' لگتا نہیں ہو گا۔ ورنہ برف تو ہمارے ہاں ابھی سے پگھل گئی' حفاظت سے رکھنے کی جگہ تو نہیں ہے نہیں" کیٹی نے کہا اور فوراً ہی اپنے شوہر کا مقصد سمجھ کر اپنی جلد بے کے تحت اس سے بھی بڑی بی سے کہا "اور آپ کے کھیرے اور کرم کلے کے تو پچے واقعی ہوتے ہیں کہ کھا سکتی ہیں انہوں نے کبھی ایسے کھائے ہی نہیں" اس نے مسکرا کر کہا اور ان کے سر پر بندھے رومال کو ٹھیک کر دیا۔

اگافیا ہیلووا نے کیٹی کو ناراضگی سے دیکھا۔

"ارے آپ مجھے پھسلائیے مت کٹی۔ میں تو آپ کو ان کے ساتھ دیکھتی ہوں تو ویسے ہی خوش ہو جاتی ہوں" انہوں نے کہا اور یہ "ٹاک" کی بجائے "ٹھنکی" سے "ان کے ساتھ" جیسے سے کیٹی بہت متاثر ہوئی

"آپ ہمارے ساتھ کھمبیاں جمع کرنے چلئے۔ آپ ہمیں جگہیں دکھائیے گا" اگافیا ہیلووا مسکرانے لگیں اور انہوں نے اس طرح سر ہلایا جیسے کہہ رہی ہوں "اور تمہارے اوپر غصہ کر کے بھی مجھے خوشی ہوتی مگر کر نہیں سکتی۔"

"آپ صفائی کر کے میرے مشورے کے مطابق کیجئے" بوڑھی پرنس نے کہا "اوپر سے کاغذ رکھ کر ڈھک دیجئے اور اسے دم سے تر کر دیجئے۔ برف کے بغیر بھی کچھ خرابی نہیں لگے گی۔"

3

بیٹی کو شوہر کے ساتھ اکیلے ہونے کا موقع ملنے کی خاص طور سے خوشی تھی اس لئے کہ اس نے کچھ سوچا تھا کہ جب وہ گھر آئے گی تو اس سے پوچھے گی کہ کس چیز کی باتیں ہو رہی ہیں اور کسی سے جواب نہیں دیا تھا اس کے چہرے پر ہر احساس کی عکاسی کا مظاہر تھا۔ پھر بھی یہ دیکھنے کی خواہش تھی

جب وہ دوسروں سے آگے پیدل چلے گئے تو گھر سے اور کھل کر اپنی سڑک پر آ گئے تو وہ ہوا کے جھونکوں کی باتوں اور اناج کے کھیتوں سے پتی ہوئی تھی تو اس نے شوہر کے بازو اور مضبوطی سے پکڑ لیا اور اپنے تن سے دبا لیا۔ وہ شکاری کے اس لمحے کو بھی بھولا تھا اور اس کے ساتھ اکیلے ہونے میں اب جب کہ اس کے بازو بھاری ہو رہے تھے اور بال ایک مسئلہ بنے ہوئے تھے اس کے ذہن سے نکل گئے تھے اپنی بیوی عورت سے قربت سے اس احساس کا تقریباً ہوا تھا اس کے سے بالکل بالخصوص اور عام عکس کے جو سب سے بالکل بال تھا بات تو کوئی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اس کی آواز سننا چاہتا تھا وہ اس کی نگاہوں کی طرح آہستہ سے ہونے کے بعد سے بدل گئی تھی آنکھیں اور ہی طرح نگاہوں میں رہی اور بھیدگی آئی تھی جس طرح کی بھی ان لوگوں میں ہوتی ہے جو ہمیشہ ایک ہی معاملے کا سامنا کرتے ہوئے اپنی ساری توجہ مرکوز کئے رہتے ہیں۔

"تم تھک تو نہ جاؤ گی؟ مجھ پر اور زیادہ تکیہ کرو" اس نے کہا۔

"نہیں میں تمہارے ساتھ چلنے ہوئے اس موقع سے بہت خوش ہوں اور میں اعتراف کرتی ہوں کہ ان لوگوں کے ساتھ مجھے اچھا بہت لگتا ہے کیلن ہماری عادتوں کی شامیں مجھے بہت یاد آتی ہیں جب کہ ہم دونوں ہوتے تھے۔"

"وہ اچھا تھا" یہ اس سے بھی اچھا ہے۔ دونوں ایک دوسرے سے اچھے ہیں" اس نے کہنی کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔

"تمہیں پتہ ہے جب تم آئے تو ہم لوگ کس چیز کی باتیں کر رہے تھے؟"

"ہم سے بارے میں؟"

"ہاں ہم سے بارے میں ہی تھی بس تھوڑا سا۔ بات ہو رہی تھی کہ لوگ خواہ مخواہ کی کس طرح کرتے ہیں"

"اچھا" لیوین اس کے الفاظ سے زیادہ اس کی آواز سن رہا تھا اور سارے وقت راستے کو دیکھتا چل رہا تھا جو اب جنگل میں آ گیا تھا اور ان جگہوں سے گزر رہا تھا جہاں کیٹی کو ٹھوکر لگ گئی تھی۔

"اور سرگئی ایوانووچ اور ورنکا کے بارے میں۔ تم نے دھیان دیا؟ میں یہ بہت چاہتی ہوں" اس نے اپنی بات جاری رکھی "تم اس کے بارے میں کیا سوچتے ہو؟" اور اس نے شوہر کے چہرے پر نظر ڈالی۔

"مجھے میں کہیں تو تم ہنسو گی" لیوین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "اس معاملے میں سرگئی میرے لئے بہت عجیب سے ہیں۔ میں نے بتایا تو تھا کہ۔۔۔"

"ہاں کہ وہ ایک لڑکی سے محبت کرتے تھے جو مر گئی۔"

"یہ تب کی بات ہے جب میں بچہ تھا۔ اس کے بارے میں تو مجھے بس اتنی سی معلوم ہے۔ مجھے یاد ہے کہ ان دنوں میں وہ کیسے تھے وہ بہت پیارے اور نیک تھے کہ تعجب ہوتا تھا لیکن تب سے میں انہیں عورتوں کے ساتھ دیکھتا رہا ہوں وہ بڑی مہارت سے پیش آتے ہیں چند ایک نہیں اچھی بھی لگتی ہیں لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ سب ان کے لئے محض لوگ ہیں عورتیں نہیں۔"

"ہاں مگر اب ورنکا کے ساتھ۔۔۔ لگتا ہے کہ کچھ ہے۔۔۔"

"شاید ہو بھی۔۔۔ لیکن سرگئی کو جانے کی ضرورت ہے۔۔۔ وہ خاص طرح کے 'حیرت انگیز انسان ہیں۔ وہ صرف ذاتی زندگی جیتے ہیں۔ وہ بہت ہی پاک صاف اور بلند ذہن روح کے انسان ہیں"

"کیا مطلب ہوا کیا واقعی اس سے ان میں کچھ کمی ہو جاتی ہے؟"

"نہیں، لیکن وہ صرف ذاتی زندگی جینے کے اتنے عادی ہو گئے ہیں کہ عمل پسندی سے مصالحت نہیں قائم کر سکتے اور ورنکا تو بہرحال عمل پسند ہیں۔"

اب تک لیوین کو اپنے خیالات کا اظہار دلیری سے کرنے کی عادت ہو چلی تھی اور وہ انہیں بالکل صحیح صحیح الفاظ میں پیش کرنے کی زحمت کرتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ بیوی اس وقت سے جب محبت سے لوگوں میں سب کچھ سمجھ لیتی ہے وہ کہنا چاہتا ہے وہ اشارے سے بھی سمجھ لے گی اور وہ اسے سمجھ گئی۔

"ہاں لیکن ورنکا میں ایک عمل پسندی نہیں ہے جیسی مجھ میں ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ وہ مجھ سے بھی محبت نہ کر سکتے تھے۔ ورنکا ساری کی ساری ان دونوں میں سے ہے۔۔۔"

"ارے نہیں وہ تم سے بہت محبت کرتے ہیں اور مجھے ہمیشہ یہ بہت اچھا لگتا ہے کہ میرے لوگ تم سے محبت کرتے ہیں۔۔۔"

"ہاں وہ مجھ پر بہت مہربان ہیں لیکن۔۔۔"

"لیکن یہ ویسی بات نہیں ہے جیسی کھوئی مرحوم کے ساتھ تھی۔۔۔ وہ اور تم ایک دوسرے کو پیار کرتے تھے" لیوین نے بات ختم کر دی۔ پھر اس نے اضافہ کیا "تو ہم ان کی بات کیوں نہ کریں؟ میں کبھی کبھی خود کو ملامت کرتا ہوں کہ آخر کیوں ہوا کہ اسی لمحوں جاد کے تو وہ بھی کیسا بھیانک اور کثافت سے بھرا انسان تھا۔۔۔ ہاں تو ہم کیا باتیں کر رہے تھے؟" لیوین نے خاموش ہو جانے کے بعد پوچھا

"تمہارا خیال ہے کہ وہ اب محبت نہیں کر سکتے" کیٹی نے لیوین کے خیالات کو اپنے لفظوں میں پیش کیا۔

"یہ نہیں کہ محبت کر نہیں سکتے" مسکراتے ہوئے لیوین نے کہا "لیکن ان میں وہ کمزوری نہیں ہوتی کار ہوتی ہے۔ مجھے ہمیشہ ان پر رشک آتا تھا لیکن اب جب میں اتنا سمجھتی ہوں تب بھی رشک آتا ہے۔"

"اس بات پر رشک کرتے ہو کہ وہ محبت نہیں کر سکتے؟"

"مجھے اس پر رشک آتا ہے کہ وہ مجھ سے بہتر ہیں" لیوین نے مسکراتے ہوئے کہا "وہ اپنے لئے نہیں جیتے۔ ان کی ساری زندگی فرض کی تابع ہے۔ اور اسی لئے وہ پرسکون اور مطمئن رہتے ہیں"

"اور تم؟" کیٹی نے مذاق اڑانے والی محبت بھری مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

وہ خیالات کی اس روش کا کسی طرح انکار نہ کر سکتی تھی جس سے اسے مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا لیکن آخری وجہ یہ تھی کہ اس کا شوہر اپنے بھائی کی تعریف و تحسین کرے اور ان کے مقابلے میں خود کو پست سے پست تر سمجھے اس سے بات نہیں کر رہا تھا۔ کیٹی جانتی تھی کہ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ بھائی سے محبت کرتا تھا اور اسے ایک طرح کی شرمندگی تھی کہ وہ خود بہت سمجھتی تھا اور خاص طور سے یہ کہ خوب تر بننے کی خواہش اس میں ہمیشہ تھی۔۔۔ کیٹی کو شوہر کی یہ بات پسند تھی اسی لئے وہ مسکرا رہی تھی۔

اسی مسکراہٹ کے ساتھ اس نے پوچھا "اور تم؟ تم کس وجہ سے غیر مطمئن ہو؟"

یوین کو اس بات سے خوشی ہوئی کہ بیوی کو اس کے اپنے آپ سے غیر مطمئن ہونے کا یقین نہیں ہے اور غیر شعوری طور پر اس نے مجبور کر دیا کہ وہ اپنی بے چینی کے اسباب بیان کرے۔

"میں سکھی ہوں لیکن اپنے آپ سے مطمئن نہیں ہوں۔" اس نے کہا۔

"تو اگر تم سکھی ہو تو اپنے آپ سے غیر مطمئن کیسے ہو سکتے ہو؟"

"تو اب میں تم سے کیسے بتاؤں؟... دیکھو سے تو میں اور کچھ بھی نہیں چاہتا سوائے اس کے کہ اس وقت تمہیں غور کرنے لگے۔ اف! اس طرح تو ہرگز نہیں اچھلنا چاہئے!" اس نے اپنی باتوں کے سلسلے کو لمحہ بھر کے لئے اس لئے قطع کر دیا کہ کیٹی نے راستے پر پڑی ایک شاخ کے اوپر سے چھلانگ لگانے میں بڑی تیزی دکھائی تھی۔ "لیکن جب میں اپنے بارے میں غور و فکر کرتا ہوں اور دوسروں سے مقابلہ کرتا ہوں، خاص طور سے بھائی سے تو مجھے لگتا ہے کہ میں برا ہوں۔"

"لیکن کس چیز میں؟" کیٹی نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ اپنی بات جاری رکھی۔ "کیا واقعی تم بھی دوسروں کے لئے نہیں کرتے؟ اپنے کسانوں کی بھلی باڑی کا بندوبست، خود اپنی زراعت اور اپنی کتاب؟"

"نہیں، میں محسوس کرتا ہوں، اور خاص طور سے اب کہ تم تصور دار ہو۔" اس نے کیٹی کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا۔ "مگر یہ سب ویسے نہیں ہے جیسے ہونا چاہئے۔ میں بس یوں ہی کرتا ہوں، سطحی نگاری سے۔ اگر میں ان سب کاموں سے اس طرح محبت کر سکتا جیسے تم سے کرتا ہوں... ایسے تو پچھلے دنوں سے میں یہ سب یوں کرتا ہوں جیسے سبق دے دیا گیا ہے تو اب اسے یاد کرنا ہی ہے۔"

"اور تم بچوں کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" کیٹی نے پوچھا۔ "تو کیا وہ بھی برے ہیں اس لئے کہ انہوں نے عام بھلائی کے لئے تو کچھ نہیں کیا؟"

"وہ؟... نہیں۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ ان کی جیسی سادگی، صفائی، نیکی ہو جیسی تمہارے والد میں ہے۔ لیکن کیا سمجھ میں یہ ہے؟ میں نہیں کر سکا اور اوبلونسکی بھی نہیں کرتا ہے۔ یہ سب تم نے کیا ہے۔ جب تم نہیں تھیں اور..." یہ بھی نہیں تھا۔" اس نے کیٹی کے پیٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہ جس کا مطلب وہ سمجھ گئی۔ "تب میں اپنی ساری توانائی کام میں لگاتا تھا۔ لیکن اب نہیں کر سکتا اور میرا ضمیر مجھے ملامت کرتا ہے۔ میں بالکل وہی سبق یاد کرنے سے بھاگنے لگتے کی طرح کرتا ہوں میں بس ظاہر کرتا ہوں کہ کر رہا ہوں۔"

"اور اب کیا تم یہی چاہتے ہو کہ سب کچھ بدل جائے اور تم سرگئی ایوانووچ جیسے ہو جاؤ؟" کیٹی نے کہا۔ "کیا تم چاہتے ہو کہ یہ عام بھلائی کے کام کرتے اور اس دیئے ہوئے سبق سے تمہیں لگاؤ ہو تا جیسے انہیں ہے اور کچھ اور نہ چاہتے؟"

"ظاہر ہے کہ نہیں۔" یوین نے کہا۔ "سرجان میں تو اتنا خوش ہوں کہ کچھ بھی میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اور تم سچ سچ یہ سمجھتی ہو کہ آج وہ خواستگاری کریں گے؟" اس نے دروازے پر چپ رہنے کے بعد کہا۔

"سوچتی بھی ہوں اور یہیں بھی۔ بس یہ کہ میرا ایسے جانے کا جی چاہتا ہے۔ اچھا، ذرا ٹھہرو!" اس نے جھک کر راستے کے کنارے اگے ہوئے جنگلی پودے کا ایک پھول توڑا۔ "اور ایک سنکھڑی تو نہ۔ "خواستگاری کریں گے" دوسری "نہیں کریں گے" اور دیکھو آخری سنکھڑی پر کیا فال نکلتی ہے۔" اس نے اسے پھول دیتے ہوئے کہا

یوین نے ایک ایک سفید پھولی سنکھڑی کو نوچ نوچ کر گننا شروع کیا۔ "خواستگاری کریں گے، نہیں

کریں گے۔"

"نہیں، نہیں!" کیٹی نے، جو اس کی انگلیوں کی حرکت کو بیتابی کے ساتھ دیکھتی جا رہی تھی، اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روک دیا۔ "تم نے ایک ساتھ دو نوچ دیں۔"

"اچھا تو اس پھولی والی کو شمار میں نہیں لیں گے۔" یوین نے ایک سفید سی سنکھڑی کو توڑتے ہوئے کہا۔ "دوسری گاڑی بھی آ چکی۔"

"کیٹی تم تھکیں تو نہیں؟" پرنس نے پکار کر پوچھا۔

"ذرا بھی نہیں۔"

"تو اگر گھوڑے سیدھے ہوں اور سیدھی چال سے چلیں تو تم گاڑی میں بیٹھ جاؤ۔"

لیکن بیٹھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ بالکل پاس ہی تو جانا تھا اور وہ بھی پیدل چل پڑے

۴

وارنکا اپنے سیاہ بالوں پر سفید قصبہ، بانہ سے، بچوں میں گھری اور ایک ہی وقت خوشی سے اپنے کے ساتھ مصروف ہونے کے ساتھ ساتھ ظاہر ہے کہ ہر موسم سے پسند تھا اس کے ساتھ صاف صاف باتیں ہونے کے امکان سے ایک پیجان کی سی کیفیت میں تھی اور بہت ہی سوچی لگ رہی تھی۔ سرگئی ایوانووچ اس سے پیار کر رہے تھے اور برابر اسے تعریفی نظروں سے تکے جا رہے تھے۔ اسے، جیسے وہ دونوں ساری اچھی باتوں کو یاد کر رہے تھے جو انہوں نے اس کے بارے میں سنی تھیں اور جو خود اس نے جو اس کے بارے میں کی تھیں اور انہیں اس بات کا برابر یہ احساس ہو تا جا رہا تھا کہ جو بھی وہ اس کے لئے محسوس کرتے ہیں وہ پوری طرح سے کچھ ویسا جس کا تجربہ انہیں بہت دنوں پہلے ہوا تھا اور جس ایک بار شروع ہو جانے میں وارنکا کی خوشی بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گئی کہ انہیں ہوا ایک لمبے، اکہرے اور اوپر کو مڑی ہوئی پھتری والی سفید مچھلی تھی اسے وارنکا کی نوکری میں رکھتے ہوئے انہوں نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور اس سے پورے پھائے ہوئے پر مسرت اور پر خوف بچپن کی، محبت کو، کچھ کر دہ خود بھی گھبرا گئے اور ہلکے پھلکے ہو کر ایسی مسکراہٹ سے اس پر نظر کی جس نے بہت کچھ کہہ دیا۔

"اگر ایسا ہے" انہوں نے اپنے دل میں کہا "تو مجھے سوچنا اور فیصلہ کرنا چاہئے اور خود کو کسی لالچ کی طرح رقابت کشش کے حوالے نہ کرنا چاہئے۔"

"اب میں بہنوں سے الگ ہو کر گھریاں جمع کرنے جاتا ہوں نہیں تو یہ اکٹھی ہی نہیں ہو سکیں گی۔" انہوں نے کتنا حصہ جمع کیا ہے؟" انہوں نے کہا اور جنگل کے سرے پر سے جہاں وہ لوگ گھوڑے چھوڑ رہے تھے، اسے بچوں کے درمیان نرم نرم گھاس پر چل رہے تھے، وہ جنگل میں چلے گئے جہاں سورج کے سفید دھبوں سے چتکبرا ہو رہا تھا، جھلمل والے اسپین اور خودرو کی ہلکی رنگ کی سعد بیاں اگی تھیں۔ اونچی چاپلس قدم جاڑے تھے، انہوں نے ایک جھاڑی کی آڑ میں پہنچے ہوئے گلابی پھولوں کے آویزوں جیسے گچھوں سے لدی ہوئی تھی تو یہ جان کر رہ گئے کہ یہاں سے وہ نظر نہ آئیں گے۔ ان کے چاروں طرف بالکل خاموشی تھی۔ صرف کبھی کبھی پرندوں کے پھڑپھڑانے کے سوا، جو کھڑے تھے جس ان کے اوپر گھنیوں کی جھنجھناہٹ اس طرح سنائی دے رہی تھی جیسے شہد کی مکھیوں کا چھتا ہو اور کبھی کبھی بچوں کی آواز آ جاتی تھی۔ اچانک جنگل کے سرے کے پاس ہی سے وارنکا کی ہنسی تھی، کوئی چیز

ساتھ ادھر ادھر کی باتیں کر رہے تھے۔ آج کی شام لیوین اور کیٹی خود کو خاص طور سے سمجھی اور ایک دوسرے کی محبت سے سرشار محسوس کر رہے تھے اور یہ بات کہ وہ دونوں اپنی محبت میں سمجھی تھے "اپنے آپ میں ان لوگوں پر ایک ناخوشگوار چھینٹے کی حامل تھی جو چاہتے بھی تھے لیکن ایسا ہونے کے لئے کچھ کر نہ سکتے تھے — اور اس سے انہیں شرمندگی سی تھی۔

"تم لوگ میری بات یاد رکھنا — اکیسا بھر نہیں آئیں گے" بوڑھی پرنس نے کہا۔

آج شام کو ریل گاڑی سے اسٹی پان ارکادیچ کے آنے کی توقع تھی اور بوڑھے پرنس نے لکھا تھا کہ وہ بھی آجائیں

"اور مجھے معلوم ہے کیوں" بوڑھی پرنس نے اپنی بات جاری رکھی۔ "وہ کہتے ہیں کہ تو جانتا لوگوں کو شروع میں اکیلے ہی جانا چاہئے۔"

"پاپا نے ویسے بھی ہم لوگوں کو چھوڑ دیا۔ انہیں تو ہم نے دیکھا ہی نہیں" کیٹی نے کہا۔ "اور ہم کون سے ایسے نوجوان ہیں؟ ہم تو پرانے شادی شدہ ہیں۔"

"بس یہ کہ اگر وہ نہ آئیں گے تو پھر میں تو تمہیں الوداع کہوں گی" بوڑھی پرنس نے رنجیدہ ہو کر لمبی سانس بھرتے ہوئے کہا۔

"یہ آپ کو کیا ہو رہا ہے ماما؟" دونوں بیٹیوں نے ورا احتجاج کیا۔

"تمہارا یہ سوچ کہ ان کا کیا حال ہوگا؟ اخراب ہے۔"

اور اچانک بالکل ہی غیر متوقع طور پر بوڑھی پرنس کی آواز بھرا گئی۔ بیٹیوں نے اس کو محسوس کیا اور ایک دوسرے کو دیکھا۔ ان نظروں میں انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ "ماما میں ہمیشہ اپنے لئے کوئی نہ کوئی رخ کی بات ڈھونڈھ لیتی ہیں۔" وہ نہیں جانتی تھیں کہ پرنس کو بیٹیوں کے ساتھ کتنا ہی اچھا کیوں نہ لگتا ہو" چاہے وہ کتنا ہی محسوس کرتی رہی ہوں کہ یہاں ان کی ضرورت ہے "انہیں اپنے آپ بھی اور شوہر کے خیال سے بھی کبھی سے رنج تھا جب سے انہوں نے آخری اور سب سے چہیتی بیٹی کو بھی بیاہ دیا تھا اور آشیانہ بالکل ہی خالی ہو گیا تھا۔

"آپ کیا کہہ رہی ہیں اگافیا بیلا کیودرنا؟" اچانک کیٹی نے اگافیا بیلا کیودرنا سے پوچھا جو پراسراری ہوئی سی خیز صورت لئے کمرے میں آئی تھیں۔

"رات کے کھانے کے سلسلے میں۔"

"یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے" ڈالی نے کہا "تم جا کے انتظام کرو اور میں جاتی ہوں گریشا کے ساتھ اس کا سبق یاد کرانے۔ انہیں تو آج اس نے کچھ کیا ہی نہیں۔"

"یہ میرے لئے سبق ہے انہیں ڈالی میں جاتا ہوں" لیوین نے جلدی سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

گریشا ہائی اسکول میں پہنچ گیا تھا اور گرمیوں کی چھٹیوں میں اسے اپنا آموختہ دوہرانا چاہئے تھا۔ واریا الکساندروونا نے اسکول میں بیٹے کے ساتھ ساتھ لاطینی پڑھی تھی اور لیوین کے ہاں آکر چاہے دن میں ایک ہی بار سہی اس کے ساتھ آموختہ ضرور دوہراتی تھیں "خاص طور سے حساب اور لاطینی کے سبقوں کا جو سب سے مشکل تھے۔ لیوین نے تو کیا کہ ان کی جگہ وہ پڑھا دیا کرے لیکن ماں نے ایک بار لیوین کا سبق سنا اور انہوں نے دیکھا کہ وہ اس طرح نہیں ہو رہا ہے جیسے اسکول میں مدرس سبق یاد کرواتے تھے۔ وہ گھبرا گئیں۔ اور اس بات

کی پوری کوشش کرتے ہوئے کہ لیوین برا نہ مانے انہوں نے اس سے قطعی طور پر کہہ دیا کہ سبق کتاب کے مطابق ویسے ہی ہونا چاہئے جیسے مدرس دیتے تھے اور بہتر یہ ہوگا کہ وہ پھر خود ہی کریں۔ لیوین کو اسٹی پان ارکادیچ پر بھی جھنجھلاہٹ تھی کہ ان کی لاپروائی اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے انہیں خود نہیں بلکہ ماں کو تعلیم پر نظر رکھنے کا کام انجام دینا پڑتا تھا جس کے بارے میں وہ کچھ نہیں سمجھتی تھیں اور مدرسوں پر بھی کہ وہ بچوں کو اتنے برے طریقے سے پڑھاتے ہیں۔ لیکن اپنی سمجھ سے اس نے وعدہ کیا کہ وہ اسی طرح پڑھائے گا جس طرح وہ چاہتی ہیں۔ اور اس نے گریشا کو اپنے طریقے سے نہیں بلکہ کتاب کے مطابق سبق پڑھانا جاری رکھا چنانچہ اسی لئے غیر ارادی طور پر اور اکثر سبق کا وقت اسے یاد نہیں رہتا تھا۔ آج بھی ایسا ہی ہوا تھا

"نہیں ڈالی میں جاتا ہوں" تم جھنجھ" اس نے کہا۔ "ہم سب کام سے سے کتاب کے مطابق کریں گے بس یہ کہ استیپ آئیں گے تو ہم لوگ شکار پر چلے جائیں گے تب ناغہ کر جائے گا۔"

اور لیوین گریشا کے پاس چلا گیا۔

بیی واریا نے کیٹی سے بھی کہا۔ واریا نے خود کو لیوین میاں بیوی کے سمجھی اور اچھی طرح منظم گھر میں بھی کارآمد بنا لیا تھا۔

"رات کے کھانے کے لئے ہدایتیں دے دیجئے" آپ جیتے" اس نے کہا اور الجھ کر اگافیا بیلا کیودرنا کے پاس چلی گئی۔

"ہاں ہاں اگافیا بیلا کیودرنا تمہیں ملے ہوں گے۔ تو پھر اپنے..." کیٹی نے کہا۔

"یہ میں اور اگافیا بیلا کیودرنا طے کر لیں گے" واریا یہ کہہ کر اگافیا بیلا کیودرنا کے ساتھ وہاں سے چل گئی۔

"کتنی پیاری لڑکی ہے" پرنس نے کہا۔

"پیاری نہیں ماں، بلکہ سوال ہے ایسی کہ جیسی ہو تمہیں ہی نہیں۔"

"تو آپ لوگ آج اسٹی پان ارکادیچ کا انتظار کر رہے ہیں؟" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ واریا کے بارے میں بات چیت جاری رہے۔ "مشکل سے ایسے دو ہم رنگ طبیعت کے حامل کم از کم ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہوں ہنستے کہ آپ دونوں کے شوہر ہیں" انہوں نے مسکراتے ہوئے کہا "ایک ہر وقت حرکت عمل میں، صرف معاشرے میں جیالا رہتا ہے جیسے پانی میں مچھلی، دوسرا ہمارا کو سنتا ہر چیز میں تو پھر بھی تیز، حساس لیکن معاشرے میں پہنچا تو بس پاتو جم کے رہ جاتا ہے یا پھر ہے سینگ سے پھڑپھڑاتے لگتا ہے جیسے زنبور مچھلی۔"

"ہاں، وہ بڑے لاپروا مزاج کے ہیں" پرنس نے سرگئی ایوانووچ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "میں آپ سے خاص طور سے درخواست کرنا چاہتی تھی کہ آپ ان سے کہیں کہ کیٹی کے لئے یہاں کسی طرح کا ممکن ہو انہیں تو ضرور اسکو آنا چاہئے۔ وہ کہتے ہیں ڈاکٹر کو بلا لیں گے۔"

"ماں، وہ سب کر دیں گے وہ ہر چیز پر راضی ہیں" کیٹی نے ماں سے اس بات پر جھنجھلا کر کہا کہ وہ اس معاملے میں سرگئی ایوانووچ کو مخاطب بنا رہی ہیں۔

ان لوگوں کی باتوں کے بیچ ہی میں روش پر گھوڑوں کی پیکار اور بگھی پر پہیوں کی آواز سنائی دی۔ ڈالی شوہر کا خیر مقدم کرنے کے لئے کھڑی بھی نہ ہو پائی تھیں کہ بچے اس کمرے کی کھڑکی سے جہاں گریشا

پڑھتا تھا لیون چھلانگ لگا باہر نکل آیا اور اس نے گریتا کو بھی نکال لیا۔

"اسٹیو اہن!" بالکنی کے نیچے سے لیون نے پکار کر کہا۔ "ڈالی ہم نے سبق ختم کر لیا تم نگرانی کرو۔" اس نے اضافہ کیا اور نکولکی کی طرف بڑھ گیا۔

"ایس ڈیا ایڈ ڈیوس ڈیوس" (4) گریتا چلا تا ہوا دوش پر پہنچ گیا۔

"اور کوئی بھی ہے۔ غالباً یہ ہیں۔" لیون دوش کے سرے پر رک کر چلایا۔ "کیٹی تم کھڑے نہ ہو۔ مت اترو۔" مگر وہ آ گیا۔

لیکن لیون نے غلطی کی تھی یہ سمجھنے میں کہ جو شخص گاڑی میں الیگزی کے ساتھ بیٹھا ہے وہ بوڑھے پرنس ہیں۔ جب وہ گاڑی کے قریب پہنچا اس نے اسٹیپان ارکاڈیوچ کے برابر پرنس کو نہیں بلکہ ایک جیسے اور بھرے بدن کے نوجوان شخص کو دیکھا جو اسکاچ کیپ لگائے تھا جس میں پیچھے لمبے لمبے فیتے لگے ہوئے تھے۔ یہ وائیکاؤنٹ وسلوفسکی تھا۔ شیرا تسکی بہنوں کا پیارا بھائی 'پیٹرس برگ اور ماسکو کا نامور نوجوان' سب ہی معاملاتِ اور پوشاک کا ماہر "جیسا کہ اسٹیپان ارکاڈیوچ نے اس کا تعارف کرایا۔

وسلوفسکی کو اس بات سے ذرا بھی پریشانی نہیں ہوئی کہ بوڑھے پرنس کے بدلے میں اس کے نمودار ہونے سے لوگوں کو مایوسی ہوئی ہوگی۔ اس نے بڑے خوش انداز میں لیون سے صاحب سلامت کی اور بتایا کہ پہلے وہ اس سے مل چکا ہے اور گریتا کو پکڑ کے اس بوڈلیئر کتے کے اوپر سے اٹھا کر جسے اسٹیپان ارکاڈیوچ اپنے ساتھ لائے تھے گاڑی میں بٹھا لیا۔

لیون گاڑی پر نہیں بیٹھا۔ وہ پیچھے پیچھے آیا۔ اسے تھوڑی سی جھنجھلاہٹ اس بات پر تھی کہ بوڑھے پرنس نہیں آئے جنہیں وہ جتنا زیادہ جانتا تھا اتنا ہی زیادہ ان سے محبت کرنے لگا تھا اور اس بات پر بھی کہ یہ وائیکاؤنٹ وسلوفسکی نمودار ہو گیا' بالکل ہی اجنبی اور فضول شخص۔ وہ لیون کو اس وقت اور بھی زیادہ اجنبی اور فضول لگا جب وہ سائبا کے پاس جا کھڑا ہوا جس کی پوری جبائی بھیگ چکی تھی تو اس نے دیکھا کہ وائیکاؤنٹ وسلوفسکی نے خاص شفقت اور بے تکلفی کے انداز سے کیٹی کے ہاتھ کو بوسہ دیا۔

"میں اور آپ کی بیوی کوزین (5) ہیں اور پرانے شناسا بھی" وائیکاؤنٹ وسلوفسکی نے لیون سے دوبارہ ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر شکار ہے؟" اسٹیپان ارکاڈیوچ نے بہ مشکل سب سے رسماً سلام کیا اور لیون سے مخاطب ہو کر کہا۔ "ہمارے اور ان کے ارادے بہت ہی بے رحمانہ ہیں۔ تو پھر 'ماں' وہ تب سے سکو نہیں آئے۔ تو تانیا تمہارے لئے ایک چیز لایا ہوں" گاڑی میں پیچھے رکھی ہے' وہاں سے لے لو۔" وہ چاروں طرف ہر ایک سے باتیں کر رہے تھے۔ "ڈالی بیاری' تمہارے چہرے پر تو ایسی تازگی آ گئی ہے۔" انہوں نے بیوی سے کہا اور ان کے ہاتھ کو ایک بار اور بوسہ دیا جسے وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دوسرے ہاتھ سے تھپتھپا رہے تھے۔

لیون ابھی منٹ بھر پہلے تو بہت ہی خوش مزاجی کے عالم میں تھا لیکن اب اداس اداس کھڑا دیکھ رہا تھا اور سب اسے ناگوار لگ رہا تھا۔

"ان دونوں سے کل انہوں نے کس کو بوسہ دیا تھا؟" اس نے اسٹیپان ارکاڈیوچ کی اس محبت کو دیکھتے ہوئے سوچا جو وہ اپنی بیوی کے ساتھ برت رہے تھے۔ اس نے ڈالی کو دیکھا اور وہ بھی اسے پسند نہیں آئیں۔

"آخر وہ شوہر کی محبت کا اظہار تو کرتیں نہیں۔ تو پھر اتنی خوش کس بات پر ہیں؟ کراہت ہوتی ہے۔" لیون نے سوچا۔

اس نے پرنس پر نظر ڈالی جو ذرا اور پہلے اتنی بیزاری تھیں اور اسے وہ انداز پسند نہیں آیا جس سے انہوں نے اس وائیکاؤنٹ اور اس کی فیتوں والی ٹوپی کا خیر مقدم کیا جیسے اپنے گھر میں ہوں۔

سرگی ایوانووچ تک' جو سائبان میں نکل آئے تھے' اپنے اس پر تصنع دوستانہ تپاک کی بنا پر اسے اچھے نہیں لگے جس سے انہوں نے اسٹیپان ارکاڈیوچ سے ملاقات کی جبکہ لیون جانتا تھا کہ ان کے بھائی کو الیگزی سے کوئی محبت نہ تھی اور نہ وہ ان کا احترام کرتے تھے۔

اور وارنکا بھی اسے بری لگی جب وہ اپنی تیز نیلی آنکھوں (6) والی صورت بنا کر ان صاحب سے متعارف ہوئی حالانکہ سارے وقت بس سوچتی ہی رہتی تھی کہ کیسے اس کی شادی ہو جائے۔

اور سب سے زیادہ جو اسے کیٹی سے ہو رہی تھی کہ کیسے وہ خوشی کے اظہار والے اس لہجے سے متاثر ہو گئی جس سے یہ صاحب دعوت میں آمد کے بارے میں باتیں کر رہے تھے گویا یہ ان کے لئے اور سب کے لئے ایک جشن کا موقع ہے۔ اور خاص طور سے بری لگی لیون کو وہ مسکراہٹ جس سے کیٹی نے وسلوفسکی کی مسکراہٹ کا جواب دیا تھا۔

زوروں میں باتیں کرتے ہوئے سب گھر کے اندر چلے گئے لیکن جیسے ہی سب لوگ ہٹ گئے ویسے ہی لیون خود اور باہر چلا گیا۔

کیٹی نے دیکھا کہ شوہر کو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ چاہتی تھی کہ منہ بھر نکال کر اس سے اکیلے میں بات کرے لیکن لیون اس سے یہ کہہ کر جلدی سے باہر چلا گیا کہ اسے دفتر میں ضروری کام ہے۔ کھیتی باڑی کے کام کاج اسے ایک مدت سے اتنے اہم نہیں لگے تھے جتنے آج لگ رہے تھے۔ "ان سب کے لئے تو وہاں جشن ہے۔" اس نے سوچا "اور یہاں جشن کا معاملہ نہیں ہے' یہ فوری کام ہیں جنہیں کرنا ہی ہے اور ان کے بغیر زندگی برباد ہو سکتی ہے۔"

7

لیون گھر اس وقت واپس آیا جب اسے کھانے کے لئے بلوا بھیجا گیا۔ میزوں پر کیٹی اور اگافیا میخائلووا کھانے کی شرابوں کے بارے میں مشورہ کر رہی تھیں۔

"ارے آپ لوگ انگلس (7) کیا کر رہی ہیں؟ سترخوان پر رکھ دیجئے جو عام طور سے رکھی جاتی ہے۔"

"نہیں 'اسٹیپان انہیں پیتے۔ کو نیاک' لعنت' یہ نہیں ہوا کیا ہے؟" کیٹی نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے اس سے کہا لیکن وہ ذرا بھی بناوٹ کے کیٹی کے آنے کا انتظار کئے بغیر لمبے لمبے قدم رکھتا ہوا کھانے کے کمرے میں پہنچ گیا اور اور اسی عام پر خوش بات چیت میں شامل ہو گیا جسے وہاں وائیکاؤنٹ وسلوفسکی اور اسٹیپان ارکاڈیوچ چلائے ہوئے تھے۔

"تو پھر کیا کل شکار کو چلیں گے؟" اسٹیپان ارکاڈیوچ نے کہا۔

"معافی کر کے چلئے" وسلوفسکی نے اٹھ کر دوسری کرسی پر بیٹھتے ہوئے اور اپنی ایک موٹی ٹانگ کو اندر کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

"مجھے بڑی خوشی ہے' چلئے۔ اور اس سال آپ نے شکار کیا ہے؟" لیون نے وسلوفسکی سے کہا وہ

"بہت اچھی بات ہے" سنتی یان بارکلو نے کہا۔ "اور تم کیٹی؟"

"میں؟ میں کس لئے جاؤں گی؟" کیٹی نے بالکل سرخ ہو کر کہا اور اپنے شوہر پر نظر ڈالی۔

"اور آپ انتظار کرتے تھک چکی ہیں؟" وسلو فسکی نے اس سے پوچھا۔ "دیہاتی پر کشش عورت ہیں۔"

"ہاں" اور بھی زیادہ سرخ ہو کر اس نے وسلو فسکی کو جواب دیا اور اٹھ کر شوہر کے پاس چلی گئی "تو تم کل شکار کو جاؤ گے؟"

ان چند لمحوں میں خاص طور سے اس سرخی کی وجہ سے جو کیٹی کے چہرے پر اس وقت چھا گئی تھی جب وہ وسلو فسکی سے بات کر رہی تھی لیوین کا رشک حسد بہت بڑھ گیا تھا۔ اب کیٹی کے الفاظ سن کر اس کے معنی وہ اپنے ہی طور پر سمجھا۔ جو کچھ اسے اس کے بارے میں یاد کر کے بہت ہی عجیب لگا لیکن اس وقت تو اسے یہی معلوم ہوا کہ کیٹی اگر اس سے یہ پوچھ رہی ہے کہ کل وہ شکار کے لئے جا رہا ہے یا نہیں تو اس کو اس سے دلچسپی صرف اس لئے ہے کہ وہ جاننا چاہتی ہے کہ میں وسلو فسکی کو یہ خوشی اور عنایت بہم پہنچاؤں گا یا نہیں جس پر اس کی رائے میں وہ اپنی سے زیادہ مستحق تھی۔

"ہاں، میں جاؤں گا" لیوین نے کیٹی کو بالکل ہی غیر قدرتی انداز میں جواب دیا جو خود اسے بھی معاندانہ لگا۔

"نہیں، بہتر یہ ہو گا کہ کل کا دن یہیں رہو۔ نہیں تو اگلی نوشہر سے کل ہی روانہ ہیں گی۔ تم لوگ پرسوں شکار پر چلے جانا" کیٹی نے کہا۔

کیٹی کے الفاظ کے مفہوم کا ترجمہ لیوین نے وہی اس طرح کیا "مجھے اس سے الگ۔ اور تم چلے جاؤ گے اس سے تو میرے لئے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن مجھے اس کا فضل تو دو اس شخص کی صحبت کی خوشی تو حاصل کرنے دو۔"

"میرا اگر تم چاہتی ہو تو کل ہم یہیں رہیں گے" لیوین نے خاص طور سے مہمانداری کے ساتھ جواب دیا اس بات میں واسیلا کو ذرا بھی شبہ تک نہیں تھا کہ اس کی موجودگی کتنی تکلیف کا باعث بن گئی ہے۔ وہ بھی کیٹی کے پیچھے پیچھے ہو لے اطمینان سے پر شفقت نظروں سے دیکھتا اور مسکراتا ہوا اس کے پیچھے پیچھے چلا لیوین نے اس کی نظروں کو دیکھ لیا اس کا چہرہ بگڑ گیا اور جیسے دروازے کو اس کا دم رک گیا وہ اندر کھول رہا تھا۔ "اس کی ہمت کیسے پڑتی ہے میری بیوی کو یہ دیکھنے کی!"

"تو پھر کل؟ چلے سیاحی کر کے" واسیلا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس نے اپنا پاؤں عادت کے مطابق پھر اندر کو موڑ لیا۔

لیوین کا رشک حسد اور بڑھ گیا۔ وہ خود کو اب شوہر تصور کرنے لگا تھا جس کا کام کیا ہو جس کی ضرورت بیوی کو اور عاشق کو صرف اس لئے ہے کہ انہیں زندگی کی سوغاتیں اور عنایت و خوشی فراہم کرے... لیکن اس کے باوجود اس نے عنایت اور مہمان نوازی کے ساتھ واسیلا سے اس کے شکار اور اس کے بارے میں 'بندوق اور قلی روشن' کے بارے میں پوچھا اور اگلے دن شکار کے لئے جانے پر راضی ہو گیا۔

لیوین کی خوش قسمتی سے بوڑھی پرنسس نے اس کے دل کو اس طرح ٹھنڈا کر دیا کہ وہ خود اٹھ کھڑی ہوئیں اور انہوں نے کیٹی کو بھی سونے کے لئے جانے کا مشورہ دیا۔ لیکن یہاں بھی لیوین نے، کہ وہ بے چین تھا

خاتون خانہ سے رخصت ہوتے ہوئے وائیکانے پھر اس کے ہاتھ کو بوسہ دینا چاہا لیکن کیٹی نے سرخ ہو کر' بھولے بھوڑے پن سے اس کے بارے میں اور کچھ نہ کہا اس نے اسے ڈانٹا بھی' اپنا ہاتھ ہٹاتے ہوئے کہا:

"یہ تمہارے ہاں کا دستور نہیں ہے۔"

لیوین کی نظروں میں کیٹی کا تصور یہ تھا کہ اس نے وائیکا کے ساتھ پہلے تو اس طرح کے تعلقات قائم کیے اور پھر اس سے یہ تصور یہ تھا کہ اتنی بے شرمی سے یہ ظاہر کیا کہ اسے پسند نہیں ہیں۔

"سونے کے لئے ایس کیا جاتا ہے؟" اسٹی پان ارکادیچ نے کھانا کھانے کے دوران میں کئی گلاس شراب کے پی چکے تھے اور اپنی سب سے پیاری اور شاعرانہ مزاجی کیفیت میں تھے۔ "دیکھو' کیٹی دیکھو" انہوں نے بینڈن کے پیڑوں کی آڑ میں نکلتے ہوئے چاند کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "کیا حسین ہے یہ سلوفکی' یہ وقت رات کو گھومنے اور گانے کا ہے۔ پتہ ہے تمہیں' اس کی تمام بہنوں کو اچھی ہے۔ ہم اور یہ راستے میں گاتے آئے تھے۔ یہ اپنے ساتھ بڑے اچھے عاشقانہ گیت لائے ہیں' دو تو سنے ہیں۔ زار و زار آنسو رلانے کے ساتھ گائیں تو مزہ آجائے۔"

جب سب لوگ چلے گئے تو اسٹی پان ارکادیچ اور سلوفکی دیر تک روش پر ٹہلتے رہے اور ان کی سنے عاشقانہ گیت گانے کی آوازیں سنائی دیتی رہیں۔

ان آوازوں کو سنتے ہوئے لیوین اپنی بیوی کے سونے کے کمرے میں آرام کرسی پر تھوڑی چڑھائے بیٹھا تھا اور اس کے ان سوالوں پر کہ اسے کیا ہوا ہے وہ بڑی ہمت کے ساتھ چپ تھا۔ لیکن جب کیٹی نے خود ہی جھینپی ہوئی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا کہ "کیا تمہیں یہ سلوفکی کی کوئی بات اچھی نہیں لگی؟" تو جیسے اس کا بند ٹوٹ گیا اور اس نے وہ سب کہہ ڈالا۔ اور جو کچھ اس نے کہا اس سے اسے خود اپنی توہین کا احساس ہوا اس لئے وہ اور زیادہ جھینپ گیا۔

وہ کیٹی کے سامنے کھڑا تھا۔ اس کی سنکری ہوئی بھوؤں کے نیچے اس کی آنکھیں طوفانی انداز میں چمک رہی تھیں اور وہ اپنے مضبوط ہاتھوں کو سینے پر رکھے ہوئے یوں دبائے ہوئے تھا جیسے اپنا سارا زور لگا کے ہو کہ اپنے کو قابو میں رکھے۔ اس کے چہرے پر اگر دکھ کا اظہار بھی نہ ہوتا جس سے کیٹی کا دل مسوس کر رہ گیا تھا تو بھی وہ تکلیف دہ حد تک بدنما لگتا۔ اس کے جبڑے بھنچ رہے تھے اور اس کی آواز بار بار گھٹ جاتی تھی۔

"تم سمجھو اس بات کو کہ میں رشک و حسد کا شکار نہیں ہوں جسے گھٹیا لفظوں میں رشک و حسد میں مبتلا ہونا کہہ لیجئے نہیں کر سکتا کسی میں محسوس کرتا ہوں وہ کہ نہیں سکتا لیکن یہ بدتمیزی بھیانک ہے۔ میں رشک و حسد نہیں کر سکتا کہ اگر اس میں مجھے اپنی توہین کا احساس ہوتا ہے کہ کوئی شخص سوچنے کی حد تک کر سکتا ہے' تمہیں ایسی نظروں سے دیکھ سکتا ہے۔"

"آخر کیسی نظروں سے؟" کیٹی نے کہا۔ وہ جہاں تک ہو سکتا تھا پھول سے کو شش کر رہی تھی کہ آج شام کی ساری باتوں اور خاص طور سے سکینات کو اور ان کے لبوں اور انداز کو بھلا دے۔

دل کی گہرائی میں اس نے محسوس کیا کہ اس وقت کچھ ہوا تھا جب وہ سلوفکی اس کے پیچھے پیچھے میز کے دوسرے سرے پر آیا تھا لیکن اس کا اعتراف وہ خود اپنے تئیں سے بھی نہ کر سکتی تھی۔ اسی لئے اور بھی اس نے شوہر سے اس کا ذکر کرنے اور اس طرح اس کے دکھ کو اور زیادہ بڑھانے کا فیصلہ نہیں کیا۔

"تصور میں کیسی ہوں اس حالت میں مجھ میں کون سی چیز کشش ہو سکتی ہے؟"

"اف!" وہ اپنا سر پکڑ کر چیخ پڑا۔ "کاش تم نے یہ نہ کہا ہوتا۔ مطلب یہ کہ اگر تمہیں کشش ہوتیں..."

"ارے نہیں کونستیا' لمحہ تو سنو!" کیٹی نے اسے بڑی دکھ بھری دردمندی کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن تم آخر سوچ کیا سکتے ہو؟ جب میرے لئے لوگوں کا کوئی وجود ہی میں ہے' نہیں ہے' نہیں ہے۔ تو کیا تم چاہتے ہو کہ میں کسی سے بھی نہ ملوں؟"

شروع میں تو اس کا رشک و حسد کیٹی کو توہین آمیز لگا۔ اسے جھنجھلاہٹ تھی کہ اس کے لئے وہ اسی کم عمر اور کم دلچسپی شخص ہے اور وہ بھی بالکل بے قابل الزام قسم کی۔ لیکن اب وہ بڑی خوشی سے صرف اسی طرح کی فضول باتوں کو نہیں بلکہ سب کچھ اس کے سکون کے لئے قربان کر دیتی تاکہ وہ اس دکھ اور درد سے محفوظ رہے جس میں مبتلا تھا۔

"تم میری صورت حال کے بھیانک پن اور سنگدل خیزی کو سمجھو" لیوین نے انتہائی ناامیدی کی سرگوشی میں اپنی بات جاری رکھی "کہ وہ میرے گھر میں مہمان ہے' کہ اس سے بچ کر جانے تو میرا شائستہ حرکت نہیں کی سوائے کھڑکی سے پرے کے اور ہاتھوں کو اندر کی طرف موڑنے کے... وہ اس کو سب سے اچھا انداز سمجھتا ہے اس لئے مجھے اس کے ساتھ لطف و عنایت سے پیش آنا چاہئے۔"

"لیکن کونستیا تم مبالغہ کر رہے ہو" کیٹی نے کہا اور اپنے دل کی گہرائی میں اپنے سے محبت کی اس شدت سے خوش ہو گئی جو اب اس کے رشک و حسد سے ظاہر ہو رہی تھی۔

"سب سے بھیانک بات یہ ہے کہ تم... جیسی تم ہمیشہ تھیں اور اب جب تم میرے لئے مقدس ہو' ہم اسے سمجھتی ہیں' اسے خاص طور سے سمجھتی ہیں' اور اچانک یہ کیسنگی... کیونکہ نہیں' میں اسے کیوں کان دے رہا ہوں؟ مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں۔ لیکن آخر کس لئے میری اور تمہاری خوشی؟"

"پتہ ہے تمہیں میں جانتی ہوں کہ یہ سب کس بات سے ہوا" کیٹی نے کہنا شروع کیا۔

"کس بات سے؟ کس بات سے؟"

"میں نے دیکھا تھا کہ جب ہم کھانے کے وقت باتیں کر رہے تھے تو تم کیسے دیکھ رہے تھے"

"ہاں' ہاں تو پھر؟" لیوین نے خوف کے ساتھ کہا۔

کیٹی نے اسے بتایا کہ وہ لوگ کیا باتیں کر رہے تھے اور یہ بتاتے ہوئے وہ مارے ہیجان کے ہانپنے لگی

لیوین چپ چاپ اس کے پیلے پڑ جانے والے سہمے ہوئے چہرے کو دیکھتا رہا اور اچانک اس نے اپنا سر پکڑ لیا

"کاتیا' میں نے تمہیں بہت اذیت دی! اچھی اچھی' مجھے معاف کر دو یہ پاگل پن تھا کاتیا' میں ہر طرح سے قصوروار ہوں۔ اور کیا ایسی حماقت سے اتنی اذیت جھیلنا ممکن بھی ہو سکتا ہے؟"

"نہیں' مجھے تو تمہارے اوپر ترس آتا ہے۔"

"مجھ پر؟ مجھ پر؟ میں کیا ہوں؟ پاگل! لیکن تم کس لئے؟ یہ تو سوچنا بھی بھیانک لگتا ہے کہ کوئی بھی شخص ہمارے سکھ کو درہم برہم کر سکتا ہے۔"

"ظاہر ہے کہ اسی سے تو توہین کا احساس ہوتا ہے۔"

"نہیں' تو میں اسے واسطہ طور پر ساری گرمیاں اپنے ہاں رکھوں گا اور اس کے ساتھ عنایت اور مہربانی سے پیش آؤں گا" لیوین نے کیٹی کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔ "تم دیکھ لینا کل... ہاں' سچ کہہ رہا ہوں'

کل ہم جائیں گے۔"

۴

اگلے دن خواتین ابھی اٹھی بھی نہ تھیں کہ شکار کے لئے دو گاڑیاں صدر دروازے پر کھڑی تھیں اور کتیا لاسکا صبح ہی سے یہ سمجھ کر کہ مالک شکار کے لئے جا رہے ہیں' لوگوں کو ڈرانے اور اچھلنے کودنے کے بعد کوچوان کے پاس کوچ بکس پر بیٹھ گئی تھی' تاخیر ہونے پر بیابندہ گی اور لیاقین کے ساتھ اس دروازے کو تک رہی تھی جس سے شکاری ابھی تک نہیں نکلے تھے۔ سب سے پہلے وایلڈ سمتھ نکلا۔ وہ بڑے بڑے تھیلے لیوسن ہوا اس کی مونچھ جا گھنوں کے نصف تک آتے تھے' ہری فیدر' ہوئی مسٹکی ہوئی کارتوسوں کی پیٹی سے بندھی تھی' اور اپنی بندوق والی نوالی پہنے تھا اور دائیں انگشتانی بندوق لئے تھا جس پر ابھی تھا اور نشانے کے لئے تیار بھی نہیں تھا۔ لاسکا اچھل کر اس کے پاس پہنچی' ایک ایک کر اس سے صاحب سلامت کی اور اپنے طور پر یہ جتا کر وہ لوگ جلدی چلیں گے' لیکن جب اسے کوئی جواب نہ ملا تو وہ پھر اپنی جگہ پر انتظار کرنے لگی اور تم رہ گئی' سر ایک طرف جھکا کر اور ایک ٹانگ کو کھڑا کر کے۔ آخر ماروں دروازہ چرچرا کر کھلا اور ایلڈ سمتھ کا بلکہ ایلڈ سمتھ کا ہر اک ہوا میں چھلانگ بھر کر نکلا اور خود اپنی ہی ٹانگ سے الجھ کر گر پڑا۔ ہاتھ میں بندوق اور منہ میں سگار لئے اسوں نے پیار سے کتے سے کہا "سس' سس' کراک!" ہوا میں لہرائے اور سیتھے پر پہنچ کر اور شکاری تھیلے کو پکڑنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ستی پان اور اکا ستی کے معمول پہنے پیڑے کے ہوتے اور بنیان پر لمبی پٹیوں اور پھولدار سرخ کوٹ پہنے تھے۔ سر پر کوئی ٹوپی نہ تھی لیکن ان کی گھنی وسیع کی بندوق اچھے لائق تھی اور شکاری تھیلا بارکارتوسوں کی بھی استعمال شدہ ہونے کے باوجود بہترین قسم کے تھے۔

ایلڈ سمتھ شکل سے پہلے یہ نہیں سمجھا تھا کہ اصلی شکاری کی بیچ ہے' اسے کپڑے پسند نہیں۔ شکار کا سامان بہترین قسم کا رہنا چاہئے۔ یہ تو اب اسے معلوم ہوا ہے کہ اس کی سمجھ میں "ہاں ہاں ٹھیک اور بہت اچھا" کہنے کے بعد بھی اسے خوش وضع لگنے پہنے اور خوش مزاج ساتھیوں کی داد سے آنکھوں کو ٹھنڈا کر رہے تھے۔ ایلڈ سمتھ نے طے کیا کہ اگلے شکار کے لئے وہ بھی بالکل ایسے ہی کپڑے بنوائے گا۔

"اور ہمارے میزبان کہاں رہ گئے؟" اس نے پوچھا۔

"ہاں ہاں ہی ہے" ستی پان اور اکا ستی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں اور ایک خوبصورت"

"وہ کپڑے تو بہت اچھے تھے۔ مگر ایسا بھڑکیلا لگے ہوں گے بیوی کے پاس۔"

اسی پان اور اکا ستی کا قیاس صحیح تھا۔ لیوسن دوبارہ ڈریسنگ روم کے پاس پھر پہنچ گیا تھا کہ اس نے کل کی بیوقوفی کو معاف کروا لیں اور اس سے کہا جائے کہ وہ صبح کی خاطر احتیاط سے رہے۔ خاص چیز تھی کہ بچوں سے دور رہے۔ وہ کسی بھی وقت دھماکا کر سکتے ہیں۔ پھر اس سے ایک بار اور اس بات کی تصدیق حاصل کر لی گئی کہ وہ اس پر ناراض نہیں ہے کہ وہ دوروں کے لئے جا رہا ہے اور یہ بھی کہنا تھا کہ کل وہ ضرور کے ہاتھ ایک رقعہ بھجوا دے' چاہے دو ہی لفظ لکھ کے' تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ وہ خیریت سے ہے۔

کتے کے لئے' بچوں کی طرح دو دن تک شہر سے جدا رہنا تکلیف دہ تھا لیکن اس کے پھر تیلے اور جیالے ذہن نے کوچوان کو شکاری کتوں اور سفید بلاؤ اور کچھ اس کے لئے ناقابل فہم شکاری جوش و خروش کی

وجہ سے خاص طور سے بڑا اور طاقتور لگ رہا تھا۔ اس کی خوشی کی خاطر اپنے رنج کو بھول گئی اور اس سے خوش خوش رخصت ہوئی۔

"حضرات' میں سمجھتا ہوں" اس نے دروازہ کے سائبان میں آتے ہوئے کہا "ناشتے کا سامان رہ گیا ہے؟ کیا یہ گھوڑا دائیں طرف کیوں ہو آیا ہے؟ ہیں! کوئی بات نہیں۔ لاسکا' نیچے آ۔ آ بھی جا کہہ رہا ہوں!"

چرواہا بڑے گھنٹوں کے بارے میں پوچھنے کے لئے سائبان کے پاس اس کا انتظار کر رہا تھا۔ اس سے لیوسن نے کہا "انہیں اور سروں کے گلے میں کر دو۔ صاف پیچھے کا حضرات ایک اور جان کھائے جا رہا ہے۔"

لیوسن گاڑی میں بیٹھ چکا تھا لیکن بوڑھی سے باتیں کرنے کے لئے کود کر پیچھے آ گیا اور ہاتھ میں پیالہ لئے سائبان کی طرف آ رہا تھا۔

"کل واپسی نہیں آئے اور اب گھوڑے کروا دیئے۔ کیا بات ہے؟"

"ایک اور مہینے کا حکم دے دیجئے۔ صرف تین روپے بڑھانے پڑیں گے اور ہم لیف سے بالکل ہی بے تعلق آرام ہو جائے گا۔"

"تم میری بات تو سنتے" لیوسن نے جھنجھلا کر جواب دیا۔ "میں نے تم سے کہا تھا کہ پہلے نکل جانے پر پھر زیادہ بڑھ۔ اب تم اس کو ٹھیک نہیں کر سکتے۔ ایسے میں کہہ رہا ہوں ایسے ہی بیٹا جی بیٹا جی"

بات سچ تھی کہ سکان کا بڑا حصہ بن رہا تھا اس میں بوڑھی نے بڑی محنت سے لگ بنا لیا' اور بچا کھچا کرنا بے فائدہ' اور جب وہ جگہ پر نکالی گئی تو ریچھ سب بالکل لڑنے لگے۔ اب بوڑھی یہ چاہتا تھا کہ اسی بڑھوتی میں تین روپے اور بڑھا کر لگا دے۔

"بہت مشکل ہو جائے گی۔"

"لیکن تین روپے اور لگ کر دو تمہیں لے کہاں جائے گی؟"

"معاف چاہتا ہوں سرکار" بوڑھی نے حقارت آمیز مسکراہٹ کے ساتھ کہا "لیف پورے کنبے کو لے جائے گی۔ مطلب یہ کہ لیف سے پہلے پہلے گی' اس نے تین بچانے والے شاید سے ساتھ کہا" پہلے گی اور بچ جائے گی۔"

"ارے آخر تین روپوں کے ساتھ اس کی لمبائی بھی تو بڑھ جائے گی۔ وہ کہاں پہنچے گی؟"

"مطلب یہ کہ لیف سے جب پہلے گی تو اس بچ جائے گی" بوڑھی نے ہنسی اور بڑے تین کے ساتھ کہ

"وہ پہنچے گی کہ چھت تک اور دیوار کے اوپر جا پہنچے گی۔"

"آپ مانے تو سرکار۔ آخر لیف سے پہلے گی۔ پہلے گی' پہلی جائے گی اور بچ جائے گی۔"

لیوسن نے پچھتری خالی اور وہ محل میں اس کے لئے سیڑھی کا انتظام بنایا۔

"تو کیا سمجھ رہے ہو؟"

"جیسا آپ حکم دیں" بوڑھی نے جواب دیا۔ اس کی آنکھیں اچانک چمک اٹھی تھیں اور بظاہر وہ معاملے کو آخر کار سمجھ گیا تھا۔ "لگتا ہے کہ کل ہی بنانی پڑے گی۔"

"تو ایسے ہی کہہ رہا ہوں ویسے ہی بنا دو" لیوسن نے گاڑی پر بیٹھتے ہوئے چیخ کر کہا "چلو اصطبل کھول کو نکالو!"

لیوسن کو اب گھوڑے اور کھیل بازی کی ساری فکریں پیچھے چھوڑ کر امید' انتظار اور زندگی کی مسرت سے

خوش ہونے کے اتنے قوی احساس کا تجربہ ہو رہا تھا کہ وہ بات کرنا بالکل نہیں چاہتا تھا۔ اس کے علاوہ اسے شدید تھکان کے اس احساس کا بھی تجربہ ہو رہا تھا جو سارے شکاری اپنے میدان عمل سے قریب پہنچنے پر محسوس کرتے ہیں۔ اگر اس وقت اس کے ذہن میں کوئی چیز تھی تو بس یہ خواہش کہ اسیس کو بیسٹسکی وادیوں میں کچھ شکار ملے گا یا نہیں۔ مگر کراک کے مقابلے میں لاسکا شکار میں کیسی نکلے گی اور یہ کہ آج خود اس کو شکار لگانے میں کیسی کامیابی ہوگی۔ کیسے ایسا ہو کہ بے محض کے سامنے اسے شرمندگی نہ ہو؟ کیسے ایسا ہو کہ الاشکی اس سے اچھا شکار لگائے؟ ۔۔۔ یہ خیالات بھی اس کے ذہن میں آئے۔

الاشکی بھی بالکل یہی جذبات محسوس کر رہا تھا اور وہ بھی باتیں نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مس ایک وسط فشکی بڑی خوش دلی سے وہیں کے لئے جا رہا تھا۔ اب اس کی باتیں سن کر لیون کا خیال اسے ملامت کر رہا تھا کہ کل اس نے وسط فشکی کے ساتھ تھی ناانصافی کی تھی۔ اینکا واقعی بڑا ہمدرد تھا۔ سیدھا سادہ، نیک دل اور بہت ہی خوش مزاج۔ اگر لیون اس سے اپنے تجربوں کے رد عمل میں ملا ہوتا تو وہ اس سے دوستی کر لیتا۔ روزگی کے بارے میں اس کا خیال درست تھا اور اس کی خوش اخلاقی کی بے تکلفی اور ملاپ والی بیوی کو وہ ناپسند تھی۔ ایسا لگتا تھا جیسے وہ اپنے بچے کھلونوں اور بیوی اور بالی چیزوں کو اپنے حق میں بلند اور ناقابل تبدیلی چیزیں سمجھتا تھا۔ لیکن اس کی یہ بے رحمی اور تعصب بے لچک نہیں تھا۔ اسے معاف کیا جا سکتا تھا۔ لیون کو وہ اپنی اچھی ترتیب، بہت اچھی طرح سجی ہوئی اور اگر یوں کہا جائے تو بات بہت ہی بامعنی اور اس لئے پسند تھا کہ وہ اس کی دعوت کا آدمی تھا۔

اینکا اور اس کے ساتھیوں سے ملانے کا وہ گھوڑا بہت پسند آیا تھا جو اس طرف کو الگ سے آتا ہوا تھا۔ وہ سارے وقت اس کی تعریفیں کرتا رہا۔

"تیپ کے گھوڑے کو استیپ میں دوڑانے میں کتنا مزہ آتا ہوگا۔ ایں؟ ہے نا؟" اس نے کہا۔

وہ استیپ سے گھوڑے کی سواری کے میں کسی دن شکار کے لئے ضرور جائے گا۔ اس کا دل حاصل تو نہیں نکلا لیکن اس نے حاصل کر لیا تھا اس کی جاہت پر وہ فخر کرتا تھا۔ اس کی مسکراہٹ اور پروقار حرکات کے ساتھ مل کر بہت ہی دلکش لگتا تھا۔ یہ نہیں کہ اس نے یہ کہا ہو کہ وہ اینکا کی عظمت لیون لویچ اچھی لگی تھی یا اس نے کہ لیون کل سے گناہ گار اور ریاکار میں ساری اچھی چیزیں ریاضت کرنا چاہتا تھا۔ بہرحال لیون اس کے ساتھ بہت اچھا لگ رہا تھا۔

تین روز بعد وسط فشکی کو چانچ اپنے شکار کے پھنسنے کا خیال آیا اور اسے بالکل نہیں یاد آ رہا تھا کہ لیون اس سے کس علاقے میں پھنسنے کا کہہ رہا تھا۔ ہوسے میں تین سو سترہ دل تھے اور اس نے یہاں پھنسنے کا ہرگز کچھ نہیں کہا تھا۔

"معلوم ہے لیون ایلیچ، اس الگ سے علاقے میں دوسرے گھوڑے پر سرپٹ گھر جانا ہوں۔ یہ بہت ہی اچھا رہے گا۔ ایں؟" اس نے کہا اور وہ گاڑی سے اترنے کے لئے تیار ہو چکا تھا۔

"نہیں، تو کس لئے؟" لیون نے یہ کہہ دینا گوارا نہ کیا کہ اینکا کو دن چھپنے تک واپس ہو جانا ہے۔ "میں کوچوان کو بھیج دیتا ہوں۔"

الگ سے گھوڑے پر کوچوان گیا اور گاڑی کو لیون خود ہانکنے لگا۔

9

"تو ہمارا راستہ کیا ہوگا؟ ذرا اچھی طرح سے بتاؤ تو۔" اسی پان ارکاد یچ نے کہا۔

"مقصد یہ ہے کہ ابھی تو ہم گودریوہ تک جائیں گے۔ گودریوہ میں اس طرف کو چاپیوں کی وادی ہے۔ گودریوہ کے پرے بھی چاپیوں کی وادیاں ہے۔ وہاں بڑے چھے بھی ہوتے ہیں۔ ابھی تو گرمی ہے اور ہم شام تک میں وادیوں میں دست پل کر پہنچیں گے اور شام کو شکار کریں گے۔ رات وہیں بسر کریں گے اور کل بڑی وادیوں پر پہنچ جائیں گے۔"

"اور راستے میں کہیں واقعی کچھ نہیں ہے؟"

"ہے تو سہی مگر کم ہو جائے گی اور گرمی ہے۔ وہ بھی مکھیاں ہیں مگر وہاں مشکل ہی سے کچھ ہاتھ لگے گا۔"

لیون خود ان جگہوں پر جانا چاہتا تھا لیکن یہ مکھیاں گھر سے قریب تھیں اور وہاں وہ پیش جا سکتا تھا۔ پھر یہ چھوٹی مکھیاں تھیں، تین تین شکاریوں کے لئے بندوق چلانے کی گنجائش۔ تھی۔ اس نے اس سے سواری کی اور کہہ دیا کہ وہاں کچھ مشکل ہی سے ملے گا۔ جب وہ لوگ ایک چھوٹی وادی کے سامنے پہنچے تو لیون اس سے پرے نکل جانا چاہتا تھا لیکن اسی پان ارکاد یچ کی تجربہ کار شکاری آنکھوں نے سڑک سے نظر آنے والی اس جگہ کو فوراً تاڑ لیا۔

"ارے ایلیچ!" انہوں نے چھوٹی وادی کو دکھاتے ہوئے کہا۔

"لیون سنبھال کر کے اگلی عمدہ جگہ ہے!" وسط فشکی بھی درخواست کرنے لگا۔ دیر ہوں انتظار کر لیا۔

ابھی وہ لوگ رک بھی نہ پائے تھے کہ کتے ایک دوسرے کو دوڑاتے ہوئے وادی کی طرف سے

"کراک ہے!"

کتے واپس آ گئے۔

"تین کے لئے جگہ نہیں ہے۔ میں یہیں رہوں گا" لیون نے اس امید میں کہا کہ ان لوگوں کو سوائے شیریوں کے کچھ نہ ملے گا جنہیں کتوں نے بھگا دیا تھا اور جو وادی کے اوپر منڈلاتی ہوئی فریاد کر رہی تھیں۔

"نہیں لیون، چلو ساتھ چلیں گے!" وسط فشکی نے آواز دی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں، اتنی گنجائش نہیں ہے۔ لاسکا واپس جا! آپ لوگوں کو دوسرے کتے کی ضرورت ہو گی نہیں؟"

لیون گاڑی کے پاس رکا رہا اور شکاریوں کو رشک سے دیکھتا رہا۔ شکاریوں نے پوری وادی کا چکر لگایا لیکن سوائے بہت سی اور شیریوں کے جن میں سے ایک کو اینکا نے نشانہ بنایا، وادی میں اور کچھ نہیں ملا۔

"دیکھ لیا؟ آپ نے اسی لئے مجھے اس وادی پر جانے کا افسوس نہیں تھا" لیون نے کہا۔ "اس وقت کھوا ہے۔"

"نہیں، پھر بھی مزہ تو آیا۔ دیکھا آپ نے؟" اینکا وسط فشکی نے گاڑی میں اپنے پاس سے ایک ہاتھ میں بندوق اور سر میں شیری لئے سوار ہوتے ہوئے کہا۔ "کیا شاندار نظارہ تھا کہ میں نے اسے مارا ہے! آخر

کیا اب اصل مقام پر ہم جلدی پہنچ جائیں گے؟"

اچانک گھوڑے تیزی سے دوڑنے لگیں اور کسی کی بندوق کی گولی سے ٹکرا گیا اور گولی چلنے کی آواز گولی در اصل کوئی پہلے ہی چلی تھی لیکن یوں واقعہ کافی بعد کو ہوئی تھی کہ ڈاکو سلطانی سے ایک بار بھی گھوڑا بھگانے میں دوسری کے گھوڑے کو دوڑا رہا تھا گولی چلنے کی آواز سن کر کسی کو کوئی گمان نہیں ہوا تھا کہ ڈاکو نے سرپٹ اور فاصلہ کے اندر ہی سلطانی پر فائر کیا ہے۔ لیکن یوں کی کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ اس کی طرف سے کسی طرح کی فائرنگ ہوئی تھی جیسے خطرے سے نکلنے کی بنا پر اور اس کرنے کی وجہ سے جو اس کے ہاتھ پر نقل آیا تھا اور دوسرے یہ کہ سلطانی پہلے تو خطرے سے بچ

دکھا کر اور ان چند (10) کو انگریزی کا مطلب سمجھا کر اسے چلانا چاہئے۔ اور ناشتے کے بعد چل کر وہ سب بہت ہی خوش خوش گھوڑوں کی باندھنے کی جگہ پر پہنچ گئے۔

10

وائیکا نے گھوڑوں کو اتنی تیزی سے دوڑایا تھا کہ وہ لوگ وادی پر بہت جلدی پہنچ گئے جتنا کہ تب تک کرتی تھی۔

بڑی وادی پر پہنچ کر جو سب کی خاص منزل تھی لیوین غیر ارادی طور پر یہ سوچنے لگا کہ وہ کیسے وائیکا سے پیچھا چھڑائے اور کسی دلالت کے بغیر شکار کرے۔ بظاہر اتنی بات کا بھی کہ چاہتے تھے اور ان کی صورت پر لیوین نے اس فکرمندی کے آثار دیکھے جو شکار شروع ہونے سے پہلے اصل شکاری کو پیدا ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے چہرے سے بچکانہ اس کی معصوم نیک دلی والی چالاکی بھی ظاہر ہو رہی تھی۔

"تو ہم کیسے جائیں گے؟ یہ تو نہیں دیکھ رہا ہوں کہ وادی بہت چوڑی ہے اور شکرے بھی ہیں" اسٹی پان ارکاڈیچ نے گھوڑوں سے اتر کر لمبے ہوئے گھاس کے بیڑوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ "جہاں شکرے ہوتے ہیں وہاں شکار ضرور ہوتا ہے۔"

"تو اب دیکھئے حضرات" لیوین نے کچھ اداس سی صورت بنا کر اپنے غل پوت اور چھاگل اور بندوق کی نوپیں کا تا ہوئے کہا۔ "ان رکابوں کو دیکھ رہے ہیں آپ؟" اس نے دریا کے اس کنارے پر پھیلی ہوئی بڑی اور کچی چراگاہ میں داہنی رنگ کے ٹیلے کی طرف اشارہ کیا۔ "وادی وہاں سے شروع ہوتی ہے" بالکل دہانے سے سامنے جہاں ہریالی ہے وہاں سے وادی میں کوا جاتی ہے جہاں وہ گھاس سے چل رہے ہیں وہاں بیٹھے ہیں اور چاہیاں ہوتی ہیں اور ان رکابوں کے چاروں طرف بھی ایڈرز کے اس سرے تک اور دریا چل تک وادی ہی ہے اور وہ جیسے وہاں جہاں گھاس ہی ہے وہ سب سے اچھی جگہ ہے وہاں ایک بار میں نے سترہ چوٹی چاہیاں ماریں ہم دونوں کتوں کے ساتھ الگ الگ ہو جاتے ہیں اور مختلف سمتوں میں جاتے ہیں۔ پھر وہاں پن چکی کے پاس مل جائیں گے۔"

"تو کون دائیں جائے گا اور کون بائیں؟" اسٹی پان ارکاڈیچ نے کہا۔ "دائیں طرف زیادہ اچھا ہے" آپ دونوں جائیے اور میں بائیں جاتا ہوں" مگر بغیر کسی خورد و فکر کے انہوں نے کہا۔

"بہت خوب! ہم ان سے زیادہ شکار کرائیں گے۔ تو چلئے" چلئے" وائیکا نے کہا۔

لیوین کے لئے رضامند ہونا کتنا تھا اور وہ الگ الگ چل پڑے۔

جیسے ہی وہ لوگ وادی پر پہنچے ویسے ہی دونوں کتوں نے ساتھ ہی سونگھ شروع کر دی اور سرکاری کھیت کی طرف بڑھے۔ لیوین اپنے گھوڑے کے اس طریقے کو جانتا تھا "سب وہ بڑی احتیاط سے غیر معین انداز میں چل پڑی تھی وہ جس جگہ کو بھی جانتا تھا اور چاہیوں کے پورے حصے کی توقع کر رہا تھا

"وسلو فسکی' برابر برابر چلئے!" اس نے پیلی ڈوانہ میں پیچھے پیچھے پانی میں بھیگ بھیگ کر چلتے ہوئے ساتھی سے کہا جس کی بندوق کے رخ سے اس نیشکی دلدل پر ذرا فاصلہ گولی چل جانے کے بعد لیوین کو غیر ارادی طور پر دلچسپی ہو گئی تھی۔

"تمہیں میں آپ کے لئے جگہ کی تنگی نہ کروں گا" آپ میرے بارے میں نہ سوچئے۔"

لیکن لیوین غیر ارادی طور پر سوچ ہی رہا تھا اور اسے کیٹی کے وہ الفاظ یاد آئے جو اس نے رخصت کرتے وقت کہا تھا "خیال رکھئے گا اور ایک دوسرے پر کبھی گولی نہ چلا دیجئے گا" کتے قریب پہنچتے جا رہے تھے۔ وہ ایک دوسرے سے دور دور تھے اور دونوں اپنی اپنی سونگھ پر جا رہے تھے۔ پھوٹی چاہیوں کی توقع اتنی زیادہ تھی کہ لیوین جب کیچڑ میں سے یا دائیں الفاظ نکالتے سے خود اپنی ایڑیوں کی کھچاک کھچاک کی آواز چاہی کی چیخ کی طرح لگتی اور وہ اپنی بندوق کے کندے کو اور مضبوطی سے پکڑ لیتا۔

"فائیں الفائیں!" اسے اپنے کانوں کے اوپر گونج سنائی دی۔ یہ وائیکا نے بطخوں کے جھنڈ پر گولی چلائی تھی جو دلدل کے اوپر منڈلا رہی تھیں اور اس وقت بندوق کی مار سے بہت دور پر شکاریوں کی طرف آ رہی تھیں۔ لیوین مڑ کر اسے دیکھنے بھی لگا۔ پایا تھا کہ ایک چاہی کی چوسنی کی سی آواز سنی اور پھر دوسری' تیسری اور پھر ایک کے بعد ایک کوئی آٹھ چاہیاں اڑیں۔

ان میں سے ایک نے جیسے ہی اپنی نیچی سی میڑھی پر اور شوخ کی ویسے ہی اتنی پیاں ارکاڈیچ نے اس کو نشانہ بنایا اور چڑیا بھد سے دلدل میں گر پڑی۔ پھر انہوں نے بغیر کسی جلدی کے دوسری کی طرف بندوق والی جو رکابوں کے اوپر ابھی پیچھے ہی پیچھے اڑ رہی تھی اور گولی داغنے کی آواز کے ساتھ ہی وہ چاہی بھی گر پڑی اور دکھائی دیا کہ کیسے وہ اس سفید پچھلے پنکھ کو جو سلامت تھا پھڑپھڑا رہی ہے۔ لیوین سے اپنی الجھن کی توشش کر رہی تھی

لیوین اتنا خوش قسمت نہیں تھا اس نے پہلی چاہی پر گولی چلائی لیکن نشانہ خطا ہو گیا جب وہ پھر اڑنے لگی تو اس نے بندوق تانی لیکن اسی وقت اس کے پاؤں کے نیچے سے ایک اور چاہی اڑی اور اس کا حیران بنا گیا۔ اس کا نشانہ پھر خطا ہو گیا۔

جب وہ لوگ اپنی بندوقیں بھر رہے تھے تو ایک اور چاہی اڑی۔ وسلو فسکی تب تک اپنی بندوق بھر چکا تھا اور اس نے پل میں چھروں کی دوبارہ اور حال کر دیں۔ اسی پان ارکاڈیچ نے اپنی چاہیوں کو اٹھایا اور چلتی ہوئی آنکھوں سے لیوین کو دیکھا۔

"اچھا تو اب الگ الگ جاتے ہیں" اسٹی پان ارکاڈیچ نے کہا اور بائیں پاؤں سے لنگڑاتے ہاتھوں میں بندوق سنبھالے ہوئے اپنے کتے کو سیٹی سے بلا کر ایک طرف کو چل دیئے۔ لیوین اور وسلو فسکی دوسری طرف کو چلے۔

لیوین کے ساتھ ہمیشہ یہ ہوتا تھا کہ جب پہلی گولیاں خالی چلی جاتی تھیں تو وہ گرم ہو جاتا' مضبوط ہاتھ اور سارے دن بڑی طرح شانے لگتا تھا آج بھی ایسا ہی ہوا۔ چاہیاں بہت تھیں۔ وہ کتوں کے پاس سے اور شکاریوں کے پاؤں کے پیچھے سے برابر اڑتی رہیں اور لیوین اپنے آپ کو سنبھال سکتا تھا لیکن جتنی دیر وہ ہوا میں گولیاں چلاتا رہیں اتنی ہی زیادہ اسے وسلو فسکی کے سامنے خفت ہوتی جو بڑی خوش مزاجی سے بندوق کی مار کے اندر اور اس سے باہر بندوق داغے جا رہا تھا کسی چیز کو بھی نشانہ نہیں بنا پایا تھا پھر بھی اس سے اس کا دل بشاش تھا لیوین بے صبری دکھانے لگا تھا وہ اپنے آپے میں نہ رہ گیا' زیادہ سے زیادہ گرم ہو جاتا اور یہ وہاں تک پہنچ گئی کہ وہ شکار کو برباد کرنے کی امید کے بغیر ہی گولیاں چلانے لگا تھا کہ لگ رہا تھا کہ وہ کبھی اس بات کو سمجھ گئی وہ کافی سے کھوج کرنے لگی اور جیسے شکاریوں کو بہ خلاصت اور ملامت کے ساتھ دیکھنے لگی کہ یہاں پہنچ کر چلتی رہیں۔ شکاریوں کے چاروں طرف بارود کا دھواں چھا گیا۔ اور بڑے سے شکاری تھیلے میں کئی نئی چھوٹی چاہیاں تھیں۔ ان میں سے بھی ایک وسلو فسکی سے ماری تھی اور ایک دونوں سے مل [illegible]

دھوں کی دوسری طرف سے بہت دیر وہ تو نہیں لیکن لیوین کو یہ لگ رہا تھا کہ "تیز خیز گولیوں کی آواز آ رہی تھی اس لئے کہ تقریباً ہر ایک سیکنڈ بعد سنائی دیتا "کراک کراک کراک کراک"

اس سے لیوین کو اور بھی پریشانی تھی۔ چاھیاں برابر رکابوں کے اوپر ہوا میں اڑتیں۔ زمین پر بیلوں کی سی اور اوپر پہیے کی آوازیں ہر طرف سے مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ جو چاھیاں پہلے اڑیں اور ہوا میں منڈلائی تھیں وہ اب شکاریوں کے سامنے زمین پر آ بیٹھی تھیں وہ شکاروں کی بجائے اب دلدل کے اوپر دائروں میں منڈلا رہے تھے اور بیچ رہے تھے

دلدل کے آدھے سے زیادہ حصے کو طے کر کے لیوین اور وسلوفسکی اس جگہ تک پہنچ گئے جہاں رکابوں کے پاس تک جاتی ہوئی کسانوں کی گھاس لمبی لمبی پٹیوں میں کٹی ہوئی تھی، کہیں روندی ہوئی کہیں بڑی بڑی گٹھڑیوں کی شکل میں اور کہیں گھاس کاٹ کر بکھیری ہوئی۔ ان میں سے تو ابھی پٹیوں کی گھاس کاٹی جا رہی تھی

حالانکہ ان کئی پٹیوں میں اتنی چاھیاں ملنے کی امید کم تھی جتنی کئی ہوئی پٹیوں میں لیکن لیوین نے اسٹیپان ارکاڈیچ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا اس لئے وہ اپنے ہم سفر کے ساتھ کئی ہوئی اور ان کٹی پٹیوں میں سے گزرتا چلا گیا۔

"اے شکاری!" جو کسان ان جتی گاڑی کے پاس بیٹھے تھے ان میں سے ایک نے ان لوگوں کو آواز دی "آؤ دن کا کھانا ہمارے ساتھ کھا لو اور دم لے لو شراب پی لو!"

لیوین نے مزکر ادھر دیکھا۔

"آجاؤ کوئی ہرج نہیں ہے!" یہ سرخ چہرے اور داڑھی والے خوش مزاج کسان نے سفید دانت نکوستے ہوئے پکار کر کہا اور وہ جھوم میں جھکتی ہوئی ہری ہری گھاس کھائی۔

"کتنے سے کیلی ہیں؟" (11) وسلوفسکی نے پوچھا۔

"دو درجن پہنچنے کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ غالباً ان لوگوں نے پر اگاہی بنائی ہے۔ میں تو پہلے سمجھا تھا لیوین نے جو کہا وہ بھیجا جانا ہی ہے۔ تھا اسے امید تھی کہ وسلوفسکی دلدل کی ترغیب میں آجائے گا اور ان لوگوں کے پاس چلا جائے گا۔

"کس لئے یہ لوگ خاطر داری کر رہے ہیں؟"

"کس لئے ہی خوشی منا رہے ہیں۔ واقعی چلئے جائیے ان لوگوں کے پاس آپ کے لئے دلچسپ ہوگا۔"

"کاموں سے کیا مطلب" (12)

"چلئے جائیے۔ بین بھلی کار ہے تو آپ کو خوش ہی جائے گا" لیوین نے روکھے سے کہا اور مزکر حقارت کے ساتھ دیکھا کہ وسلوفسکی کھڑا ہوا اور تھکی ہاری ٹانگوں کو گھسیٹتے ہوئے اور تنے ہوئے ہاتھ میں بندوق تھامے دلدل سے کسانوں کی طرف چل پڑا

"ارے تم بھی آجاؤ" کسان نے لیوین کو پکارا "ذرا دمت پانی کھا پینا اچھا رہے گا"

وادکا پینے اور ایک ٹکڑا روٹی کھانے کا لالچ تو بہت تھا اور لیوین کا دل تھک کر چور ہو گیا تھا اور محسوس کر رہا تھا کہ کیچڑ سے پاؤں نکالنے اور چلنے کے لئے زور لگا رہا ہے۔ دراور کے لئے دوبدھا میں پڑ گیا لیکن کتیا شکار کا پتہ دے رہی تھی۔ خوراہی ساری تھکن غائب ہو گئی اور وہ آسانی سے کیچڑ میں ہو کر کتیا کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے پاؤں کے پیچھے سے ایک چاھی اڑی۔ اس نے گولی چلائی اور اسے مار لیا۔ کتیا وہیں مستور کھڑی رہی۔ "اچھا!" کتیا کے پاس سے دوسری چاھی اڑی۔ لیوین نے گولی چلائی لیکن دن برا تھا اس کا نشانہ خطا ہو گیا اور جب اسے دوڑھونڈنے گیا جسے مار گرایا تھا تو وہ بھی نہیں ملی۔ اس نے ریک ریک کر سارے رکابوں میں دوڑھونڈا لیکن اسے کوئی یقین نہیں تھا کہ اس نے مار لیا ہے اور جب اس کو دوڑھونڈنے کے لئے بھیجا گیا تو اس نے ظاہر تو یہ کیا کہ دوڑھونڈ رہی ہے لیکن دوڑھونڈا نہیں۔

اور وسلوفسکی کے علیحدہ بھی جس کو لیوین نے اپنی ناکامی کے لئے ملامت کی تھی معاملہ سدھر نہیں چاھیاں وہاں بھی بہت تھیں لیکن لیوین ایک کے بعد ایک نشانہ خطا کرتا رہا۔

سورج کی آڑی کرنیں اور بھی گرم تھیں۔ کپڑے پسینے سے تر بتر ہو کر جسم سے چپکنے لگے تھے۔ بائیں پاؤں کے فل بوٹ میں پانی بھر گیا تھا، وہ بھاری ہو گیا تھا اور چلنے میں اس میں سے اچھا چھپ چپ کی آواز آتی تھی بارود کے دھوئیں سے دھندلا ہو جانے والے چہرے سے پسینے کی بوندیں بہہ بہہ کر پڑ رہی تھیں منہ میں زبردست تھی اور ناک میں بارود کی اور کالی بھرے لمبے پانی کی مہک بسی ہوئی تھی اور بالوں میں چاھیوں کی دھوں دھوں کی مسلسل آواز گونج رہی تھی۔ بندوق کی نالیاں اتنی گرم ہو گئی تھیں کہ انہیں چھونا بھی ناممکن تھا دل زوروں میں تیز تیز دھڑک رہا تھا، ہاتھوں میں بازوؤں میں پاؤں کے گھٹنوں میں تھکن کا غلبہ تھی اور تھکی ہوئی ٹانگیں نیلوں پر سے اور کیچڑ میں سے گھسیٹی اور ٹھوکریں کھاتی ہوئی گزر رہی تھیں۔ لیکن وہ چلتا اور گولیاں چلاتا رہا آخر کار ایک نشانہ جب شرمناک طریقے سے خطا ہو گیا تو اس نے اپنی بندوق اور ٹوپی زمین پر پھینک دی۔

"نہیں، ہوش میں آنے کی ضرورت ہے!" اس نے اپنے آپ سے کہا اس نے بندوق اور ٹوپی اٹھائی وسلوفسکی کو اپنے قریب آنے کو کہا اور دلدل سے نکل آیا۔ سوکھی زمین پر پہنچ کر ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اس نے فل بوٹ میں سے پانی نکالا، پھر دلدل کے پاس گیا ایک گھونٹ رگ سے مزے دار نمکین پانی پیا بندوق کی تپتی ہوئی نالیوں کو تر کر کے ٹھنڈا کیا اور اپنا منہ ہاتھ دھویا۔ تازہ دم ہو کر پھر اسی جگہ پر گیا جہاں ایک چاھی اڑتی تھی اس نے یہ ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ہوش میں نہیں آئے گا۔

وہ پرسکون رہنا چاہتا تھا لیکن پھر بھی ہوا۔ وہ پرندے پر شست باندھ نہیں پایا تھا کہ اس کی انگلی نے نالی دبا دی۔ سب کچھ بگڑ سے بدتر ہی ہو گیا۔

جب وہ ایڈر کے بیچ میں پہنچا جہاں اسے اسٹیپان ارکاڈیچ سے ملنا تھا تو اس کے شکاری تھیلے میں پانچ چڑیاں تھیں۔

اسٹیپان ارکاڈیچ کو دیکھنے سے پہلے اس نے ان کے کتے کو دیکھا۔ ایک ایڈر کی اینٹھی ہوئی جڑی گھاس سے کارک چھلکیں بھرتا نکل آیا ہو دلدل کی بدبودار کیچڑ سے بالکل کالا ہو رہا تھا۔ اس سے ظاہر تھا کہ اندر بیٹھا ہوا کتا سمجھا۔ کراک کے پیچھے ایڈر کی چھاؤں میں اسٹیپان ارکاڈیچ کا خوشدل بھی نظر آیا وہ بالکل سرخ چہرے میں تر تکار کے بٹن کھولے اور اسی طرح تنکراتے ہوئے ملاقات کے لئے آگے بڑھے۔

"تم کھا رہا تھا گولیاں تو تم نے بہت چلائیں" انہوں نے خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اور تم نے؟" لیوین نے پوچھا۔ لیکن پوچھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی اس لئے کہ اس نے بھرا ہوا شکاری تھیلا پہلے ہی دیکھ لیا تھا

"برا نہیں رہا۔"

اس کے پاس چودہ چڑیاں تھیں۔

"بڑی شاندار دلدل ہے تم کو خاصا وسلوفسکی نے تھک کیا ایک کتے کے ساتھ دو شکاری تھک سکیں

رہے تھے اسی پان ارکلو نے اپنی فتح مندی کو کم اہم بناتے ہوئے کہا۔

۱۱

جب لیوین اور اسی پان ارکلو نے اس کسان کی جھونپڑی میں پہنچے جس کے ہاں لیوین ہمیشہ ٹھہرتا تھا تو وسط لشکی وہاں پہلے سے موجود تھا۔ وہ بیچ جھونپڑی میں بیٹھا تھا اور دونوں ہاتھوں سے بچے کو پکڑے ہوئے تھا اس لئے کہ جھونپڑی کی مالکن کا سوتیلا بھائی اس کے پاؤں سے کیچڑ کر علیحدہ ناند رہا تھا جو کیچڑ میں سنے ہوئے تھے سب کو بڑا سوچنے والے انداز میں فیصلے لگا رہا تھا۔

"میں کس کی پکڑوں۔ ایل روں اپنے شافانت۔(13) ذرا تصور کیجئے' ان لوگوں نے مجھے بچہ پکڑا کھلایا۔ کیا دل لگی تھی" یہ تو کلاوڈیا ہے اور میلیشے(14) اور وہ کا اس سے زیادہ مزیدار تو میں نے کبھی پی ہی نہیں اور کسی طرح بھی رقم لینے پر تیار نہیں ہوئے بس یہی کہتے رہے کہ "برا مت ماننا' یا کچھ ایسی ہی بات۔"

"رقم کس لئے لیتے؟" ان لوگوں نے مطلب آپ کی خاطر کی۔ اور بھلا کیا ان کے پاس پیسے والی ہوا کرتا ہے؟" سپاہی نے کہا جس نے آخر کار قالین بچھانے والی جراب سے بیکار اخل پوٹ کھینچ لیا تھا۔

جھونپڑی میں صفائی نہیں تھی' فاختاریوں کے خل پوٹ اور کپڑے بکھرے ہوئے تھے کتوں نے انے اور گندہ کر دیا تھا اور وہاں بارود کی اور دلدل کی سڑاند بھری ہوئی تھی' گھریلو کاموں کے لئے نہیں لیکن اس سب کے باوجود فاختاریوں نے ایسے اشتیاق سے چائے پی اور کھانا کھایا جیسے لوگ صرف فاختاریوں پر کھاتے ہیں۔ ہاتھ منہ دھو کر اور حال ہو کر وہ لوگ لحاف اوڑھے ہوئے سوکھی گھاس کے انبار میں گھس گئے جہاں کوچوانوں نے صاحب لوگوں کے لئے بستر لگا دیئے تھے۔

اندھیرا ہو چکا تھا لیکن فاختاریوں میں سے کوئی بھی سونا نہیں چاہتا تھا۔

شکاروں اور کتوں کے بارے میں' سابق شکاروں کے بارے میں ہاتھیوں اور ٹھیلوں کے درمیان بھلائی ہوئی بات چیت ایک ایسے موضوع پر پہنچ گئی جس سے سب کو دلچسپی تھی۔ وا سیلنا نے چونکہ کئی بار اس دریا بیرے کی اور سوکھی گھاس کی سڑک کی دلکشی کے بارے میں' ٹوٹی ہوئی گاڑی کی' دلکشی کے بارے میں' اور اسے ٹوٹی ہوئی اس سیٹ کی تعریف کی تھی کہ اس کے ہم اٹھا لئے گئے تھے) نیک دل کسانوں کے بارے میں' محسوس کے ارکاپان کی تھی' کتوں کے بارے میں' جو اپنے پیدا کرنے والوں کی یاد تازہ کیے ہوئے تھے متعریفی کلمات کا استعمال کیا تھا اس لئے یہ طشکی نے ایک مالکوں کے ہاں شکار کی' کہانیوں کا حال بیان کرنا شروع کر دیا جس کے ہاں وہ پچھل کر سیبریا میں گئے تھے۔ یہ مالکوں ریلوے والوں کا ایک مشہور مالدار مالک تھا۔ اسی پان ارکلو نے بتایا کہ ان مالکوں کے پاس تو ہر صوبے میں لگان پر دی ہوئی کیسی شاندار حویلیاں تھیں اور کیسے ان کی حفاظت کی جاتی تھی اور کیا گھماں اور کتا گاڑیاں تھیں جو شکاریوں کو دلدل پر لے گئیں اور ناشتے کے لئے دسترخوان کے پاس کیسا شیر نصب کیا گیا تھا۔

"میں تم لوگوں کو نہیں سمجھ سکتا" لیوین اپنی سوکھی گھاس پر اٹھ کر بیٹھ گیا "تمہیں ان لوگوں سے کراہت کیوں نہیں ہوتی میں جانتا ہوں کہ لالچ کے ساتھ ناشتہ کرنا یا دعوت کھانا ہو تا ہوگا لیکن کیا واقعی تمہیں اس عیاشی سے کراہت نہیں ہوتی؟ یہ سارے لوگ ہمارے لگان پر رہین لینے والوں کی طرح رقم اس طرح سے بٹورتے ہیں کہ اس دولت بٹورنے کے عمل ہی میں لوگ ان کو حقارت کی نظر سے دیکھنے لگتے ہیں لیکن وہ اس حقارت کو نظر انداز کرتے ہیں اور بعد کو بے ایمانی سے جمع کی ہوئی دولت ہی کے ذریعے سابق حقارت کا کفارہ ادا کر کے اسے ختم کر دیتے ہیں۔"

"بالکل درست!" وا سیلنا سے طشکی نے بیچ میں ٹوکا "بالکل! ظاہر ہے کہ طشکی تو بے ایمان ہوتی (15) ہی ہوا کرتے ہیں لیکن دوسرے لوگ کہتے ہیں "ان کے ہاں طشکی جاتے آتے ہیں..."

"ہرگز نہیں" طشکی نے کہا اور لیوین نے شاکر دپہ کہتے ہوئے مسکرائے "صرف یہ کہ میں اسے اس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتا جتنا کوئی بھی دولت مند ہو اگر یا طبقہ امرا کا کوئی ہوا ہے ان لوگوں نے اور ان لوگوں نے ایک ہی جیسی محنت اور عقل سے دولت جمع کی۔"

"ہاں' لیکن کیسی محنت سے؟ ذرا بتایئے حاصل کرنا اور انہیں منافع پر دوبارہ بیچنا کیا واقعی اسے محنت کہا جا سکتا ہے؟"

"ظاہر ہے محنت محنت اس معلوم میں کہ اگر وہ اس جیسے دوسرے نہ ہوتے تو ریلوے بھی نہ ہوتی"

"لیکن یہ ایسی محنت نہیں ہے جیسی کسان کی ہوا کرتی ہے اس میں واں کی محنت ہوتی ہے"

"ہاں لیکن محنت اس معلوم میں کہ اس کی سرکری کا نتیجہ نکلتا ہے ریلوے لیکن خیر تم تو یہ سمجھتے ہو کہ ریلوے بیکار ہیں۔"

"نہیں' یہ دوسرا سوال ہے۔ میں یہ تسلیم کرنے کو تیار ہوں کہ وہ کارآمد ہیں لیکن ہر وہ طبع جو صرف کر یہ محنت سے مقام حاصل کرتا ہے وہ بے ایمانی ہے۔"

"مگر مناسب کا تعین کون کرے گا؟"

"بے ایمانی کے راستے سے' چالاکی سے حاصل کیا ہوا نفع" لیوین نے یہ محسوس کرتے ہوئے کہا کہ وہ ایمانداری اور بے ایمانداری والے نفع کے درمیان حد فاصل کا تعین نہیں کر سکتا "جیسے کہ بینک داری سے دلالہ کا منافع" اس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا "یہ بدی ہے کہ محنت کے بغیر دولت سکیورٹیوں کا منافع حاصل کیا جائے جیسے لگان پر رقمیں دینے والے کیا کرتے تھے بس یہ کہ اب شکل بدل گئی ہے۔ لے دے" اسے موضوع بنا لے دے"۔(16) لگان پر رقمیں دینے والوں کو ختم کیا جا رہا تھا کہ ریلوے لائنیں اور بینک نمودار ہو گئے یہ بھی بغیر محنت کے دولت جمع کرتے ہیں۔"

"ہاں" یہ سب ہو سکتا ہے صحیح اور طباع بات ہے۔ کراک لیٹ حالا" اسی پان ارکلو نے کہا تے اور گھماں پر لوٹتے ہوئے کتے کو ڈانٹا انہیں بلا ہر اپنی دلیلوں کے درست ہونے پر تھیں تھا اس سے انہوں نے سکون سے کسی جلدی کے بغیر کہا "لیکن تم نے ایمانداری اور بے ایمانی کی محنت کے درمیان حد فاصل نہیں متعین کی مطلب یہ بات کہ مجھے بیڈ کلرک سے زیادہ محنتی ہے حالانکہ وہ کام تو مجھ سے بہتر جانتا ہے لیکن یہ بے ایمانی ہے؟"

"میں نہیں جانتا۔"

"تو میں تمہیں بتاتا ہوں مطلب اب تمہیں تھیٹر باڑی میں اپنی محنت سے ارس کر تو کہ بیڈ کلرک سے زیادہ ملتا ہے اور فاختاری اس تھوپائی کے کسان مالک کو چاہے وہ کتنی ہی محنت کرے پچاس روبل سے زیادہ نہیں ملتے یہ بھی ذہنی ہی بے ایمانی ہے جیسی یہ کہ مجھے بیڈ کلرک سے زیادہ ملتے ہیں اور مالکان کو ریلوے

مسترد ہے رہا ہے بلکہ اس کے برعکس میں تو ان لوگوں کے ساتھ معاشرے کے رویے میں ایک دشمنی سی دیکھتا ہوں جس کی کوئی بنیاد نہیں ہے اور مجھے لگتا ہے کہ یہ حسد ہے۔"

"نہیں" یہ بے انصافی ہے" وسد فسکی نے کہا" حسد نہیں ہو سکتا لیکن اس معاملے میں کچھ جانبداری ہے۔"

"نہیں مجھے اسے کی اجازت دو" لیوین سے اپنی بات جاری رکھی۔ "تم کہتے ہو کہ یہ بے انصافی ہے کہ مجھے پانچ ہزار ملتے ہیں اور کسان کو بچاس روبل۔ یہ سچ ہے۔ یہ بے انصافی ہے اور میں اسے محسوس کرتا ہوں لیکن"

"وہ تو واقعی ہے" آخر کس لئے ہم کماتے ہیں' پڑھتے ہیں' کار کرتے ہیں کچھ بھی نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ محنت کرتا ہے؟" ایوشکا نے کہا ظاہر اس نے پہلی بار اس کے بارے میں صاف صاف سوچا تھا اس لئے پورے خلوص سے یہ کہہ رہا تھا

"ہاں تم محسوس کرتے ہو لیکن اس کو اپنی جائیداد سے تو نہیں دے" اسٹی پان ارکادی چ نے پھیکے جام پر جھکتے ہوئے کہا۔

بچپن کے کھیلوں سے دونوں ہم دلوں میں ایک ذہنی یکجہتی معاشرت پیدا ہو گئی تھی جیسے جیسے سے سنوں سے ان کی شادی ہوئی تب سے ان کے درمیان اس بات میں رقابت شروع ہو گئی تھی کہ کون اپنی زندگی کو بہتر طریقے سے منظم کرتا ہے۔ اور اب یہ مقابلہ جائیداد کے ذاتی لیے میں ظاہر ہو رہا تھا۔

"میں اس کے نہیں دیتا اور نہ ہی مجھ سے اس کا مطالبہ نہیں کرتا اور اگر میں دینا چاہوں تو مجھے دینے کا کوئی حق نہیں ہے" لیوین نے جواب دیا" اور کوئی فیصلہ ابھی نہیں ہے۔"

"اس کسان کو سے دو" انکار نہیں کرے گا۔"

"ہاں لیکن میں اسے دوں کس طرح؟ اس کے ساتھ جاؤں اور ایک سو روبل گن دوں؟"

"میں نہیں جانتا۔ لیکن اگر تمہیں یقین ہے کہ تمہیں اس کا حق نہیں ہے۔"

"مجھے بالکل یقین نہیں ہے۔ اس کے برعکس میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھے دینے کا کوئی حق نہیں ہے کہ مجھ پر ذمہ داری ہے' زمین کی بھی اور مال مویشی کی بھی۔"

"نہیں' مجھے یہ کہنے کی اجازت دو کہ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ ناانصافی ہے تو تم اسی کے مطابق عمل کیوں نہیں کرتے؟"

"عمل تو میں کرتا ہوں لیکن منفی طریقے سے' اس معنی میں کہ میں حیثیت کے اس فرق کو بڑھانے کی کوشش نہیں کروں گا جو مجھ میں اور ان میں موجود ہے۔"

"نہیں تم مجھے معاف کرنا لیکن یہ قول تناقض ہے۔"

"ہاں یہ کچھ سوفسطائیوں کی سی وضاحت ہے" وسد فسکی نے تائید کی۔ "اوے' میرے" اس نے کسان سے کہا جو دروازے کو چرچراتے ہوئے اسارے میں داخل ہوا تھا" گیا ابھی سوئے نہیں؟"

"نہیں' ایسا سوتا میں سوچ رہا تھا کہ ہمارے مالک لوگ سو رہے ہیں لیکن سماوار گرم ہے میں مجھے یہاں سے آگ لایا ہے۔ یہ کتا کاٹے گا تو نہیں؟" اس نے نکھٹو پن احتیاط سے اندر آتے ہوئے پوچھا۔

"اور ہم سوئے کہاں؟"

"ہم رات کو گھومنے چرانے جا رہے ہیں۔"

"ہائے کیا رات ہے!" وسد فسکی نے اوسارے کے اب کھل جانے والے دروازے کے پیچھے سے تاروں کے جھلملاتے ہوئے ایالے میں نظر آنے والی جھونپڑی کے سرے اور ان جی گاتی ہوئی لڑکیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ "ارے سنئے' یہ عورتوں کی آوازیں ہیں جو گا رہی ہیں اور واقعی پاس ہی گا رہی ہیں۔ یہاں' یہ کون گا رہا ہے؟"

"چوپاس کی خادمائیں ہیں۔"

"چلئے' چلتے ہیں' ہارا آخر سوئیں گے تو نہیں اب" ایوشکا' چلئے چلیں!"

"کاش میرا ہو تا کہ لیٹا بھی رہتا اور چل بھی سکتا" ایوشکا نے پاؤں پھیلاتے ہوئے کہا۔ "لیٹنے میں بڑا مزہ ہے۔"

"تو پھر میں اکیلا ہی جاؤں گا" وسد فسکی نے پھرتی سے اٹھ کر ہوٹے پہنتے ہوئے کہا۔ "پھر ملیں گے حضرات۔ اگر مسرت بخش ہو گا تو آپ کو بلا لوں گا۔ آپ کی بدولت میں نے ہماری زندگی کا مزہ چکھا ہے۔ اور میں آپ کو ہرگز نہیں بھولوں گا۔"

"یہ تو شاندار نوجوان ہے؟" جب وسد فسکی چلا گیا اور کسان سے بھی باہر جا کر دروازہ بھیڑ دیا تو ایوشکا نے کہا۔

"ہاں شاندار" لیوین نے جواب دیا۔ وہ ابھی تک اس بات چیت کے موضوع پر سوچ بچار کر رہا تھا اور کچھ دیر پہلے ہو رہی تھی۔ اسے لگ رہا تھا کہ اس نے اپنے خیالات و احساسات کو جہاں تک ہو سکتا صاف طور سے بیان کیا تھا پھر بھی ان دونوں سے 'یہ بیوقوف لوگ نہیں تھے اور مخلص تھے' ایک آواز ہو کر کہہ رہا کہ وہ سوفسطائیت سے تسکین حاصل کرتا ہے۔ اس سے وہ پریشان تھا۔

"تو یہ ہے میرے دوست! دو میں سے ایک ضروری ہے یا تو تسلیم کرو کہ معاشرہ کا موجودہ نظام انصاف پسندانہ ہے اور تب اپنے حقوق پر اصرار کرو یا پھر یہ تسلیم کرو کہ تم بے انصافی کی مراعات کو استعمال کرتے ہو جیسے کہ میں کرتا ہوں اور انہیں خوشی کے ساتھ استعمال کرو۔"

"نہیں' اگر یہ بے انصافی ہوتی تو تم ان برکتوں کو خوشی سے نہ استعمال کر سکتے تھے' کم سے کم میں تو نہ کر سکتا تھا۔ میرے لئے خاص بات یہ ہے کہ میں محسوس کروں کہ میں قصوروار نہیں ہوں۔"

"اور کیا واقعی چلے ہی نہ چلیں؟" اسٹی پان ارکادی چ نے کہا۔ ظاہر وہ خیالات کے تناؤ سے تھک گئے تھے۔ "سوتے تو ہیں نہیں۔ ٹھیک ہے چلا چلیں۔"

لیوین نے جواب نہیں دیا۔ وہ ان الفاظ سے الجھا ہوا تھا جو اس نے بات چیت میں کہے تھے کہ وہ صرف منفی مفہوم میں انصاف پسندانہ عمل کرتا ہے "کیا واقعی صرف منفی معنوں میں انصاف پسند ہونا ممکن ہے؟" اس نے خود سے سوال کیا۔

"مگر تارہ گھاس کی مہک بھی کتنی تیز ہوتی ہے!" اسٹی پان ارکادی چ نے اٹھ کر جھانکتے ہوئے کہا۔ "یہ تو کسی طرح آتی نہیں۔ وانیکا وہاں کچھ گل کھلا رہا ہے۔ تم نے قہقہہ اور اس کی آواز سنی؟ چلیں۔ ہم لوگ؟ چلو چلیں!"

"نہیں میں نہیں چاہوں گا" لیوین نے جواب دیا۔

"کیا یہ بھی کسی اصول کی بنا پر ہے؟" اتی یاں ارکاڈیکے نے مسکراتے ہوئے اور اندھیرے میں اپنی ٹوپی تلاش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں، اصول کی بنا پر نہیں، تمہیں کس لئے چاہوں میں؟"

"مگر تمہیں پتہ ہے، تم اپنے لئے سہولت کر رہے ہو" انہوں نے ٹوپی ڈھونڈھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"کس طرح؟"

"کیا میں دیکھ نہیں رہا ہوں کہ تم نے بیوی کے ساتھ خواہ کو کیسے باندھ لیا ہے؟ میں نے سنا کہ کیسے تم دونوں کے لئے یہ سب سے اہم سوال بنا ہوا تھا کہ تم شکار پر دوڑنے کے لئے جاؤ کہ نہ جاؤ۔ دو ماہی محبت کے دور تک تو یہ سب بہت اچھا ہے لیکن ساری زندگی کے لئے یہ کافی نہیں ہے۔ مرد کو آزاد ہونا چاہئے" اس کی اپنی مہمات دلچسپیاں ہوتی ہیں۔ مرد کو مردانہ ہونا چاہئے" اہلوشکی نے دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"پھر کیا کرنا چاہئے؟" قاعدوں کی خاطر کرنے جانا چاہئے؟" لیوین نے پوچھا۔

"اور اگر خوشی ہوتی ہے تو کیوں نہ جانا چاہئے۔ سالی تیلیا اگو سیکیتس (17) بھری بیوی کے لئے اس کی وجہ سے زیادہ برائی نہ ہوگی اور مجھے خوشی ہوگی۔ خاص بات یہ ہے کہ گھر کی پاکیزگی کا خیال رکھو۔۔۔ تاکہ گھر میں یہ سب کچھ نہ ہو۔ لیکن اپنے ہاتھ نہ باندھو۔"

"ہو سکتا ہے" لیوین نے روکھے پن سے کہا اور کہنے لگا "میں کل صبح جلدی جانا ہے اور میں کسی کو جگاؤں گا نہیں بلکہ سویرے ہی چلا جاؤں گا۔"

"سیسیے، دینے وسے" (18) واہ سہ شکی نے واپس آکر پکارا۔ "شاخانسکا (19) یہ میں نے دریافت کیا ہے۔ شاخانسکا بالکل فاؤ سلس کی بھولی بھولی سی گرل تھی اور میدان اس کا تعارف بھی ہو گیا۔ بڑی خوبصورت ہے!" اس نے پسندیدگی کے ایسے انداز میں تعریف کی جیسے وہ اسی کے لئے خوبصورت بنائی گئی تھی اور وہ اس سے بہت خوش تھا جس نے اس کے لئے ایسی خوبصورتی کی تخلیق کی۔

لیوین ایسا بن گیا جیسے سو گیا ہو اور اہلوشکی سلیپر پہن کر شکار منگا کر اسارے سے نکل آیا اور جلدی ان دونوں کی آواز آنی دور ہوتے ہوتے بند ہو گئی۔

لیوین دیر تک سو نہیں سکا۔ وہ سنتا رہا کہ اس کے گھوڑے گھاس کیسے چبا رہے تھے، پھر بھیڑی کا مالک کسان بڑے لڑکے کے ساتھ تیاری کر کے گھوڑے چرانے چلا گیا اور کوا اس نے سنا کہ کیسے سپاہی اسارے کی دوسری طرف اپنے بھیجے بھیڑی کے مالک کے جھولے بیٹے سیسوئے کے لئے لینا لیوین نے سنا کہ کیسے لڑکے کی سیٹی آواز میں بچا کتوں کے بارے میں اپنے تاثرات سے مطلع کیا۔ لڑکے کو کتے بہت بڑے اور ڈراؤنے لگتے تھے۔ پھر لڑکے نے سوال کیا کہ یہ کتے کس کا شکار کریں گے اور سپاہی نے بیزاری بھری طرحدار آواز میں جواب دیا کہ کل شکاری لوگ یہاں پر جائیں گے اور بندوق سے گولی چلائیں گے اور پھر اس نے لڑکے کے سوالوں سے جان چھڑانے کے لئے کہا "سو جاؤ اسکا، سو جاؤ تمہیں تو نیند آ رہی ہوگی" اور جلدی جلدی خراٹے لینے لگا پھر ہر طرف سناٹا ہو گیا۔ بس گھوڑوں کے پکارنے اور چاسیوں کی چیخیں سننے کی آواز آ جاتی تھی۔ "کیا واقعی صرف یہی؟" لیوین نے اپنے آپ سے دوبارہ کہا "تو پھر کیا ہوا؟ میں تو قصور وار نہیں ہوں۔" اور وہ آنے والے کل کے بارے میں سوچنے لگا

"کل صبح سویرے جاؤں گا اور ملے کروں گا کہ گرم نہیں ہوں گا۔ چاسیاں بہت ہیں اور بڑی چاسیاں بھی ہیں۔ اور جب یہاں واپس آؤں گا تو کیٹی کا رقعہ آ چکا ہوگا۔ ہاں، اسٹیپو اشاویچ کہتا ہے میں کیٹی کے ساتھ مردوں کی طرح پیش نہیں آتا میں عورتوں جیسا ہو گیا۔ مگر اب کیا کیا جائے، پھر مختلف طور پر۔"

یکلی بیدیں اس نے سہ شکی اور اتی یاں ارکاڈیکے کے قہقہے اور ہنسی خوشی کی باتیں سنیں۔ ایک لمحے کے لئے اس نے آنکھیں کھولیں۔۔۔ چاند نکل آیا تھا اور کھلے دروازے میں جو چاندنی بن خوب روشن تھا وہ دونوں کھڑے باتیں کر رہے تھے۔ اتی یاں ارکاڈیکے کسی لڑکی کی بھاگنے کے بارے میں کچھ کہہ رہے تھے اور اس کا موازنہ بس ابھی ابھی کھل جانے والے فدق کے تارہ پھل سے کر رہے تھے اور وہ سہ شکی دوسروں کو بھی ہنسا دینے والا قصہ لگا کر کچھ دوہرا رہا تھا جو شاید اس سے کسی کسان نے کہا تھا "تو تم جیسے بھی ہو اپنے کس کا پیچھا کرتا ہوا لیوین نیند کی بانہوں میں بڑبڑایا "حضرات، کل صبح سویرے ہی" اور سو گیا۔

12

جونہی لیوین کی آنکھ کھل گئی۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو جگانے کی کوشش کی۔ واسیلی بدے کے قل لین ہوا اور جو اب پیسے ہوئے ایک ہاتھ کو پھیلائے اتی گہری نیند سو رہا تھا کہ اس سے تو کسی بات کا بھی جواب ملنا ممکن تھا۔ اہلوشکی نے سوتے ہی میں اٹھنے سویرے جانے سے انکار کر دیا۔ لاما کو زور زور سے کھانس کے کہنے پر سوئی ہوئی تھی وہ بھی بڑی بیدلی سے تھی اور ناشتے سے اس نے اپنی پھیلی آنکھوں کو ایک سے بعد ایک ملا کر کھولا بند کیا اور انہیں پورا بند کیا۔ قل بوٹ پہن کر اور بندوق لے کر لیوین سے پہلے ہی اسارے سے اصطبل سے کھولا اور اسارے سے باہر نکل آیا۔ کوچوان گاڑیوں کے پاس سو رہے تھے اور گھوڑے اونگھ رہے تھے۔ بس ایک گھوڑا سستی سے ہی کھا رہا تھا اور انہیں چرچی میں کھینچ رہا تھا۔ باہر ابھی تک اندھیرا تھا

"کیوں، اتنی صبح صبح اٹھ گئے ہے؟" مہ پڑی کی بوڑھی، لگن نے ہوا میں اٹھ کر سے نکل رہی تھی اس سے اس طرح اپنے پن سے پوچھا جیسے پرانے شناسا سے بات چیت کی جاتی ہے۔

"شکار کو جانا ہے بوا جی۔ ادھر سے، اوسر، ہم جائیں گا؟"

"پیچھے کو جاکے بالکل سیدھے۔ ہمارے کھلیان میں ہو کے بھٹے آدمی بنے۔ بس لے کھیتوں تک چلے جاؤ بس وہاں اگری ہے۔"

بوسیدار دھوپ میں سفید سے نکلے بادلوں سے چاندی لیوین کو پیچھے لے آئی اور کھلیان کے پاس اس نے بادبان کی نیا اس کے لئے بنا دی

"بس سیدھے ادھر سے چلے جانا تو ٹھیک دلدل پر پہنچ جاؤ گے ہمارے لڑکے کل گھوڑے ادھر ہی سے لے گئے ہیں۔"

لاسکا بڑی خوش خوش بھونکتی ہوئی آگے آگے دوڑتی جا رہی تھی اور لیوین اس کے پیچھے پیچھے تیز تیز لمبے قدموں سے چل رہا تھا اور بار بار ان کو نکلتا جا رہا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ سورج اس کے دوں پہنچنے سے پہلے نکلے لیکن سورج نے انتظار نہیں کیا چاند ابھی روشن ہی تھا کہ وہ جھوپڑی سے چل پڑا تھا لیکن اب اس میں بس پارے کی سی چمک تھی۔ صبح کا ستارہ ہوا ابھی کچھ ہی دیر پہلے تک بہت نمایاں تھا اب اوجھل ہونے پر بھی، کھائی نہیں دیتا تھا۔ اور کھیتوں میں پہلے جو دھند جھیل سے نظر آتے تھے وہ اب صاف دکھائی دینے لگے تھے وہ

کالے گیسوؤں کے گچھے تھے۔ سورج نکلنے سے پہلے پت من کے اونچے خوشبودار پودوں پر جمن کے پانی میں بھگو کر من نکالنے والے جھبے تراشے جا چکے تھے۔ اوس نظر بھی نہ آتی تھی لیکن دب اس سے لیویں کی ٹانگیں اور پیٹ کے اوپر قمیص تک بھیگ گئی تھی۔ لیویں کے کان کے پاس سے شد کی ایک مکھی کوئل کی طرح گاتی ہوئی نکل گئی۔ اس نے غور سے دیکھا تو دوسری اور پھر تیسری بھی۔ سو سب مکھیوں کی بنی ہوئی ایک بادامہ کی آڑے شد کی مکھیاں پالنے کے ٹھکانے سے نکل کر آ رہی تھیں اور دلدل کی سمت میں جاتی ہوئی پت من کے اوپر گم ہو جاتی تھیں۔ اگر سیدھے دلدل تک جاتی تھی۔ دلدل کو بھاپ سے بچایا جا سکتا تھا جو اس کے اوپر اٹھ رہی تھی۔ کہیں گھنی، کہیں کم اور ہر کل اور بید کی جھاڑیاں اس بھاپ کے کہرے میں چڑیوں کی طرح ڈول رہی تھیں۔ دلدل کے اور راستے کنارے تو کے اور کسان مکھیوں نے رات کو اپنے گھوڑے چرانے تھے۔ لیویں تھے اور صبح سویرے سب اپنے کھلان اوڑھ کر سو گئے تھے۔ ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر سانت لگے ہوئے تین گھوڑے چر رہے تھے۔ ان میں سے ایک اپنی رکیب کو کھڑا رہا تھا۔ لاسکا اپنے مالک کے برابر ہی چل رہی تھی لیکن سڑ سڑ کر آگے جانے کی اجازت مانگ رہی تھی۔ سوئے پڑے کسانوں سے آگے جا کر اور نصرے پانی کے پہلے کچھ بھرے تال کے برابر پہنچ کر لیویں نے اپنی سندوق کی نوبتوں کا جارہ بیا اور کتیا کو پھوڑ دیا۔ ایک کیسہ تین سال سڈول گھوڑا لاسکا کو دیکھ کر بھڑکا اور دم اونچا کر کے پھپارنے لگا۔ دوسرے گھوڑے بھی ہار گئے اور اپنی سانجی ہوئی ٹانگوں سے پانی میں چھپا چھپ کرتے اور گاڈھی میاں کیچڑ میں سے سم نکالنے میں چوسے کی سی آواز کرتے دلدل سے بھاگ عزیمت ہوئے۔ لاسکا رک گئی اور گھوڑوں کو مذاق اڑانے کے انداز میں اور لیویں کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔ لیویں نے لاسکا کی پیٹھ تھپتھپائی اور اپنی تیغ بھالی جو اس بات کی علامت تھی کہ شروع کیا جا سکتا ہے۔

لاسکا بڑی خوش خوش اور پورے دھیان لگا کر کام کرنے کے انداز میں اپنے پنجوں کے نیچے تھرتھراتی کیچڑ کو دوڑنے لگی۔

دلدل میں دوڑنا پیچیدہ تھا لاسکا نے جڑوں، دلدلی گھاسوں، نصرے، کالی بھرے پانی کی جالی بھائی اور گھوڑوں کی بیدکی اجسی مشک کے درمیان اس ساری جگہ میں پھیلی ہوئی چڑیوں کی مشک کو اور محسوس کر لیا۔ وہی سب سے تیز مشکنے والی چڑیا تھی۔ وہ سری بھوں سے زیادہ یہاں بیٹھا رہتی تھی۔ کہیں کہیں کالی اور دلدلی سرمیت میں یہ مشک بہت تیز بھی لیکن یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ کس سمت میں وہ تیز ہوئی تھی اور کہ ہر چلی ہو جاتی تھی سمت کا تعین کرنے کے لیے ہوا کی جھونک میں اور آگے جانے کی ضرورت تھی۔ اپنی ٹانگوں میں مشک کی حرکت کو محسوس کرتے ہوئے لاسکا نے تناؤ کی تیزی سے دوڑی اس انداز میں کہ اگر ضرورت پڑے تو ہر جھونک پر وہ رک سکے اور پورب سے آتی ہوئی سویرے سے پہلے کی ٹھنڈی ہوا کے خلاف دائیں طرف کو مڑ کر اس نے ہوا کے سامنے منہ کر لیا۔ تھے پھڑ پھڑاتے ہوئے وہ سمجھتے ہوئے وہ اور لیویں گئی کہ ان چڑیوں کی مشک ہی نہیں بلکہ وہ خود بھی یہیں ہیں اس کے سامنے اور ایک نہیں بہت سی۔ لاسکا نے اپنی دوڑ کی تیزی کم کر دی۔ وہ تھیں تو یہیں لیکن ٹھیک کس جگہ پر۔ یہ وہ ابھی تک طے نہ کر پائی تھی۔ اس جگہ کو تلاش کرنے کے لئے اس نے چکر لگانا شروع کیا ہی تھا کہ اتنے میں اچانک مالک کی آواز نے اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ "لاسکا یہاں!" مالک نے اس کو دوسری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ وہ رک گئی اور مالک سے پوچھنے لگی کہ جیسے اس نے شروع کیا تھا کیا ویسے ہی کرنا ہے یا نہیں ہو گا لیکن مالک نے تحصیلی آواز میں حکم کو دہرایا اور پانی میں ڈوبی ہوئی ایک جڑوں بھری ڈھیری کی طرف اشارہ کیا جہاں کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے مالک کا حکم پورا کیا اور اب طاہر کر رہی ہے تاکہ مالک خوش ہو جائیں۔ اس جڑوں بھری ڈھیری کو پہچان لا اور پھر اپنی پہلی جگہ پر واپس آ گئی۔ اسے اور اسی پھر ہن کی سوندگی کا احساس ہوا۔ اب جب کہ مالک اس کے کام میں مخل نہیں ہو رہے تھے تو وہ جانتی تھی کہ کیا کرنا ہے۔ ٹانگوں کے پیچھے دیکھے بغیر اور ضبط جھٹلا کر اونچے اونچے بالوں پر ناک اور پانی میں گرتی ہوئی اپنی پھرتیلی مسبوط ٹانگوں پر خود کو سنبھالتی ہوئی اس نے پھر اسی چکر لگانا شروع کیا۔ اس نے سب پڑھ اس کی سمجھ میں آ جانا چاہئے تھا۔ چڑیوں کی مشک تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور اسے قطعی سے قطعی نکل جانا چاہئے تھا۔ اس کو پوری طرح سے یقین ہو گیا کہ ان میں سے ایک یہیں ہے۔ پر لگوں سے اس پانی سے بدبو آتی تھی اس سے کوئی پانچ قدم کے فاصلے پر سامنے اور دو رک کر پورے تن سے مشک کی اپنی پکی ٹانگ پر وہ تو اپنے سامنے کچھ نہ دیکھ سکتی تھی لیکن مشک سے جانتی تھی کہ چڑیا زیادہ سے زیادہ پانچ قدم پر تھی ہوئی ہے وہ لڑائی ہوئی اس کو اور زیادہ محسوس کر رہی تھی اور انتظار کی تھکاوٹ سے سرشار تھی اس کی ناک بھی اب سمجھ گئی تھی جس کا اس سوال رہا تھا اس کام پر لگا ہوا اور ان خلا تھے دوڑتے میں ایک ٹاں پیچھے لو گیا تھا اور وہ ابھر ابھر کر گہری اشتیاق سے سانس لے رہی تھی اور اس سے بھی زیادہ لاسکا سے مالک کو دیکھ کر نہیں بلکہ آنکھوں سے دیکھ رہی تھی مالک اپنے دائیں پیر سے بائیں پیر پر وزن ڈالتے ہوئے اور اپنی بیساکھیوں کو ہلاتے ہوئے اور اسے یہ کہتا کہ جیسے معمول طور پر جیسے کہ وہ کرتے آ رہے تھے لگ رہا تھا مالک سمجھ رہے ہیں حالانکہ لیویں دوڑ رہا تھا۔

لاسکا کے کھوج کا وہ حاص انداز تھا کہ جب وہ مین سے بالکل لگ جاتی تھی جیسے جب قدم رکھنے میں پچھلی ٹانگوں کو محسوس رہی ہو اور جب اس طرح سے لاسکا ہوا تھا لیویں سمجھ گیا کہ وہ پہنچ گئی ہے اور وہ پانی پر دے رہی ہے اور دل ہی دل میں حد اسے دعا مانگ کہ کامیاب ہو جائے طور سے پہلی چڑیا کے جانے میں اس کی طرف دوڑا۔ اس کے بائیں پاس آ کر اس نے اپنے قدم سے پانی پر شروع کیا اور اسے آنکھوں سے وہ کھلائی ہوئی کتیا کے ساتھ دیکھا تھا یوں سے بچ کر نکلی تھی اب چاہی کو دیکھ لیا چڑیا نے سر کو موڑ کر اپنا پھر اسا بلکہ پیلا کر اس پھر ہوا کی آڑ میں سے ہوا کی آڑ میں چلی گئی۔

"افلاطون کا افلاس کو" لیویں نے اس کو پیچھے سے چلاتے ہوئے کہا۔

"مگر میں جا تو سکتی نہیں" لاسکا نے سوچا "جانوں یہاں کیسے سے تو نہیں سمجھ سکتی" لیکن اگر میں آگے بڑھی تو سیدھی سمجھ میں کچھ بھی۔ آگے کا کہاں ہیں اور یہاں مالک سے پوچھ کر اپنے کھلنے سے دھکیلا اور پیچھا سرگوشی میں کہا "افلاس کو لاسکا پیاری لاسکا"

"اب اگر یہ کی جا سکتے ہیں تو جاتی ہوں لیکن میں کیا ان کی ان کی نے سوچا اور پورے دروں سے سامنے بیٹھ کے بیچ میں کہیں اب وہ کچھ بھی نہیں سمجھ رہی تھی اور سن رہی تھی بغیر کچھ سمجھے ہوئے۔

اس کی پہلی جگہ سے کوئی اس قدم پر ایک چڑیا ہی جو سے دور سے چھپی ہوں اپنے پانی سے خصوص کچھ کھلی سی تو اور کرتی ہوئی اڑی اور گوئی۔ جیسے اور ابھی بعید سے دوسری سے بھی انتظار نہیں کیا گیا اور وہ کتیا کی کوشش کے بغیر ہی لیویں کے پیچھے سے اڑی

جب لیون اس کی طرف متوجہ ہو رہا تھی جس کو اس نے جانا کوئی میں قدم اٹھا کر وہ تیزی سے اوپر اٹھی اور پھر پھینکی ہوئی گیند کی طرح تیزی سے سامنے کی جگہ پر آگری۔

"اب شکار کی ٹھیک شروعات ہوئی" لیون نے سوئی ناری اور گرم چادروں کو شکاری تھیلے میں رکھتے ہوئے سوچا۔ "میں بالکل تیار ہوں۔ ٹھیک ہے؟"

جب لیون نے بندوق بھرے اور آگے بڑھا تو سورج اگرچہ ابھی تک بادلوں کی آڑ سے دکھائی نہیں دے رہا تھا پھر بھی نکل آیا تھا۔ چاند بالی ساری تیرہ و تاب سے محروم ہو کر آسمان میں بادل کے ٹکڑے کی طرح لگ رہا تھا اور ستارے اب ایک بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ سرکنڈے سے پہلے اوس کی وجہ سے روپہلی لگنے لگے تھے لیکن اب خشک ہو گئے تھے۔ قال مرغابیاں اب نہیں سنائی دیتا تھا۔ بیل بلی کی کھاس پر اب روپہلی مائل سبزی چھا گئی تھی۔ اصلی جڑ بیٹھے سیاہیاں شکائی دے رہی تھیں۔ اصلی اور لمبی پر چھائیاں والی ہوئی تھا زیوں میں گھوم پھر رہی تھیں۔ یہ شکی جاگ اٹھا تھا اور ہوا کے جس میٹھا سرد اور ہلکا ہلکا سا خوش دل اور بچوں کو خوش ہو رہا تھا کھیت میں آ رہے تھے اور ایک جگہ پر دو گھنٹوں تک لوٹ کر لڑھکے کے پاس سے جا رہا تھا وہ اطمینان لوٹ کر آ رہا تھا اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ کہاں پیٹھ لادھواں سبز کھاس کے اوپر دودھ کی طرح سفید جھاگ رہا تھا۔

ایک نوکر اور ڈکر لیون کے پاس آ گیا۔

"چاچا، کل یہاں ٹھہریں گی نہیں؟" اس نے پوچھا۔ لیون نے کہا اور وہ رتھ ہوئے اس کے پیچھے پیچھے چلا۔

لیون نے جب اس کو کئی بار آنکھوں سے سامنے سے بعد دیگرے نکل اور چادریں مار لیں اور تھکے ہوئے پسینہ کی بھی ظاہری تو اس کو بڑی خوشی ہوئی۔

13

شکاریوں کا یہ کہنا صحیح ثابت ہوا کہ "پہلا جاڑا اور پہلا شکار ہاتھ سے جانے دیا تو شکار کامیاب رہے گا"

تھا ہوا کہ لیون نے صبح کو کوئی نہیں درست بل کر اس چادریں اور بڑی چادریں اور ایک بچے لئے۔ اس سے بچی ہوئی اس لئے وہ شکاری تھیلے میں وہ نہیں بھری جا سکی تھی چھوٹی میں واپس آیا۔ اس سے ساتھی والی پہلے جاگ اٹھے تھے اور اسی تھی بھوک لگ گئی تھی کہ ناشتہ بھی کر چکے تھے

دوپہر کے کھانے میں جا رہا تھا وہ کہ اس میں لیون نے وہ سری مار چھوٹی بڑی چادریوں کو گنتے ہوئے کہا جن کی تعداد اب ایک درجن سے زیادہ نہیں تھی جس لڑنے میں تھیں۔ اب وہ بیٹھی ہوئی سوکھی گھاس کے دیکھ گئی اور ایک طرف کو سر اٹھا کے بڑی تھیں۔

کتنی صحیح تھی اور کس پاس شکار کا شوق لیون کو بہت اچھا لگا۔ اس کے لئے یہ بھی بڑا خوشگوار تھا کہ جب وہ جھونپڑی میں واپس آیا تو اسے کیتی کا بھرکا دل گیا اور رقعہ لے کر پہنچ گیا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک اور خوش ہوں۔ اگر تم میرے بارے میں فکرمند ہو تو اب پہلے سے بھی زیادہ سکون اور چین سے رہ سکتے ہو۔ میرے پاس اب ایک بیاہاری گارڈ ہے۔ ماریا ولا سیمونا دیہ والی تھیں لیون کی گھریلو زندگی کی بنی اور اہم شخصیت) وہ مجھے دیکھنے کے لئے نکلی تھیں۔ انہوں نے دیکھا کہ میں بالکل ٹھیک ہوں ہم نے تمہارے آنے تک انہیں روک لیا ہے۔ سب ٹھیک اور خوش ہیں اور تم مہربانی کر کے جلدی سے آ جاؤ اگر شکار اچھا ہو تو ایک دن اور رک جانا۔"

یہ دو خوشیاں 'اچھا شکار اور بیوی کا رقعہ' اتنی بڑی تھیں کہ اس کے بعد دوپہر کی ناکامیاں اور ناکامیاں لیون کو بالکل نہیں ستا سکتی تھیں۔ ایک تو یہ تھی کہ اب بھی گھوڑا بالکل صحت سے زیادہ تھک گیا تھا' چار انیس کھا رہا تھا اور مست مست تھا۔ کوچوان نے کہا کہ اس پر بہت محنت پڑ گئی تھی

"کسٹنن تن دمیتریچ' کل اس کو بہت دوڑایا گیا" اس نے کہا۔ "سوچے بھی' خراب راستے پر اس دوست دوڑایا!"

دوسری ناخوشگواری ایسی تھی کہ شروع میں تو اس کی کبھی سزا بھی بھگتنی بالکل ہی بھول گئی لیکن بعد میں وہ اس پر ہنسا۔ وہ یہ تھی کہ کھانے پینے کا سارا سامان بیٹی نے اتنی فراوانی سے رکھوایا تھا کہ لگتا تھا پورے لشکر میں بھی اسے ختم نہ کر سکیں۔ ہو گا اس میں سے کچھ بھی۔ چاہتا لیون جب شکار سے تھا ہوا اور بھوکا واپس آیا تو وہ سموسوں کے بارے میں اتنے تعلقی انداز میں سوچ رہا تھا کہ جھونپڑی کے پاس پہنچ کر وہ ان کی مہک اور منہ میں ان کے مزے کو اسی طرح محسوس کر رہا تھا جیسے لاسا چیزوں کو محسوس کرتی تھی لیون نے اور اسی غلط فہمی میں کہ اسے کھانے کو دے چکا کہ سموسے ہی نہیں بچے بھی ختم ہو چکے تھے

"ارے کیا صحیح کہہ رہے ہیں" ستی یان اوفانا سے ہنستے ہوئے اپنا کار سلطنتی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے "بھوک کم لگنے کی شکایت تو مجھے بھی نہیں ہے لیکن یہ شخص تو حیرت انگیز ہے۔"

"سب ہے جیسے" (20 سلطنتی نے گوشت کی تعریف کی وہ وہ چپ کر رہا تھا

"تو پھر اب کیا کیا جائے؟" لیون نے اداس ہو کر سلطنتی کو دیکھتے ہوئے تعجب سے کہا۔ "تو اور گوشت ہی دے دو۔"

"گوشت کھا لیا میں نے بڑیاں کتوں کو دے دیں" تعجب نے جواب دیا۔

لیون کو اختیار تھا کہ اس نے جھنجھلا کر کہا:

"کچھ تو میرے لئے چھوڑا ہوتا!" اور اس کا رونے کا جی چاہا۔

"تو پھر ہڈیوں کی آنتیں صاف کر لو" اس نے بھرائی ہوئی آواز میں 'دانیکا کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے تعجب سے کہا" اور ان میں بچھا تا ہوا۔ اور میرے لئے ان لوگوں سے درخواست کرو کہ مجھے بھی مانگ دیں۔"

جب وہ دانیکا کی بات اس کے ضمیر نے ملامت کی کہ اس نے ایک ایسے شخص پر جھنجھلاہٹ اتاری اور وہ اپنے بھوکے سے بے قابو ہو جانے پر خود ہی ہنسا۔

شام کو ان لوگوں نے پھر شکار کیا جس میں سلطنتی نے بھی کچھ چڑیاں ماریں اور رات کو وہ لوگ گھر کے لئے لوٹ پڑے۔

واپسی میں بھی راستہ اسی طرح ہنسی خوشی کٹتا جیسے جاتے میں کٹا تھا۔ سلطنتی بھی گانا کبھی خوشی کے

ساتھ کسانوں کے پاس اپنا جانا یاد کرتا جنہوں نے دادا کے اس کی خاطر کی تھی اور بار بار کہتے تھے "برا مت ماننے گا۔" کبھی رات کے کھیلوں اور ہنگاموں کا اور خاداؤں کا اور اس کسان کا ذکر کرتا جس نے اس سے پوچھا تھا کہ وہ شادی شدہ ہے یا نہیں اور جب پتہ چلا کہ شادی شدہ نہیں ہے تو اس سے کہا تھا "تمہیں سوداں کی بیویوں کو مت تاکو' سب سے اچھا یہ ہے کہ کوشش کر کے ایک اپنی ہموار کر لو۔" ان الفاظ پر سلمیٰ کو خاص طور سے ہنسی آئی تھی۔

"مجموعی طور پر میں تو تمہارے اس سفر سے بہت خوش ہوں۔ لیون" آپ؟"

"میں بہت خوش ہوں" لیون نے بڑے بچوں سے کہا تھا خاص طور سے خوشی اس بات کی تھی کہ وہ دانیکا سلمیٰ کے لئے نہ صرف یہ کہ ویسا نہیں محسوس کرتا تھا جو گھر پر اس کے دل میں تھا بلکہ اس کے برعکس اس کے لئے اتنائی وہ متاثر جذبات محسوس کر رہا تھا۔

14

اگلے دن دس بجے لیون نے کھیتی باڑی کے کاروبار کا جائزہ لینے کے بعد اس کمرے کا رخ کیا جو کھلونا خانہ کہلاتا تھا جس میں دانیکا کا قیام تھا۔

"آں ترے" (21 ہو سلمیٰ نے اندر سے پکار کر کہا "آپ مجھے معاف کیجئے گا میں نے بس ابھی ابھی اٹھ سوں (22) ختم کیا ہے" اس نے مسکراتے ہوئے اس کے سامنے صرف ربر جامے پہنے کمرے کیا۔

"آپ شباب نہیں" لیون کھڑکی کی سل پر بیٹھ گیا۔ "آپ ٹھیک سے سوئے؟"

"حسب کی طرح۔ اور آج انکار کے لئے دن کتنا اچھا ہے!"

"ہاں۔ آپ چائے پئیں گے یا کافی؟"

"یہ۔ وہ۔ میں ناشتہ کروں گا۔ میں جانتا ہوں کہ مجھے تو بہت شرمندگی ہے۔ میرے خیال میں خواتین بھی اٹھ چکی ہوں گی؟ اس وقت تو مجھے سونا اچھا رہے گا چلئے آپ مجھے اپنے کمرے میں لے رکھئے۔"

باغ میں ہو کر مطبل کا جائزہ لے کر لیون نے کرنل بیرل اور بورزی بھی کر کے لیون اپنے مہمان کے ساتھ گھر واپس آیا اور اس کے ساتھ زار انگلک روم میں داخل ہوا۔

وسلمیٰ نے کیٹی کے پاس جا کر جو سماور کے پاس بیٹھی تھی کہا "تم نے بہت ہی اچھا شکار کیا اور اتنے تاثرات ہیں اکتنے افسوس کی بات ہے کہ خواتین کو ان خوشیوں سے محروم کر دیا گیا ہے!"

"تو پھر کیا ہوا" آخر اسے خاتون خانہ سے کچھ نہ کچھ بات تو کرنی چاہئے" لیون نے اپنے آپ سے کہا۔ اسے پھر اس مسکراہٹ میں چہرے کے اس فاتحانہ انداز کو نظر انداز کیا تھا جس سے مہمان نے کیٹی سے بات کی تھی۔

پرنس میدک کے دوسرے سرے پر ماریا دلا سیب بنا اور اسٹیپان ارکاد یچ کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ انہوں نے لیون کو اپنے پاس بلایا اور اس سے رنگلی کے لئے کیٹی کے مسکرانے اور پھر کر ٹھیک ٹھاک کروانے کا ذکر کیا۔ لیون کو جیسے شادی سے پہلے کی ساری تیاریاں یاد آ رہی تھیں اور اپنے گھبراہٹ سے اس عظیم واقعے کی عظمت کی توہین کرنے والی لگتی تھیں اسی طرح اس سے بھی زیادہ توہین کن آسودہ رنگلی کی تیاریاں لگیں جس کا وقت کویا

انگلیوں پر گنا جا رہا تھا۔ وہ سماور سے وقت بچا کر کوشش کر رہا تھا کہ چپ ہونے والا تھا اس کو بچوں میں بیٹھنے کے طریقوں کو نہ سنے' وہ کوشش کر رہا تھا کہ وہ حد بھیر لے اور ان پراسرار بھاری پھوریوں کو اور بچوں مثلث دل کی شکل کے پرتوں وغیرہ کو نہ دیکھے جو دانی کے نقطہ نظر سے خاص طور پر اہم تھے۔ بچے کی پیدائش کا واقعہ (اسے یقین تھا کہ بیٹا ہو گا)' جس کا وہ لوگ اس سے وعدہ کرتے تھے لیکن جو اسے اتنا پر معمولی معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس پر یقین نہ کر سکتا تھا' ایک طرف تو اسے اتنی دور دست اور اس لئے ناممکن حد تک لگتا تھا اور دوسری طرف اتنا پراسرار واقعہ لگتا تھا کہ ہونے والا تھا اس کا سوچنا ہی اس کے نتیجے میں کسی عام سی 'سالوں کی پیدا کردہ سی چیز کی طرح سے اس کے لئے تیاریاں اسے شرمناک اور ذلت آمیز معلوم ہوتی تھیں۔

لیکن پرنس اس کے جذبات کو نہیں سمجھتی تھیں اور اس کے بارے میں سوچنے اور بات کرنے پر اس کی غیر آمادگی کی وضاحت یوں کرتی تھیں کہ یہ اس کے بارے میں لیون کی لاپروائی ہے جو اسے بالکل نہیں لینے دیتی تھیں۔ انہوں نے اسٹیپان ارکاد یچ کے سپرد یہ کام کیا کہ وہ فلیٹ دیکھیں اور اب لیون کو انہوں نے بلایا۔

"پرنس میں کچھ بھی نہیں جانتا۔ جیسے چاہئے ویسے کیجئے" اس نے کہا۔

"پہلے کتا ضروری ہے کہ تم لوگ کب آؤ گے۔"

"ویسے تو میں نہیں جانتا۔ میں تو یہ جانتا ہوں کہ سیوں لاکھ بچے ماسکو گئے بغیر اور ڈاکٹروں کے بغیر پیدا ہوتے ہیں۔ آخر کس لئے۔"

"آپ اگر یہ ہے تو..."

"نہیں نہیں' مجھ بھی کیٹی چاہتی ہوں۔"

"کیٹی کے ساتھ اس کی بات کرنا ناممکن ہے اتم کیا چاہتے ہو کہ میں اس اور دوں" ابھی اسی سال بہار میں ناتاشا کو بیٹسیا مرگلیں اس لئے کہ والی بری تھی۔"

"جیسا آپ کہیں گی ویسا میں کروں گا" اس نے اداس ہو کر کہا۔

پرنس نے اس سے کہنا شروع کیا لیکن وہ کچھ نہیں سن رہا تھا اگر چہ پرنس کے ساتھ بات چیت سے وہ جھجکتا تھا لیکن وہ اداس اس بات چیت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے ہوا تھا کہ وہ اس کے پاس نہیں تھا۔

"نہیں' یہ ممکن نہیں ہے" اس نے سوچا وہ کبھی بہار کیٹی کی طرف جھکے ہوئے اپنا نظر انداز اور اپنی خوبصورت مسکراہٹ سمیت اسے بلا رہا تھا اور کیٹی کا چہرہ سرخ اور جھکا ہوا تھا۔

دانیکا کے بیٹھنے کے انداز' اس کی نگاہ' اس کی مسکراہٹ میں کچھ ناپاکی اور بے ایمانی تھی۔ لیون سے کیٹی کے انداز اور اس کی نگاہوں میں بھی کوئی چیز یا کچھ چیز دیکھی اور پھر اس کی آنکھوں سے بے رحمی چھا گئی۔ اس دن کی طرح اس نے پھر اچانک محسوس کیا کہ اسے جیسے بغیر کسی تمہید اور کسی سوچ بچار و وقار کی پابندی سے ناامیدی' غصے اور دنیا کے اعتماد میں پھینک دیا گیا ہو۔ پھر اسے سب چیزوں اور سب لوگوں سے کراہت ہونے لگی۔

"دریا کی طرف چلئے پرنس جیسا آپ چاہیں" اس نے پھر کیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"متعلق اعلان کا آج یا پرسوں ہونا ہے" اسٹیپان ارکاد یچ نے اس سے مخاطب ہو کر بظاہر صرف پرنس کے ساتھ بات چیت کی طرف نہیں بلکہ لیون کے بھائی کی طرف بھی اشارہ کیا۔ انہوں نے

مخاطب کیا تھا۔ "ڈالی آج تم کتنی دیر سے اٹھیں؟"

وارینا الکساندروونا کے استقبال کے لئے سب لوگ کمرے میں جمع تھے۔ وہ اپنا کا ایک صوفے کے لئے کھڑا ہوا اور خواتین کے لئے سے راستے کے نوجوانوں کی خصوصی بے احترامی کے ساتھ ذرا سا سر جھکا کر اس نے تعظیم کی اور پھر اپنی بات چیت کا سلسلہ جاری کر دیا اور کسی بات پر ہنسنے لگا۔

"ماشا نے میرا مذاق میں مذاق کر دیا ہے۔ رات وہ ٹھیک سے سوئی نہیں اور آج ہے سے چڑچڑی ہو رہی ہے" ڈالی نے کہا

وارینا الکساندروونا کیٹی کے ساتھ اتنی دیر سے کر رہا تھا وہ پھر اسی دن والے موضوع پر تھیں — آپا کے بارے میں اور اس بارے میں کہ محبت معاشرے کی پابندیوں سے بلند تر ہو سکتی ہے یا نہیں۔ کیٹی کے لئے یہ بات بیحد تکلیف دہ تھی۔ طوری موضوع بھی اس کے لئے ناپسندیدہ تھا اور وہ لہجہ بھی جس میں یہ بات چیت کی جا رہی تھی اور خاص طور سے اس وجہ سے اور بھی زیادہ کہ اسے پتہ تھا کہ لیون اس کے شوہر کس طرح متاثر کر رہی ہے۔ لیکن وہ جتنی زیادہ سادہ، شائستہ اور عام تھی کہ اس بات پر حیرت ہوتی تھی بلکہ وہ تو اس خارجی خوشی اور طمانیت کو بھی نہ پہچان سکی تھی جو اس نوجوان شخص کی ظاہر بظاہر توجہ سے اسے حاصل ہو رہی تھی۔ وہ اس بات چیت کو بند کرنا چاہتی تھی لیکن وہ یہ نہ جانتی تھی کہ اسے کیا کرنا چاہئے۔ وہ چاہتی تھی کہ وہ چاہے کچھ بھی کہیں۔ کرے سب کو اس کا شوہر پسند کرے گا اور ہر جگہ سے بے حد عزت پائے گا۔ اور واقعی جب کیٹی نے ڈالی سے پوچھا کہ ماشا کو کیا ہوا ہے اور وارینا نے اس انکار میں ملوث بات ختم ہو جو اس کے لئے بے کیف تھی، سب باری سے اور ہر طرف سے شوہر یا نوجوان کو یہ بیحد مطمئن اور مسرور کامیاب لگا۔

"تو کیا آج گھنٹیاں جمع کرنے چلیں گے؟" ڈالی نے پوچھا۔

"ہاں ہاں" کچھ دیر چلنے میں بھی ہوں گی" کیٹی نے کہا اور اس کا چہرہ دمک اٹھا۔ وارینا الکساندروونا سے بھی پوچھنا چاہتی تھی کہ وہ بھی چلے گا یا نہیں لیکن اس سے پوچھا نہیں۔ "تم کہاں چلے؟" اس نے شوہر سے پوچھا۔ "ہم تو مذہبی رسوم سے چلتا ہوں" اس کے پاس سے گزر رہا تھا۔ اس شوہر اور بیوی کے لہجوں کی تابناکی کو محسوس کر لیا۔

"میں نہیں جانتا کیا نیت ہے، بھی اس سے ملاقات ہو" اس نے کیٹی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

وہ نیچے چلا گیا لیکن ابھی اپنے کام کرنے کے کمرے سے نکل بھی نہ پایا تھا کہ اس نے بیوی کے جانے پہچانے قدموں کی چاپ سنی وہ بے حد تیزی سے بیوی کے ساتھ اس کے پاس آ رہی تھی۔

"کیا بات ہے؟" اس نے کیٹی سے روکھائی سے کہا۔ "ہم معذور ہیں۔"

"مجھے معاف کیجئے گا" کیٹی نے ترحم میکائیلووچ سے کہا "مجھے اپنے شوہر سے کچھ بات کرنی ہے"

ترحم وہاں سے چلا جانا چاہتا تھا لیکن بیوی نے کہا: "آپ پریشان نہ ہوں۔"

"ریل گاڑی تین بجے ہے؟" ترحم نے پوچھا۔ "دیر نہ ہو جائے مجھے۔"

لیون نے اسے کوئی جواب نہیں دیا اور بیوی کے ساتھ چلا گیا۔

"تو آپ کو مجھ سے کیا کہنا ہے؟" لیون نے فرانسیسی میں کہا۔

اس نے کیٹی کے چہرے کی طرف نہیں دیکھا اور دیکھنا چاہتا بھی نہیں تھا کہ اس کی اس حالت میں اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا اور اس کی صورت قابل رحم اور بیوی معلوم تھی۔

"میں یہ میں کہنا چاہتی ہوں کہ اس طرح جینا ناممکن ہے، مگر یہ اذیت ہے۔" کیٹی نے کہا۔

"یہاں پینٹری میں نوکریں ہیں" اس نے غصے میں کہا "تماشہ بنانے کی کوئی ضرورت نہیں"

"تو کہاں چلے جائیں؟"

وہ دیوان خانے میں کھڑے تھے۔ کیٹی بیرونی کمرے میں جانا چاہتی تھی لیکن وہاں اگر پر تو رس تایا کو پڑھا رہی تھی۔

"تو باغ میں چلے جائیں۔"

باغ میں ان کا سامنا ایک کسان سے ہو گیا جو روش کی صفائی کر رہا تھا۔ ان لوگوں نے سوچا نہیں کہ کسان کیٹی کی روتی ہوئی صورت اور لیون کا ناراض چہرہ دیکھ لے گا۔ یہ سوچا کہ ان حالت میں لوگوں کا سامنا کر رہا ہے جو کسی دھکے سے بھاگ رہے ہوں۔ دونوں تیز تیز قدموں سے آگے بڑھتے گئے۔ وہ کس یہ محسوس کر رہے تھے کہ انھیں ایک دوسرے سے بات کرنا اور غلط فہمیوں کو دور کرنا ہے، انھیں ساتھ ساتھ ہونا ہے اور اس طرح اس اذیت کو کھا رہے ہیں جسے دونوں بھگت رہے تھے۔

جب وہ ٹہلتا ہوا دور دور لیبلان کے بڑی روش کے گھر خمانی میں ایک بنچ کے پاس پہنچ گئے تو کیٹی نے کہا "اس طرح جینا ناممکن ہے، یہ اذیت ہے، میں دل سے نفرت کرنے لگی ہوں، ہم دل سے نفرت کرنے لگے ہیں۔ آخر کس لئے؟"

"لیکن تم مجھے صرف ایک بات بتاؤ" اس کے لہجے میں ٹھنڈی بے رحمی والی نوچیں امید طور پر بھیانک بات تھی؟" لیون نے اس کے سامنے پھر اسی انداز میں سینے پر مضبوطی رکھے ہوئے کھڑے ہو گئے جیسے اس رات کو کھڑا تھا۔

"تھی" کیٹی نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔ "لیکن کو ستیا تم کو یقین ہے کہ میں قصوروار نہیں ہوں؟ میں صبح ہی سے ایسا طرز اختیار کرنا چاہتی تھی لیکن یہ لوگ... کس لئے وہ آ رہے ہیں؟ ہم تنہے تھے" اس نے شکایاں لہجے کے کہا جس سے اپنی ناگواری دور ہو جاتی اور اس کا پورا بھرا ہوا دل اور آنکھ آ جاتا تھا

لیون نے حیرت کے ساتھ دیکھا کہ اس کے باوجود کہ ان لوگوں کو کوئی وہ ذاتیں رہا تھا اور کوئی ایسی چیز تھی جس سے بھاگ رہا ہو اور بچا رہا تھا، انھیں خوشی کی کوئی خاص چیز مل بھی تھی پھر بھی مالی نے دیکھا کہ وہ اس کے پاس سے پرسکون اور دکھتے ہوئے پاؤں سمیت گھر واپس چلے گئے۔

15

بیوی کو اوپر بھیج کر لیون مکان کے ڈالی والے حصے میں چلا گیا۔ وارینا الکساندروونا اس سے اپنے حالوں کی وجہ سے بہت رنجیدہ اور ناراض تھیں۔ وہ کمرے میں ٹہل رہی تھیں اور کمرے میں لڑکی اور لڑکے والی ہوئی لڑکی سے غصے میں کہہ رہی تھیں:

"تو تم سارے دن کونے میں کھڑی رہو گی اور کھانا تم کو اکیلے کھانا ہے گا، تم آئینہ میں شکل نہ دیکھیے گا نہ ہنسے گی اور تمہارے لئے جنگلی فراک بھی نہیں سلوائی گی" لڑکی سے کہا جو کھڑکی میں کھڑی ہوئی تھی اور اس کی طرف دیکھ رہی تھی۔ اب وہ اس کے ساتھ کیا سلوک کریں گی۔

"نہیں، یہ بڑی لڑکی ہے!" وہ لیون سے مخاطب ہوئیں "کہاں سے اس میں ایسے برے خیالات پیدا

ہو گئے ہیں؟"

"تو کیا کیا اس نے؟" لیون نے کافی بے بازی سے کہا جو اپنے معاملے میں مشورہ کرنا چاہتا تھا اور اس لئے وہ جھنجھلا رہا تھا کہ ایسے برے وقت میں بیچ

"وہ کریشا کے ساتھ رہ سہ چھیڑ کے بچ نکلی اور وہاں رہ... میں تو زبان سے کہہ بھی نہیں سکتی کہ اس نے کیا کیا اس طرح کی بری حرکت سے جو ہزار بار افسوس ہو رہا ہے مس ایلیٹ کے نہ ہونے کا۔ سیو گورنس تو کچھ دیکھتی ہی نہیں۔ سٹین ہے اس... لیکن وہ سوچ کیل (25)۔"

اور وہ ایک اکساتا رویہ لئے شاشا کا جو ہان کیا۔

"اس سے کچھ بھی نہیں ثابت ہوتا۔" یہ کسی طرح بھی برائی کا رجحان نہیں ہے میں شرارت ہے" لیون نے انہیں تسلی دی۔

"لیکن تم کس لئے پریشان پریشان سے ہو؟ تم آئے کس لئے تھے؟" ڈالی نے پوچھا۔ "وہاں کیا ہو رہا ہے؟"

اور اس سوال کے لہجے سے لیون سمجھ گیا کہ اس کے لئے وہ کہنا چاہتا تھا وہ کہنا آسان ہو گا۔

"میں وہاں نہیں تھا۔ میں اکیلے کیٹی کے ساتھ باغ میں تھا۔ جب سے اسٹیوا آئے ہیں تب سے ہم وہ بار جھگڑ چکے ہیں۔"

ڈالی نے اسے ذہین اور نکھلے والی آنکھوں سے دیکھا۔

"اچھا تم دل پر ہاتھ رکھ کر بتاؤ کہ کیٹی کا نہیں بلکہ ان صاحب کا جو ایسا تھا یا نہیں ہو شوہر کے لئے ناخوشگوار نا خوشگوار نہیں بلکہ بھیانک۔ تو ہیں آپ ہو؟"

"دیکھو، اب میں تم سے کیسے کہوں... کھڑی رہو" وہیں کونے میں کھڑی رہو" وہ شاشا سے مخاطب ہو گئیں جو ماں کے چہرے پر خفیف سی مسکراہٹ کچھ کر مزے لینے لگی تھی۔ "معاشرے کی رائے تو یہ ہوتی کہ وہ اس طرح پیش آ رہا ہے جیسے سارے نوجوان لوگ پیش آتے ہیں۔ این سے لاکو آف ڈین اے ڈرالی فام (24) اور معاشرے کے طور طریقوں والا شوہر اس پر تو ہمیں فخر ہی کر سکتا ہے۔"

"ہاں، ہاں" لیون نے اداسی کے ساتھ کہا "لیکن تم نے وہ ہمیں وہ اس کی طرف؟"

"صرف میں ہی نے نہیں بلکہ اسٹیوا نے بھی اس کی طرف رجحان دیا۔ انہوں نے چاہے کے دوران ہی مجھ سے کہا" ڈالی نے کہا۔ "وہ سمجھ نہیں سکتے ہیں ان باتوں کو جو ایک عورت کے دل میں ہوتی ہیں۔ (25)"

"اس بہت ٹھیک ہے اب مجھے اطمینان ہو گیا۔ میں اس کو چلتا کروں گا" لیون نے کہا۔

"ہوا کیا ہے تمہیں پاگل ہو گئے ہو؟" ڈالی خود ہو کر کہہ اٹھیں۔ "کیا ہوا ہے تمہیں کو ستیا ہوش میں تو ہو؟" انہوں نے ہنستے ہوئے کہا "اب تم یہیں کے پاس جا سکتی ہو" انہوں نے شاشا سے کہا "نہیں اگر تم یہی چاہتے ہو تو میں اسٹیوا سے کہتی ہوں۔ وہ اسے لے جائیں گے یہ کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے ہاں مہمان آنے والے ہیں۔ ویسے بھی وہ ہمارے ہاں ہفتوں ہی ہے۔"

"نہیں نہیں میں خود ہی۔"

"لیکن تم جھگڑا کرو گے؟"

"ڈر بھی نہیں۔ مجھے اس میں بڑا مزہ آئے گا" لیون نے واقعی چمکتی ہوئی پر مسرت آنکھوں کے ساتھ

لہا۔ "اچھا" ڈالی اب اسے معاف کرو اب یہ ایسا نہیں کرے گی" اس نے ننھی بچی کے بارے میں کہا جو لیون کے پاس نہیں گئی تھی اور وہاں کے سامنے نظریں جھکائے کھڑی انتظار کر رہی تھی کہ وہاں کب اس کی طرف دیکھیں۔

ماں نے اس کی طرف دیکھا۔ لڑکی نے مسکرا مسکرا کر روتے ہوئے اپنا منہ ماں کے گھٹنوں میں چھپا لیا اور ڈالی نے اپنا دایاں ہاتھ اس کے سر پر رکھ دیا۔

"اور ہم لوگوں میں اور اس میں کھلا کون سی چیز مشترک ہے؟" لیون نے سوچا اور وہ مسکراہٹ کی تلاش میں چلا گیا۔

بچی ابھی ان سے گزرتے ہوئے اس نے بھی تیار کرنے کا حکم دیا اور کہا کہ اسٹیشن جانا ہے

"کل ایک کہانی ٹوٹ گئی تھی" خدمتگار نے جواب دیا۔

"تو گھوڑے بھی تیار کرو لیکن جلدی۔ مہمان کہاں ہیں؟"

"باغ کی طرف گئے ہیں۔"

وہ مسکراہٹ کے پاس لیون اس وقت پہنچا جب وہ سوٹ کیس میں سے اپنی چیزیں نکال کر اور کچھ نئے خاتمہ گیندوں کی موسیقی بھیلانے لگنوں سے گھٹنوں تک کی بچی سے ہی مشغول پس رہ رہا تھا۔ اس کا دار زین سواری کے لئے جانے کا تھا۔

یہ نہیں لیون کی صورت میں کوئی خاص بات تھی وہ خود محسوس کر رہا تھا کہ اس سے ہو سے باقی بدن دے کوئی (25) کیلوری ہے وہ اس خاندان کے لئے مردوں نہیں ہے "لیکن وہ یہیں سے آنے سے قدرے دلچسپ کہ معاشرے کا آزاد کھلا سکتا ہے ہم کہا گیا تھا۔

"آپ بچے کی بھی مشق بھی کرواتی کرتے ہیں؟"

"ہاں اس سے بہت معاملہ رہتی ہے" وانیکا نے کہا اور کرسی پر اپنی سولی چوڑی رکھ کر بچے کو لاپ لگایا اور ٹیک دی سے مسکرایا۔

وہ بالکل ٹیک لو ہوا تھا اور لیون نے جب وانیکا کی آنکھوں میں جھانکا، دیکھی تو اس کی نرس آ اور اپنے آپ سے شرمندگی ہوئی اس لئے کہ وہ یہاں تھا۔

یہیں اس انداز کا اظہار رکھا تھا جس کو آج صبح ان لوگوں نے جھانک کر دیکھا تھا اور ان میں ساتھ ہی تو ڈالا تھا جب وہ بچے بہت بہل بار کر انعامی کی مشق کر رہے تھے۔ لیون نے اس لڑکے کو ہاتھ میں لے لیا اور وہ سمجھ گیا۔ آنے کی وجہ سے کہ بات کیسے شروع کرے وہ انڈے کے ٹوٹنے سرے کی طرف سے بھپتیاں تھپڑ سے لگا۔

"میں چاہتا تھا۔" وہ چپ ہو گیا تھا لیکن پھر کیٹی کو اور جو کچھ ہوا تھا اس سب کو یاد کر کے پر عزم ارادہ رحم وانیکا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے اس نے کہا "میں نے آپ کے لئے گھوڑے جوتنے کا حکم دے دیا ہے۔"

"یعنی کیا مطلب؟" وانیکا نے حیرت کے ساتھ شروع کیا۔ "جانا کہاں ہے؟"

"آپ کو جانا ہے، ریلوے اسٹیشن" لیون نے انڈے سے بھپتیاں روکتے ہوئے نرمی کے ساتھ کہا

"آپ کہیں جانا ہے ہیں یا کچھ ہو گیا ہے؟"

"ہوا یہ کہ میرے ہاں مہمان آنے والے ہیں۔" لیون نے سفید داڑھی میں پھنسی ہوئی ٹہنی کے ساتھ کھیلتے اور پہلے ڈنڈے سے ہچکچاتے ہوئے کہا۔ "اور مہمان نہیں آنے والے ہیں اور مجھے ہوا بھی نہیں معلوم میں آپ سے درخواست کرلوں کہ آپ چلے جائیے۔ میری یہ اخلاقی کوتاہی آپ ہی چھپا سکیں۔"

وہ بیٹھا سید حا کھڑا ہو گیا۔

"میں درخواست کرلوں کہ آپ مجھے سمجھائیے۔" اس نے انکار سمجھ کر تکرار کے ساتھ کہا۔

"میں آپ کو کچھ نہیں سمجھا سکتا۔" لیون نے آہستہ سے اور دھیرے دھیرے اپنے جبڑوں کی لکیری کو چھپانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "اور آپ کے لئے بہتر ہو گا کہ آپ مجھ پر بھیں بھی نہیں۔"

اور پھر مجھے ڈنڈے کے نوکیلے سرے کی ساری نوکیلی ہچکیاں نوچی جا چکی تھیں اس لئے لیون نے ڈنڈے کے موٹے سرے پر اپنی وہ انگلیاں جمائیں 'جن میں ڈنڈے کو توڑا اور جو سرا بچے کر جاتا تھا اسے بہت کرامت میں لے لیا

مانا الفاظ سے زیادہ ان تکار بھرے ہاتھوں کو جن حفاظت کو جن اس نے آج صبح کو جنا سکس کے وقت نکالا تھا اور چمکتی ہوئی آنکھوں 'پر سکون آواز اور کپکپاتے ہوئے جبڑوں کو دیکھ کر دیا اپنا کو تھین ہو گیا۔ اس نے کندھے اچکا کر خفگی آمیز مسکراہٹ کے ساتھ تعظیم میں سر جھکایا۔

"کیا میں اللہ حافظ سے بھی نہیں مل سکتا؟"

کندھے اچکانے اور مسکرانے سے لیون کو جواب نہیں ہوئی۔ "آپ اسے کرنے کو اور روسی کیا کہا ہے؟" اس نے سوچا۔

"میں ابھی آپ کے پاس آتا ہوں۔"

اتی پان ارکاد تا کو جب اپنے دوست سے معلوم ہوا کہ اسے گھر سے نکالا جا رہا ہے تو انہوں نے لیون کو میں باحوصلہ کر 'خاموش رہنے کا اور مہمان کے جانے کا انتظار کرنا کہا اس سے کہا "مے پیئے ریکیول (27) یہ تمہیں کس لفنگے نے مار دیا ہے؟ مے پیئے دی دیسئے ریکیول (28) تم اس کو کیا سمجھ بیٹھے اگر ایک لونڈیا ان تھیں لے۔"

لیکن جس جگہ لفنگے لیون کو مارا تھا وہ ظاہر ابھی تک درد کر رہا تھا اس لئے کہ جب اتی پان ارکاد تا نے وجہ سمجھانے کی کوشش کی تو اس کا چہرہ بھر بھرا پڑ گیا اور اس نے جلدی سے من کی بات کہہ دی:

"معاف کرنے کے تم دونوں نہ سمجھ سکتے ہو اور کر بھی نہ سکتا تھا مجھے تم سے شرمندگی ہے اور اس سے بھی۔ لیکن میرے خیال میں اسے چلے جانے کا کوئی بہانہ ضرور ہو گا اور مجھے اور میری بیوی کے لئے اس کی موجودگی ناقابل برداشت ہے۔"

"لیکن اس کے لئے یہ توہین کی بات ہے" مے پوئی پیئے ریکیول۔ "(29)

"اور میرے لئے توہین آمیز بھی ہے اور تکلیف دہ بھی! اور میں کسی طرح بھی قصوروار نہیں ہوں اور کوئی وجہ نہیں ہے کہ میں دکھ جھیلوں!"

"مگر مجھے تم سے اس کی توقع نہ تھی! تمہیں یہ تجربہ ہو چکا ہے کہ ہم میں سے بیئے دی دیسئے ریکیول!" (30)

لیون تیزی سے ان سے دور چلا گیا اور سایہ دار روش پر اور آگے جا کر اکیلا ٹہلنے لگا۔ جلد ہی اس نے

ریڑھی کی کھڑکھڑاہٹ سی اور پہیوں کے بیچ میں سے دیکھا کہ وانیکا کیسے سوکھی گھاس پر بیٹھا وہ قسمتی سے ریڑھی میں جیت نہیں تھی) اپنی اسکاٹ لینڈی ٹوپی پہنے ریڑھی کے جھٹکوں کے ساتھ اچکتا ہوا سایہ دار روش پر چلا جا رہا ہے۔

"اب یہ اور کیا ہوا ہے؟" لیون نے سوچا اس لئے کہ اس نے گھر سے غائب اور ڈرائنگ اور ریڑھی کو دیکھ لیا تھا۔ یہ میکانیک کے لئے تھا جس کے بارے میں لیون بالکل ہی نہیں جانتا تھا۔ میکانیک نے جب اس تعلیم کی امید سے ملنے سے انکار کیا۔ بلکہ بھی ریڑھی میں سوار ہو گیا اور دونوں ساتھ چلے گئے۔

اتی پان ارکاد تا اور پرنس کو لیون کے برتاؤ پر بڑی حیرانی تھی۔ اور خود لیون صرف یہی نہیں کہ حد درجہ حیران ہو رہا تھا (31) محسوس کر رہا تھا بلکہ ہر طرح سے قصوروار اور قابل شرم بھی۔ لیکن اس کو اور اس کی بیوی کو عقاد کھ اور کوفت ہوئی تھی اسے دیکھ کر اس نے اپنے آپ سے سوال کیا کہ پھر بھی اگر ایسا ہوا تو وہ کیا کرے گا اور اس نے خود جواب دیا کہ بالکل ایسا ہی کرے گا۔

اس سب کے بعد وہ اس دن کے ختم ہونے تک سوائے پرنس کے مہمانوں نے لیون کی حرکت کو معاف نہیں کیا تھا' سب لوگ معمول کے مطابق خوش اور جیالے ہو گئے جیسے بچے سزا ملے بعد ہو جاتے ہیں یا سرکاری عیادت کے بعد ہوتے ہیں۔ چنانچہ شام کو پرنس کی عدم موجودگی میں سب لوگ واسنائے کے نالے جانے کے بارے میں اس طرح باتیں کر رہے تھے جیسے کوئی بہت پر انا واقعہ ہو۔ ارینا الی نے 'جس بات کو مضحکہ خیز بنا کر بیان کرنے کا شوق باپ سے ملا تھا' وانیکا کو اسی سے لوٹ پوٹ کر دیا جب انہوں نے تیسری بار تھی ہار مارنے کے مزاحیہ اشاروں کے ساتھ بیان کیا کہ کیسے انہوں نے مہمان کی خاطر نے دیر تک ناچنے کی تیاری کی تھی مگر جب وہ اور انگ روم میں داخل ہو گئیں تو انہوں نے اچانک ریڑھی کی گڑگڑاہٹ سنی اور ریڑھی میں ان تھا خود وانیکا اپنی اسکاٹ لینڈ ٹوپی' اپنے حاشیہ گیتوں اور لفنگوں سے گھنٹوں تک کی لمبائی کی پوشش سمیت سوکھی گھاس پر بیٹھا تھا۔

"کم سے کم مجھے تو ہونے کا حکم دے دیا ہوتا انہیں اور پھر ہنسی ہوں" فیر بے' سوچتی ہوں شاید ہمارے پرتس آجائیں۔ دیکھتی کیا ہوں کہ اس کے پاس سوتے بن سن کو بھی بلوا لیا اور دونوں کو لے گئے۔ اور میرے رہیں شدید ہو گئے۔"

16

وارینا الکسانڈرونا نے اپنے ارادے کی تعمیل کی اور آنا کے پاس گئیں۔ انہیں اپنی من کو رنجیدہ کرنے اور اس کے شوہر کے لئے ناخوشگواری کا سامان کرنے کا بڑا افسوس تھا۔ وہ سمجھتی تھیں کہ لیون سیماں نوچی کی دوستی کے ساتھ کسی طرح کے تعلقات رکھنے کی خواہش نہیں رکھتی تھی لیکن وہ آنا کے پاس جا کر اسے یہ دکھانا اپنا فرض سمجھتی تھیں کہ آنا کی حیثیت میں تبدیلی کے باوجود اس کے جذبات میں بدلے تھے

اس سلسلے لیون میاں بیوی پر انحصار کرنے کے خیال سے وارینا الکسانڈرونا نے گاؤں میں کسی سے بھی کہا کہ گھوڑے تیار کرنے کو نہیں لیکن لیون کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ ان کے پاس التماس کرنے گیا

"تم یہ کیوں سمجھتی ہو کہ تمہارا اسٹیبل میرے لئے ناخوشگوار ہے؟" اور اگر یہ میرے لئے ناخوشگوار بھی ہے تو یہ تو اور بھی ناخوشگوار ہے کہ تم میرے گھوڑے نہیں لے جا رہی ہو" اس نے کہا "تم نے مجھ سے ایک بار بھی

نہیں کہا کہ تم ضرور جاؤ گی۔ اور گاؤں سے گھوڑے بھاڑے پر لینا ایک تو میرے لئے ناخوشگوار ہے اور پھر خاص بات یہ ہے کہ وہ ساتھ تو لے لیں گے لیکن وہاں تک پہنچا نہیں گے نہیں۔ میرے پاس گھوڑے ہیں اور اگر تم سمجھتی ہیں کہ تمہیں پہنچانا چاہئیں تو میرے یہ گھوڑے لے جاؤ۔"

واریا اگساندرووانا کو راضی ہونا ہی پڑا اور مقررہ دن کو لیوین نے اپنی سالی کے لئے چار گھوڑے تیار کئے اور راستے میں تبدیل کرنے کے لئے گھوڑے بھی تمام کرنے والے اور اپنی سواری کے گھوڑوں کو بھی ڈاک پر بھیج گئے تھے اور بہت ہی اچھا سفر ہوا تھا لیکن وہ ایک ہی دن میں واریا اگساندرووانا کو پہنچا سکتے تھے۔ اس وقت جب گھوڑوں کی صورت پر نفس کو پہنچانے کے لئے بھی قائم نہیں تھی اور رات کے لئے بھی تو یہ بہت مشکل تھا لیکن لیوین کے لئے مشکل تھا لیکن لیوین کے فرائض کے مطابق وہ واریا اگساندرووانا کو اپنے گھر میں روک کر بھاڑے پر گھوڑے بھیجنے کی اجازت نہ دے سکتا تھا اور اس کے علاوہ بھی جانتا تھا کہ بھاڑے والوں نے اس سفر کے لئے واریا اگساندرووانا سے جو میں روبل کا معاملہ کیا تھا وہ ان کے لئے خاصے اہم تھے اور واریا اگساندرووانا کے حالی حالات' جو بہت ہی خراب حالت میں تھے لیوین کو اپنے ذاتی ہی جیسے لگتے تھے۔

لیوین کے حساب کے مطابق' واریا اگساندرووانا پر پہنچنے سے پہلے ہی روانہ ہو گئیں۔ راستہ اچھا تھا' گاڑی آرام دہ تھی' گھوڑے اچھی رفتار سے جا رہے تھے اور کوچ مین پر کوچوان کے علاوہ شکاری بھائے بھی بیٹھا تھا جسے لیوین نے مزید احتیاط کے خیال سے ساتھ بھیجا تھا۔ واریا اگساندرووانا اونگھیں اور جب سرائے پر پہنچیں جہاں گھوڑے بدلنے تھے تبھی ان کی آنکھ کھلی۔

اسی مالدار کسان کے ہاں جا پہنچی کہ جس کے ہاں لیوین اپنے سودا سلف لینے جانے والے سفر میں ٹھہرا تھا اور عورتوں سے بچوں کے بارے میں اور دودھ سے فالودہ اور مکھن کے بارے میں باتیں کر کے' جس کی وجہ سے لیوین نے بڑی تعریف کی' واریا اگساندرووانا اس سے آگے نکلیں۔ گھر میں بچوں کی فکروں میں انہیں سوچنے کا وقت ہی کبھی نہ ملتا تھا۔ چنانچہ اب اس چار گھنٹوں کے سفر میں ان کے سارے سوئے ہوئے خیالات اچانک ذہن میں ابھرنے لگے اور انہوں نے اپنی پوری زندگی پر طائرانہ نظر ڈالی۔ نظر ڈالی بھی پہلے انہوں نے کبھی نہ چاہا اور اسے فلسفہ پسندوں سے دیکھا۔ انہیں اپنے خیالات بہت ہی عجیب لگے۔ پہلے انہوں نے بچوں کے بارے میں سوچا جس کے بارے میں پرنس نے اور خاص کر بیٹی نے ان سے انہیں زیادہ امید تھی کیونکہ کہا تھا کہ ان کی دیکھ بھال کریں گی پھر بھی انہیں پریشان تھی۔ "کیسی شاہکار۔ شرارت کرنا شروع کرے گی' گریشا کو کیسی گھوڑا لات مارے اور کیسی بلی کا بچہ پھر خراب ہو جائے۔" پھر حال کے سوالات کی جگہ مستقبل قریب کے سوالات ذہن میں آنے لگے۔ انہوں نے یہ سوچا کہ کیسے مالکوں اب کے جاڑوں میں نیا فیشن لینے کی' ڈرائنگ روم کا فرنیچر بدلنے کی اور بڑی بیٹی کے لئے فراک بنوانے کی ضرورت ہے۔ پھر واریا اپنے مستقبل کے سوالات ان کے سامنے آنے لگے۔ بچوں کو وہ معاشرے میں کیسے پیش کریں گی۔ "اگر کہیں ان کی خیر ٹھیک ہیں" انہوں نے سوچا "لیکن اگر کے؟"

یہ تو اچھا ہے کہ ابھی میں گریشا کے ساتھ پڑھتی ہوں لیکن یہ تو صرف اس وجہ سے ہے کہ میں خود آزاد ہوں' بعد میں یا کوئی بھی نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ 'سٹیپا' پر تو بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ اور میں نیک اور بھلے لوگوں کی مدد سے معاشرے میں ان کی تحفظ پرورش کروں گی لیکن اگر پھر بیمار ہو گئی تو۔" اور انہیں یہ خیال ہوا کہ یہ کہنا کتنا غلط ہے کہ عورت پر یہ خدا کی لعنت ہے کہ اسے درد اور اذیت کے ساتھ بچے جنے

بات ہی نہیں ہے' بعد میں رکھنا اور الفاظ بھولنا — یہ ہے ایلیٹ فاک" انہوں نے اپنی پہلی بیٹی اور اپنے بچے کی موت کا تصور کرتے ہوئے سوچا۔ اور انہیں سرائے میں ایک نوجوان عورت کے ساتھ اپنی ملاقات یاد آئی۔ اس سوال پر کہ اس کے بچے ہیں نوجوان عورت نے جواب دیا تھا:

"تھی ایک لڑکی لیکن خدا نے لے لیا اسے پہلے اس کو دل کر دیا۔"

"تو پھر تمہیں بڑا دکھ ہوا ہوگا؟" واریا اگساندرووانا نے پوچھا۔

"افسوس کیا کرنا ہو ڈھے کے پوتے ہوتا ہے ہی بہت ہیں۔ ایک پریشانی ہی رہتی ہے کام کرنے والی نہ بچے اور۔ بس بدھن ہی ہوتا ہے۔"

یہ جواب واریا اگساندرووانا کو بہت ناگوار گزرا تھا لیکن اس کے کہ یہ نوجوان عورت بہت ہی بدصورت' بہت ہی پیاری اور لیکسدل تھی۔ لیکن اب یہ الفاظ انہیں بے ساختہ یاد آئے۔ ان کو اور بے رحمانہ الفاظ میں کچھ تو سچائی تھی۔

"ہاں اور پھر بھی" واریا اگساندرووانا نے ان چند دنوں کی اپنی پوری اندرونی زندگی پر نظر ڈالی۔ "حل' مشکل کشا' مسئلہ حل' بہترین سے بہتر یاری اور خاص طور سے بہتر بھی۔ بیٹی' تاتی نوجوان اور خوبصورت بیٹی' اس کی بھی شکل بری ہو گئی اور میں تو حسد کے دنوں میں بد شکل ہو جاتی ہوں میں جانتی ہوں۔ جانتا' سب ہو گیا' دودھ آخری لمحے تک دودھ پلایا' بے خواب راتیں' دھیا تک دھیا۔"

واریا اگساندرووانا نے سوتی اور ریشمی جھنڈیوں کے درد کو صرف یاد ہی کر کے کانپ اٹھیں اور انہیں نفرت اور بچے کے ساتھ جھگڑنا یاد آیا۔

"پھر بچوں کی بیماریاں' یہ ڈائی طرف' پھر تربیت' بدی کے رجحانات (انہیں' سب سے بڑی کی محاذ میں تھی) تعلیم' لاطینی زبان۔ یہ سب اس قدر ناقابل فہم اور مشکل تھا اور سب سے بڑا۔ انہیں بچوں کی موت۔ "اور پھر انہیں ان کے ماں کے دل کو ہمیشہ کے لئے داغ دار کر دینے والی خیالیے دو بچے بچوں کی موت کی یاد' جو ہوا' آتی ہو ممتاز میں مرکیا تھا پھر اس کی تدفین' اس پھوسے سے گداز ہاتھ کے سامنے سب کی بے بسی اور اس سفید پیشانی' اس پر بالوں کے گچھے گچھے اور اداسا کھلا ہوا حیرت زدہ سا ہونٹ دیکھ کر' جو انہوں نے ہاتھ کو تابوت پر صلیب' لے گداز دیکھنے سے بند کرنے سے پہلے دیکھا تھا' ان کو گلے گھونٹے کر دینے والا خوف ان کا کلیجے کو دبوچ آیا تھا۔

"اور یہ سب کس لئے؟ اس سب کا نتیجہ کیا نکلے گا؟ یہ ہیں کہ میں' جسے ایک منٹ فارغ نہیں' کبھی حالت تو کبھی دودھ پلانی' ہمیشہ بدمزاج' خراب تربیت میں بچوں کو اپنے سے چپکانے والی شوہر کے لئے ناپسندیدہ' اپنی زندگی کے دن کاٹ رہی ہوں اور بدنصیب' خراب تربیت یافتہ اور محتاج بچے بڑے ہو رہے ہیں۔ اور اب اگر گریشا لیوین اور کیٹی کے ہاں۔ کب جانتی تو مجھے نہیں پڑھ کہ ہم کیسے یہ اتفاق بسر کرتے ہیں اور کیٹی اتنے رکھ رکھاؤ والے ہیں کہ تقریباً کچھ محسوس ہی نہیں ہوتے اپنے تئیں یہ سلسلہ جاری تو نہیں رہ سکتا۔ ان کے اپنے بچے ہو جائیں گے تو ان کے لئے بھی وہ کرنا ہی ہوگا۔ اب بھی ان بارہ سو ایکڑ میں وہ تنہا یاد کریں گے مسوں نے اپنے لئے تنہا کچھ رکھا ہی نہیں؟ مطلب یہ کہ بچوں کو معاشرے میں راہ پانا ہیں اپنے آپ تو نہیں کر سکتی بلکہ بچے یہ ہے کہ وہ ماں کی مدد سے' اپنی نگہداشت کر کے ہوگا۔ ہاں' اگر سب سے زیادہ خوش قسمتی کی بات فرض کریں تو یہ ہوگی کہ آپ اور بچے۔ مرض' اور انہیں میں کسی۔ کسی شیطان پر

[illegible] گی۔ [illegible] مسکرا کر وہ [illegible] قرض نہیں ہوں گے۔ جس [illegible] ہے جس کی لکھے [illegible] وہ [illegible] ہے۔ اور [illegible] سب کی وجہ سے کتنی [illegible] مختصر۔ ساری زندگی [illegible] ہو گی [illegible] نہیں [illegible] ہو گی۔ کیا وہ اس [illegible] وہ ان عورتوں سے کتنا فاصلہ رکھ کر کے انہیں [illegible] ہو سکے گی لیکن اس سے انہیں متنفر ہی ہو جائے گا۔ ان لفظوں میں [illegible] کو [illegible] ہو گی۔

"کیا آپ کی [illegible] ہے بتائیں گی؟" داریا الکساندروونا نے [illegible] سے پوچھا کہ اپنے خوفناک خیالات کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا سکیں۔

"لوگ کہتے ہیں اس گاؤں سے ساٹھ میل دور ہے۔"

کئی گاؤں کی سڑک پر وہ ایک بیل گاڑی پر آگے پیچھے دونوں میں [illegible] خوش خوش باتیں کرتی ہوئی [illegible] عورتوں کی ایک [illegible] جا رہی تھی جن کے کندھوں پر اناج کے گٹھے بار بار [illegible] کے ساتھ [illegible] گرتے تھے۔ عورتیں بیل گاڑی کی ایک طرف کود کر [illegible] کے ساتھ ہنسی اور کھیل رہی تھیں۔ داریا الکساندروونا کی طرف [illegible] پھٹے پھٹے [illegible] وہ سب انہیں [illegible] خوش اور ان کو زندگی کی خوشی پر اکسانے والے معلوم ہوئے۔ "سب جیتے ہیں اور زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں" داریا الکساندروونا نے سوچا۔ عورتوں کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک نوجوان پر بھی کئی تھیں اور بیل گاڑی پھر سے گھاس کے گٹھوں کے بوجھ سے لد گئی۔ بیل کانوں پر سے خوشگوار اداسی [illegible] تھی۔ سورج [illegible] سے [illegible] رہا تھا۔ [illegible] کی [illegible] ہوں [illegible] کے [illegible] سے [illegible] ہو رہی ہے۔ اور اب میں [illegible] کے لئے [illegible] میں [illegible] ہوں۔ سب جیتے ہیں — یہ عورتیں بھی۔ [illegible] بھی [illegible] اور آقا بھی جن کے پاس میں جا رہی ہوں۔ بس نہیں [illegible] ایک میں۔"

"سورج لوگ سب آقا پر اعتماد کرتے ہیں۔ کس لئے؟ [illegible] میں [illegible] ہوں؟ کم سے کم میرے شوہر ہیں جن سے میں محبت کرتی ہوں۔ بچے تو نہیں [illegible] میں کہا جا سکتا تھی لیکن ان سے محبت کرتی ہوں اور [illegible] اپنے شوہر سے محبت نہیں کرتی تھیں۔ ان کا تصور کیا ہے؟ وہ [illegible] جا سکتے ہیں" وہ [illegible] کے [illegible] میں [illegible] ہے۔ ممکن ہے کہ میں نے بھی [illegible] کہا ہو۔ [illegible] اور آج تک میں نہیں جانتی کہ اس [illegible] کا [illegible] میں سب [illegible] ہیں یا سکتا تھی نہیں میں نے ان کی بات مان کر اچھا کیا یا نہیں۔ اس وقت مجھے شوہر کو [illegible] چاہئے تھا اور [illegible] کے [illegible] سے [illegible] کی شروع کرنی چاہئے تھی۔ میں بیچ سڑک میں [illegible] کر [illegible] تھی اور [illegible] ہو سکتی تھی۔ اور اب کیا واقعی حالت [illegible] ہے میں شوہر کا احترام [illegible] کرتی نہیں۔ مجھے ان کی [illegible] ہے" انہوں نے شوہر کے بارے میں سوچا "اور میں انہیں [illegible] کرتی ہوں۔ کیا یہ [illegible] ہے؟ اب تک تو میں کسی کو [illegible] سکتی تھی" [illegible] خوبصورتی [illegible] میں باقی تھی "داریا الکساندروونا سوچتی رہیں۔ ان کا [illegible] چاہا تھا کہ آئینے میں دیکھیں۔ ان کے [illegible] میں [illegible] آئینہ تھا اور وہ اسے [illegible] چاہتی تھیں۔ لیکن کوچ من اور [illegible] ہوئے [illegible] کی [illegible] کو [illegible] کہ کیا کہ انہوں نے محسوس کیا کہ اگر ان میں سے کسی نے حرکت کی یا [illegible] تو انہیں شرمندگی ہو گی۔ اور انہوں نے آئینہ نہیں نکالا۔

لیکن آئینے میں دیکھے بغیر بھی انہوں نے سوچا کہ اب ایسی بات نہیں ہوتی اور انہیں سرگئی ایوانووچ کا خیال آیا اور ان کے ساتھ خاص لطف [illegible] سے پیش آنے کی [illegible] جو [illegible] کا [illegible] ہوتا ہے [illegible] کا خیال آیا جو ان کے ساتھ ہی بچوں کی تیمارداری کرتے تھے جب بچوں کو [illegible] ہوا تھا اور ان کے عشق میں [illegible] تھے۔ اور ایک اور بالکل ہی نوجوان آدمی تھا جو جیسا کہ ان کے شوہر داں میں کہا کرتے تھے "یہ سمجھتا تھا کہ وہ ساری عمر میں سب سے خوبصورت ہیں" اور داریا الکساندروونا سب سے زیادہ پرجوش اور ناممکن معاشقوں کے تصور کرتے تھیں۔ "آنا نے سب سے اچھا کیا اور میں تو انہیں ہرگز برا نہ کہوں گی۔ وہ سکھی ہیں۔ ایک شخص کو سکھ دے رہی ہیں اور ایسی روحیں مسلی ہوئی نہیں ہیں جیسی میں ہوں اور [illegible] ہمیشہ کی طرح [illegible] میں تلخی اور [illegible] ہو گی اور سب کے ساتھ کھلے دل سے پیش آئی ہوں گی" داریا الکساندروونا نے سوچا اور اس کے ہونٹوں پر خوشی کی مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔ خاص طور سے اس لئے کہ آنا کے عشق کے بارے میں سوچتے ہوئے اس کے ساتھ ہی داریا الکساندروونا ساری خوبیاں رکھنے والے ایک خیالی شخص کے ساتھ اپنے عشق کا تصور کرنے لگی تھیں جسے ان سے محبت تھی۔ آنا کی طرح انہوں نے بھی شوہر سے ہر [illegible] کا اعتراف کر لیا تھا اور اس خبر پر اسی پریشان اور [illegible] کی حیرت اور پریشانی کا انداز [illegible] کر وہ مسکرانے لگی تھیں۔

اپنے خواب دیکھتے ہوئے وہ [illegible] سڑک سے ایک موڑ پر آ گئیں جہاں [illegible] جانے والے راستے کا [illegible]۔

17

کوچ من نے چار گھوڑوں کی ٹیم کو روک لیا اور [illegible] طرف کالے گیہوں کے کھیت کی طرف نظر اٹھائی جس میں گاڑی کے پاس کچھ کسان بیٹھے تھے۔ خلی نے کوچ بکس پر سے کودنا چاہا لیکن پھر اس نے پائدان پر [illegible] اور کسان کو بلانے کے لئے تواضع اور اپنے پاس آنے کا اشارہ کیا۔ پہلے میں تو ہو [illegible] رہی تھی لیکن جب ٹیم رک گئی تو وہ ابھی بھی [illegible] ہو گئی۔ [illegible] پہیے میں [illegible] گھوڑوں پر بیٹھ گئیں اور وہ کھیت میں انہیں اپنی اپنی [illegible] سے [illegible] لانے لگے۔ داریا الکساندروونا کو پہنچنے کی [illegible] خلی خلی کی آواز گاڑی کے پاس سے آ رہی تھی وہ [illegible] ایک [illegible] کوچ من کی طرف چلا۔

"اراتم بوجھا کے آنا" خلی نے [illegible] میں کسان سے پوچھ کر کہا جو سوکھی [illegible] پر ننگے پاؤں لیکھ پر [illegible] میرے [illegible] قدم رکھتا ہوا آ رہا تھا۔ "آ بھی چکا!"

کھچڑی بالوں والا بوڑھا کسان [illegible] سر پر [illegible] کی ہیٹ پہنے تھا اور جس کی [illegible] کا رنگ پسینے سے [illegible] تھا [illegible] کر کے کوچ من کے پاس آیا اور سنولائے ہاتھ سے [illegible] پائدان پر [illegible] کیا۔

"[illegible] ہمارے 'مالک' کے محل؟ گاؤں کے بال؟" اس نے دوہرایا۔ "اس جیسے ہی اس رستے کے کنارے بیٹھا [illegible] باتیں کو جائے۔ پھر سیدھے رستے رستے چلے جاؤ ایسے ہی پہنچ جاؤ گے۔ آپ لوگوں کو کس سے ملنا ہے؟ خود مالک سے؟"

"اور کیا وہ لوگ گھر پر ہیں بھلے آدمی؟" داریا الکساندروونا نے [illegible] انداز میں کہا کیونکہ اس کی سمجھ میں نہ آتا تھا کہ اس کسان سے آنا کے بارے میں کیسے پوچھیں۔

"ضرور ہوں گے گھر ہی پر" کسان نے ایک پاؤں سے دوسرے پاؤں پر جھک کر کھڑے ہوتے ہوئے اور دھول میں قدم اور پانچوں انگلیوں کے صاف نشان بناتے ہوئے کہا۔ "ضرور ہوں گے" اس نے دوہرایا صاف لگ رہا تھا کہ وہ باتیں کرنا چاہتا ہے۔ "کل تو اور بھی مہمان آئے تھے۔ مہمان [illegible] آئے ہیں۔ تمباکو لیا چاہئے؟" اس نے سڑک ایک نوجوان سے پوچھا جو گاڑی کے پاس سے چلا کر اس سے کچھ کہہ رہا تھا "ٹھیک!

تھا (اس پہلے تو سوار ہو کر کتنی سیٹیں دیکھے گئے تھے۔ اب وہ گھر پہنچ گئے ہوں گے۔ اور آپ کون ہیں؟"

"ہمدرد کے ہیں" اس نے کوچ بکس پر بیٹھے ہوئے کہا۔ "تمہیں ہم سے ڈر نہیں ہے؟"

"کچھ تو ڈر ہوں نہیں ہے۔ بس جیسی لگا گے۔" اس نے بگھی کے پائدان پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا ایک لمحہ ان صحت مند گھوڑوں کا معائنہ بھی کیا۔

"کیا میں مفصل کی کہانی کے سلسلے میں کام نہیں ہے کوئی؟"

"نہیں نہیں جاؤ بھلے آدمی۔"

"تو مطلب یہ کہ جب ہم میں کہ مزا آتا تو تم نہ کہا پہنچ گئے" حسان نے کہا۔ "پھر وہ ان دونوں کی باتوں کا مطلب کچھ کچھ سمجھ رہا تھا اور اس کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ ان کی باتیں سنتا رہے لیکن اس نے بگھی ہانکنے کا ارادہ کر لیا تھا۔

"پھر اس نے بگھی ہانکنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ وہ لوگ اس کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے تھے۔

"پھر جاؤ ارے یار جیرے" "پھر جاؤ" دونوں نے ایک ساتھ چلا کر کہا۔

کوچوان رک گیا۔

"ٹھہرو کہاں جا رہے ہیں وہ سب" اس نے پوچھا۔ "ایک تم نے بھیڑ کی بھیڑ چال آری ہے" اس نے جا سو روں کی طرف اشارہ کیا جو بگھی میں بیٹھے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کیا جو مزے سے آ رہے تھے

وہ بگھی اور اس کا مالک سوار وہ بگھی اور آگے آگے سوار تھے اور پر نس سوار اور سوار بگھی میں بیٹھے تھے سب لوگ ہنسنے اور تالیاں بجا کر تالیاں بجا کر دیکھنے لگے تھے وہ بھی بھی ہنسی

اب بگھی رہ گئی تو سوار چال چلتے ہوئے اس کی طرف بڑھے۔ آگے آگے آنا تھیں اور ان کے پیچھے وہ بگھی آنا کے اطمینان کی چال سے آ رہے تھے اور پھر سے دن کے انگشتانہ پر آ رہی تھیں سر کی بال کھلی ہوئی اور ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی ان کا مکمل صورت سوار اور اپنی بیسٹ میں سے نکلی ہوئی سیاہ بالوں کی لٹیں ان کے کندھے سے ہوئے اور سواری کے سیاہ لباس میں ان کی پتلی کمر اور بدن پر بڑے سلوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے انداز نے بگھی کو ان سے متاثر ہو گئیں۔

شام میں انہیں یہ بات ناشائستہ لگی کہ آنا یہ سواری کر رہی ہیں۔ واریا الکساندرووا کی سمجھ کے مطابق خواتین کے لئے زین سواری کا تصور تو ہو ان کے ملکے مزاج کی عشوہ و ادا کھانے والی عورت کے تصور سے وابستہ تھا۔ آنا کی صورت حال کے لئے مناسب نہیں تھا لیکن جب انہوں نے آنا کو قریب سے غور سے دیکھا انہوں نے بھی زین سواری سے اور اصالت سر خوشی کے باوجود آنا کے انداز میں بھی لباس میں بھی اور طرز نشست میں بھی اتنی سادگی آنا کہ انہوں اور وقار تھا کہ کوئی چیز غیر فطری ہو سکتی تھی۔

آنا نے اپنے سامنے سے گھوڑے پر اپنی موٹی موٹی آنکھیں سامنے کو پھیلائے اور صحیح طور پر اپنے اپنے اندام کی لے کھاتے ہوئے والی آنا نے بیٹھی ٹوپی پہنے واپنا وہ سفید بگھی چل رہا تھا اور واریا الکساندرووا سے بچاؤں کر اپنی پر مسرت مسکراہٹ کو چھپا رہے تھے کہ بگھی آ رہا تھا وہ بڑے ہوئے بیٹا بیسٹ گھوڑے پر سوار تھا جو بظاہر سرپٹ دوڑنے سے گرم ہو چکا تھا۔ وہ لگام کھینچ کر اسے روکے ہوئے تھا۔

اس کے پیچھے ایک ناٹا سا آدمی چابک سواروں کا لباس پہنے ہوئے تھا۔ سوار بگھی اور پر نس بند بگھی

بگھی میں بیٹھی میں ایک بڑا اور مضبوط مشکی گھوڑا جتا ہوا تھا سواروں کے پیچھے پیچھے آ رہے تھے

آنا نے جب پرانی بگھی کے کونے میں رکی ہوئی پھولی سی شخصیت کو پہچانا کہ یہ وہی ہیں تو ان کا چہرہ خوشی کی مسکراہٹ سے کھل اٹھا۔ وہ خوشی سے چیخ اٹھیں "زین پر چوکنا ہی چڑیں اور اپنے گھوڑے کو اسوں نے سرپٹ دوڑا بگھی کے پاس پہنچ کر وہ کسی کی مدد کے بغیر کود پڑیں اور سواری کے لباس کو سنبھالتی ہوئی وہ کی طرف لپکیں

"میں نے سوچا تو یہی تھا لیکن یہ سوچنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ کبھی خوش ہوئی تم میری خوشی کا تصور بھی نہیں کر سکتیں" انہوں نے وہ کی کے چہرے کو چوما کر پیار کرتے ہوئے اور کبھی ادا ہٹ کر انہیں مسکرا دیکھتے ہوئے کہا۔

"دیکھو! کبھی یہ ہوئی۔ خوشی" انہوں نے مڑ کر وہ بگھی کو دیکھتے ہوئے کہ جو گھوڑے سے اتر کر ان لوگوں کی طرف آ رہا تھا۔

وہ بگھی کوچوان سر جھکا کر وہ سے مخاطب کرتا ہوا ان کے پاس گیا۔

"آپ یقین نہیں کریں گی کہ ہم آپ کے آنے سے کتنے خوش ہیں" اس نے کہا اور اس طرح سے ان لفظوں کو ادا کیا کہ ان میں خاص معنی پیدا ہو گئے اور یوں مسکرایا کہ اس کے مضبوط سفید دانت دکھائی دے گئے

واپنا وہ بگھی نے گھوڑے سے اترے بغیر سہمان کو سلام کرنے کے لئے اپنی ٹوپی اتاری اور سر کے اوپر خوشی سے اس کے چھلے لہرائے۔

جب کھلی بگھی پاس پہنچی تو آنا نے وہ کی سوالیہ نظروں کے جواب میں کہا "یہ پرنس سوار ہیں۔"

"اچھا" واریا الکساندرووا نے کہا اور ان کے چہرے سے بیزاری طور پر ناخوشی ظاہر ہونے لگی۔

پرنس واریا ان کے شوہر کی پہلی تھیں اور وہ انہیں بہت دنوں سے جانتی تھیں اور ان کا بالکل احترام کرتی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ پرنس واریا نے اپنی ساری زندگی والدہ اور رشتہ داروں کے ہاں طفیلی کی طرح رہ کر بسر کی ہے لیکن اس بات سے کہ اب وہ وہ کی کے ہاں رہتی تھیں جو ان کے لئے بھی تھا وہ کی کو اپنے شوہر کے طفیل سے توہین کا احساس ہوا۔ آنا نے وہ کی کے چہرے کے تاثرات دیکھے اور گھبرا گئیں ان کا چہرہ سرخ ہو گیا سواری کے لباس کا دامن ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا اور وہ اس میں الجھ کر لڑکھڑا گئیں

کھلی بگھی آ کر رک گئی تھی۔ واریا الکساندرووا ان کے پاس گئیں اور سرد مہری سے انہوں نے پرنس واریا کو سلام کیا اور مزاج پرسی کی۔ سوار بگھی کو بھی وہ جانتی تھیں اس سے پوچھا کہ ان کے بچے اور خود ان بیوی کے کیا حال ہیں اور سرسری نظر میں اصل سے ہو ڈھوڑوں اور بگھی کے الگ سے جڑے ہوئے پائدانوں کو دیکھ کر خواتین کو تجویز کیا کہ وہ کھلی بگھی میں چلی جائیں۔

"اور میں اس گاڑی میں آ جاؤں" اس نے کہا۔ "گھوڑا ٹھیک ہے اور پرنس بہت ہی نرم چالاکی ہیں۔"

"نہیں" آپ لوگ جیسے تھے ویسے ہی رہئے" آنا نے پاس آ کر کہا۔ "ہم لوگ بگھی میں آتے ہیں" اور وہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر وہ اسے لے گئیں۔

واریا الکساندرووا کی آنکھیں اس خوش وضع سواری کو جیسی انہوں نے اب تک نہ دیکھی تھی ان خوبصورت گھوڑوں ان کے اور گردان خوش وضع اور سادہ چہروں کو دیکھ کر پھٹی کی پھٹی رہ گئیں لیکن سب

سے زیادہ حیرت انہیں اس تبدیلی پر ہوئی جو ان کی جانی پہچانی اور چہیتی آنا میں ہوئی تھی۔ اگر کوئی دوسری عورت ہوتی تو اتنی توجہ نہ ہوتی' آنا کو پہلے۔ جاتی ہوتی اور خاص طور سے جس کے ذہن میں پہلے خیالات سے آئے ہوتے وارینا الکساندروونا کے ذہن میں راستے میں آئے تھے تو اس کو آنا میں کوئی بھی خاص چیز نظر نہ آتی لیکن اب تو ذاتی اس دلفریب خوبصورتی کو دیکھ کر دنگ رہ گئیں جو عورتوں میں صرف محبت کے لمحوں میں ہوتی ہے اور جسے اب وہ آنا کے چہرے پر دیکھ رہی تھیں۔ ان کے چہرے کی ساری چنگاریاں' آنکھوں کے اور نتھنوں کے گڑھوں کا نمایاں پن' ہونٹوں کا اندار' مسکراہٹ جو گویا چہرے کے چاروں طرف اڑ رہی تھی' حرکات و سکنات کی تیزی' وہ وقار' آواز کی بھرپور کھنک' یہاں تک کہ وہ اندھیرا بھی جس سے انہوں نے ناراضگی اور شفقت کے ملے جلے لہجے میں وسط فضا کو مخاطب کیا تھا ان سے کیا پردہ داری کرنے کی اجازت مانگ رہا تھا کہ اسے رائیں یا ہاں سے سہارت دوڑنا سکھا دے۔ ساری چیزیں خاص طور سے کھل گئیں اور لگ رہا تھا کہ وہ اس بات کو جانتی اور اس پر خوش ہیں۔

جب دونوں عورتیں بھی میں بیٹھ گئیں تو اچانک دونوں پر ایک گھبراہٹ سی طاری ہو گئی۔ آنا تو ان پر توجہ اور سوالیہ نظروں سے گھورتی تھیں جس سے ذاتی انہیں دیکھ رہی تھیں اور ذاتی اس بات سے کہ گاڑی کے بارے میں سوداگر کی کے فقرے کے بعد انہیں غیر ارادی طور پر اس گھنٹی پر ابھی بھی سے شرم آنے لگی جس میں وہ آنا کے ساتھ بیٹھی تھیں۔ کوچوان لاپ اور عشق کو بھی یہی احساس ہوا۔ عشق اپنی گھبراہٹ کو چھپانے کے لئے طرح طرح کی سوار کرانے کی نظریں ادھر ادھر کرنے لگا لیکن لاپ کوچوان نے منہ پھلایا اور پہلے سے تیار ہو گیا کہ وہ اس ظاہری برتری سے کام لیں گے۔ وہ بھی بھی کے سفلی گھوڑے کو دیکھ کر کھڑکی اندر میں مسکرا دیں اور پھر انہیں میں اس نے لے لیا کہ یہ بھی بھی والا سفلی گھوڑا بھی سائنسی سیر سپاٹے کے لئے اچھا ہے لیکن ایک لمحہ میں چابک درست گری میں ہرگز نہیں چل سکتا۔

سارے سائیس گاڑی کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور کرید اور خوشی کے ساتھ مسافروں کے خیر مقدم کو دیکھ رہے تھے اور اپنے تبصرے بھی کرتے جا رہے تھے۔

"وہ بھی خوش ہیں بہت دنوں بعد ملے ہیں" گھونگھریالے بالوں والے بڈھے نے کہا جس نے سرخ پٹی چھال کی رسی باندھ رکھی تھی۔

"اب چاہے کر لیں اگر یہ سفلی بدھیا بان کے گھنٹہ دھونے کو مل جاتا تو بڑی تیزی سے کام ہو جاتا۔"

"ارے دیکھو تو یہ بوڑھی کس پیسے عورت ہے؟" ان میں سے ایک نے عورتوں والی زین پر وسط فضا کو سوار ہوتے دیکھ کر کہا۔

"نہیں' ہوا ہے۔ دیکھا نہیں کیسے مزے سے اچھل کر سوار ہوا ہے!"

"تو یار اب تو لگتا ہے سو جاتا ہو گا نہیں؟"

"ارے آج کیا سونا" بوڑھے نے مکھیوں سے سورج کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "دیکھ رہے ہو دوپہر ہو گئی' چلو اٹھاؤ' اٹھاؤ' چلو!"

18

آنا نے ذاتی کا ولولا پکا' گالوں سے پریشان چہرہ دیکھا جس کی آنکھوں میں دھول بھر گئی تھی اور وہ جو سوچ

رہی تھیں وہ کہنا چاہتی تھیں — یہ کہ ذاتی دیلی ہو گئی ہیں لیکن انہیں یاد آیا کہ وہ خود تو زیادہ خوبصورت ہو گئی ہیں اور ذاتی کی نظریں یہی کہہ رہی تھیں۔ انہوں نے ابھر کر سانس لی اور اپنے بارے میں بات کرنے لگیں

انہوں نے کہا "تم مجھے دیکھ رہی ہو اور سوچ رہی ہو کہ میں اپنی موجودہ حالت میں بھلی ہوں یا نہیں؟ تو اب کیا کہوں؟ اعتراف کرتے شرم آتی ہے لیکن میں۔ میں ناقابل معافی حد تک بھلی ہوں۔ میرے ساتھ کوئی جادوئی سی چیز ہو گئی ہے' جیسے خواب جب کھلتی ہوتا ہے تو ڈر دنا ہو جاتا ہے' ایسے ہی خوشی کے ساتھ اچانک آنکھ کھل جاتی ہے اور یہ احساس ہوتا ہے کہ اس سارے ڈراؤنی دنیا میں میری آنکھ کھل گئی میں نے بڑی خوفناک اور ایسی بے تحاشہ دلکشی دیکھی ہے کہ اب بستر کانوں سے 'خاص طور سے اب سے ہم یہاں ہیں اس قدر تھکی ہوئی ہیں۔" انہوں نے ذاتی کو شرمیلی سی سوالیہ مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہا

"میں کتنی خوش ہوں!" ذاتی نے مسکرا کر کہا لیکن ان کے لہجے میں اس سے زیادہ گہری بھی جتنی وہ چاہتی تھیں۔ "میں تمہاری حالت سے خوش ہوں۔ تم نے مجھے خط میں اس کی وجہ سے نہیں لکھا؟"

"کس وجہ سے؟ اس وجہ سے کہ میری ہمت نہیں پڑی۔ تم میری صورت حال کو سمجھ جاتی ہو"

"مجھے لکھنے کی ہمت نہیں پڑی؟ اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ میں نے۔ میں سمجھتی ہوں۔"

وارینا الکساندروونا اپنے "آج صبح کے خیالات کو بیان نہ چاہتی تھیں لیکن یوں وہ اس وقت انہیں بے محل معلوم ہوا۔

"بہرحال اس کے بارے میں بعد کو باتیں کریں گے۔ یہ ساری تفصیلات کیا ہیں؟" انہوں نے باقی موضوع بدلنے کی خواہش کے فخر سے پوچھا اور بائیں اور بڑی پھپھس کی طرف اشارہ کیا اور اپنا سر اس طرف جھکا دیا جہاں کی باڑھ کے پیچھے نظر آ رہی تھیں۔ "یہ بالکل چھوٹا سا شہر ہے۔"

لیکن آنا نے انہیں جواب نہیں دیا

"نہیں نہیں' تم میری صورت حال کے بارے میں کیا سمجھتی ہو' تم کیا سوچتی ہو' کہو؟" انہوں نے پوچھا

"میں سمجھتی ہوں کہ۔۔۔" وارینا الکساندروونا نے شروع کیا لیکن اسی وقت وہ وسط فضا کی پیٹھ پر دائیں باہوں کی ایڑ سے سرپٹ دوڑا کر اپنا چھوٹا جیٹ پہنے عورتوں والی رسم رین پر سے اچھلتا ہوا پاس سے گزرا۔

"چل دیا ہے" آنا نے اداس کاوالیہ ہنسی سے چیخ کر کہا۔

آنا نے اس کی طرف دیکھا۔ نہیں' وارینا الکساندروونا کو پھر لگا کہ بھی میں بھی بات شروع کرنا ٹھیک نہیں ہے اس لئے انہوں نے نظر اپنے خیالات پر جما لی۔

"میں کچھ نہیں سمجھتی" انہوں نے کہا "میں نے ہمیشہ تم سے محبت کی اور جب آدمی محبت کرتا ہے تو پورے انسان سے محبت کرتا ہے' جیسا وہ ہے' نہ کہ ویسا جیسا میں چاہتی ہوں کہ وہ ہو۔"

آنا نے دیکھا کہ انہیں اپنی دوست کے چہرے سے بتائیں اور انہیں بچی کرنے کی عادت تھی ہو ان میں ذاتی نے پہلے نہ دیکھی تھی' سوچنے لگیں۔ وہ ان لفظوں کے سبھی پورے طرح سمجھنا چاہتی تھیں۔ اور جلد ہی جس طرح چاہتی تھیں اس طرح سمجھ گئیں۔ انہوں نے ذاتی کی طرف دیکھا

"اگر تم نے کوئی گناہ کئے بھی ہیں" انہوں نے کہا "تو تمہارے آگے اور یہ الفاظ کہنے کے بعد میں صاف ہو جاتے۔"

اور ڈالی نے دیکھا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ انہوں نے اپنے کچھ کہے ہوئے کا خود ہی مذاق اڑایا

اور پھر چپ رہنے کے بعد انہوں نے پھر وہی سوال دہرایا "تو یہ عمارتیں کیا ہیں؟ کتنی بہت سی ہیں یہ؟"

"یہ نوکروں کے مکانات ہیں، گھوڑوں کا فارم ہے، اصطبل ہیں" آنانے جواب دیا۔ "اور یہاں سے پارک شروع ہوتا ہے۔ یہ سب کیسپری کی حالت میں بڑا خراب ہو گیا تھا لیکن ایکسیمی نے سب کو نئے سرے سے ٹھیک ٹھاک کیا۔ انہیں یہ تعلقہ بہت پسند ہے اور انہیں تعلقہ داری سے بڑی دلچسپی ہو گئی ہے۔ جس کی مجھے بالکل توقع نہیں تھی۔ مگر ان کی تو عطرت ہی اتنی لاابالی ہے کہ جو کچھ بھی کرتے ہیں وہ بہت ہی عمدگی سے کرتے ہیں۔ ۔ صرف یہ کہ انہیں اکتاہٹ نہیں ہوتی بلکہ وہ بڑے جوش کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ جیسے کہ میں انہیں جانتی ہوں وہ بڑے حساب رکھنے والے بہت ہی اچھے تعلقہ دار ہو گئے ہیں بلکہ تعلقہ داری کے معاملوں میں وہ کنجوس بھی ہیں لیکن صرف تعلقہ داری میں۔ جہاں دسیوں ہزار کا معاملہ ہوتا ہے وہاں وہ حساب نہیں کرتے" آنانے اپنی پر مسرت مبارک مسکراہٹ کے ساتھ کہا جس سے عورتیں اکثر اپنے محبوب شخص کی پوشیدہ خصوصیات کے بارے میں واقف ہو لیتی ہیں جسے صرف انہیں نے دریافت کیا ہے۔ "اس بڑی عمارت کو دیکھ رہی ہو؟ یہ ہاسپٹال ہے۔ میرے خیال میں اس کی لاگت کوئی ایک لاکھ ہو گی۔ آج کل یہ ان کا دادا (32) ہے اور پتہ ہے یہ شروع کیسے ہوا؟ کسانوں نے ان سے التجا کی کہ وہ انہیں سستے لگان پر اگا دے دیں۔ انہوں نے انکار کر دیا اور میں نے انہیں ملامت کی کہ یہ کنجوسی ہے۔ ظاہر ہے کہ صرف اتنی بات پر نہیں لیکن اور باتوں کے ساتھ مل جل کر اس بات نے بھی انہوں نے یہ ہاسپٹال بنوانا شروع کر دیا تاکہ تم سمجھتی ہو نا، دکھا دیں کہ وہ کنجوس ہرگز نہیں ہیں۔ چاہو تو کہہ لو کہ پیسے تو ان پاس تھے نہیں (33) لیکن اس کے لئے میں ان سے اور زیادہ محبت کرتی ہوں اور تم بھی تم دیکھو گی۔ یہ ان کے ارادے کے دعووں کا ہے اور انہوں نے باہر سے اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔"

"کتنا اچھا ہے!" ان نے بھکے گہرے ہرے رنگ کے پرانے پیڑوں کے بیچ میں مستطیل دار طویل مکان کو دیکھ کر بے ساختہ حیرت کے ساتھ کہا۔

"بیچ بیچ اچھا ہے؟" اور گھر کے اندر اوپر کی منزل سے نظارہ بہت اچھا ہے۔"

وہ لوگ بڑی بگھی کے پاس سے بچے ہوئے گھاس میں داخل ہوئے جس میں دو مزدور ایک اچھی طرح گوڈی ہوئی کیاری سے گھاس پھونس اور پتھروں کی صفائی کر رہے تھے۔ بگھی پر نظر پڑتے ہی وہ رک گئے۔

"اچھا یہ لوگ پہلے ہی پہنچ گئے!" آنانے دین سواری کے گھوڑوں کو دیکھتے ہوئے کہا جو اسی وقت سائیس لے جا رہا تھا۔ "بیچ بیچ یہ گھوڑا اچھا ہے نا؟ یہ بادامی مجھے سب سے زیادہ پسند ہے۔ اے اوہو لاد اور ورا شکر کی دلی یہ ڈوئٹ کہاں ہیں؟" انہوں نے دور سے آتے ہوئے دو دردی پوش مہ شکاروں سے پوچھا۔ "آہا وہ بھی گئے" انہوں نے استقبال کے لئے بڑھتے ہوئے ورونسکی اور سے دشکی کو دیکھ کر کہا۔

"آپ پر مس کو کہاں لے جا رہی ہیں؟" ورونسکی نے آنا سے مخاطب ہو کر فرانسیسی میں کہا اور جواب کا انتظار کئے بغیر ایک بار پھر اس نے وارد الکساندروونا کو سلام کیا اور اب کی بار ان کے ہاتھ کو بوسہ بھی دیا "میرے خیال میں بڑے بھائی وار کمرے میں؟"

"ارے نہیں، وہ تو دور سے آنکھ لڑانے میں مصروف ہو گا ہم ایک دو مرحلے سے زیادہ طے نہ کریں گے۔ تو پھر ہم لوگ" آنانے شکر کی ہوئی، انہیں ڈاکٹری کی تھی "اپنے پسندیدہ گھوڑے کو دیتے ہوئے کہا۔

"اے ہو نہ طے وہ تو ہو" (34) انہوں نے وہ مسلہ فکی سے کہا جو ورونسکی کے ساتھ ہی سائیس میں آیا تھا۔

"پانچوں ورسٹ اے تو پھر لے چلیں" (35) اس نے مسکراتے ہوئے اپنی واسکٹ کی جیب میں انگلیاں ڈال کر جواب دیا۔

"اے وہ دیتے تو تاخ" (36) آنانے رومال سے ہاتھ پونچھتے ہوئے کہا جسے گھوڑے نے شکر کھاتے میں بات لیا تھا۔ پھر وہ ڈالی سے مخاطب ہو گئیں "تم رہا وہ دونوں کے لئے آئی ہو نا؟ صرف ایک دن کے لئے؟ یہ تو ناممکن ہے!"

"میں نے یہی وعدہ کیا اور بچے۔" ڈالی نے کہا اور گھبراہٹ محسوس کی اس بات سے بھی کہ انہیں بچوں میں سے اپنا بچہ یاد آیا تھا اور اس سے بھی کہ وہ جانتی تھیں کہ ان کا پہلو ہوں سے بالکل خالی ہو گا۔

"نہیں ڈالی میری جان۔ نہیں بھیجیں گے۔ چلو چلتے ہیں!" اور آنا ڈالی کی جان سے کرنے میں لگ گئیں یہ وہ شاندار کمرا نہیں تھا جو ورونسکی نے تجویز کیا تھا بلکہ ایسا کمرا جس کے لئے آنانے کہا تھا کہ ڈالی انہیں معاف کر دیں گی۔ اور یہ کمرا جس کے لئے معاف کرنا ضروری تھا، آرام کی چیزوں سے بھرا ہوا تھا، ایسے کمرے میں ڈالی کبھی نہیں رہی تھیں۔ اسے دیکھ کر ان کی محاسبہ کے معترض ہونے والی انہیں آ گئی تھا

"میں کتنی خوش نصیب ہوں میری جان" آنانے اور اپنے دین سواری کے پاس میں ڈالی کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔ "مجھے اپنے لوگوں کے بارے میں بتاؤ۔ استیپا ڈالی میں نے بس ایک ہی مطلب یعنی اور وہ جیسے بھی بچوں کے بارے میں زیادہ نہیں بتا سکتے۔ میری نیتیل بابا کیسی ہے؟ میرے خیال میں اب تو بہت بڑی ہو گئی ہو گی؟"

"ہاں بہت بڑی ہو گئی" ڈاریا الکساندروونا نے مختصراً جواب دیا انہیں خود بھی حیرت ہوئی کہ وہ اپنے بچوں کے بارے میں اتنی سرد مہری سے جواب دے رہی ہے "ہم لوگ لیوین بھائی کے ہاں بڑے مزے میں رہ رہے ہیں"

"اب اگر مجھے معلوم ہوتا" آنانے کہا "کہ تم مجھے حقارت کی نظر سے نہیں دیکھتیں... تو تم سب لوگ ہمارے ہاں آ سکتے تھے۔ استیپا کیسی کے پرانے اور گہرے دوست ہیں" انہوں نے کہا اور اچانک ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"ہاں مگر ہم لوگ سنتے آرام سے ہیں..." ڈالی نے گڑبڑا کر جواب دیا۔

"ہاں اور بہرحال یہ تو میں خوشی کے بارے میں خوشی کی باتیں کر رہی ہوں صرف ایک بات ہے جو میری جان کہ تمہارے آنے سے میں بے انتہا خوش ہوں" آنانے انہیں پھر پیار کرتے ہوئے کہا "تم نے ابھی تک مجھے نہیں بتایا کہ تم میرے بارے میں کیا اور کیسے سوچتی ہو اور میں سب کچھ جاننا چاہتی ہوں۔ تاکہ مجھے بہت خوشی ہو کہ تم مجھ کو کیسی ہی دیکھتی ہو جیسی میں ہوں۔ میرے لئے سب سے خاص بات یہ ہے کہ میں نہیں چاہتی کہ لوگ سوچیں کہ میں کچھ غایت کرنا چاہتی ہوں، کسی کے ساتھ برائی نہیں کرنا چاہتی سوائے اپنے اس کا تو مجھے حق ہے، ہے نا؟ بہرحال یہ نئی بات ہے اور ہم ابھی ساری چیزوں کے بارے میں اچھی طرح باتیں کریں گے۔ اب میں کپڑے بدلنے جاتی ہوں اور تمہارے لئے خادمہ کو بھیجتی ہوں۔"

19

واریا الگزینڈر روڈا جب اکیلی رہ گئیں تو انہوں نے خانہ دار خاتون کی آنکھوں سے اپنے کمرے کا جائزہ لیا۔ مکان کے پاس آکر اس میں سے گزرتے ہوئے اور اب اپنے کمرے میں جو کچھ بھی انہوں نے دیکھا اس سب نے ان میں دولت اور فراوانی کا اور اس نئی پورٹی شان و شوکت کا وہ تاثر پیدا کیا جس کے بارے میں انہوں نے اگلی بار کی ناولوں میں پڑھا تھا لیکن ابھی تک روس میں اور وہ بھی دیہات میں کبھی دیکھا نہ تھا۔ سب کچھ یا تھا نے فرانسیسی، یواری خاندان سے لے کر قالین تک جو پورے کمرے میں دیوار سے دیوار تک بچھا تھا۔ سنہری کمانی دار ہیٹرس کا تھا جس میں سرما۔ خاص قسم کا بنا ہوا تھا اور چھوٹے چھوٹے تکیوں پر ریشمی غلاف چڑھے تھے۔ سنگ مرمر کی پیچلی، سنگار میز، گدے دار بڑی کرسی، ٹیبرس، آتش دان پر کانسے کی گھڑی، کھڑکیوں اور دروازوں کے پردے۔۔۔ یہ سب چیزیں قیمتی اور نئی تھیں۔

جو پیچلی خادمہ اپنی خدمات پیش کرنے آئی اس کے بالوں کا سٹائل اور لباس اس سے زیادہ فیشن ایبل تھے اور پورے کمرے کی طرح وہ بھی نئی اور قیمتی تھی۔ واریا الگزینڈر روڈا کو اس کا یہ اخلاق اندازہ اس کی سلیقہ مندی اور خدمت بجالانے پر آمادگی تو اچھی لگی لیکن اس کی موجودگی میں وہ اتنا پن محسوس کرتی تھیں، اس کے سامنے اپنے اوپر شرمندگی کا احساس ہوتا تھا۔ اور یہ بھی کسی بڑی کہ غلطی سے ان کے سامنے میں پیچ دار گاؤن رکھ دیا گیا تھا۔ اس کو انہیں پیچ دار اور کوئی ہوئی جگہوں کی وجہ سے شرمندگی ہو رہی تھی جس پر اپنے گھر میں وہ اتنا فخر کرتی تھیں۔ مگر میں تو سب جانتے تھے کہ یہ گاؤن کے لئے چوہیں ارشین میں سکھ جانے ہیں بیسیوں کو پیک ارشین کے حساب سے ملتے ہیں کہ یہ کہ پندرہ روبل سے زیادہ ہو جاتے اس کے علاوہ گوٹ اور حاشیے اور سلائی اور پندرہ روبل زیادہ اچھے مصرف میں لگتے تھے لیکن خادمہ کے سامنے اگر شرم نہیں تو اتنا پن تو محسوس ہو تا ہی تھا۔

جب کمرے میں اوٹکار داخل ہوئی، واریا الگزینڈر روڈا بہت پہلے سے حاضر تھیں تو ان کا جی چاہا کہ اس پیچلی خادمہ کو فوراً نکال دے طلب کیا تھا اور اسے بھیج کر اوٹکار یا الگزینڈر روڈا کے پاس رک گئی۔

اوٹکا بظاہر واریا الگزینڈر روڈا کے آنے سے بڑی خوش تھی اور مسلسل باتیں کئے جا رہی تھی۔ اوٹکا نے یہ دیکھا کہ اوٹکا بہت ہی چاہتا ہے کہ نکال کی صورت حال کے سلسلے میں اپنی رائے ظاہر کرے خاص طور سے آنا رکارلووچ کے ساتھ اوٹکا کی محبت اور دلی لگاؤ کے سلسلے میں۔ لیکن جیسے ہی اس نے اس کے بارے میں بات کرنی شروع کی وہ پیچلی ہی نے کوشش کر کے اسے روک دیا۔

"میں تو آنا رکارلووچ کے ساتھ بڑی ہوئی ہوں اور وہ مجھے سب سے زیادہ عزیز ہیں اور ہم کون ہوتے ہیں فیصلہ کرنے والے۔ اور لگتا ہے کہ اس طرح محبت کرنا۔۔۔"

"تو سہولیاں کر کے اسے دھوکے کے لئے دے دو" اگر ممکن ہو تو" واریا الگزینڈر روڈا نے اس کی بات کاٹ دی

"جی اچھا۔ ہمارے ہاں مہمانی خانے میں دو کمرے خاص طور سے رکھے گئے ہیں اور چار میں غلاف وغیرہ تکیوں سے رہتے ہیں۔ کاؤنٹ خود ہی ہر چیز پر نظر رکھتے ہیں۔ کیسے اچھے شوہر ہیں وہ۔۔۔"

جب اوٹکا کے پاس آنا آگئیں تو انہیں بڑی خوشی ہوئی اس لئے کہ ان کے آنے سے اوٹکا کی باتوں میں

بند ہو گئیں۔

آنا نے طفل کا بہت ہی سادہ سا لباس پہنا تھا۔ اوٹکا نے اس سادہ لباس کو غور سے دیکھا۔ وہ جانتی تھیں کہ اس سادگی کے کیا معنی ہیں اور یہ بھی رقم خرچ کر کے حاصل کی جاتی ہے

"یہ تو پوری واقف کار ہے" آنا نے اوٹکا کے بارے میں کہا۔

آنا کو اب کوئی گھبراہٹ نہ تھی وہ بالکل آزاد اور پرسکون تھیں اوٹکا کو دیکھ کر اب وہ اس بات سے پوری طرح سنبھل چکی ہیں جو ان کے آنے سے آنا پر ہوا تھا اور انہوں نے ایک سنجیدہ سا پیارا لہجہ اختیار کر لیا تھا جس سے انہوں نے گھر اس شیشے کے دروازے بند کر دیئے تھے جس میں ان کے [illegible] دیکھا تھا۔

"اور آنا تمہاری لڑکی کیسی ہے؟" اوٹکا نے پوچھا۔

"اوٹکا! وہ اپنی بیٹی آنا کو اسی نام سے پکارتی تھیں) تندرست ہے خوب صورت ہوتی جا رہی ہے۔ تم دیکھنا چاہتی ہو اسے؟ چلو میں تمہیں دکھاؤں اس کو۔ یہ تصویر بیٹا ہیں ہو میں" انہوں نے [illegible] اور طغیانی کے سلسلے میں۔ ہمارے ساتھ ایک اطالوی آیا تھا تھی۔ بچی تھی گھر ہی تو ہے، ہم تو اسے واپس بھیج دینا چاہتے تھے لیکن لڑکی اس سے اتنی مانوس ہو گئی تھی کہ ابھی تک اسے لئے ہوئے ہیں"

"لیکن تم لوگوں نے اس کا بندوبست کیسے کیا کہ؟" اوٹکا نے اس بات کے سوال کرنا شروع کیا تھا کہ لڑکی کا خاندانی نام کیا ہو گا لیکن انہوں نے اچانک اپنی پیشانی پر بل پڑتے محسوس کر سوال کا رخ موڑ دیا "تو پھر کیا بندوبست کیا؟ اس کا دودھ چھڑایا؟"

لیکن آنا سمجھ گئیں۔

"تم یہ نہیں پوچھنا چاہتی تھیں نا؟ تم یہ پوچھنا چاہتی تھیں کہ اس کا خاندانی نام کیا ہو گا؟ پیلی ہے؟" اوٹکا تھیں کو اس سے بڑی انسیت ہے۔ لڑکی کا کوئی خاندانی نام نہیں ہے یعنی وہ ولد [illegible] ہے" اور انہوں نے اپنی آنکھیں یوں بھینچ لیں کہ صرف لمبی ہوئی پلکیں دکھائی دے رہی تھیں۔ اوٹکا نے [illegible] حال اس کے بارے میں ہم ساری باتیں بعد کو کریں گے۔ چلو میرے ساتھ میں تمہیں دکھاؤں اس کو۔ اپنی ہے [illegible] تھیں۔ (37) اب وہ گفتگو چلتے چلتے گئی ہے۔"

پورے گھر میں میز و آرام کے سامان کو دیکھ کر واریا الگزینڈر روڈا حیران تھیں لیکن پچھلے حصے کی شان و شوکت کو دیکھ کر تو وہ دنگ رہ گئیں۔ یہاں چھوٹی سی گاڑیاں تھیں جو [illegible] سے تھیں، چلنا سکھانے کے لئے طرح طرح کی چیزیں تھیں اور بچے کی ہر قسم کا ایک خاص طرح کا [illegible] صوفہ تھا جو بچی کے گھٹنوں چلنے کے لئے تھا اور گھوڑے سے اور سلائے سے خاص [illegible] انگلستانی مضبوط اور عمدہ قسم کا اور صاف ظاہر ہوتا تھا کہ یہ تھی یہاں تھا [illegible]

جب وہ لوگ داخل ہوئے تو آنا صرف قمیص پہنے ہوئے پاس چھوٹی سی آرام کرسی پر بیٹھی تھی اور بھی پی رہی تھی جس سے اس نے اپنا سارا [illegible] کر لیا تھا۔ پی وہ [illegible] خادمہ کھڑی تھی اور بالکل اس کے ساتھ خود بھی کھڑی تھی۔ وہ پی ہی کے [illegible] تھی۔ واریا الگزینڈر روڈا [illegible] تھی۔ وہ [illegible] کرنے میں تھیں اور وہاں سے [illegible] [illegible] رہی تھی۔ وہ دونوں بس فرانسیسی ہی میں ایک دوسرے سے بات [illegible] تھیں

آنا کی آواز سن کر ایک باوقار قامت انگریز کھلائی، جس کی صورت ناخوشگوار تھی اور چہرے پر غیر دوستانہ داری کا تاثر تھا، جلدی سے ہلکے سنہرے بالوں کے گچھے کو جھٹکتی ہوئی اندر آئی اور آتے ہی اپنی صفائی دینے لگی حالانکہ آنا نے اس کو کسی چیز کے لئے کچھ بھی نہ کہا تھا۔ آنا کے ہر لفظ پر انگریز کھلائی جلدی سے کہتی "یس می لیڈی۔" (38)

کالی بھوں، کالے بالوں اور کالی کالی گانوں والی لڑکی نے جس کے منہ پر سرخ چھینٹیں سارے میں رو گئے کھڑے رہنے تھے، نئی صورت کو بڑے تند انداز میں دیکھا لیکن اس کے باوجود وہ داریا الکسانڈرووناکو بہت پسند آئی بلکہ انہیں اس کی صحت مند صورت شکل پر رشک بھی آیا اور پھر جس طرح یہ لڑکی گھٹنوں بیٹھتی تھی وہ بھی انہیں پسند آیا۔ ان کے بچوں میں ایک بھی اس طرح گھٹنوں نہ چلا تھا۔ اس لڑکی کو جب قالین پر بٹھا دیا گیا اور پیچھے سے اس کی قمیص کا دامن اڈس دیا گیا تو وہ بہت ہی پیاری لگنے لگی۔ وہ کسی پالتو بلے یا جانور کی طرح اپنی بڑی بڑی چمکتی ہوئی آنکھوں سے دیکھ کر اور بظاہر اس بات سے خوش ہو کر مسکرا دی کہ اس کو لوگ تعریفی نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔ اپنی ٹانگوں کو پھیلا میں کر کے ہاتھوں پر پوری قوت سے زور دے کر جلدی سے اس نے اپنے پچھلے دھڑ کو آگے بڑھایا اور پھر ہاتھوں کو سامنے ٹیک کر آگے بڑھنے لگی۔

لیکن پچی کے کمرے کی عام فضا اور خاص طور سے انگریز کھلائی داریا الکسانڈرووناکو بالکل اچھی نہیں لگی۔ یہ بات کہ آنا، جو لوگوں کو اتنی اچھی طرح جانتی ہیں، کھلائی پچی کے لئے کیسے اتنی روکھی اور بے مروت اور گھٹیا انگریز رکھ سکتی ہیں، داریا الکسانڈرووناکے اپنے آپ کو اس طرح سمجھانی کہ اس طرح کے ناجائز چاندان میں جیسا کہ آنا کا ہے، اچھی کھلائی آ ہی نہ سکے گی۔ اس کے علاوہ چند ذاتی لمحوں سے، داریا الکسانڈرووناکو یہ بھی سمجھ گئیں کہ آنا، آنا، کھلائی اور پچی جیسے ایک ساتھ رہتے ہی نہ تھے اور یہ کہ ہاں کا یہاں آنا کوئی غیر معمولی بات تھی۔ آنا پچی کو کوئی کھلونا دینا چاہتی تھیں اور وہ اسے اٹھا چھوڑ نہ پائیں۔

سب سے زیادہ تعجب کی بات تو یہ تھی کہ اس سوال پر کہ پچی کے کتنے دانت ہیں، آنا نے غلطی کی اور پچھلے دو دانتوں کے بارے میں انہیں خود کچھ پتہ نہ تھا۔

"مجھے کبھی کبھی بڑی کوفت ہوتی ہے کہ میں یہاں بالکل فضول ہوں" آنا نے پچی کے کمرے سے نکلتے اور دروازے کے پاس رکھے کھلونوں سے بچ کر نکلنے کے لئے اپنے لباس کا دامن اٹھاتے ہوئے کہا۔ "پطرس والے کے ساتھ ایسا نہ تھا۔"

"میں سوچتی تھی کہ اس کے بارے میں ہو گا" داریا الکسانڈرووناکے دبی زبان سے کہا۔

"ارے نہیں! تم کو پتہ ہے کہ میں اس سے کل تھی۔ سر چڑھا سے آنا نے کہا اور اس طرح بھویں سکیڑیں جیسے درد کہیں بھی ہو رہی ہو۔ "بہرحال اس کے بارے میں بعد کو باتیں کریں گے۔ تم یقین نہیں کرو گی کہ میں اس بھوکے کی طرح ہوں جسے اچانک پورا کھانا دے دیا گیا ہو اور اس کی سمجھ میں نہ آ رہا ہے کہ کس چیز سے شروع کرے۔ پورا کھانا۔ یہ تم ہو اور میرے سامنے تم سے کرنے کو باتیں ہیں ہو میں کسی سے۔ کر سکتی تھی اور میری سمجھ میں نہیں آتا کہ کہاں سے شروع کروں۔ سے ڈے نے وہ میرے گراس دے دیں۔ (39) میرے لئے ضروری ہے کہ سب کچھ کہہ دوں۔ ہاں تمہیں اس معاشرے کے بارے میں مختصراً بتا دینا چاہئے جو تمہیں ہمارے ہاں ملے گا۔" انہوں نے شروع کیا۔ "خواتین سے شروع کرتی ہوں۔ پرنس داروا، تم انہیں جانتی ہو اور میں ان کے بارے میں تمہاری اور اسٹیوا کی رائے بھی جانتی ہوں۔ اسٹیوا کہتے ہیں کہ ان کی زندگی کا سارا مقصد یہ ہے کہ بچی کا تریا پاڈووناپر اپنی برتری ثابت کر دیں۔ یہ بالکل سچ ہے لیکن وہ نیک ہیں اور میں ان کی بہت شکر گزار ہوں۔ بیڈن برگ میں ایک وقت ایسا تھا جب میرے لئے اس شناسائی (40) ضروری تھا۔ اسی وقت وہ آ گئیں۔ لیکن وہ سچ مچ نیک ہیں۔ انہوں نے میری صورت حال کو میرے لئے بہت کچھ آسان بنا دیا ہے۔ میں دیکھتی ہوں کہ تم میری صورت حال کی ساری مشکلوں کو نہیں سمجھتیں۔ وہاں بیڈن برگ میں۔" انہوں نے اضافہ کیا۔ "یہاں تو میں بالکل سکون سے اور بہت خوش ہوں۔ تم اس کے بارے میں بعد کو سب کو کتنا ضروری ہے۔ پھر سوئٹ کی ہیں۔ وہ طبع کے طبقہ امرا کے ماڈل ہیں اور بہت ہی تیز دار قوی ہیں لیکن (قمیص) قمیص سے کچھ کام ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ قمیص کی بھلی جائیداد ہے اس کی وجہ سے اب جب بہت بات میں بس گئے ہیں تو وہ بہت اثر انداز رہتے ہیں۔ پھر بھی ہیں۔ تم نے انہیں دیکھا ہے، وہ قمیشی کے معاملوں میں ہے۔ اب انہیں چھوڑ دیا گیا ہے تو وہ دار سے پاس آ گئے ہیں۔ وہ جیسے کہ اکسیسی کہتے ہیں، ان لوگوں میں ہیں جنہیں اگر دیوانہ نہ جانا چاہیے تو خود کو، لانا چاہتے ہیں، بڑے خوشگوار ہوتے ہیں۔ اے ہاں کو ہم ایل فو (41) صاحب کہ پرنس داروا دار آتی ہیں۔ بھلا سلسلگی ہے۔ اے تو تم جانتی ہی ہو۔ بہت ہی پیارا لڑکا ہے۔" انہوں نے کہا اور ان کے ہونٹوں پر شرارت آمیز مسکراہٹ سے مل پڑ گئے۔ "یہ لیوین کے بارے میں کیا دلچسپ قصہ ہے؟ وہ سلسلگی سے اکسیسی کو لانا تو نہیں ہمیں اس کی بات کا یقین نہیں ایل اچھا تو ہے تو ہستیل اے جیف" (42) انہوں نے پھر اسی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "مردوں کو نفرتیج چاہئے اور اکسیسی کو محفل چاہئے۔ اس لئے مجھے یہ سارا معاشرہ بہت عزیز ہے۔ ضروری ہے کہ ہمارے ہاں بیاہے ہیں اور اسی قومی ماحول رہے تاکہ اکسیسی کو کسی کی چوری نہ ہو۔ پھر ہاں ہے وہ حسن ہے بہت اچھا آدمی ہے اور اپنا کام جانتا ہے۔ اکسیسی اس کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ ہاں کرنے والوں کی ہے وہ بالکل ہی تکبر پرست تو نہیں ہے لیکن یوں سمجھو کہ چھری سے کھاتا ہے۔ مگر اس سے بہت اچھا ہے۔ ہاں سیر قمیراد ہے۔ ایں مقتضیت کرخ۔" (43)

20

"اور یہ رہیں داریا الکسانڈرووناکے ساتھ پچی کے بڑے سے کمرے سے نکلتے ہوئے کہا۔ وہاں سامنے میں پرنس داروا، انہی کشیدہ کاری کا بھرم سنبھالے ہوئے کاؤنٹ اکسیسی کیریلوچ کی آرام کرسی کے لئے طلاق کا ذکر کر رہی تھیں۔ "یہ تو کہتی ہیں کہ سامنے سے پہلے انہیں کچھ بھی نہیں چاہئے لیکن آپ ان کے لئے ناشتہ لانے کا حکم دیجئے اور میں جا کر اکسیسی کو ذرا جھنجھوڑتی ہوں اور ان بھوں کو لے کر آتی ہوں۔"

پرنس داروا اشفقت کے ساتھ اور دور اسرار سناٹے اندار میں ڈالی سے ملیں اور وہ ای انہیں کھانے تقیں کہ وہ آنا کے ساتھ اس لئے رہنے تقیں کہ انہیں وہ ہمیشہ اپنی سن کاتر یا پاڈووناسے دبا دبا کر کرتی تھیں جنہوں نے آنا کی پرورش کی تھی اور اب جب سب نے آنا کو ٹھکرا دیا ہے تو وہ اس مجبوری لیکن سب سے مشکل زمانے میں اس کی مدد کر کے اپنا فرض سمجھتی ہیں۔

"شوہر اس کو طلاق دے دے تو میں پھر اپنی محفل میں چلی جاؤں گی لیکن بھی تو میں کار آمد ہو سکتی ہوں اور اپنا فرض پورا کر دی ہوں جا ہے میرے لئے یہ کتنا ہی مشکل کیوں۔ ہو میں تو دوسروں جیسی نہیں ہو سکتی

اور ہم کتنی پیاری ہو' ہم نے کتنا اچھا کیا ہو آگئیں ایسے دونوں تو بہترین سہیلوں کی طرح رہتے ہیں ان کا بھلا خدا کرے گا' ہم نہیں۔ اور واقعی کیا ہیرو روشنی اور ادا سیوا۔ اور طور لیکسہ روف' اور موتوڈا کے ساتھ واسیلیسہ' اور لیزا' یہ تو وہ۔ کیا کسی سے کچھ کہا؟ لیکن آخر میں یہی ہوا کہ سب ان کے ہاں جانے اور اپنے ہاں بلانے لگے اور پھر جینے لگیں' تیریا ہی ڈولی' سی کوم ایلی لوتو تامے آلا لگیے' اوگ سی ری ڈولی لے لیا تھیں' یہ کھا سات اے بی ڈی سے سیپار۔ (44) کھانے سے پہلے تک ہو جس کا بی چاہتا ہے وہ کرتا۔ کھانا سات بجے ہوتا ہے استیو اے بہت اچھا کیا ہو تھیں صبح و اسے ان لوگوں سے میل ملاقات رکھنی چاہیئے پتہ ہے تھیں وہ اپنی ماں اور بھائی سے رہے سب کچھ کروا سکتے ہیں اور پھر وہ بڑی نیکی کرتے ہیں۔ انہوں نے تم کو اپنے ہسپتال کے بارے میں کیں بتایا؟ سی میرا اور میرا مل (45) سب کچھ پیرس سے منگوایا ہے۔"

ان کی باتوں کا سلسلہ کھانا کے آنے سے ٹوٹ گیا عورتوں نے مردوں کی ہوئی کو جلدی جلدی ہٹا کر کھانا لگا دیا اور سب کو لے کر بیٹھنے پر آگئی تھیں کھانے کے وقت میں تو ابھی دیر تھی' موسم بہت اچھا تھا اس لیے اس باغ دکھلوں کو گزارنے کے لیے مختلف طریقے تجویز کیے گئے۔ وہ وہ جو سکیے میں وقت گزارنے کے لیے طریقے بہت تھے اور وہ سب ایسے نہیں تھے جیسے پکنک قسم کے میں استعمال کیے جاتے تھے

"اوس پا تھی ری ان تیس" (46) ہو سلہ شکی نے اپنی خوبصورت مسکراہٹ کے ساتھ تجویز پیش کی۔ "ہم اور آپ آنا اور کاسلیا کو پھر ساتھ کھیلیں گے۔"

"نہیں گرمی بہت ہے۔ بہتر ہے کہ باغ میں گھومیں اور کشتی میں سیر کریں' داریا الکساندروونا کو دریا کا کنارہ بھی دکھلا دیں گے" دروشکی نے تجویز کیا۔

"میں ہر چیز کے لئے راضی ہوں" سویا ڈ شکی نے کہا۔

آنا نے کہا "میرے خیال میں ماں کے لئے سب سے خوشگوار ہو گا گھومنا' چائے پینا اور پھر کشتی کی سیر۔"

اسی طرح طے ہو گیا۔ ہو سلہ شکی اور دروشکی کھانے پر بیٹھ گئے اور انہوں نے وعدہ کیا کہ وہاں وہ انتظار کریں گے اور انتظار کریں گے۔

دروشکی ہو ڑی بنا کر' آنا اور سویا ڈ شکی' ڈالی اور دروشکی روش پر چلے ڈالی اپنے جس بالکل ہی نئے ماحول میں پہنچ گئی تھیں اس میں وہ وار گہرائی گھبراہٹ ہی اور فکرمندی تھیں سونے سونے طور پر اصول کی حیثیت سے وہ آنا کے اقدام کو۔ صرف یہ کہ جائز سمجھتی تھیں بلکہ اس کی تائید بھی کرتی تھیں حساس اکولا بالکل ہی بے اشتا پسند خلاق اور با عصمت عورتوں کے ساتھ ہو ہے' ہوا کہ اری کی زندگی کی یکسانیت سے تنگ آجاتی ہیں' انہوں نے دور سے ان صرف یہ کہ ناجائز محبت کو معاف کر دیا تھا بلکہ اس پر انہیں رشک بھی آتا تھا۔ اس کے علاوہ آنا سے وہ دلی محبت کرتی تھیں لیکن جب انہوں نے حقیقت میں آنا کو اس اعصابی زندگی کے درمیان دیکھا جو داریا الکساندروونا کے لئے بنے تھے اور جس کے اچھے طور طریق ان کے بے ہو گئے تھے تو انہیں اب پتہ چلا کہ اس کے بے پر حس و اور ارادے سے بالکل خاص طور سے ناخوشگوار تھا جسموں نے اس آرام کی خاطر جس سے وہ فائدہ اٹھا رہی تھیں آنا اور دروشکی کو سب کچھ معاف کر دیا تھا۔

تجزیہ کی طور پر' بالعموم تو ڈالی نے آنا کے اقدام کی تائید کر دی تھی لیکن اس عضل سے بالکل ان کے لئے ناخوشگوار تھا جس کی خاطر یہ اقدام کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دروشکی انہیں کبھی پسند نہیں تھا۔ وہ اس کو بہت مغرور سمجھتی تھیں اور انہیں اس میں سوائے دولت کے اور کوئی چیز اچھی کبھی نہیں نظر آئی جس پر وہ غرور کر سکے۔ لیکن ڈالی کی مرضی کے خلاف وہ یہاں اپنے گھر میں ان کو پہلے سے زیادہ اچھا لگا اور وہ اس کے ساتھ کردار ادا پیش آسکیں۔ اس کے ساتھ انہیں اس قسم کا احساس ہو تا تھا جیسا کہ بچی خادمہ کے سامنے اپنے وارننگ گاؤن کے بارے میں ہوا تھا جیسے لباس کے سلسلے میں خادمہ کے سامنے انہیں شرمندگی کا احساس تو نہیں بلکہ اب پتا چلا محسوس ہوا تھا ویسے ہی دروشکی کے ساتھ انہیں برابر شرمندگی کا تو نہیں لیکن اپنے میں کچھ اس سلسلے میں سے پتے پن کا احساس تھا۔

ڈالی خود کو گھبراہٹ گھبراہٹ سی محسوس کر رہی تھیں اور بات چیت کے لئے کسی موضوع کی تلاش میں تھیں۔ حالانکہ وہ سمجھتی تھیں کہ دروشکی اتنا مغرور ہے کہ اس کے لئے اس سے گھر داریا کی تعریف ناخوشگوار ہو گی پھر بھی بات چیت کا کوئی اور موضوع۔ علاوہ اس کے کہ ہی وہ یا کہ انہیں اس بات کا بہت اچھا لگا

"ہاں بہت اچھی طرح بنا ہے اور اچھی ہوا کی طرف میں تعمیر کیا گیا ہے" دروشکی نے کہا۔

"مجھے برساتی کے آگے کا گھن بہت پسند آیا۔ یہ کیا ہی تھا؟"

"ارے نہیں!" اس نے کہا اور خجالت کی وجہ سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ "اگر آپ نے اس سال بہار میں اس گھن کو دیکھا ہو تا!"

اور وہ پہلے احتیاط کے ساتھ پھر زیادہ سے زیادہ موضوع میں محو ہوتے ہوئے ان کی توجہ مکان اور باغ کی اراضی کی مختلف خصوصیات کی طرف مبذول کرانے لگا۔ صاف معلوم ہو تا تھا کہ دروشکی کو اپنے سلیقے کو بھرپور طریقے اور سجانے پر بڑی محنت صرف کی تھی' اس بات کی صورت محسوس ہوتی تھی کہ سے لوگوں کے سامنے وہ ان کی تعریف کرے اور داریا الکساندروونا کی تعریفوں سے اسے دلی خوشی ہو رہی تھی

"اگر آپ ہسپتال کو ایک نظر دیکھنا چاہیں اور تھکی۔ ہوں تو وہ دور نہیں ہے چلیے چلتے ہیں" اس نے ان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا تاکہ اسے یقین ہو جائے کہ داریا الکساندروونا واقعی اکتا نہیں رہی تھیں

"آنا تم چلو گی؟" اس نے آنا سے پوچھا۔

"ہم چلیں گے۔ ٹھیک ہے نا؟" آنا سویا ڈ شکی سے مخاطب ہو گئیں "سے ایلی نے ڈوبا پیسے لے بادلع دروشکی اے تو لیجیے سے سو فلوند روا اس لے باتو (47) کسی کو صحیح کے انہیں سلوا دینا چاہئے ہاں یہ یاد گار ہے بیٹھ یہ یہاں چھوڑ جائیں گے" آنا نے ڈالی سے مخاطب ہو کر ایسی ہوا۔ سب کچھ جانے والی کے ساتھ کہ جس سے انہوں نے پہلے ہسپتال کے بارے میں بات کی تھی۔

"ارے وہ تو بہت ہی شاندار چیز ہے" سویا ڈ شکی نے کہا۔ لیکن اس خیال سے کہ دروشکی کی ماں میں ماں ملا تا ہوا۔ مجھے اس نے فوراً ایک بلکی سی تنقید کی بات کا اضافہ کر دیا "لیکن کاؤنٹ' مجھے تعجب ہو تا ہے" اس نے کہا "کہ آپ جو لوگوں کی صحت کے حفظان کے لئے اتنا کرتے ہیں' اسکول کی طرف سے اتنے بے پروا کیوں ہیں۔"

"سے دیر نوئی تیلیمان کہاں لیز بکول" (48) دروشکی نے کہا "لیکن آپ تو سمجھتے ہی ہیں کہ اس وجہ سے نہیں بلکہ بس اسی میں اتنا مصروف ہو گیا تو ہسپتال جانے کے لئے ادھر چلنا چاہئے" اس نے سایہ دار روش سے بگھی راستے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے داریا الکساندروونا سے کہا

خواتین نے اپنی چھتریاں کھول لیں اور بگھی راستے پر چل پڑیں۔ کئی موڑوں سے گزر کر اور ایک پھاٹک میں داخل ہو کر داریا الکساندروونا نے اپنے سامنے ایک اونچی جگہ پر بڑی سی سرخ اور سفید دو منزلہ عمارت

مکمل عمارت، یعنی روشن دھوپ میں آہنی چھت، جس پر ابھی تک رنگ نہیں کیا گیا تھا، آنکھوں کو چکا چوند کر رہی تھی۔ مکمل شدہ عمارت کے پاس ہی ایک اور عمارت کی تعمیر کا کام شروع ہو گیا تھا جس کے گرد بانس بندھ گئی تھی اور پیش بند باندھے ہوئے مزدور پاڑ پر کھڑے ہوئے اینٹیں جما رہے تھے اور نلکی کے ذریعوں سے گارا انڈیل رہے تھے اور اسے کرنی سے برابر کر رہے تھے۔

"آپ کے ہاں کام کتنی تیزی سے ہوتا ہے" سویٹ سکی نے کہا "پچھلی بار جب میں آیا تھا تو چھت نہیں تھی۔"

"اگلے ماہ تک سب تیار ہو جائے گا۔ اندر تو سارا کام تقریباً ہو چکا ہے" آنا نے کہا۔

"اور یہ نئی چیز کیا ہے؟"

"یہ ڈاکٹر کے رہنے کی جگہ ہو گی اور وہ اجاڑ" ورونسکی نے جواب دیا اور اپنی طرف آتے ہوئے میر تعمیرات کو دیکھ کر اس نے خواتین سے معذرت کی اور اس سے ملنے کے لئے بڑھ گیا۔

اس خوش گوار چہل قدمی میں سے مزدور چوٹا اٹھائے رہے تھے، وہ میر تعمیرات کے ساتھ کھڑا ہو گیا اور بڑے جوش میں کچھ باتیں کرنے لگا۔

"روکنا کا شکستہ حصہ بہت پیچیدہ کام ہے" اس نے آنا کو جواب دیتے ہوئے پوچھا تھا کہ کیا بات ہے "میں نے کہا تھا کہ کرسی اور پلی کرنی چاہئے تھی" آنا نے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے کہ یہ کام بہتر ہو تا۔ آنا نے کہا۔ سیوا" میر تعمیرات نے کہا "لیکن اب وہ تو ہو چکا۔"

"ہاں لیکن اس سے بہت دلچسپی ہے" آنا نے سویٹ سکی کو جواب دیا جس نے فن تعمیرات کے بارے میں ان کے علم پر تعجب کا اظہار کیا تھا۔ "ہوتا یہ چاہئے کہ فی عمارت ہسپتال کی ضروریات کے مطابق ہو اور دیکھنے میں ہسپتال لگے۔ لیکن اس کی تعمیر پہلے پہل شیشے کے شروع ہو گئی اور اسے ہسپتال بنانے کا خیال بعد کو آیا"

میر تعمیرات کے ساتھ بات ختم کر کے ورونسکی پھر خواتین کے پاس آ گیا اور انہیں ہسپتال کے اندر لے چلا۔

باہر سے اس کے کہ باہر ابھی تک کام نہیں چالی جا رہی تھیں اور پچی چھت پر رنگ کیا جا رہا تھا، اوپر تقریباً سارا کام ختم ہو چکا تھا۔ کشادہ، ہوا دار سیڑھیوں سے ہو کر وہ لوگ چوڑے اور پختہ بنے ہوئے کمرے میں داخل ہوئے جو اوپر تک سرمئی سا استر کیا ہوا تھا، بڑی بڑی شیشہ دار کھڑکیاں لگائی جا چکی تھیں جس چوبی فرش ابھی مکمل نہیں ہوا تھا اور بڑھئی جو ایک چوکے پر رندہ کر رہے تھے انہوں نے کام بند کر دیا اور ان چیزوں کو اتار کر جن سے وہ اپنے بال باندھے ہوئے تھے، مالک لوگوں سے صاحب سلامت کرنے لگے۔

"یہ ریسپشن روم ہے" ورونسکی نے کہا۔ "یہاں ایک ڈیسک، میز اور الماری ہو گی، بس اور کچھ نہیں"

"ادھر یہاں آ جایئے کھڑکی کے پاس مت جایئے" آنا نے کہا اور ہاتھ لگا کر اس پر تازہ رنگ سوکھ گیا یا نہیں۔ "یہ کیسی رنگ سوکھ گیا" انہوں نے اضافہ کیا۔

ریسپشن روم سے وہ لوگ راہداری میں گئے۔ یہاں ورونسکی نے ان لوگوں کو ہوا کی "مدوفت" کا پائپ دکھایا پھر اس سے تنگ ہو کر کے غسل خانے اور میز معمولی، پہ کپڑوں والے بستر دکھائے۔ پھر ایک کے بعد دوسرا کمرہ، جنہیں اور کپڑے رکھنے کا کمرہ، پھر نرسوں کے کمرے۔ اس کے بعد ڈرائیاں، جن پر راہداری میں

سے چیزیں لائی لے جائی جائیں گی تو وہ شور نہیں کریں گی اور بہت سی دوسری چیزیں دکھائیں۔ سویٹ سکی نے ہر چیز کو اس شخص کی طرح سراہا جو ساری نئی بہتریوں اور ایجادوں سے واقف ہو۔ اس نے ہر چیز کی بابت سوالات کئے جس سے اس کی دلچسپی پر اس حیرت کا اظہار کرتی رہیں۔ انہوں نے ہر چیز کے بارے میں تفصیل کے ساتھ سوالات کئے جس سے ورونسکی کو ظاہر بظاہر خوشی اور مسرت ہوئی

"ہاں میں سوچتا ہوں کہ یہ روس میں واحد ہسپتال ہو گا جو پوری طرح سے صحیح صحیح منظم ہو گا" سویٹ سکی نے کہا۔

"اور آپ کے ہسپتال میں زچگی کا شعبہ نہیں ہو گا؟" اس نے پوچھا "ہمارے ہاں تو اس کی اتنی ضرورت ہے۔ میں اکثر۔"

اپنے اخلاق و آداب کے باوجود ورونسکی نے ان کا قطع کلام کیا۔

"یہ میٹرنٹی ہوم نہیں ہے، بلکہ ہسپتال ہے جو سوائے متعدی امراض کے ساری بیماریوں کے علاج کے لئے ہے" اس نے کہا "اور یہ اس کو دیکھئے..." اس نے، اور یا الکساندروونا کی طرف جو آرام کرسی پر جھکی ہوئی محبت یاب ہونے والوں کے لئے کمرا کرنے کا حکم دے رہی تھی۔ "آپ جیسے" وہ "آرام کرسی" دیکھ کر اسے چلانے لگا۔ "وہ چل نہیں سکتا، بھی کھڑے ہو جاتا کوں کی بیماری ہے لیکن ہارہ ہو تو اس کو ملنی چاہیے تو وہ اس پر چلتا ہے میر کرتا ہے۔"

دار یا الکساندروونا کو ساری چیزیں، لیپ لگیں، سب بہت پسند آئیں لیکن سب سے زیادہ اچھا خود ورونسکی لگا اور اس کا یہ عملی صوابدیدانہ جوش و خروش۔ کبھی کبھی وہ اس کی بات سے بلیدار اس کے چہرے کو اور اس پر آتے جاتے تاثرات کو دیکھتے ہوئے اور دل ہی دل میں خود کو آنا کی جگہ رکھتے ہوئے سوچتیں "ہاں یہ بہت ہی پیارا اور اچھا انسان ہے۔" اب اپنے جوش و خروش کی وجہ سے وہ اسے اتنا اچھا لگا کہ وہ بھول گئیں کہ آنا کو کیسے اس سے محبت ہو گئی۔

21

"نہیں، میں سمجھتا ہوں کہ پرنس تھک گئی ہیں اور گھوڑوں سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے" ورونسکی نے آنا سے کہا جنہوں نے یہ تجویز کیا تھا کہ گھوڑوں کے فارم پر چلیں جہاں سویٹ سکی نے آنا گھوڑے دیکھنا چاہتا تھا۔ "آپ لوگ چلئے اور میں پرنس کو گھر پہنچا دیتا ہوں اور اگر آپ پسند کریں تو ہم بھی آ جائیں گے" اس نے دار یا الکساندروونا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"گھوڑوں کے بارے میں تو میں کچھ بھی نہیں سمجھتی، اور آپ سے باتیں کر کے مجھے بڑی خوشی ہو گی" دار یا الکساندروونا نے ذرا تعجب کے ساتھ کہا

انہوں نے ورونسکی کی صورت سے اندازہ لگایا کہ وہ ان سے کچھ چاہتا ہے۔ ان کا یہ خیال صحیح تھا جیسے ہی وہ لوگ بگھی میں سے ہو کر پھاٹک میں سے نکلے ویسے ہی ورونسکی نے اس طرف دیکھا جہاں آنا گئی تھیں اور اس بات کا یقین کر کے کہ وہ ان لوگوں کی باتیں سن اور انہیں دیکھ نہیں سکیں گی، اس نے کہنا شروع کیا:

"آپ نے یہ اندازہ لگایا ہو گا کہ میں آپ سے بات کرنا چاہتا تھا؟" اس نے سیدھے دیکھ کر آنکھوں آنکھوں

میں مسکراتے ہوئے کہا "میں یہ سمجھنے میں کوئی غلطی نہیں کر رہا ہوں کہ آپ آنا کی دوست ہیں۔" اس نے اپنی آستین اتاری اور رومال نکال کر اپنا گلا صاف کیا اور سر ہلایا۔

داریا الکساندروونا نے کوئی جواب نہیں دیا بس کبھی کبھی نظروں سے اسے دیکھا جب وہ اس کے ساتھ اکیلی رہ گئی تھیں بھی الجھن محسوس کر رہی تھی۔ وہ اس کی مسکراتی ہوئی آنکھوں اور چہرے کے تند تاثر سے سہم گئی تھیں

اس کے ذہن میں اس چیز کے بارے میں بالکل ہی مختلف قسم کے مفروضات آئے کہ وہ ان سے کیا بات کرنا چاہتا ہے "وہ درخواست کرے گا کہ میں پیار کے ساتھ اس کے ہاں آکر مہمان رہوں اور مجھے اس سے انکار کرنا پڑے گا' یا یہ کہ میں مانکو میں آنا کے لئے ایک حلقہ بناؤں۔ یا کیسی وابستگی اور آنا کے ساتھ اس کے برتاؤ کے بارے میں تو نہیں؟ اور ہو سکتا ہے کیٹی کے بارے میں یہ کہنا چاہتا ہو کہ وہ خود کو ذمہ دار محسوس کرتا ہے؟" اس نے صرف ساری باتوں کا شمار چیزوں کی پیش بینی کی لیکن اس چیز کا اندازہ نہیں لگا پائیں جس کے بارے میں وہ ان سے بات کرنا چاہتا تھا۔

"آپ کا آنا پر اتنا اثر ہے' وہ آپ سے اتنی محبت کرتی ہیں" اس نے کہا "آپ میری مدد کیجئے۔"

داریا الکساندروونا نے سوالیہ انداز میں جھانکتے ہوئے اس کے تنا چہرے پر نظر کی ہلکی لکیروں کی چھاؤں میں کبھی پیار اور کبھی کبھی کسی سے دھوپ میں آنا اور کبھی سائے سے اس پر اداسی سی چھا جاتی۔ وہ منتظر تھیں کہ وہ روشنی آگے لے لیکن وہ بجلی کو اپنی چھتری سے کبھی تاہم اپنے چاپ ان کے برابر برابر چلتا رہا۔

"جب آپ ہمارے ہاں آئی ہیں' آپ آنا کی سابق دوستوں میں سے واحد عورت ہیں جس پر لیس داریا کو نہیں گنتا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے یہ اس لئے نہیں کیا کہ آپ ہماری صورت حال کو معمول کے مطابق سمجھتی ہیں' بلکہ اس لئے کہ اس صورت حال کی ساری مشکلات کو سمجھتے ہوئے بھی آپ ان سے کسی کی محبت کرتی ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتی ہیں۔ میں آپ کو ٹھیک سمجھا ہوں نا؟" اس نے ان کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"ہاں" ہچکچاہٹ محسوس کرتے ہوئے داریا الکساندروونا نے جواب دیا "لیکن۔۔۔"

"نہیں" اس نے فیصلہ کن انداز میں ان کی بات کاٹ دی اور وہ رک گئیں اسے یہ خیال ہی نہ ہوا کہ اس طرح وہ اپنی ہم کلام کو بات چیت میں مداخلت کرنے کا انہیں بھی رکنا پڑا۔ "آنا کی صورت حال کو مجھ سے بہتر کوئی اور زیادہ شدت کے ساتھ کوئی بھی محسوس نہیں کرتا اور یہ مجھ میں آنے والی بات ہے بشرطیکہ آپ مجھے ایک بیوقوف ان لینے کا شرف عطا کریں جو دل رکھتا ہے۔ میں ہی تو اس صورت حال کا سبب ہوں اور اسی لئے میں اسے محسوس کرتا ہوں۔"

"میں سمجھتی ہوں" داریا الکساندروونا نے دل ہی دل میں بے ساختہ اس کی قدر کی کہ اس نے یہ بات اتنے خلوص سے مکمل طور پر کہی۔ "لیکن چونکہ آپ خود کو اس کا سبب سمجھتے ہیں اسی لئے مجھے اندیشہ ہے کہ آپ مبالغہ کرتے ہیں" اس نے کہا "میں سمجھتی ہوں کہ معاشرے میں ان کی صورت حال بہت خراب ہے۔"

"معاشرے میں تو حسم ہے!" نفرت کے ساتھ ہونٹوں کو سکوڑ کر اس نے جلدی سے کہا "اس سے بڑھ کر اخلاقی ذلت کا تصور ہی نہیں کیا جا سکتا جو انہوں نے پچھلی برگ میں دو ہفتوں میں برداشت کی ہے۔ اور میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس کا یقین کیجئے۔"

"ہاں لیکن یہاں جب تک آنا۔۔۔ اور یہ آپ معاشرے کی کوئی ضرورت نہیں محسوس کرتے۔"

"معاشرہ!" اس نے حقارت سے کہا۔ "مجھے معاشرے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے؟"

"جب تک۔۔۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے ہو سکتا ہے آپ سمجھی ہیں اور میں سے ہیں آنا کو دیکھ کر میں سمجھتی ہوں کہ وہ سمجھی' ہر طرح سے سمجھی اور خوش ہیں" اسوں نے ہوا بھی مجھ سے کہا ہے "داریا الکساندروونا نے مسکراتے ہوئے کہا اور یہ کہہ کر غیر ارادی طور پر وہ خود اس بات پر شبہ میں پڑ گئیں کہ آنا واقعی درحقیقت سمجھی ہیں بھی یا نہیں۔

لیکن گلگتا کا تاثر کہ وہ سمجھی کو اس میں کوئی شبہ نہیں تھا۔

"ہاں" ہاں" اس نے کہا۔ "میں جانتا ہوں کہ ساری پریشانیاں اور تلخیاں جھیلنے کے بعد اس میں پھر سے جان پڑ گئی ہے' وہ سمجھی ہیں' وہ صورت حال سے تو سمجھی ہیں لیکن میں؟ میں اس سے ناواقف ہوں کا سامنے آنے والا ہے۔ معاف کیجئے گا "آپ جانا چاہتی ہیں؟"

"نہیں کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

"تو پھر ادھر ہی بیٹھ جائیں۔"

داریا الکساندروونا سایہ دار روش کے کنارے باغ کی [illegible] اس سے سامنے [illegible]

"میں دیکھتا ہوں کہ وہ سمجھی ہیں" اس نے دوہرایا اور اس بات پر کہ آنا سمجھی ہیں بھی یا نہیں' داریا الکساندروونا کا شبہ قوی تر ہو گیا "لیکن کیا اس طرح یہ جاری رہ سکتا ہے؟ ہم سے پہلا [illegible] دوسرا سوال ہے لیکن اب قرعہ حال تو نکل آیا" اس نے روہی میں بات [illegible] دیا "اور ہم ساری زندگی کے لئے ایک دوسرے سے وابستہ ہو گئے ہم محبت میں مبتلا ہوئے ہیں ہو ہمارے لئے سب سے مقدس ہے۔ ہمارے ایک اولاد ہے اور دوسرے پیدا ہونے والے ہیں' میں قانون اور ساری صورت حال کی ساری شرمناکیاں جانتا ہوں لیکن ہمارے درمیان جو [illegible] ہیں وہ [illegible] اور آزمائشوں کے بعد دراصل ہمارے حالی ہیں مٹنے کے بارے میں ابھی نہیں' نہیں اور نہیں یہ بھی کچھ میں آنے والی بات ہے۔ لیکن میں دیکھے بھالے نہیں رہ سکتا میرے ہی قانون سے مطابق نہیں ہی بلکہ کار حسین کی ہے۔ میں یہ قریب نہیں چاہتا" اس نے انکار کے [illegible] سے ہاتھ ہلایا "والیہ نظروں سے داریا الکساندروونا کو دیکھا۔

انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا بس اسے دیکھتی رہیں۔ اس نے اپنی بات جاری رکھی:

"اور قل کو جینا پڑے گا ہو گا میرا بیٹا اور وہ بھی قانون کی رو سے [illegible] ہو گا وہ میرے نام [illegible] ہو گا۔ میری جائیداد کا اور ہم اپنے خاندان میں چاہے کتنے ہی سمجھی ہوں۔ ہو [illegible] کہ بچے کہیں شہ ہو جائیں میرے اور ان کے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہو گا وہ [illegible] سمجھی ہیں اس صورت حال کے بارے اور جبلتاً میں اس سے [illegible] لیکن اس پر وہ جھنجلا جاتی ہیں۔ وہ اس بات کو نہیں سمجھیں گی میں ان سے [illegible] دوسری طرف سے دیکھئے مجھے ان کی محبت کا سکہ تو حاصل ہے لیکن آخر میری کچھ مصروفیت اور کام تو ہونا چاہئے میں نے تو یہ مصروفیت اپنے لئے تلاش کر لی اور مجھے اس پر فخر ہے اور میں اس مصروفیت کو اپنے دربار اور ملازمت کے دنوں کے سابق ساتھیوں کی مصروفیت سے زیادہ شریفانہ سمجھتا ہوں۔ اور اس میں کوئی شک ہی نہیں کہ اب

وارد اور اکو اپنے بارہ کا سہارا پیش کیا۔ چنانچہ تو تھیوچ 'اکنزاور ناظم اکیلے ہی کھانے کے کمرے میں گئے
کھانا کھانے کا کمرہ' برتن' تقدمات' شراب اور کھانے پینے کی چیزیں نہ صرف یہ کہ گھر کی بی شان اور عیش
کی غماز تھیں بلکہ لگتا تھا کہ یہ تو دوسری چیزوں سے بھی زیادہ قیمتی اور شاندار ہیں۔ وارد
اکلسادروتا نے عیش اور شان کی ان ساری چیزوں کو ایک ایسی خاتہ دار خاتون کی حیثیت سے دیکھا جو اپنے گھر کا
انتظام خود کرتی تھیں' اگرچہ جو کچھ وہ دیکھ رہی تھیں اسے اپنے گھر میں رائج اور استعمال کرنے کی امیں کوئی بھی
امید نہ تھی اس لئے کہ یہ سب اس کی طرز زندگی سے بہت بلند چیزیں تھیں پھر بھی' بیرا دی طور پر ساری
تفصیلات کا جائزہ لیا اور خود سے سوال کیا کہ کس نے اور کیسے یہ سب کیا۔ وائیکاؤ سلفنگی' خود اس کے شوہر اور
یہاں تک کہ سوپ ڈنکی بھی اور بہت سے دوسرے لوگ جنہیں وہ جانتی تھیں' کبھی اس کے بارے میں سوچتے
ہی۔ تھے اور حرف بہ حرف اس کا تھیں لے لیتے تھے تو یہ تمہردار میزبان اپنے مہمانوں کو محسوس کرانا چاہتا ہے کہ
اس کے ہاں یہ سارا 'انتظام اچھا بندوبست ہے اس کے لئے اسے 'میزبان کو' اور ابھی رعایت نہیں اعلیٰ پڑی بلکہ یہ
تو خو بھی ہو گیا ہے۔ وارد اکلسادروتا جانتی تھیں کہ خود بھوکا تو بچوں کے ناشتے کے لئے دیا تک نہیں تیا
ہوا' اس نے اتنے مشکل اور بھرپور بندوبست کے لئے لازمی طور پر کسی کو بڑی گہری تو جہ کرنی پڑی ہو گی۔
وارد اکلسیس کیریاڈوچ نے جس طرح میز پر نظر ڈالی اور جس طرح اس نے بٹلر کو سر کے اشارے سے بندوبست کی
داد جس طرح اس نے وارد اکلسادروتا کو تجویز کیا کہ وہ حصہ لیا کہ وہ بھی ہیں بیٹھ جائیں دیا شوربہ منگوا سکتی ہیں
اس سے وہ کچھ کہیں کہ یہ سب صاحب خانہ کو ہی زیب دیتے ہیں اور انہیں کے لیاں رکھنے سے سب 'اچھا' یا
ہے۔

آنا صرف بات چیت کو چلانے کے معاملے میں خاموش خاتہ تھیں' اور یہ بات چیت' خاتون خانہ کے لئے
کسی بہت بڑی گرہ سے کم نہ تھی اور ایسے لوگوں کی موجودگی میں بہت مشکل تھی جیسے کہ ناظم اور بہ
تقریبات سے بالکل ہی دور رہنے والے لوگ تھے جنہیں یہ کوشش کرنی پڑتی تھی کہ جیرمادی شاں' شوکت سے
مرعوب نہ ہوں اور عام بات چیت میں دلچسپی لے سکیں۔ اس مشکل بات چیت کو آنا نے اپنے
عادی سلیقے سے قدرتی انداز میں بلکہ وارد اکلسادروتا سے تو یہ دیکھا کہ خوشی اور ملنساری کے ساتھ چلایا
بات چیت یہ ہو رہی تھی کہ تو تھیوچ اور سلفنگی کیسے کیسے تاد میں گئے اور تو تھیوچ سے پیڑیں برگ
سے بات طے میں شتی رائی سے پچھلے معاملے کا حال بیان کرنا شروع کیا۔ اس بیچ میں آنا انتظار میں رہیں کہ
باتوں کا سلسلہ ٹوٹے اور تو وہ اپنی وہ میر تقریرات کی خاموشی کو توڑنے کے لئے اس سے مخاطب ہو گئیں

انہوں نے سوپ ڈنکی کے بارے میں کہا "کل ان ایوروچ کو بڑی حیرت ہوئی کہ جب وہ پچھلی بار یہاں
آئے تھے تب سے ہی عمارت اتنی بلند ہو گئی ہے۔ لیکن میں خود تو رہ رہی ہوں اور روز دیکھتی ہوں اور مجھے محسوس ہوتا ہے کہ
تقریباً تبدیلی سے ہو رہی ہے۔"

"عالی جناب کے ہاں قیام رہنا اچھا لگتا ہے" میر تقریرات نے مسکرا کر کہا اس کو اپنے وقار کا احساس تھا
اور وہ احترام سے بولنا پسند کرتا تھا۔ "ویسا ہی ہے جیسے موسمی حکام کے ساتھ ہوتا ہے۔ وہاں
وہ میرون ماہ لکھتے ہیں۔ یہاں میں ہمیشہ سے معاملہ پیش کرتا ہوں بحث کرتے ہیں اور تین لفظوں میں
سب طے ہو جاتا ہے۔"

"اسی کی طریقے" سوپ ڈنکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں' وہاں تو عمارت معقول طریقے سے تعمیر کی جاتی ہے۔"

بات چیت اس موضوع پر ہونے لگی کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں اقتدار کا بڑا استعمال کیا جا رہا ہے
لیکن آنا نے فوراً ہی اسے دوسرے موضوع کی طرف موڑ دیا تاکہ ناظم کو خاموشی میں سے نکال لیں

وہ وارد اکلسادروتا سے مخاطب ہو کر بولیں "تم نے کبھی فصل کاٹنے کی مشین دیکھی ہے؟ ہم اسی کو
کھینچے گئے تھے جب راستے میں تم سے ملاقات ہو گئی۔ میں نے بھی پہلی بار دیکھی ہے۔"

"وہ کام کس طرح کرتی ہے؟" اس نے پوچھا۔

"بالکل گھیتی کی طرح۔ ایک گھوڑے اور بہت سی چھوٹی چھوٹی گھیتیوں سے۔ بس یوں۔"

آنا نے اپنے خوبصورت' سفید اور گول گھیوں بھرے ہاتھوں میں چھری اور کانٹے لے کر ایسا شروع کیا
صاف ظاہر تھا کہ وہ دیکھ رہی تھیں کہ ان کی تقلید سے باقی بھی کچھ ہیں۔ اسے گانیں جاتی تھیں کہ وہ ہمیں
خوشگوار انداز میں کرتی ہیں اور ان کے ہاتھ خوبصورت ہیں چنانچہ اسوں نے اپنی تقلید جاری رکھی

"بلکہ چھوٹے چھوٹے لقمے تو اتنوں سے زیادہ مشابہ۔" وہ سلفنگی کے ہاتھوں سے ہاتھوں کے
چہرے سے نظریں ہٹا نہیں رہا تھا۔

آنا نے اسے مسکرا کر دیکھا لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا۔

"سچ ہے نا کارل فیدوچ کہ گھیتی کی طرح کام کرتی ہے؟" وہ ناظم سے مخاطب ہو گئیں

"اوہ" جرمن نے جواب دیا "ایس است آس کار [illegible] (52) اور اس نے مشین کی
ساخت کی تشریح کرنی شروع کر دی۔

"افسوس ہے کہ وہ گھلے نہیں باندھتی۔ میں نے وہاں تماش میں ایک بھی نہیں دیکھی اور گھوڑے بہت
اچھے بھی تھی" سوپ ڈنکی نے کہا۔ "وہ زیادہ کارآمد ہوتیں۔"

"ایس کو ست ذراوف آن [illegible] (91) اور جرمن
اپنی خاموشی توڑ کر دوبارہ سلفنگی سے مخاطب ہوا "اس پوسٹ بیج [illegible] (94) جرمن نے
جیب میں ہاتھ بھی ڈال دیا تھا جہاں اس کی نوٹ بک اور پنسل رکھی رہتی تھی اس میں وہ [illegible] اپنے
رکھتا تھا۔ لیکن پھر یاد کر کے کہ وہ کھانے کی میز کے گرد بیٹھا ہے اور روسی کی سرگرمیوں [illegible] ہاتھ
روک لیا۔ "سو کمپلیسیت' باشت سوشل فلوپرت" (95) اس نے کہا۔ میں نے

"ویو شٹ مان وہ حوس' ژوہانس مان توغ فیوتس" (96) [illegible] سلفنگی سے جرمن میں کہنے
لگے کہا "ژوہانس لیبان" (97) پھر پہلی ہی جس مسکراہٹ کے ساتھ [illegible] مخاطب ہوا

"جیسے" (98) انہوں نے سلفنگی سے مذاقیہ تلخی کے ساتھ کہا۔

"اور ہم نے سوچا تھا ولیلی جیمز کہ آپ کھیت میں مل جائیں گے" وہ [illegible] سے مخاطب ہوئیں و
سورج سے بیمار آدمی دکھائی دیتا تھا" آپ گئے تھے وہاں؟"

"میں گیا تو تھا لیکن فوراً ہی وہاں سے واپس ہو گیا" اس نے اس مذاقیہ لہجے میں جواب دیا
"مطلب یہ کہ آپ نے خاصی دوڑ دھوپ کر لی۔"

"بہت ہی خوب"

"سورج سے صحت کیسی ہے؟ امید ہے کہ آپ خوش و خرم ہوں گے؟"

"کس قدر افسوس کی بات ہے!" آنا نے کہا اور اس طرح مارپین خانہ کے حق میں اخلاق کا فرض ادا کر کے وہ اپنے لوگوں سے مخاطب ہو گئیں

"پھر بھی آنا ارکادیونا آپ جس طرح بیان کر رہی تھیں اس سے مشین بنانا کچھ مشکل ہوتا" سوبا ڈنکی نے مذاق میں کہا

"نہیں، آخر کیوں؟" آنا نے مسکرا کر کہا اور ان کی مسکراہٹ صاف کہہ رہی تھی کہ وہ جانتی تھیں کہ مشین کی ساخت کے بارے میں ان کی توضیح میں سوبا ڈنکی کے لئے بھی کوئی الجھن پیدا کرنے والی اور قابل اعتراض بات تھی۔ جو ان عشوہ گر کا یہ انداز دیکھنے والی کو ناگوار گزرا۔

"مگر فن تعمیر میں آنا ارکادیونا کا علم حیرت انگیز ہے" تو لکھے پڑھے نے کہا۔

"ہاں کل ہی تو میں نے آنا ارکادیونا سے سیمنٹ کے اوور رکھنے کے طریقے اور کرسی کے بارے میں بات کرتے سنا ہے" تو سلہ فنکی نے کہا۔ "میں ٹھیک کہہ رہا ہوں نا؟"

"کوئی بھی حیرت انگیز بات نہیں ہے جسے کوئی اکتا دینے والا اور تھکا دینے والا کہا جائے" آنا نے کہا۔ "اور آپ تو جانتے ہی نہیں جانتے کہ گھریلو کس چیز سے جانا جاتا ہے؟"

داریا الکساندروونا نے بھانپ لیا کہ آنا کا لہجہ ان کے اس لہجے سے خوش نہیں تھیں جس میں ان کے دوست فنکی کے درمیان باتیں ہو رہی تھیں لیکن میزبانی کی طور پر خود انہوں نے بھی یہی لہجہ اختیار کر لیا تھا اس موقع پر دوست فنکی نے بالکل اس طرح کا رویہ نہیں برتا جیسے یوں ہی رہتا تھا ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ تو سلہ فنکی کی فضول باتوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتا تھا بلکہ اس کے برعکس ان کی مسلسل لاابالی کی مستقل تائید کرتا تھا

"اچھا تو سلہ فنکی آپ بتائیے کہ آخر کس چیز سے جانے جاتے ہیں؟"

"ظاہر ہے محنت سے"

"شاباش اور محنت ہوتی کیا ہے؟"

"ہوتا ہے کچھ پتلے دبلے کی قسم کا۔۔۔ نہیں، گاڑھا سا" تو سلہ فنکی نے کہا جس پر سب لوگوں نے قہقہہ لگایا۔

جو لوگ کھانا کھا رہے تھے ان کے درمیان سوائے اس خاموشی میں داریا الکساندروونا اور ناظر کے بات چیت رکی نہیں کبھی ایک موضوع سے پھسلی تو کبھی دوسرے موضوع پر اٹک گئی اور کبھی کبھی کوئی گہری چوٹ کر گئی ایک بار ایسی ہی چوٹ کا احساس داریا الکساندروونا کو ہوا وہ وہ اتنی ناراض ہو گئیں کہ ان کا چہرہ بھی سرخ ہو گیا اور بعد کو وہ سوچنے لگیں کہ انہوں نے کوئی حد سے بڑھی ہوئی یا خود نمائی کی بات تو نہیں کہہ دی سوبا ڈنکی نے یوں ہی کاٹ کر پھینکا ہوا اور اس سلسلے میں اس کی عجیب رائے کا ذکر کیا کہ مشینیں روسی زراعت کے لئے صرف نقصان دہ ہی ہیں۔

"مجھے جناب یوں تو جانے کا شرف حاصل نہیں ہے" دوست فنکی نے مسکراتے ہوئے کہا "لیکن ہاں انہوں نے کبھی وہ مشینیں دیکھی نہیں ہیں جن کی وہ مدمت کر رہے ہیں اور اگر دیکھا اور انہیں آزمایا ہے تو اس ادھر ادھر کی پرکھ نہیں بلکہ ایک روسی روسی اور انہیں دیکھ کر کوئی کیسے ٹھیک رائے نظر رکھ سکتا ہے؟"

"بالکل درست کہا آپ نے" [illegible] سے مخاطب ہو کر تو سلہ فنکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اس کی رائے کی مدمت تو نہیں کر سکتی" داریا الکساندروونا نے سرخ ہو کر کہا "لیکن یہ میں کہہ سکتی ہوں کہ وہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ اور مہذب آدمی ہیں اور اگر وہ یہاں ہوتے تو انہیں پتہ ہوتا کہ آپ کو کیا جواب دیں لیکن میں یہ نہیں کر سکتی۔"

"میں ان سے بہت محبت کرتا ہوں اور ہم دونوں بڑے گہرے دوست ہیں" سوبا ڈنکی نے یک دم مسکراتے ہوئے کہا۔ "بے پاندوں ان کے اوون جلتی ہے تو کہ (59) مثلاً وہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ دستہ اور جھٹکا آف ہیں۔ اس سب کی کوئی ضرورت نہیں اور وہ کسی بھی چیز میں حصہ نہیں لینا چاہتے"

"یہ ہماری روسی بے یاری ہے" دوست فنکی نے برف جیسی ٹھنڈی مسکراہٹ میں سے ایک جیسی کوڑے دار گلاس میں پانی انڈیلتے ہوئے کہا "اس ذمہ داری کو محسوس کرنا ہمارے اخلاق ہم پر لاگو ہوتے ہیں اور ہم اس لئے ان ذمہ داریوں سے انکار کرتا۔"

"میں کسی اور ایسے شخص کو نہیں جانتی جو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ان سے زیادہ محنت کرتا ہو" داریا الکساندروونا نے دوست فنکی کے اس برتری والے لہجے سے چڑ کر کہا۔

"اس کے برعکس میں" دوست فنکی نے اپنی بات جاری رکھی جو یہ نہیں سمجھ رہا تھا کہ اس بات چیت سے اس پر چوٹ ہو رہی ہے "اس کے برعکس میں سمجھتا کہ آپ، جیسا کہ آپ ہیں اس اعزاز سے بہت شرمسار ہوں جو مجھے ان کمیٹی ایجوکیشن کی بدولت (اس نے سوبا ڈنکی کی طرف اشارہ کیا) کی جلسس آف پیس منتخب کر کے دیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اجلاس میں جانے اور گھوڑوں کے حادثے میں ان کے مقدمے کا فیصلہ کرنے کی ذمہ داری بھی اتنی ہی اہم ہے جتنی بڑی بڑی چیزیں ہوتی ہیں۔ [illegible] کو منتخب کیا گیا تو میں اسے اپنے اعزاز سمجھوں گا۔ میں اسی طرح [illegible] میں جاگیرداری حیثیت سے استعفیٰ کرتا ہوں۔ بدقسمتی سے لوگ اس بہت کچھ کہتے رہتے ہیں کہ جاگیرداروں کو حاصل ہونی چاہئے۔"

داریا الکساندروونا کو یہ دیکھ کر بڑا عجیب لگ رہا تھا کہ دوست فنکی اپنے گھر میں [illegible] اپنے کسی جانب ہونے کے بارے میں اس قدر سکون سے ساتھ بات کر رہا تھا [illegible] ملس سے پہلے [illegible] یوں بھی اپنے کہ میں ہونے کے [illegible] اپنی رائیوں میں [illegible] [illegible] کے لئے وہ اس کی طرف تھیں۔

"تو کاؤنسل آف اگلے اجلاس میں ہم آپ پر بھروسا کر سکتے ہیں؟" سوبا ڈنکی نے کہا "مجھے جلدی روانہ ہو جانا چاہئے تاکہ انتخابوں کی تاریخ سے پہلے وہاں پہنچ جاؤں اگر آپ مجھے یہ شرف عطا کریں کہ میرے ساتھ چلنے آئیں؟"

"اور میں تو تمہارے بوفرے سے تھوڑی سی خفا ہوں" آنا نے کہا۔ "بس یہ کہ اس حد تک نہیں جس حد تک وہ ہو جاتے ہیں" انہوں نے مسکرا کر اضافہ کیا۔ "مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ پچھلے دنوں ہمارے ہاں جو معاشرتی ذمہ داریاں بہت زیادہ ہو گئی ہیں پہلے جیسے سرداری عہدہ رکھنے والا ہر شخص سے زیادہ عہدیدار کی ضرورت ہوتی تھی اسی طرح اب ہمارے معاشرتی فارس میں [illegible] ہے اور اتنے ہی دنوں میں وہ کوئی پانچ یا چھ مختلف معاشرتی تنظیموں کے رکن ہیں [illegible] جنس آف پیس ہیں جو کونسلر ہیں، جیوری کے رکن ہیں، گھوڑوں سے متعلق کسی کمیشن کے رکن ہیں اور تو بھی ترکھے سیلاد (60) سارا وقت اسی میں لگ جاتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوتا ہے کہ جب یہ کام ختم ہو رہا ہوں تو

سب کھیل رہی اور دکھاوا ہے۔ کھولائی ایلزوچ' آپ کتنی جگہ رکن ہیں؟" وہ سویٹوسکی سے مخاطب ہوئیں۔ "لگتا ہے میں سے زیادہ؟"

آنا بڑے اچھے انداز میں بات کر رہی تھیں لیکن ان کے لہجے میں جھنجھلاہٹ کا احساس ہو رہا تھا۔ وارویا الکساندروونا نے اسے فوراً ہی محسوس کر لیا اس لئے کہ وہ آنا اور ورونسکی کے چہروں کا مشاہدہ بڑے غور سے کر رہی تھیں۔ انہوں نے یہ بھی دیکھا کہ اس بات چیت کے دوران میں ورونسکی کے چہرے پر ایک سنجیدہ اور بہت گہرا تاثر پیدا ہو گیا۔ اسے دیکھ کر اور پھر یہ بھی دیکھ کر کہ بیس وارویا نے فوراً ہی بات کا موضوع بدلنے کے لئے بیٹرس برگ کے واقف کاروں کا ذکر چھیڑ دیا' اور ان باتوں کو یاد کر کے جو ورونسکی نے اپنی سرگرمیوں کے بارے میں ان سے بیان میں کی تھیں اور جو محض برسرِ تذکرہ نہیں تھیں' انہیں سمجھ گئیں کہ معاشرتی سرگرمی کے اس سوال سے آنا اور ورونسکی کے مابین کسی ذاتی جھگڑے اور تکرار کا تعلق ہے۔

کھانا' شراب' عشائیہ۔۔۔ سب بہت اچھا تھا لیکن یہ سب ایسا تھا جیسا وارویا الکساندروونا نے بڑی رسمی دعوتوں اور بالوں میں دیکھا تھا اور جس کی اب انہیں عادت نہ رہی تھی' اور ویسی ہی مخصوص بیزاری اور بے تعلقی سے ماری' تاد بھری فضا بھی تھی۔ چنانچہ ایک عام موضوع کو ایک پھوٹے سے ملتے میں اس سے ان پر ناخوشگوار تاثر ہوا۔

کھانے کے بعد سب لوگ برآمدے پر بیٹھے' پھر لوگوں نے ٹینس کھیلنے کا۔ کھیلنے والوں کی دو دو کی پارٹیاں بن گئیں' اور وہ بڑی احتیاط سے ہموار کی ہوئی اور باریک بجری ہوئی کورٹ گراؤنڈ پر پھیلے ہوئے کھمبوں سے بندھے ہوئے' ایک جال کے ادھر ادھر کھڑی ہو گئیں۔ وارویا الکساندروونا نے کھیلنے کی کوشش کی لیکن وہ دیر تک کھیل کو سمجھ نہ پائیں اور جب سمجھ گئیں تو اتنی تھک گئی تھیں کہ پرنس اوبولنسکی کے ساتھ بیٹھ کر کھیلنے والوں کو دیکھتی رہیں۔ ان کے پارٹنر تو بیچ ہی میں الگ ہو گئے لیکن باقی لوگ دیر تک کھیلتے رہے۔ سویٹوسکی اور ورونسکی دونوں بہت اچھا اور سنجیدگی سے کھیل رہے تھے۔ ان کی طرف جو گیند پھینکی جاتی اس پر وہ پوری طرح نظر رکھتے اور بہت جلدی اور تاک کر بھرتی سے اس کی طرف لپکتے' اسے ہوا کھانے دیتے اور پھر اس کو ریکٹ سے ٹھیک ضرب اور زور سے مار کر جال کے اس طرف اچھال دیتے۔ سویٹوسکی اداسیوں سے غرائب کھیل رہا تھا۔ وہ بہت زیادہ تیزی دکھا رہا تھا بلکہ اپنی خوش مزاجی سے کھیلنے والوں کی ہمت افزائی کر رہا تھا۔ اس کے قہقہے اور چیخیں برابر جاری رہیں۔ دوسرے کھلاڑیوں کی طرح اس نے بھی خواتین کی اجازت سے اپنا جیکٹ اتار دیا تھا اور قمیص کی سفید آستینوں میں اس کا تنومند سڈول جسم اور پسینے میں تر سرخ چہرا اور کھلے کالر میں ادھر ادھر اٹھا گلا بہت پرکشش ہو گیا۔

اس رات کو جب وارویا الکساندروونا سونے لیٹیں تو انہوں نے آنا سے کہا کہ انہیں سویٹوسکی کی قمیص کے کورٹ گراؤنڈ پر اڑتے ہوئے دامن اور ٹانگیں ہوا میں اٹھتی ہوئی نظر آتی رہیں۔

کھیل کے دوران میں وارویا الکساندروونا خوش نہیں تھیں۔ انہیں وانیکا اور آنا کے تعلقات کا کھلنڈرے پن' جو برابر جاری رہا' اور وہ عام غیر اطمینانی اندر پسند نہیں آیا جو جب بچوں کی عدم موجودگی میں جوڑے بالکل بچوں کا سا کھیل کھیلنے لگتے ہیں۔ لیکن وہ سوسوں کو درہم برہم کرنے کے اور وقت گزارنے کے خیال سے تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد وہ پھر کھیل میں شریک ہو گئیں اور انہوں نے ایسا ظاہر کیا جیسے انہیں بہت اچھا لگ رہا ہو' اس دن سارے وقت انہیں یہی لگتا رہا تھا جیسے وہ کھیلنے میں اپنے سے زیادہ اچھے اداکاروں کے ساتھ اداکاری کر رہی ہیں اور انہوں نے اپنی خراب اداکاری پورے کھیل کو خراب کر دی ہے۔

وہ اس ارادے سے آئی تھیں کہ اگر سب کچھ ٹھیک رہا تو وہ دو دن رہیں گی لیکن شام کو ٹینس کھیلنے کے وقت انہوں نے طے کیا کہ کل ہی چلی جائیں گی۔ آگے وقت راستے میں ماں ہونے کی اس اذیت بخش فکر میں پریشانیوں سے انہوں نے اس قدر طمانیت کی تھی وہ اب دس گھنٹے کے بعد بچوں سے ملنے کو ناقابلِ برداشت حد تک دشوار دکھائی دینے لگی تھیں۔

جب شام کی چائے اور رات کو کشتی میں سیر کے بعد وارویا الکساندروونا اپنے کمرے میں گئیں' اپنے کپڑے اتارے اور بیٹھ کر رات کے لئے اپنے چھدرے بالوں کو سمیٹنے لگیں تو انہیں بڑی ہلکا پھلکا سے احساس ہوا۔

لیکن انہیں یہ سوچ کر بھی اچھا نہیں لگا کہ آنا ابھی ان کے پاس آئیں گی۔ وہ اپنے خیالات کے ساتھ اکیلی رہنا چاہتی تھیں۔

23

جب آنا رات کا لباس پہنے ہوئے ان کے پاس آئیں تو انہوں نے بس لیٹے ہی لیٹے ان سے کہا۔

دن میں کئی بار آنا نے اپنے دل سے قریب معاملات کے بارے میں بات چیت کی چاہ محسوس کی تھی' وہ بس چند لمحوں کے لئے رک گئیں۔ وہ تھیں "بعد کو' تفصیل میں ساری باتیں کریں گے۔ مجھے تم سے بہت کچھ کہنا اور بتانا ضروری ہے۔"

اب وہ دونوں اکیلی تھیں اور آنا کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ کس چیز کے بارے میں بات کریں۔ وہ کھڑکی کے پاس بجلی والی کو دیکھ رہی تھیں اور ان ساری باتوں کو انہوں نے یاد کیا جو انہیں معلوم ہوئی تھیں' لیکن دل سے قریب معاملات کے اس انبار میں انہیں ایسا کچھ نہ ملا جس کے بارے میں وہ بات چیت کریں۔ اس وقت انہیں یہ انکشاف ہوا کہ سب باتیں ترکی جا چکیں۔

"ہاں" اور کیتی کیسی ہیں؟" انہوں نے ابھر کر سانس لیتے ہوئے اور قصوروار نظروں سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "مجھے سچ سچ بتاؤ ان کہ وہ مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں؟"

"ناراض؟ نہیں" وارویا الکساندروونا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن نفرت کرتی ہیں' حقارت کی نظر سے دیکھتی ہیں؟"

"ارے نہیں! لیکن یہ تو تم جانتی ہی ہو کہ ایسی باتیں معاف نہیں کی جاتیں۔"

"ہاں ہاں" آنا نے دوسری طرف منہ کر کے کھلی کھڑکی میں سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔ "لیکن میں قصوروار نہیں تھی۔ اور کون قصوروار تھا؟ قصوروار کہتے کسے ہیں؟ کیا واقعی اس کے علاوہ کچھ ہو سکتا تھا؟ تم کس طرح سوچتی ہو؟ کیا ایسا ہو سکتا تھا کہ تم اسٹیوا کی بیوی نہ ہوتیں؟"

"سچ تو یہ ہے کہ مجھے نہیں معلوم' لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ۔۔۔"

"ہاں ہاں' لیکن ابھی ہم نے کیتی کی بات نہیں کی۔ وہ کہتی ہیں؟ لوگ کہتے ہیں کہ وہ بڑے اچھے انسان ہیں۔"

"آنا کہنا کم ہے کہ وہ بڑے اچھے ہیں۔ میں تو ان سے بہتر کسی انسان کو جانتی ہی نہیں۔"

"ہائے مجھے کتنی خوشی ہے! مجھے بڑی خوشی ہے! اتنا کتنا کم ہے کہ بڑے اچھے انسان ہیں" انہوں نے دوہرایا۔

ڈالی مسکرا دیں۔

"لیکن تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ۔ مجھے تم سے بڑی لمبی باتیں کرنی ہیں۔ میری بات چیت۔" ڈالی کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ شکی نام کس طرح لیں۔ اس کو کاؤنٹ اور الیگزی کیریلیچ کہنا انہیں اتنا پاس لگ رہا تھا۔

"الیگزی کے ساتھ" آنا نے کہا "میں جانتی ہوں کہ تم لوگوں نے باتیں کیں۔ لیکن میں تم سے براہ راست پوچھنا چاہتی تھی کہ تم میرے بارے میں، میری زندگی کے بارے میں کیا سوچتی ہو؟"

"اب اپنے بارے میں کیا کہوں؟ میں سچ کہتی ہوں میں نہیں جانتی۔"

"نہیں، پھر بھی تم مجھے بتاؤ۔ تم میری زندگی دیکھ رہی ہو۔ لیکن تم یہ سوچنا کہ تم ہمیں گھر میں بند دیکھ رہی ہو جب تم آئیں اور ہم اکیلے نہیں ہیں۔ لیکن ہم شروع ہمار میں یہاں آئے اور بالکل اکیلے رہے اور اکیلے ہی رہیں گے اور اس سے بہتر کسی چیز کی مجھے خواہش بھی نہیں ہے۔ لیکن ذرا یہ تصور کرو کہ میں کل کے بعد بھی رہتی ہوں 'اکیلی' اور بور... ساری چیزوں سے میں یہ دیکھتی ہوں کہ یہ اکثر ہوا کرے گا کہ وہ آدھے وقت گھر سے باہر رہیں گے" انہوں نے الف کرڈالی سے اور قریب بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے" انہوں نے ڈالی کو یہ کہنے کا موقع نہیں دیا جو کچھ اعتراض کرنا چاہتی تھیں "ظاہر ہے۔۔ کہ میں زبردستی تو انہیں۔ روکوں گی۔ اب مجھ کو دے دیں ہوں گی' ان کے گھوڑے دوڑیں گے' وہ جائیں گے' اور مجھے اس کی خوشی ہے۔ لیکن تم میرے بارے میں سوچو' میری صورت حال کا تصور کرو۔ مگر اس کی بات کیا کرنا۔" وہ مسکرائیں۔ "تو انہوں نے تم سے کس بارے میں بات کی؟"

"انہوں نے اس چیز کے بارے میں بات کی جس کے بارے میں میں خود بات کرنا چاہتی تھی اور میرے لئے ان کی وکالت کرنا بہت آسان ہے۔ اس بارے میں کہ کیا اس کا امکان نہیں ہے اور یہ ناممکن ہے کہ۔۔ واریا الکساندروونا ہچکچائیں "تمہاری صورت حال کو درست کر لیا جائے' بہتر کر لیا جائے۔۔ تم یہ تو جانتی ہو کہ میں اسے کس طرح دیکھتی ہوں۔۔ پھر بھی اگر ممکن ہے تو یہ کرنا چاہئے۔"

"یعنی طلاق؟" آنا نے کہا۔ "یہ ہے تمہیں 'واحد عورت جو پیٹرس برگ میں میرے پاس آئیں وہ بیشی تو برسکاپ تھیں؟ تم تو انہیں جانتی ہو؟ دونوں بیٹے لاکام لاپچائی، بچہ۔۔ ی ا۔ یعنی۔۔ (61) ان کا تو کیریج سے تعلق تھا شہر نوا تتالی شرمناک طریقے سے فریب دیتی رہیں۔ اور انہوں نے مجھ سے کہا کہ جب تک میری صورت حال جائز نہ ہو جائے گی تب تک وہ مجھے جانا پہچانا تک نہیں چاہتیں۔ یہ مت سوچنا کہ میں مبالغہ کر رہی ہوں۔۔ تم کو میری جان میں جانتی ہوں۔ انہیں مجھے بے اختیار یاد آگیا۔۔ تو انہوں نے تم سے کیا؟" آنا نے پھر سوال کیا۔

"انہوں نے کہا کہ وہ بھی ہیں تمہاری خاطر اور اپنی خاطر بھی۔ ہو سکتا ہے تم یہ کہو کہ یہ خود پسندی ہے لیکن یہ اتنی عام اور شریفانہ خود پسندی ہے وہ چاہتے ہیں کہ سب سے پہلے تو اپنی بیٹی کو جائز اور قانونی بنالیں اور تمہارے شوہر ہو جائیں اور تم پر انہیں حق ہو۔"

"کیسی بھلا کوئی کثیر بھی اس درجے تک بزدل ہو سکتی ہے جیسی میں اپنی صورت میں ہوں؟"

آنا نے نواس لہجے میں ڈالی کا قطع کلام کیا۔

"خاص بات تو وہ چاہتے ہیں۔۔ وہ چاہتے ہیں کہ تم کچھ نہ کھیلو۔"

"یہ ناممکن ہے! کبھی؟"

"اور سب سے بڑا خوف ناک یہ ہے کہ تم لوگوں کے بچے ان کے نام کے حامل ہوں۔"

"کون سے بچے؟" ڈالی کی طرف دیکھے بغیر اور آنکھیں بند کر آنا نے کہا۔

"آنی اور آنکھ ہوں گے۔۔۔"

"اس سلسلے میں وہ مطمئن رہ سکتے ہیں۔ میرے اور بچے نہیں ہوں گے۔"

"تم یہ کیسے کہہ سکتی ہو کہ نہ ہوں گے؟"

"نہ ہوں گے اس لئے کہ میں یہ نہیں چاہتی۔" ہا

اور آنا اپنے سارے بچپن کے باوجود یہ دیکھ کر مسکرائے بغیر نہ رہ سکی کہ ڈالی کے چہرے پر خفگی حیرت اور خوف کا ایک مضحکہ خیز تاثر پیدا ہو گیا۔

"مجھے بیماری کے بعد ڈاکٹر نے بتایا تھا....."

"ناممکن ہے یہ" ڈالی نے آنکھیں پھاڑ کر کہا ان کے لئے یہ بات اور باتوں میں تھی جن کے نتائج اتنے دور رس ہوتے ہیں کہ پہلے منٹ میں صرف یہ امکان ہوتا ہے کہ اس قسم کا بھی کچھ ہو سکتا ہے لیکن اس کے بارے میں بہت سوچنے کی ضرورت ہے۔

اس دوران سے آنا کے ان کے سارے خاندان کی صلاحیت ان میں سب سے پہلے وہ سمجھ گئی تھی جن میں صرف ایک بار بچے تھے ان میں اخلاقیات تصورات اور حساسیت بہت اونچے تھے وہ کچھ بھی نہ کہہ سکیں اور بس اپنی پھیلی آنکھوں سے حیرت کے ساتھ آنا کو دیکھتی رہیں یہ تو وہی تھا جس کے بارے میں آج وہ راستے میں خواب دیکھ رہی تھیں لیکن اب سب انہیں یہ معلوم ہوا کہ یہ کیس ہے تو وہ خود ہو گئیں۔ وہ محسوس کر رہی تھیں کہ یہ تو ایک بہت ہی پیچیدہ سوال کا بہت ہی سادہ حل ہے

"کیس سے؟ مطلب دال؟" (63) انہوں نے مجھ دیر چپ رہنے کے بعد اس آنا ہی کہا۔

"کس وجہ سے؟ یہ سوچو کہ میں نے دو میں سے ایک کا انتخاب کر لیا ہوں۔۔ یا وہ جانتے بھی ہیں کہ میں اپنے شوہر کی ہوں بہرحال شوہر ہی ہیں دوست اور ساتھی رہوں" آنا نے سوچتے ہوئے سنجیدگی اور سرد مہری لہجے میں کہا۔

"ہاں" واریا الکساندروونا نے دی دلیلیں سن کر کہا وہ خود اپنے آپ کو دلیلیں دیا کرتی تھیں اور اب وہ انہیں قابل یقین سمجھ رہی تھیں۔

"تمہارے لئے 'دوسروں کے لئے' آنا نے اس طرح کہا جیسے انہوں نے ان کے خیالات کا اندازہ لگایا ہو "ہو سکتا ہے کسی طرح کا شک بھی ہو لیکن میرے لئے عام اس بات کو سمجھ لیں ہوں وہ مجھ سے جب تک محبت کرتے ہیں تب تک لڑتے ہیں۔ اور میں ان کی محبت کو کس طرح کس پیمانے پر اندازہ لگا سکتی ہوں اس سے؟"

انہوں نے اپنے سفید ہاتھ اپنے سینے کے سامنے تھام لئے

واریا الکساندروونا کے ذہن میں حالات اور دلیلوں کے یہ معمولی تبدیلی کے ساتھ مجموعہ ایسا جیسے کہ جہاں

کے لمحوں میں ہوتا ہے۔ انہوں نے سوچا "میں نے استیفن کو اپنی طرف مائل نہیں کیا" وہ بچے چھوڑ کے دوسروں کے پاس چلے گئے۔ اور وہ اکیلی، جس کی حاضر انہوں نے بچے سے بیوقوفی کی "وہ بھی انہیں اس چیز سے زیادہ اہم نہیں رکھ سکی کہ وہ ہمیشہ خوبصورت اور خوش رہتی تھی۔ استیفن نے اسے بھی چھوڑ دیا اور دوسری کو پکڑ لیا۔ تو کیا، تھی آنا اس طرح کا ثبوت دے دے کر اپنے بس میں رکھ سکتی ہیں؟ اگر انہیں اسی چیز کی تلاش ہوگی تو وہ اکیلی اور پر مسرت سکتا رہ اندر اندر ڈال جائیں گے۔ اور آنا کے میاں ہاتھ جا ہے تھے ہی گورے اور تھے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں۔ ان کا کردار تم "ان سیاہ بالوں کی اور میں ان کا پر اشتیاق چہرہ تھے ہی خوبصورت کیوں نہ ہوں۔ انہیں اس سے بھی بہتر مل جائیں گے" جیسے کہ میرے کہ "قابل رحم اور پیارے شوہر حاصل کرتے ہیں اور اسے چھوڑ لیتے ہیں۔"

ڈالی نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس لمحہ بھر کی سانس بھر کر رہ گئیں۔ آنا نے اس سانس کی طرف دھیان دیا اور یہ ظاہر کرتی تھی کہ ڈالی متفق نہیں ہیں۔ انہوں نے اپنی بات جاری رکھی اس لئے کہ انہوں نے اور بھی دلیلیں محفوظ کر رکھی تھیں اور اس سے بھی زیادہ قوی تھیں اور ان کا جواب دینا ناممکن تھا۔

"تم کہتی ہو کہ یہ اچھا نہیں ہے؟ لیکن اس پر غور کرنے کی صورت ہے" انہوں نے اپنی بات جاری رکھی۔ "تم میری صورت حال کو سمجھ جاتی ہو۔ میں بچوں کی آرزو کیسے کر سکتی ہوں؟ میں تکلیف اور درد کی بات نہیں کر رہی ہوں۔ ان سے میں نہیں ڈرتی۔ اور سوچو کہ میرے بچے کون ہوں گے؟ وہ نصیب ہے جو ایک میر محض کے نام کے حامل ہوں گے۔ اپنی پیدائش کی بنا پر وہ مجبور ہوں گے کہ وہ اپنی ماں سے، باپ سے، اپنی پیدائش سے شرمندہ ہوں۔"

"لیکن اسی کے لئے تو طلاق کی ضرورت ہے۔"

مگر آنا نے سنا ہی نہیں۔ وہ ان ساری دلیلوں کو کہہ ڈالنا چاہتی تھیں جن سے انہوں نے خود کو اتنی بار تسلی دلایا تھا۔

"اگر میں اپنی عقل کو اس لئے استعمال نہیں کرتی کہ دنیا میں بدنصیبوں کو نہ لاؤں تو پھر مجھے عقل دی کس لئے گئی تھی؟"

انہوں نے ڈالی کی طرف دیکھا لیکن وہ اب نئے پر اپنی بات جاری رکھی۔

"میں ہمیشہ یہ محسوس کروں گی کہ ان بدنصیب بچوں کے سامنے قصوروار ہوں۔" انہوں نے کہا۔ "اگر وہ نہیں ہیں تو کم سے کم بدنصیب تو نہیں ہیں اور اگر ہوں گے تو اس کے لئے صرف میں ہی قصوروار ہوں گی۔"

یہ وہی دلیلیں تھیں جو وہ اپنی اکیلی روتا خود کو دیا کرتی تھیں لیکن اب وہ انہیں سن رہی تھیں مگر سمجھ نہیں رہی تھیں۔ "کسی چیز سے وہ قصوروار کوئی کیسے ہو سکتا ہے؟" انہوں نے سوچا اور اچانک انہیں خیال آیا کہ کیا ان کے جیتے گریتا کارنی وہ نہ ہوتا کیا کسی بھی صورت میں یہ ہو سکتا تھا؟ اور یہ بات انہیں اتنی دلچسپ لگی کہ انہوں نے سوچا کہ اس مون حیدانت کی الجھی ہوئی اس گتھی کو ان سے نکال دیں۔

"انہیں نہیں جاننی، یہ اچھا نہیں ہے" انہوں نے بس اتنا ہی سنا اور ان کے چہرے پر کراہت کا تاثر تھا۔

"ہاں لیکن تم یہ نہ بھولو کہ تم کون ہو اور میں کون ہوں۔ اور اس کے علاوہ" آنا نے اپنی دلیلوں کے بھاری بھرکم اور ڈالی کی دلیلوں کے کمزور ہونے کے باوجود گویا اس کا اعتراف کرتے ہوئے کہ یہ اچھا نہیں ہے' اضافہ کیا "تم خاص چیز کو نہ بھولو کہ اس وقت میں اس حیثیت میں نہیں ہوں جس میں تم ہو۔ تمہارے لئے سوال ہے کہ کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارے اور بچے نہ ہوں، لیکن میرے لئے یہ ہے کہ کیا میں چاہتی ہوں کہ بچے ہوں اور یہ بہت بڑا فرق ہے۔ تم سمجھتی ہو اس بات کو کہ میں اپنی صورت حال میں اس کی خواہش نہیں رکھتی۔"

ڈاریا الکساندروونا نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اچانک انہیں محسوس ہوا کہ وہ آنا سے اتنی دور ہو گئی ہیں کہ ان کے درمیان اب کچھ ایسے سوالات حائل ہیں جن پر وہ کبھی متفق نہیں ہو سکتیں اور جس کے بارے میں بات نہ کرنا ہی بہتر ہے۔

24

"تو پھر تمہارے لئے یہ اور ضروری ہے کہ اگر ممکن ہو تو تم اپنی حیثیت کو درست کرو" ڈالی نے کہا

"ہاں اگر ممکن ہو تو" آنا نے اچانک بالکل ہی دوسری، نیلی اور رنجیدہ آواز میں کہا

"کیا واقعی طلاق ناممکن ہے؟ میں نے تو سنا تھا کہ تمہارے شوہر راضی ہیں؟"

"ڈالی اس کے بارے میں میں بات نہیں کرنا چاہتی۔"

"اچھا تو نہیں کریں گے" جلدی سے ڈاریا الکساندروونا نے آنا کے چہرے پر دکھ کے آثار دیکھ کر کہا "میں صرف یہ دیکھ رہی ہوں کہ تمہیں دونوں کو بڑی مایوسی کے ساتھ دیکھتی ہو"

"میں؟ بالکل بھی نہیں۔ میں بہت خوش اور مطمئن ہوں۔ تم نے دیکھا کہ کل سے بچا ہوں (63) وصول کی..."

"ہاں اگر بچ کر نہ نکلے وصولی کا لہجہ پسند نہیں کیا" ڈاریا الکساندروونا نے بات کا موضوع بدلنے کی خواہش میں کہا۔

"وہ ذرا بھی نہیں، اس میں کسی کو مزہ آتا ہے بس اور کچھ نہیں۔ لیکن وہ تو آتا ہے اور بالکل میری سمجھ میں ہے۔ تم سمجھتی ہو کہ میں اسے کس طرح جانتی ہوں۔ وہ تو بالکل بچہ ہی ہے جیسا تمہارا گریشا۔" ڈالی نے اچانک انہوں نے اپنی بات بدل دی "تم کہتی ہو کہ میں مایوسی کے ساتھ چیزوں کو دیکھتی ہوں۔ تم نہیں سمجھ سکتیں یہ بہت ہی بھیانک ہے۔ میں بالکل نہ دیکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔"

"لیکن مجھے لگتا ہے کہ ضروری ہے۔ ہر کچھ کی ممکن ہو دیکھ سب کرنا ضروری ہے۔"

"مگر ممکن کیا ہے؟ کچھ بھی نہیں۔ تم کہتی ہو کہ استیفن سے جدا کر لینا چاہئے اور یہ کہ میں اس کے بارے میں نہیں سوچتی۔ میں نہیں سوچتی اس کے بارے میں" انہوں نے دوہرایا اور ان کے چہرے پر رنگت کھنچی وہ کھڑی ہو گئیں اور تن کر انہوں نے اکڑ کر سانس لی اور اپنے سست قدموں سے کمرے میں کئی قدم کھلی کھلی کھڑکی تک چلتی گئیں۔ "میں نہیں سوچتی؟ ڈولی دن کھول کھلتا ہے نہیں ہو جاتا جب میں اس کے بارے میں نہ سوچتی اور اس کے لئے خود کو پریشان نہ کرتی ہوں۔ اس لئے کہ اس کے بارے میں خیالات تو مجھے پاگل بنا سکتے ہیں پاگل بنا سکتے ہیں" انہوں نے دوہرایا۔ "جب میں اس کے بارے میں سوچتی ہوں تو پھر انہیں کے سوا نہیں سکتی۔ اچھا خیر سکوں کے ساتھ بات کریں گے لوگ مجھ سے کہتے ہیں طلاق دیں وہ مجھے طلاق دیں گے نہیں۔ اب وہ کاوش لیدیا ایوانوونا کے پاس ہیں۔"

ڈاریا الکساندروونا اپنی کرسی میں سیدھی بیٹھی دردمند بھری نظروں سے سر جھکا کر خاموشی

ہولی آنا کو دیکھتی جا رہی تھیں۔

"کوشش تو کرنی چاہیے۔" انہوں نے دبی زبان سے کہا۔

"فرض کرو کہ تو کوشش کی اس کے کیا معنی ہوتے ہیں؟" انہوں نے کہا اور پھر ان خیالات کا اظہار یہ ہزاروں بار سے چکے تھے اور روایتی ہو گئے تھے۔ "اس کے معنی یہ ہیں کہ میں بولن سے طرت کرلی ہوں پھر بھی اس کے سامنے قصوروار ہونے کا اعتراف کرلی ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ وہ بڑے قیاس ہیں میں ان کا لفظ لفظ پر یقین کرلوں۔ چلو فرض کرلو کہ میں یہ کوشش کروں اور کامیاب ہو جاؤں۔ تو مجھے کیا توقع ہیں امید ہے کہ ایک بار رضامندی اچھائی تو مجھے رضامندی مل گئی۔" اس وقت آنا کمرے کے دروازے کے پاس تھیں اور وہیں کھڑی ہو گئیں۔ وہ لڑکی سے پوچھ رہی تھیں۔ "مجھے رضامندی مل گئی اور مجھے کیا؟ تو وہ لوگ اسے تو مجھے نہیں دیں گے۔ آخر وہ تو باپ ہی کے پاس جس کو میں نے چھوڑ دیا ہے۔ بڑا ہو گا اور مجھے حقارت کی نظر سے دیکھے گا۔ تم اس بات کو سمجھ کر میں جس دوسری ہستیوں سے کہتا ہے کہ یکساں تم سب سے دونوں سے اپنے سے زیادہ محبت کرلی ہوں۔ سمجھ رہی ہے اور اسے کیا کہتی ہے۔"

وہ بیٹھ گئیں اور بیٹھے ہاتھ باندھ کر سامنے کھڑی ہو گئیں۔ سفید ڈریسنگ گاؤن میں وہ حاص طور سے لمبی اور بھرے بدن کی لگ رہی تھیں۔ انہوں نے سر جھکا لیا اور ان کے پیچھے سے ہم جھک ہولی نے چھوٹی سی دبلی پتلی اور نازک جسم والی ڈریسنگ گاؤن سے لپٹی ہوئی ہولی کو دیکھا۔

"میں انہیں دوستیوں سے میں محبت کرتی ہوں اور وہ ایک دوسرے کو خارج کرتی ہیں۔ میں ان دو کو کھا سکیں۔ خلق اور میں میں یکساں ہوں۔ اور اگر یہ کہیں ہے تو بھی کسی چیز سے تو فی فرق نہیں پڑتا۔ کسی بھی کسی پیمانے سے فرق نہیں پڑتا۔ کسی نہ کسی طرح یہ طے ہی ہو جائے گا۔ کسی نے میں اس کے بارے میں بات کریں۔ خلق مجھے پسند ہی ہیں ہے۔ تو مطلب یہ کہ اس کے لیے تم مجھے ملامت کرنا مجھے برا بھلا کہنا۔ تم اپنے پاکیزگی کی وجہ سے اس سب کو سمجھ ہی نہیں سکتیں۔ میں بلکہ ہوں۔"

وہ آنا کے پاس بیٹھ گئیں اور تصور دار نظروں سے ان کی طرف دیکھتے ہوئے ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

"تم کیا سوچتی ہو؟ تم کیا سوچتی ہو میرے بارے میں؟ تم مجھے حقارت کی نظر سے مت دیکھنا۔ میں حقارت کی مستحق نہیں ہوں۔ میں نے بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں۔ اگر کوئی کمی ہے تو وہ میں ہوں۔" انہوں نے کہا اور وہ دوسری طرف منہ کر کے رونے لگیں۔

جب ڈاکٹر ایلی رہ گئیں تو انہوں نے خدا سے دعا کی اور بستر پر لیٹ گئیں۔ آنا نے اس وقت انہیں پیچھے سے دیکھا تھا جب وہ بیٹھی کھڑی تھیں لیکن اب وہ اپنے آپ کو ان کے بارے میں سوچنے پر مجبور نہ کر سکتی تھیں۔ مگر اور چیزوں کی بات ایک حاص اور خود ان کے لیے بڑی کشمکش کے ساتھ ایک بچے بالکل بچی تھی وہ تھی میں ان کے ذہن میں وہ ہو گئی۔ اب یہ ان کی دنیا انہیں تھی اور بڑی بڑی لگ رہی تھی کہ وہ کسی قیمت پر بھی اس سے باہر کچھ ان بھی اور نہ گزارنا چاہتی تھیں اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ کل وہ ضرور چلی جائیں گی۔

اس اثنا میں آنا اپنے کمرے میں واپس آئیں اور انہوں نے ایک جام لے کر اس میں ایک دوا کے چمچہ بھر قطرے ڈالے جس کا اہم جزو مورفین پر مشتمل تھا۔ اسے پی کر وہ ذرا دیر بے حس و حرکت بیٹھی رہیں اور پھر

پرسکون اور خوش دلی کے ساتھ سونے کے کمرے میں چلی گئیں۔

جب وہ سونے کے کمرے میں داخل ہوئیں تو وہ دوشکی نے انہیں غور سے دیکھا۔ اس نے اس بات بیت کے آثار تلاش کیے جو وہ جانتا تھا کہ انہوں نے آنا کے کمرے میں آتی دیر وہ ان کے ساتھ صدر ہی ہو گی۔

لیکن ان کے چہرے کے تاثرات میں جو ضبط کر وہ بیان کا اور کچھ چھپانے کا ساتھا، اسے کچھ بھی نہ ملا سوائے ان کی خوبصورتی کے جس کا وہ عادی ہو چکا تھا پھر بھی اس کے لیے وہ ابھی تک مسحور کن تھی۔ اس خوبصورتی کے علم اور اس خواہش کے کہ یہ اس پر اثر انداز ہو وہاں سے وہ نہیں پر چھپا چاہتا تھا۔ انہوں نے کوئی باتیں کیں لیکن اسے امید تھی کہ وہ خود ہی کچھ کہہ دیں گی۔ کچھ نہ بتائیں گی۔ لیکن انہوں نے صرف اتنا کہا:

"مجھے بڑی خوشی ہے کہ ڈالی تمہیں اچھی لگیں۔ سچ ہے نا؟"

"ہاں۔" آخر میں انہیں بہت لوگوں سے جانتا ہوں۔ لگتا ہے وہ بڑی نیک ہیں۔ (64) پھر بھی ان کے آنے سے مجھے بڑی خوشی ہوئی۔"

اس نے آنا کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور ان کو سوالیہ نظر سے دیکھا۔

وہ اس کی اس نظر کو مختلف طرح سے سمجھیں اور اس پر مسکرا دیں۔

اگلی صبح کو اپنے بیڈ جانوں کی اتھارٹی اصرار کے باوجود ڈاریا الکساندروونا نے جانے کی تیاری کرلی تھیں کہ ان اپنا کوٹ پہنے ہوئے نہیں رہ گیا تھا اور فی فی بیٹھ لگائے اصل ہے ہو ڈھونڈھ رہے تھے۔ باورچی جزی تھی نے کہا اس لیکن پر عزم صورت بنائے پر تھیں میں داخل ہوا جس میں رہت بھی تھی ڈاریا الکساندروونا جاوی بیدل کے ساتھ بہ حس و خوبی اور عزاداری سے رخصت ہو گئیں۔ اس بھر ایک ساتھ گزار کر وہ اور بیڈیاں اچھی طرح محسوس کر رہے تھے کہ ایک دوسرے کے لئے موزوں نہیں ہیں اور ان کا ساتھ نہ رہنا ہی اچھا ہے۔ صرف آنا کو رنج تھا۔ وہ جانتی تھیں کہ ایلی کے جانے کے بعد ہولی بھی ان کے دل میں ان جذبات کو نہ اکسائے گا جو اس ملاقات کے دوران میں ابھر آئے تھے۔ ان جذبات کا ابھر جانا ان کے لئے تکلیف دہ تھا۔ پھر بھی وہ جانتی تھیں کہ یہ ان کے دل کا بہترین حصہ تھا اور یہ کہ ان سے دور ہی میں یہ حصہ اس زندگی میں دوبارہ سر کرے گی تھیں جلدی ظہر کر دے گا۔

باہر میدان میں "کرو ڈاریا الکساندروونا جاوی بیدل ہو جانے کا خوشگوار احساس ہو اور وہ چاہتی تھیں کہ لوگوں سے پوچھیں کہ ان لوگوں کو وہ دوشکی کے ہاں بھیجا گیا لیکن کوچوان طلب بغیر پوچھے خود ہی منہ اٹھا

"وہ لوگ مند تو حیوں گے لیکن ہمارے گھوڑوں کو کس نے باندھ دیا ہے؟" ہی مرغابی کے وقت تک سب صاف کر گئے تھے باپ ہو ہی بیا ہے اس منہ ہو ٹھا کرے بھرتا۔ آج کل تو سرایوں میں بھی پیتالیس کوپک باپ کے حساب سے ملتی ہے۔ ہمارے ہاں تو سرایوں کو تنخواہ دی جاتی ہے۔ وہ کھانا کھاتے ہیں۔"

"مالک کچھ ہی ہے۔" ملتفی نے تائید کی۔

"اچھا تمہیں ان کے گھوڑے تو پسند آئے؟" ڈی نے پوچھا۔

"گھوڑے تو خاصے کے تھے۔ اور کھانا بھی اچھا تھا۔ لیکن ڈاریا الکساندروونا مجھے تو کچھ اتنا سب ہی لگی مجھے پتہ نہیں آپ کو کیسا لگا۔" اس نے اپنا بیرہ اور نیک چہروں کی طرف موڑ کر کہا

"ہاں مجھے بھی۔ تو کیا شام تک پہنچ جائیں گے؟"

"ضرور بچ جانا چاہئے۔"

گھر واپس آکر اور سب کو بخیریت اور خاص طور سے سہیلا کو صحیح سلامت پاکر امرا انگنا بے حد خوشی کے ساتھ اپنے سفر کا حال بیان کیا اور بتایا کہ ان کا استقبال کتنی اچھی طرح کیا گیا' ورد شکی خاندان کے گھر میں کتنا شاندار سامان اور خوش ذوقی ہے' کیسا خوشدل خاندان ہے۔ انہوں نے ان لوگوں کے خلاف کسی کو بھی کچھ نہیں کہنے دیا

"آنا اور ورد شکی کو جانے کی ضرورت ہے۔ ورد شکی کو اب کی بار میں نے زیادہ جانا۔۔۔ بھی تو ہی سمجھ سکتا ہے کہ وہ لوگ کتنے پریشان اور متاثر کرنے والے ہیں" اس وقت انہوں نے بالکل خلوص کے ساتھ کہا۔ وہاں انہیں بے حد اطمینان اور اپنے پن کا بھرپور احساس ہوا تھا۔ وہ بالکل بھول چکی تھیں

25

ورد شکی اور آنا نے انہیں حالات میں' اسی طرح ملاقاتی کے لئے کوئی اقدام کئے بغیر ہی گرمیاں اور خزاں کا ایک حصہ دیہات میں بسر کیا۔ ان کے درمیان یہ طے ہو گیا تھا کہ وہ لوگ کہیں نہیں جائیں گے لیکن دونوں محسوس کرتے تھے' بھناوہ اکیلے رہے اتنا ہی زیادہ اور خاص طور سے خزاں میں اور مہینوں کے بغیر گھر وہ اس زندگی کو برقرار رکھ سکیں گے اور اس میں تبدیلی لانی پڑے گی

لگتا تو یہ تھا کہ زندگی ایسی تھی کہ اس سے بہتری تصور نہیں کیا جا سکتا۔ تھا۔ کسی چیز کی کوئی کمی تھی۔ تھی' پھر بھی تھی اور ورد شکی اور آنا دونوں کی معمولیات تھیں۔ مہینوں کے بغیر بھی آنا بالکل اسی طرح مصروف رہتی تھیں اور پڑھنے میں بہت وقت صرف کرتی تھیں۔ ناول بھی اور سنجیدہ کتابیں بھی وہ مشغول ہوتیں۔ وہ آرام دے کر ان ساری کتابوں کو منگواتیں جس کا تذکرہ تھیٹر کے ساتھی جوڑوں' اخباروں اور رسالوں میں کیا جاتا تھا انہیں ملتے تھے اور پڑھنے میں اس توجہ کے ساتھ جو صرف تھیٹر میں حاصل ہوتی ہے وہ سب کچھ پڑھا کرتی تھیں اس کے علاوہ ان سب چیزوں کا مطالعہ' جن میں ورد شکی مصروف رہتا تھا' انہوں نے کتابوں اور خاص رسالوں سے اس طرح کیا کہ ورد شکی اکثر سیاسی معاشیات' فن تعمیر بلکہ کبھی کبھی گھوڑوں کی اقسام اور اسپورٹس سے متعلق سوالوں کے سلسلے میں براہ راست ان سے رجوع کرتا۔ اسے ان کے علم اور حافظے پر حیرت ہوتی۔ شروع شروع میں وہ شک کرتا اور چاہتا کہ کتابوں سے اس کی تصدیق و تائید ہو جائے اور آنا وہ چیزیں جن کے بارے میں وہ سوال کرتا کتابوں میں تلاش کر کے اسے دکھا دیتیں۔

وہ ہسپتال کی تعمیر میں بھی اپنا وقت صرف کرتیں۔ انہوں نے صرف یہی نہیں کہ مدد کی بلکہ بہت کچھ اختلافات کئے اور بہت سی چیزیں خود سوچیں۔ لیکن ان کی خاص قدر معمولیت وہ خود تھیں۔۔۔ ورد شکی کو کتنی مزہ ہیں' کس حد تک وہ اس کو ان ساری چیزوں کا بدلہ دے سکی ہیں جو اس نے کچھ ڈوبی ہیں۔ ورد شکی اس بچے کی قدر کرتا تھا جو اس کی زندگی کا واحد مقصد بن گئی تھی۔۔۔ یہ خواہش کہ اسے صرف اچھی ہی نہ لگیں بلکہ اس کی عبادت بھی کریں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ محبت کے ان جالوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی بھی کوشش کرتا جس میں آنا اسے جکڑے رہنا چاہتی تھیں۔ جتنا زیادہ وہ وقت گزرتا جاتا تھا جتنا زیادہ وہ خود کو ان جالوں میں جکڑا ہوا پاتا تھا اتنا ہی زیادہ اس کا دل۔ چاہتا کہ وہ یہ نہیں کہ ان سے نکل جائے بلکہ یہ کہ آزما کر دیکھے کہ یہ جال اس کی رہائی میں حائل ہوتے ہیں یا نہیں۔ اگر آزاد ہونے کی یہ شدید ہوتی خواہش۔ ہوتی اور جب وہ جب اداس

کے لئے یا دونوں کے لئے اسے شہر جانا ہوتا تو ایک ہنگامہ ہوتا تو ورد شکی اپنی زندگی سے پوری طرح مطمئن ہوتا۔ اپنے لئے جس رول کا اس نے انتخاب کیا تھا' وہ اسے مل گیا تھا' ورد شکی جیسی روسی طبقہ اشرافیہ کی بڑھتی ہوئی تہ صرف یہ کہ پوری طرح اس کے ذوق کے مطابق تھا بلکہ اب جبکہ وہ پوری سنجیدگی اس طرح اپنی زندگی بسر کر چکا تھا تو وہ دن اس کو جو حق ہوئی خوشی اور طمانیت بھی فراہم کرتا تھا اور اس کے سارے امور بہت اچھی طرح چل رہے تھے اور ان میں سے وہ روز بروز زیادہ مصروف رہنے لگا تھا اور وہ کوشش محسوس کرنے لگا تھا ہسپتال پر مشینوں پر' سوسائٹی لینڈ سے منگوائی جانے والی گایوں پر اور بہت سی دوسری چیزوں پر جو بہت رقم خرچ ہوئی تھی اس کے باوجود اسے یقین تھا کہ اس نے اپنی ملکیت کو ضائع نہیں کیا بلکہ اس میں اضافہ کیا ہے جہاں آمدنی کا معاملہ ہوتا' جنگلات' کھیتوں' باغوں کی فروخت اور لگان پر دینے' سنبھالنے والوں پر وہاں ورد شکی پتھر کی طرح سخت ہوتا۔ اس کو اپنی قیمت پر لے رہنے کا شوق آتا تھا۔ یہاں کی اور دوسری جاگیروں میں بڑی کھیتی باڑی کے سلسلے میں وہ سادہ ترین اور بالکل بے غلط طریقے اختیار کرتا اور کھیتی باڑی کی چھوٹی چھوٹی چیزوں کے بارے میں حد درجہ محتاط اور حساب کتاب رکھنے والا شخص تھا۔ جو سن کی ساری چالاکی و عیاری کے باوجود' کہ اس کو چیزیں خریدنے پر مائل کرتا اور ہر گھپلے کو اس طرح پیش کرتا کہ پہلے تو بہت زیادہ صداقت تھی لیکن سوچنے کے بعد یہ لگتا کہ یہی چیز سستے میں خریدی جا سکتی ہے اور سامان بھی حاصل کیا جا سکتا ہے اور ورد شکی اس کی چالوں میں نہ آتا' وہ قسم کی بات سنتا' اس سے سوالات کرتا اور صرف اس وقت اس سے متاثر ہوتا جب کہ آواز دی جانے والی اور بلوائی جانے والی مشین چھ ترین' وہ اس میں جب تک معلوم اور یہ ہوتی کہ لوگ اس کو دیکھ کر حیرت میں رہ جائیں۔ اس کے علاوہ بے انتہا اخراجات کا بھی وہ حساب رکھتا اور رقم ہوتی اور یہ اخراجات کرنے کے بعد وہ ساری تفصیلات پر نظر رکھتا اور اس بات پر اصرار کرتا کہ اپنی رقم سے بدلے میں بہترین چیز حاصل کرے۔ چنانچہ جس طرح وہ اپنے امور کو چلاتا تھا اس سے یہ بات صاف تھی کہ وہ اپنی جائیداد کو ضائع نہیں کر رہا ہے بلکہ بڑھا رہا ہے۔

اکتوبر کے مہینے میں کانگین صوبے میں طبقہ امرا کے انتخابات تھے۔ اسی صوبے میں ورد شکی' سوبا وشکی' کورنیشیف خاندان کی جائیدادیں تھیں اور لیوین کا بھی چھوٹا سا حصہ تھا

بہت سے حلقوں اور ان میں حصہ لینے والی شخصیتوں کی بنا پر یہ انتخابات عام توجہ کا مرکز بن گئے۔ ان کے بارے میں بہت باتیں ہوئیں اور ان کے لئے تیاریاں کی گئیں۔ ماسکو' پیٹرس برگ اور پردیس میں رہنے والے لوگ بھی جو کبھی انتخابات میں نہیں آئے تھے' ان انتخابات کے لئے آئے۔

ورد شکی نے صوبے والوں پہلے ہی سوبا وشکی سے وعدہ کر لیا تھا کہ ان میں آئے گا۔

انتخابات سے پہلے سوبا وشکی' جو ورد شکی سے بے اکثر آتا تھا' ورد شکی کو لینے آیا

اس سے پہلے والے ان ورد شکی اور آنا کے درمیان اسی نجوم سرے کے سلسلے میں تقریباً جھگڑا ہو گیا خزاں کا موسم دیہات میں سب سے گراں اور بے کیف تھا اس لئے ورد شکی نے جانے کے لئے تیار ہونا شروع کر دیا تھا اور تجویز کی صورت یہ تھی کہ جس طرح اس نے پہلے کہی آنا سے بات کی تھی' آپ سے جانے کے بارے میں اطلاع دی۔ لیکن جب آنا نے اس خبر کو بڑے سکون کے ساتھ سنا اور صرف یہ پوچھا کہ وہ کب واپس آئے گا تو وہ ششدر رہ گیا۔ اس نے غور سے انہیں دیکھا اس لئے کہ یہ سکون اس کی سمجھ میں نہ آیا تھا۔ اس کو دیکھ کر وہ مسکرائیں۔ وہ ان کی اس صلاحیت کو جانتا تھا جب آنا اپنے آپ میں بند ہو جاتی تھیں اور جانتا تھا کہ یہ کبھی

ہوتا ہے جب وہ اپنے دل میں کچھ نہ کچھ طے کر لیتی ہیں اور اس کو اپنے منصوبوں کے بارے میں نہیں بتاتیں۔ اس سے وہ ڈرتا تھا لیکن ہنگاموں اور تماشوں سے وہ اس قدر بچنا چاہتا تھا کہ اس نے ظاہر کیا اور ایک حد تک خلوص کے ساتھ اس پر بھروسا بھی کر لیا جس پر وہ بھروسا کرنا چاہتا تھا۔ یعنی ان کی عقل سلیم پر۔

"مجھے امید ہے کہ تم اکتاؤ گی نہیں؟"

"ہاں امید تو ہے" آنا نے کہا۔ "کل ہی مجھے گوستے (GUSTE) کے ہاں سے کتابوں کا پارسل ملا ہے۔ نہیں میں اکتاؤں گی نہیں۔"

درد شکی نے سوچا "اگر وہ ایسا بھید اختیار کرنا چاہتی ہیں تو بہتری ہے۔ نہیں تو بھروسی سب شروع ہو جائے گا۔"

چنانچہ وہ ان سے صاف صاف بات کرنے کے لئے امراء کے بغیر انتخابات میں چلا گیا۔ یہ ان لوگوں کے تعلق کے آغاز سے اب تک پہلی بار ہوا تھا کہ وہ پوری طرح سے سب کچھ سمجھائے بتائے بغیر ان سے جدا ہو رہا تھا۔ ایک طرف تو یہ اس کے لئے پریشانی کا باعث تھا لیکن دوسری طرف سے اسے لگا کہ یہ بہتر ہے۔ "شروع میں کچھ بھید اور پراسرار سا انداز رہے گا جیسے اب ہے اور پھر وہ ہاری ہو جائیں گی۔ اور بہرحال میں انہیں اپنا سب کچھ دے سکتا ہوں لیکن اپنی مرضی آزادی تو نہیں دے سکتا۔" اس نے سوچا۔

26

کیٹی کی رہائی کے لئے یورین منصوبہ بنا رہی تھی، سکو آ گیا وہ ماسکو میں ایک مہینے سے بیکار ہی تھا جب سرگئی ایوانووچ نے جس کی جاسیہ اوکاشین صوبے میں تھی اور جو آئندہ انتخابات کے سوالوں میں وہ بڑی سرگرمی سے حصہ لے رہے تھے انتخابات کے لئے جانے کی تیاریاں شروع کیں اور اپنے بھائی سے بھی چلنے کو کہا جس کا ایک ووٹ سینٹ پیٹرسبرگ ضلع کی طرف سے تھا اس کے علاوہ کاشین میں لیوین کو ایک ضروری کام بھی تھا۔ اس کی بہن جو پردیس میں رہتی تھیں ان کی ولایت کی اور پھٹکارے کی رقم (ڈاک) حاصل کرنے کا معاملہ تھا۔

لیوین ابھی کچھ طے نہیں کر پایا تھا لیکن کیٹی نے یہ دیکھ کر کہ وہ ماسکو میں اوب رہا ہے اس کو مشورہ دیا کہ وہ چلا جائے اور اس کو بتائے بغیر اس کے لئے طبقہ امراء والی دوری بھی ترور کر دی جو ۸۰ روبل کی تھی۔ اور دوری کے لئے ادا کی جانے والی ۸۰ روبل کی رقم حاصل وجہ تھی جس کی بنا پر لیوین کو جانچ اور وہ کاشین چلا گیا

کاشین میں یورین کو آئے ہوئے چھ دن تھا اور وہ اجتماع میں شرکت کرنا اور بہن کے معاملات کے بارے میں سرگرداں رہنا جو ابھی ٹھیک نہیں ہو رہے تھے۔ طبقہ امراء کے سارے مارشل انتخابات میں مصروف تھے اور اس ابتدائی سادہ معاملے کو بھی طے کرنا ممکن نہ تھا جس کا تعلق توکیلت سے تھا۔ وہ سراسطہ رقم حاصل کرنے کا تھا۔ اس میں بھی ایسی ہی مشکلیں پیدا ہو گئیں قانونی تفصیلات سے بستہ بھر تک سر کھپانے کے بعد رقم اس کو حوالے کرنے کے لئے تیار ہو گئی لیکن توڑی جو بہت ہی کارگر ثابت تھا "واؤچر" دے سکا اس لئے کہ صدر کے دستخط ہونے چاہئے تھے جو کسی کو وہ ذمہ داری سپرد کئے بغیر اجلاس میں چلے گئے تھے۔ ان ساری لکھتوں "ایک جگہ سے دوسری جگہ مارے مارے پھرنے" بہت ہی نیک اور اچھے لوگوں سے باتیں کرنے سے "جو درخواست دینے والے کی حالت کی ناخوشگواری کو پوری طرح سمجھتے تھے لیکن اس کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے" اس سارے تجربے سے کوئی نتیجہ نہیں نکل رہا تھا لیوین میں ایک طرح کا اوب بخش احساس پیدا ہوا جو اس جھنجھلاہٹ دینے

والی بے بسی سے ملتا جلتا تھا جس کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب کوئی خواب میں حسابی قوت استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا احساس اسے اکثر اپنے نیک دل وکیل سے باتیں کرتے وقت ہوتا تھا کہ اس وکیل نے ہر ممکن کوشش کی اور اپنی سوجھ بوجھ کی ساری قوت نگاری کر دی لیوین کو اس مشکل سے نکالنے کی لیکن بار بار کہا "اب یہ آزما کر دیکھئے — فلاں جگہ چلے جائیے" اور وہ لیوین کو پورا منصوبہ بتا دینے کے مقدر میں بھی رکاوٹ سے دوچار کر نکل جاتے ہر پیچ میں خلل انداز ہوتی ہے لیکن ہر ای اسٹیشن پر بھی رکاوٹ ڈالیں گے بہرحال آپ آزمائیے۔" اور لیوین آزماتا رہا جگہ جگہ مارا مارا طرح طرح کے لوگوں سے ملتا رہا۔ سب لوگ بڑے نیک اور مہربان تھے لیکن یہ بھی پتا کہ کس راہ سے وہ پہنچ کر اٹھانا چاہتا وہ بے سود ہو جاتی اور اس کے راستے کو بند کر دیتی۔ خاص طور سے تو ہیں کا احساس اس بات پر ہوتا تھا کہ لیوین کسی طرح سمجھ سکا کہ وہ کس کے خلاف جدوجہد کر رہا ہے کس نواس سے فائدہ اٹھا رہا ہے اس کا اعتماد ملے ہو گیا تھا کہ اس بات کو کوئی بھی نہیں جانتا تھا یہاں تک کہ ڈیل بھی نہ جانتا تھا اگرچہ یہ اس طرح سمجھ سکتا جیسے وہ سمجھتا تھا کہ ریلوے انسپیکشن کی کھڑکی کی کھڑکی اور کسی طرح پہنچا نہیں جا سکتا کہ فقار میں کھڑا ہوا جائے تو اسے توہین کا احساس نہ ہو اور وہ جھنجلاہٹ ہوتی نہیں لیوین سمجھا سکا کہ آخر اس کے معاملے میں رکاوٹوں کا وہ کس لئے ہے

مگر جب سے شادی ہوئی تب سے یوں بسر ہوں پکا تھا وہ "مقبول عزیز" ہو گیا تھا اور سب وہ نہیں سمجھ پاتا تھا کہ یہ سارا بندوبست کس لئے اس طرح سے کیا گیا ہے وہ تو اپنے آپ سے لگتا ہے وہ بارے حالات سے واقف نہیں ہے اس لئے وہ فیصلہ نہیں کر سکتا کہ عام ای طرح ہونا چاہیے وہ خوش رہے بھی اور پریشان نہ ہو

اب انتخابات میں موجود وہ اور ان میں شرکت لئے ہوئے بھی وہ اسی طرح کوشش رہا اس کی تجدید نہ کرے "محنت" کرے اور جہاں تک ہو سکے اس معاملے کو سمجھ سکے جس میں اتنے اچھے اور عزیز لوگ "جس کا وہ احترام کرتا تھا" اتنی تجدید گی اور انہماک سے مصروف تھے۔ شادی کے بعد سے لیوین کو اتنے نئے اور مجید پہلو نظر آنے لگے تھے جو پہلے ان کے سلسلے میں اس کی سرسری رایوں کی وجہ سے اسے چوکنے لگتے تھے کہ اس نے انتخابات کے معاملے میں بھی اہم سنی فرض کر لئے اور انہیں تلاش کرنے لگا۔

سرگئی ایوانووچ سے اسے انتخابات میں تحریر شدہ تبدیلی کا مفہوم اور اس کی اہمیت معلوم ہوئی صوبے کے طبقہ امراء کے مارشل کے ہاتھوں میں قانون کی رو سے بہت سے اہم معاشرتی معاملات تھے جس میں توکیلت کا معاملہ بھی تھا جس کو لیوین بھگت رہا تھا اور طبقہ امراء بدستور رقم ضرور لیتا رہا اور اس کے بدلے ضلع کے بال اسکول اور بل صورت حال کے مطابق عوامی تعلیم اور پل مرمت وغیرہ کے امور ہوتے تھے صوبے کے طبقہ امراء کے مارشل "سینکڑوں طبقہ امراء پر اسی قسم کے مجلس تھے" ایک بہت بڑی جائداد کے مالک تھے نیک تھے "اپنے طریقے سے ایماندار تھے لیکن وہ زمانے کے تقاضوں کو بالکل نہیں سمجھتے تھے" وہ ہر پیچ میں طبقہ امراء کی حمایت داری کرتے تھے "وہ عوامی تعلیم کو پھیلانے کی مکمل طور مخالفت کرتے تھے" رقم وصول کرنا ضروری طور پر بدستور اہمیت کا حامل ہونا چاہئے تھا لیکن اسوں نے اس کو بالکل حمایت داری کی حیثیت دینا بدستور اس کی تھی کہ ان کی جگہ کوئی نیا "اس زمانے کے حیات دار" کارگزار ہی بٹھا دیا جائے اور معاملے کو یوں انجام دیا جائے کہ طبقہ امراء کو طبقہ امراء کی حیثیت سے نہیں بلکہ رستوف کے رہنے کی حیثیت سے بھی

بھی حقوق دیئے گئے ہیں ان سے خود انتظامی کے وہ سارے فوائد لے لئے جائیں جو لئے جاسکتے ہوں۔ مقدا کاشین صوبہ ہر معاملے میں دوسروں سے ہمیشہ آگے رہتا تھا اور یہاں اب ایسی قوتیں جمع ہو گئی ہیں کہ اگر معاملے کو یہاں اس طرح انجام دیا جائے جیسے دیا جانا چاہئے تو یہ دوسرے صوبوں کے لئے بلکہ پورے روس کے لئے مثال قائم دے سکتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ سارا معاملہ بہت ہی اہم ہے۔ اینیکوف کی جگہ طبقہ امرا مارشل یا تو سوباژنکی کو یا پھر اس سے بھی بہتر پیرو فسکی کو بنانے کی تجویز تھی۔ سوخراللہ کرپسلے پر دیسر تھے بہت دانشمند انسان اور سرگئی ایوانووچ کے گہرے دوست تھے۔

اجلاس کا افتتاح گورنر نے کیا۔ سبھوں نے امرا سے اپنی تقریر میں کہا کہ وہ ذمہ دار شخصیتوں کا انتخاب بڑی احتیاط اور دانائی سے کریں، ایسا نہ ہو کہ ایسے لوگ منتخب کر لیں جو ذاتی خدمات کی بنا پر نہیں بلکہ خدمات کی بنا پر اور وطن کی بھلائی کے لئے کریں اور یہ کہ انہیں امید ہے کہ کاشین صوبے کا شریف نفس طبقہ امرا سابق انتخابات کی طرح اپنا فرض شناسانہ طریقے سے ادا کرے گا اور اس اعتماد کو حق بجانب ثابت کرے گا جو انتظامی حضرات زار کو اس پر ہے۔

تقریر ختم کر کے گورنر جس ہال سے چلے گئے اور طبقہ امرا کے افراد پر شور بحثوں اور پرانی بلکہ چند تو یہاں تک بیحد خوشی کے ساتھ ان سے پیچھے بیٹھ گئے اور اس وقت تک انہیں گھیرے رہے جب تک وہ اپنا فرائض پورا کر رہے تھے اور صوبے سے طبقہ امرا کے مارشل سے دوستانہ انداز میں بات چیت کر رہے تھے۔ لیوین جو اس سب چیز میں داخل ہوا اور اولی یہ چاہتا تھا کہ وہیں بھیلیں عذاب اٹھائے اور اس نے گورنر کو کیسے یہ "مہربان" سے مخاطب کیا جائے کہ میری بیوی کو بڑا افسوس ہے کہ انہیں یتیم خانے جانا ہے۔ اس کے بعد امرا بے حد خوش خوش اپنے اپنے فرقوں میں چلے گئے اور بڑے گرجوشی سے رہ گئے۔

بڑے گرجوشی سے لیوین سے بھی دوسروں کی طرح ہاتھ ملائے اور داخلی زبان کے الفاظ کو دہرا کر انتخابی صیغہ کے واسطے سے حلف لیا کہ وہ تمام چیزوں کی تکمیل کریں گے جس کی امید گورنر نے ظاہر کی ہے۔ گرجوشی کی رسم جاری رہی۔ لیوین کو بیحد متاثر کرتی تھی اور جب اس نے یہ الفاظ اپنی زبان سے ادا کئے کہ "منتخب کو بھی ہوں" اور مزدوروں اور بوڑھے لوگوں کی بھیڑ نظر ڈالی جو انہیں الفاظ کو دہرا رہے تھے تو اسے محسوس ہوا کہ اس کا دل بھر آیا ہے۔

دوسرے اور تیسرے دن طبقہ امرا کی رقوم اور عورتوں کے ہال اسکول سے معائنات چلتے رہے جو سرگئی ایوانووچ سے سمجھا، کوئی اہمیت نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ لیوین اپنے کام کے سلسلے میں آنے جانے میں مصروف رہا۔ اس سے بھی نظر نہیں رکھی جا سکی تھی کہ اس صوبہ کے طبقہ امرا کے مارشل کی میز کے گرد صوبے کی رقوم کی مدد صرف کی جانچ ہوئی اور تب پہلی بار پارٹی اقتصادی اپیل سے ہوا۔ رقوم کی جانچ کرنے کے لئے کمیشن نے پیرو یا کو بھی اس نے اجتماع کو مطلع کیا کہ ساری رقوم پوری طرح صحیح تھیں صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل لڑنے والے تھے انہوں نے اعتماد کے لئے طبقہ امرا کا شکریہ ادا کیا اور ان کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ مارشل کی باریاں بھی اور گرمجوشی کے ساتھ ان سے ہاتھ ملائے لیکن اسی وقت سرگئی ایوانووچ کی باری کے ایک جائزے نے کہا کہ اس سے سنا ہے کہ کمیشن سے رقوم کی جانچ نہیں کی ہے سمجھ کر کہ حساب کی جانچ پڑتال سے صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کی توہین ہوگی۔ کمیشن کے ایک رکن نے بھی یہ خیال میں اس کی تصدیق کر دی۔ تب ایک پیمانہ دیکھنے میں بہت ہی دلچسپ لیکن بہت ہی دلچسپ رہا۔ وہ صاحب یہ کہنے کھڑے ہوئے کہ صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل عالیجاہ رقوم کا حساب دینے کے لئے خوشی راضی

ہوں گے اور یہ کہ کمیشن کے اراکین کی یہ فضول حرکت انہیں اس عنایت اور خوشی سے محروم رکھ رہی ہے اس پر کمیشن کے اراکین نے اپنے اعلان سے انکار کر دیا اور سرگئی ایوانووچ نے متعلق طریقے سے کارروائی شروع کی کہ یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ ان اراکین نے رقوم کی جانچ نہیں کی ہے اور اراکین نے اس مخلصانہ سوال پر تعمیل کے ساتھ روشنی ڈالی۔ سرگئی ایوانووچ کی مخالفت اور سرپرستی سے ایک لفظ مخلص پنے کی۔ اس کے بعد سوباژنکی نے اور پھر بوڑھے صاحب نے تقریریں کیں۔ معاملہ دیر تک چلتا رہا اور اس کا نتیجہ کچھ نہ نکلا۔ لیوین کو بڑا تعجب ہوا کہ اس معاملے پر اتنی لمبی بحث ہوئی خاص طور سے اس لئے کہ جب اس نے سرگئی ایوانووچ سے پوچھا کہ کیا ان کا خیال ہے کہ رقم کے تصرف میں گڑبڑ ہوئی ہے تو سرگئی ایوانووچ نے جواب دیا:

"ارے نہیں، وہ ایماندار شخص ہے۔ لیکن طبقہ امرا کے معاملات کو چلانے کے لئے اس پرانے طریقے کو بھلا دینے کی ضرورت تھی۔"

پانچویں دن ضلعوں کے طبقہ امرا کے مارشل کے انتخابات ہونے لگے۔ کئی ضلعوں میں پرانے یا نئے طبقہ امرا کے مارشل کے لئے بھی جمع میں سوباژنکی کو دوبارہ چنا گیا۔ کئی ضلعوں میں پرانے مارشل کی جگہ نئے منتخب کئے گئے۔ لیوین کا ضلع بھی ان میں سے تھا۔ اپنے گھریلو معاملات کی وجہ سے

27

چھٹا دن صوبائی انتخابات کے لئے مقرر کیا گیا۔ پچھلے دو دن سے ہال میں امرا کے جمع ہونے کے لئے طرح طرح کی دلچسپیاں پیدا ہو گئی تھیں۔ بہت سے لوگ صرف اسی دن کے لئے جمع ہوئے تھے جن لوگوں سے بہت دنوں سے ملاقات نہ ہوئی تھی ان میں سے کئی لوگ اس دن ملاقات ہونے کی امید میں آئے تھے۔ کئی لوگ اپنی بیویوں سے۔ وہ سب ان باتوں میں ایک دوسرے سے لئے صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کی بحث اور انتظامی حضرات زار کی تصویر کے لئے تیار ہو رہے تھے۔

بڑے اور چھوٹے دونوں ہالوں میں امرا اپنے اپنے کلب سے اقتصادی، معاشرتی، بے اختیاری کی خلقوں سے "جان" لوگوں کے قریب آ گئے تھے۔ چند لوگ سرگوشیوں میں باتیں کرتے ہوئے طویل راہداری میں گھی چلے جاتے تھے صاف ستھرے طبقہ امرا کے فرق اور میز سے کچھ دور رکھا ہوا تھا۔ ظاہری اعتبار سے امرا دو قسموں میں بٹے ہوئے تھے۔ پرانے اور نئے۔ پرانوں کا یا تو طبقہ امرا کی ان بن اور روپے کی پہلے کی کمی کے باعث کلب کی رکنیت والے یا پیدل فوج کی اپنی خاص طرح کی وردیوں والے تھے۔ پرانوں کی وردیاں کندھوں پر پیشت دار مسلی ہوئی نہیں اور بظاہر پھولی ہو گئی تھیں مگر پھولی اور تنگ ہو گئی تھیں جیسے انہیں پہننے والے بڑھ گئے ہوں۔ نئے امرا کی وردیاں نئے ڈیزائن کی تھیں۔ کندھے ڈھیلے تھے، آستینیں پھر پہلے کی طرح وردیوں کے ساتھ سفید واسکٹیں اور پھر سیاہ کالر والی وردیاں پہنے تھے جس پر کارچوبی بیل بوٹے بنے ہوئے تھے۔ وردیاں صاف ستھری تھیں۔ نوجوان امرا میں یہاں وہاں سب سے نئے ڈیزائن کی وردیاں بھی تھیں۔

لیکن جوانوں اور بوڑھوں کی تقسیم پرانے اور نئے کی تقسیم سے مطابق نہ تھی۔ کئی نوجوان سے مطابق کئی بوڑھے امرا بھی پرانوں کی پارٹی سے تعلق رکھتے تھے اور ان میں سے بعض امرا سے ہوئے تھے

کے ساتھ گھسر پھسر کر رہے تھے اور بظاہر پارٹی کے پروگرام پر تنقید کر رہے تھے۔

لینن پچھلے ہال میں گیا تو وہاں بھی لوگ سگریٹ پی رہے تھے، کچھ کھا پی رہے تھے اور اپنوں کی ٹولی کے پاس کھڑے ہو کر باتیں کر رہے تھے۔ لینن نے محسوس کیا کہ اس کی موجودگی سے کسی کو دلچسپی نہیں ہے۔ وہ اپنی ذہنی قوت پر پورا اعتماد رکھتا تھا۔ اس نے سوچا کہ اس کا فیصلہ ہی درست ہے۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ وہ چاہتا تھا کہ سوشل ڈیموکریٹک پارٹی کی کانگریس کے بعد جو کچھ ہوا ہے اس کا تجزیہ کیا جائے۔ مگر اس کے گرد وہ سارے لوگ جمع ہو گئے تھے جو مارٹوف کی حمایت کر رہے تھے۔ لینن نے دیکھا کہ مارٹوف بھی ان لوگوں کے ساتھ کھڑا ہے۔ لینن کو یہ بات بہت بری لگی۔ اس نے سوچا کہ مارٹوف کو اس کے ساتھ ہونا چاہیے تھا۔ لینن کو یہ بھی برا لگا کہ مارٹوف نے اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ لینن نے اپنے ساتھیوں کو آواز دی۔ وہ سب اس کے پاس آ گئے۔ لینن نے ان سے کہا کہ وہ اس کے ساتھ ہال کے دوسرے حصے میں چلیں۔ وہ سب لینن کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ لینن نے محسوس کیا کہ مارٹوف کے ساتھی اس کی طرف دیکھ کر ہنس رہے ہیں۔ یہ کیا اس لئے کہ مقدمہ چل رہا ہے؟ ایسے تو کسی کو بھی سزا دے دیں گے۔ شرم کی بات ہے۔ لینن نے مختلف گروپوں سے ملنا اور ان کے ساتھ بات چیت کرنا شروع کر دیا۔ لینن کے ساتھی اس کی طرف جاتے ہوئے ڈر رہے تھے کہ کچھ دیکھنے سننے سے رہ نہ جائے۔ وہ لینن کے ساتھ ہال کی سمت چلا اور مارٹوف کے گروپ میں گھس گیا۔ وہاں مارٹوف کی میز کے پاس پہنچ گیا جہاں صوبے کے طبقہ امرا سے مارشل سویڈ ش اور دوسرے نمائندوں میں کسی بات پر گرما گرم بحث ہو رہی تھی۔

۷

لینن کافی دور پر کھڑا تھا۔ اس کے پاس کھڑے ہوئے ایک جاگیردار کی بھاری بھرکم آواز اس کے کانوں اور دوسرے کے ہونٹوں کے موٹے اور بڑے ہونے کی وجہ سے اسے صاف سنائی دی تھی۔ لینن نے اس مارشل کی نرم آواز اور بھاری بھرکم ہونٹوں والے جاگیردار کی تیز آواز میں فیصلہ کیا اور اس نے سویڈ ش آواز سنی جہاں تک وہ سمجھ سکا ان لوگوں میں یہ بحث ہو رہی تھی کہ طلاق دینے کا اختیار صرف "تحقیق کرنے والے" کے پاس ہونا چاہیے یا نہیں۔

لینن نے دیکھا کہ مارٹوف کے حمایتی اس کی طرف بڑھتے ہوئے سرگئی ایوانووچ کو دیکھ کر رک گئے ہیں۔ سرگئی ایوانووچ نے رہبری کرنے والے جاگیردار کی طرف دیکھا۔ اس نے ہاتھ ہلا کر کچھ کہا۔ لینن نے اندازہ لگایا کہ اس نے کہا ہے کہ اس طریقہ پر ہونے والی کارروائی قانون کی رو سے ناجائز ہے اور سماعت کرنے والے جاگیردار کی تقریر ختم ہونے کے فوراً بعد اسے کارروائی سے خارج کر دینا چاہیے۔ لینن نے دیکھا کہ مارٹوف کے حمایتی اس کی طرف بڑھتے ہوئے سرگئی ایوانووچ کو دیکھ کر رک گئے ہیں۔ سرگئی ایوانووچ نے رہبری کرنے والے جاگیردار کی طرف دیکھا۔ اس نے ہاتھ ہلا کر کچھ کہا۔ لینن نے اندازہ لگایا کہ اس نے کہا ہے کہ اس طریقہ پر ہونے والی کارروائی قانون کی رو سے ناجائز ہے اور سماعت کرنے والے جاگیردار کی تقریر ختم ہونے کے فوراً بعد اسے کارروائی سے خارج کر دینا چاہیے۔

سرگئی ایوانووچ نے اس فقرہ کو پڑھ کر سنایا اور اس نے بھی اس سماعت سے کچھ دیر پہلے ہی وقت ایک لمبے تڑنگے جاگیردار سے جس کے کندھے چھوٹے اور موچھیں صاف تھیں، اس نے کچھ سنا تھا۔ اس نے کاغذ پر کچھ لکھ کر اس کی طرف بڑھا دیا تھا۔ اس جاگیردار نے کاغذ پڑھ کر سنایا اور اس کی بات سن کر سرگئی ایوانووچ نے اپنی رائے لکھ کر اس کاغذ کو تہ کر کے واپس بھیجا:

"ہونا چاہیے ہمارے شاری کرو۔ اس میں بحث کی کوئی بات نہیں ہمارے شاری کرو۔"

اس پر چند آوازیں ایک ساتھ بول پڑیں اور کچھ بھی والا جاگیردار اپنی بلند سے بلند آواز میں چیخنے لگا۔ لینن یہ سمجھنا مشکل تھا کہ وہ کیا کہہ رہا تھا۔

دوسری طرف سرگئی ایوانووچ سے مخاطب تھا۔ لینن صاف طور پر سن رہا تھا کہ وہ اس سے اور ساتھیوں سے نفرت کرتا تھا اور نفرت کا یہ جذبہ اس کی پارٹی پر حاوی ہو گیا تھا اور اس وقت اس کے ہر لفظ میں اور ہر طرف سے بھی ایسا ہی حملہ کیا جا رہا تھا حالانکہ اس میں تلخی کا اظہار زیادہ شائستگی سے کیا جا رہا تھا۔ لینن بلند ہو کر اس مخالف کو بھرکنے کے لئے ایسا پیغام بھیجا کہ صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کو قلم، دوات اور کاغذ دیا جائے۔

"ہونا چاہیے" ہونا چاہیے طبقہ امرا کا ہے وہ جانتا ہے ہم لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر... مارشل کو شمار میں نہیں لینا ہے وہ کوئی شمار نہیں ہے... مگر بات یہ نہیں ہے۔ یہاں سے ہمارے خلاف "ہر طرف سے تلخ اور جذباتی چیخیں سنائی دیں۔ تقریریں اور صورتیں تقریروں سے بھی زیادہ تلخ اور زیادہ جذباتی تھیں۔ ان سے ناقابل مصالحت نفرت ٹپک رہی تھی۔ لینن کا مقصد بالکل اور اس بحث پر اسے حیرت تھی جس سے اس سوال کا فیصلہ کیا جا رہا تھا کہ مارٹوف کے بارے میں ہوا ہے

دانے سنبھالے جائے یا نہ لیا جائے۔ وہ "عیسائی" بعد کو کور یشیت نے اسے سمجھایا اس قیاس مشق کو حاصل کیا تھا کہ عام سمود کے لئے صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کو بلانا تھا' اسے بتانے کے لئے دونوں کی اکثریت چاہئے تھی دونوں کی اکثریت کے لئے فلیوف کو دوسرے ووٹ کی ضرورت تھی' فلیوف کو حقدار ٹھہرانے کے لئے یہ وضاحت کرنی ضروری تھی کہ قانون کی دفعہ کو کیسے سمجھا جائے۔

سرگئی ایوانووچ نے آخر میں کہا "اور ایک ووٹ سارے معاملے کا فیصلہ کر سکتا ہے اور اگر وہ سماجی امور کی خدمت کرنا چاہتا ہے تو اسے عقلمند اور متوازن رہنا چاہئے۔"

لیکن لیوین یہ سمجھ گیا تھا اور اس کے لئے ان لوگوں کو "جن قابل احترام کرتا تھا' اچھے لوگوں کو ایسی ناخوشگوار اور بدمزہ حالت میں' یکلخت بہت تکلیف دہ تھا۔ اس تکلیف دہ احساس سے بچنے کی خاطر وہ سہانے انعام کا انتظار کئے بغیر اس ہال میں چلا گیا جہاں کھانے پینے کی چیزوں کے پاس سوائے خدمتگاروں کے اور کوئی نہ تھا۔ جب اس نے خدمتگاروں کو برش صاف کرتے اور بلیئرڈ اور عام لگاتے دیکھا تو اس کے پرسکون اور سرگرم چہرے کچھ کرلیں کو میز حتم طور پر بھی بلاوے کا احساس ہوا جیسے وہ کسی گھٹن بھرے کمرے سے صاف ہوا میں نکل آیا ہو۔ وہاں وہ کھلنے لگا اور خوشی کے ساتھ خدمتگاروں کو دیکھنے لگا۔ اس کو بہت پسند آیا کہ کس طرح ایک سفید گل مچھوں والے خدمتگار نے دوسرے جوان خدمتگاروں کو حقارت سے دیکھتے ہوئے' جو اس کا مذاق اڑا رہے تھے' انہیں سمجھانا چاہا کہ کس طرح برش کرنا چاہئے۔ لیوین اس بوڑھے خدمتگار سے بات کرنے کا ارادہ ہی کر رہا تھا کہ طبقہ امرا کی تولیت کے سیکرٹری نے' جو صوبے کے طبقہ امرا کے سارے لوگوں کو نام اور والدیت سے جانتا تھا' اسے "آداب" کہا۔

"مہمانی کر کے مسٹس تن دیسیتچ" اس نے کہا "آپ کے بھائی آپ کو تلاش کر رہے ہیں۔ رائے پر ووٹ لیا جائے گا۔"

لیوین ہال میں گیا اور اس نے سفید گولے لیا اور اپنے بھائی سرگئی ایوانووچ کے پیچھے پیچھے اس میز تک گیا جس سے پاس ہو ڈسکی تھی جو اور طلبہ صورت بنائے اپنی داڑھی کو تھپی میں سینے سے لگا رہا تھا سرگئی ایوانووچ سے پہلا ہاتھ جیب لے اندر ڈالا اور گولے کو نہیں رکھ دیا اور لیوین کے لئے جگہ خالی کر کے وہیں کھڑے رہے۔ لیوین آگے بڑھا نہیں وہ بالکل نہیں جانتا تھا کہ معاملہ کیا تھا اور گزر کر اس نے سرگئی ایوانووچ سے سرگوشی کی "کہاں رکھنا ہے؟" اس نے آہستہ سے پوچھا تھا اور وہ بھی ایسے وقت میں جب آس پاس لوگ بات کر رہے تھے اور اسے امید تھی کہ لوگ اس کا سوال نہیں سنیں گے۔ لیکن باتیں کرنے والے چپ ہو گئے اور اس کا ناشائستہ سوال سنائی دے گیا۔ سرگئی ایوانووچ نے تیوریاں چڑھالیں۔

انہوں نے تندی سے کہا "یہ ہر ایک کے اپنے اعتقاد کی بات ہے۔"

کچھ لوگ مسکرائے۔ لیوین کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ کپڑے کے اندر ڈالا اور دائیں طرف لوگوں کو رکھ دیا اس لئے کہ وہ اس ہی ہاتھ میں تھا رکھنے کے بعد اسے یاد آیا کہ اسے اپنا بایاں ہاتھ بھی اندر ڈالنا چاہئے تھا اور اس سے بایاں ہاتھ اندر ڈالنا دیر ہو چکی تھی۔ وہ اور زیادہ شرمندہ ہو کر جلدی سے بالکل پچھلی صف میں چلا گیا۔

"ایک دو پچیس جن میں دو سے زیادہ والے اور کھانے کے برخلاف دو دینے والے" سیکرٹری کی تو کوئی ہو حرف "ر" نہیں ادا کر سکتا تھا۔ پھر فیصلے سنائی دیئے — کچھ میں ایک نفی اور دو اثبات بھی تھے

فلیوف کو اکثریت مل گئی اور وہ پارٹی جیت گئی۔

لیکن پرانی پارٹی خود کو ہاری ہوئی نہیں سمجھتی تھی۔ لیوین نے سنا کہ اسینکوف سے امیدوار بننے کی درخواست کی جا رہی ہے اور اس نے دیکھا کہ صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل و امرا کی بھنوئیں گہری ہو گئیں اور وہ کچھ کہہ رہا تھا۔ لیوین اور قریب آگیا۔ امرا کے حساب میں اسینکوف طبقہ امرا سے اتنا دور اس کی محبت کی "اس کا مستحق نہیں تھا" بات کر رہا تھا اس لئے کہ اس کا سارا شریف طبقہ امرا سے اس بات کا گلہ ہے جس کی خدمت میں اس نے بارہ سال صرف کئے ہیں۔ اس نے کئی بار یہ الفاظ دوہرائے "جتنی خوشی خوشی اتنی خدمت وفاداری اور سچائی کے ساتھ کی' میں اس کی قدر کرتا ہوں اور شکر گزار ہوں" اور اچانک وہ رک گیا اس لئے کہ آنسوؤں سے اس کا گلا رندھ گیا تھا اور وہ ہال سے باہر چلا گیا۔ یہ نہیں یہ آنسو اس احساس کی وجہ سے بھر آئے تھے کہ اس کے ساتھ ناانصافی کی جا رہی تھی یا طبقہ امرا سے محبت کی وجہ سے یا جس صورت حال میں وہ پہنچ گیا تھا اس کے تناؤ کی وجہ سے اور اس لئے کہ وہ خود کو ضعف میں گھرا ہوا محسوس کر رہا تھا لیکن اس ناانصافی کا سبھوں پر بھی اثر انداز ہوا اور امرا کی اکثریت اس سے متاثر ہوئی۔ اور لیوین نے تو سینکوف کے لئے بڑی شفقت محسوس کی۔

دروازے میں صوبے کے طبقہ امرا کا مارشل لیوین سے ٹکرا گیا۔

"میرا قصور ہے' معاف کیجئے گا" عنایت ہو گی" اس نے اس طرح کہا جیسے کسی انجان شخص سے کہہ رہا ہو لیکن پھر لیوین کو پہچان کر وہ بھنوئیں کے مسکرایا۔ لیوین کو لگا کہ وہ کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن یہاں کی وہ نہ کہہ سکا۔ اس کے چہرے کا اور پوری وردی' اعصابی کراہوں اور سفید سنہری پٹی اور جس پہنے ہوئے پورے بیل کا تاثر دیکھ کر' جب وہ جلدی جلدی جا رہا تھا تو لیوین کو اپنے جانور کا خیال آیا جو اس کا پیچھا کیا جا رہا ہو اور وہ دیکھ رہا ہو کہ اس کے بچنے کی کوئی امید نہیں۔ صوبائی مارشل کے چہرے کے اس تاثر سے لیوین کو خاص طور سے رنج ہوا اس لئے کہ کل ہی تولیت کے سامنے کے سلسلے میں وہ اس کے گھر گیا تھا اور اس نے اسینکوف کو ایک نیک اور بال بچوں والے شخص کی پوری شان و شوکت میں دیکھا تھا۔ وہ اس مکان میں جو اس کا خاندانی گھر تھا اور جسے لیے دیئے نہیں بلکہ کچھ گھٹے ہی سے لیکن احترام کے ساتھ پیش آنے والے بوڑھے خدمتگار' جو بظاہر سابق خانگی ملازمت میں سے تھے اور جنہوں نے اپنا مالک نہیں پایا تھا' صوفی کی نیک دل بیوی والی فوٹو پہنے اور ترکی شال اوڑھے تھی اور اپنی پیاری سی نواسی سے لاڈ پیار کر رہی تھی اور پیارا سا گنجا سا بیٹا جو ہائی اسکول میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس نے اسکول سے آکر پاپا کے بڑے سے ہاتھ کو بوسہ دے کر انہیں سلام کیا تھا جب خانہ کی پرتکلف باتیں اور حرکات و سکنات۔ کل ان ساری چیزوں نے لیوین میں بیساختہ احترام اور ہمدردی پیدا کر دی تھی۔ لیوین کو اب اس بوڑھے کے لئے رنج تھا اور اس پر ترس آ رہا تھا اور وہ اس سے کوئی نہ کوئی خوشگوار بات کہنا چاہتا تھا۔

"مطلب یہ کہ آپ ہمارے مارشل ہوں گے" اس نے کہا۔

"یہ مشکل ہی" مارشل نے مسکرا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ "میں تھک گیا' اب بوڑھا ہو' مجھ سے زیادہ حلاوتیوں والے اور کم عمر کے لوگ ہیں کہ وہ خدمت کریں۔"

اور مارشل ہال سے دروازے کی طرف چلے گئے۔

مقدس ترین وقت آگیا۔ دو سو دیتا اس شہر ہی ہونے والا تھا۔ دو سو دیتا اس شہر ہی ہونے والا تھا۔ دو سو دیتا اس شہر ہی ہونے والا تھ

سفید اور سیاہ گولوں کی گنتی کر رہے تھے

فلیوف کے بارے میں سوچنے کی وجہ سے نئی پارٹی کو صرف ایک فلیوف کا دوست ہی نہیں ملا بلکہ اپنے تین امراء کو اپنے ساتھ ملا لینے کا وقت بھی مل گیا جنہیں پرانی پارٹی کی چالوں نے انتخابات میں شرکت کرنے کے امکان سے محروم کر دیا تھا۔ ان میں سے دو جاگیرداروں کی لغزش تھی شراب تو انہیں اسٹیگوف کے حامیوں نے ضرورت سے زیادہ پلا دی تھی اور تیسرے کی دوستی خائب کر دی گئی تھی۔

نئی پارٹی کو جب اس کے بارے میں معلوم ہوا تو ان لوگوں نے اس وقت جب فلیوف کے سامنے شطرنج رکھی گئی تھی گھر کے لئے گاڑی میں اپنے لوگ جاگیردار کو روزی سے بس کرنے کے لئے اور بیٹھ میں بہت جاگیرداروں میں سے بھی ایک کو اجتماع میں لانے کے لئے بھیجے۔

اسی پہلے سے طے شدہ رسید ار کیا تھا اس نے سوباکیوشکی کے پاس آکر کہا "ایک کولاڈا ہوں اس کے سر پر پالا۔ کوئی بات نہیں چلے گا۔"

"بالکل بھی ضرورت نہیں ہے اگر تو نہیں پڑے گا" سوباکیوشکی نے سر جھٹک کر کہا۔

"نہیں ٹھیک رہے گا۔ اس پر کہ یہاں اور رہ پائیں اسے... میں نے کھانے پینے کے گھر میں سے کہہ دیا ہے کہ کسی بھی صورت میں انہیں بگھ نہ دیا جائے۔"

29

وہ تنگ سا ہال جس میں لوگ کھاتے پیتے اور سگریٹ پیتے تھے جاگیرداروں سے بھرا ہوا تھا۔ یہاں بہت شور ہو رہا تھا اور سارے چہروں پر سرخی نظر آتی تھی۔ عام طور سے وہ خاندین کھانے میں ہتھے تھے وہ ساری تفصیلات اور دونوں پارٹیوں کے لوگوں کی تعداد سے واقف تھے۔ یہ آخری لڑائی کے سالار تھے باقی لوگ ایسے تھے جنہیں لڑائی سے پہلے عام بھرتی ہوتے ہیں جو لڑائی کے لئے تیاری تو کر چکے تھے لیکن جب تک وقت تھا تب تک توپ کے لئے دوسری چیزوں کی تلاش میں تھے۔ کچھ لوگ کھا رہے تھے ٹکڑے ٹکڑے پائیدار کے گرد جمع کر دوسرے لوگ ٹہل رہے تھے اور پائپوں پی رہے تھے اور ان دونوں سے باتیں کر رہے تھے جن سے بہت دنوں سے نہ ملے تھے

یہیں کچھ کھانا نہیں چاہتا تھا اور سگریٹ وہ پیتا نہیں تھا اپنے لوگوں میں سرگئی ایوانووچ "اسی بان اور ہال" سوباکیوشکی، ہیرو سے پاس جانا چاہتا تھا اس سے کہ اس کے ساتھ کھڑا ہو اور دوستی اپنی خاندانی شاہی کے ساتھ تب پارٹی کی اور کی بڑے دوروں میں باتیں کر رہا تھا۔ لیوین نے کل ہی اسے انتخابات میں ایک تھا اور تو شش کر کے کھڑا کیا تھا اس لئے اس سے ملنا چاہتا تھا وہ لغزش کے پاس جا کر بیٹھ گیا اور لوگوں کو دیکھنے لگا یہ سب اس سے ارد گرد لوگ باتیں کر رہے تھے وہ عام طور سے اس لئے اداس تھا کہ سب لوگ جیسا کہ وہ دیکھ رہا تھا بے ہوش فکر مند اور مصروف تھے اور صرف ایک وہ اور ایک بوڑھا پھر مس "بہ ات کا آدمی تھا جو کریمیا کی روزی پینے کچھ بڑبڑاتے ہوئے اس کے پاس آکر بیٹھ گیا تھا جسے کسی چیز سے دلچسپی بھی نہ کوئی کام تھا

"یہ تو ایسا لگتا ہے" میں نے اس سے کہا تھا لیکن بے سود۔ آخر کیسے اتنی سال میں وہ جمع نہ کر سکا "ایک

چائے اور بھلے تندرست رسید ار سے کہا جس کے بال پوسیدہ سے چلے گئے تھے [illegible] کلرک کالر پر پڑے تھے وہ فرش پر اپنے جوتوں کی ایڑی سے ٹھک ٹھک بجا رہا تھا۔ کہ تھا [illegible] کے لئے پینے جاتے تھے اور رسید اور لیوین پر بے انصافیوں کی طرف سے [illegible]

"ہاں اچھا معاملہ ہے اس میں تو کچھ شک ہی نہیں" ایک پھولے ہوئے رسید [illegible] کہا۔

ان کے پیچھے پیچھے رسیداروں کی ایک پوری بھیڑ ایک دوسرے سے [illegible] جلدی جلدی بڑھی ظاہر تھا کہ رسیدار وہیں رہ گئے لئے [illegible] جہاں کوئی [illegible]

"کیسے وہ یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے اس کی [illegible] میں نے [illegible] کہتا ہوں کہ وہ انہیں [illegible] کر لیا گیا۔ میں تو اس [illegible] اور اس کے [illegible] سے [illegible] نہ پوچھا ہے!"

"مگر آپ اعتراض [illegible] تو عرض کروں [illegible] سے [illegible] دوسری بھیڑ میں لوگ باتیں کر رہے تھے "[illegible] رکھنا چاہئے۔"

"اور میں واقعی [illegible] رکھنا چاہئے۔"

"مالی مرتبت علین شاہین (SIR) کے لئے چلئے۔"

دوسری بھیڑ، یک اور جاگیردار سے پیچھے پیچھے چل رہی تھی اور وہ [illegible] شراب سے نشے میں [illegible] جاگیرداروں میں سے ایک تھا۔

"میں نے ماریا [illegible] کو بیٹھ مشورہ دیا کہ وہ [illegible] لے [illegible] ایک سفید مونچھوں والا رسیدار جو شکوار [illegible] میں کہہ رہا تھا [illegible] چہرے پر [illegible] تھا یہ ای رسیدار تھا جس سے لیوین نے سوباکیوشکی سے [illegible] لیوین کو دیکھا اور وہ دونوں نے ایک دوسرے سے صاحب سلامت کی۔

"بہت خوشی ہوئی [illegible] کیسی طرح [illegible] پچھلے سال [illegible] مارشل کی [illegible] کے [illegible] ملاقات ہوئی تھی۔"

"تو آپ کی کھیتی باڑی کیسی چل رہی ہے؟" لیوین نے پوچھا۔

"اوہ ویسی ہی [illegible] ہے" رسیدار نے لیوین کے پاس رک کر شائستگی سے بھری مسکراہٹ لیکن عنایت اور تحمل کے اظہار کے ساتھ [illegible] "آپ [illegible] ہیں؟" اس نے پوچھا "ہمارے کورے نا (69) میں حصہ لیے ہیں؟" اس نے [illegible] کر لیکن ان کا چہرہ فوراً [illegible] "پورا دوس بیچ ہو گیا ہے" شاہی ایوان سے [illegible] بھی [illegible] کی ہے" اس نے اسٹی پان [illegible] کا [illegible] شاہی ایوان کے [illegible] پتلون اور شاہی ایوان کے [illegible] پہنے ہوئے ایک [illegible] ساتھ [illegible]

"میں آپ سے یہ اعتراف کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ [illegible] کا [illegible] سمجھتا ہوں۔ لیوین نے [illegible]

رعیدار نے اس کی طرف دیکھا۔

"رہنے اس میں دکھنا کیا ہے؟ اہمیت کوئی ہے ہی نہیں۔ برباد شدہ عظیم ہے جو اپنی حرکت کو صرف کھلی کی قوت سے جاری رکھے ہوئے ہے۔ دیکھئے 'وہ وہاں ۔۔۔ یہ تو آپ کو بتا ہی ہیں کہ یہ جنس تک ہیں مستقل اراکین (70 بوقیرہ کا اجتماع ہے۔ امرا کا نہیں۔"

"تو پھر آپ کیوں اس میں آتے ہیں؟"

"صرف عادت کی بنا پر۔ پھر وہ ابا کو برقرار رکھنا ضروری ہے۔ کچھ حد تک اخلاقی ذمہ داری۔ اور پھر یہ تو ہے کہ اپنے مفاد بھی ہیں۔ داماد مستقل رکن کی حیثیت سے اسپر دار بنا چاہتا ہے۔ وہ لوگ دولت مند نہیں ہیں اور اس کو آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اب یہ خطرات کس لئے آتے ہیں؟" اس نے اس رہبر بلی یہاں والے صاحب کی طرف اشارہ کیا جو موبائل مارشل کی میز کے پاس کھڑے باتیں کر رہے تھے

"یہ طبقہ امرا کی تی پرشت ہے۔"

"نئی تو خیر ہو گی لیکن طبقہ امرا کی نہیں ہے۔ یہ بالکل رئیس ہیں اور ہم رعیدار ہیں۔ امرا کی حیثیت سے تو یہ لوگ اپنی گھاس کاٹتے ہیں۔"

"مگر آپ تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ سوہ عظیم ہے۔"

"سوہ تو ہے ہی پھر بھی اس کے ساتھ دراز احترام سے پیش آنا چاہئے۔ اینیگ فسی کو دیکھئے۔ ہم ایسے ہوں چاہے مگر ہم ہزار برسوں میں پیدا ہوئے ہیں۔ یہ ہے کہ اگر آپ کو فرض کیجئے کہ اپنے مکان کے سامنے باغ لگانا ہو 'نقشہ بنوانا ہو اور اس جگہ پر کوئی سو سالہ درخت کھڑا ہو۔ وہ اسٹمباہو اسٹرا ہو اور پرانا سی پھر بھی آپ پھولوں کی بہاری کے لئے اس پرانے پیڑ کو خوشی کے بلکہ کیاری ہی کے لئے جگہ یوں بنا لیں گے کہ پیڑ سے فائدہ اٹھا لیں۔ اسے تو آپ سال بھر میں نہ اگا لیں گے۔" اس نے قطعاً انداز میں کہا اور غور اسی بات کا موضوع بدل دیا "اور آپ کی کھیتی باڑی کیسی ہے؟"

"اچھی نہیں ہے۔ کوئی پانچ فصدی کا نفع ہے۔"

"ہاں لیکن آپ تو حساب کرتے ہی نہیں۔ آپ کی بھی تو کچھ قیمت ہو گی آخر۔ اب میں اپنے بارے میں یہ کہتا ہوں۔ جب تک میں کھیتی باڑی نہیں کرتا تھا تب تک ملازمت میں مجھے تین ہزار روبل ملتے تھے۔ اب میں اس سے زیادہ کام کرتا ہوں جتنا ملازمت میں کرتا تھا اور آپ ہی کی طرح مجھے بھی پانچ فصدی ملتا ہے اور وہ بھی خدا کی مرضی پر ہے۔ اور اپنی محنت علیحدہ ہے۔"

"تو پھر آپ کس لئے یہ کرتے ہیں؟ اگر سیدھے سیدھے شمار والی ہے؟"

"کرتا ہوں اور بس! کیا کیا جائے؟ عادت اور پھر یہ جانتا ہوں کہ ایسا کرنا ضروری ہے۔ اور میں آپ کو بتاؤں" اس نے کہہ کی پکتیاں تک۔ بس اور باتوں کی تک میں" کے رعیدار نے اپنی بات جاری رکھی "پیسے کو کھیتی باڑی کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے۔ صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سامس داس بنے گا تو یوں کوئی بھی اسے جاری رکھنے والا نہ ہو گا۔ پھر بھی کہے جاتا ہوں۔ اب اسی سال باغ لگایا ہے۔"

"ہاں ہاں" لیوین نے کہا "یہ بالکل درست ہے۔ میں ہمیشہ محسوس کرتا ہوں کہ میری کھیتی باڑی میں صحیح معنوں میں کوئی منافع نہیں ہے۔ پھر بھی کئے جاتا ہوں۔ زمین کے معاملے میں ایک طرح کے فرض کا احساس ہوتا ہے۔"

"ہاں 'آپ میں آپ کو بتاؤں" رعیدار نے اپنی بات جاری رکھی "میرے ہاں پڑوس کا ایک سوداگر آیا ہم اپنی کھیتی باڑی میں 'باغ میں کھوئے پھرے۔ وہ بولا "میں "ہنسی دل دار ہے" آپ کے ہاں اور سب تو صاف ہے لیکن باغ کی کوئی دیکھ بھال نہیں"۔ حالانکہ میرے باغ کی حالت بہت اچھی ہے۔ "میری سمجھ میں تو یہ آتا ہے لیٹنان کے پیڑوں کو کٹوا دیتا۔ بس اس وقت کاٹنا چاہئے جب رس چڑھا ہو۔ آخر ہزار پیڑوں میں سے دو ایک میں سے دو ایک بھی چھالیں اتر سکی ہیں۔ اور آج قل پھال کے دام چڑھے ہوئے ہیں اور میں تو سب سے سب کو کٹوا دیتا۔"

"اور اس رقم سے وہ موسیقی یا تھوڑی سی زمین معمولی قیمت پر خرید لیتا اور کسانوں کو اس سے آٹھنے لگاں پر دے دیتا" مسکراہٹ کے ساتھ لیوین نے اس کی بات کو تمام کر دیا۔ صاف ظاہر تھا کہ اس طرح کے حساب کتاب سے کئی بار اس کا سامنا ہو چکا تھا "اور وہ اپنے لئے جائیداد بنا لیتا ہے۔ مگر آپ اور میں ۔ اس حد تک کہ اپنی جتنی ہے اسے برقرار رکھیں اور بچوں کے لئے چھوڑ جائیں۔"

"آپ نے شادی کیوں نہیں کی؟"

"ہاں" لیوین نے پر فکر خوشی کے ساتھ جواب دیا "یہ کچھ عجیب سی بات ہے" اس نے اپنی بات جاری رکھی "مگر ہم بلند منافع کے جتنے ہیں جیسے پرانے زمانے کے پیمانوں کی طرح ہمارے پیر یہ لیا گیا ہو کہ کسی اک کو روشن رکھیں۔"

رعیدار کی سفید مونچھوں میں ہنسی کی ہلکی سی لہر دوڑ گئی۔

"ہم میں بھی ایسے لوگ ہیں 'جیسے ہمارے دوست کوزنی اوچ ہیں یا آپ کے والد۔ وہ بھی ٹھرس گھی ہیں 'جو زرعی معیشت کو منصفت کی طرح چلانا چاہتے ہیں لیکن ابھی تک تو اس کا کوئی نتیجہ نکلا نہیں سوائے اس کے کہ سرمایہ ضائع ہوا۔"

"لیکن آخر ہم کیوں سوداگروں کی طرح نہیں کرتے؟ ہم کیوں جھال کے لئے باغ نہیں لگاتے؟" لیوین نے اسی خیال کی طرف اپنی آتے ہوئے کہا جس پر اسے حیرت تھی۔

"اس لئے کہ آپ ہی نے تو کہہ دیا کہ اگ روشن رکھنی ہے۔ اور پھر وہ طبقہ امرا کا کام نہیں ہے اور ہمارا طبقہ امرا کا کام یہاں نہیں کیا جاتا۔ تقاضا بات میں بلکہ وہاں کرتے ہیں۔ اور پھر اپنی تعلق داری کی بنا بہت بھی ہے کہ کیا کرنا چاہئے کیا۔ کرنا چاہئے۔ اب کسان ہیں تو میں بھی مزدور لیکتا ہوں۔ کوئی چھاسان تھی رہیں مل سکتی ہے اتنی کھیر لیتا ہے اور چاہے تھی ہی خراب زمین کیوں نہ ہو تو جاتا ہے۔ وہ بھی منافع سے بغیر نہ رہا ہے۔ بالکل شمار سے میں۔"

"بالکل ویسے ہی ہم بھی" لیوین نے کہا۔ "آپ سے مل کر بہت بہت خوشی ہوئی" اس نے اپنی طرف سوداگر کی آتے ہوئے کچھ کہا اضافہ کیا۔

"اور اس بار آپ کے ہاں ملاقات ہوئی تھی 'تب سے آج پہلی بار ہم ملے" رعیدار نے کہا "اور بہت بات چیت ہوئی۔"

"تو پھر نئے دوست کو گالیاں دیں؟" سوداگر نے مسکرا کر کہا۔

"وہ تو ضروری ہے۔"

"دل کا بوجھ ہلکا کیا۔"

سویاڈنکی نے لیوین کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے کر اپنے لوگوں کی طرف چلا۔

اب ورونسکی کے قریب نہ پہنچنا ناممکن تھا۔ وہ اپنی بیاں ارکادیونا کالونا اور سرگئی ایوانووچ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا اور پاس آتے ہوئے لیوین ہی کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"بہت خوشی ہوئی لگتا ہے مجھے ملنے کا شرف حاصل ہو چکا ہے۔ پرنسس شیربا تسکایا کے ہاں" اس نے لیوین سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔

"ہاں مجھے آپ سے ملاقات بہت اچھی طرح یاد ہے" لیوین نے کہا۔ اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور وہ فوراً ہی مڑ کر بھائی سے باتیں کرنے لگا۔

ورونسکی سے رسماً مسکرا کر سویاڈنکی کے ساتھ باتیں کرنا جاری رکھا۔ بظاہر اسے لیوین سے بات چیت کرنے کی کوئی خواہش نہ تھی۔ لیکن لیوین بھائی سے باتیں کرتے ہوئے برابر ورونسکی کی طرف دیکھتا رہا اور سوچتا رہا کہ اس سے کس چیز کے بارے میں بات کی جائے تاکہ اپنی بہادری پر داغ لگا سکے

"آپ کیا سمجھتے ہیں؟" لیوین نے سویاڈنکی اور ورونسکی کی طرف مڑ کر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہ سیکنڈ کا معاملہ ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ وہ انکار کر دے یا اس معافی مانگ لے" سویاڈنکی نے جواب دیا۔

"تو پھر اس نے کیا کہا؟ راضی ہوا کہ نہیں؟"

"یہی تو سارا معاملہ ہے کہ یہ کرتا ہے نہ وہ کرتا ہے" ورونسکی نے کہا۔

"اور اگر انکار کر دیتا ہے تو پھر کون چلائے گا؟" لیوین نے ورونسکی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہو بھی جائے" سویاڈنکی نے کہا۔

"آپ لڑیں گے؟"

"میں تو ہرگز نہیں" سویاڈنکی نے گھبرا کر اور سرگئی ایوانووچ کے پاس کھڑے رہنے والے صاحب کو سخت سہمی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کون؟" لیوین نے کہا اور محسوس کیا کہ اس نے کچھ گڑبڑ کر دی۔

لیکن یہ اس سے بھی بدتر تھا۔ لیوین ورونسکی اور سویاڈنکی دونوں امیدوار تھے۔

"میں تو کسی بھی حالت میں نہیں" زہریلی زبان والے صاحب نے جواب دیا۔

یہ خود لیوین ورونسکی ہی تھے۔ سویاڈنکی نے ان سے لیوین کا تعارف کرایا۔

"کیوں تم بھی پورے جوش میں آ گئے؟" اسی زہریلی زبان والے نے ورونسکی کو مخاطب کر کے کہا۔ "یہ بھی کھیل دوڑ کی طرح ہے۔ شرط لگائی جا سکتی ہے۔"

"ہاں جوش میں تو آ جاتا ہے آدمی" ورونسکی نے کہا۔ "اور ایک بار آدمی اس معاملے میں ہاتھ ڈال دے تو پھر کرنے ہی پڑتے ہیں۔ لڑائی" اس نے لفظ پر زور دیتے ہوئے لیوین کو کس کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"سویاڈنکی کس قدر شاندار آدمی ہے اور ہر چیز کو صاف صاف دیکھتا سمجھتا ہے۔"

"ہاں ہاں" ورونسکی نے غصے بھرے لہجے میں کہا

پھر خاموشی ہو گئی جس کے دوران میں ورونسکی نے آپ کسی سے کسی چیز کو تاڑ لیا ہے لیوین نے بھی اس کے پاؤں پر اس کی وردی پر اور پھر اس کے چہرے پر اور اپنی سمت میں اٹھی ہوئی نگاہیں کو محسوس کر اس نے محض کچھ کہنے کی خاطر کہا:

"اور یہ کیسے کہ آپ دیہات کے مستقل رہنے والے" جنٹس آف پیس نہیں ہیں؟ آپ جسٹس آف پیس کی وردی میں نہیں ہیں۔"

"اس وجہ سے کہ میں سمجھتا ہوں کہ جسٹس آف پیس کی عدالت احمقانہ تنظیم ہے" لیوین نے تلخی کے ساتھ جواب دیا۔ سارے وقت وہ اپنی پہلی ملاقات کی بے رخی کو دور کرنے کے لئے بات کرنے کے کسی موقع کے انتظار میں تھا۔

"برعکس اس کے میں تو ایسا نہیں سمجھتا" ورونسکی نے پرسکون حیرت کے ساتھ کہا

"یہ تماشہ ہے" لیوین نے کہا۔ "ہمیں جسٹس آف پیس کی کوئی ضرورت نہیں" آٹھ سال میں میں نے ایک مقدمہ بھی نہیں کیا۔ اور ہوا بھی تو یہ کیا اس کا اوّل فیصلہ ہوا کورٹ آف پیس میرے گاؤں سے چالیس ورسٹ کے فاصلے پر ہے۔ اور پھر دو روبل کے سمن کے لئے ضروری ہے کہ میں وکیل کیلئے کم از کم پچیس روبل دوں۔"

اور اس نے بیان کیا کہ کیسے ایک کسان نے پگی والے کے ہاں سے گاڑی چرا لیا اور جب پگی والے نے اس سے یہ کہا کہ کسان نے اس پر جھوٹا الزام لگانے کا مقدمہ دائر کر دیا۔ ساری بات اصل معاملے سے بالکل بے تعلق اور احمقانہ تھی اور لیوین جب یہ کہہ رہا تھا تو اسے اس کا احساس تھا۔

"ارے اس شخص کا تو جواب نہیں" اوکلنسکی نے" اسی زہریلی زبان والے صاحب نے اپنی روکھی بارعب بھیسی اعتمادی خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "لیکن اب چلنے لگتا ہے دوستو دیے جا رہے ہیں"

اور وہ لوگ سب سے الگ چلے گئے۔

"میری سمجھ میں نہیں آتا" سرگئی ایوانووچ نے اپنے بھائی کی اب پنی حرکت کی طرف دھیان دیتے ہوئے کہا "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سیاسی سلیقہ مندی سے اس حد تک محروم ہونا کیسے ممکن ہے۔ ہم روس میں بس اسی کی کمی ہے۔ صوبے کے طبقہ امراء کا ہر شمل ہمارا مخالف ہے۔ تم اس کے ساتھ آدمی کو شاں (71) اور اس سے درخواست کرتے ہو کہ وہ پتا نہ تو سے اور کاؤنٹ ورونسکی۔۔۔ میں اس سے دوستی تو نہیں کروں گا اس نے دعوت میں مدعو کیا ہے میں اس کے ہاں نہیں جاؤں گا لیکن وہ اپنا آدمی ہے اس کو دشمن کس سے بنا جائے؟ پھر تم لیوبودونسکی سے پوچھتے ہو کہ وہ پتا نہ تو سے گا دیں۔ ایسے نہیں کیا جاتا"

"اف میری تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آتا" اور یہ سب مصنوعی باتیں ہیں" لیوین نے اداسی کے ساتھ جواب دیا۔

"ہاں کہتے تو تم ہو کہ مصنوعی باتیں ہیں لیکن جب ان میں ہاتھ ڈالتے ہو تو سب گڑبڑ کر دیتے ہو"

لیوین نے کوئی جواب نہیں دیا اور دونوں ساتھ ساتھ بڑے ہال میں چلے گئے۔

صوبے کے طبقہ امراء کا ہر شمل باوجود اس کے کہ خفیہ میں محسوس کر رہا تھا کہ اس کے ساتھ چالبازی کرنے کی تیاری کی گئی ہے اور باوجود اس کے کہ سب نے اس سے امیدوار بننے کی درخواست کی تھی اس نے چناؤ لڑنے ہی کا فیصلہ کیا۔ ہال میں سناٹا چھا گیا اور سیکرٹری نے بلند آواز سے اعلان کیا کہ صوبے کے طبقہ امراء کے

مارشل کے عہدے کے لئے رسالہ گارد کے کپتان میلا تیل اتی یا نوویچ اسینکوف چنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں

سلطنوں کے مارشل طشتریاں لئے ہوئے جس میں گولے تھے اپنی اپنی جگہوں سے صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کی میز کی طرف چلنے اور چناؤ شروع ہو گئے

"دائیں طرف کو رکھنا" اتی یاں ارکاڈ یوچ نے سرگوشی میں لیوین سے کہا جب وہ اپنے بھائی کے ساتھ مارشل کے پیچھے پیچھے میز کے پاس پہنچا لیکن لیوین اب بھول گیا تھا کہ اسے کیا سمجھایا گیا تھا اور اسے یاد تھا کہ اتی یان ارکاڈ یوچ نے "دائیں طرف" کہہ کر غلطی تو نہیں کی۔ اسینکوف نے غالباً سبز میز کے پاس پہنچ کر اس نے گولے کو دائیں ہاتھ میں پکڑ لیا لیکن یہ سوچ کر کہ وہ غلطی کر رہا ہے، بکسے کے لحیک سے اس نے گولا بائیں ہاتھ میں لے لیا اور بظاہر بھولے کو بھی بائیں ہی طرف رکھا۔ معاملات کا ایک جانکار بکسے کے پاس ہی کھڑا تھا وہ صرف کھنی کی حرکت ہی سے سمجھ جاتا تھا کہ گولے کو کس کے کہہ کر رکھا اس نے فوراً اسکی سے بھویں سکوڑیں، دانتوں کو بھینچا اور جو کوا اس وقت کسی طرح بھی عمل میں نہ لا سکتا تھا۔

مکمل خاموشی تھی اور گولوں کے گننے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر ایک واحد آواز نے موافق اور مخالف ووٹوں کی تعداد کا اعلان کیا۔

مارشل کو دوستوں کی کامل اکثریت مل گئی تھی۔ سب لوگ شور مچاتے ہوئے ہال میں دروازے پر ٹوٹ پڑے۔ اسینکوف اندر آیا اور امرا نے اسے گھیر لیا اور اس سے مبارکباد کہا۔

"تو اب ختم ہو گیا؟" لیوین نے سرگئی ایوانووچ سے پوچھا۔

"اب تو شروع ہی ہو رہا ہے" سرگئی ایوانووچ کے پیچھے سے وہ ڈاکٹر گئی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ "ہو سکتا ہے مارشل کے لئے کسی دوسرے امیدوار کو اور زیادہ گولے ملیں۔" (72)

لیوین پھر اس بات کو بالکل ہی بھول گیا تھا کہ اب جا کر وہ کیا کرے گا کہ اس میں کوئی باریکی تھی لیکن اس کو یاد کرنے میں اکتاہٹ ہوئی کہ وہ باریکی کس بات میں تھی۔ اس پر بیدلی طاری ہو گئی اور اس کا جی چاہا کہ اس بھیڑ سے نکل جائے۔

چونکہ کوئی اس کی طرف توجہ نہیں دے رہا تھا اور لگتا تھا کہ کسی کو اس کی ضرورت نہیں ہے اس لئے وہ چپکے سے چلتے ہال کی طرف چلا آیا جہاں لوگ کھا پی رہے تھے۔ عہدیداروں کو دیکھ کر اس کا جی پھر للچا گیا اور اسے عہدیدار نے اس سے پوچھا کہ کچھ کھانے کے لئے لایا جائے اور لیوین نے ہاں کہہ دیا۔ سیم کے بیچ کے ساتھ کلٹلٹ کھا کر اور عہدیدار کے ساتھ پرانے دوستوں کے ساتھیوں کے بارے میں باتیں کرنے کے بعد لیوین ہال میں نہیں جانا چاہتا تھا جہاں اسے بالکل ہی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ چنانچہ وہ گیلری میں چلا گیا۔

گیلری بھی سجاوٹی خواتین سے بھری ہوئی تھی جو جنگلے کے اوپر جھکی ہوئی تھیں اور کوشش کر رہی تھیں کہ نیچے ہو کچھ کہا جا رہا تھا اس کا ایک لفظ بھی اس سے چھوٹنے نہ پائے۔ خواتین کے پاس خوش وضع وکیل، جنٹلمین نگاہ والی اسکول کے مدرس اور فوجی افسر بیٹھے اور کھڑے تھے۔ سارے میں انتخابات کی باتیں ہو رہی تھیں اور بتایا جا رہا تھا کہ مارشل کیسی اذیت میں مبتلا تھا اور مباحثہ کتنا اچھا تھا۔ ایک ٹولی میں لیوین نے اپنے بھائی کی تعریف سنی۔ ایک خاتون کسی وکیل سے کہہ رہی تھیں:

"مجھے بے حد خوشی ہے کہ میں نے کورنیشیف کی تقریر سنی اس کے لئے تو آدھی عمر کا بھی سودا

بہت ہی معقول، اچھی صاف اور واضح۔ اور سب سنائی دے رہا تھا۔ اب آپ کے ہاں عدالت میں کوئی ایسی تقریر نہیں کرتا۔ میں ایک سائنڈل اور نہ ہی پر گزاشتی اچھی تقریر نہیں کرتے۔"

جنگلے کے پاس ایک حال تک تلاش کر کے لیوین بھی اس کے اوپر جھک گیا اور دیکھنے لگا سارے جانکار اور اپنی اپنی نشستوں کے کنارے میں بیٹھے تھے۔ بیچ ہال میں ایک شخص وردی پہنے کھڑا تھا اور تیز حسین آواز میں اعلان کر رہا تھا:

"صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کے لئے امیدواری کی حیثیت سے چناؤ ہو رہے ہیں [illegible] کیپٹن بوگی ایوانووچ اپ تھین۔"

موت کا سا سناٹا چھا گیا اور ایک کمزور سی بوڑھی آواز سنائی دی:

"انکار کیا۔"

"چناؤ ہو رہے ہیں عشیریہ نشستہ دویارول" آواز نے پھر اعلان کیا۔

"انکار کیا۔" ایک نوجوان پتلی پتلی سی آواز گونجی۔ پھر اسی طرح کا اعلان ہوا اور پھر "انکار کیا" کا یہ سلسلہ تقریباً ایک گھنٹے تک چلتا رہا۔ لیوین جنگلے پر کہنیاں ٹیکے، جھکا ہوا تھا اور سن رہا تھا۔ شروع میں اسے تعجب ہوا اور اس نے سمجھنا چاہا کہ اس کے معنی کیا تھے۔ پھر اس بات کا تعین کرنے کہ وہ اسے کچھ سمجھائی نہیں دے رہا ہے اسے اکتاہٹ ہونے لگی۔ اس کے بعد اس سارے بیہودہ اور گنگی بوجھ سے وہ بھی پریشان ہو رہا تھا اس کا جی اداس ہو گیا۔ اس نے وہاں سے چپکے ہی جانے کا فیصلہ کیا اور پیچھے کو چلا۔ گیلری کی دہلیز سے ہوتے ہوئے اس نے دیکھا کہ ہال کی سیڑھیوں کے ایک بہت ہی پریشان اور بیوقوف طالب علم جس کی [illegible] سرخ وردی تھیں وہاں ٹہل رہا تھا۔ سیڑھیوں پر اس کا سامنا ایک بوڑھے سے ہوا جو ایک عورت تھیں جو بڑی تیزی سے اپنی ایڑیوں کے ہوتے پیچھے چل آ رہی تھیں اور ان کے ساتھ بلا بلا اپنی پر دیوار رہا تھا۔

"میں نے آپ سے کہا تھا کہ وہ نہیں کریں گی" پر دیوار نے اس وقت کہا جب لیوین سے ایک طرف ہو کر ان لوگوں کو نکلنے کا راستہ دیا۔

لیوین باہر جانے والی سیڑھیوں تک پہنچ چکا تھا اور پیاز کو ٹھنڈا کرنے کے لئے وہ [illegible] ہال رہا تھا کہ سیکرٹری نے اسے پکار لیا۔ "مہربانی کر کے تشریف لائیے کمسن من امیشریچ دوسرے ڈالے جانے والے ہیں۔"

امیدواری کی حیثیت سے نیز یوفسکی چناؤ لڑ رہا تھا جس سے اسے ذاتی عناد تھا۔ لیوین نے انکار کیا تھا

لیوین ہال کے دروازے پر گیا۔ وہ بند تھا۔ سیکرٹری نے چابی گھمائی اور دروازہ کھل گیا اور لیوین سے اور دو عہدیدار عجلت سے باہر نکل گئے جن کے چہرے سرخ ہو رہے تھے۔

"اب بھلا میں آپ نہیں" سرخ چہرے والے ایک عہدیدار نے کہا۔

عہدیداروں کے پیچھے پیچھے صوبے کے طبقہ امرا کے مارشل کا چہرہ نکلا۔ یہ چہرہ تھکن اور اشتعال کی امیدی کی وجہ سے اجنبا ہو گیا تھا۔

اس نے عہدیدار سے چیخ کر کہا "میں نے تم سے کہا تھا کہ کسی کو باہر مت جانے دینا۔"

"میں نے تو جناب عالی کو دروازے پر دستک کے لئے دروازہ کھولا تھا۔"

"اف میرے مالک!" اور گہری سانس لے کر مارشل نے اپنی سفید بر مس پوش تھی ہاتھوں کو [illegible]

بڑے تقدس کے ساتھ انتخابات کا انعقاد کیا تھا' تقریر کی تھی' سبھی لوگوں میں اس سے متعلق بڑا واضح تھا' احترام اور نظامانہ تابعداری کا جذبہ بھی بیدار کر دیا تھا لیکن وردشکی کے لیے وہ واقعتاً سوف تھا' اس سے وہ کور آف "نیکر" میں پکارا جاتا تھا' جو اس کے سامنے بولا گیا تھا اور جسے وردشکی میتہ آسو (74) کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے بائیں ہاتھ کو نیچے وردشکی جیٹا تھا جس کی صورت سے جوانی قطعیت اور بربادپن ٹپک رہا تھا۔ وردشکی اس کے ساتھ سادگی اور احترام سے پیش آ رہا تھا۔

سویا ڈشکی نے اپنی ناکامی کو تبھی خوشی برداشت کر لیا تھا یہ اس کے لیے ناکامی تو تھی بھی نہیں جو بار بار اس نے خود جام الما کر نیچے وردشکی کو مخاطب کر کے کہا تھا' اس میں طبقہ امرا کو ہمیشہ اس سے بہتر لائحہ عمل تلاش کرنا ممکن تھا۔ اور اس لئے سارے ایماندار لوگ اس سے لمحاتی ناکامیابی اور اس کے شکش کے شریک اور طرفدار رہیں۔

اسی بیان ارکان سبھا بھی اسے بڑی خوش تھے کہ ان کا وقت بھی خوشی گزرا اور سب مطمئن ہیں شاہد رعوت میں انتخابات کے واقعات بیان ہیں کہ یہاں کے گئے سویا ڈشکی نے مارشل کی وردی کی تعریف کی اور نیچے وردشکی سے مخاطب ہو کر اس نے کہا کہ عالی مرتبت کو مبارک کتاب کی جانچ دے کے لیے اولی آخروں سے زیادہ پیچیدہ طریقہ' زیادہ جھوٹ پائے گا۔ دوسرے واقعہ حاکم [illegible] ہیں یا کہ سب سے طبقہ امرا کے مارشل نے تو ہاں ناچ کے لئے اعلانگ پوش خدمتگاروں کا انتظام کیا تھا اور [illegible] مارشل سے اعلانگ پوش خدمتگاروں سمیت ہال ناچ دیا تو انہیں واپس بھیجنا پڑے گا۔

دعوت کے دوران میں لوگ نیچے وردشکی کو بار بار مخاطب کر کے [illegible] سب سے طبقہ امرا کے مارشل "عالی مرتبت"۔

یہ اسی خوشی اور عنایت کے ساتھ کہا جا رہا تھا جس سے تو ہاں عورت تو [illegible] کے شوہر کے عہدہ کے نام سے اسے مخاطب کیا جاتا ہے نیچے وردشکی اپنی صورت سے [illegible] ہے بار بار ہے بلکہ اس خطاب کو خفارتی نظر سے دیکھتا ہے یہی صاف [illegible] اپنے اوپر بڑا ضبط کئے ہوئے تھا تاکہ خوشی وہ [illegible] ہو [illegible] میں تھا جس میں سب لوگ تھے۔

کھانے کے بعد ان لوگوں کو کئی تار بھیجے گئے جنہیں انتخابات کی روش سے دلچسپی تھی [illegible] ارکان سبھا نے بھی' جو بہت ہی خوش تھے' (اور یہ انکشاف ہوا تھا کہ اس مضمون کا تار بھجوانا "نیچے وردشکی" دونوں سے بہت خوش ہوئے۔ مبارک ہو دونوں کو خبر کر دو۔" سبھی نے بار بار یہ مضمون اس طرح دہرایا) لوگ سن لیں اور کہا کہ "انہیں بھی خوش کرنا چاہیے" [illegible] کرنے جو بار پر صاف کیا آیا تھا سو [illegible] ٹھنڈی سانس بھری اور سمجھ گئیں کہ [illegible] ہو گا حاضرین کے استیج میں ایسے کھانے پینے کے بعد" [illegible] کے تیل کر اف "(75) کی ضروری ہے

ساری چیزیں بہت ہی عمدہ کھانے اور شرابیں سمیت جو شراب کے روسی سوداگروں سے ہاں سے نہیں بلکہ پرویس ہی سے بوتلوں میں بند منگوائی گئی تھیں بہت ہی اچھی قسم کی سادہ اور مسرت بخش تھیں سویا ڈشکی سے ہم خیال لوگوں میں سے ہیں نظر کے ملنے کا انتخاب کیا تھا جو [illegible] سے ہم کو لوگ تھے اور ساتھ ہی دین اور ثقافت بھی۔ جام چلنے گئے' قدمے نذاقیہ بھی معوبے کے طبقہ امرا کے نئے مارشل کے نام

دی اور سر جھکائے ہوئے نیچے ہال میں بڑی میز کے پاس چلا گیا۔

جیسا کہ حساب لگایا گیا تھا نیچے وردشکی کو زیادہ ووٹ ملے تھے اور وہ صوبے کے طبقہ امرا کا مارشل چن لیا گیا بہت سے لوگ خوش تھے بہت سے مطمئن تھے اور تھکی تھکی سے خوشی کے بیان میں تھے اور بہت سے لوگ ناراض اور ناخوش تھے صوبہ کے طبقہ امرا کے مارشل پر ایسی اتفاقی ہمدردی چھائی تھی کہ وہ اسے پہچان سکتے تھے جب نیچے وردشکی ہال سے باہر چلا تو ایک بھیڑ نے اسے گھیر لیا اور خوشی کے بیان میں اس کے پیچھے پیچھے چل پڑے جیسے وہ پہلے اس گورنر کے پیچھے پیچھے چل تھی جب انہوں نے انتخابات کا افتتاح کیا تھا جیسے وہ سیکرٹری کے پیچھے پیچھے اس دن چل تھی جب وہ چنا گیا تھا۔

31

صوبہ کے طبقہ امرا کے نئے منتخب شدہ مارشل اور نئے لوگوں کی جگہ سنبھالنے کی بہت سے لوگوں نے اس دن وردشکی کی دعوت میں شرکت کی۔

اردشکی انتخابات میں اس لئے بھی آیا تھا کہ وہ سامنے میں وہ اونچے نگا تھا اور آنکھ کے سامنے اسے اپنی ذاتی سے حق رعایت کرنا تھا اور اس لئے بھی کہ انتخابات میں سویا ڈشکی کی حمایت کر کے اس کی ان ساری نظروں اور [illegible] کشمکش قابل پار سے جو اس نے راستہ سے انتخابات میں وردشکی کے لیے کی تھیں اور سب سے زیادہ اس کے لئے کہ [illegible] اس سیٹ کی ساری [illegible] دیوں کو کنجی کے ساتھ پوری کرے جو اس سے اختیار کی تھی یہ توقع بالکل [illegible] تھی کہ انتخابات سے معاملے میں وہ اس قدر محو ہو جائے گا اور یہ معاملہ اس میں کامیابی اور فروش پیدا کرے گا اور وہ اس معاملے کو اتنی اچھی طرح سرانجام دے سکے گا وہ امرا سے ملنے میں بالکل ہی یا مخلص تھا لیکن صاف ظاہر تھا کہ اسے کامیابی حاصل ہوئی تھی اور یہ سوچنے میں وہ غلطی نہیں کر رہا تھا کہ وہ عاکیر [illegible] رہیں میں اچھی سے اثر رکھتا تھا۔ اڑانی کی دولت اور اختیارات "شہریں" اچھی قیام گاہ جو اسے اس کی بیوی سے واقف فار ٹیر لوف ملے تھے ہی تھی جو ان امور سے بچپن رکھتا تھا اور جس سے انہیں میں سماج عمل تک قائم کر یا تھا اور وردشکی کے محمد مار پی' جسے وہ بیاہ سے لایا تھا گورنر سے دوستی جو اس کا ہم صحبت بلکہ [illegible] تھا اور سب سے بڑھ کر اس کے سادہ اور سب کے ساتھ یکساں برتاؤ کا اپنا [illegible] تھا اس سے [illegible] کو اس کے مخصوص غرور کے بارے میں اپنی رائے بدلنے پر مجبور کر دیا وہ محسوس کرتا تھا کہ [illegible] اس بھی صاحب کے مجسموں نے کیٹی شیرباخ سے شادی کی تھی اور جنہوں نے آپ پر دے ہوئے (73) سنگ خیز ناراضگی کے ساتھ اسے بیکاری اتفاقہ بانجھ ناداری' ہر جا کیردار جس سے وہ متعارف ہوا' اس طرح [illegible] کیا ہے وہ صاف کہہ رہا تھا' اور دوسرے بھی اس کا اعتراف کرتے تھے کہ نیچے وردشکی کی کامیابی میں اس سے بہت زیادہ معاونت کی اور اب اپنے دوستوں پر نیچے وردشکی کی جیت کا جشن مناتے ہوئے اسے اپنے اوپر [illegible] ہے جیتنے پر خطرمندی کا جشن منا رہا تھا خود انتخابات سے اسے اس قدر [illegible] اگلے دن میں اس کی شادی ہو گئی تو وہ خود چنا جانے کی سوچ رہا تھا۔ کچھ اسی طرح سے جیسے جاگی کے ذریعے کوئی دوست جیتنے کے بعد وہ خود گھوڑ دوڑ میں شریک ہونا چاہتا تھا۔

اس وقت تو وہ اپنے جاں کی جیت کا جشن منا رہا تھا اردشکی میز کی سب سے عمایاں جگہ پر بیٹھا تھا اس کے [illegible] ہوئے گورنر حاضر تھا [illegible] کے لئے تو وہ صوبے کا مالک تھا جس نے

کے بھی گھومنے کے نام سے بھی جھنگ کے ڈائریکٹر کے نام سے بھی اور "ہمارے مہربان مہربان" کے نام سے بھی
درشکی خوش اور مطمئن تھا۔ اسے صوبائی شہریت اپنے پسندیدہ رنگ و جھنگ کی بالکل توقع تھی۔

کھانے کے بعد اور بھی زیادہ مے خوشی کا ماحول ہو گیا۔ گورنر سے درشکی نے اس کنسرٹ میں چلنے کی درخواست کی جسے سلاف بھائیوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ان کی بیوی نے منظم کیا تھا اور جو اس سے منائی جانی تھی۔

"وہاں ہال فاتح بھی ہو گا اور تم ہمارے ہاں کی حسینہ کو بھی دیکھ سکو گے۔ واقعی یہ سب بہت ہی شاندار ہو گا۔"

"تاشے ان باتوں (ان "فاتح" اور درشکی سے) واپس میں کہا جس کو یہ قطعی پسند نہ تھا لیکن مسکرا کر اس نے آنے کا وعدہ کر لیا۔

جب سے گورنر نے انجینئر سے کس رائی پیلے اب سب لوگ سگریٹ پینے لگے تھے تب درشکی کا خاص ملازم ایک تار لکھے ہوئے اس کے پاس آیا۔

"[illegible] سے آیا ہے" خاص ہرکارے کی معرفت" اس نے مسکی فیڈارا سے کہا۔

"حیرت کی بات ہے کہ اس کی صورت اپنی پروکیورمنٹ سے کس قدر ملتی ہے" ایک مہمان نے فرانسیسی میں خاص طور سے ہرکارے کے بارے میں کہا۔ اس وقت درشکی نہیں ہو رہا تھا

[illegible] سے پہلے ہی درشکی کو اس ناخوشگوار معلوم تھا۔ یہ طرس رائے کے اتفاقات بانڈ ان میں ختم ہو جائیں گے اس نے بعد گورنر کو واپس آنے کا وعدہ کیا تھا۔ آج سچ تھا اور وہ جانتا تھا کہ [illegible] کے مضمون میں اس بات پر ملامت ہو گی کہ وہ وقت پر واپس نہیں ہوا۔ کل شام کو اس نے [illegible] تھا وہ اسی نہ پہنچا ہو گا۔

[illegible] تھا جس کی اسے توقع تھی میں اس کا [illegible] بالکل بے توقع اور اس کے لئے ناخوشگوار تھا [illegible] سے [illegible] ہو سکتا ہے [illegible] میں ایلی بالکل بے تعلق ہو جاتی ہوں [illegible] درشکی کے کاغذ میں بلند اور قتل ہوتی ہیں [illegible] سوں اور کل تمہارا انتظار کرتی رہی اور اب پتہ چلا ہے کہ [illegible] ہو رہی ہوں تم مجھ سے [illegible] کر رہے ہو [illegible] جانا چاہتی تھی لیکن پھر میں نے ارادہ بدل دیا اس لئے کہ جانتی ہوں کہ یہ تمہیں اچھا نہیں لگے گا۔ بلکہ نہ دیکھ کر اب بھیجو تاکہ مجھے معلوم ہو کہ کیا کرنا چاہئے۔"

[illegible] سے درشکی کو آنا چاہتی تھیں۔ بنی بنا رہے اور یہ معاندانہ لہجہ۔

خاتون کی ان معصومانہ حسرتوں اور اس ادائی گراں بار محبت کے تقاضا پر درشکی ششدر رہ گیا جس کی بعد گھنٹوں میں اسے واپس جانا تھا۔ لیکن جانا تو ضروری تھا اور وہ پہلی گاڑی سے رات کو اپنے کمرے لے [illegible] گیا

32

خاتون میں درشکی کے جانے سے پہلے یہ جوش کر کہ ہو جانے سے بیمار ہو گئی تھی۔ [illegible] کرتے تھے وہ [illegible] قریب نہیں لاتے تھے [illegible] اور یہ تھیں جن کر سکے میں "تاشے" یہ فیصلہ کیا تھا کہ وہ اپنے اوپر ہر ممکن جبر کریں گی [illegible] سے بدلی کا [illegible] ساتھ برداشت کر لیں۔ درشکی جب ان واپسی روانگی کی

اطلاع دینے آیا تو اس نے انہیں جن سرد اور تند نظروں سے دیکھا ان سے ان کو خبیں پہنچی اور اس کے جانے سے پہلے ان کا سکون برباد ہو گیا۔

اکیلی رہ جانے پر جب انہوں نے ان نظروں کے بارے میں سوچا جو آزادی نے حق کا اظہار کرتی تھیں تو ہمیشہ کی طرح ایک سی نتیجے پر پہنچیں۔۔۔ انہیں اپنے پست اور ذلیل ہو جانے کا شدید احساس ہوا "وہ جب اور جہاں جانا چاہیں انہیں اس کا حق ہے۔ صرف جانے کا نہیں بلکہ مجھے چھوڑ جانے کا بھی۔ نہیں ہمارے حقوق حاصل ہیں، مجھے ایک بھی حق نہیں۔ لیکن یہ جانتے ہوئے تو انہیں ایسا۔ کرنا چاہئے تھا۔ انہوں نے کیا کیا؟ انہوں نے مجھے سرد اور تند نظروں سے دیکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ مہم اور ناقابل گرفت بات ہے لیکن پہلے ایسا نہیں تھا اور اس نظر کے معنی بہت کچھ ہیں "انہوں نے سوچا" یہ نظر علامت ہے کہ محبت کا ختم ہونا شروع ہو رہا ہے۔"

اور اگرچہ انہیں یقین تھا کہ محبت کا ختم ہونا شروع ہو گیا ہے پھر بھی وہ یہ کہہ کر نہ تھیں "وہ تو اس سے اپنے تعلق کو کسی طرح بحال۔ نہ تھیں۔ پہلے کی طرح اب بھی وہ صرف محبت اور الفت سے اسے اپنے بس میں رکھ سکتی تھیں اور پہلے ہی کی طرح اب بھی ان میں مصالحانہ رویہ اور رات کو سو رہنے کی بات کے بارے میں ہیجانگیز خیالات کو گھونٹ سکتی تھیں کہ اگر اس نے ان سے محبت کرنا ترک کر دیا تو کیا ہو گا۔ یہ سچ ہے کہ ایک دردناک تھا۔۔۔ اس کو اپنے بس میں رکھنے کی خواہش نہ کرنا اور اس کے لئے وہ سوائے اس کی محبت کے اور کچھ نہ چاہتی تھیں بلکہ اس کے قریب آنا اور ایسی صورت حال میں رہنا کہ وہ انہیں چھوڑ کر جانے کا ارادہ نہ کر سکے۔ یہ ارادہ تھا طلاق اور بیاہ۔ اور وہ اس کی آرزو کرے گئیں اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب اگر اسٹیو آئے تو اس سے اس کے بارے میں ان سے کہا وہ پہلی ہی بار میں رضامند ہو جائیں گی۔

اس طرح کے خیالوں میں کھانے نے درشکی کے بنا پانچ دن گزار دیئے۔ وہ جس میں اسے گھر سے باہر رہنا تھا۔

ان کا وقت ٹینس کھیلنے، اور ادار اسے باتیں کرنے، ہسپتال دیکھنے جانے اور سب سے خاص کر پڑھنے میں ایک کے بعد دوسری کتاب پڑھنے میں صرف ہوا۔ لیکن جب پہلے دن کو چار ان رٹے سے اسٹیش سے درشکی کے بغیر لوٹ آنا تھا۔ محسوس کیا کہ اب کسی طرح بھی ان کے بس میں نہیں ہے اس کے بارے میں اور اس بارے میں خیالات کو دبا کر رکھنا کہ وہ وہاں کیا کر رہا ہے۔ اسی وقت ان کی بنی بیمار ہو گئی۔ کھانے اس کی دیکھ بھال کرنی شروع کر دی لیکن اس سے ان کا دھیان نہیں ہٹا اس لئے اور بھی کہ بیماری کوئی خطرناک نہ تھی۔ انہوں نے بڑی کوشش کی لیکن وہ اس بچی سے پیار نہ کر سکتی تھیں اور محبت کا جو تنگ وہ چاہتی تھیں نہ تھی۔ اس دن کی شام کو کھانا جب اکیلی رہ گئیں تو انہیں درشکی کے سلسلے میں انتظار تھا کہ انہوں نے شعوری طور پر فیصلہ کیا تھا یعنی ابھی طرح غور و فکر کرنے کے بعد انہوں نے وہ قصادوں بھرا خط لکھا جو درشکی کو ملا تھا اور اسے وہ پڑھ چکے تھے۔ انہوں نے اسے خاص ہرکارے کی معرفت بھیج دیا اگلی صبح کو انہیں درشکی کا خط ملا اور وہ اپنے خط پر پچھتائیں۔ وہ بہت خوفزدہ ہو کر اس تند نظر کا سامنا دوبارہ کرنے کا انتظار کرتی تھیں جس سے اس نے انہیں جاتے وقت دیکھا تھا۔ خاص طور سے اس وقت جب اسے معلوم ہو گا کہ وہ کسی خطرناک طور پر بیمار نہ تھی۔ پھر بھی وہ خوش تھیں کہ انہوں نے اسے خط لکھ دیا اب کھانا اپنے آپ سے یہ اعتراف کرتی تھیں کہ وہ ان کو بری طرح محسوس کرتا ہے اور وہ اپنی آزادی کو ترک کر کے ان کے پاس الفس کے ساتھ واپس آئے گا لیکن اس

کے باوجود وہ خوش تھیں کہ وہ واپس آ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے تو سمجھے لیکن وہ ہے کاتیہ یہاں ان کے پاس ہو رہا ہے۔ دیکھے گی اور انھیں اس کی ہر حرکت کا علم رہے گا

وہ ڈرائنگ روم میں بیٹھ کے لیے فرانسیسی سوریع پولیت تین کی ایک کتاب لے بیٹھی تھیں اور پڑھنے کے ساتھ ساتھ گن میں ہوا کی آواز سن رہی تھیں اور ہر منٹ توقع کر رہی تھیں کہ بگھی بس آنے ہی والی ہے کئی بار انھیں لگا کہ پہیوں کی آواز سنائی دی ہے لیکن انھوں نے غلطی کی تھی۔ آخر کار یہ صرف پہیوں کی آواز تھی بلکہ کوچوان کی چیخ اور چھتر اور پر لگیج میں گھنی گھنی آواز بھی سنائی دی۔ پرنسس ورورا نے بھی اس کی تصدیق کی اور مسکرانے لگیں۔ آنا کا چہرہ گلابی ہو گیا اور وہ کھڑی ہو گئیں۔ لیکن بیٹھ جانے کی بجائے جیسے کہ پہلے دو بار جا چکی تھیں، وہ جہاں تھیں وہیں کھڑی رہیں۔ انھیں اچانک اپنے فیصلہ پر شرم آنے لگی لیکن سب سے زیادہ اس بات کا ڈر تھا کہ وہ ان سے کیسے ملے گا۔ تو بن کا احساس ختم ہو چکا تھا۔ یہ صرف اس کی بار بار مستقل کے انکار سے خوفزدہ تھیں۔ انھیں یاد آیا کہ بیٹی نے آج صبح ان سے کہا تھا کہ بالکل تندرست ہے بلکہ انھیں اس پر جھنجھلاہٹ بھی ہوئی کہ وہ عین اسی وقت ٹھیک ہو گیا جب خط لکھا جا چکا تھا۔ پھر انھیں وہ خوشی کا مہمان آیا کہ وہ یہاں ہے، پورے کا پورا، اپنی آنکھوں اور ہاتھوں سمیت۔ ان کے کانوں میں اس کی آواز پڑی۔ اور سب کچھ بھول کر وہ خوش ہو کر اس کے استقبال کو دوڑیں۔

"تو، کاؤنٹ کیسی ہے؟" اس نے اپنی طرف سے ذکر آنے ہونے کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے سخت سی آواز میں کہا۔ وہ کرسی پر بیٹھا تھا اور خط جلا کر اس کے گرم شعلہ کو آنکھ سے لگا رہا تھا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہے، اب ٹھیک ہے۔"

"اور تم؟" اس نے اپنے بدن کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔

انھوں نے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے لیا اور اس کو کھینچ کر اپنی کمر پر رکھ کر اسے بھینچ لیا

"خیر مجھے بڑی خوشی ہوئی" اس نے ان کو ان کے بالوں کے شکار، ان کے لباس کو سراہتی ہوئی نظر سے دیکھتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ لباس انھوں نے اسی کے لئے پہنا ہے۔

یہ سب اسے پسند آیا لیکن یہ تو جانے کتنی بار پسند آیا تھا اور اس کے چہرے پر وہی تیز چمکتا ہوا تاثر جم کر رہ گیا جس سے وہ انکار کرتی تھیں۔

"تو مجھے بڑی خوشی ہے۔ اور تم ٹھیک ہو؟" اس نے رومال سے اپنی نم داڑھی کو پونچھتے اور ان کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے کہا۔

"اس کی کوئی بات نہیں" انھوں نے سوچا "اس وہ یہیں رہے اور جیسا وہ ہے ویسا ہی ہو گا تو مجھ سے محبت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس کی محبت ہی نہ ہو گی کہ مجھ سے محبت نہ کرے۔"

شام پرنسس ورورا کی موجودگی میں خوشی اور مسرت میں گزری۔ پرنسس نے روشنی سے شکایت کی کہ آنا اس کی عدم موجودگی میں سوگوار بنی تھیں۔

"تو پھر کیا کرتی؟ مجھے عیدی نہیں آتی تھی۔ طرح طرح کے خیالات پریشان کرتے تھے۔ جب یہ ہوتے ہیں تو میں کبھی نہیں بیٹھتی۔ تقریباً کبھی نہیں۔"

روشنی نے انتظامات کا سارا حال بیان کیا اور آنا اپنے سوالوں سے اسے اسی موضوع پر لے آئیں جس سے اس کو سب سے زیادہ خوشی ہوتی تھی۔ اس کی کامیابیوں کی باتیں۔ انھوں نے اس کو وہ سب کچھ بتایا جس

سے اسے کمر میں دلچسپی ہو سکتی تھی۔ اور ان کی ساری پرانی مسرتیں پھر سے تازہ تھیں۔

لیکن شام کو دیر سے جب وہ دونوں اکیلے رہ گئے تو آنا نے یہ دیکھ کر کہ وہ پھر پوری طرح اس کی مالک ہیں، اس کے سلسلے میں اس کی نظر کے تکلیف دہ تاثر کو دور کرنا چاہا۔

"لیکن تم یہ اعتراف کرتے ہو کہ تمھیں غلط فہمی ہوئی تھی اور تم نے بہتری ہی کی تھی نہیں کیا تم نے؟"

جیسے ہی انھوں نے یہ کہا، جیسے ہی سمجھ گئیں کہ اس وقت وہ ان کے ساتھ جا رہے تھی محبت سے پیش آ رہا ہے لیکن اس نے ان کی اس حرکت کو معاف نہیں کیا۔

"ہاں" اس نے کہا "خدا اس قدر عجیب تھا۔ ایک طرف تو یہ کہ کوئی بیمار ہے اور دوسری طرف یہ کہ تم خود آنا چاہتی تھیں۔"

"وہ سب کچھ تھا۔"

"ہاں مجھے اس میں کوئی شک نہیں۔"

"نہیں تمھیں شک ہے۔ میں دیکھ رہی ہوں کہ تم ناراض ہو۔"

"ایک حد تک کے لئے بھی نہیں۔ یہ سچ ہے کہ میں ناراض ہوں صرف اس بات پر کہ تم جیسے ہو سمجھنا ہی نہیں چاہتیں کہ امیدواریاں ہوتی ہیں۔"

"کسرت میں جانے کی امیدواریاں۔"

"اچھا اس کی بات نہیں کریں گے" اس نے کہا۔

"کیوں نہیں بات کریں گے؟" وہ بولیں۔

"میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی نام سامنے آ سکتا ہے، امید رہتی ہے، ہو سکتی ہے۔ اب مجھے اسی کا سہارا لینا ہے، گھر کے سلسلے میں۔ اف آنا، تم کو اس قدر جھنجھلاتی کیوں ہو؟ کیا واقعی تم نہیں چاہتیں کہ میں تمھارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا؟"

"اگر ایسا ہے" آنا نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا "تو تم اس زندگی کو ہار سمجھنے لگے ہو۔ ہاں تم یکسوئی کے لئے آؤ گے اور چلے جاؤ گے جیسے سب مرد کرتے ہیں۔"

"آنا یہ ہماری زندگی کی بات ہے۔ میں اپنی ساری زندگی تمھارے قدموں پر نثار کرنا چاہتا ہوں۔"

لیکن انھوں نے اس کی بات ہی نہیں سنی۔

"اگر تم ایسا سمجھتے ہو تو میں بھی جاؤں گی۔ میں یہاں نہیں رہوں گی۔ تمھارا تم بالکل سے الگ ہو جانا یا ساتھ ہونا۔"

"تمھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ میری واحد خواہش ہے۔ لیکن اس کے لئے۔"

"طلاق کی صورت ہے؟" میں انھیں لفظوں کی۔ میں دیکھتی ہوں کہ میں اس طرح زندگی نہیں بسر کر سکتی۔ لیکن میں تمھارے ساتھ نہ رہ سکوں گی۔"

"تم تو جیسے مجھے دھمکا رہی ہو۔ میں خود بھی کوئی بھی چیز اتنا نہیں چاہتا جتنا تم سے جدا ہونا" روشنی نے تکرار کی۔ لیکن جب اس نے یہ پر شفقت الفاظ کہے تو اس کی آنکھوں میں صرف ایک ایسے انسان کی سرد اور بے نگاہی کی چمک نہیں تھی بلکہ ایسے انسان کی نگاہ تھی جس پر جبر کیا جا رہا ہو اور جو تلخ مزاج ہو گیا ہو۔ آنا نے

اس نگاہ کو دیکھا اور اس کے معنی کا اندازہ یقینی طور پر لگایا۔

"اگر ایسا ہے تو یہ بہت اچھی بات ہے" اس کی یہ نگاہ کہہ رہی تھی یہ ایک وار دار کا تاثر تھا لیکن اسے وہ کبھی نہیں بھولیں۔

آنا نے شوہر کو خط لکھا جس میں اس سے طلاق کی درخواست کی اور خود ماسکو کے آلمر میں پرنسس وارواراکو رخصت کر کے جس کے بے بیٹیوں برگ جانا ضروری تھا، وہ روسکی کے ساتھ ماسکو آگئیں انہیں کسی بھی دن الکسیی الکساندروویچ کا جواب اور اس کے نتیجے میں طلاق مل جانے کی توقع تھی چنانچہ اب وہ میاں بیوی کی طرح ایک ہی گھر میں رہنے لگے۔

●●●

حصہ ہفتم

۱

لیون میاں بیوی تین مہینے سے ماسکو میں قیام پذیر تھے۔ وہ مدت بہت اس ہو گئی تھی جب اس معاملے کے جانکار لوگوں کے اختلافی یقینی حساب کے مطابق کیٹی کی زچگی ہو جانی چاہئے تھی بلکہ اس کے آثار ابھی تک ابتدائی تھے اور کسی چیز سے بھی ظاہر نہ ہوتا تھا کہ وہ وقت اب اس سے زیادہ قریب ہے جتنا وہ مہینے پہلے تھا۔ ڈاکٹر دائی 'نائلی' ماں اور خاص طور سے لیون جو غیر طوعاً کے قریب تر آنے والے واقعے کے بارے میں سوچ ہی نہ سکتا تھا، سبھی کو بے صبری اور بے چینی ہونے لگی بس ایک کیٹی خود تو بالکل پرسکون اور سلمی محسوس کرتی تھی۔

اب اسے اپنے اندر آنے والے بچے سے محبت کا یا جو واضح طور پر محسوس ہونے لگا تھا یہ بچہ اس کے لئے ایک حد تک اس وقت بھی حقیقت بن چکا تھا اور اس نے خود کو اس خیال خوشی کے ساتھ اس احساس کا عادی بنا رکھا تھا۔ کچھ اب پوری طرح سے اس کا جز نہیں رہ گیا تھا اور کبھی کبھی وہ اس سے آزاد اپنی الگ زندگی بسر کرتا تھا۔ ڈاکٹر کیٹی کو اس سے تکلیف ہوتی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا جی چاہتا کہ اس عجیب اور نئی خوشی سے اس بچے۔

جن لوگوں سے وہ محبت کرتی تھی وہ سب اس کے ساتھ تھے اور سب اس سے اتنی مہربانی سے پیش آتے تھے اور اس کی اتنی خاطر داری کرتے تھے کہ اسے ہر چیز صرف خوشگوار ہی لگتی کہ اگر وہ یہ نہ جانتی اور نہ محسوس کرتی ہوتی کہ یہ جلد ہی ختم ہو جائے گا تو کسی بہتر اور خوشگوار تر زندگی کی تمنا ہی نہ کرتی اس زندگی کی کمی تو ہو ایک چیز بیمار کرتی تھی وہ یہ تھی کہ اس کا شوہر یہاں نہیں تھا وہ کیٹی کو اچھا لگتا تھا اور جیسا وہ حالت میں رہتا تھا

وہ حالت میں اس کے پر شفقت پرسکون اور مہربان نوازش سے محبت کرتی تھی۔ شہر میں وہ ہمیشہ بے چین اور خفا خفا لگتا تھا جیسے ڈرتا ہو کہ کہیں کوئی اس کی اور خاص کر اس کی بیوی کی توہین نہ کر دے۔ دیہات میں یہ جانتے ہوئے کہ یہی اس کی اصلی جگہ ہے وہ کہیں بھی جانے کی جلدی میں نہ ہوتا تھا اور کبھی کسی مصروفیت کے بغیر رہتا تھا یہاں شہر میں وہ ہمیشہ جلدی میں رہتا تھا جیسے ڈرتا ہو کہ کہیں کچھ چھوٹ نہ جائے اور کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ تھا نہیں اور کیٹی کو اس پر ترس آتا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ دیہاتوں کو وہ قابل رحم سمجھتا تھا اس کے برعکس جب معاشرے میں کیٹی اس کی طرف دیکھتی جیسے کبھی کبھی اپنی محبوب ہستی کو دیکھا جاتا ہے تو اسے کسی اجنبی کی طرح دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے تاکہ اپنے دل میں اس بات کا تعین کیا جا سکے جو وہ دوسروں میں پیدا کرتا ہے تو وہ دیکھتی بلکہ یہ دیکھ کر اسے ایسا رشک ہوتا کہ اس سے وہ خود بھی ڈر جاتی کہ

صرف یہ کہ وہ قابل رحم نہیں ہے بلکہ اپنی تمدنی شائستگی، تقدیر پر راضی رہنے کے طور طریق، عورتوں کے لئے پر تکلف اخلاق و آداب سے اپنے تو اعلیٰ درجے کا انسان ہے۔ کیٹی کو اپنے خاص طور سے پر تاثر چہرے کی بناوٹ بہت ہی اچھی لگی۔ لیکن وہ اپنے شوہر کو باہر سے نہیں بلکہ اندر سے دیکھا کرتی تھی۔ وہ یہ سمجھتی کہ یہاں وہ اپنے اصلی روپ میں نہیں ہے۔ وہ اس کی حالت کو کسی اور طرح سے بیان کر سکتی تھی۔ کبھی وہ دل میں اپنے شوہر سے اس بات پر ناراض ہوتی کہ اسے شہر میں رہنا آتا ہی نہیں اور کبھی وہ اس بات کو محسوس کرتی کہ اس کے لئے یہاں اپنی زندگی کو اس طرح منظم کرنا واقعی مشکل تھا کہ اس سے مطمئن اور خوش رہ سکے۔

اور در حقیقت وہ یہاں کرے تو کیا کرے؟ ٹائی کھیلنا اسے پسند نہیں تھا۔ کلب وہ جانا نہیں تھا۔ اب وہ جانتی تھی کہ الوشکی کی قسم کے خوش باش مردوں کے ساتھ میل جول بڑھانے کا مطلب کیا ہوتا تھا۔ اس کا مطلب تھا شراب پینا اور پیٹے کے بعد کہیں جانا۔ وہ جیسا کہ پین کے احساس کے بغیر سوچتی۔ سمجھتی تھی کہ ایسی صورتوں میں عورتیں کہاں جاتی تھیں؟ سماج میں آ جاتا؟ لیکن وہ جانتی تھی کہ اس کے لئے جو ان عورتوں سے قربت میں طمانیت حاصل کرنا ضروری تھا اور وہ اس کی خواہش ہی نہ کر سکتی تھی۔ اس کے بچوں کے اور بچوں کے ساتھ گھر میں بیٹھنا؟ لیکن کیٹی کو یہ ایک ہی طرح کی باتیں چبا چبا کر کتنی اچھی اور دل خوش کرنے والی کیوں نہ لگتی ہوں۔۔۔ بڑھے پر نس بچوں کی ان باتوں کو "گانوں اور نوبیوں کی باتیں" کہتے تھے۔۔۔ وہ جانتی تھی کہ اسے قلاری طور پر دوا کھانے والی لگتی ہوں گی۔ تو پھر اس کے کرنے کو رہا کیا؟ اپنی کتاب لکھنا جاری رکھنا؟ اس نے یہ کرنے کی کوشش کی اور شروع میں لائبریری جاتا تھا تاکہ اپنی کتاب کے لئے نوٹ بنانے اور حوالے کی کتابیں دیکھے لیکن جیسا کہ اس نے کیٹی سے کہا تھا جتنا دیکھا بھی نہ کرتا تھا اتنا ہی اس کے پاس وقت کم ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ اس نے کیٹی سے شکایت کی کہ یہاں اس نے اپنی کتاب کے بارے میں باتیں بہت زیادہ کیں اس لئے اس کے سارے خیالات گڈمڈ ہو گئے اور اس کی دلچسپی ختم ہو گئی۔

اس شہری زندگی کا ایک فائدہ یہ تھا کہ یہاں شہر میں ان کے درمیان شکوے نہیں ہوا کرتے تھے جس کی وجہ سے نہیں ہوا کہ شہر کے حالات مختلف تھے بلکہ اس وجہ سے کہ وہ دونوں اس سلسلے میں زیادہ محتاط اور سمجھ دار ہو گئے تھے مگر ماسکو میں ان کے درمیان رنگ و رقابت کی بنا پر بھی شکوے نہیں ہوا جس سے شہر میں آتے وقت وہ دونوں ڈرتے تھے۔

اس سلسلے میں ان کے لئے ایک بہت اہم واقعہ بھی ہوا یعنی ورونسکی سے کیٹی کی ملاقات۔

کیٹی کی پہلی بار ورونسکی اور پرنس ماریا بریسووا سے اس نے بہت پیار کرتی تھیں۔ انہوں نے اس سے ضرور ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ کیٹی اپنی صورت حال میں کسی بھی نہیں جانتی تھی لیکن وہ اپنے باپ کے ساتھ ان کے گھر سے بلا دی بلا سکے گئی اور وہاں اس کی ملاقات ورونسکی سے ہو گئی۔

اس ملاقات کے دوران میں کیٹی خود کو صرف اس بات کے لئے ملامت کر سکی کہ ایک لمحے کے لئے، جب اس نے میر فوجی لباس میں اس کے اس قدر جانے پہچانے سے دخل کو پہچانا تو وہ سکتے میں رہ گئی، خون اسٹ کر دل میں بھر آیا اور چہرے پر روشن رنگ چھا گیا جسے اس نے محسوس بھی کیا۔ لیکن یہ بس چند لمحے رہا۔ ابھی اس کے باپ 'مدجان' بوجھ کر ورونسکی سے اونچی آواز میں باتیں کر رہے تھے "اپنی بات ختم بھی۔ کہا تھا کہ کیٹی بھاری طرح ورونسکی سے آنکھیں چار کرنے کے لئے اور ضرورت ہو تو اس سے اسی طرح بات کرنے کے لئے تیار ہو گئی جیسے وہ پرنس ماریا بریسووا سے باتیں کر رہی تھی۔ اس طرح کہ اس کا شوہر اس کے لہجے کے ہر اتار چڑھاؤ اور مسکراہٹ کی نمائندگی کرے جس کی نظر نے آنے والی مدد کی کہ وہ گویا اس وقت اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی۔

کیٹی نے ورونسکی سے دو چار باتیں کیں بلکہ اس کے ایک دوائی پر سکون کے ساتھ مسکرائی بھی جو اس نے انتخابات کے بارے میں کیا تھا اور انہیں "ہماری پارلیمنٹ" کہا (مسکرانا یہ دکھانے کے لئے ضروری تھا کہ وہ مذاق کو سمجھ گئی ہے۔) لیکن اور اپنی پرنس ماریا بریسووا کی طرف مڑ گئی اور پھر ایک بار بھی اس نے ورونسکی کی طرف نہیں دیکھا جب تک کہ وہ رخصت ہونے کے لئے کھڑا نہیں ہو گیا۔ تب اس نے ورونسکی کی طرف دیکھا لیکن صاف ظاہر تھا کہ صرف اس لئے کہ جب کوئی شخص تعظیم کر رہا ہو تو اس کی طرف دیکھنا بداخلاقی ہے۔

وہ باپ کی بہت شکر گزار تھی کہ انہوں نے اس سے ورونسکی سے ملاقات ہونے کے بارے میں کچھ نہیں کہا لیکن اس نے جب وہ پرنس ماریا بریسووا کے ہاں سے معمول کے مطابق نکل رہے تھے تب ان کی خاص شفقت و محبت سے یہ دیکھا کہ وہ اس سے خوش اور مطمئن تھے۔ وہ خود بھی اپنے آپ سے مطمئن تھی اسے بالکل توقع نہیں تھی کہ وہ اپنے میں اتنی قوت پائے گی کہ ورونسکی کے لئے سارے سابق جذبات کی یاد کو کہیں اپنے دل کی گہرائیوں میں دبا سے رکھ سکے گی اور اس کی طرف سے بالکل بے پیار اور پر سکون ہو سکے گی نہیں بلکہ ہو گی بھی۔

جب اس نے لیوین سے بتایا کہ وہ پرنس ماریا بریسووا کے ہاں ورونسکی سے مل چکی تھی تو اس سے کہیں زیادہ لیوین کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ اس کے لئے لیوین کو یہ بتانا بہت مشکل تھا لیکن اس ملاقات کی ساری تفصیلات بتانا اور بھی مشکل تھا اس لئے کہ لیوین نے کچھ پوچھا نہیں بلکہ بھوں سکیڑ کر بس اسے دیکھتا رہا۔

"مجھے یہ اچھا نہیں ہے کہ تم نہیں تھے" اس نے کہا۔ "یہ نہیں کہ تم کمزور ہو۔ نہیں تھے۔۔۔ تمہاری موجودگی میں میں اتنی فطری نہ رہ سکتی تھی۔۔۔ میں تو اب بہت زیادہ کمزور ہو رہی ہوں۔" کیٹی نے کہا اور اس کا چہرہ اتنا سرخ ہو گیا کہ آنکھوں میں آنسو آ گئے "بلکہ یہ کہ تم کسی طرح انہیں سے یہ سب کچھ نہ سکتے۔"

اس کی بھیگی آنکھوں نے لیوین کو بتا دیا کہ وہ اپنے آپ سے مطمئن تھی اور لیوین اس کے باوجود کہ کیٹی کا چہرہ بتانے میں اتنا سرخ ہو گیا تھا اور اپنی پر سکون ہو گیا اور اس سے ملاقات کرنے لگا جو وہ چاہتی تھی۔ جب اسے سب کچھ معلوم ہو گیا یہ تفصیل بھی کہ بس پہلے لمحے میں تو خود وہ اپنے اوپر قابو نہ رکھ سکی تھی اور اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا لیکن بعد کو یہ اس کے لئے اتنا آسان اور معمول ہو گیا جیسے پہلی بار ملنے والے کے ساتھ ہوتا ہے تو لیوین بھی بہت خوش ہو گیا اور اس نے کہا کہ وہ اس سے بہت خوش ہے اور اب وہ اتنی بے تکلفی کا سلوک کرے گا جتنی اس نے انتخابات میں کی تھی اور ورونسکی سے پہلی ملاقات میں جہاں تک ہو سکے کاروبار پر آنا کر دینے کی کوشش کرے گا۔

"یہ سوچنا اس قدر ناخوشگوار ہے کہ کوئی شخص ایسا ہے جو تمہارا دشمن ہے، جس سے ملنا تکلیف دہ ہو" لیوین نے کہا۔ "مجھے بہت بہت خوشی ہے۔"

F

"تو تم صوفیا کرکے دراسیو کو کلاوتسن اور کاتسن بوں کے ہاں ہو آؤ" کیٹی نے شوہر سے کہا جب وہ باہر

جانے سے پہلے گیارہ بجے اس کے پاس آیا۔ "میں جانتی ہوں کہ تمہارا تم کلب میں کھانا کھاؤ گے' پاپا نے تمہارا وعدہ لے لیا ہے لیکن اس سے پہلے تم کیا کر رہے ہو؟"

"میں بس کتابوں کے پاس جاؤں گا۔" ہیلوین نے جواب دیا۔

"اتنی صبح صبح کیوں؟"

"اس نے مجھے میتروف سے ملانے کا وعدہ کیا ہے جس سے میں اپنی کتاب کے بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں' وہ بیٹرس برگ کے مشہور و معروف عالم ہیں۔" ہیلوین نے کہا

"ہاں' تم انہیں کے مضمون کی تو اتنی تعریف کر رہے تھے۔ اور پھر اس کے بعد؟" کیٹی نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے اپنی بہن کے معاملے کے سلسلے میں وہ الست میں چلا جاؤں۔"

"اور کنسرٹ؟" اس نے پوچھا۔

"میں اکیلے کیا جاؤں گا؟"

"نہیں نہیں' چلے جاؤ' وہاں پر اتنی چیریٹی کی جا رہی ہیں۔ اس سے تو تمہیں اتنی دلچسپی تھی۔ میں تمہاری جگہ ہوتی تو ضرور جاتی۔"

"بہرحال کھانے سے پہلے تو میں گھر آؤں گا۔" اس نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم فراک کوٹ پہن لو تاکہ میں تمہیں کاؤنٹس وال کے ہاں لے جا سکوں۔"

"لیکن کیا وہ واقعی اتنا ضروری ہے؟"

"ہاں' اشد وہ ہمارے ہاں آئے تھے۔ اور تمہارا کتنا کیا ہے؟ جاؤ' بیٹھو' پانچ منٹ سوچو کی بات کرو' کھڑے ہو جاؤ اور چلے آؤ۔"

"لیکن تم کو یقین نہیں آتا کہ مجھے اب اس کی بالکل عادت نہیں رہی اور مجھے بڑی شرم آتی ہے۔ کیسے ہوتا ہے یہ؟ ایک اجنبی شخص آیا' بیٹھا' جلے کسی کام کے بیمار یا ان لوگوں کے معمول میں خلل ہوا' اپنے آپ کو پریشان کیا اور چلا گیا۔"

کیٹی ہنسنے لگی۔

"اگر تم سب کو ایسے تھے تو لوگوں سے ملے جاتے تھے؟" اس نے کہا۔

"جانا تھا لیکن بیحد شرم آتی تھی اور اب تو عادت سی پڑ گئی ہے کہ خدا ہی جانے کہاں کہاں کھانا کھا اس طرح کے ملنے جانے سے کہیں بہتر ہے اتنی شرم آتی ہے اسارے وقت مجھے لگتا ہے کہ یہ لوگ برا مان رہے ہوں گے' کہتے ہوں گے "یہ اگر تم بغیر کسی کام کے آ گئے ہو؟"

"نہیں برا نہیں مانیں گے' اس کا میرا دعوہ" کیٹی نے ہنس کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے شوہر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ "اچھا تو الوداع۔ چلے جاؤ مہربانی کر کے۔"

وہ جانا ہی چاہتا تھا اور اپنی بیوی کے ہاتھ کو بوسہ دے رہا تھا کہ بیوی نے اسے روک لیا

"کیا سچ مچ معلوم ہے تمہیں کہ میرے پاس اب صرف پچاس روبل رہ گئے ہیں۔"

"تو کیا ہوا میں جا کر بینک سے لے آؤں گا کتنے؟" اس نے ناراضگی کے اس انداز سے کہا جسے وہ اچھی طرح جانتی تھی۔

"نہیں' تم ٹھہرو تو۔" اس نے شوہر کا ہاتھ پکڑ کر روکا۔ "دو بات کریں گے' مجھے اس کی وجہ سے بے چینی رہتی ہے۔ گلتا تو یہ ہے کہ میں کوئی فضول چیز نہیں خریدتی لیکن رقم ایسے گھلتی جاتی ہے ہم بچت سے نہیں کر رہے ہیں۔"

"ذرا بھی نہیں۔" اس نے کھانستے ہوئے اور خیراتی چندا کرانے پر نکلنا ملتے ہوئے کہا

اس کھانسنے کے انداز کو وہ جانتی تھی۔ اس کی شدید ناراضگی کی علامت تھی' اس سے نہیں بلکہ اپنے آپ سے۔ وہ دراصل حقیقت ناراض تھا اس بات پر نہیں کہ رقم خرچ ہو گئی ہے بلکہ اس پر کہ اسے اس بات کی یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ غصہ وہ یہ جان کر کہ اس میں کچھ گڑبڑ ہے' بھولنا چاہتا ہے۔

"میں نے سکوف کو کہا ہے کہ وہ گیسوں کے غبارے اور بگی کے لیے درخواست لے لے۔ رقم تو بہرصورت ہو جائے گی۔"

"نہیں مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ ہم یہ بھی بیچ دیں۔"

"ذرا بھی نہیں مگر ابھی نہیں۔" اس نے دہرایا "اچھا تو الوداع میری جان۔"

"نہیں' میں سچ کہتی ہوں' مجھے کبھی کبھی ایسا لگتا ہے کہ میں نے ماں کی بات مان لی۔ دیہات میں کتنا اچھا رہتا اور ایسے میری وجہ سے تم سب کو تکلیف ہوتی ہے اور رقم بھی اتنی خرچ ہو رہی ہے۔"

"ذرا بھی نہیں' ذرا بھی نہیں۔ جب سے میں نے شادی کی ہے تب سے ابھی تک ایک بار بھی ایسا نہیں ہوا کہ میں نے یہ کہا ہو کہ جیسا ہے اس سے مطمئن ہو' تمہارا ایسا نہ ہو۔"

"سچ کہہ رہے ہو؟" اس نے شوہر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھتے ہوئے کہا۔

اس نے بے یقین ہوتے ہوئے صرف بیوی کو تسلی دینے کے لئے کہہ دیا تھا لیکن جب اس نے بیوی کے چہرے پر خلوص اور پیار دیکھا کہ یہ پیاری آنکھیں سوالیہ انداز میں اس پر لگی ہیں تو اس نے ہی بات دل سے کہہ دی اور سوچا "میں تو فطری طور پر اسے بھول ہی جاتا ہوں۔" اور اسے اس خیال کہ اس کے آنے کی جلدی امید تھی۔

"تو اب جلدی ہے تم کو کیا لگتا ہے؟" اس نے بیوی کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر سرگوشی میں کہا۔

"میں اتنی بار سوچ چکی ہوں کہ اب مجھے سوچنا ہی نہیں اور مجھے پتہ نہیں۔"

"اور ابھی نہیں لگتا؟"

وہ شرارت آمیز انداز میں مسکرائی۔

"ذرا بھر بھی نہیں۔" اس نے کہا

"اچھا تو اگر مجھے ضرورت ہو تو میں کتاؤسوف کے ہاں رہوں گا۔"

"نہیں' کوئی ضرورت نہیں ہو گی اور تم اس کی فکر۔ کرنا۔ میں پاپا کے ساتھ میاں سے ملنے جاؤں گی ذرا دیر کو ہم لوگ ان کے ہاں جائیں گے۔ کھانے سے پہلے میں تمہارا انتظار کروں گی۔ ارے ہاں' پتہ ہے تمہیں' ان کی حالت تو بہت ہی بری ہو گئی ہے؟ چاروں طرف۔ ان کے اوپر قرض ہے' رقم ان کے پاس ہے نہیں۔ کل میں نے ناتاشے اور آریتی نے" (اس نام سے وہ اپنی بہن لووو کے شوہر کو پکارتی تھی) "بات کی اور یہ طے کیا کہ ہم اور آریتی جا کر اسٹیوا کی خبر لیں۔ یہ تو بالکل ہی ناممکن ہے۔ پاپا سے اس کے بارے میں بات ہی نہیں ہو سکتی... لیکن اگر تم اور آریتی۔"

"لیکن ہم کر کیا سکتے ہیں؟" لیوین نے کہا۔

"پھر بھی تم آرسینی کے ہاں جاؤ گے ہی۔ وہ تمہیں بتا دیں گے کہ ہم نے کیا طے کیا ہے۔"

"ارے آرسینی کو کیسے کے اس سب سے تو میں پہلے ہی سے متفق ہوں۔ تو میں ان کے پاس چلا جاؤں گا۔ اچھا اور اگر میں کنسرٹ میں گیا تو نتالی کے ساتھ جاؤں گا۔ اچھا اللہ حافظ۔"

برسالی میں بوڑھے نوکر کوزمانے لیوین کو روک لیا۔ شادی سے پہلے سے لیوین کے ہاں کام کرتا تھا اور اب شہر میں ان کی گرہستی کا نگراں تھا۔

"بالکا" (یہ بم کے ساتھ بائیں کو جتنے والا گھوڑا برسالت سے لایا گیا تھا) "اب بھی تنگ کر رہا ہے حالانکہ پھرسے نعل بندی کر دی گئی ہے۔" اس نے کہا۔ "کیا حکم ہے؟"

ماسکو میں شروع کے دنوں میں لیوین کو برسالت سے لائے گئے گھوڑوں کی فکر تھی۔ وہ اس پیلو کو جہاں تک ہو سکے معتدل اور کم خرچ طریقے سے منظم کرنا چاہتا تھا۔ لیکن یہ پتہ چلا کہ اپنے گھوڑوں پر کرائے کی گاڑی سے ہی زیادہ خرچ آتا تھا اور کرائے کی گاڑی ہر گھنٹے لی جاتی تھی۔

"بالکا کو بلوا لو، ہو سکتا ہے کہیں جوت لگی ہو۔"

"لیکن پھر کام کرنے والے کا بھاڑہ روزانہ کے لئے کیا ہو گا؟" لیوین نے پوچھا۔

لیوین کو اب اس بات پر حیرت نہیں ہوتی تھی جیسے کہ ماسکو میں اپنی زندگی کے شروع کے دنوں میں ہوتی تھی کہ روزمرہ کی ضروریات سے متعلق ہر چیز تک جانے کے لئے بڑی بھاری بھی میں وہ طاقتور گھوڑے ہوتے تھے اور اس بھی میں برف اور کیچڑ میں چڑھائی در چڑھائی لے جانے کی ضرورت ہی نہیں تھی اور وہاں اسے چار گھنٹے کھڑے رکھنے کی ضرورت اس کے لئے بیکار روف اور اکرنے کی ضرورت پڑتی تھی۔ اب یہ اسے بالکل قدرتی بات لگتی تھی۔

"کرائے کی گاڑی والے سے کہنا کہ اپنے گھوڑے ہماری بھی میں جوت لے۔" اس نے کہا۔

"جو حکم۔"

چنانچہ فیصر کے حالات کی بدولت ایک مشکل کو اتنی آسانی اور سادگی سے حل کر کے، جو برسالت میں اس کی ذاتی محنت اور توجہ کا مطالبہ کرتی، لیوین بہت خوش ہوا۔ اور کرائے کی گاڑی والے کو گھوڑے کھولنے اور اس میں جوتنے کا حکم دے کر وہ سڑک پر چلا گیا۔ راستے میں رقم کے بارے میں اسے خیال تک نہیں آیا۔ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ پیٹرس برگ کے ان عالم سے کس طرح متعارف ہو گا اور عمرانیات کے ماہر تھے اور ان سے اپنی کتاب کے بارے میں کیا باتیں کرے گا۔

ماسکو میں صرف تیسرے ہی دن لیوین کو 'نئے سماج کا رہنے والا' ان عجیب اور لاحاصل لیکن ناگزیر عجوبوں پر حیرت ہوتی تھی جن کا مطالبہ اس سے ہر طرف سے کیا جاتا تھا۔ لیکن اب وہ ان کا عادی ہو چکا تھا۔ اس صورت میں اس کے ساتھ وہی ہوا جو لوگ کہتے تھے کہ شراب پینے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلا جام گلے میں ہڈی کی طرح اٹکتا ہے، دوسرا شکرے کی طرح چبھتا ہے اور تیسرے کے بعد تو ہر جام چڑیوں کی طرح اڑاتا ہوا جاتا ہے۔ جب لیوین نے خدمت گار کو رخصت کرنے کے لئے سو روبل کا پرانا نوٹ بھنایا تو اسے بے ساختہ یہ خیال ہوا کہ یہ بالکل بے فضول خرچیاں ہوں گی اس لئے کہ جب اس نے اشارتاً یہ کہا کہ وردیوں کے بغیر بھی کام چلایا جا سکتا تھا تو کسی اور کیٹی بست ہی حیران ہوئیں، کہیں بھر کے دو مزدوروں کی مزدوری یعنی صبح سویرے سے رات گئے تک کی مزدوری کے تین سو روبل کی

اجرت کے برابر ہیں۔ اور یہ سو روبل کا نوٹ اس کے گلے میں ہڈی کی طرح پھنس گیا۔ لیکن جب سو روبل کا نوٹ اس نے رشتہ داروں کی ایک دعوت کے لئے سامان خریدنے کے واسطے بھنایا تو اس میں روبل کا نوٹ لیوین کو یہ خیال تو ہوا کہ انھیں روبل کے معنی ہوتے ہیں اس کو ادا کرنے میں محنت کی جاتی تھی، آنکھوں میں دھوپ جاتی تھی، گھاس کاٹی جاتی تھی، سوا سائی جاتی تھی، بھالی جاتی تھی اور ہزاروں میں تھری جاتی تھی۔ یہ سب اسے میں لوگ سمجھتے تھے اور اپنا عقیدہ بنائے تھے، پھر بھی یہ اگلا نوٹ خرچ کرنا آسان تھا اور اب تو بہت دنوں سے بھنانے جانے والے نوٹوں کے بارے میں اس طرح کے خیال آتے ہی نہ تھے اور وہ چڑیوں کی طرح اڑتے جاتے تھے۔ یہ تصور تو بہت پہلے ختم ہو چکا تھا کہ رقم حاصل کرنے میں جو محنت لگائی گئی ہے وہ اس طرح سے مطابقت رکھتی ہے یا نہیں جو اس رقم سے خریدی جانے والی چیزوں سے ملتی ہے۔ یعنی وہ تو اب بھی کبھی کبھی بھول جاتا تھا کہ ایک معروف قیمت ہوتی ہے جس سے کم پر اناج فروخت کرنا مناسب نہیں ہے۔ کاشتکاروں کے سلسلے میں وہ ایک قیمت پر بہت دنوں تک اڑا رہا لیکن پھر اسے اس سے ایک عبارت کے لئے پیسوں کا ایک کم قیمت پر فروخت کرنا پڑا۔ اسے سیدھے پھر پہلے مل رہی تھی۔ بلکہ اب تو اس کے لئے یہ حساب بھی کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا کہ اس طرح کے خرچ کے ساتھ وہ پر سال بھی بغیر خرچ کے بسر کر سکتا تھا یا نہیں۔ وہ تو اس ایک چیز کا شماری تھی کہ بینک میں رقم رہے۔ یہ سوال کئے بغیر کہ وہ کہاں سے آئی ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کل کو اتنی رقم سے خریدا جائے گا۔ اور ابھی تک اس حساب پر وہ فخر کرتا تھا۔ اس کے پاس بینک میں بیشتر رقم رہتی تھی لیکن اب بینک کی رقم بھی ختم ہو چلی تھی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کہاں سے رقم حاصل کرے۔ اور اسی پیسے اس وقت جب کیٹی نے لیوین کو رقم کی یاد دلائی تھی تو اسے پریشان کیا تھا لیکن اس کے بارے میں سوچنے کی اسے مہلت ہی نہ تھی۔ وہ کتاب اسوف کے بارے میں اور میتروف سے تعارف ہونے کے بارے میں سوچتا ہوا چلا جا رہا تھا۔

۳

لیوین اس بار ماسکو آیا تو اس نے پوری دنیا کے اپنے سابق ساتھی پروفیسر اسوف سے ملنے کا عزم کیا۔ اسوف سے شادی کے بعد نہیں ملا تھا، پھر سے راہ و رسم بڑھانے کے لئے سامان خریدنے کے واسطے بھنایا ہوا نیا روبل کا نوٹ اس نے رشتہ داروں کی ایک دعوت کے لئے سامان خریدنے کے واسطے بھنایا ہوا نیا روبل کا نوٹ لیوین کو یہ خیال تو ہوا کہ انھیں روبل کے معنی ہوتے ہیں اس کو ادا کرنے میں محنت کی جاتی تھی، آنکھوں میں دھوپ جاتی تھی، گھاس کاٹی جاتی تھی، سوا سائی جاتی تھی، بھالی جاتی تھی اور ہزاروں میں تھری جاتی تھی۔ یہ سب اسے میں لوگ سمجھتے تھے اور اپنا عقیدہ بنائے تھے، پھر بھی یہ اگلا نوٹ خرچ کرنا آسان تھا اور اب تو بہت دنوں سے بھنانے جانے والے نوٹوں کے بارے میں اس طرح کے خیال آتے ہی نہ تھے اور وہ چڑیوں کی طرح اڑتے جاتے تھے۔ یہ تصور تو بہت پہلے ختم ہو چکا تھا کہ رقم حاصل کرنے میں جو محنت لگائی گئی ہے وہ اس طرح سے مطابقت رکھتی ہے یا نہیں جو اس رقم سے خریدی جانے والی چیزوں سے ملتی ہے۔ یعنی وہ تو اب بھی کبھی کبھی بھول جاتا تھا کہ ایک معروف قیمت ہوتی ہے جس سے کم پر اناج فروخت کرنا مناسب نہیں ہے۔ کاشتکاروں کے سلسلے میں وہ ایک قیمت پر بہت دنوں تک اڑا رہا لیکن پھر اسے اس سے ایک عبارت کے لئے پیسوں کا ایک کم قیمت پر فروخت کرنا پڑا۔ اسے سیدھے پھر پہلے مل رہی تھی۔ بلکہ اب تو اس کے لئے یہ حساب بھی کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا کہ اس طرح کے خرچ کے ساتھ وہ پر سال بھی بغیر خرچ کے بسر کر سکتا تھا یا نہیں۔ وہ تو اس ایک چیز کا شماری تھی کہ بینک میں رقم رہے۔ یہ سوال کئے بغیر کہ وہ کہاں سے آئی ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کل کو اتنی رقم سے خریدا جائے گا۔ اور ابھی تک اس حساب پر وہ فخر کرتا تھا۔ اس کے پاس بینک میں بیشتر رقم رہتی تھی لیکن اب بینک کی رقم بھی ختم ہو چلی تھی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کہاں سے رقم حاصل کرے۔ اور اسی پیسے اس وقت جب کیٹی نے لیوین کو رقم کی یاد دلائی تھی تو اسے پریشان کیا تھا لیکن اس کے بارے میں سوچنے کی اسے مہلت ہی نہ تھی۔ وہ کتاب اسوف کے بارے میں اور میتروف سے تعارف ہونے کے بارے میں سوچتا ہوا چلا جا رہا تھا۔

لیوین اس بار ماسکو آیا تو اس نے پوری دنیا کے اپنے سابق ساتھی پروفیسر اسوف سے ملنے کا عزم کیا۔ اسوف سے شادی کے بعد نہیں ملا تھا، پھر سے راہ و رسم بڑھانے کے لئے سامان خریدنے کے واسطے بھنایا ہوا نیا روبل کا نوٹ اس نے رشتہ داروں کی ایک دعوت کے لئے سامان خریدنے کے واسطے بھنایا ہوا نیا روبل کا نوٹ لیوین کو یہ خیال تو ہوا کہ انھیں روبل کے معنی ہوتے ہیں اس کو ادا کرنے میں محنت کی جاتی تھی، آنکھوں میں دھوپ جاتی تھی، گھاس کاٹی جاتی تھی، سوا سائی جاتی تھی، بھالی جاتی تھی اور ہزاروں میں تھری جاتی تھی۔ یہ سب اسے میں لوگ سمجھتے تھے اور اپنا عقیدہ بنائے تھے، پھر بھی یہ اگلا نوٹ خرچ کرنا آسان تھا اور اب تو بہت دنوں سے بھنانے جانے والے نوٹوں کے بارے میں اس طرح کے خیال آتے ہی نہ تھے اور وہ چڑیوں کی طرح اڑتے جاتے تھے۔ یہ تصور تو بہت پہلے ختم ہو چکا تھا کہ رقم حاصل کرنے میں جو محنت لگائی گئی ہے وہ اس طرح سے مطابقت رکھتی ہے یا نہیں جو اس رقم سے خریدی جانے والی چیزوں سے ملتی ہے۔ یعنی وہ تو اب بھی کبھی کبھی بھول جاتا تھا کہ ایک معروف قیمت ہوتی ہے جس سے کم پر اناج فروخت کرنا مناسب نہیں ہے۔ کاشتکاروں کے سلسلے میں وہ ایک قیمت پر بہت دنوں تک اڑا رہا لیکن پھر اسے اس سے ایک عبارت کے لئے پیسوں کا ایک کم قیمت پر فروخت کرنا پڑا۔ اسے سیدھے پھر پہلے مل رہی تھی۔ بلکہ اب تو اس کے لئے یہ حساب بھی کوئی اہمیت نہ رکھتا تھا کہ اس طرح کے خرچ کے ساتھ وہ پر سال بھی بغیر خرچ کے بسر کر سکتا تھا یا نہیں۔ وہ تو اس ایک چیز کا شماری تھی کہ بینک میں رقم رہے۔ یہ سوال کئے بغیر کہ وہ کہاں سے آئی ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ کل کو اتنی رقم سے خریدا جائے گا۔ اور ابھی تک اس حساب پر وہ فخر کرتا تھا۔ اس کے پاس بینک میں بیشتر رقم رہتی تھی لیکن اب بینک کی رقم بھی ختم ہو چلی تھی اور وہ نہیں جانتا تھا کہ کہاں سے رقم حاصل کرے۔ اور اسی پیسے اس وقت جب کیٹی نے لیوین کو رقم کی یاد دلائی تھی تو اسے پریشان کیا تھا لیکن اس کے بارے میں سوچنے کی اسے مہلت ہی نہ تھی۔ وہ کتاب اسوف کے بارے میں اور میتروف سے تعارف ہونے کے بارے میں سوچتا ہوا چلا جا رہا تھا۔

لیوین نے اپنی ضعیف کو جگہ جگہ سے چھو کر ماں اسوف کو بتایا اور پھر اسے بند کر دیا۔ ایک بیگ میں اس کی ملاقات لیوین سے ہوئی تھی اور اسوف نے اس سے تمام مشہور و معروف میتروف جن کا مضمون لیوین کو اس قدر پسند آیا تھا، ملوائے تھے اور اس سے لیوین کی تصنیف کے بارے میں بھی پھر بتایا تھا۔ اس سے انھوں نے بڑی دلچسپی لی اور یہ کہ کل گیارہ بجے میتروف اس کے ہاں آئیں گے اور انھیں لیوین سے مل کر بڑی خوشی ہو گی۔

"تم تو بالکل یقینی طور پر بہتر ہوتے جا رہے ہو، بڑی خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔" اسوف نے کہا۔

ہم لے سے وار انگ روم میں چلتے ہوئے کہا۔ "میں نے کہنی سی لیکن مجھے خیال ہوا کہ ٹھیک وقت پر آجائے یہ تو نہیں ہو سکتا... تو اب موٹے نگہ داروں (1) کو کیا کہتے ہو؟ وہ تو پیدائشی جنگجو ہیں۔"

"کیوں کیا ہوا؟" لینن نے پوچھا۔

کنکواسوف نے مختصراً اسے تازہ ترین خبریں سنائیں اور اسے اپنے پڑھنے لکھنے کے کمرے میں لے گیا جہاں اس نے لینن کا تعارف ایک دبلے قد اور بھرے بدن کے بوڑھے قبول صورت شخص سے کرایا یہ میتروف تھے تھوڑی دیر سیاست کی اور اس کی باتیں ہوئیں کہ پیٹرس برگ کے اعلیٰ حلقے تازہ ترین واقعات کو کس طرح دیکھتے ہیں میتروف نے وہ بتایا جو اسے باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا تھا کہ اس سلسلے میں اعلیٰ حضرت زار اور ایک وزیر نے کیا تھا لیکن کنکواسوف نے بھی باوثوق ذرائع سے سنا تھا کہ اعلیٰ حضرت زار نے بالکل ہی مختلف بات کہی ہے۔ لینن نے اسی صورت حال کا تصور کرنے کی کوشش کی جس میں یہ بات بھی کہی جا سکتی ہو گی اور وہ بات بھی اور اس موضوع پر بات چیت ختم ہو گئی۔

کنکواسوف نے کہا کہ "اسوں نے رین سے مزدور کے رشتے میں اس کے قدرتی حالات کے بارے میں تقریباً پوری کتاب لکھ لی ہے۔ میں ماہر تو نہیں ہوں لیکن مجھے ایک قدرتی کے سائنس داں کی حیثیت سے یہ بات پسند آئی کہ وہ انسانیت کو حیوانات کے قوانین سے باہر کوئی چیز نہیں سمجھتے بلکہ اس کے برعکس ماحول پر اس کے انحصار کو دیکھتے ہیں اور اسی انحصار میں ارتقا کے قوانین تلاش کرتے ہیں۔"

"یہ تو بڑی دلچسپ بات ہے" میتروف نے کہا۔

"میں نے خاص طور سے لکھنا تو زراعتی کتاب شروع کیا تھا لیکن غیر ارادی طور پر زراعت کے خاص آلہ کار 'مزدور' کا مطالعہ کرتے ہوئے" لینن نے سرخ ہو کر کہا "میں ایسے نتیجوں تک جا پہنچا ہوں جن کی بالکل ہی غیر متوقع تھے۔"

اور لینن نے احتیاط کے ساتھ جیسے رین کو نئوں کر آزما رہا ہو اپنا اور یہ نظریہ پیش کرنا شروع کیا۔ وہ جانتا تھا کہ میتروف نے عام طور سے لیوں کی جانے والی سیاسی معاشیاتی تخلیقات کے خلاف ایک مضمون لکھا ہے لیکن کس حد تک وہ ان سے اپنے زاویہ نظر سے ہمدردی کی توقع کر سکتا تھا' یہ وہ نہ جانتا تھا اور سائنس داں کے ذہین اور پرسکون چہرے سے اس کا اندازہ بھی نہ لگا سکا۔

"لیکن آپ روسی مزدور کی خاص خصوصیات کن چیزوں میں دیکھتے ہیں؟" میتروف نے کہا۔ "اس کی جبلتی یوں کہئے کہ خصوصیات میں یا ان حالات میں جن میں وہ رہتا ہے؟"

لینن نے یہ دیکھا کہ اس سوال ہی میں وہ خیال ظاہر کیا جا رہا ہے جس سے وہ متفق نہیں تھا لیکن وہ اپنے خیالات پیش کرتا رہا اور ان پر مشتمل تھے کہ روسی مزدور کا رین کے بارے میں ایک مخصوص اور دوسری قوموں سے بالکل مختلف زاویہ نظر ہے۔ اور اس مفروضے کو ثابت کرنے کے لئے اس نے جلدی سے یہ اضافہ کر دیا کہ اس کی رائے میں روسی عوام کا یہ زاویہ نظر ان کے اس شعور کا نتیجہ ہے کہ ان کا مستقبل یہ ہے کہ وہ مشرق میں وسیع عریض اور غیر مقبوضہ علاقے کو آباد کریں۔

"عوام کے عام مشن کے بارے میں یہ اخذ کرنے میں شک جانا بہت آسان ہے" میتروف نے لینن کی بات کاٹتے ہوئے کہا "مزدور کی حالت کا انحصار بہتر رین اور سہولتوں سے اس کے رشتے پر ہو گا۔"

اور لینن کو اپنے خیالات پوری طرح سے بیان کرنے کا موقع دیئے بغیر میتروف نے اس کے سامنے

اپنے اصولوں کی خصوصیات پیش کرنی شروع کر دی۔

ان کے اصولوں کی خصوصیات کس چیز پر مشتمل تھی یہ لینن کی سمجھ میں نہیں آیا اس لئے کہ اس نے سمجھنے کی کوشش بھی نہیں کی۔ اس نے دیکھا کہ وہ سوداں کی طرح میتروف بھی اپنے اس مفروضہ پر جس میں انہوں نے معاشیات دانوں کی تخلیقات کو رد کیا تھا روسی مزدور کی صورت حال کو صرف سرمایہ اجرت اور لگان کے نقطہ نظر سے دیکھتے تھے۔ حالانکہ انہیں بھی یہ تسلیم کرنا پڑا تھا کہ شمالی اور روس سے سب سے بڑے حصے میں لگان تو صفر تھا کہ روس کی آخر کرد آبادی نے نوآبادیاں بسنے کے لئے اجرت صرف اپنی محنت کی روزی تھی اور سرمایہ کا بھی تک کوئی اور وجود نہیں سوائے اشتمالی بنے ابتدائی قسم کے اداروں کے لیکن وہ بس اسی نقطہ نظر سے ہر طرح کے مزدور کو دیکھتے تھے اگرچہ بعد کی بحثوں میں انہوں نے ایک نیا نظریہ پیش کیا تھا جو انہوں نے لینن کے سامنے پیش کیا۔

لینن ہاں ناخواستہ سن رہا تھا اور شروع میں اس نے اعتراضات بھی کئے اس کا جی چاہتا تھا کہ وہ میتروف کا قطع کلام کر کے اپنے خیالات بیان کرے جس کی وجہ سے اس کی رائے میں مزدور کی حیثیت اور بھی طور پر غیر ضروری ہو جاتی لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ اور میتروف معاشیات کے اس مفروضہ سے مختلف زاویہ سے دیکھتے ہیں کہ ایک دوسرے کو کبھی سمجھ نہیں سکتے تو وہ احتراض کرنے سے باز رہا اور اس نے اب میتروف جو کہہ رہے تھے وہ بیوں نے سے بالکل ایسی بات تھی جو ہمیں سے کسی نے بھی کہی ہوتی۔ اس کی خود پسندی کو اس بات سے بڑی ٹھیس پہنچی کہ عالم [illegible] اس موضوع کے علم پر اتنے اعتماد کے ساتھ اس سے اپنے خیالات بیان [illegible] معاملے کے ایک پورے پہلو کی نشاندہی کر رہا ہے [illegible] معلوم ہوتی تھی کہ میتروف اپنے سامنے [illegible] سے ہاں میں ہاں ملا رہا تھا اور وہ [illegible] کے ساتھ بڑی خوشی سے ہاں [illegible] واضح ہوتے لیکن جس میں وہ مصروف رہتے تھے [illegible] سے ہاں میں ہاں [illegible]

جیسے ہی میتروف نے اپنی توضیح ختم کی [illegible] ہو رہی ہے۔"

لینن کے پوچھنے پر کنکواسوف نے بتایا "ہاں آج [illegible] کی یاد میں سالانہ ہوبلی کے اعزاز میں [illegible] کی انجمن میں ایک جلسہ ہے۔ میں اور پروفیسر [illegible] کے دوست کام کے بارے میں مقالہ پڑھنے والے [illegible] ہمارے ہاں۔ آپ کی تصنیف [illegible]

"ارے نہیں وہ تو ابھی ختم [illegible]

"تو پھر آپ لوگوں سے [illegible]

فراک کوٹ پہن رہا تھا۔

اور لینن خود شناسی کے سوال پر بات چیت چھڑ گئی

یہ خود شناسی کا سوال ان جانوروں میں ہاکسلے میں پیدا ہوا تھا [illegible] کے نئے [illegible]

نوجوانوں کی رائے کو قبول نہیں کیا تو نوجوانوں نے الگ راستہ دیکھ لیا۔ یہ راستہ کچھ لوگوں کے خیال میں بھیانک تھی اور دوسروں کا کہنا تھا کہ بالکل سادہ اور جانا پہچانا راستہ تھی اور یہ دونوں گروہ آپس میں بحث کرنے لگے تھے۔

ایک پارٹی والے جس سے کناد اسوف کا تعلق تھا، دوسری جانب میں جھلساری، عداوت اور دھوکے بازی دیکھتے تھے اور دوسری پارٹی والوں کو ان لوگوں میں لوٹ مار اور ارباب عقل و فضل کی بے احترامی نظر آتی تھی۔ لیوین کا اگرچہ یونیورسٹی سے کوئی تعلق نہ تھا پھر بھی وہ ماسکو میں اپنے قیام کے دنوں میں کئی بار اس معاملے کے متعلق بہت کچھ سن اور کہہ چکا تھا اور اس سلسلے میں اس نے اپنی ایک رائے قائم کرلی تھی۔ اس نے بات چیت میں حصہ لیا اور مزاق پر بھی جاری رہی جب تک وہ تینوں یونیورسٹی کی عمارت تک نہیں پہنچ گئے۔

جلسہ شروع ہو چکا تھا۔ میز کے پاس جس پر کپڑا بچھا ہوا تھا اور جس کے گرد کناد اسوف اور میترووف مائر بیٹھ گئے، چھ آدمی بیٹھے تھے جن میں سے ایک ہاتھ میں لمبے مسودے پر نظریں گڑائے ہوئے کچھ پڑھ کر سنا رہا تھا۔ لیوین ایک خالی کرسی پر بیٹھ گیا اور میز کے چاروں طرف دیکھی تھیں اور اس نے سوچا تھی میں وہاں بیٹھے ہوئے ایک طالب علم سے پوچھا کہ کیا پڑھا جا رہا ہے۔ طالب علم نے ناراضگی سے لیوین کو دیکھتے ہوئے کہا:

"سماج حیات۔"

اگرچہ لیوین کو ساتھیں دال موضوع کی سماج حیات سے کوئی دلچسپی نہ تھی پھر بھی وہ غیر ارادی طور پر سننا رہا اور اسے اس مختار ساتھیں داں کی زندگی کے بارے میں کچھ دلچسپ اور نئی باتیں معلوم ہو گئیں۔

پڑھنے والے نے جب ختم کیا تو صدر نے ان کا شکریہ ادا کیا اور ایک نظم پڑھی جو شاعر سبت نے اس ہولی کے لئے لکھ کر بھیجی تھی اور پھر یہ لفظوں میں شاعر کا شکریہ ادا کیا۔ پھر کناد اسوف نے اپنی بلند اور کھنکتی ہوئی آواز میں صاحب ہولی کی سماجی خصوصیات کے بارے میں کچھ مضمون پڑھا۔

جب کناد اسوف نے ختم کیا تو لیوین نے گھڑی دیکھی اور معلوم ہوا کہ ایک بج چکا ہے۔ اس نے سوچا کہ وہ کنسرٹ سے پہلے میترووف کو اپنی تصنیف کا کچھ حصہ سنانے میں کامیاب نہ ہوگا اور پھر اب اس کا بھی نہ چاہتا تھا۔ جس وقت مضمون پڑھا جا رہا تھا اس وقت بھی وہ پہلے کی بات چیت کے بارے میں سوچتا رہا تھا۔ اب وہ صاف طور سے سمجھتا تھا کہ میترووف کے خیالات ہو سکتا ہے اہمیت رکھتے ہوں لیکن اس کے اپنے خیالات بھی اہم ہیں یہ خیالات بھی واضح کئے جا سکتے ہیں اور کسی نتیجہ تک پہنچ سکتے ہیں جب وہ دونوں اپنے اپنے منتخب کردہ راستے پر الگ الگ کام کریں۔ ان خیالات کو ایک دوسرے سے ملانے اور ہم آہنگ کرنے سے یہ کچھ حاصل ہو گا اور میترووف کی دعوت سے انکار کرنے کا فیصلہ کرکے جلسہ ختم ہونے پر لیوین اس کے پاس گیا۔ میترووف نے لیوین کا تعارف صدر سے کرایا جس کے ساتھ وہ سیاسی جیلوں کے بارے میں بات کر رہا تھا۔ ان باتوں میں میترووف نے صدر کو بھی وہی بات بتائی جو اس نے لیوین سے بتائی تھی اور لیوین نے بھی اس پر وہی بات کہی جو آج صبح کو کہی تھی لیکن، راسوخ کے سے اس نے اپنی رائے بھی ظاہر کر دی جو ابھی ابھی اس کے ذہن میں آئی تھی۔ اس کے بعد پھر یونیورسٹی کے سوال کی بات چھڑ گئی۔ چونکہ لیوین یہ سب پہلے ہی سن چکا تھا اس نے جلدی سے میترووف سے کہا کہ اسے افسوس ہے کہ وہ ان کی دعوت سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا اور ان کی تعلیم کرکے کناد اسوف سیاں بیوی کے ہاں چلا گیا۔

۴

کناد اسوف کی شادی کیٹی کی بہن نتالی سے ہوئی تھی۔ ساری زندگی وہ اسٹیٹ میں اور پردیس میں رہا تھا جہاں اس کی تعلیم و تربیت ہوئی تھی اور اس نے سفارتی کارکن کی حیثیت سے کام کیا تھا۔

پچھلے سال وہ سفارتی ملازمت سے سبکدوش ہو گیا، کسی ناخوشگواری کی وجہ سے نہیں (اسے کبھی کسی سے ناخوشگواری ہوتی ہی نہ تھی) اور ماسکو میں محل کے گھیے میں کام کرنے لگا تھا تاکہ اپنے دو لڑکوں کو بہترین تعلیم و تربیت دے سکے۔

اس کے باوجود کہ عادات اور رویہ اور نقطہ نظر کے اعتبار سے وہ دونوں ایک دوسرے کی بالکل ضد تھے اور پھر کناد اسوف کی عمر بھی لیوین سے زیادہ تھی، دونوں ان جانوں میں ایک دوسرے سے ملے جلے اور ایک دوسرے کو پسند کرنے لگے۔

کناد اسوف ہی تھا جو لیوین کو اطلاع کرانے کے بعد اس کے پاس چلا گیا۔

کناد ایک بلند و بالا لمبا جینٹ اور سانولی کھال کے ہوتے پیسے آرام کرسی پر بیٹھا تھا اور بلیے والی نے جلے ہوئے ٹوبی جیکٹ لگائے ایک کتاب پڑھ رہا تھا اور محل پر رکھی ہوئی تھی اور خوبصورت ماتھے میں گہرا ہوا سگار بڑی احتیاط کے ساتھ الگ رکھے ہوئے تھا۔

اس کا بھائی بنکیس اور بدنما چہرہ جس کو اس کے گھنگھریالے چھلے ہوئے بال اور بھی بدنما بنا دیتے تھے، لیوین کو دیکھ کر مسکرا اٹھا۔

"بہت خوب! اور میں آپ کے پاس آدمی بھیجنا چاہتا تھا۔ تو کیسی ہیں؟ آپ آ گئے، آرام سے بیٹھئے۔" اس نے کھڑے ہو کر انگلیاں پھیر کر کہا۔ "آپ نے "دور دراز کی جماعت" پر گرگ مین کا مضمون تو نہیں پڑھا ہوگا۔ بڑا دلچسپ ہے۔ میں نے قدرے افسوس کے ساتھ پڑھا ہے۔"

لیوین نے ہر کچھ کناد اسوف سے سنا تھا کہ پیٹرزبرگ میں کیا باتیں ہو رہی ہیں، وہ تازہ سیاست کی باتیں ختم کرکے میترووف سے اپنی ملاقات اور جلسے میں جانے کے بارے میں بتانا چاہتا تھا۔ کناد نے اس سے یہ باتیں نہیں کیں۔

"آپ اسی لئے تو مجھے آپ پر رشک آتا ہے کہ آپ کے لئے اس دلچسپ علمی دنیا کے دروازے کھلے ہوئے ہیں۔" اس نے کہا۔ اور معمول کے مطابق بات شروع کرکے اس نے قدرے فرانسیسی رواں میں باتیں شروع کر دیں جس میں اس کے لئے زیادہ سہولت تھی۔ "یہ تو سچ ہے کہ مجھے وقت ہی نہیں ملتا۔ میری ملازمت اور بچوں کی تعلیم مجھے اس سب سے محروم رکھتی ہے اور پھر مجھے یہ کہتے ہوئے شرم نہیں آتی ہے کہ میری تعلیم بھی بہت ہی ناقص ہے۔"

"یہ میں نہیں سمجھتا۔" لیوین نے ہمیشہ کی طرح اپنے بارے میں اس کی رائے سے متاثر ہوتے ہوئے بالکل مخلصانہ تعریف اور شکستہ مزاجی ظاہر کرنے پر شکستہ ہونے کی ظاہر داری نہیں کی تھی۔

"ارے کیوں نہیں! اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میری تعلیم کتنی کم ہے۔ بچوں کی پڑھائی سے بھی مجھے اپنی یاد کو تازہ کرنا اور سیدھے سیدھے سبق سے پڑھنا پڑتا ہے۔ اس لئے نہ تو فالتو نہیں ہے اور نہ اتنا ہوں بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ کی کھیتی باڑی میں ہزاروں روپوں کے ساتھ کھاد کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ میں یہ پڑھتا ہوں" اس نے یوکلیڈ (۲) کی قواعد کھلی جو محل پر رکھی ہوئی تھی "یہ تو ایسا ہے

اس کو پڑھنے سمجھنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور یہ اتنی مشکل ہے۔ اب یہ ذرا آپ مجھ کو سمجھائیے۔ یہاں وہ فرماتے ہیں۔"

لیون اس کو یہ سمجھانا چاہتا تھا کہ اسے سمجھنا ناممکن ہے اسے یاد کرلینا چاہئے لیکن لووف اس سے متفق نہیں ہوا۔

"ہاں آپ تو اس پر ہنس رہے ہیں یا"

"اس کے برعکس آپ تصور نہیں کرسکتے کہ آپ کو دیکھ کر میں کیسے بیشہ وہ سکتا ہوں جو میرے سامنے آنے والا ہے یعنی بچوں کی تربیت۔"

"خیر مجھ سے کیا سیکھنا" لووف نے کہا۔

"میں صرف یہ جانتا ہوں" لیون بولا "کہ میں نے آپ کے بچوں سے بہتر تربیت یافتہ بچے نہیں دیکھے اور اپنے لئے بھی میں آپ کے بچوں سے بہتر بچوں کی تمنا نہیں کرتا۔"

صاف ظاہر تھا کہ لووف ضبط کرنا چاہتا ہے تاکہ اپنی خوشی کا اظہار نہ کرے پھر بھی اس کا چہرہ مسکراہٹ سے کھل اٹھا۔

"بس یہ کہ وہ مجھ سے بہتر ہوں۔ میں صرف یہی چاہتا ہوں۔ آپ ابھی نہیں جانتے کہ کتنی محنت کرنی پڑتی ہے" اس نے کہنا شروع کیا "ایسے لوگوں کے ساتھ جیسے میرے ہیں جن کی دیکھ بھال پر دیس میں بالکل ہولی ہی نہیں۔"

"وہ تو آپ پوری کریں گے۔ وہ اچھے لائق بچے ہیں خاص بات ہے۔ اخلاقی تربیت۔ میں سمجھتا ہوں آپ کے بچوں کو دیکھ کر۔"

"آپ کہتے ہیں اخلاقی تربیت۔ تصور ہی نہیں کیا جاسکتا کہ یہ کتنا مشکل کام ہے ابھی آپ نے ایک بہلو سے جدوجہد کی اور اب دوسرا پہلو آیا' پھر جدوجہد دیکھئے اگر مذہب کا سہارا نہ ہو' آپ کو یاد ہے ہم نے اس کے بارے میں بات کی تھی تو کوئی بھی باپ ایک اپنی قوت سے اس مدد کے بغیر بچوں کی تربیت نہ کرسکتا۔"

لیون کو یہ بات پیت بیشہ دلچسپ لگتی تھی لیکن اس کا سلسلہ متین و جمیل مثالی الکساندروونا کی آمد سے ٹوٹ گیا جو باہر جانے کے لئے تیار ہو کر نکلی تھی۔

"اور مجھے پتہ ہی نہ تھا کہ آپ یہاں ہیں" انہوں نے کہا بلا ہرا نہیں نہ صرف یہ کہ افسوس نہیں تھا بلکہ خوشی تھی کہ انہوں نے اس بے کیف بات چیت کا سلسلہ منقطع کردیا جس سے وہ بہت دنوں سے واقف تھیں۔ "تو کیٹی کیسی ہیں؟ آج میں کھانا آپ کے ہاں کھا رہی ہوں۔ ہاں تو آنریبی" وہ شوہر سے مخاطب ہو گئیں "تم بھی لے جاؤ گے۔"

اور یہاں بیوی میں یہ ملے ہوئے تھا کہ وہ دن کیسے گزاریں گے چونکہ شوہر کو ملازمت کے سلسلے میں کسی سے ملنے جانا تھا اور بیوی کو کنسرٹ میں اور جنوب مشرقی کمیٹی کے پبلک جلسے میں جانا تھا اس لئے بہت سی چیزیں سوچی اور طے کرنی تھیں۔ لیون کو گھر کے آدمی کی طرح ان منصوبوں میں حصہ لینا پڑا طے یہ ہوا کہ بیوں تو مثالی کے ساتھ کنسرٹ میں اور پبلک جلسے میں جائے گا اور وہاں سے بھی آنریبی کے لئے دفتر بھیج دے گا اور وہ اس میں مثالی کو لیے آئیں گے اور انھیں کیٹی کے پاس لے جائیں گے۔ یا پھر اگر تب تک ان کا کام نہ ختم ہوا تو وہ بھی بھیج دیں گے اور مثالی کے ساتھ لیون جائے گا۔

"آپ دیکھو یہ مجھے بگاڑ رہے ہیں" لووف نے بیوی سے کہا "مجھے یقین دلا رہے ہیں کہ ہمارے بچے بہت ہی اچھے ہیں بیشک میں جانتا ہوں کہ ان میں کس قدر برائیاں ہیں۔"

"آنریبی تو انتظار پہنچ جاتے ہیں" بیوی نے کہا "اگر کاٹل" [illegible] ہو گا۔ اور بچا کہتے ہیں کہ جب ہماری پرورش و پرداخت کی گئی تو اس پر ایک اعتراض کی گئی کہ ہمیں دیہات میں رکھا جاتا تھا اور والدین اون کے بہترین کمروں میں رہتے تھے اب اس کا الٹا ہے والدین ہماری میں اور بچے اون کے بہترین کمروں میں۔ والدین کو اب جیسے کاٹولی حق ہی ہیں سب بہتر کس چیز سے لئے۔"

"اگر اس طرح زیادہ پسندیدہ ہے تو کیوں نہیں؟" لووف نے بیوی سے ہاتھ لہراتے ہوئے اپنی شکل مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ "تمہیں تو جو جانتا ہو وہ سوچے گا کہ تم ہاں میں ہاں ملا رہی ہو۔"

"نہیں انتہا پسندی کسی بھی چیز میں اچھی نہیں" مثالی نے سنوں سے ساتھ لووف کے [illegible] پر اس کی مقررہ جگہ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"لو آگئے" اور اپنے اور اپنے بچ لووف نے دو خوبصورت لڑکوں سے [illegible] وقت داخل ہوئے تھے۔ لڑکوں نے بہنوں کو سلیوٹ کی اور باپ کے پاس [illegible] پوچھا چاہتے تھے

لیون بچوں سے باتیں کرنا اور سننا چاہتا تھا کہ وہ باپ سے کیا کہتے ہیں [illegible] کیں سے نکلیں اور اسی وقت کمرے میں لووف خاندان کا ساتھی کوچ میں [illegible] کہ [illegible] ساتھ ہی کسی سے ملنے جانا ہے اور اس نے [illegible] کے بارے میں مسلسل باتیں چلادیں۔

لیون اس کام کو بھول ہی گیا تھا جو اس کے سپرد کیا گیا تھا اس کا خیال اسے تب آیا جب وہ [illegible] میں نکل آیا تھا۔

"ارے ہاں" کیٹی نے مجھ سے کہا تھا "میں آپ سے [illegible] کی [illegible] سے آنریبی سے کہا اور بیوی کو اور اسے رخصت کررہے تھے۔

ہاں ہاں وہاں جانا ہے کہ [illegible] (4) [illegible] "اس سے [illegible] کہا۔ "اور پھر آخر میں کس لئے؟"

"تو پھر میں ان کی خبر لوں گی" وہ اسے مسکراتے ہوئے کہا اور [illegible] کی بات ختم ہونے کا انتظار کررہی تھیں۔ "اچھا چلئے اب۔"

5

میٹنی کنسرٹ میں دو مصنفوں کی نئی چیزیں پیش کی گئیں۔

ایک تو نئی سمفنی تھا "شاہ لیئر کا شیب" میں (3) اور دوسرا ایک کوارٹیٹ تھا جو بارہ (6) کی دہائی میں [illegible] تھا دونوں چیزیں سنی تھیں اور نئے انداز میں پیش کی گئی تھیں لیون ان سے [illegible] چاہتا تھا جب اس نے اپنی سالی کو ان کی آخری سیٹ تک پہنچایا تو وہ ایک [illegible] ہو سکے وہ پوری توجہ سے اور بچے دل سے سننا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ [illegible] جو [illegible] موسیقی کی طرف سے توجہ اٹھے ناگوار طریقے سے [illegible]

حسوں نے ان کے قبتوں کو کنسرٹ کے لئے بڑے جتن سے اپنے کانوں کے اور پیر حاقا اور ان سارے چہروں کو دیکھ کر اپنے ناثر کو۔ خراب کرے جو یا تو کچھ نہیں کر رہے تھے یا پھر اپنی گوناگوں دلچسپیوں میں مصروف تھے مگر موسیقی سے بالکل بے بہرہ تھے۔ وہ موسیقی کے جانثار لوگوں اور باقیوں سے بچنا چاہتا تھا اور کھڑا ہوا بچ تک رہا تھا اور سن رہا تھا۔

لیکن "شاہ بیتر" والا قصہ اس نے جتنا زیادہ سنا اتنا ہی وہ کوئی قطعی رائے قائم کرنے کے امکان سے خود کو دور تر محسوس کرتا گیا۔ مسلسل شروعات تو اس طرح ہوتی تھی جیسے جدیات کا کوئی انکسار موسیقی میں کیا جانے والا ہے لیکن اور ای وہ موسیقی میں انکسار جدیات کی ہی ابتداؤں کے اجزا میں بکھر جاتی اور کبھی کبھی کسی بھی جگہ میں سوائے موسیقی نگار کی من کی موج کے جو بے تعلق لیکن غیر معمولی طور پر دلچسپ آوازوں پر مشتمل ہوتی۔ موسیقی میں اس انکسار کے ذرا جو ابھی "جو کبھی کبھی اچھے ہوتے تھے" خوشگوار سے لگتے تھے اس لئے کہ بالکل غیر متوقع ہوتے تھے اور کسی طرح بھی سننے والے کو پہلے سے ان کے لئے تیار نہ کیا جاتا تھا۔ طوطی اور روح اور نا امیدی دری دلفاظت اور فتح مندی وغیرہ انکسار کے کسی حق کے بغیر ہی کسی پاگل کے خیالات کی طرح وجود پذیر ہو جاتی تھیں۔ اور جیسے پاگل کے ساتھ ہوتا ہے ویسے ہی یہ جدیات غیر متوقع طور پر گزر بھی جاتے تھے۔

جب تک موسیقی پیش کی جاتی رہی تب تک لیوین کو اب محسوس ہو تا رہا جیسے وہ سو رہا ہے اور باقیوں کو دیکھ رہا ہے۔ جب موسیقی ختم ہوئی تو وہ کچھ بھی سمجھ نہیں سکا۔ آنے کی حالت میں تھا اور گاہ بھری توجہ کی بیدار "جس کے سلسلے میں اسے کچھ بھی حاصل نہ ہوا تھا" وہ بڑی تھکن محسوس کر رہا تھا۔ ہر طرف سے بڑی زور دار تالیاں سنائی دیں۔ سب لوگ کھڑے ہو گئے اور گروہ پر کر باتیں کرنے لگے۔ اپنی ناسمجھی کو وہ سروں کے تاثرات کی مدد سے دور کرنے کی خواہش کے تحت لیوین بھی چل پڑا کہ کوئی جانکار مل جائے اور جب اس نے موسیقی کے ایک مشہور جانکار شخص کو اپنے شناسا مسٹر سے باتیں کرتے دیکھا تو اسے بڑی خوشی ہوئی۔

"حیرت انگیز!" مسٹر سے کی گونجتی ہوئی بھاری آواز کہہ رہی تھی۔ "تسلیمات، کنسرتو، میسترچ خاص طور سے شگفتانی کا سا اور تشکیلی انداز ہے۔ یوں کہنا چاہئے کہ رنگوں سے مالا مال ہے وہ حصہ جہاں "کارولینا" کو قریب آتے ہوئے محسوس کرتے ہیں، جہاں عورت "اس ایوگ دا بیٹھے (؟) مقدر کے ساتھ لڑنا شروع کرتی ہے۔ ہے نا؟"

"یعنی یہاں کارولینا کا کیا رد عمل ہے؟" لیوین نے ہچکچاتے ہوئے پوچھا وہ بالکل ہی بھول گیا تھا کہ نسیہ شاہ لیسکو اسٹیج میں پیش کرتا ہے

"کارولینا کمزور ہوتی ہے۔۔۔ یہاں!" مسٹر سے نے چٹکتے ہوئے پروگرام پر انگلی مارتے ہوئے کہا اور ہاتھ میں لیا ہوا پروگرام لیوین کو تھما دیا

اب لیوین کو نسیہ کا عنوان یاد آیا اور وہ شیکسپیر کے مصرعوں کا وہ دی ترجمہ جلدی جلدی پڑھنے لگا جو پروگرام کے پشت پر چھپا تھا

"اس کے بغیر سمجھنا ناممکن ہے" مسٹر سے نے لیوین سے مخاطب ہو کر کہا اس لئے کہ اس کا ہم کلام چلا گیا تھا اور اب کوئی نہ تھا جس سے وہ بات کرے

درمیانی وقفے میں لیوین اور مسٹر سے میں موسیقی کے ڈاکٹر اے (B) اسلوب کی خوبیوں اور خامیوں پر بحث ہونے لگی۔ لیوین نے ثابت کیا کہ ڈاکٹر اور اس کے سارے مقلدین کی غلطی یہ ہے کہ موسیقی دوسرے

فنون کی مملکت میں پہنچنا چاہتی ہے اور یہی غلطی شاعری میں بھی کی جا رہی ہے۔ اس میں بھی وہ حال بیان کئے جاتے ہیں جو مصوری کو کرنا چاہئے اور اس غلطی کی مثال کے طور پر اس نے [illegible] پیش کی جس نے یہ سوچا کہ بلند کرسی، نصب شدہ شاعر نے کہا ہے اور کہ شاعر [illegible] مشعلوں کی چھایوں کی مورتیں تراش دے۔ "تیز چھایاں" اور گھنگھرالش نے بنائی ہیں "تیز چھایاں" کسی میں درد پیدا نہیں کر سکتیں ہیں لیوین نے کہا۔ یہ فقرہ اسے پسند آیا بس اسے یہ یاد تھا۔ وہ پہلے بھی کسی کے فقرہ مسٹر سے کہہ چکا ہے یا نہیں، اور اسے کہہ کر وہ گڑبڑا گیا۔

مسٹر سے نے یہ ثابت کیا کہ فن ایک ہی ہے اور وہ ساری حسوں کو ملا کے ہی اپنی بلندیوں کو حاصل کر سکتا ہے۔

کنسرٹ کا وہ سرا لیوین نہیں سن سکا۔ مسٹر سے اس کے پاس ہی کھڑا ہوا تقریباً سارے وقت اس سے باتیں کرتا رہا اور اس جرمن موسیقی کی حسوں، تصنع اور تکلف سازگی کی تعریف اور [illegible] کی مصوری سے کرتا رہا۔ وہاں سے نکلتے وقت لیوین کی ملاقات اور بھی کئی شناسا سے ہوئی جن کے ساتھ اس نے سیاست کی، موسیقی کی اور جہاں کہاں سے لوگوں سے بات چیت کی۔ دوسرے لوگوں سے علاوہ اس کی ملاقات کاؤنٹ بوں سے بھی ہو گئی جس کے ہاں جانے کا [illegible] میں وہ بالکل ہی بھول چکا تھا

"تو ابھی چلے جائیے" کنٹی نے اس سے کہا جس سے اس نے اس بات کا ذکر کیا "ہو سکتا ہے وہ آپ سے مل ہی نہ سکیں اور پھر بھلے لینے جلسے میں آجائے گا۔ آپ وقت پر پہنچ جائیں گے۔"

6

"ہو سکتا ہے نہ مل سکتے ہوں؟" لیوین نے کاؤنٹس بال کی بابت سوچتے ہوئے کہا

"مل سکتے ہیں، تفریح طبع" چودہ نے فیصلہ کن انداز میں لیوین کا کہا دہراتے ہوئے کہا

"کیا مصیبت ہے" لیوین نے [illegible] سے [illegible] کرتے ہوئے سوچا۔ "میں جاکس لئے رہا ہوں؟ میں ان لوگوں سے بات کیا کروں گا۔"

پہلے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہوئے [illegible] مکمل ہو گئی اور نکسورت بنانے کو [illegible] سے اگلے کمرے میں، ڈرائنگ روم میں چلے گئے جہاں سے [illegible] کرسیوں پر کاؤنٹس کی دو بیٹیاں اور ایک [illegible] پاس گیا اور تسلیمات کر کے صوفے کے پاس بیٹھ گیا۔ اس نے اپنی بیٹ گھنٹے پر نکالی تھا۔

"آپ کی بیوی کی صحت کیسی ہے؟ آپ [illegible] سے [illegible]

"ہاں میں نے سنا۔ کس قدر اچانک موت" لیوین نے کہا۔

کاؤنٹس بیٹیں اور صوفے پر بیٹھ گئیں اور انہوں نے بھی بیوی کے بارے میں اور کنسرٹ [illegible] پوچھا۔

لیون نے جواب دیا اور اس نے بھی ایرا کیسنا کی اچانک موت کے بارے میں سوال دہرایا!

"ویسے بیشہ ہی ان کی سخت سخی بڑی ناز ک تھی۔"

"آپ کل اوپیرا میں گئے تھے؟"

"ہاں گیا تھا۔"

"لوکا (12) بہت ہی اچھی تھیں۔"

"ہاں بہت ہی اچھی" اس نے کہا اور پھر اس نے بالکل وہی باتیں دہرانی شروع کر دیں' اس لئے کہ اس کے لئے کوئی فرق ہی نہیں پڑتا کہ یہ لوگ اس کے بارے میں کیا سوچیں گے' جو اس نے سینکڑوں بار اس مقدمے کی استغاثہ کے بارے میں کی تھیں۔ کاؤنس بول یہ ظاہر کرتی رہیں جیسے سن رہی تھیں پھر جب وہ فالتو باتیں کر چکا اور چپ ہو گیا تو کرنل باتیں کرنے لگے جو ابھی تک چپ رہے تھے کرنل نے بھی اوپیرا اور وہاں کی روشنی کے بارے میں باتیں کیں' آخر کار تیورین کے ہاں کھانا ہوا لیکن کاؤنس کے چہرے سے دیکھا کہ ابھی اس کے جانے کا وقت نہیں ہوا۔ وہ مضطرب اور بیٹھنا چاہتے۔ وہ بیٹھ گیا۔

لیکن چونکہ وہ سارے وقت یہ سوچتا رہا کہ یہ سب کس قدر احمقانہ ہے اس لئے اسے بات چیت کا کوئی موضوع نہ سوجھا اور وہ چپ رہا۔

"آپ پبلک جلسے میں نہیں جائیں گے؟ لوگ کہتے ہیں کہ بڑا دلچسپ ہو گا" کاؤنس نے بات شروع کی

"نہیں لیکن میں نے اپنی نیل سا (13) سے وعدہ کیا ہے کہ وہاں سے اسے لانے کے لئے آؤں گا" لیون نے کہا

خاموشی طاری ہو گئی۔ ہاں اور نہیں نے ایک بار پھر ایک دوسرے کو دیکھا۔

"تو لگتا ہے اب وقت ہو گیا" لیون نے سوچا اور کھڑا ہو گیا۔ خواتین نے اس سے ہاتھ ملایا اور گزارش کی کہ وہ اپنی بیوی کو نیل شو (12) پہنچا دے۔

چوبدار نے اسے فر کوٹ دیتے ہوئے اس سے پوچھا:

"جناب نے قیام کہاں فرمایا ہے؟" اور لورا ہی ایک بڑی سی بہت ہی اچھی جلد والی کتاب میں اس کا پتہ لکھ لیا

"ظاہر ہے کہ میرے لئے تو فرق نہیں پڑتا پھر بھی مجھے شرم آتی ہے اور یہ انتہا احمقانہ لگتا ہے" لیون نے سوچا اور خود اس حیرت سے ہنسی دی کہ کبھی لوگ یہ کرتے ہیں اور وہ پبلک جلسے میں چلا گیا جہاں اسے اپنی سالی کو تلاش کرنا تھا تاکہ ان کے ساتھ گھر جا سکے۔

جلسے میں بہت لوگ اور تقریباً پورا اسٹاف تھا۔ لیون جب پہنچا تو جائزے کی روداد پیش کی جا رہی تھی جسے سب لوگوں نے کہا کہ بڑی دلچسپ تھی جب جائزہ پورا ہو چکا اور لوگ گھومنے پھرنے لگے تو لیون کی ملاقات سویڈ ٹسکی سے ہو گئی جس نے اس کو آج رات سوسائٹی میں شام کو ضرور آنے کو کہا جہاں ایک بہت ہی اچھی رپورٹ پیش کی جائے گی۔ اس کی ملاقات اسی بن اور کار تگے سے بھی ہو گئی جو گذشتہ ابھی ابھی آئے تھے اور بہت سے دوسرے شناساؤں سے بھی ہوئی اور لیون نے جلسے کے بارے میں' نئے نظام کے بارے میں اور کسی مقدمے کے بارے میں بہت کچھ سنا اور بہت سی باتیں کیں لیکن غالباً توجہ کی تھکن کی وجہ سے' جو وہ

محسوس کرنے لگا تھا' مقدمے کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے اس نے ایک غلطی کی اور اس غلطی کو اس نے بعد کو کئی بار پچھتاوے کے ساتھ یاد کیا۔ ایک غیر ملکی کی آٹھ سزا کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے' جس پر روس میں مقدمہ چلایا جا رہا تھا' اور اس بارے میں کہ اسے سرحد پار بھیج دینا کس قدر غلط ہو گا' لیون نے وہی دہرا دیا جو اس نے کل ایک شناسا سے بات کرتے ہوئے سنا تھا۔

"میں سمجھتا ہوں کہ اسے سرحد پار بھیج دینا تو بالکل ایسا ہی ہو گا جیسے مل دودھ کو سزا دینے کے لئے پانی میں ڈال دیا جائے۔" یہ تو اسے بعد کو یاد آیا کہ یہ خیال جسے اس نے اپنے خیال کی طرح پیش کیا تھا' جو اس نے اپنے دوست سے سنا تھا اور اصل کرنیلوف (13) کی ایک حکایت کا تھا اور اس شناسا نے اسے کسی اخبار کے ایک مضمون سے پڑھ کر دوہرا دیا تھا۔

اپنی سالی کے ساتھ اداس ہو کر گھر آ کر اور کیٹی کو خیریت سے پا کر لیون کلب چلا گیا۔

7

لیون کلب میں بالکل ٹھیک وقت پر پہنچ گیا اس کے ساتھ ہی لمبوں اور مسافروں کی گاڑیاں پہنچیں۔ لیون بہت دنوں سے کلب نہیں آیا تھا جب سے وہ نیو رشی سے نکلنے کے بعد ماسکو ہی میں قیام پذیر تھا اور سوشلزم میں جانا آتا تھا۔ اسے کلب' اس کے بندوبست کی خارجی تفصیلات یاد تھیں لیکن اس تاثر کو وہ بالکل بھول گیا تھا جو اسے ان سابق دوستوں میں کلب میں ہوا تھا لیکن جیسے ہی وہ بیرونی ہال کے بڑے سے گنبد میں داخل ہوا' اس نے برسائی میں قدم رکھا اور چوبدار نے جو ابھی بھی بی بی بانی لگائے تھا' اندر کے دروازہ کھولا اور اسے تعظیم کیا' جیسے ہی اس نے کمروں کے پانچ شوں اور دروازوں سے بھرا ہوا بڑا ہال دیکھا' کسی نے یہ سوچا تھا کہ پاپوشوں کو پیچھے اتار دیا جائے سے آسان تھا جیسے ہی اس نے اپنے آگے چلتی ہوئی آواز سنی اور قالین بھی اتنی سے لگی ہوئی سیڑھیوں سے اوپر آئینے کے پار رکھا ہوا بڑا اور اوپر کے دروازے پر کلب کی وردی پہنے ہوئے تیسرے چوبدار نے جھک کر سلام کیا' اسے پہچان کر' دیکھا' بغیر کسی سستی کے دروازہ کھولا اور آنے والوں پر نظر ڈالتا تھا ویسے ہی لیون پر بھی پہلے کا تاثر پھر سے طاری ہو گیا' آرام' خوشی' طمانیت اور شائستگی کا تاثر تھا۔

"سرمائی کوٹ کے لئے" چوبدار نے لیون سے کہا جو کلب کا پورا قاعدہ جانتا تھا' اور اسے پاس رکھ دینا چاہتا تھا" بہت لوگوں نے آپ سے آج کل نہیں آپ کا نام لکھوایا تھا ابھی ان کارکنوں میں سے کوئی بھی نہیں پہنچا"

چوبدار صرف لیون ہی کو نہیں بلکہ اس کے سارے رشتوں ناتوں کو بھی جانتا تھا اور فوراً ہی اس نے اس کے قریبی لوگوں کا ذکر کر دیا۔

باہری ہال سے گزرتے ہوئے [illegible] ہال میں پہلے ہی لیڈیز [illegible] ایک بار [illegible] ہال رہا تھا اور شور مچاتے لوگوں سے بھرے ہوئے [illegible] دروازے کی [illegible] کی [illegible] بھی [illegible] پہلے بھی جس سے [illegible]

رہا تھا۔ لگتا تھا سبھوں نے وینوں کے ساتھ اپنی گھڑیاں بھی چوبدار خانے میں چھوڑ دی تھیں اور اطمینان سے زندگی کی مادی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کی تیاری کر رہے تھے۔ وہاں سوپ، ٹوسٹ کی بھی تھا' شیرینی بھی' خشک و تر بھی' پھل بھی' اور دودھ کی اور سرکہ بھی' اچار بھی۔

"او حرام کیوں دیر سے آئے؟" بوڑھے پرنس نے مسکراتے ہوئے اور کندھے کے اوپر سے اس کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔ "کیسی کیسی ہے؟" انھوں نے نیپکن کو ٹھیک کرتے ہوئے اضافہ کیا جسے انہوں نے اپنی واسکٹ کے ایک بٹن میں اڑس لیا تھا۔

"کوئی خاص بات نہیں 'ٹھیک ہیں۔ وہ لوگ تینوں گھر پر کھانا کھائیں گی۔"

"ارے "گاؤن اور نوبیوں کی کمیں۔ مگر ہماری میز پر تو جگہ نہیں تم اس میز پر جاؤ اور جلدی سے جگہ گھیرو" پرنس نے کہا اور مذاق اعتیاط کے ساتھ برسٹ پھیل کے شوہر کی پیٹ اٹھالی

"لیوین "ادھر آؤ" تھوڑے فاصلے سے ایک آواز نے بڑی نیک دلی کے ساتھ پکارا۔ یہ تو درحقیقت تھا۔ وہ ایک نوجوان فوجی افسر کے ساتھ بیٹھا تھا اور اس کے پاس دو کرسیاں تھیں جسے جھکا کر ان کی پشت کو میز سے ٹکا دیا گیا تھا۔ لیوین خوش ہو کر ان لوگوں کے پاس چلا گیا۔ نیک دل خوش باش تو درحقیقت اسے بیحد پسند تھا۔ اس کے ساتھ اس شام کی یادیں وابستہ تھیں جب اس نے کیٹی سے صاف صاف باتیں کی تھیں لیکن آج ساری تلاخ بھری عالمانہ باتوں کے بعد تو درحقیقت کی نیک صورت دیکھ کر اسے خاص طور سے اچھا لگا۔

"یہ آپ کے اور ابلوشکی کے لئے ہیں۔ وہ ابھی آجائیں گے۔"

بالکل سیدھا بیٹھا ہوا' پر مسرت اور بیحد مسکراتی ہوئی آنکھوں والا فوجی افسر پیٹرس برگ کا گائیں تھا۔ تو درحقیقت نے ان لوگوں کا تعارف کروایا۔

"ابلوشکی بیحد دلچسپ آدمی ہے۔"

"وہ آگئے"

"تم ابھی ابھی آئے ہو؟" ابلوشکی نے نیچے ان لوگوں کی طرف آتے ہوئے کہا۔ "تسلیم واہ کاپی تو چلتے ہیں۔"

لیوین اٹھا اور ان کے ساتھ بڑی میز کے پاس گیا جس پر وادکا اور قسم قسم کی گزک رکھی تھی۔ وہاں کوئی درجن طرح کی چیزیں تھیں جن میں سے آدمی شراب کے ساتھ کھانے کے لئے اپنی پسند کے مطابق کچھ نوٹے سکتا تھا۔ لیں اسٹی پان ارکاچ نے کسی خاص چیز کا مطالبہ کیا اور ایک وردی پوش ملازم تورو اطلوبہ چیز لے آیا۔ ان لوگوں نے ایک ایک جام پیا اور اپنی میز کے گرد آگئے۔

ابھی وہ لوگ مچھلی کا شوربہ بھی ختم نہ کر پائے تھے کہ گائیں کے لئے شاہین کی ایک بوتل لائی گئی اور وہ اس نے چار گلاسوں میں نذیلی لیوین سے پیش کردہ شراب سے انکار کیں کیا اور دوسری بوتل منگوالی۔ وہ سچ مچ کا تھا اور اس سے بڑی خوشی سے کھایا اور اس سے بھی زیادہ خوشی سے ہم کلاموں کی ہمی خوشی کی سادہ باتوں میں حصہ لیا۔ گائیں نے تو روسٹی کے ایک بیحد لذیذ اور بیحد اکرچہ ناشائستہ اور بھونڈا عابر بھی اتنا معقول نکلا کہ لیوین نے ایسے دوروں کا تصفیہ لگایا کہ اس پاس کی میزوں والوں نے مڑ کر اسے دیکھا۔

"یہ بھی کسی قسم کا نشہ ہے جیسے "اس کو تو میں برداشت نہیں کر سکتا' تمہیں معلوم ہے وہ؟" استی پان ارکاچ سے پوچھا "ارے وہ بہت ہی دلکش ہے ایک بوتل اور دینا" انہوں نے مدہ مگار سے کہا اور یہاں

کرنا شروع کیا۔

"میرا تو خیال ہے ابلوشکی کی گزارش ہے" بوڑھے مدہ مگار نے استی پان ارکاچ کا قطع کلام کیا' جو کشتی پر بھاگ دوڑی ہوئی شاہین کے دو تھیں گلاس لایا تھا' اور استی پان ارکاچ اور لیوین سے مخاطب ہوا۔ "یہاں ارکاچ نے گلاس لے لیا اور دوسرے سرے پر ایک میز کے پاس ایک کیے اور سرخی مائل مونچھوں والے آدمی سے آنکھیں چار کر کے مسکراتے ہوئے سر ہلا کر اس کی موجودگی کا اعتراف کیا

"کون ہیں یہ؟" لیوین نے پوچھا۔

"تم ایک بار ان سے میرے یہاں ملے تھے' یاد ہے؟ اچھا آدمی ہے۔"

لیوین نے بھی وہی کیا اور ارکاچ نے کیا تھا اور گلاس لے لیا۔

استی پان ارکاچ کا لطیفہ بھی بہت ہی ہنسانے والا تھا۔ لیوین نے اپنا لطیفہ سنایا اور وہ بھی لوگوں کو پسند آیا۔ بعد کو گھوڑوں کی' آج کی دوڑوں کی اور اس کی بات ہونے لگی کہ وہ روسٹی سے گھوڑے اٹھنے سے پہلا انعام کس شاندار طریقے سے جیتا۔ لیوین نے حیران بھی نہیں ہوا کہ انعام لینے میں وقت کس طرح گزرا

"انعام یہ رہے وہ لوگ" کھانا ختم ہونے کے قریب کیوں ارکاچ نے سامنے اپنی کرسی کی پشت سے جھک کر روسٹی کی طرف ہاتھ بڑھایا جو گارڈ کے ایک دراز قد افسر کے ساتھ اس کی طرف آرہا تھا۔ روسٹی کے چہرے پر بھی کلب کی عام پر مسرت نیک دلی کی رونق تھی۔ اس نے بڑی خوش دلی سے ارکاچ کے پیچھے لڑھکتے ہوئے کرسیوں کے کندھوں پر کہنیاں ٹکائیں اور ان کے درمیان میں بولنا شروع کر دیا اور اسی پر مسرت مسکراہٹ کے ساتھ لیوین کی طرف ہاتھ بڑھایا

"بڑی خوشی ہوئی مل کر" اس نے کہا۔ "اور میں نے تب انتظامات میں آپ کو تلاش کیا ہوگا کہ آپ چلے گئے تھے" اس نے لیوین سے کہا۔

"ہاں میں اسی دن چلا گیا تھا ہم لوگ ابھی ابھی آپ کے گھوڑے کی بات کر رہے تھے [illegible] آپ کو" لیوین نے کہا "یہ تو بڑی اچھی رفتار ہے۔"

"نہیں 'میرے والد کے پاس تھے' لیکن مجھے یاد ہے اور جانتا ہوں۔"

"تم نے کھانا کہاں کھایا؟" استی پان ارکاچ نے پوچھا۔

"ہم لوگ دوسری میز پر تھے۔ سلون کی آڑ میں۔"

"وہ لوگ اسپین بہادر بنا رہے تھے" لیے ترکل نے کہا "[illegible] شاہی انعام [illegible] میں ایسا ہی خوش قسمت ہو تا جیسے یہ گھوڑوں میں ہیں۔"

"تو ہم لوگ اتنا قیمتی وقت کیوں کھو رہے ہیں [illegible]" تو حسم نے [illegible] کہا اور وہاں سے چلا گیا۔

"یہ باشوین ہے" روسٹی نے تو درحقیقت کو بتایا اور اس کے پاس ہی خالی ہو جانے والی جگہ [illegible] اسے ہو شراب کا گلاس پیش کیا گیا اسے پی کر اس نے ایک اور بوتل منگوائی "چند تھیں یہ کلب [illegible] تھا یا شراب پتے فالبرحال یہ میں سے روسٹی سے دوستوں کی [illegible] میں [illegible] خوش ہوا کہ [illegible] اس شخص کے بارے میں [illegible] محسوس ہو رہا [illegible] اسے یہ بھی بتایا کہ اس نے اپنی بیوی سے [illegible] کہ وہ اس سے پرنس [illegible] کے ہاں ملی تھیں

ایک لطیفہ سنا جس پر سب ہنس پڑے۔ خاص طور سے ورونسکی نے اتنی صاف دلی سے قہقہہ لگایا کہ لیون نے محسوس کیا کہ اس شخص سے اس کا بالکل میل ہو گیا۔

"تو پھر ختم ہو گیا؟" سٹی پان ارلامووچ نے کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ "چلیں!"

۸

میز کے پاس سے اٹھ کر چلتے ہوئے لیون نے محسوس کیا کہ چلنے میں اس کے ہاتھ خاص طور سے بالکل صحیح طریقے سے اور بلکے پن سے مل رہے ہیں۔ وہ بلند چھت والے کمرے میں سے ہو کر گائین کے ساتھ بلیرڈ روم کی طرف چلا۔ بڑے ہال میں سے گزرتے ہوئے اس کا سامنا اپنے حصے سے ہو گیا۔

"تو پھر؟ تمہیں ہمارا یہ اعلیٰ کاسمو پولیٹانزم؟" پرنس نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "چلو، ذرا نظم پھر کر دیکھتے ہیں۔"

"میں بھی ذرا کھونسا اور دیکھنا چاہتا تھا۔ یہ دلچسپ ہے۔"

"ہاں، تمہارے لئے دلچسپ ہے لیکن میری دلچسپی تمہاری سے ذرا مختلف ہے۔ اب تم ان بوڑھوں کو دیکھتے ہو۔" انہوں نے ایک بھنگی ہوئی کمر اور لٹکے ہوئے ہونٹ والے بھرکی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا جو سر ہوتے ہوئے ذرا ذرا سا قدم بڑھاتے ہوئے سامنے سے ان کی طرف آ رہا تھا۔ "اور تم سمجھتے ہو کہ یہ ایسے ہی شیلبیک قسم کے خیالوں کے پیدا ہوئے ہیں۔"

"شیلبیک کا کیا مطلب؟"

"اب تم اس لقب کو نہیں جانتے۔ یہ ہمارے کلب کی اصطلاح ہے۔ تم جانتے ہو جب ایک لڑکے کو دو ٹکے لوٹا جاتا ہے تو اس کا چھلکا چھٹک کر الگ الگ ہو جاتا ہے لیکن یہ الگ الگ ایک دوسرے سے الگ نہیں ہوتے اور اندر بالکل پلپلا ہو جاتا ہے بس وہ ہوتا ہے شیلبیک۔ یہی حال ہم لوگوں کا ہے۔ کلب آتے رہتے ہیں آتے رہتے ہیں یہاں تک کہ شیلبیک ہو جاتے ہیں۔ اب تم تو جس رہے ہو لیکن وہ میرا بھائی، بھتیجا ہے کہ کلب خود شیلبیکوں میں شامل ہو رہا ہے۔ تم پرنس شیچکی کو تو جانتے ہو نا؟" پرنس نے چھچھورے پن کے چہرے سے اندازہ لگایا کہ وہ کوئی جھانسے والی بات کہنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

"نہیں، نہیں جانتا۔"

"کیسے نہیں جانتے! ارے یہ پرنس شیچکی تو مشہور آدمی ہیں۔ خیر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ ہمیشہ بلیرڈ کھیلتے ہیں۔ ابھی کوئی تین سال پہلے تک وہ شیلبیکوں میں نہیں تھے اور بڑے دلیر تھے۔ دوسروں کو شیلبیک بناتے تھے۔ اس ایک دن وہ آئے اور ہمارا چوہدری تمہارا سالی کو تو جانتے ہو نا؟ وہی موٹا لال۔ وہ ہوا تمہارا یار۔ تو اس سے پرنس بیچارے نے پوچھا تو بیلی کون کون آیا ہے؟ اور شیلبیک ہیں؟ اور اس نے انہیں جواب دیا۔ آپ خود سے ہوں گے۔ تو یوں ہے بھائی!"

جہاں بچوں کے لوگ ملے ہوں سے باتیں کرتے اور صاحب سلامت کرتے ہوئے لیون سے پرنس کے ساتھ ہمارے عمروں کا چکر لگایا۔ یہ کمرہ جس میں میزیں بچھائی جا چکی تھیں اور جہاں لوگ اپنے بیشہ کے ساتھیوں کے ساتھ چھوٹی دلچسپی کی باتیں کر رہے تھے سب لوگوں والا کمرہ تھا جہاں شطرنج کھیلی جاتی تھی اور جہاں سگریٹ کا دھواں

بیٹھے ہوئے اور کسی سے باتیں کر رہے تھے۔ بلیرڈ روم جہاں ایک کھانچے میں جس جگہ میں یہ خوش پوش لوگ باتیں کر رہی تھی جس میں گائین بھی تھا۔ ان لوگوں نے تھانک کریسٹ میں قسم کو بھی دیکھا جہاں ایک بیٹے کے گرد باشوین مسند تھا اور درباری کی تائید کرنے والوں کی بھیڑ لگی تھی۔ شور سے ہی خوش پوش سے ساتھ وہ لوگ ڈریسنگ روم میں بھی گئے جہاں شیڈ دار بتیوں کے نیچے ایک ٹیبل پر سے والا لڑکا ایک بعد ایک رسالے الٹ پلٹ رہا تھا اور ایک کھڑکی جنرل پڑھنے میں مشغول تھا۔ وہ لوگ اس کمرے میں بھی گئے جہاں لوگ پریس دانش گاہ کہتے تھے۔ اس کمرے میں تین صاحبان اور وہ تربیتی سیاسی مجلوں کے بارے میں بڑے جوش سے ساتھ باتیں کر رہے تھے۔

"پرنس، تشریف لائیے، سب تیار ہے۔" ان کے پاس آنے والے صاحبوں میں سے ایک نے پرنس سے کہا۔ پرنس وہاں ٹھہر گیا تھا اور پرنس چلے گئے۔ لیون ذرا دیر کے لئے بیٹھ گیا اور جو باتیں ان کے پہلے وقت کی ساری باتوں کو بگاڑ کر کے وہ بعد کی اور بہتر باتیں جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا اور ورونسکی اور تورو تسین کے ساتھ ہنسی خوشی کی فضا زیادہ تھی۔

تورو تسین کسی مشروب کا گھونٹ لیتے ہوئے بلیرڈ روم میں اپنے موٹے بھدے ذرا ذرا سی باتوں پر ہنسنے والے قہقہے کمرے کے دوسرے کونے میں دروازے کے پاس ورونسکی سے کچھ بات کر رہے تھے۔

"وہ یہ نہیں کہ اکتاتی ہیں، لیکن یہ میرا مہین، یہ تھکن کی حالت" لیون نے سنا اور جلدی سے وہاں سے چلا جانا چاہتا تھا لیکن اسٹی پان ارلامووچ نے اسے پکار لیا۔

"لیون!" اسٹی پان ارلامووچ نے کہا اور لیون نے بجھا کر ان کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ نہیں تھے لیکن ہی تھی جیسے کہ ان کی آنکھوں میں ہمیشہ اس وقت ہوتی تھی جب وہ شراب پی لیتے تھے یا جب بات چیت شروع ہوتی تھی۔ آج وہ دونوں ہی نہیں تھیں۔ "لیون جا رہا ہے۔" انہوں نے ہاتھ کسی سے ملایا اور ورونسکی سے کہا۔ "بھلا ہو اسے کسی صورت میں بھی جانے نہ دینا چاہئے۔"

انہوں نے ورونسکی سے کہا۔ "یہ میرا مخلص، تقریباً بہترین دوست ہے اور تم بھی میرے لئے بہت قریبی اور بھلے عزیز ہو۔ اور میں چاہتا ہوں اور جانتا ہوں کہ تم لوگوں کو ضرور دوست اور ایک دوسرے سے قریب ہو جانا چاہئے اس لئے کہ تم دونوں اچھے لوگ ہو۔"

"تو اب ہمارے لئے تو ناچ رہے ہو جانا چاہئے۔ ایک دوسرے سے [illegible] ورونسکی سے [illegible] سے اتفاق کرتے ہوئے لیون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

اس نے بڑھے ہوئے ہاتھ کو جلدی سے اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اسے دونوں ہاتھوں میں دبا لیا۔

"مجھے بہت بہت زیادہ خوشی ہے" لیون نے اس کا ہاتھ دباتے ہوئے کہا

"اے آدمی [illegible]

اور مجھے بھی بڑی خوشی ہے" ورونسکی نے [illegible]

لیکن اسٹی پان ارلامووچ نے ان کی دونوں کی [illegible] کے ہاتھوں کے پاس ایک دوسرے سے بات کرنے کا کچھ تناسب نہیں اور دونوں اس کو محسوس کر رہے تھے

تمہیں پتہ ہے کہ [illegible] اسٹی پان ارلامووچ نے ورونسکی سے کہا۔ "اور میں، میں صبح کو اس سے پاس نے جانا چاہتا ہوں [illegible] چلو لیون چلیں۔"

"کیا واقعی؟" ورونسکی نے کہا۔ "وہ بہت خوش ہوں گی۔ میں بھی اسی وقت گھر چلوں۔" اس نے اضافہ کیا "لیکن مجھے یاشین کی طرف سے پریشانی ہے اور جب تک وہ ختم نہ کرلے تب تک میں یہیں رہنا چاہتا ہوں۔"

"کیا یہ اہم ہے؟"

"سارے وقت ہار تا رہتا ہے اور ایک میں ہی اسے روک سکتا ہوں۔"

"تو کیوں۔ یہ ذرا سا ایک کھیل ہو جائے گا۔ لیوین ختم کھیل کے آئے تو بہت ہی اچھا ہے۔" آستی پان ارکادیچ نے کہا۔ "چلو فوراً" دوبارہ کہنے سے قاصد ہو گئے۔

"دیر سے تار ہے" مارکر نے جواب دیا جس نے گیندوں کو بہت پہلے ہی مثلث کی شکل میں ترتیب دے دیا تھا اور وقت گزاری کرنے کے لئے قالین گیند کو چھو رہا تھا۔

"تو آیئے!"

کھیل کے بعد ورونسکی اور لیوین "کرکا گین کی میز کے گرد بیٹھ گئے اور آستی پان ارکادیچ کی تجویز کے مطابق لیوین لوگوں پر باری لگانے لگا۔ ورونسکی بھی میز کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کے پاس آنے والے جان پہچان کے لوگ اسے گھیرے رہتے۔ کبھی کبھی وہ یاشین پر نظر رکھنے کے لئے پست ترین ہم میں بھی ہو آتا تھا۔ لیوین کو صبح کی دعوتی محفل کے بعد بڑے اچھے آرام کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ ورونسکی کے ساتھ دشمنی ختم ہو جانے پر بھی خوش تھا اور سارے وقت اس پر سکون شائستگی اور خیر سگالی کا تاثر طاری رہا

جب باری ختم ہو گئی تو آستی پان ارکادیچ نے لیوین کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا

"تو چلتے ہیں آنا کے پاس؟ ابھی؟ وہ گھر پر ہیں۔ میں نے بہت دنوں پہلے وعدہ کیا تھا کہ تمہیں ان کے پاس لاؤں گا۔ تم شام کو کہاں جانے والے تھے؟"

"خاص طور سے تو کہیں نہیں۔ میں نے سوچا تھا کہ ذرا حتی واپس میں آنے کا وعدہ کیا تھا تم کو تو تمہارے ساتھ چلتا ہوں۔" لیوین نے کہا

"بہت خوب، چلتے ہیں۔" پھر آستی پان ارکادیچ نے مے شکار سے قاصد ہو کر کہا "معلوم کرو کہ میری بگھی آئی۔"

لیوین میز کے پاس گیا، لوگوں پر باری لگانے میں جو پانچ روبل ہارے تھے وہ ادا کئے اور کلب کے مصارف ادا کنے والے دروازے کے پاس کھڑے ہوئے بوڑھے مے شکار کو کسی پراسرار طریقے سے معلوم تھے اور اپنے ہاتھوں کو خاص طور سے جھلاتا ہوا وہ سارے کمروں سے گزرتا ہوا صدر دروازے کی طرف چلا گیا۔

۹

"اور شمپین کے لئے بھی لائی جائے۔" چند لمحے بھری بات دار آواز میں چلایا بگھی آئی اور دونوں بیٹھ گئے۔ اس شور سے بھری شب کے چلتک سے نکل ہی رہی تھی تو لیوین کلب کے سکون طمانیت اور ارد گرد کی بلاشبہ شائستگی کے تاثر کو محسوس کر رہا تھا لیکن جیسے ہی بگھی سڑک پر آئی اور اس نے ناہموار راستے پر گاڑی کے ہچکولے محسوس کئے، اسے جانے والے گاڑی بانوں کی بھے بھری چھپیں، مدھم سی روشنی میں شراب خانوں اور دکانوں کے سوخ سیاہ بورڈ، ویسے ہی اس نے اپنے عمل کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا اور اس سے اپنے آپ سے سوال کیا کہ وہ یہ اچھا کر رہا ہے یا نہیں کہ آنا کے پاس جا رہا ہے۔ کیٹی یہ کہے گی؟

لیکن آستی پان ارکادیچ نے اسے سوچنے کا موقع ہی نہ دیا اور جیسے اس کے شبہات کا اندازہ لگاتے ہوئے انہیں تتر بتر کر دیا۔

"مجھے کس قدر خوشی ہے" انہوں نے کہا "کہ تم ان سے مل لو گے۔ پتہ ہے تمہیں اپنی بیوی سے یہ چاہئے تھیں۔ اور لوگ بھی ان کے پاس جا چکے ہیں اور جاتے رہتے ہیں اگرچہ وہ میری سن ہیں" آستی پان ارکادیچ نے اپنی بات جاری رکھی "میں علیحدگی پسند نہیں ہوں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ قابل قدر عورت ہیں ہم خود ہی دیکھ لیتا۔ ان کی صورت حال بہت مشکل ہے، خاص طور سے اب۔"

"خاص طور سے اب کیوں؟"

"ہم ان کے شوہر سے طلاق کی بات چیت کر رہے ہیں اور وہ راضی ہیں لیکن اس میں بیٹے کے سلسلے میں ایک مشکل ہے اور یہ معاملہ، جسے بہت پہلے ختم ہو جانا چاہئے تھا، تین مہینے سے طول کھینچ رہا ہے۔ جیسے ہی طلاق ہو جائے گی ویسے ہی وہ ورونسکی سے بیاہ کریں گی۔ اس قدر احمقانہ ہے یہ بال کی کھال" کیسی اپنا فضل و کرم کر، جس پر کسی کو بھی ایمان نہیں ہے اور جو لوگوں کے سکے میں گل ہوتی ہیں "آستی پان ارکادیچ نے رائے دی "تو پھر ان لوگوں کی حیثیت ہی طے شدہ ہو جائے گی جیسی میری ہے، جیسی تمہاری ہے۔"

"تو مشکل کیا ہے؟" لیوین نے کہا۔

"وہ یہ لمبا اور اکتا دینے والا قصہ ہے۔ ہمارے ملک میں جو سب چیزیں اتنی مبہم ہیں لیکن بات یہ ہے کہ وہ اس طلاق کے انتظار میں یہاں ماسکو میں تین مہینے سے ہیں جہاں سب ان کو اور ورونسکی کو جانتے ہیں۔ وہ نہیں جاتی نہیں، عورتوں میں سوسائٹی کی کسی سے ملتی نہیں اس لئے کہ اب ہم تو سمجھتے ہی ہیں کہ وہ نہیں چاہتیں کہ لوگ ان پر رحم کر کے ان سے ملیں۔ وہ یہ توقف پر قسم دار دار ابھی ان سے پاس سے چلی گئیں اس لئے کہ وہ اسے ناشائستہ سمجھتی ہیں۔ تو اب اس صورت حال میں وہ سری لولی عورت اپنے آپ میں کسی طرح کی تسلی نہ پائی۔ لیکن انہوں نے اب تم، بلکہ کیسے اپنی زندگی منظم کرلی ہے، کتنی، لوگوں اور کاروبار میں" آستی پان ارکادیچ نے جھک کر بگھی کی کھڑکی میں کہا "ہاں یہ لوگی میں کر رہے کے سامنے اور کس قدر کامیابی ہے" انہوں نے کہا اور بار بار اس کے کردار اجلاس عشرہ سے بار بار گری پڑے تھا [illegible] اپنے قریب کھلے ہوئے اور کھول دیا

"لیکن ان کے توہین ہے نتیجتاً وہ اس کے سلسلے میں معروف [illegible] ہوں گی؟" لیوین نے کہا

"تم لگتا ہے ہر عورت کو صرف ہوس اور [illegible] (141) کچھ ہو "آستی پان ارکادیچ نے [illegible] معروف رہتی ہے تو ضرور بچوں ہی کے ساتھ نہیں [illegible] لیکن اس کا نداوہ جو چاہتیں کرتیں۔ وہ معروف رہتی ہیں سب سے پہلے تو اس میں [illegible] دیکھ رہا ہوں کہ تم نظریہ انداز میں مسکرا رہے ہو لیکن یار [illegible] اس کے بارے میں بات نہیں کرتیں لیکن مجھے انہوں نے [illegible] جانتے ہو وہ ناشر ہے۔ اور لگتا ہے وہ خود بھی [illegible] چلتے ہیں لیکن تم سوچ رہے ہو کہ وہ بھی [illegible] ہیں [illegible] تم خود ہی دیکھ لینا۔ اب ان کے پاس ایک [illegible] ہے۔"

"کیا یہ کچھ جیرات قسم کا کام ہے؟"

"تم تو ہر چیز کو بری ہی روشنی میں دیکھنا چاہتے ہو۔ خیر خیرات کا نہیں بلکہ دل لگا کام ہے۔ ان کے ہاں مطلب دروشکی کے ہاں ایک انگریز چابک سوار تھا۔ اپنے فن میں استاد مگر شرابی۔ اس نے اتنی شراب پی کہ اپنے جگر تڑ حسن (۱۹) ہو گیا اور خاندان بے سہارا رہ گیا۔ وہاں لوگوں سے ملیں، ان کی مدد کی، ان میں اور دلچسپی لی اور اب پورا خاندان ان کا مستقل گھر ہے۔ اور وہ محض سرپرستانہ انداز میں صرف رقم سے مدد نہیں کرتیں بلکہ لڑکوں کو پڑھانے، سکول میں داخل کرانے کے لئے خود دوڑ دھوپ کرتی ہیں اور لڑکی کو اپنے پاس رکھ لیا ہے۔ بھی تم انہیں خود ہی دیکھ لینا۔"

تبھی حسن میں داخل ہوئی اور اسی پان ارکاد نے صدر دروازے پر جس کے پاس ایک برف گاڑی کھڑی تھی زور سے گھنٹی بجائی۔

دروازہ کھلا تو ملازم سے یہ پوچھنے بغیر کہ مالکن گھر پر ہیں یا نہیں اسی پان ارکاد نے پیش دالان میں آگے یوین ان کے پیچھے پیچھے آئی۔ اس کا شوہر باہر کے میں یہ دھندا ہی چلا رہا تھا کہ وہ اچھا کر رہا ہے یا برا۔

"یہ میں اپنی نظر کی تو یوین سے دیکھا کہ اس کا چہرہ سرخ ہو رہا ہے لیکن اسے غصہ نہیں تھا کہ وہ بچے میں نہیں ہے اور وہ قابل قبول چیزوں پر چلتا ہوا نیشیاں ارکاد نے کے پیچھے پیچھے چلا گیا اور خوشگوار سے اس طرح تعظیم کر رہا تھا جیسے قریبی آدمی لوٹی جاتی ہے۔ اسی پان ارکاد نے پوچھا کہ آنا کے پاس کون ہے انہیں جواب ملا کہ درکو یعنی صاحب۔

"کہاں ہیں وہ لوگ؟"

"باغیچے گھومنے کر رہے ہیں۔"

کمرے رنگ کی چوڑی دیواروں والے بڑے سے ڈرائنگ روم میں بیٹھ کر اسی پان ارکاد نے اور لیوین نرم گاؤں پر بیٹھنے ہوئے پڑھنے کے لئے مارک کرنے میں آگے جس میں صرف ایک لیمپ روشن تھا جس پر لال کمرے رنگ کا شیڈ تھا۔ دوسرا بلکہ لیمپ جو اوپر جل رہا تھا اور ایک حورت کی قد آدم تصویر کو روشن کر رہا تھا جس کی طرف لیوین کی پیٹھ تھی۔ یہ آنا کی شبیہہ تھی جو اٹلی میں بنائی گئی تھی۔ جس وقت اسی پان ارکاد نے نظروں کے پیچھے چلے گئے اور بات کرنے والے مرد کی آواز بند ہو گئی اس وقت لیوین شبیہہ کو دیکھ رہا تھا۔ اچھی طرح روشن تھی اور گویا فریم سے باہر نکل آ رہی تھی۔ لیوین اس پر سے نظریں نہیں ہٹا رہا تھا۔ وہ یہ بھی بھول گیا کہ وہ کہاں تھا۔ اس سے بات نہیں کر رہا تھا نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اس شبیہہ کو دیکھ رہا تھا۔ یہ قصہ نہیں تھی بلکہ ایک جیتی جاگتی، نفیس عورت تھی جس کے بال سیاہ گھنگھریالے تھے اور ہاتھ عریاں تھے اور ہم بر خلاف اس کے ہوس پرست تھا۔ نہ مدبر۔ یہ تم تھا جو فتح مند انہ اور پر اطمینان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ یہ سب قابو کر لیا تھا وہ صرف اسی سے جیتی جاگتی نہ تھی کہ وہ اس سے زیادہ حسین تھی بلکہ اس عورت سے جو اس وقت اس کے پاس تھی۔

"مجھے بڑی خوشی ہے۔" چابک اس نے اپنے پاس ہی ایک آواز سنی جو بظاہر اسی سے مخاطب تھی۔ اسی عورت کی آواز جس کی تصویر وہ دیکھ رہا تھا۔ حسن کی آڑ سے باہر نکلنے کے لئے نکل آئی تھی۔ اس کے چہرے کے تاثرات سے اس نے کہ اسے بھی اسی طرح دیکھ رہی تھی جس طرح وہ تصویر کو دیکھ رہا تھا۔ مسرت سے دمکتے ہوئے چہرے والی عورت نے سیاہ لباس میں ایک جس کا انداز اور چہرے کا تاثر تو وہی نہیں تھا جیسا حسن کی اسی بلندی پر تھی جہاں اسے

فنکار نے اپنی شعور کی گرفت میں لے لیا تھا۔ حقیقت میں وہ کم تابندہ اور رعنائی نہیں تھی جیسی اس کی جانے والی زندگی میں ان میں کچھ ایسی چیز تھی جو شبیہہ میں نہ تھی۔

10

وہ اس سے ملنے کے لئے اٹھ کھڑی ہوئیں اور اسے دیکھ کر اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی تھی اسے وہ پہچان نہیں اور اس سکون میں جس سے اس نے اپنا چہرہ اس کی طرف بڑھایا اور اس کا تعارف درکو یعنی سے کرایا اور ایک سرخی مائل بھورے بالوں والی خوبصورت لڑکی کی طرف اشارہ کیا جو اس کی بھتیجی تھی بتایا کہ وہ اس کی تربیت کر رہی ہیں لیوین نے اعلیٰ سوسائٹی کی خواتین سے جانے پہچانے اور خوشگوار طور طریقے دیکھے تھے بے حد پر سکون اور قدر دل رہتی ہیں۔

"مجھے بہت اچھی خوشی ہوئی" انہوں نے دوبارہ فرانسیسی میں کہا۔ وہ الفاظ لیوین کے لئے پر نہیں کیوں کچھ خاص اہمیت سے حامل ہو گئے۔ "میں آپ کے شوہر سے حال ہی میں ملی ہوں۔ شبیہہ اسے دیکھنے کی وجہ سے بھی اور آپ کی بہن کی وجہ سے بھی اور آپ کی بہن سے بھی ملنا چاہتی تھی لیکن انہوں نے مجھ کو ایک بہت ہی دلفریب چڑیا کی طرح متاثر کیا اور وہ جلد ہی ہاں سے جا رہی ہیں۔"

وہ آرام سے اور بغیر کسی جلدی کے باتیں کر رہی تھیں کبھی کبھی اپنی طرف سے اپنے خیال کی طرف سے کرسٹینا اور لیوین کو یہ محسوس ہوا کہ ان سے توجہ ہٹا رہی ہیں تاکہ وہ بھائی بہن ایک دوسرے سے جلد جلد بے تکلف اور خوشگوار محسوس کرنے لگیں جیسے انہیں بچپن سے جانتی ہو۔

جب اسی پان ارکاد نے نے پوچھا کہ کیا وہ کچھ پڑھ رہی تھیں تو انہوں نے اس سے کہا کہ وہ ان کے لئے کتابیں لے آئے۔ کرسٹینا نے اس سے سوال کرنے کی بجائے کہ وہ کیا پڑھ رہی تھیں اس کی طرف دیکھا اور اس کی طرف اپنی طرف کھسکایا اور اس میں سے سگریٹ نکالا۔

"آج تمہاری طبیعت کیسی ہے؟" بھائی نے ان سے پوچھا۔

"ٹھیک ہی ہے۔ اعصاب پہلے کی طرح۔"

"سچ ہے کہ غیر معمولی طور پر اچھی ہے؟" اسی پان ارکاد نے کہا۔ وہ لیوین کی طرف نظریں گاڑے ہوئے تھا۔

"میں نے اس سے بہتر شبیہہ کبھی نہیں دیکھی۔"

"اور غیر معمولی طور پر مشابہ ہے۔" وہ لیوین نے کہا۔

لیوین نے شبیہہ سے اصل کی طرف دیکھا۔ اس وقت اسے اپنے اوپر اس کی نظروں کو محسوس کیا تو ان کا چہرہ ایک خاص روشنی سے دمک اٹھا۔ لیوین نے کرسٹینا کی خلاصت کو چھپانے کے لئے اس نے پوچھا تھا کہ کیا وہ اور انا کارینینا دونوں سے ملیں۔

"ابھی میں اور ایوان ہی دوچ فنکارہ اشتعلوف کی [illegible] تھے۔ کیا آپ نے کبھی اسے دیکھا ہے؟"

"ہاں میں نے دیکھا ہے" لیوین نے جواب دیا۔

"مگر میں معافی چاہتی ہوں میں نے آپ کا قیمتی کلام کیا" آپ کہنا چاہتے تھے۔"

لیوین نے پوچھا کہ کیا وہ بہنوں سے ملنے نہیں گئیں۔

"نہیں وہ میرے پاس نہیں آئیں وہ کریٹا کے سکول میں پانی اسکول سے بہت جاتیں۔ لگتا ہے کہ لاطینی کے مدرس نے اس کے ساتھ ناانصافی کی ہے۔"

"ہاں میں نے تصویریں دیکھی ہیں مجھے بہت زیادہ پسند نہیں آئیں" لیوین ان کی شروع کی ہوئی بات چیت پر پھر سے واپس آگیا۔

اس وقت لیوین بالکل اس طرح سے بات کر رہا تھا معاملے کے سلسلے میں ایک چوکھٹے کے اندر رہتے ہوئے جیسے آج اس سے پہلے وقت کی تھی آنا کے ساتھ بات چیت میں ہر لفظ ایک خاص معنی کا حامل ہو جاتا تھا اور اس سے ساتھ باتیں کرنا خوشگوار اور اس کی باتیں سننا خوشگوار تھا۔

آنا صرف قدرتی اور دلچسپ انداز میں سیدھی بات کے ساتھ اور غیر تکلفانہ انداز میں باتیں کرتی تھیں اپنے خیالات کو کوئی بھی اہمیت نہ دیتی تھیں اور ہر کلام کے خیالات کو بڑی اہمیت دیتی تھیں۔

بات چیت کل کی ہی سیدھی چلتی جا رہی تھی اور دریا میں کود جانے والی ان تصویروں کا ذکر کیا ہوا ایک فرانسیسی فنکار سے متعلق تھیں اور کوئی سے فنکار کی حقیقت پسندی کی تعریف کی ہوئی تھی جسے لیوین نے کہا کہ فرانسیسی فنکاروں نے فن میں رسم و رواج کی پابندی کو اس حد تک پامال کیا تھا جتنی کسی سے بھی نہیں کی تھی اور اس نے کہا کہ فرانسیسی فنکاروں نے فن میں رسم و رواج کی پابندی کو اس حد تک پامال کیا تھا جتنی کسی سے بھی نہیں کی تھی اور اب وہ حقیقت پسندی کی طرف واپسی کو خاص طور سے کار آمد سمجھتے ہیں اب اسی شاعری اسی میں نظر آتی ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتے۔

لیوین کو کبھی اپنی کسی بھی بات سے اتنی طمانیت نہیں حاصل ہوئی تھی جتنی اس بات سے۔ آنا کا چہرہ یکبارگی کھل اٹھا۔ انہوں نے اس میں کوئی اہم قدر پائی اور کہا

"میں سمجھ رہی ہوں" انہوں نے کہا "اس طرح جیسے آدمی کوئی بہت ہی مشابہ تصویر دیکھ رہا ہے آپ نے جو کچھ کہا اس سے آج کے فرانسیسی فن کی بالکل کردار نگاری ہو جاتی ہے تصویری کی بھی اور یہاں تک کہ آپ کی بھی روداد (15) جیسے لیوین کی۔ لیکن ہو سکتا ہے بیشتر ہی ایسا ہو کہ فنکار پہلے سے تصویر (17) کی تشکیل تصور کر دیتے ہیں سے اگر تصوروں سے کرتے ہیں اور بعد کو سب سارے خاص حصوں (18) سے جانچتے ہیں تصور کردہ صورت و قامت سے وہ ماجرا چلتے ہیں تو پھر وہ زیادہ نظری اور نہ ہی صورت و قامت سوچنے اور بنانے لگتے ہیں۔"

"یہ بالکل صحیح ہے" ورونسکی نے کہا۔

"تو آپ کب گئے تھے؟" وہ بھائی سے مخاطب ہو گئیں۔

"ہاں ہاں یہ عورت" لیوین نے سوچا اور وہ بالکل غائل ہو کر ان کے خوبصورت اور اظہار و تاثر سے بھرے چہرے کو تکنے لگا جو اب بالکل ہی بدل گیا تھا۔ لیوین نے نہیں جانا کہ وہ بھائی کی طرف جھک کر کس چیز کے بارے میں باتیں کر رہی تھیں لیکن ان کے چہرے کے تاثر میں جو تغیر آیا تھا اس پر وہ حیران رہ گیا۔ ان کا چہرہ جو پہلے اپنے سکون کی بنا پر اتنا خوبصورت تھا اب ایک عجیب تجسس، غصے اور فکر کا اظہار کر رہا تھا لیکن یہ بس لمحاتی رہا۔ انہوں نے اپنی آنکھیں کچھ جیسے کچھ یاد کر رہی ہوں۔

"ہاں مگر اس سے کسی کو بھی دلچسپی نہیں" انہوں نے کہا اور انگریزی سے مخاطب ہو گئیں:

"پلیز آمادہ واپسی ان ہوا اور انگلستان دوم۔" (19)

لڑکی داخل کر چلی گئی۔

"تو پھر کیا ہوا" "یہ امتحان میں کامیاب ہو گئی؟" ورونسکی نے پوچھا۔

"بہت اچھی طرح۔ بہت ہی ذہین لڑکی ہے اور طبیعت کی بھی نیک اور پیاری ہے۔"

"اچھا ہو گا کہ تم اس کو اپنی بیٹی سے زیادہ پیار کرنے لگو گی۔"

"کی باتوں کی بات۔ محبت میں زیادہ اور کم نہیں ہوتا اپنی بیٹی سے کسی طرح کی محبت ہے اور اس سے دوسری طرح کی۔"

"میں تو آنا کارینینا سے یہ کہتا ہوں" ورونسکی نے کہا "کہ وہ جتنی تو اپنی اس انگریز لڑکی کی طرف توجہ دیتی ہیں اگر اس کا سواں حصہ بھی روسی بچوں کی تربیت کے معاشرتی کام پر صرف کریں تو آنا کارینینا بہت بڑا اور مفید کام کر دیتی۔"

"آپ کہہ چکے ہیں کہیں لیکن مجھ سے تو نہیں ہو سکتا" کاؤنٹس لیڈیا نے "آنا کارینینا" کا فرانسیسی کیریکٹر "ریان سے" ادا کرتے ہوئے انہوں نے شمالی ہوا کے جھکڑوں سے لیوین کی طرف دیکھا اور اس نے بے ساختہ ان کو احترام آمیز اور تادیبی نظر سے دیکھا جب سے کہ انہوں نے آنا کارینینا میں دلچسپی لی۔ میں کئی بار گئی۔ بچے بڑے پیارے تھے بیٹی میں [illegible] سے آپ سے کہا۔ آنا کارینینا کی بہاء محبت پر ہوتی ہے اور محبت نہیں سے دی نہیں جا سکتی۔ اب میں اس لڑکی سے پیار کرتی ہوں اور خود میں جانتی کہ یہاں"

اور انہوں نے لیوین کی طرف دیکھا ان کی مسکراہٹ اور نظر دونوں نے اس سے کہا کہ یہ باتیں کا مخاطب صرف اس سے ہے وہ اس کی رائے کی قدر کرتی ہیں اور اس سے ساتھ ہی پہلے سے جانتی ہیں وہ اور لیوین ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں۔

"میں اس کو بہت اچھی طرح سمجھتا ہوں" لیوین نے جواب دیا "انہوں میں دلچسپی [illegible] اور دونوں میں سے کام کرنا حاصل ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ کسی سے نہ [illegible] ان دونوں سے کام نتائج حاصل ہوتے ہیں۔"

وہ چپ رہیں پھر مسکرانے لگیں

"ہاں ہاں" انہوں نے تائید کی "میں کبھی نہیں کر سکی [illegible] سے پالنے سے لا [illegible] میں پھوہڑ لڑکیوں کے پورے یتیم خانے سے پیار کر سکوں سیلانے ڈالے ربونسکی (21) سے قتل ہو گئے ہیں ہو اسی سے پوتے ہیں سوسیال (22) ہالیتی ہیں۔ اور اب تو اور ابھی" انہوں نے رنجیدہ انداز سے بھائی سے مخاطب ہو کر لیکن صاف ظاہر کیا کہ صرف لیوین سے کہا "اور اب جب مجھے کسی کی معرفت ہی اتنی صورت ہے تو میں نہیں کر سکی" اور اچانک تیز دریاں چڑھا لیوین سمجھ گیا کہ وہ اپنے [illegible] رہی ہیں کہ اپنے بارے میں بات کر رہی ہیں) انہوں نے بات کا موضوع بدل دیا "میں پہ [illegible] میں جانتی ہوں" انہوں نے لیوین سے کہا "کہ آپ میرے شوہر ہیں اور جہاں تک مجھ سے ہو سکا میں نے آپ کی مداخلت کی۔"

"کیسے آپ نے میری مدد کی؟"

"جیسا معاملہ ہو اس کے اعتبار سے۔ بہرحال 'چائے پیتے چلتے گا؟'" وہ کھڑی ہو گئیں اور ہاتھ میں چمڑے کی ایک اچھی جلد بندھی کتاب لے لی

"دیکھئے مجھے 'آنا کارینینا' اور کوئی کتاب نہیں چاہئے۔" ورونسکی نے کتاب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ تو پیش کرنے لائق ہے۔"

"ارے نہیں! ابھی یہ بالکل ابتدائی حالت میں ہے۔"

"میں نے اسے اس کے بارے میں بتایا" اس نے پاس کھڑے ہوئے نیویں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس سے کہا

"بیکار لیا۔ میری تصنیف کچھ اس قسم کی چیز ہے جیسی ہے جو میرے ہاتھ پہلے لیا میرا سامان قید خانے سے لاکر بیچتی تھیں۔ وہ کسی انجمن کے قید خانوں والے شعبے کی سربراہ تھیں" انہوں نے نیویں سے مخاطب ہو کر کہا "اور ان بدنصیبوں کو جیت انگیز قہقہے سے کام لینا پڑتا تھا"

ورونسکی نے اس عورت میں ایک اور ہی خصوصیت دیکھی جو اسے اس قدر غیر معمولی طور پر پسند آئی کہ اس کی ذہانت، وقار اور خوبصورتی کے علاوہ اس میں سچائی اور خلوص بھی تھا وہ اس سے اپنی صورت حال کی ساری مشکلوں کو چھپانا چاہتی تھیں۔ یہ کہہ کر انہوں نے لمحہ بھر کی سانس بھری اور اس کا چہرہ یکبارگی ندامت سے چھلک پڑا۔ جیسے ہی اس تاثر کے ساتھ وہ پہلے سے بھی زیادہ خوبصورت ہو گئی تھیں ورونسکی یہ جانتا تھا کہ یہ خوشی سے نہیں بلکہ اس کی وجہ سے اور خوشی کی وجہ میں تھے۔ انہوں نے اس کی طرف سے اپنی آنکھیں ہٹا لیں اور اس کے چہرے پر شیشہ میں آ گئیں۔ شیشہ میں اور بھی خوبصورت اور نمایاں تھیں۔ ورونسکی وہ اس وقت بھانپ گیا تھا جب اس نے اس کے ہاتھ بلند کرنے سے بازو کی رگیں اور نیویں کے اس سے "عفت اور رحم محسوس کیا جس پر اسے ہو گئی تھی۔

انہوں نے نیویں اور ورونسکی سے ساتھ ساتھ ڈرائنگ روم میں چلنے کی درخواست کی اور خود بھائی سے باتوں سے پیچھے رہ گئیں۔ طلاق کے بارے میں اور ورونسکی کے بارے میں اس بارے میں کہ وہ کلب میں یا رہا ہے یا میرے بارے میں؟ نیویں نے سوچا اور اس سوال سے کہ وہ، نیویں اور کارینینا چائے کے لیے تیار کر رہی ہیں یہ خیال کیا کہ ان سے ملنا ہے اور وہ ان کے بارے میں ورونسکی کے تاثرات جاننا چاہتی ہیں اور ان کے بارے میں اس سے کہہ رہا تھا

چائے سے دوران میں بھی بات چیت اسی خوشگوار انداز میں طرح طرح کے موضوعات پر ہوتی رہی۔ صرف یہ کہ ایک منٹ کے لیے یہ خیال آیا کہ اب بات کے لئے کوئی موضوع تلاش کرنے کی ضرورت پڑی ہو لیکن اس سے پہلے کہ یہ خیال ہو تا تاکہ آدمی وہ سب کہہ نہ پائے گا جو کہنا چاہتا ہے اور بڑی خوشی سے اپنی بات کہنے سے باز رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ دوسرے بولتے رہیں اور جس میں دلچسپی کی بھی بات صرف انہیں سے نہیں بلکہ ورونسکی اور کارینینا سے بھی کی وہ سب جیسا کہ نیویں لوگ رہا تھا ان کی توجہ اور تبصروں کی بدولت خاص اہمیت کی حامل ہو گئیں۔

جب بات چیت میں مصروف رہنے کے باوجود نیویں سارے وقت دل ہی دل میں ان کی تعریف کرتا رہا ان کی خوبصورتی کی بھی بات تعلیم و سلیقہ اور اس کے ساتھ ہی سادگی اور صاف دلی و راست گوئی کی بھی۔۔۔ وہ سوچتا اور باتیں کرتا رہا لیکن سارے وقت ان کے بارے میں ان کی اندرونی زندگی کے بارے میں سوچتا اور ان کے احساسات کا قیاس کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ پہلے تو اس نے ان کے بارے میں اتنی خلق کے ساتھ رائے قائم کر رکھی تھی لیکن اب خیالات کی کسی عجیب رو کے مطابق وہ ان کو جانچ عاب رکھنے لگا اور اس کے ساتھ ہی اسے افسوس اور اندیشہ ہوا کہ درونسکی اس پر پوری طرح نہیں کھلتا اس لیے سے بعد اب اتنی جان اور کار سمیٹ جانے کے لئے اٹھے اور کہ بس پہلے ہی جانا تھا تو نیویں نے یہ بھی ابھی تو آیا تھا یہ بھی افسوس کے ساتھ اٹھا۔

"الوداع" انہوں نے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیے اور اپنی خوش نظروں سے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا "مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ سے دوستی ہو گئی۔" (23)

انہوں نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور آنکھیں جھکا لیں۔

"اپنی بیوی سے میری طرف سے کہئے گا کہ میں ان سے پہلے کی طرح پیار کرتی ہوں اور اگر مجھے میری صورت حال کے لئے معاف نہیں کر سکتیں تو میری دوستی بھی نہ لے۔ جاتے ہیں معاف کرنے کے لئے ہی سب جھگڑے کی ضرورت ہے جو میں نے جھگڑا ہے اور اس سے انہیں فائدہ اٹھانا ہے۔"

"میں ضرور کہہ دوں گا۔" نیویں نے سرخ ہو کر کہا

۲۲

"کیسی حیرت انگیز، پیاری اور قابل رحم عورت ہے" اپنی بات کہہ کر اس نے اپنے ہاتھ پر سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا اور اپنی ہوئی ہوا میں نظر کرنے لگا۔

"کیوں؟ میں نے تم سے کہا تھا" اپنی بات کہہ کر نیویں نے اپنا ہاتھ بالکل بے حس سا کر لیا

"ہاں" نیویں نے فکرمندی کے ساتھ جواب دیا "ان کی زندگی میں ایسی ہیں جو ان کی ہمدرد ہیں اور ایسی بھی ہیں جو ان کی دشمن ہیں۔ ان کی زندگی میں ایسی باتیں

"تو ساڑھے پانچ ہی کے حساب سے بچے ہیں گے اگر زیادہ نہیں ملتے" لیوین نے پہلے سوال کو اور ہی غیر معمولی آسانی سے طے کر دیا جو پہلے سے اس قدر مشکل لگتا تھا۔ "تعجب ہوتا ہے کہ کیسے یہاں بالکل فرصت ہی نہیں ملتی" اس نے سر سے خط کے بارے میں سوچا اس نے خود کو بہن کے سامنے قصوروار محسوس کیا کہ انہوں نے جو کہا تھا وہ اس نے ابھی تک نہیں کیا "آج پھر عدالت میں نہیں گیا لیکن آج تو واقعی بالکل وقت نہیں تھا" اور یہ طے کر کے کہ کل یہ کام ضرور کرے گا وہ بیوی کے پاس چلا گیا۔ اس کے پاس جاتے ہوئے لیوین نے جلدی جلدی دن کی پوری سرگزشت یاد کی۔ ان کے سارے واقعات میں باتیں تھیں' باتیں جو اس نے سمجھ لیا تھا کہ دوسرے میں سے حصہ لیا ساری باتیں ایسی چیزوں کے بارے میں تھیں کہ اگر وہ اکیلا ہوتا اور دیہات میں ہوتا تو اس سے اس پر کبھی وقت نہ صرف کیا ہوتا لیکن یہاں وہ بڑی دلچسپ تھیں۔ اور ساری باتیں بہت اچھی تھیں' صرف دو لمحوں پر بالکل اچھا نہیں تھا ایک تو تب جب اس نے جل دیا دہ کے بارے میں بات کی تھی اور دوسرے تب جب اسے ٹنا کے بارے میں پر شفقت رحم محسوس ہوا تھا اس میں کوئی بات ایسی تھی جو ٹھیک نہیں تھی۔

لیوین کو اس کی بیوی رنجیدہ اور اکتاہٹ ہوئی تھی بہنوں کا کھانا بڑی اسی خوشی ہو گیا لیکن اس کے بعد تینوں اس کا انتظار کرتی رہیں کہ کیا وہیں یہاں تک کہ سب اوب گئیں' سمجھیں تو چل گئیں اور وہ اکیلی رہ گئی

"اور تم نے کیا کیا؟" کس نے لیوین کی آنکھوں میں دیکھیں ان کر دیکھا جو بڑے مشتبہ انداز میں چمک رہی تھیں لیکن وہ جانتا تھا اس میں عقل رہنے کے خیال سے کیٹی نے اپنی توجہ کو چھپایا اور تابڑی مسکراہٹ کے ساتھ اس کی باتیں سنتی رہی کہ اس نے شام کیسے گزاری۔

"تو مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ دروشکی سے ملاقات ہو گئی۔ اس کے ساتھ میں نے بڑی آسانی اور سادگی سے باتیں لیں تم سمجھتی ہو نا کہ اب میں لوشکن کرتا ہوں کہ اس سے کبھی ملاقات نہ ہو لیکن گرہوتو یہ اب ہمیں ختم ہو جائے" اس نے کہا اور سے بیان کیا کہ "کبھی ملاقات نہ ہو" کی کوشش کرتے ہوئے وہ خود ہی ٹنا کے پاس چلا گیا اس کا چہرہ سرخ ہو گیا "اب ہم کہتے ہیں کہ عام لوگ شراب پیتے ہیں سمجھ نہیں کہ کون زیادہ پیتا ہے۔ عام لوگ کیا ہوا ہے بیٹھنے والے۔ عام لوگ تو تھوڑا پیتے ہیں لیکن۔"

مگر کیٹی کو اس بحث سے کوئی دلچسپی نہ تھی کہ عام لوگ کیسے اور کب پیتے ہیں۔ اس نے دیکھا کہ لیوین کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا اور وہ جاننا چاہتی تھی کہ ایسا کیوں ہوا۔

"پھر اس کے بعد تم کہاں رہے؟"

"اسٹیوا نے بہت منت کی کہ میں آنا کارینینا کے ہاں چلوں۔"

اور یہ کہہ کر لیوین کا چہرہ اور بھی سرخ ہو گیا اور اس بارے میں اس کا شبہ قطعی طور پر درست ہو گیا کہ ٹنا کے پاس جانے میں اس نے اچھا کیا یا برا۔ اب وہ جان گیا کہ اسے یہ نہ کرنا چاہئے تھا۔

ٹنا کے نام پر کیٹی کی آنکھیں خاص طور سے کھل گئیں اور چمک اٹھیں لیکن اس نے اپنے اوپر جبر کر کے اپنے ہیجان کو چھپا لیا اور لیوین اس سے دھوکا کھا گیا۔

"اچھا!" کیٹی نے صرف اتنا ہی کہا۔

"تم یقین ہے کہ خفا ہو گی کہ میں چلا گیا۔ اسٹیوا نے درخواست کی اور ٹالی بھی یہ چاہتی تھیں" لیوین نے اپنی بات جاری رکھی

"نہیں نہیں" کیٹی نے کہا لیکن اس کی آنکھوں میں [illegible] سے وہ کسی اچھائی کی توقع نہ کر سکتا تھا

"وہ بہت ہی پیاری' بہت زیادہ قابل رحم عورت ہیں [illegible] کے بارے میں [illegible] مصوفیتوں کے بارے میں باتیں کرتے ہوئے اور ان کا پیغام پہنچاتے ہوئے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے کہ وہ بہت قابل رحم ہیں [illegible] تمہارے پاس خط کس کے آئے ہیں؟"

اس نے کیٹی کو خطوں کے بارے میں بتایا اور [illegible] وہ پوچھ بیٹھا

جب وہ واپس آیا تو اس کو بیٹی اپنی [illegible] کیا تو اس نے شوہر کی طرف دیکھا اور مسکرانا لیٹے گی۔

"کیا ہے؟ بات کیا ہے؟" اس نے پوچھا [illegible] کے ساتھ [illegible]

"ہم اس شرمناک عورت [illegible] کے بارے میں [illegible] ہیں [illegible] ہاں ہاں اور کیا اس کا بھی لفظ کا [illegible] کے پاس؟ نہیں' ہم یہاں سے چلے جائیں گے [illegible] "

لیوین اور [illegible] اپنی بیوی کو [illegible] تسلیم دی کہ رحم کے بعد [illegible] کیا اور یہ کہ اب وہ [illegible] باتوں میں [illegible] اور شراب [illegible] وہ دونوں تین بجے رات تک باتیں کرتے رہے تین بجے جا کر [illegible] وہ سو جائیں

12

حسابوں کو خصت کر کے آنا نینس نہیں وہ کمرے میں [illegible] اسوں نے لاشعوری طور پر (جیسا کہ وہ ان بچپنے دنوں میں [illegible] کوشش کی کہ لیوین میں [illegible] حاصل کر [illegible] اسی وہ بہت اچھا لگا تھا [illegible] کی میٹنگ سے ان دونوں میں [illegible] سے بھی) جیسے ہی وہ کمرے سے گیا ایسے ہی اسوں نے اس کے بارے میں سوچنا بند کر دیا

ایک اور صرف ایک خیال مختلف غیر متعلق صورتوں میں ان کے [illegible] دو سوں کو "اس شادی شدہ عورت میں جگا گھس کو" [illegible] کرتی ہوں تو [illegible] سوچ سکتے ہیں؟ یہ تو نہیں کہ سوچ سکتی وہ [illegible] حیثیت [illegible] تمہارے درمیان حائل ہے [illegible] وہ شام بھر [illegible] رہے؟" [illegible]

کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتے اور اس کے قبیل پر نظر رکھنا ان کے لئے ضروری ہے۔ "تو یہ شوین کا بچہ ہے؟" چلڈان نے کہا کہ یہ سچ ہے وہ جھوٹ کبھی نہیں بولتے لیکن اس سچائی میں دوسری بات بھی ہے وہ مجھے دکھانے کا یہ موقع پا کر خوش ہیں کہ ان کی دوسری دو سازشیں بھی ہیں یہ میں جانتی ہوں اس کو میں تسلیم کرتی ہوں۔ لیکن مجھ پر یہ ثابت کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ مجھ پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ مجھ سے محبت کو ان کی آزادی میں مخل نہیں ہونا چاہئے لیکن مجھے ثبوت کی ضرورت نہیں مجھے محبت کی ضرورت ہے انہیں یہاں تاسکوں میں میری زندگی کی ساری مشکلات کو سمجھنا چاہئے کیا واقعی میں زندگی بسر کرتی ہوں؟ میں زندگی بسر کرنے کی بلکہ محض کے سمجھنے کا انتظار کرتی ہوں جو طویل ہی ہوتی جاتی ہے طویل ہی ہوتی جاتی ہے جو اب پھر نہیں اور استیفن کہتے ہیں کہ وہ اکیسویں الفساد روح سے پاس نہیں جا سکتے اور میں دوبارہ نہیں لکھ سکتی میں کچھ نہیں لکھ سکتی شروع نہیں کر سکتی بلکہ میں نہیں سکتی میں جو کچھ کام میں رکھتی ہوں اس کا انتظار کرتی ہوں اپنے لئے توضیح طریقے تلاش ہوں۔ اگر میں کام نہ لکھنا پڑھنا لکھنا ہو سب کچھ کھل جاتا ہے تو سب بھی ہو سکتا ہے جیسے سوچتی نہیں تو مجھ پر رحم کرنا چاہئے" انہوں نے محسوس کیا کہ اپنے اوپر رحم کے آنسو ان کی آنکھوں میں بھرتے آ رہے ہیں۔

ہوں نے دروازے کی روشنی کی طرف جلدی سے یہ آنسو پونچھ ڈالے اور نہ صرف آنسو پونچھ ڈالے بلکہ ہیپ کے پاس جا کر ایک کتاب کھولی اور پڑھنے لگیں وہ روشنی کو یہ دکھانے کی ضرورت تھی کہ وہ اس سے ناراض ہیں کہ وہ واپس نہیں آئی ہے دکھایا تھا صرف ناراض نہیں کسی بھی طرح اس پر رحم اور حاضر کرنے پر رحم تو نہیں ظاہر ہونے دینا وہ خود اپنے اوپر رحم کرتی تھیں نہیں وہ روشنی کو اس پر رحم میں لانا چاہتی ہے وہ لڑائی نہیں جیتنا چاہتی تھیں وہ تو اس کی حفاظت کرنی تھیں کہ وہ اس سے لڑنا چاہتا ہے لیکن غیر ارادی طور پر وہ خود ہی لڑائی کی حالت میں پہنچ گئیں۔

"تو تم ناراض تو نہیں؟" اس نے دہلیز پر سے خوش خوش ان کے پاس آتے ہوئے کہا "یہ بھی کیسا بھیانک مذاق ہے — ہے نا کیلیا؟"

"میں اتنی نہیں دور میں سے ہوں۔ اتنا تھکا دیکھا ہے استیفن نے تھے اور دیر میں۔"

"ہاں وہ لوگ تمہارے پاس آنا چاہتے تھے تو کیا یہ تمہیں پسند آیا؟" اس نے ان کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا۔

"بہت وہ لوگ بھی تھوڑی ہی دیر رہے گئے ہیں اور روشنی سے بیاہا؟"

"میں رہا تھا سنہ ہزار دل میں سے اس سے پہلے کہ وہ تقریباً کہہ جاتا تھا لیکن پھر واپس چلا گیا اور سہما رہا ہے۔"

"تو پھر تم اس لئے رو رہے تھے؟" انہوں نے چاہا تھا تمہیں اداس دیکھتے ہوئے کہا اس کے چہرے کا تاثر سوال اور مدد مانگتا تھا "ہم نے استیفن سے کہا کہ باتوں سے سے جانے کے لئے رک رہے ہو اور تم اسے تو پھر آئے"

لڑائی کے لئے فیصلے دل سے تیار ہونے کا وہی دکھ اس کے چہرے پر بھی پیدا ہو گیا

"اول تو میں نے ان سے کچھ بھی تم کو نہیں کہلوایا تھا دوسرے میں محبت کبھی نہیں ہوتا اور حاضر ہونا چاہتا تھا اس نے رک گیا "اس نے تمہیں سکیڑ رکھا تھا کیوں؟" اس نے

اداسی کی خاموشی کے بعد ان کی طرف جھک کر کہا اور اپنا ہاتھ کھول دیا اس امید میں کہ اس میں وہ اپنا ہاتھ رکھ دیں گی۔

انہیں تری و ملاقات کے لئے اس استدعا سے خوشی ہوئی لیکن ہاتھ کی کسی عجیب قوت نے انہیں پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا تھا ہونے سے پہلے رکھا گویا لڑائی کی شروعات انہیں طاقت تھوں کرنے کی ہدایت دے رہی ہوں۔

"ظاہر ہے کہ تم رکنا چاہتے تھے اور رک گئے تم اور کچھ چاہتے ہو وہ سب کرتے ہو لیکن تم مجھ سے یہ کس لئے کہتے ہو؟ کس واسطے؟" انہوں نے اور زیادہ گرم ہوتے ہوئے کہا "کیا واقعی کوئی تمہارے حق کے بارے میں بحث کرتا ہے؟ لیکن تم کہنا چاہتے ہو کہ تم برحق ہو تو برحق رہو گے"

اس کا ہاتھ بند ہو گیا وہ سیدھا کر دیا گیا اور اس کے چہرے سے پہلے سے زیادہ غیر متعلق اظہار ہونے لگا

"تمہارے لئے تو یہ بحث کا معاملہ ہے" انہوں نے کہا اور اس کے چہرے کو غور سے دیکھا اور انہیں اچانک اس کے چہرے کے اس اظہار کا نام مل گیا جس سے انہیں اتنی چڑ تھی صریحی ہٹ "تمہارے لئے سوال یہ ہے کہ مجھ سے لڑائی میں جیتنے ہو کہ نہیں اور میرے لئے..." انہیں پھر اپنے اوپر رحم آنے لگا اور وہ تقریباً روہانسی ہو گئیں "اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ میرے لئے کیا معاملہ ہے اب میں اس وقت کی طرح محسوس کرتی ہوں کہ تم میرے ساتھ زیادتی کا بالکل غلط کام کر رہے ہو اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ میرے لئے اس کے کیا معنی ہوتے ہیں اگر تمہیں معلوم ہو تا کہ اپنے وقت میں میں محبت ناکامی سے کتنی قریب ہوئی ہوں اور لڑنا اپنے آپ سے کتنا دردناک ہوں" اور انہوں نے مسلسل چھپانے کے لئے دوسری طرف دیکھ لیا

"لیکن ہم آخر بات کیا کر رہے ہیں؟" اس نے ان کے اضطراب کی امید کی سے اطمینان ہو کر اور پھر ان کی طرف جھک کر اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اسے دبا رہے ہوئے کہا "اس لئے کیا میں گھر سے باہر کوئی دلچسپی خوبصورت عورتوں کی صحبت سے محروم نہیں؟"

"ہاں ضرور" انہوں نے کہا۔

"تو پھر تم ناراض کیا کروں کہ تمہیں سکون ملے؟ میں اس کے لئے سب کچھ کرنے کو تیار ہوں تم خوش رہو" اس نے ان کی اضطرابی امید کی سے متاثر ہو کر کہا "ہاں کاش کہ تمہیں اس طرح کے رنج سے دور رکھ سکوں جیسا اس وقت ہے" اس نے کہا۔

"کچھ نہیں کچھ نہیں" انہوں نے کہا "میں خود نہیں جانتی کہ کیا ہے میں اس کی بات نہیں کریں گے کھوڑ دور کیوں رہی؟ تم سے مجھے بتایا نہیں" انہوں نے اس احساس کو چھپانے کی کوشش کی جو بہرحال انہیں حاصل ہو گئی تھی

اس نے رات کا کھانا کھانے کے لئے کہا اور انہیں کچھ دیر تنہا رہنے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا اور اس کی نظروں میں جو زیادہ سنجیدگی ہوئی جا رہی تھی "اس سے جلد از جلد کے لئے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ اس کے خلاف لڑائی نہیں لڑے گی اور اس کے ساتھ پہلے سے بھی زیادہ سنجیدگی سے پیش آنے کا فیصلہ کر لیا تھا اس نے اس اضطراب کو بیدار کر دیا تھا جس کی مدد سے وہ اس کے خلاف لڑ سکتی تھی لیکن اب وہ اس کے ساتھ لڑنا نہیں چاہتی تھی اور اپنے آپ سے ڈرتی ہوں" سمجھ گئیں کہ یہ ہتھیار خطرناک ہے اور اسے دوسری بار استعمال کرنا مشکل

ہو گا۔ اور انہوں نے محسوس کیا کہ ان لوگوں کو جو محبت ایک دوسرے سے وابستہ کرتی تھی اس کے برابر ہی اس کے درمیان کسی لڑائی کی بدروح حائل ہو گئی ہے جسے وہ نہ اس کے دل سے نکال سکیں اور نہ اس سے بھی کم اپنے دل سے

13

ایسے حالات کا کوئی وجود ہی نہیں جس کا انسان عادی نہ ہو سکے خاص طور سے جب وہ یہ دیکھتا ہو کہ اس کے اردگرد کے سارے لوگ اسی طرح رہتے ہیں تمیں سے پہلے لیوین کو یہیں ہی یہ آسکا کہ وہ ان حالات میں سکون کے ساتھ رہ سکتا تھا خاص طور سے جب وہ اچھا تھا کہ بغیر کسی مقصد کے زندگی بسر کرکے بے معنی زندگی جی کے وہ بھی اپنی حیثیت سے بلند تر زندگی جی کے (حتی شرابیوں کی طرح پی کے (وہ کسی اور نام سے اسے یاد ہی نہ کر سکتا تھا جو کلب میں ہوا تھا) ایک ایسے شخص کے ساتھ ناسوروں دوستانہ برتاؤ کرکے جس سے کبھی اس کی بیوی نے محبت کی تھی اور اس سے بھی زیادہ ناسوروں حرکت یہ کہ ایک ایسی عورت کے پاس جا کے جسے سوائے گمراہ کرنے کے اور کچھ کہا ہی نہیں جا سکتا اس عورت کے لئے خواہش محسوس کرنے کے بعد اور بیوی کے رخصت ہونے کے بعد۔ کہ اس حالات میں وہ سکون کے ساتھ رہ سکتا تھا لیکن محض تنہا رات بھر جاگنے اور پی ہوئی شراب کے زیر اثر وہ سکون کے ساتھ گہری نیند سو گیا۔

پانچ بجے، دروازے کی چرچراہٹ سے اس کی آنکھ کھلی وہ اٹھ بیٹھا اور اس نے ادھر ادھر دیکھا۔ کیٹی اس کے پاس بستر پر نہیں تھی۔ یہ پرانی دیوار کے ادھر شمع حرکت کرتی، ہلتی ڈلتی اور اس کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

"کیا ہے؟ کیا بات ہے؟" اس نے ہوئے سوئے انداز میں کہا۔ "کیٹی کیا ہے؟"

"کچھ نہیں" اس نے پرانی دیوار کے ادھر سے شمع ہاتھ میں لئے آتے ہوئے کہا "میری دردِ طبیعت ٹھیک نہیں تھی" اس نے خاص طور سے پیار بھرے اور معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا ہے؟ شروع ہو گیا؟ شروع ہو گیا؟" اکڑ کر اس نے کہا "بلوانا چاہیے" اور وہ جلدی جلدی کپڑے پہننے لگا

"نہیں نہیں" اس نے مسکراتے ہوئے اور اسے ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا "یا بلوانا کچھ نہیں ہے میری تھوڑی سی طبیعت خراب ہو گئی تھی لیکن اب ٹھیک ہے۔"

اور اس نے پلنگ کے پاس کر شمع تھامی اور لیوین کے پاس آ بیٹھ گئی حالانکہ کیٹی کی خاموشی جیسے اس سے دم سادھ لیا ہو اور اب سے پہلے وہ خلاف اور خوشی کا اظہار کرتی اس سے پرانی دیوار کی بات کہتی اس سے کہا تھا "کچھ نہیں" اس کے بے ثمر محبت پیدا کرنے والی تھی مگر وہ اس قدر ہونا چاہتا تھا کہ اور بھی فاصل ہو گیا۔ اس کی سادگی کی حاضری تو اسے بعد ہوا لیکن اب وہ سب سمجھ گیا کہ اس وقت کیٹی سے پیار کرنے اور نیک دل میں پیار ہو گا اب وہ اس سے پاس کیٹی سے لئے بھیجے عورت کی زندگی کے عظیم ترین واقعے کا انتظار کر رہی تھی سات بجے اپ کنڈھے [illegible] ہاتھ کے مس اور اس کی سرگوشی سے اس کی آنکھ کھلی وہ جیسے اس کو پکارنے پر افسوس اور اس سے بات کرنے کی خواہش کے درمیان جدوجہد کر رہی تھی۔

"کچھ ستیاناس ہو ناست کوئی خاص بات نہیں ہے مگر لگتا ہے کہ لیزا ورنا ہوتو دنا کو بلوانا چاہیے"

صبح پھر جلادی گئی تھی۔ وہ پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھی اور ہاتھ میں بتی لئے ہوئے تھی وہ [illegible] کرنے لگی تھی۔

"مسیحائی کرکے تم تو رہنا نہیں" سب ٹھیک ہے میں ذرا بھی ڈر نہیں رہی ہوں" اس کے سہمے ہوئے چہرے کو دیکھ کر اس نے کہا اور اس کا ہاتھ لے کر پہلے اپنے سینے پر رکھا اور پھر ہونٹوں پر۔

وہ جلدی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اسے اپنا ہوش ہی نہ تھا اور اس نے چہرے کو [illegible] سے مارا تھا اس نے جلدی سے ڈریسنگ گاؤن پہنا اور کھڑا ہو گیا اسے دیکھتے ہی نکلے ہوئے جا رہا تھا اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔ کیٹی کی صورت سے وہ اتنی محبت ہی کرتا تھا کہ اس کے تاثرات اور اس کی نظروں کو خوب پہچانتا تھا لیکن اس نے کیٹی کو کبھی اس طرح کی حالت میں [illegible] تھا [illegible] اس سے [illegible] پہچانا تھا اسے یاد کرکے وہ خود کو کتا پست اور ضعیف محسوس کر رہا تھا اس سے [illegible] گلابی ہو جانے والا چہرہ جس کے گرد رات کی پونی سے باہر نکلی ہوئی لٹیں تھیں وہ [illegible] تھا

کیٹی کے عام کردار میں یہ [illegible] پن اور [illegible] تھا جب [illegible] تو اس پر [illegible] تھا وہ اب اس کے سامنے عیاں ہو گیا تھا جب سارے [illegible] اس کی [illegible] آنکھوں میں سکتا گیا تھا اور اس سادگی اور [illegible] میں وہ [illegible] اس وقت بھی [illegible] تھی وہ مسکراتی ہوئی اس کی طرف دیکھ رہی تھی [illegible] جلدی سے شوہر کے پاس آکر اس سے ہاتھ [illegible] پھاگئیں وہ تکلیف میں بھی اور بیچ شوہر سے اپنی [illegible] کے مطابق یہ ظاہر کرتی تھی کہ وہ قصوروار ہے۔ لیکن کیٹی کی نظروں میں پیار تھا جو کہہ رہا تھا کہ [illegible] ملامت نہیں کر رہی ہے بلکہ اس تکلیف کی بنا پر بھی اس سے محبت کرتی ہے۔ "[illegible] لئے قصوروار ہے؟" اس نے بے اختیار سوچا اور اس تکلیف کے ذمہ دار کو تلاش کرنے کا [illegible] سکے لیکن قصوروار تو کوئی نہیں تھا [illegible] قصوروار نہیں [illegible] کا [illegible] ممکن تھا لیکن یہ ناممکن تھا اور اس کی [illegible] تھی۔ [illegible] اور اس تکلیف کو مٹنے میں [illegible] لیوین نے دیکھا کہ کیٹی کے دل میں کوئی خوبصورت [illegible] کھٹکے سے بلند تر چیز تھی۔

"میں نے ماما کے پاس آدمی بھیج دیا ہے۔ اور تم جلدی سے لیزا ورنا [illegible] ختم ہو گیا"

وہ اس سے الگ ہٹ گئی اور اس سے کچھ [illegible]

"اچھا اب ہم [illegible]

اور لیوین [illegible] کے ساتھ [illegible]

سب لیوین ایک [illegible] سے [illegible] تھا [illegible] آہٹ ہی [illegible] دیئے اور اس کے ساتھ [illegible] کہنا شروع

اس نے کپڑے بدلے اور جب تک میں گھوڑے جوتے جائیں اس لئے کرائے کی گاڑیوں والے ابھی تک نہ نکلے تھے' وہ پھر سے دوڑ کر سونے کے کمرے میں گیا اور بچوں کے بل نہیں بلکہ 'جیسا کہ اسے لگا' پروں پر۔ دو عدد بائیں سونے کے کمرے میں کچھ ہٹانے کھسکانے میں مصروف تھیں۔ کیٹی خل دی تھی اور بنائی کرتی جا رہی تھی' جلدی جلدی بھند سے ڈال رہی تھی اور ساتھ میں خادماؤں سے ٹھیک ٹھاک بھی کروا رہی تھی۔

"میں ابھی ڈاکٹر کے پاس جاتا ہوں۔ لیزاوتا پروہوروونا کو بلانے آدمی بھیجا گیا ہے مگر میں بھی جاتا ہوں۔ کچھ چاہئے تو نہیں؟ ہاں' والی کے ہاں۔"

کیٹی نے اس کی طرف دیکھا اور ظاہر ہو رہا تھا کہ اس نے جو کچھ کہا تھا وہ کیٹی نے سنا ہی نہیں۔

"ہاں' ہاں۔ جاؤ' جاؤ۔" کیٹی نے بھویں سکیڑ کر اور ہاتھ سے اشارہ کر کے جلدی جلدی کہا۔

وہ ڈرائنگ روم میں آیا تھا کہ سونے کے کمرے سے ایک قابل رحم اور ساتھ ہی غیر دلی کراہ سنائی دی۔ وہ رک گیا اور دیر تک اس کی سمجھ میں نہ آیا۔

"ہاں یہ وہی تھی۔" لیون نے خود سے کہا اور سر پکڑ کر دوڑتا ہوا باہر چلا گیا۔

"اے میرے مالک' کرم کر اسے معاف کر دے' مدد کر!" اس نے یہ الفاظ دوہرائے جو غیر متوقع طور پر اس کے ہونٹوں پر آ گئے تھے۔ اور اس نے 'خدا اور مذہب کو نہیں مانتا تھا' یہ الفاظ صرف ہونٹوں سے نہیں ادا کئے۔ اب' اس لمحے وہ جانتا تھا کہ صرف اس کے ملحوظ ہی نہیں بلکہ خدا کو مکمل سے مانے کا وہ ہم امکان بھی' جو وہ اپنے آپ میں پاتا تھا' اس بات میں ذرا بھی مانع نہیں ہو تا کہ وہ خدا سے رجوع کرے۔ یہ سب اس کے دل سے یوں نکل گیا جیسے غبار چھٹ جاتا ہے۔ اگر وہ اس سے رجوع کرے جس کے ہاتھوں میں وہ خود کو' اپنی روح کو اور اپنی محبت کو محسوس کرتا تھا تو پھر کس سے رجوع کرے؟

گھوڑے ابھی تک تیار نہ تھے لیکن اپنے اندر خاص تناؤ اور جسمانی قوت محسوس کر کے اور سارا دھیان اس پر لگائے ہوئے جو اسے کرنا تھا' اس نے گھوڑوں کا انتظار نہیں کیا اور کوچوان سے یہ کہہ کر کہ وہ بھی لے کر اسے راستے میں پکڑ لے' خود پیدل ہی چل پڑا۔

گڑھے اس کا سامنا جلدی جلدی جاتے ہوئے ایک رات والے گاڑی بان سے ہو گیا۔ چھوٹی سی برف گاڑی پر مکمل خاموشی اوڑھے سر پر قصائی باندھے لیزاوتا پروونا بیٹھی تھیں۔ "شکر ہے خدا کا' شکر ہے خدا کا!" اس نے انہیں پہچان کر بے انتہائی خوشی کے ساتھ کہا جس کے پھوٹنے سے روپہرے پر خاص سنجیدگی بلکہ اہمیت کا تاثر تھا۔ گاڑی بان کو روکنے کا حکم دیا' پیدل پیچھے پیچھے ان کے پاس ہی دوڑنے لگا۔

"تو وہ گھنٹے کے قریب آ رہا ہے نہیں؟" انہوں نے کہا۔ "اور آپ ہیں تو میسیتر چ کو ٹیلے تک ہی جلدی نہ کروائیے گا۔ اور وہاں دواخانے سے ایون کو لے لیجئے گا۔"

"تو آپ سمجھتی ہیں کہ سب ٹھیک ہو جائے گا؟ اے میرے مالک' معاف کر دے اور مدد کر!" لیون نے بھانک سے اپنی گاڑی نکلتے ہوئے دیکھ کر کہا۔ برف گاڑی پر اچھل کر کوچوان کے برابر بیٹھتے ہوئے اس نے ڈاکٹر کے ہاں چلنے کا حکم دیا۔

۱۴

ڈاکٹر بھی گھر میں تھا اور جب مہمان سے بتایا کہ "رات کو یہ سے لیے تھے اور جگانے کا حکم نہیں دیا تھا

لیکن جلدی اٹھ جائیں گے۔" خدمتگار لیمپوں کے شیشے صاف کر رہا تھا اور اس کام میں بہت مصروف لگ رہا تھا۔ شیشوں کی طرف خدمتگار کی یہ توجہ اور لیون کے اندر جو کچھ ہو رہا تھا اس سے پہلے کی بے چینی عجیب لگی لیکن فوراً ہی ذرا سا سوچ کر وہ سمجھ گیا کہ اس کے احساسات کو بولی میں ڈھالنا اور جاننا کی ضرورت بھی نہیں ہے' اسی لئے اور بھی ضروری ہے کہ وہ سکون سے ساتھ عمل کرے اور پوری طریقے سے تاکہ بے یاری کی اس دیوار کو ڈھا سکے اور اپنا مقصد حاصل کر سکے۔ "جلدی ہی جانا ہے" لیون نے اپنے آپ سے کہا۔ وہ اپنے آپ میں زیادہ سے زیادہ جسمانی قوت محسوس کر رہا تھا اس لئے پوری توجہ محسوس کر رہا تھا۔

یہ جان کر کہ ڈاکٹر ابھی تک نہیں اٹھا لیون نے اس میں بھی سے محسوس کیا۔ اس نے حسب دلیل کا فیصلہ کیا کہ رہا اور قصبے کے کراسرے اہم سے جا سے اور خود لیمپ لینے کے لئے وہ جائے اور جب وہ واپس آئے تب تک ڈاکٹر اٹھا ہو تو خدمتگار کی معرفت کہلا بھیجے کہ وہ راہ میں ہو تو پھر زحمت ڈاکٹر کو بھگتنے جانا ہے کہ کبھی ہو۔

دواخانے میں ایک دبلا سا کپڑا ڈاکٹر اسی بے یاری سے اس سے ڈاکٹر خدمتگار شیشے صاف کر رہا تھا' ایک کرچوان کے واسطے ہوا انتظار میں تھا' خلاف کی ذیابیطس تھا اور اس نے لیون کو پہچان لیا تھا اور اس سے بولا۔ جلدی۔ چلانے اور گرم ہونے کی خواہش لئے ہوئے لیون اور ڈاکٹر خدمتگار کو بھیجا کہ اسے ایون کس لئے چاہئے اسے بتائیں' لاسے لگا لیکن اس میں شور نہ کیا جائے اور جب اسے پوری بیوقوفی کی طرف سے دھاندلی مل گئی تو اس نے شیشے پھر سے صاف کرنے شروع کر دیئے۔ ایک بڑی بوتل سے' جو بڑے بڑے شیشی لگا ہوا تھا' لیون کی توجہ اس کی طرف گئی اور اس پر لیبل چپکا ہوا اور اس کو کاغذ میں لپیٹنا بھی چاہتا تھا۔ لیون نے یہ دیکھ کر فیصلہ کیا کہ اس میں بھیجت کر کہا کہ خدمتگار کے ہاتھ سے شیشی لی اور شیشے کے ہوئے دوا سے وہ ڈاکٹر باہر نکل گیا۔ ابھی تک نہ اٹھا تھا اور خدمتگار نے 'اب قابل کو برا بھلا کہنے میں مصروف تھا' اس سے شیشی لے کر جلدی کے بغیر روں روں کا ایک نوٹ نکالا اور دیتے ہوئے اس نے اسے دیا اور سمجھایا کہ پیسے تو میسیتر چ سے اپنے اس قدر اہم ہیں تو میسیتر چ اب لیون کو کس قدر عظیم اور اہم لگ رہے تھے! کسی بھی وقت پہلے کا وہ بیوقوف اور بے وقوف نہیں ہوں گے اور اس لئے وہ اب ان کو بھگانے سے خدمتگار ہاں کیا اور لیون نے کوچ روم میں سے کوچ کرا کر چلا گیا۔

لیون کو اور دوسری گاڑی سے باقی ہے ہاتھ [illegible] رہے تھے اور کچھ کہہ رہے تھے [illegible] انتظار کیا کیا۔

"پیو تو دمیتر چ' پیو تو دمیتر چ!" لیون نے ٹیلے اور ڈاڑھی میں سے [illegible] "خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجئے' جیسے بھی آپ ہیں ویسے ہی مجھے اختیار رہا ہے [illegible] دیکھنے سے پہلے [illegible] کہا تھا۔

"بس ایک منٹ کے لئے۔"

"ابھی نہیں"

دو ہفتے اور گزر گئے جب تک میں ڈاکٹر نے غسل خانے میں جانے اور اس کے کموڈ پہننے اور کنگھی کرنے میں مدد اور گزر گئے

"پیارے ڈیسٹر بیگ!" لیوین نے رحم آمیز تو ار میں پھر کہنا شروع کیا تھا کہ اسی وقت ڈاکٹر کیڑے پہنے ہال سو رہے ہوئے اندر آگیا "ان لوگوں میں صبر نہیں ہوتا" لیوین نے سوچا۔ "ہم مرتے ہوتے ہیں اور یہ ہال سنوارتے ہوتے ہیں!"

"صبح بخیر" ڈاکٹر نے اس سے ہاتھ ملاتے ہوئے اور گویا اپنے لفظوں سے لیوین کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا "جلدی کی کوئی بات نہیں۔ تو کیا حال ہیں؟"

جہاں تک ممکن ہو بالکل صحیح صحیح بتانے کی کوشش کرتے ہوئے لیوین نے بیوی کی حالت کے بارے میں ساری غیر ضروری تفصیلات بیان کرنی شروع کیں اور بار بار اپنی باتوں کے بیچ میں گزارش کرتا رہا کہ ڈاکٹر بھی اس کے ساتھ چلیں۔

"ارے آپ جلدی نہ کیجئے۔ آخر آپ تو جانتے ہیں کہ مکالمہ سیری صورت بھی نہیں ہے لیکن میں وعدہ کرتا ہوں کہ لیکن جلدی ہوئی تو میں ہے۔ آپ پہلے نہا لیجئے تو آپ فارغ ہوں گے؟"

لیوین نے اس کی طرف دیکھا اور نظروں ہی نظروں میں سوال کیا کہ وہ اس نے اوپر جس رویہ کا ہے لیکن ڈاکٹر کا پہننے کا ارادہ نہیں تھا۔

"جانتا ہوں، جانتا ہوں" ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے کہا "میں خود بال بچوں والا ہوں۔ میں بھی وقت میں سب سے قابل رحم حالت ہم شہر والوں کی ہوتی ہے۔ میری ایک عزیزہ ہیں ان کے شوہر اپنے وقت میں اسٹیل میں جا کر بیٹھ جاتے ہیں۔"

"تو آپ کا کیا خیال ہے ہیوز میسٹر بیگ؟ آپ سوچتے ہیں کہ سب کچھ ٹھیک ہی ہو گا؟"

"ساری چیزوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ سب کچھ ٹھیک ہو گا۔"

"تو آپ ابھی چلیں گے؟" لیوین نے فیصلے سے ملازم کو دیکھتے ہوئے کہا جو قالین پر جھاڑو لگا رہا تھا۔

"بس گھنٹے بھر میں۔"

"نہیں خدا کے واسطے!"

"اچھا تو آپ ہی بتائیے، جیسے"

ڈاکٹر قالین پر جھکا ہوا دونوں چپ رہے۔

"میرا یہ کیس تو قطعی طور پر پیچیدہ ہو رہا ہے۔ آپ نے کل کا مراسلہ پڑھا؟" ڈاکٹر نے بین پڑاتے ہوئے کہا

"نہیں میں نہیں رک سکتا!" لیوین نے جھنجھلاہٹ سے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ "تو پھر وہ ہفتے میں آپ آ جائیں گے؟"

"ہو گیا میں"

"تو کہہ رہے ہیں؟"

سب لیوین کا تولیہ اور کپڑے لے کر اس کے ساتھ ہی ساتھ داخل ہوا اور دونوں ساتھ ہی سونے کے کمرے کے دروازے پر پہنچے۔ پرنس کی آنکھوں میں آنسو تھے اور اس نے ہاتھ تھام رکھے تھے اور لیوین اس سے لپٹ گئیں اور رونے لگیں

"کیا حال ہے میری جان لیزا نیکولیوونا؟" اس نے لیزا نیکولیوونا کا ہاتھ چھڑا کر اور کندھے پر ہاتھ کے ساتھ ان کی طرف آتی تھیں۔

"سب ٹھیک ہو رہا ہے" اس نے اس کو سمجھانے کی کوشش کی "سب ٹھیک ہو جائے گا"

جب سے لیوین جاگا تھا اور اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ کیا ہوا ہے تب سے وہ اس کے بارے میں سوچ میں پڑے بغیر کسی بھی چیز کی پیش بینی کے بغیر اپنے سارے خیالات کو ہٹا کر اس کے بارے میں سوچتا رہا تھا کہ کیسی ہونے والے کا بلکہ اس کے پرنس اسے سنبھالے گا اور ہمت افزائی کرے گا اور وہ بھی اس سے پڑے گا اسے یہ سوچنے کی زحمت سے بچانے کی کوشش کرے گا اور کیسے ختم ہو گا اس سے اس سلسلے میں جو کچھ کہنا تھی کہ کس طرح اس کی بیوی لیوین نے کوئی پاگل سمجھے برداشت رہے اور اپنے دل کو تسلی دیتا رہا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ہے اور اس کی بیوی کو اتار کر سکتا ہے لیکن جب وہ اس کے ساتھ اپنی بات کرتا رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی ساتھ اس کے ذہن میں بار بار اس کے الفاظ بھی تو وہ

لوگ کیسے ہو گئے تھے اور وہ سب کہاں تھے۔۔۔ یہ اسے پتہ نہیں تھا۔ پرنس بھی ڈاکٹر کو لے کر سونے کے کمرے میں جانے کی بجائے پڑھنے لکھنے کے کمرے میں جہاں ایک میز پہ نہیں کہاں سے نمودار ہو گئی تھی جس پر کھانا لگا تھا۔ پھر پرنس کہیں بلکہ ڈالی تھیں۔ بعد کو یوین کو وہ بتایا کہ اسے کہیں بھیجا گیا تھا ایک بار اسے ایک میز اور صوفہ کمپنانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس نے یہ جو فی سے سوچا ہو گا کہ اس کی ضرورت کیٹی کے لئے ہے لیکن یہ اسے بعد کو پتہ چلا کہ یہ تو اس نے اپنے رات کے لیٹنے کا انتظام کیا ہے پھر اسے ڈاکٹر کے پاس پڑھنے لکھنے کے کمرے میں کچھ پوچھنے کے لئے بھیجا گیا۔ اس نے جواب دے دیا اور پھر وہ کی بد انتظامیوں کے بارے میں کچھ کہنے لگا پھر اسے روپیے سے قریم ای مقدس شیشہ لانے کے لئے پرنس کے سونے کے کمرے میں بھیجا گیا اور اس نے پرنس کی بوڑھی عادت کے ساتھ ایک چھوٹی سی الماری پر چڑھ کر اسے اتارا اور ایک چراغ توڑ دیا اور بوڑھی عادت سے اسے بھی کے بارے میں بھی تسلیں دی اور شیشہ کے ساتھ جانے والے چراغ کے بارے میں بھی اور وہ شیشہ گولایا اور اس نے اس کو کیٹی کے سر پر رکھ دیا اور کوشش کرنے لگے کے پیچھے جھکے میں اڑس دیا لیکن یہ سب کب کہاں اور کیسے ہوا تھا یہ اسے کچھ پتہ نہ تھا یہ بھی اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ پرنس نے کیسے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا تھا اور رحم آمیز انداز میں اس کو دیکھتے ہوئے اس سے کہا کہ وہ پریشان نہ ہو اور کیوں والی نے اس سے کھانے کے لئے کہا اور اسے کمرے سے باہر لے گئیں بلکہ اسے بھی اسے سمجھ گی اور رحم دلی سے بلایا اور کوئی وہ اپنے کا مشورہ دیا۔

وہ صرف یہ جانتا اور محسوس کرتا تھا کہ جو کچھ ہو رہا تھا یہ کچھ اسی طرح تھا جیسے سال پہلے ایک صوبائی شہر کے ہوٹل میں بھائی عمولائی نے بستر مرگ پر ہوا تھا لیکن وہ غم تھا اور یہ خوشی کمرہ غم اور یہ خوشی دونوں زندگی کے معمولی حالات سے یکساں باہر تھے اور اس معمول کی زندگی میں جیسے ایک دریچے کی طرح تھے جس میں سے کوئی بلند تر چیز نظر آتی تھی۔ اسی طرح کی تکلیف اور اذیت کے ساتھ وہ اس میں آنے والا بھی سوار ہوتا تھا اور اس بلند تر چیز کے بارے میں غور و فکر کرنے میں بھی روح اسی ناقابل فہم طور پر اس بلندی کی طرف پرواز کرتی تھی جسے وہ کبھی پہنچ سکے گی۔ کچھ پاتی تھی اور جہاں تک عقل اس کا ساتھ نہ دے سکتی تھی

"اے میرے مالک معاف کر دے اور مدد کر" بار بار یوین اپنے اس میں دہراتا۔ اور ہر بار اس کے کہ وہ عدد اسے لفظوں سے اور لگتا تھا کہ پوری طرح سے لگا ہو چکا تھا وہ محسوس کرتا کہ وہ عدد اسے اتنے ہی اعتماد اور سادگی کے ساتھ رجوع کر رہا تھا جیسے بچپن میں اور شروع جوانی میں کیا کرتا تھا

اس سارے وقت میں اس کی ذہنی حیثیت بالکل الگ الگ طرح کی رہی۔ ایک تو جب وہ کیٹی کے سامنے ہوتا تھا اور اس کے پاس رہتا تھا تو ایک کے بعد دوسرا ہوتا ہوں پڑتا اور اسے بھری ہوئی لیل سے ہی ست یہ کھانا رہا یا اپنی دروازے پس سے ہوتا جہاں کھانے کی سیاست کی مار دھاڑ کی باری کی باتیں ہو رہی تھیں اور جہاں یوین دروازے کو بالکل بھول جاتا کہ کیا ہو رہا ہے اور ایسا محسوس کرتا جیسے بھی اچھی ہو اچھا ہو رہی ہے اس کے سوا ہے جہاں اور وہ ہوں کی وجہ سے وہ پسند جانا چاہتا اور وہ پکڑتا اور وہ اچھا ہو رہا تھا اور جہاں حد عظمت سے بھی اس کو ہونے کے لئے سے آسمانی بیچ کی باقی دروازے جب خوشی میں مبتلا ہو جاتی جس میں وہ بالکل شریک میں مبتلا ہوتا تھا ہو وہ بیچ جس سے اچھا ہو رہا تھا اور اس کو اور پیش کرنے کے لئے وہ تڑپ رہا تھا اسے میں اسے خیال آتا کہ وہ خصوصی کمیں ہے اس کا اس چاہتا ہے اس کا ہو رہا تھا لیکن کیٹی پر نظر کرکے وہ پھر دیکھتا کہ وہ ہو رہا تھا لیکن

ہے اور وہ بے حد ڈرتا اور کہتا: "اے میرے مالک معاف کر دے اور مدد کر" اور بتاتا وہ وقف کر رہا تھا اتنا ہی دونوں سزائی کیفیتیں قوی تر ہوتی جاتیں، کیٹی سے لگ ہو کر وہ انتظامی لڑائی دور ہو جاتا اور اسے بالکل بھوں جاتا۔ اور اس کو دیکھ کر خود اس کی تکلیف بھی اتنی ہی زیادہ اذیت ناک ہو جاتی اور بے بسی کا احساس بھی۔ وہ اٹھ کھڑا ہوتا چاہتا کہ کہیں بھاگ جائے اور دور ڈرائیٹی لے پاس چلا جائے

کبھی کبھی جب کیٹی نے اسے بار بار بلایا تو اس نے دل میں کیٹی کو برا بھلا بھی سنا لیکن اس کا مظلوم مسکراتا ہوا چہرہ دیکھ کر اور اس کی زبان سے سن کر "میں نے تمہیں بڑی [illegible] "وہ عدد" [illegible] کا خیال آتے ہی فوراً وہ اس سے معافی مانگتا اور دعا کرتا۔

15

اسے کچھ پتہ نہیں تھا کہ [illegible] ہو چکا یا ابھی جلدی ہے [illegible] ابھی تک چل رہی تھیں [illegible] بھی پڑھنے لکھنے والے کمرے میں آئی تھیں اور انہوں نے ڈاکٹر کو [illegible] کہ وہ [illegible] سے ایک عطائی کا قصہ سن رہا تھا جو [illegible] علاج کرتا تھا اور اس نے [illegible] دم لیے کا وقفہ تھا اور وہ داخل ہو گیا [illegible] اس کے بارے میں بالکل غلط ہی [illegible] تھا وہ ڈاکٹر قصہ سن اور اس کی بات سمجھ رہا تھا کہ اچانک ایک ایسی چیخ سنائی دی جو بالکل ہی اور طرح کی تھی یہ چیخ تھی بھیانک تھی کہ یوین سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا [illegible] ہو گیا [illegible] بالکل وہ [illegible] دیکھنے لگا [illegible] کمرے سے ایک طرف کو بھاگا [illegible] اور [illegible] معمول تھا کہ [illegible] یوین کو کسی بات [illegible] ہوتی تھی [illegible] کس کی چیخ تھی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور [illegible] سے نکل کر [illegible] اور [illegible] اچانک وہ اپنی جگہ پر [illegible] چیخ [illegible] ہو گئی تھی [illegible] تھا۔ اس نے دیکھا۔ سمجھا اور وہ دیکھنا اور سمجھنا بھی۔ چاہتا تھا لیکن اس [illegible] چہرے سے کچھ لیا [illegible] اس کا چہرہ تنا اور ستا ہوا اور اسی طرح [illegible] تھا اور ان کی آنکھیں کیٹی کو تک تک دیکھے جا رہی تھیں [illegible] پیٹ سے چپک گئی تھی اس کی طرف سزا اور وہ اس سے [illegible] اٹھا کر انہیں اپنے ہاتھوں میں لے لیے کی گزارش کی [illegible] کو پکڑ کر وہ انہیں اپنے چہرے پر لانے لگی۔

"جاناست" جاناست انہیں آنے نہیں دینا [illegible] بعد سے آنا پڑے ان سے [illegible] ہے [illegible] ابھی جلدی جلدی [illegible]

وہ تیز تیز باتیں کر رہی تھی اور مسکرانا چاہتی تھی لیکن اچانک اس کا چہرہ [illegible] یوین کو اپنے سے پرے ہٹا دیا۔

"نہیں" یہ تو برداشت سے باہر ہے میں مریضوں کی مرمت اس لیے [illegible] دی بالکل ہی اور کچھ ہی چیخ سنائی دی

یوین نے اپنا سر پکڑ لیا اور کمرے سے بھاگ گیا۔

اس کے پیچھے ڈالی نے کہا "کوئی بات نہیں، گھبراؤ مت، سب ٹھیک ہے!"

لیکن وہ لوگ چاہے کچھ بھی کہیں نہ کہیں وہ تو جانتا تھا کہ اب سب تباہ ہو گیا۔ چوکھٹ سے اپنا سر ٹکرا کر وہ بربادی کرنے میں مزا آ گیا اور اس نے ایسی چیخیں اور کراہیں سنیں جو اس نے کبھی۔ سی تھیں اور وہ جانتا تھا کہ یہ وہ چیخ رہی ہے جو پہلے کبھی کیٹی تھی۔ چیخ کی آواز اسے بڑی دیر سے سنائی دے رہی تھی۔ اسے اب اس چیخ سے علت تھی۔ بلکہ اب تو اسے کیٹی کی زندگی کی بھی آرزو تھی۔ وہ بس یہ چاہتا تھا کہ یہ بھیانک تکلیف ختم ہو جائے۔

"ڈاکٹر! خدا کے لیے کیا ہے؟ کیا ہو گیا؟ اف میرے خدا!" اس نے ڈاکٹر کا ہاتھ پکڑ کر کہا جو اسی وقت کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"اب ختم ہو جائے گا۔" ڈاکٹر نے کہا اور یہ کہتے وقت ڈاکٹر کا چہرہ اتنا سنجیدہ تھا کہ لیون "ختم ہو جائے گا" کو "وہ مر جائے گی" کے مفہوم میں سمجھا۔

بدحواس ہو کر وہ دوڑتا ہوا سونے کے کمرے میں پہنچا۔ سب سے پہلی چیز جو اس نے دیکھی وہ لیرا ایوانووِچ پیروزوف کا چہرہ تھا۔ وہ پہلے سے بھی زیادہ تنومند تھا اور اس کی تیوریوں پر بڑے بل تھے۔ کیٹی کا چہرہ تکیے میں تھا۔ جہاں پہلے وہ تھا وہاں بھیانک دیکھنے میں تناؤ ہی ہوا ہے سے اشبار سے بھی اور وہاں سے نکلنے والی آوازوں کے اعتبار سے بھی وہ بھیانک ہی چیز تھی۔ وہ سر کے بل پلنگ کے پچھلی سرہانے پر گر پڑا اور اسے محسوس ہوا کہ اس سے دل کے ٹکڑے ہو رہے ہیں۔ بھیانک چیخیں بند نہیں ہو رہی تھیں، وہ اور بھی بھیانک ہوتی گئیں اور ہر چیخ بھیانک پن کی آخری حد کو پہنچ کر بھیانک ہو گئیں۔ لیون اپنے کانوں پر بھروسا نہیں کر سکتا تھا کیوں اس میں کوئی شک نہ تھا کہ چیخیں بند ہو گئیں اور اس نے چلنے کی ہلکی ہلکی آواز، سانس لینے کی آہٹ اور جلدی جلدی سانس لینے کی آواز سنی اور کیٹی کی اطمینان کی پرمسرت آواز نے تسلی دی کہ "ختم ہو گیا!"

لیون نے سر اٹھایا۔ کیٹی نے بالکل بے دم سے اور بے ہاتھ تکیے پر پھیلائے اور کچھ بے تعبیر سی معنوی طور پر خوبصورت اور خاموش تکلیف دہ نظر سے لیون کو دیکھا اور مسکرانا چاہا۔ تکیل مسکرا۔ سکی۔

اور اچانک اس پراسرار بھیانک اور نیچ دنیا سے جس میں لیون سے یہ چار دن گھنٹے گزارے تھے لیون کو ایسا لگا کہ وہ ایک لمبے میں سابق زور سے واپس آ گیا ہے اور اب سکھ کے ایسے نئے احساس سے دوچار تھی کہ وہ اسے برداشت نہ کر سکا۔ سارے ستے ہوئے تار ٹوٹ گئے، مسکیاں اور خوشی کے آنسو جس کا پہلے سے اسے کوئی اندازہ نہ تھا، اس کے اندر سے اتنے زوروں میں اٹھے کہ اس کا سارا جسم کانپ اٹھا اور وہ کچھ بھی بات نہ کر سکا۔

بستر کے سامنے کے بل جھک کر اس نے بیوی کا ہاتھ لیا اور ہونٹوں کے سامنے لا کر اسے چوما اور اس ہاتھ نے انگلیوں کی کمزور حرکت سے اس کے بوسے کا جواب دیا۔ اس نے پلنگ کی پائنتی میں لیرا ایوانووِچ پیروزوف کے سدھے ہوئے ہاتھوں میں فالوس کے اندر شیشے کے شعلے کی طرح ایک انسانی ہستی کی زندگی کی تھرتھراہٹ کی تھی جس کا پہلے کوئی وجود نہ تھا اور جو اسی طرح اسی حق کے ساتھ، اپنے لئے اتنی ہی اہمیت کے ساتھ، رہے گی اور اپنے جیسوں کی تخلیق کرے گی۔

"زندہ ہے! زندہ ہے!" اور بیتا سے "آپ پریشان نہ ہوں!" لیون کو لیرا ایوانووِچ پیروزوف کی آواز سنائی دی جس نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے بچے کی بیخ تھپتھپائی۔

"لڑکا ہے یا لڑکی؟" کیٹی کی آواز نے کہا

پرنس کی سسکیوں نے اسے جواب دیا

اور خاموشی میں 'لڑکا' کے سوال کے پیش نظر جو اب میں 'بالکل دوسری آواز' ان کی جو گفتگو میں باتیں کرنے والوں کی دبی دبی آوازوں سے بالکل مختلف تھی۔ یہ ایک جوان عورت کی آواز تھی جو اپنی اہمیت کو محسوس کرنے کی خواہش سے بھری تھی۔ یہ انسانی ہستی کی وہ نئی سمت تھی جو اب سامنے آ رہی تھی۔

پہلے اگر کسی سے لیون نے کہا ہوتا کہ کیٹی مر گئی اور وہ اس کے ساتھ وہ سب کچھ کر گیا اور اب اس سے پہلے فرشتے ہیں اور خدا ان کے سامنے ہے۔ تو اسے کسی بات پر حیرت ہوتی۔ لیکن اب یہ حقیقت کی دنیا میں واپس آنے کے بعد اسے فکر کی زبردست کوشش پیش آئی کہ وہ یہ سمجھ لے کہ اس کی بدولت کیا ہوا ہے۔ اس نے دیکھا کہ کیٹی زندہ ہے، اس کی تکلیف ختم ہو چکی اور وہ اب بھی اس دنیا میں ہے۔ اس کا یہ احساس کہ وہ بھی اس کی خوشی میں شریک ہے، اس کے لئے اطمینان بخش تھا۔ لیکن وہ کیا ہے؟ وہ کیا ہو گیا؟ اس سوال کا جواب دینے کے لئے اس نے اپنے ذہن کو کسی طرح۔ سمجھا اور اس خیال سے ہٹا لیا۔ اسے یقین تھا کہ اس کا ذہن اس سے زیادہ بڑا جس کا ابھی وہ مستقبل پر سمجھ سکے۔

16

بڑھے پرنس، سرگئی ایوانووِچ اور ڈولی اور ان کے بچے اور کیٹی کے بچے کی پیدائش کے بعد کے دن ایسے ہوئے تھے جو رچہ کے بارے میں بات چیت کرنے کے بعد وہ ادھر ادھر کی چیزوں کی باتیں کرنے لگے۔ لیون ان کی باتیں سن رہا تھا اور ان باتوں نے دوران میں جو وہ پا رہا تھا، اس کے پہلے تھا اسے مزا آ رہا تھا۔ اس سے اپنے بارے میں بھی یہ لگتا تھا کہ وہ اس سے پہلے اس حالت میں تھا۔ لگتا تھا کہ پہلے کبھی اس نے اپنے ہوش و حواس کو اتنا قابل محسوس بلندی پر نہیں محسوس کیا تھا جتنا اس وقت کر رہا تھا۔ اس نے اپنے اوپر لوگوں کو ہنسی کا نشانہ بنتے دیکھا تھا۔ وہ خود بھی ہنسا تھا۔ وہ اپنے کو ایسی حالت میں دیکھ چکا تھا جس کے بارے میں برابر سوچتا رہا تھا جس کے بعد وہ اس آنے کے خیال کا خود کو عادی بنا رہا تھا پوری سنجیدگی سے، جو اس کے شادی کرنے کے بعد سے اس کے لئے ایک نئی اہمیت کی حامل ہو گئی تھی۔ اس سے وہ پہلے واقف نہ تھا۔ اب اس کی سمجھ میں آ گئی تھی کہ وہ اپنے مستقبل سے اس طرح [illegible] کے کل والے کھانے کے بارے میں بات چیت کر رہا تھا، سوچ رہا تھا، "وہ اب [illegible] کیسی طبیعت سے اس کی وہ لیا سوچ رہی ہے؟ ہاں، میں بھی [illegible] ایک ادھورے جملے پر وہ اٹھ کھڑا ہوا اور کمرے سے باہر چلا گیا

"مجھے کہلوانا تھا کہ میں اس کے پاس آ سکتا ہوں کہ نہیں" پرنس نے کہا

"بہت اچھا، ابھی لیون نے جواب دیا اور کے بغیر کیٹی کے پاس چلا گیا۔

وہ سو نہیں رہی تھی بلکہ پیچھے تکیے پر اپنی ماں سے باتیں کر رہی تھی اور ناہموار رکھے ہوئے [illegible] منصوبے بنا رہی تھی۔

وہ ہاتھ منہ دھلا کر، بال بنوا کر، نیلی ٹوپی سر پر جمے جس میں کچھ نیلی سی چوٹ لگی تھی، ہاتھ [illegible] اوپر رکھے بیٹھی تھی اور جب لیون سے اس کی آنکھیں چار ہوئیں تو آنکھوں ہی سے [illegible]

اسے اپنے پاس بلایا۔ اس کی آنکھیں ویسے ہی چمکدار تھیں۔ شکل جیسے وہ قریب آتا گیا ویسے ویسے اور روشن ہوتی گئیں۔ اس کے چہرے پر ارمنی سے عیار سی تبدیلی تھی جو سرجانے والوں کے چہرے پر ہوتی ہے لیکن اس کے چہروں پر الوداع ہوتی ہے اور یہاں استقبال تھا۔ لیون کے دل میں پھر وہی بیچینی محسوس ہوئی۔ رینگنے کے وقت تھا۔ کیٹی نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کہ وہ ہوا کہ نہیں۔ وہ جواب نہیں دے سکا اور اپنی کمزوری کا یقین کر کے اس نے مدد دوسری طرف کر لیا۔

"لیون کو شاید تو ناقابل ہو گئی" اس نے یوین سے کہا "اور اب میرا بھی اکثر اچھا ہو رہا ہے۔"

وہ لیون کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن اچانک اس کے چہرے کا تاثر بدل گیا۔

"اسے بھیجئے۔ بھیجئے" اس نے بچے اور باس کر کہا۔ "بھیجئے لیزا اوبلونسکایا کو بھی بلا لیں گے۔"

"ہاں ہاں" یوین بھی بولیں "لیزا اوبلونسکایا کو اور ایک بوتل لاں کی عجیب سی اور کھلونے والی چیز لے کر بس" تھوڑے پہلے ہم راصفائی تھی کر لیں" اور لیزا اوبلونسکایا اس کھلونے والی اور اس کی چیز پلنگ بنایا اور بچے پر لپٹے پر سے کھولے اور پھر سے پہنے لگیں۔ وہ بس انگلی سے اسے اٹھا رہا تھا اور اس پر کچھ چھڑک رہی تھیں۔

یوین نے اس چیز کی قابل رحم سی بو کچھ کر دی کو شش کی کہ اسے اپنے اندر میں بولی تو علامت اس کے لئے پورے جسم بیماری شے اس سے لئے تو اس نے صرف راحت محسوس کی۔ لیکن اب اس کے پر سے روپے کے اور اس سے پہلے پلنگ باسوں کی اور پاس کی صحت، صفائی کی ہر رخصتی سے تھے اور جس میں بالکل بلا کھا صحت تھا وہ ہر سے سایاں تھا اور اس سے لیزا اوبلونسکایا کو دیکھنا اسے بیحد بالکل رحم ماتھوں کی طرح ان نظر آئے ہاتھوں کو موڑا اور اسے سوتی پنڈوں میں پھیلا دیا تو یوین کو اس ہستی ترس آیا اور ایسا لگا کہ وہ اسے چوٹ پہنچا دیں گی کہ اس نے ہاتھ بڑھا کر انہیں روک لیا۔

لیزا اوبلونسکایا ہنسنے لگیں۔

"ڈریئے مت ڈریئے مت!"

جب بچے کی تحقیر ہو چکی اور اسے پیٹ لپیٹ کر مضبوط کر دیا گیا تو لیزا اوبلونسکایا نے اسے اچھا تب اپنے پاس لیا۔ تھوڑا وہ الگ ہو گئیں۔ یوین بچے کو اس کی ساری مضحکہ خیز حرکتوں سمیت دیکھ سکے۔

وہ بھی آنکھوں سے مسلسل اور محبت بھری دیکھ رہی تھی۔

"دیکھئے دیکھئے" اس نے کہا بلکہ وہ اٹھنے بھی لگی۔

"آپ لیا رہی ہیں نا۔ لیا اوبلونسکایا اس طرح حرکت کرنا بالکل منع ہے۔ آپ تھوڑے ہیں ابھی ہوں ابھی تو کیا ہو اٹھائیں گے۔ ہم جیسے شاندار ہیں!"

لیزا اوبلونسکایا نے ایک ہاتھ سے دوسرے سے وہ صرف انگلیوں سے اس کی نوکیلی ہوئی گدی کو سہلا رہی تھیں) اس جب اس چلمنی ہستی کو جو اپنے سر کو کیڑوں کے سر میں چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اٹھا لیا یوین کی طرف بڑھایا لیں اس نے تو ناک۔ سکیڑی آنکھیں اور چسر چسر کرتے ہوئے ہونٹ بھی تھے

"بہت ہی خوبصورت بچہ ہے!" لیزا اوبلونسکایا نے کہا۔

یوین نے دیکھا کہ واقعی بھرے بھرے یہ خوبصورت بچہ اس میں صرف کراہت اور ترس کا جذبہ پیدا کرتا تھا۔ بالکل وہ جذبہ نہیں تھا جس کی اسے توقع تھی۔

جب لیزا اوبلونسکایا نے بچے کو اس سے لے کر اس چھاتی کے پاس لگایا تو یوین [illegible]

اچانک ہنسی کی آواز نے اسے سر اٹھا کر دیکھنے پر مجبور کیا۔ یہ کیٹی ہنسی تھی۔ بچے نے چھاتی منہ میں لے لی تھی۔

"چھا اب کالی ہو گیا ہے" لیزا اوبلونسکایا نے [illegible] کی طرف

"اب دیکھو" کیٹی نے بچے کو اس کی طرف اس طرح موڑتے ہوئے کہا کہ یوین اسے دیکھ سکے بڑھوں جیسے ہلتے سے چہرے پر جھریاں اور بڑھ گئیں اور بچے کو پھینک آئی

مسکراتے ہوئے اور شفقت کے آنسوؤں کو بہ مشکل حبا کرتے ہوئے یوین نے بیوی کو بیاد کیا اور اندھیرے کمرے سے باہر چلا گیا۔

اس کمی کی سستی کے [illegible] صاحبے کی اسے توقع تھی۔ اس [illegible] اس میں بھی چیز مسرت [illegible] تھی۔ [illegible] یہ چوتھے بچے کے [illegible] اور اس نے [illegible] اس بات کا [illegible] کہ کیٹی اس سے [illegible] کیٹی۔ بچے [illegible] کیا اور اس کو اس وقت ہوا تھا جب بچے کو چھاتی لگی تھی۔

17

اتنی پریشان ارکادی کے معاملات بہت ہی خراب حالت میں تھے

[illegible]

تعالیٰ کی توہین ساری رقم [illegible] ہی تھی [illegible] ابھی کہ اب کے جائیداد میں [illegible] ہونے والے قرض ادا کرنے میں صرف ہو جائے گی۔ رقم بالکل تھی ہی نہیں

اتنی پریشان ارکادی کی راہ میں ہی ناخوشگوار اور [illegible] اس طرح چاہئے۔ ان کی سمجھ کے مطابق اس کی وجہ یہ تھی کہ نہیں خواہ مخواہ [illegible]

اور اس پر حملے کرنے شروع [illegible] تیار ہو گیا تو بیمار میں وہ خود پیش [illegible]

تک کی تنخواہ کے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور جس کی تعداد اب پہلے سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ یہ جو ہوائی اڈے سے لائن اور ریلوے کا ری ہے اور وں کی فوج اور ہوائی میدان کی متعدد بھی کے کمیشن ممبر کا عہدہ تھا۔ اس طرح کے سارے عہدوں کی طرح یہ عہدہ بھی ایسے زبردست علم اور سرگرمی کا مطالبہ کرتا تھا جو ایک شخص میں کبھی ہونا بہت مشکل تھا اور چونکہ اس خصوصیات کو متحد کر لینے والا شخص نہیں تھا اس لیے یہ سمجھا گیا کہ منتخب کے اس عہدے پر کوئی ایماندار آدمی فائز ہو سکے یہاں اور اسی پر اکتفا کیا جائے۔ صرف یہ کہ ایماندار آدمی تھے (لفظ کے عام مفہوم میں) بلکہ وہ ایماندار دکھائی دیتے تھے اس خاص مفہوم میں جو اس پر زور دے کر پیدا کر دیا جاتا ہے جب یہ کہا جاتا ہے کہ ایماندار سیاسی کارکن 'ایماندار ایڈیٹر' ایماندار رسالہ 'ایماندار تعلیم ایماندار کھاتا اور جس سے یہی نہیں جواب دی جاتی کہ شخص یا ادارہ بے ایمان نہیں ہے بلکہ یہ کہ اس میں ضرورت پڑنے پر حکومت کی تنقید کی صلاحیت بھی ہے۔ اسی بات ارکان کمیٹی کا لحاظ کرتے ہوئے ان علاقوں میں گھومتے پھرتے تھے جہاں یہ لفظ مستعمل تھا اور وہاں انہیں اسی مفہوم میں ایماندار شخص سمجھا جاتا تھا اور اس لئے وہ دوسروں سے زیادہ اس عہدے کے مستحق تھے

اس عہدے کی تنخواہ سات سے دس ہزار تک ہو سکتی تھی اور اس لئے اسے سرکاری عہدے کو چھوڑ کے بھی سے سنبھال لیتے تھے اس کا اندازہ ہر اس "بابو حاکم" اور "ڈپٹی صاحب" تھا اس بات سے ہوتا تھا کہ اس سے سرکاری تھا وہ ان سب لوگوں سے بیزار ہو گئے میں جو طبیعی حالات میں اس سے پہلے سے بار کیا گیا تھا اس کے علاوہ اس ہاں ارکان کمیٹی سے پہلی اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اس سے طلاق سے ہو میں قطعی جواب حاصل کریں گے اور اس نے ہمیں رویل بنگلہ اور بیزنس روڈ پر تک چلے گئے

ارکان سے ملنے جلنے کے سلسلے میں جیسے ہی سے اور دوسری ملاقات کی بری حالت سے اکثر ہے ہیں ان کی تحریر ہو سکتے ہیں اس ہاں ارکان کمیٹی کے انتظار میں تھے جب یہ ختم ہو کر وہ اپنے معاملے کے بارے میں اور آنا کے بارے میں باتیں کریں۔

"ہاں یہ تو بالکل درست ہے" ان میں سے ایک صاحب نے کمیٹی کے کلرک الفانسو رودیج سے پہلی بے کہا کہ اس کی بینک اکاؤنٹ کی کتاب دیکھ رہے تھے جو انہوں نے ابھی ابھی ان سے لی تھی۔ "ہمارے نظریات سے اپنے سابق ساتھی کی طرف دیکھا" تنخواہ میں تو بالکل درست ہے پھر بھی ہمارے زمانے کا اولین اصول ہے -- آزادی۔"

ہاں کمیٹی میں دوسرا اصول پیش کرنا ہوں جو کہ کے اصول کا مطالعہ کرتا ہے" کمیٹی الفانسو رودیج نے لفظ "عاطفہ" پر زور دے کر اور پھر سے پہلی بے کی بینک بک پر نظر ڈالتے ہوئے کہا کہ "آپ سامع ہوں گے جو کہ دوسرا میں جہاں یہ اصول بیان کیا گیا تھا۔

اور یہ کہتے ہوئے صفحے الٹتے ہوئے چوڑے حاشیے والے مسودے کے ورق الٹ کمیٹی الفانسو رودیج نے وہ قابل کہ حصہ پھر سے پڑھا

"میں تعاونی نظام کی خصوصیتوں کے فائدے کے لئے یہیں بلکہ عام ہونے کے لئے چاہتا ہوں" پہلے طبقوں اور اونچی طبقوں سے لئے یکساں طور" انہوں نے بینک کھاتوں کے اوپر سے اپنی نظر اٹھا کر دیکھتے ہوئے کہا "یہیں" وہ رک گئے "میں سمجھ گئے" وہ لوگ تو صرف اتفاقی معاملات میں مصروف ہیں اور قرضوں سے متاثر ہو جاتے ہیں۔"

انتی پان ارکان جانتے تھے کہ کلرک سنیں اس کی بات کرنے لگتے تھے کہ "وہ لوگ" کیا کر رہے ہیں اور کیا سوچ رہے ہیں "وہی لوگ" جو ان کے مضمون کو منظور کرنا چاہتے تھے اور جس کی بدولت اب سے تو بات ختم کے قریب ہو گئی تھی۔ اس لئے انہوں نے بڑی خوشی سے اب اپنی سے اصول سے توجہ ہٹا کر پوری طرح متفق ہو گئے۔ کمیٹی الفانسو رودیج چپ ہو گئے اور فکر اپنے مسودے سے اٹھا کر اٹھنے بیٹھنے لگے

"ارے ہاں" انتی پان ارکان نے کہا "میں تم سے یہ کہنا چاہتا تھا کہ ہم لوگ اور دیہی سے طوائفوں سے دو حرف اس بارے میں کہ دیا ہے میں اس عہدے پر کام کرنے والے ہوں تو ہوائی رشوت سے لاکھوں کی قرض دار ہوائی میدان کی متعدد انگلسی کے کمیشن ممبر کا لگا ہے"

یہ عہدہ انتی پان ارکان کے دوں سے اتنا قریب تھا اس کام میں ہاں پر ہو جانا اس سے غلطی کے پہلے جلدی سے اسے کہہ دیا

کمیٹی الفانسو رودیج نے سوال کیا اس کمیشن کی سرگرمی کیا ہے وہ پوچھنے لگے تھے کہ اس کمیشن کی سرگرمی ان کی رپورٹ سے ظاہر ہے میں بھی شامل تھا اور اس کی رپورٹ بہت ہی دلچسپ تھی اور اس کی رپورٹ بہت بڑے ہوائی اڈے کی تعمیر کے متعلق تھی اس کے اور انہوں نے بے کمالی کی بینک اکاؤنٹ کر کہا:

"بلاشبہ میں اس سے کہ سکتا ہوں لیکن تم کیوں خاص طور سے اس عہدے پر تقرر چاہتے ہو؟"

"تنخواہ اچھی ہے تو ہزار تک اور میرے ماتحت"

"نو ہزار" کمیٹی الفانسو رودیج نے دہرایا اور بھویں سکیڑیں۔ اس تنخواہ سے انہیں یاد آیا کہ اس پیشہ سے انتی پان ارکان کی ملاقاتوں کا ذکر ہے حاصل ہونے والی کے مضمون کو تو بیشہ کفایت کار خیال کرتے تھے۔

"میں سمجھتا ہوں" اور اس کے بارے میں میں نے ایک نوٹ بھی لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں جو بڑی بڑی تنخواہیں ہماری انتظامیہ کی فلاحی آسیبی (24) کی طاقتوں کا ہر ہیں"

"ہاں مگر تم کیا چاہتے ہو؟" انتی پان ارکان نے سے کہا "تم بھی تو جانتے ہو کہ ہزار پانا ہے تو آخر وہ اس کا مستحق ہے۔ یا فیصد ہیں ہزار پاتا ہے تو تم بھی تو جانتے ہو کہ اب تم چاہتے ہو کہ؟"

"میں سمجھتا ہوں کہ تنخواہوں کی یہ ہے ہوتی ہے" کمیٹی الفانسو رودیج نے ہاتھ کے اشارے سے ظاہر کیا تابع ہونا چاہیے۔ اگر تنخواہ مقرر کرنے میں اس قانون کو ہیں پشت ڈال دیا جاتا ہے" جیسے مثلاً جب میں دیکھتا ہوں کہ انسی بوٹ سے دو ہیں ملتے ہیں" دونوں ایک ہی جیسے جانکار اور لائق ہوتے ہیں لیکن ایک کو چار ہزار ملتے ہیں اور دوسرے کو بارہ سو روپیہ ملتا ہے تو میں ہوں کہ دے گڑبڑیوں اور دشواریوں کا تصور کیا جا سکتا ہے میں ہوں گی۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ تنخواہ مالک اور فرد ہی سے تعلق رکھتی ہے معاملہ میں ملا گئی ہے۔ اور یہ ایسی بد ضوابطی ہے جو بھائے خود بھی اہم ہے اور دیانتی طاقت ہے میں سمجھتا ہوں کہ۔"

انتی پان ارکان نے جلدی سے متوقع کی بات کاٹ دی

"ہاں، لیکن تم اس سے کو متفق ہو کہ ایک سیاور بلاشبہ مفید ادارہ کھل رہا ہے۔ کچھ بھی کو تمام ایماندار ہے احساس خیال اس بات کا رکھا جا رہا ہے کہ کام ایمانداری سے کیا جائے" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے دور دے کر کہا۔

لیکن "ایمانداری" کے ماسکو والے معنی کو کلیسنی الکساندرووچ نہیں سمجھتے تھے۔

انہوں نے کہا "ایمانداری صرف ایک خلی خصوصیت ہے۔"

"پھر بھی مجھ پر یہ تمہارا (یا) احسان ہوگا" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے کہا "اگر تم پر رحم کی سے دو حرف کہہ دو۔ ویسے ہی باتوں کے بیچ میں۔۔۔"

"ہاں مگر لگتا ہے کہ اس کا وارد اور زیادہ تر بلاریوف پر ہے" کلیسنی الکساندرووچ نے کہا

"بلاریوف اپنی طرف سے تو راضی ہیں" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

بلاریوف کے دفتر اسٹی پان ارکاڈ تیچ کا چہرہ سرخ ہو گیا اس لئے کہ وہ اسی دن صبح بلاریوف کے پاس گئے تھے اور اس کی یاد ناخوشگوار تھی۔ اسٹی پان ارکاڈ تیچ جیسی طرح جانتے تھے کہ جس کام کو وہ کرنا چاہتے تھے وہ ایماندارانہ کام تھا۔ لیکن آج صبح جب بلاریوف سے ملاقات ہوئی تو اس سے دوسرے درخواست گزاروں کے ساتھ وہ کمرہ ریسپشن روم میں انتظار کرتا رہا تو اسے اپنی توہین کا احساس ہونے لگا۔

پتہ نہیں اسے اپنے پن کا احساس اس وجہ سے ہوا کہ اسے وہاں کے باقی رہ ریبلہ (25) سے وارث پرنس الیوشکی کو دیکھنے ایک بیوی کے ریسپشن روم میں انتظار کرنا پڑا یا اس وجہ سے کہ وہ کئی بار انہوں نے اپنے کھوں کی شان۔ محل میں یا خانہ انہوں نے صرف خدمت کی ملازمت کی تھی، پھر سے میدان میں کامزن ہو رہے تھے مگر اسے اپنے پن کا احساس ہوا۔ بلاریوف نے ہاں اس دن گھنٹے سے انتظار میں اسٹی پان ارکاڈ تیچ ریسپشن روم میں ٹہلتے ٹہلتے اور اپنے کل کچھوں اور درست کرتے رہے، انہوں نے دوسرے درخواست گزاروں سے بات چیت کی اور سوچتے رہے کہ کوئی ایسا کام کہ جس سے وہ بعد کو شاید کہ کیسے انہوں نے بیوی سے ہاں بیوی وقت گزاری کی انہوں نے یہ کوشش کر کے اپنے احساسات کو دوسروں سے بلکہ اپنے سے بھی چھپائے رکھا۔

لیکن اس سارے عرصے وہ اپنے پن محسوس کرتے رہے اور جھیلاتے رہے۔ اسے ہو رہے تھے یہ اس وجہ سے کہ اہم کچھ عجیب بس نہیں رہا تھا۔ بیوی سے کام تھا بیوی وہ عام عادتاً کسی دوسری وجہ سے۔ آخر کار جب بلاریوف نے غیر معمولی اخلاق کے ساتھ ان سے ملاقات کی تو بالآخر ان کو خوار کر کے فخر مند محسوس کر رہا تھا اور اس نے آخر انکار کر دیا تو اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے جتنی جلد ممکن ہو اسے بھلا دینے کی کوشش کی۔ اور اب وہ انہیں یاد آیا تو ان کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

18

"اب مجھے ایک اور کام ہے اور تم جانتے ہو کہ کون سا۔ آنتا کے بارے میں" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے لمحوں دیر چپ رہنے اور اس ناخوشگوار یاد کو اپنے ذہن سے جھٹک کر نکال دینے کے بعد کہا۔

جیسے ہی ابلوشکی نے آنتا کا نام لیا ویسے ہی کلیسنی الکساندرووچ کا چہرہ بدل گیا۔ پہلے کے جیالے پن کی جگہ اس سے سنجیدگی اور حزن ظاہر ہونے لگی

"آپ خاص طور سے مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟" انہوں نے اپنی کرسی پر گھومتے ہوئے اور اپنی بے تکانی کی عینک کو گھٹنے سے رگڑتے ہوئے کہا۔

"فیصلہ کرنا۔ کوئی فیصلہ" کلیسنی الکساندرووچ میں اب ہم نے [illegible] "ایسے شوہر کی حیثیت سے نہیں جس کی وجہ ہوتی ہے [illegible] جائے گا" انہوں نے الفاظ بدل دیئے "دیانتی کارکن کی حیثیت سے نہیں" "بلکہ کارکنوں کی تھا" "بلکہ ایک انسان کی حیثیت سے اور نیک انسان اور عیسائی کی حیثیت سے تمہیں ان پر رحم کرنا چاہئے" اسٹی پان ارکاڈ تیچ نے کہا۔

"یعنی خاص طور پر کس طرح سے؟" کلیسنی نے جھرجھری سے کہا۔

"ہاں ان پر رحم کرنا۔ اگر تم نہیں دیکھتے جیسے میں دیکھتا ہوں [illegible] پھر انہیں کے ساتھ رہا تو تم کو ان کی حالت افسوس ہو گا۔ ان کی صورت حال بھیانک [illegible] بھیانک"

"مجھے نوٹس" کلیسنی الکساندرووچ نے زیادہ سنجیدہ نظر آنے میں کہا "اگر آنتا ارکاڈیوچ کے پاس وہ سب کچھ ہے جو وہ خود چاہتی تھیں۔"

"اف! کلیسنی الکساندرووچ [illegible] گزر گیا، تم جانتے ہو کہ وہ کیا چاہتی ہیں اور کس چیز کا انتظار کر رہی ہیں طلاق"

"لیکن میں نے تو یہ سمجھا کہ آنتا کا رویہ اس صورت میں طلاق سے انکار کرنا [illegible] صورتی قراردادوں کو جیا میرے [illegible] اسے ختم سمجھتا ہوں" کلیسنی الکساندرووچ [illegible]

"ہاں [illegible] نہیں ہوتی۔ اگر تم اپنا [illegible] تو میں سب بکھر سے [illegible] عظیم [illegible] اس سے زیادہ [illegible] سایہ اپنے محسوس [illegible] سے جو [illegible] حقیقت نے [illegible] ان کی صورت حال [illegible]

"آنتا [illegible] کی ہے مجھے [illegible] کلیسنی الکساندرووچ [illegible] ان کی بات [illegible]

"معاف [illegible] ہیں [illegible] ہیں۔ وہ اسے جانتی ہیں اور [illegible] نہیں کر سکتی۔ لیکن میں اہم سادے [illegible] تمہاری حمایت کرتے ہیں [illegible]

"معاف کیجئے گا" آپ لگتا ہے مجھے طرم کی صورت حال میں رکھ رہے ہیں" الیکسی الکساندرووچ نے کہا

"نہیں، بالکل نہیں" وہ ابھی نہیں "پھر اس کا ہاتھ پھو کر اسٹیپان ارکادیچ نے کہا جیسے انہیں یقین ہو کہ اس قسم سے ان کے سنوئی رشتے ہیں گے "میں تو صرف ایک بات کہتا ہوں۔ اس کی صورت حال ایسے نازک ہے اور تم سے کہاں چھپے ہو اور اس میں تمہارا کوئی نقصان نہیں ہے میں تمہارے لیے سارا انتظام ایسے کروں گا کہ تم کو پتہ بھی نہ چلے گا۔ آخر تم نے تو وعدہ کیا تھا۔"

"وعدہ پہلے کیا گیا تھا اور میں نے یہ سمجھا کہ جینے کے سوال نے معاملے کو طے کر لیا۔ اس کے علاوہ مجھے امید تھی کہ آپ کا رد ہوں گے، اتنی مایوسی تو ہوگی..." "مشکل سے" کہتے ہوئے الیکسی الکساندرووچ نے کہا اس کا چہرہ بالکل سخت ہو گیا تھا

"وہ ساری چیزوں کو تمہاری مایوسی پر چھوڑ دی ہیں وہ صرف ایک چیز کی درخواست کرتی ہیں، مستقل کی ہیں کہ انہیں اس ناممکن صورت حال سے نکال لیا جائے جس میں وہ مبتلا ہیں۔ اس کے لیے بھی التجا نہیں کرتیں۔ الیکسی الکساندرووچ، تم نیک [illegible] تھوڑی ہمدردی سے کام لے کر اس کی صورت حال میں وہ سوچو جو اس کی صورت حال میں اس سے طلاق کا سوال رد کی اور موت کا سوال ہے۔ اگر تم نے پہلے وعدہ کیا ہوتا تو وہ اپنی صورت حال کو تمہیں اور دنیا سے چھپا کر رکھتیں۔ لیکن تم نے وعدہ کیا تھا اور اس سے تمہیں لطف اندوز ہونا تھا۔" اور اب یہ سلسلہ جہاں ہر ملاقات ان کے لئے اس میں کھڑکی طرح ہے وہ چھ مہینے سے روزری میں اور ہر روز فیصلے کا انتظار کرتی ہیں۔ آخر یہ ویسا ہی ہے جیسے کسی شخص کو موت کی سزا دی گئی ہو اس کی گردن میں پھندا ڈالا جا چکا ہو اور کہا جائے کہ ہو سکتا ہے تمہیں موت ملے ہو سکتا ہے زخم شادی۔ تم سب زخم کھاؤ اور میں سارا بندوبست کرتا ہوں۔ اپنے لیے لیتا ہوں... اور میں سکتا ہوں۔" (26)

"میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں، اس کی..." الیکسی الکساندرووچ نے بات بدلنا چاہی مگر اس کی بات کاٹی۔ "ہو سکتا ہے میں نے ایسا وعدہ کر لیا ہو جس کا وعدہ کرنے کا مجھے حق نہیں تھا۔"

"تو کیا تم اس بات سے انکار کرتے ہو جس کا وعدہ کیا تھا؟"

"ناممکن ہے اس کی تعمیل سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا لیکن میں سوچنے کے لیے وقت چاہتا ہوں کہ جس کا وعدہ کیا ہے وہ کس حد تک ممکن ہے۔"

"نہیں [illegible] ناممکنی سے بلکہ [illegible] ہوئے کہا "میں اس کا یقین نہیں کر سکتا [illegible] اگر ممکن ہو اس [illegible] عورت سمجھتی ہو [illegible] اور تم انکار نہیں کرتے [illegible]

[illegible] تک [illegible] قائم رہنا ممکن ہو گا [illegible] لیا (27) [illegible] میں [illegible] یہاں رکھنے [illegible] ہے [illegible] ہم معاشرے میں [illegible] قانون سے [illegible] عمل نہیں

[illegible] میں معاشرتوں میں اور [illegible] ہاں جہاں تک مجھے معلوم ہے طلاق کی [illegible] ہے [illegible] طلاق کی [illegible] بھی [illegible] ہیں

[illegible] الیکسی الکساندرووچ، ہم اس قدر بدلے ہوئے ہو کہ میں تم کو پہچان ہی نہیں پا رہا ہوں" اسٹیپان

نے زور دار چھپ رہنے کے بعد کہا "کیا تمہیں نے زور ہم سے اس کی بڑی قدر تھی) سب کچھ معاف نہیں ہوا تھا اور ای عیسائی ہونے کی تحریک پر سب کچھ فراموش کر دینے کو تیار نہیں تھے اگر تم نے [illegible] تو کوئی تمہاری قمیص لے لے تو اسے اپنا کفتان بھی دے دو اور اسے..."

"میں درخواست کرتا ہوں" الیکسی الکساندرووچ نے یکایک کی [illegible] بالکل سنے [illegible] اور کپکپاتے ہوئے جبڑے کے ساتھ تیکھی آواز میں کہا "آپ سے [illegible] بند دیجئے اس بات چیت کو۔"

"اف، نہیں، نہیں اگر میں نے تم کو رنج پہنچایا ہے تو حال چاہتا ہوں مجھے معاف کر دو" ہی ہاں ارکادیچ نے گھبرا کر اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا "مگر [illegible] میں سے تو [illegible] پہنچایا ہے میرے سپرد کیا گیا تھا۔"

الیکسی الکساندرووچ نے اپنا ہاتھ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور اسٹیپان ارکادیچ نے کہا:

"مجھے سوچنے کی اور ہدایت حاصل کرنے کی ضرورت ہے [illegible] میں آپ کو تفصیلی [illegible] دوں گا" انہوں نے کچھ غور کرنے کے بعد کہا۔

19

اسٹیپان ارکادیچ جانا ہی چاہتے تھے کہ کورنی نے آکر اطلاع دی:

"سرگئی الکسیچ!"

"یہ سرگئی الکسیچ کون ہیں؟" اسٹیپان ارکادیچ نے [illegible] شروع [illegible] میں [illegible] انہوں نے [illegible] "تمہارے سرور؟" انہوں نے کہا "سرگئی [illegible] میں [illegible] سے پوچھا [illegible] یاد کیا کہ "آنا نے مجھ سے کہا بھی تھا کہ اس سے مل لوں۔"

اور انہیں وہ [illegible] [illegible] رقم" کی یاد [illegible] سے [illegible] [illegible] بھی تم اسے دیکھ لینا اور تعمیل کے ساتھ علم [illegible] [illegible] [illegible]

"کیسا شاندار ہو گیا ہے تمھی تو سرج ڈاسیں بلڈ پورا سرگی" [illegible] آنٹی ہاں ارلا نے مسکرا
ہوئی اور احتیا کے ساتھ اندر آتے ہوئے اس نے کمرے کا جائزہ لیا۔ کمرے میں دو چوڑے اندھیرے والے لوہے کے
جسم اور پتلے پتلے ہوئے تھے۔ لڑکا خوش اور خندہ رہتے نظر آ رہا تھا۔ اس نے ماں کو کسی اجنبی آدمی کی طرح
مسکرا یا ہنس پھر انہیں پہچان کر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور جلدی سے اس نے دوسری طرف کر لیا جیسے کسی
بات پر وہ ناراض ہو گیا ہو۔ لڑکا باپ کے پاس گیا اور انہیں اس نے ان مہینوں کی رپورٹ
دی جو اسکول میں بیتے تھے۔

"تو یہ تو بہت ٹھیک ہے" باپ نے کہا "تم جا سکتے ہو۔"

"او بابا اور کیا ہو گیا ہے اب بچہ ہیں ہوا لڑکا ہو گیا مجھے یہ بہت اچھا لگا" آنٹی ہاں ارلا نے کہا۔ "تو میں تمہیں پا سکتی ہوں؟"

لڑکے نے جلدی سے باپ پر نظر ڈالی۔

"او یس مون آنٹی" (Oh yes moon aunty) اس نے ماں کو کہا کہ وہ اب جا سکتی ہے اور پھر آنکھیں نیچی کر لیں۔

ماں نے اسے اپنے پاس بلایا اور اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

[illegible] ہاں ہاں ہیں" انہوں نے [illegible] سے [illegible] کہا۔ [illegible] میں [illegible]
ہیں

"[illegible] سرج ڈاسے" [illegible] کوئی [illegible] سے [illegible] ہاتھ [illegible] میں [illegible] ہاتھ پھیرا [illegible] والے پرندے کی طرح سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھا اور حیرت زدہ ہوں سے کمرے کے باہر چلا گیا۔

جب سرج ڈاسے نے آخری بار اپنی ماں کو دیکھا تھا تب سے سال بھر گزر چکا تھا۔ تب سے اب تک اس نے [illegible] سے [illegible] کبھی [illegible] سال [illegible] میں [illegible] یا [illegible] میں [illegible] ہاتھ [illegible] ماں [illegible] میں [illegible] ماں [illegible] سے [illegible] ہاتھ [illegible] سے [illegible] بعد [illegible] اس [illegible] کبھی [illegible] ہاں [illegible] اور [illegible] ایسی [illegible] لڑکوں [illegible] کے [illegible] صرف [illegible] کہ [illegible] ماں [illegible] کے [illegible] دوریاں [illegible] اس [illegible] الگ [illegible] کر [illegible] گویا [illegible] کہ [illegible] باپ [illegible] کے [illegible] ساتھ [illegible] رہا [illegible] اور [illegible] اس [illegible]

[illegible] کی [illegible] صورت [illegible] سے [illegible] ملی [illegible] تھی [illegible] اس [illegible] کے [illegible] لئے [illegible] موضوع [illegible] نہیں [illegible] تھا [illegible] اس [illegible] کے [illegible] لئے [illegible] ماں [illegible] کی [illegible] حیثیت [illegible] ایک [illegible] ایسی [illegible] عورت [illegible] کی [illegible] تھی [illegible] جو [illegible] اس [illegible] کے [illegible] باپ [illegible] کی [illegible] بیوی [illegible] تھی [illegible] اور [illegible] اس [illegible] کے [illegible] باپ [illegible] کی [illegible] بیوی [illegible] ہونے [illegible] کی [illegible] حیثیت [illegible] سے [illegible] اس [illegible] کے [illegible] باپ [illegible] کی [illegible] ہر [illegible] چیز [illegible] کی [illegible] مالک [illegible] تھی [illegible] اس [illegible] کے [illegible] باپ [illegible] کی [illegible] ہر [illegible] چیز [illegible] میں [illegible] اس [illegible] کا [illegible] بھی [illegible] حصہ [illegible] تھا

یہ بیشہ محسوس کرتے تھے۔ اسکول میں روز خاص طور سے بال بچوں کی فرقت میں وہ محسوس کرتے تھے کہ ان کا دل بیٹھ رہا ہے۔ بہت دنوں تک انہیں گھر بھیجنا سکوں میں رہنے سے ان کی یہ حالت ہو جاتی کہ وہ بیوی کی بدمزاجی اور ملازموں سے اپنی ملازمت کی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بلکہ اس بات سے بھی پریشان ہونے لگتے کہ ان پر جس طرح یہ لوگ اس پیشہ میں برگ آسے اور پیدا ہوئے وہاں رہنے کے بعد اس حلقے میں جس میں وہ گھومتے پھرتے تھے اور جس میں لوگ زندگی بسر کرتے تھے 'بچ بچ' زندگی بسر کرتے تھے اور اسکول کی طرح جیسے یہ انہیں ہضم ہو جاتے تھے اور اسی طرح یہ بھی ہضم ہو جاتے اور اس طرح پچھل جاتے جیسے ٹھنڈ کے سامنے سوم پچھل جاتی ہے۔

"بیوی؟" آج ہی انہوں نے پرنس پیٹسکی سے بات کی تھی۔ پرنس پیٹسکی نے بیوی پائے تھے' بلکہ بیاہے بچے رشتہ دار اور بہت دور دور قانونی عزیز بھی تھے' وہاں بھی تھے۔ اگرچہ پرنس خاندان بھی اچھا تھا پھر بھی پرنس پیٹسکی خود تو دوسرے خاندان میں زیادہ عملی محسوس کرتے تھے اور وہ اپنے بچے بھی دوسرے خاندان میں لے گئے اور انہوں نے اتی پان ارکادیچ سے کہا کہ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ بچے کے لئے مفید ہے اور اس کی تربیت کے لئے مفید ہوگی۔ اس پر بھلا اسکول میں کیا کیا نہیں کی جاتیں؟

بچے پیٹرس برگ میں اپنے والدین کی زندگی میں شامل نہیں ہوتے تھے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت اداروں میں ہوتی تھی اور اسکول میں ہوا یہ تھا۔ کچھ تبدیلی جاری ہے۔ مثال کے لئے لوف ہی کو لیجئے۔ کہ بچوں کے لئے زندگی کی ساری سوجھ بوجھ اور آرام ہم ہوتی چاہیں اور والدین کو اس محبت اور فکر کی جو اپنے بچوں سے ہوتی ہے بالکل تلقی ہی نہیں۔ یہاں لوگ سمجھتے تھے کہ اپنے لئے بھی زندگی بسر کرنا انسان کا فرض ہے جیسے کہ ہر ایک انسان کو زندگی بسر کرنی چاہئے۔

ملازمت؟ ملازمت بھی یہاں وہ آسانی سے حاصل نہیں ہوتی۔ تھی ہو اسکول میں چلتی رہتی تھی یہاں ملازمت میں بھی پیچیدگیاں تھیں۔ ملاقات حاصل ہونے پر کل بات' مختلف جگہوں کو پھرے سے ظاہر کرنے کی صلاحیت اور بیزاری انسان کی ملازمتی زندگی میں ہوتی ہے جیسے بڑا نصیب کی بات اتی پان ارکادیچ سے ملاقات اور جواب اعلیٰ درجے کا حصہ دار تھا۔ ایسی ملازمت سے آدمی کو دلچسپی بھی ہوتی ہے۔

خاص طور سے مالی معاملات کے بارے میں پیٹرس برگ کے زاویہ نظر نے اتی پان ارکادیچ پر تسکین بخش اثر کیا۔ ریجا پیٹسکی سے جو اس "برس (29) میں جس میں وہ زندگی بسر کرنا شروع کر رہا تھا' اس نے بار بار میں کل دی تھی بات کی

کھانے سے پہلے ہی اتی ارکادیچ نے باتوں میں ریجا پیٹسکی سے کہا:

"کل آپ ہم لوگوں کے ساتھ تھیٹر میں چلئے۔ تم میرا ایک کام کر سکتے ہو' تم میرا ایک کام کر سکتے ہو' میرا ایک کام کر سکتے ہو' میرے حق میں [illegible] کرنا چاہتا ہوں [illegible] سے

[illegible] کے لئے [illegible] کے معاملے میں [illegible] کے ساتھ [illegible]

[illegible] سے [illegible] ریجا پیٹسکی [illegible]

[illegible]

[illegible]

"واقعی بہت اچھا" ریجا پیٹسکی نے بے دردی کے ساتھ کہا۔

"بہت زیادہ گھومی ہیں ہزار"

ریجا پیٹسکی نے بڑا پر مسرت قہقہہ لگایا۔

"آؤ ہے تم تو بڑے خوش نصیب انسان ہو" اس نے کہا۔ "کچھ پر چند روبل کا قرض ہے اور پھر بھی ادا کرنے کو نہیں ہے اور جیسے کہ دیکھ رہے ہو 'بیوی' تو ممکن ہے!"

اور اتی پان ارکادیچ نے نہ صرف باتوں ہی سے نہیں بلکہ حقیقت میں بھی اس کی سچائی دیکھی تھی ڈیڑھ ہزار روبل کا قرض تھا اور کھل کے لئے پوری طرح تھا۔ تھی بھی وہ بڑی رقم اور اس شان سے کاؤنٹ کر مختصر سے مدت ہوئی بھی ہو چکے تھے بھی [illegible] تھے [illegible] قرض لے چکا تھا اور بالکل اسی طرح رہتا تھا بلکہ مالیات سے بھلے تھے [illegible] اس کے علاوہ پیٹرس برگ جسمانی اعتبار سے بھی اتی پان ارکادیچ [illegible] اسکول میں وہ کبھی بھی اپنے سفید ہوتے ہوئے بالوں کو دیکھتے سے کھانے کے بعد اونگھ جاتے سے پاؤں پھیلا کر سانسیں لیتے ہوئے بڑھاپے کی [illegible] ہوا ہوئے عورتوں کی [illegible] ہوا جاتے' بالوں میں بھی [illegible] پیٹرس برگ میں وہ اپنی عمر پیش دس سال کم محسوس کرتے۔

انہیں پیٹرس برگ میں وہی محسوس ہوا [illegible] اسکول سے [illegible] ابھی ابھی پردیس سے واپس آئے ہیں۔

"یہاں ہمیں ہوا تو آنا ہی نہیں" [illegible] کہا [illegible] یہاں میں [illegible] میں گرمیاں اور میں بچ کتابوں میں [illegible] محسوس [illegible] کھانا کھایا' تھوڑی سی شراب پی [illegible] وہ بھی ہیں۔ [illegible] تبدیل کر پھر [illegible] خواتین کا خیال بھی نہیں آتا [illegible] روح کی [illegible] وہ کیا سوئیں چلا گیا۔۔ پھر سے ٹھیک ہو گیا۔"

اتی پان ارکادیچ بھی ایسا ہی فرق محسوس کرتے تھے جیسے [illegible] اسکول میں [illegible] جاتے تھے کہ واقعی اگر وہاں زیادہ دنوں رہتا تو وہ بھی روح کی نجات کی فکر کرنے لگتے۔ پیٹرس برگ کو پھر مہذب انسان محسوس کر رہے تھے

[illegible] اتی پان ارکادیچ [illegible] اپنے [illegible] میں [illegible] کی خاطر داری کرتے تھے اور [illegible] میں [illegible] باتیں کہہ جاتے تھے اس لئے کہ جانتے تھے کہ [illegible] ساتھ اپنی [illegible] محسوس کر رہے ہیں کہ [illegible] کچھ ہی [illegible] بلکہ اس سے [illegible] میرا [illegible]

"ہاں ہاں آپ یہاں ہیں" پرنسس میا تھاپا نے انہیں دیکھ کر کہا "اور آپ کی بھاری مس کا کیا حال ہے؟ آپ مجھے اس طرح دیکھے" انہوں نے کہا "جب سے بچوں نے ان پر حملے کرنے شروع کر دیے ہیں" انہیں سب لوگوں نے جو ان سے ہمدردی رکھتے ہیں تسلی ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا کیا اور میں ہمدردی کو بھی معاف نہیں کرتی کہ جب وہ یہاں پر تھیں تو اس نے مجھے خبر نہیں کی تو میں ان سے ناراض ہو گئی اور ان سے ساتھ ہو گئی جہاں وہ گئیں آپ میری طرف سے انہیں پیار بھیجیے گا اچھا مجھے ان کے بارے میں بتائیے"

"اب یہ بڑی صورت حال ہو گئی ہے" انہوں نے کہا "جی ہاں ارکاڈ تھاچ نے بتایا شروع کر دیا تھا اس نے کہ اپنی ساری میں سے پرنسس میا تھاپا کے الفاظ" مجھے ان کے بارے میں بتایا ہے" تو وہ اسلحہ بھر لیا تھا پرنسس میا تھاپا نے اپنی عادت کے مطابق اور بڑی ہی بات کاٹنے کی اور بولنا شروع کر دیا

انہوں نے بولنا بند کیا تو وہ بولنے لگی ہیں چھپاتے ہیں اور انہوں نے مجھ سے یہ چاہا اور بہت اچھا کیا اس نے بھی اچھا کیا میں بالکل تمہارے ساتھ ہوں تو پھر آپ مجھے معاف کیجیے گا آپ کہتے تھے کہ وہ بچے سے حملہ میں بات کرنے میں کس ایسے میں کسی بھی وہ یہ توقع ہیں اب انہوں نے بولنا بند کیا تو وہ بولنے لگے ہیں کہ وہ ہم بالکل ہیں اور مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے ان سے ملنے نہ ہوتی بہن اس بارے میں کچھ نہیں کر سکتی"

"ہاں مگر" انہوں نے کہا "میں نے ان سے مطلب ہیں مل میں جس سے حالات سے سلسلے میں ان سے بات کرنا چاہتا تھا ان سے تنہائی میں ملاقات کی گزارش کی۔ انہوں نے مجھے ہوا آپ میں بات کرنا چاہتا ہوں تو آج صبح ہوا آپ کی بجائے مجھے آج شام کے لئے کلاتس لیمرایا الوداع کی طرف سے دعوت نامہ ملا۔"

"بالکل ٹھیک ہے!" پرنسس میا تھاپا نے بڑی خوشی سے کہا۔ "وہ لوگ لاندے سے پوچھیں گے کہ وہ کیا کہتے ہیں

"لاندے کیسے؟ کس لئے" "وہ یہ لاندے ہیں کون؟"

"آپ نے ہوا سے لاندے کے لاندے کی تعلیم دی ہے (30) کہ جانتے ہیں وہ بھی بالکل ہیں ان سے متعلق لاندے ہیں ہے۔ صوبہ میں زندگی بسر کرنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے کہ جانتے ہی نہیں۔ آپ یہ جاننے کہ لاندے ہیں ایک کلان میں کوئی (31) تھا۔ ایک ہے ان سے ہاں ہیں ہیں ان سے سارے مریضوں کو مشورے دیتے ہیں اور ہمدردی کی آپ جانتے ہیں ان کو بیشہ یاد رکھتے ہیں ان سے شوہر کا ان سے ہیں ان سے ہیں ان سے ہیں

"ہاں میں نے سنا" اسٹی پان ارگلا تنگا نے جواب دیا "لوگ کہتے ہیں کہ اسوس نے کاؤنٹس ڈریوو کو بالکل اچھا کر دیا"

"اس کا میرے پاس تو کوئی تحریر میں پرچہ نہیں آیا ہے" کاؤنٹس نے لیڈی الیگزینڈرووچ سے مخاطب ہو کر کہا۔ "ان کے لئے تو یہ ایسا صدمہ ہے"

"اور وہ ضرور جا رہے ہیں؟" لیڈی الیگزینڈرووچ نے پوچھا

"ہاں وہ جا رہے ہیں۔ کل انہوں نے تو اسٹی کاؤنٹس لیڈی ایلونا کو اسٹی پان ارگلا تنگا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

"اچھا آہ" لیڈی الیگزینڈرووچ نے محسوس کر کے دوہرایا کہ جہاں تک ہو سکے اس معاشرے میں انہیں نظر انداز کیا جائے۔ "اس میں کچھ خاص چیز ہے جو ہمیں اس کو سمجھنے کی نہیں ہے"

لیڈی ایلونا نے کاؤنٹس ڈریوو سے مخاطب ہو کر کہا جیسے بات چیت کے اصل موضوع آتے ہوئے خلیفہ ہی مسکراہٹ کے ساتھ الیگزینڈرووچ سے کہا:

"میں آپ کو بتاتی ہوں کہ آپ کا دوست کون ہے۔ وہ قریب سے جان کر مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے کہ میں نے ان کی [illegible] کی ہے۔ [illegible] کے صدر کی حیثیت سے [illegible] کی طرف سے کہتی ہوں کہ آپ [illegible] کے سلسلے میں یہ نہیں کہتے ہیں کہ میں نے [illegible] کے لئے [illegible] کے سلسلے میں [illegible] کی ہے"

[illegible] کہتی ہیں [illegible] الیگزینڈرووچ نے [illegible] کی صورت حال [illegible] کہا [illegible] سے [illegible] کہا

عارضی صورت حال میں [illegible] لیڈی ایلونا نے [illegible] کی [illegible] کہا [illegible] کی [illegible] کہا [illegible] کہا [illegible] کہا

"نہیں، لگتا ہے ابھی تک نہیں" لیڈی ایڈورڈن نے کہا جو اس اثنا میں فرانسیسی کی حرکات و سکنات پر نظریں لگائے تھیں۔

لائڈ کھڑا ہو گیا اور ان لوگوں کے پاس آ گیا۔

"آپ مجھے بھی ملنے کی اجازت دیں گے؟" اس نے پوچھا۔

"ارے ہاں، میں آپ کو پریشان نہ کرنا چاہتی تھی" اسے شفقت سے دیکھتے ہوئے لیڈی ایڈورڈ نے کہا "بیٹھئے ہم لوگوں کے ساتھ۔"

"فور سے محروم ہونے کے لیے صرف یہ ضروری ہے کہ آدمی اپنی آنکھیں نہ بند رکھے" فرانسیسی انکشاف نورووچ نے اپنی بات جاری رکھی۔

"ہائے، اگر آپ کو اس خوشی کا پتہ ہوتا جس کا ہم کو تجربہ ہوتا ہے، ہمیشہ اپنے دل میں اس کی موجودگی محسوس کرتے!" لائڈ نے مسز لیڈی ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے آدمی کبھی کبھی خود اس بلندی تک پہنچنے کا اہل نہ سمجھتا ہو" ہاں ارکارٹ نے محسوس کرتے ہوئے کہا کہ وہ بھی بلندی کا اعتراف کر کے ریاکاری کر رہے ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ کیا کہ وہ اس حالت سے سامنے اپنی "روحانیت کا اعتراف" نہ کریں گے جو یہ سوسائٹی سے دور رکھ کر انہیں وہ حاصل ہو سکتی ہیں جس کی انہیں خواہش ہے۔

"یعنی آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ گناہ اس کے راستے میں حائل ہوتے ہیں؟" لیڈی ایڈورڈ نے کہا "لیکن یہ بھولئے نہیں جناب یہاں ایسا کوئی گناہ نہیں ہے جس کا کفارہ ادا نہ کیا جا چکا ہو" انہوں نے عہد نگار کو دوسرا رقعہ دے کر کہا۔ یہ کہا تو اس نے اور ہاں ارکارٹ نے محسوس کیا کہ وہ کل گرانڈ جیس کے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنی بات جاری رکھی "جناب یہاں ایسا کوئی گناہ ہے ہی نہیں۔"

"ہاں لیکن اعتقاد بغیر عمل کے تو بے جان شے ہے" ہاں ارکارٹ نے کتاب مسائل و مناجات سے اس اقتباس کو پڑھتے ہوئے کہا اور صرف مسکراہٹ سے اپنی آزاد خیالی کو برقرار رکھا۔

"آپ یہ دیکھئے، ہماری نیس (33) کا مکتب" فرانسیسی انکشاف نورووچ نے یک گونہ تاسف کے ساتھ لیڈی ایڈورڈ سے مخاطب ہو کر کہا بظاہر ایک ایسے معاملے کے بارے میں جس پر وہ کئی مرتبہ بحث کر چکے تھے "اس مقام کی معمولی تفسیر سے کتنا مختلف پیچیدہ سے اکولی بھی چیز اعتقاد سے انکار میں بدلتی جا رہی ہے" کوئی عمل نہیں ہے جو یہاں نہیں رکھ سکتا بلکہ نہیں بھی یہ نہیں کہا گیا ہے۔ کہا گیا ہے "

"ریاضتوں سے خدا کے لئے تکلیف اٹھانا، روزے رکھ کر روح کو نجات دلانا!" لیڈی ایڈورڈ نے تحقیر آمیز حقارت کے ساتھ کہا "یہ ہمارے راہبوں کی دنیا ہے۔ سمجھ ہے... بلکہ یہ نہیں بھی نہیں کہا گیا ہے یہ تو کہیں زیادہ سادہ اور آسان ہے" انہوں نے اپنی خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتے ہوئے کہا جس سے وہ دیر میں بھی آنے والی ہر جوان گھبرائی ہوئی فرانسیسی کی ہمت افزائی کرتی تھیں

"ہمیں تو مسیح نے بجا دے دی، ہماری لئے تکلیف اٹھانا ہماری نجات اعتقاد میں ہے" فرانسیسی انکشاف نورووچ نے ہاتھوں سے ان کے الفاظ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے ہے، لگے؟" (34) لیڈی ایڈورڈ نے پوچھا اور اثبات میں جواب پا کر انہیں اور شیلف پر کتابوں میں کچھ ڈھونڈنے لگیں۔

"میں انہیں سیف اینڈ ہیلی (35) یا" انہوں نے جھک (36) پڑھنا چاہتی ہوں" انہوں نے کہا اور کارمیلین کو سوالیہ نظروں سے دیکھا اور کتاب تلاش کر کے وہ پھر اپنی جگہ پر بیٹھ گئیں اور انہوں نے کھولا۔ "یہ بہت ہی مختصر ہے یہاں وہ راستہ بتایا گیا ہے جو اعتقاد سے عمل تک لے جاتا ہے اور اس راستے پر چلنے سے روح کو ملتا ہے اور جو ہر ارضی سکھ سے کہیں زیادہ بلند ہے صاحب ایمان شخص بھی کبھی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ وہ اکیلا نہیں ہوتا آپ خود ہی دیکھ لیجئے" وہ پھر سے پڑھنے لگیں پھر خود بڑبڑا کر داخل ہوا "یہ روزہ؟ کہ وہ دل دیکھے ہاں" انہوں نے کتاب میں ایک جگہ انگلی رکھ کر ایک گہری سانس لیتے ہوئے اپنی نگاہ خوبصورت آنکھوں سے سامنے بیٹھے ہوئے لائڈ پر مرکوز کر دیں "یہ ہماری سائنس کو جانتے ہیں؟ آپ جانتے ہیں کہ ان پر کیا گذرتی ہے؟ ان کا اکلوتا بچہ مر جاتا ہے وہ اتنائی بلا سہارا کی حالت میں تھیں۔ لیکن پھر؟ انہیں یہ دولت مل گیا اور اب وہ اس [illegible] مر گیا ہے وہ سکھ محسوس کرتی ہے!"

"ہاں یہ بہت ہی... اتنی ہاں ارکارٹ نے کہا کہ وہ [illegible] سے اپنی [illegible] کے اور انہیں اور اس موقع مل جائے گا۔ "مجھے یہ تو نظر آ رہا ہے کہ آج ان سے کسی چیز کی گزارش [illegible] ہاں ممکن ہے" انہوں نے سوچا "پس یہ کہ یہاں سے جاتے جاتے میں کوئی گزارش کر دوں۔"

"آپ کے لئے یہ کیف ہو گا" لیڈی ایڈورڈ نے لائڈ سے مخاطب ہو کر کہا "آپ اگر چلے نہیں جاتے۔ لیکن یہ حقیقی عبادت ہے۔"

"ارے میں سمجھ لوں گا" لائڈ نے اسی مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور آنکھیں بند کر لیں

[illegible] فرانسیسی انکشاف نورووچ اور لیڈی ایڈورڈ نے [illegible] شروع ہو گیا۔

22

اتنی ہاں ارکارٹ کا عجیب اور ان کے لئے نئی تقریریں سن رہے تھے جن سے وہ خود کو بالکل ہی حیران، ششدر محسوس کر رہے تھے [illegible] کی تلاش کی جا رہی تھی [illegible] کرتی تھی انہیں دیکھ کے لمحے [illegible] بات پسند کرتے تھے جس [illegible] سمجھ بھی۔ لیکن لیڈی ایڈورڈ [illegible] چالاک وہ خود انہیں جانتے تھے [illegible] اور گرانی محسوس کرنے لگے

ان کے سر میں بالکل ہی مختلف قسم کے خیالات گڈمڈ ہو رہے تھے "ہماری سائنس بات سے خوش ہو کہ اس کا بچہ مر گیا۔ آپ کو کاری ملتا [illegible] راہبوں نے اس کا علم نہیں تھا لیکن لیڈی ایڈورڈ [illegible] کونیاک کی وجہ سے؟ اس وجہ سے کہ یہ سب ہے اتنا عجیب ہے؟ پھر بھی میں نے ابھی تک لگتا ہے کہ کوئی ناشائستہ بات نہیں [illegible] اس وقت [illegible]

جب وہ گھر پہنچا تو اس کی بیوی اور بچے سو چکے تھے۔ وہ بستر پر لیٹا تو اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ وہ بار بار اپنے آپ سے پوچھ رہا تھا کہ کیا وہ واقعی ایک قاتل بن چکا ہے؟ اس نے اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھا۔ ان پر خون کا کوئی نشان نہیں تھا، لیکن وہ جانتا تھا کہ اس کے ہاتھ خون سے رنگے ہوئے ہیں۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں، لیکن اسے نیند نہیں آئی۔ اس کے ذہن میں بار بار وہ منظر گھوم رہا تھا جب اس نے چاقو سے وار کیا تھا۔ وہ آواز، وہ چیخ، وہ خون۔ یہ سب کچھ اس کے ذہن میں ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔

اگلے دن صبح وہ دیر سے اٹھا۔ اس کی بیوی نے اسے ناشتہ دیا، لیکن اس نے کچھ نہیں کھایا۔ وہ صرف چائے پیتا رہا۔ اس کی بیوی نے پوچھا کہ کیا بات ہے، لیکن اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے بچے اسکول چلے گئے، اور گھر میں سناٹا چھا گیا۔ اس سناٹے میں اسے اپنے ضمیر کی آواز صاف سنائی دینے لگی۔ وہ آواز اسے بار بار کہہ رہی تھی کہ اس نے ایک بے گناہ انسان کی جان لی ہے۔

دوپہر کے وقت اس کا ایک دوست اس سے ملنے آیا۔ اس دوست کا نام رحیم بخش تھا۔ وہ اس کا بچپن کا ساتھی تھا۔ رحیم بخش نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے، کیا وہ بیمار ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہ ٹھیک ہے، لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ ٹھیک نہیں ہے۔ رحیم بخش نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کچھ دن آرام کرے، لیکن اس نے کہا کہ وہ آرام نہیں کر سکتا۔ اس کے ذہن میں بار بار وہ منظر گھوم رہا ہے۔

شام کو وہ اپنے گھر کی چھت پر بیٹھا تھا۔ وہ آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس نے سوچا کہ کیا اللہ اسے معاف کر دے گا؟ کیا وہ کبھی اس گناہ سے آزاد ہو سکے گا؟ اس نے اپنے ہاتھ اٹھا کر دعا کی، لیکن اس کے الفاظ اس کے گلے میں اٹک گئے۔ وہ دعا نہیں کر سکا۔ اس کا دل اتنا بوجھل تھا کہ وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکا۔

اگلے دن وہ پھر کام پر گیا، لیکن اس کا دل کام میں نہیں لگا۔ وہ بار بار اپنے ہاتھوں کی طرف دیکھتا رہا۔ اس کے ساتھی مزدوروں نے اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے، لیکن اس نے کسی کو کچھ نہیں بتایا۔ وہ بس خاموش بیٹھا رہا۔ اس کے ذہن میں بار بار وہ منظر گھوم رہا تھا۔ وہ آواز، وہ چیخ، وہ خون۔ یہ سب کچھ اس کے ذہن میں ایک فلم کی طرح چل رہا تھا۔

شام کو وہ گھر واپس آیا تو اس کی بیوی نے اسے بتایا کہ پولیس اس کے بارے میں پوچھ گچھ کر رہی ہے۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس کے بارے میں پوچھا ہے، کیونکہ اس کا نام مقتول کی ڈائری میں لکھا ہوا تھا۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس کے گھر کی تلاشی لی ہے، لیکن کچھ نہیں ملا۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس سے کچھ سوالات کیے ہیں، لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس سے کہا ہے کہ وہ کل تھانے آئے۔

اگلے دن صبح وہ تھانے گیا۔ اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔ وہ تھانے کے باہر کھڑا تھا، لیکن اس کے پاؤں اندر جانے سے انکار کر رہے تھے۔ وہ بار بار واپس جانے کا سوچ رہا تھا، لیکن پھر وہ ہمت کر کے اندر چلا گیا۔ اس نے تھانے میں اپنا نام بتایا۔ اس کے بعد اسے ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ وہ کمرہ بہت چھوٹا تھا۔ اس میں صرف ایک میز اور دو کرسیاں تھیں۔ وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ پسینے سے بھیگ رہے تھے۔ اس کا دل اتنا زور سے دھڑک رہا تھا کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ باہر تک سنائی دے رہا ہوگا۔

تھوڑی دیر بعد ایک پولیس افسر کمرے میں آیا۔ اس نے اپنا نام بتایا، لیکن اس نے اس کا نام نہیں سنا۔ وہ بس اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ پولیس افسر نے اس سے کچھ سوالات کیے۔ اس نے پوچھا کہ کیا وہ مقتول کو جانتا ہے؟ کیا وہ اس کے گھر گیا تھا؟ کیا اس نے اس کے ساتھ کوئی لین دین کیا تھا؟ اس نے ہر سوال کا جواب دیا، لیکن اس کا دل اتنا گھبرا رہا تھا کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ بھی ٹھیک سے نہیں بتا پا رہا۔

پولیس افسر نے اس سے کہا کہ وہ جا سکتا ہے، لیکن اسے شہر چھوڑ کر نہیں جانا ہوگا۔ اس نے کہا کہ اگر اسے کچھ اور پوچھنا ہوا تو وہ اسے دوبارہ بلائیں گے۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے گھر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ تلاشی لے سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے گھر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ تلاشی لے سکتے ہیں۔

جب وہ گھر پہنچا تو اس کی بیوی نے اس سے پوچھا کہ کیا ہوا۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس کے گھر کی تلاشی لی ہے۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس سے کچھ سوالات کیے ہیں۔ اس نے کہا کہ پولیس نے اس سے کہا ہے کہ وہ کل تھانے آئے۔ اس نے کہا کہ وہ کل تھانے جائے گا۔ اس نے کہا کہ وہ کل تھانے جائے گا۔

اگلے دن صبح وہ تھانے گیا۔ اس کا دل بہت گھبرا رہا تھا۔ وہ تھانے کے باہر کھڑا تھا، لیکن اس کے پاؤں اندر جانے سے انکار کر رہے تھے۔ وہ بار بار واپس جانے کا سوچ رہا تھا، لیکن پھر وہ ہمت کر کے اندر چلا گیا۔ اس نے تھانے میں اپنا نام بتایا۔ اس کے بعد اسے ایک کمرے میں بٹھا دیا گیا۔ وہ کمرہ بہت چھوٹا تھا۔ اس میں صرف ایک میز اور دو کرسیاں تھیں۔ وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ اس کے ہاتھ پسینے سے بھیگ رہے تھے۔ اس کا دل اتنا زور سے دھڑک رہا تھا کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ باہر تک سنائی دے رہا ہوگا۔

تھوڑی دیر بعد ایک پولیس افسر کمرے میں آیا۔ اس نے اپنا نام بتایا، لیکن اس نے اس کا نام نہیں سنا۔ وہ بس اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔ پولیس افسر نے اس سے کچھ سوالات کیے۔ اس نے پوچھا کہ کیا وہ مقتول کو جانتا ہے؟ کیا وہ اس کے گھر گیا تھا؟ کیا اس نے اس کے ساتھ کوئی لین دین کیا تھا؟ اس نے ہر سوال کا جواب دیا، لیکن اس کا دل اتنا گھبرا رہا تھا کہ اسے لگ رہا تھا کہ وہ کچھ بھی ٹھیک سے نہیں بتا پا رہا۔

پولیس افسر نے اس سے کہا کہ وہ جا سکتا ہے، لیکن اسے شہر چھوڑ کر نہیں جانا ہوگا۔ اس نے کہا کہ اگر اسے کچھ اور پوچھنا ہوا تو وہ اسے دوبارہ بلائیں گے۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے گھر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ تلاشی لے سکتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ اس کے گھر کی تلاشی لینا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کہ وہ تلاشی لے سکتے ہیں۔

23

خاندانی دشمنی میں کوئی بھی چیز شروع کرنا آسان ہے، لیکن اسے ختم کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ چاہے یہ ہمت ہو یا پھر محبت، اختتام کے لیے ہمیشہ دونوں طرف سے اتفاق رائے ہونا ضروری ہے۔ اگر اتفاق رائے نہ ہو تو کوئی بھی کام شروع نہیں کیا جا سکتا۔

بہت سے خاندان برسوں پرانی ہی جنگوں پر پڑے رہتے ہیں، جس سے وہاں ہونے والی شدید نفرت کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ صرف اس سے ان میں شامل ہونے والے

دونوں اور ان کے خاندانوں سے [illegible] گرمیوں جیسا روش ہو، اختلافات سے [illegible] سے دشمنی ختم کرنے کا فیصلہ کیا تھا، لیکن وہ [illegible] بلکہ ناشکری میں رہتے تھے۔ اس سے وہ دونوں شدید طرف [illegible] رہے تھے۔

جس حقیقت نے ان دونوں کو الگ الگ کر دیا تھا اس کا کوئی تعلق [illegible] ہر کوشش سے صرف یہ کہنے [illegible] بنیاد بنانے کے لئے تو وہ دشمنی کی طرف سے صحت میں کمی پر تھی اور [illegible] نے ان کی خاطر خواہ کوشش صورت حال [illegible] مشکل بناتی ہیں۔ دونوں میں سے کوئی بھی اپنی جھوٹ کی وجہ نہیں مان رہا تھا لیکن وہ اپنی [illegible] پر گھنٹے تھے اور ہر سال ملنے پر ایک دوسرے کو کھانے کی کوشش کرتے

آنا کے لئے دونوں کل کا کل اپنی ساری عادتوں، خیالات، [illegible] اور اپنی ساری روحانی اور

"میں اس کی توقع نہیں کرتی کہ آپ میرے جذبات کا، اس طرح کی محبت کرنے والا آدمی ان کا ذکر کرتا ہے لیکن میں تھوڑے سے کھانے کی توقع رکھتی تھی۔"

اور در حقیقت جلسے سے اس کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے کوئی ناخوشگوار بات نہیں کہی۔ انہوں نے اسے کیا جواب دیا لیکن یہ یاد تھا کہ اس نے بظاہر انہیں بھی تکلیف پہنچانے کی خواہش کے تحت کہا:

"مجھے اس لڑکی سے آپ کے پرخلوص لگاؤ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ یہ بچگانہ ہے۔ اس لئے کہ میں یہ جانتا ہوں کہ یہ لگاؤ غیر فطری ہے۔"

اس پر وہ رکی تھی جس سے اس نے اس دنیا کو ٹھکرایا جو اتنی مشکلوں سے انہوں نے اپنے لئے بنائی تھی تاکہ اپنی تکلیف دہ زندگی کو گوارا بنا سکیں۔ اس بات صاف سے جس سے اس نے انہیں بتایا کہ غیر فطری ہونے کا الزام ہی تھا ان میں یہ احساس پیدا کر دیا

"مجھے یہ افسوس ہے کہ آپ صرف کتابوں اور مادی چیزوں کو سمجھ سکتے ہیں اور وہی آپ کے نزدیک فطری ہیں۔" انہوں نے کہا اور کمرے سے چلی گئیں

جب کل شام کو وہ ان کے پاس آیا تو ان لوگوں نے سابق شکوے شکایتوں کا ذکر نہیں کیا لیکن دونوں یہ محسوس کر رہے تھے کہ شکوہ ختم نہیں ہوا اس کی بس لپا پوتی کر دی گئی ہے

آج وہ سارا دن گھر پر نہیں رہا اور انہیں خالی خالی سا لگا۔ اس نے شکوہ ادھورا انہیں بتا دیا تھا کہ وہ سب کچھ بھول جانا صاف کر دیا اور اس سے کھل جانا چاہتی تھیں چاہتی تھیں کہ خود کو قصوروار قرار دے کر اس کو حق بجانب قرار دے دیں۔

"میں خود ہی قصوروار ہوں۔ میں بچ چکی ہوں اور باقاعدہ طور پر طلاق ہوں میں اس سے کھل کر لوں گی اور پھر جہاں چاہے چلے جائیں گے۔ وہاں مجھے، وہ سکون ملے گا جس کے لئے میں نے اپنا سب کچھ چھوڑا ہے۔"

"غیر فطری" انہیں اپنا چاہنے والا، آدمی جو ان کے لئے سب کچھ تھا وہ لفظ نہیں بتانا انہیں تکلیف پہنچانے کا قصد۔

"میں جانتی ہوں کہ وہ کیا کہنا چاہتے تھے۔ وہ کہنا چاہتے تھے کہ [illegible] کے بچے کو پیار کرنا غیر فطری بات ہے۔ بچوں سے پیار کے بارے میں وہ کچھ بھی نہیں جانتے۔ بچے سے پیار کے بارے میں، جسے میں نے ان کے لئے قربان کر دیا؟ کیا یہ مجھے تکلیف پہنچانے کی خواہش نہیں تھی [illegible] محبت کرتے ہیں اس کے علاوہ کچھ ہو ہی نہیں سکتا۔"

اور یہ سوچ کر کہ اپنے آپ کو تسلیوں سے کی خواہش میں [illegible] جانے کتنی بار لگایا جا چکا تھا اور پھر سے وہ پہل ہی جیسی جذباتی حالت میں مبتلا ہو گئی ہیں انہیں اپنے آپ سے پیار لگنے لگا۔ "کیا واقعی یہ ممکن ہے؟ کیا واقعی میں اپنے [illegible] شروع کیا "وہ حق پسند ہیں، وہ بنا نہیں [illegible] دونوں میں طلاق مل جائے گی۔ پھر اور کیا چاہئے؟ صورت ہے سکون کی اور انتظار اور میں الزام [illegible] ہوں گی ہاں اب وہ جب آئیں گے تو میں [illegible] یہاں سے چلے جائیں گے۔"

جسمانی حالت سمیت صرف ایک چیز تھا۔ عورتوں سے محبت اور یہ محبت ہوان کے احساس کے مطابق صرف انہیں پر مرکز ہونی چاہئے تھی یہ محبت کم ہو گئی تھی چنانچہ ان کی راہ میں صرف اس محبت کے ایک حصے کو جس سے دوسری عورتوں یا کسی وہ سری عورت کو منتقل کر دیا ہو گا اور وہ ڈاہ میں مبتلا تھیں انہیں کسی عورت سے ڈاہ۔ تھی بلکہ اس کی محبت میں کمی کی جلن تھی۔ لیکن جب ڈاہ کے لئے کوئی ہوا نہ رہتا تو وہ اسے تلاش کر لیں۔ وہ اسے شے پر وہ اپنی جلن کو ایک چیز سے دوسری پر منتقل کرتی رہتیں۔ کبھی وہ ان گنتیا عورتوں سے جلتیں جس سے وہ دوستی اپنے تعلقات کی بدولت بڑی آسانی سے راہ اور پیدا کر سکتا تھا تو کبھی وہ معاشرے کی عورتوں سے جلتیں جس سے اس کی ملاقات ہو چکی تھی' کبھی وہ کسی ہوائی لڑکی سے جلتیں جس سے وہ اس سے قطع تعلق کر کے شادی کرنا چاہتا تھا اور یہ آخری جلن انہیں سب سے زیادہ اذیت دیتی تھی خاص طور سے اس لئے کہ اس نے موجودہ بے اصابلی سے صاف صاف بات کرنے کے ایک لمحے میں ان سے کہہ دیا تھا کہ اس کی ماں اس کو انسان سمجھتی ہیں اور یہ سمجھانے گئیں کہ وہ پرسنل سیکرٹری بنا کے شادی کر لے

اور اس جلن کی بنا پر انہوں نے حصہ لیتیں اور جریدہ میں حصہ لینے اور رجحانے کی دھمکیاں، جو بڑھا رتیں۔ اس کی صورت حال میں جتنی بھی ملاقاتیں تھیں سب کے لئے وہ ایسے قصوروار تھیں۔ انکاری اذیت کا حالت اس میں وہ ملوث رہیں وہ ان سے وہ ان سے متعلق تھیں۔ کمیسی الاسلام روایتی کی ساتھی اور اس کا کوئی حصہ رہا اپنی تمام ہر چیز قابل وہ ای کو قرار دیتیں۔ اگر وہ سب کچھ ہو جاتا اس کی صورت حال کی ساری مشکل کو سمجھتا اور اس کو اس میں سے نکال لیتا یہ بھی قصوروار تھا کہ وہ ان سے ہیں بلکہ ساتھ میں رہتی تھیں وہ جذبات میں اس طرح گم ہو کہیں رہ سکتا جیسے وہ چاہتی تھیں اس سے لئے حاشیہ ضروری تھا اور اس سے انہیں اس صیانت صورت حال میں مبتلا رہنا پڑی گرانی اور مشکل لوہ سمجھتا تھا اور پھر بھی قصوروار تھا خود پیشہ سے اپنے پیشے سے جدا ہو گئیں

محبت، طاقت کے دو شاہکار رکھتے تھی ہوا ان سے دو رہیں پیدا ہو جاتے تھے انہیں تھیں۔ دو رہتے تھے اس کی طاقت، محبت میں انہیں ہوں اور انتقال کی عطف نظر آتی تھی ہو پہلے۔ تھی اور جس سے انہیں جذبہ ہوتے ہوئی تھی۔

وہ سمجھا چاہتا گیا تھا [illegible] پیلی چھڑیوں کی وجہ سے جس میں وہ گیا تھا اس پر وہ بھی سے انکار میں اس کے پڑھنے لکھنے سے [illegible] میں مصل رہی تھیں اس لئے سزا کی وہ رفت ناشور سب سے ٹھنڈا رہا تھا اور کل سے تھکنے کی ساری باتوں کی پوری تفصیلات لوٹا رہی تھیں اور ان کے بارے میں سوچتی رہی تھیں [illegible] سے وہ ان کے اس پیروں طرف واپس آ رہا ان کا سب تھی وہ خوفناک بات ہیت ان [illegible] کہیں وہ ان بات کا یقین۔ تھیں کہ شکوہ کی تھا ان کی معمولی بات سے ہوئی اس میں برا سے ڈاہ کی ہوا ان کی۔ تھا اور ایسے معاملے کی بات ہیت تھی جو دل سے کسی طرح بھی قریب نہ تھا۔ اور وہ واقعی یہ ہی تھا [illegible] شروع اس سے ہوا کہ وہ دوستی عورتوں کے بائی اسکولوں پر بیٹھ رہا تھا۔ وہ انہیں غیر ضروری سمجھتا تھا اور آبادی کی حمایت کر رہی تھیں [illegible] سے ماسوم عورتوں کی تعلیم کے بارے میں بے اختیار کی ادویہ پر سنتے ہوئے کہا [illegible] تھا کہ ریہ سریع تھی اگر ہمارا طبیعیات کے علم کی کوئی ضرورت ہی۔ تھی

اس پر آبادی ہو گئیں اس میں انہیں اپنی مصنوعیات کی طرف حقارت آمیز اشارہ نظر آیا اور انہوں نے ایسا فقرہ سوچا اور کہا جو اس دلی تکلیف کا بدلا لے لے جو انہیں پہنچی تھی۔

اور اس خیال سے کہ وہ زیادہ سوچیں اور جھنجھلاہٹ میں نہ مبتلا ہوں اسوں نے گھنٹی بجائی اور حکم دیا کہ رہبات جانے کے لئے چیزیں رکھنے کے واسطے صندوق لائے جائیں۔

دس بجے ورد شکی گھر آیا۔

۲۴

"کیسا تھا؟ خوب جی خوش رہی؟" اسوں نے اس سے ملنے کے لئے باہر نکل کر چہرے پر تصور دار اور پر شفقت تاثر کے ساتھ پوچھا۔

"جیسے عام طور سے ہوتا ہے" اس نے جواب دیا۔ وہاں پر ایک انکوائل کر ورا سمجھ گیا کہ وہ اپنی سب سے اچھی تزئینی کیفیتوں میں سے ایک میں ہیں۔ وہ ں عبوری کیفیتوں کا عادی ہو چکا تھا اور آج اسے خاص طور سے خوشی ہوئی اس لئے کہ وہ خود بھی بہت خوشدلی کی حالت میں تھا۔

"میں کیا دیکھ رہا ہوں اپنے تو بہت اچھا ہے!" اس نے پیش دالان میں صندوقوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

"ہاں اب چلنا چاہئے۔ میں بھی میں یہ کوفی تھی اور اتنا اچھا تھا کہ رہبات جانے کا جی چاہتا ہے۔ مگر تمہیں یہاں تو کوئی کام ہے نہیں؟"

"میں تو بس یہی چاہتا ہوں۔ میں ابھی آتا ہوں تو ہم باتیں کریں گے۔ میں بس کپڑے بدلوں گا چلنے کے لئے کہ وہ ورا۔"

اور وہ اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اس نے سوچا تھا کہ "یہ تو بڑا اچھا ہے"۔ اس میں کچھ تو ہیں آمیزیات تھی جیسے بچے سے کہتے ہیں: "مت رونا ہونا اور صدہ کرنا بند کر دینا ہے" اور اس سے بھی زیادہ تو ہیں آمیزوہ تھا خاص کر اس کے مصور دار اور اس کے دوستانہ رویے میں تھا۔ ایک لمحے سے اسوں سے اپنے بارے میں اسے کی خواہش پیدا ہوتے محسوس کی لیکن اپنے اوپر جبر کر کے اسوں نے اسے دبا دیا اور ورد شکی سے اتنی ہی خوش خوش ملیں۔

جب وہ اس سے پاس واپس آیا تو اسوں نے اسے "ایک حد تک پہلے سے تیار کردہ الفاظ کو دہرا کر اپنے دن کے بارے میں اور روانگی کے سلسلے میں اپنے منصوبوں کے بارے میں بتایا۔

"پتہ ہے مجھے کیا ہے ہوا؟" اسوں نے کہا "یہاں اس نے طلاق کا انتظار کیا کہ رہبات میں اس سے کوئی فرق پڑتا ہے اور نہ ہی اس میں کوئی امید نہیں کرنا چاہتی میں طلاق کے بارے میں جاننا چاہتی ہوں جاننا چاہتی میں سے سے بڑا یہ ہے کہ اب میری زندگی کیا ہوگی اور میں متعلق ہو اس سے؟"

"ہاں ہاں!" اس نے کہا اور بے چینی کے ساتھ ان کے تبادلی چہرے پر نظر ڈالی۔

"ہم لوگوں نے وہاں کیا کیا؟ کون تھا؟" اسوں نے ورا دیر چپ رہنے کے بعد کہا

ورد شکی نے مہمانوں کے نام گنائے

"کھانا کیسا تھا؟ اچھا تھا؟ کشمیر یاں وغیرہ سب کچھ کافی اچھا تھا؟ کوئی چیز ہے ہوں گی (43) سے بچھ تو ہوں گی ہوں گی۔ میں کی طرح ہوتا تھا نہیں اور اسوں نے آپ کس؟

مظاہرہ کیا۔"

"کیسے کپڑوں؟" کلانا نے بھویں سکیڑ کر پوچھا

"کسی طرح کے سرخ کو سٹیم (44) میں ہو گی دشکل [illegible] ہیں؟

"کس قدر احمقانہ لگتا ہے اگر یہ خاص طور سے اچھا نہیں ہے؟ [illegible]

"ہرگز کوئی خاص اچھا نہیں۔ میں کہہ تو رہا ہوں کہ یہ بہت اچھا [illegible] تو تمہارا کیا خیال ہے ہم کب چلیں گے؟"

کلانا نے سر جھٹکا جیسے ناخوشگوار خیالات کو ذہن سے نکال دینا چاہتی ہوں۔

"کب چلیں گے؟ جتنی جلدی ہو سکے اتنا اچھا ہے۔ کل تو نہیں چل سکتے۔

"میں نہیں سمجھتا کہ تمہیں اور مجھے وہاں [illegible] کے بارے میں کچھ کہنا چاہئے کہ کسی سے کہ جیسے ہی اس نے وہاں کا نام لیا ویسے ہی [illegible] شفقت کا تاثر کھو گیا۔ اس کی کھوجتی نظروں نے ان کے شک کی تائید کر دی۔ اس نے [illegible] کے بارے میں سوچنے کی ہمت کو تیز کیا۔

سے محبت نہیں کرتے تو تعظیم اور فرمانبرداری کی بات ہو گی ایسا کہہ دیا۔"

"کیسی" یہ ناقابل برداشت ہوتا جا رہا ہے" اور وحشی کری سے اٹھتے ہوئے چیخا اور ان کے سامنے کھڑے ہو کر اس سے، میرے، میرے کہا "تم آخر کس سے میرے محل کو آرائی ہو؟" اس سے اس انداز سے کہا جیسے وہ اور بھی زیادہ کہہ سکتا تھا لیکن اس نے ضبط کیا۔ "اس کی بھی حد ہے۔"

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟" وہ چلا میں اور خوفزدہ ہو کر اسوں نے نظرت کے اس غضب ناک اظہار کو دیکھا جو پہلے چہرے پر چھایا ہوا تھا لیکن خاص طور سے بے رحم اور صبیب آنکھوں میں تھا

"میں بتانا چاہتا ہوں۔" اس نے شروع کیا میں رک گیا۔ "میرے لئے یہ پوچھنا ضروری ہے کہ آپ کو مجھ سے کیا چاہئے؟"

"میں کیا چاہ سکتی ہوں؟ میں صرف یہی چاہ سکتی ہوں کہ آپ مجھے چھوڑ دیں جیسے کہ آپ سوچ رہے ہیں" اسوں نے "وہ سب سمجھ کر جو اس نے نہیں کہا تھا کہا "لیکن یہ میں نہیں چاہتی۔ یہ دوسرے درجے کی چیز ہے۔ میں محبت چاہتی ہوں اور وہ نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ سب ختم ہو گیا۔"

وہ دروازے کی طرف چلیں۔

"ٹھہرو ٹھہرو جاؤ" وحشی نے اپنی بھوؤں کی اداس کھنچاؤ کو حرکت دینے کی لیکن ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا "بات کیا ہے؟ میں نے کہا کہ جانتیں ان کے سے ملاقی کرنا چاہتے اور تم نے مجھ سے کہہ دیا کہ میں جھوٹ بولتا ہوں اور غیر وفادار آدمی ہوں۔"

"ہاں میں پھر کہتی ہوں کہ ہر آدمی مجھے برا بھلا کہتا ہے کہ اس نے سب کچھ میرے لئے قربان کر دیا" اسوں نے ایک اور بھی پہلے جھگڑے کے انداز میں کہا "وہ غیر وفادار آدمی سے بھی بدتر ہے وہ ایسا آدمی ہے جس کے دل ہی نہیں ہے۔"

"نہیں" برداشت کی بھی حد ہوتی ہے" اس سے چیخ کر کہا اور جلدی سے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا

"وہ مجھ سے نفرت کرتے ہیں یہ تو بالکل واضح ہے" اسوں نے سوچا اور چپ چاپ مڑ کر دیکھے بغیر' اگلے کمرے قدموں سے کمرے سے باہر چل گئیں۔

"وہ میری عورتوں سے محبت کرتے ہیں' یہ اس سے بھی زیادہ واضح ہے" اسوں نے اپنے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اپنے آپ سے کہا "میں محبت چاہتی ہوں اور وہ نہیں ہے۔ مطلب یہ کہ سب ختم ہو گیا" اسوں نے اپنے لئے وہ لفظ دہرایا "اور ختم ہو جانا چاہئے۔"

"لیکن کیسے؟" اسوں نے اپنے آپ سے سوال کیا اور آئینے کے سامنے آرام کرسی پر بیٹھ گئیں

ان کے ذہن میں اس وقت خیالات آتے رہے اب وہ یہاں جائیں گی چچی کے پاس اسوں سے کہیں یا بھائی سے پاس جائیں گی اس بارے میں کہ "وہ" کیلئے اپنے کرنے میں کیا کر رہے ہیں یا یہ جھگڑا اختتامی مرحلے پر پہنچ گیا ہے اور اس بارے میں کہ اب ان نے پیرس برگ کے سامنے جاں پچھلے سے لوگ لیا ہیں گے' اس کو' کیسی اکساد روچ کیسے دیکھیں گے' اور محبت سے دوسرے خیالات اس بارے میں کہ اب اس قطع تعلق کے بعد کیا ہو گا لیکن وہاں سے اس طور میں کرسی تھیں اس کے ذہن میں ایک کوئی مبہم سی باتیں تھا انہیں صرف ای خیال سے دلچسپی تھی لیکن وہ اس کو سمجھ اور جان نہ سکیں۔ ایک بار اور انہیں اکساد روچ کی باتیں یاد آئیں اسوں سے رخصتی کے وقت ان اپنی تباہی کو

اور اس احساس کو بھی یاد کیا جو تب انہیں ہوا تھا "میں مر رہی ہوں" کہی اس وقت سے اور اس وقت کے اپنے احساسات یاد آئے اور اچانک وہ سمجھ گئیں کہ اس سے بھی بڑھ کر ہاں وہ تھا اور صرف اسی سے ساری چیزوں کا فیصلہ ہو سکتا تھا "ہاں مر جانا۔"

"میں" کیسی اکساد روچ کی اور سرخ ڈاکی تلوار اور سوالی بھی اور میری ہیبت ناک شرم بھی موت سے ختم ہو جائے گی۔ مر جاؤں گی اور وہ پچھتائیں گے اور وہ اٹھائیں گے "میری خاطر" وہ کرسی پر بیٹھی رہیں "آپ اپنی" اس اور اپنے کے ہونٹوں پر بھی دہرا اسوں نے اپنی ہاتھوں کو کھولا اور اپنے ہاتھ سے ملتف پیشانی سے پسینہ کیا کہ ان کی موت کے بعد وحشی کیا محسوس کرے گا۔

قریب آتے ہوئے قدموں نے اس نے دروازے سے اس کی طرف اپنی طرف سے ایسا ظاہر کیا جیسے وہ اپنی آنکھیں بند کر رہی ہیں اور اس کی طرف بھی متوجہ نہیں ہیں

وہ ان کے پاس آیا اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر اس نے آہستہ سے کہا:

"آنا اگر تم چاہتی ہو تو ہم یہاں سے چلیں گے میں اپنے لئے یا اور

وہ چپ رہیں۔

"کیا ہے؟" اس نے پوچھا

"تم خود جانتے ہو" انہوں نے کہا اور اسی لمحے وہ ہچکیاں کر نکلیں اور سسکیاں لینے لگیں

"پھر خود مجھے" پھر خود" انہوں نے سسکیوں سے بیچ بیچ میں کہا "میں ظالم ہوں گی میں سے بھی زیادہ کروں گی میں ہوں ہوں تو ہاں عورت تمہاری" میں ہوں گی "میں چاہتی نہیں چاہتی میں تمہیں آزاد رہوں گی تم محبت کرو" اور وحشی نے ان سے محبت کی کہ ان سے ان کی جان بھی لے لی اور اسی میں ہے کہ اس نے ان سے محبت کی تھی سے بھی زیادہ محبت کرتا ہے۔

"آنا کیوں اس طرح" محبت" ہی ہو اور مجھے بھی؟" اب اس کے چہرے سے لطف محبت ظاہر ہو رہا تھا بھرائی ہوئی آنکھوں سے اور اپنے ہاتھوں پر اس کی محسوس کی لطف اور محبت کے لمحے میں تبدیل ہو گیا اسوں نے اپنا اعلان کیا۔

25

یہ محسوس کر کے کہ پوری طرح میل ہو گیا ہے' آنا صبح ہی سے ہو گئی تیاریوں میں لگ گئیں۔ حالانکہ یہ بھی طے نہیں ہوا تھا کہ وہ لوگ کہاں جائیں گے۔ دونوں نے ایک دوسرے کی بات نہیں کی تھی' آنا جانے کی تیاریوں میں پوری طرح مگن تھیں کہ اب اس بات کی طرف سے بالکل بے پروا محسوس کر رہی تھیں کہ وہ لوگ ایک

اپنے کمرے میں ایک کھلے صندوق کے پاس کھڑی چیزیں چھانٹ رہی تھیں کہ وہ شکی کپڑے بدل کر معمول سے پہلے ان کے کمرے میں آیا۔

"میں ابھی ماں کے پاس جاتا ہوں' اور تم مجھے بعد کو بگھی روف کے ذریعے بھجوا سکتی ہیں' اور کل میں چلنے کے لئے تیار ہوں" اس نے کہا۔

آنا کی مزاجی کیفیت کچھ ایسی ہی اچھی کیوں نہ رہی ہو' ماں کے پاس صفائی پیش جانے کے ذکر سے ان کے دل پر چوٹ لگی

"نہیں' میں خود ہی تیاری پوری نہ کر پاؤں گی" انہوں نے کہا اور فوراً ہی سوچا "مطلب یہ کہ ایسا بندوبست کرنا ممکن تھا کہ وہی کیا جائے جو میں چاہتی تھی" "نہیں تم جیسے چاہتے تھے ویسے ہی کرو تم کھانے کے کمرے میں چلو' میں بس ابھی آتی ہوں' صرف غیر ضروری چیزیں الگ کر دوں" انہوں نے کولی جیز آنا کے ہاتھوں پر رکھتے ہوئے کہا جو کپڑوں کے انبار کے پاس سے پہلے ہی ہٹ چکے تھے۔

جب وہ کھانے کے کمرے میں آئیں تو وہ شکی اپنے بھتیجے کو چیکس کھلا رہا تھا۔

"نہیں یقین نہ آئے گا کہ میں ان کاموں سے کس قدر عاجز آ گئی ہوں" انہوں نے اس کے پاس اپنی کافی پینے کے لئے بیٹھتے ہوئے کہا "اس شاہراہ کی لمبائی (45) سے زیادہ ہے یا کم کچھ بھی نہیں میں کوئی ایسی ذمہ داری نہیں ہے' جیسے جان ہی نہیں ہے یہ گاڑی پر ہے' سب سے بڑھ کر ڈیواری کا معاملہ ایک مصیبت ہے اور ڈیوسلیو کے بارے میں تو میں ایسے سوچتی ہوں جیسے اس سے نجات مل گئی ہے۔ تم ابھی گھوڑوں کو نہیں بھیج رہے ہو؟"

"نہیں' وہ ہمارے بعد جائیں گے۔ اور تم آج کہیں جاؤ گی؟"

"میں مسز لس کے پاس جانا چاہتی تھی مجھے اس سے کچھ پیڑے لے جانے ہیں تو پھر مجھے یہ کل؟" انہوں نے پر مسرت آواز میں کہا لیکن اچانک ان کی صورت بدل گئی۔

وہ شکی سے خاص طور سے متاثر نہ ہوئی تھیں پر کسے آنے والے تاری رہیہ گی اس میں کوئی خاص بات نہیں تھی کہ وہ شکی کے پاس ہار ٹیلیں اس سے کچھ سن سے کوئی بات چھپی ہو' اس طرح کہا کہ رہیہ پڑھنے لکھنے کے کمرے میں ہے' اور جلدی سے ان سے مخاطب ہو گیا۔

"ہاں کل تک ضرور سب ختم کر لوں گا۔"

"تار کس کے پاس سے آیا ہے؟" انہوں نے اس کی بات سنے بغیر پوچھا۔

"اسٹیوارٹ نے بھیجا ہے" اس نے بیوی سے کہا۔

"تو تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟ اسٹیوارٹ اور میرے درمیان کون سی چیز رازداں ہو سکتی ہے؟" وہ شکی سے خاص طور سے متاثر نہ ہوئی اور اس سے تار لانے کو کہا۔

"میں نے سوچا نہیں چاہا تھا کہ اسٹیوارٹ اور تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہو' ہاں یہ لیا ہے تار لیا ہے؟"

"طلاق کے بارے میں؟"

"ہاں' نہیں وہ لکھتے ہیں کہ ابھی تک کچھ نہیں حاصل ہو سکا چند دنوں میں قطعی طور سے فیصلہ ہو جائے گا"

کانپتے ہوئے ہاتھوں سے تار لے لیا اور وہ شکی سے متاثر نہ ہوئی تھی [illegible] تھا "امید کم ہے لیکن میں ممکن ہونا ممکن سب کچھ کروں گا۔"

"کل میں نے کہا تھا کہ میرے لئے بالکل کوئی فرق نہیں پڑتا اگر مجھے طلاق [illegible] کی ملنے کی امید نہیں" انہوں نے سرخ ہوتے ہوئے کہا "مجھ سے چھپانے کی کوئی [illegible] ای طرح وہ مجھ سے خط و کتابت بھی چھپاتے ہیں اور چھپاتے ہیں [illegible] ہوئی ہے۔"

"اور یا شاید آج صبح کو وہ خوف کے ساتھ آنا چاہتا تھا" وہ شکی نے [illegible] سے سب جیت لیا ہے بلکہ اس سے زیادہ [illegible]

"نہیں" انہوں نے کہا۔ وہ اس بات پر [illegible] صریحی طور پر انہیں دکھایا تھا کہ وہ جھنجلائی ہوئی ہیں "یہ [illegible] کہ مجھے کوئی بات چھپانا بھی چاہیے؟ میں نے [illegible] تم بھی اس سے اتنی ہی کم دلچسپی لیتے جتنی میں لیتی ہوں۔"

"مجھے اس لئے دلچسپی ہے کہ میں صاف اور قطعی بات پسند کرتا ہوں۔"

"صاف اور قطعی بات ظاہری چیزوں میں نہیں بلکہ حقیقت میں" انہوں نے کہا اور ان کی جھنجلاہٹ بڑھتی جا رہی تھی لیکن [illegible] چاہتے ہو؟"

"صاف میرے خدا! پھر حقیقت کا قصہ چھڑ گیا" اس نے تیز [illegible] "اگر تم جانتی ہو کہ کس لئے۔۔۔ تمہارے لئے اور بچوں کے لئے ہوں گے۔"

"بچے نہیں ہوں گے۔"

"یہ تو بڑے افسوس کی بات ہے" اس نے کہا

"نہیں بچوں کے لئے اس کی ضرورت ہے اور میرے بارے میں تم نہیں سوچتے؟" انہوں نے کہا اور بالکل بھول گئیں اور سوچا بھی نہیں تھا کہ اس نے کہا تھا "تمہارے لئے اور بچوں کے لئے۔"

بچے ہونے کے امکان کا سوال مدتوں سے ان کے لئے تکلیف دہ اور انہیں جھنجلا دیتا رہا تھا۔ اس کی اس مداخلت کو کہ بچے ہوں انہوں نے اس طرح سمجھا کہ اسے ان کی [illegible] کی فکر نہیں ہے۔

"[illegible] اس طرح [illegible] کیڑیں [illegible] ہیں [illegible] ہیں۔"

"یہ [illegible] اس کی [illegible] سے [illegible] صرف [illegible] کے ساتھ [illegible] نہیں [illegible]

اس کا سبب یہ بات کیسے ہو سکتی ہے کہ میں خود کو بالکل تمہارے بس میں پاتی ہوں۔ اس میں کون سی صورت حال کی بے بسی ہے؟ یہ تو اس کے برعکس۔"

"مجھے یہ افسوس ہے کہ تم سمجھنا ہی نہیں چاہتیں" اس نے ان کی بات کاٹ دی اور زور دے کر اپنے خیال کا اظہار کرنا چاہا "یہ بے بسی تو اس میں ہے کہ تمہیں یہ لگتا ہے کہ میں آزاد ہوں۔"

"اس سلسلے میں تم بالکل سکون سے رہ سکتے ہو" انہوں نے کہا اور دوسری طرف منہ کر کے کافی پینا شروع کر دیا۔

انہوں نے پیالیاں الگ رکھتے ہوئے اپنی پیالی اٹھائی اور اسے منہ تک لے گئیں۔ چند گھونٹ پینے کے بعد انہوں نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے کے تاثر سے حالات سمجھ گئیں کہ اسے باتوں اور حرکات اور وہ آواز اچھی نہیں لگ رہی تھی جو ان کے ہونٹوں سے نکل رہی تھی۔

"میرے لئے بالکل اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ تمہاری ماں کیا سوچتی ہیں اور کیسے وہ تمہاری شادی کروانا چاہتی ہیں" انہوں نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے پیالی رکھتے ہوئے کہا۔

"مگر اب ہم اس کی بات تو نہیں کر رہے ہیں۔"

"نہیں، اس کے بارے میں ... اور تم یقین کرو کہ مجھے ایسی عورت سے جس کے دل ہے ہی نہیں، وہ بوڑھی ہو یا بوڑھی ہو، تمہاری ماں ہو یا غیر ہو، کوئی دلچسپی نہیں اور میں اسے جاننا تک نہیں چاہتی۔"

"نہیں میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میری ماں کے بارے میں بے احترامی سے بات نہ کرو۔"

"کس عورت نے اپنے دل سے یہ قبول کیا کہ اس کے بیٹے کی خوشی اور عزت کس چیز میں ہے" اس عورت کے دل نہیں ہے۔"

"میں پھر سے درخواست کرتا ہوں کہ میری ماں کے بارے میں بے احترامی سے بات نہ کی جائے جس کا میں احترام کرتا ہوں" اس نے اپنی آواز اونچی کر کے اور انہیں تیزی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایک لمحہ تک اس کو اس کے چہرے، ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے انہیں قبل کے میل ہونے کے مظاہر اور اس کی پرجوش شفقت و محبت کی ساری تفصیلات یاد آئیں "یہ بالکل ایسا ہی پیار و محبت انہوں نے دوسری عورتوں سے بھی بتایا ہے اور جتائیں گے" انہوں نے سوچا۔

"تم ماں سے محبت نہیں کرتے یہ سب باتیں ہیں، باتیں، محض باتیں!" انہوں نے اسے نفرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر جانے دیں۔"

"فیصلہ ہو جانا چاہئے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے" انہوں نے کہا اور چاہا کہ وہاں سے چلی جائیں لیکن اسی وقت یاشین کمرے میں داخل ہوا۔ "آنا نے اس کی تسلیم کا جواب دیا، خیریت پوچھی اور وہیں ٹھہری رہیں جب ان کے دل میں ایک طوفان بپا تھا اور وہ محسوس کر رہی تھیں کہ زندگی کے ایسے موڑ پر ہیں جو خطرناک سانحہ کا حامل ہو سکتا ہے تو اس وقت ان کے لئے کیوں، آخر کیوں ایک غیر شخص کے سامنے ضبط کرنا ضروری تھا جو جلد یا بدیر سب کچھ جان ہی جائے گا۔ یہ انہیں نہیں معلوم تھا لیکن اور ہی اپنے اندرونی طوفان سے مصالحت کر کے وہ بیٹھ گئیں اور عنان سے باتیں کرنے لگیں۔

"تو آپ کے حال چال کیسے ہیں؟ قرض وصول ہو گئے؟" انہوں نے یاشین سے پوچھا

"ویسے سب ٹھیک ہی ہے۔ لگتا ہے کہ سب تو مجھے نہیں ملے گا، مجھے دینا ہے ... آپ لوگ کب جا رہے ہیں؟" یاشین نے پوچھا اور انہیں سگریٹ سلگاتے دیکھ کر خود بھی سگریٹ سلگا لی۔ انہوں نے آنا سے پہلے تکلف سے انکار کر دیا تھا۔

"شاید پرسوں" زوروشکی نے کہا۔

"مگر آپ لوگ اتنی جلدی کیوں سے تیاریاں کر رہے ہیں؟"

"لیکن اب قطعی طور پر طے ہو گیا" آنا نے زوروشکی سے کہا جو ... سے اپنی طرف دیکھ رہا تھا کہ کیا رہی تھیں کہ اب صلح و صفائی کے ... بارے میں ... چا سکتی ہیں یا نہیں "کیا آپ کو ... بدنصیب ... پر ترس نہیں آتا؟" انہوں نے یاشین سے اپنی بات بہت جاری رکھی

"آنا نے کاؤپر وڈ سے کہی آپ سے یہ سوال میں ... تو بالکل ... جیسے کوئی میں کوئی سیں پوچھتا کہ ... ہیں ... کی طرف اشارہ کیا" اور اس وقت میں دوست سمجھ رہی ہوں اور ... جانے سے پہلے ... نتائج ... نکلوں۔ آخر ہو میرے ساتھ جیسا ... ہی تو چاہتا ہے ... تیس تک ... اور کسی میں اس کے لئے چاہتا ہوں۔ تو ہم تو آتے ہیں ... سے ... اور طلاق ... ہے"

"اور اگر آپ شادی شدہ ہوتے" آنا نے کہا "تو آپ کی بیوی کی کیا حالت ہوتی؟"

یاشین نے قہقہہ لگایا۔

"اسی لئے تو ظاہر ہے کہ شادی نہیں کی اور نہ کبھی کرنی چاہی"

"اور وسٹنگ ہاؤس؟" زوروشکی نے بات جیت میں حصہ لیتے ہوئے ... طرف دیکھا اس سے "مجھیں چاہ رہی ہیں تو ... چاہئے ... ہی ہوں" بھولی نہیں سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔"

انہوں نے یاشین سے کہا "کیا آپ سے محبت کی تھی؟"

"اف میرے خدا کتنی بار ... کہنی ہیں ... سے ... سب ... ہے ... ہے ... (۱۹۴۶) کا وقت ... ہے ... میں ... طرح کہ شام کو ... لئے ... ہے ... ہیں ... ہے ... ہے ... ہے

چاہتی ہیں تو ناں پی پو میں "(47) لیکن کمرے سے جاتے ہوئے اسے لگا کہ انہوں نے کچھ کہا اور ان کی تکلیف اور دکھ سے اس کا دل ہل کر رہ گیا۔

"کیا ہے آنٹا؟" اس نے پوچھا

"کچھ تو نہیں" انہوں نے اسی سرد مہری اور سکون کے ساتھ جواب دیا۔

"اگر کچھ نہیں تو ناں پی" اس نے سوچا اور پھر سے سر د مہر ہو کر مڑا اور چلا گیا۔ جاتے ہوئے اس نے آئینے میں ان کا چہرہ دیکھا جو سنا ہوا تھا اور ہونٹ کپکپا رہے تھے۔ وہ چاہتا تو تھا کہ رک جائے اور ان سے کچھ تسلیں دینے والے الفاظ کہے لیکن اس سے پہلے کہ وہ سوچ سکے کہ کیا کہنا چاہئے اس کے پاؤں اسے کمرے سے باہر لے گئے۔ یہ سارا دن اس نے گھر سے باہر گزارا اور جب دیر سے واپس آیا تو خادمہ نے اسے بتایا کہ آنٹا ارکاڈیونا کے سر میں درد ہے اور انہوں نے گزارش کی ہے کہ ان کے پاس نہ آئیں۔

26

ابھی تک پورا دن کسی جنگ سے کم نہیں گزرا تھا۔ آج یہ پہلی دفعہ ہوا تھا اور یہ جنگ وہ نہیں تھا جو ایک دوسرے کی طرف سے بالکل سرد ہو جانے کا مصریحی اعتراف تھا۔ لیکن اتنی اس وقت جب وہ کمرے میں گھوڑے کے شجرے کی سند کے لیے داخل ہوئے تھے تو انہیں اس طرح اس کو دیکھنا چاہئے تھا؟ اس کی طرف نظر کرنا دیکھنا کہ نا امیدی سے ان کا دل پھٹا جا رہا ہے پھر بھی چپ چاپ اس بے یاری اور سکون کے ساتھ چلے جانا؟ یہ نہیں کہ وہ اب ان سے محبت نہیں کرتے بلکہ ان سے محبت کرتے ہیں اس لئے کہ کسی اور عورت سے محبت کرتے ہیں — یہ تو بالکل واضح تھا۔

درد و دہشت نے بہ رحمی کے جتنے بھی الفاظ کہے تھے ان سب کو یاد کر کے اپنے ان لمحوں کا تصور بھی کیا جو وہ ان سے کہنا چاہتا تھا اور کہہ سکتا تھا اور ان کی جھنجھلاہٹ اور اشتعال بھی۔

"میں آپ کو رلا کیسے سکتا ہوں" وہ کہہ سکتا تھا "آپ عاقل ہیں جہاں چاہیں آپ اپنے شوہر سے طلاق نہیں ہونا چاہتی تھیں نا اسی لئے کہ ان کے پاس جا سکیں۔ چلی جائیے واپس۔ اگر آپ کو رقم چاہئے تو میں آپ کو دے دوں گا۔ کتنے روبل چاہئیں آپ کو؟"

وہ سارے اشتعال بھرے الفاظ جو قول بدتہذیب آدمی کہہ سکتا تھا وہ ان کے تصور میں اس نے ان سے کہے اور انہوں نے اس کے لئے انہیں معاف نہیں کیا جیسے اس نے درحقیقت کہے ہوں۔

"اور یہ سچ ہے" انہوں نے دل ہی دل "ایک راست اور دیانتدار آدمی نے محبت کی قسم میں کھائی تھی؟ یہ سچ ہے میں متعدد بار بیکاری، انتقامی نا امید نہیں ہو گئی؟" اس کے بعد ہی انہوں نے اپنے آپ سے کہا

یہ پورا دن 'سوائے مسز وکس کے ہاں جانے کے' جس میں انہیں وہ کھٹکے لگے تھے "نا سے ای بارے میں شک کرنے میں گزرا کہ سب کچھ ختم ہو گیا یا سیٹل ہو جائے کی امید ہے اور کیا انہیں ابھی چلا جانا چاہئے یا ایک بار اور درد و دہشت سے ملنا چاہئے۔ انہوں نے دن بھر اس کا انتظار کیا اور شام کو اپنے کمرے میں جاتے ہوئے انہوں نے حکم دیا کہ اس سے کہہ دیا جائے کہ ان کے سر میں درد ہے اور اپنے دل میں یہ فال لے لی کہ "اگر وہ خادمہ کے کہنے کے باوجود آتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مجھ سے اب بھی محبت کرتا ہے۔ اگر نہیں تو مطلب یہ کہ سب ختم ہو چکا اور تب میں فیصلہ کروں گی کہ مجھے کیا کرنا چاہئے۔"

شام کو انہوں نے اس کی بھتیجی کے پیروں سے رسنے والی [illegible] خادمہ سے اس کی بات چیت سنی۔ اس سے یہ پتہ چلا کہ اس نے [illegible] نہیں چاہا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ مطلب یہ ہے کہ ختم ہو گیا

اور موت 'اس کے دل میں اپنی محبت کو دوبارہ پیدا کرنے' اسے سزا دینے اور اس فراق میں نفع حاصل کرنے کے واحد ذریعے کی حیثیت سے جو [illegible] رہی تھی' انہیں اپنے سامنے واضح طور پر جیتی جاگتی نظر آنے لگی

اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ ویرا کو بھیج دیں کہ وہ جائیں "ظاہر ہے طلاق لینے کو۔ کسی چیز کی کوئی ضرورت نہ تھی [illegible]

جب انہوں نے اپنے لئے عادت کے مطابق [illegible] کہ پوری فیشنی پی لیں تو یہ انہیں اتنا سادہ اور آسان لگا کہ وہ پھر [illegible] اذیت میں مبتلا ہوں کے 'بچہ تائیں کے اور ان کی [illegible] آنکھیں کھولے لیٹی تھیں اور ایک ایک تفصیل [illegible] اور اس سے پہلے [illegible] وہ جائیں گی اور ان سے لئے صرف [illegible] سے اتنے بے رحمانہ الفاظ کہہ [illegible] سمیں رہیں [illegible] لمحے کے لئے ساکت [illegible] بجھا [illegible] بجھ [illegible] ہو گیا۔ "موت!" انہوں نے سوچا۔ اور ان کے اندر ایسا خوف پیدا ہوا کہ [illegible] کہاں ہیں [illegible] چل چلی تھی اور کچھ [illegible] سے محبت کرتے ہیں! یہ تو ہو چکا اور گزر جانے کا" انہوں نے کہا اور محسوس کیا کہ [illegible] کے آنسو ان کے گالوں پر بہہ آئے۔ اور اپنے خوف سے خود کو محفوظ رکھنے کے لئے وہ جلدی سے [illegible] میں رینگ گئیں

وہ اپنے کمرے میں گہری نیند سو رہا تھا [illegible] داخل کر دیتی تھی [illegible] دیکھتی رہیں [illegible] سے محبت، شفقت [illegible] راست و صاف ہونے کا ظہر رکھنے والی [illegible] کے لئے اسے تصور و اثبات کرنا ضروری ہو گا [illegible] دوسری مسکراہٹ سے [illegible] صبح کے قریب انہوں نے گھڑی کی آواز [illegible] اور دروازہ کھلا [illegible] یاد دیکھ چل تھیں اور وہ جاگ پڑیں [illegible]

کچھ کر رہا تھا اور بے معنی فراغتیں الفاظ بوجھ رہا تھا اور وہ جیسے کہ اس بار اؤ نے خواب میں پیشہ ہوتا تھا اور اس میں اس کا سارا وجود ناپاں تھا) محسوس کر رہی تھیں کہ یہ کسان ان کی طرف توجہ نہیں کر رہا ہے پھر بھی اس لوہے سے اس کے اوپر کچھ بھیانک چیز کر رہا تھا اور اس کی آنکھ کھلی تو انہیں ٹھنڈے پسینے چھوٹ رہے تھے

جب وہ اٹھیں تو انہیں کل کا دن اس طرح یاد آیا جیسے کسی فلم میں سے دیکھ رہی ہوں۔

"انتظار ہوا تھا۔ وہ ہوا ہو جائے گی بار بار پوچھا تھا۔ میں نے کہا دیا کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے اور وہ نہیں" سے کل ہم جا رہے ہیں" اس سے ملنا اور جانے کی تیاری کرنا چاہئے" انہوں نے اپنے" پسے کہا۔ اور یہ معلوم کر کے کہ وہ شکی ہے کرنے میں ہے وہ اس کے پاس چلی گئیں ڈرائنگ روم سے گزرتے ہوئے انہوں نے ساکہ صدر دروازے کے پاس کھجی آکر رکی اور کھڑکی سے جھانک کر انہوں نے گاڑی دیکھی جس میں سے ایک نوجوان لڑکی نے باہر سر نکال کر جس پر وہ اسی بولی پہنے ہوئے تھی خدمتگار کو کچھ حکم دیا جو کھجی جا رہا تھا۔ اس میں کچھ بات چیت کے بعد کوئی اوپر آیا اور ڈرائنگ روم کے پاس ہی درد شکی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ وہ تیز تیز قدموں سے سیڑھیاں گیا پھر کھڑکی کے پاس آگئیں اتنے میں درد شکی بیٹ پہنے بھی برساتی میں نکل آیا تھا وہ کھجی کے پاس گیا اسی بیٹ والی نوجوان لڑکی نے اسے ایک پیکٹ دیا اور شکی سے مسکرا کر کچھ کہا کھجی چل گئی اور درد شکی تیزی سے دوڑتا ہوا سیڑھیوں سے اوپر آگیا

اس نے یہ کہا کہ اچھا یا ہوا تھا وہ چلا گیا۔ کل کے احساسات سے اس نے درد کرتے دل کو ہٹا دیا۔ اب اس کی سمجھ میں آیا تھا کہ وہ خود کو تیار کیسے کرے کہ سارے دن اس کے ساتھ ہی گھر میں رہیں۔ وہ اس کے کمرے میں گئیں تاکہ اسے اپنے فیصلے سے مطلع کر دیں

یہ سوچ رہی تھیں کہ ان کی نئی ساس کہاں سے میرے سے رقم اور کاغذات لائی تھیں کل ان میں سے کچھ حاصل کر لینا تھا۔ تمہارا سر کیسا ہے بیٹا؟" اس نے سکون کے ساتھ کہا وہ ان کے چہرے کے اداس اور فکر انگیز تاثر کو دیکھنا اور سمجھنا چاہتا تھا۔

وہ چپ چاپ بیچ کمرے میں کھڑی رہیں ایک لمحے تک وہ اس کی طرف دیکھا کئے لمحے کے لئے بھویں سکیڑیں اور پھر ہٹا لیں۔ وہ تیز تیز قدموں سے کمرے سے باہر چلی گئیں وہ اب بھی نہیں جانتا تھا کہ کیوں" تاہم وہ سے نکل گئیں اور وہ چپ چاپ ہی رہا اور صرف فاصلوں کے دور ہونے کی سرسراہٹ سنائی دیتی رہی۔

"ارے ہاں" اس نے اس وقت کہا جب وہ دروازے میں پہنچ چکی تھیں "کل ہم قطعی طور پر جا رہے ہیں؟ سب؟"

"آپ، لیکن میں نہیں" انہوں نے اس کی طرف مڑ کر کہا۔

"کیا اس طرح جانا ممکن ہے"

"آپ، لیکن میں نہیں" انہوں نے دہرایا

"یہ ناقابل برداشت ہو جائے گا"

"آپ۔ آپ اس پر پچھتائیں گے" انہوں نے کہا اور وہاں سے چلی گئیں۔

نہایت ناسمجھی کے اس انداز سے یہ الفاظ کہے گئے تھے اس سے درد کرتا ہوا سر اٹھا تھا اور وہ دروازے کے پاس جانا چاہتا تھا لیکن وہ رہ گیا وہ سوچ کر وہ پھر بیٹھ گیا اور دانتوں کو سختی سے بھینچ کر اس نے بھویں سکیڑ لیں۔ اس

کسی چیز کی آہٹ سنائی دی تو اس نے چونک کر دیکھا کہ وہ شائستہ و جھجکی سے اسے مخاطب ہوئی "میں نے سوچا" اب ایک ہی چارہ رہ گیا کوئی توجہ ہی نہ دے اس طرف" وہ شہر میں نہیں جانا چاہتی تھیں وہ ماں کے پاس جانے کی تیاری کرنے کا حکم دینا چاہتی تھیں۔

انہوں نے پڑھنے لکھنے کے کمرے میں اور پھر کھانے کے کمرے میں اس سے ملنے کی چاہ کی وہ ڈرائنگ روم میں رکا لیکن وہ ان کی طرف نہیں آیا۔ اس نے یہ حکم دیا کہ اس کی خدمتگار سو جائے گی میں آدھی رات کو اسے جگا دیا جائے۔ اس کے بعد انہوں نے یہ سنا کہ جیسے گاڑی لائی گئی جیسے پھاٹک کھلا اور وہ پھر چلا گیا۔ لیکن وہ پھر واپس آیا۔ کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ خاص قدمگار جاگ رہے ہوئے دستاویں کو لانے کے لئے دوڑتا ہوا وہ ان کے پاس آگیا۔ انہوں نے اپنے سے ملحقہ کمرے سے طلا کے بھرے ہوئے تھیلے اور کوچوان کی مدد کو آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس سے بوجھ کی طرف طلا کے تھیلے کو اپنی طرف کھینچا اور اس انداز میں بیٹھ گیا پاؤں پر پاؤں رکھ کے اور دستانے پہنتے ہوئے گاڑی آگے میں چلا گیا۔

27

"پہلے گھاٹ ختم ہو گیا" تمثال نے کھڑکی کے پاس کھڑے ہو کر اپنے سے کہا اور اس سوال کے جواب میں شیخ کے بجھ جانے کے بعد والی تاریکی اور [illegible] نے قبل از ایک سراسیمگی سے ان کے دل کو بھر دیا

"نہیں، نہیں ہو سکتا" وہ چیخ اٹھیں اور [illegible]

"[illegible]

"[illegible]

"اچھا۔ ٹھیک۔ میں ابھی ایک رقعہ لکھتی ہوں۔ بیٹا قبل کو یہ رقعہ دے کر اسطبل بھیج دو جلدی سے"

وہ بیٹھ گئیں اور انہوں نے لکھا:

"میں قصوروار ہوں۔ گھر واپس آجاؤ۔ بات کرنے کے لئے کرنا ضروری ہے۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دینا ہے۔"

انہوں نے مہر لگائی اور خادم کو دے دیا

اب انہیں اکیلے رہتے ہوئے زیادہ لگ رہا تھا اور خادم کے جانے کے بعد وہ کمرے سے نکل کر بیٹھک کے کمرے میں چلی گئیں

"یہ کیا" یہ تو ٹھیک نہیں ہے" وہ وہ تو نہیں ہے" اس کی بیٹی آنکھیں پیاری اور شریر [illegible] ہے؟" یہ پہلا خیال تھا جو اس وقت ان کے ذہن میں آیا۔ اس کے بعد انہوں نے یہ سنا کہ جیسے گاڑی لائی گئی جیسے پھاٹک کھلا اور وہ پھر چلا گیا۔ لیکن وہ پھر واپس آیا۔ کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ خاص خدمتگار جاگ رہے ہوئے دستاویں کو لانے کے لئے دوڑتا ہوا وہ ان کے پاس آگیا۔ انہوں نے اپنے سے ملحقہ کمرے سے طلا کے بھرے ہوئے تھیلے اور کوچوان کی مدد کو آیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر اس سے بوجھ کی طرف طلا کے تھیلے کو اپنی طرف کھینچا اور اس انداز میں بیٹھ گیا پاؤں پر پاؤں رکھ کے اور دستانے پہنتے ہوئے گاڑی آگے میں چلا گیا۔

ٹھیک ہیں اور کل واپس جائیں گی" آغا لڑکی کے پاس بیٹھ گئیں اور ہلکے کو اس کے سامنے چائے لگیں۔ لیکن لڑکی کے چہرے اور رویے کی تلخی اور اس کی عجلت کی حرکت سے انہیں وہ دشمنی کی یاد آتی جو صحیح طور پر نہ کل کر اپنی سسکیوں کو ضبط کر کے وہ جلدی سے اٹھ گئیں اور وہاں سے چلی گئیں۔ "کیا واقعی سب ختم ہو گیا؟ کیا نہیں ہو سکتا" انہوں نے سوچا "وہ واپس آجائیں گے لیکن وہ مجھے اس مسکراہٹ کی اس لڑکی سے بات کر لینے کے بعد اپنی پیاری اور تیزی کی مصالحی کیسے، میں نے تو بھی میں نہیں رہوں گی اگر یہ نہیں کروں تو پھر میرے لئے بس ایک ہی چیز رہ جاتی ہے۔ اور وہ میں نہیں چاہتی۔"

انہوں نے گھڑی دیکھی وہ ہنسنے گر پڑے تھے "اب میں رقعہ لکھ چکا ہے اور وہ واپس آرہے ہیں ہوں گے کیسی کس مست اور اگر وہ آئے تو کیسے یہ کیسی ہو سکتا ضرورت اس کی ہے وہ مجھے وہ ہی ہوں گی" آنکھوں سمیت۔ یہ کیسی میں حاکر وہ مجھے بتائی ہوں ہاں ہاں میں نے بال ملا ہے تھے نہ کیسی؟" انہوں نے اپنے آپ سے سوال کیا اور وہ کیسی نہیں سوچ سے سر ہاتھ پھیرا "ہاں ہاں وہ ہے ہوں گی ہے ہو گیا کیسی" انہوں نے اپنے ہاتھوں پر بھی اضافہ کیسی کیا "وہ یہ پہلے سے ہے تھے تم آپ سے پاس گئیں تھے اور حقیقت ان سے ہاں سنہ ہو سے ہیں یا کیسی؟ ہاں تو ہے ہو سے ہے تھے ہاں وہ ہاں کیسی نہ انہوں نے سب یہ کیا تھا "یہ ہوں سے" انہوں نے آپ سے میں متضاد ہو اپنے ہو چکا ہاں ان تھیں کیسے ہی ہوتی ہوں تھیں ہو رہی ہوں کیسی، کچھ رہی تھیں "ہاں یہ میں ہی ہوں" آپ سے ہو گئیں اور پاپا آپ سے انہوں نے اپنے آپ سے ہو سے محسوس سے ہو تھے ہو سے ہے تھے اپنے ہاتھ سے ہاتھ سے ہو سے ہے تھے اپنے ہو سے ہو سے ہے تھے

"یہ یا سے میں پاگل ہو جاؤں ہوں" انہوں نے اپنے آپ سے ہو اور وہ سے ہو سے ہو سے میں چل گئیں جہاں آنچل کمرے کی صفائی کر رہی تھی۔

"تو یہ ہے ہو سے ہو سے ہو س

29

آنا بھی میں آکر میں تو [illegible] کی حالت اس سے بھی بد [illegible] تھی جب وہ گھر سے نکلی تھیں۔ پہلے کی اذیت کے ساتھ اب توہین کا اور درد [illegible] جانے کا وہ احساس بھی مل گیا تھا جو اسے [illegible] سے ملاقات کے دوران میں بہت واضح طور پر ہوا تھا۔

"کہاں چلنے کا حکم ہے آقا؟" اس نے پوچھا۔

"ہیں، گھر" انہوں نے کہا۔ وہ اب سوچ بھی نہیں رہی تھیں کہ کہاں جا رہی ہیں۔

"ان لوگوں نے کیسے مجھے دیکھا جیسے کسی صیغہ [illegible] قابل قسم اور قابل نفرت چیز کو دیکھتے ہیں۔ یہ آدمی دوسرے کو اتنے ہوش و خروش کے ساتھ کس چیز کے بارے میں بتا رہا ہے؟" انہوں نے دور کہیں دیکھتے ہوئے سوچا۔ "کیا واقعی آدمی ہو محسوس کرتا ہے [illegible] دوسرے کو یہاں بھی [illegible] مکتا ہے؟ میں نے [illegible] نہیں کرنا چاہتا تھا اور اچھا ہی ہوا کہ میں نے کچھ نہیں بتایا۔ وہ میرے بارے میں کس قدر خوش ہوئے۔ انہوں نے اسے چھپایا ہوا تحسین حاصل احساس اس بات پر خوشی ہی کا ہو تاکہ مجھے اس طرح کی عاطفت حاصل ہو گئی [illegible] اس سے لیے وہ مجھ سے رشک کرتی تھیں۔ کیٹی وہ تو اور بھی زیادہ خوش ہوتی [illegible] سے باہر نکلتے [illegible] ہوئے جاتی ہے کہ میں اس نے شوہر کے ساتھ معمولی سے رویہ [illegible] ساتھ پیش [illegible] سے جلتی اور نفرت کرتی ہے اور حقارت کی نظر سے بھی دیکھتی ہے [illegible] میں ان لوگوں میں سے ہوں جن عورت ہوں۔ اگر میں بدچلن عورت ہوتی تو اس کے شوہر کو اپنی محبت میں مبتلا [illegible] میں چاہتی [illegible] ہے اپنے آپ سے مطمئن ہے" انہوں نے ایک موٹے سے [illegible] کے بارے میں سوچا جو سامنے سے آ رہا تھا۔ انہوں نے انہیں [illegible] کھا اور اپنے [illegible] سے پہلے [illegible] اخلاقی لیکن [illegible] کو انہیں اپنی غلطی [illegible] ہو گیا۔ "انہوں نے سوچا کہ [illegible] مجھے جانتے ہیں اور مجھے وہ اتنا ہی کم جانتے ہیں جیسے وہ [illegible] میں بھی [illegible] ہوں جیسے کہ فرانسیسی کہتے ہیں۔ اب یہ ہیں تو [illegible] کہ [illegible] اس [illegible] اور [illegible] طور پر جانتے ہیں" انہوں نے [illegible] ایک [illegible] اس [illegible] اپنی [illegible] اور اپنے [illegible] سے [illegible] اپنی [illegible] تھی اور [illegible] کچھ [illegible] سمجھتی چاہتے ہیں [illegible] تو کہ [illegible] اس [illegible] اور [illegible] سمجھ [illegible] اور وہ [illegible] مجھ پر رشک آتی [illegible] سے [illegible] ہیں۔ میں کیٹی سے [illegible] (51) سب وہ آپس میں [illegible] اب [illegible] سے [illegible] کیا [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] صحیح طریقے سے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] سے [illegible] ہے [illegible] ہے [illegible]

"اوہ نہ، کیا بیکار کی بات! وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہیں اور ان سے ٹھیک بن نہیں پڑ رہا ہے۔ میں نے انہیں سمجھا دیا۔ ان کو خوشی ہوئی ہے۔ وہ ابھی آئی ہیں" ڈالی نے اسے بچپن سے کبھی نہیں جھوٹ بولنے کی عادت نہیں تھی۔ "لو، وہ آگئیں۔"

کیٹی کو جب یہ معلوم ہوا کہ آنا آئی ہیں تو وہ ملنا نہیں چاہتی تھی لیکن ڈالی نے اسے سمجھا کر راضی کر لیا۔ اپنی ساری توانیں یکجا کر کے کیٹی آئی اور سرخ ہو کر ان کے پاس گئی اور اس نے آنا کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مجھے بڑی خوشی ہوئی" اس نے جھرجھری سی لیتے ہوئے کہا۔

کیٹی اس جذبہ سے جو کھلائی ہوئی تھی جو اس کے اندر اس بری عورت سے نفرت اور اس کے ساتھ موت سے پیش آنے کی خواہش کے درمیان ہو رہی تھی۔ لیکن جیسے ہی اس نے آنا کا خوبصورت اور پروقار چہرہ دیکھا ویسے ہی سارا غصہ غائب ہو گیا۔

"اگر آپ مجھ سے ملنا نہ چاہتیں تو مجھے کوئی تعجب نہ ہوتا۔ میں ہر چیز کی عادی ہو چکی ہوں۔ آپ بیمار تھیں؟ اور آپ تو بالکل بدل گئی ہیں" آنا نے کہا۔

کیٹی نے محسوس کیا کہ آنا اس کو حقارت کے ساتھ دیکھ رہی ہیں۔ اس نے اپنے لئے اس حقارت کی تاویل یوں کی کہ یہ اس کی موجودہ حالت کی وجہ سے ہے جس میں اس وقت آنا اپنے آپ کو محسوس کر رہی تھیں جو پہلے اس کے ساتھ سرد مہرانہ رویہ برتتی تھیں اور اسے آنا پر ترس آیا۔

انہوں نے بیماری کے بارے میں، بچے کے بارے میں، سیریوژا کے بارے میں باتیں کیں لیکن صاف ظاہر تھا کہ آنا کو کسی چیز سے دلچسپی نہیں تھی۔

آنا نے اٹھتے ہوئے کہا "میں تم سے رخصت ہونے کے لئے آئی تھی۔"

"تم کب جا رہی ہو؟"

لیکن آنا نے پھر کوئی جواب نہیں دیا اور کیٹی سے مخاطب ہو گئیں۔

"ہاں، مجھے بڑی خوشی ہے کہ آپ سے مل لی" انہوں نے مسکرا کر کہا۔ "میں نے آپ کے بارے میں ہر طرف سے، یہاں تک کہ آپ کے شوہر سے اتنا کچھ سنا تھا۔ وہ میرے ہاں آئے تھے اور مجھے بہت ہی اچھے لگے۔" بظاہر انہوں نے بڑے قصد سے اضافہ کیا۔ "کہاں ہیں وہ؟"

"وہ سامارا چلے گئے ہیں" کیٹی نے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

"انہیں میری طرف سے تسلیم کہئے گا، ضرور کہہ دیجئے گا۔"

"ضرور کہہ دوں گی" کیٹی نے غصہ سے کہا اور وہ بدی سے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھا۔

"تو الوداع ڈالی" اور ڈالی کو پیار کرتے اور کیٹی سے ہاتھ ملاتے ہوئے آنا جلدی سے چل گئیں۔

"بالکل ویسی ہی ہیں وہ اپنی ہی پر [illegible] بہت ہی خوبصورت" کیٹی نے [illegible] سے ساتھ [illegible] رہا تھا۔ "لیکن [illegible] میں [illegible] ہیں [illegible] سے [illegible] آپ [illegible]"

"میں [illegible] کچھ خاص ہی بات ہے" ڈالی نے کہا۔ "جب میں انہیں رخصت کرنے [illegible] تک گئی تو مجھے لگا کہ وہ رونا چاہتی ہیں۔"

لگتا ہے وہ چاہتا ہے کہ میرے تن پر کپڑے تک نہ رہ جائے اور میں اس کے لئے بچھ جاتا ہوں۔ اب یہ سوال ہے"

ان خیالوں میں وہ کھوئی ہوئی تھیں اور ان میں اس قدر محو تھیں کہ انہوں نے اپنی حالت کے بارے میں سوچنا بھی بند کر دیا تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر کی رسائی سے پاس پہنچ گئیں۔ چوہدار کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ہی انہیں یاد آیا کہ انہوں نے رقعہ اور تار بھجوایا تھا۔

"جواب آیا؟" انہوں نے پوچھا۔

"ابھی نہیں" چوہدار نے جواب دیا اور اس نے رقعہ پڑھا اور تار کا لفافہ اٹھایا اور انہیں دے دیا۔ انہوں نے پڑھا "میں اس بچے سے پہلے نہیں پہنچ سکتا۔ رو دھو گی۔"

"اور ہرکارہ نہیں لوٹا؟"

"ابھی تک تو نہیں" چوہدار نے جواب دیا۔

"اچھا" انہوں نے کہا "میں جاتی ہوں۔ لکھے دیتا ہے" انہوں نے اپنا اور اپنے ارد گرد بیٹھے ہوئے سب لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا "میں گھر جا رہی ہوں۔ آپ لوگوں سے پاس عارضی طور پر چلا جانے سے بہتر ہے کہ میں اپنے گھر میں رہوں۔ میں کوشش کروں گی کہ آپ سب کی تکلیف کا باعث نہ بنوں۔ آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔"

"ہاں تو میں نے آخر اتنی لمبی طرح اس بیل سے دور رہنے میں ہی عافیت سمجھی" انہوں نے اپنے آپ سے کہا۔ "اب کیا ہو گیا؟ کیوں؟ کیا اس سے بھاگنے سے کوئی فائدہ ہوا؟ کیا میں اس سے بچ سکتی ہوں؟ نہیں۔ میں جانتی ہوں کہ میں نہیں بچ سکتی۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن سے کوئی بچ نہیں سکتا

"میری محبت روز بروز بڑھ رہی ہے اور خوف محسوس ہوتی جا رہی ہے اور اس کی محبت بھی بڑھتی ہی جا رہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے لگ ہوتے جا رہے ہیں" انہوں نے سوچنا جاری رکھا "اور اس میں کوئی بھی چیز ہمیں نہیں روک سکتا میرے پاس تو بس ایک ہی ایک ہے اور میرا مطلب یہ ہے کہ وہ بالکل بالکل روز بروز بڑھ رہا ہے مجھے ہے اور وہ مجھ سے روز بروز بڑھتا جا رہا ہے اور جانا چاہتا ہے تعلق ہم سے تک ہم دونوں ایک دوسرے کی طرف بڑھتے اور بڑھتے ہوئے بالکل صحیح طور پر مختلف سمتوں میں ایک دوسرے سے دور اور الگ چلتے جا رہے ہیں اور اس کو بتانا ممکن نہیں ہے وہ مجھ سے کہتا ہے کہ میں بالکل سیدھی طرح چلتے ہوئے ملنے والی ہوں اور میں نے بھی اپنے آپ سے کہا کہ میرا خیال بالکل یہی تھا لیکن یہ سچ نہیں ہے میں خلق نہیں ہوں میں ناخوش ہوں لیکن میں خلق نہیں ہوں بالکل کیونکہ ہوا خلق ہونا اس سے پیدا ہوتا ہے والے یہاں کے کہت تلخی میں انہوں نے اپنی تنگ دلی "اگر میں سوائے ایسی محبوب کے اور کچھ بھی ہوتی جو صرف اس سے پیار محبت کی پرخوش تبدیلی ہے۔ لیکن میں کچھ اور ہو ہی نہیں سکتی اور ہونا چاہتی بھی نہیں اور میری یہی خواہش اس میں تکلیف دہ بالکل ہے اور اس سے مجھے اس پر غصہ آتا ہے اور اس سے علاوہ کچھ ہو ہی نہیں سکتا کیا اتنی میں ہو سکتی نہیں کہ اس سے مجھے خوف یا ہمیشہ سوچتا رہنا اس کی نظروں سے میں گر جانے سے محبت نہیں کر سکتی مجھے اس کی عورت کے پاس نہیں جانا؟ یہ سب میں جانتی ہوں لیکن اس سے میری تسلی نہیں ہوتی۔ اگر وہ مجھ سے محبت نہ کرے گا اور صرف "ترس" کھا کر میرے ساتھ نیکی اور ملائمت سے پیش آئے گا تو وہ تو نہیں ہو گا جو میں چاہتی ہوں یہ تو جھوٹے سے بھی بدتر ہے ایسا تو نہیں ہے اور یہی تو ہے مجھ سے محبت تو وہ اب ہمیشہ سے نہیں ہے اور یہاں محبت ختم ہوتی ہے وہیں سے نفرت شروع ہوتی ہے ان لوگوں کو میں بالکل نہیں جانتی ہوں بہادریوں ہیں اور کاں ہی ہاں۔ اور مجھ میں لوگ ہی لوگ ہیں بہت سے ہیں ان کوئی حد ہی نہیں اور سب ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں۔ اچھا تو پھر میں یہ سوچوں کہ میں لکھنے کے لئے زندہ ہی ہوں تو مجھے طلاق مل جاتی ہے" کیسی نکما اور روح مردہ ہو گئی مجھے سے بہتے ہیں اور میں اور زندگی سے شادی کر لیتی ہوں "کیسی نکما اور روح مردہ ہو گئی انہوں نے اور اپنے معمولی وضاحت کے ساتھ ان اشتہاروں پر پھیرے جانے ان سے سامنے ہوتا ہوا ان کی میز پر جان ہی تھکی تھکی آنکھیں سفید ہاتھوں پر بھری ہوئی بال بکھریں ان الجھ ان واقعیاں پنکھا اور وہ جو بیمار کر کے ہو ان کے درمیان تھا اور شدت محبت ہی سما جاتا ہے انہوں نے تاثر سے نظر بھری ہی۔ "تو مجھے طلاق مل جائے گی اور میں اور زندگی کی بیوی ہو جاؤں گی تو پھر کیا ہو گا مجھے اس طرح بیٹھا ہوا سوچنا ہے کی جیسے اس سے بچ مجھے دیکھ رہا ہے نہیں۔ اور سرخ ڈھیر ہوئے ہوئے ہیں ہوئے ہیں کے بارے میں سوال کرنا سوچنا ہے کا اور اپنے اور زندگی سے رہنا ہیں ہوں گی اس پر حکمت ہے کوئی بھی اور کچھ بھی کسی کم سے یہ ہوتا ہے؟ نہیں اور نہیں ہے انہوں نے اور سے بھی ہوں وہ ہیں سے بغیر جواب دیا "تاکہ زندگی سے نفاست کے مطابق ہم ایک ایک ہیں رہے ہیں میں اسے دیکھ رہی ہوں اور وہ مجھے اور وہ نا سے ممکن ہے مجھ کو ہوئی ہوئی کی جائیں ہوئی ہوئی ہوئی

عورت کو کہانی لگا دیا ہوا سایہ پیچھے تھی (کہانی کے خیال ہی خیال میں اس عورت کے کپڑے اتار دالے اور اس کا سوٹ کیس بہت ہی صاف لگا اور غیر ملکی مدار میں ہستی ہوئی ایک لڑکی پیچھے دوڑتے چلے جا رہے تھے:

"کاتریا اور ملینا کے پاس سب کچھ انہیں کے پاس ہا تھا" (54) لڑکی نے چیخ کر کہا۔

"لڑکی بھی پھر سے دوڑیں بھرنے لگی ہے" کہانی نے سوچا۔ کسی کا سامنا ہو جائے اس خیال سے کہانی خاموش ہو گئی۔ اس کی مقابل والی لڑکی سے دور ہو گئیں ایک کندھے صورت مزدور ہوا لگا کے جس سے پیچھے سے لگے ہوئے ہیں نکلے تھے اس لڑکی سے گزر وہ صاف صاف کر رہی تھی گاڑی کے پہیوں کو دیکھ رہا تھا اس سے ہنگر مزدور میں کچھ حالی پچالی کی بات سے "کہانی نے سوچا اور ہوا جو ہوا رہے تھے اپنے ہو سے دو مقابل سے دور ہو رہے تھے چل گئیں اور وہ اور وہاں بیوی کو اور سے یا آپ رہنا چاہتی ہیں؟"

کہانی نے ہوا کہ ہیں دیا اور آنے والے مسافروں سے دلچسپی نہیں دیا کہ اس کی طالب کے پیچھے پڑ گئے تھے اور وہ ہو گئیں" ہو گئیں سیاہ بیوی ان سے مقابل والی ہیں۔ ہو گئے اس لوگوں سے عورت کے ہاں ہیں بچا اس سے سیاہ کو اپنا میاں اور بیوی دونوں کہانی اور لڑکی کے ہو گئے تھے اور کہیں تک کہ ہیں پچ کی اسارت دیں کی بلا ہو اس سے کہیں کہ وہ، مگر سے بنا چاہتے تھے ہاں سے ہاں کی صاف دی حاصل کے دوہری سے عورت میں سیاہ ہاں سے دار سے ہیں ہاں سے گا اس کی ہو سے تک پہلے سے بھی مر گئی تھی وہ دوں کی ہو گئی ہو گئی ہاتھ ہیں ہو سے ہی ہے تھے وہ ہیں کہانی صاف اور ہو رہی تھیں وہ ایک ہو سے ہو گئے ہیں ہو سے ہو گئی ہیں ہو سے ہو گئی ہیں ہو سے ہو گئی

"ہوں! مجھے اسی کی توقع تھی!" انہوں نے بدقسمتی سے مسکراتے ہوئے اپنے آپ سے کہا

"اچھا تو تم گھر جاؤ" انہوں نے نیا تامل سے مدھم آواز میں کہا انہوں نے مدھم آواز میں اس لئے کہا تھا کہ ان کی آواز کس ان کے پاس کھڑے میں مخل ہو رہی تھی "میں تم کو اپنے کوارٹر تک پہنچا دوں گی" انہوں نے سوچا اور اس اجنبی سے ساتھ وہ شکل سے اور اپنے آپ سے نہیں بلکہ اس سے مخاطب ہوئیں جس سے انہیں بہت محبت تھی۔ محبوب کیا تھا وہ اسٹیشن کی عمارت کے برابر سے چلتی ہوئی پلیٹ فارم پر آگے چل گئیں

پلیٹ فارم پر حاضرین مل رہی تھیں انہوں نے سر گھما کر انہیں دیکھا اور ان کے بیمار شوہر کے بارے میں خالی خالی نظروں سے پوچھا "اصلی ہے" ان لوگوں نے اس لیس کے بارے میں سوچا وہ پہنے تھیں یہ لوگ انہیں یہیں سے لیے ہوئے تھے وہ چہرے کو گھورتے ہوئے اور غیر معمولی آواز میں بہتے ہوئے پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے اسٹیشن ماسٹر کو دیکھ رہا تھا اس سے پوچھا "یہ گاڑی کہاں جا رہی ہیں؟ اور اس پیچھے والا انجن کہاں جا رہا تھا "یہ گاڑیاں کہاں جا رہی ہیں؟" انہوں نے پلیٹ فارم پر آگے بڑھتے ہوئے پوچھا پلیٹ فارم سے پرے گاڑی جا چکی تھی۔ جھنگ سے ہوتے ہوئے ملتان کو جانے والی گاڑیاں کھڑی تھیں اور اپنے آگے تھے ہوئے بس بس کر دوروں سے باتیں کر رہے تھے جیسے وہ ان لوگوں سے برابر کچھ ایسی ہی باتیں کر رہے ہوں انہیں دیکھنے لگے انہوں نے آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے ان لوگوں سے دور جا کر پلیٹ فارم کے سرے پر کھڑی ہو گئیں۔ ایک مال گاڑی آ رہی تھی۔ پلیٹ فارم پر کھڑے ہوئے لوگوں نے کہا کہ وہ خالی مال گاڑی میں جا رہی ہیں۔

وہ چاہتی تھیں اس شخص کا بیان یاد کر لیں جو اس نے ان کی ملاقات سے پہلے ان کو سنایا تھا اور وہ کچھ کہنا چاہتی تھیں جو اس نے ان سے کہا تھا۔ وہ ان باتوں سے آہستہ آہستہ ہوا کی طرح دور ہو گئیں۔ ان کی آنکھوں کے سامنے ایک مال گاڑی کا ڈبہ نمودار ہو گیا۔ انہوں نے ڈبے کے دروازے کی درز میں سے اپنے پیچھے ہوئے لوگوں کو دیکھا اور آنکھوں سے اندھیرے میں ان کے چہروں کو پہچاننے کی کوشش کی۔ اگلے اپنے پیچھے والے لوگوں کو دیکھا اور وہ سمجھ گئے کہ اب یہ سچ ان کے سامنے پڑے گا

"ہاں" انہوں نے ڈبے کے سامنے میں دھول اور کوئلے کے غبار میں دیکھتے ہوئے کہا جن سے سلیپر بھرے ہوئے تھے "ہاں بالکل سچ ہے اور میں اسے سہہ لوں گی اور سچ کو قبول بھی کر لوں گی جس سے بھی اور جیسے بھی"

وہ پہلے اس سے پہلے کہ انجن سے نکلنے والی بھاپ کی وجہ سے اندھیرا ہو جائے اور کچھ نظر نہ آ سکے وہ اپنے ساتھیوں سے کچھ کہنا چاہتی تھیں لیکن اس بھیڑ کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ وہ خود بھی نہیں جانتی تھیں کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہیں۔ سچ اور اس کے برابر سے گزر رہا تھا اب گلے سے وہ اظہار کا صحیح انجن کی طرح سانس لے رہا تھا اس وقت وہ ٹھیک اسی طرح سانس لے رہا تھا جیسے وہ ٹھیک ہونے کے بعد بال میں جانے کی تیاری کرتی تھیں اور انہوں نے اپنے اور صلیب لٹکا لیا تھا صلیب ہلنے کی وجہ سے ان کی حرکت سے کچھ اور لڑکپن کی یادوں کا پورا سلسلہ ان سے وابستہ ہو گیا اور جو بیچ اس کے لیے ہر چیز پر چھا گئی تھی وہ اچانک غائب ہو گئی اور ایک لمحے کے لیے زندگی اپنی بنی ہوئی خوشیوں کی ساری جھلک دمک کے ساتھ ان کے سامنے آ گئی

انہوں نے قریب آتے ہوئے دوسرے ڈبے کے پہیوں پر سے اپنی نظریں نہیں ہٹائیں۔ اور ٹھیک اسی وقت جب گلے اور پچھلے پہیوں کے بیچ کا حصہ ان کے برابر آیا انہوں نے اس بیگ کو لٹکنے دیا اور سر کو

حصہ ہشتم

۱

[illegible] مہینے گزر چکے تھے [illegible] سرگنی ایوانووچ اس کتاب کا مطالعہ کیے جانے کی تیاریاں کر رہے تھے۔

اس زمانے میں سرگنی ایوانووچ کی زندگی میں بھی اہم واقعات ہوئے۔ ان کی کتاب "یورپ اور روس میں حالت ریاست کی میادیوں اور ہیئتوں" کا [illegible] پہلے تمام ہو گئی تھی جو اس کی چھ سال کی محنت کا ثمر تھی۔ اس کتاب سے چند ابواب، مقالوں اور جریدوں میں شائع ہو چکے تھے اور کچھ باب سرگنی ایوانووچ نے اپنے حلقے کے لوگوں کو پڑھ کر سنائے تھے۔ کچھ پانچ [illegible] اس تصنیف سے یا تالیف کے بالکل ابتدائی دنوں سے [illegible] ہونے سے پہلے ہی سرگنی ایوانووچ کو توقع تھی کہ ان کی کتاب "نظام ریاست" [illegible] عاشقوں، عقیدہ مندوں [illegible] کی [illegible] کرنے میں [illegible] کتاب [illegible] یا میں شدید بحثوں کو ہوا دے گی

[illegible] احتمال نظر انداز ہونے سے [illegible] کتاب پچھلے سال شائع کرنے کے لئے [illegible] تصحیح دی گئی

سرگنی ایوانووچ اس کتاب کے بارے میں [illegible] سے پوچھتے تھے [illegible] دوستوں نے اس سوال کا جواب [illegible] اس کی کتاب کیسی چل رہی ہے [illegible] ہونے سے بعد کتاب کو دوستوں سے بھی [illegible] پوچھنے سے کہ کتاب کی [illegible] کیسی ہو رہی ہے [illegible] پھر بھی وہ [illegible] اور ستائش بھری نگاہ سے ان کی [illegible] نظریں لگائے تھے جو ان کی کتاب معاشرے میں اور ادب میں پیدا کرے گی۔

[illegible] ایک ہفتہ گزرا تھا [illegible] اور معاشرے میں [illegible] اس کے بارے میں [illegible] اور عالم بھی کبھی بظاہر اور اصل [illegible] بارے میں باتیں کرتے تھے [illegible] جاں پہچان سے والی لوگوں کو ملنے والے مضمون کی کتاب سے دلچسپی [illegible] بھی اس سے واقف تھے۔ اور معاشرے میں جو اس وقت خاص طور [illegible] میں معروف تھا بالکل ہی بے خبری تھی۔ ادب میں بھی پورے تین مہینے تک کتاب کے بارے میں ایک لفظ بھی نہ کہا گیا۔

سرگنی ایوانووچ نے پوری تفصیل کے ساتھ اس وقت کا حساب لگایا تھا جو تبصرے لکھے جانے اور شائع ہونے کے لئے درکار تھا لیکن دوسرا مہینہ گزر گیا پھر بھی سناٹا رہا۔

صرف "شمالی جھونٹا" میں منطق و ربانیات کے بارے میں "جو اپنی آواز سے محروم ہو گیا تھا" ایک مزاحیہ مضمون میں ہر سر تحقیر کرنے والے انداز میں [illegible] کتاب کے بارے میں بھی کہہ دیے گئے تھے جس سے یہ ظاہر ہوتا تھا [illegible] اس کتاب کے بارے میں سب لوگ پہلے ہی بری رائے قائم کر چکے ہیں اور وہ عام سمجھ کا موضوع بن چکی ہے۔

آخر کار تیسرے مہینے میں ایک سنجیدہ رسالے میں تحدیدی مضمون شائع ہوا۔ سرگنی ایوانووچ اس مضمون کے مصنف کو جانتے تھے [illegible] اس سے ایک بار گفتگو کے لئے ملے تھے۔

مضمون کا مصنف ایک بالکل نوجوان، اہم الزام میں مراجعہ مضامین لکھنے والا صحافی تھا جو [illegible] سے بہت بیباک لیکن غیر مضمون طور پر [illegible] اور [illegible] میں [illegible] تھا۔

مصنف کے لئے اپنی قطعی حقارت سے باوجود، سرگنی ایوانووچ نے [illegible] مضمون پڑھنا شروع کیا۔ مضمون [illegible] بیباک تھا۔

صاف ظاہر تھا کہ مضمون نگار نے جان بوجھ کر کتاب کو اس طرح لکھا تھا [illegible] سمجھ میں نہ آ سکے۔ لیکن اس نے اقتباسات [illegible] کتاب [illegible] اس لئے کیا تھا [illegible] ظاہر تھا [illegible] کسی نے نہیں پڑھا تھا) [illegible] بالکل صحیح ہو جاتا ہے [illegible] کتاب [illegible] کے مجموعے [illegible] اور کچھ بھی نہیں اور [illegible] الفاظ بھی [illegible] ہوئے تھے اور [illegible] ظاہر ہوتا تھا) اور یہ کہ کتاب کا مصنف [illegible] مضمون کا [illegible] کیا گیا تھا کہ سرگنی ایوانووچ [illegible] اس طریق کی [illegible] سے [illegible] صاف تھا

سرگنی ایوانووچ نے تحدیدی [illegible] کی انصاف [illegible] بار بار [illegible] سے ایک مسئلہ [illegible] بالکل صاف ظاہر تھا کہ [illegible] مضمون کے مصنف سے اپنی ملاقات اور [illegible] کی بارے [illegible] تفصیلات [illegible] کیا:

"میں نے کسی بات سے اس کو نہیں [illegible] پہچانا؟" سرگنی ایوانووچ نے سوال کیا

اور یہ یاد کر کے کہ انہوں نے کس طرح [illegible] اس [illegible] تھا جن سے اس کی [illegible] اور جہالت کا پتہ چلتا تھا سرگنی ایوانووچ [illegible]

اس مضمون کے بعد [illegible] میں [illegible] خاموشی چھا گئی [illegible] اور [illegible] بات چیت میں بھی سرگنی ایوانووچ [illegible] جھاڑ [illegible] محفلوں میں [illegible] محفلوں سے کام کیا تھا میں ناپید ہو گئی کہ اس کا کوئی نام نشان بھی نہ رہا۔

سرگنی ایوانووچ [illegible] بالکل [illegible] میں [illegible] میں [illegible] کرتے تھے جس میں پہلے ان کے وقت کا [illegible] صرف ہوتا تھا

سرگنی ایوانووچ ذہین، تعلیم یافتہ و صاحب "محنت مند اور عمل پسند آدمی تھے اور ان کی سمجھ میں [illegible] کہ اپنی سرکاری [illegible] کرنا [illegible] کرنا [illegible] مکمل ہو تا وہاں بات [illegible] میں [illegible] اور اپنے [illegible] رکھتے تھے کہ پوری طرح بات چیت میں الجھ جائیں [illegible] جب [illegible] تھا [illegible] اس کے بعد بھی فرصت کا [illegible] اور [illegible] قوت [illegible] تھی۔

ان کی کتاب کی ناکامیابی کے سبب سے ان کے لئے [illegible] مشکل ترین وقت تھا اس میں ان کی خوش قسمتی سے [illegible] مذہبی عقائد کے [illegible] [illegible]

تلخ مسکراہٹ اور بڑی سمجھ بوجھ مسکراہٹ کے ساتھ اس وقت کہا جب سرگئی ایوانووچ نے انہیں دھوکہ کر رقعہ دیا

"میں نے یہ سنا تھا کہ وہ جا رہے ہیں لیکن یہ نہیں جانتا تھا کہ کب اور کاری سے؟"

"میں نے دیکھا ہے وہ بہت ہیں انہیں رخصت کرنے کے لئے ان کی ماں آئی ہیں بلکہ بھی یہ بہتر ہوں گا کہ سکتے تھے" "ہاں ہاں ظاہر ہے"

جس وقت یہ لوگ باتیں کر رہے تھے اسی وقت ان کے پاس سے لوگوں کی ایک بھیڑ کھانے کی میز کی طرف گزر گئی یہ لوگ بھی اور قریب چلے گئے اور انہوں نے ایک صاحب کی رودار آواز سنی جو ہاتھ میں شراب کا گلاس لے رضاکاروں سے خطاب کر رہے تھے "انہوں نے سماجیت کی تاریخ بنائی ہے اس صاحب نے کہا اور بلند ہو کے کہا "اس عظیم مقصد میں کامیابی کے لئے آپ کو دعا کرنی ہے ہاں ہاں کو ڈویو" (6) انہوں نے بلند اور بھرائی ہوئی آواز میں اپنی تقریر ختم کی

سارے لوگوں نے خوش ہو کر کہا "ڈویو" اور وہاں میں ایک بھیڑ سی لگ گئی جس میں پرنس نے حصہ لیا

"اور یہ پرنس کیا خوش ہے" خوشی کی مسکراہٹ سے دیکھتے ہوئے اسی پان ارکانسکی نے کہا جو بھیڑ سے بچ میں چلا گیا تھا "کیا ہے یہ بڑی شاندار اور پرجوش تقریر ہے کیوں شاویش اور سرگئی ایوانووچ بھی ہیں اب تو آپ کو اپنی طرف سے بھی چند جملے کہنا چاہیں" "نہیں اب آپ کو رخصت ہونے والے ہیں آپ کی اچھی طرح لیتے ہیں" انہوں نے شوخیت تمسخر اور احترام آمیز مسکراہٹ کے ساتھ اور سرگئی ایوانووچ کو ہاتھ سے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں تو ابھی جا رہا ہوں۔"

"کہاں؟"

"دیمیانت بھائی کے پاس" سرگئی ایوانووچ نے جواب دیا۔

"تو آپ ہماری بڑی سے ہیں گے میں نے انہیں خط لکھا ہے لیکن آپ تو ان سے پہلے ملیں گے اصولی رہے کہ آپ کا وہاں پہنچنا بہت ضروری ہے کیونکہ آل رائٹ (5) وہ سمجھ جائیں گی۔ اور اس کے علاوہ بڑی صاحبت ہو گی" آپ ہاں سے بھی کہہ دیں کہ میرا انتظار ہو گیا ہے حیثیت ختم کیشن ختم ہے ہاں وہ سمجھ جائیں گی آپ کو جانا ضروری ہے میں نے بھی بہت کوشش کی" (6) معذرت کی رہتے ہوئے وہ پرنس سے مخاطب ہو گئے "اور میرا خیال ہے انہیں بلکہ حیثیت آئی ایک ہزار نفلیں اور میں نہیں بھجوا رہی ہیں۔ بتاؤ میں نے ٹھیک کیا؟"

"ہاں میں نے سنا" آواز حیثیت نے جواب دیا۔

پرنس سے کہا "آپ چلے جا رہے ہیں" اسی پان ارکانسکی نے کہا "کل بہت سے لوگوں کو دعوت دے رہے ہیں پرنس کے لیویرچ خیالی اور ہمارا سیدھا کریا دونوں جا رہے ہیں وہ سیدھا کی سے بھی ملوں گا ہوں شاویش سے اس کو بہت پیار ہے" وہ حاتم سے مخاطب ہوئے

پرنس سے ہوں نے اور بیشیت کی طرف دیکھا انہیں اس بات سے اسی پان ارکانسکی کو دکھی جان میں ہوں سرگئی ایوانووچ اور پرنس ان سے بچنا چاہتے ہیں وہ مسکراتے ہوئے کسی

پرنس کی ہیئت میں لگے ہوں کو دیکھتے اور کسی دوسری طرف [illegible] رہے ہوں انہوں نے دیکھا کہ ایک حاتم [illegible] پانچ منٹ میں [illegible] داخل ہوا۔

"جب سے میرے پاس رقم ہے تب سے میں اس پیشہ [illegible] بچوں [illegible] سکتا" انہوں نے کہا "اور جن کی حرص [illegible] ہیں ان کا [illegible]"

"یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ" وہ [illegible] اسی پان ارکانسکی [illegible] جا رہے ہیں۔ ایک کے لئے اسی پان ارکانسکی [illegible] قدم پر وہ اسا محفل [illegible] اسی پان ارکانسکی [illegible] تھا وہ اسی پان ارکانسکی [illegible] صرف ایک سور اور پرانے دوست کی طرح ملے۔

"ان کی ساری [illegible] کے ساتھ [illegible] گئی ہوئی [illegible] کے جانے پر پرنس نے کہا "یہ [illegible] وہ [illegible] وہ [illegible] کے لئے شکار ہو گا [illegible] آپ [illegible] اسی پان ارکانسکی نے کہا "کیا ہے [illegible] آپ [illegible] اس سے باتیں کیجئے گا" پرنس نے کہا

"ہاں ہو سکتا ہے اگر موقع ملا"

"مجھے وہ کبھی پسند نہیں تھا [illegible] کو خود چاہتا ہے بلکہ اپنے طریق سے پورا سکوا دن لے جا رہا ہے"

"ہاں میں نے سنا۔"

گفتگو ختم ہوئی۔ سارے لوگ [illegible] کی طرف بڑھے

"وہ جا رہے ہیں" پرنس نے اسی پان ارکانسکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور [illegible] والی سیاہ بیت [illegible] اپنی [illegible] اسی پان ارکانسکی [illegible] بڑی میں کچھ بات کر رہے تھے۔

اسی پان ارکانسکی [illegible] رہے تھے۔

اسی پان ارکانسکی کے اشارہ کرنے پر اس نے ادھر دیکھا جدھر پرنس اور سرگئی ایوانووچ تھے اور پھر کچھ کہنے اس نے اپنی ہیٹ اٹھا کر [illegible] اس نے پہلے سے [illegible] کا اظہار [illegible] گویا چمڑا ہو گیا تھا۔

پلیٹ فارم پر ٹرین کو کہا "اے خدا اذار کو [illegible] "ہاں [illegible] "ڈویو" ایک لمبے قد کا [illegible] اور [illegible] خاص طور سے [illegible] اور [illegible] کے اوپر اپنی قمیض ہیٹ اور گلے [illegible] اس کے پیچھے [illegible] اور ایک [illegible] گاڑی نے بھی "ہورا" کی نعرے لگائے [illegible] تقلید کی

[illegible] سے الوداع کہہ کر سرگنی ایلوویچ اپنے ہم سفر کنڈاسوف کے ساتھ خصوصی بھری ہوئی گاڑی میں چلے گئے اور گاڑی نے حرکت کی۔

رات [illegible] سٹیشن (7) پر ریل گاڑی ٹاہر مقدم نوجوانوں کے ایک گروپ سے کیا رسالداروں نے پھر تعظیم کی اور سر باہر نکال نکال کر دیکھا لیکن سرگنی ایلوویچ نے ان کی طرف کوئی توجہ نہیں کی۔ وہ سب رسالداروں سے سابقہ پڑ چکا تھا کہ وہ ان سے عام لوگوں کو کچھی طرح جانتے تھے اور اس سے انہیں دلچسپی نہ تھی البتہ کنڈاسوف اپنی علمی مصروفیت کی وجہ سے رسالداروں کا مشاہدہ کرنے کا متوقع تھا۔ انہیں ان لوگوں سے بڑی دلچسپی ہوگی اور وہ ان کے بارے میں سرگنی ایلوویچ سے سوال کرتا رہا۔

سرگنی ایلوویچ نے اسے مشورہ دیا کہ وہ دوسرے درجے میں چلا جائے اور عوام سے باتیں کرے اگلے اسٹیشن پر کنڈاسوف نے اس مشورے پر عمل کیا۔

اگلے سٹیشن پر وہ دوسرے درجے میں چلا گیا اور رسالداروں سے متعارف ہوا وہ سب الگ الگ سیٹ کے ایک کونے میں دبکے دبکے سے باتیں کر رہے تھے۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ اس بات کو جانتے تھے کہ سارے مسافروں کی توجہ انہی کی طرف ہے۔ کنڈاسوف کی نظر انہیں پر مرکوز تھی۔ لمبے قد والا، جسے پیچھے والا نوجوان سب سے زیادہ عزت سے بات کر رہا تھا، ظاہر ہو رہا تھا میں تھا اور اپنی تعلیمی [illegible] میں ہونے والی [illegible] بیان کر رہا تھا۔ اس سے قبل ایک موٹا تازہ فوجی افسر [illegible] کی وردی کا بٹن پہنے ہوئے تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے [illegible] بار بار [illegible] پہنے سوٹ کیس پر بیٹھا ہوا تھا۔ چھ تھا اور رہا تھا۔

[illegible] کنڈاسوف سے [illegible] کہ وہ [illegible] اس وجہ سے [illegible] ناپسندیدگی [illegible] ظاہر ہوا اور اڑال تھی۔ وہ کنڈاسوف کو اس وجہ سے [illegible] ناپسندیدگی [illegible] کرتا تھا۔ ظاہر ہے یقین تھا خاص طور سے اب شراب پی کر کہ وہ رسالداروں سے [illegible] گاڑی [illegible] طریقے سے [illegible] رہا تھا۔

[illegible] سے [illegible] کنڈاسوف [illegible] اچھا [illegible] رسالدار [illegible] کنڈاسوف [illegible] کسی [illegible] کام کرتا تھا کسی [illegible] پر [illegible] تھا [illegible] اور [illegible] کی [illegible] کے بارے میں [illegible] کسی ضرورت کے باتیں کرتا تھا [illegible]

[illegible] ان دونوں کے برعکس کنڈاسوف کو بہت اچھا لگا۔ وہ منکسر اور خاموش [illegible] تھا [illegible] کے علم سے اور سوا کر کی جانبار [illegible] کے بارے میں خود کچھ کہہ ہی نہیں رہا تھا۔ جب کنڈاسوف نے اس سے پوچھا کہ اسے کس چیز نے سروس جانے پر [illegible] تو اس نے انکسار کے ساتھ جواب دیا:

[illegible]

"تیسرے میں کیوں جب سب سے زیادہ ضرورت [illegible] ہوں" [illegible] اس نے [illegible] سے اندازہ لگایا کہ وہ خاصے اچھے عہدے پر پہنچا ہوا ہوگا۔

"میں نے [illegible] میں بہت [illegible] میں [illegible] شروع کیا کہ اس نے کیشن کے لئے امتحان [illegible]

ان سب چیزوں نے مل کر کنڈاسوف پر کوئی اچھا تاثر نہیں پیدا کیا اور جب اگلے [illegible] شراب پینے کے لئے اترے تو کنڈاسوف نے چاہا کہ کسی سے بات کر کے اپنے [illegible] کرے [illegible] بات چیت کو سن رہا تھا۔ جب وہ دونوں اکیلے رہ گئے تو کنڈاسوف اس سے مخاطب ہوا۔

"یہ سارے لوگ کس قدر مختلف عہدوں کے ہیں اور وہاں جا رہے ہیں" کنڈاسوف نے غیر یقینی انداز میں کہا اس لئے کہ وہ اپنی رائے [illegible] ظاہر کرنا چاہتا تھا۔

[illegible] تھا [illegible] میں [illegible] کی [illegible] اور [illegible] ان کی بات چیت سے [illegible] اور اس کی بات چیت سے [illegible] تھے "وہ ان سب کو شراب خوری کھانا [illegible] ظاہر [illegible] سمجھتا [illegible] اس کے شہر میں بس ایک [illegible] شدہ [illegible] [illegible] [illegible]

جب وہ دوسری بار گزرے تو انہوں نے کھڑکی کے پاس بوڑھی کاؤنٹس کو دیکھا۔ انہوں نے کوزٹ نیشیت کو اپنے پاس بلایا

"میں تو بس اس کو کرسک تک پہنچانے جا رہی ہوں" انہوں نے کہا۔

"ہاں میں نے سنا" سرگئی ایوانووچ نے ان کی کھڑکی کے پاس رک کر اور اس میں سے اندر جھانکتے ہوئے کہا "ان کی طرف سے یہ کتنا قابل قدر اقدام ہے" انہوں نے یہ دیکھ کر اضافہ کیا کہ وہ دشمنی کپیار لسٹ میں نہیں تھا۔

"ہاں اب اپنے اس دکھ کے بعد وہ اور کر تا بھی کیا؟"

"کیسا بھیانک واقعہ تھا!" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔

"اف میں نے کیسی افتاد جھیلی ہے!" اے آپ آجائیے نا۔ اف' میں نے کیسی افتاد جھیلی ہے!" جب سرگئی ایوانووچ اندر آکر ان کے پاس صوفے پر بیٹھ گئے تو انہوں نے پھر کہا۔ "اس کا تو تصور بھی نہیں کیا جا سکتا! چھ ہفتے اس نے کسی سے بات نہیں کی اور کھانا بھی تبھی تھا جب میں بہت منت کرتی تھی۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی اسے اکیلے چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔ ہم نے ہر ایسی چیز وہاں سے ہٹا دی جس سے وہ خود کشی کر سکتا تھا' ہم پچھلی منزل پر رہتے تھے مگر کسی بھی چیز کی پیش ہی کرنا ممکن نہ تھا۔ آخر آپ تو جانتے ہیں کہ اس نے ایک بار پہلے بھی تو اسی عورت کی خاطر گولی ماری تھی" انہوں نے کہا اور یہ جملہ کہتے ہوئے اس دانتے کو یاد کر کے سکڑ گئیں۔ "ہاں' وہ ختم ہو گئی جیسے اس طرح کی عورت کو ختم ہو جانا چاہئے تھا موت بھی اس نے بھی تو ایسی شرمناک اور پست۔"

"اس کا فیصلہ ہمیں نہیں کرنا ہے کاؤنٹس" سرگئی ایوانووچ نے لمبی سانس بھر کر کہا "لیکن میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے لئے یہ کتنا تکلیف دہ رہا ہو گا۔"

"ارے" اس کی تو بات ہی نہ پوچھئے۔ سمجھئے اس رات میں سیدھے اپنے گھر میں رہتی تھی اور وہ میرے پاس آیا تھا۔ اس کے پاس ایک رقعہ لایا گیا۔ اس نے وہ اب لکھا اور بھیج دیا۔ ہمیں کچھ پتہ نہیں تھا کہ وہ وہیں اسٹیشن پر تھی۔ شام کو میں بس اپنے کمرے میں گئی ہی تھی کہ مجھ سے میری ملازمہ میری نے کہا کہ اسٹیشن پر ایک خاتون نے خود کو ریل گاڑی کے نیچے ڈال دیا۔ مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے سر پر کچھ مار دیا ہو۔ میں سمجھ گئی کہ یہ وہی تھی۔ پہلی بات جو میرے منہ سے نکلی وہ یہ تھی کہ "اس سے مت بتانا" لیکن ان لوگوں نے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا۔ اس کا کوچوان وہاں تھا اور اس نے سب دیکھا تھا۔ جب میں وہ ذکر اس کے کمرے میں گئی تو وہ اپنے حواس میں نہیں تھا۔ اسے دیکھ کر ڈر لگتا تھا۔ اس نے ایک لفظ بھی نہیں کہا اور وہ ذکر اسٹیشن گیا۔ اب یہ تو مجھے پتہ نہیں کہ وہاں کیا ہوا لیکن اسے مردہ کی طرح وہاں سے لایا گیا۔ میں تو اس کو پہچان بھی نہ پائی۔ ڈاکٹر نے کہا پرانا خون کا ہیمبلٹ (؟) اس کے بعد تو تقریباً جنون کا دورہ پڑ گیا۔

"اف' اب میں کیا بتاؤں!" کاؤنٹس نے ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا۔ "بہت ہی بھیانک وقت تھا۔ نہیں' آپ چاہے جو کہئے' بری عورت تھی یا بیمار ہونے کیا ہیں اس طرح کے انتہائی حد تک پہنچے ہوئے جذبات یہ تو کچھ خاص چیز ثابت کر دینے کی خواہش ہے۔ کوزٹس اس نے ثابت کر دیا خود کو تباہ کر دیا اور دو اتنے اچھے مردوں کو اپنے شوہر کو اور میرے بدنصیب بیٹے کو۔"

"اور ان کے شوہر نے کیا کیا؟" سرگئی ایوانووچ نے پوچھا

"انہوں نے اس کی بیٹی کو لے لیا۔ شروع میں تو الیکسا (9) ہر جگہ پر راضی تھا لیکن اب اسے یہ سوچ

سوچ کر بڑی اذیت ہوتی ہے کہ اس نے اپنی بیٹی کو ایک غیر آدمی کے حوالے کر دیا۔ مگر وہ اب خود سے چاہ کر بھی نہیں مل سکتا۔ کارسینن اس کی تدفین میں آئے تھے۔ لیکن ہم نے کوشش کی کہ الیکسا سے ان کی ملاقات نہ ہو۔ اسے شوہر کے لئے تو پھر بھی آسان ہے۔ ان سے تو قطع تعلق کر چکی تھی لیکن میرا بچہ وہ بیمار تھا سب کچھ چھوڑ دیا اس نے ملازمتی رہ گئی کچھ نا لیکن پھر بھی اس عورت نے اس پر رحم کیا اسے جان بوجھ کر اس سے ہار کر دیا نہیں' آپ چاہے کچھ بھی کہئے اس کی موت ہی یہ عورت کی موت تھی یا خدا مجھے معاف کرنا لیکن جب میں اپنے بیٹے کی تباہی اور بھٹکن دیکھتی ہوں تو اس کی یاد سے طبیعت نہ کرنا میرے بس میں نہیں ہوتا۔"

"تو اب وہ کیسے ہیں؟"

"یہ تو خدا نے ہماری مدد کی یہ سرسامی جنگ۔ میں تو بوڑھی عورت ہوں' ان میں کچھ سمجھتی نہیں لیکن اس کے لئے تو یہ خدائی رحمت ہے۔ ظاہر ہے کہ ماں کی میت سے کچھ بے حد ڈر لگتا ہے اور خاص بات یہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں سے بات ہے بیس دن کی تو بیہوشی (؟) کیس اب کیا یاد ہے اس بی بی کو اسے اٹھا کر کھڑا کر لیتی تھی۔ اس کا وہ ست یا شوہر ہے میں سب ہار گیا اور وہ سویا جاتے کی تیاری سے گا وہ اس کے پاس آیا اور اس نے اسے بھی راضی کر لیا اب اس میں اس لائی لگ کیا ہے آپ سرسامی' سے اس سے بات نہیں سمجھتے میں چاہتی ہوں کہ اس کا دماغ ہے وہ اس قدر صدمہ ہے اس نے ایک مصیبت اور یہ آگئی کہ اس کے داغوں میں درد ہونے لگا آپ کو یہ اسے بہت خوشی ہو گی سرسامی نے اب اس سے باتیں سمجھتے' وہ دوسری طرف نکل رہا ہے۔"

سرگئی ایوانووچ نے کہا کہ وہ بڑی خوشی سے ملیں گے اور وہ گاڑی کی دوسری طرف چلے گئے

5

پلیٹ فارم پر لگے ہوئے بلبوں کے ایک اجڑی شام کی آڑی پھیکی میں اور دشمنی اپنے سامان کو لے رہے تھے' بہت پریشانی پہنچی کر کے جیبوں میں ہاتھ ڈالے اس طرح ٹہل رہا تھا جیسے آنے سے بہت دیر ہو گئی ہیں قدم جا کر وہ تیزی سے واپس مڑا سرگئی ایوانووچ جب پاس پہنچا تو دشمنی نے اس کو دیکھا لیکن ایسے بن رہا ہے جیسے دیکھا ہی نہ ہو۔ سرگئی ایوانووچ نے اس سے کوئی بات نہیں کی۔ دشمنی سے معاملے میں وہ ساری دنیاوی مصلحتوں سے بالاتر تھے۔

اس وقت سرگئی ایوانووچ کی نظروں میں دشمنی ایک عظیم جذبے کا حامل تھا جس کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرنا سرگئی ایوانووچ اپنا فرض سمجھتے تھے۔ وہ اس کے پاس گئے

دشمنی ٹھہر گیا اس نے اور نیشیت کو خود سے دیکھا اور انہیں پہچان کر چند قدم بڑھ کر سرگئی ایوانووچ سے ملا اور بہت دیر دونوں میں ہاتھ ملایا

"ہو سکتا ہے آپ مجھ سے ملنا نہ چاہتے ہوں" سرگئی ایوانووچ نے کہا "لیکن کیا میں آپ کے لئے کسی طرح سے کار آمد نہیں ہو سکتا؟"

"کسی سے بھی مدد میرے لئے اتنا کم ناخوشگوار نہیں ہو سکتا جتنا آپ سے" دشمنی بولا "میں معافی چاہتا ہوں۔ خوشگوار تو اب میری زندگی میں کچھ رہا نہیں۔"

"میں سمجھتا ہوں اور میں آپ کے لئے اپنی خدمات پیش کرنا چاہتا ہوں" سرگئی ایوانووچ نے وراشکی کے چہرے کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے نہایت ہی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ "آپ کو کس قسم کی امداد کی ضرورت ہے؟"

"ہمیں کسی ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ آپ کے لئے یہ بات مشکل ہے سمجھ لینا۔ اگر آپ کے لئے یہ بات ممکن ہو تو ہم آپ سے صرف یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہیں۔ ہم یہاں اس لئے آئے ہیں کہ ہمیں شکوہ ہے کہ ہمارے ساتھ ناانصافی کی گئی ہے۔ ہم آپ سے کسی امداد کی درخواست نہیں کرتے۔ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہیں۔" اس نے صرف یہ الفاظ کہے اور پھر مسکرانے لگا۔ آنکھوں سے پھر وہی غصے اور تکلیف کا اظہار ہونے لگا۔

"پھر بھی اس شخص کو پہلے سے پتا ہوگا اس کے ساتھ حکام سے میں ملاقات کرنے پر ہوں گی۔ آپ کے بارے میں کسی سے کچھ نہ کہنے کی وجہ آپ ہمیں بتا سکتے ہیں؟" وراشکی نے سرگئی ایوانووچ سے پوچھا۔

"میں اس کی وجہ بتانے سے قاصر ہوں۔ اس سے اچھا ہوں کہ میرے لئے رہنے کی یہ جگہ بہت اچھی ہے۔ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میں ایک قاتل ہوں اور میرا ٹھکانہ جیل ہے۔ میں آپ سے کچھ نہیں چھپاؤں گا۔ میں ایک قاتل ہوں۔ میں نے اپنی بیوی کو قتل کیا ہے۔ میں اس کے لئے کوئی عذر پیش نہیں کرتا۔ میں نے اس

"کو ستیاناس خوش ہوں گے۔ وہ باڑے میں گئے ہیں۔ اب تک انہیں آجانا چاہئے تھا۔"

"یہ ٹھیک بھی بڑی ہی معصوم ہیں۔ واقعی دور افتادہ جگہ میں ہیں" فتاوا سوف نے کہا" اور ہمیں فسر میں سوائے سرمائی جنگ کے اور کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا۔ اور اس کے بارے میں ہمارے دوست کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ وہ عام لوگوں کی طرح تو نہیں سوچتے ہوں گے؟"

"خیر وہ بھی ویسے ہی جیسے سب سوچتے ہیں" کیٹی نے یہ کہہ کر سرگئی ایوانووچ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "اچھا تو میں انہیں ہاڑے کے لئے آدمی بھیجتی ہوں اور پاپا ہمارے ہاں مہمان ہیں' وہ بھی تھوڑے ہی دن ہوئے پردیس سے آئے ہیں۔"

اور یوں کھانے کا اور اس کا انتظام کر کے کہ کھانوں میں اپنے مہمانوں کو ہاتھ منہ دھونے کے لئے لے جایا جائے۔ ایک کو لیوں کے کمرے میں اور دوسرے کو نائی کے سابق کمرے میں۔ اور مہمانوں کے لئے ناشتے کا بندوبست کر کے وہ تیز تیز حرکت کے حق کو استعمال کر کے جس سے امید سے ہونے کے دنوں میں محروم کر دیا گیا تھا' دوڑتی ہوئی نکل پڑی۔

"سرگئی ایوانووچ اور فتاوا سوف آئے ہیں ہاں پروفیسر ہیں" اس نے کہا۔

"اوہ گرمی میں تو بڑی مشکل ہو گی!" پرنس شیرباتسکی نے کہا۔

"نہیں پاپا وہ بڑے اچھے ہیں اور کوستیا ان سے بہت پیار کرتے ہیں" کیٹی نے مسکراتے ہوئے اس طرح کہا جیسے ان سے کسی بات کی اتفاق رائے ہو۔ اس نے باپ کے چہرے پر مذاق اڑانے والا انداز دیکھ لیا تھا۔

"میں نے کچھ کہا تھا زیادہ۔"

"اور تم میری اچھی لڑکی' ان لوگوں سے مل لو" کیٹی سن سے مخاطب ہوئی "اور ان لوگوں کی خاطر کرو۔ وہ لوگ اسٹیشن پر اسٹیپ اسے ملے تھے' وہ جیومیٹر سے ہیں۔ میں اوڑکے بچوں کے پاس جاتی ہوں۔ اسے صبح کی چائے کے بعد سے ابھی تک دودھ نہیں پلایا۔ اب وہ جاگ گیا ہو گا اور صرور چیخ رہا ہو گا۔" وہ چھاتیوں میں دودھ کی افراط محسوس کرتی ہوئی بچے کے کمرے میں چلی گئی۔

اور درحقیقت یہی نہیں کہ اس نے ٹھیک تخمینہ کیا تھا ابھی تک بچے سے اس کی وابستگی کم نہیں ہوئی تھی' بلکہ وہ یقین کے ساتھ اپنے میں دودھ کی افراط سے' جانتی تھی کہ اس کے جسم میں بنائی کی ہو گی۔

وہ بچے کے کمرے میں پہنچنے سے پہلے ہی جان گئی کہ بچہ چیخ رہا ہے۔ اور واقعی وہ چیخ رہا تھا۔ اس نے بچے کی آواز سنی اور اپنے قدم تیز کر دیئے۔ جیسے جیسے وہ بھٹی تیز چلتی جاتی تھی جیسے ہی دور سے وہ چیختا جا رہا تھا۔ اس کی خوشگوار آواز میں توانائی تھی بلکہ اس سے بھوک اور بے صبری ظاہر ہوتی تھی۔

"دودھ سے چیخ رہا ہے کھلائی' دودھ سے؟" اس نے جلدی جلدی کرسی پر بیٹھ کر دودھ پلانے کے لئے تیار ہوتے ہوئے پوچھا۔ "لائیے' مجھے جلدی سے دے دیجئے۔ اوہ کھلائی' آپ بھی کتنا تاخیر کرتی ہیں۔ ٹوپی بعد کو باندھ دیجئے گا۔"

بچہ بھوک کے مارے چیخ چیخ کر اشتعال جا رہا تھا۔

"مگر ایسا تو نہیں کرنا چاہئے میری جان" اگافیا میخائیلوونا نے جو اب وہ جو تقریباً سارے وقت بچے ہی کے کمرے میں رہتی تھیں۔ "اس کو قاعدے سے ٹھیک ٹھاک رکھنا چاہئے۔ جھوں' جھوں" وہ اس کے اوپر جھکی اسے پھسلاتی رہیں اور انہوں نے ماں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی۔

کھلائی نے بچے کو لا کر ماں کے حوالے کر دیا۔ اگافیا میخائیلوونا بھی اس کے ساتھ ساتھ چلی آئی تھیں۔ ان کے چہرے سے شفقت محبت ٹپکی پڑ رہی تھی۔

"جانتی ہے' جانتا ہے" آپ کیسی ماں ہے۔ میری جان فلسفہ دودھ اس سے کچھ بچاؤ یا" اگافیا میخائیلوونا نے بچے کی چیخوں سے اونچا بولنے کی کوشش کی۔

کیٹی نے ان کی بات نہیں سنی۔ بچہ چیخ چیخ کر بے صبری کی وجہ سے کام نہیں لے رہا تھا۔ بچہ بھلا کیسے نہیں پہچانتا اور خفا ہوتا' آخر کار اضطراری بے امیدی سے ساتھ چیخنے اور رکاوٹ سے بے کار ہونے اور جاں توڑ کوشش سے اور ماں اور بچے نے ایک ساتھ ہی خود کو پرسکون محسوس کیا اور دونوں چپ ہو گئے۔

"مگر وہ بھی تو بچہ ہی ہے" اگافیا میخائیلوونا نے بچے سے مخاطب ہو کر کہا۔ "آپ کیسی ماں ہیں سوچتی ہیں کہ وہ آپ کو پہچانتا ہے؟" اس نے انگلیوں سے بچے کی گلابی ہتھیلی کو اس طرح چھوا کہ اسے اضطراب ہونے لگا' پیشانی تک آتی ہوئی ٹوپی سے بچے کے ٹکڑے کھیلنے لگے۔ اس نے مسکراتے ہوئے ماں سے ساتھ دودھ پیتے ہوئے گالوں اور اس کی ہاں ہتھیلیوں کو دیکھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں اور وہ ہاتھ سے دودھ کی بوتل ہٹا رہا تھا۔

"ہوش میں نہیں تھا اگر وہ کسی کو پہچانتا تھا تو ہاں" اگافیا میخائیلوونا نے اعتراض کیا اور مسکرائی۔

وہ مسکرائی اس لئے تھی کہ اس نے دیکھا تھا کہ بچہ ماں کی چھاتی سے منہ ہٹا کر ہاں وہ جانتی تھی کہ وہ صرف یہی نہیں کہ اگافیا میخائیلوونا کو پہچانتا تھا بلکہ وہ بھی جانتا اور سمجھتا ہے جو کوئی بھی نہیں جانتا اور سمجھتا ہے کہ ماں کی ہاں کیا تھی۔ اگافیا میخائیلوونا کے سے کھلائی بستی تھا جو بچے کے صرف دیکھ بھال کرنے والے تھے۔ ماں کے ساتھ رومانی رشتوں کی پروردہ تھی۔

"ارے ابھی جاگے کا ہے فضل سے بچہ ہے ہاں اچھا ہے ہاں ہاں ہاں

بابا جو جوڑوں پر جیسے دھاگے سے کس کر باندھے ہوئے لگتے تھے۔ میساں ہاتھوں کو بالکل آہستہ آہستہ جھلا رہا تھا اور آنکھیں بند کر رہا تھا اور کھول رہا تھا۔ یہ ہاتھ کبھی کو بے حد کل کر رہا تھا وہ اسے چومنا چاہتی تھی لیکن ڈرتی تھی کہ بچہ کہیں ڈر نہ جائے۔ آخر کار وہ ہاتھ تھم گیا اور آنکھیں بند ہو گئیں۔ اس بچ کھچی کبھی وہ اسے چومتا اور اپنی گلی گلی ہو کو مٹی پلکوں کو دراز افتادہ ہاتھوں کو یم اندھیرے میں سیاہ گلی ہوئی مم آنکھوں سے دیکھتا خلائی سے بھی محصنا بند کر دیا اور اداس ہو گئی۔ اوپر سے بوڑھے پرس کی اور ملنگ اور کنواسوف کے قصے خالی دے رہے تھے

"یقیناً وہ لوگ میرے بھیجے بھی مرے سے باتیں کرنے میں لگے ہیں" بیٹی نے سوچا "پھر بھی جھنجلاہٹ ہو رہی ہے کہ یہ سب ہیں۔ صدر وہ پھر شمع کی لمبیوں کے پچھتوں کے پاس پہنچ گئے ہوں گے ویسے یہ تو اچھا ہیں قلما کہ وہ انگڑ وہاں پہنچ جاتے ہیں پھر بھی میں خوش ہوں اس سے ان فانی مل جاتا ہے۔ وہ اس سے تو زیادہ خوش اور بہتر ہو گئے ہیں جیسے بیمار ہیں تھے۔

"میں وہ جیسے اس اور اذیت میں انتظار رہتے تھے کہ مجھے ان کے لئے بیدار لگتا تھا وہ بھی ایسے ہیں کہ ہنسی آتی ہے" اس نے مسکراتے ہوئے سر کو شیوں میں کہا۔

وہ جانتی تھی کہ اس سے شوہر کو کس چیز سے محبت تھی یہ ان کی بے رہی تھی ہاں وہ اس کے کہ اگر اس سے پوچھا جاتا کہ سیارہ یہ سمجھتی ہے کہ اگر اس کا شوہر ایماں نہیں لاسے گا تو اسے دوسری دنیا میں جنت نہیں ملے گی تو وہ اس پر ہاں کہتے۔ مگر وہ جانتی تھی کہ اسے جنت نہیں حاصل ہو گی میں شوہر کی بے رہی سے وہ بھی نہیں تھی اور وہ خوش ہوتی تھی کہ اسے جنت نہیں ملے گی اور ساری دنیا میں سب سے زیادہ اسے شوہر سے ہی محبت آتی تھی اس کی بے رہی سے بارے میں مسکرا رہی تھی اور سنتی تھی کہ ملنگ انکیزیں۔

وہ سوچتی کہ اس نے پورے سارے میں لوگ باطنیہ بھار کرتے ہیں اگر یہ سب لوگ میں نظام سے تو وہ کہہ سکتے ہیں اور اگر وہاں چاند میں نظام سے پھر بھی یوں ہیں؟ وہ خود کہتے ہیں اس کو ایماں سے لوں چاہتا ہے تو یہ میں یہاں سے کہتے؟ یقیناً ہی لئے کہ وہ سوچتے ہیں اور وہ سوچتے ہیں تھا کی وجہ سے ہمارے وقت اپنے باطل اپنے ہمارے ساتھ وہ ہماری باتیں تو کر سکیں گے۔ میرے خیال میں یہ سمجھتا حاصل علم سے لئے اس سے بہت خوشگوار ہوں گے۔ کنواسوف کے ساتھ گفت کرنا کیسی بہت پسند ہے۔ کیسی سے سوچا اور فوراً ہی اس میں تلخ آئی کہ کنواسوف کے ساتھ باتوں کا انتظار میں لئے بہت دیر ہو گا۔ لگے یا کہ گی تو اوپری کے کمرے میں اور اس پر اسے دوسرے ساتھیوں کی آواز سنائی دی۔ اسے ان سے یہاں کے تھے ہوں بلکہ اسے بھی تشویش میں مبتلا کر دیا کہ اس نے سے بہت دیر لگا دی ہے۔ اسے کہنا پڑے گا کہ وہاں عورتیں ابھی تک چادریں اور غلاف دھو رہی ہیں اور مسہریوں سے چادریں اور غلاف ہیں وہ تب اسے سوال میں ہیں اگر انتظام سے کیا کیا کہ ہاں لے کر ہی استعمال شدہ چیز ہیں ہو گئی ہیں تو اور وہ سوچ کر اس کے چہرے پر ہوں کی لالی دوڑ گئی

ہاں ہیں انتظام کر لیں گی" اس نے طے کیا اور پہلے کے سالوں کی طرف واپس آتے ہوئے اس کو یاد آیا کہ کسی نے اس سوال کے بارے میں ابھی تک پوری طرح اس نے نہیں سوچا تھا اور اس نے اس سوال کو یاد کرنا شروع کیا "ہاں کو ستیا سے دین ہیں" اسے پھر سے مسکراہٹ کے ساتھ یاد آیا۔

"کیا خوب ہے اس [illegible] وہ ہیں [illegible] ویسے جیسی میں اس [illegible] ہیں [illegible] اور اس کی نیکی کا ابھی تھوڑے ہی دنوں پہلے کا ایک [illegible] اس کی نظروں میں پھر گیا۔ وہ جب پہلے ذلی کو استی بان اور کار [illegible] کا کاندھا بھرا طاقتا [illegible] جائیداد کو فروخت کر دیں تاکہ ان کے فوری [illegible] اپنے شوہر سے محبت تھی وہ [illegible] کالور جائیداد بیچنے سے انکار کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن یہ معاملہ ختم [illegible] کرنے پر راضی ہو گئیں۔ اس کے بعد کیسی نے [illegible] بوکھلاہٹ کو اور ان کی [illegible] اور پھر آخر کار جیسے اسوں سے [illegible] جائیداد میں سے اپنا حصہ بہن کو دے دیں جس کا پہلے خود بیٹی کو خیال بھی نہیں آیا تھا

"وہ کہاں سے ہیں؟ [illegible] اس کی طرف [illegible] ان کے [illegible] ان [illegible] ان [illegible] ان

اس کے علاوہ وہ مبہم طریقے سے اس کو بھی محسوس کرتا تھا کہ جسے وہ اپنے عقائد کہتا تھا وہ صرف لاعلمی ہی میں تھی بلکہ یہ حالات کا ایسا نظام تھا کہ اس کے تحت اس چیز کا علم حاصل کرنا ناممکن تھا جس کی اسے ضرورت تھی

شادی کے بعد کے ابتدائی زمانے میں اسے جو نئی خوشی ملی اور ذمہ داری کا احساس ہوا اس نے ان خیالات کو بالکل ہی دبا دیا تھا۔ لیکن پھر بچوں سے بیوی کی رنجگی کے بعد جب وہ ماسکو میں رہتا تھا اور اسے کوئی کام۔ تھا تب لیوین کے سامنے یہ سوال اکثر و بیشتر آ رہا اور حل کئے جانے کا مطالبہ زور افزوں اصرار کے ساتھ کر رہا

اس کے لئے سوال ہی تھا کہ "میری زندگی کے سوالوں کے جو اب عیسائیت دیتی ہے انہیں اگر میں نہیں تسلیم کرتا تو پھر کن جوابوں کو میں تسلیم کرتا ہوں؟" اور وہ اپنے عقائد کے پورے نظام میں۔ صرف یہ کہ کوئی جواب تلاش کر سکا بلکہ جواب جیسی کوئی چیز بھی اسے نہ ملی۔

اور اس کی حالت اس آدمی جیسی تھی جو جنگلوں اور ساگوں کی کانوں میں کھانے پینے کی چیزیں ڈھونڈ رہا ہو۔

اب وہ غیر ارادی طور پر ہر کتاب میں 'حیات بعد ممات' ہر شخص میں انہیں سوالوں کے بارے میں رویے اور ان کے حل کی تلاش کرتا۔

اس کشمکش میں سے سب سے زیادہ اس چیز نے حیران اور پریشان کیا کہ اس کے حلقے اور عمر کے بیشتر لوگوں نے اپنے اعتقاد کو اسی کی طرح بدلی کی طرح سے عقائد اختیار کر لئے تھے لیوین اس میں کوئی مسرت۔ طمانیت محسوس کرتا تھا اور وہ بالکل ہی مطمئن اور پرسکون تھے چنانچہ لیوین کو خاص سوال کے علاوہ دوسرے سوالات بھی پریشان کرتے تھے کیا یہ لوگ سچے اور پر خلوص ہیں؟ کیا وہ حیات نو اور کفارہ انہیں کرتے؟ یا وہ لوگ کسی اور طریقے سے بہتر اس کے زیادہ واضح طور پر ان خیالات کو سمجھتے ہیں جو سائنس ان سوالوں کے دیتی ہے جن میں وہ الجھا ہوا ہے؟ اور وہ ان لوگوں کی رایوں اور ان کتابوں کا بھی مطالعہ بڑے جوش اور لگن کے ساتھ کرتا جن میں ان خیالات کا اظہار کیا جاتا تھا

جب سے وہ ان سوالوں میں مصروف رہنے لگا تھا تب سے اب تک اسے جو ایک چیز ملی تھی وہ یہ تھی کہ اپنی خوابوں کی پرورش کرنے والے حلقے کو چھوڑ کر اسے جو طرز عمل رہا تھا کہ مذہب اپنا رہا ہے پر اس کی طرف واپس آنے کی راہ ہموار ہو گئی جس نے اسے تب طمانیت ہی تھی۔ وہ ہی نہ اظہار سے سارے اچھے لوگ جو اس کے قریب تھے وہ سب اعتقاد رکھتے تھے بڑھے۔ اس بھی کو وہ جس سے وہ تنفر کرنے لگا تھا "سرگئی ایوانوچ" اور سارے اور تمام تر اعتقاد رکھتی تھیں اور اس کی بیوی بھی اعتقاد رکھتی تھی جیسا شروع تو لیکن میں خود اس کا تھا۔ اور سارے فیصدی روسی لوگ 'وہ سارے عام لوگ' اعتقاد رکھتے تھے جس کی زندگی اس کے دل میں انتہائی احترام کا جذبہ پیدا کرتی تھی۔

دوسری چیز۔ تھی کہ بہت سی کتابیں پڑھ کر اسے یقین ہو گیا تھا کہ اس کے ہم خیال لوگ ان خیالات سے کسی بھی دوسری چیز کی مدد نہ لیتے تھے اور وہ کسی بھی چیز کی وضاحت کئے بغیر صرف ان سوالوں کو رد کر دیتے تھے جس کے جواب سے بغیر وہ محسوس کرتا تھا کہ بالکل ہی نہیں سکتا اور بالکل ہی دوسرے سوالات کو حل کرنے کی کوشش کرتے تھے جو اس کا تھا۔ تھے کہ ان سے اس کو دلچسپی ہو سکے جیسے کہ نظام جسمانی کا ارتقاء روح کی

سیاسی توضیح و تفہیم

اس کے علاوہ بیوی کی رنجگی کے زمانے میں اس کے ساتھ ایک واقعہ ہوا جو اس کے لئے غیر معمولی تھا وہ تھے اعتقاد نہیں تھا وہ ہیں مانگنے لگا اور دعا مانگتے وقت اسے اعتقاد بھی تھا لیکن یہ وقت گزر گیا تو پھر وہ اس وقت کی معنوی کیفیت کو اپنی زندگی میں کوئی بھی جگہ نہ دے سکا

وہ یہ تسلیم نہیں کر سکتا تھا کہ اس وقت وہ جھوٹ بول رہا تھا اور اب فطرتی کر رہا تھا۔ اس لئے کہ جیسے اس نے سکون کے ساتھ اس کے بارے میں سوچنا شروع کیا ویسے ہی سب کچھ بکھرتا چلا گیا اور وہ اس بات کو بھی تسلیم نہ کر سکتا تھا کہ اس نے تب فطرتی کی تھی اس لئے کہ اسے اس وقت کی روحانی کیفیت عزیز تھی اور اسے کفارہ کا دین تسلیم کرنا تو دور ان کیفیات کی بے حرمتی کرنا وہ مصنوعی تخلیقی تکلف کی حالت میں تھا اور اس سے نکلنے کے لئے اپنی پوری روحانی قوت کو سرگرداں رہا تھا۔

■

یہ خیالات اسے کبھی معمولی طور پر کبھی شدت کے ساتھ حاوی کرتے اور ان سے وہ لیکن کبھی اس کے ذہن سے بالکل محو نہیں ہوئے۔ وہ پڑھتا اور سوچتا اور پڑھتا رہا اور سوچتا رہا اور خود کو اس سے بہت دور محسوس کرتا جس کے وہ قریب پہنچنا چاہتا تھا۔

پچھلے دنوں ماسکو میں اور دیہات میں وہ یقین کر کے کہ اسے مایوسی ہوئی ہے ان باتوں سے جو ہیں گے' اس نے افلاطون 'اسپینوزا' 'کانٹ' 'شیلنگ' 'ہیگل' اور شوپنہار (13) کا مطالعہ کیا اور بار بار مطالعہ کیا یہ وہ فلسفی تھے جو زندگی کی غیر یقینی کو اپنے اپنے انداز میں توضیح کرتے تھے۔

جب تک وہ پڑھتا تھا یا دوسری تنقیدات خاص طور سے ان کے خلاف جو ان کی توضیح کی تھیں وضاحت کرتا تب تک اسے خیالات شاندار معلوم ہوتے لیکن جیسے ہی وہ سوالوں کے حل پر مشتمل اور وسیع تر نظریے کی بنیاد ایک ہی چیز کی تکرار ہوتی۔ "روح" "مرضی" "آزادی" "ہم" جیسے مبہم لفظوں کی جن تراکیب پر فکر کئے ہوئے لفظوں کے اس جال میں پھنس کر فلسفیوں نے اس کے اطراف خود اس نے اپنے اطراف بچھایا تھا' وہ جیسے کچھ سمجھ سکتا تھا۔ لیکن بس خیالات کی معنوی روشنی کو بجھا لینے کی اور وہ کل کی طرح واپس آنے کی دیر ہوتی جس نے اسے تب طمانیت دی تھی جب وہ دعا کے لئے پہلے سے تیار تھا کہ یہ ساری مصنوعی عمارت تاش کے پتوں کے گھر کی طرح اسے پڑتی اور یہ بات سمجھ میں آتی کہ انہیں لفظوں کے پیچھے سے باقی گئی تھی اور اس کا انحصار روح کی میں تھا

ایک بار شوپنہاور کو پڑھتے ہوئے اس نے اس کی "مرضی" کی جگہ لفظ "خدا" رکھ دیا اس نے کچھ لمحے اسے کوئی دوسرا معنی رکھا جب تک کہ وہ اس سے الگ نہیں ہو گیا لیکن جب بعد کو اس نے اس کی مدد سے اس پر نظر ڈالی تو وہ بھی اسی طرح بے پڑا اور فضل فالتو کی۔ پہلے سے الفاظ کا سلسلہ

بھائی سرگئی ایوانوچ نے اسے خوماکوف (13) کی دینی تحریریں پڑھنے کا حکم دیا۔ لیوین نے خوماکوف کی تصنیفات کی دوسری جلد پڑھی اور باوجود اس کے کہ مناظرانہ وضع داری اسے کھلے نے شروع میں اسے بیزار کیا' وہ فیصلہ کے بارے میں اس کی تعلیمات پر جو ان دیکھا پڑھے پر حیرت ہوئی کہ الوہی سچائی کا اندازہ لگانا ان کو کیسے مقدر کیا گیا لیکن لوگوں کی اس طرف توجہ پائی ہے

محبت نے حوصلہ کر دیا اور جس کا نام لیکھا ہے۔ اسے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی کہ ایک موجود اس وقت زندہ لیکھا میں یقین کرنا ہو لوگوں کے سارے اعتقادوں پر مشتمل ہو جس کا سر اونچا اور اس لئے مقدس اور معصوم ہو اور پھر اس سے خدا پر' تخلیق پر' زوال آدم پر اور ارادے کا وہم پر ایمان لانا کتنا آسان ہے۔ بہ نسبت اس کے کہ خدا سے' جو دور ہے اور پراسرار ہے' تخلیق وغیرہ سے شروع کیا جائے۔ لیکن پھر ایک کیتھولک ادیب کی لکھی ہوئی لیکھا کی تاریخ اور ایک شرقی ادیب کی لیکھا کی تاریخ پڑھ کر اور یہ دیکھ کر کہ دونوں لیکھا ہر اپنے جوہر کے اعتبار سے معصوم ہیں ایک دوسرے کو رد کرتے ہیں' لیکھا کے بارے میں طوسیا کوف کی تعلیمات کے بارے میں بھی اس کی خوش فہمی کافور ہو گیا اور یہ عمارت بھی اسی طرح بکھرے بکھرے ہو گئی جیسے فلسفیانہ عمارتیں ہوتی تھیں۔

اس بہار کے پورے موسم میں وہ خواص یافتہ انسان تھا اور اس نے سمجھ لیا کہ لکھ سکتا ہے۔

"اس علم کے بغیر کہ میں کیا ہوں اور کس لئے یہاں ہوں' زندہ رہنا ناممکن ہے۔ اور میں اسے جان سکتا نہیں چنانچہ زندہ رہنا ناممکن ہے" لیوین نے اپنے آپ سے کہا۔

"ران لاکھوں میں کا کھوکھلے کے اندر کا کھوکھلا پن سمت کائنات میں ایک مقام ہمسائی کا بلبلا الگ ہو جاتا ہے اور یہ بلبلا برقرار رہتا ہے اور پھر ٹوٹ جاتا ہے اور یہ بلبلا میں ہوں۔"

یہ ادراک ناک لفظ جاتی تھی لیکن یہی اس سمت میں انسانیت کی صدیوں کی فکری محنت کا واحد آخری نتیجہ تھا۔

یہی وہ آخری اعتقاد تھا جس کی بنیاد پر انسانی فکر کی مختلف جہتوں کی ساری شاخوں نے اپنی عمارت کی تعمیر کی تھی۔ یہی سب سے غالب عقیدہ تھا اور لیوین نے دوسری ساری توجیہات میں سے عیر ارادی طور پر اسی کو سب سے واضح سمجھ کر طوعاً جانے بغیر کہ کب اور کیسے اختیار کر لیا۔

لیکن نہ صرف یہ کہ یہ لفظ بیانی تھی بلکہ یہ تو کسی طرح کی بد قوتوں کی طرف سے عطا نہیں اور ایسی تھیں کہ ان کی تابعداری قبول کرنا ناممکن تھا یہ جانتے ہوئے اڑ جاتا تھا۔

ان قوتوں سے بچنے کی ضرورت تھی۔ اور ان سے بچنے کا ایک ہی راستہ ایک کے اپنے ہاتھ میں تھا۔ ہڈی پر اس انحصار کو' ہڈی کی تابعداری کو ختم کر دینے کی ضرورت تھی۔ اور اس کے لئے صرف ایک ہی ذریعہ تھا۔۔۔ موت۔

اور یکھی' ہال والا' تندرست شخص لیوین متعدد بار خود کشی سے اتنا قریب پہنچ گیا کہ اس نے دری چھپا دی کہ کہیں اس سے خود کو پھانسی نہ لگا لے اور بندوق لے کر کہیں جانے سے ڈرنے لگا کہ خود کو گولی نہ مار لے۔

لیکن لیوین نے خود کو گولی نہیں ماری پھانسی نہیں لگائی' وہ بدستور زندگی بسر کرتا رہا۔

10

جب لیوین اس بارے میں سوچتا کہ وہ کون ہے اور کس لئے زندہ ہے تو اسے کوئی جواب نہ ملتا لیکن جب وہ اس کے بارے میں سوال کرنا بند کر دیتا تو جیسے اسے یہ بھی معلوم ہو جاتا کہ وہ کون ہے اور یہ بھی کہ وہ کس لئے زندہ ہے اس لئے کہ وہ عزم و استحکام کے ساتھ عمل کرتا تھا اور زندگی بسر کرتا تھا۔ یہاں تک کہ ان پچھلے دنوں میں بھی اس نے پہلے کی بہ نسبت کہیں زیادہ عزم و استحکام کے ساتھ زندگی بسر کی تھی۔

شروع جون میں دیہات واپس آ کر وہ اپنی عام معمولات میں بھی پھر سے لگ گیا۔ اس کا سارا وقت کھیتی

باڑی' کسانوں اور پڑوسیوں کے ساتھ راہ و رسم نگہ گیری کی ذمہ داریوں' کھالی اور سن کے معاملات اور اس کی نگرانی میں تھے' بیوی کے ساتھ تعلقات' رشتہ داروں سے روابط' بچے کی دیکھ بھال اور شدن طبیاں پالنے کے شوق میں صرف ہو جاتا تھا اور اسے اسی بہار سے ہو گیا تھا۔

ان کاموں میں وہ معروف اس لئے نہیں رہتا تھا کہ اس نے کسی عام رائے یا نظریے کے مطابق اپنے لئے ان کو ضروری قرار دیا تھا جیسے وہ پہلے کرتا تھا۔ اس کے برعکس اب ایک طرف تو عام سودی سابق تخلیقی ناکامیابی کی وجہ سے اس کی خوش فہمیاں دور ہو گئی تھیں اور دوسری طرف اپنے خیالات میں اور خود کاموں کی مقدار کی بنا پر' جو برسوں سے اس پر نوٹے پڑ رہے تھے' اس نے عام سہولتوں سے ہر طرح کے تصور ہی کو ترک کر دیا تھا اور ان کاموں میں وہ صرف اس لئے مصروف رہتا تھا کہ اسے لگتا تھا کہ ہو کر رہا تھا وہ اسے رہنا ہی چاہئے۔ کہ وہ کچھ اور کر ہی نہیں سکتا۔

پہلے (اور اس کی ابتدا کہاں سے ہوئی تھی اور اس کے پوری طرح بالغ ہونے تک یہ خصوصیت برابر بڑھتی ہی گئی تھی) جب وہ کچھ ایسا کرنے کی کوشش کرتا جس سے سب کے لئے' اس سمیت کے لئے' روس کے لئے' عموم کے لئے' پورے دیہات کے لئے بھلائی ہو تو دیکھتا تھا کہ اس کے بارے میں خیالات تو بڑے طوطا رانے تھے لیکن خود عمل اور سرگرمی بے ہنگم ہوتی تھی' اس بات پر پورا اعتماد ہوتا تھا کہ یہ کام ضروری ہے اور خود سرگرمی جو شروع میں بہت زیادہ لگتی وہ برابر کم ہوتی جاتی اور منظر تک پہنچ جاتی۔ اب جب وہ شادی کے بعد اپنی زندگی کو اپنے لئے اور بعد ازاں دوسروں کے لئے' جو کچھ بھی وہ اس اعتقاد کر تا گیا تھا کہ چھوٹی سرگرمی کے بارے میں اب اسے کسی طرح کی طوطی کا احساس نہ ہوتا تھا پھر بھی وہ اس اعتقاد کو محسوس کر تا تھا کہ اس کام ضروری ہے اور وہ لیکھا عمارت کہیں زیادہ اچھی طرح انجام دے رہا ہے اور وہ بہتر ہوتا جا رہا ہے۔

اب وہ جیسے اپنی مرضی کے خلاف دیہات میں دل کی طرح زیادہ سے زیادہ گہرائی تک جانتا تھا اس طرح کہ دیہاتیوں کو توڑے بغیر اب وہ ان کی زندگی کو بدل بھی نہ سکتا تھا۔

گھریلو زندگی بسر کرنا اسی طرح جیسے اس نے 'بار بار' ارادے کیا تھا یہی تھا جیسے انہیں حالات میں اور انہیں لوگوں میں بچوں کی پرورش کرنا ضروری تھا۔ یہ ایسا ہی ضروری تھا جیسے بھوکے کو کھانا۔ اور اس کے لئے اسی طرح جیسے کھانے کے لئے کھانا پکانا ضروری ہو۔ جیسے ضروری تھا کہ وہ کسی کی کھیتی باڑی اور گرہستی کی مشین کو اس طرح چلایا جائے کہ اس سے غلہ وغیرہ جیسے ٹیکس ادا کرنا ضروری تھا اسی طرح سود لی زمین کو اس طرح سنبھال کر رکھنا ضروری تھا کہ جب بچے بڑے ہو کر اس سے شکر گزار ہوں جیسے لیوین اپنے دادا کا اس سب کے لئے شکر گزار تھا جو انہوں نے بنایا اور بچایا تھا۔ اور اس کے لئے ضروری تھا کہ زمین کو کسان پر نہ دیا جائے بلکہ اس پر محنت باقی کی جائے۔ جائیداد کو محفوظ کر جائے' زمین کو کھادوں جائے' جنگل لگائے جائیں۔

یہ ناممکن تھا کہ سرگئی ایوانووچ کے' جس نے اور ان سارے لوگوں نے جو اس سے پاس مشورے کے لئے آتے تھے اور اس بات کے لئے عادی ہو چکے تھے کہ یہ کرنا ہی کافی نہیں ہے گود میں لئے بچے کو پچکارنا' سالی کو بچوں سمیت مدعو کیا تھا تو ان سے اور اپنی بیوی سے ملنا ضروری تھا اور ان کا تھوڑا بہت ساتھ بھی سہی لیکن ان کے ساتھ نہ رہنا ناممکن تھا۔

اور یہ ساری چیزیں' شکار اور اسد کی کھیاں پالنے کے شوق کے ساتھ مل کر لیوین کی زندگی کو

بھرپور زندگی جو جسے اس کے بارے میں سوچتا تو اسے مبہم سا بھی علم نہیں تھا۔ بالکل عاری نظر آتی۔

لیکن اس کے علاوہ کہ لیوین قطعی طور پر جانتا تھا کہ اسے "کیا" کرنا چاہئے وہ یہ بھی جانتا تھا کہ "کیسے" اسے یہ سب کرنا چاہئے اور کون سا کام دوسرے کاموں سے زیادہ اہم ہے۔

وہ جانتا تھا کہ مزدور جہاں تک ہو سکے کم سے کم اجرت پر رکھنا چاہئے تھا لیکن یہ نہیں چاہئے تھا کہ انہیں پہلے سے رقم قرض دے کر سستے میں رکھ لیا جائے حالانکہ یہ فائدہ مند تھا۔ جب چارانہ ہو تو کسانوں کے ساتھ سمجھوتا کیا نہیں جا سکتا تھا حالانکہ اسے ان کے اوپر ترس بھی آتا تھا لیکن سرایوں اور شراب خانوں کو ختم کرنا ضروری تھا باوجود اس کے کہ ان سے منافع حاصل ہوتا تھا۔ جنگل کاٹنے پر جہاں تک ممکن ہو زیادہ سخت سزا دینی چاہئے لیکن مویشیوں کو بے نگرانی کے ساتھ چھوڑنے پر جرمانہ لینا ناممکن تھا حالانکہ یہ چرواہوں کو برا لگتا تھا اور زمین بھی خشک ہو جاتا تھا پھر بھی ایسے مویشیوں کو نہ چھوڑنا ممکن نہ تھا۔

بیج تو کو جو ساہوکار کو دس فیصدی سیدھے حساب سے سود دے رہا تھا' قرض دینا اور اس کی جان چھڑانا ضروری تھا لیکن ان کسانوں کو جو لگان نہیں ادا کرتے تھے چھوڑنا اور خدمت جو ش لگان سے بری کرنا ناممکن تھا۔ لیوین کی اس بات سے درگزر کرنا ممکن تھا کہ چھوٹی چراگاہ کی گھاس نہیں کاٹی گئی اور وہ بیکار میں برباد ہو گئی لیکن اس اسی دوسیاتین کی گھاس کاٹنا بھی ناممکن تھا جس پر حملہ لگایا گیا تھا۔ جو مزدور کام کے زمانے میں اس لئے گھر چلا جائے کہ اس کا باپ مر گیا تھا اسے معاف کرنا ناممکن تھا چاہے اس پر کتنا ہی ترس آئے اور ان تمام مہموں میں سے جو حاضری کے لئے اس کی تنخواہ کاٹنی ضروری تھی لیکن گھر کے بڑے نوکروں کو' جو اب کسی کام کے نہیں تھے' ہٹانا ناممکن تھا۔

لیوین یہ بھی جانتا تھا کہ گھر واپس آنے پر سب سے پہلے بیوی کے پاس جانا ضروری ہے جس کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اور ان کسانوں کو اور بھٹکائے رہنا ناممکن تھا جو تین گھنٹے سے اس کا انتظار کر رہے تھے۔ اور یہ بھی جانتا تھا کہ شدد کی گھیوں کا پیا جانا لگانے سے اسے جو خوشی ہوتی تھی اس کے باوجود اسے اس خوشی سے خود کو محروم کرنا چاہئے' یہ کام شدد کی گھیاں پالنے والے بڑے پر چھوڑنا چاہئے اور کسانوں سے بات کرنی چاہئے اور اسے اصرار کرتے ہوئے بچوں کے کھانے تک آ گئے تھے۔

اس کا سلوک اور عمل اچھا تھا یا برا' یہ وہ نہیں جانتا تھا اور نہ صرف یہ کہ اب وہ اس کا کوئی خیال نہ رکھتا بلکہ اس سلسلے میں بات چیت کرنے اور سوچنے سے بھی گھبراتے لگا تھا۔

جھنجھلاہٹ سے وہ شیخ میں پڑ جاتا تھا اور وہ اس بات کو دیکھنے میں فیل ہوتی تھی کہ کیا کیا جانا چاہئے کیا نہ کیا جانا چاہئے۔ جب وہ سوچتا نہیں بلکہ زندگی بسر کرتا تھا تو وہ بعض اوقات اپنے دل میں کسی معصوم منصف کی موجودگی کو محسوس کرتا تھا جو طے کرتا رہتا تھا کہ دو ممکن عملوں میں سے کون بہتر اور کون بدتر ہے۔ اور جیسے ہی وہ اس طرح عمل کرتا جس طرح عمل کرنا چاہئے تھا فوراً ہی اسے محسوس ہو جاتا۔

چنانچہ وہ زندگی بسر کرتا رہا' یہ جانے بغیر اور جانے کا کوئی امکان دیکھے بغیر کہ وہ کیا ہے اور دنیا میں کس لئے زندہ ہے اور اپنی اس لاعلمی سے اسے اس درجہ اذیت ہوتی تھی کہ وہ ڈرتا تھا کہ کہیں خود کشی نہ کر لے لیکن اس کے ساتھ ہی وہ زندگی میں اپنا مخصوص اور معین راستہ بھی مرسم استحکام کے ساتھ بنا رہا۔

11

جب سرگئی ایوانووچ کو لکھنے پہنچے تو دونوں لیوین کے سب سے اہم کاموں میں سے ایک تھا یہ سب سے زیادہ مزدوری سے کام کرنے کا زمانہ تھا جب سارے عام لوگوں میں محنت کی ایسی غیر معمولی تاہ بھری پیدا ہو جاتی ہے جو زندگی کے اور کسی دوسرے حالات میں نہیں پیدا ہوتی اور جو بہت ہی بیش قیمت اور قابل قدر ہوتی بشرطیکہ وہ لوگ جن میں یہ خوبی پیدا ہو جاتی تھی خود اس کی قدر کرتے بشرطیکہ ہر سال اس کی تکرار نہ ہوتی اور بشرطیکہ اس تاہ کے نتائج اس قدر سادہ اور معمولی نہ ہوتے

کالے گیہوں اور جئی کو کاٹنا' باندھنا اور ڈھونا' بیگاروں کی گھاس کاٹنا' پرتی مشین کی دوبارہ جانچ کرنا' بیج کی گہرائی کرانا اور جانوروں کے اناج کی دیکھ بھال کرنا — یہ سب سادہ اور معمولی کام لگتے ہیں۔ اور یہ سب وقت پر کر لینے کے لئے ضروری ہے کہ بوڑھے سے لے کر بچے تک دیہات کے سارے لوگ ان تین چار ہفتوں میں مسلسل معمول سے تقریباً زیادہ کام کریں' کیونکہ اس "کالی روٹی اور پیاز کھا کر اناج کے گٹھوں کی گہرائی اور اضافی راتوں کو کریں اور چند ہی گھنٹوں میں دو تین گھنٹے سے زیادہ سو سکیں اور ہر سال پورے روس میں یہی کیا جاتا ہے۔

لیوین نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ دیہات میں اور عام لوگوں سے قریبی تعلق رکھتے ہوئے بسر کیا تھا اور وہ کام کے زمانے میں بیحد محسوس کرتا تھا کہ یہ عام لوگوں کا مشترکہ جذبہ فروغ اس میں بھی پیدا ہو جاتا ہے

صبح سے وہ کھیت پر وہاں کیا جہاں کالے گیہوں کی پہلی بوائی ہو رہی تھی اور جہاں جئی بوروں میں بھر کر اصولی جاری تھی' پھر گھر واپس آیا اور اپنی بیوی اور سالی کے غصے پر اس نے ساتھ کالی پلاؤ پر ہوں (پلاؤ میں گیا جہاں گھڑائی کی بھی مشین کو تیار کرنے کے لئے پہلی بار چلایا گیا تھا۔

اس پورے دن لیوین نے کسانوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اور گھر پر بیوی کے ساتھ' سالی کے ساتھ' بچوں کے ساتھ' افسر کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اس ایک بات کو سوچتا رہا تھا جس میں اس زمانے میں وہ تخلیقی باری کے کاموں کے برابری معمول تھا اور ہر چیز میں وہ اپنے حال سے متعلق جواب کی تلاش کرتا رہا تھا کہ "میں آخر ہوں کیا؟ اور میں کہاں ہوں؟ اور میں کس لئے یہاں ہوں؟"

نئی بیسوچے ہوئے کھنے کے سامنے میں کھڑے کھڑے اس کی بیوی اور بچوں کی شادی کے نظر سے بنی تھیں' جن کی منگنی اور بیاہ تک ابھی نہ بھری تھیں' جنہیں پہلی سے بچے گی' جن کی وہ بلیوں سے بس کر باندھ دیا گیا تھا لیوین کبھی کھلے اور دراڑے میں سے باہر دیکھتا جس میں سے گھاس کاٹ لیا جاتا اور گرم دھوپ میں کھلیان کے اردگرد کی گھاس پر اور ڈھیر سے پر اٹھائے جا رہے تھے اور کبھی سفید پہننے والی ابابیلوں کے رنگ برنگے سروں کو' جو کبھی کبھی گھاس کے بچے کھچے تنکوں کو اٹھانے کے لئے چھپائی آتی تھیں اور کبھی کھلی کی روشنی میں پر پھڑپھڑا کر رک جاتیں' کبھی کسانوں کو' جو کھاد اور بھرے اور بھول ہوئے تھے اور پانی سے کام کر رہے تھے اور اس کے ذہن میں عجیب عجیب خیالات آ رہے تھے

"یہ سب کس لئے کیا جا رہا ہے؟" اس نے سوچا "کس لئے میں یہاں لوگوں کو [illegible] رہا ہوں؟ کیوں یہ سب لوگ اتنی محنت سے کام کر رہے ہیں اور میری مدد کی میں اپنی لگن اور [illegible] ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں؟ کس سے یہ بڑھیا [illegible] کس سے یہ بڑھیا [illegible] ہی ہاتھوں ہو

ہے؟ (سب ہنس پڑے) اس کے بعد تشتیری کرنی تھی تو میں نے اس کا علاج کیا تھا؟" اس نے ایک دبلی پتلی کسان عورت کو دیکھا جو سر ہلا رہی تھی اور طرح طرح کے پرانے پرزوں سے بنے ہوئے نقلی ہاتھ سے مل جل کر تیزی سے اناج کو پھٹک رہی تھی۔ "تب تو وہ ٹھیک ہو گئی تھی لیکن اناج مل میں تیس تو دس سال میں اسے فٹ کروا جائے گا اور اس کا بیڑہ ہو جائے گا۔ اس طرح سے تو کئی لاکھ لوگ سانپ کے ڈسے سے مر چکے ہیں اور بیشتر پہلے ہاتھوں سے محروم ہو چکے ہیں۔ اسے بھی فٹ کروانا پڑے گا اور بہت جلدی اس اخراجات کو بھی "اس نے گھڑی دیکھ کر سوچا کہ اب چلنے چلانے کی پیکار کی طرح سائنس نے رہا تھا اور اس کی باہوں کے لیے گھوم رہا تھا۔ "اس کو بھی فٹ کروا جائے گا اور مشین میں یا مکمل سیٹ ہاتھوں والے لیور کو بھی اس کی مخملیں بالوں سے بھری داڑھی اور سفید کنپٹیوں پر پھیلی تیس سیٹ فٹ کروا جائے گا۔ لیکن ابھی تو وہ اناج کے گٹھے کھول رہا ہے' دیکھ کھوٹے روپوں اور عورتوں پر چلا رہا ہے اور تھائی ویل کے پہیے کو ہاتھ سے ٹھیک کر رہا ہے۔ اور خاص بات یہ ہے کہ صرف آنکھیں نہیں بلکہ گھٹنے بھی فٹ کروا جائے گا اور دیکھ نہ رہ جائے گا۔ کس لئے؟"

اس نے یہ سوچا اور اس کے ساتھ ہی گھڑی پر نظر ڈالی تاکہ حساب لگائے کہ ایک گٹھے میں کتنی گھنٹی کی جاتی ہے۔ اس کے لئے یہ جاننا ضروری تھا تاکہ اس کے سوا پیسوں دن بھر کا حساب لے کر سکے۔

"جلدی ایک گھنٹہ ہو جائے گا اور تیسرے گھنٹے کو اس ابھی شروع کیا ہے" لیوین نے سوچا اور مشین میں مکمل سیٹ ہاتھوں والے لیور کے بارے میں کسان کی گھڑگھڑاہٹ سے اونچی آواز کر کے اس سے کہا کہ وہ ایک بار میں کہہ ڈالے۔

"لیور اور تم بہت آہستہ چل رہے ہو' دیکھا نہیں جاتا ہے" اسی لئے تمہاری سے کام نہیں ہو رہا ہے۔ ہماری سے ڈالو"

پہیے میں زور سے ہوا بھرنے والے بڑے ہوئے لیور نے ہوا اب میں چلا کر کچھ کہا لیکن پھر بھی اس نے اس طرح نہیں کہا جیسے لیوین چاہتا تھا۔

لیوین نے پہیے کے پاس جا کر لیور کو ایک طرف ہٹایا اور مشین میں ہاتھوں والے لیور کو ڈالا۔

اس نے کسانوں کے کھانے کے وقت تک کام کیا جس میں زیادہ دیر نہیں تھی۔ لیور اور کے ساتھ ہی کھیت سے نکلا اور گاڑیوں کے گٹھوں کے ایک پہلے ڈھیر کے پاس کھڑے ہو کر بوجھ کے لئے بڑے احتیاط کے ساتھ لگایا گیا تھا اس سے باتیں کرنے لگا۔

لیور اور کے ایک کسان کا رہنے والا تھا جس میں لیوین پہلے آرتل کے طریقے سے کاشت کے لئے زمین لیتا تھا۔ اب وہ ایک گھریلو خدمتگار کو نکال دیا تھا۔

لیوین نے لیور کے ساتھ اس زمین کے بارے میں بات چیت کی اور پوچھا کہ کیا اس کسان کا بھائی اچھا کاشتکار ثابت ہو سکے گا۔

"لگتا بہت ہے' چالاک کا بھائی ہے۔ کنستن تن دمیتریچ" لیور نے اپنی قمیص کے پیسے سے نرم سر میں سے بولتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کرایہ کتنا دے گا؟"

"دے سکتا ہے جاگیر کسان نے گھریلو خدمتگار کا کام اس طرح شروع سے لیا) کتنا تن دمیتریچ کہے گا' وہ تو ہمارا کام نکال ہی لیتا ہے' اسے کسی کسان پر بھی رحم نہیں آتا۔ اور چالاک اس طرح

اس نے چالاک کا نام لیا) کیا بیچ کی آدمی کی کمال کھیلے سکتے ہیں؟ کہیں وعدے دیں کے کسی کا قرض چکا دیں گے۔ خدا کو کمی پڑ جائے تو بھی کوئی بات نہیں۔ وہ تو ایسے آدمی ہیں۔"

"لیکن وہ کسی کا قرض چکا دیں گے؟"

"بس ویسے ہی' مطلب یہ کہ۔۔۔ لوگ تو طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ ایک آدمی صرف اپنی ضرورتوں کے لئے جیتا ہے' اب جیسے خانی کو لے لیجئے' بس اپنا پیٹ بھرنا جانتا ہے' اور لوگ۔ سیدھا چاہ بڑھا ہے۔ وہ اپنی روح کے لئے جیتا ہے' خدا کو یاد رکھتا ہے۔"

"کیسے خدا کو یاد رکھتا ہے؟ کیسے روح کے لئے جیتا ہے؟" لیوین نے کہا۔

"سیدھی جانتے ہیں کیسے' سچائی سے' دین و حرم سے۔ آخر لوگ تو طرح طرح کے ہوتے ہیں۔ اب آپ اپنی کو لے لیجئے' آپ بھی تو دی قابل نہیں رکھتے۔"

"اچھا اچھا میں اب چلتا ہوں" لیوین نے بیزاری سے کہا اور مڑ کر اس نے اپنی چھڑی لی اور جو جو گھر کی طرف چل پڑا۔

لیوین کے دل پر خوشی کا ایک نیا احساس طاری تھا۔ کسان کے یہ کہنے پر کہ خدا کا بیچ روح کے لئے' سچائی سے' دین و حرم سے جیتا ہے' اس کے ذہن میں مبہم خیالات کا ہجوم ہوا جیسے وہ کہیں بہے تھے اور یکبارگی منتشر ہو گئے ہوں اور سب ایک ہی مثل کی طرف بڑھے جا رہے ہوں اور انہوں نے اس کے سر کو پکڑ لیا ہو اور اپنی روشنی سے اسے چکا چوند کر دیا۔

۱۲

لیوین بڑی سڑک پر پہنچ کر آگ بھرتا چلا جا رہا تھا۔ وہ اس قدر اپنے خیالات میں محو تھا کہ اسے محسوس کر رہا تھا (اب وہ انہیں سلجھا نہیں سکتا تھا) بس اس قدر اسے اپنی اندرونی حالت کا احساس تھا جو پہلے اسے نہ ہوا تھا۔

کسان نے جو بات کہی تھی اس نے اس کے دل پر ہتھوڑی کی سا عمل کیا تھا اور اچانک بکھرے ہوئے افکار، الگ الگ خیالات کے ایک پورے سلسلے کو جو اسے کبھی دم لینے کی مہلت نہ دیتے تھے قلب سے بیدخل کر کے انہیں پامال کر ایک کر رہا تھا۔ اسے خوشی ہو رہی تھی۔ چلتا تھا لیکن ان خیالات میں وہ اس وقت بھی مصروف تھا جب اس نے زمین کو لگان پر دینے کی بات کی تھی۔

اس نے اپنے اندر کوئی نئی چیز محسوس کی اور اس نئی چیز کو وہ بہت تلاش ہو کر آرہا تھا اور ٹٹولنے لگا۔ یہ خود اسے معلوم نہ تھا کہ یہ کیا ہے۔

"اپنی ضرورت کے لئے نہ جینا بلکہ خدا کے لئے۔ کس خدا کے لئے؟ خدا کے لئے" اور یہ بھی اس نے کہا تھا اس سے زیادہ بے معنی بات کیا کہی جا سکتی ہے؟ اس نے کہا کہ اپنی ضرورتوں کے لئے نہیں جینا چاہئے کیونکہ اس کے لئے نہیں جینا چاہتے جسے ہم سمجھتے ہیں' جس کی طرف ہم تشنہ محسوس کرتے ہیں' جو ہمیں چاہئے بلکہ کسی ناقابل فہم چیز کے لئے' خدا کے لئے جینا چاہئے جسے کوئی بھی سمجھ نہیں سکتا اس کی تعریف نہیں کر سکتا تو پھر کیا؟ کیا میں لیور کے ان بے معنی الفاظ کو نہیں سمجھتا؟ میں سمجھا اور میں نے ان کے صحیح ہونے پر شک کیا؟ کیا سمجھے وہ اتفاقاً مبہم غیر صحیح سمجھے؟

"نہیں میں نے اس کی بات کو سمجھا اور بالکل اسی طرح جس طرح وہ سمجھتا ہے' اپنی طرح' اس نے

روا ہوں واضح طور سے سمجھا جاتا ہوں زندگی میں کچھ بھی سمجھتا ہوں اور میں نے زندگی میں اس بات پر کبھی شک نہیں کیا اور کر سکتا بھی نہیں۔ اور صرف میں ہی نہیں بلکہ سب 'ساری دنیا اسی ایک چیز کو پوری طرح سمجھتی ہے اور اسی ایک چیز میں کبھی کوئی شبہ نہیں کرتا اور بیشک سب اس سے متفق ہوتے ہیں۔

"ٹالسٹوئے کہتا ہے کہ گھریلو خدمتگار کرسٹوف اپنا پیٹ بھرنے کے لئے جیتا ہے۔ یہ سمجھ میں آنے والی اور معقول بات ہے۔ ہم سب 'صاحب عقل ہستی کی حیثیت سے کسی اور طرح جی نہیں سکتے سوائے اس کے کہ اپنے پیٹ کے لئے جئیں۔ اور ایک فلسفی کہتا ہے کہ اپنے پیٹ کے لئے جینا بری بات ہے اور سچائی کے لئے' خدا کے لئے جینا چاہئے۔ اور میں بس ذرا سے اشارے ہی پر اس کی بات سمجھ جاتا ہوں اور میں اور کروڑوں لوگ جو صدیوں پہلے زندہ تھے اور جو اب زندہ ہیں 'کسان' روحانی الفاس کے مارے ہوئے لوگ اور حکیم و دانا اور اس کے بارے میں سوچنے اور سمجھنے والے اور اپنی خیر واضح زبان میں کہی بات کہنے والے — ہم سب اسی ایک چیز پر متفق ہیں کہ کس چیز کے لئے زندہ رہنا چاہئے اور کیا اچھا ہے۔ سمجھے اور سب لوگوں کو صرف ایک ہی چیز کا علم 'یقینی اور واضح علم ہے اور اس علم کی توضیح عقل سے نہیں کی جا سکتی — یہ عقل سے باہر کی چیز ہے اور اس کی کوئی علت نہیں ہے اور اس کا کوئی معلول نہیں ہو سکتا۔

"اگر نیکی کی کوئی علت ہے تو پھر وہ نیکی نہیں رہ جاتی 'اگر اس کا کوئی معلول یعنی انعام ہوتا ہے تو بھی وہ نیکی نہیں رہ جاتی۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ نیکی علت و معلول کی دنیا سے باہر کی ہوتی ہے۔

"لیکن یہ تو میں جانتا ہوں اور ہم سب جانتے ہیں۔"

"اور میں اکیلا ہی جو زندہ رہا تھا 'شک کر رہا تھا کہ میں نے اسے نہیں دیکھا ہو گا مجھے یقین دلاتا ہوا۔ اور یہ رہا وہ معجزہ — واحد ممکن معجزہ جو ہر دیکھنے والا مجھے ہر طرف سے گھیرے ہوئے اور میں نے اسے نہیں دیکھا تھا

"اس سے بڑا معجزہ اور کیا ہو سکتا ہے؟"

"کیا واقعی مجھے ساری چیزوں کا حل مل گیا؟ کیا واقعی اب میری تکلیف اور دکھ ختم ہو گیا؟" لیوین نے سوچا۔ وہ گرمی و تھکن کی طرف دھیان دیئے بغیر اور بس طویل دکھ اور تکلیف کے بعد چین محسوس کرتا ہوا دھول بھری سڑک پر چلا جا رہا تھا۔ یہ احساس اتنا خوشی بخش تھا کہ وہ اسے ناقابل یقین لگا۔ وہ ایمان کے مارے ہانپنے لگا اور اس میں آگے جانے کا دم نہیں رہا۔ وہ راستے میں ہٹ کر جنگل میں آ گیا اور اسپین کے پیڑوں کے سائے میں ان کی گھاس پر بیٹھ گیا۔ اس نے پیٹھ میں ترسرے ہوئے ناری اور گتھیاں ٹیک کر جنگل کی ریلی اور پیڑوں جیسی نرم گھاس پر لیٹ گیا۔

"ہاں 'ذرا سنبھلنے اور غور کرنے کی ضرورت ہے" اس نے بے روندی گھاس کو ایک ٹک دیکھتے ہوئے سوچا اور ایک سبز کھوڑے کی حرکت کو سمجھنے لگا جو ایک گھاس کے ڈنٹھل پر چڑھ رہا تھا اور دوسرے پودے کی پتی اس کے راستے میں رکاوٹ ہی ہوئی تھی۔ "سب ضروری سے 'اس نے پودے کی پتی کو جھکا کر کھوڑے کے راستے سے ہٹاتے ہوئے اپنے آپ سے کہا اور گھاس کے دوسرے ڈنٹھل کو جھکا کر پاس کر دیا کہ کھوڑا اس پر جا سکے "میں خوش کس بات سے ہوں؟ کیا روایت کر لیا میں نے؟

"پہلے میں کہتا تھا کہ میرے جسم میں 'اس گھاس کے تن میں 'اس کھوڑے کے تن میں (اور اس نے دوسری گھاس پر نہیں جانا چاہا اور پر پھیلا کر اڑ گیا) طبیعیاتی 'کیمیائی 'عضویاتی قوانین کے مطابق مادے کی ایک تخلیب مادے سے ہوتی ہے۔ اور ہم سب میں 'ہم ان انسپین کے پیڑوں 'بادلوں اور کمر کے دھبوں میں ارتقا ہو رہا ہے۔ ارتقا کس چیز سے؟ کس چیز میں؟ لامتناہی ارتقا اور جدوجہد؟ جیسے لامحدود لامتناہی میں کوئی سمت اور جدوجہد ہو سکتی ہے! اور میں حیران رہتا تھا کہ اس راستے پر خیالات کے بہت دنوں تک مطالعہ کرنے کے بعد بھی زندگی کے مفہوم کا 'میری تحریک و ترغیب اور کردار و افکار کے سرچشمہ کا انکشاف نہیں ہوا تھا لیکن میرے اندر یہ تحریک و ترغیب ہے اس کا مفہوم اتنا واضح ہے کہ میں برابر اسی کے مطابق زندگی بسر کرتا ہوں اور جب اسے اس کسان نے ان لفظوں میں بیان کر دیا کہ "خدا کے لئے 'اپنی روح کے لئے جینا تو مجھے بڑا مرعوب ہوا اور بہت خوشی ہوئی۔

میں نے کچھ نہیں پوچھا تھا۔ میں نے صرف اس کو پہچان لیا تھا۔ میں جانتا ہوں 'میں اس قوت کو سمجھ گیا جس نے صرف ماضی ہی میں مجھے زندگی نہیں دی بلکہ اب بھی زندگی دیتی ہے۔ میں فریب سے آزاد ہو گیا مجھے مالک حقیقی مل گیا۔"

اور اس نے تخیل کی آنکھ سے اپنے اس دو برسوں کے خیالات کا جائزہ لیا جس کی ابتدا اپنے چچیرے اور لاعلاج طور پر بیمار بھائی کو کچھ کر موت کے واضح اور صریحی خیال سے ہوئی تھی۔

شروع میں پہلی مرتبہ صاف صاف سمجھا تھا کہ ہر انسان کے لئے اور خود اس کے لئے بھی مستقبل میں سوائے تکلیف 'موت اور دائمی فراموشی کے علاوہ کچھ نہیں تھا اور اس نے طے کیا تھا کہ اس طرح جینے سے کام نہیں چلے گا' کہ وہ اپنی زندگی کی توضیح اس طرح کرنی چاہئے کہ وہ کسی شیطان کی وجہ سے نہ مٹے یا پھر خود کوئی بربادی چاہئے

لیکن اس نے یہ کیا۔ وہ اور بہت سوں کی طرح زندگی بسر کرتا رہا۔ محسوس کرتا رہا کہ اس نے غلطی کی ہے شادی بھی کی بہت سی طرفوں کا تجربہ کیا اور جب اپنی زندگی کے معنی کے بارے میں کبھی سوچا تو خوش بھی رہا اس کے معنی کیا تھے؟ اس کے معنی یہ تھے کہ اس نے زندگی کو اتنی طرح بسر کی تھی اور گہری طرح سے کیا۔

اس نے اپنے جانے پہچانے انسپین روحانی سچائیوں کے سہارے زندگی بسر کی تھی اس نے زندگی سے ساتھ ہی نہیں اور سوچا تھا صرف ان سچائیوں کا اعتراف کرنے کے لئے بلکہ کوشش کرنے اس سے [illegible]

اب اس کے نزدیک یہ بات صاف ہو گئی تھی کہ وہ انسپین عقیدوں کی وہ [illegible] اس کی پرورش ہوئی تھی

"اگر مجھ میں یہ عقیدے نہ ہوتے اور میں نہ جانتا ہوتا کہ اپنی [illegible] کے لئے نہیں [illegible] زندگی بسر کرنی چاہئے تو میں کیا ہوتا اور کیسے میں اپنی زندگی بسر کرتا میں [illegible] مجھے لئے ان میں سے کسی بھی چیز [illegible] میری زندگی کی بنیاد [illegible] شدید ترین کوشش کے باوجود وہ [illegible] زندگی [illegible]

"میں اپنے سوال کا جواب تلاش کر رہا تھا [illegible] سوال کے ساتھ ہم [illegible] اور کیا ہے اور یہ علم میں نے کس طرح سے حاصل کیا تھا [illegible] "عطا کیا گیا ہے" اس لئے کہ اسے میں کہیں سے لے نہیں سکا

"کہاں سے لیا میں نے اسے؟ کیا میں عقل سے اس نتیجے تک پہنچا تھا کہ مجھے اپنے بڑی سے محبت کرنی چاہئے اور اس کا گلا نہ گھونٹنا چاہئے؟ مجھے بچپن میں یہ بتایا گیا اور میں نے خوشی سے اس پر یقین کر لیا اس لئے کہ مجھے وہی بتایا گیا تھا جو میرے دل میں پہلے سے موجود تھا۔ اور اسے وراثت کس نے کیا؟ عقل نے نہیں۔ عقل نے تو بقا کے لئے جدوجہد اور قوانین وراثت کے جن کا تقاضا ہے کہ میری خواہشوں کی تکمیل و تخلیق میں جتنے لوگ بھی شامل ہوں ان سب کا گلا گھونٹ دو۔ یہ ہے عقل کا اخذ کردہ نتیجہ۔ اور دوسرے سے محبت کرنے کی وراثت عقل نہیں کر سکتی تھی اس لئے کہ یہ بے عقلی ہے۔"

"ہاں گھنڈ" اس نے اپنے آپ سے کہا اور بیٹے کے بال لیٹ کر دہ گھاس کے تنکوں کو یہ کوشش کرتے ہوئے کہ وہ تو نہیں نہ گر جائے گا۔

"اور صرف عقل کا تعمیر ہی نہیں بلکہ عقل کی حماقت بھی اور خاص طور سے عقل کا فریب۔ بالکل عقل کا فریب۔ بالکل عقل کی جلسازی" اس نے دہرایا۔

13

اور لیون کو تھوڑے دنوں پہلے کا ایک مقررہ آ جانا اور ان کے بچوں کے ساتھ پیش آیا تھا۔ بچے اکیلے رہ گئے تھے تو انہوں نے موم بتیوں پر سب چیزوں کو جلا دیا اور ایک دوسرے کے منہ میں دودھ کے ڈول انڈیلنا شروع کر دیا تھا۔ ماں نے انہیں یہ حرکت کرتے پکڑ لیا اور انہوں نے لیون کی موجودگی میں ان کو یہ سمجھانا شروع کیا کہ وہ چیزیں برباد کر رہے ہیں ان کے لئے بیلوں کو محنت کرنی پڑتی ہے اور یہ محنت ان کے لئے کی جاتی ہے اور یہ کہ اگر دودھ یوں ضائع کر دیں گے تو ان کے پاس جانے بچنے کے لئے کچھ نہ رہ جائے گا اور دودھ اگر ضائع کر دیں گے تو کھانے کو کچھ نہ ہو گا اور بھوکے رہ کر سب مر جائیں گے۔

اور لیون کو اس پر سکون اور معمول سے بھی پر بڑی حیرت ہوئی جس کے ساتھ بچوں نے ماں کی ان باتوں کو سنا۔ وہ صرف اس بات سے دلچسپی رکھتے تھے کہ ان کا تماشا مکمل کر دیا گیا تھا اور ماں نے نہ تو کچھ کہا اس کے ایک لفظ کا بھی انہوں نے یقین نہیں کیا۔ اور یقین وہ کر بھی نہیں سکتے تھے اس لئے کہ وہ کچھ وہ استعمال کرتے تھے اس کی مقدار و حجم کا وہ اندازہ نہیں لگا سکتے تھے اور اس لئے تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ جن چیزوں کو وہ برباد کر رہے تھے وہ بھی انہیں ان کے سامنے وہ بیچتے تھے۔

"یہ سب تو اپنے آپ ہی آ جاتا ہے" بچوں نے سوچا "اور اس میں کچھ بھی دلچسپ اور اہم نہیں ہے اس لئے کہ یہ ہمیشہ ہے اور ہو گا۔ اور ہمیشہ ایک ہی بیسا رہتا ہے۔ ہمیں اس کے بارے میں سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو تیار ہے اور تیار ہی چاہتا ہے کہ پیالی میں سب چیزوں کو رکھیں اور انہیں موم بتی سے جلا دیں اور ایک دوسرے کے منہ میں دودھ کے ڈول انڈیلیں۔ یہ مزے کی اور نئی بات ہے اور پیالی میں سے پینے سے کسی طرح بری تو نہیں ہے۔"

"اور واقعی کیا ہم بھی یہی نہیں کرتے؟ میں نے بھی یہی نہیں کیا عقل سے قدرت کی قوتوں کے سستی اور انسان کی زندگی کا مفہوم خلق کرنے میں؟ اس نے اپنے پر تباہی رکھا۔

"اور واقعی کیا فلسفے کے سارے نظریے یہی نہیں کرتے جب وہ خیالات کے راستے سے جو انسان کے لئے عجیب اور غیر قدرتی ہے اس چیز کے علم کی طرف لے جاتے ہیں جو وہ ایک سے جانتا ہے اور راستے

یقینی طور پر جانتا ہے کہ اس کے بغیر وہ زندہ ہی نہ رہ سکتا؟ کیا ہر فلسفی کے نظریے کے ارتقا میں یہ صاف نہیں دکھائی دیتا کہ زندگی کے خاص مفہوم کو دلدل دوری کی طرح ڈھانپ جاتا ہے اور اس سے ذرا بھی زیادہ واضح نہیں' اور بس عقل کے پر شمشیر راستے سے اسی بات کی طرف انہیں آنا چاہتا ہے جسے سب جانتے ہیں؟

"تو اگر بچوں کو بھوکا نہ رہنا پڑتا کہ وہ خود چیزیں حاصل کریں' اگر ماں دودھ دیتی رہتی' دودھ دیتی رہتی اور پھر کیا وہ شرارتیں کرتے؟ وہ تو بھوک سے مر جاتے۔ اور اسی طرح اگر ہمیں اپنے بے پناہ خواہشات اور خیالات کے ساتھ خدا کی دعوت کی اور تخلیق کی کسی سمجھ کے بغیر ہی رہنے دیا جائے' یا اس کی سمجھ کے بغیر کہ تخلیق کیا ہے اور اخلاقی بہتری کی کوشش کے لئے۔

"تو کیا ان کھیلوں کے بغیر آپ کچھ جانتے ہیں گے؟

ہم صرف توڑتے اور برباد کرتے ہیں اس لئے کہ ہم روحانی اشتہا سے بھرے ہیں' بالکل بچوں کی طرح ہیں۔

"مجھ میں کہاں سے یہ اس کسان کے ساتھ مشترک 'مسرت بخش علم ہے اور کیسے صرف یہی مجھے خوشی دے سکتا ہے؟ انکار سے لیا میں نے اسے؟

"میں نے خدا کو سمجھنے کی پرورش پائی ہے' بچپن کی حیثیت سے اور میں نے اپنی ساری زندگی کو انہیں روحانی برکتوں سے بھرنا ہے جو مجھے جسمانیت نے دی ہیں' میں ان برکتوں سے بھرپور ہوں اور انہیں کے سہارے جیتا ہوں لیکن بچوں کی طرح میں بھی انہیں سمجھتا نہیں' برباد کرتا ہوں یعنی اسی چیز کو برباد کرنا چاہتا ہوں جس کے سہارے میں جیتا ہوں۔ اور جیسے ہی زندگی کا اہم نکتہ آ جاتا ہے تو بچوں کی طرح' جب وہ بھوکے ہوتے ہیں اور انہیں سوجی ملتی ہے' میں اس کے پاس جاتا ہوں اور بچوں سے بھی کم' انہیں ماں ان کی بچاتی۔ شرارتوں پر ڈانٹتی ہے' میں محسوس کرتا ہوں کہ سر سے بالکل پن والی میری بچاتی۔ کوششوں کو میرے حق میں نہیں شمار کیا جائے گا۔

"ہاں تو میں وہ کچھ جانتا ہوں وہ عقل سے نہیں جانتا بلکہ وہ مجھے عطا کیا گیا ہے' مجھ پر اس کا انکشاف کیا گیا ہے اور میں اسے دل سے' انہیں خاص چیزوں پر عقیدہ رکھنے کی وجہ سے جانتا ہوں جن کی تلقین کیسا کرتا ہے۔"

"کیسا؟ کیسا؟" لیون نے اپنے آپ سے دہرایا' اس نے کرسٹ بدن کی اور کھی تک کر دور پر اس طرف سے دریا کے پار آتے ہوئے موجیوں کے گلے کو دیکھنے لگا۔

"لیکن کیا میں اس سب کا یقین کر سکتا ہوں جس کی تلقین کیسا کرتا ہے؟" اس نے سوچا اور خود کو آمادہ کرنے کے لئے ان تمام چیزوں کا تصور کیا جو اس کے اس وقت کے خیال و برباد خلق نہیں اس نے واضح طور پر کیسا کی ان تعلیمات کو یاد کرنا شروع کیا جو اسے ہمیشہ سب سے زیادہ عجیب لگی تھیں اور اسے انکار کی ترغیب دیتی تھیں۔ "تخلیق؟ اور میں نے دنیا کی توضیح کس طرح کی تھی؟ خود وجود سے؟ بیسی سے؟ شیطان اور گناہ؟ اور کس چیز سے میں نے بدی کی توضیح کی؟ کفارہ اور آگ سے؟"

"لیکن میں کچھ نہیں سمجھ بھی نہیں جانتا سوائے اس کے جو مجھے سب کے ساتھ بتا دیا گیا ہے"

اور اب اسے لگا کہ کیسا کے مقابلے میں ایک بھی ایسا نہیں تھا جو خاص چیز [illegible] انسان کے واحد نصب العین کی حیثیت سے نکوئی اعتقاد کو برباد کر سکے۔

کیسا کے ہر عقیدے کے تحت اپنی ضرورت کی بجائے سچائی کی خدمت پر اعتقاد کو رکھا جا سکتا ہے۔ اور ہر عقیدہ۔ صرف یہ کہ اس کو بیان نہیں کرتا بلکہ اس لئے ضروری تھا کہ وہ خاص اور معین پر برابر ظاہر ہونے والا مجموعہ عمل میں آئے۔ اس بات پر مشتمل ہوتا ہے کہ کردوں بھاست بھاست کے لوگوں کے ساتھ 'داناؤں اور ناداؤں' بچوں اور بوڑھوں کے ساتھ 'سب کے ساتھ انسان' صوف' کیٹی کے ساتھ 'بھکاریوں اور بادشاہوں کے ساتھ ہر ایک کے لئے ایک ہی چیز کو بالشبہ سمجھنا اور روح کی وہ زندگی بسر کرنا ممکن ہو جو واحد ایسی زندگی ہے کہ اس کے لئے زندہ رہا جائے اور جس کی اہم قدر کرتے ہیں۔"

پیٹ لیتا ہوا اب وہ بلند اور عین بادل کے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔ "کیا واقعی میں جانتا نہیں کہ یہ کیا ہے۔۔۔ لاعلمدہ علا۔ کہ گول گنبد؟ لیکن ہے میں آنکھیں کتنی ہی بار کھلوں اور اپنی دماغی پر چاہے کتنا زور ڈالوں لیکن میں اسے اس طرح نہیں دیکھ سکتا کہ وہ گول اور لاعلمدہ۔ نظر آئے اور لاعلمدہ علا کے بارے میں اپنے علم کے باوجود میں جب تک یہ گنبد دیکھتا ہوں تو میں بالشبہ درست بھی ہوتا ہوں اس سے زیادہ درست جب میں اپنی دماغی پر زور دے کر اس سے آگے دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

لیون نے سوچنا بند کر دیا تھا اور جیسے کچھ پراسرار آوازوں کو سن رہا تھا وہ آپس میں کسی چیز کے بارے میں خوشی اور فکرمندی کے ساتھ باتیں کر رہی تھیں۔

"تو کیا یہی اعتقاد ہے؟" اس نے اپنی خوشی پر قابو کرنے سے ڈرتے ہوئے سوچا۔ "اے میرے خدا! شکر ادا کرتا ہوں تیرا!" اس نے گلے سے ابھرتی ہوئی سسکی کو گھٹتے ہوئے اور دونوں ہاتھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا جن سے اس کی آنکھیں دھندلا آئی تھیں۔

14

لیون نے اپنے سامنے دیکھا اور اسے سوئیٹیوں کا گھر نظر آیا اور پھر اس نے اپنی گاڑی جس میں وہ دوڑتی جا رہا تھا اور کوچوان کو دیکھا جو گھوڑے کے پاس جا کے پڑاؤ سے بات کر رہا تھا۔ پھر اس نے اپنے اور قریب چیزوں کی کھردرا ہٹ اور پسینہ بھرے گھوڑے کی پھپکار سی لیکن وہ اپنے خیالوں میں ایسا غرق تھا کہ اس نے یہ سوچا ہی نہیں کہ کوچوان اس کے پاس کس لئے آ رہا ہے۔

اس کا خیال اسے اسی وقت آیا جب کوچوان نے بالکل اس کے پاس پہنچ کر اسے پکارا۔

"مالکن نے بھیجا ہے۔ آپ کے بھائی آئے ہیں اور ان کے ساتھ کوئی اور صاحب ہیں۔"

لیون گاڑی میں بیٹھ گیا اور اس نے لگام سنبھال لی۔

لیون کو جیسے خواب میں سے جگا دیا گیا ہو اور جب تک وہ پوری طرح ہوش میں نہیں آیا اس نے پسینہ بھرے گھوڑے کو دیکھا جس کی رانوں کے بیچ میں اور گردن پر جھاگ آ گیا تھا جہاں ساج کی رگڑ لگتی تھی۔ پھر اس نے ایوان کوچوان پر نظر ڈالی جو اس کے برابر بیٹھا تھا اور اسے اس کا خیال آیا کہ بھائی کے آنے کا انتظار وہ کافی دنوں سے کر رہا تھا اور بیوی غالباً اس کی طویل عدم موجودگی سے پریشان ہو رہی ہوگی۔ یہ قیاس کرنے کی کوشش کی کہ بھائی کے ساتھ آنے والا مہمان کون ہے۔ اور بھائی بیوی اور نامعلوم مہمان سبھی اسے پہلے سے مختلف نظر آئے۔ اسے لگ رہا تھا کہ اب سبھی لوگوں کے ساتھ اس کے تعلقات دوسرے ہو جائیں گے

"بھائی کے ساتھ اب وہ مغائرت نہ ہوگی جو ہمارے درمیان ہمیشہ رہی۔۔۔ بخشش ہوگی۔ کیٹی سے بھی

شگفتہ ہوگا۔ مہمان کے ساتھ، چاہے وہ کوئی بھی ہو، مہمانی اور تکلف سے پیش آؤں گا لوگوں کے ساتھ، ایوان کے ساتھ۔۔۔ سب کچھ دوسرا ہوگا۔"

بے صبری سے پھپکارتے اور تیز چلنے کی کوشش کرتے ہوئے اپنے گھوڑے کو لگام کھینچ کر قابو میں رکھے ہوئے لیون نے اپنے برابر بیٹھے ایوان پر نظر ڈالی جس کی سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اپنے کام سے حال ہی ہو جانے والے ہاتھوں کو کہاں لے جائے اور جو بار بار اپنی قمیص کو نیچے کھینچ رہا تھا۔ لیون اس کے ساتھ بات چیت کرنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈ رہا تھا۔ وہ کہنا چاہتا تھا کہ اس نے بیماری گھوڑے کا لنگ اچھا کر دیا ہے لیکن یہ بات اسے کی طرح ہو جاتا اور وہ مہمانی کی بات کرنا چاہتا تھا لیکن اور کوئی بات اس کے ذہن میں آ ہی نہیں رہی تھی۔

"آپ اور دائیں کو لے چلئے۔" آخر کہنا ہے "کہ" ایوان نے لیون کے ہاتھ میں لگام درست کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تم مہمانی کرنے کے لئے ہاتھ لگاؤ اور مجھے سکھاؤ۔" لیون نے کوچوان کی اس بداخلاقی پر جھنجلا کر کہا۔ بالکل ویسے ہی جیسے ہمیشہ ہوتا تھا کہ کوچوان کی بداخلاقی پر وہ جھنجلا گیا اور فوراً ہی محسوس کیا کہ اس کا یہ جھنجلانا کتنا لاطائل تھا کہ دماغی کیفیت اسے فوراً حقیقت کے ساتھ رابطے میں آنے ہی نہیں دے گی۔

گھر سے کوئی چیز فالتو درست کرنے کا سلسلہ لیون نے اپنی طرف سے ذکر کرتے ہوئے کر لیا اور باہر دیکھا۔

"خانہ کو سنبھالنا بھی آ رہی ہیں اور ناداہی اور سرکشی ایوانوچ بھی اور ولی اور بھی ہیں" ان دونوں نے گاڑی پر چڑھتے ہوئے کہا۔

"وہ کون ہیں؟"

"ہمارے ہی بھائی ہیں" اور وہ ہاتھوں سے یوں کرتے ہیں" ناداہی نے گاڑی پر لڑھکنے کی نقل کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو وہ بوڑھے ہیں کہ جو میں؟" لیون نے ہنستے ہوئے کہا جس کو ناداہی کے مذاق سے کسی وجہ سے راحت محسوس ہو رہی تھی۔

"نہیں، نہیں کوئی خاطر تواضع کی ضرورت نہیں ہوگی۔" لیون نے سوچا۔

جیسے ہی وہ لوگ سڑک کے موڑ سے مڑے اور انہیں اپنی طرف آنے والے نظر آئے ویسے ہی لیون نے کنگز اسوف کو پہچان لیا اور آنکھوں کی ہی جنبش لگانے کا ہاتھ بالکل اسی طرح بھلا دیا گیا تھا جس طرح بایاں ہاتھ مکمل کی تھی۔

کنگز اسوف کو شیلنے کے بارے میں بات کرنا بہت برا تھا جس کی سمجھ اس نے فوراً ہی اس دانش سے حاصل کی تھی جس نے شیلنے کا کبھی مطالبہ نہ کیا تھا۔ پچھلے دنوں بالخصوص لیون نے اس سے بڑی کشش محسوس کی تھی

اور جیسے ہی لیون نے اسے پہچانا ویسے ہی اس کو ان میں سے ایک خوشگوار آگہی اس میں کنگز اسوف کا خیال تھا کہ وہ کامیاب ہے۔

"نہیں، اب بخشش اور ایوانوچ سے اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی حماقت میں نہ کروں گا" اس نے سوچا۔

گاڑی سے اتر کر اور بھائی سے اور کناڈا سوف سے صاحب سلامت کرنے کے بعد لیون نے بچی کے بارے میں پوچھا۔

"وہ بیٹھ کو لے کر کوک گئی ہے، وہ گھر کے پاس ہی جنگل تھا۔ اسے وہاں سلانا چاہتی تھی اس لئے کہ گھر میں بڑی گرمی ہے" آنالی نے کہا۔

لیون بچی کو ہمیشہ ساتھ رکھنا تھا کہ بچے کو جنگل میں نہ لے جائے۔ اس کے خیال میں یہ خطرناک تھا اور یہ خبر اس کے لئے خوشگوار نہیں تھی

"اسے لئے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی رہتی ہے" پرنس نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میں نے اس سے کہا کہ اسے برف خانے میں لے جا کر رکھے۔"

"وہ تو شہد کی مکھیوں کے چھتوں کے لگانے پر آنا چاہتی تھی، سمجھتی تھی کہ تم وہاں ہو۔ ہم وہیں جا رہے ہیں" آنالی نے کہا۔

"اور تم کیا کر رہے ہو؟" سرگئی ایوانووچ نے، جو دوسروں سے پیچھے رہ گئے تھے، بھائی کے برابر آتے ہوئے کہا۔

"کچھ خاص تو نہیں۔ بیٹھ کی طرح مکھیوں کی دیکھ بھال میں مصروف ہوں" لیون نے جواب دیا۔ "اور آپ زیادہ دنوں کے لئے آئے ہیں یا ابھی آپ کا مستقل دنوں کا ارادہ ہے؟"

"کوئی دو ہفتے کے لئے۔ سائنس میں کام ہے۔"

ان الفاظ کے ادا کرتے وقت دونوں بھائیوں کی آنکھیں چار ہوئیں اور لیون نے اپنی بیٹھ کی اور خاص طور سے اس وقت کی موجودگی کے باوجود کہ بھائی کے ساتھ دوستانہ اور سب سے بڑھ کر سیدھے سادے تعلقات رکھے، محسوس کیا کہ اسے ان کی طرف دیکھنے میں شرم آتی ہے۔ اس نے نظریں جھکالیں اور اس کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہے

بات چیت کے ان موضوعات کا جاری رکھنا، جو سرگئی ایوانووچ کے لئے خوشگوار ہو سکتے تھے اور ان کی توجہ کو سرپیال جنگ (1941) اور سلاوی سوال سے ہٹا سکتے تھے جس کی طرف انہوں نے سائنس کی مصروفیات ظاہر کرتے ہوئے اشارہ کیا تھا، لیون نے سرگئی ایوانووچ کی کتاب کی بات چھیڑی۔

"تو پھر آپ کی کتاب پر تبصرے ہو رہے ہیں؟" اس نے پوچھا۔

سرگئی ایوانووچ سوچ سمجھ کر کہنے جانے والے اس سوال پر مسکرائے۔

"اب اس سے کسی کو دلچسپی نہیں اور مجھے دوسروں سے بھی کم" انہوں نے کہا۔ "دیکھئے دامیا کلسادزوف بارش ہو گی" انہوں نے چھتری سے ان سفید بادلوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اضافہ کیا جو اسمین کے پہاڑوں کی چوٹیوں کے اوپر نمودار ہو گئے تھے۔

دریہ الفاظ اس بات کے لئے کافی تھے کہ وہ سادہ سے تعلقات، جن سے لیون اختصار کرنا چاہتا تھا، بھائیوں کے درمیان پھر سے قائم ہو جائیں۔

لیون کناڈا سوف کی طرف چلا گیا۔

اس نے ان سے کہا "آپ نے کتنا اچھا کیا کہ یہاں آنے کا فیصلہ کیا۔"

"چاہتا تو بہت دنوں سے تھا۔ اب باتیں کریں گے، دیکھیں گے۔ آپ نے ایسنشر (IS) پڑھا؟"

"نہیں، کچھ اور نہیں پڑھا" لیون نے کہا "اور پھر اب مجھے اس کی ضرورت بھی نہیں۔"

"یہ کیسے؟ آپ تو بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔ کس لئے ضرورت نہیں؟"

"یعنی مجھے قطعی طور پر یقین ہو گیا کہ میرے ذہن میں جو سوالات تھے ان کا حل مجھے اس کے اور اس جیسوں کے پاس نہ ملے گا۔ ایسے۔"

لیکن اگرچہ وہ کناڈا سوف کے چہرے کے پر مسرت اور پر سکون تاثر پر حیران رہ گیا اور اسے اپنی ہمدردی کیفیت کے لئے اکتا دیا ہوا، پھر بھی اس نے بظاہر اس بات چیت سے بچنا پسند کیا تھا کہ وہ اپنے قصد کو یاد کر کے رک گیا۔

"بہرحال بعد کو بات کریں گے" اس نے اضافہ کیا۔ "اگر شہد کی مکھیوں کے چھتوں کے لگانے پر جانا ہے تو ادھر اس پگڈنڈی پر آیئے" اس نے سب سے مخاطب ہو کر کہا۔

پگڈنڈی پر چل کر وہ لوگ جنگل کے بیچ میں ایک صاف قطعے پر نکل آئے جہاں کی گھاس نہ کاٹی گئی تھی، وہ ایک طرف سے خوش رنگ جنگلی پھولوں کے گچھے پھولوں سے لدا ہوا تھا جس کے بیچ میں اکا دکا سرو رنگ کی دیودار کی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ لیون نے اپنے مہمانوں کو اسمین کے کم عمر پودوں کے گچھے تازہ سائے میں ایک بیچ پر اور کندوں پر بٹھایا جو خاص طور سے ایسے لوگوں کے لئے رکھے تھے جنہیں شہد کی مکھیوں سے ڈر لگتا ہو، خود جھونپڑی کی طرف چلا کہ بچوں اور بڑوں کے لئے روٹی، شہد اور تازہ شہد لے آئے

یہ کوشش کرتے ہوئے کہ جہاں تک ہو سکے زیادہ تیز، پہلے اور اپنے برابر مسلسل، وہ روٹی اور شہد کی مکھیوں کی آواز سنتے ہوئے وہ پگڈنڈی پر چل کر جھونپڑی تک پہنچ گیا۔ بالکل پاس پہنچ کر ایک لمحے اس کی داڑھی میں پھنس گئی اور غصے سے جھٹکا دے کر نکالی، اس نے احساس کے ساتھ اسے نکال دیا۔ اس سے سایہ دار چھتے میں جا کر کھوئی سے نکالا ہوا چال تار اور اسے سر پر ڈال لیا۔ ہاتھ جیبوں میں ڈال کے اور بازار لگانے میں چلا گیا جس کے اندر سیدھی سیدھی قطاروں میں ڈبوں سے جھال سے ڈھکا ہوا کہ ایک گھاس کی جگہ کے بیچ میں سارے برابر لگے چھتے رکھے تھے جن میں سے ہر ایک کی اپنی تاریخ تھی اور وہ نے سارے سارے مکھیوں کے نئے جھنڈ تھے جو پچھلوں میں اس سال بسائے گئے تھے۔ چھتوں میں داخل ہونے والی جگہ کے پاس سے ایک ہی جگہ پر گھوم گھوم کر اور دھکم پیل کرتی ہوئی اور جیسے کھلا اڑتی ہوئی مکھیاں اور مکھیاں اس کو اچٹتی سی نظر آئیں اور ان کے بیچ میں سے کام کرنے والی مکھیاں شہد لانے کے لئے ایک ہی سمت میں جنگل میں اڑ رہی تھیں اور شہد لے کر واپس آتی تھیں۔

کانوں میں مختلف طرح کی آوازیں برابر گونج رہی تھیں کسی کام میں مصروف مکھی سے ڈرانے والی ہوئی کام کرنے والی مکھیوں کی، کبھی جھنجھلائی ہوئی کاہلی میں وقت گزارنے والی مکھی کی اور کبھی اپنے کو خوش سے بچانے پر تعینات اور انکسار کے لئے تیار پہرہ دار مکھیوں کی شوخیاں۔ کبھی ایک طرف سے دوسرے پر چھتوں کا گراں بہا ایک پیچ کے بند کھن پر رہ کر رہا تھا اس سے نہیں کہ مکھیاں، بلکہ اور مکھیوں کے لگانے کے لئے میں کھڑا رہا۔ اس نے بڑھئے کو آواز نہیں دی۔

وہ اکیلے ہونے کا سوچ لیا کر خوش تھا تاکہ حقیقت سے متصل کے جس نے اس کی مزاجی کیفیت کو اتنی دیر میں اتنا خراب کر دیا تھا

اسے یاد آیا کہ اسی اثنا میں وہ ایوان پر ناراض بھی ہوا، بھائی سے دوسری بھی ظاہر کی اور کناڈا سوف

کے ساتھ لاابالی پن سے بات بھی کی۔

"کیسی یہ صرف لمحے بھر کی مزاحی کیفیت تھی اور بغیر کوئی آثار چھوڑے گزر جائے گی؟" اس نے سوچا

لیکن اسی لمحے وہ پھر سے اپنی مزاحی کیفیت میں واپس آگیا اور اس نے خوشی کے ساتھ محسوس کیا کہ اس کے اندر کوئی نئی اور اہم چیز وقوع پذیر ہوئی ہے۔ جو روحانی سکون اسے ملا تھا اسے حقیقت نے صرف وقتی طور پر اچانب دیا تھا لیکن اس کے اندر وہ اب بھی بیچ و سالم موجود تھا۔

جس طرح شدد کی مکھیاں اب اس کے گرد منڈلا رہی تھیں' اس کو دھتکار رہی تھیں اور اس کی توجہ کو دوسری طرف مبذول کرا رہی تھیں' اسے مکمل جسمانی سکون سے محروم کر کے سینے کھسانے پر اور اس سے کچھ پر مجبور کر رہی تھیں' بالکل اسی طرح لوگوں نے جنہوں نے اسے اسی وقت سے گھیر لیا تھا جب وہ گاڑی پر بیٹھا تھا' اس کو روحانی آرام سے محروم کر دیا تھا لیکن یہ اسی وقت تک جاری رہا جب تک وہ اس سے بچا نہیں رہا۔ جیسے شدد کی مکھیوں کے باوجود اس کی جسمانی قوتیں بیچ و سالم تھیں اسی طرح اس کی روحانی قوتیں بھی بیچ و سالم تھیں جن کا علم اسے ابھی ابھی ہوا تھا۔

15

"اور تمہیں پتہ ہے کہ ستیا' سرگنی ایوانوویچ نے یہاں آتے ہوئے کس کے ساتھ سفر کیا؟" سوامی نے بوں میں کھیرے اور شدد تقسیم کرتے ہوئے کہا۔ "وہ دوستی کے ساتھ اوہ سویا جا رہا ہے۔"

"اور اکیلے نہیں بلکہ اپنے خرچ سے پورا سکواڈرن لے جا رہا ہے" کنزاوسوف نے کہا۔

"یہ اس کے لئے سو روبل ہے" لیون نے کہا "اور کیا واقعی ابھی تک رضاکار جا رہے ہیں؟" اس نے سرگنی ایوانوویچ کو دیکھتے ہوئے اضافہ کیا

سرگنی ایوانوویچ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ بس پیالے میں شدد کے سفید چھلکے کا ایک کھوار کھا رہا تھا اس میں سے چمچی سے لمبے ایک ریشہ دار مکھی کو نکال رہے تھے جو پتلے شدد میں پھنس گئی تھی۔

"بھلا کیوں نہیں۔ کل ہی اسٹیشن پر تھا وہ' آپ نے دیکھا ہوتا" کنزاوسوف نے دور دور سے کھیرا چباتے ہوئے کہا۔

"تو اسے کس طرح سمجھا جائے؟ برائے مسیح مجھے سمجھائیے سرگنی ایوانوویچ' یہ سارے رضاکار کہاں جا رہے ہیں' کس سے وہ لڑیں گے؟" نڑھے پر بس نے بظاہر اس بات چیت کو جاری رکھتے ہوئے پچھلی بوں کی عدم موجودگی میں شروع ہو چکی تھی۔

"ترکوں سے" سرگنی ایوانوویچ نے سکون کے ساتھ مسکراتے ہوئے شدد کی مکھی کو جو شدد میں اتھڑ کر کالی ہو گئی تھی اور جسے کسی سے چمچی کے دیر حرکت کر رہی تھی' نکال کر سیپن کی ایک سیدھ پر بٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن ترکوں سے جنگ کا اعلان کس نے کیا' ایوان ایوانچ' گوموف اور کاؤنٹس لیدیا ایوانووناادر مادام اشتال نے؟"

"جنگ کا اعلان کسی نے نہیں کیا مگر عوام اپنے قریبی لوگوں کے مصائب سے ہمدردی کرتے ہیں اور ان کی مدد کرنا چاہتے ہیں" سرگنی ایوانوویچ نے کہا

"لیکن پرنس مدد کی بات نہیں کر رہے ہیں" لیون نے حسرتی طرفداری کرتے ہوئے کہا "ہاں تک کی پرنس یہ کہتے ہیں کہ کئی لوگ حکومت کے فیصلے کے بغیر جنگ میں حصہ نہیں لے سکتے"

"حکومت؟" دیکھو یہ بھی بتانے لگے کہ نہیں" سوامی نے ایک بچکانہ انداز سے ہوئے کہا

"یہ شدد کی مکھی نہیں' بھڑ ہے" لیون نے کہا۔

"اچھا!۔۔۔ اچھا تو آپ کا نظریہ کیا ہے؟" کنزاوسوف نے مسکراتے ہوئے لیون سے کہا صاف ظاہر تھا کہ وہ اسے بحث میں حصہ لینے کے لئے للکار رہے ہیں "کئی لوگوں کا یہاں خیال ہے کہ"

"میرا نظریہ تو یہ ہے کہ جنگ ایک طرف سے تو ناگوار شے ہے' بربریت اور ضیاع ہے کام ہے کہ عیسائی ذہن کی ذکر نہیں کرتی' کوئی بھی انسان جنگ شروع کرنے کی ذمہ داری اپنے اوپر نہیں لے سکتا یہ صرف حکومت ہی کر سکتی ہے جس کا یہ فرض ہے کہ اگر جنگ ناگزیر ہو جائے تو کرے۔ دوسری طرف سے سامنے سے نقطہ نظر سے اور عقل سلیم کے بھی' سیاسی امور میں اور خاص طور سے جنگ کے معاملے میں شہری اپنی کوئی مرضی نہیں ہوتی' ہوتے ہیں۔"

سرگنی ایوانوویچ اور کنزاوسوف دونوں پہلے سے تیار' ہوا معنی خیز کے ساتھ متفق ہوئے ایک ساتھ بولے

"ہاں یہی تو بات ہے کہ ایسی صورت حال ہو سکتی ہے جب حکومت عوام کی مرضی کو بیان کرنے پر مجبور ہو اور تب صحافت اپنی مرضی کا زور اظہار کرتی ہے" کنزاوسوف نے کہا

لیکن ظاہر سرگنی ایوانوویچ نے اس اعتراض کی بالکل نہیں کی تھی۔ کنزاوسوف نے لفظوں پر بھویں سکیڑیں اور دوسری بات کہی:

"تم بیکاری سوال کو اس طرح پیش کرتے ہو۔ یہاں اطلاق جنگ میں ہے بلکہ صرف انسانی اور عیسائی جذبے کا اظہار ہے۔ ہم خون اور ہم مذہب بھائیوں کو برباد ہوتے ہوئے نہیں دیکھ سکتے ہیں نہ صرف بھی نہیں بلکہ صرف یہاں اور وہ ان لوگوں کو قتل کیا جا رہا ہے جو بات برداشت ہو جاتے ہیں اور وہ لوگ جو کہ اس بھیانک چیز کو ختم کرنے میں مدد دیں' ہم صورت حال کو سمجھتے اور ایک شرابی کسی عورت کو پیٹنے کو پیٹنے دیکھتے ہیں سمجھتا ہے کہ اس وقت یہ سوال تو ہے کہ جنگ کا اطلان کیا گیا ہے یا نہیں اس شخص کے خلاف ہم تو اس پر ٹوٹ پڑتے اور عورت کو اس کے چنگل سے چھڑا لیتے ہیں۔"

"لیکن قتل تو کریں گے ہم" لیون نے کہا۔

"نہیں ہم قتل بھی کر دیں گے۔"

"میں نہیں جانتا۔ اگر میں ایسی صورت حال دیکھتا تو اپنے اندر کی طاقت کا اندازہ اس سے پہلے سے نہیں لگا سکتا اور سلاوی قوم پر ظلم و جور کے خلاف ابھار اور [illegible] نہیں۔"

"شاید تمہارے لئے۔ ہو لیکن دوسروں کے لئے تو ہے" کنزاوسوف نے کہا ایوانووناادر مادام اشتال نے کہا "عام لوگوں میں" "بے دین جماعتوں" کے جوش نے پیدا کئے والے مثالی فیصلہ سے ہوئے لوگوں سے ہمدردی کی ایک خصوصی روایت ہے۔ عام لوگوں نے اپنے بھائیوں سے ہمدردی کی ہے اور کرتے ہیں"

"ہو سکتا ہے" لیون نے بات ٹالتے ہوئے کہا "لیکن مجھے یہ نہیں نظر آتی میں عام [illegible]

اور میں اسے نہیں محسوس کرتا۔"

"اور اب مجھے بتائیے" پرنس نے کہا "میں پردیس میں قیام کے دوران میں میں نے پڑھا اور میں اعتراف کرتا ہوں کہ بلغار کی انتخاب کے وقت تک کسی طرح بھی سمجھ میں نہ آیا کہ کیوں بلغار کی ساری روسی اپنے سلافی بھائیوں سے اتنی محبت کرنے لگے اور میں کیوں یہ محبت نہیں محسوس کرتا؟ مجھے یاد ہے کہ میں نے سوچا تھا کہ یا تو میں کسی ہوں یا پھر یہ کار فرسا مجھ پر اس طرح سے اثر کر رہا ہے لیکن یہاں آکر مجھے تسلیم ہو گئی ہے کہ میرے علاوہ بھی جیسے لوگ ہیں جنہیں صرف روس سے دلچسپی ہے اور سلافی بھائیوں سے نہیں محسوس ہوتی ہیں۔"

"اس معاملے میں [illegible] رائے کی کوئی اہمیت نہیں ہے" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔ "جب پورے روس سے عام لوگوں نے اپنی مرضی کا اظہار کر دیا تو انفرادی رائے سے کوئی تعرض ہی نہیں۔"

"مگر مجھے صاف بتائیے کہ مجھے وہ نظر نہیں آتا عام لوگوں کو آپ اس کی جگہ تک نہیں ہی" پرنس نے کہا۔

"نہیں پایا جیسے نہیں ہی اور انہوں نے کر دیا ہے میں؟" انہی نے کہا جو بات پیٹ کو احساس سے ہی رہی تھیں "راہبانی کرنے والے تو یاد ہے وہ" انہوں نے مجھ سے کہا جو مسلسل کرچیں لے رہا تھا "یہ تو نہیں ہو سکتا کہ [illegible]

"تو آپ کا مگر سے میں کیا ہوا؟ پادری نے پوچھ کر سنانے کا حکم دیا کیا اس سے پڑھ دیا لوگوں سے کچھ بھی نہیں کہا تھا تھنڈی سانسیں لیتے رہے جیسے ہر جملے کے درمیان میں کہتے ہیں" پرنس نے اپنی بات جاری رکھی "پھر اس سے کہا گیا کہ [illegible] جانے کے مقصد سے پیدا کیا جا رہا ہے تو انہوں نے ایک ایک کو پیک نکالا اور رو دیا۔ لیکن کس لئے۔۔۔ یہ انہیں طور نہیں ہے۔۔۔"

یہ ہوں میں سلاکہ عام لوگ [illegible] عام لوگوں میں ہے مقدر کا ظہور پیشہ ہوا ہے اور ایسے وقتوں میں جیسا کہ آج کل کا ہے وہ انہیں اور زیادہ صاف طور سے نظر آتا ہے لگتا ہے" سرگئی ایوانووچ نے مجھوں سے بولتے ہوئے کہا اس طرح جیسے ہو رہے ہیں

سیاہ [illegible] میں جہاں وہاں حیدی نظر آنے لگی تھی اور روپہلے بالوں والا بوڑھا ساکت کھڑا تھا۔ وہ شدید کانپتا ہاتھ میں لئے اپنی [illegible] چالی سے شفقت و سکون کے ساتھ صاحب لوگوں کو دیکھ رہا اور ظاہر تھا کہ وہ کچھ سمجھ نہیں رہا اور سمجھنا چاہتا بھی نہیں تھا۔

اس نے سرگئی ایوانووچ کی بات پر سر ہی ہلا دیا جس سر ہلاتے ہوئے کہا "بالکل ایسا ہی ہے۔"

"[illegible] اب کسی سے پوچھ چکے وہ کچھ نہیں جانتا اور کچھ نہیں سوچتا" وہ مجھ سے مخاطب ہو گیا "[illegible] سے [illegible] میں [illegible] وہ [illegible] میں گرنے میں پڑھا گیا تھا؟ تم کیا سوچتے ہو؟ ہمیں بھائیوں کی خاطر لڑنا چاہئے؟"

"ہمیں کیا سوچنا؟ لوگ [illegible] چکا شہنشاہ سے تمہاری طرف سے سوچ لیا وہ سارے معاملوں میں ہماری طرف سے سوچتے ہیں وہ چیزوں کو وہ صاف دیکھتے ہیں۔۔۔ روبل اور نہ لے [illegible] سے چھوٹے والے کو اور دینے کے لئے؟" اس نے اپنے فلسفانہ رویہ سے مخاطب ہو کر عیسائی طرف اشارہ کرتے ہوئے محسوس کے روبل کی بات کو اختصار کر دیا تھا

"مجھے پوچھنے کی کوئی ضرورت نہیں" سرگئی ایوانووچ نے کہا "ہم نے لاکھوں لوگوں کو دیکھا اور دیکھ رہے

ہیں جو اس واسطے سب کچھ چھوڑ کر جا رہے ہیں کہ حق انصاف سے [illegible] کو [illegible] سے آتے ہیں اور اپنے خیال اور مقصد کا صاف صاف اظہار [illegible] چلے جاتے ہیں اور سیدھے سیدھے کہتے ہیں کہ کس لئے۔ اس کے معنی کیا ہیں؟"

"معنی میری رائے میں یہ ہیں" [illegible] کی طرح لاکھوں نہیں بلکہ دسیوں ہزار لوگ اپنے گھر بار چھوڑ کر [illegible] کسی چیز کی کوئی پروا نہیں [illegible] ہو وقت تیار رہتے ہیں [illegible] کے لئے "سولی جانے کے لئے (Golgotha)۔"

"میں تم سے کہہ رہا ہوں کہ لاکھوں میں اور [illegible] لوگ نہیں [illegible]" سرگئی ایوانووچ نے ایک تحمل بھری [illegible] ساتھ کہا جیسے وہ اپنی [illegible] چڑھے ہوئے [illegible] عام لوگ ہیں اور اپنی مرضی کا اظہار کر رہے ہیں۔"

"یہ فقط "عام لوگ" اس قدر [illegible] کہ [illegible] کسان شاید ہو جاتے ہوں کہ معاملہ یہ ہے [illegible] کرتے بلکہ انہیں اس بات کی رائے ہی نہیں ہے [illegible] کس کیا حق ہے یہ کہنے کا کہ یہ عام لوگوں کی مرضی ہے؟"

۱۵

سرگئی ایوانووچ کو یہ بات کا تجربہ تھا اور انہوں نے کوئی اعتراض نہیں کیا بلکہ بات چیت کو اور آگے دوسرے دائرے میں پہنچا دیا۔

"ہاں اگر تم حساب کے راستے سے عوام کی رائے کو جاننا چاہتے ہو تو ظاہر ہے کہ یہ کام بہت مشکل ہے [illegible] طریقہ ہمارے ہاں رائج نہیں [illegible] اظہار نہیں ہوتا۔ مگر اس کے لئے دوسرے راستے ہیں۔ اس کا احساس ہمیں ہوتا ہے [illegible] سے محسوس کرتا ہے [illegible] بہہ رہے تھے اور ہر ہر اس شخص کو [illegible] بہت سے دوستوں میں سے [illegible] دوسرے سے اس قدر مختار رکھتی تھیں [illegible] معاشرتی ارکان ایک ہی بات کہتے ہیں" انہوں نے میز شوری توڑ کر محسوس کیا میں لے لیا ہے اور ایک ہی سمت میں لے جا رہی ہیں۔"

"ہاں اخبارات سب ایک ہی بات کہہ رہے ہیں" پرنس نے کہا "یہ تو سچ ہے اور اس طرح سے ایک ہی بات کہہ رہے ہیں جیسے ہاتھوں کی [illegible] سے پہلے [illegible] ہو۔ [illegible] خالی ہی نہیں ہوتے۔"

"میں [illegible] ہوں۔ میں اخبار نہیں شائع کرتا اور ان کی [illegible] نہیں کرتا اور کرنا چاہتا بھی نہیں لیکن میں دانشوروں کی [illegible] سچائی کی بات [illegible]

کہا۔

لیوین جو اب بولنا چاہتا تھا لیکن بڑھاپے پر فس نے اس کی بات کاٹ دی۔

"مگر اس ہم خیالی کے بارے میں بلکہ اور بھی کہا جا سکتا ہے" پر فس نے کہا۔ "تیسرے وہ ہیں جو اسٹیبلشمنٹ کے ارکان ہیں۔ آپ نہیں جانتے ہیں۔ اب انہیں کھیل ہوا ہے کہ کون اور کچھ بار نہیں جانے کس کس کے مفاد کا تحفظ کر رہا ہے۔ بس یہ کہ وہاں کرنا کچھ نہیں ہے۔ کیوں والی یہ کوئی رکاوٹ نہیں ہے نا اور کھوا ہے آٹھ ہزار آپ اس سے پوچھئے کہ ان کی خدمات کار آمد ہیں یا نہیں۔ اور وہ بڑے سچے آدمی ہیں لیکن اب آٹھ ہزار کے کار آمد ہونے کا یقین۔ کرنا تو مشکل ہی نہیں ہے۔"

"ہاں، اور یہ الکساندر وونا" اسوں نے مجھ سے کہا تھا کہ اس عہدے کے مل جانے کے بارے میں آپ کو بتا دوں" سرگئی ایوانووچ نے یہ عرض کرنے کے بارے، عنی سے کہا کہ پر فس کوئی بے تعلق بات کہہ رہے ہیں۔

"یہی حال اخباروں کے ہم خیال ہونے کا ہے۔ مجھے لوگوں نے سمجھایا کہ جیسے ہی جنگ شروع ہوتی ہے ویسے ہی اخباروں کا سواد بڑھ جاتا ہے۔ تو پھر بھلا وہ کیسے عام لوگوں کے مقدر اور سلافی سوال۔ اور ان ساری چیزوں کو پیش نظر نہ رکھیں۔"

"بہت سے اخبار مجھے پسند نہیں ہیں لیکن یہ بالکل صحیح بات ہے" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔

"میں نے بس ایک شرط لگا دی ہوتی" پر فس نے اپنی بات جاری رکھی "اکتوبس کار (17) نے اسے پر دشیا کے ساتھ جنگ سے پہلے بڑی خوبصورتی سے لکھا تھا "آپ سمجھتے ہیں کہ جنگ ضروری ہے؟ بہت خوب۔ تو لوگ بھی جنگ کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اسیں خاص 'سب سے آگے والے' بننے میں عہدہ رینے کے لئے بھیج دیا جانا 'وہاں بھی 'سب سے پہلے'۔"

"ایسا ہاں تو یہ مجھے رہیں گے" اسوں نے سرداروں کا قہقہہ لگاتے ہوئے اس نقطہ سنجی میں اپنی جاں پکان کے اپنے بلوں کا تصور کرتے کہا۔

"تو کیا 'وہاں' کھڑے ہوں گے" انہوں نے کہا "بس وہ سوں کے لئے نقطہ دار بنیں گے۔"

"اور اگر بھاگیں تو پیچھے سے چلانے والے فارتوس والے حاضر ہو کر انہیں کو چابک دے کر ان کے پیچھے بھیجا کر دیا جائے" پر فس نے کہا۔

"یہ تو مذاق ہے اور بھدا مذاق بھی نہیں ہے معاف کیجئے گا پر فس" سرگئی ایوانووچ نے کہا۔

"میں تو سمجھی رہا تھا کہ یہ مذاق ہو گا... لیوین نے شروع کیا تھا لیکن سرگئی ایوانووچ نے اس کی بات کاٹ دی

"معاشرے سے ہر کس سے تقاضہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنا مخصوص کام انجام دے" انہوں نے کہا۔ "وہ بلی فکر معاشرے کی رہنمائی کا اظہار کرے اپنا کام عام دیتے ہیں اور معاشرے کی رائے کا تحفظ اور مکمل اظہار پر جس کی وہ مستحق ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک مسرت بخش منظر بھی۔ میں سال پہلے ہم چپ رہے ہوتے لیکن اب روسی عام لوگوں کی آواز سنائی دے رہی ہے جو ایک فرد کی طرح کھڑے ہوئے کو تیار ہیں اور جبر ظلم کے خلاف بھائیوں کے لئے خود کو قربان کرنے پر تیار ہیں۔ یہ بہت بڑا قدم اور قوت کی علامت ہے۔"

"لیکن وہ قربانی ہونا ہی نہیں بلکہ ترکوں کو قتل بھی کرنا" لیوین نے سمجھتے ہوئے کہا "عوام، روح کے لئے قربانی دیتے ہیں اور قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں لیکن قتل کرنے کے لئے نہیں" اس

نے غیر ارادی طور پر بات چیت کو ان خیالات سے وابستہ کرتے ہوئے کہا جو ان دنوں اس کے ذہن میں تھے۔

"روح کے لئے کیسے؟ آپ سمجھتے ہیں تاکہ قدرت کے سامنے والوں کے لئے یہ بہت ہی مخصوص لفظ ہے یہ روح ہوتی کیا ہے؟" اسوں نے مسکراتے ہوئے کہا

"آپ سے آپ جانتے ہیں یا"

"خدا کی قسم، میں تو اسا بھی سمجھ نہیں سکتا" اسوں نے زور کا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا

"میں 'من اور تین نہیں بلکہ تکون' بتا رہا ہوں' جیسی نے کہا" سرگئی ایوانووچ نے اپنی طرف سے بڑی سادگی سے کہا جیسے انتہائی سادہ بات کہہ رہے ہوں۔ انہوں نے انجیل سے اسی قصے کا حوالہ دیا جو یریں کو بیشہ سب سے زیادہ پریشان کرتا تھا۔

"بالکل ایسا ہی ہے" بڈھے نے ان لوگوں کے پاس نفرت سے اب میں کہا جو اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

"نہیں وہ بات نہیں ہے" آپ بہت گئے" بالکل بہت گئے" اسوں نے خوش ہو کر زور سے کہا

لیوین جنیوا بحث کے بارے سرخ ہو گیا اس لئے نہیں کہ وہ بہت گیا تھا بلکہ اس لئے کہ اس سے جذبہ کیا گیا اور بحث کرنے لگا۔

"نہیں، میرے لئے ان لوگوں سے بحث کرنا ناممکن ہے" اس نے سوچا "ان کے اوپر ہمیشہ سے جا سکنے والی ذرہ بکتر چڑھی ہوئی ہے اور میں ننگے بدن ہوں۔"

اس نے دیکھ لیا کہ بھائی کو اور نتاشا کو قائل کرنا ناممکن ہے اور یہ انسان اسے اور بھی ہم نظر آیا کہ وہ ان سے مختلف ہو جائے۔ یہ لوگ جس چیز کی تبلیغ کر رہے تھے وہ عقل اور کھوکھلا تھا اس سے زیادہ کچھ نہیں ہوتے بچا سوا اس بات سے مختلف نہیں ہو سکتا کہ دس میں لوگوں کو اس میں اس سے بھائی بھی ہیں اس کی ہمدرد جوان سے دار السلطنت میں آنے والے بند سوچ بہ روان رہنما کاروں نے کہا ہے جیسے کا حق حاصل ہو گیا کہ وہ اور اخبار اسے عام لوگوں کی مرضی اور خیالات کا اور اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں ہو اسلام اور قتل کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ اس سے مختلف نہیں ہو سکتا تھا اس کے لئے جیسے خیالات قابل اظہار عام لوگوں میں نہیں نظر آتا تھا جن کے درمیان وہ رہتا تھا اور یہ خیالات اسے اپنے اندر بھی نہیں ملتے تھے (اور وہ اپنے آپ کو کسی اور طرح سمجھ ہی نہیں سکتا تھا) اسے اس سے کہ وہ بھی لوگوں میں سے ایک ہے [illegible] عام لوگ مشتمل ہیں) اور خاص طور سے اس لئے کہ عام لوگوں کے ساتھ وہ بھی۔ [illegible] تھا کہ عام ہمدرد کس چیز میں ہے لیکن وہ مکمل طور پر جانتا تھا کہ اس عام [illegible] صرف ایک ہی قابل [illegible] سخت پابندی پر ہے جس کا انکشاف ہر شخص پر ہوتا ہے اس لئے وہ جنگ کی تبلیغ [illegible] بھی عام مقصد کے لئے 'جا ہے وہ دیکھ بھی ہو اس کی تبلیغ کر سکتا تھا وہ بلا تبلیغ [illegible] عام لوگوں عام یا اس تھا جنہوں نے وار بجوں (18) کو دعوت دینے کے قصے میں اپنے خیالات کا اظہار [illegible] فکر ان بن جائے ہم پوری بیداری کا ہوش سے وہ [illegible] خود داشت کریں گے لیکن ہم فیصلہ نہیں دیں گے اور طے نہیں [illegible] عام لوگ [illegible] ایوانووچ کے کہنے کے مطابق اس سے آگے جنگلے اصول لوگوں سے ہوئے کے حق سے انکار کر رہے تھے

وہ یہ بھی کہنا چاہتا تھا کہ معاشرے کی رائے اگر معصوم [illegible] ہے تو پھر انقلاب اور [illegible]

اتھی زمین چلنے ہی لگی اور نگاہ سر کے اوپر آسمان کا گنبد بن گیا۔ چاروں طرف بادل گھنے ہو جانے والے پردے میں سے جو اب اس سے زیادہ قریب تھا۔ خوف زدہ ہو کر سب سے پہلے تو یہی کہ اس کے جانے پہچانے راستوں کی سرحد پھلانگ کے بیچ جنگل میں اپنی حالت کو عجیب طرح سے بدلا "کہیں تو نہ ڈالو نہیں کیا؟" یہ سوچ کر یہ احساس کہ بادل پھلانگ کر اپنی حرکت تیز سے تیز تر کرتی ہوئی دوسرے پہاڑ کی ڈھلان کی طرف ہو گئی اور یہ سے دوسرے پہاڑ پر گرنے والے زوردار بجلی کی کڑکڑاہٹ سنی۔

بجلی کی کوند گرج کی آواز اور موسم میں "آنا" وجہ سے ان لمحات سب سے قابل کرنے میں صرف ایک خوف کا احساس پیدا کیا۔

"اے میرے خدا! اے میرے خدا! میں ان پر نہ گرا دینا!" وہ بڑبڑایا۔

اور اگرچہ اس نے فوراً ہی سوچا کہ اس کی یہ التجا تھی ہے تو وہ لوگ بادل کے پیچھے اب کر میرے ہوں گے اب گر چکا تھا پھر بھی اس سے یہ جان کر اسے ہوا کہ اس نے کسی حادثے کو روکنے کچھ بھی نہیں کر سکا۔

وہ وہ ذکر اس جگہ تک گیا جہاں وہ لوگ عام طور سے جاتے تھے لیکن وہ اسے وہاں نہیں ملے وہ لوگ جنگل کے دوسرے سرے پر لیڈوں سے ایک پہاڑ کے اوپر سے ہو کر جا رہے تھے۔

وہ ایل گھنے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھا اصل میں بھیگ کے پہ تھیں کی پیر بھیگے ہوئے کھڑے تھے یہ بیٹی اور کھلائی نہیں بارش ملی ہو گی تھی اس سے پاس پہنچا۔ کھلائی کے بیاس کا اس سے تھا جس سے پہلے بارش اگرچہ اب رک گئی تھی پھر بھی وہ لوگ اسی حالت میں کھڑی ہیں تھیں بارش پسند نہیں تھی۔ دونوں بچے کی گاڑی کے اوپر ہری چھتری لگائے کھڑی تھیں۔

"وہ وہ؟ صحیح سلامت ہو؟ شکر ہے خدا!" وہاں سے پہنچ میں سے پہلا پاس سے اور پہ ہوتوں سے پانی نکالنے لیے ہوئے ہوئے آ رہے تھے" گئے تھے اس کی طرف بڑھ گیا۔

کھلائی کا گلابی اور پانی میں بھیگا ہوا چہرہ اس کی طرف مڑا، وہ بے حد مطمئن ہو جانے سے پہلے جھک کر مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں شرم بھی نہیں آتی ایسی حرکت میں تمہیں آتا کہ تم ہی ہے خدا کی پناہ، ہوا، بھیگا ہوا کی پروا نہیں کرنی چاہیے۔"

"میں خدا کی قسم قصوروار نہیں ہوں۔ ہم جانا چاہتے ہی تھے کہ اس نے اپنے کپڑے گندے کر لیے چلیاں بدلنا ضروری تھا۔ ہم تو بس۔" کھلائی نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

بیٹیا بیچ سے بولا تھا اور مسلسل سوچے جا رہا تھا۔

"تیز طوفان ہے خدا! کیا پتہ نہیں کہ کیا ہو گیا ہو؟"

ان لوگوں نے گیلی چلیاں پر تو بچ کھچے اور کھلائی نے بچے کو اٹھا کر گود میں لے لیا اور بچی سے باتیں کرتا ہوا چل رہا تھا۔ اپنی جھینپ مٹانے کی شرارت ہو کر اس نے کھلائی کی آنکھ بچا کے آہستہ سے

سارا اور قاتولی نہیں ہیں بشمی کہ سلاحوں کی حمایت کی تحریک لیکن یہ سب خیالات تھے جو کچھ بھی ہے اور حل نہیں کر سکتے تھے۔ صرف ایک چیز یاد تھی۔ یہ کہ اس وقت کی جلد سے سر کی اور اوڑھنی بھیگ گئے تھے اس لئے تحت کرنا ہی بات ہے۔ چنانچہ یوں چپ ہو گیا اور اس نے سہاروں کی توجہ اس طرف دلائی کہ بادل گھر آئے تھے اور بارش سے بچنے کے لئے گھر چلنا ضروری ہو گا۔

17

پولس اور سرگی ایوانووچ گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ باقی لوگ قدم بڑھا کر گھر کی طرف چلے لیکن ہوا میں کسی سنسنی اور کسی کالے اتنی تیزی سے بڑھتے آ رہے تھے کہ بارش سے پہلے گھر پہنچنے کے لئے قدم اور تیز کرنے کی ضرورت تھی۔ آگے والے بادل بہت نیچے اور ناقابل عبور تھے۔ ہم میں کی طرح کالے سے آسمان پر معمولی تیزی سے دوڑتے چلے آ رہے تھے۔ گو ابھی بچنے میں ابھی اولی وہ سو قدم رہ گئے ہوں گے کہ ہوا تیز ہو گئی اور کسی بھی وقت موسلا دھار بارش کی توقع کی جا سکتی تھی۔

پتے زرد ہوا اور خشک کی پھلیں مارتے ہوئے آگے دوڑ گئے۔ اڑتا الکساندر وہ پاؤں پر سے نظریں ہٹا کے اپنی ناکوں میں پہنچتے سانسے سے ابھی ہوا چل رہی تھیں بلکہ دوڑنے لگی تھیں۔ سب اپنی ٹوپیوں کو ہاتھ سے تھامے ہوئے تیز تیز قدموں سے چل رہے تھے۔ وہ لوگ سائے کے دائرے میں آ گئے تھے کہ ایک بوند ان کے پاس سے گزری اور ٹھہر گئی۔ پھر اس سے پیچھے پیچھے دوسری بوند اور پھر سارا سے پہلے آ گئے۔

"تاتیانا الکساندروونا کہاں ہیں؟" لیوین نے اکیلا بیٹھا ہوا سے پوچھا جو اب گاڑی میں ان لوگوں کو سنبھل اور بہت سامان لئے ہوئے آئی تھیں۔

"ہم تو سوچ رہے تھے کہ آپ کے ساتھ ہیں" انہوں نے کہا۔

"اور بیٹسی؟"

"وہ لوگ میں ہونا چاہئے کھلائی بھی ان لوگوں کے ساتھ ہے۔"

لیوین سے اس نے سنبھل لے سے اور اوپر کی طرف دیکھا۔

وقت سے اس تھوڑے سے وقفے میں گھٹا سے پہلے سے سورج کو اس طرح ڈھانپ لیا تھا کہ ایک اندھیرا ہو گیا جیسے سورج گرہن میں ہوتا ہے۔ بادلوں سے جیسے اپنی جگہ پر ڈٹی تھی اور لیوین کو آگے بڑھنے سے روک رہی تھی۔ لیوین نے پہاڑیوں اور پیڑوں کو دیکھا، ان رہی تھی اور جوش کی سنسنی لہریں اس کے پیچھے پیر سے اور عجیب طرح سے لگا کے رہی تھی۔ کھلائی پھولوں سے بچوں کا گھاس اور پودوں کی خوشبو ہر چیز ہلکی طرف کو جھکی ہوئی تھی۔ ہوا سے دن سان لڑیاں بجلی ہوئی دوڑ رہی تھیں۔ لوگوں کے کوارٹر کے سائبان کے نیچے پناہ لے رہی تھیں۔ موسلا دھار بارش کا شدید پردہ دور کے پورے جنگل پر اور پاس کے کھیت پر چھا تھا اور تیزی سے کولوف کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بارش کی بو بھی تھی میں بھر گئی تھی۔ ایسی محسوس ہونے لگی تھی۔

سر کو جھکائے اور ہوا سے لڑتے ہوئے جس کے کپڑوں کو پیچھے ڈال رہی تھی لیوین لوگ کی طرف دوڑتا جا رہا تھا۔ اس نے بادل کے پیلے کے پیچھے بھی شدید کی چیز بجلی اور اس کے ساتھ ہی ہر چیز ٹوٹ

جائز اور قانونی نہیں ہیں جتنی کہ سلاخوں کی حمایت کی تحریک۔ لیکن یہ سب خیالات تھے جو کچھ بھی ملے اور حل نہیں کر سکتے تھے۔ صرف ایک چیز یقینی تھی — وہ یہ کہ اس وقت کی جھٹ سے سرگئی ایوانووچ جھنجلا گئے تھے "اس لئے بحث کرنا بری بات ہے۔ چنانچہ لیوین چپ ہو گیا اور اس نے سمانوں کی توجہ اس طرف دلائی کہ بادل گھر آئے تھے اور بارش سے بچنے کے لئے گھر چلنا ضروری ہو گا۔

17

پرنس اور سرگئی ایوانووچ گاڑی میں بیٹھ کر چلے گئے۔ باقی لوگ قدم بڑھا کر گھر کی طرف چلے۔

لیکن بادل بھی سفید اور بھی کالے اتنی تیزی سے بڑھتے آ رہے تھے کہ بارش سے پہلے گھر پہنچ جانے کے لئے قدم اور تیز کرنے کی ضرورت تھی۔ آگے والے بادل بڑے بڑے اور کالکھ بھرے، دھوئیں کی طرح کالے تھے آسمان پر غیر معمولی تیزی سے دوڑتے چلے آ رہے تھے۔ گھر تک پہنچنے میں ابھی کوئی دو سو قدم رہ گئے ہوں گے کہ ہوا تیز ہو گئی اور کسی بھی وقت موسلا دھار بارش کی توقع کی جا سکتی تھی۔

بچے آری ہوئی اور خوشی کی چیخیں مارتے ہوئے آگے دوڑ گئے۔ داریا الکساندروونا بچوں پر سے نظریں ہٹائے بغیر اپنی ٹانگوں میں پھنستے سائے سے الجھتی ہوئی چل نہیں رہی تھیں بلکہ دوڑنے لگی تھیں۔ سب سے اپنی وینوں کو ہاتھ سے دبائے ہوئے تیز تیز قدموں سے چل رہے تھے۔ وہ لوگ سائبان کے بالکل پاس پہنچ گئے تھے کہ ایک بڑی سی بوند لوہے کے پرنالے پر گری اور بکھر گئی۔ بچے اور ان کے پیچھے پیچھے بڑے دوڑ کر سائبان کے نیچے آ گئے۔

"کاریا الکساندروونا کہاں ہیں؟" لیوین نے انگنیا بلاگیوونا سے پوچھا جو ڈیوڑھی میں ان لوگوں کو کمبل اور برساتیاں لئے ہوئے آئی تھیں۔

"ہم تو سوچ رہے تھے کہ آپ کے ساتھ ہیں" انہوں نے کہا۔

"اور کیتی؟"

"کولوک میں ہونا چاہئے۔ کلائی بھی ان لوگوں کے ساتھ ہے۔"

لیوین نے ان سے کمبل لے لئے اور کولوک کی طرف دوڑا۔

وقت کے اس تھوڑے سے وقفے میں گھٹا نے اپنے بیچ کے حصے سے سورج کو اس طرح ڈھانپ لیا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے سورج گرہن میں ہو۔ ہوا بڑے زوروں سے جیسے اپنی ضد پر اڑی تھی اور لیوین کو آگے بڑھنے سے روک رہی تھی۔ لیندن کے پیڑوں سے پتیاں اور پھول توپے ڈال رہی تھی اور بھوج کی سفید ٹہنیوں کو بے ڈھنگے پن سے اور عجیب طرح سے ننگا کئے دے رہی تھی۔ "اکاشیا" پھولوں کے بوجھ "بچھا" گھاس اور بڑوں کی جھنجھنی "ہر بیچ" ایک طرف کو جھکی ہوئی تھی۔ باغ میں کام کرنے والی کسان لڑکیاں بھیگتی ہوئی دوڑ کر نوکروں کے کوارٹر کے سائبان کے نیچے پناہ لے رہی تھیں۔ موسلا دھار بارش کا سفید پردہ دور کے پورے جنگل پر اور پاس کے آدھے کھیت پر پڑا تھا اور تیزی سے کولوک کی طرف بڑھ رہا تھا۔ بارش کی نمی ہوا کی نمی میں بکھر گئی تھی جو ہمیں محسوس ہونے لگی تھی۔

سر کو آگے جھکائے اور ہوا سے لڑتے ہوئے جو اس کے کپڑوں کو توپے ڈال رہی تھی لیوین کولوک کی طرف دوڑنا چاہ رہا تھا کہ اس نے بلوط کے پیڑ کے پیچھے کچھ سفید سی چیز دیکھی اور اس کے ساتھ ہی ہر چیز چمک

اٹھی، زمین ہلنے سی لگی اور لگا کہ سر کے اوپر آسمان کا گنبد پھٹ گیا۔ پکا پتہ ہو جانے والی آنکھوں کو کھول کر لیوین نے بارش کے زیادہ گھنے ہو جانے والے پردے میں سے "جو اب اس کے اور کولوک کے درمیان حائل تھا" خوف زدہ ہو کر سب سے پہلے تو دیکھا کہ اس کے جانے پہچانے بلوط کی سرسبز پھننگ نے بیچ جنگل میں اپنی حالت کو عجیب طرح سے بدلا۔ "کیسی توڑ تاڑ نہیں کیا؟" لیوین یہ سوچ ہی پایا تھا کہ بلوط کی پھننگ اپنی حرکت کو تیز سے تیز تر کرتی ہوئی دوسرے پیڑوں کی آڑ میں غائب ہو گئی اور لیوین نے دوسرے پیڑوں پر گرنے والے زبردست بجلی کی گڑگڑاہٹ سنی۔

بجلی کی کوند اگنی کی آواز اور جسم میں آتا "آتا" ہو جانے والی تھنڈ سب نے مل کر لیوین میں صرف ایک خوف کا احساس پیدا کیا۔

"اے میرے خدا! اے میرے خدا! میں ان پر گر پڑا ہوں" وہ بڑبڑایا۔

اور اگرچہ اس نے فوراً ہی سوچا کہ اس کی یہ التجا کتنی بے معنی ہے کہ وہ لوگ بلوط کے نیچے دب کر مرے ہوں، جو اب کر چکا تھا، پھر بھی اس نے یہ بیان کرنے سے، دہرانے سے کہ اس بے معنی دعا سے بہتر وہ کچھ بھی نہیں کر سکتا۔

وہ ڈگر اس جگہ تک گیا جہاں وہ لوگ عام طور سے جاتے تھے لیکن وہ اسے وہاں نہیں ملے۔

وہ لوگ جنگل کے دوسرے سرے پر لیندن کے ایک پرانے پیڑ کے نیچے تھے اور اسے آواز دے رہے تھے۔

وہ ڈیل گھمرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے اور اصل وہ چکنے رنگ کے کپڑے پہنے تھیں) کسی چیز کے سہارے کھڑے تھے۔ یہ کیتی اور کلائی نہیں۔ بارش بھی ہو گئی تھی اور اجالا ہونے لگا تھا کہ لیوین وہ ڈگر اس کے پاس پہنچا۔ کلائی کے لباس کا راسن سوکھا تھا لیکن کیتی کا لباس تر شرابور ہو گیا تھا اور بدن سے چپک رہا تھا۔ بارش اگرچہ اب رک گئی تھی پھر بھی وہ لوگ اسی حالت میں کھڑی رہیں جس میں اس وقت تھیں جب بارش پھٹ پڑی تھی۔ وہ لوں بچے کی گاڑی کے اوپر ہری چھتری لگائے کھڑی تھیں۔

"زندہ ہو؟ سچ سلامت ہو؟ شکر ہے خدا کا!" وہ پانی کے چھپ میں سے چھپا چھپ کرتے اور اپنے ہونٹوں سے پانی نکالے بغیر جو بالوں سے آدھے اتر گئے تھے ان کی طرف بڑھ کر بولا۔

کیتی کا گلابی اور پانی میں بھیگا ہوا چہرہ اس کی طرف مڑا اور وہ بے خلل ہو جانے والی ہیبت کے نیچے سے مسکراتی ہوئی اسے دیکھ رہی تھی۔

"تمہیں شرم بھی نہیں آتی! میری سمجھ میں نہیں آتا کہ تم اتنی بے احتیاطی کیسے کر سکتی ہو" وہ جھنجلا کر بڑبڑایا۔

"میں خدا کی قسم قصوروار نہیں ہوں۔ ہم جانا چاہتے ہی تھے کہ اس نے اپنے کپڑے گندے کرنے کے خیال سے بدلنا ضروری تھا۔ ہم تو بس..." کیتی نے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

بیتیا بھی سلامت تھا، یہ کہا تھا اور مسلسل سوئے جا رہا تھا۔

"خیر شکر ہے خدا کا میں یہ نہیں کہہ کیا رہا ہوں!"

ان لوگوں نے گیلی چھلیاں پر جمع کیں اور کلائی نے بچے کو اٹھا کر وہیں لے لیا۔ لیوین اپنی بیوی کے برابر برابر چل رہا تھا، اپنی جھنجلاہٹ پر شرمندہ ہو کر اس نے کلائی کی آنکھ بچا کے آہستہ سے کیتی کا ہاتھ دبایا مگر

دن کے باقی حصے میں سارے وقت انتہائی مختلف قسم کی بات چیت میں بھی لیوین نے جیسے اپنے ذہن کے ہر ایک خارجی پہلو سے شرکت کی اور باوجود اس کے کہ اس نے اپنے اندر جس لازمی تبدیلی کی توقع کی تھی اس کے بارے میں اس کی خوش تھی کا ازالہ ہو گیا پھر بھی وہ اپنے دل کے بھرے پرے پن کو بڑی خوشی کے ساتھ محسوس کرتا رہا۔

بارش کے بعد زمین اتنی زیادہ گیلی ہو گئی تھی کہ سیلقے کے لئے جانا ممکن نہ تھا اور پھر کالی طوفانی گھٹائیں افق سے صاف نہیں ہوئی تھیں اور آسمان کی نگہر پر کبھی یہاں تو کبھی وہاں چھا جاتیں اور گرجنے لگتیں۔ سارے لوگوں نے باقی دن گھر ہی پر گزارا۔

نئی بھتیں نہیں ہوئیں بلکہ اس کے برعکس کھانے کے بعد سبھی لوگ بڑی اچھی مزاجی کیفیت میں تھے۔

پہلے کتاوا سوف نے اپنے طبع زاد لطیفوں اور لطیفوں سے خواتین کو ہنسایا جو اس سے پہلی ملاقات میں ہمیشہ بہت پسند آتے تھے' پھر اس نے سرگئی ایوانووچ کے کہنے پر گھریلو نرد اور ماہ کھیوں کی مختلف خصوصیات اور خصوصیات تک کے اور ان کی زندگی کے بارے میں اپنے بہت ہی دلچسپ مشاہدوں کی باتیں کیں۔ سرگئی ایوانووچ بھی خوش تھے اور چائے کے دوران میں انہوں نے بھائی کے کیلئے پر مشرقی سوال کے مستقبل کے بارے میں اپنا زاویہ نظر پیش کیا اور اتنی سادگی سے اور اچھی طرح کہ سب لوگوں نے ان کی باتیں توجہ سے سنیں۔

صرف ایک کیٹی آخر تک نہیں سن سکی اس لئے کہ اسے بیتیا کو نہلانے کے لئے بلا لیا گیا۔

کیٹی نے جانے کے چند ہی منٹ بعد لیوین کو بھی بچے کے کمرے میں بلوا لیا۔

اپنی چائے چھوڑ کر بلکہ اس بات پر افسوس کے ساتھ کہ اسے اتنی دلچسپ باتوں کے بیچ میں سے اٹھ کر جانا پڑ رہا ہے' لیکن اس کے ساتھ ہی اس بات پر متفکر ہو کر کہ اسے کیوں بلوایا گیا ہے' اس لئے کہ یہ صرف اہم واقعات کی صورت میں کیا جاتا تھا لیوین بچے کے کمرے کی طرف چلا۔

باوجود اس کے کہ سرگئی ایوانووچ کا منصوبہ "جو اس نے پوری نہیں سنا تھا کہ کیسے چار کروڑ آزاد سلاوؤں کی دنیا کو روس کے ساتھ مل کر تاریخ میں ایک نئے عہد کا آغاز کرنا چاہئے" اپنے لئے بالکل نئی چیز ہونے کی حیثیت سے لیوین کو بہت دلچسپ لگ رہا تھا اور باوجود اس کے کہ لیوین کو اس بات کی کوفت اور فکر کی وجہ سے کہ اسے کیوں بلوایا گیا ہے' "تردد تھا پھر بھی جیسے ہی وہ ڈرائنگ روم سے نکل کر اکیلا ہوا ویسے ہی اسے اپنے صبح کے خیالات یاد آ گئے۔ اور عالمی تاریخ میں سلاوی عنصر کی یہ ساری اہمیت اس چیز کے مقابلے میں جو اس کے دل میں ہو رہی تھی اتنی ہیچ معلوم ہوئی کہ وہ فوراً ہی اسے بھول گیا اور اسی مزاجی کیفیت میں پہنچ گیا جس میں صبح تھا۔

اب اس نے یہ تو نہیں یاد کیا جیسا کہ پہلے کرتا تھا کہ خیالات کی پوری روش کیسی تھی' اس کی اب اسے ضرورت بھی نہیں تھی'۔ وہ یک دم اسی احساس میں پہنچ گیا جس نے اس کی رہنمائی کی' جو ان خیالات سے وابستہ تھا اور اس کو معلوم ہوا کہ اس کے دل میں یہ احساس پہلے کے مقابلے میں برابر زیادہ قوی اور متین ہوتا جا رہا ہے۔ اب اس کے ساتھ وہ نہیں ہو رہا تھا جو پہلے اپنے لئے کوئی "لی" ش احساس ایجاد کر لینے پر ہوتا تھا۔ تب اس احساس تک پہنچنے کے لئے خیال کی پوری روش کو بحال کرنا پڑتا تھا۔ اب اس کے برعکس خوشی اور تسکین کا احساس پہلے سے زیادہ زندہ تھا اور خیال اس احساس کا ساتھ نہیں دے پا رہا تھا۔

وہ برآمدے پر سے گزر رہا تھا اور اس نے دو ستارے دیکھے جو تاریک ہوتے ہوئے آسمان پر نکل آئے تھے اور اچانک اسے یاد آیا "ہاں" آسمان کو تکتے ہوئے میں یہ سوچ رہا تھا کہ میں جس گنبد کو دیکھ رہا ہوں وہ جھوٹ نہیں ہے اور اس سلسلے میں کوئی بات تھی جسے میں نے آخر تک نہیں سوچا' کسی چیز کو میں نے اپنی آنکھ سے اوجھل کر دیا تھا" اس نے سوچا۔ "لیکن وہ چاہے کچھ بھی کیوں نہ رہا ہو کوئی اعتراض تو نہیں ہو سکتا تھا۔ سوچنے کی ضرورت ہے — اور سب کچھ صاف ہو جائے گا۔"

بچے کے کمرے میں داخل ہوتے وقت اسے یاد آیا کہ جس چیز کو اس نے آنکھ سے اوجھل کر دیا تھا وہ کیا تھی۔ وہ یہ بات تھی کہ اگر الوہیت کا خاص ثبوت اس شے کا انکشاف ہے کہ نیکی کیا ہے تو یہ انکشاف کیوں صرف عیسائی کلیسا تک محدود ہے؟ اس انکشاف سے ہندوؤں اور مسلمانوں کا کیا تعلق ہے' وہ بھی تو نیکی کی تلقین کرتے ہیں اور نیکی کرتے ہیں؟

اسے لگا کہ اس کے پاس اس سوال کا جواب ہے لیکن وہ خود اپنے لئے بھی اس کا اظہار نہ کرنا تھا کہ بچے کے کمرے میں پہنچ گیا۔

کیٹی اپنی آستینیں چڑھائے ہوئے تب پر جھکی کھڑی تھی جس میں بچہ چھپا چھپ کر رہا تھا۔ شوہر کے آنے کی آہٹ سن کر کیٹی نے اس کی طرف مڑ کر مسکراتے ہوئے اسے پاس آنے کو کہا۔ ایک ہاتھ سے وہ کل کو تھپتے بچے کے سر کو سہارا دیئے ہوئے تھی دوسرے ہاتھ میں چیت پڑھوا نا لگیں چلا رہا تھا' اور دوسرے ہاتھ سے اسفنج کو ہوا کی مہارت کے ساتھ زور سے کراس کے اوپر اسفنج کو نچوڑ رہی تھی۔

"آؤ' آؤ' دیکھو' دیکھو تو!" اس نے شوہر کے متوجہ ہونے پر کہا۔ "انکا بینا کیلوونا ٹھیک کہہ رہی تھیں۔ یہ تو بچا ہے۔"

بات یہ تھی کہ میتیا آج کے دن سے بظاہر اپنے سارے لوگوں کو بلا شبہ پہچاننے لگا تھا۔

لیوین جیسے ہی غسل خانے میں آیا اس کو فوراً ایک تجربہ کرنے کو کہا گیا۔ اس کے لئے باورچن کو خاص طور سے بلوایا گیا اور وہ آ کر کیٹی کی جگہ پر کھڑی ہو گئی اور بچے کی طرف جھکی۔ اس نے تیوریاں چڑھائیں اور انکار میں سر ہلانے لگا۔ کیٹی اس کی طرف جھکی تو وہ مسکراتے ہوئے کھل کھلا اور ہاتھ سے اسفنج کو پکڑنے کی کوشش کرنے اور ہونٹوں سے پلپلے نکالتے ہوئے خوشی کی ایسی آواز نکالنے لگا کہ صرف کیٹی اور کھلائی ہی نہیں بلکہ لیوین بھی غیر متوقع طور پر بے انتہا خوش ہو گیا۔

بچے کو ٹب سے نکال کر ایک ہاتھ پر رکھ کر اس کے اوپر پانی ڈالا گیا' چار میں لپیٹا گیا' اسے پونچھا گیا اور ایک زوردار چیخ کے بعد اسے ماں کو دے دیا گیا۔

"مجھے تو بڑی خوشی ہے کہ تم اب اس سے پیار کرنے لگے ہو" کیٹی نے بچے کو دودھ پلانے کے لئے اپنی روزی کی جگہ پر بیٹھتے ہوئے شوہر سے کہا۔ "مجھے بڑی خوشی ہے۔ اگر مجھے (اس کا لہجہ روٹھنے کا تھا۔ تم نے کہا تھا کہ اس کے لئے تم کچھ محسوس ہی نہیں کرتے۔"

"نہیں' کیا واقعی میں نے یہ کہا تھا کہ میں کچھ نہیں محسوس کرتا؟" میں نے صرف یہ کہا تھا کہ مجھے مایوسی ہوئی۔"

"اس سے کیسے مایوسی ہوئی؟"

"یہ نہیں کہ اس سے مایوسی ہوئی بلکہ اپنے جذبات سے۔ مجھے زیادہ کی توقع تھی۔ مجھے توقع تھی کہ کسی

بچے کی طرح 'مجھ میں کوئی نیا خوشگوار نیا جذبہ بیدار ہو گا۔ لیکن اچانک اس کی بجائے بیدار ہوئی تو بیزاری' رحم۔۔۔"

وہ بچے کے اوپر سے دیکھتی ہوئی خود سے اس کی باتیں سن رہی تھی اور اپنی پتلی پتلی انگلیوں پر انگوٹھیاں پہن رہی تھی جو اس نے بیتیا کو سلانے کے لئے اتاری تھیں۔

"اور خاص طور پر اس بات سے کہ خوشی اور طمانیت سے زیادہ خوف اور رحم تھا۔ آج بجلی گرج اور بارش کے وقت جس طرح میں خوفزدہ ہو گیا تھا اس سے میں سمجھا کہ میں اس سے کتنا پیار کرتا ہوں۔" کیٹی مسکرا ہٹ سے مکمل انٹی۔

"اور تم بہت ڈر گئے تھے؟" اس نے کہا۔ "میں بھی' لیکن اب جب وہ گزر چکا ہے تب مجھے زیادہ ڈر لگتا ہے۔ میں اس بلو کو دیکھنے جاؤں گی۔ اور کتنا افسوس کتنے پیارے ہیں اور ویسے آج کا پورا دن ہی کتنا خوشگوار رہا۔ اور جب تم چاہتے ہو تو سرگئی ایوانووچ کے ساتھ کتنی اچھی طرح پیش آتے ہو۔۔۔ تو اب تم ان کے پاس جاؤ۔ یہاں تو سلانے کے بعد بیحد بھاپ اور گرمی ہو گی ہے۔"

19

بچے کے کمرے سے نکل کر اکیلے میں لیوین نے پھر فوراً ہی اس خیال کو یاد کیا جس میں کوئی بات سوال نہیں تھی۔

ڈرائنگ روم میں جانے کی بجائے' جہاں سے آوازیں آ رہی تھیں' وہ برآمدے پر کھڑا ہو گیا اور مٹھیاں بھینچ کر آسمان کو دیکھنے لگا۔

بالکل اندھیرا ہو چکا تھا اور دکھن میں جہاں وہ دیکھ رہا تھا' گھٹائیں نہیں تھیں۔ گھٹائیں الٹی طرف چلی گئی تھیں جہاں بجلی کے کوندے چمک رہے تھے اور دور سے بادلوں کی گرج سنائی دے رہی تھی۔ لیوین باغ میں لیبرنم کے پیڑوں سے برابر ٹپکتی ہوئی بوندوں کی آوازیں سن رہا تھا اور اپنے جانے پہچانے ستاروں کے مثلث کو اور اس کے بیچ میں واقع کہکشاں اور اس کی شاخوں کو دیکھ رہا تھا۔ بجلی کے ہر کوندے پر نہ صرف کہکشاں ہی نہیں بلکہ روشن ستارے بھی غائب ہو جاتے لیکن جیسے ہی کوندا ختم ہوتا ویسے ہی پھر انہیں جگہوں پر نمودار ہو جاتے جیسے کسی سدھے ہوئے ہاتھ نے بکھیر دیئے ہوں۔

"تو مجھے پریشانی کس چیز کی ہے؟" لیوین نے اپنے آپ سے کہا اور پہلے ہی سے اس نے محسوس کر لیا کہ اس کے شک کا حل اس کے دل ہی میں موجود ہے حالانکہ ابھی تک وہ اسے جانتا نہیں۔

"ہاں' الوہیت کا ایک صریحی بلاشبہ مظہر۔۔۔ یہ ہیں بجلی کے توانین جو دنیا پر انکشاف کے طور سے عیاں ہوئے ہیں اور جنہیں میں اپنے اندر محسوس کرتا ہوں اور جن کے عرفان میں میں یہ نہیں کہ وہ دوسرے لوگوں کے ساتھ دین داروں کے اس معاشرے سے خود کو متحد کر لیتا ہوں جسے کھیسا کہا جاتا ہے بلکہ خواہی نخواہی اس سے متحد ہوں۔ لیکن پھر سودی' مسلمان' کونگ فوزی کے پیرو' بودھ مت والے۔۔۔ وہ کیا ہیں؟" اس نے خود سے وہ سوال کیا جو اسے خطرناک بھی لگا تھا۔

"یہ تو نہیں ہو سکتا کہ یہ سب کروڑوں لوگ اس بلند ترین برکت سے محروم ہیں جس کے بغیر زندگی کے کوئی معنی نہیں ہیں؟" اس نے سوچا لیکن فوراً ہی خود کو سنبھال لیا "لیکن میں سوال کس چیز کے بارے میں کر رہا ہوں؟" اس نے اپنے آپ سے کہا۔ "میں ساری انسانیت کے سارے مختلف مذہبوں کے اہمیت سے رشتے کے بارے میں سوال کر رہا ہوں۔ میں ان سارے کمرے سے بھرے دھبوں سمیت ساری دنیا کے لئے خدا کی عام نمود کے بارے میں سوال کر رہا ہوں۔ یہ میں کر کیا رہا ہوں؟ بھرپور انداز میں 'میرے دل پر اس بلاشبہ علم کا انکشاف ہو چکا ہے جو عقل سے نہیں حاصل کیا جا سکتا' اور میں پوری سنجیدگی کے ساتھ چاہتا ہوں کہ اس علم کا اظہار عقل سے اور الفاظ کے ذریعے کروں۔

"کیا واقعی میں نہیں جانتا کہ ستارے نہیں چلتے؟" اس نے ایک روشن سیارے کو تکتے ہوئے اپنے آپ سے سوال کیا جس نے بھوج کے ایک پیڑ کی سب سے اونچی شاخ کے اوپر اپنا محل وقوع بدل لیا تھا۔ "لیکن میں ستاروں کو حرکت کرتے دیکھ کر زمین کی گردش کا تصور نہیں کر سکتا اور میرا یہ کہنا بجا ہے کہ ستارے حرکت کرتے ہیں۔

"اور اگر علم ہیئت کے پرانے ماہرین نے زمین کی ساری پیچیدہ اور مختلف النوع گردش کو بھی پیش نظر رکھا ہوتا تو کیا وہ واقعی کچھ بھی سمجھ سکتے تھے اور حساب لگا سکتے تھے؟ انہوں نے اجرام فلکی کے فاصلوں' وزن و حجم' حرکات اور خلل کے بارے میں جتنے بھی حیرت انگیز نتائج اخذ کئے ہیں ان کی بنیاد حرکت نہ کرنے والی زمین کے گرد ستاروں کی نظر آنے والی حرکت پر ہے' اسی حرکت پر جو اس وقت میرے سامنے ہے اور جو صدیوں سے کروڑوں لوگوں کے لئے ایسی ہی رہی ہے اور ہمیشہ ایسی ہی رہے گی اور ہمیشہ اس کو پرکھا جا سکتا ہے۔ جیسے ماہرین علم ہیئت کے نتائج اگر ایک ادنیٰ خلف اور ایک الف کے تناسب سے نظر آنے والے آسمان کے مشاہدے پر مبنی نہ ہوتے تو لاحاصل اور بے محل ہوتے بالکل اسی طرح میرے مشاہدے بھی لاحاصل اور بے محل ہوتے اگر ان کی بنیاد تکمل کی اس سمجھ پر نہ ہوتی ہو سب کے لئے ہمیشہ ایک ہی رہی تھی اور رہے گی اور جس کا انکشاف میرے لئے عیسائیت نے کیا ہے اور جس کو میرے دل میں ہمیشہ پرکھا جا سکتا ہے۔ دوسرے مذہبوں اور الوہیت سے ان کے رشتے کے بارے میں سوال کو حل کرنے کا حق اور امکان مجھے نہیں حاصل ہے۔"

"تم ابھی تک گئے نہیں؟" اچانک کیٹی کی آواز سنائی دی جو اسی راستے سے ڈرائنگ روم میں جا رہی تھی۔ "کیا تم کسی بات سے پریشان ہو؟" اس نے ستاروں کی روشنی میں لیوین کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

لیکن لیوین کا چہرہ اگر بجلی کے کوندے سے پھر روشن نہ ہو گیا ہوتا تو اسے نظر نہ آتا۔ بجلی کے کوندے میں پوری صورت اس کو نظر آئی اور یہ دیکھ کر کہ وہ پرسکون اور مطمئن ہے' کیٹی مسکرا دی۔

"وہ سمجھتی ہے" لیوین نے سوچا "وہ جانتی ہے کہ میں کس چیز کے بارے میں سوچ رہا ہوں۔ میں اسے کہوں گا کہ نہیں؟ ہاں میں اسے بتاؤں گا ہوں۔" لیکن وہ بات شروع ہی کرنا چاہتا تھا کہ اسی وقت کیٹی کی دل کی

"کوستیا" سنو اور اصولی کر کے" اس نے کہا "کونے والے کمرے میں چلے جاؤ اور دیکھو کہ سرگئی ایوانووچ کے لئے سب انتظام ٹھیک ہو گیا کہ نہیں۔ میرا جانا ٹھیک نہیں ہو گا۔ ہاں تو پہلی، کہہ دی گئی کہ نہیں؟"

"اچھا میں ضرور چلا جاؤں گا" لیوین نے سیدھے ہو کر اسے پیار کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں بتا دینے کی کوئی ضرورت نہیں" اس نے کیٹی کو آگے آگے جاتے دیکھ کر سوچا۔ "اس سرشاری کی ضرورت صرف مجھے ہے' میرے ہی لئے اہم ہے اور الفاظ میں اس کا اظہار نہیں کیا جا سکتا۔

اس نئے جذبے نے مجھے اس طرح تو نہیں بدلا' کسی خوشی نہیں دی' ہر چیز کو روشن نہیں کر دیا جیسے کہ میں خواب دیکھا کرتا تھا--- ویسے ہی جیسے جینے کے لئے میرے جذبات کا سہارا تھا۔ اس میں بھی کوئی تبدیلی نہ ہوا۔ اور اعتقاد--- بے دینی--- میں نہیں جانتا کیا ہے' لیکن یہ جذبہ بھی اسی طرح درد اور کرب سے پیدا ہوا ہے اور میرے دل میں مستحکم طور پر جاگزیں ہو گیا ہے۔

"میں ایوان کو جو ان پر اسی طرح غصہ کروں گا' اسی طرح بحث کروں گا' بے موقع اپنے خیالات کا اظہار کروں گا' میرے دل کے مقدس ترین مکان خانے اور دوسروں بلکہ میری بیوی کے درمیان اسی طرح دیوار حائل رہے گی' اسی طرح میں اپنے خوف اور اندیشوں کا قصوروار اسے ٹھہراؤں گا اور اس پر چیختا رہوں گا' اسی طرح عقل سے کبھی نہ سمجھوں گا کہ کس لئے دعا مانگ رہا ہوں اور دعا مانگوں گا--- لیکن اب میری زندگی 'پوری زندگی' بلا لحاظ اس کے کہ میرے ساتھ کیا ہو سکتا ہے' اس کا ہر منٹ' نہ صرف یہ کہ بے معنی نہیں ہے جیسے کہ پہلے تھی بلکہ نیکی کا ناقابل شک سلسلہ رکھتی ہے جس کا حامل اسے بنانا میرے اختیار میں ہے!"

خاتمہ!